إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

یہ قرآن بتاتا ہے وہ راہ، جو سب سے سیدھی ہے

مُستند

موضح قرآن

مع فوائد

از حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی

متوفی [illegible]

تصحیح و تشریح

از مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی دہلوی

[illegible]

[illegible]

ناشر

ایچ۔ ایم سعید کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

مستند موضح قرآن

إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ

یہ قرآن بتاتا ہے وہ راہ، جو سب سے سیدھی ہے

مُستند

موضح قرآن

مع فوائد

از حضرت مولانا شاہ عبدُالقادر صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی

متوفی سن ۱۲۳۰ھ

تصحیح وتشریح

از مولانا اخلاق حُسین صاحب قاسمی دہلوی

شیخ التفسیر جامعہ رحیمیہ مرکز شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

محلہ مہندیاں (نزد میڈیکل کالج) دہلی

ناشِر

ایچ۔ ایم سعید کمپنی

ادب منزل۔ پاکستان چوک۔ کراچی



ہدیۂ تشکر و امتنان

حقیقی منعم و مالک جل مجدہٗ کی جناب میں حقیقی تشکر و امتنان پیش کرنے کے بعد تفسیر قرآن کے اس تاریخی اور بیش بہا ذخیرہ کی اشاعت کے سلسلہ میں چند احباب کا شکریہ ادا کرنا حدیث پاک من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مطابق اس ناچیز مرتب (اخلاق حسین قاسمی) کا اخلاقی فرض ہے۔

(۱) مولانا سعید الرحمان صاحب علوی خطیب جامع مسجد شاہ جمال (اچھرہ) لاہور کے توسط سے مستند موضح قرآن کا مسودہ جناب حاجی محمد زکی صاحب مالک ایچ. ایم سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی کی خدمت میں پہنچا محمد زکی صاحب نے اس محنت طلب اور صرفِ کثیر والے کام کو انجام دینے کی ذمہ داری قبول کرلی۔

(۲) مسودہ کی تصحیح کا کام پوری توجہ اور کامل تفسیری فہم کا طالب تھا، خداوند تعالیٰ کی توفیق ارزانی نے مولانا انوار الحق صاحب قاسمی (جو بہار کے مستند اور ذی استعداد علماء میں سے ہیں اور اس ادارہ سے موصوف کا قدیمی تعلق ہے) کے ذریعہ اس مشکل کو بڑے سلیقہ سے حل کرادیا۔

(۳) محمد زکی صاحب کے صاحبزادے مفتی حافظ محمد عاصم زکی (جو ایک ذی استعداد نوجوان عالم دین ہیں) کے تعاون سے اس ناچیز نے مصحح محترم کی نشاندہی کے مطابق حواشی کی ترتیب کو درست کیا۔

میں ان تمام حضرات کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں اور اپنے ساتھ ان کے حق میں بارگاہِ الٰہی سے حسنِ قبول اور احسن جزاء کا طالب ہوں۔

دلّی کے احباب میں جناب شیخ محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ جاپان والے نبیرہ حضرت حاجی محمد اسماعیل صاحب جاپان والے (جو دلی کی پنجابی برادری کے صاحب نسبت بزرگ تھے) کی مخلصانہ حوصلہ افزائی کو بھی غیبی نصرت سمجھتا ہوں اور ان کے حق میں دعاء خیر کا طالب ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اخلاق حسین قاسمی الدہلوی

۵ر دسمبر ۱۹۹۱ء مقیم حال کراچی

(پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید ہی جب رہتی دنیا تک سارے بنی نوع انسان کے لئے واحد پیغام ہدایت ہے تو عقلاً ونقلاً ناگزیر تھا کہ اس کے مطالبات ومقتضیات کلی طور پر ہر ممکن طریقہ سے تمام کے تمام انسانوں کو سمجھا دیئے جانے کا اہتمام وتصدّی ہو، چنانچہ اس ضمن میں اس امر کی ضرورت واہمیت کی تسلیم سے اعراض کی گنجائش موجود نہ تھی کہ لغتِ عربیہ میں نازل شدہ اس کتابِ الٰہی کو دنیا کی دیگر زبانوں میں بھی منتقل کرنے کا اقدام بروئے کار لایا جائے۔

حکمِ ایزدی سے علماءِ امت میں اس حقیقت کا احساس کر کے اس طرف توجہ دینے کی عملی کوشش سب سے پہلے جس شخصیت کے حصہ میں آئی وہ نابغۂ روزگار ہستی، حبرِ کامل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ ابن شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ تھے جنہوں نے قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کر کے یہ لافانی کارنامہ سرانجام دیا چنانچہ "فتح الرحمان" کے نام سے یہ فارسی ترجمہ قرآن پاک کا پہلا ترجمہ قرار پایا ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس طرح خدمتِ قرآن کے حوالے سے ترجمۂ قرآن کی تحریک کی ابتداء اللہ تعالیٰ نے سرزمین پاک وہند سے متحقق فرمائی۔ فَحَمِدًا لِلّٰہ۔ فارسی ترجمہ کے بعد شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے صاحبزادوں حضرت شاہ رفیع الدین اور حضرت شاہ عبدالقادر رحمہما اللہ نے اردو زبان میں تراجم کئے۔ حضرت شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ نے لفظی ترجمہ کیا جبکہ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بامحاورہ ترجمہ کیا جو "موضح قرآن" کے نام سے زیرِ نظر ترجمہ ہے۔

"موضح قرآن" جس کی عمر دو سو سال تک پہنچنے والی ہے، روزِ اوّل ہی سے مسلمانانِ برصغیر میں نہایت مقبول و مسلّم بلکہ الہامی ترجمہ کے نام سے مشہور رہا ہے جس کی وجہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے مقام ومرتبہ کے لحاظ کے علاوہ اس کی وہ منفرد ومتمیّز خصوصیات ہیں جن کا اندازہ اہلِ علم ودانش ہی بہتر طور پر کر سکتے ہیں منجملہ ان میں سے یہ کہ یہ ترجمہ بامحاورہ ہونے کے ساتھ ساتھ حیرت انگیز حد تک مطابقِ اصل ہے۔ نیز قرآن کے مفاہیم ومطالب کی ادائیگی میں یہ کسی بھی مقام پر قاصر نظر نہیں آتا اور نہ کہیں قرآن کے حقیقی مدلول سے زائد کوئی لفظ اس میں وارد ہے۔

ترجمہ کے ساتھ ساتھ شاہ صاحبؒ نے جا بجا تفسیری فوائد کا بھی اضافہ فرمادیا ہے جس سے نورٌ علیٰ نور کی فضا پیدا ہو چکی ہے۔ ان تفسیری فوائد یا حواشی میں حضرت شاہ صاحبؒ کی انفرادی شان کی ایک نمایاں جھلک دیکھی جا سکتی ہے، جہاں چند ہی لفظوں میں انہوں نے وہ کمال کر دکھلایا ہے جسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔

شاہ صاحبؒ کے ترجمے اور تفسیری فوائد کا دقت نظر اور شوق و انہماک سے مطالعہ کیا جائے تو لفظ لفظ سے ان کے علمی ادبی اور روحانی کمالات و بصائر مترشح ہو کر ایسا دکھائی دیتا ہے کہ قرآن کے علوم، اسرار و حکم اور لطائف و عجائب پر ان کو علی وجہ الکمال دسترس تھی وذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء۔

موضح قرآن کی اسی غیر معمولی اہمیت و عظمت کے پیش نظر اس کو برصغیر پاک و ہند میں بڑے اہتمام کے ساتھ طبع و شائع کیا جاتا رہا ہے تاہم خدا جانے کیا اسباب تھے کہ یہ زیور بے بہا طابعین و ناشرین کی ایسی کوتاہیوں اور بے احتیاطیوں کی بھی زد میں رہا ہے جو اس کی حیثیت شان کو دیکھ کر قابل صد افسوس معلوم ہوتی ہیں چنانچہ بعض ایسی اغلاط بشکل تحریفات لفظی و معنوی اس میں در آئی تھیں جن سے اس کو پاک کر کے صحیح ترین نسخہ سامنے لانا کئی حوالوں سے وقت کی سب سے بڑی ضرورت قرار دیا جا سکتا تھا، مگر مقام اطمینان ہے کہ قدرت میں ہر خرابی کی اصلاح کا بھی معقول انتظام کہیں نہ کہیں موجود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے غلطیوں کے شکار موضح قرآن کی اصلاح و تصحیح کی طرف ایک ممتاز شخصیت حضرت علامہ اخلاق حسین قاسمی فاضل دیوبند کی توجہ منعطف کرادی جنہوں نے نہایت عرق ریزی اور جانفشانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے موضح قرآن کے متعدد نئے و پرانے نسخہ جات کی چھان بین کر کے "مستند موضح قرآن" کے نام سے ایک بالکل صحیح و سالم اور اغلاط سے مبرّا نسخے کو منظر عام پر لانے میں کامیابی حاصل کی، علاوہ ازیں موصوف نے شاہ صاحبؒ کے تفسیری فوائد اور ترجمہ کے علمی اور ادبی محاسن و لطائف کو سہل و آسان انداز میں منضبط کر کے پیش کرنے کی لاثانی خدمت بھی بجالائی۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس مستند "موضح قرآن" کی اشاعت کی سعادت ہمیں نصیب ہوئی ہم محترم قاسمی صاحب کے بھی بیحد ممنون ہیں کہ موصوف نے اپنا یہ قیمتی سرمایہ ہمیں عنایت فرمایا، نیز جناب سعید الرحمن علوی کے بھی ہم احسان مند ہیں کہ جناب اخلاق حسین قاسمی صاحب سے ہمارا رابطہ انہی کے توسط سے ہوا۔ ہماری کوشش رہی کہ جس طرح مرتب صاحب نے سعی بلیغ اور جہد پیہم فرما کر شاہ صاحب کے اس نادر و بے مثال تاثر کو زیادہ سے زیادہ مفید و نافع بنانے کا قدم اٹھایا اسی طرح ہم بھی اس کو اس کی معنوی خوبیوں کی محافظ ظاہری خوبیوں سے آراستہ کرنے میں ادنیٰ غفلت سے بھی گریز کر کے اس کو حتی الامکان بہتر سے بہتر انداز میں نذر قارئین کر سکیں۔ وَمَا التَّوْفِیْقُ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ قرآن مجید کی یہ خدمت مترجم، مرتب اور ہم سب کے لئے زاد آخرت بنادے۔ آمین ثم آمین

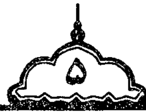
طالب دعا

احقر محمد زکی عفی عنہ

ادب منزل

پاکستان چوک کراچی

۲۳ دسمبر ۱۹۹۵ء



شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مجتہدانہ تفسیری مسائل (اصولی مباحث) کی فہرست



ناچیز:۔ اخلاق حسین قاسمی

(۸) رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء بروز دوشنبہ،

ادارہ رحمت عالم، لال کنواں دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتّب

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے امام المفسرین حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدّث دہلویؒ ابن حضرت شاہ ولی اللہ الدہلویؒ کے نایاب و نادر اور مبارک و مقبول اردو ترجمہ "موضح قرآن" کو لفظی اور معنوی تحریفات سے محفوظ کر کے اور شاہ صاحبؒ کے تفسیری فوائد اور ترجمہ کے علمی، ادبی اور تفسیری محاسن و لطائف کو آسان اردو زبان میں واضح اور مشرح کر کے "مستند موضح قرآن" کی شکل میں پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔ محاسن موضح قرآن" میں "مستند موضح قرآن" کا تعارف کراتے ہوئے اس کی حسب ذیل خصوصیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱: مستند موضح قرآن میں سابق نسخوں کی کتابتی غلطیوں اور لفظی تحریفات کو دور کر کے ایک صحیح نسخہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۲: پرانے اردو، ہندی الفاظ اور محاورات کی ضروری تشریح کر کے ترجمہ اور فوائد کو معنوی تحریف سے محفوظ کیا گیا ہے۔

۳: حضرت شاہ صاحبؒ نے ترجمہ اور فوائد میں جن علمی، ادبی اور تفسیری محاسن و لطائف کی رعایت فرمائی ہے، انھیں حاشیہ کی گنجائش کے مطابق واضح کیا گیا ہے۔

۴: شاہ صاحبؒ نے جن تشریحی فوائد میں اپنی اجتہادی بصیرت کے مطابق سب سے الگ راہ اختیار کی ہے، اس پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ اور مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ نے اپنے تشریحی حواشی میں اگرچہ شاہ صاحبؒ کے تفسیری فوائد کو کہیں شاہ صاحبؒ کا نام لے کر اور کہیں نام لیے بغیر اپنی عبارت میں سمو کر پیش کیا ہے۔ لیکن جن فوائد کی عبارت کو مشکل پایا ہے، انھیں بالکل چھوڑ دیا ہے۔ راقم نے شاہ صاحبؒ کے ان مجتہدانہ فوائد کے اقتباسات "محاسن موضح قرآن" کے آخر میں مستقل عنوان کے تحت شائع کر دیئے ہیں، تاکہ ان سے استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔ لیکن "مستند موضح قرآن" میں کوشش کی گئی ہے کہ شاہ صاحبؒ کا کوئی بیش قیمت تفسیری فائدہ (خواہ اس کی عبارت اختصار اور پرانی زبان ہونے کی وجہ سے کتنی ہی مشکل نظر آئے) ایسا نہ رہے جس کی نادر کلامی اور اعتقادی معارف سے قارئین محروم رہیں۔

۵: شاہ ولی اللہ الدہلویؒ اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ اور شاہ رفیع الدین صاحبؒ کے فارسی اور اردو تراجم کے درمیان جہاں جہاں کوئی فکر انگیز اختلاف پایا جاتا ہے اور اس میں کوئی تفسیری نکتہ پوشیدہ ہوتا ہے اسے بھی نمایاں کیا گیا ہے۔

۶: تفسیری فوائد میں حضرات صحابۂ کرامؓ اور تابعینؒ کے جن اقوال کو شاہ صاحبؒ نے ماخذ بنایا ہے ان کی طرف بھی ضروری تشریح کے ساتھ اشارہ کر دیا گیا ہے۔

۷: شاہ صاحبؒ نے تفسیری روایات میں بعض اسرائیلی روایات کو ان کی شہرت کی وجہ سے قبول کر لیا ہے، ان کی نشاندہی بھی حسب موقع کر دی گئی ہے اور ان روایات میں محققین اہل تفسیر امام بغویؒ صاحب معالم التنزیل متوفی ۵۱۶ھ امام فخرالدین رازیؒ متوفی ۶۰۶ھ علامہ ابن کثیر دمشقیؒ متوفی ۷۷۴ھ علامہ ابوالقاسم محمد ابن عمر زمخشریؒ متوفی ۵۳۸ھ کی تحقیقات پیش کر دی گئی ہیں۔

۸: ہندوستان کے ایک طبقہ کی جانب سے شاہ صاحبؒ کے ترجمہ پر جو سطحی قسم کے اعتراضات کئے گئے ہیں، علمی اور تحقیقی انداز سے ان کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ اہم علمی اور تحقیقی کام ہندوستان کے صبر آزما حالات میں بارہ سال کے اندر کس طرح انجام پایا؟ خاکسار اسے خداتعالیٰ کا خالص فضل وکرم اور خاندان ولی اللہی کی روحانی کرامت ہی سمجھتا ہے۔

پچھلے دو سو برس میں موضح قرآن کے جتنے ایڈیشن چھپے اور قلمی اور خطی نسخے جو ملک کی مختلف لائبریریوں میں محفوظ ہیں اور لدھیانہ پنجاب کی عیسائی مشنری کی طرف سے رومن میں چھپا ہوا ایڈیشن، ان بیس کے قریب نسخوں کو سامنے رکھ کر موضح قرآن کی کتابتی اغلاط کی تصحیح کی گئی۔

انڈیا آفس لندن کی مطبوعہ فہرست میں جن قدیم نسخوں کا تذکرہ ہے ان کی چھان بین میں فرزندم ڈاکٹر شریف حسین قاسمی سلمہ استاد شعبہ فارسی دلی یونیورسٹی نے خاکسار کی مدد کی۔

ایچ ایم سعید کمپنی کراچی کے پیش نظر مطبوعہ ایڈیشن کے بارے میں اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی سعی کی حد تک کتابت واملاء کی تمام غلطیوں سے اور شاہ صاحبؒ کے فوائد میں فرقہ شیعہ اور اہل باطل نے جو تحریفات کی تھیں ان سے یہ ایڈیشن بالکل محفوظ ہے۔

اور اس طرح ولی اللہی خاندان کا یہ الہامی ترجمہ جو اہل علم کے طبقہ میں قریب قریب متروک ہوتا جا رہا تھا پھر اہل علم کی پیاس بجھانے اور عوام کو ہدایت دینے کے قابل ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

۴ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ مطابق
۱۴ اپریل ۱۹۸۸ء

اخلاق حسین قاسمی الدہلوی
استاد تفسیر وحدیث جامعہ رحیمیہ
درگاہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفے چند

لگ بھگ ۱۴ برس قبل میں نے لاہور میں کسی دوست کے یہاں مولانا اخلاق حسین قاسمی کی کتاب "محاسن موضح قرآن" اور "مستند موضح قرآن" کے نسخے دیکھے، ان میں سے اول الذکر تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل کتاب تھی تو دوسری ایک سو ستائیس صفحات پر مشتمل تھی۔

پہلی کتاب میں حضرت الامام شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۲۳۰ھ) کے معروف عالم ترجمہ وحواشی کے محاسن کے ساتھ ساتھ جنوبی ایشیا میں فہم قرآن کی اس تحریک کی تفصیل تھی جس کے بانی حضرت الامام الشاہ ولی اللہ قدس سرہ تھے تو دوسری میں شاہ صاحب کے تصحیح شدہ ترجمہ وحواشی کے دو پاروں (۲۹-۳۰) کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے مضامین بھی تھے۔

دوسری کتاب کی ابتداء میں بعض بزرگ علماء کی آراء تھیں جو بے حد وقیع تھیں اور مولانا قاسمی کے کام کا ان سے اندازہ ہوتا تھا، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مولانا کی ۱۵ شعبان ۱۳۹۶ھ کو سہارنپور میں ملاقات ہوئی۔ حضرت الشیخ نے مولانا کے کام کے بعض حصے خود ملاحظہ فرمائے۔ کچھ حصہ سنا، ـــــ اور فرمایا:۔

"یہ تو بہت ضروری کام تھا جو تم نے کیا خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور اہلِ خیر مسلمانوں کو اس دینی کام میں تمہارے ساتھ تعاون کی توفیق دے"۔ (ص۱ مطبوعہ دہلی)

حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ کی اپنی تحریر تھی جس میں آپ نے لکھا:۔

"آپ نے جو اہم قدم اٹھایا ہے وہ مبارک ہی نہیں وقت کی اہم ضرورت بھی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کے نامانوس الفاظ کی آپ نے بہت ہی اچھی اور صحیح توجیہ فرمائی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شاہ صاحب کی طرف سے محققانہ انداز میں قابلِ قدر مدافعت کا فرض ہم سب کا تھا۔ آپ نے پورے حلقہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا۔ (ص۱)

امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرزند گرامی مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر مرحوم نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

"حقیقت میں یہ کتاب ترجمہ قرآن کے اصولوں پر پہلی اور منفرد کتاب ہے۔

..... یہ کتاب اپنی تحقیق و محنت کے لحاظ سے یقیناً اس قابل ہے
کہ کسی صوبہ کی اردو اکیڈمی اسے درجہ اول کی کتاب قرار دے کر اس
پر مولانا کو انعام دے۔" (ص۱)

دہلی کی معروف نقشبندی مجددی درگاہ کے صاحب علم و فضل زیب سجادہ مولانا شاہ ابوالحسن زید مجدہ نے "محاسن موضح قرآن زیادہ باد" سے اس کتاب کی اشاعت کی تاریخ ۱۳۹۸ھ نکالی تو ساتھ ہی اپنی تحریر محررہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ میں لکھا:۔

"جس دن سے آپ نے یہ کام (ترجمہ و فوائد کی تصحیح) شروع کیا ہے بے ساختہ
آپ کے واسطے دعائے خیر نکلتی ہے ...... اس عظیم کام کے لئے
اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب کیا۔" (ص ۳)

قدیم و جدید علوم کے ماہر اور متعدد وقیع کتابوں کے مصنف اور علی گڑھ دہلی اور کلکتہ کی جامعات کے فاضل استاذ مولانا سعید احمد اکبرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ندوۃ المصنفین دہلی جیسے وقیع اشاعتی ادارے کے ترجمان ماہنامہ "برہان" کی اشاعت اگست ۱۹۷۷ء میں لکھا:۔

"تحقیق و فکر کی دنیا میں مولانا نے اپنی جگہ بنالی ہے۔" (ص ۴)

اجمیر کی قدیم درسگاہ دارالعلوم معینیہ سے لے کر علی گڑھ تک علم کی روشنی پھیلانے والے نامور عالم اور حدیث و فقہ کے حوالہ سے ان گنت نہایت بیش قیمت کتابوں کے مصنف مولانا محمد تقی امینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵ر نومبر ۱۹۷۷ء کی تحریر میں لکھا:۔

"آپ نے قوم پر بڑا احسان کیا ہے، یہ معمولی محنت کا کام نہ تھا اور سچی
بات یہ ہے کہ آپ نے حق ادا کر دیا" (ص ۵)

محدث کشمیری رحمہ اللہ کے دوسرے فرزند مولانا سید محمد انظر شاہ استاذ دارالعلوم دیوبند نے لکھا:۔
(تحریر جنوری ۱۹۷۸ء)

"بلاشبہ یہ کارنامہ اس عہد مظلم کے سینکڑوں ریسرچ کرنے والے
محققین کی تحقیقات پر بھاری بھر کم ہے اور حضرت شاہ صاحب کے
لافانی کارنامہ پر ایک غیر فانی اضافہ ہے۔" (ص ۷)

مولانا قاسمی کے گرامی قدر استاد ابوحنیفۂ ہند مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہونہار اور "الولد سر لابیہ" کے مصداق فرزند مولانا حفیظ الرحمٰن واصف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ۲۳ر رجب ۱۳۹۷ھ کی تحریر میں لکھا:۔

"میں مولانا کی محنت کی داد دیتا ہوں، انہوں نے تحقیق وتلاش کا حق ادا
کر دیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ کارنامہ اس صدی کا شاہکار ہے۔" (ص ۷)

استاد القراء مخدومنا المعظم مولانا قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ مہاجر مدینہ منورہ نے اپنے سفر ہندوستان کے دوران ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ کو اپنے خادم جناب محمد عمر صاحب سے جو تحریر لکھوائی اس میں ہے:

"حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے بعد یہ دوسری
کوشش ہے جو اپنی جگہ کامیاب ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مولانا نے شاہ
صاحبؒ کے اصل ترجمہ کو بڑی کاوش و بصیرت سے ایڈٹ کیا" الخ (ص ۷)

علامہ شبلی مرحوم کی یادگار دار المصنفین اعظم گڑھ کے رفیع مجلّہ "معارف" کے فاضل ایڈیٹر مولانا عبد السلام قدوائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "معارف" کی اشاعت فروری ۱۹۷۶ء میں لکھا:۔

"اہل مطابع کے ہاتھوں شاہ صاحب کے ترجمہ کے ساتھ جو ہو رہا تھا
اس پر ملال سب کو تھا مگر کسی کو اتنے بڑے کام پر ہاتھ ڈالنے کی
ہمت نہ ہوتی تھی بالآخر اللہ تعالیٰ نے مولانا کے دل میں یہ بات
ڈالی کہ شاہ صاحب کے اس شاہکار کو بربادی سے بچائیں" الخ (ص ۸)

حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کے خادم وارادت کیش، صاحب طرز ادیب، قرآن کے مترجم ومفسر مولانا عبد الماجد دریا آبادی مرحوم نے "صدقِ جدید" لکھنؤ کی اشاعت ۵ جنوری ۱۹۷۶ء میں لکھا:۔

"مولانا مستحق مبارک باد ہیں کہ انہوں نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی
سے کام لے کر موضح قرآن کے مختلف ایڈیشنوں کو سامنے رکھ کر
اس کا صحیح ومستند نسخہ تیار کیا۔ (ص ۸)

چوٹی کے ان اصحاب علم کی آراء دیکھ کر ان کتابوں کے لئے دل مچلنے لگا لیکن بظاہر ان کے حصول کی کوئی شکل نہ تھی ـــ اچانک ۱۹۸۰ء میں مادرِ علمی دار العلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کا اعلان ہوگیا اس میں یہاں سے سینکڑوں علماء، طلبہ اور اہل درد شامل ہوئے۔ احقر کے والد گرامی مولانا محمد رمضان علوی رحمہ اللہ تعالیٰ (شہادت ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ء) بھی دیوبند کے خوشہ چیں تھے، وہ بوجوہ نہ جا سکے تو ان کی توجہ واہتمام سے احقر اپنے برادرِ بزرگ مولانا عزیز الرحمن خورشید زید مجدہم سمیت چلا گیا ـــ اس سفر میں جن حضرات سے ملنے کا ڈائری میں لکھا ان میں مولانا قاسمی کا اسم گرامی بھی تھا لیکن دیوبند میں اتفاق سے ملاقات نہ ہوسکی، تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسط مارچ ۱۹۸۰ء میں دہلی میں ملاقات ہوگئی، مولانا نے جس محبت سے نوازا اس کی تفصیل کا موقع نہیں ـــ مختصر یہ کہ ہر دو کتابیں اپنے دستخط سے عنایت فرمائیں جو میرے کتب خانہ کی اب بھی زینت ہیں۔

واپسی پر کچھ عرصہ گذرا تو میں نے مولانا کو عریضہ لکھا جس میں "محاسن موضح قرآن" کی اشاعت کی اجازت کے ساتھ "موضح قرآن" کے "مستند نسخہ" کی تفصیل معلوم کی کہ وہ کس مرحلہ میں ہے؟

مولانا نے تفصیلات سے مطلع کیا اور "محاسن" کی فوری اشاعت کی نہ صرف اجازت دی بلکہ اس سے متعلقہ بہت سے دوسرے مقالات بھی روانہ فرمائے۔

احقر نے اپنے برادر بزرگ کی زیر نگرانی قائم شدہ "ذوالنورین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اکادمی بھیرہ ضلع سرگودھا" سے اس کتاب کو پوری توجہ اور اہتمام سے چھپوایا ۔۔ یہ قصہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء کا ہے، اس کی ابتدا میں ۱۴ صفحات پر مشتمل احقر کی ایک تحریر ہے جس میں اس کتاب کا تعارف ہے اور اس عزم کا اظہار کہ ہم نہ صرف مولانا کی دوسری چیزیں یہاں شائع کریں گے بلکہ "مستند موضح قرآن" کی تکمیل پر اسے بھی یہاں چھاپنے کا اہتمام کریں گے۔

یاد رہے کہ محاسن موضح قرآن کا پاکستانی ایڈیشن ۸۵۶ صفحات پر مشتمل تھا جو اب بالکل ختم ہے اور خواہش ہے کہ دوبارہ پہلے سے زیادہ اہتمام سے شائع ہو۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے؟

اس تعلق کے بعد مولانا کی متعدد چیزیں احقر کے ذریعہ یہاں شائع ہوئیں جن میں "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انقلابی سیرت" مولانا زید ابوالحسن کی کتاب "بجواب تقویت الایمان کا تجزیہ" اور "فاضل بریلی کے ترجمۂ قرآن کا تجزیہ" اور "مولانا ابوالکلام آزاد کی قرآنی بصیرت" بطور خاص شامل ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں کے متعدد علمی اداروں، جرائد اور مجلات کے ذمہ دار حضرات سے احقر کے ذریعہ مولانا کا رابطہ ہوا اور اب ان کے نہایت قیمتی مقالات یہاں مختلف جرائد میں شامل ہوتے ہیں۔

یہ سب ہو رہا تھا لیکن ہمارے دل و دماغ پر "مستند موضح قرآن" کی اشاعت کا خیال مسلط تھا۔ اس لئے کہ یہ ہندوستان میں قرآن عزیز کا پہلا اردو ترجمہ اور تمام تراجم کے لئے بمنزلہ اساس ہے اس پر شاہ صاحب کے چالیس برس خرچ ہوئے۔

ہر دور کے اہلِ بصیرت نے اسے الہامی ترجمہ قرار دیا ۔۔ بالخصوص حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ کی آراء تو اس معاملہ میں بہت بلند ہیں۔

احقر نے اپنے بچپن میں اپنے شہر میں اپنے جدامجد اور استاذِ حفظ حضرت الحاج الحافظ غلام یاسین رحمہ اللہ تعالیٰ کو مزے لے لے کر یہ ترجمہ پڑھتے اور سناتے دیکھا، اس لئے اب میرے لئے ایک ہی مسئلہ تھا کہ مولانا نے اس کام پر ۲۲ برس خرچ کئے، پونے دوسو برس کے تمام مطبوعہ نسخے فراہم کئے، مخطوطات تک رسائی حاصل کی اور سارے کاموں سے بے نیاز ہو کر اس کام پر لگ گئے ان کی محنت سامنے نہ آسکی تو المیہ ہوگا۔

آج کے دور میں مولانا جیسے فقیر منش اور درویش انسان کے لئے کسی حکومت یا کسی صاحب ثروت سے رابطہ کرنا بھی مشکل ہے اور ہماری مسلم حکومتیں اور اکثر اہل ثروت بھی اس قسم کے افراد کی محنتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

میرے ابا جان مرحوم و مغفور کے ایک بہت ہی مخلص دوست مقیم ریاض (سعودیہ) اس کی اشاعت کی ذمہ داری لے چکے تھے لیکن کراچی کے ایک کاروباری ادارے "موٹر الائنس" میں کسی "نیک دل عالم" کی ترغیب سے وہ بڑا سرمایہ پھنسا کر بے بس ہو گئے اور ہمارے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

یہ دن میری زندگی کے انتہائی کربناک دن تھے لیکن میرا جذبہ صادق تھا، خواہش صحیح تھی، معاملہ قرآن اور اس کی خدمت کا تھا، اس لئے قدرت نے ایسا سامان کیا کہ میں حیران رہ گیا۔

کراچی میں درسی اور علمی کتابوں کا معروف اشاعتی ادارہ "ایچ۔ ایم۔ سعید" ایک ایسا ادارہ ہے جس کی خدمات کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ تقسیم سے قبل کانپور اور اب کراچی سے اس ادارہ نے جو خدمات انجام دیں ان کی ایک مستقل تاریخ ہے۔ اس ادارہ کی بعض مطبوعہ و زیر طبع کتابوں کا ایک اشتہار میں نے چند برس قبل کراچی کے معروف مدرسہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مجلہ و ترجمان "بینات" میں دیکھا۔ جن زیر طبع کتابوں کا تذکرہ تھا ان میں "موضح قرآن" کا تذکرہ سر فہرست تھا۔

میں نے بغیر کسی تاخیر کے ادارہ کے منتظم اعلیٰ کو عریضہ لکھا کہ اس اشتہار میں "موضح قرآن" کی اشاعت کی خبر میرے لئے موجب راحت ہے لیکن مرور زمانہ سے اس میں جو اغلاط در آئی ہیں ان کی اصلاح اور نامانوس الفاظ کی وضاحت اور ایسے ہی بہت سے قابل قدر اضافوں کے ساتھ ایک اللہ کے بندے نے ۱۲ برس میں اسے مرتب کیا ہے اور فلاں فلاں بزرگ علماء نے اس محنت کی داد دی ہے، اگر آپ اس نسخہ کی اشاعت کا سامان کر سکیں تو بڑا احسان ہو گا۔

میں نے لکھا کہ تصحیح شدہ مکمل مسودہ دہلی سے میرے پاس لاہور آچکا ہے، ارشاد ہو تو میں لے کر کراچی حاضر ہو سکتا ہوں۔ ادارہ کے منتظم اعلیٰ محترم بزرگ حاجی محمد زکی صاحب نے فوراً ہی جواب مرحمت فرمایا کہ رائے ونڈ کا تبلیغی اجتماع سر پر ہے اس میں حاضری کا ارادہ ہے اس سے واپسی پر لاہور میں اپنے عزیزوں سے ملاقات کے لئے چند دن رکنا ہو گا وہاں آپ مل لیں بات ہو جائے گی۔

حسن اتفاق سے موصوف کے عزیز میرے بہت ہی قریب "رحمان پورہ" میں مقیم تھے، اجتماع سے دو ایک دن بعد صبح صبح محمد زکی صاحب سبقت فرما کر اپنے ایک دوست کے ہمراہ تشریف لائے، بات ہوئی، پھر احقر بھی حاضر ہوا اور وہ بصد خوشی و مسرت اس مسودہ کو ساتھ لے گئے، میں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا بے حد حساب شکر ادا کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ محنت بہت خوبصورت طریق سے ٹھکانے لگے گی۔

میں یہ کہنے کی اجازت چاہوں گا کہ پاکستان کے معروف اشاعتی ادارہ "تاج کمپنی" کے ذمہ دار حضرات سے اس سے قبل ہم مولانا کی خواہش پر مل چکے تھے۔ خود مولانا ساتھ تھے، ان حضرات کو ساری صورتِ حال بتلائی اور عرض کیا کہ آپ اشاعتِ قرآن کا اتنا بڑا کام کر رہے ہیں اور اب شاہ صاحبؒ کا جو نسخہ آپ کے یہاں مسلسل چھپ رہا ہے اس میں بہت اغلاط ہیں۔ ازراہِ نوازش یہ تصحیح شدہ نسخہ چھاپ دیں۔

لیکن ان بندگانِ خدا نے جس بے مروتی اور بے رخی کا برتاؤ کیا اس کا شدید صدمہ ہوا۔ اور اب اس ادارہ کے حوالہ سے اربوں روپیہ کی بربادی کے جو واقعات سامنے آئے تو ہم سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ "خدمتِ قرآن کے لئے سودی رقومات" کا اہتمام؟ ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہر حال اب جب بھی وہ صورت سامنے آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اگر وہ اس مسودہ کو لے لیتے اور اشاعت کی حامی بھر لیتے تو کتنا نقصان ہوتا ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ مسودہ صحیح ہاتھوں میں پہنچ کر اب سامنے آ رہا ہے۔

اس نسخہ کی کتابت، تصحیح اور کاپیوں کی جڑائی کے ضمن میں ادارہ کے جواں سال اور جواں ہمت عزیزوں شاہد اور عاصم سلمہا اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں، صحت اور عمروں میں برکت دے۔) نے جس طرح رات دن ایک کیا وہ ایک مستقل داستان ہے اس کے لئے انہیں کاتب حضرات کے کس کس طرح نخرے برداشت کرنے پڑے اور پھر کراچی سے دہلی تک وہ اس مسودہ کو لے کر پھرتے رہے تاکہ مولانا خود بار بار دیکھ لیں تسلی کر لیں اور غلطی کا امکان ختم ہو جائے۔

وقت و سرمایہ جس تناسب سے خرچ ہوا اس کو کسی پیمانے سے ناپنا مشکل ہے لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان حضرات نے قرآن کے خادموں پر اتنا بڑا احسان کیا ہے جس کی جزا بارگاہ رب العزت سے ہی ملے گی کہ کوئی انسان اس نیکی کا صلہ دینے کی پوزیشن میں نہیں۔

جہاں تک اس ترجمہ کا تعلق ہے اس کے مستند ہونے کے لئے خاندان ولی اللہی کے اس گل سرسبز کا نام ہی کافی ہے جسے "عبد القادر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، جس کے علم و فضل، للٰہیت، تقویٰ، خلوص اور نگاہِ بصیرت کے معترف ان کے برادرِ بزرگ، استاذ اور مربی استاذ الہند مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے۔ شاہ عبد القادر رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے وہ نگاہ بخشی کہ رمضان المبارک کی پہلی رات تراویح میں دو پارے سناتے یا ایک ۔ ۲ پاروں سے یہ مطلب لیا جاتا کہ رمضان ۲۹ کا ہوگا اور پہلی رات کے ایک پارہ کا مطلب ہوتا کہ رمضان ۳۰ کا ہوگا ۔ وہ تراویح میں قرآن کی تکمیل ہمیشہ آخری رات میں فرماتے ۔ لیکن پہلے دن کے اس عمل سے لوگ سمجھ لیتے کہ اس سال کتنے روزے ہوں گے ۔ اور واقعہ یہ ہے کہ عمر بھر کبھی اس کے خلاف نہیں ہوا۔

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی تحریک جہاد کے عکس ثانی سراج الہند شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے میدان جہاد کے غازیوں ۔ امیر سید احمد بریلوی، امام محمد اسمٰعیل دہلوی اور امام عبدالحئی بڈھانوی رحمہم اللہ تعالیٰ کی تعلیم و تربیت اپنے اسی بھائی کے سپرد کی اور آج پونے دو سو سال بعد قرآن مجید کے جس قدر تراجم ہیں یا دوسری زبانوں کے ان دیار کے تراجم ہیں، ان کے ہر مترجم نے اسی ترجمہ کو اساس و بنیاد بنایا ۔ یہ الگ بات ہے کہ حضرت شیخنا شیخ العالم مولانا محمود حسن دیوبندی قدس سرہ جیسے اصحاب بصیرت و باطن بزرگوں نے اس کا کھلم کھلا اظہار کر دیا تو بہت سے "نامور حضرات" نے اعترافِ حقیقت کو کسر شان سمجھا۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی اب قمری حساب سے ۶۹ اور شمسی حساب سے ۶۷ سال کے ہو چکے ہیں۔ ان کا تعلق دہلی کے ایک صنعتی گھرانے سے ہے۔ ان کے آباؤ اجداد میں روایتی معنوں میں کوئی عالم نہ تھا۔ انہیں قدرت نے اس مقصد کے لئے قبول کیا، ان کے علم کی تکمیل دارالعلوم دیوبند میں ہوئی، جہاں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے حدیث کا درس لیا اور مولانا ہی سے روحانی تعلق جوڑا۔

دیوبند سے فراغت کے بعد لاہور میں حضرت الامام مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے قرآن کا درس لیا جو امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض یافتہ اور امام ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے طرز پر قرآن کی تفسیر و درس کے ماہر استاذ تھے۔ بڑے بڑے اساتذہ اپنے طلبہ کو تکمیل کے بعد ان کے یہاں درس کے لئے بھیجتے، اس سلسلہ میں حضرت الامام قطب وقت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے شاگرد رشید مولانا حسین علی میانوالی، حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد مولانا عبدالرحمٰن محدث امروہہ، امام العصر مولانا انور شاہ، مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ اور شیخ الاسلام مولانا مدنی (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے مولانا لاہوری کے نام خطوط ان سطور کے راقم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اس قسم کے مرد قلندر کے زیر سایہ انہوں نے قرآن کا درس لیا۔ پھر دہلی میں حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ سایہ قرآن، حدیث اور فقہ و افتاء کی تربیت لی اور دہلی کی "اردوئے مبین" کے فاضل مقرر و خطیب اور قرآن عزیز کے نامور مفسر سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سالہا سال طالب علمانہ وقت گذار کر قرآن عزیز کے اسرار و رموز سے آگاہی حاصل کی اور پھر اپنے آپ کو اسی کتاب ہدیٰ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

میدان حریت و جہاد کے حوالہ سے بھی ان کی خدمات کا ایک وسیع سلسلہ ہے اور ایسا ہونا اس لئے بھی لازم ہے کہ ان کا شجرۂ علمی و روحانی انہی بزرگوں سے وابستہ ہے جن کی زندگی کی راتیں اور دن انسانیت کی خدمت میں بسر ہوئے۔

دہلی کے قدیم ترین مدرسہ حسین بخش پال بنگش میں ان کا خطبۂ جمعہ دہلی کا ہفت روزہ یادگار ہی اجتماع ہوتا ہے جبکہ ادارہ "رحمتِ عالم" کے نام سے ان کا ایک وقیع اشاعتی ادارہ ہے جس کی وساطت سے اردو ہندی اور مختلف زبانوں میں بہت سا قیمتی لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے۔ ان کے بنیادی موضوعات قرآن، سیرت اور دعوت و تبلیغ ہیں۔ ہندوستان جیسے فرقہ واریت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ملک میں حکمت و موعظت سے تبلیغ کا وسیع سلسلہ ان کے دم قدم سے قائم ہے جس کی برکات سے ان گنت غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں تو لاتعداد لوگ ایسے ہیں جن کے قلب و نظر سے نفرت رخصت ہو چکی ہے اور محبت کی لو جل چکی ہے جس کے بہترین ثمرات انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ظاہر ہوں گے۔

اس عظیم ارمغان علمی کی اشاعت ان کی زندگی کی شاید سب سے بڑی خوشی ہے تو احقر کے لئے بھی ایک خوش کن اور مسرت کا موڑ۔ جس کے لئے ہم ہی نہیں اس دھرتی کا ہر قرآنی طالب علم ادارہ کے منتظم حضرات کا مدۃ العمر شکر گذار رہے گا۔ جبکہ اصل اجر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملے گا۔

قارئین جب اس سے استفادہ کریں تو حضرت مترجم قدس سرہ، مرتّب جدید، ان سطور کے راقم اور محترم ناشرین اور ان سب کے متعلقین کے لئے سعادت دارین کی دُعا ضرور کریں۔

اَللّٰھم وفقنا لما تحب وترضٰی بحرمۃ النبی الکریم
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

مسجد دار الشفاء
۱۲۔اے شاہ جمال۔ لاہور
۱۵ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ ۱۹ مئی ۱۹۹۲ء
یوم الثلثاء بعد صلاۃ الفجر

محمد سعید الرحمٰن علوی
غفرلہ و لوالدیہ
و لجمیع متعلقاتہ

مختصر تذکرہ

حضرت شاہ عبدالقادرؒ محدث دہلویؒ مصنف موضح قرآن

امام المفسرین حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے وصال کے وقت آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے اور جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ کی عمر شریف ۱۷ سال تھی۔ باقی تینوں صاحبزادوں کی عمر میں تین تین، چار چار سال کا فرق تھا۔

شاہ عبدالقادرؒ کی ولادت شریف احمد شاہ کے عہد میں، ۱۱۶۷ھ/۱۷۵۳ء میں ہوئی اور وفات اکبر شاہ ثانی کے عہد میں ۱۲۳۵ھ/۱۸۱۴ء میں ہوئی۔ آپ نے جملہ علوم و فنون کی تکمیل اپنے مربی و سرپرست حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے فرمائی۔ تحصیل علوم کے بعد آپ نے مسجد اکبرآبادی میں تعلیم و تدریس اور روحانی تربیت کا سلسلہ شروع کیا جبکہ آپ کے دوسرے بھائی اپنے خاندانی مدرسہ، مدرسہ رحیمیہ کلاں محل میں تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

آپ سلسلہ نقشبندیہ میں شیخ عبدالعدل دہلویؒ سے بیعت تھے۔ مشہور نقشبندی بزرگ شاہ فضل الرحمانؒ گنج مرادآبادی کا قول ہے کہ شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادوں میں شاہ عبدالقادرؒ صاحب نسبت بزرگ تھے۔

شاہ ولی اللہؒ نے اپنے تجدیدی اور اصلاحی مشن کا آغاز فارسی زبان (جو اس وقت کی عوامی زبان تھی) میں قرآن کریم کے ترجمہ سے کیا جس کا نام "فتح الرحمان" ہے۔

پھر آپ کے صاحبزادوں نے جہاد بالقرآن (الفرقان ۵۲) کی اس تحریک کو آگے بڑھایا۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے تفسیر عزیزی کے نام سے ایک نہایت ضخیم تفسیر فارسی زبان میں لکھی جو شروع کے دو پاروں اور آخر کے دو پاروں پر مشتمل ہے۔

شاہ رفیع الدینؒ نے اردو زبان میں قرآن کریم کا لفظی ترجمہ کیا اور شاہ عبدالقادرؒ نے بامحاورہ اردو میں موضح قرآن کے نام سے ترجمہ اور فوائد کے نام سے تفسیری حواشی تحریر فرمائے۔

اردو زبان اس دور میں ابتدائی منزل سے گزر رہی تھی اور اس کا دامن ابھی الفاظ و تراکیب کی وسعت سے خالی تھا مگر شاہ عبدالقادرؒ نے جو بامحاورہ ترجمہ کیا اسے شاہ صاحب کی مذہبی صلاحیت اور ذہانت و فراست کا کمال ہی کہا جا سکتا ہے۔

آپ انتہائی خلوت پسند تھے، آپ کے حالات زندگی کہیں تفصیل سے نہیں ملتے، سر سیدؒ نے آثار الصنادید میں لکھا ہے کہ آپ کو دلی والوں نے اسی وقت دیکھا جب آپ کا جنازہ مسجد سے قبرستان لے جایا جا رہا تھا۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ نے اسی لحاظ سے بعض بزرگوں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ شاہ صاحبؒ نے مسجد اکبرآبادی میں چالیس برس اعتکاف کی حالت میں ترجمہ قرآن تحریر فرمایا۔

آپ سے جن ممتاز علماء نے استفادہ کیا ان میں مولانا عبدالحیؒ داماد شاہ عبدالعزیزؒ مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ ابن شاہ عبدالغنی ابن شاہ ولی اللہؒ مولانا فضل حقؒ ابن مولانا فضل امامؒ خیرآبادی، سید احمد شہیدؒ بریلوی اور شاہ محمد اسحاقؒ نواسہ و جانشین شاہ عبدالعزیزؒ شامل ہیں۔

آپ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے مطابق ۶۳ سال کی عمر پائی۔ عمر کی یہ مساوات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ساتھ گہرے تعلق کی دلیل ہے۔

آپ کی زاہدانہ زندگی کے بارے میں سرسید نے لکھا ہے کہ آپ کے بڑے بھائی آپ کو سال بھر میں دو جوڑے کپڑے اور دونوں وقت کھانا بھیجا کرتے تھے۔

آپ کے اندر کشف کی بڑی قوت تھی، شاہ عبدالعزیزؒ رمضان المبارک شروع ہونے کے بعد یہ معلوم کراتے تھے کہ شاہ عبدالقادرؒ نے پہلی تراویح میں ایک پارہ پڑھا یا سوا پارہ پڑھا، اگر آپ ایک پارہ پڑھتے تھے تو شاہ صاحب سمجھ جاتے تھے کہ یہ مہینہ ۳۰ کا ہوگا اور اگر سوا پارہ پڑھا تو ۲۹ کا ہوگا۔

آپ اپنی کشفی قوت سے سنی اور شیعہ کے درمیان امتیاز کر لیتے تھے، اگر آپ کو سنی سلام کرتا تو آپ اسے پورا جواب (وعلیکم السلام) دیتے اور اگر شیعہ کرتا تو صرف وعلیکم پر اکتفا کرتے۔ لوگ آپ کی کشفی قوت کا تجربہ کرتے لیکن کبھی بھول چوک نہ پاتے۔

شاہ عبدالقادرؒ کی صرف ایک صاحبزادی تھیں، آپ نے اپنی نواسی ام کلثوم کے ساتھ اپنے ہونہار بھتیجے شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کا عقد کرادیا تھا اور یہ تعلق شاہ شہید کی حق پرستی پر ایک مضبوط روحانی دلیل ہے۔

مولانا سید ابوالحسن ندوی نے اپنے والد مولانا عبدالحیؒ کی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ میرے والد کی نانی سیدہ حمیرا نے سفر حج کے موقع پر شاہ عبدالقادرؒ کی صاحبزادی سے موضح قرآن کی سند اجازت و روایت حاصل کی تھی اور ان کے نواسہ مولانا عبدالحیؒ کو اپنی نانی سے سند حاصل ہوئی۔

مولانا محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنے جد امجد مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر اردو میں قرآن نازل ہوتا تو شاید اس کی تعبیرات وہی یا اس کے قریب قریب ہوتیں جو اس ترجمہ (موضح قرآن) کی ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ نے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ شاہ صاحب نے اس وقت قرآن مجید کا ترجمہ کیا جب اردو زبان بالکل طفولیت کی حالت میں تھی، ایسا کام وہی لوگ کرسکتے ہیں جو زبان کے ڈھالنے والے ہوتے ہیں۔ مولانا آزادؒ نے شاہ صاحبؒ کے تفسیری حواشی کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ شاہ صاحبؒ نے اسرائیلی روایات سے اجتناب نہیں کیا۔

یہ بات صحیح ہے مگر اس کا سبب ظاہر ہے اور وہ یہ کہ شاہ صاحبؒ کو ایک مختصر حاشیہ لکھنا تھا اس لیے مشہور واقعات کو تحقیق کے بغیر نقل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

اس ناچیز کے شیخ طریقت اور استاد حدیث حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح بڑے شاہ صاحب حضرت امام ولی اللہؒ کو کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسرار و حکم کا خاص فہم حضرت حق تعالیٰ جل مجدہٗ کی بارگاہ سے عطا ہوا تھا اسی طرح حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کو کلام الٰہی کے اسرار و رموز اور حکم و لطائف کا خاص علم و

فہم عطا کیا گیا تھا۔

اس خاکسار کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اس نے کئی سال ولی اللہی آرام گاہ کے چبوترہ پر شمال مغربی گوشہ میں بیٹھ کر تفسیر قرآن کا درس دیا، اس وقت تک جامعہ رحیمیہ میں درسگاہوں کی کمی تھی۔ ان حضرات محدثین و مفسرین کے جوار میں کلام الٰہی اور کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صدائیں اس وقت بلند ہوئیں جب مدرسہ رحیمیہ کوچہ فولاد خاں اور مسجد اکبر آبادی دریا گنج دلی کی تباہی پر ایک صدی گزر چکی تھی اور ان حضرات محدثین کی روحانی توجہات نے اس ناچیز کو اس سعادت کے لیے اس تعلق سے منتخب کیا کہ خدا تعالیٰ نے اسے اپنے خاص فضل و کرم کی بدولت خاندان ولی اللہی کی قرآنی خدمت کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پیش نظر مستند موضح قرآن اور محاسن موضح قرآن اسی خدمت کی اہم کڑیاں ہیں۔

مستند موضح قرآن کی ترتیب میں اس ناچیز کو پونے دو سو برس کے اندر چھپنے والے پندرہ قدیم و جدید ایڈیشن حاصل کر کے اپنے سامنے رکھنے پڑے تاکہ اس طویل عرصہ میں موضح قرآن کے قدیم اور نادر محاورات اور ہندی اور سنسکرت اور اردو کے قدیم الفاظ کو کاتبوں کی غفلت اور اہل مطابع کی لاپرواہی نے جس طرح بگاڑ دیا تھا انھیں درست کیا جا سکے۔

یہ بگاڑ اس درجہ پہنچ گیا تھا کہ اہل علم موضح قرآن کو متروک اور ناقابل فہم قرار دینے لگے تھے۔ حالانکہ موضح قرآن کو ام التراجم اور اس کے فوائد کو ام التفاسیر تسلیم کرنے کے بعد ان کی حفاظت علمائے کرام کی اہم ذمہ داری تھی۔

الحمد للہ حضرت مولانا محمد طیب صاحبؒ کے الفاظ میں اس فرض کفایہ کی ادائیگی کے لیے خدا تعالیٰ نے اس ناچیز کو منتخب کیا اور ۱۲ سال کی مدت میں یہ صحیح نسخہ مرتب ہوا۔

مولانا ڈپٹی نذیر احمدؒ کی رائے

قدیم اردو ترجموں کی بحث میں ہمارے نزدیک ہی کیا تمام اہل علم کے نزدیک حضرت شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کو اردو تراجم میں جو مقام حاصل ہے وہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے الفاظ میں یہ ہے۔

ڈپٹی صاحب نے آج سے ۸۲ سال پہلے ۱۳۱۱ھ میں قرآن کریم کا ترجمہ لکھا جس کے مقدمہ میں ڈپٹی صاحب لکھتے ہیں۔

"جب ایک خاندان کے ایک چھوڑ تین تین ترجمے لوگوں کو مل گئے ایک فارسی مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا اکھٹے دو دو اردو، ایک شاہ عبد القادر صاحبؒ کا اور ایک شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا۔ تو اب ہر ایک کو ترجمہ کا حوصلہ ہو گیا مگر خاندان شاہ ولی اللہ کے سوا کوئی شخص مترجم ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ وہ ہر گز مترجم نہیں بلکہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے بیٹوں کے ترجموں کا مترجم ہے کہ انہی ترجموں میں اس نے رد و بدل، تقدیم و تاخیر کر کے جدید ترجمہ کا نام کر دیا ہے۔ (مقدمہ ص ۹)

شاہ صاحبؒ نے ہندی کے الفاظ کیوں استعمال کیے

شاہ عبد القادر صاحبؒ نے اپنے اردو ترجمہ میں ہندی اور سنسکرت کے خاص خاص الفاظ استعمال کیے حالانکہ اس دور کی

اردو نظم و نثر کے نمونے یہ بتاتے ہیں کہ ہندی الفاظ کا استعمال اس وقت اتنا عام نہ تھا صرف ہند و طبقہ میں ان لفظوں کا رواج ہوگا۔ لیکن شاہ صاحب کہیں کہیں چھانٹ چھانٹ کر اونچے اور مشکل ہندی الفاظ کے ذریعہ قرآن کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔

اور اس کا مقصد صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم طبقہ قرآن کے پیغام سے قریب ہو۔ شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے والد محترم اپنی مشہور کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں یہ بیان کر چکے تھے کہ "کسی غیر مسلم قوم پر دین حق کی تبلیغ اتمام حجت کی حد تک کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس قوم کی زبان میں اسلامی اصول پیش کیے جائیں تاکہ وہ سمجھیں۔ اگر اس درجہ ابلاغ دین نہ ہوگا تو وہ قوم "اصحاب الاعراف" کی حیثیت میں ہوگی۔ (حجۃ اللہ البالغہ باب طبقات الامت جلد اول مصری)

بڑے بھائی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے اپنے فتاویٰ میں بھی اس مسئلہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ "مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قوم کو اس کی زبان میں خدا کا پیغام سمجھائیں اور زبانی اور تحریری افہام و تفہیم کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق حسنہ کو بطور دلیل کے ان کے سامنے پیش کریں اور اس طرح کفر و اسلام کے درمیان امتیاز قائم کر کے دکھائیں۔

اور اگر کسی قوم پر اس طرح اتمام حجت نہ ہوگا تو وہ قوم "اصحاب فترت" کہلائے گی۔ حکم او حکم اہل فترت بود علی اختلاف المذاہب (فتاویٰ عزیزی ص ۱۴۰)

اس مقصد تبلیغ کے تحت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ میں کہیں کہیں ٹھیٹھ ہندی اور کسی جگہ سنسکرت کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

عام ترجمہ کتنی آسان اور ہلکی پھلکی ہندی زبان میں کرتے ہیں کیسے کیسے عام فہم محاورے لاتے ہیں اور ساتھ ہی نرادھار، پینٹھ، گہہ۔ گھو، گہا سنکارے، اچکوتی۔ پوجے، جیسے خاص خاص ہندی اور سنسکرت الفاظ ترجمہ میں داخل کرتے ہیں۔

اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مترجم ان الفاظ کی جگہ دوسرے ہلکے اور آسان الفاظ لا سکتا ہے لیکن وہ یہاں اس قسم کے خاص ہندی الفاظ قصداً تحریر کر رہا ہے۔ اور یہ ایک خاص مقصد ہی کے تحت تھا۔

شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے مقابلہ میں ان کے بڑے بھائی شاہ رفیع الدینؒ صاحب کے سامنے یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی زبان سے لوگ قریب ہوں اور اس مقصد کے لیے تحت اللفظی ترجمہ کی ضرورت تھی۔

شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ساتھ ساتھ ہی اپنا ترجمہ املاء کرایا۔ زمانہ ایک ہی ہے لیکن شاہ رفیع الدین صاحبؒ کے ہاں تمام الفاظ آسان اور عام فہم ہیں۔ کہیں کوئی لفظ مشکل ہندی اور سنسکرت کا نظر نہیں پڑتا تحت اللفظ ہونے کی وجہ سے عبارت ثقیل ضرور ہے مگر الفاظ میں ثقالت اور گرانی نہیں ہے۔

یہاں تک کہ شاہ رفیع الدین صاحبؒ کے ہاں ہندی کی خاص ضمیر جمع غائب "وے" بھی کہیں استعمال نہیں کی گئی۔

حضرت شیخ الہند اور شاہ صاحبؒ کا موضح قرآن

اکابر علماء میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلی بار حضرت شاہ صاحبؒ کے موضح قرآن کی علمی اور ادبی جلالت شان، حکمت قرآن کے پوشیدہ اشارات اور تفسیری لطائف پر اصول تفسیر کی روشنی میں تبصرہ فرمایا۔

اور اہل علم کو ولی اللہی علوم کے اس پوشیدہ خزانہ پر غور کرنے کی دعوت دی۔

حضرت شیخ الہندؒ نے ۱۳۳۶ھ میں آج سے ۸۵ سال پہلے "موضح فرقان" کے نام سے قرآن کریم کا ترجمہ تحریر فرمایا۔
اسی کے مقدمہ میں حضرت شیخؒ کا یہ گرانقدر تحقیقی مضمون شامل ہے۔

موضح فرقان شیخ الہندؒ کی قلمی اور علمی کاوش کا بہترین ثمرہ ہے لیکن کیا ہم اسے شاہ صاحبؒ کے ترجمہ میں "اصلاح" قرار دیں۔؟
حضرت شیخ الہندؒ نے مقدمہ میں صفائی کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ "موضح فرقان" شاہ صاحب کے ترجمہ میں اصلاح نہیں ہے بلکہ تیسیر و تسہیل ہے۔

بلاشبہ حضرت شاہ صاحبؒ کا ترجمہ قدیم اسلوب کے لحاظ سے اردوئے معلّٰی کا بہترین نمونہ ہے اور آج دو سو برس بعد بھی وہ سدا بہار پھولوں کی طرح شگفتہ و تر و تازہ ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ ناقابلِ انکار ہے کہ شاہ صاحبؒ کے ترجمہ اور فوائد میں جو تفسیری نکات اور لطائف پوشیدہ ہیں اہل علم ان سے بڑے غور و فکر کے بعد ہی آگاہ ہوتے ہیں پھر جب اہل علم سرسری مطالعہ سے شاہ صاحبؒ کے علمی حقائق تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے تو پھر عام مسلمان ان تفسیری حقائق کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔
حضرت شیخؒ نے اسی خیال سے موضح قرآن کو آسان کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور تفسیر قرآن سے دلچسپی رکھنے والے ہمیشہ حضرت شیخؒ کے شکر گزار رہیں گے کہ حضرت شیخ صاحبؒ نے شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کے ابتدائی دو رکوع کے ترجمہ کا تجزیہ کر کے شاہ صاحبؒ کے "اسلوب ترجمہ" کی وضاحت فرما دی اور غور و فکر کرنے والوں کے لیے راستہ کھول دیا۔
حضرت شیخؒ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کا نہایت عمیق مطالعہ فرمایا۔ اور قرآن کی زبان (عربی) اور قرآن کی تشریح (سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک ماہرانہ نظر رکھنے والا عالم جو ساتھ ہی روحانی دنیا کا شیخ بھی ہو صاحبِ کشف و کرامت اور صاحبِ عزم و جہاد' دونوں مقام رکھتا ہو اور اسارت مالٹا کے زمانے میں وہ خدمت قرآن کے لیے بیٹھا ہو تو ایسے عالمِ دین اور مجاہدِ حق کے قلب پر شاہ صاحب کے رموز و نکات کا انکشاف کیسے نہ ہوتا؟
ایک صوفی صافی گوشۂ عبادت میں جن معارف الٰہی سے مستفیض ہوتا ہے وہ معارفِ حق ایک صاحبِ استقامت مجاہد کے لیے میدانِ ابتلاء میں تسکین و تسلی کا سر و سامان بنتے ہیں۔

حضرت شیخؒ نے مقدمۃ القرآن میں شاہ صاحبؒ کے اسلوب کی تشریح کرتے ہوئے چند باتیں واضح فرمائی ہیں۔
۱: شاہ صاحب قرآنی ترتیب کا کس حد تک لحاظ رکھتے ہیں اور با محاورہ اردو میں ترجمہ کرنے کے باوجود قرآن کریم کی اصلی ترتیب کو کس کمال کے ساتھ باقی رکھتے ہیں۔

فعل، فاعل، مفعول، متعلقات فعل، صفت، موصوف حال و تمیز، مفعول مطلق تاکیدات وغیرہ کے تراجم میں جگہ جگہ شاہ صاحب کیسی ندرت اور تنوع کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

---

۵ سید عبداللہ لاہوری نے شاہ صاحبؒ کے شاگرد رشید مولانا عبدالحی صاحبؒ، مولانا شاہ محمد اسحاق صاحبؒ کے مشورہ سے شاہ صاحبؒ کے بعض اردو محاورات اور قدیم الفاظ کو بدل کر ان کی جگہ دوسرے الفاظ داخل کیے اور یہ ترجمہ شائع کیا مگر اہل علم نے اسے پسند نہیں کیا اور شاہ صاحبؒ کے اصلی ترجمہ نے قبول عام حاصل کیا۔

۲: حروف جر اور حروف ربط کے ترجمہ میں موقع ومحل کی رعایت سے ترجمہ کو اردو کے قالب میں کس حسن لطافت کے ساتھ ڈھالتے ہیں۔ اس سے شاہ صاحبؒ کے علم وادب کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔

۳: شاہ صاحبؒ ایجاز واختصار کا کس قدر لحاظ رکھتے ہیں۔ متن کے الفاظ سے ترجمہ کو زیادہ بڑھنے نہیں دیتے کہیں لغوی ترجمہ کرتے ہیں کہیں اسی لفظ کے مرادی معنی ظاہر کرتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اردو ہندی کے فصیح سے فصیح تر الفاظ اور محاورات شاہ صاحبؒ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں اور شاہ صاحبؒ جس محاورہ کو مناسب سمجھتے ہیں وہاں رکھ دیتے ہیں۔

۴: شاہ صاحبؒ بڑے بڑے تفسیری مسائل کو ترجمہ کے الفاظ میں سمو دیتے ہیں۔ ایک ہی لفظ کے اندر بڑی بڑی تشریحات نظر آتی ہیں۔

مولانا عثمانیؒ کے فوائد

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کے ساتھ جو تفسیری فوائد ہیں، بقرہ کے علاوہ وہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کے ہیں حضرت شیخؒ نے جس طرح شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کی بہت سی مشکلات کو واضح کر دیا ہے اور بعض مشکل الفاظ کی تشریح جگہ جگہ حاشیہ پر کر دی ہے اسی طرح مولانا عثمانیؒ نے اکثر جگہ حضرت شاہ صاحبؒ کے فوائد کو اپنی عبارت میں نقل کر دیا ہے اور ان کی تشریح بڑے اچھے انداز سے فرمادی ہے۔

البتہ جہاں مولانا موضح قرآن کا حوالہ دے دیتے ہیں وہاں قاری کو آسانی ہوتی ہے اور وہ شاہ صاحبؒ کے پورے فوائد پر غور کرنے کے لیے اصل کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور جہاں بلکہ اکثر حوالہ دیئے بغیر شاہ صاحب کی عبارت کو اپنی عبارت میں سمو لیتے ہیں وہاں پتہ نہیں چلتا کہ یہ حکیمانہ تفسیر شاہ صاحبؒ سے لی گئی ہے یا دوسرے کسی بزرگ سے منقول ہے۔

بہر نوع حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا عثمانیؒ کے فوائد دراصل علمائے کرام کے لیے ایک دعوت ہیں کہ شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کو تفسیر قرآن سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اپنے غور وفکر کا موضوع بنائیں۔

حضرت شیخ الہندؒ کے فاضل شاگردوں میں سے حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے متعلق ان کے ایک شاگرد دیرینہ جناب عبدالکریم لاہوری کا بیان ہے کہ شاہ صاحبؒ نے ایک مرتبہ فرمایا: "میں نے ایک بار رمضان المبارک کا پورا مہینہ شاہ صاحب کے موضح قرآن پر غور وفکر میں گزارا۔"

حضرت مولٰنا احمد علی صاحب لاہوری

مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ برصغیر کے مشہور عالمِ دین، مجاہد جلیل اور شیخ طریقت تھے۔ مولانا نے عربی مدارس کے طلبہ کے لیے ترجمہ اور تفسیر کی تعلیم کا مختصر پروگرام بنا رکھا تھا جس میں طلبہ کے اندر قرآن کریم کو سمجھنے اور پھر دوسروں کو سمجھانے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ کے سامنے شاہ صاحبؒ کا موضح قرآن ہوتا تھا اور طلبہ سے وہ ترجمہ زبانی یاد کرایا جاتا تھا۔

حضرت لاہوریؒ بھی خاندان ولی اللہی کے اجتہادی علوم پر بڑا عبور رکھتے تھے ۔ رشتہ میں مولانا لاہوریؒ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھیؒ کے داماد تھے اور مولانا سندھی شاہ ولی اللہؒ کے سب سے بڑے داعی اور شارح تھے ۔

مولانا احمد علی صاحبؒ نے اپنے مختصر حواشی کے ساتھ حضرت شاہ صاحبؒ کا موضح قرآن مع فوائد بڑے اہتمام وصحت کے ساتھ شائع بھی کیا تھا (بعد کے ایڈیشنوں میں مولانا نے اپنا مستقل ترجمہ شامل کر دیا ۔)

شاہ صاحبؒ کے تفسیری فوائد کی خصوصیت

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح قرآن کریم کے اردو ترجمہ میں اختصار کے باوجود کلام خداوندی کی لفظی فصاحت وبلاغت اور معنوی نکات ولطائف کا اظہار کیا ہے اسی طرح شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری فوائد بھی نہایت عجیب وغریب حکیمانہ لطائف پر مشتمل ہیں ۔

فقہی مسائل کی تشریح میں تو شاہ صاحبؒ اپنے حنفی فقہی مسلک کی پابندی فرماتے ہیں لیکن عقائد کلام کے مسائل میں شاہ صاحبؒ کے ہاں جو اجتہادی شان نظر آتی ہے ، وہ تفسیر کی بڑی بڑی کتابوں میں نظر نہیں آتی ۔

زمانہ حال کے بڑے بڑے صاحب طرز ادیب مفسر جس بات کو بڑی بڑی طویل تشریحی عبارتوں سے قارئین کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں حضرت شاہ صاحبؒ اسے نہایت سیدھے سادھے چند مؤثر جملوں میں پڑھنے والے کے دل ودماغ میں اتار دیتے ہیں اور قاری اس سے مطمئن ہو جاتا ہے ۔

بلاشبہ ہم اسے حضرت شاہ صاحبؒ کی روحانیت کا اثر ہی کہہ سکتے ہیں ۔ شاہ صاحبؒ کی یہ اجتہادی شان اس وقت زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب متقدمین کے آثار واقوال اور ان کی توجیہات کا ذخیرہ سامنے ہوتا ہے اور بڑے شاہ صاحبؒ کا فارسی ترجمہ اور مختصر فوائد پر بھی نظر ہوتی ہے ۔ اور شاہ صاحبؒ کسی مقام پر ان متقدمین علماء سے الگ راہ اختیار کرتے ہیں ۔

حضرت امام ولی اللہ الدہلویؒ کے فارسی فوائد کی مثال بھی کوزے میں سمندر کی ہے ۔ چھوٹے چھوٹے فقروں میں علم وحکمت کے موتی بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے فارسی فوائد میں نہایت اختصار سے کام لیا ہے ۔ اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ہاں نہایت بلیغ انداز میں ہر اہم مسئلہ کی تشریح ملتی ہے اور وہ تشریح بڑی بڑی طویل تفسیروں سے بے نیاز کر دیتی ہے ۔

راقم نے مستند موضح قرآن کے حاشیہ پر شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے اردو فوائد کے ساتھ ساتھ فتح الرحمٰن کے خاص خاص فارسی فوائد بھی نقل کر دیئے ہیں ۔ تاکہ قارئین دونوں بزرگوں کی قرآنی بصیرت سے استفادہ کر سکیں ۔

ادارہ رحمت عالمؐ ، شیخ چاند ، لال کنواں دہلی
۲۴ ۔ فروری ۱۹۹۱ء

مرتب اخلاق حسین قاسمی دہلوی
استاذ تفسیر جامعہ رحیمیہ دہلی

گرامی قدر تاثرات

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رئیس دار العلوم دیوبند

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ ـــــ مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی فاضلِ دیوبند نے تفسیری سلسلہ میں حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور زمانہ ترجمہ کی وضاحت اور تاجرانہ انداز پر چھپے ہوئے تراجم کی اغلاط کی اصلاح کے لئے انتہائی دلچسپی عرق ریزی اور کاوش کے ساتھ یہ کام بطور ایک مہم کے انجام دیا ہے اور اس ترجمہ کے راستہ سے درحقیقت قرآنِ حکیم کی عظیم خدمت انجام دی ہے۔

حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ یوم آغاز سے اب تک تسلسل کے ساتھ بلا انقطاع مقبولیت کی اعلیٰ سطح پر پہنچا ہوا ہے۔ جس میں خاندانِ ولی اللّٰہی کے فکر کی جھلکیاں غلبہ کے ساتھ صاف طور پر نمایاں ہیں۔ ترجمہ تحت اللفظ ہونے کے باوجود معنی خیز اور قرآن کے حقیقی مفہوم کی پوری پوری ترجمانی پر مشتمل ہے۔ حضرت ممدوح ترجمہ میں کہیں بھی کوئی ایسا زائد لفظ استعمال نہیں فرماتے جو قرآن کے اصل مفہوم سے زائد یا کم ہو۔

اس ترجمہ کی وہ بلاغت ہے جس کے بارے میں، مَیں نے اپنے بزرگوں سے حضرت اقدس مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مقولہ سُنا ہے کہ اگر اردو میں قرآن نازل ہوتا تو شاید اس کی تعبیرات وہی، یا اُس کے قریب قریب ہوتیں جو اس ترجمہ کی ہیں۔ گویا اُن کے نزدیک حضرت شاہ صاحب نے قرآن کو اُردو میں پورا پورا منتقل کر دیا ہے۔ کہ وہ عین قرآن تو نہیں ہے مگر مثل مفہوم قرآن بن گیا ہے۔ قرآنی مفہوم جس انداز سے عربی میں ادا ہوا ہے، اسی انداز سے وہ اُردو میں بھی ادا ہو گیا ہے۔ جس سے حضرت شاہ صاحب کی قرآن فہمی، بلاغت بیانی، زبانوں کے فروق، اور ایک زبان سے دوسری زبان میں مفہوم کو پورا پورا منتقل کر دینے کی قدرت نمایاں ہے۔

اس لئے میرے والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے ترجمۂ قرآن تحریر فرمانے کی خواہش ظاہر کی، تو حضرت نے فرمایا ـــــ حضرت شاہ عبد القادر صاحب کا ترجمہ ہوتے ہوئے میرے نزدیک جدید ترجمہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ زبان کی قدامت کی وجہ سے کہیں کہیں قدیم الفاظ کی موجودہ زبان میں توضیح کافی ہوگی۔

مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی کی یہ کاوش اور عرق ریزی جو انھوں نے اس ترجمہ کے حل مشکلات اور توضیح مُغلقات کے سلسلہ میں کی ہے۔ احقر کے نزدیک شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم کی پیروی ہے۔ جو انشاء اللہ مقبولیت پر مقبولیت کا نشان ہے۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ ایک عظیم خدمت ہونے کے ساتھ ساتھ اقتفاءِ آثارِ سلف کی وجہ سے دُوگنی مقبولیت کی ضامن ہے۔

پھر مستند موضح قرآن کی طباعت و کتابت کا نمونہ انتہائی دیدہ زیب اور دلکش ہے۔ جس سے اس ترجمہ کے ظاہر و باطن کی عظمت نورٌ علیٰ نور ہو جاتی ہے۔ حق تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور قرآنی خدمت کے صلہ میں انھیں اپنے سے وابستہ فرمائے۔ جبکہ قرآن بنصِ حدیث باطنِ حق سے نکلا ہوا ہے جس کا تعلق بھی باطنِ خداوندی سے ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے۔ "تبرکوا بالقرآن فانہ کلام اللّٰہ وخرج منہ" (یعنی قرآن سے برکت حاصل کرو، وہ اللہ کا کلام ہے اور اس سے نکلا ہے) اس لئے اُس کا خادم بھی اُمید ہے کہ باطنِ حق سے ہی وابستہ ہوگا۔

تمنا ہے کہ اس قرآنی خدمت کی وجہ سے آخرت میں جب مولانا کی آؤ بھگت ہو تو ہم گنہ گاروں کو بھی یاد رکھیں۔

(۲۹ر ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ)

محمد طیب ـ رئیس دار العلوم دیوبند



مقدمہ
موضح قرآن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان کو گویائی دی اپنے نام کر اور دل کو روشنی دی اپنے کلام کر، اور امت میں کیا اپنے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اشرف انبیاء اور نبی الرحمت، جس کی شفاعت سے امیدوار ہیں کہ پاویں دو جہان کی نعمت الٰہی اس نبی امت پرور کو اپنی رحمت سے درجاتِ اعلیٰ نصیب کر جو حد نہ ہو کسی مخلوق کی اور اپنی عنایت اس پر ہمیشہ افزوں رکھ دنیا و آخرت اور اس کے آلِ اطہار پر اور اصحابِ کبار پر اور اس کی امت کے علمائے مقتدا پر اور اولیائے باصفا پر، سب پر، آمین یا الٰہ العالمین،

بعد ازیں سنا چاہیے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کے صفات جانے اور اس کے حکم معلوم کرے اور مرضی اور نامرضی تحقیق کرے کہ بغیر اس کے بندگی نہیں اور جو بندگی نہ لائے وہ بندہ نہیں اور اللہ سبحانہٗ کی پہچان آوے بتانے سے آدمی پیدا ہوتا ہے محض نادان سب چیز سیکھتا ہے بتانے سے، اور بتانے والے ہر چند تقریر کریں اس برابر نہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ بتایا، اس کے کلام میں جو ہدایت ہے دوسرے میں نہیں۔ پر کلام پاک اس کا عربی زبان ہے اور ہندوستانی کو اس کا ادراک محال، اس واسطے اس بندۂ عاجز عبد القادر کو خیال آیا کہ جس طرح ہمارے والد بزرگوار حضرت شیخ ولی اللہ ابن عبد الرحیم محدث دہلویؒ ترجمہ فارسی کر گئے ہیں سہل اور آسان، اب ہندی زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ کرے۔ الحمد للہ کہ سنہ بارہ سو پانچ میں میسر ہوا [۱۲۰۵]

اب کئی باتیں معلوم رکھیے۔ اول یہ کہ اس جگہ ترجمہ لفظ بہ لفظ ضرور نہیں کیونکہ ترکیب ہندی ترکیب عربی سے بہت بعید ہے، اگر بعینہ وہ ترکیب رہے تو معنی مفہوم نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ اس میں زبان ریختہ نہیں بولی بلکہ ہندی متعارف، تا عوام کو بے تکلف دریافت ہو۔ تیسرے یہ کہ ہر چند ہندوستانیوں کو معنی قرآن اس سے آسان ہوئے لیکن ابھی (ابی دابھی) استاد سے سند کرنا لازم ہے اول معنی قرآن بغیر سند معتبر نہیں، دوسرے ربط کلام ماقبل و مابعد پہچاننا اور قطع کلام سے بچنا بغیر استاد نہیں آتا چنانچہ قرآن زبان عربی ہے اور عرب بی (دبھی) محتاج استاد تھے۔ چوتھے یہ کہ اول فقط ترجمہ قرآن ہوا تھا، بعد اس کے لوگوں نے خواہش کی تو بعضے فوائد بی متعلق تفسیر داخل کیے، اس فائدے کے امتیاز کو صرف (ف) نشان رکھا۔ اگر کوئی مختصر چاہے صرف ترجمہ لکھے، اگر مفصل چاہے فوائد بی داخل کرے۔ باقی قواعد خط ہندی کہنے میں طول ہے، استاد سے معلوم ہوں گے البتہ ہندی میں بعضی چیز لکھتے ہیں کہ فارسی میں نہیں، اس سبب فارسی خواں اول اٹکتا ہے، دو جز دیکھے تو ماہر ہو جاوے۔

اور اس کتاب کا نام "موضح قرآن" ہے یہی اس کی صفت ہے اور یہی اس کی تاریخ ہے [۱۲۰۵ھ]۔ الٰہی وسیدی ومولائی تیری عنایت ہے اور تو ہی قبول کر اپنے فضل سے، یا رؤف یا رحیم یا مالک الملک یا ذا الجلال والاکرام، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ میں آیا اللہ کی شیطان مردود سے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ
اس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں

مُستند

مُوضِحِ قرآن

مع فوائد

از حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ مُحدِّث دہلوی

متوفی سنہ ۱۲۳۰ھ

تصحیح وتشریح

از مولانا اخلاق حُسین صاحب قاسمی دہلوی

شیخ التفسیر جامعہ رحیمیہ مرکز شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ دہلی

طابع

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک۔ کراچی



آیاتہا ۷ — سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ — رکوعہا ۱

سورۂ فاتحہ مکی ہے، اور اس میں سات آیتیں ہیں ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿١﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿٢﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿٣﴾

سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب سارے جہان کا۔ بہت مہربان نہایت رحم والا۔ مالک انصاف کے دن کا۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿٤﴾

تجھی کو ہم بندگی کریں، اور تجھی سے مدد چاہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿٥﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ﴿٧﴾

چلا ہم کو راہ سیدھی۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل کیا۔ نہ وہ جن پر غصہ ہوا۔ اور نہ وہ بہکنے والے ف۱۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ شاہ صاحبؒ کا ترجمہ فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہے۔ شاہ صاحبؒ نے فعل مقدر ماننے کے بجائے "شروع" حاصل مصدر مقدر مانا، فعل کرتا ہوں میں جامعیت نہیں حاصل مصدر شروع میں واحد متکلم، جمع متکلم اور مذکر سب شامل ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ نے تقدیر فعل کے بجائے "بنام خدا" لکھا۔ لیکن شاہ صاحبؒ نے لفظ شروع لگا کر قاری کو تلاوت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ فرماتے ہیں اس سے بہتر اور خوبصورت ترجمہ اردو میں سمجھ میں نہیں آتا۔ اس میں توضیح اور اختصار دونوں کی بقدر مناسب رعایت ہے، رحمان و رحیم مبالغے کے صیغے ہیں۔ ان کے مبالغے کو بھی ظاہر کر دیا اور لطیف اشارہ دونوں کے فرق مراتب کی طرف بھی کر دیا۔

فضیلت (الحجر ۸۷) سورۂ فاتحہ کو القرآن العظیم، اور سبع المثانی کہا گیا ہے یعنی سات آیتیں وظیفہ کہا سورۂ فاتحہ کو اور بڑا قرآن بھی اسی کو کہا۔ ہر سورت قرآن ہے۔ یہ سب سے بڑی ہے درجہ میں (فوائد ص۴۲۹) مثانی کا ترجمہ وظیفہ کیا۔ کیونکہ یہ سورت نماز جیسی اہم عبادت میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔

فوائد ف۱ یہ سورۃ اللہ نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اس طرح کہا کریں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح الفاتحہ (۱) الرب کے معنی صاحب کئے، عربی میں صاحب بمعنی حاکم، مالک اور رفیق یہی مفہوم اس کا فارسی میں ہے۔ رب کے وسیع ترین مفہوم کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسرا لفظ نہیں، شاہ صاحبؒ تمام قرآن میں رب کا ترجمہ یا صاحب کرتے ہیں یا پھر رب ہی کرتے ہیں۔ الدّین (۳) لغوی معنی بدلہ۔ شاہ صاحبؒ نے انصاف کیا۔ یہ مُرادی معنی ہیں کیونکہ خدا کی طرف سے ملنے والا بدلہ انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ اھدنا (۵) چلا ہم کو، ہدایت کو ایصال الی المطلوب کے معنی میں لیا۔ دکھا ہم کو، یہ ارا ءۃ الطریق ہے جن پر انعام ہوا وہ کون لوگ ہیں؟ (النساء آیت ۶۹ کا فائدہ ص۱۱۳ پر دیکھو) محاسن موضح قرآن کریم میں وضاحت دیکھو۔

ربع ۱ — ع ۱

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ — آیاتہا ٢٨٦ — رکوعاتہا ٤٠

سورۂ بقرہ مدنی ہے اور اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

ء اس کتاب میں کچھ شک نہیں، راہ بتاتی ہے

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

ڈر والوں کو ء جو یقین کرتے ہیں

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

بن دیکھا، اور درست کرتے ہیں نماز، اور ہمارا

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ

دیا کچھ خرچ کرتے ہیں ء اور جو یقین کرتے

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

ہیں جو کچھ اترا تجھ پر، اور جو اترا تجھ سے

قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

پہلے۔ اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں ء

تشریح آیت (٢)

ھدًی للمتقین راہ بتاتی ہے ڈر والوں کو فارسی اور اردو مترجمین نے عام طور پر متقین کا ترجمہ "پرہیزگار" کیا ہے۔ اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ہدایت کی ضرورت گمراہوں کو ہے نہ کہ پرہیزگاروں کو، اسلئے شاہ صاحبؒ نے متقی (تقوٰی) کا ترجمہ لغوی کیا یعنی ڈرنے والے۔ جو خدا، آخرت اور برے انجام سے ڈرتے ہیں۔ وہی قرآن کریم کی رہنمائی کو قبول کرتے ہیں نہ کہ فاجر (ڈھیٹ لوگ) شاہ صاحبؒ نے حقا علی المتقین (البقرہ ٢٤١) میں پرہیزگار ترجمہ کیا۔ تقوٰی کا یہ ترجمہ شرعی اصطلاحی ہے۔ بمعنی اطاعت و فرمانبرداری ایک تقوٰی کا اعلیٰ مرتبہ ہے یعنی اخلاص و ادب اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات ١٣) میں ادب ترجمہ کیا یعنی مقرر عزت اللہ کے ہاں اس کو بڑی جس کو ادب بڑا۔ شاہ صاحبؒ کے ہاں موقعہ و محل کی رعایت کا بدرجہ کمال لحاظ ملتا ہے۔

تشریح امور غیب

شاہ ولی اللہؒ نے امور غیب کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قبر کا عذاب و ثواب اور فرشتوں کا آنا جانا وغیرہ غیبی اور ملکوتی امور ہیں۔ جن کے مشاہدہ سے ہماری آنکھیں قاصر ہیں۔ اور مادی عالم کے سوا ایک دوسرا عالم ہے جس میں یہ تمام امور اپنی مناسب شکلوں کے ساتھ موجود ہیں۔ اس عالم کو عالم ارواح، عالم ملکوت کہا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضرات انبیاء کرام میں عالم ملکوت کے واقعات و حالات کے مشاہدہ کی قوت عطا فرمائی ہے ضرورت کے مطابق ان حضرات پر ان واقعات کا اظہار کیا جاتا ہے اگر کسی شخص کو ان امور کے تسلیم کرنے میں شبہ ہو تو پہلے اسے وحی الٰہی اور حضرت جبریلؑ کے آنے جانے پر اپنے ایمان کو قائم کرنا چاہیئے۔ حضرات صحابہؓ نے نہ جبریل امین کو آتے جاتے دیکھا اور نہ وحی الٰہی اور کلام خداوندی کے نزول کا مشاہدہ کیا۔ (سوائے چند آثار و علامات کے) اور پھر بھی انہوں نے اس حقیقت کو تسلیم کیا۔ (الحجۃ البالغۃ باب عالم مثال) یہی ایمان بالغیب ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب رہ نے یؤمنون بالغیب کا ترجمہ کیا ہے، یقین لاتے ہیں بن دیکھا۔ یعنی غائبانہ ایمان رکھتے ہیں۔ مفسرین کا ایک قول یہ ہے بما غاب عنھم یعنی جو چیزیں ان کے علم و ادراک اور حواس سے پوشیدہ ہیں ان

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ

انہوں نے پائی ہے راہ اپنے رب کی - اور وہی مراد کو پہنچے ❊ اور وہ

الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾

جو منکر ہوئے، برابر ہے تو ان کو ڈراوے یا نہ ڈراوے، وہ نہ مانیں گے ❊

خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ

مہر کر دی اللہ نے ان کے دل پر، اور ان کے کان پر۔ اور ان کی آنکھوں پر ہے پردہ - اور ان

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

کو بڑی مار ہے ❊ اور ایک لوگ وہ ہیں، جو کہتے ہیں، ہم یقین لائے اللہ پر، اور پچھلے دن

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا

پر، اور ان کو یقین نہیں ❊ دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے، اور ایمان والوں سے، اور کسی

يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ

کو دغا نہیں دیتے مگر آپ کو، اور نہیں بوجھتے ❊ ان کے دل میں آزار ہے، پھر زیادہ

اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ

دیا اللہ نے ان کو آزار - اور ان کو دکھ کی مار ہے - اس پر کہ جھوٹ کہتے تھے ف ❊ اور جب کہئے

لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾

ان کو، فساد نہ ڈالو ملک میں - کہیں، ہمارا کام تو سنوار ہے ❊

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا

سن رکھو! وہی ہیں بگاڑنے والے، پر نہیں سمجھتے ❊ اور جب

قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ

کہیے ان کو، ایمان لے آؤ جسطرح ایمان میں آئے سب لوگ، کہیں، کیا ہم اس طرح مسلمان

السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

ہوں جیسے مسلمان ہوئے بیوقوف؟ سنتا ہے وہی ہیں بے وقوف، پر نہیں جانتے ❊

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ

اور جب ملاقات کریں مسلمانوں سے، کہیں، ہم مسلمان ہوئے - اور جب اکیلے جاویں اپنے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب ایمان رکھتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے اس جگہ غیب کو ایمان کی صفت بنایا ہے جس سے ایمان کے کمال کا اظہار مقصود ہے۔ یہ بات دوسری تاویل میں نہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ نے اپنے ترجمہ کے مقدمہ میں بن دیکھے۔ لکھا ہے۔ حالانکہ تمام قدیم وجدید نسخوں میں بن دیکھا۔ لکھا ہوا ملتا ہے۔

ع ۱

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف ایک آزار یہ تھا کہ جس دین کو دل نہ چاہتا تھا۔ ناچار قبول کرنا پڑا۔ اور دوسرا آزار اللہ نے زیادہ کیا کہ حکم کیا جہاد کا جن کے خیر خواہ تھے ان سے لڑنا پڑا۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۷، ۹) ختم قلوب اور ضلالت کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے کیونکہ قانون قدرت یہ ہے کہ جب انسان اپنی فکری، ذہنی اور دماغی صلاحیتوں کو حق وصداقت کی باتیں سننے اور سمجھنے میں نہیں لگاتا تو وہ قوتیں اس معاملہ میں معطل اور بے کار ہو جاتی ہیں۔ قرآن اسی فطری قانون کو اس اسلوب سے بیان کرتا ہے۔ مکر، کید، خدع، استہزاء اور نسیان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف نسبت کر کے بیان کیا ہے، یہ عرب کے عام محاورہ کے مطابق ہے۔ خدا تعالےٰ عربوں کو انہی محاورات میں مخاطب کرتا ہے، علم معانی میں اسے صنعت مشاکلت کہتے ہیں اس سے کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ورنہ در حقیقت خدا تعالےٰ مکر وفریب اور دھوکہ وبھول سے پاک ومنزہ ہے۔ تینوں بزرگوں نے اپنے ترجمہ میں اصل کلام عربی کے اسلوب کو قائم رکھتے ہوئے ان لفظوں کا لغوی ترجمہ کیا ہے۔ دوسرے حضرات نے مرادی معنی کئے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ مکر وفریب کی سزا دیتا ہے، بدلہ دیتا ہے اس کا توڑ کرتا ہے

شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾

شیطانوں پاس، کہیں، ہم ساتھ ہیں تمہارے، ہم تو ہنسی کرتے ہیں ۞

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾

اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے، اور بڑھاتا ہے ان کو ان کی شرارت میں بہکے ہوئے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ

وہی ہیں، جنہوں نے خریدی گمراہی راہ کے بدلے، سو نفع نہ لائی ان کی

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي

سوداگری، اور نہ راہ پائے ۞ ان کی مثال، جیسے ایک شخص نے

اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ

سلگائی آگ۔ پھر جب روشن کیا اسکے گرد کو، لے گیا اللہ ان کی روشنی اور

وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ

چھوڑا ان کو اندھیروں میں، نظر نہیں آتا ۞ بہرے ہیں، گونگے، اندھے، سو وہ

لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ

نہیں پھریں گے ف ۞ یا جیسے مینہ پڑتا ہے آسمان سے، اسمیں ہیں اندھیرے اور

وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ

گرج اور بجلی۔ ڈالتے ہیں انگلیاں اپنے کانوں میں، مارے

الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

کڑک کے، ڈر سے موت کے۔ اور اللہ گھیر رہا ہے منکروں کو ۞

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَھُمْ

قریب ہے بجلی، کہ اچک لے ان کی آنکھیں۔ جس بار چمکتی ہے ان پر چلتے ہیں

مَّشَوْا فِيْهِ ڎ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ

اس میں۔ اور جب اندھیرا پڑا، کھڑے رہے۔ اور اگر چاہے اللہ،

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ

لے جائے ان کے کان اور آنکھیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر

فوائد ف یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی نے دین اسلام روشن کیا اور خلق نے اس میں راہ پائی اور منافق اس وقت اندھے ہو گئے آنکھ کی روشنی نہ ہو تو مشعل کیا کام آوے کاش کہ نرا اندھا ہو تو کسی کو پکارے یا کسی کی بات سنے بہرا بھی ہو اور گونگا بھی، وہ کیونکر راہ پر آوے، منافقوں کو نہ عقل کی آنکھ ہے کہ آپ سے پہچانیں، نہ مرشد کی طرف رجوع ہے کہ وہ ہاتھ پکڑ لے، نہ حق کی بات کو کان رکھتے ہیں، ایسے شخص سے توقع نہیں کہ پھر پاوے۔ ۱۲ منہ

تشریح مرشد سے مراد مرشد کامل ہے جو احکام الٰہی کے تحت بندگان خدا کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرتا ہے۔ شاہ صاحب رہ نے سورۂ توبہ آیت ۳۱ کے فائدہ میں (ص ۲۴۷) یہ واضح کیا ہے کہ مذہبی رہنما کا قول کب سند ہے؟ وہاں دیکھو۔ (۱۴) اپنے شیطانوں پاس الخ شیطانوں سے مراد مفسد اور سرکش سردار، مشرکین عرب یہود اور منافق لوگ دوسری جگہ فرمایا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ (الانعام، ۱۱۲) اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کی آزمائش کے لئے دشمن مقرر کئے۔ جو مفسد انسانوں اور جنوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہنسی کا اس طرح جواب دیتا ہے کہ انہیں گناہوں میں ڈھیل دی جاتی ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ الخ (آل عمران ۱۷۸) منکرین حق یہ خیال نہ کریں کہ ہماری طرف سے جو ڈھیل دی جا رہی ہے وہ ان کے حق میں خیر ہے بلکہ وہ ان کے ظلم و عدوان کو آخری حد تک پہنچانے کے لئے ہے۔

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ

ہے ف ؂ لوگو! بندگی کرو اپنے رب کی،

خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

جس نے بنایا تم کو، اور تم سے اگلوں کو، شاید تم پرہیزگاری پکڑو،

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

جس نے بنا دیا تم کو زمین بچھونا، اور آسمان عمارت، اور اُتارا آسمان سے

مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

پانی، پھر نکالے اس سے میوے، کھانا تمہارا۔ سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی،

وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا

اور تم جانتے ہو ؂ اور اگر تم ہو شک میں اس کلام سے جو اُتارا ہم نے اپنے بندے

بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ

پر، تو لے آؤ ایک سورت اس قسم کی۔ اور بلاؤ جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا، اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ

سچے ہو ؂ پھر اگر نہ کرو، اور البتہ نہ کروگے، تو بچو آگ سے، جس کی

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

چھپٹیاں ہیں آدمی اور پتھر۔ تیار ہے منکروں کے واسطے ؂ اور خوشی سنا ان کو جو یقین

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کُلَّمَا

لائے، اور کام نیک کئے، کہ ان کو ہیں باغ، بہتی نیچے ان کے ندیاں۔ جس بار ملے

رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

ان کو وہاں کا کوئی میوہ کھانے کو، کہیں، یہ وہی ہے جو ملا تھا ہم کو آگے،

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا

اور ان پاس وہ آوے گا ایک طرح کا۔ اور ان کو ہیں وہاں عورتیں ستھری، اور ان کو وہاں

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا

ہمیشہ رہنا ف۲ ؂ اللہ کچھ شرماتا نہیں، کہ بیان کرے کوئی مثال، ایک مچھر یا اس سے اوپر۔

فوائد ف یعنی دین اسلام میں آخر سب نعمت ہے اور اوّل کچھ محنت ہے۔ جیسے مینہ آخر اسی سے آبادی ہے اور اوّل کڑک ہے اور بجلی ہے۔ جو لوگ منافق ہیں وہ اول کی سختی سے ڈر جاتے ہیں اور ان کو آفت سامنے آتی ہے جیسے بجلی میں کبھی اجالا ہے اور کبھی اندھیرا ہے۔ اسی طرح منافق کے دل میں کبھی اقرار ہے اور کبھی انکار۔ اللہ صاحب نے سورۃ سے یہاں تک تین لوگوں کا احوال فرمایا اول مؤمن دوسرے کافر جن کے دل پر مہر ہے یعنی قسمت میں ایمان نہیں۔ تیسرے منافق جو دیکھنے میں مسلمان ہیں اور دل ان کا ایک طرف نہیں۔ ۱۲ منہ رح
ف۲ یعنی جنت کے ہر میوہ کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت دیکھ کر جانیں گے کہ وہی قسم ہے جو کھا چکے ہیں اور چکھیں گے تو مزہ جدا پاویں گے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۵) جنت، تصور سے بالا خوش حال زندگی۔ حضرت شاہ صاحب رح نے حضرت ابن عباس رض اور دوسرے صحابہ و تابعین کی تاویل اختیار کی ہے کہ اہل جنت کے سامنے جب جنت کے پھل پھول پیش کئے جائیں گے تو وہ دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو ہم نے ابھی کھائے تھے۔ فرشتے جواب دیں گے، کل، فاللون واحد والطعم مختلف کھاؤ: ان نعمتوں کا رنگ اور شکل و صورت ایک دوسرے کے مشابہ ہے لیکن ذائقہ الگ الگ ہے۔ زید بن اسلم تابعی کہتے ہیں کہ اہل جنت کھانے پینے کی چیزوں کے نام دنیا جیسے سُن کر کہیں گے کہ یہ سیب انار اور انگور تو ہم نے دنیا میں خوب کھائے ہیں، جواب دیا جائے گا کہ دنیا جیسے ناموں سے دھوکا نہ کھاؤ، جنت کی یہ نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے مختلف ہیں، یہ ان سے بہت پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۴) حدیث شریف میں آتا ہے، جنت کی نعمتیں ایسی ہیں کہ مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر۔ نہ کسی آنکھ نے انہیں دیکھا ہوگا نہ کانوں نے ان کا نام سنا ہوگا اور نہ ان کا تصور کسی بشر کے دل میں آیا ہوگا۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱) ظاہر ہے کہ جنت کا نورانی عالم ذکر اللہ کے پھولوں سے سجایا جائے گا اور اعمال حسنہ اور اخلاق فاضلہ کے رزق و ثمر سے مالا مال کیا جائے گا اور اخلاص کی آب و تاب سے روشن اور معطر کیا جائے گا، پھر اس مادی اور کثیف دنیا کے ساتھ اسے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ حافظ ابن کثیر رح نے حضرت ابو ایوب انصاری رض سے روایت کیا ہے کہ معراج میں حضرت ابراہیم اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی اس میں

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ

پھر جو یقین رکھتے ہیں سو جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے ان کے رب کا کہا۔ اور جو منکر ہیں،

كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ

سو کہتے ہیں، کیا غرض تھی اللہ کو اس مثال سے؟ گمراہ کرتا ہے اس سے

كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ (۲۶)

بہتیرے، اور راہ پر لاتا ہے اس سے بہتیرے۔ اور گمراہ کرتا ہے انہیں، جو بے حکم ہیں ؛

الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَ

جو توڑتے ہیں قرار اللہ کا، مضبوط کئے پیچھے۔ اور

یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ

توڑتے ہیں جو چیز اللہ نے فرمائی جوڑنی، اور فساد کرتے ہیں ملک میں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۲۷) كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا

انہیں کو آیا نقصان ف ؛ تم کس طرح منکر ہو اللہ سے اور تھے تم مُردے،

فَاَحْیَاكُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۸)

پھر اس نے تم کو جلایا۔ پھر تم کو مارتا ہے، پھر جلا دے گا، پھر اسی پاس الٹے جاؤ گے ؛

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ

وہی ہے جس نے بنایا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے، سب۔ پھر

اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ

چڑھ گیا آسمان کو۔ تو ٹھیک کیا ان کو سات آسمان۔ اور وہ ہر چیز

شَیْءٍ عَلِیْمٌ (۲۹) ع وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی

سے واقف ہے ؛ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو، مجھ کو بنانا ہے زمین میں

الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ

ایک نائب۔ بولے، کیا تو رکھے گا اس میں، جو شخص فساد کرے وہاں اور

یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ

کرے خون؟ اور ہم پڑھتے ہیں تیری خوبیاں، اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات کو

ع ۳ ۹ ۴

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) سیدنا ابراہیم نے حضور ﷺ سے فرمایا، اپنی امت کو ہدایت کرنا کہ جنت میں کثرت سے پودے لگاؤ، اس کی مٹی بہت پاکیزہ ہے اور اس کی زمین بہت وسیع ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، جنت کے درخت اور پودے کیا ہیں؟ سیدنا خلیل اللہ نے فرمایا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر جنت کے پودے ہیں

(فقط ۹)

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف قرآن شریف میں کہیں مثال فرمائی ہے مکڑی کی کہیں مکھی کی اس پر کافر عیب پکڑتے تھے کہ اللہ کی شان نہیں ان چیزوں کا ذکر کرنا۔ یہ کلام اس کا ہوتا تو ایسے مذکور نہ ہوتے۔ اس پر یہ دو آیتیں فرمائیں۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح البقرۃ ۲۹ ثم استوٰی الی السماء

پھر چڑھ گیا آسمان پر۔ استواء جب الیٰ کے صلہ کے ساتھ آتا ہے تو اس کے معنی قصد و ارادہ کے آتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے چڑھنے کا لفظ استعمال کیا ہے اُردو میں چڑھنا نیچے سے اُوپر کو جانا۔ اور مجازی معنی بڑھنا اور ترقی کرنا، زمین کی نسبت سے آسمان کو بلندی پر کہا جاتا ہے۔ اس کی رعایت سے شاہ صاحبؒ نے چڑھنے کا لفظ لکھا ہے اور اس سے مُراد ہے آگے بڑھنا مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ زمین بنا کر آسمان بنانے کے لئے آگے بڑھا۔ اور اس کی طرف متوجہ ہوا بہر حال یہاں جسمانی چڑھنا مُراد نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ جسمانیت سے پاک ہے۔

فما فوقها۔ اس سے اوپر یعنی حقیر اور معمولی ہونے میں اس سے بھی زیادہ۔

قَالَ إِنِّيٓ أَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلۡأَسۡمَآءَ

کہا، مجھ کو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ؃ اور سکھائے آدم کو نام سارے،

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى ٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِي

پھر وہ دکھائے فرشتوں کو، کہا، بتاؤ مجھ کو نام ان کے،

بِأَسۡمَآءِ هَٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ﴿٣١﴾ قَالُواْ سُبۡحَٰنَكَ لَا

اگر تم سچے ہو ؃ بولے، تو سب سے نرالا ہے،

عِلۡمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَلِيمُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿٣٢﴾

ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے سکھایا۔ تو ہی ہے اصل دانا پختہ کار ؃

قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ أَنۢبِئۡهُم بِأَسۡمَآئِهِمۡۖ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُم بِأَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ أَلَمۡ

کہا، اے آدم! بتا دے ان کو نام ان کے، پھر جب بتا دیئے نام ان کے، کہا، میں نے نہ کہا تھا تم کو، مجھ کو معلوم ہیں

أَقُل لَّكُمۡ إِنِّيٓ أَعۡلَمُ غَيۡبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَأَعۡلَمُ مَا تُبۡدُونَ

پردے آسمان و زمین کے۔ اور معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو

وَمَا كُنتُمۡ تَكۡتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلَٰٓئِكَةِ ٱسۡجُدُواْ لِأٓدَمَ فَسَجَدُوٓاْ

اور جو چھپاتے ہو ؃ اور جب ہم نے کہا فرشتوں کو، سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ کر پڑے

إِلَّآ إِبۡلِيسَ أَبَىٰ وَٱسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴿٣٤﴾ وَقُلۡنَا يَٰٓـَٔادَمُ

مگر ابلیس نے قبول نہ رکھا اور تکبر کیا۔ اور وہ تھا منکروں میں کا ؃ اور کہا ہم نے اے آدم!

ٱسۡكُنۡ أَنتَ وَزَوۡجُكَ ٱلۡجَنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا وَلَا

بس تو اور تیری عورت جنت میں، اور کھاؤ اس میں محظوظ ہو کر جس جگہ چاہو۔ اور

تَقۡرَبَا هَٰذِهِ ٱلشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا ٱلشَّيۡطَٰنُ

نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے، پھر تم بے انصاف ہو گے ؃ پھر ڈگایا ان کو شیطان نے

عَنۡهَا فَأَخۡرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِۖ وَقُلۡنَا ٱهۡبِطُواْ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوّٞۖ

اس سے، پھر نکالا ان کو وہاں سے جس آرام میں تھے۔ اور کہا ہم نے، تم سب اترو! تم ایک دوسرے کے

وَلَكُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ مُسۡتَقَرّٞ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٖ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ

دشمن ہو۔ اور تم کو زمین میں ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ایک وقت تک ؃ پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے

تشریح

رکوع ۲ میں خدا تعالیٰ نے اپنے خالق و مالک اور محسن و منعم ہونے کا تعارف کراتے ہوئے اپنے بندوں کو اپنی فرمانبرداری یعنی اسلام کی طرف بلایا۔ رکوع ۳ میں انسان کی منصبی ذمہ داری پر روشنی ڈالی کہ مالک حقیقی نے انسان کو اپنا نائب و خلیفہ بنایا ہے اور اس کی ذمہ داری ہے کہ یہ احکام الٰہی کا پابند ہو کر خدا کی تمام مخلوق کو مالک کی فرمانبرداری (اسلام) کی طرف بلائے اس سلسلہ میں انسان اول حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش اور ان کی عظمت کے حالات بیان فرمائے۔

(۳۵) رَغَدًا

محظوظ ہو کر، فراغت و اطمینان کے ساتھ، رجنا بچنا فَاَزَلَّهُمَا

(۳۶) ڈگایا، ڈگمگا دیا، لڑکھڑا دیا۔

ابلیس کون تھا؟ اس کے لفظی معنی ناامید کے ہیں، یہ جنات کی مخلوق میں سے ہے، کثرت عبادت اور جسمانی لطافت کے سبب فرشتوں میں شامل رہتا تھا۔ اس لئے ملائکہ کے خطاب میں بھی شامل تھا۔ اس نے سجدہ آدم سے انکار کر دیا بعض محققین کی رائے یہ ہے کہ سجدہ یعنی آدم کی اطاعت گذاری کے حکم میں فرشتے اور جنات دونوں شامل تھے، بظاہر خطاب صرف ملائکہ کو ہوا کیونکہ وہ افضل ہیں، جنات ان کے تابع تھے، آدم کی اطاعت و خلافت سے جنات کی ایک جماعت نے بغاوت کی۔ ابلیس اس بغاوت میں پیش پیش تھا اس لئے صرف اسی کا نام لیا گیا، یہ قول راجح ہے، قرآن میں ابلیس اور اس کی ذریت کو شیطان کہا گیا ہے۔ یہ اولاد آدم کو بہکانے کے لئے خدا کی طرف سے تا قیامت زندہ رہنے کی مہلت لے کر آیا ہے۔

جنات میں نیک افراد کا وجود بھی ہے سب ہی شیطان اور سرکش نہیں ہیں۔

كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا

کئی باتیں، پھر متوجہ ہوا اس پر۔ برحق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان ف ؛ ہم نے کہا تم اترو یہاں سے

جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

سارے۔ پھر کبھی پہنچے تم کو میری طرف سے راہ کی خبر، تو جو کوئی چلا میرے بتائے پر، نہ ڈر ہوگا ان کو اور

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

نہ ان کو غم ؛ اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائیں ہماری نشانیاں، وہ ہیں دوزخ کے لوگ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع ۴ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ

وہ اسی میں رہ پڑے ؛ اے بنی اسرائیل! یاد کرو احسان میرا، جو میں

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾

نے کیا تم پر، اور پورا کرو قرار میرا، میں پورا کروں قرار تمہارا، اور میرا ہی ڈر رکھو۔ ف

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَ

اور مانو جو کچھ میں نے اتارا، سچ بتاتا تمہارے پاس والے کو، اور مت ہو تم پہلے منکر اس کے، اور

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

نہ لو میری آیتوں پر مول تھوڑا ۔ اور مجھی سے بچتے رہو ف ؛ اور مت ملاؤ صحیح

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا

میں غلط، اور یہ کہ چھپاؤ سچ کو جان کر ؛ اور کھڑی کرو

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ

نماز، اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والوں کے ؛ کیا حکم کرتے ہو

النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا

لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو آپ کو؟ اور تم پڑھتے ہو کتاب۔ پھر کیا

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا

نہیں بوجھتے؟ ؛ اور قوت پکڑو محنت سہارنے سے اور نماز سے۔ اور البتہ وہ بھاری ہے، مگر

عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّھُمْ

انہیں پر جن کے دل پگھلے ہیں ؛ جن کو خیال ہے، کہ ان کو ملنا ہے اپنے رب سے، اور ان کو

فوائد

ف یعنی آدم کے دل میں اللہ نے کئی لفظ ڈال دیئے اس طرح پکارا تو بخشا گیا۔ وہ سورۂ اعراف میں ہیں۔ ۱۲ منہ

ف۲ بنی اسرائیل کہتے ہیں اولاد حضرت یعقوب کو انہی میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے اور توریت اتری اور فرعون سے خلاص کر کر ملک شام میں بسایا ان سے اللہ تعالیٰ نے اقرار کیا تھا کہ حکم توریت پر قائم رہو گے اور جو نبی میں بھیجوں اس کے مددگار رہو گے تو ملک شام تم کو رہے گا۔ پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے اور اپنی ریاست چاہتے۔ پیغمبر کی اطاعت نہ کرتے اور پیغمبر کی صفت جو توریت میں لکھی تھی بدل ڈالی اللہ تعالیٰ ان کو یاد دلاتا ہے اپنے احسان اور ان کی نافرمانی۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ توریت میں نشان بتایا تھا کہ جو کوئی نبی اٹھے اگر توریت کو سچا کہے تو جانو وہ سچا ہے، نہیں تو جھوٹا ہے اور آیتوں پر تھوڑا مول یہ کہ دنیا کی محبت سے دین مت چھوڑ دو۔ ۱۲ منہ

تشریح (۴۴)

یہود کے بے عمل علماء اس تنبیہ کے مخاطب ہیں اسلام میں عالم بے عمل کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من اشد الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا ینتفع بعلمہ (مشکوٰۃ ۳۷)

خدا کے نزدیک قیامت کے دن بدترین مخلوق وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے (عمل) کا فائدہ نہیں اٹھاتا۔

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ

اسی طرف الٹے جانا ف۱ ۞ اے بنی اسرائیل ! یاد کرو احسان میرا ۔ جو میں نے

عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا

تم پر کیا ، اور وہ جو میں نے تم کو بڑا کیا۔ جہان کے لوگوں سے ۞ اور بچو اس دن سے، کہ کام

تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَ

نہ آوے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ ، اور قبول نہ ہو اس کی طرف سے سفارش، اور

لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ

نہ لیں اس کے بدلے میں کچھ، اور نہ ان کو مدد پہنچے ف۲ ۞ اور جب چھڑا دیا ہم نے تم کو

آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ

فرعون کے لوگوں سے ، دیتے تم کو برے عذاب ، ذبح کرتے تمہارے بیٹے،

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾

اور جیتی رکھتے تمہاری عورتیں۔ اور اس میں مدد ہوئی تمہارے رب کی بڑی ۞

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ

اور جب ہم نے پھیرا بیٹھنے کے ساتھ دریا۔ پھر بچا دیا تم کو، اور ڈبایا فرعون کے لوگوں

وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿٥٠﴾ وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ

کو، اور تم دیکھتے تھے ۞ اور جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے چالیس رات کا، پھر تم

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا

نے بنا لیا بچھڑا اس کے پیچھے، اور تم بے انصاف ہو ف۳ ۞ پھر معاف کیا

عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ آتَيْنَا

ہم نے تم کو اس پر بھی ، شاید تم احسان مانو ۞ اور جب دی ہم نے

مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ قَالَ

موسیٰ کو کتاب اور چکوتی ، شاید تم راہ پاؤ ف۴ ۞ اور جب کہا

مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

موسیٰ نے اپنی قوم کو، اے قوم! تم نے نقصان کیا اپنا یہ بچھڑا بنا کر،

ع ۵ ۵

فوائد ف۱ قوت پکڑو محنت سہارنے سے اور نماز سے یعنی اس کی عادت کرو تو سب کام دین کے آسان رہیں۔ ۱۲منہ ف۲ بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں پکڑے نہ جاویں گے ہمارے باپ دادے پیغمبر ہم کو چھڑالیں گے۔ ۱۲منہ رح ف۳ اس کا قصہ سورۂ اعراف میں اور سورۂ طٰہٰ میں بیان کیا گیا ۱۲منہ رح ف۴ چکوتی وہ حکم جن سے معاملتیں فیصل ہوں اور روا ناروا معلوم ہو۔ ۱۲منہ رح

تشریح وَاَغْرَقْنَا (۵۰) ڈبایا، ڈبویا، غرق کیا۔ الفرقان (۷) چکوتی ، چکوتا، فیصلہ چکانے سے ہے۔ فائدہ نمبر۴ دیکھو۔ فاخذتکم (۵۵) پھیر لیا تم کو یعنی پکڑ لیا تم کو۔ یظنون (۴۶) قرآن کریم نے ظن کے لفظ کو کئی معانی میں استعمال کیا ہے علم و یقین ۔ گمان غالب شک و شبہ اور وہم اردو میں اس لفظ کے ہم معنی لفظ "خیال" ہے جو تصور سمجھ بوجھ رائے اور وہم کے معانی میں بولا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ جلد دوم ص۲۱۶ و جلد سوم ص۲۵۶) حضرت شاہ صاحبؒ عام طور پر ظن کا ترجمہ خیال کرتے ہیں البتہ جہاں آیت کا سیاق و سباق واضح طور پر ایک مفہوم کو متعین کر دیتا ہے وہاں شاہ صاحبؒ بھی ایک ہی مفہوم اختیار کر لیتے ہیں اور کہیں کہیں فائدہ میں اس کی طرف اشارہ بھی کر دیتے ہیں۔ ظن اَنَّهٗ نَاجٍ (یوسف ۴۲) میں اٹکل لکھا یعنی اٹکل اور قیاس سے کہا۔ فائدہ میں تشریح کر دی (فظن ان لن نقدر۔) (الانبیاء ۸۶) میں سمجھا ترجمہ کیا۔ اس آیت میں خیال بمعنے سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں لیا گیا ہے۔ دوسرے مقامات پر لفظ ظن کی مزید تشریح کی گئی ہے اس آیت میں بنی اسرائیل کے عقیدہ کی تردید کی گئی ہے وہ اپنے خاندانی پیغمبروں کو آخرت میں نجات دینے اور بخشش کرنے کا مالک و مختار قرار دیتے تھے اسلام کہتا ہے کہ خدا کے مقبول بندے خدا تعالیٰ کی اجازت اور اس کی مرضی سے گناہ گار بندوں کی سفارش کریں گے اور خدا تعالیٰ ان کی سفارش کو درجہ قبول عطا فرمائے گا۔ اور اسیطرح خدا تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے لئے ان کے اہل و عیال اور احباب کے درجات کو بلند فرمائیگا۔ اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ (زخرف ۶۷) میں اِلَّا الْمُتَّقِیْن کا استثناء کیا گیا ہے اسیطرح (المؤمن) اور (الطور ۲۱) میں اس کی خوشخبری دی گئی ہے وہاں شاہ صاحبؒ کے فوائد میں تشریح موجود ہے، اسے دیکھو۔

فَتُوبُوٓا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اب توبہ کرو اپنے پیدا کرنے والے کیطرف، اور مار ڈالو اپنی جان ۔ یہ بہتر ہے تم کو اپنے

عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٤﴾

خالق کے پاس - پھر متوجہ ہوا تم پر ۔ برحق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان ؏

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً

اور جب تم نے کہا، اے موسیٰ! ہم یقین نہ کریں گے تیرا جب تک نہ دیکھیں اللہ کو سامنے،

فَأَخَذَتْكُمُ الصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنَٰكُم

پھر لیا تم کو بجلی نے ، اور تم دیکھتے تھے ؏ پھر اٹھا کھڑا کیا

مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

ہم نے تم کو، مر گئے پیچھے، شاید تم احسان مانو ؏ اور سایہ کیا ہم نے تم پر

الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَٰتِ

ابر کا ، اور اُتارا تم پر من اور سلویٰ - کھاؤ ستھری چیزیں،

مَا رَزَقْنَٰكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوٓا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥٧﴾

جو دیں ہم نے تم کو- اور ہمارا کچھ نقصان نہ کیا، پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے ف ؏

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا

اور جب کہا ہم نے ، داخل ہو اس شہر میں اور کھاتے پھرو اس میں جہاں چاہو محظوظ ہو کر، اور

الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَٰيَٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾

داخل ہو دروازوں میں سجدہ کر کر، اور کہو گناہ اتریں ۔ تو بخشیں ہم تم کو تقصیریں تمہاری اور زیادہ دیں گے نیکی والوں کو ف۲

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى

پھر بدل لی بے انصافوں نے بات سوا اسکے جو کہہ دی تھی ان کو ، پھر اُتارا ہم نے

الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٥٩﴾ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ

بے انصافوں پر عذاب آسمان سے، ان کی بے حکمی پر ف۳ ؏ اور جب پانی مانگا

مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا

موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے، تو کہا ہم نے مار اپنے عصا سے پتھر کو - پھر بہہ نکلے اس سے بارہ

فوائد

ف۱ جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل خلاص ہو کر چلے جنگل میں۔ ان کے خیمے پھٹ گئے تو سارے دن ابر رہتا دھوپ کا بچاؤ اور اناج نہ پہنچا تو من اور سلویٰ اترتا کھانے کو۔ من ایک چیز تھی میٹھی دھنیے کے سے دانے رات کو اوس میں برستے لشکر کے گرد ڈھیر ہو رہتے صبح کو ہر آدمی اپنی قوت کے برابر چن لیتا، سلویٰ ایک جانور کا نام ہے۔ شام کو لشکر کے گرد ہزاروں جانور جمع ہوتے اندھیرا پڑے پکڑ لاتے کباب کر کر کھاتے مدتوں تک یہی کھایا کئے۔ ۱۲ منہ

ف۲ اس جنگل میں پھنسے تھے اپنی تقصیر سے کہ سورۂ مائدہ میں بیان ہے پھر ایک کھانے سے تنگ گئے تب ایک شہر میں پہنچایا اور حکم کیا کہ دروازے میں سجدہ کر کر جاؤ اور حطۃ کہو یعنی گناہ اتریں۔ ۱۲ منہ

ف۳ یعنی ٹھٹھے سے حطۃ کے بدلے کہنے لگے حنطۃ یعنی گیہوں اور سجدے کے بدلے لگے سُرین پر پھسلنے۔ پھر شہر میں جا کر ان پر طاعون پڑا یعنے دبا پھوڑے کی دوپہر میں قریب ستر ہزار آدمی کے مرے۔

تشریح

۵۴ ہر قبیلے کے ایمان والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے قبیلے کے ان لوگوں کو قتل کریں جنہوں نے بچھڑے کی پرستش کر کے ارتداد اختیار کیا۔ یہ اجتماعی توبہ کی عملی شکل تھی اس میں توحید کی اہمیت کا اظہار مقصود تھا کہ اگر کسی شخص کا بایاں ہاتھ شرک جیسے بدترین گناہ کا ارتکاب کرے تو اسکے دائیں ہاتھ کا فرض ہے کہ وہ اسے کاٹ کر پھینک دے اور شرک کی منحوس لعنت کے معاملے میں کسی قسم کی نرمی اور سمجھوتہ کی روش اختیار نہ کرے۔ معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ ؑ کی شریعت میں بھی مرتد کی سزا قتل تھی جیسے اسلام میں ہے۔

۵۵ بنی اسرائیل کے ستر سرداروں نے خدا کو اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کیا اس پر خدا تعالٰے نے ان پر غضب نازل کر دیا۔ کیونکہ یہ مطالبہ بنی اسرائیل کی شک پرستانہ ذہنیت کا نتیجہ تھا جس کا وہ قدم قدم پر مظاہرہ کرتے رہے تھے بخلاف حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے ان حضرات نے شرح صدر اور اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے مشاہدۂ غیب اور رویت حق کی طلب کی تھی جس پر انہیں جواب ملا تھا کہ ان ناسوتی آنکھوں سے میری ذات کا مشاہدہ ممکن نہیں، صرف میری صفات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ

چشمے ۔ پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ ۔ کھاؤ اور پیو روزی اللہ

اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

کی ۔ اور نہ پھرو ملک میں فساد مچاتے ف۱ ۔ اور جب کہا تم نے اے موسیٰ

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

ہم نہ ٹھہریں گے ایک کھانے پر ۔ سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو، کہ نکال دے ہم کو جو

مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ

اگتا ہے زمین سے زمین کا ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز ۔ بولا، کیا

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا

تم لیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنیٰ ہے، بدلے ایک چیز کے جو بہتر ہے ۔ اترو کسی شہر میں،

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ

تو تم کو ملے جو مانگتے ہو ۔ اور ڈالی گئی ان پر ذلت اور محتاجی، اور کما لائے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

غصہ اللہ (تعالیٰ) کا ۔ یہ اس پر کہ وہ تھے نہ مانتے حکم اللہ کے، اور خون کرتے

النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع ۷

نبیوں کا ناحق ۔ یہ اس لئے کہ بے حکم تھے، اور حد پر نہ رہتے تھے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ

یوں ہے کہ جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابئین، جو کوئی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

یقین لایا اللہ پر، اور پچھلے دن پر، اور کام کیا نیک، تو ان کو ہے ان کی مزدوری

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَ

اپنے رب کے پاس ۔ اور نہ ان کو ڈر ہے، اور نہ وہ غم کھاویں ف۲ ۔ اور

اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ

جب لیا ہم نے قرار تم سے، اور اونچا کیا تم پر پہاڑ ۔ پکڑو جو

فوائد ف۱ اسی جنگل میں پانی نہ ملا تو ایک پتھر سے بارہ چشمے نکلے بارہ قوم تھے کسی میں لوگ زیادہ کسی میں کم ہر قوم کے موافق ایک چشمہ تھا اس سے پہچان لیا ۔ جب لشکر کوچ کرتا تو پتھر ساتھ اٹھا لیتے جب مقام ہوتا تو رکھ دیتے ۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی کسی فرقے پر موقوف نہیں یقین لانا شرط ہے اور عمل نیک اپنے اپنے وقت جس نے یہ کیا ثواب پایا ۔ یہ اس واسطے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی پر مغرور تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں ۔ ہم ہر طرح خدا کے ہاں بہتر ہیں ۔ یہودی کہتے ہیں حضرت موسیٰ کی امت کو ۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی امت کو ۔ صابئین بھی ایک فرقہ ہیں حضرت ابراہیم کو مانتے ہیں ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح شاہ صاحبؒ نے فائدہ۲ میں جو تشریح کی ہے وہ اس مشکل مفہوم والی آیت کے مطلب کو ہر قسم کے اشکال سے بچا دیتی ہے یعنی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد وہ گروہ ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اسی طرح جو لوگ یہود اور نصاریٰ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ یہ سب فرقے بحیثیت فرقہ کے خدا کی نگاہ میں برابر ہیں اگر کسی فرقہ کو فضیلت حاصل ہے تو وہ ایمان و عمل صالح کی بدولت ہے ۔ صرف رسمی نام و لقب کی خدا تعالیٰ کے ہاں کوئی حیثیت نہیں ۔

اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ وَّاذۡکُرُوۡا مَا فِیۡہِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ

ہم نے دیا تم کو زور سے ۔ اور یاد کرتے رہو جو اس میں ہے ، شاید تم کو ڈر ہو ف ۱ ؛ پھر تم پھر گئے

مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُہٗ لَکُنۡتُمۡ

اس کے بعد ۔ سو اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر ، اور اس کی مہر ۔ تو تم خراب

مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِیۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡکُمۡ فِی السَّبۡتِ

ہوتے ۔ ؛ اور جان چکے ہو ، جنہوں نے تم میں زیادتی کی ہفتے کے دن میں

فَقُلۡنَا لَہُمۡ کُوۡنُوۡا قِرَدَۃً خٰسِئِیۡنَ ﴿۶۵﴾ ۚ فَجَعَلۡنٰہَا نَکَالًا لِّمَا

تو ہم نے کہا ، ہو جاؤ بندر پھٹکارے ؛ پھر ہم نے وہ دہشت رکھی شہر کے

بَیۡنَ یَدَیۡہَا وَمَا خَلۡفَہَا وَمَوۡعِظَۃً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذۡ قَالَ

رُوبرو والوں کو ، اور پیچھے والوں کو ، اور نصیحت رکھی ڈر والوں کو ف ۲ ؛ اور جب کہا

مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖۤ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَۃً ؕ قَالُوۡۤا

موسیٰ نے اپنی قوم کو ۔ اللہ فرماتا ہے تم کو ، کہ ذبح کرو ایک گائے ۔ بولے ،

اَتَتَّخِذُنَا ہُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۶۷﴾

کیا تو ہم کو پکڑتا ہے ٹھٹھے میں ؟ کہا ۔ پناہ اللہ کی اس سے کہ میں ہوں نادانوں میں ؛

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنۡ لَّنَا مَا ہِیَ ؕ قَالَ اِنَّہٗ یَقُوۡلُ اِنَّہَا بَقَرَۃٌ

بولے ، پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کر دے ہم کو وہ کیسی ہے ! کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکۡرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَیۡنَ ذٰلِکَ ؕ فَافۡعَلُوۡا مَا تُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶۸﴾

گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ بیاہی ۔ میانہ ہے ان کے بیچ ۔ اب کرو جو تم کو حکم ہے ؛

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُہَا ؕ قَالَ اِنَّہٗ یَقُوۡلُ اِنَّہَا

بولے ، پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو ، کہ بیان کر دے ہم کو کیسا ہے رنگ اس کا ؟ کہا وہ فرماتا ہے

بَقَرَۃٌ صَفۡرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوۡنُہَا تَسُرُّ النّٰظِرِیۡنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادۡعُ لَنَا

وہ ایک گائے ہے زرد ۔ ڈہڈار رنگ اس کا ، خوش آتی ہے دیکھنے والوں کو ؛ بولے ، پکار ہمارے واسطے

رَبَّکَ یُبَیِّنۡ لَّنَا مَا ہِیَ ۙ اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَہَ عَلَیۡنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنۡ شَآءَ

اپنے رب کو ، بیان کر دے ہم کو کس قسم میں ہے وہ ؟ گایوں میں شبہ پڑا ہے ہم کو ۔ اور ہم ، اللہ نے چاہا ،

فوائد

ف ۱ : جب تورات اتری تو کہنے لگے ہم سے اتنے حکم نہ ہوں گے ۔ تب پہاڑ اوپر آیا کہ گر پڑے تب ڈر کر قبول کیا ۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ یہ قصہ سورۂ اعراف میں ہے ۱۲ منہ رح

تشریح

ھُزُوًا ، ۶۷ ٹھٹھے میں ، ہنسی مذاق میں ۔

تشریح فائدہ (۲) سورہ اعراف آیت (۱۶۳) صفحہ (۲۲۱) پر دیکھو ۔

گائیں ذبح کرنے کے واقعہ سے یہود کی سرکش ذہنیت کا اظہار مقصود ہے انہوں نے بار بار سوال کر کے خدا کو عاجز کرنا چاہا اور حکم کی تعمیل سے بچنا چاہا مگر خدا نے انہیں عاجز کر دیا اور گائیں کے ساتھ عقیدت (جو وہ مصری باشندوں کی صحبت سے ساتھ لائے تھے) کے باوجود انہیں اپنی عقیدت پر اپنے ہاتھ سے چھری چلانی پڑی یہ ایک تیر سے دو شکار والی مثل ہے مقتول بھی زندہ ہو گیا اور چھپے قاتل کا پتہ چل گیا اور دل میں چھپی مشرکانہ عقیدت پر بھی ضرب کاری لگ گئی ۔

اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهٗ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ

تو راہ پالیں گے ٭ کہا، وہ فرماتا ہے، کہ وہ ایک گائے محنت والی نہیں، کہ

تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا

باہتی ہو زمین کو، یا پانی دیتی ہو کھیت کو، بدن سے پوری بے داغ کچھ نہیں

قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾

اسمیں۔ بولے، اب لایا تو ٹھیک بات۔ پھر اس کو ذبح کیا اور لگتے نہ تھے کہ کریں گے ٭

ع ٨

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو، پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے۔ اور اللہ کو نکالنا ہے جو تم

تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ

چھپاتے تھے ٭ پھر ہم نے کہا، مارو اس مُردے کو اس گائے کا ایک ٹکڑا۔ اسی طرح

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾

جلاوے گا اللہ مُردے۔ اور دکھاتا ہے تمکو اپنے نمونے، شاید تم بوجھو ف ٭

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ

پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس سب کے بعد، سو وہ جیسے پتھر، یا

أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهٰرُ وَ

ان سے بھی سخت۔ اور پتھروں میں تو وہ بھی ہیں، جن سے پھوٹتی ہیں نہریں۔ اور

إِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا

ان میں تو وہ بھی ہیں جو پھٹتے ہیں، اور نکلتا ہے ان سے پانی۔ اور ان میں تو وہ بھی ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾

گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے۔ اور اللہ بے خبر نہیں۔ تمہارے کام سے ٭

أَفَتَطْمَعُوْنَ أَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ

اب کیا تم مسلمان توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات؟ اور ایک لوگ تھے ان میں، کہ سنتے

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا

کلام اللہ کا، پھر اس کو بدل ڈالتے بوجھ لے کر، اور ان کو معلوم ہے ٭ اور جب

فوائد ف بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا تھا اس کا قاتل معلوم نہ تھا اس کے وارث ہر کسی پر دعوی کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح اس مُردے کو جلایا اس نے بتایا کہ ان وارثوں ہی نے مارا تھا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فَاقِعٌ لَّوْنُهَا ۶۹ ڈُہڈہا رنگ، خوب گہرا رنگ، نکھرا ہو۔ تثیر ۱۷ باہتی ہو، یعنی جو تتی ہو زمین کھینی کرتی ہو۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ ۷۵ بوجھ لے کر، پرانی زبان ہے۔ یعنی سمجھ بوجھ لینے کے بعد۔ مولانا آزاد رح نے ترجمان القرآن میں یہ پرانا اسلوب بکثرت استعمال کیا ہے

تحریف کی صورتیں محققین علماء نے لکھا ہے کہ یہود نے تورات میں کئی طرح کی تحریف کی اور کئی طرح سے خدا کے کلام کو بدل ڈالا۔ (۱) تورات کی باتوں کا وہ مطلب بیان کیا جو خدا تعالیٰ کی مُراد کے خلاف تھا۔ (۲) بعض مقامات پر الفاظ کے طرز تکلم کو بگاڑ دیا جیسے مروہ کو بگاڑ کر مورہ یا مریا وغیرہ کر دیا (۳) تورات کی عبارت میں بعض جگہ زیادتی اور کمی کر کے اصل مقصد کو خبط کر دیا جیسے حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت کے واقعہ میں کعبۃ اللہ کے تذکرہ کو خارج کر دیا۔ (۴) بعض ذو معانی الفاظ کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق سے الگ کر کے کیا جیسے لفظ ابن کے معنی بیٹا کر دیا۔ حالانکہ عبرانی زبان میں اس کے معنی بندہ اور غلام کے بھی ہیں اور یہی معنی مراد خداوندی ہیں۔

لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

ملتے ہیں مسلمانوں سے، کہتے ہیں، ہم مسلمان ہوئے۔ اور جب اکیلے ہوتے ہیں ایک دوسرے

قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ

پاس، کہتے ہیں، تم کیوں کہہ دیتے ہو ان سے؟ جو کھولا ہے اللہ نے تم پر کہ جھٹلاویں تم کو اس سے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

تمہارے رب کے آگے کیا تم کو عقل نہیں ف۱ ؟ کیا اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ کو معلوم ہے جو چھپاتے ہیں اور جو

يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَ

کھولتے ہیں ۞ اور ایک ان میں ان پڑھے ہیں، خبر نہیں رکھتے کتاب کی، مگر باندھ لی اپنی آرزوئیں

إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ

اور ان پاس نہیں مگر اپنے خیال ۞ سو خرابی ہے ان کو، جو لکھتے ہیں کتاب اپنے

بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا

ہاتھ سے۔ پھر کہتے ہیں، یہ اللہ کے پاس سے ہے، کہ لیویں اس پر مول تھوڑا

قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا

سو خرابی ہے ان کو اپنے ہاتھ کے لکھے سے۔ اور خرابی ہے ان کو اپنی

يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ

کمائی سے ف۲ ۞ اور کہتے ہیں، ہم کو آگ نہ لگے گی مگر کئی دن گنتی کے۔

قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ

تو کہہ، کیا لے چکے ہو اللہ کے ہاں سے اقرار؟ تو البتہ خلاف نہ کرے گا اللہ اپنا اقرار، یا

تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ

جوڑتے ہو اللہ پر، جو معلوم نہیں رکھتے ۞ کیوں نہیں! جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اس

بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨١﴾

کو اس کے گناہ نے، سو وہی ہیں لوگ دوزخ کے۔ وہ اسی میں رہ پڑے ف۳ ۞

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا

اور جو یقین لائے، اور عمل کئے نیک، وہ لوگ ہیں جنت کے۔ وہ اسی میں رہ

النصف

فوائد

ف۱ وہ جو ان میں منافق تھے خوشامد کے واسطے اپنی کتاب میں سے پیغمبر آخر الزمان کی باتیں مسلمانوں کے پاس بیان کرتے اور وہ جو مخالف تھے ان کو اس پر الزام دیتے کہ اپنے علم میں انکے ہاتھ سند کیوں دیتے ہو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ وہ لوگ ہیں جو عوام کو ان کی خوشی موافق باتیں جوڑ کر لکھ دیتے ہیں اور نسبت کرتے ہیں طرف خدا کے یا رسول کے ۱۲ منہ رح ف۳ گھیر لیا گناہ نے یعنی گناہ کرتا ہے اور شرمندہ نہیں ہوتا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۰) یہود کے پڑھے لکھے لوگ مسلمانوں کو چکمہ دیتے تھے اور چالاکیوں اور عیاروں سے کام لیتے تھے اور ان کے ان پڑھ لوگ بے بنیاد آرزوں اور خوش فہمیوں میں گرفتار تھے یہ لوگ کہتے تھے کہ اول تو ہم لوگ خدا کے چہیتے ہیں اور اس کی لاڈلی اولاد ہیں نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ (مائدہ: ۱۸) اسلئے دوزخ ہمیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی اور اگر ہمارے گناہوں کی تھوڑی بہت سزا ملی بھی تو بس ان چند دنوں کے لئے ملے گی جن دنوں میں ہمارے اسلاف نے بچھڑے کی پرستش کی تھی۔ قرآن کریم نے ان لوگوں کے بے بنیاد خیالات کی تردید کی اور کہا کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں۔ ان کے باطل خیالات اور بد اعمالیاں آہستہ آہستہ ان کو عذاب الٰہی کیطرف لے جا رہی ہیں۔

ع ۹ ۱۱ ۹

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا

پڑے ۔ ❊ اور جب ہم نے لیا اقرار بنی اسرائیل کا ، بندگی نہ کریو مگر اللہ

اللّٰهَ ۫ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَ

کی ۔ اور ماں باپ سے سلوک نیک اور قرابت والے سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

کہیو لوگوں کو نیک بات ، اور کھڑی رکھیو نماز ، اور دیتے رہیو زکوٰۃ ۔ پھر تم پھر گئے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا

مگر تھوڑے تم میں ، اور تم کو دھیان نہیں ❊ اور جب لیا ہم نے قرار تمہارا ، نہ کرو

تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ

گے خون آپس میں ، اور نہ نکال دو گے اپنوں کو اپنے وطن سے ۔ پھر تم نے اقرار کیا

وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ

اور تم مانتے ہو ❊ پھر تم ویسے ہی خون کرتے ہو آپس میں ، اور نکال دیتے ہو

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ

اپنے ایک فرقے کو ، ان کے وطن سے ۔ چڑھائی کرتے ہو ان پر ، گناہ سے اور ظلم سے ۔ اور اگر

يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ

وہی آویں تم پاس کسی کی قید میں پڑے ، تو ان کی چھڑوائی دیتے ہو اور وہ بھی حرام ہے تم پر ان کا نکال دینا ۔

بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

پھر کیا مانتے ہو تھوڑی کتاب اور منکر ہوتے ہو تھوڑی سے ؟ پھر کچھ سزا نہیں اس کی ، جو کوئی تم میں یہ

اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ

کام کرتا ہے مگر رسوائی دنیا کی زندگی میں ، اور قیامت کے دن پہنچائے جاویں سخت سے سخت

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ

عذاب میں ۔ اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے ف ❊ وہی ہیں جنہوں نے خرید کی دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

آخرت دے کر ۔ سو نہ ہلکا ہو گا ان پر عذاب ، اور نہ ان کو مدد پہنچے گی ❊

ع ۱۰

فوائد ف یعنی اپنی قوم غیر کے ہاتھ پھنسے تو چھڑانے کو موجود ہو اور آپ ان کے ستانے میں قصور نہیں کرتے اگر خدا کے حکم پر چلتے ہو تو دونوں جگہ چلو ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح [۸۵] ان آیات میں یہود کی اس قومی بیماری کا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ قوم دینداری کے نام پر اغراض پرستی کا مظاہرہ کرتی ہے مثال کے طور پر مدینہ کی خانہ جنگی میں اپنے دوست مشرک قبائل کے ساتھ مل کر یہ لوگ ان کے دشمنوں سے جنگ کرتے اور ان کے دوست یہودیوں کو بھی قتل و غارت گری کا نشانہ بناتے اور جب شکست خوردہ یہودی قیدیوں کی شکل میں آتے تو پھر فاتح یہودی ہی تاوان ادا کر کے آزاد کرانے کی کوشش کرتے اور اسے قومی ہمدردی قرار دے کر عوام پر قوم پرستی کی دھونس جماتے ۔ قرآن کریم نے یہود کی اس منافقانہ اور دوغلی پالیسی کا پردہ چاک کیا ۔ کہ اگر تمہارے دل میں واقعی اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ ہمدردی ہے تو پھر تم اولاً ان سے جنگ ہی کیوں کرتے ہو ۔

قرآن کریم نے اس مذمت کے ذریعہ مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا کہ وہ اس دوغلی پالیسی کا شکار نہ ہوں لیکن آج ہمارا حال یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو شدید سے شدید نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتے اور جب ہمارے دشمن ہمارے اندرونی خلفشار سے فائدہ اٹھا کر ہمیں جانی اور مالی نقصان پہنچاتے ہیں تو ہمارے اندر دینی اور ملی ہمدردی کے جذبات جاگ اُٹھتے ہیں اور مسلم ملک اور مسلم جماعتیں امداد و ریلیف کے کاموں کے لئے دوڑ پڑتی ہیں ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی اپنی صداقت دکھا رہی ہے ۔ لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرًا بشبرٍ او یدًا بید ۔ تم پر زوال اس وقت طاری ہو گا جب تم اگلی امتوں کی گمراہانہ روش پر قدم بقدم چلو گے اور کتاب الٰہی کی ہدایات کو چھوڑ دو گے ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا

اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب ، اور پے درپے بھیجے اسکے پیچھے رسول ۔ اور دیئے

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزے صریح ، اور قوت دی اس کو روح پاک سے ۔ پھر بھلا جب تم پاس

رَسُوْلٌ ۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَ

لایا کوئی رسول، جو نہ چاہا تمہارے جی نے تم تکبر کرنے لگے ؟ پھر ایک جماعت کو جھٹلایا ۔ اور

فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

ایک جماعت کو مار ڈالتے ف ۴ اور کہتے ہیں، ہمارے دل پر غلاف ہے ، یوں نہیں، لعنت کی اللہ نے

فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

انکے انکار سے، سو کم یقین لاتے ہیں ف۲ ۔ اور جب ان کو پہنچی کتاب اللہ کی طرف سے ، سچا بتاتی ان

لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ

پاس والی کو ۔ اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں

كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

پر ۔ پھر جب پہنچا ان کو جو پہچان رکھا تھا ، اس سے منکر ہوئے ۔ سو لعنت ہے

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اللہ کی منکروں پر ف۳ ۔ بُرے مول خریدا اپنی جان کو، کہ منکر ہوئے اللہ کے اتارے ہوئے کلام

بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ

سے، اس ضد پر کہ اُتارے اللہ اپنے فضل سے جس پر چاہے اپنے بندوں میں ۔

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ

سو کما لائے غصے پر غصہ ۔ اور منکروں کو عذاب ہے ذلت کا ۔ اور

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

جب کہیے ان کو مانو اللہ کا اتارا کلام ۔ کہیں ہم مانتے ہیں جو اُترا ہم پر

وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ

اور وہ نہیں مانتے جو پیچھے آیا اس سے ۔ اور وہ اصل تحقیق ہے ، سچ بتاتا ہے ان پاس

فوائد ف روح القدس کہتے ہیں جبریلؑ کو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے ۱۲ منہ رہ ف۲ یہود اپنی تعریف میں کہتے تھے کہ ہمارے دل پر غلاف ہے یعنی سوا اپنے دین کے کسی کی بات ہم کو اثر نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حق بات اثر نہ کرے یہ نشان ہے لعنت کا۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ جب غلبہ کافروں کا دیکھتے تو دعا مانگتے کہ نبی آخر الزمان شتاب پیدا ہو جب پیدا ہوا تو آپ ہی منکر ہوئے۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح ۸۷ روح القدس کون ہیں۔ شاہ صاحب رحمہ نے روح القدس سے جبریل امین مراد لئے ہیں۔ یہ جمہور کا قول ہے بعض کے نزدیک علم الوحی اور بعض کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کی ذات اقدس مراد ہے۔ روح القدس کی تائید ہر پیغمبر کو حاصل ہوتی ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ ہی کے متعلق خاص طور پر یہ کیوں کہا گیا؟

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ کے معجزات کو جن بھوتوں کی مدد کا نتیجہ کہتے تھے۔ قرآن نے بار بار تائید روح القدس کا تذکرہ کرکے یہود کے اس الزام کی تردید کی ہے۔

۸۸ ہمارے دل پر غلاف ہیں۔ اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں (۱) یہود یہ بات عذر لنگ کے طور پر کہتے تھے کہ ہم کیا کریں ہم معذور ہیں اگر اسلام خدا کا پیغام ہے تو خدا اسے ہمارے دلوں میں کیوں نہیں اتارتا۔ (۲) دوسرا مطلب یہ کہ وہ فخر و تکبر کے طور پر کہتے تھے کہ ہمارے دل اتنے پاکیزہ ہیں کہ اسلام کی فضول اور غلط باتیں اس میں نہیں اُترتیں۔ ہمارے دل ان لایعنی باتوں سے محفوظ ہیں۔ ہمارے دلوں میں تو اپنے دین یہودیت کی باتیں ہی اُترتی ہیں شاہ صاحبؒ نے دوسری تاویل اختیار کی ہے کیونکہ اگلا جملہ بل لعنہم اللہ سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔

فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾

والی کو۔ کہہ، پھر کیوں مارتے رہے ہو نبی اللہ کے پہلے سے؟ اگر تم ایمان رکھتے تھے ؛

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ

اور آچکا تم پاس موسیٰ صریح معجزے لے کر، پھر تم نے بنالیا بچھڑا اس کے

بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا

پیچھے، اور تم ظالم ہو ۞ اور جب ہم نے لیا قرار تمہارا، اور اونچا

فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا

کیا تم پر پہاڑ۔ پکڑو جو ہم نے تم کو دیا زور سے، اور سنو۔ بولے، سنا ہم نے

وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ

اور نہ مانا۔ اور رچ رہا ان کے دلوں میں وہ بچھڑا، مارے کفر کے۔ تو کہہ،

بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ

برا کچھ سکھاتا ہے تم کو ایمان تمہارا۔ اگر تم ایمان والے ہو ف ۞ تو کہہ،

اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ

اگر تم کو ملنا ہے گھر آخرت کا اللہ کے ہاں، الگ سوا، اور لوگوں کے،

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ

تو تم مرنے کی آرزو کرو، اگر سچ کہتے ہو ف٢ ۞ اور یہ آرزو

يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾

کبھی نہ کریں گے، جس واسطے آگے بھیج چکے ہیں ہاتھ انکے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگاروں کو ۞

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ

اور تو دیکھے ان کو سب لوگوں سے زیادہ حریص جینے کے۔ اور شریک پکڑنے والوں

اَشْرَكُوْا ۛۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ

سے بھی۔ ایک ایک چاہتا ہے کہ عمر پاوے ہزار برس۔ اور کچھ اس کو سرکا نہ دے

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ

گا عذاب سے۔ اتنا جینا۔ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں ۞ تو کہہ،

فوائد ف یعنی ظاہر میں کہا کہ ہم نے مانا اور چھپے کہا کہ نہ مانا۔ ١٢ منہ رہ ف٢ کہتے تھے کہ جنت میں ہمارے سوا کوئی نہ جاوے گا اور ہم کو عذاب نہ ہوگا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر یقیناً بہشتی ہو تو مرنے سے کیوں ڈرتے ہو۔ ١٢ منہ رح

تشریح ورفعنا فوقکم الطور (٩٣) بنی اسرائیل کے اوپر طور پہاڑ کو اٹھا کر بلند کرنے کا مفہوم شاہ صاحب نے وہی اختیار کیا ہے جو سلف سے منقول ہے دور حاضر کے مفسرین میں مولانا حمید الدین فراہیؒ کے شاگرد مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا آزادؒ، اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ طور میں زلزلہ آیا اور اس سے ایسی خوفناک صورت حال پیدا ہوئی گویا کہ یہ پہاڑ بنی اسرائیل کے ان ستر سرداروں پر گر پڑے گا۔ (الاعراف، ١٧١) میں قرآن کریم نے کہا ہے واذ نتقنا الجبال فوقھم کانہ ظلۃ یعنی جس وقت اٹھایا ہم نے پہاڑ ان کے اوپر جیسے سایہ بان الخ۔ اس آیت میں بھی یہ حضرات نتق کے معنی ہلانے اور زلزلہ طاری کرنے کے لیتے ہیں۔ لیکن شاہ ولی اللہ رح اور شاہ عبدالقادر صاحب رح نے اٹھانے اور بلند کرنے کے معنی کئے ہیں۔ اعراف میں فوق (اوپر) کا لفظ اور لبقرہ میں رفعنا (بلند کیا) کے الفاظ اس بات کا واضح قرینہ ہیں کہ اعراف میں نتق کے معنی بلند کرنے کے ہیں، دوسرے لغوی معنی مراد نہیں ہیں طور کو زمین سے اٹھا کر بنی اسرائیل کے سروں پر بلند کرنا بطور ایک معجزہ اور نشان قدرت کے ہوا پھر عام طبعی اسباب کے مطابق اس کی تاویل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ تاریخ نبوت میں ایک ایک دو واقعے خرق عادت اور خلاف عادت کے نہیں ہیں۔ بیشمار واقعات ہیں آخر کس کس واقعہ کی تاویل کیجائیگی (٩٣) واشربوا رچ رہا، سرایت کر گیا، موافق اور سازگار ہو گیا۔

(٩٤) موت کی آرزو، تو تم مرنے کی آرزو کرو، یہود جیسی دھیٹ قوم کیلئے زبان سے موت کی آرزو کرنا کیا مشکل تھا لیکن قرآن نے کہا کہ یہ لوگ موت کی تمنا ہرگز نہیں نہ کریں گے اور واقعی انہوں نے نہیں کی کیونکہ یہ خدائی چیلنج تھا وہ دل سے جانتے تھے کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور اگر ہم نے اس چیلنج کا سامنا کیا تو ہماری خیر نہیں، آخرت کا عذاب ہمارے لئے تیار ہے۔ یہ لوگ لن تمسنا النار، آگ ہمیں چھو بھی نہیں سکتی، صرف زبان سے کہتے تھے، لیکن ان کے ضمیر مجرم

معانقہ ٣

ع ١٠
١١

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ

جو کوئی ہوگا دشمن جبرئیل کا، سو اس نے تو اُتارا ہے یہ کلام تیرے دل پر اللہ کے حکم

اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

سے، سچ بتاتا ہے اس کلام کو جو اسکے آگے ہے اور راہ دکھاتا اور خوشی سناتا ایمان والوں کو ؏

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ

جو کوئی ہوگا دشمن اللہ کا، اور اسکے فرشتوں کا اور رسولوں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا، تو اللہ دشمن

عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا

ہے ان کافروں کا ؏ اور ہم نے اتاریں تیری طرف آیتیں واضح ۔ اور منکر نہ ہوں گے ان سے

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ

مگر وہی جو بے حکم ہیں ؏ کیا؟ اور جس بار باندھیں گے ایک قرار، پھینک دیں گے اسکو ایک جماعت ان میں

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ

بلکہ وہ اکثر یقین نہیں کرتے ؏ اور جب پہنچا ان کو رسول اللہ کی طرف سے، سچ بتاتا ان پاس والی کو،

نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ

پھینک دی ایک جماعت نے، کتاب پانے والوں میں، کتاب اللہ کی اپنی پیٹھ کے پیچھے

كَاَنَّھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ

گویا ان کو معلوم نہیں ؏ اور پیچھے لگے ہیں اس علم کے، جو پڑھتے شیطان سلطنت میں سلیمان کے

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

اور کفر نہیں کیا سلیمان نے، لیکن شیطانوں نے کفر کیا، لوگوں کو سکھاتے سحر۔

السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا

اور اس علم کے جو اُترا دو فرشتوں پر بابل میں، ہاروت اور ماروت پر ۔ اور وہ

يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ

نہ سکھاتے کسی کو، جب تک نہ کہتے، کہ ہم تو ہیں آزمانے کو، سو مت کافر ہو۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ

پھر ان سے سیکھتے، جس چیز سے جدائی ڈالتے ہیں مرد میں اور اسکی عورت میں۔ اور وہ اس سے

تھے۔ حدیث میں آتا ہے لا تتمنوا الموت موت کی آرزو نہ کیا کرو، موت کی آرزو زندگی کی سختیوں سے گھبرا کر کرنا پست ہمتی کی بات ہے اور قرآن کریم ایمان والوں کو بار بار حوصلہ، ہمت اور صبر کی تلقین کرتا ہے۔ ہاں، موت کی آرزو لقاء الٰہی کے شوق میں کمالِ ایمان کی علامت ہے حضرت یوسف ؑ نے دعاء فرمائی۔ توفنی مسلما والحقنی بالصّٰلحین. خداوندا! میرا انجام بخیر کر اور مجھے صالحین سے ملا دے۔ امام بخاری رح نے بعض ہم عصر معاندین کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آکر موت کی دعا کی، خداوندا مجھ پر تیری زمین کشادگی کے باوجود تنگ ہوگئی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسے قبول فرمایا امام محترم مستجاب الدعوات تھے۔ (فضل الباری شرح بخاری جلد ۱ ص۶۸) موت کی یہ دعا بھی برے رفیقوں کے مقابلہ میں رفیق اعلیٰ سے ملنے کی آرزو تھی۔

حاشیہ صفحہ ھذا

فوائد: ف ۱ یہود نے کہا کہ یہ کلام لاتا ہے جبرئیل اور وہ ہمارا دشمن ہے کئی ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کر گیا ہے کوئی اور فرشتہ لاتا تو ہم مانتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے جو کرتے ہیں بے حکم نہیں کرتے جو ان کا دشمن ہوا اللہ بے شک ان کا دشمن ہے

تشریح شان نزول کی ایک روایت میں آتا ہے کہ علماء یہود میں سے ابن صوریا نامی عالم اور اس کے رفقاء جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام جوابات سے لاجواب ہو گئے تو آخر میں کہا اچھا یہ بتاؤ کہ تم پر وحی کونسا فرشتہ نازل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام، یہ سنکر بولے اوہو۔ یہ تو وہی فرشتہ ہے جو ہماری قوم کا دشمن ہے اس نے تو ہمارے اسلاف پر عذاب نازل کیا ہے۔ بھلا ہم اس کے لائے ہوئے کلام پر کیسے ایمان لا سکتے ہیں (جلالین ص۱۵) قرآن کریم نے ان آیات میں اس ہٹ دھرمی کا ثبوت دیا ہے۔ ۱۲

وما انزل علی الملکین (۱۰۲) "اور اس علم کے جو اترا دو فرشتوں پر" تمام قدیم وجدید نسخوں میں وما انزل کا عطف تتلوا پر کیا گیا اور اس صورت میں ترجمہ وہ ہوگا جو اوپر مذکور ہے بعض نسخوں میں (کے) کی جگہ (کو) لکھا ہوا ہے یہ غلط ہے اس صورت میں اس کا عطف السحر پر ہو جاتا ہے۔

بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا

بگاڑ نہیں سکتے کسی کا بغیر اذن اللہ کے - اور سیکھتے ہیں جس سے ان کو نقصان ہے

يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا۟ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ۚ

اور نفع نہیں - اور جان چکے ہیں کہ جو کوئی اس کا خریدار ہوا اس کو آخرت میں نہیں کچھ حصہ -

وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا۟ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾

اور بہت بری چیز ہے جس پر بیچا اپنی جان کو - اگر ان کو سمجھ ہوتی ۞

وَلَوْ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّقَوْا۟ لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا۟

اور اگر وہ یقین لاتے اور پرہیز رکھتے تو بدلا ملتا اللہ کے ہاں سے بہتر - اگر ان کو سمجھ

يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقُولُوا۟ رَٰعِنَا وَقُولُوا۟ ٱنظُرْنَا

ہوتی ف ۞ اے ایمان والو ! تم نہ کہو "راعنا" اور کہو "انظرنا"

وَٱسْمَعُوا۟ ۗ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَّا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ

اور سنتے رہو - اور منکروں کو دکھ کی مار ہے ف ۞ دل نہیں چاہتا ان لوگوں کا جو منکر ہیں

ٱلْكِتَٰبِ وَلَا ٱلْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۗ

کتاب والوں میں، اور شرک والوں میں، یہ کہ اترے تم پر کچھ نیک بات تمہارے رب سے -

وَٱللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾

اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی مہر سے جس کو چاہے - اور اللہ بڑا فضل رکھتا ہے ۞

مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت، یا بھلا دیتے ہیں، تو پہنچاتے ہیں اس سے بہتر یا اس کے برابر کیا تجھ

ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ

کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف ۞ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کو سلطنت ہے آسمان اور

وَٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٠٧﴾ أَمْ

زمین کی - اور تم کو نہیں اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مدد والا ۞ کیا تم

تُرِيدُونَ أَن تَسْـَٔلُوا۟ رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۗ

مسلمان بھی چاہتے ہو کہ سوال شروع کرو اپنے رسول سے جیسے سوال ہو چکے ہیں موسیٰ سے پہلے -

فوائد ف یعنی یہود نے اپنے دین اور کتاب کا علم چھوڑ دیا اور لگے تلاش میں اعمال سحر کے اور سحر لوگوں میں دو طرف سے آیا ہے ایک حضرت سلیمان ؑ کے عہد میں آدمی اور شیطان ملے رہتے تھے۔ ان شیطانوں سے سیکھا اور وہ یہود اس کو نسبت کرتے حضرت سلیمان کیطرف کہ ہم کو انہیں سے پہنچا ہے اور ان کو حکم جن و انس پر اسی کے زور سے تھا سو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ یہ کام کفر کا ہے، سلیمان ؑ کا کام نہیں ہے اسکے عہد میں شیطانوں نے سکھایا ہے اور دوسرے ہاروت اور ماروت کی طرف سے وہ شہر بابل میں دو فرشتے تھے بصورت آدمی رہتے تھے ان کو علم سحر معلوم تھا جو کوئی طالب اس کا جاتا اول کہہ دیتے کہ اس میں ایمان جاتا رہے گا۔ پھر اگر وہ چاہتا تو سکھا دیتے اللہ تعالیٰ کو آزمائش منظور تھی سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے علموں سے آخرت کا کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے اور دنیا میں بھی ضرر پاتے ہیں اور بغیر حکم خدا کے کچھ نہیں کر سکتے اور علم دین اور علم کتاب سیکھتے تو اللہ کے ہاں ثواب پاتے۔ ١٢ منہ رح ف یہود پیغمبر کی مجلس میں بیٹھتے اور حضرت کلام فرماتے بعضے بات جو سنی ہوتی چاہتے کہ پھر تحقیق کریں تو کہتے راعنا یعنی ہماری طرف بھی متوجہ ہو ان سے مسلمان بھی سیکھ کر کسی وقت یہ لفظ کہتے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ یہ لفظ نہ کہو اگر کہنا ہو تو "انظرنا" کہو اسکے بھی معنی یہی ہیں اور آگے سے سنتے رہو کہ پوچھنا ہی نہ پڑے۔ یہود کو اس لفظ کہنے میں دغا تھی اس کو زبان دبا کر کہتے تو راعینا ہو جاتا یعنی ہمارا چرواہا اور انکی زبان میں راعنا احمق کو بھی کہتے تھے۔ ١٢ منہ رح ف یہ بھی یہود کا طعن تھا کہ تمہاری کتاب میں بعضے آیت نسخ ہوتی ہے اگر اللہ کیطرف سے تھی تو پھر کیا عیب دیکھا کہ موقوف کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیب نہ پہلی میں تھا نہ پچھلی میں پر حاکم ہر وقت جو چاہے سو حکم کرے۔ ١٢ منہ رح

تشریح ہاروت و ماروت فرشتوں پر خدا کیطرف سے کونسا علم نازل کیا گیا اور وہ بنی اسرائیل کو کس علم کی تعلیم دیتے تھے؟ اس مسئلہ میں تین رائیں سامنے آتی ہیں۔ ١۔ شاہ عبدالقادر رحؒ نے فوائد میں اور حضرت شیخ الہند رحؒ نے موضح فرقان کے حاشیہ میں سحر کی تعلیم والے قول کو تسلیم کیا ہے اور مولانا تھانوی رحؒ بھی اسی طرف گئے ہیں۔ مفسرین میں ابن جریر نے اس تاویل کی پرزور تائید کی ہے۔ ٢۔ حضرت شیخ الہند رحؒ کے جلیل المرتبت شاگرد مولانا محمد انور شاہ کشمیری کی تحقیق اس سے مختلف ہے۔ مولانا فرماتے ہیں "فرشتوں کو اسماءِ الٰہی

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ

اور جو کوئی انکار لیوے بدلے یقین کے ، وہ بھولا سیدھی راہ سے ف ۱ ؎ دل چاہتا

كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا

ہے بہت کتاب والوں کا ، کسی طرح تم کو پھیر کر ، مسلمان ہوئے پیچھے کافر کر دیں ۔

حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا

حسد کر کر اپنے اندر سے ، بعد اس کے کہ کھل چکا ان پر حق ۔ سو تم درگذر

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾

کرو اور خیال میں نہ لاؤ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف ۲ ؎

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

اور کھڑی رکھو نماز ، اور دیتے رہو زکوٰۃ ۔ اور جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے

مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بھلائی ، وہ پاؤ گے اللہ کے پاس ۔ اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے

بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا

؎ اور کہتے ہیں ۔ ہرگز نہ جاویں گے جنت میں ۔ مگر جو ہوں گے یہود

اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

یا نصاریٰ ۔ یہ آرزوئیں باندھ لیں ہیں انہوں نے ۔ کہہ ، لے آؤ سند اپنی ، اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۤ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ

سچے ہو ؎ کیوں نہیں ! جس نے تابع کیا منہ اپنا اللہ کے ، اور وہ نیکی پر ہے اسی

اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

کو ہے مزدوری اس کی اپنے رب کے پاس ۔ اور نہ ڈر ہے ان پر ، اور نہ ان کو غم ؎

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ

اور یہود نے کہا ، نصاریٰ نہیں کچھ راہ پر ۔ اور نصاریٰ نے

النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ

کہا ۔ یہود نہیں کچھ راہ پر ، اور وہ سب پڑھتے ہیں کتاب ۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور صفات ربانی کی تاثیر کا علم سکھایا گیا تھا اور اسی علم کو وہ بنی اسرائیل میں پھیلاتے تھے تاکہ لوگ جادو کے گندے علم کے مقابلہ میں اسمائے الٰہی کی روحانی تاثیر کے پاکیزہ علم سے دلچسپی لیں اور سحر کی تعلیم سے دور رہیں ۔ (قصص القرآن ج ۱ ص ۱۲۰) صاحب تدبر قرآن نے لکھا ہے کہ اسماء الٰہی کے اسرار کی تعلیم پھیلانے کا مقصد یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے صوفیاء و مشائخ اس روحانی علم کے ذریعہ بنی اسرائیل میں جادوگری کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے کی کوشش کریں ، امام قرطبیؒ نے ما اُنزِلَ کی ما کو موصولہ بنانے کی بجائے نافیہ قرار دیا ہے اور ہاروت و ماروت فرشتوں پر کسی علم کے نزول کو تسلیم نہیں کیا کیونکہ حضرت ابن عباس رضؓ اور ربیع ابن انسؓ کا قول یہ ہے کہ جادو خدا کی طرف سے نازل نہیں کیا گیا ۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳۷) زمانہ حال کے ایک مفسر نے سحر کی تاویل پر ہونے والے اشکال کا بہت اچھا جواب دیا ہے ۔ لکھتے ہیں "رہا فرشتوں کا ایک ایسی چیز سکھانا جو بجائے خود بری تھی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے پولیس کے بے وردی سپاہی کسی رشوت خور حاکم کو نشان زدہ سکے اور نوٹ لے جا کر رشوت کے طور پر دیتے ہیں تاکہ اسے عین حالت ارتکاب جرم میں پکڑیں اور اسکے لئے بے گناہی کے عذر کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں ۔ (تفہیم القرآن جلد ۱ ص ۹۸)

حاشیہ صفحہ ھٰذا

فوائد ف ۱ یعنی یہود کے بہکانے سے تم اپنے نبی پاس شبہے نہ لاؤ جیسے وہ اپنے نبی پاس لاتے تھے شبہے نکالنے گویا یقین چھوڑ کر انکار پکڑنا ہے ۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ آخر حکم پہنچا یہود کو مدینے کے نزدیک سے نکال دیا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱۱۲ بلیٰ مَنْ اَسْلَمَ الخ حضرت سعید ابن جبیر نے اس آیت کی تفسیر اسطرح کی کہ جس نے خالص کیا ۔ (اسلم) اپنا دین (وجھہ) اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا ، محسنٌ اسکے لئے خدا تعالیٰ کے پاس اجر ہے مطلب یہ ہے کہ عمل کے قابل قبول ہونے کی دو شرطیں ہیں ۱ ۔ اخلاص ، ریاکاری نہ ہو ۔ ۲ ۔ سنت نبوی کے مطابق ہو ، بدعت اور محدث نہ ہو ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فھو ردٌ جو شخص ایسا عمل کرے جس کے لئے ہمارا امر نہ ہو تو وہ مردود عمل ہے (بحوالہ مسلم عن عائشہؓ) امر کے معنی یہاں سند اور ثبوت کے ہیں یعنی جس عمل کے صالح ہونے پر سنت رسولؐ کی دلیل نہ ہو وہ قابل قبول نہیں پس عیسائیوں کے راہب اور صوفی اور ان جیسے دوسرے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۹

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ

اسی طرح کہی ان لوگوں نے، جن پاس علم نہیں، انہی کی سی بات - اب اللہ حکم کریگا

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ

ان میں، دن قیامت کے، جس بات میں جھگڑتے تھے ف۱ اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى

ظالم کون؟ جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں، کہ پڑھئے وہاں نام اس کا، اور دوڑا ان کے

فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا

اجاڑنے کو - ایسوں کو نہیں پہنچتا، کہ بیٹھیں داخل ہوں ان میں مگر

خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

ڈرتے ہوئے - ان کو دنیا میں ذلت ہے، اور ان کو آخرت میں بڑی مار ہے ف۲

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ

اور اللہ ہی کی ہے مشرق اور مغرب - سو جس طرف تم منہ کرو، وہاں ہی متوجہ ہے اللہ -

اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ

برحق اللہ گنجائش والا ہے سب خبر رکھتا ف۳ اور کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد، وہ سب سے نرالا - بلکہ

لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ

اس کا مال ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں، سب اسکے آگے ادب سے ہیں ۞ نیا نکالنے والا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

آسمان اور زمین کا - اور جب حکم کرتا ہے ایک کام کو، تو یہی کہتا ہے اس کو، کہ ہو

فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ

وہ ہوتا ہے ۞ اور کہنے لگے جن کو علم نہیں، کیوں نہیں بات کرتا ہم سے اللہ، یا ہم کو آوے

اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ

کوئی آیت - اسی طرح کہہ چکے ہیں ان سے اگلے، انہی کی سی بات - ایک سے ہیں

قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

دل بھی ان کے - ہم نے بیان کر دیں نشانیاں، واسطے ان لوگوں کے جنکو یقین ہے ف۴ ہم نے تجھ کو بھیجا ٹھیک

ہوتے ہیں۔ لوگ اگرچہ ان کے زاہدانہ طور و طریق میں خلاص نظر آتا ہے مگر سنت نبوی کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے وہ زہد و ورع عنداللہ ناقابل قبول ہے اسی طرح جن لوگوں کا عمل بظاہر موافق سنت ہو مگر اس میں خلوص اور خشوع نہ ہو تو وہ منافقانہ ریاکاری ہے۔ ان المنافقین یخدعون اللہ الخ میں انہی کا تذکرہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۵)

حاشیہ صفحہ ھذا

فوائد

ف۱ جس پاس علم نہیں وہ عرب کے لوگ ہیں آگے حضرت ابراہیم کا دین رکھتے تھے پھر آخر بہک کر بت پوجنے لگے ایسے شخص کو مشرک کہتے وہ اپنی ہی راہ حق بتاتے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ نصاریٰ آپ کو منصف جانتے تھے اور یہود کو ظالم کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ سے دشمنی کی اور ہم نے ان کو مانا۔ اللہ فرماتا ہے کہ جب نصاریٰ نے غلبہ پایا تو مسجد بیت المقدس کو ویران کیا اور یہود کی مسجدیں اجاڑیں، یہود کی ضد سے یہ کیا انصاف ہے کہ آدمیوں کی ضد سے اللہ کی مسجدیں ویران کریں اور فرماتا ہے کہ یہ بھی لائق نہیں کہ اس ملک میں حاکم رہیں آخر اللہ نے وہ ملک شام مسلمانوں کے ہاتھ لگایا۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یہ بھی یہود اور نصاریٰ کا جھگڑا تھا کہ ہر کوئی اپنے قبلے کو بہتر بتاتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ مخصوص ایک طرف نہیں اسکے حکم سے جس طرف منہ کرو وہ متوجہ ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اگلی اُمت جو یہود تھے وہ بھی اپنے نبی سے یہی کہتے تھے جواب کے لوگ کہنے لگے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

تورات میں حضور کے اوصاف

حمیدہ : انا ارسلناك بالحق بشیرا

حضرت عطاء بن یسارؓ تابعی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضؓ سے ملا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف توراۃ میں کیا بیان کئے گئے ہیں انہوں نے جواب دیا، آپ کے جو اوصاف قرآن کریم میں ہیں۔ وہی تورات میں ہیں۔ یعنی یاایھا النبی انا ارسلناك شاھدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین وانت عبدی ورسولی سمیتك المتوکل۔ لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضه حتی یقیم به الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا الله فیفتح به اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا۔ اے نبی! ہم نے تم کو حق کی گواہی دینے والا۔ خوشخبری دینے والا، ہوشیار کرنے والا اور امی قوم کی پناہ، بنا کر بھیجا ہے، اے نبی تم میرے بندہ ہو اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ

خوشی اور ڈر سنانے کو، اور تجھ سے پوچھ نہیں دوزخ والوں کی ف ۱ ۞ اور ہرگز

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ

راضی نہ ہوں گے تجھ سے یہود اور نصاریٰ، جب تک تابع نہ ہو تو ان کے دین کا۔ تو کہہ،

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ بَعْدَ

جو راہ اللہ دکھاوے وہی راہ ہے۔ اور کبھی چلا تو ان کی پسند پر، بعد اس علم کے

الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا

جو تجھ کو پہنچا، تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنیوالا اور

نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ

نہ مددگار ۞ جن کو ہم نے دی ہے کتاب، وہ اس کو پڑھتے ہیں، جو حق ہے پڑھنے کا۔

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ ع

وہ اس پر یقین لاتے ہیں۔ اور جو کوئی منکر ہوگا اس سے، سو انہیں کو نقصان ہے ف ۲ ۞

يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ

اے بنی اسرائیل : یاد کرو احسان میرا، جو میں نے تم پر کیا۔ اور وہ کہ

فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ

بڑا کیا تم کو سارے جہان پر ۞ اور بچو اس دن سے، کہ کام نہ آوے کوئی شخص کسی شخص

نَّفْسٍ شَـيْــــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ

کے ایک ذرہ، اور نہ قبول ہو اس کی طرف سے بدلا، اور نہ کام آوے اس کو سفارش اور نہ ان کو

يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَـمَّهُنَّ ۭ قَالَ

مدد پہنچے ۞ اور جب آزمایا ابراہیم کو اسکے رب نے کئی باتوں میں، پھر اس نے وہ پوری

اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ

کیں۔ فرمایا، میں تجھ کو کرونگا سب لوگوں کا پیشوا۔ بولا اور میری اولاد میں بھی۔ کہا، نہیں پہنچتا

عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ

میرا قرار بے انصافوں کو ف ۳ ۞ اور جب ٹھہرایا ہم نے یہ گھر کعبہ، اجتماع کی جگہ لوگوں کی اور

وقف منزل

ع ۹ ۱۴ ۱۴

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) متوکل رکھا (خدا پر اعتماد کرنے والا) تم نہ بدزبان ہو، نہ سخت دل ہو، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہو۔ اور نہ برائی کا جواب برائی سے دینے والے ہو۔ تم معاف کرنیوالے ہو اور درگذر کرنے والے ہو، اللہ تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک کہ ان کے ذریعے ٹیڑھے دین کو سیدھا نہ کردے اور کلمۂ وحدت کا اقرار نہ کرلیں اور اندھی آنکھیں کھل نہ جائیں اور بہرے کان سننے نہ لگ جائیں اور زنگ آلود دل صاف نہ ہو جائیں حضرت عطا کہتے ہیں کہ میں نے اسکے بعد حضرت کعب رض سے پوچھا تو انہوں نے یہی جواب دیا۔ امام بخاری رح نے یہ حدیث دو جگہ روایت کی ہے۔ کتاب البیوع اور کتاب التفسیر میں (ابن کثیر رح جلد ۱ ص ۱۶۲) قرآن کریم نے ان اوصافِ حسنہ اور اخلاق حمیدہ کو خلق عظیم رحمۃ للعالمین کے جامع عنوانات میں بیان کیا ہے

(حاشیہ صفحہ ھذا)

فوائد ف ۱ یعنی تجھ پر الزام نہیں کہ ان کو مسلمان کیوں نہ کیا۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی یہود میں کم لوگ با انصاف بھی تھے کہ اپنی کتاب کو پڑھتے تھے سمجھ کر وہ اس قرآن پر ایمان لائے ایک ان کے عالم تھے۔ عبداللہ بن سلام ان کے ساتھ کئی اور بھی مسلمان ہوئے۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ بنی اسرائیل بہت مغرور اس پر تھے کہ ہم اولاد ابراہیم میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو وعدہ دیا کہ نبوت اور بزرگی تیرے گھر میں رہے گی اور ہم ابراہیم کے دین پر ہیں اور اس کا دین ہر کوئی مانتا ہے اب اللہ تعالیٰ ان کو سمجھاتا ہے۔ اللہ کا وعدہ ابراہیم کی اولاد کو ہے جو نیک راہ پر چلیں اور اسکے دو بیٹے تھے پیغمبر ایک مدت اسحاق کی اولاد میں بزرگی رہی، اب اسمٰعیل کی اولاد میں پہنچی اور اس کی دعا ہے دونوں کے حق میں اور فرماتا ہے کہ دین اسلام ہمیشہ ایک ہے سب پیغمبر اور سب امتیں اسی پر گذری ہیں وہ یہ کہ جو حکم اللہ بھیجے پیغمبر کے ہاتھ سو قبول کرنا۔ اب مسلمان ہیں اسی راہ پر اور تم اس سے پھرے ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۲۱) شاہ صاحب رح نے اہل کتاب سے یہود کے نیک لوگ مراد لئے ہیں اور مفسرین نے اہل کتاب کے دونوں طبقوں (یہود و نصاریٰ) کے صالح افراد مراد لئے ہیں، کیونکہ حضرت قتادہ رح تابعی کا یہی قول ہے کہ ہم الیہود والنصارٰی (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۶۳) نصاریٰ میں یہود سے زیادہ نیک لوگ موجود تھے۔ جو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (المائدہ ۸۲، ۸۳) میں جن کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ صالحین اہل کتاب اپنی آسمانی کتاب توراۃ و انجیل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَمْنًا ۖ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

پناہ ۔ اور کر رکھو، جہاں کھڑا ہوا ابراہیم، نماز کی جگہ ۔ اور کہہ دیا ہم نے ابراہیم

وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ

اور اسمٰعیل کو، کہ پاک رکھو گھر میرا واسطے طائف والوں کے، اور اعتکاف والوں کے، اور رکوع

السُّجُودِ ﴿١٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ

اور سجدہ والوں کے ٭ اور جب کہا ابراہیم نے، اے رب! کر اس کو شہر امن کا، اور روزی دے

أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ قَالَ

اسکے لوگوں کو میوے، جو کوئی ان میں یقین لاوے اللہ پر، اور پچھلے دن پر ۔ فرمایا اور جو

وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَ

کوئی منکر ہے، اس کو بھی فائدہ دوں گا تھوڑے دنوں، پھر اس کو قید کر بلاؤں گا دوزخ کے عذاب میں ۔ اور

بِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٢٦﴾ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ

بری جگہ پہنچ ہے ٭ اور جب اٹھانے لگا ابراہیم، بنیادیں اس گھر کی، اور

إِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾

اسمٰعیل ۔ اے رب قبول کر ہم سے ۔ تو ہی ہے اصل سنتا جانتا ٭

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

اے رب! اور کر ہم کو حکمبردار اپنا اور ہماری اولاد میں بھی ایک امت حکمبردار اپنی،

وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾

اور جتا ہم کو دستور حج کرنے کے اور ہم کو معاف کر ۔ تو ہی ہے اصل معاف کرنے والا مہربان ٭

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

اے رب ہمارے! اور اٹھا ان میں ایک رسول انہیں میں کا، پڑھے ان پر تیری آیتیں، اور سکھاوے اُن کو کتاب

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَن

اور پکی باتیں، اور ان کو سنوارے ۔ تو ہی ہے اصل زبردست حکمت والا ٭ اور کون پسند

يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ

نہ رکھے دین ابراہیم کا ۔ مگر جو بے وقوف ہو اپنے جی سے ۔ اور ہم نے اس کو خاص کیا ہے

بقیہ صفحہ گذشتہ) کو نیک نیتی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اور ان میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھ کر آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ امام قتادہ رح کا ایک قول یہ ہے کہ اس آیت سے صحابہ کرام مُراد ہیں کیونکہ حضرت عمر رض یتلونہ حق تلاوتہ کا یہ مطلب بیان کرتے تھے کہ تلاوت کتاب کا حق یہ ہے اذا مر بذکر الجنة سأل الله الجنة واذا مر بذکر النار تعوذ بالله من النار تلاوت کرنیوالا جب جنت کے تذکرے پر پہنچے تو اس کی دعا کرے اور جب جہنم کا ذکر آئے تو اس سے پناہ طلب کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں تلاوت کتاب کا حق یہ ہے کہ اسکے حلال کو حلال جانے اور حرام کو حرام سمجھے اور اس میں اپنی رائے سے ردّ و بدل نہ کرے۔ (بحوالہ ایضاً ۲)
خدا نے حضرت ابراہیم ع سے امامت کے منصب کا وعدہ فرمایا، حضرت ابراہیم ع نے کہا۔ خداوندا! یہ نعمت میری اولاد کو بھی ملے گی؟ جواب آیا۔ ابراہیم ع، نہیں بے انصاف اس سے محروم رہیں گے۔

حاشیہ صفحۂ ھٰذا

تشریح ۱۲۶ اسکے بعد جب حضرت ابراہیم ع نے اپنی اولاد کے لئے رزق و روزی کی دعا کی تو اس میں صرف ایمان والوں کا ذکر کیا، خدا کیطرف سے اس کا جواب آیا کہ ابراہیم ع! دنیا کی روزی میں فرمانبرداری اور نافرمانی کا کوئی سوال نہیں۔ یہ سب کو ملے گی البتہ کفر کرنیوالوں کو آخرت میں اپنے کفر کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اکبر الٰہ آبادی مرحوم نے اسی پر کہا ہے ؎ کفر و ایمان کی تفریق نہیں فطرت میں
یہ وہ نکتہ ہے جسے میں بھی بمشکل سمجھا۔
اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص یا کسی قوم کو دنیا کا عیش فراخی کے ساتھ مل رہا ہو تو یہ اس بات کی علامت نہیں کہ اسے مالک الملک کی رضامندی اور خوشنودی بھی حاصل ہے۔ امتحان کے طور پر وہ مالک حقیقی اپنے باغیوں کو بھی عارضی خوشحالی عطا کر دیتا ہے ایحسبون انما نمدھم بہ (مؤمنون ۵۵) یہی بات کہی گئی ہے، حضرت ابراہیم ع نے اپنی دعا ۱۲۹ میں نبوت کے تین منصب بیان فرمائے ۱۔ تلاوت ۲۔ تعلیم ۳۔ تزکیہ۔ یہ تبلیغ و اصلاح کے فطری اور طبعی مراتب ہیں یعنی وہ رسول امتی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے کتاب اللہ کی آیات تلاوت کرے اور پھر ان آیات الٰہی اور کتاب آسمانی کا مطلب سمجھائے اور خدا تعالیٰ کی مُراد اور اس کا منشاء بتائے اور ساتھ ہی عقل و فہم کی باتیں سکھائے اور اس طرح تلاوت و تعلیم کے ذریعہ ان کے اخلاق و اعمال اور ان کے معاشرہ کو سنوارے، اس ترتیب کے لحاظ سے تزکیہ ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی پاکیزگی

ع ۸ ۱۵ ۱۵

فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُ

دنیا میں - اور آخرت میں نیک ہے ۞ جب اس کو کہا اسکے

رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ

رب نے حکمبردار ہو - بولا ، میں حکم میں آیا جہان کے صاحب کے ۞ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے

بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ

بیٹوں کو ، اور یعقوب - اے بیٹو ! اللہ نے چن کر دیا ہے تم کو دین ، پھر نہ مریو

إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

مگر مسلمانی پر ۞ کیا تم حاضر تھے ؟ جس وقت پہنچی یعقوب کو

الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ۖ قَالُوا نَعْبُدُ

موت ، جب کہا اپنے بیٹوں کو ، تم کیا پوجو گے بعد میرے ؟ ہم بندگی کریں گے

إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا

تیرے رب، اور تیرے باپ دادوں کے رب کو ، ابراہیم اور اسمٰعیل ، اور اسحٰق ، وہی ایک رب ۔

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ

اور ہم اسی کے حکم پر ہیں ۞ وہ ایک جماعت تھی ، گذر گئی - ان کا ہے جو کما گئے ،

وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾

اور تمہارا ہے جو تم کماؤ - اور تم سے پوچھ نہیں اُن کے کام کی ۞

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

اور کہتے ہیں، ہو جاؤ یہود یا نصاریٰ ، تو راہ پر آؤ - تو کہہ، نہیں ! ہم نے پکڑی راہ ابراہیم کی،

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا

جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا شریک والوں میں ۞ تم کہو ، ہم نے یقین کیا اللہ کو اور جو اُترا ہم پر ، اور جو

أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ

اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اسکی اولاد پر اور جو ملا

مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ

موسیٰ کو اور عیسیٰ کو ، اور جو ملا سب نبیوں کو ، اپنے رب سے ہم فرق نہیں کرتے ایک میں

(حاشیہ صفحۂ گذشتہ) کے مفہوم میں ہوگا اور تلاوت اور تعلیم کا حاصل اور مقصد قرار پائے گا۔ یہ فرائض نبوت دعاءِ ابراہیمی کے علاوہ تین مقام پر اور بیان کئے گئے ہیں ۔ ۱۔ البقرۃ (۱۵۱) میں کما ارسلنا فیکم ۲، آل عمران (۱۶۴) لقد من اللہ ۳۔ جمعہ (۲) ھو الذی بعث فی الامیین ۔ ان آیات میں قرآن کریم نے اپنی طرف سے حضور کی بعثت کا اعلان کیا ہے اور ان تینوں جگہ فرائض کی ترتیب میں تبدیلی کرکے تزکیہ کو تعلیم سے مقدم کر دیا گیا ہے اس تبدیلی میں کیا حکمت ہے ۔ صاحب روح المعانی نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے کہ تبلیغ کی ترتیب طبعی وہی ہے جو دعاءِ ابراہیمی میں قائم کی گئی ہے ، اگر تمام آیات میں وہی ترتیب قائم رکھی جاتی تو یہ سمجھا جاتا کہ یہ تینوں چیزیں مل کر بطور ایک دوا کے ہیں جس طرح کسی نسخہ میں کئی اجزاء ہوتے ہیں مگر انکے مجموعہ کو ایک ہی دواء کہا جاتا ہے ۔ اس خیال کی اصلاح کے لئے تینوں آیتوں میں ترتیب بدل دی اور یہ بتایا کہ یہ تینوں باتیں الگ الگ مستقل طور پر نبوت کے فرائض میں داخل ہیں ۔ صاحب معارف القرآن نے روح المعانی کی اس توجیہ کو اپنے ہاں نقل کیا ہے (معارف القرآن جلد ۸ ص ۴۳۵) فرائض نبوت کی فطری اور طبعی ترتیب کو بدلنے کی اس سے زیادہ واضح اور صاف حکمت یہ ہے کہ قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی دوسرے رسولوں اور دوسری امتوں پر فضیلت ظاہر کرنے کیلئے یہ بتانا چاہتا ہے کہ رسول معظم کی ذات گرامی میں تاثیر اور فیض رسانی کی قوت سب سے زیادہ ودیعت کی گئی ہے اور اسی طرح آپ سے براہِ راست فیض حاصل کرنیوالے مسلمانوں (صحابہ کرام) کو خدا نے تمام امتوں سے زیادہ قبول حق کی صلاحیت سے نوازا ہے ۔ پس جو لوگ آپ کی تلاوتِ قرآن سنکر ایمان لے آئیں گے ۔ دو چار ہی مجلسوں کی صحبت و تربیت سے ان کا باطن حرص و ہوس جیسی اخلاقی ناپاکیوں سے پاک صاف ہو جائیگا ۔ پھر یہ پاک باطن لوگ کسی باطنی رکاوٹ کے بغیر تعلیم رسالت سے اپنے علم و عمل کی تکمیل کرتے رہیں گے محققین نے لکھا ہے کہ تزکیہ کا لفظ قرآن میں عام طور پر باطنی پاکی اور روحانی نشوونما کے مفہوم میں بولا گیا ہے حاصل یہ کہ عام طور پر حضرات انبیاء ایمان والوں کو تیسری منزل میں تہذیب نفس کے جس مقام پر پہنچاتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دوسری منزل ہی میں اس مقام کا اہل بنا دیتے ہیں ۔ مزید تشریح ص ۲۹ پر دیکھو ۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

تشریح تبلیغ میں اتمام حجت کا مسئلہ : مصنف الدین القیم فرماتے ہیں کہ تبلیغ و مؤاخذہ کے مسئلہ پر ترمذی کے درس میں حضرت شیخ الہند نے فرمایا یہ کلیہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جس شخص کو جس درجہ کی تبلیغ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ

ان سب سے ۔ اور ہم اسی کے حکم پر ہیں ⁂ پھر اگر وہ بھی یقین لاویں جس

مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

طرح پر تم یقین لائے ، تو راہ پاویں ۔ اور اگر پھر جاویں ، تو اب وہی

هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

ہیں ضد پر ۔ سو اب کفایت ہے تیری طرف سے ان کو اللہ ۔ اور وہی ہے

الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ

سنتا جانتا ⁂ ہم نے لیا رنگ اللہ کا ۔ اور کس کا رنگ ہے اللہ سے بہتر ؟

صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا

اور ہم اسی کی بندگی پر ہیں ف ⁂ کہہ ، کیا اب تم جھگڑتے ہو

فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

ہم سے اللہ میں ؟ اور وہی ہے رب ہمارا اور رب تمہارا ۔ اور ہم کو عمل ہمارا اور تم کو

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

عمل تمہارا ۔ اور ہم اسی کے ہیں نرے ⁂ کیا تم کہتے ہو ؟

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اس کی اولاد ۔

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ

یہود تھے یا نصاریٰ ۔ کہہ ، تم کو خبر زیادہ ہے یا اللہ کو ؟

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ

اور اس سے ظالم کون ؟ جس نے چھپائی گواہی ، جو تھی اس پاس اللہ کی ۔ اور

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ

اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے ⁂ وہ ایک جماعت تھی ، گذر گئی ۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

ان کا ہے جو کما گئے وہ اور تمہارا ہے جو تم کماؤ ۔ اور تم سے پوچھ نہیں ان کے کام کی ⁂

ع ۱۶ / ۱۲ / ۱۶

(حاشیہ صفحۂ گذشتہ) ہوگی اس سے اسی درجہ کا آخرت میں مؤاخذہ ہوگا شیخ الہند رح کے کلیہ سے التزاماً یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس شخص کو بالکل تبلیغ نہ ہوگی اس سے بازپرس بھی نہ ہوگی اتنی بات یاد نہ رہی کہ حضرت نے خود بھی اس کی تصریح فرمائی تھی یا نہیں۔ بخاری میں معراج کی ایک حدیث کے اندر آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم کے چاروں طرف بچوں کو دیکھا حضرات صحابہ رض نے پوچھا، کیا ان میں مشرکین کے بچے بھی تھے آپ نے فرمایا، اولاد المشرکین۔ ہاں وہ بھی تھے جس حدیث میں آتا ہے کہ مشرکین کی اولاد اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں جائے گی۔ اسے حافظ ابن عبدالبر رح جیسے صاحب بصیرت ناقد نے ضعیف قرار دیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ یہ حدیث قرآنی اصول لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کے خلاف ہے۔ (الدین القیم للعلامۃ گیلانی صفحہ ۲۲۳ تا ۲۶۰) حضرت شاہ ولی اللہ رح نے ابلاغ مبین اور اتمام حجت سے محروم لوگوں کو "اصحاب الاعراف" کہا ہے (حجۃ اللہ جلد اول ص) اور شاہ عبدالعزیز صاحب رح نے اس طبقہ کو اصحاب فترت کے حکم میں رکھا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۴)

حاشیہ صفحۂ ھٰذا

فوائد ف نصاریٰ کے پاس دستور تھا کہ جس کو اپنے دین میں داخل کرتے ایک زرد رنگ بناتے اور اسکے کپڑے بھی رنگ دیتے اور اس پر ڈال بھی دیتے یہ ان کے مقابل فرمایا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱۳۸ ملت ابراہیمی اور شریعت محمدیہ پر قائم رہنے اور دین حق پر پختہ رہنے کو خدائی رنگ اور خدا کی رنگت سے تعبیر کرنا بہترین تعبیر ہے ۱۳۹ مخلصون اسی کے ہیں نرے، یعنی خالص اسی کے ہیں۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ

اب کہیں گے بے وقوف لوگ ، کاہے پر پھر گئے مسلمان

قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ

اپنے قبلے سے ، جس پر تھے ۔ تو کہہ اللہ کی ہے مشرق اور مغرب ۔

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ

چلاوے جس کو چاہے سیدھی راہ ۔ ف۱ اور اسی طرح

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ

کیا ہم نے تم کو اُمّت معتدل ، کہ تم ہو بتانے والے لوگوں پر ،

يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ

اور رسول ہو تم پر بتانے والا ۔ ف۲ اور وہ قبلہ جو ہم نے ٹھہرایا

الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ

جس پر تو تھا ، نہیں مگر اسی واسطے ، کہ معلوم کریں ، کون تابع رہے گا

يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى

رسول کا ۔ اور کون پھر جاوے گا الٹے پاؤں ۔ اور یہ بات بھاری ہوئی ، مگر ان پر جن کو

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ

راہ دی اللہ نے ۔ اور اللہ ایسا نہیں ، کہ ضائع کرے تمہارا یقین لانا

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ

البتہ اللہ لوگوں پر شفقت رکھتا ہے مہربان ۔ ف۳ ہم دیکھتے ہیں پھر پھر جانا

وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ

تیرا منہ آسمان میں ۔ سو البتہ پھیریں گے تجھ کو جس قبلے کی طرف

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ

تو راضی ہے ۔ اب پھیر منہ اپنا طرف مسجد الحرام کے ۔ اور جس جگہ تم ہوا کرو ،

فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ

پھیرو منہ اسی کی طرف ۔ اور جن کو ملی ہے کتاب ، البتہ جانتے ہیں ،

فوائد

ف۱ : حضرت جب مکے سے مدینہ میں آئے ، سوا برس نماز پڑھی ۔ بیت المقدس کیطرف پھر حکم آیا پڑھو کعبے کیطرف تب یہود اور بعضے کچے مسلمان ان کے بہکانے سے شبہے لگے ڈالنے کہ وہ قبلہ تھا سب نبیوں کا اس کو چھوڑنا نشان نبی کا نہیں ، اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا کہ لوگ یوں ہی کہیں گے ۔ ۱۲ ۔ منہ رح

ف۲ : یعنی جس طرح ان دو باتوں میں دیکھا کہ تمہارے پاس ہے پوری بات اور مخالفوں کے پاس ناقص ایک یہ کہ تم سب نبیوں کو مانتے ہو اور یہود اور نصاریٰ کسی کو مانتے ہیں کسی کو نہیں ۔ دوسری یہ کہ تمہارا قبلہ کعبہ ہے ، کہ ابراہیم کے وقت سے مقرر ہوا ہے ۔ ابراہیم ع پیشوا ہے سب کا اور یہود اور نصاریٰ کا قبلہ پیچھے ثابت ہوا ۔ اسی طرح ہر بات میں تم پورے ہو اور امتیں ناقص ان کو حاجت ہے کہ تم بتاؤ اور تم کو حاجت نہیں کہ کوئی امت بتاوے مگر تمہارا نبی ۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ف۳ یعنی تمہارا قبلہ ابراہیم کے وقت سے کعبہ مقرر ہے اور چند روز بیت المقدس ٹھہرایا ایمان آزمانے کو اور اسمیں جو لوگ ایمان پر قائم رہے ان کو بڑا درجہ ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

اُمَّةً وَّسَطًا (۱۴۳) امت معتدل ۔ درمیانی راہ چلنے والی ۔ اعتدال پسند ،

اللہ تعالیٰ شاہ صاحب رح کی قبر کو اپنی رحمت سے لبریز کر دے ۔ کیا خوب توجیہہ فرمائی ، یعنی تم دوسروں کیلئے مشعل ہدایت اور رہنما ہو نہ کہ دوسرے تمہارے لئے رہنما ہیں ۔ تمہارا رہنما اور واجب الاتباع تو صرف تمہارا نبی ہو سکتا ہے

شطر المسجد الحرام اصل قبلۂ عبادت کعبۃ اللہ ہے پھر آسانی کی خاطر قرآن کریم نے مسجد حرام کی سمت رُخ کرنے کا حکم دیا مسجد حرام بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مطاف کے حصّے کو کہا جاتا ہے جو بیت اللہ شریف سے زیادہ وسیع ہے ۔ پھر شطر (سمت جہت) کے لفظ سے اور زیادہ وسعت اور سہولت پیدا کی تاکہ دُور دراز کے رہنے والے مسلمان بآسانی جہت کعبہ کیطرف رُخ کر کے نماز ادا کر سکیں حدیث میں اہل مدینہ کے قبلہ کے متعلق فرمایا گیا ہے ، عَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قبلة (ترمذی عن ابی ہریرہ رض) مدینہ والوں کا قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے یعنی جنوب کی طرف ۔ اب بلادِ بعیدہ کے باشندوں کے لئے بعینہٖ بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کی جستجو کرنا اور اس کے لئے آلات رصدیہ کے ذریعہ تحقیق کی زحمت میں پڑنا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٤﴾

کہ یہی ٹھیک ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں ان کاموں سے جو کرتے ہیں:. ف

وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ

اور اگر تو لائے کتاب والوں پاس ساری نشانیاں، نہ چلیں گے تیرے قبلہ پر - اور تو نہ

أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۗ وَلَئِنِ

مانے ان کا قبلہ - اور نہ ان میں ایک مانتا ہے دوسرے کا قبلہ - اور کبھی تو

اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ

چلا ان کی پسند پر ، بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا - تو بے شک

الظّٰلِمِينَ ﴿١٤٥﴾ اَلَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُونَهٗ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمْ ۭ

تو بھی ہے بے انصافوں میں:. جن کو ہم نے دی ہے کتاب، پہچانتے ہیں یہ بات جیسے پہچانتے ہیں اپنے

وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ اَلْحَقُّ مِنْ

بیٹوں کو - اور ایک فرقہ ان میں چھپاتے ہیں حق کو جان کر - :. حق وہی جو تیرا

رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا

رب کہے، پھر تو نہ ہو شک لانے والا. :. اور ہر کسی کو ایک طرف ہے، کہ منہ کرتا

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا ۭ إِنَّ

ہے اس طرف ، سو تم سبقت چاہو نیکیوں میں۔ جس جگہ تم ہو گے ، کر لاوے گا اللہ اکٹھا - بیشک

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

اللہ ہر چیز کر سکتا ہے. ف۲ :. اور جس جگہ سے تو نکلے ، منہ کر طرف مسجد الحرام

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَإِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

کے اور یہی تحقیق ہے تیرے رب کی طرف سے - اور اللہ بے خبر نہیں

عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

تمہارے کام سے :. ف۳ اور جہاں سے تو نکلے ، منہ کر طرف مسجد حرام کے

الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُونَ

اور جس جگہ تم ہوا کرو ، منہ کرو اسی کی طرف . کہ نہ رہے لوگوں کو تم سے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) غیر ضروری ثابت ہوتا ہے. علماء کرام نے وضاحت کی ہے کہ جب تک نمازی کا رُخ جہت قبلہ کے بالکل مخالف نہ ہو اس وقت تک نماز درست ہو جاتی ہے اور ریاضی کے حساب سے ۴۴ ڈگری تک بھی اگر نمازی دائیں یا بائیں مائل ہو جائے تب بھی جہت قبلہ فوت نہیں ہو گی۔ ہاں جو شخص مسجد حرام میں موجود ہو یا کسی بلند مقام سے بیت اللہ کو دیکھ رہا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا رُخ خاص بیت اللہ کے محاذات میں ہو۔ اس شخص کے سامنے اگر بیت اللہ کا کوئی حصہ بھی نہ رہے گا تو اس کی نماز نہ ہو گی۔

فوائد

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

ف۱ جب تک بیت المقدس کی طرف نماز تھی تو حضرتؐ کا دل چاہتا تھا کعبہ کو۔ نماز میں آسمان کیطرف نگاہ کرتے شاید فرشتہ حکم لاتا ہو کعبے کی طرف کا۔ پھر یہ آیت اتری تب سے کعبہ مقرر ہوا۔ ۱۲. منہ رح

ف۲ یعنی یہ ضد کرنی کہ ہمارا قبلہ بہتر یا تمہارا عبث ہے بہتری اسی کو جو نیکیوں میں زیادہ ہر امت کو ایک ایک قبلہ کا حکم دیا تھا آخر سب کو ایک جگہ جمع ہونا ہے ۱۲. منہ رح ف۳ اور مسجد الحرام کہتے ہیں مکے کی مسجد کو حرام کے معنے جس جگہ بند رہنا چاہیئے اس مکان میں کئی باتیں منع ہیں۔ آدمی کو مارنا اور جانور کو ستانا اور درخت اور گھاس اکھاڑنا اور پڑا مال اٹھانا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں یعنی یہ ضد کرنی کہ ہمارا قبلہ بہتر ہے یا تمہارا عبث ہے بہتری اسی کی ہے جو نیکیوں میں زیادہ ہو. ہر اُمت کو ایک قبلہ کا حکم ہوا تھا۔ آخر سب کو ایک جگہ جمع ہونا ہے. حضرت شاہ صاحب رح کی یہ تفسیر اس مشہور قول کی بناء پر ہے جو عام طور سے لوگوں نے اختیار کیا ہے یعنی وَلِكُلٍّ سے ہر امت مُراد ہو اور مطلب یہ ہو کہ ہر اُمت کے لئے اللہ تعالےٰ ایک قبلہ معین کرتا رہا ہے لہٰذا اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام کا قبلہ بھی اس نے کعبہ کو مقرر کر دیا۔

لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

جھگڑنے کی جگہ - مگر جو ان میں بے انصاف ہیں. سو ان سے مت

وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

ڈرو اور ڈرو مجھ سے، اور اس واسطے کہ پورا کروں تم پر فضل اپنا. اور شاید تم راہ پاؤ.

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

جیسا بھیجا ہم نے تم میں رسول، تمہی میں کا، پڑھتا تمہارے پاس آیتیں ہماری،

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا

اور تم کو سنوارتا، اور سکھاتا کتاب، اور تحقیق بات، اور سکھاتا تم کو جو تم نہ جانتے

تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا

تھے - تو تم یاد رکھو مجھ کو. میں یاد رکھوں تم کو. اور احسان مانو میرا اور ناشکری

تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ

مت کرو - ؂ اے مسلمانو! قوت پکڑو ثابت رہنے اور نماز سے.

الصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ

بیشک اللہ ساتھ ہے ثابت رہنے والوں کے ف۱ ؂ اور نہ کہو جو کوئی

يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا

مارا جاوے اللہ کی راہ میں کہ مردے ہیں. بلکہ وہ زندے ہیں. لیکن تم کو

تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَ

خبر نہیں ؂ اور البتہ ہم آزماویں گے تم کو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک

نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾

سے، اور نقصان سے مالوں کے، اور جانوں کے اور میووں کے۔ اور خوشی سنا ثابت رہنے والوں کو ؂

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

کہ جب ان کو پہنچے کچھ مصیبت، کہیں ہم اللہ کا مال ہیں. اور ہم کو اسی کی طرف پھر جانا

رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

ہے - ؂ ایسے لوگ انہیں پر شاباشیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی.

فوائد

ف۱ یہاں سے اشارت ہے کہ جہاد میں محنت اٹھاؤ اور مضبوطی اختیار کرو - ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۵۱)

لغت عربی میں تلاوت کے معنی پیچھے چلنا اور پیروی کرنا ہے. قرآن کریم کی اصطلاح میں اس کے معنی قرآن کریم پڑھنے کے ہیں. قرآن کریم نے اپنی قرأت کے لئے اس خاص لفظ کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ پڑھنے والوں پر یہ واضح رہے کہ قرآن کریم سے پورا فائدہ اٹھانے

کے لئے ضروری ہے کہ اس کے احکام و ہدایات کی پیروی کیجائے اگرچہ اس مقدس کلام کے لفظوں کی صرف تلاوت بھی بڑا اجر و ثواب رکھتی ہے کیونکہ خدا کی اس آخری کتاب نے اپنا نام قرآن بھی رکھا ہے جس کے معنی کثرت سے پڑھنے کے آتے ہیں. آیات، آیت کی جمع ہے لغت میں نشان اور دلیل کے معنی ہیں، قرآن کریم کی اصطلاح میں ہر جملہ اور ہر فقرہ کو بھی آیت کہا گیا ہے. کیونکہ وہ بھی صداقت دین کی دلیل ہے.

تزکیہ زکوٰۃ سے ہے. جس کے دو مفہوم ہیں، پاک کرنا اور نشو و نما کرنا، قرآن کریم کی اصطلاح میں انسان کے باطن کو حرص و ہوس جیسی بری صفات سے پاک کرنا اور اچھی صفات، رحمدلی، صبر، سخاوت اور عفت سے آراستہ کرنا ہے کتاب اور حکمت کے معنی حضرات مفسرین تابعین نے الگ الگ کئے ہیں اور حکمت سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حدیث مراد لی ہے. شاہ صاحب رح نے سورۂ لقمان میں حکمت کی جو تعریف کی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ عقل سے ایسا فیصلہ کرنا جو حق کے مطابق ہو. رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ اور آپ کی ہدایات قولی اور فعلی کا حاصل بھی یہی ہے. اسی لئے حدیث کو وحی خفی کہا جاتا ہے.

حاصل یہ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کتاب الٰہی پڑھ کر سناتے ہیں، اور پھر کلام الٰہی کے خاص محاورات اور مجاز اور استعارات کی توضیح فرماتے ہیں اسی کا نام حدیث و سنت ہے، قرآن کریم یقیناً ایک اصولی قانون اور بنیادی ہدایت کے طور پر ایک مکمل اور جامع کتاب ہے لیکن اسکی اپنی ایک خاص زبان اور خاص محاورات بھی ہیں. جو ہر بلند پایہ کتاب کی خصوصیت ہوتی ہے اس لئے صحابہ کرامؓ باوجود اہل زبان ہونیکے قرآن کو سمجھنے کے لئے کلام رسول اور تعلیم نبوت کے محتاج تھے. صرف ایک مثال پر غور کرو. الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم (الانعام ۸۲) میں عربی لغت کے لحاظ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ

اور وہی ہیں راہ پر - ٭ صفا اور مروہ جو ہیں، نشان ہیں

اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ

اللہ کے، پھر جو کوئی حج کرے اس گھر کا، یا زیارت، تو گناہ نہیں اس کو، کہ طواف کرے ان دونوں

بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

میں - اور جو کوئی شوق سے کرے کچھ نیکی، تو اللہ قدر دان ہے سب جانتا ٭ ف

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ

جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اُتارا، صاف حکم اور راہ کے نشان، بعد اس

بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ

کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں، ان کو لعنت دیتا ہے اللہ

يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا

اور لعنت دیتے ہیں سب لعنت دینے والے ٭ ف۲ مگر جنہوں نے توبہ کی اور سنوارا اور بیان کردیا

فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ

تو ان کو معاف کرتا ہوں اور میں ہوں معاف کرنے والا مہربان۔ ٭ جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ

لوگ منکر ہوئے اور مر گئے منکر ہی، ان ہی پر ہے لعنت اللہ کی

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا

اور فرشتوں کی، اور لوگوں کی سب کی- ٭ رہ پڑے اس میں، نہ

يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ

ہلکا ہوگا اُن پر عذاب، اور نہ ان کو فرصت ملے گی، ٭ اور تمہارا رب

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِىْ

اکیلا رب ہے۔ کسی کو پوجنا نہیں اس کے سوا۔ بڑا مہربان رحم والا۔ ٭ آسمان

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ

اور زمین کا بنانا، اور رات دن کا بدلتے آنا، اور کشتی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

سے ظلم کے معنی زیادتی کرنے کے ہیں۔ اس آیت کو سن کر صحابہ کرام گھبرا اٹھے، اور عرض کیا کہ ہم میں کون ایسا ہے جس سے زیادتی اور گناہ سرزد نہ ہوا ہو، تو پھر ہم میں سے امن اور ہدایت کا کون مستحق ہو سکتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا، نہیں قرآن کی مُراد ظلم سے شرک ہے۔ دیکھو دوسری جگہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ فرمایا گیا ہے۔ یہ تعلیم کتاب یعنی کتاب کی حقیقی مراد بتانا، اسی تعلیم نبوت اور علوم نبوت کو حکمت کہا گیا ہے، یہ حکمت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت سے اکابر صحابہ کے اندر پیدا ہوئی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (حم السجدۃ ۶، ۳۰) کی تفسیر کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ بتاؤ! استقامت سے کیا مُراد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایمان لانے کے بعد کوئی گناہ نہ کرے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ایمان بالتوحید کے بعد شرک کا ارتکاب کرے۔ یہ مطلب ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے استقامت کی تفسیر توحید پر قائم رہنے اور شرک نہ کرنے سے کی اور یہ تفسیر رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تفسیر کی روشنی میں کی جو الانعام ۸۲ میں حضورؐ سے منقول ہے۔ حافظ ابن قیم رحؒ نے بڑی تفصیل سے بتایا۔ ہے کہ قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے صحابہ کرامؓ کو حضورؐ سے قدم قدم پر سوال کرنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ ۱۰ اعلام الموقعین جلد ۲ صہ ۳۲ تا ۳۴

تشریح

صَلَوات (۱۵۷)

"شاباشیں" شاد باش کا مخفف ہے اُردو میں بھی یہ لفظ حوصلہ افزائی اور تحسین کے لئے بولا جاتا ہے

حاشیہ صفحہ ھذا

فوائد

ف صفا اور مروہ دو پہاڑ ہیں۔ مکے کے شہر میں عرب کے لوگ حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے ہمیشہ حج کرتے رہے ہیں لیکن کفر کے وقت میں اکثر غلطیاں پڑگئیں تھیں ان دو پہاڑوں پر دو بُت دَھرے تھے۔ حج میں وہاں بھی طواف کرتے تھے۔ جب لوگ مسلمان ہونے جانا کہ یہ بھی کفر کی غلطی تھی۔ اب وہاں نہ جانا چاہیئے اس پر یہ آیت اُتری۔ ۱۲ معہ رحہ ف۲ یہ اُن کے حق میں ہے جن کو علم خدا کا پہنچا اور غرض دنیا کے واسطے چھپا رکھا۔ ۱۲ منہ رحہ

ع ۱۹ ۱۱ ۲

الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

جو لے کر چلتی ہے دریا میں، جو چیزیں کام آویں لوگوں کو۔ اور وہ جو اللہ نے اُتارا

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ

آسمان سے پانی، پھر جلایا اس سے زمین کو مر گئے پیچھے،

بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ

اور بکھیرے اس میں سب قسم کے جانور، اور پھیرنا باؤں کا، اور ابر،

الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

جو حکم کا تابع ہے درمیان آسمان اور زمین کے، ان میں نمونے ہیں عقلمند لوگوں کو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ

اور بعضے لوگ ہیں، جو پکڑتے ہیں اللہ کے برابر اوروں کو، ان کی محبت رکھتے

كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ

ہیں جیسے محبت اللہ کی۔ اور ایمان والوں کو اس سے زیادہ ہے محبت اللہ کی ف۱ اور کبھی دیکھیں بے انصاف

ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

اس وقت کو، جب دیکھیں گے عذاب، کہ زور سارا اللہ کو ہے، اور اللہ

شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

کی مار سخت ہے۔ جب الگ ہو جاویں جن کے ساتھ ہوئے

اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ

تھے اپنے ساتھ والوں سے، اور دیکھیں عذاب، اور ٹوٹ جاویں ان کے سب طرف کے

قَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا

علاقے، اور کہیں گے ساتھ پکڑنے والے، کاش کہ ہم کو دوسری بار زندگی ہو، تو ہم الگ ہو جاویں

تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ

ان سے، جیسے یہ الگ ہو گئے ہم سے۔ اسی طرح دکھاتا ہے اللہ ان کو کام ان کے، افسوس دلانے

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا

کو۔ اور ان کو نکلنا نہیں آگ سے ف۱۔ اے لوگو! کھاؤ زمین کی

ع ۲۰

فوائد

ف۱ جن کو لوگ پوجتے ہیں سوا اللہ کے اس روز پوجنے والوں کو جواب دیں گے اور ان کی امید سب طرف سے ٹوٹے گی اور افسوس کھاویں گے۔ اس وقت کچھ فائدہ نہیں۔ افسوس کا یہاں سے بت پرستوں کا احوال ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

رِيٰحِ: (۱۶۴) باؤں، ہوائیں، باؤ، پرانی زبان ہے۔ حضرت اسماء بنت یزیدؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک سورۂ بقرہ کی آیت اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور دوسری آیت سورۂ آل عمران کی یہ آیت الٓمّٓ ۙ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حضرت انسؓ کی روایت یہ ہے کہ ان دونوں آیتوں سے زیادہ سرکش شیاطین کے حق میں کوئی دوسری چیز سخت نہیں۔

تشریح ۱۶۵ اور کبھی دیکھیں الخ شاہ صاحبؒ نے حرف لو کو شرطیہ بنایا ہے اور شرط کا ترجمہ بڑا الو کیا ہے۔ لو کبھی تمنا کے مفہوم میں اور کبھی عرض تقلیل اور مصدریہ کے مفہوم میں بولا جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:۔

"و عجب کند بنیند و اگر به بنیند کسانے کہ ستم کردند" لو کو شرطیہ بنایا ہے۔

شاہ رفیع الدین صاحب رح نے لَوْ کو تمنا کے مفہوم میں لیا "کاش کہ دیکھیں وہ لوگ الخ"

مولانا تھانوی رح نے بھی تمنائی بنایا، لکھتے ہیں "کیا خوب ہوتا اگر یہ ظالم الخ" وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا (التوبۃ: ۵۹) میں شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے لَو کو تمنائی بنایا ہے۔ فرماتے ہیں: "اور کیا خوب ہوتا اگر وہ راضی ہوتے" الخ

فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ

چیزوں میں سے، جو حلال ہے ستھرا - اور نہ چلو قدموں پر شیطان کے ، وہ

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ

تمہارا دشمن ہے صریح ؛ ف وہ تو یہی حکم کرے گا تم کو بُرے کام اور بے حیائی ، اور یہ کہ

تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

جھوٹ بولو اللہ پر ، جو تم کو معلوم نہیں ف ؛ اور جو ان کو کہئے چلو اس پر ،

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ

جو نازل کیا اللہ نے کہیں ، نہیں ! ہم چلیں گے اس پر جس پر دیکھا اپنے باپ دادوں کو

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْــــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾

بھلا اگرچہ ان کے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہوں کچھ، نہ راہ کی خبر؟ ف ؛

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ

اور مثال ان منکروں کی ، جیسے مثال ایک شخص کی ، کہ چلاتا ہے ایک چیز کو، جو سنتی

اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾

نہیں مگر پکارنا اور چلانا ، بہرے ، گونگے ، اندھے ہیں سو ان کو عقل نہیں ف ؛

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اے ایمان والو ! کھاؤ ستھری چیزیں، جو تم کو روزی دی ہم نے ، اور

وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١٧٢﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ

شکر کرو اللہ کا ، اگر تم اسی کے بندے ہو - ف یہی حرام کیا

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ

ہے تم پر ، مُردہ اور لہو اور گوشت سور کا ، اور جس پر نام پکارا اللہ کے

اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

سوا کا ۔ پھر جو کوئی پھنسا ہو ، نہ بے حکمی کرتا ہے نہ زیادتی ، تو اس پر نہیں گناہ ۔ اللہ بخشنے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

والا ہے مہربان ف جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ نے کتاب

فوائد

ف عرب کے لوگوں نے دین ابراہیمؑ کئی طرح بگاڑا تھا۔ اول سوائے خدا کے پوجنے لگے تھے اور ان کی نیاز جانور ذبح کرنے لگے کہ وہ مُردار ہوتا ہے۔ اور کفر ہے اور مواشی میں سے کئی چیزیں حرام ٹھہرا لیں جو سورۂ مائدہ اور انعام میں بیان ہے اور گوشت خون حلال سمجھا۔ ان باتوں پر اللہ تعالیٰ ان کو الزام دیتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی مسئلے اپنی طرف سے بنالو۔ جیسے اب بھی بہت غلط العام ٹھہر رہے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی جب معلوم ہوا کہ باپ دادوں کی رسم خلاف حکم خدا کے ہے پھر اس پر نہ چلیئے۔ ۱۲ منہ

ف یعنی ان کافروں کو سمجھانا دلیسا ہے جیسا کوئی جنگل کے جانوروں کو بلاوے سو وہ سوائے آواز کچھ نہیں سمجھتے۔ یہ حال ہے جو شخص کہ آپ علم نہ رکھے اور علم والے کی بات قبول نہ کرے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی مواشی میں اتنی ہی چیزیں حرام ہیں سو جب آدمی بھوک سے مرنے لگے تو یہ بھی معاف ہے بشرطیکہ بے حکمی نہ کرے یعنی نوبت اضطرار کی نہیں پہنچی اور کھانے لگے اور زیادتی بھی نہ کرے قدر ضرورت کھاوے ۱۲ منہ رح

تشریح

۱۷۳ آواز بلند کرنے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے یا اللہ کے نام کیساتھ کسی اور کا نام شریک کیا جائے دوسری شکل یہ ہے کہ جانور کو تقرب کی نیت سے کسی غیر اللہ کے نام زد کر دیا جائے جیسے شیخ سدو کے نام کا مُرغا یا بکرا، تیسری صورت یہ ہے کہ بلا نیت تقرب محض ملکیت کی وجہ سے کسی شخص کے ساتھ منسوب کر دیا جائے مثلاً عبد اللہ کی بکری، یا حافظ جی کا بکرا، چوتھی صورت یہ ہے کہ ایصال ثواب کی غرض سے کسی شخص سے منسوب کر دیا جائے مثلاً اس جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کا ثواب فلاں شخص کو پہنچے جیسے ذبح کرتے وقت یہ کہدینا اَللّٰھُمَّ تقبل منی یا اللھم تقبل من فلان غرض یہ کہ ان تمام صورتوں میں پہلی صورت بالاتفاق حرام ہے کہ ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے اور دوسری صورت کہ تقرب کی نیت سے غیر اللہ سے نامزد کیا جائے۔ خواہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر ہی کہا جائے۔ یہ صورت علمائے محققین کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے اور اس جانور کا گوشت کھانا حرام ہے اور یہی اپنے اکابر کا مسلک ہے البتہ اس زمانہ کے بعض مبتدعین نے علماء

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

اور لیتے ہیں اس پر مول تھوڑا ، وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ

مگر آگ ، اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ قیامت کے دن، اور نہ سنوارے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے ٭ وہی ہیں ، جنہوں نے خرید کی گمراہی ، بدلے

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى

راہ کے ، اور مار بدلے مہر کے ، سو کیا سہار ہے ان کو آگ

النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ

کی ! ٭ یہ اس واسطے کہ اللہ نے اُتاری کتاب سچی ۔ اور جنہوں

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع

نے کئی راہیں نکالیں کتاب میں ، وہ ضد میں دُور پڑے ہیں ف ٭

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

نیکی یہی نہیں، کہ منہ کرو اپنے مشرق کی طرف یا مغرب کی ،

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

لیکن نیکی وہ ہے جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر، اور پچھلے دن پر، اور فرشتوں پر،

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى

اور کتاب پر، اور نبیوں پر ، اور دیوے مال اس کی محبت پر ناتے والوں کو ،

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي

اور یتیموں کو ، اور محتاجوں کو ، اور راہ کے مسافر کو ، اور مانگنے والوں کو، اور گردنیں

الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

چھڑانے میں ۔ اور کھڑی رکھے نماز، اور دیا کرے زکوٰۃ، اور پورا کرنے والے اپنے قرار کو

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ

جب قول کریں ۔ اور ٹھہرنے والے سختی میں اور تکلیف میں ، اور وقت

محققین نے اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس جانور کا گوشت کھانا حرام نہیں تیسری اور چوتھی صورت بالاتفاق جواز کی ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد

ف یہود نے اپنی کتاب میں سے پیغمبر آخرالزمان کی صفت چھپا ڈالی اور بہت آیتوں کے معنے بدل ڈالے غرض دنیا کے واسطے۔

تشریح (۱۷۴)

توراۃ اور انجیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیشین گوئیاں۔

ف۱ یہود نے اپنی کتاب میں الخ توراۃ اور انجیل میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کئی پیشین گوئیاں موجود ہیں جن میں دو بہت واضح ہیں۔

۱. یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے پہلے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لئے تھی۔ (استثناء ۳۳۔ ۱، ۲، ۳)

۲۱ ع ۹ ۵

علماء یہود نے فاران پہاڑ کے متعلق یہ تحریف کی کہ وہ سینا کے ایک علاقہ کا نام ہے، لیکن علماء اسلام نے توراۃ کے مختلف حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ جس فاران کا ذکر اس پیش گوئی میں موجود ہے وہ مکہ کا کوہ فاران ہے جس پر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب نبوت عطا ہوا۔ کوہ سعیر ناصرہ وشہر (مولد مسیح ع) میں واقع ہے۔ سینا پہاڑ پر حضرت موسیٰ ع کو توراۃ عطا کی گئی۔ اس میں تینوں جلیل القدر رسولوں کی بعثت کی طرف واضح اشارہ کیا گیا ہے۔

۲. انجیل یوحنا باب ۱۴ میں رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان لفظوں میں بشارت دی گئی ہے۔ اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا فارقلیط بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ (۱۴۔ ۱۶) حضرت عیسیٰ کی زبان سریانی آمیز عبرانی تھی۔ فارقلیط عبرانی کا لفظ ہے اور اس کے وہی معنی ہیں جو محمدؐ اور احمدؐ کے ہیں۔ یونانی زبان میں اس کا ترجمہ پیریکلیوطاس کیا گیا اور یہ بھی فارقلیط اور احمد کے ہم معنے ہے لیکن جب مسیحی علما نے یہ دیکھا کہ اس لفظ سے محمد عربی ؐ کی تصدیق نکل رہی ہے تو انہوں نے اس لفظ میں معمولی سی لفظی تحریف کر کے اسے پیریکلیطاس کر دیا جس کے معنی تسلی دہندہ کیا جاتا ہے۔ علماء اسلام نے اس لفظ کی تحقیق پر مسیحی علماء سے سینکڑوں برس مناظرہ کیا ہے اور قدیم عیسائی علماء کی تحریروں سے یہ ثابت کیا کہ اصل لفظ پیریکلیوطاس ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ ؑ کی زبان

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ١٧٧؁
لڑائی کے ۔ وہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے ۔ اور وہی بچاؤ میں آئے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰي ۭ
اے ایمان والو! حکم ہوا تم پر بدلا برابر مارے گیوں میں۔

اَلْحُــرُّ بِالْحُــرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْـثٰى بِالْاُنْـثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ
صاحب کے بدلے صاحب اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ۔ پھر جس کو معاف ہوا

لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّـبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ
اس کے بھائی کی طرف سے کچھ ایک، تو چاہیئے مرضی پر چلنا موافق دستور کے، اور پہنچانا اس کو

بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ
نیکی سے۔ یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کی طرف سے، اور مہربانی۔ پھر جو کوئی

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ١٧٨؁ وَلَكُمْ فِي
زیادتی کرے بعد اس کے تو، اس کو دکھ کی مار ہے ف۔ اور تم کو قصاص

الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ١٧٩؁
میں زندگی ہے، اے عقلمندو! شاید تم بچتے رہو۔ ف

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ
حکم ہوا تم پر، جب حاضر ہو کسی کو تم میں موت، اگر کچھ

تَرَكَ خَيْرَۨا ښ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
مال چھوڑے کہ دلوا مرے ماں باپ کو، اور ناتے والوں کو،

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُتَّقِيْنَ ١٨٠؁ۭ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ
دستور سے، ضرور ہے پرہیزگاروں کو ف۔ پھر جو کوئی اس کو بدلے،

بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَي الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ
بعد اس کے کہ سن چکا، تو اس کا گناہ انہیں پر، جنہوں نے بدلا۔

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ١٨١؁ۭ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ
بےشک اللہ ہے سنتا جانتا ف۔ پھر جو کوئی ڈرا دلوانے والے کی

عبرانی تھی۔ یہ لفظ یونانی ہے پھر آپ کی زبان پر یونانی لفظ کیسے جاری ہوا (خطبات احمدیہ، منقول از مسٹر گاڈفری ہگنس)

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف صاحب کے بدلے صاحب اور غلام کے بدلے غلام۔ اسی طرح عورت۔ یعنی ہر صاحب دوسرے صاحب کے برابر ہے۔ ہر غلام دوسرے غلام کے برابر ہے۔ اشراف اور کمذات کا فرق نہیں۔ دولت مند اور فقیر کا فرق نہیں جیسے کفر میں معمول ہو رہا تھا۔

فائدہ: جس کو معاف ہوا یعنی مقتول کے وارث اگر قصاص موقوف کر کر مال پر راضی ہوں تو قاتل کو چاہیئے کہ ان کو راضی کرے اور منت اٹھا کر خون بہا پہنچائے۔

فائدہ: یہ آسانی ہوئی یعنی اگلی امت پر قصاص ہی مقرر تھا اس امت پر معاف کرنا اور مال پر صلح کرنی بھی ٹھہری۔

فائدہ: پھر جو کوئی زیادتی کرے یعنی صلح کر کر مبلغ خون بہا لے کر پھر مارنے کا قصد کرے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی حاکموں کو چاہیئے کہ قصاص دلانے میں قصور نہ کریں تاکہ آئندہ خون بند ہو ۱۲ منہ

ف کفر کی رسم میں مرنے کے وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے۔ اولاد میں بھی فقط بیٹا۔ سو اول اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی۔ پر مردے کو مقرر ہوا کہ ماں باپ کو اور ملنے والوں کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جائے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی اگر مردہ کہہ مرا تھا، پر دینے والوں نے نہ دیا تو مرنے پر گناہ نہیں وہی ہیں گنہگار۔ ۱۲ منہ رح

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ (۲)

صاحب کے بدلے صاحب، غلام کے مقابلہ میں بولا گیا ہے، بمعنی آزاد اور صاحب اختیار، غلام بے اختیار۔ وَصِيَّةٌ، (۴) دلوا مرے، دینے کی ہدایت کرے۔

جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط

طرف داری سے یا گناہ سے، پھر ان میں صلح کروا دی، تو اس پر گناہ نہیں۔ البتہ

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ بخشنے والا ہے مہربان ف۱ ؁ اے ایمان والو!

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

حکم ہوا تم پر روزے کا، جیسے حکم ہوا تھا تم سے اگلوں پر،

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط

شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ ف۲ ؁ کئی دن ہیں گنتی کے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو، یا سفر میں ؁ تو گنتی

مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ

چاہیئے اور دنوں سے۔ اور جن کو طاقت ہے، تو بدلا چاہیئے ایک فقیر

طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ط

کا کھانا۔ پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی، تو اس کو بہتر ہے

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

اور روزہ رکھو، تو تمہارا بھلا ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو ف۳ ؁

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ

مہینہ رمضان کا، جس میں نازل ہوا قرآن، ہدایت واسطے لوگوں کے۔ اور

مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ

کھلی نشانیاں راہ کی، اور فیصلہ۔ پھر جو کوئی پاوے تم میں یہ مہینہ، تو اس کو روزہ رکھے، اور جو

كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

کوئی ہو بیمار، یا سفر میں، تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے۔ اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی،

وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ

اور نہیں چاہتا تم پر مشکل۔ اور اس واسطے کہ پوری کرو گنتی اور بڑائی کرو اللہ کی اس پر کہ

فوائد

ف۱ یعنی کسی نے دیکھا کہ مردہ بے انصافی سے دلوا گیا اولاد کو بہت تھوڑا بچا۔ تو اوروں کو سمجھا کر صلح کرا دے۔ ایسا بدلنا گناہ نہیں۔

فائدہ: اول اللہ صاحب نے یہ حکم فرمایا تھا۔ بعد اس کے سورہ نساء میں آیت ہے اس میں وارثوں کے حصے آپ ہی ٹھہرا دیئے اب مُردے کا دلوانا موقوف ہوا۔

ف۲ یعنی روزے سے سلیقہ آجاوے جی روکنے کا تو ہر جگہ روک سکو۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ اول یہی حکم تھا کہ مریض و مسافر چاہیں تو پھر قضا کر لیں اور جن کو طاقت ہے یعنی بے عذر ہیں وہ چاہیں کہ پھر قضا کریں تو بالفعل ہر روزے کے بدلے ایک فقیر کو کھلائیں اور تو بھی بہتر ہے روزہ ہی رکھیں۔ پھر اس کے بعد جو آیت اُتری۔ اس میں فقط مریض و مسافر کو رخصت ملی قضا کی اور کسی کو نہیں۔

۱۲۔ منہ رح

تشریح

(فائدہ نمبر۳)
ایک فقیر کو کھانا الخ۔ ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ یا اس کی قیمت دی جائے یا صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے۔
صدقۂ فطر کی مقدار احتیاطاً دو سیر گیہوں ہے۔ شرعی مسافر وہ ہے جو ۴۸ میل کے سفر کا ارادہ کرے۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۱۸۵) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ

تم کو راہ بتائی اور شاید تم احسان مانو وٹ اور جب تجھ سے پوچھیں بندے میرے مجھ کو تو میں نزدیک ہوں ،

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ

پہنچتا ہوں پکارنے کی پکار کو ، جس وقت مجھ کو پکارتا ہے تو چاہیئے کہ حکم مانیں میرا ، اور یقین لاویں مجھ پر ، شاید

یَرْشُدُوْنَ (۱۸۶) اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ

نیک راہ پر آویں ؛ ول حلال ہوا تم کو روزے کی رات میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے ۔ وہ

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی ۔ اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے ۔ سو معاف

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا

کیا تم کو ، اور در گذر کی تم سے ، پھر اب ملو ان سے ، اور چاہو جو

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ

لکھ دیا اللہ نے تم کو ۔ اور کھاؤ اور پیو ، جب تک کہ صاف نظر آوے تم کو دھاری سفید

مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَلَا

جدا دھاری سیاہ سے فجر کی ۔ پھر پورا کرو روزہ رات تک ۔ اور نہ

تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

لگو ان سے جب اعتکاف بیٹھے ہو مسجدوں میں ۔ یہ حدیں باندھی ہیں اللہ کی ۔

تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ (۱۸۷)

سو ان کے نزدیک نہ جاؤ ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ اپنی آیتیں لوگوں کو ، شاید وہ بچتے رہیں وٹ ؛

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَی الْحُكَّامِ

اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق ، اور نہ پہنچاؤ ان کو حاکموں تک ، کہ

لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۱۸۸) ع

کھا جاؤ کاٹ کر لوگوں کے مال میں سے مارے گناہ کے ، اور تم کو معلوم ہے ۔ وٹ ؛

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ

تجھ سے پوچھتے ہیں چاند کا نیا نکلنا ۔ تو کہہ ، یہ وقت ٹھہرے ہیں واسطے لوگوں کے اور واسطے حج کے

فوائد

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا مہینہ اسی سے ٹھہرا کہ اس میں اترا قرآن ۔ پس قرآن کی خدمت اس مہینے میں اول چاہیئے ۔ اسی سبب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تقید کیا تراویح کا اور آپ چند روز جماعت کرکر پھر نہ کروائی کہ قرآن میں اشارات ہیں صریح ۔ فرض نہ ہو جاوے ۔ ۱۲ منہ رح ۔ ف۲ اوپر کی آیت میں فرمایا کہ بڑائی کرو اللہ کی یعنی عید کے دن جو تکبیر کہتے ہیں باواز بلند اس واسطے دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ دور نہیں اور بلند آواز اور فائدہ کے واسطے ہے ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا کہ ہمارا رب دور ہے تو ہم اس کو پکاریں یا نزدیک تو ہم آہستہ بات کہیں اس پر یہ آیت اتری ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ جب روزہ فرض ہوا تو مسلمان سارے رمضان میں عورت کے پاس نہ جاتے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر نہ کھاتے اس بیچ میں بعضے شخص نہ رہ سکے ۔ پھر حضرت کے پاس عرض کیا ۔ تب یہ آیت اتری ۔ یعنی تم اپنی چوری کرتے تھے اللہ نے منع نہ کیا اور کھانا صبح تک رخصت ہے جب دھاری سفید پڑے وہی صبح صادق ہے اور جب تک روشنی اونچی نہ رہے ستون سی وہ صبح کاذب ہے مگر اعتکاف میں رات دن عورت کے پاس نہ جائے ۱۲ منہ رح ۔ ف۴ نہ پہنچاؤ حاکموں یعنی کسی کے مال کی خبر نہ دو حاکموں کو یا اپنے مال نہ پہنچاؤ رشوت کہ حاکم کو رفیق کر کر کسی کا مال کھا جاؤ ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ (۱۸۷)

"نہ لگو ان سے" ان کے ساتھ اختلاط نہ کرو ۔ اعتکاف کی حالت میں بیوی کے ساتھ صحبت کرنا اور بوس و کنار کرنا سب حرام ہے البتہ بلا شہوت کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگا سکتا ہے ۔ اسلئے مباشرت سے مباشرت فاحشہ مراد ہوگی ۔ شاہ صاحب رح نے مباشرت کا ترجمہ لغوی کیا ہے ۔ المباشرۃ الزاق البشرۃ بالبشرۃ ، لگو ، لگنے اور چھونے کے معنی دیتا ہے ۔ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ "سو اب ملو ان سے" ، رمضان کی راتوں میں بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا جائز قرار دیا جا رہا ہے ۔ "مباشرت" جماع سے کنایہ ہے ۔ شاہ صاحب رح نے بھی اردو میں ملو کا لفظ لکھا ہے ۔ جو جماع سے کنایہ ہے (۱۸۸) "مارے گناہ کے" یعنی رشوت پہنچانے کی وجہ سے ۔ مارے سبب ، وجہ ، ترجمہ کے الفاظ دوسرے مفہوم کو متعین کر رہے ہیں ۔

ع ۲۳ / ۷

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ

اور واسطے حج کے۔ اور نیکی یہ نہیں کہ گھروں میں آؤ چھت پر سے لیکن نیکی وہی جو کوئی بچتا ہے۔

اتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾

اور گھروں میں آؤ دروازوں سے ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ شاید تم مراد کو پہنچو ف ۞

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور لڑو اللہ کی راہ میں، ان سے جو لڑتے ہیں تم سے، اور زیادتی مت کرو - اللہ نہیں

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَ

چاہتا زیادتی والوں کو ف ۞ اور مارو ان کو جس جگہ پاؤ اور

أَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ

نکال دو ان کو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا، اور دین سے بچلانا مارنے

الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ

سے زیادہ ہے اور نہ لڑو ان سے مسجد الحرام پاس، جب تک وہ نہ لڑیں

فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ

تم سے اس جگہ۔ پھر اگر وہ لڑیں تو ان کو مارو - یہی سزا ہے منکروں کی -

الْكَافِرِينَ ﴿١٩١﴾ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩٢﴾

ف ۞ پھر اگر وہ باز آویں، تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف ۞

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ

اور لڑو ان سے جب تک نہ باقی رہے فساد، اور حکم رہے اللہ کا -

فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٩٣﴾

پھر اگر وہ باز آویں، تو زیادتی نہیں مگر بے انصافوں پر ف ۞

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ

حرمت کا مہینہ مقابل حرمت کے مہینے کے، اور ادب رکھنے میں بدلا ہے۔ پھر جس

عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا

نے تم پر زیادتی کی تم اس پر زیادتی کرو، جیسے اس نے زیادتی کی۔ اور ڈرتے رہو

فوائد

ف۱ لوگوں نے حضرت سے پوچھا کہ کیا سبب ہے چاند ایک حالت پر نہیں رہتا اللہ صاحب نے جواب فرمایا کہ اس پر حال بدلتے رہتے ہیں تاکہ مہینے کی حد ٹھہرے پھر مہینوں سے برس ٹھہرے۔ اس پر خلق کی معاملت اور اللہ کی عبادت کا وقت مقرر ہو۔ عبادت جو برس پر مقرر ہے ایک روزہ ہے جس کا حکم مذکور ہوا دوسری حج ہے اس کا حکم آگے شروع ہوتا ہے۔ کفر کی غلطیوں میں ایک یہ تھا کہ جب گھر سے نکل کر احرام باندھا حج کا۔ پھر کچھ ضرورت ہوئی کہ گھر میں جانا چاہیئے تو دروازے سے نہ جاتے چھت پر چڑھ کر آتے اس کو اللہ نے غلط کیا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ حج کے ساتھ میں یہ مذکور بھی ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے شہر مکہ جائے امان ہے۔ اگر یہاں دشمن کو دشمن پاتا تو بھی کچھ نہ کہتا اور حج کے اول اور آخر تین مہینے ذیقعد اور ذی الحج اور محرم اور چوتھا رجب کہ وہ بھی وقت زیارت تھا۔ یہ چار مہینے وقت امان تھے کہ تمام ملک عرب میں راہیں جاری ہوتیں اور لڑائی موقوف رہتی اللہ تعالیٰ ان کا حکم فرماتا ہے۔ اس بیچ میں اور بھی لڑائی کے حکم اور جہاد کے آداب فرماتا ہے۔ یہ جو فرمایا کہ جو تم سے لڑیں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو، اس کے معنے یہ کہ لڑائی میں لڑکے اور عورتیں اور بوڑھے قصداً نہ ماریے لڑنے والوں کو ماریئے۔ ف۳ یعنی مکہ جائے امان ہے لیکن جب انہوں نے ابتداء کی اور تم پر ظلم کیا اور ایمان لانے پر ستانے لگے کہ یہ مار ڈالنے سے زیادہ ہے اب ان کو امان نہ رہی۔ جہاں پاؤ مارو۔ آخر جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے بھی حکم کیا کہ جو ہتھیار سامنے کرے اسی کو مارو اور باقی سب کو امن دیا۔ ۱۲ منہ رح۔ ف۴ یعنی اس سب پر اگر اب بھی مسلمان ہوں تو تو بہ قبول ہے ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی لڑائی کافروں سے اسی واسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نہ کر سکیں اور حکم اللہ کا جاری رہے۔ اگر تابع ہو کر رہیں تو لڑائی کی حاجت ہی نہیں اور ایمان تو دل پر موقوف ہے۔ زور سے مسلمان کرنے سے کیا حاصل۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

اَلْفِتْنَةُ - (۱۹۲)
دین سے بچلانا، دین سے ہٹانا۔ گمراہ کرنا۔

اللّٰہِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ

اللہ سے۔ اور جان رکھو کہ اللہ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے۔ ف۱ ❀ اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں

اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ

اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں۔ اور نیکی کرو۔ اللہ

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ

چاہتا ہے نیکی والوں کو ف۲ ❀ اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے، پھر اگر

اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ

تم روکے گئے تو جو میسر ہو قربانی بھیجو۔ اور حجامت نہ کرو سر کی،

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ

جب تک پہنچ نہ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔ پھر جو کوئی تم میں مریض ہو، یا اس کو دکھ

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ

دیا اس کے سر نے، تو بدلا دیوے روزے یا خیرات یا

نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

ذبح کرنا پھر جب تم کو خاطر جمع ہو، تو جو کوئی فائدہ لیوے عمرہ ملا کر حج کے

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ

ساتھ، تو جو میسر ہو قربانی پہنچا دے۔ پھر جس کو پیدا نہ ہو، تو روزہ تین دن کا

اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ

حج کے وقت میں، اور سات دن جب پھر کر جاؤ۔ یہ دس ہوئے

كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَھْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ

پورے۔ یہ اس کو ہے جس کے گھر والے نہ ہوں رہتے مسجد الحرام

الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع

پاس۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ ف۳ ❀

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ

حج کے کئی مہینے ہیں معلوم، پھر جس نے لازم کر لیا ان میں حج، تو بے پردہ ہونا نہیں

فوائد

ف۱ یعنی اگر کوئی کافر ماہ حرام کو مانے کہ اس مہینے میں وہ تم سے نہ لڑے۔ تو تم بھی اس سے نہ لڑو۔ اور مکے کے لوگ اسی ماہ میں ظلم کرتے رہے مسلمانوں پر۔ پھر مسلمان ان سے کیوں قصور کریں۔ بلکہ سفر حدیبیہ میں ماہ ذیقعدہ تھا۔ عمرے کو حضرت گئے اور کافر لڑنے کو موجود ہوئے۔ یہ آیت اسی واسطے اتری کہ مسلمان خطرہ کرتے تھے کہ اگر ماہِ حرام ہیں کافر لگیں لڑنے تو ہم کیا کریں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی چھوڑ کر جہاد نہ بیٹھو۔ اسی میں تمہارا ہلاک ہے۔

ف۳ یہاں سے حکم حج کے ہیں۔ حج کے طریق یہ کہ احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات میں حاضر ہو پھر وہاں سے چلے تو رات رہے مشعر الحرام میں۔ پھر صبح عید منا میں پہنچ کر کنکر پھینکے اور حجامت کر کر احرام اُتارے۔ پھر مکے میں جا کر طواف کرے۔ پھر صفا اور مروہ کے بیچ دوڑے پھر منیٰ میں آوے تین دن رہے۔ ہر روز کنکر پھینکے۔ پھر مکے جا کر طواف رخصت کرے اور چلا جائے اور عمرے کے طریق یہ کہ احرام باندھے جن دنوں چاہے طواف کعبہ کرے اور صفا اور مروہ کے بیچ دوڑے پھر حجامت کر کر احرام اُتارے اور حج اور عمرے میں قربانی ضرور نہیں مگر کسی سبب سے۔ یہاں حق تعالیٰ نے تین سبب فرمائے۔ ایک یہ کہ احرام کر کر شخص روکا گیا۔ مرض سے یا دشمن سے تو کسی کے ہاتھ قربانی بھیج دیوے جب مکے میں قربانی ذبح ہو تب یہ احرام سے نکلے پہلے حجامت نہ کرے۔ دوسرا یہ کہ آزار سے یا سر کے بالوں سے عاجز ہو کر احرام میں حجامت کرے تو اس کا بدلہ ہے یا تو قربانی پہنچائے یا تین روزے رکھے۔ یا چھ محتاجوں کو کھلا دے۔ تیسرا یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا نہ کرے۔ ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے۔ تو قربانی ضرور ہے پھر قربانی پیدا نہ ہو تو دس روزے تین حج کے دنوں میں اور سات پیچھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک شخص کو اور ایک اونٹ یا گائے سات شخص کو اور حج اور عمرہ ملنے سے جو قربانی آئے سو مکے کے ساکنوں پر نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح:

حج کی تیسری صورت اصطلاح شرع میں تمتع کہلاتی ہے، عام طور پر اسی صورت میں آسانی کے لئے حج ادا کیا جاتا ہے۔

مع ع ۲۴ ۸

لَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ

عورت سے ، نہ گناہ کرنا . نہ جھگڑا کرنا . حج میں - اور جو کچھ تم کرو گے نیکی . اللہ کو معلوم

اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي

ہو گی - اور خرچ راہ لیا کرو ، کہ خرچ راہ میں بہتر ہے گناہ سے بچنا - اور مجھ سے ڈرتے رہو

الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

اے عقلمندو ! ف کچھ گناہ نہیں تم پر ، کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا .

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪

پھر جب طواف کو چلو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے -

وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

اور اس کو یاد کرو جس طرح تم کو سکھایا - اور تم تھے اس سے پہلے راہ

الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ

بھولے ف۲ ٭ پھر طواف کو چلو جہاں سے سب لوگ چلیں ۔ اور

اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ

گناہ بخشواؤ اللہ سے اللہ ہے بخشنے والا مہربان ف۳ پھر جب پورے کر چکو

مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ

اپنے حج کے کام ، تو یاد کرو اللہ کو . جیسے یاد کرتے تھے اپنے باپ دادوں کو

ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ

بلکہ اس سے زیادہ یاد - پھر کوئی آدمی کہتا ہے ، اے رب ہمارے ! دے ہم کو دنیا میں اور اس کو

فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي

آخرت میں کچھ حصہ نہیں ٭ اور کوئی ان میں کہتا ہے اے رب ہمارے ! دے

الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ٭

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

یہ لوگ ! انہی کو ہے کچھ حصہ اپنی کمائی سے اور اللہ جلد لیتا ہے حساب ٭

فوائد

ف۱ حج کے واسطے احرام باندھنے کا وقت ہے . غرہ شوال سے تا شب عید قرباں اس سے پہلے بہتر نہیں اور حج اور عمرہ لازم کر لینا احرام سے ہے . احرام یہ کہ نیت کرے شروع کرنے کی اور زبان سے کہے . لبیک تمام . پھر جب احرام میں داخل ہوا تو پرہیز رکھے مرد عورت کی صحبت سے اور ہر گناہ سے اور آپس کے جھگڑے سے اور بدن کے بال اتارنے سے اور ناخن تراشنے اور خوشبوئی ملنے سے اور شکار مارنا منع ہوا . اور مرد بدن پر سیلے کپڑے نہ پہنے اور سر نہ ڈھانکے اور عورت کپڑے پہنے اور سر ڈھانکے لیکن منہ پر کپڑا نہ ڈالے اور کفر کی غلطی ایک یہ تھی کہ بغیر خرچ کے حج کو جانا ثواب گنتے تھے اور توکل . مقدور ہوتے ہوئے خرچ نہ لیتے . اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مقدور ہو تو خرچ لے کر جاؤ . بڑا فائدہ یہ کہ سوال نہ کرو . ۱۲ منہ رح

ف۲ گناہ نہیں کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا یعنی حج میں مال تجارت بھی لے جاؤ روزی کمانے کو تو منع نہیں لوگوں نے اس میں شبہ کیا تھا کہ شاید حج قبول نہ ہو اس واسطے فرمایا . ۱۲ منہ رح

ف۳ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکے کے ساکن عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے . حرم کی حد پر کھڑے رہتے سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ چلیں طواف کو تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پر نادم ہو - ۱۲ منہ رح

تشریح !

عرب قبائل میں قریش مکہ فخر و مباہات کے طور پر عرفات میں عام لوگوں کے ساتھ نہیں جاتے تھے قرآن کریم نے قریش کے اس جھوٹے فخر کو ختم کر دیا اور حکم دیا کہ انہیں بھی عام مسلمانوں کے ساتھ عرفات جانا چاہیے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ

اور یاد کرو اللہ کو کئی دن گنتی کے ۔ پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دن میں ،

اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

اس پر نہیں گناہ ۔ اور جو کوئی رہ گیا ، اس پر نہیں گناہ جو کوئی ڈرتا ہے ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے ، اور جان رکھو

اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي

کہ تم اسی کے پاس جمع ہو گے ف۱ ۔ اور بعضے آدمی ہے کہ خوش آوے تجھ کو بات اس کی دنیا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

کی زندگی میں ، اور گواہ پکڑتا ہے اللہ کو اپنے دل کی بات پر ، اور وہ سخت جھگڑالو ہے ۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ

اور جب پیٹھ پھیرے ، دوڑتا پھرے ملک میں کہ اس میں ویرانی کرے ، کھیتیاں اور جانیں ۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ

اور اللہ خوش نہیں رکھتا فساد کرنا ۔ اور جو کہیے ، اللہ سے ڈر ، تو کھینچ لاوے اس کو

بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ

غرور گناہ پر ، پھر بس ہے اس کو دوزخ ۔ اور بری تیاری ہے ف۲ ۔ اور کوئی آدمی

مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ

ہے جو بیچتا ہے اپنی جان ، تلاش کرتا خوشی اللہ کی ۔ اور اللہ شفقت رکھتا ہے

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا

بندوں پر ف۳ ۔ اے ایمان والو ! داخل ہو مسلمانی میں پورے ، اور مت

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ

چلو قدموں پر شیطان کے ۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہے ۔ پھر اگر

زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

ڈگنے لگو ، بعد اس کے کہ پہنچے تم کو صاف حکم ، تو جان رکھو کہ اللہ زبردست ہے

حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ

حکمت والا ۔ کیا لوگ یہی انتظار رکھتے ہیں کہ آوے ان پر اللہ ابر کے سایہ بانوں میں

فوائد

ف۱ ان آیتوں یہ فرمایا کہ کفر کے وقت دستور تھا کہ حج سے فارغ ہو کر تین روز عید کے بعد خوشی کرتے اور بازار لگاتے اور اپنے باپ دادوں کے ساکھے بیان کرتے۔ اب اللہ صاحب نے اس کے بدلے تین روز ٹھہرنا مقرر کیا کہ اللہ کو یاد کرو ان دنوں میں دوپہر کو کنکر پھینکتے ہیں اور ہر نماز کے بعد تکبیر کہتے ہیں اور سوائے نماز ہر وقت اور کوئی چاہے تو دو ہی دن رہ کر رخصت ہو اور تین دن رہے تو بہتر اور یہ فرمایا کہ جن کو رغبت نری دنیا سے ہے۔ وہ آخرت سے محروم ہیں۔ اب حج کا مذکور ہو چکا۔ ١٢ منہ رح

ف۲ یہ حال ہے منافق کا کہ ظاہر میں خوشامد کرے، اور اللہ کو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری بہت محبت ہے، اور جھگڑے کے وقت کچھ کمی نہ کرے اور قابو پاوے تو لوٹ اور مار مچاوے، اور منع کرنے سے اور ضد چڑھے زیادہ گناہ کرے ایک شخص اخنس بن شریق تھا۔ اس نے حضرت سے یہی سلوک کئے تھے۔

ف۳ یہ حال صاحب ایمان کا کہ اللہ کی رضا پر جان دے دے۔ ١٢ منہ رح

تشریح!

ساکھے یعنی کارنامے بیان کرتے تھے قرآن کریم نے اسلاف کے کارناموں کی جگہ ذکر الٰہی کرنے کا حکم دیا۔

(٢٠٧) یہ آیت حضرت صہیب رومی کے ایثار کی تعریف میں نازل ہوئی۔ آپ نے ہجرت کے دوران اپنا سب کچھ چھنوا دیا مگر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ جانے کا ارادہ نہیں چھوڑا اور خالی ہاتھ آقا کے پاس پہنچ گئے، یہی وہ اصحاب محبت (اصحاب صفہ) تھے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ اے نبی تم ساری کائنات سے بے نیاز ہو کر ان جان نثاروں کو مرکز توجہ بنالو۔ (الکہف ٢٨)

٢٠٨۔ سلم خواہ فتح سین کے ساتھ ہو یا کسرۂ سین کے ساتھ ہو۔ دونوں کے معنے انقیاد و اطاعت اور اسلام کے ہیں۔ صحیح تحقیق یہی ہے کافہ کے معنے پورے کئے ہیں۔ یعنی پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور پوری طرح شریعت اسلامیہ کے فرمانبردار بن جاؤ۔ الزل کے اصلی معنی تو پاؤں پھسل جانے کے ہیں مگر یہاں مراد یہ ہے کہ دین حق سے عدول کر جاؤ اور راہِ حق کو چھوڑ دو۔

الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾

اور فرشتے اور فیصل ہووے کام ۔ اور اللہ کی طرف رجوع ہیں سب کام ؔف ۞

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ ۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ

پوچھ بنی اسرائیل سے کتی دیں ہم نے ان کو آیتیں واضح ۔ اور جو کوئی بدل

نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

ڈالے اللہ کی نعمت، بعد اس کے کہ پہنچ چکی اس کو، تو اللہ کی مار سخت ہے ۞

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ

رجھایا ہے منکروں کو دنیا کی زندگی پر اور ہنستے ہیں ایمان والوں سے ،

وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ

اور پرہیزگار ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن ۔ اور اللہ روزی دلوے جس کو چاہے

حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

بے شمار ۞ تھا لوگوں کا دین ایک ۔ پھر بھیجے اللہ نے نبی

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ

خوشی اور ڈر سناتے اور اُتاری ان کے ساتھ کتاب سچی ، کہ فیصل کرے

بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ

لوگوں میں جس بات میں جھگڑا کریں ۔ اور کتاب میں جھگڑا ڈالا نہیں مگر انہوں

اُوْتُوْهُ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى

نے جن کو ملی تھی بعد اس کے کہ ان کو پہنچ چکے صاف حکم ۔ آپس کی

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

ضد سے ، پھر اب راہ دی اللہ نے ایمان والوں کو اس سچی بات کی جس میں وہ جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

اور اللہ چلاوے جس کو چاہے سیدھی راہ ؔف ۞ کیا تم کو خیال ہے ؟

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ

کہ جنت میں چلے جاؤ گے ، اور ابھی تم پر آئے نہیں احوال اُن کے جو آگے ہو چکے تم سے

فوائد

ف یعنی پیغمبر اور خدا پر یقین نہیں لاتے تو اب منتظر ہیں کہ خدا آپ آوے اور ہر کسی کو اس کے عمل کے موافق جزا دلوے۔ ۱۲۰ منہ رح

ف یعنی اللہ نے کتابیں اور نبی متعدد بھیجے۔ اس واسطے نہیں کہ ہر فرقہ کو جدی راہ فرمائی اللہ کے ہاں سے سب خلق کو ایک ہی راہ کا حکم ہے۔ جس وقت اس راہ سے کسی طرف بہکے ہیں۔ اللہ نے نبی بھیجا کہ سمجھاوے اور کتاب بھیجی کہ اس پر چلے جاویں۔ پھر کتاب والے کتاب میں بہکے۔ تب دوسری کتاب کی حاجت ہوتی۔ سب نبی اور سب کتابیں اسی ایک راہ کے قائم کرنے کو آئے ہیں اس کی مثال جیسے تندرست ایک ہے اور مرض بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا ایک دوا اور پرہیز اس کے موافق فرمایا۔ جب دوسرا مرض پیدا ہو، دوسری دوا اور پرہیز اس کے موافق فرمایا۔ اب آخر کی کتاب میں ایسی راہ فرمائی کہ ہر مرض سے بچاؤ ہے۔ یہ سب کے بدلے کفایت ہوئی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

کَمْ ۲۱۱ کتی، کتنی، کتی پرانی زبان ہے، عوام میں اب بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔

تشریح فائدہ نمبر ا: یہ سب کے بدلے کفایت ہوئی آخر دین اسلام اور شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مکمل اور جامع ہونے کی طرف اشارہ ہے اس کی مزید تشریح البقرہ (۱۰۶) کے فائدہ صفحہ ۲۰ اور الشوریٰ فائدہ ۱ صفحہ ۶۲۸ پر دیکھو۔

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ

پہنچی ان کو سختی اور تکلیف ، اور جھڑ جھڑائے گئے ، یہاں تک کہ کہنے لگا رسول ، اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

جو اس کے ساتھ ایمان لائے ، کب آوے گی مدد اللہ کی . سن رکھو امداد اللہ کی نزدیک ہے ؂

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

تجھ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں ؟ تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدے کی ، سو ماں باپ کو

وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا

اور نزدیک ناتے والوں کو ، اور یتیموں کو ، اور محتاجوں کو ، اور راہ کے مسافر کو ، اور جو کرو گے

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ

بھلائی ، سو وہ اللہ کو معلوم ہے ف ؂ حکم ہوا تم پر لڑائی کا ، اور وہ بری لگتی ہے

لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّھُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا

تم کو - اور شاید تم کو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تم کو - اور شاید تم کو خوش لگے ایک

شَـيْـــًٔـا وَّھُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

چیز ، اور وہ بری ہو تم کو - اور اللہ جانتا ہے - اور تم نہیں جانتے ؂ تجھ سے پوچھتے

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ

ہیں مہینے حرام کو ، اس میں لڑائی کرنی - تو کہہ لڑائی اس میں بڑا گناہ ہے - اور روکنا اللہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَھْلِهٖ مِنْهُ

کی راہ سے ، اور اس کو نہ ماننا اور مسجد الحرام سے ، اور نکال دینا اس کے لوگوں کو

اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

وہاں سے ، اس سے زیادہ گناہ ہے اللہ کے ہاں - اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے زیادہ ہے اور وہ تو لگے ہی رہتے ہیں تم سے لڑنے کو

حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ

یہاں تک کہ تم کو پھیر دیں تمہارے دین سے ، اگر مقدور پاویں . اور جو کوئی پھرے گا تم میں اپنے

عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي

دین سے ، پھر مر جاوے گا کفر ہی پر ، تو ایسوں کے ضائع ہوئے عمل ، دنیا

ع ۲۶ ۶ ۱۰

فوائد

ف لوگوں نے پوچھا تھا کہ مالوں میں کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے . جواب میں فرمایا کہ مال کوئی ہو . لیکن جس قدر ٹھکانے پر خرچ ہو . ثواب زیادہ ہے - ۱۲ منہ رح

تشریح

کب آوے گی مدد اللہ کی الخ

حضرات انبیاء کرام اور ان کے رفیقوں کا یہ سوال کسی شک یا کسی بے صبری کے سبب نہ تھا بلکہ نصرت الٰہی کے انتظار کا اظہار تھا جو درحقیقت خدا تعالےٰ کی جناب میں عاجزی کے ساتھ دعا کرنے کی صورت ہے -

دعا و طلب میں بے قراری ، تسلیم و رضا کے خلاف نہیں ، بلکہ حکم الٰہی کے مطابق ہے ۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (اعراف ۵۵)

پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے اور چپکے .

فائدہ :

پکارو ڈر اور توقع سے یعنی اللہ پر دلیر بھی مت ہو . اور ناامید بھی مت ہو .

تشریح آیت (۲۱۵)

اس آیت میں نفلی صدقہ اور خیرات کا تذکرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا درست نہیں ، ماں باپ کی کفالت اصل کمائی میں سے اولاد کے ذمہ واجب ہے .

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان التوبہ (۶۰) میں کیا گیا ہے . تشریح صفحہ (۲۵۳) پر دیکھو .

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾

میں اور آخرت میں اور وہ آگ والے ہیں وہ اس میں رہ پڑے۔ ف ۞

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ

جو لوگ ایمان لائے۔ اور جنہوں نے ہجرت کی۔ اور لڑے اللہ کی راہ

اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾

میں۔ وہ امیدوار ہیں اللہ کی مہر سے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۞

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَ

مجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب اور جوئے کا ۔ تو کہہ۔ ان میں گناہ بڑا ہے۔ اور

مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ

فائدے بھی ہیں لوگوں کو۔ اور ان کا گناہ فائدے سے بڑا ہے۔ اور پوچھتے ہیں تجھ سے

مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ

کیا خرچ کریں ؟ تو کہہ، جو افزود ہو۔ اسی طرح۔ بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَ

حکم۔ شاید تم دھیان کرو ۞ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن

پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حکم۔ تو کہہ، سنوارنا ان کا بہتر ہے۔ اور اگر

تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ

خرچ ملا رکھو ان کا تو تمہارے بھائی ہیں۔ اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور

الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

سنوارنے والا۔ اور اگر چاہتا اللہ تم پر مشکل ڈالتا۔ اللہ زبردست ہے

حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ

تدبیر والا ف ۞ اور نکاح میں نہ لاؤ شرک والی عورتیں، جب تک ایمان نہ لاویں۔

وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ

اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے کسی شرک والی سے، اگرچہ تم کو خوش آوے۔

فوائد

ف حضرت نے ایک فوج بھیجی جہاد پر، انہوں نے کافروں کو مارا اور لوٹ لائے مسلمانوں کو خبر رہی کہ وہ دن جمادی الثانی کا ہے وہ غرہ رجب تھا. کافروں نے اس پر بہت طعن کیا اور مسلمانوں کو شبہ پڑا. اس پر آیت اتری. یعنی ان مہینوں میں ناحق کی لڑائی اشد گناہ ہے اور جن کافروں نے مسلمانوں سے ان مہینوں میں قصور کیا. ان سے لڑنا منع نہیں. ۱۲ منہ رح.

ف۲ شراب اور جوئے کے حق میں کئی آیتیں اتریں ہر ایک میں ان کی برائی ہے. آخر سورۂ مائدہ کی آیت اتری کہ صاف حرام ہو گئے جو چیز نشہ لاوے سب حرام ہے اور جو شرط بدی جاوے اس پر مال لیا جاوے سب حرام ہے. فائدہ: اور پوچھا لوگوں نے مال کس قدر خرچ کریں. حکم ہوا اپنی حاجت سے افزود ہو تب خرچ کرو. جیسا آخرت کا فکر ضرور ہے. دنیا کا بھی فکر ضرور ہے. سارا مال اٹھا ڈالو، تو دنیا کی حاجت میں عاجز رہو. فائدہ: اور یتیموں کے حق میں پہلے تو تقید اترا. کہ جو کوئی ان کا مال کھاوے وہ اپنے پیٹ میں آتش بھرے. پھر جو کوئی یتیموں کے رکھنے والے تھے. ان کے مال اور خرچ کھانے پہننے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آوے. پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کے واسطے تیار کی گئی. اس کے کام نہ آئی. تو ضائع ہوئی. تب یہ حکم اترا کہ خرچ اپنا اور ان کا ملا رکھو تو مضائقہ نہیں کہ ایک وقت ان کی چیز آپ خرچ کی. تو دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام لگائی. لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی. اللہ تعالے نیت دیکھتا ہے.

تشریح

اَلْعَفْوُ ۲۱۹

افزود.. فارسی لفظ ہے. زائد کے معنی ہیں. یعنی جو تمہاری ضرورت سے فاضل ہو وہ خدا کی راہ میں خرچ کرو.

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ

اور نکاح نہ کر دو شرک والوں کو، جب تک ایمان نہ لاویں ۔ اور البتہ غلام مسلمان

مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ

بہتر ہے کسی شرک والے سے، اگرچہ تم کو خوش آوے۔ وہ لوگ بلاتے ہیں

اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ

دوزخ کی طرف، اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف، اور بخشش کی طرف،

بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع

اپنے حکم سے، اور بتاتا ہے اپنے حکم لوگوں کو، شاید وہ چوکس ہو جاویں۔ ف

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۗ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا

اور پوچھتے ہیں تم سے حکم حیض کا ۔ تو کہہ، وہ گندگی ہے، سو تم پرے رہو

النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ

عورتوں سے حیض کے وقت ۔ اور نزدیک نہ ہو ان سے جب تک کہ پاک نہ ہوویں۔

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۗ

پھر جب ستھرائی کر لیں۔ تو جاؤ ان پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

اللہ کو خوش آتے ہیں توبہ کرنے والے، اور خوش آتے ہیں ستھرائی والے ف

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَ

عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تمہاری۔ سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو، اور

قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ

آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، اور جان رکھو کہ تم کو اس سے

مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ

ملنا ہے۔ اور خوشخبری سنا ایمان والوں کو ف اور نہ ٹھہراؤ اللہ کو

عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا

ہتھکنڈا اپنی قسمیں کھانے کا، کہ سلوک نہ کرو اور پرہیزگاری اور صلح درمیان

۲۷ ع ۵ / ۱۱

یعنی جو کسی بات میں اللہ کی قسم کھا بیٹھے کہ نیکی نہ کرے گا سو ایسا نہ ہونا چاہیے۔

فوائد

ف۱ پہلے مسلمان اور کافر میں نسبت ناتا جاری تھا۔ اس آیت سے حرام ٹھہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے۔ اس کو مختار جان کر۔ باقی یہودی اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے ان کو مشرک نہیں فرمایا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ حیض کہتے ہیں خون کو جو عورتوں کی عادت ہے اور خلاف عادت جو آوے سو آزار ہے۔ حکم ہوا کہ اس وقت پرے رہو عورت سے، رسولِ خدا نے فرمایا کہ آزار سے آگے نہ چلے۔ پھر جب پاک ہوں تو جاوے جہاں سے حکم دیا اللہ نے یعنی دوسری جگہ جو ناپاک ہے اس کا تو حکم کبھی نہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی جس راہ سے چاہو۔ جاؤ۔ لیکن کھیتی ہی میں، کھیتی وہی جہاں تخم ڈالے تو اُگے۔ اور آگے کی تدبیر کرو یعنی اس صحبت میں نیت چاہیئے اولاد کی تاکہ ثواب ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

عُرْضَةً (۴) ہتھکنڈا، چال، آڑ۔
۲۲۳ قرآن نے کھیتی کا لفظ استعمال کر کے عورت کے ساتھ غیر فطری فعل (لواطت) کی ممانعت کر دی۔ حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے اپنی بیوی کے ساتھ لواطت کا مسئلہ معلوم کیا۔ آپؓ نے فرمایا مجھ سے کفر کی بات کا سوال نہ کر۔ ایک حدیث میں اس شخص کو ملعون کہا گیا ہے۔

بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٤﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

لوگوں کے ۔ اور اللہ سنتا ہے جانتا ۔ ف۱ نہیں پکڑتا تم کو

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا

اللہ ناکاری قسموں پر تمہاری ، لیکن پکڑتا ہے اس کام پر ، جو

كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾

کرتے ہیں دل تمہارے ۔ اور اللہ بخشتا ہے تحمل والا ف۲

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ

جو لوگ قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں سے ، ان کو فرصت ہے چار

اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾

مہینے ۔ پھر اگر مل گئے ، تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَ

اور اگر ٹھہرایا رخصت کرنا ، تو اللہ سنتا ہے جانتا ف۳ اور

الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۗ

طلاق والی عورتیں انتظار کروائیں اپنے تئیں تین حیض تک ۔

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ

اور ان کو حلال نہیں ۔ کہ چھپا رکھیں ۔ جو پیدا کیا اللہ نے ان

اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَ

کے پیٹ میں ۔ اگر ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر ۔ اور

بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا

ان کے خاوندوں کو پہنچتا ہے پھیر لینا ان کا اتنی دیر میں ، اگر چاہیں صلح

اِصْلَاحًا ۗ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

کرنی ۔ اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ ان پر حق ہے ۔ موافق دستور کے ۔

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ ع

اور مردوں کو ان پر درجہ ہے ، اور اللہ زبردست ہے تدبیر والا ۔ ف۴

فوائد

ف۱ یعنی خدا کی قسم اچھا کام چھوڑنے پر نہ کھانے ۔ مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا ۔ یا اس فقیر کو نہ دوں گا اور اگر کھا بیٹھے تو قسم توڑ دے اور کفارہ دے ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ ناکاری قسم وہ جو منہ سے نکلے اور دل کو خبر نہ ہو ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی جس نے قسم کھائی کہ اپنی عورت پاس نہ جاوے ۔ تو چار مہینے میں جاوے اور قسم کی کفارت دے نہیں تو طلاق ٹھہرے ۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ جب مرد نے عورت کو طلاق کہی ۔ ابھی اس عورت کو اور نکاح روا نہیں ۔ جب تک تین بار حیض آوے تا کہ حمل ہو تو معلوم ہو جاوے کسی کا بیٹا کسی کو نہ لگ جاوے ۔ اسی واسطے عورت پر فرض ہے کہ اس کو حمل ہو تو ظاہر کر دے ۔ اس مدت کا نام ہے عدت ۔ اس مدت تک مرد چاہے تو پھر عورت کو رکھ لے اگرچہ عورت کی خوشی نہ ہو ۔ اسی واسطے فرمایا عورتوں کے حق بھی مردوں پر بہت سے ہیں لیکن اس جگہ مرد ہی کو درجہ دیا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۔ نکاح کی اہمیت

شریعت نے نکاح کے رشتہ کو محبت اور رفاقت کا رشتہ قرار دیا ہے ۔ مودۃ و رحمۃ (الروم) اور شریعت کا منشا یہ ہے کہ دو انسانوں اور ان کے ذریعہ دو خاندانوں کے درمیان محبت اور رحمت کے یہ تعلقات ہمیشہ قائم رہیں ۔ اسی لئے اس رشتہ کو توڑنا (طلاق) خدا تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ شئی قرار دی گئی ہے ۔ حدیث میں فرمایا گیا ، ابغض الحلال عند اللہ الطلاق ۔ البتہ ناگزیر حالات ناقابل برداشت کشیدگی میں مرد کو علیحدگی اور حقوق زوجیت سے دست برداری کی اجازت دیدی گئی اور اس میں بھی جلد بازی سے روک دیا گیا ہے اور طلاق دینے کا احسن طریقہ یہ قرار دیا گیا کہ عورت کو ایک ایک مہینہ کے فاصلہ سے ایک ایک طلاق دی جائے ، ممکن ہے کہ اس عرصہ میں موافقت اور صلح کی کوئی صورت نکل آئے ۔ اسلام میں مرد اور عورت کو برابر کے حقوق دیئے گئے ہیں ، سوا اس کے کہ مرد کو خاندانی زندگی کے دائرہ میں ۔ قوام ، کارفرما اور نگراں کی برتر حیثیت دی گئی ہے ۔ قرآن نے اس حیثیت کے لئے قوام کا لفظ اختیار کیا ہے جس کا مفہوم حاکم ، حکمراں اور بادشاہ کے مفہوم سے مختلف ہے ۔ اسی حیثیت کی وجہ سے طلاق کا اختیار مرد کو دیا گیا ۔ عورت کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ۔ مرد اپنا مال خرچ کر کے زوجیت کے حقوق حاصل کرتا ہے اس لئے ان حقوق

ع ۲۸ / ۷ / ۱۲

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ

طلاق ہے دو بار تک ، پھر رکھنا موافق دستور کے ، یا رخصت کرنا

بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

نیکی سے ۔ اور تم کو روا نہیں ، کہ لے لو کچھ اپنا دیا ہوا عورتوں کو،

شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

مگر کہ وہ دونوں ڈریں، کہ نہ ٹھیک رکھیں گے قاعدے اللہ کے ، پھر اگر تم لوگ ڈرو،

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا

کروہ ٹھیک رکھیں گے قاعدے اللہ کے ، تو نہیں گناہ دونوں پر ، جو بدلا

افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ

دے کر چھوٹے عورت یہ دستور باندھے ہیں اللہ کے، سو ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور

مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

جو کوئی بڑھ چلے اللہ کے قاعدوں سے ۔ سو وہی لوگ ہیں گنہگار ف ❁

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ

پھر اگر اس کو طلاق دے ، تو اب حلال نہیں اس کو وہ عورت اس کے بعد جب تک نکاح نہ کرے کسی خاوند سے

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا

اس کے سوا۔ پھر اگر وہ شخص اس کو طلاق دے ، تب گناہ نہیں ان دونوں پر کہ پھر مل جاویں ۔ اگر خیال رکھیں کہ ٹھیک

حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

رکھیں گے قاعدے اللہ کے۔ اور یہ دستور باندھے ہیں اللہ کے، بیان کرتا ہے واسطے جاننے والوں کے ف ❁

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو، پھر پہنچیں اپنی عدت تک ، تو رکھ لو ان کو دستور سے ؛

اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ

یا رخصت کرو دستور سے ۔ اور مت بند کرو ان کے ستانے کو تا زیادتی کرو۔ اور

مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ

جو کوئی یہ کام کرے اس نے برا کیا اپنا ۔ اور مت ٹھہراؤ حکم اللہ کے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

سے علیحدگی کا اختیار بھی اسی کو دیا جانا چاہیئے تھا۔ پھر مرد کے مقابلہ میں عورت زیادہ جذباتی واقع ہوئی ہے اسکے بارے میں اندیشہ تھا کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر روٹھ کر مرد کے حقوق ضائع کر دیگی۔ مرد اگر غصہ سے مغلوب ہو کر جلد بازی میں کوئی قدم اٹھا بھی لے گا تو گھر کی بربادی کا خیال اسے فوراً سنبھال لے گا اور وہ طلاق کے تدارک کی کوشش کرے گا۔

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد

ف۱ یعنی عدت تک مرد چاہے تو عورت کو پھر رکھ لے یہ بات پہلی طلاق میں ہے اور دوسری میں بعد اس کے نہ پھر سکے گی تو موافق شرع اس کے حق ادا کر سکے تو رکھے کہ پھر قضیہ نہ ہو اور نہ رکھ سکے تو رخصت کرے اس نیت سے نہ اٹکا وے کہ عاجز ہو کر جو میں نے دیا تھا پھیر جاوے۔ یہ جب روا ہے کہ ناچاری ہو اور کسی طرح دونوں کی خو نہ ملے اور مرد کی طرف سے ادائے حق میں قصور نہ ہو، اس وقت سب لوگ مل کر عورت سے کچھ پھروا دیں اور مرد کو راضی کر کر طلاق دلوا دیں اس کو خلع کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح : ف۲ یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر نہیں سکتی بلکہ دونوں کی خوشی ہو تو بھی نکاح نہیں بندھ سکتا۔

تشریح ف۲

حلالہ کی حیثیت : شاہ صاحبؒ نے شرعی حلالہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تین طلاقوں کے بعد عورت عدت پوری کرے اور پھر دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد اس کے ساتھ وطی کرے پھر عدت پوری کر کے سابق شوہر کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن حدیث میں حلالہ کرانے والے اور حلالہ کرنے والے پر لعنت اور پھٹکار ڈالی گئی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سے آپس میں طلاق دینے کی بات طے نہ کی جائے اور اگر ایسا کیا جائیگا، تو فقہی طور پر سابق شوہر کے ساتھ نکاح بہر حال صحیح ہوگا لیکن اسے شرعاً غیر پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

حلالہ دراصل ایک قسم کی سخت سزا ہے جو جلد بازی میں عورت کو طلاق دینے والے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے حیلہ اور سازش کر کے دوسرے شوہر سے طلاق دلوانے کو شریعت نے سخت معیوب قرار دیا ہے۔

اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

ہنسی ۔ اور یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر ہے اور وہ جو اتاری تم پر

مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

کتاب ، اور کام کی باتیں . کہ تم کو سمجھاوے ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

٢٩ ع ١٣

اور جان رکھو کہ اللہ سب چیز جانتا ہے ٭ اور جب طلاق دی تم نے

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ

عورتوں کو، پھر پہنچ چکیں اپنی عدت کو، تو اب نہ روکو اُن کو ، کہ نکاح کرلیں اپنے

اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ ذٰلِكَ يُوْعَظُ

خاوندوں سے، جب راضی ہوجاویں آپس میں، موافق دستور کے ۔ یہ نصیحت ملتی

بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِكُمْ

ہے اس کو، جو کوئی تم میں یقین رکھتا ہے اللہ پر ، اور پچھلے دن پر اسی میں

اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾

سنوار زیادہ ہے تم کو، اور ستھرائی ۔ اور اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے ف ٭

وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

اور لڑکے والیاں دودھ پلاویں اپنے لڑکوں کو ، دو برس پورے :

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۗ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ کی مدت ۔ اور لڑکے والے پر ہے

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ

کھانا اور پہننا ان کا، موافق دستور کے ۔ تکلیف نہیں کسی شخص کو،

اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ

مگر جو اسکی گنجائش ہے ، نہ ضرر چاہے ماں اپنی اولاد کا ، اور نہ لڑکے والا

لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا

اپنی اولاد کا ۔ اور وارث پر بھی یہی ذمہ ہے ۔ پھر اگر دونوں چاہیں

فوائد

ف یہ حکم ہے عورتوں کے والیوں کو کہ اس کے نکاح میں اس کی خوشی رکھیں۔ جہاں وہ راضی ہو وہاں کر دیں اگرچہ اپنی نظر میں اور جگہ بہتر معلوم ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تراضوا بینہم کے جملہ سے شریعت کے اس قانون عام کیطرف اشارہ کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شریعت نے عورت کو رشتہ نکاح کے معاملہ میں پسند اور ناپسند کی آزادی بخشی ہے۔ عورت کے سرپرستوں کو اس آزادی کا احترام کرنا چاہیئے۔ عاقل اور بالغ عورت پر کسی قسم کا جبر نہ کرنا چاہیئے۔ مفسرین نے اس آیت کے شان نزول میں حضرت معقل بن یسارؓ اور ان کی بہن جمیلہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ معقل نے اپنی بہن کو ان کے شوہر عاصم بن عدی کے ساتھ دوبارہ رشتہ قائم کرنے سے روکا جب عاصم نے طلاق رجعی کے بعد ان سے رجوع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

اس طرح عرب جاہلیت میں طلاق شدہ عورت کو اس کا شوہر اس کے دوسرے نکاح میں رکاوٹ ڈالتا تھا اور اسے اپنی عزت کے خلاف سمجھتا تھا قرآن کریم نے اس جبر وزبردستی کی مذمت کی ہے۔

بریرہؓ اور مغیثؓ کے معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ (استحبابی) بریرہ نے قبول کرنے سے معذرت کردی تھی اور آپ کو اس پر کوئی ناگواری نہیں ہوئی تھی، کیونکہ قانون الٰہی نے عورت کو پسند اور ناپسند کی آزادی بخشی ہے، آپ پر قانون الٰہی کا احترام ضروری تھا۔

فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ

دودھ چھڑانا آپس کی رضا سے اور مشورت سے ، تو ان کو نہیں گناہ ۔

عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا

اور اگر تم مرد چاہو کہ دودھ پلوا لو اپنی اولاد کو ، تو تم پر

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ

نہیں گناہ ، جب حوالہ کر دیا جو تم نے دینا ٹھہرایا تھا موافق دستور کے

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾

اور ڈرو اللہ سے ، اور جان رکھو ، کہ اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف ۞

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

اور جو لوگ مر جائیں تم میں ، اور چھوڑ جائیں عورتیں ،

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ

وہ انتظار کروادیں اپنے تئیں چار مہینے اور دس دن ۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي

پھر جب پہنچ چکیں اپنی عدت کو ، تو تم پر نہیں گناہ جو وہ کریں اپنے حق میں موافق

أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾

دستور کے ۔ اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے ۔ ف۲ ۞

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ

اور گناہ نہیں تم پر جو پردے میں کہو پیغام نکاح کا عورت کو یا چھپا

فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا

رکھو اپنے دل میں ۔ معلوم ہے اللہ کو ، کہ تم البتہ ان کا دھیان کرو گے ۔ لیکن وعدہ نہ

تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا

کرو ۔ ان سے چھپ کر ، مگر یہی کہ کہہ دو ایک بات جس کا رواج ہے ، اور نہ باندھو

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا

گرہ نکاح کی ، جب تک پہنچ چکے حکم اللہ کا اپنی مدت کو ۔ اور جان رکھو کہ اللہ کو معلوم ہے جو

فوائد

ف۱ یعنی اگر مرد اور عورت میں طلاق ہوئی اور لڑکا ہے دودھ پیتا تو ماں دو برس بند رہے اس کے دودھ پلانے کو اور باپ اس کا خرچ اٹھاوے اور اگر باپ مر گیا تو لڑکے کے وارث اس کا خرچ اٹھاویں اور جو دو برس سے کم میں چھوڑا دیں اپنی خوشی سے تو بھی روا ہے اور باپ کسی اور سے پلوا لے ۔ ماں کو بند نہ رکھے تو بھی روا ہے لیکن اس کے بدلے میں ماں کا کچھ حق کاٹ نہ رکھے ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ طلاق کی عدت تین حیض فرمائی اور موت کی عدت چار مہینے دس دن ۔ یہ دونوں جب ہیں کہ حمل معلوم نہ ہو اور اگر حمل معلوم ہو تو حمل تک ۔

تشریح ، معروف کیا ہے ؟ قرآن کریم نے نکاح و طلاق اور میاں بیوی کے درمیان تعلقات و حقوق کے مسائل میں کثرت کے ساتھ معروف کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ بعض شاہ صاحب اس کا ترجمہ بوجہ پسندیدہ یعنی شریفانہ طریقہ پر ترجمہ کرتے ہیں شاہ عبد القادر صاحب نے کہیں دستور اور کہیں رواج ترجمہ کیا ہے ۔ حاصل یہ ہے کہ جس معاملہ میں شریعت کے احکام موجود ہیں اس میں معروف اور پسندیدہ طریقہ وہی ہے جسے شریعت نے واضح کر دیا اور جہاں احکام شرع نہیں ہیں وہاں معروف کا مطلب معاشرہ میں جو طریقہ و رواج شریفوں میں برتا جاتا ہے وہ مراد ہے ۔ فقہاء کی اصطلاح میں یہی عرف عام کہلاتا ہے ۔

فِيٓ أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَا

تمہارے دل میں ہے، تو اس سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بخشتا ہے تحمل والا ہے ف ۱ گناہ

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا

نہیں تم پر ۔ اگر طلاق دو عورتوں کو، جب تک یہ نہیں کہ ان کو ہاتھ لگایا ہو۔ یا مقرر کیا ہو

لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

ان کا کچھ حق ۔ اور ان کو خرچ دو۔ وسعت والے پر اس کے موافق ہے، اور تنگی والے

قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِن

پر اس کے موافق، جو خرچ دستور ہے، لازم ہے نیکی والوں کو ف ۲ اور اگر

طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

طلاق دو ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے اور ٹھہرا چکے ہو ان کا حق، تو لازم ہوا آدھا جو کچھ ٹھہرایا

فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي

تھا، مگر یہ کہ درگزر کریں عورتیں۔ یا درگزر کرے جس کے

بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا

ہاتھ گرہ ہے نکاح کی ۔ اور تم مرد درگزر کرو تو قریب ہے پرہیزگاری سے ۔ اور نہ بھلا دو

الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾ حَافِظُوا عَلَى

بھلائی رکھنی آپس میں ۔ تحقیق اللہ جو کرتے ہو سو دیکھتا ہے ف ۳ خبردار رہو نمازوں

الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾

سے، اور بیچ والی نماز سے ۔ اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے ف ۴

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا

پھر اگر تم کو ڈر ہو، تو پیادہ پڑھ لو یا سوار ، پھر جس وقت چین پاؤ ۔ تو یاد کرو اللہ

اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ

کو ۔ جیسا کہ تم کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے ف ۵ اور جو لوگ

يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم

تم میں مر جاویں ۔ اور چھوڑ جاویں عورتیں ۔ وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے

فوائد

ع ۳۰ / ۱۴

ف ۱ یعنی عورت ایک خاوند سے چھوٹی ہے اور عدت میں ہے تب تک کسی اور کو روا نہیں کہ اس سے نکاح باندھ لیوے یا صاف وعدہ کر رکھے مگر دل میں نیت رکھے کہ یہ فارغ ہوگی تو میں نکاح کروں گا یا اس کو پردے میں سنا رکھے تاکہ اس سے پہلے کوئی اور نہ کہہ بیٹھے، پردہ یہ کہ ایک بات کہہ دے مرقج سی مثلاً عورت سے کہے کہ تجھ کو ہر کوئی عزیز کر لے گا یا کہے کہ مجھ کو ارادہ نکاح کا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ اگر نکاح کے وقت مہر کہنے میں نہیں آیا تو بھی نکاح درست ہے مہر پیچھے ٹھہر رہے گا۔ پھر اگر بن ہاتھ لگائے عورت کو طلاق دے تو مہر کچھ لازم نہ آیا لیکن کچھ خرچ دینا ضرور ہے خرچ کیا کہ ایک جوڑا پوشاک کا موافق اپنے حال کے۔ ۱۲ منہ رح

ف ۳ یعنی اگر مہر ٹھہر چکا تھا پھر بن ہاتھ لگائے طلاق دے تو آدھا مہر لازم ہوا مگر عورتیں درگذر کریں کہ بالکل چھوڑ دیں یا مرد درگذر کرے جو مختار تھا نکاح رکھنے کا اور توڑنے کا کہ پورا مہر حوالہ کرے پھر فرمایا کہ مرد درگذر کرے تو بہتر ہے کیونکہ اللہ نے بڑائی دی ہے مرد کی طرف کو اور اس کو مختار کیا ہے نکاح رکھنے کا اور توڑنے کا تو اپنی بڑائی رکھے۔ فائدہ چار صورتیں ہو سکتی ہیں یہاں دو کا حکم فرمایا ایک یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دوسرے یہ کہ مہر ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے اور دو صورتیں باقی رہیں ایک یہ کہ مہر ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دے تو پورا مہر لازم ہوا یہ سورۂ نساء میں مذکور ہے دوسرے یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دے اس میں مہر مثل پورا دیا چاہیئے یعنی جو اس عورت کی قوم میں رواج ہے اور جب خلوت ہو چکی تو گویا ہاتھ لگایا۔ ۱۲ منہ رح

ف ۴ بیچ والی نماز عصر ہے کہ دن اور رات کے بیچ میں ہے اس کا تقید زیادہ کیا ہے اور طلاق کے حکموں میں نماز کا حکم فرما دیا کہ دنیا کے معاملات میں غرق ہو کر بندگی نہ بھول جاؤ۔ اسی واسطے عصر کا تقید زیادہ ہے کہ اس وقت دنیا کا شغل اکثر ہے۔ فائدہ فرمایا کہ کھڑے رہو ادب سے تو جو حرکت جس سے آدمی معلوم ہو کہ نماز میں نہیں۔ اس سے نماز ٹوٹتی ہے جیسے کھانا پینا یا کسی سے بات کرنی اور سوا اس کے۔ ۱۲ منہ رح۔ ف ۵ یعنی لڑائی کا وقت ہو تو ناچاری کو سواری پر بھی اور پیادہ بھی اشارے سے نماز روا ہے گو کہ قبلے کی طرف بھی نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح

مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ

خرچ دینا ایک برس نہ نکال دینا - پھر اگر وہ نکل جاویں، تو گناہ نہیں

عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

تم پر، جو کچھ کریں اپنے حق میں دستور کی بات - اور اللہ زبردست

حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى

ہے حکمت والا ف اور طلاق والیوں کو خرچ دینا ہے موافق دستور کے - لازم ہے پرہیز

الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ ع

والوں کو ف ٭ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتیں شاید تم بوجھ رکھو ف ٭

ع ۳۱/۱۵

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ

تو نے نہ دیکھے وہ لوگ؟ جو نکلے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے۔ موت کے

الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ

ڈر سے - پھر کہا ان کو اللہ نے مرجاؤ- پیچھے ان کو جلایا - اللہ تو فضل رکھتا ہے

عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا

لوگوں پر، لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف ٭ اور لڑو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَّن ذَا

اللہ کی راہ میں، اور جان لو، کہ اللہ سنتا ہے جانتا ٭ کون شخص

الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا

ہے ایسا! کہ قرض دے اللہ کو اچھا قرض، کہ وہ اس کو دونا کر دے کتنے

كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾

برابر؟ اور اللہ تنگی کرتا ہے اور کشائش - اور اسی کے پاس الٹے جاؤ گے ف

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا

تو نے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل میں، موسیٰ کے بعد! جب کہا اپنے

لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ

نبی کو، کھڑا کر دے ہم کو ایک بادشاہ، کہ ہم لڑائی کریں اللہ کی راہ میں ۔ وہ بولا، کہ یہ بھی

فوائد

ف۱ یہ حکم تھا جب کہ مردے کے اختیار پر رکھا تھا۔ وارثوں کو دلوانا اب جو سب کے حصے اللہ نے ٹھہرا دیئے عورت کا بھی ٹھہرا دیا اب مردے کا دلوانا موقوف ہوا۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ پہلے خرچ فرمایا تھا یعنی جوڑا اس طلاق پر کہ مہر نہ ٹھہرا ہو اور ہاتھ نہ لگایا ہو۔ یہاں سب پر حکم فرمایا۔ سب طلاق والیوں کو جوڑا دینا بہتر ہے اور اس پہلی کو ضرور ہے ۱۲ منہ رحمہ ف۳ یہاں حکم نکاح اور طلاق کے تمام ہوئے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۴ یہ پہلی امت میں ہوا ہے کہ کئی ہزار شخص گھر بار لے کر اپنے وطن کو چھوڑ نکلے۔ ان کو ڈر ہوا غنیم کا اور لڑنے سے جی چھپایا، یا ڈر ہوا وبا کا اور یقین نہ ہوا تقدیر کا پھر ایک منزل میں پہنچ کر سارے مر گئے۔ پھر سات دن کے بعد پیغمبر کی دعا سے زندہ ہوئے کہ آگے کو توبہ کریں یہاں اس واسطے فرمایا جہاد سے جی چھپانا عبث ہے موت نہیں چھوڑتی۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۵ اللہ تعالےٰ کو قرض دے یعنے جہاد میں خرچ کرے اس طرح فرمایا مہربانی سے اور تنگی کا اندیشہ نہ رکھے۔ اللہ کے ہاتھ کشائش ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح ف۵

قرض حسن کی تعبیر کا مطلب بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی راہ میں خرچ کرنے کو شفقت اور مہربانی کے طور پر قرض حسن قرار دیا ہے جسکی واپسی ضروری ہوتی ہے۔

عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا

توقع ہے تم سے ۔ کہ اگر حکم ہو تم کو لڑائی کا، تب نہ لڑو ۔ بولے ہم کو کیا ہوا

أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ

ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں ۔ اور ہم کو نکال دیا ہے ہمارے گھر سے، اور بیٹوں سے۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

پھر جب حکم ہوا ان کو لڑائی کا، پھر گئے، مگر تھوڑے ان میں سے۔ اور اللہ کو معلوم

بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ

ہیں گنہگار ۔ ف ۞ اور کہا ان کو ان کے نبی نے ۔ اللہ نے کھڑا کر دیا ہے تم کو

طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ

طالوت بادشاہ ۔ بولے، کہاں ہو گی اس کو سلطنت ہمارے اوپر؟ اور ہمارا

أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ

حق زیادہ ہے سلطنت میں اس سے، اور اس کو ملی نہیں کشائش مال کی ۔ کہا، اللہ نے

اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ

اس کو پسند کیا تم سے ۔ اور زیادہ کشائش دی عقل میں اور بدن میں ۔

وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ

اور اللہ دیتا ہے اپنی سلطنت جس کو چاہے ۔ اور اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ۔ ف ۞ اور کہا

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ

ان کو ان کے نبی نے، نشان اس کی سلطنت کا یہ کہ آوے تم کو صندوق، جس میں ہے دل جمعی

مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ

تمہارے رب کی طرف سے، اور کچھ بچی چیزیں جو چھوڑ گئے موسیٰ اور ہارون کی اولاد، اٹھا لاویں

الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾

فرشتے اس کو ۔ اس میں نشانی پوری ہے تم کو، اگر یقین رکھتے ہو۔ ف ۞

ع ۳۲ ۶ ۱۶

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ

پھر جب باہر ہوا طالوت فوجیں لے کر، کہا، اللہ تم کو آزماتا ہے ایک نہر سے۔

فوائد

ف بعد حضرت موسیٰ کے ایک مدت بنی اسرائیل کا کام بنا رہا۔ پھر جب ان کی نیت بری ہوئی اُن پر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ کافر۔ ان کے اطراف کے شہر چھین لیے اور لوٹا اور بندی پکڑ لے گیا وہاں کے بھاگے لوگ بیت المقدس میں جمع ہوئے حضرت شمویل پیغمبر سے چاہا کوئی بادشاہ باقبال مقرر کر دو کہ بغیر سردار با اقبال ہم لڑ نہیں سکتے۔ ۱۲ منہ رح

ف طالوت کی قوم میں آگے سے سلطنت نہ تھی اور کسب کرتا تھا ان کی نظر میں حقیر لگا۔ نبی نے فرمایا کہ سلطنت حق کسی کا نہیں اور بڑی لیاقت ہے عقل اور بدن کی کشائش یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبر کو ایک عصا بتایا کہ جس کا قد اس کے برابر ہو۔ سلطنت اس کی ہے اس کے برابر قد اسی کا آیا۔ ۱۲ منہ رح

ف بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا تھا اسمیں تبرکات تھے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے لڑائی کے وقت سردار کے آگے لے چلتے اور دشمن پر حملہ کرتے تو اس کو آگے دھر کر۔ پھر اللہ فتح دیتا۔ جب یہ بدنیت ہو گئے۔ وہ صندوق ان سے چھینا گیا۔ غنیم کے ہاتھ لگا۔ اب جو طالوت بادشاہ ہوا وہ صندوق خود بخود رات کے وقت اس کے گھر کے سامنے آموجود ہوا۔ سبب یہ کہ غنیم کے شہر میں جہاں رکھا تھا ان پر بلا پڑی پانچ شہر ویران ہو گئے تب ناچار ہوئے انہوں نے دو بیلوں پر لاد کر ہانک دیا پھر فرشتے بیلوں کو ہانک کر یہاں لے آئے۔ ۱۲ منہ رح

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ

پھر جس نے پانی پیا اس کا، وہ میرا نہیں۔ اور جس نے اس کو نہ چکھا، وہ ہے میرا،

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ

مگر جو کوئی بھرے ایک چلو اپنے ہاتھ سے۔ پھر پی گئے اس کا پانی، مگر تھوڑے ان میں،

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ

پھر جب پار ہوا وہ اور ایمان والے ساتھ اس کے، کہنے لگے، قوت نہیں ہم کو آج

بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ

جالوت کی اور اس کے لشکروں کی۔ بولے، جن کو خیال تھا کہ ان کو ملنا ہے اللہ سے

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر، اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ

ساتھ ہے ٹھہرنے والوں کا ف ؏ اور جب سامنے ہوئے جالوت کے اور اسکی فوجوں کے، بولے اے

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

رب ہمارے! ڈال دے ہم میں جتنی مضبوطی ہے، اور ٹھہرا ہمارے پاؤں، اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر،

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾ ؕ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۣ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ

؏ پھر شکست دی ان کو اللہ کے حکم سے اور مارا داؤد نے جالوت کو ؏

وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ

اور دی اس کو اللہ نے سلطنت اور تدبیر، اور سکھایا اس کو جو چاہا۔ اور

لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ

اگر دفع نہ کرواوے اللہ لوگوں کو ایک کو ایک سے، تو خراب ہو جاوے

الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ

ملک، لیکن اللہ فضل رکھتا ہے جہان کے لوگوں پر ف۲ ؏ یہ آیتیں

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٥٢﴾

اللہ کی ہیں، ہم تجھ کو سناتے ہیں۔ تحقیق اور تو بے شک رسولوں میں ہے ؏

فوائد ف۱ طالوت کے ساتھ نکلنے کو سب تیار ہوئے، ہوس سے۔ اس نے تقید کیا کہ جو شخص جوان اور بے فکر ہو وہی نکلے۔ ایسے بھی اسّی ہزار نکلے۔ اس نے چاہا کہ ان کو آزماوے ایک منزل پانی نہ ملا بعد اس کے ایک نہر ملی۔ اس نے تقید کیا کہ ایک چلو سے زیادہ جو کوئی پیوے وہ میرے ساتھ نہ آوے۔ تین سو تیرہ آدمی رہ گئے۔ باقی سب موقوف ہوئے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ تین سو تیرہ آدمیوں میں حضرت داؤدؑ کا باپ اور یہ اور ان کے چھ بھائی تھے۔ ان کو راہ میں تین پتھر ملے اور بولے ہم کو اٹھا لے۔ جالوت کو ہم ماریں گے۔ جب مقابلہ ہوا جالوت خود باہر نکلا کہا تم سب کو میں کفایت ہوں۔ میرے سامنے آتے جاؤ۔ پیغمبر نے حضرت داؤدؑ کے باپ کو بلایا کہ اپنے بیٹے مجھ کو دکھا۔ اس نے چھ بیٹے دکھلائے جو قد آور تھے۔ حضرت داؤد کو نہ دکھایا وہ قد آور نہ تھے اور بکریاں چراتے تھے۔ پیغمبر نے ان کو بلوایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا۔ انہوں نے کہا ماروں گا۔ پھر اس کے سامنے گئے وہ تین پتھر فلاخن میں رکھ کر مارے۔ اس کا ماتھا کھلا تھا اور تمام بدن لوہے میں غرق تھا۔ ماتھے کو لگے اور پیچھے نکل گئے۔

فائدہ بعد اس کے طالوت نے اپنی بیٹی ان کو نکاح کر دی۔ بعد طالوت کے یہ بادشاہ ہوئے۔

فائدہ نادان لوگ کہتے ہیں کہ لڑائی کرنی نبیوں کا کام نہیں۔ اس قصے سے معلوم ہوا کہ جہاد ہمیشہ رہا ہے۔ اور اگر جہاد نہ ہو تو مفسد لوگ ملک کو ویران کریں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۲۴۹) يَظُنُّوْنَ :- جن کو خیال تھا۔

خیال بمعنے علم و یقین۔ یعنے وہ جانتے تھے (مے دانند شاہ ولی اللہ رحمہ) کہ انہیں اپنے پروردگار کے پاس جانا ہے۔ اور آخرت کے اس یقین نے ان کے اندر یہ حوصلہ پیدا کیا اور انہوں نے یہ بات کہی۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ

یہ سب رسول ، بڑائی دی ہم نے ان میں ایک کو ایک سے ، کوئی ہے کہ کلام کیا

اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اس سے اللہ نے اور بلند کئے بعضوں کے درجے ، اور دی ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں صریح ،

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ

اور زور دیا اس کو روح پاک سے - اور اگر چاہتا اللہ ، نہ لڑتے ان کے پچھلے ، بعد

بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ

اس کے کہ پہنچے ان کو صاف حکم . لیکن وہ پھوٹ گئے ۔ پھر کوئی ان

مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَ

میں یقین لایا اور کوئی منکر ہوا - اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتے ،

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا

لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہے ❊ اے ایمان والو ! خرچ کرو

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ

ہمارا دیا ، پہلے اس دن کے آنے سے ، جس میں نہ بکنا ہے اور نہ آشنائی ہے ، اور

لَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

نہ سفارش اور جو منکر ہیں وہی ہیں گنہگار ف ❊ اللہ ! اس کے سوا کسی کی بندگی

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي

نہیں ، جیتا ہے سب کا تھامنے والا ۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ ، اور نہ نیند - اسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا

آسمان اور زمین میں ہے - کون ایسا ہے ، کہ سفارش کرے اس کے پاس ، مگر

بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ

اس کے اذن سے ؟ جانتا ہے جو خلق کے رو برو ہے اور پیٹھ پیچھے - اور یہ نہیں گھیر سکتے ،

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

اس کے علم میں سے کچھ ، مگر جو وہ چاہے - گنجائش ہے اس کی کرسی میں ،

۳۳ ع ۵ ۱

فوائد

ف یعنی عمل کا وقت ابھی ہے آخرت میں نہ عمل بکتے ہیں نہ کوئی آشنائی سے دیتا ہے نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے . جب تک پکڑنے والا نہ چھوڑے - ۱۲. منہ رح

تشریح

ف جب تک پکڑنے والا نہ چھوڑے الخ اس فائدہ کے ساتھ التوبہ (۱۰۴) کا یہ فائدہ بھی دیکھو ، یعنی رسول بے اختیار ہے جس کے حق میں اللہ نے جو فرمایا وہ ادا کرتا ہے (صفحہ ۲۶۳) اسی کے ساتھ شرک کی حقیقت پر (البقرہ (۲۲۱) کا فائدہ صفحہ (۴۴) پر دیکھو ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت الکرسی کو قرآن مجید کی عظیم ترین آیت فرمایا ہے اور آیتوں کا سردار کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں اسکی تلاوت کی جاتی ہے . اس گھر سے شیطانی اثرات دور رہتے ہیں . (ابن کثیر ص۳۰۶ ج ۱)

وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾
آسمان اور زمین کو - اور تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے اور وہی ہے اوپر سب سے بڑا ۔
لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
زور نہیں دین کی بات میں ، کھل چکی ہے صلاحیت اور
الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ
بے راہی ، اب جو کوئی منکر ہو مفسد سے ، اور یقین لاوے اللہ پر ،
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ
اس نے پکڑی گہہ مضبوط ، جو ٹوٹنے والی نہیں ،
لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ
اور اللہ سنتا ہے جانتا ف اللہ کام بنانے والا ہے ایمان
آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ
والوں کا ، نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے اجالے میں -
وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ
اور وہ جو منکر ہیں ، ان کے رفیق ہیں شیطان ، نکالتے ہیں ان کو
مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ
اجالے سے اندھیروں میں - وہ ہیں دوزخ والے ، وہ
فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ
اسی میں رہ پڑے ف ٢ تو نے نہ دیکھا وہ شخص ، جو جھگڑا
إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ
ابراہیم سے اس کے رب پر ؟ واسطہ یہ کہ دی تھی اس کو اللہ نے سلطنت ۔ جب کہا
إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي
ابراہیم نے ، میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے ، بولا میں ہوں جلاتا
وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ
اور مارتا ، کہا ابراہیم نے ، اللہ تو لاتا ہے سورج کو

ع ٣٤ / ٢ — وقف لازم

فوائد

ف ١ یعنی جہاد کرنا یہ نہیں کہ زور سے اپنا دعویٰ قبول کرواتے بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہیں اور کرتے نہیں وہی کرواتے ہیں ۔ ١٢ منہ رح

ف ٢ یعنی جہاد ہے کافروں کی ضد توڑنے کو اور ہدایت اللہ کرتا ہے جس کی قسمت میں رکھی ہے ان کو شبہ آیا تو ساتھ ہی اس پر خبردار کر دیا ہے ١٢ منہ رح

تشریح

عُرْوَةُ الْوُثْقَىٰ (٢٥٦)
گہہ مضبوط ۔ گہہ گرہ کا مخفف معلوم ہوتا ہے گرہ گرہن سے ہے بمعنی پکڑنا ، حاصل کرنا ۔
شاہ عبدالقادر صاحب کا مطلب ہے اسلام میں کلمہ ایمان قبول کرانے کے لئے جبر و زبردستی کی اجازت نہیں لیکن امن اور آزادی جیسی متفقہ نیکیوں کے قیام کے لئے اور شر و فساد دفع کرنے کے لئے طاقت کا استعمال ضروری ہے اور دنیا کے ہر مذہبی و سیاسی قانون نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے ۔ شاہ صاحب رحمہ نے اگلے صفحہ پر فائدہ ١ میں اسی بات کو ، کافروں کی ضد توڑنے ، سے تعبیر کیا ہے ۔ اور شاہ ولی اللہ رح نے فی الجملہ جبر و اکراہ سے تعبیر فرما رہے ہیں ۔

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ

مشرق سے ۔ پھر تو لے آ اس کو مغرب سے ۔ تب حیران رہ گیا

الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾ ج

وہ منکر ۔ اور اللہ نہیں راہ دیتا بے انصاف لوگوں کو ف ۱

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ

یا جیسے وہ شخص، کہ گذرا ایک شہر پر، اور وہ گرا پڑا تھا اپنی چھتوں پر ، بولا، کہاں جلاوے

هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ

گا اس کو اللہ، مر گئے پیچھے ؟ پھر مار رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس، پھر اٹھایا۔ کہا

كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ

تو کتی دیر رہا؟ بولا میں رہا ایک دن، یا دن سے کچھ کم۔ کہا، نہیں بلکہ تو رہا سو

عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ

برس، اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا ، سڑ نہیں گیا ۔ اور دیکھ اپنے گدھے کو۔

وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ

اور تجھ کو ہم نمونہ کیا چاہیں لوگوں کے واسطے، اور دیکھ ہڈیاں کس طرح ان کو ابھارتے ہیں، پھر

نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

ان پر پہناتے ہیں گوشت۔ پھر جب اس پر ظاہر ہوا، بولا ، میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ

ف ۲ اور جب کہا ابراہیم نے، اے رب! دکھا مجھ کو، کیونکر جلاوے گا تو مردے؟ فرمایا

اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ

کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ کہا کیوں نہیں ! لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو۔ فرمایا، تو پکڑ

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ

چار جانور اڑتے ، پھر ان کو ہلا اپنے ساتھ ، پھر ڈال ہر پہاڑ پر

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

ان کا ایک ایک ٹکڑا ، پھر ان کو پکار، کہ آویں تیرے پاس دوڑتے ، اور جان لے کہ اللہ زبردست

فوائد

ف ۱ ایک بادشاہ تھا وہ اپنے تئیں سجدہ کرواتا تھا. سلطنت کے غرور سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سجدہ نہ کیا۔ اس نے پوچھا۔ انہوں نے کہا میں اپنے رب ہی کو سجدہ کرتا ہوں اس نے کہا رب تو میں ہوں انہوں نے کہا. رب میں حاکم کو نہیں کہتا. رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اس نے دو قیدی منگائے جسکو جلانا پہنچتا تھا مار ڈالا جسکو مارنا پہنچتا تھا چھوڑ دیا تب انہوں نے آفتاب کی دلیل سے اس کو لاجواب کیا۔ ۱۲ منہ رح

ف ۲ یہ شخص حضرت عزیر پیغمبر تھے بخت نصر ایک بادشاہ تھا. کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا. شہر بیت المقدس کو ویران کیا، تمام لوگ بندی میں پکڑے گئے تب حضرت عزیر اس شہر پر گذرے تعجب کیا کہ یہ شہر پھر کیونکر آباد ہوا۔ اسی جگہ ان کی روح قبض ہوئی سو برس کے بعد زندہ ہوئے ان کا کھانا پینا پاس دھرا تھا اسی طرح اور سواری کا گدھا مر کر ہڈیاں اسی شکل سے دھری تھیں. وہ ان کے رو برو زندہ ہوا۔ اس سو برس میں بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر پھر آباد ہوا۔ انہوں نے زندہ ہو کر آبادہی دیکھا. ۱۲ منہ رح

تشریح اطمینان قلب

تسکین ہو میرے دل کو الخ
یعنی عین الیقین مے خواہم (فتح الرحمٰن)
یعنی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی کیفیت کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں اسطرح کی طلب ایمان اور نبوت کسی کے خلاف نہیں. یہ وہی شرح صدر ہے جس کا اظہار حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خداء تعالیٰ کیطرف سے کیا گیا۔ الم نشرح لک صدرك الخ

حَكِيمٌ ۝٢٦٠ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہے حکمت والا ف۱ ۔ مثال ان کی جو، خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ،

كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ

جیسے ایک دانہ ، اس سے اگیں سات بالیں ، ہر بال میں سو سو دانے ۔

حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝٢٦١

اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے، اور اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ۔

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا

جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال ، اللہ کی راہ میں ، پھر

يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

پیچھے خرچ کر کر ۔ نہ احسان رکھتے ہیں نہ ستاتے ہیں، انہیں کو ہے ثواب اُن کا، اپنے

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝٢٦٢ قَوْلٌ

رب کے ہاں۔ اور نہ ڈر ان پر ، اور نہ وہ غم کھاویں گے ۔ بات

مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ

کہنی معقول ، اور در گذر کرنی ، بہتر اس خیرات سے جس کے پیچھے ستانا ،

وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝٢٦٣ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا

اور اللہ بے پرواہ ہے تحمل والا ف۲ اے ایمان والو ! مت ضائع کرو

صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ

اپنی خیرات احسان رکھ کر اور ستا کر جیسے وہ جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں

النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ

کے دکھانے کو اور یقین نہیں رکھتا اللہ پر ، اور پچھلے دن پر ۔ سو اس کی مثال جیسے صاف

صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ

پتھر ، اس پر پڑی ہے مٹی ۔ پھر اس پر برسا زور کا مینہ ۔ تو اس کو کر رکھا سخت ۔

لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

کچھ ہاتھ نہیں لگتی اُن کو اپنی کمائی ۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا

فوائد

ف۱ چار جانور لائے ایک مور ایک مرغ اور ایک کوا اور ایک کبوتر ان کو اپنے ساتھ ہلایا کہ پہچان رہے پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے ایک پر پر، ایک پر دھڑ ایک پر پاؤں۔ پہلے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک کو پکارا۔ اس کا سر اٹھ کر ہوا میں کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پر لگے پھر پاؤں وہ دوڑتا چلا آیا، اسی طرح چاروں آئے۔ فائدہ : یہ تین قصے فرمائے اس پر کہ اللہ تعالےٰ آپ ہدایت کرنے والا ہے جس کو چاہے اگر شبہ پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے اب آگے پھر جہاد کا مذکور ہے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی بدخوئی پر درگذر کرنی بہتر ہے اس سے کہ دیوے پھر اس کو بار بار دباوے یہ سمجھے کہ میں نے اللہ کو دیا ہے اس کو کیا پرواہ ہے۔ مگر اپنا بھلا کرتا ہوں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱ ترجمان القرآن کے مصنف نے اس معجزانہ واقعہ کی تاویل کر کے یہ لکھا ہے کہ پھر ان چاروں میں سے ہر ایک کو ایک ایک پہاڑ پر بٹھا دو پھر انہیں بلاؤ وہ تمہاری طرف اڑتے چلے آئیں گے (جلد اول ۲۷۱)

یعنی جانوروں کو ذبح کر کے انکے اجزا کو پہاڑوں پر رکھنے سے انکار کیا ہے لیکن جب مولانا آزاد کو حضرت عزیر کے معجزانہ واقعہ سے انکار نہیں جو اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہے تو پھر اس دوسرے واقعہ میں تاویل کی کیوں ضرورت پڑی ؟

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶۴ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ
منکر لوگوں کو ف ۞ اور مثال ان کی، جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ
اللہ کی خوشی چاہ کر، اور اپنا دل ثابت کرکر، جیسے ایک
جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ
باغ ہے بلندی پر، اس پر پڑا مینہ تو لایا اپنا پھل دونا پھر اگر
لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۶۵
نہ پڑا اس پر مینہ تو اوس ہی پڑی۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف ۞
اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ
بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو؟ کہ ہووے اس کا ایک باغ کھجور
وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا
اور انگور کا، نیچے اس کے بہتی ندیاں، اس کو وہاں حاصل
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ
سب طرح کا میوہ، اور اس پر بڑھاپا پڑا۔ اور اس کے
ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ
اولاد ہیں ضعیف، تب پڑا اس باغ پر بگولا جس میں آگ تھی،
فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تو وہ جل گیا۔ یوں سمجھاتا ہے اللہ تم کو آیتیں، شاید تم
تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۶۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
دھیان کرو ف ۞ اے ایمان والو! خرچ کرو ستھری چیزیں
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا
اپنی کمائی میں، اور جو ہم نے نکال دیا تم کو زمین میں سے، اور نیت نہ رکھو
الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ
گندی چیز پر کہ خرچ کرو، اور تم آپ وہ نہ لوگے، مگر جو

ع ۳۶

فوائد

ف اوپر مثال فرمائی خیرات کی جیسے ایک دانہ بویا اور سات بالیں نکلیں سات سو دانے ملے یہاں فرمایا کہ نیت شرط ہے اگر دکھاوے کی نیت سے خرچ کیا۔ تو جیسے دانہ بویا پتھر میں جس پر تھوڑی سی مٹی نظر آتی تھی۔ جب مینہ پڑا وہ صاف رہ گیا اس میں کیا اُگے گا۔ ۱۲ منہ رح

ف مینہ سے مُراد بہت مال خرچ کرنا اور اوس سے مُراد تھوڑا مال سو اگر نیت درست ہے تو بہت خرچ کرنا بہت ثواب اور تھوڑا بھی کام آتا ہے۔ جیسے خالص زمین پر باغ ہے جتنا مینہ برسے اس کو فائدہ ہے بلکہ اوس بھی کافی ہے اور نیت درست نہیں تو جس قدر خرچ کرے اور ضائع ہے کیونکہ زیادہ مال دینے میں دکھاوا بھی زیادہ ہے جیسے پتھر پر دانہ جتنا زور کا مینہ برسے اور نہ کرے کہ مٹی دھوئی جاوے۔ ۱۲ منہ رح

ف اب مثال فرمائی۔ احسان رکھنے والے کی جو اپنی خیرات اچھی کو ضائع کرے۔ جیسے جوانی کے وقت باغ حاصل کیا۔ توقع سے کہ بڑی عمر میں کام آوے عین کام کے وقت جل گیا ۱۲ منہ

تشریح ف قرآن کریم نے خیرات کو محتاج کا حق کہا ہے وفی اموالهم حق للسائل الخ اصل مالک نے مالدار کی دولت میں ضرورتمندوں کا جو حصہ مقرر کر دیا اسے ادا کرنا نہ محتاج پر اس کا احسان ہے اور نہ بدلہ چکانا ہے اس اسلامی تصور نے محتاج کو احساس کمتری سے اور مالدار کو احساس برتری سے بچایا۔

تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾
آنکھیں موند لو - اور جان رکھو، کہ اللہ بے پرواہ ہے خوبیوں والا ف۱ ؏

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ
شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگی کا، اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا، اور اللہ

يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾
وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا، اور فضل کا - اور اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ف۲ ؏

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ
دیتا ہے سمجھ جس کو چاہے، اور جس کو سمجھ ملی بہت

فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾
خوبی ملی - اور وہی سمجھیں جن کو عقل ہے - ؏

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ ۗ
اور جو خرچ کرو گے کوئی خیرات، یا قبول کرو گے کوئی منت، سو اللہ کو معلوم ہے -

وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ
اور گنہگاروں کا کوئی نہیں مددگار ف۳ ؏ اگر کھلی دو خیرات، تو کیا اچھی بات

وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ
اور اگر چھپاؤ اور فقیروں کو پہنچاؤ تو تم کو بہتر ہے - اور اُتارتا ہے

عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ
کچھ گناہ تمہارے - اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے ف۴ ؏ تیرا ذمہ

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا
نہیں ان کو راہ پر لانا، لیکن اللہ راہ پر لاوے جس کو چاہے - اور مال جو خرچ

مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا
کرو گے سو اپنے واسطے، جب تک خرچ نہ کرو گے مگر اللہ کی خوشی چاہ کر - اور جو

تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾
خرچ کرو گے خیرات پوری ملے گی تم کو، اور تمہارا حق نہ رہے گا - ؏

فوائد

ف۱ یعنی خیرات قبول ہونیکی یہی شرط ہے کہ مال حلال کمایا ہو حرام نہ ہو اور بہتر چیز اللہ کی راہ میں دیوے یہ نہیں کہ بری چیز خیرات میں لگاوے کہ لینے دینے میں آپ ویسی چیز قبول نہ کرے مگر ناچار ہو کر کیونکہ اللہ بے پرواہ ہے محتاج نہیں اور خوبیوں والا ہے۔ خوب سے خوب پسند کرتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی جب دل میں یہ خیال آوے کہ مال خیرات میں دے ڈالوں تو میں مفلس رہ جاؤں اور ہمت نہ ہووے بیحیائی پر کہ اللہ کی تاکید سُن کر پھر بھی خرچ نہ کرے تو جان لیوے کہ یہ شیطان کیطرف سے آیا اور جب خیال آوے کہ خیرات سے گناہ بخشے جاویں گے۔ اور اللہ کے ہاں سے کمی نہ چاہیے گا تو اور دے گا تو جان لیوے کہ یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے ۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی منت قبول کی تو واجب ہو گئی اب ادا نہ کرے تو گنہگار ہے نذر اللہ کے سوا کسی کی نہ چاہیے مگر یہ کہے کہ اللہ کے واسطے فلانے شخص کو دوں گا تو مختار ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ اگر نیت دکھاوے کی نہ ہو تو خیرات کھلی بھی بہتر ہے کہ اوروں کو شوق آوے اور چھپی بھی بہتر ہے کہ لینے والا نہ شرماوے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۷۲)

تیرا ذمہ نہیں الخ یعنی ایصال الی المطلوب (فتح الرحمن) شاہ صاحبؒ نے بھی اسی مفہوم کے مطابق ہر آیت کا ترجمہ "راہ پر لانا" لکھا ہے القصص (۵۶) میں بھی (انک لا تہدی) کا ترجمہ راہ پر نہیں لاتا، کیا ہے۔ یعنی منزل المقصود پر پہنچانا آپ کے ذمہ نہیں صرف منزل کی راہ دکھانا اور اُس پر چل کر دکھانا اور اُسوۂ حسنہ پیش کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

دینا ہے ان مفلسوں کو، جو اٹک رہے ہیں اللہ کی راہ میں۔ چل پھر نہیں سکتے

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ

ملک میں، سمجھے ان کو بے خبر محظوظ۔ ان کے نہ

التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ

مانگنے سے، تو پہچانتا ہے ان کو ان کے چہرے سے، نہیں مانگتے لوگوں سے لپٹ کر۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ

اور جو خرچ کرو گے کام کی چیز وہ اللہ کو معلوم ہے ف۱ ⁘ جو لوگ

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ

خرچ کرتے ہیں اپنے مال، اللہ کی راہ میں، رات اور دن، چھپے اور کھلے، تو ان کو

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾

ہے مزدوری ان کی اپنے رب کے پاس، اور نہ ڈر ہی ان پر، نہ وہ غم کھاویں گے ف۲ ⁘

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ

جو لوگ کھاتے ہیں سُود، نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جس طرح اٹھتا ہے جس کے

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ

حواس کھو دئیے جن نے لپٹ کر۔ یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہا، سودا کرنا

مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ

بھی ویسا ہی ہے جیسا سُود لینا، اور اللہ نے حلال کیا سودا، اور حرام کیا سُود۔ پھر جس کو پہنچی

مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ

نصیحت اپنے رب کی، اور باز آیا، تو اس کا ہے جو آگے ہو چکا۔ اور اسکا حکم اللہ کے اختیار۔

مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ

اور جو کوئی پھر کرے، وہی ہیں دوزخ کے لوگ، وہ اسی میں رہ پڑے ف۳ ⁘ مٹاتا ہے

اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾

اللہ سود، اور بڑھاتا ہے خیرات۔ اور اللہ نہیں چاہتا کسی ناشکر گنہگار کو ف۴ ⁘

فوائد

ف۱ یعنی بڑا ثواب ہے ان کا دینا جو اللہ کی راہ میں اٹک گئے ہیں کما نہیں سکتے اور اپنی حاجت ظاہر نہیں کرتے جیسے حضرت کے اصحاب تھے۔ اھل صفہ گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پکڑی تھی۔ علم سیکھنے کو اور جہاد کرنے کو اسی طرح اب بھی جو کوئی حفظ کرے قرآن کو یا علم دین میں مشغول ہو لوگوں کو لازم ہے کہ ان کی مدد کریں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یہاں تک خیرات کا بیان تھا آگے سُود کو حرام فرمایا جب خیرات کا تقید ہوا تو قرض دینا اولیٰ ہے قرض پر سود کا ہے کو لیا چاہیئے ۱۲۔ منہ رح

ف۳ یعنی منع سے پہلے جو لیا دنیا میں پھر انا نہیں پہنچتا اور آخرت میں اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے۔ چاہے تو بخشے باقی بعد منع کے جو لیوے وہ دوزخی ہے اور خدا کے حکم کے سامنے عقل کی دلیل لائی اس کی یہی سزا ہے جو فرمائی۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی مالدار ہو کر محتاج کو قرض بھی مفت نہ دے جب تک سُود نہ رکھ لے یہ نعمت کی ناشکری ہے۔ ۱۲ منہ رح

ع ۳۷ ۔ ۷ ۔ ۵

تشریح ۲۷۵

"جن بھوت کا جسمانی تصرف قرآن کی رُو سے:

حواس کھو دیئے جن نے الخ شیطان خبیث جنات ہی میں سے ہے (کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ) وہ ابلیس جنوں میں سے ہے۔ اس نے خدا تعالےٰ کی نافرمانی کی شیطان اور خبیث جنات ارواح خبیثہ انسان کی سفلی اور حیوانی خواہشات کو بھڑکاتی ہیں اور وہ خواہشات نفسانی کے پیچھے پاگل ہو جاتا ہے عقل اور ہوش کے تقاضوں کو نظر انداز کرتا ہے، بس قرآن کریم سے شیاطین کا اتنا ہی تصرف ثابت ہے۔ الاعراف ۲۰۲ میں فرمایا، اور جو لوگ شیطانوں کے بھائی اور رفیق ہیں، شیطان انہیں گمراہی میں گھسیٹتے پھرتے ہیں اور ان کی دُرگت بنانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ قرآن کریم نے اسی کیفیت کو خبط الحواسی سے تعبیر کیا ہے اور بتایا ہے کہ دولت کا حریص سُود خوار قیامت میں اپنی قبروں سے خبط الحواس لوگوں کی طرح اُٹھے گا۔ اور سُود خوار کی اخلاقی بدحواسی دماغی پاگل پن کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ علما محققین نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ جنات و شیطان انسانی جسم کے اندر بیماری یا کوئی جسمانی مرض پیدا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ آیت الانعام (۷۱) میں بھی استھوتہ الشیطان تشبیہ

وقف لازم

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ، اور قائم رکھی نماز ، اور دی

الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

زکوٰۃ ، ان کو ہے بدلا ان کا اپنے رب کے پاس، اور نہ ان پر ہے ڈر اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ

غم کھاویں گے ۔ اے ایمان والو ! ڈرو اللہ سے ، اور چھوڑ جو رہ گیا سود ،

الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٧٨﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ

اگر تم کو یقین ہے ف۱ ۔ پھر اگر نہیں کرتے، تو خبردار ہو جاؤ ، لڑنے کو .

مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ ۖ

اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اگر توبہ کرتے ہو، تو تم کو پہنچتے ہیں اصل مال تمہارے ،

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٩﴾ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ

نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ کوئی تم پر ۔ ف۲ ۔ اور اگر ایک شخص ہے تنگی والا تو فرصت دینی

مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٠﴾

چاہیئے جب تک کشائش پاوے ۔ اور اگر خیرات کردو تو تمہارا بھلا ہے ، اگر تم کو سمجھ ہو ۔ ف۳

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

اور ڈرتے رہو اس دن سے جس دن الٹے جاؤ گے اللہ کے پاس پھر پورا ملے گا ہر شخص کو جو اس نے کمایا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٨١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۔ اے ایمان والو ! جس وقت معاملت کرو ادھار کی کسی

أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ

وعدہ مقرر تک تو اسکو لکھو ۔ اور چاہیئے ، لکھ دے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف سے

كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ

اور نہ کنارہ کرے لکھنے والا اس سے کہ لکھ دیوے جیسا سکھایا اس کو اللہ نے سو وہ لکھے ، اور بتادے جس پر

وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ

حق دینا ہے، اور ڈرے اللہ سے جو رب ہے اس کا اور ناقص نہ کرے اسمیں سے کچھ ۔ پھر اگر جس شخص پر

ع ٣٨ ٨ ٦

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

اور استعارہ کے طور پر کہا گیا ہے

امام فخرالدین رازیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) نے جن آسیب اور اس کے اثرات پر تفصیل سے بحث کی ہے اور آخر میں مذکورہ تحقیق کو راجح قرار دیا ہے (تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۵۲۳) جنات اور آسیب وغیرہ کے جسمانی تصرفات کے اثبات پر علامہ آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ نے روح المعانی میں پورا زور صرف کیا ہے اور یہیں سے متاخرین علماء کے ہاں یہ خیالات آئے ہیں۔ اس سے پہلے سلف صالحین کے ہاں یہ تصور نہیں ملتا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد

ف۱ یعنی منع آنیسے پہلے لے چکے سو لے چکے اور اگلا چڑھا ہوا اب نہ مانگو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی اگلا سود لیا ہوا تمہارے اصل مال میں حساب کرے تو تم پر ظلم ہے اور منع کے بعد اگلا چڑھا سود تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی جب دیکھا سود موقوف ہوا اب لگو مفلس سے تقاضا کرنے یہ نہ چاہیئے بلکہ فرصت دو اور اگر توفیق ہو تو بخش دو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۷۶) (صفحہ سابقہ)

یمحق اللہ الربٰو الخ امام شاہ ولی اللہ رح فرماتے ہیں کہ ایک ضرورت مند کی احتیاج سے فائدہ اٹھا کر سود خوار جو بلا محنت و مشقت کے بغیر مقروض سے وصول کرتا ہے۔ سطحی نظر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے سرمایہ بڑھ رہا ہے لیکن درحقیقت وہ بڑھتا نہیں بلکہ سود خوارانہ ذہنیت سے تنگ نظری، خود غرضی اور زر پرستی کی صفات کو بڑھاوا ملتا ہے اور جس معاشرہ میں یہ اخلاقی برائیاں عام ہوجاتی ہیں۔ اس کا تنزل لازمی ہوجاتا ہے اسکے مقابلہ میں صرف رضاء الٰہی کی خاطر ضرورت مندوں کو قرض حسن دینے سے انفرادی اور اجتماعی ضرورتوں پر خیرات کرنے سے بظاہر دولت میں کمی ہوتی نظر آتی ہے لیکن سخاوت و فیاضی کی ذہنیت سے معاشرہ میں خوشحالی اور قلبی سکون و راحت پیدا ہوتی ہے۔ یہ قانون فطرت ہے اس قانون فطرت کو قرآن نے اس مختصر فقرہ میں بیان کیا ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھنے اور گھٹنے کی یہی تشریح منقول ہے ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ان الربا وان کثر فان عاقبتہ تصیر الی قل۔ انجام کے اعتبار سے سود گھٹتا ہے بڑھتا نہیں (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۲۹) خدا تعالیٰ نے اس آیت میں سود خوار مہاجنوں کو جنگ کا الٹی میٹم دیا ہے۔ جس سے اس درندہ صفت گناہ کی شدت

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ

دینا آیا بے عقل ہے، یا ضعیف ہے، یا آپ نہیں بتا سکتا تو بتاوے اس کا اختیار والا انصاف سے۔

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ

اور شاہد کرو دو شاہد، اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر نہ ہوں دو مرد، تو ایک

فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا

تو ایک مرد اور دو عورتیں، جن کو پسند رکھتے ہو شاہدوں میں، کہ بھول جاوے ایک عورت،

فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا

تو یاد دلاوے اس کو وہ دوسری - اور کنارہ نہ کریں شاہد جس وقت بلائے جاویں۔ اور کاہلی نہ کرو

أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَ

اس کے لکھنے سے، چھوٹا ہو یا بڑا، اس کے وعدہ تک، اس میں خوب انصاف ہے اللہ کے ہاں اور

أَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً

درستی رہتی ہے گواہی، اور لگتا کہ تم کو شبہ نہ پڑے، مگر ایسا کہ سودا ہو زودبرد کا،

تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَ

پھیر بدل کرتے ہو آپس میں، تو گناہ نہیں تم پر، کہ نہ لکھو اس کو۔ اور

أَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ

شاہد کرلو جب سودا کرو، اور نقصان نہ کیا جائے لکھنے والا، نہ شاہد۔

وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ

اور اگر ایسا کرو، تو یہ گناہ کی بات ہے تمہارے اندر۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اور اللہ تم کو سکھاتا

اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ

ہے۔ اور اللہ سب چیز سے واقف ہے ف اور اگر تم سفر میں ہو،

سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ

اور نہ پاؤ لکھنے والا، تو گرو ہاتھ میں رکھنی - پھر اگر اعتبار کرے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ

ایک دوسرے کا، تو چاہیئے پورا کرے، جس پر اعتبار کیا اپنے اعتبار کو، اور ڈرتا رہے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

کا اظہار مقصود ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سود خوار لوگ اگر غریب طبقہ کا خون چوسنے سے باز نہ آئیں تو امام المسلمین انہیں تنبیہ کرے اور پھر بھی اگر باز نہ آئیں تو ان مفسدین کے خلاف ہتھیار اٹھائے۔

تشریح ربٰوا یعنی سُود اور بیاج اصلاً اس زائد رقم کا نام ہے جو ایک قرض خواہ اپنی قرض دی ہوئی اصل رقم سے طے شدہ شرح کے مطابق اپنے مقروض سے وصول کرتا ہے۔ سود خوار اس زائد رقم کو تجارت کے منافع جیسا قرار دے کر تجارت اور سود کو برابر کہتا ہے لیکن دنیا کے ہر کاروبار میں خواہ وہ تجارت ہو یا صنعت اور زراعت اور آدمی وہ کاروبار صرف اپنی محنت سے کرتا کرتا ہو یا محنت اور سرمایہ دونوں سے، ہر صورت میں اس کاروبار کے اندر نفع کے ساتھ ساتھ نقصان کا خطرہ موجود رہتا ہے اور کسی کاروبار میں ایک مقررہ نفع کی لازمی ضمانت نہیں ہوتی۔ بخلاف سودی لین دین کے سُود خوار اپنی اصل رقم کو محفوظ رکھتے ہوئے بے خطر اپنا طے شدہ منافع وصول کرتا چلا جاتا ہے اور اس سے بقول حضرت شاہ ولی اللہ رح: ماذا جری الدّسم باستماء المال بھٰذا الوجه افضی الی ترك الزراعات والصناعات التی اصول المكاسب ولا شیء فی العقود واشد تدقیقا واعتناء بالقليل وخصومة من الربا یعنی اگر دولت بڑھانے کا یہ طریقہ عام ہو جائیگا تو زراعت اور صنعت کا سارا نظام برباد ہو جائے گا۔ حالانکہ زراعت اور صنعت معیشت کی دو اہم بنیادیں ہیں اسلئے سود سے زیادہ کوئی بدترین معاملہ نہیں ہوسکتا۔ (حجۃ البالغہ ج ۲ ص ۱۰۶)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد

اس آیت میں دو چیز کا تقید فرمایا ایک تو وعدے کے معاملہ کو لکھنا کہ اسمیں پھر قضیہ نہ ہو اور اپنے تئیں شبہ نہ پڑے اور شاہد کو دیکھ کر یاد آوے دوسرے شاہد کر لینا ہر معاملہ پر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں جن کو ہر کوئی پسند رکھے اور تقید فرمایا کہ نویسندہ اور شاہد نقصان کسی کا نہ کریں جو حق واجبی ہے سو ہی ادا کریں اور لکھنے میں جو دینے والا اپنی زبان سے کہے سو لکھیں یا اسکا کوئی بزرگ کہے اگر اسکو کوئی عقل نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

فرہٰن مقبوضۃ (۲۸۳) گرو ہاتھ میں رہان جمع رہن کی ہے یہ صفت موصوف ملکر ایک تاویل کے مطابق مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ یعنی فالمشروع رہان مقبوضہ۔ شرعی حکم کیمطابق گروی رکھنے کی چیزیں قبضہ میں دیدی جائیں شاہ صاحب نے بھی اپنے ترجمہ میں اسے خبر بنایا ہے۔

اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ

اللہ سے جو رب ہے اُسکا ۔ اور نہ چھپاؤ گواہی کو ۔ اور جو کوئی وہ چھپاوے ، تو گناہ گار

اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي

ہے دل اُس کا ۔ اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے ۔ اللہ کا ہے جو کچھ

ع ٣٩

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

آسمان اور زمین میں ہے ۔ اور اگر کھولو گے اپنے جی کی بات ،

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

یا چھپاؤ گے ، حساب لے گا تم سے اللہ ۔ پھر بخشے گا جس کو چاہے ،

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

اور عذاب کرے گا جس کو چاہے ۔ اور اللہ سب چیز پر قادر ہے ۔ ف

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ

مانا رسول نے ، جو کچھ اترا اس کو اس کے رب کیطرف سے ، اور مسلمانوں نے ،

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف

سب نے مانا اللہ کو ، اور اس کے فرشتوں کو ، اور کتابوں کو ، اور رسولوں کو ،

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا

ہم جُدا نہیں کرتے کسی کو اس کے رسولوں میں ، اور بولے ، ہم نے سُنا ،

وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

اور قبول کیا ، تیری بخشش چاہیئے ، اے رب ہمارے ! اور تجھی تک رجوع ہے ۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی شخص کو ، مگر جو اسکی گنجائش ہے ۔ اسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اسی پر پڑتا

اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا

جو کیا ۔ اے رب ہمارے ! نہ پکڑ ہم کو ، اگر ہم بھولیں ، یا چوکیں ، اے رب ہمارے

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ

اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری ، جیسا رکھا تھا تو نے اگلوں پر ، اے رب ہمارے

فوائد

ف یہاں سے معلوم ہوا کہ دل کے خیال پر بھی حساب ہوگا ۔ یہ سن کر اصحاب نے حضرت سے عرض کیا ، یہ حکم سخت مشکل ہے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرح انکار مت کرو ۔ بلکہ قبول لکھو اور اللہ سے مدد چاہو ۔ پھر لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور قبول کیا اللہ کے ہاں یہ بات پسند ہوئی ۔ تب اگلی دو آیتیں اُتریں ۔ ان میں حکم آیا کہ مقدور سے باہر چیز کی تکلیف نہیں اب جو کوئی دل میں خیال گناہ کا کرے اور عمل میں نہ لاوے اس کو گناہ نہیں لکھتے ۔

تشریح (۲۸۵)

اسلام کے عالمگیر پیغام ہدایت کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی کہ وہ خدا کے تمام رسولوں پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے قرآن کریم میں صرف (۲۸) رسولوں کا تعین کے ساتھ نام آیا ہے لیکن اسی کے ساتھ قرآن کریم نے یہ بھی اعلان کیا ہے ہم نے رسولوں میں سے کچھ کا ذکر کیا ہے اور کچھ کا ذکر نہیں کیا ۔ (غافر ۸۷)

اسلام آسمانی ہدایت کے معاملہ میں تنگ نظری کو غلط سمجھتا ہے اسلام کی یہ وسعت نظری تبلیغ اور اشاعت کی بہت بڑی قوت اور کامیاب حکمت ہے ۔ جو حضرات مسلمانوں میں تذکیر و وعظ ہی کو تبلیغ سمجھ بیٹھے ہیں وہ اس حکمت کو سمجھنے سے قاصر ہیں ۔

لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ

اور نہ اُٹھوا ہم سے جس کی طاقت نہیں ہم کو ، اور درگذر کر ہم سے ، اور بخش ہم کو ۔

وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

اور رحم کر ہم پر ، تو ہمارا صاحب ہے ، مدد کر ہماری ، قوم کافروں پر ۔ ف

ع ۴۰ / ۸

آیاتها ۲۰۰ ﴿۳﴾ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ﴿۸۹﴾ رکوعاتها ۲۰

سورہ اٰل عمران مدنی ہے ، اور اسمیں دوسو (۲۰۰) آیتیں اور بیس رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان ہے رحم والا ۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ

اللہ ! اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ، جیتا ہے سب کا تھامنے والا ۔ اُتاری

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ

تجھ پر کتاب تحقیق ، ثابت کرتی اگلی کتاب کو ، اور اُتاری

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ

تھی توراۃ اور انجیل ۔ اس سے پہلے ، لوگوں کی ہدایت کو ، اور

اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ

اُتارا انصاف ۔ جو لوگ منکر ہیں اللہ کی آیتوں سے ، ان کو

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ

سخت عذاب ہے ۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ۔ اللہ اس پر

لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾

چھپی نہیں کوئی چیز زمین میں ، اور آسمان میں ۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہے ۔ کسی کی بندگی نہیں

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ

اسکے سوا ، زبردست ہے حکمت والا ۔ وہی ہے جس نے اُتاری تجھ پر کتاب ۔ اس میں

فوائد

ف یہ دعا اللہ نے پسند فرمائی تو قبول کی حکم بھی ہم پر بھاری نہیں رکھے اور دل کا خیال بھی نہیں پکڑا ۔ اور بھول چوک بھی معاف کی ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، مجھے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش الٰہی کے خزانہ خاص سے عطا کی گئی ہیں مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں ۔

مقبول دعائیں

لا یکلف اللہ نفسا الخ کے فقرے میں اجمالی طور پر یہ اعلان کیا گیا کہ ہر شخص اسی حد تک ذمہ دار اور مکلف ہے جس حد تک اسکو طاقت عطا ہوئی ہے ۔ شرعی احکام میں اصولی طور پر انسان کی فطری صلاحیت اور اہلیت کا لحاظ رکھا گیا ہے اور خاص مجبوریوں کی صورت میں بندہ کو شرعی طور پر رخصت بھی دیجاتی ہے ۔ اسی طرح اللہ تم اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ بندہ خود اپنے طور پر اپنے آپکو ناقابل برداشت عمل میں ڈالے اور نہ اُمراء و حکام کو اس کی اجازت ہے کہ وہ بندگان خدا پر ناقابل برداشت بوجھ ڈالیں ۔ اسکے بعد خدا نے بندوں کو تین دعائیں سکھائیں جن میں اس اجمال کی تفصیل ہے اور پہلے سے معاف شدہ چیزوں کی معافی کی درخواست بندوں کیطرف سے کرائی گئی ہے ۔

۱ ۔ لَا تُؤَاخِذْنَا ۔ بھول اور چوک کی معافی ۔

۲ ۔ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا ۔ ناقابل برداشت احکام سے بچانیکی دعا ۔

۳ ۔ لَا تُحَمِّلْنَا ۔ ناقابل برداشت آزمائشوں ، مصیبتوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھنے کی دعا ۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر دعا کے جواب میں خدا تعالیٰ کیطرف سے جواب آیا ۔ قد فعلت یعنی میں نے قبول کیا ، پہلی دعا کے بارے میں حضور یہ فرما چکے تھے کہ ان اللہ تجاوز لامتی عن الخطاء والنسیان والاستکراہ ۔

مصلحت دعا معاف شدہ باتوں کیلئے ہمیشہ معافی طلب کرتے رہنے کی مصلحت یہ ہے کہ خدا اس عاجزی اور خوف کے سبب بندوں پر مزید فضل و کرم کے دروازے کھولتا ہے جسطرح رسول پاک کی معصوم ہستی گناہوں سے استغفار کر کے خدا تعالیٰ کے مزید فضل و کرم کی طالب ہوتی تھی ۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت عائشہ رض کے جواب میں حضور نے فرمایا ۔ افلا اکون عبدا شکورا ۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہاں سے شاہصاحب نے بسم اللہ کے ترجمہ میں تنوع اور رنگارنگی سے کام لینا شروع کر دیا اور یہ تنوع سورہ حج

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ

بعضے آیتیں پکی ہیں، سو جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری ہیں کئی طرف ملتی۔ سو جن کے دل پھرے

قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ

ہوئے ہیں، وہ لگتے ہیں ان کی ڈھب والیوں سے، تلاش کرتے ہیں گمراہی۔

وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي

اور تلاش کرتے ہیں انکی کل بٹھانی، اور انکی کل کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے۔ اور جو مضبوط علم والے

الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ

ہیں، سو کہتے ہیں ہم اس پر یقین لائے، سب کچھ ہمارے رب کیطرف سے ہے۔ اور سمجھائے وہی سمجھتے

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

ہیں جن کو عقل ہے ف ۔ اے رب ہمارے! دل نہ پھیر، جب ہم کو ہدایت دے چکا،

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَاۤ

اور دے ہم کو اپنے ہاں سے مہربانی، تو ہی ہے سب دینے والا ۔ اے رب!

اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن، جس میں شبہ نہیں۔ بے شک اللہ خلاف نہیں کرتا

الْمِيْعَادَ ۝ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

وعدہ ۔ جو لوگ منکر ہیں، ہرگز کام نہ آویں گے ان کو ان کے مال،

وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝

اور نہ اولاد، اللہ کے آگے کچھ ۔ وہی ہیں چپٹیاں دوزخ کی ۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

جیسے دستور فرعون والوں کا اور جو ان سے پہلے تھے، جھٹلاتے

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ہماری آیتیں، پھر پکڑا ان کو اللہ نے ان کے گناہوں پر، اور اللہ کی مار سخت ہے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ

کہہ دے منکروں کو، کہ اب تم مغلوب ہو گئے اور ہانکے جاؤ گے دوزخ کو ۔ اور کیا بری

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

تک چلتا ہے اس کے بعد آخر سورہ ناس تک پھر وہی معیاری ترجمہ ہے جو الحمد شریف اور البقرہ میں کیا گیا ہے یہ شاہ صاحبؒ کا مزاج ہے کہ ترجمہ میں بلاغت کی رنگارنگی قائم رہے ایک ہی اسلوب سے قارئین کا دل نہ اکتا جائے ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد

ف اس سورت میں نصاریٰ کو سمجھانا منظور ہے کہ حضرت مریمؑ کو خدا کی عورت کہتے اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اور وہ بہکے تھے اس پر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ اُن کے حق میں سُنے تھے، ایسے کہ بندگی سے زیادہ مرتبہ چاہیں۔ اسواسطے اللہ فرماتا ہے کہ ہر کلام میں اللہ نے بعضے باتیں رکھی ہیں جن کے معنے صاف نہیں کھلتے تو جو گمراہ ہو انکے معنی عقل سے لگے پکڑنے اور جو مضبوط علم رکھے وہ انکے معنی اور آیتوں سے ملا کر سمجھے جو کتاب کی جڑ ہے اسکے موافق سمجھ پاوے تو سمجھے اور اگر نہ پاوے تو اللہ پر چھوڑے کہ وہی بہتر جانے ہم کو ایمان سے کام ہے۔ ۱۲ منہ رح

وقف غفران — وقف لازم — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تشریح آیات محکمات و متشابہات

"آیات محکمات" سے قرآن کریم کی وہ پکی آیات مُراد ہیں جنمیں بُرائی اور بھلائی کے وہ احکام مذکور ہیں جنہیں مذہب و اخلاق کے مسلمات (سب کے تسلیم شدہ) کہا جاتا ہے۔ یا ان میں آسمان و زمین کے کھلے اور روشن نشانات بیان کئے گئے ہیں۔ ان آیات کو ام الکتاب (کتاب الٰہی کی جڑ اور اصل) کہا جاتا ہے۔ "متشابہات" سے وہ آیات مُراد ہیں جنمیں انسانی حواس کی گرفت سے باہر (اُمور غیب) کی باتیں تشبیہ اور استعارہ کے رنگ میں بیان کی گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات، اسکے افعال اور آخرت کی نعمتوں اور تکلیفوں کا بیان انہی متشابہات سے تعلق رکھتا ہے ان متشابہات کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ مومن کو ان کی اصل صورت اور حقیقت تک پہنچنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ اور جتنی بات تشبیہ اور استعارہ کے رنگ میں سمجھ میں آتی ہے اسے کافی سمجھنا چاہیئے۔ پس متشابہات (خدا کی صفات و افعال، مرنے کے بعد کی زندگی، عالم آخرت کے حالات) خلاف عقل نہیں، ماورائے عقل ہیں۔ انسان اُن پر یقین کر سکتا ہے مگر ان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ مَا تَشَابَهَ (آل عمران ۷) "ان کی ڈھب والیوں سے": شاہ صاحبؒ نے تشابہ کو شبہ (مانند) سے لیا ہے۔ دوسرے حضرات شُبہ بمعنی شک و التباس سے لے رہے ہیں۔ شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کا مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتنہ پرور لوگ اپنے ڈھب و اپنے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱ / ۹ / ۹

الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي

تیاری ہے ۞ ابھی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ، دو فوجوں میں جو بھڑی تھیں۔ ایک فوج ہے کہ لڑتی ہے

سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ

اللہ کی راہ میں، اور دوسری منکر ہے، یہ ان کو دیکھتے ہیں اپنے دو برابر صریح آنکھوں سے۔ اور اللہ

يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾

زور دیتا ہے اپنی مدد کا جسکو چاہے۔ اسی میں خبردار ہو جاویں جن کو آنکھ ہے ف ۞

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ

رجھایا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر، عورتیں، اور بیٹے، اور ڈھیر جوڑے

الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ

ہوئے سونے کے، اور روپے کے، اور گھوڑے پلے ہوئے، اور

الْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ

مواشی، اور کھیتی۔ یہ برتنا ہے دنیا کی زندگی میں، اور اللہ جو ہے اسی

حُسْنُ الْمَآبِ ﴿١٤﴾ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ

پاس ہے اچھا ٹھکانا ۞ تو کہہ میں بتاؤں تم کو اس سے بہتر؟ پرہیزگاروں کو

اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

اپنے رب کے ہاں، باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ندیاں، رہ پڑے انہیں میں

وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ

اور عورتیں ہیں ستھری۔ اور رضامندی اللہ کی۔ اور اللہ کی نگاہ میں

بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

ہیں بندے۔ وہ جو کہتے ہیں، اے رب ہمارے! ہم یقین لائے ہیں سو بخش ہم کو

ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ

ہمارے گناہ اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ۞ وہ محنت اٹھانے والے، اور سچے

وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٧﴾

اور بندگی میں لگے رہتے، اور خرچ کرتے، اور گناہ بخشواتے، پچھلی رات کو ۞

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

مطلب کی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ ان خفی المراد آیات سے لوگوں میں گمراہی پھیلا سکیں۔ تَاْوِیْلَهٗ کل بُھانی، معاملہ کی تہہ تک پہنچنا، صحیح مراد کا پتہ چلانا۔ شاہصاحبؒ کے فائدہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نصاریٰ نے انجیل کے ایسے الفاظ کو اختیار کر لیا۔ جو متشابہ کے حکم میں تھے۔ اور محض حضرت حق نے اپنی مہربانی سے وہ الفاظ اپنی مخلوق کے لئے یا حضرت عیسیٰؑ کیلئے استعمال کئے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے مطلب کی تاویل کر کے عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اور حضرت مریمؑ کو خدا کی بیوی کہا اور انکو اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت میں شریک کر کے اقانیم ثلاثہ کی شکل وضع کی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رُوحُ اللہ اور کلمۃ اللہ سے جو استدلال وفد نجران نے کیا تھا اس کا جواب ہو کہ یہ اضافت تشریفی ہے اور یہ الفاظ متشابہات میں سے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک ایسی رُوح ہیں جس کے موجود ہونیکا سبب صرف اللہ کا امر اور اس کا کلمہ کن ہے اور دوسرے اسباب پیدائش سے وہ منزہ ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) **فوائد** یعنی جنگ بدر میں جس کا قصہ سورۂ انفال میں ہے مسلمانوں سے کافر تین برابر تھے پر اللہ دو ہی برابر دکھاتا تھا کہ خوف نہ کھاویں پھر اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی اس سے چاہیئے کہ سب کافر عبرت پکڑیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح یَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ، اس فقرہ میں قرآن کریم کے ایجاز بلاغت کا کمال نظر آتا ہے۔ قرآن نے فاعل مفعول اور مجرور کو محذوف کر کے اس فقرہ میں معانی اور مطالب کا سمند بھر دیا ہے۔ شاہصاحبؒ نے یرون کا فاعل مسلمانوں کو ھُم کا مفعول کافروں کو اور ضمیر مجرور ھم کا مرجع کفار کو قرار دیکر مذکورہ بالا تشریح کی ہے۔ غزوہ بدر کے حالات کی تفصیل سورۂ انفال میں بیان کیگئی ہے۔ انفال میں خداؑ نے یہ بتایا کہ غزوہ کی ابتداء میں ہر فریق دوسرے فریق کو اپنے سے کمزور پوزیشن میں دیکھ رہا تھا۔ وَاِذْ يُرِيكُمُوهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِىٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا الخ تاکہ دونوں فریق مطمئن ہو کر آپس میں ٹکرا جائیں اور پھر خدا اپنی غیبی نصرت کے ذریعہ کمزور اہل حق کو فتح مند کر کے باطل پرستوں پر حجت تمام کر دے۔ آمین۔ اشارہ بھی کیا گیا کہ غزوۂ بدر میں ایمان والوں میں اعتماد علی اللہ کی قوت غیر معمولی موجود تھی مگر اس کے باوجود خدا نے ظاہری اسباب کے طور پر مسلمانوں کو کفار کی تعداد اپنے سے تگنی کی بجائے کم کر کے دگنی دکھائی یہ حکمت خداوندی تھی۔ جنگ شروع ہو جانے کے بعد صورتحال یہ تھی کہ جنگ میں فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے کفار کو مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ سے دگنی یعنی زیادہ نظر آنے لگی۔ الخ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ

اللہ نے گواہی دی، کہ کسی کی بندگی نہیں اسکے سوا، اور فرشتوں نے، اور علم والوں نے، وہی حاکم انصاف کا۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟

کسی کو بندگی نہیں سوا اسکے، زبردست ہے حکمت والا ۞ دین جو ہے اللہ کے ہاں سو یہی مسلمانی حکمبرداری۔

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

اور مخالف نہیں ہوئے کتاب والے، مگر جب ان کو معلوم ہو چکا،

الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

آپس کی ضد سے۔ اور جو کوئی منکر ہو اللہ کے حکموں سے، تو اللہ شتاب لینے والا ہے حساب۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ

پھر جو تجھ سے جھگڑیں، تو کہہ، مَیں نے تابع کیا اپنا منہ اللہ کے حکم پر، اور جو کوئی میرے ساتھ ہے۔ اور کہہ

لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا

دے کتاب والوں کو، اور اَن پڑھوں کو، کہ تم بھی تابع ہوتے ہو! پھر اگر تابع ہوئے،

فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

تو راہ پر آئے۔ اور اگر ہٹ رہے، تو تیرا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا۔ اللہ کی نگاہ میں

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

ہیں بندے ف۱ ۞ جو لوگ منکر ہیں اللہ کی آیتوں سے، اور مار ڈالتے ہیں نبیوں کو

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

ناحق، اور مار ڈالتے ہیں جو کوئی کہے انصاف کو لوگوں میں سے،

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

سو ان کو خوشخبری سنا دکھ والی مار کی ۞ وہی ہیں جن کی محنت ضائع ہوئی

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

دنیا میں اور آخرت میں، اور کوئی نہیں ان کا مددگار۔ ۞ تو نے نہ دیکھے

الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ

وہ لوگ؟ جن کو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب کا، ان کو بلاتے ہیں اللہ کی کتاب پر،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

کی حکمت مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنا تھا۔ آلعمران کی اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) فوائد اَن پڑھ کہتے تھے عرب کے لوگوں کو کہ ان کے پاس پہلے پیغمبروں کا علم نہ تھا۔ ۱۲ منہ رح

النصف

تشریح (۱۸) فضیلت شہادت توحید یہ آیتِ شہادت ہے، حدیث میں اسکی بڑی فضیلت آئی ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالےٰ اس آیت پر ایمان ویقین رکھنے والے مسلمان سے کہے گا کہ یہ بندہ میری وحدانیت کے عہد پر قائم تھا پس آج میں بھی اپنا عہد پورا کرتا ہوں۔ ادخلوا عبدی الجنۃ میرے اس بندہ کو جنت میں داخل کردو۔ سعید ابن جبیر تابعی رح فرماتے ہیں کہ جسوقت مدینہ منورہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو اس کی رُوحانی ہیبت سے کعبۃ اللہ میں رکھے ہوئے تین سو ساٹھ بت سرنگوں ہوگئے۔ (ابن کثیر) شَهِدَ اللّٰهُ خدا کی شہادت، کائنات عالم کا وہ نظام ہے جو عدل و اعتدال پر قائم ہے۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ۔ کائنات کے نظام کو چلانے والے کارکنان قدرت کی گواہی جو آسمانی کتابوں میں برابر چلی آرہی ہے۔ وَاُولُوا الْعِلْمِ۔ اہلِ علم، حضرات انبیاء اور ان کے رفقاء کا اقرار اور اعتراف جو وحی الٰہی کی شکل میں محفوظ ہے۔ اسی حقیقت کو آشکارا کررہا ہے کہ خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور جس طرح آسمان وزمین کے قانون طبعی میں عدل کارفرما ہے اسیطرح اس کے قانون شریعت کی بنیاد عدل وانصاف پر قائم ہے۔

ع ۱۱ ۲ ۱۰

تشریح فائدہ (۱): شاہ صاحبؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہود ونصارٰی اہل عرب کو اُمّی کہتے تھے اس معنی میں کہ اُن کے پاس آسمانی کتاب کا علم نہیں تھا اور اپنے آپ کو صاحب کتاب (اہل کتاب) قرار دیتے تھے کیونکہ انکے پاس انجیل اور توراۃ کا علم تھا۔

قرآن کریم نے اسی گروہ کے الفاظ میں اہل عرب کو اُمّیین کہا اور اسی مفہوم میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اُمّی کہا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ شاہ صاحبؒ نے الاعراف (۱۵۷) میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت اَلْاُمِّیّ کا ترجمہ (اُمّی) کیا ہے جب کہ دوسرے حضرات بے پڑھا اور اَن پڑھ ترجمہ کرتے ہیں۔

(محاسن موضح قرآن میں تفصیل دیکھو)

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

کر ان میں حکم کرے، پھر ہٹ رہتے ہیں۔ بعضے ان میں تغافل کر کر ۔ ٭

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ

یہ اسواسطے کہ کہتے ہیں ہم کو ہرگز نہ لگے گی آگ، مگر کئی دن گنتی کے ۔ اور بہکے

فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا

ہیں اپنے دین میں اپنی بنائی باتوں پر ف ٭ پھر کیسا ہوگا؟ جب ہم ان کو جمع کریں گے ایکدن

رَيْبَ فِيْهِ ۟ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

جس میں شبہ نہیں۔ اور پورا پاوے گا ہر کوئی اپنا کیا، اور اُن کا حق نہ رہے گا۔ ٭

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

تو کہہ، یا اللہ مالک سلطنت کے! تو سلطنت دیوے جس کو چاہے، سلطنت چھین لیوے

مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ

جس سے چاہے، اور عزت دیوے جسکو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے، تیرے ہاتھ سب خوبی ،

اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ٭ تو لے آوے رات کو دن میں، اور تو لے آوے

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ

دن کو رات میں، اور تو نکالے جیتا مردے سے، اور تو نکالے مردہ جیتے

الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ

سے، اور تو رزق دیوے جسکو چاہے، بے شمار ف ٭ نہ پکڑیں مسلمان

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

کافروں کو رفیق، مسلمان چھوڑ کر ۔ اور جو کوئی یہ کام کرے،

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ

وہ اللہ کا کوئی نہیں، مگر یہ کہ تم پکڑا چاہو اُن سے بچاؤ۔ اور اللہ تم کو ڈراتا

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ

ہے آپ سے۔ اور اللہ ہی تک پہنچنا ہے ٭ تو کہہ، اگر تم چھپاؤ گے اپنے جی

فوائد

ف۱ یہ ذکر یہود کا ہے کہ قضیئے میں اپنی کتاب پر بھی عمل نہیں کرتے اور گناہ پر دلیر ہیں اس غرہ پر کہ ان کے پہلے جھوٹ بنا کر کہہ گئے ہیں کہ ہم میں اگر کوئی بہت گنہگار ہوگا تو سات دن سے زیادہ عذاب نہ پاوے گا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی یہود جانتے تھے کہ جو اول ہم میں بزرگی تھی وہی ہمیشہ رہے گی اللہ کی قدرت سے غافل ہیں جس کو چاہے عزیز کرے اور سلطنت دیوے اور جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے اور جاہلوں میں سے کامل پیدا کرے اور کاملوں میں سے جاہل اور جس کو دیا چاہے رزق بے حساب دیوے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱

وہ سات دن وہ ہیں جن میں حضرت موسیٰ ؑ کے عہد میں یہود نے سامری کے گمراہ کرنے پر بچھڑے کی پرستش کی تھی اور اس گناہ پر خدا کیطرف سے اجتماعی توبہ کرنے کا حکم نازل ہوا تھا اور وہ تھوڑی دیر کے لئے ایک دوسرے کو قتل کرنا تھا۔ (اس واقعہ کی تفصیل البقرۃ صفحہ (۱۴) پر دیکھو)

تشریح آیت ۲۶ اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے توسط سے آپکے رفقاء کرام کو یہ دعا تعلیم کی گئی ہے اور دراصل دعاء کے پیرایہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ امامت وسرداری کا جو منصب اب تک خاندان بنی اسرائیل کو حاصل تھا۔ وہ خاندان بنی اسماعیل کو عطا ہونے والا ہے اور یہود و نصاریٰ کا یہ گھمنڈ ٹوٹنے والا ہے کہ خلق کی رہنمائی کا منصب صرف ہمارا ہی حق ہے۔ ہم ہی خدا کے اکلوتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے اس غرور باطل کو ختم کیا اور فرمایا کہ انسانی قیادت کا اعزاز خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔ کہ رات دن کی گردش کا نظام خدا کی اس قدرت پر گواہ ہے اسمیں مسلمانوں کو بھی تنبیہ ہے کہ وہ بھی کسی قسم کے گروہی تعصب اور قومی غرور میں مبتلا نہ ہوں، جب بھی وہ اپنی صلاحیت کھو دیں گے اس اعزاز سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ النساء آیت (۱۲۳) لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ کے فائدہ (۲) پر بھی غور کرو اور اسی مفہوم کی وضاحت النساء آیت (۳۰) کے فائدہ ۳ صفحہ (۱۰۶) پر کی گئی ہے۔

تشریح آیت ۲۸ کفار کے ساتھ تین قسم کے معاملے ہوتے ہیں۔ ۱۔ موالات یعنی دوستی ۲۔ مدارات یعنی ظاہری خوش خلقی ۳۔ مواساۃ یعنی احسان اور نفع رسانی۔ موالات تو کسی حال میں جائز نہیں اور مدارات تین حالتوں میں درست ہے۔ ایک دفع ضرر کے واسطے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي
کی بات ، یا ظاہر کرو گے ، وہ اللہ کو معلوم ہے ۔ اور اسکو معلوم ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾
ہے آسمان اور زمین میں ۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ ؏

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا
جس دن پاوے گا ہر شخص جو کی ہے نیکی ، رُو برُو ۔ اور جو

عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ۗ
کی ہے بُرائی ۔ آرزو کریگا کہ مجھ میں اور اس میں فرق پڑ جائے دُور کا ۔

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ
اور اللہ ڈراتا ہے تم کو آپ سے ۔ اور اللہ شفقت رکھتا ہے بندوں پر ؏ تو کہہ،

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی، تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے ، اور بخشے گناہ

ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
تمہارے ۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ تو کہہ، حکم مانو اللہ کا، اور

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
رسول کا ، پھر اگر وہ ہٹ رہیں، تو اللہ نہیں چاہتا منکروں کو ف۲ ؏

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ
اللہ نے پسند کیا آدم کو ، اور نوح ؑ کو، اور ابراہیم ؑ کے گھر کو، اور عمران کے

عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
گھر کو، سارے جہان سے ف۳ کہ اولاد تھے ایک دوسرے کی ، اور اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ
جانتا ہے ؏ جب بولی عورت عمران کی، کہ اے رب! میں نے نذر کیا تیری، جو کچھ

بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾
میرے پیٹ میں ہے، آزاد، سو تو مجھ سے قبول کر، تو ہے اصل سنتا جانتا ف۴ ؏

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

دوسرے اس کافر کی مصلحت دینی یعنی توقع ہدایت کے واسطے۔ تیسرے مہمان کی خاطر کیلئے، اپنی مصلحت اور منفعت مال وجان کے لئے یہ موالات درست نہیں اور مواسات کا حکم یہ ہے کہ اہل حرب کے ساتھ ناجائز ہے اور غیر اہل حرب کے ساتھ جائز۔

فرقہ اثنا عشریہ نے اس آیت سے تقیہ کے جواز پر استدلال کیا ہے اس کا مفصل جواب اگر دیکھنا ہو تو حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رح کے تحفہ اثنا عشری کا مطالعہ کیا جائے۔ یہاں اتنی بات یاد رکھنی چاہیئے کہ شیعہ فرقہ کے معروف تقیہ کا اس آیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آیت میں صرف یہ بات بتائی گئی ہے کہ خوف کے وقت ضرر سے بچنے کے لئے دوستی کا اظہار کر دیا جائے اور عداوت کا اظہار نہ کیا جائے۔ اور شیعوں کے تقیہ میں کفر کا اظہار اور ایمان کا اخفا ہوتا ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ھذا)

ف۱ یعنی کوئی کسی کی محبت کا دعویٰ کرے تو اس طرح محبت کرے جس طرح محبوب چاہے نہ جس طرح اپنا جی چاہے اور اسی طرح چاہے کہ محبوب اسکو چاہے اور اللہ بندوں کو چاہے تو یہی کہ ان پر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے اور خیالات عبث ہیں۔ ۱۲ منہ رح۔ ف۲ یعنی بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے، فائدہ اب آگے سے مذکور ہے کہ اللہ نے مریم ؑ کو اور حضرت عیسیٰ ؑ کو محبت کے لفظ فرمائے ہیں یا پسند کے لفظ فرمائے ہیں سو محبت اللہ کی بندوں پر تو وہی ہے جو سُن چکے اور پسند کے لفظ اکثر مقربوں کو فرمائے ہیں۔ ایسے لفظوں سے شبہ نہ کھایا چاہیئے ۱۲ منہ رح

ف۳ عمران حضرت موسیٰ کے باپ کا نام بھی اور حضرت مریم کے باپ کا نام بھی ہے شاید یہاں یہی منظور ہے ۱۲ منہ رح

ف۴ اس امت میں دستور تھا کہ بعضے لڑکوں کو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے اور اللہ کی نیاز کرتے پھر تمام عمر ان کو دنیا کے کام میں نہ لگاتے اور ہمیشہ مسجد میں وہ عبادت کیا کرتے۔ عمران کی بیوی کو حمل تھا اس لئے آگے سے یہی نذر کر رکھی۔

تشریح ف۱

اس فائدہ میں شاہ صاحب رح نے محبت کے گمراہ کن تصور سے ہوشیار کیا ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ محبت کے نام پر شریعت کی بڑی سے بڑی نافرمانی کرتا ہے اور اسے محبت کا نام دیتا ہے شاہ صاحب نے واضح کیا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قابل قبول محبت وہ ہے جو آپکی مرضی کے مطابق کی جائے۔ اسی طرح اللہ کے ساتھ محبت وہ ہے جو اسکی مرضی (شریعت) کے تحت ہو، آزاد محبت اسلام میں گمراہی ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ط وَاللَّهُ أَعْلَمُ

پھر جب اس کو جنی ، بولی ، اے رب ! میں نے یہ لڑکی جنی - اور اللہ کو بہتر معلوم

بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ج وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ

ہے جو کچھ جنی - اور بیٹا نہ ہو ، جیسے وہ بیٹی - اور میں نے اس کا نام رکھا مریم ،

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿۳۶﴾

اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو ، شیطان مردود سے ف۱ ۞

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا لا وَ

پھر قبول کیا اس کو اسکے رب نے اچھی طرح کا قبول کرنا اور بڑھایا اس کو اچھی طرح بڑھانا ، اور

كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ط ج كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ لا

سپرد کی زکریا کو - جس وقت آتا اس پاس زکریا حجرے میں ،

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ط

پاتا اس پاس کچھ کھانا ، بولا ، اے مریم ! کہاں سے آیا یہ تجھ کو ؟

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ

کہنے لگی ، یہ اللہ کے پاس سے - اللہ رزق دیتا ہے جس کو

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ج قَالَ رَبِّ

چاہے بے قیاس ف۲ ۞ وہاں دعا کی زکریا نے اپنے رب سے - کہا ، اے رب میرے

هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿۳۸﴾

عطا کر مجھ کو اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ ، بیشک تو سننے والا ہے دعا ۞

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ لا أَنَّ

پھر اس کو آواز دی فرشتوں نے جب وہ کھڑا تھا نماز میں حجرے کے اندر ، کہ اللہ

اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا

تجھ کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ کی ، جو گواہی دے گا اللہ کے ایک حکم کی ، اور سردار ہوگا ،

وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ

اور عورت پاس نہ جاویگا ، اور نبی ہوگا نیکوں میں ف۳ بولا اے رب ! کہاں سے

فوائد

ف۱ یہ بیچ میں اللہ نے فرمایا کہ اللہ کو بہتر معلوم ہے اور بیٹا نہ ہو جیسے وہ بیٹی ، باقی اس کا کلام ہے وہ ناامید ہوئی ، کہ میری نذر پوری نہ پڑی کیونکہ دستور لڑکی نیاز کرنے کا نہ تھا - ۱۲ منہ رح ، ف۲ ان کی ماں نے خواب دیکھا کہ گرچہ یہ لڑکی ہے اللہ نے یہی نیاز میں قبول کی اس کو مسجد میں لے جا وہ لے گئی ۔ مسجد کے بزرگوں نے پہلے کہا کہ لڑکی کا رکھنا دستور نہیں جب اس کا خواب سُنا تب قبول کیا اور حضرت زکریا کی عورت ان کی خالہ تھی ، وہی رکھنے لگے ان کے واسطے مسجد میں الگ حجرہ بنایا ۔ دن کو یہ وہاں عبادت کرتیں ، رات کو حضرت زکریا ء اپنے ساتھ گھر لے جاتے اُن سے یہ کرامت دیکھی کہ بے موسم میوہ خدا کے ہاں سے آتا ، تب حضرت زکریا جو ساری عمر اولاد سے ناامید تھے اب امیدوار ہوئے کہ میوہ بے موسم شاید مجھ کو بھی ملے ۔ اسی جگہ اولاد کی دعا کی - ۱۲ منہ رح ، ف۳ گواہی دے گا اللہ کے حکم کی یعنی مسیح کی جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے ۔ حضرت یحییٰ ؑ لوگوں کو آگے سے خبر دیتے تھے ۔ حضرت عیسیٰ ؑ کو اللہ نے خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی محض حکم سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے - ۱۲ منہ رح

تشریح

تشریح آیت (۳۷)

عِنْدَهَا رِزْقًا ـــــ تمام قدیم و جدید مفسرین نے رزق سے مادی رزق (بے موسم کا میوہ) مراد لیا ہے ۔ جیسا کہ اگلے صفحہ پر شاہ صاحب نے تشریح کی ہے ۔ صاحبِ تدبرِ قرآن نے رزق سے روحانی رزق (علم اور حکمت) مُراد لیا ہے ۔ حالانکہ ان آیات کا داخلی قرینہ بھی جمہور مفسرین کی تائید کر رہا ہے کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اس رزق کو دیکھ کر بڑھاپے میں اولاد کی تمنا کی ۔ یہ مادی نعمت کی آرزو تھی جو بے موسم کے پھل دیکھ کر پیدا ہوئی ۔ روحانی کمال دیکھ کر بڑھاپے میں اولاد کی خواہش کے پیدا ہونے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے ! اپنے لئے روحانی ترقی کی دعا کی ہوتی ۔

تشریح آیت (۳۹) حصر کے معنی حبس کے ہیں یہاں مراد یہ ہے کہ اپنی خواہشات کو روکنے والا ہوگا ۔ یعنے اس قدر ذی مرتبت ہوگا کہ جو خواہشات مباح ہیں ۔ ان سے بھی پرہیز کرے گا ۔ حضرت ابوہریرہ رضہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ تمام بنی آدم اللہ تعالیٰ سے کوئی نہ کوئی گناہ لے کر ملاقات کریں گے مگر یحییٰ بن زکریا صرف ایسے شخص ہوں گے جن کے پاس کوئی گناہ نہ ہوگا ۔

يَكُونُ لِي غُلَٰمٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ
ہوگا مجھ کو لڑکا ؟ اور مجھ پر آیا بڑھاپا ، اور عورت میری بانجھ ہے ۔ فرمایا
كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۖ
اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہے ٭ بولا ، اے رب ! مجھ کو دے کچھ نشانی ۔
قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ
کہا ، نشانی تیری یہ کہ نہ بات کرے تو لوگوں سے تین دن ، مگر اشارات سے ۔
وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَٰرِ ﴿٤١﴾ ع
اور یاد کر اپنے رب کو بہت ، اور تسبیح کر شام اور صبح ف ٭
وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰكِ
اور جب فرشتے بولے ، اے مریم ! اللہ نے تجھ کو پسند کیا ،
وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَىٰكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَٰلَمِينَ ﴿٤٢﴾ يَٰمَرْيَمُ
اور ستھرا بنایا ، اور پسند کیا تجھ کو سب جہان کی عورتوں سے ٭ اے مریم !
اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾
بندگی کر اپنے رب کی ، اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے ۔
ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ
یہ خبریں غیب کی ہیں ، ہم بھیجتے ہیں تجھ کو ۔ اور تو نہ تھا
لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ
ان کے پاس ، جب ڈالنے لگے اپنے قلم ، کہ کون پالے مریم کو ؟
وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٤﴾ إِذْ قَالَتِ
اور تو نہ تھا ان کے پاس ، جب وہ جھگڑتے تھے ۔ ف۲ جب کہا
الْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
فرشتوں نے ، اے مریم ! اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے ایک اپنے حکم کی ،
اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَ
جس کا نام مسیح عیسیٰ ؑ ، مریم کا بیٹا ، مرتبے والا ، دنیا میں ، اور

تشریح (۳۷ صفحہ گذشتہ)

بغیر حساب کا ترجمہ شاہ صاحب نے موقع کے لحاظ سے بے قیاس کیا ہے کیونکہ بے موسم کا رزق ہوتا تھا ، اور دوسرے مقامات میں بے شمار کیا آل عمران (۲۷) النور (۳۸) المؤمن (۴۰) کا ترجمہ دیکھو ، یہ شاہ صاحبؒ کی الہامی بصیرت ہے تمام اہل ترجمہ نے بے شمار ہی کیا ہے ۔

فوائد

ف پھر جب حضرت یحییٰ علیہ السلام ماں کے پیٹ میں پڑے تو حضرت زکریاء کو تین روز یہی حالت رہی کہ آدمی سے کلام نہ کرسکتے اسوقت ان کی عمر ایک سو برس کی تھی اور ان کی عورت کی عمر دو کم سو سال اور انہی دنوں حضرت مریمؑ کے پیٹ میں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ مسجد کے بزرگوں نے جب حضرت مریم کی ماں کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں مریم کو ، فیصلہ اس بات پر ہوا کہ ہر ایک نے اپنا قلم جس سے تورات لکھتے تھے پانی بہتے میں ڈالا ۔ سب قلم بہاؤ پر بہے اور حضرت زکریا کا قلم اُلٹا اوپر کو بہا تب اُن ہی کیطرف اُن کا پالنا ٹھہرا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۲)

لفظ نساء سے جو کہ خاص ہے بالغہ کیساتھ ظاہرًا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہنا فرشتوں کا حضرت مریم علیہا السلام کے جوان ہونے کے بعد تھا ۔ اور اس بناء پر اصطفاء کے مکرر لانے کی توجیہ یہ ہوسکتی ہے کہ پہلا اصطفاء بچپن کا ہو اور اصطفاء ثانی جوانی کا ہو ۔

الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

آخرت میں، اور نزدیک والوں میں ف ۞ اور باتیں کرے گا لوگوں سے جب ماں

وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ

کی گود میں ہوگا، اور جب پوری عمر کا ہوگا اور نیک بختوں میں ہے ف۲ ۞ بولی اے رب! کہاں سے ہوگا مجھ کو

لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ

لڑکا؟ اور مجھ کو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے ۔ کہا، اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے

مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَ

جو چاہے۔ جب حکم کرتا ہے ایک کام کو، تو یہی کہتا ہے اس کو کہ ہو، وہ ہوتا ہے ۞ اور

يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾

سکھاوے گا اس کو کتاب، اور کام کی باتیں، اور توریت، اور انجیل ۞

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف، کہ میں آیا ہوں تم پاس، نشان لے کر تمہارے

رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْــــَٔــةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ

رب کا، کہ میں بنا دیتا ہوں تم کو مٹی کی صورت جانور کی، پھر اس میں پھونک

فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ

مارتا ہوں، تو وہ ہو جاوے اڑتا جانور، اللہ کے حکم سے، اور چنگا کرتا ہوں جو اندھا پیدا ہوا

الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

اور کوڑھی، اور جلاتا ہوں مُردے اللہ کے حکم سے، اور بتا دیتا ہوں تم کو جو کھا کر آؤ اور رکھ آؤ اپنے گھر میں۔

بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ۚ

اس میں نشانی پوری ہے تم کو، اگر تم یقین رکھتے ہو۔ ف۳ ۞

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ

اور سچ بتاتا ہوں توریت کو، جو مجھ سے پہلے کی ہے، اور اسی واسطے کہ حلال کردوں

بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا

تم کو بعضے چیز، جو حرام تھی تم پر، اور آیا ہوں تم پاس نشانی لے کر تمہارے رب کی، سو ڈرو

فوائد ف۱ حضرت عیسیٰ کی بشارت پیشتر سے موسیٰ نے دی تھی کہ مسیح پیدا ہوگا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا۔ مسیح کے معنی جس کے ہاتھ لگنے سے بیمار اچھے ہوں یا جس کا کہیں وطن نہ ہو ہمیشہ سیاحی میں رہے۔ سو حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور یہود ان کو نہیں مانتے جب یہود میں دجال پیدا ہوگا وہ آپ کو مسیح کہے گا۔ یہود اس کو مسیح مانیں گے۔ ۱۲ منہ رح۔ ف۲ یعنی ہدایت کی باتیں سکھائے گا۔ لوگوں کو سو وہ باتیں حضرت عیسیٰ نے ماں کی گود میں کہیں یا نبی ہو کر کہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ حضرت عیسیٰ کو توریت اور ہر کتاب بغیر پڑھے آتی تھی اور سب معجزے ہوتے تھے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۶) مسیح کے معنی بہت سے ہیں۔ بکثرت سفر کرنے والا۔ ہاتھ پھیرنے والا، ہر قسم کی پلیدگی سے صاف کیا گیا۔ صدیق بابرکت یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ معرب ہو اور اصل لفظ کوئی عبرانی ہو۔ صاحب قاموس فرماتے ہیں اس کے اشتقاق میں علماء کے پچاس اقوال ہیں احادیث میں دجال کو بھی مسیح کہا گیا ہے وہ بھی اسکی سیاحت یا ممسوح العین ہونے کی وجہ سے کہا اور اصل یہ ہے کہ مسیح اضداد میں سے ہے اس کے معنی بابرکت کے بھی ہیں بابرکت ہونے کے اعتبار سے حضرت عیسیٰ کا لقب ہے اور ملعون ہونے کے اعتبار سے دجال کا۔

تشریح آیت (۴۹) قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ کے چار معجزے بیان کئے ہیں۔ انجیل کے بیان کے مطابق یہ معجزات (۲۷) دفعہ ظاہر ہوئے اور ان میں سے مُردوں کے زندہ کرنے کے واقعات تین بار پیش آئے۔ آپ جس مٹی کے بنے ہوئے پرندہ کو پھونک مار کر زندہ پرندہ کی شکل میں اڑاتے تھے وہ کچھ دور جا کر گر پڑتا تھا اور اس طرح اصلی پرندہ اور اعجازی پرندہ کا فرق نمایاں ہو جاتا تھا۔ یہودی احیاء موتیٰ کے واقعات کی تاویل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہ سکتے اور بیہوشی کے واقعات ہیں حقیقی مردوں کے نہیں لیکن قرآن کریم ان کو معجزہ تسلیم کرتا ہے اور یہ جب ہی ہوسکتا ہے جب حقیقی مردوں کے زندہ کرنے کی صورت ہو۔ قرآن کریم نے ان معجزات کیساتھ باذن اللہ (خدا کے حکم سے) کی قید لگائی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی معجزانہ قوت کی حقیقت واضح فرمادیا کرتے تھے کہ یہ قوت خدا کی عطا کردہ ہے میری ذاتی قوت نہیں تاکہ نصاریٰ آگے چل کر غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ مگر ایسا ہی ہوا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی خدائی کا دعویٰ کرنے لگے۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝٥٠ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

اللہ سے، اور میرا کہا مانو ۞ بے شک اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا، سو اس کو بندگی کرو،

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٥١ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ

یہ سیدھی راہ ہے ف۱ ۞ پھر جب معلوم کیا عیسیٰ نے، بنی اسرائیل

الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ

کا کفر، بولا، کون ہے کہ میری مدد کرے اللہ کی راہ میں! کہا حواریوں نے، ہم ہیں

اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝٥٢ رَبَّنَآ

مدد کرنے والے اللہ کے ہم یقین لائے اللہ پر، اور تو گواہ رہ کہ ہم نے حکم قبول کیا ف۲ ۞ اے رب!

اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٥٣

ہم نے یقین کیا جو تو نے اُتارا، اور ہم تابع ہوئے رسول کے، سو لکھ لے ہم کو ماننے والوں میں ۞

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝٥٤ ع

اور فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے، اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ ف۳ ۞

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ

جس وقت کہا اللہ نے، اے عیسیٰ! میں تجھ کو بھر لوں گا، اور اٹھا لوں گا اپنی طرف، اور پاک کر دوں گا

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ

کافروں سے، اور رکھوں گا تیرے تابعوں کو اُوپر منکروں سے،

كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا

قیامت کے دن تک۔ پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا، پھر فیصلہ کر دوں گا تم میں،

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٥٥ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

جس بات میں تم جھگڑتے تھے ف۴ ۞ سو وہ جو کافر ہوئے ان کو عذاب کروں گا سخت

شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٥٦

عذاب، دنیا میں اور آخرت میں، اور کوئی نہیں ان کا مددگار ۞

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ

اور وہ جو یقین لائے، اور عمل نیک کیے، سو اُن کو پورا دے گا اُن کا حق۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تاکید فرمائی۔ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ میری تعریف میں مبالغہ آرائی نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ کی تعریف میں انہیں حد سے آگے بڑھا دیا۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ حضرت عیسیٰؑ کے وقت توریت میں سے کئی حکم جو مشکل تھے موقوف ہوئے باقی وہی توریت کا حکم تھا۔ ۱۲ منہ رح۔ ف۲ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ یار کا خطاب تھا حواری۔ حواری اصل میں کہتے ہیں دھوبی کو، انمیں پہلے جو دو شخص انکے تابع ہوئے دھوبی تھے حضرت عیسیٰؑ نے ان سے کہا کہ کپڑے کیا دھویا کرتے ہو میں تم کو دل دھونے سکھا دوں، وہ ان کے ساتھ ہو لئے۔ اس طرح سب کو یہی خطاب ٹھہر گیا۔ فائدہ: اس آیت کے معنی یہ کہ حضرت عیسیٰ اصل رسول تھے واسطے بنی اسرائیل کے جب یہ معلوم کیا کہ یہ میرا دین قبول نہ کریں گے، چاہا کہ اور کوئی میرے دین کو رواج دے۔ حواریوں کے ہاتھ سے غیروں کو دین پہنچا جو اب تک بنی اسرائیل ان کے دین میں کم ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یہود کے عالموں نے اسوقت کے بادشاہ کو بہکایا کہ یہ شخص ملحد ہے توریت کے حکم سے خلاف بتاتا ہے اس نے لوگ بھیجے کہ انکو پکڑ کر لا دیں جب وہ پہنچے تو حضرت عیسیٰؑ کے یار کھسک گئے۔ اس شتابی میں حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا اور ایک صورت ان کی رہ گئی اسی کو پکڑ لائے پھر سولی پر چڑھایا۔ ۱۲ منہ رح۔ ف۴ حضرت عیسیٰؑ کے تابع اول نصاریٰ تھے۔ پیچھے مسلمان ہیں سو ہمیشہ غالب ہے۔ ۱۲ منہ رح

ع ۵ — ۱۳۰ — ۱۳

تشریح ف۲ حور کے معنی ہیں خالص سفید۔ ہو سکتا کہ یہ دھوبی ہوں جو کپڑے کو سفید کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ مچھلی کا شکار کرنیوالے ان کی جماعت کے بزرگ لوگ مراد ہیں جن کی تعداد بارہ تھی۔ حوارئین اگر بنی اسرائیل میں سے تھے تب تو ظاہر ہے کہ ایک پارٹی ہوں یا ملاح ہوں۔ بہرحال حواری کے معنی مددگار کے ہیں جو انبیاء کی مدد کریں۔ کلبی کا قول ہے کہ اس سے ان پر ایمان لائی ہو گی اور اگر بنی اسرائیل کے علاوہ یہ لوگ ہوں تب بھی حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئے ہوں گے۔ شاہ صاحبؒ کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حواری بنی اسرائیل میں سے نہ تھے اگرچہ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ حواری بنی اسرائیل میں سے تھے۔

فائدہ (۳) میں یہود پر مسلمانوں کے غلبہ کی بات کہی گئی ہے لیکن اسکی شرط (ان کنتم مؤمنین) آیت آل عمران (۱۳۹) میں بیان کی گئی ہے، پھر اگر مسلم دنیا پر یہود و نصاریٰ کو غلبہ حاصل ہے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ

اور اللہ کو خوش نہیں آتے بے انصاف ❁ یہ پڑھ سناتے ہیں ہم کو

الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ

آیتیں ، اور مذکور تحقیق عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک ،

كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

جیسے مثال آدم کی ، بنایا اس کو مٹی سے ، پھر کہا اس کو ، ہو جا ، وہ ہو گیا۔ ف ❁

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ

حق بات ہے تیرے رب کیطرف سے ، پھر تو مت رہ شک میں ❁ پھر جو

حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا

جھگڑا کرے تجھ سے اس بات میں بعد اس کے کہ پہنچ چکا تجھ کو علم ، تو تو کہہ ، آؤ !

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَ

بلاویں ہم اپنے بیٹے ، اور تمہارے بیٹے ، اور اپنی عورتیں ، اور تمہاری عورتیں ، اور اپنی جان ، اور

اَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

تمہاری جان - پھر دعا کریں ، اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر ف ❁

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ

یہ جو ہے سو یہی ہے بیان تحقیق ، اور کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے ۔ اور اللہ

اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

جو ہے وہی ہے زبردست حکمت والا ❁ پھر اگر قبول نہ کریں ، تو اللہ کو معلوم ہیں

بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ

فساد کرنے والے ❁ تو کہہ ، اے کتاب والو ! آؤ ایک سیدھی بات پر

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا

ہمارے تمہارے درمیان کی ، کہ بندگی نہ کریں مگر اللہ کو ، اور شریک نہ ٹھہرائیں اس کی کوئی چیز اور نہ

يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا

پکڑیں آپس میں ایک ایک کو رب ، سوا اللہ کے - پھر اگر وہ قبول نہ رکھیں -

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

فوائد

ف۱ نصاریٰ اس بات پر حضرت سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ بندہ نہیں اللہ کا بیٹا ہے۔ آخر کہنے لگے کہ وہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کہ کس کا بیٹا ہے اس کے جواب میں یہ آیت اُتری کہ آدم کو تو ماں نہ باپ عیسیٰ کو باپ نہ ہو تو کیا عجب ہے۔ ۱۲ منہ

ف۲ اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ نصاریٰ اس قدر سمجھانے پر بھی اگر نہ قائل ہوں تو اُن کے ساتھ قسم کرو۔ یہ بھی ایک صورت فیصلہ کی ہے کہ دونوں طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہوں اور دعا کریں کہ جو کوئی ہم میں جھوٹا ہے اس پر لعنت اور عذاب پڑے پھر حضرت آپ اور حضرت فاطمہ اور امام حسن و حسین اور حضرت علیؓ کو لے کر گئے۔ ان نصاریٰ میں جو دانا تھے انہوں نے مقابلہ نہ کیا اور جزیہ دینا قبول رکھا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

انی متوفیک (۵۵) بھر لونگا بالاتفاق یہاں توفیٰ سے روح اور بدن دونوں کو اٹھانا مُراد ہے۔ شاہ ولی اللہ رح نے لکھا ہے "برگزینندۂ توام" یعنی میں تجھ کو چُن لوں گا منتخب کرلوں گا۔ شاہ رفیع الدین رح نے لکھا۔ یعنے ملا ہوں تجھ کو اور اٹھانے والا ہوں ؛ شاہ صاحب نے "بھر لونگا" لکھا ہے اُردو میں بھرنا، برتن کا پُر ہونا جسم یا کپڑے کا آلودہ ہونا پُورا اور کامل ہونا کے معنی میں آتا ہے۔ شاہ صاحب نے اس جگہ پورا پورا لے لوں گا یعنی روح اور جسم دونوں کو اٹھا لونگا۔ کے معنی میں لیا ہے (آیت المائدہ (۱۱۷) میں بھی توفی کو بھر لیا اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے بعض دوسری آیات جہاں توفی کے معنی مجازی موت متعین ہیں وہاں شاہ صاحبؒ نے بھرنے کا لفظ لینے اور اٹھانے کے مفہوم میں لیا ہے اس آیت میں متوفیک بالکل اس طرح استعمال ہوا ہے جسطرح ایک ذمہ دار آفیسر کو واپس بلا لیا جائے گویا یہ اطلاع دیگئی کہ اے عیسیٰؑ! گھبراؤ نہیں میں تم کو واپس بلا لونگا اور تم کو عالم بالا کی جانب اُٹھا لونگا ایک سیدھی بات کو آجکل لوگوں نے اپنی اغراض کے ماتحت ایک افسانہ بنالیا ہے اگر ایسا ہوتا کہ عیسیٰؑ کی وفات ہو چکی ہوتی تو قرآن کو اتنی بات کہنے میں کیا تکلف تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ جن کے متعلق بنی اسرائیل میں اسقدر قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ وہ مر چکے اور فلاں جگہ مدفون ہیں جاؤ اور جاکر دیکھ لو، قرآن نے بجائے اس کہنے کے یوں فرمایا وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ اور فرمایا وما قتلوہ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یہ بات کہ سلف میں سے کسی نے متوفی کا ترجمہ موت کیا ہے تو تفسیر ہمارے مقصد کے منافی نہیں ہم تو خود ہی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طبعی موت سے مرنے کی اطلاع دیگئی ہے اور زندگی کی میعاد پورا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا ہے پھر یہ کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ جن کیطرف (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۶ ۹ ۱۴

فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٤﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ

تو کہہ ، شاہد رہو، کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں ۔ ؎ اے کتاب والو ! کیوں

تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا

جھگڑتے ہو ابراہیم پر ! اور توریت اور انجیل تو اتریں اس کے بعد ،

مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٥﴾ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا

کیا تم کو عقل نہیں ف ! ؎ سنتے ہو، تم لوگ جھگڑ چکے ، جس بات

لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ

میں تم کو خبر تھی ، اب کیوں جھگڑتے ہو ، جس بات میں تم کو خبر نہیں ! اور اللہ

يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَ

جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے ۔ ؎ نہ تھا ابراہیم یہودی ، اور

لَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

نہ تھا نصرانی ، لیکن تھا ایک طرف کا حکمبردار ۔ اور نہ تھا

الْمُشْرِكِينَ ﴿٦٧﴾ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ

شرک والا ؎ لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے اُنکو تھی ، جو ساتھ اس کے تھے ،

وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾

اور اس نبی کو ، اور ایمان والوں کو ۔ اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا ف ؎

وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا

آرزو ہے بعض کتاب والوں کو ۔ کسی طرح تم کو راہ بھلاویں ، اور راہ بھلاتے نہیں

أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَ

مگر آپ کو اور نہیں سمجھتے ؎ اے کتاب والو ! کیوں منکر ہوتے ہو اللہ کے کلام

أَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

سے اور تم قائل ہوتے ، اے کتاب والو ! کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط اور

تَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ

چھپاتے ہو سچی بات کو جان کر ؎ اور کہا ایک لوگوں نے اہل کتاب

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) اس تفسیر کی نسبت ہے وہ خود حضرت عیسیٰؑ کے متعلق رفع الی السماء کا عقیدہ رکھتے ہیں اور وہ بھی اس کے قائل ہیں۔ تشریح آیت ۶۱) اصطلاح میں اس مقابلہ کو مباہلہ کہتے ہیں۔ یہ مباہلہ نجران (یمن) کے عیسائی علماءؑ کے ساتھ ۹ ھ میں پیش آیا۔ رسول پاکؐ نے مسیحی علماء کے اس وفد کو بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ اپنی مسجد میں ٹھہرایا اور ان سے مباحثہ کیا۔ مباحثہ میں لاجواب ہونے کے بعد حضورؐ نے انکو مباہلہ کی دعوت دی۔ حضور علیہ السلام جب مباہلہ کے لئے نکلے تو وفد کے سب سے بڑے عالم نے کہا، خدا کی قسم : میں محمدؐ کے ساتھ ایسے چہروں کو دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کے ٹلنے کی دعا کریں گے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ خدا کا عذاب نجرانی وفد کے قریب آگیا تھا اگر یہ مباہلہ کرتے تو ان کی صورتیں بھی مسخ ہو جاتیں۔ (۶۴) مسائل ظنیہ اور قیاسیہ جن میں کئی احتمال ہوں اور کسی ایک احتمال کو مجتہد کے قیاس سے ترجیح حاصل ہوئی ہو اور اسکی ترجیح کسی نص قطعی سالم عن المعارض اور اجماع کے خلاف نہ ہو تو اس پر عمل کرنا جیسا کہ ائمہ اربعہ کی تقلید کرنیوالے کرتے ہیں۔ اس آیت میں داخل نہیں اور انہیں اس آیت سے اس مشروع تقلید کی حرمت پر استدلال کرنا بڑی زیادتی اور توجیہ الکلام بمالا یرضیٰ بہ قائلہ کے مرادف ہے۔ اس آیت میں اس امر کی ممانعت کی گئی ہے کہ کسی مذہبی اور روحانی پیشوا کو خدا اور اسکے رسولؐ کی طرح مطاع مطلق سمجھ کر اسکی پیروی کی جائے اور ائمہ ہدیٰ کو خطاء سے معصوم جان کر انکے اجتہادی مسائل پر عمل کیا جائے۔ تمام ائمہ مجتہدین کا یہ قول ہے کہ جب ہماری اجتہادی رائے کے خلاف کوئی حدیث صحیح مل جائے تو ہماری رائے کو ترک کر دیا جائے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف ایک یہود اور نصاریٰ کا جھگڑا یہ تھا کہ ہر کوئی کہتا تھا کہ ابراہیم ہمارے دین پر تھا۔ ۱۲ منہ رحہ۔ ف اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم کو یہودی یا نصرانی اگر اس معنے سے کہتے ہو کہ توریت اور انجیل پر عمل کرتا تھا یہ تو صریح بے عقلی ہے۔ توریت اور انجیل اس سے بعد نازل ہوئی ہیں اور اگر یہ غرض ہے کہ اس وقت بھی اہل ہدایت کا نام تھا۔ یہود اور نصاریٰ تو بھی غلط ہے۔ بلکہ ابراہیم نے اپنے تئیں حنیف کہا ہے یا مسلم۔ حنیف کے معنی جو کوئی ایک راہ حق پکڑے اور سب راہ باطل چھوڑے اور مسلم کے معنی حکمبردار۔ اور اگر یہ غرض ہے کہ دینوں میں یہود کے دین یا نصاریٰ کے دین کو زیادہ مناسبت ہے ابراہیم کے دین سے۔ سو اللہ نے فرمایا کہ زیادہ مناسبت ابراہیم سے اُسوقت کی اُمت کو تھی یا پچھلی امتوں میں اس نبی کی امت کو ہے تو اُمت نام میں بھی اور راہ میں بھی ابراہیم سے مناسبت زیادہ

ع ۸ ۷ ۱۵

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ

ہیں ، کہ مان لو جو کچھ اُترا مسلمانوں پر دن چڑھے ، اور

اكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ

منکر ہو جاؤ آخر دن، شاید وہ پھر جاویں ۞ اور یقین نہ کریو مگر اسی کا، جو چلے تمہارے دین پر،

قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ

تو کہہ، ہدایت وہی جو ہدایت کرے اللہ، اسواسطے کہ کسی کو ملا جیسا کچھ تم کو ملا تھا، یا

يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

مقابلہ کیا تم سے تمہارے رب کے آگے ۔ تو کہہ، بڑائی اللہ کے ہاتھ میں ہے ، دیتا ہے جس کو چاہے ۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو

اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار ۞ خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے ۔ اور اللہ کا فضل بڑا

الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ

ہے ۔ ف ۞ اور بعض اہل کتاب میں وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس امانت رکھے ڈھیر مال کا،

اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا

ادا کرے تجھ کو، اور بعض ان میں وہ ہے اگر تو اس پاس امانت رکھے ایک اشرفی ادا نہ کرے تجھ کو، مگر جب تک تو رہے

دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ

اس کے سر پر کھڑا ۔ یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے، نہیں ہے ہم پر جاہلوں کے

سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

حق کا گناہ ۔ اور جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر ، جانتے ۞

بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

کیوں نہیں، جو کوئی پورا کرے اپنا قرار ، اور پرہیزگار رہے ، تو اللہ چاہتا ہے

الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ

پرہیزگاروں کو ف ۞ جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے قرار پر اور

اَيْمَانِهِمْ ثَـمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ

اپنی قسموں پر ، تھوڑا مول ، ان کو کچھ حصہ نہیں ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

رکھتی ہے پھر فرمایا کہ اپنی راہ کے حق ہونے پر کسی کی موافقت سے دلیل جب پکڑ لے کہ اپنے اُوپر وحی نہ آئی ہو سو اللہ والی ہے مسلمانوں کا یہ کہ اُس کے حکم پر چلتے ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف یعنی توریت کے قائل ہو پھر اسی کے خلاف کہتے ہو۔ ۱۲ منہ رحمہ ف توریت کے بعضے حکم تو موقوف ہی کر ڈالے تھے غرض کے واسطے اور بعضے آیتوں کے معنے پھیر ڈالے تھے۔ اور بعضے چیز چھپا رکھی تھی ہر کسی کو خبر نہ کرتے تھے جیسے بیان آخری پیغمبر کا۔ ۱۲ منہ رحمہ

فوائد

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف بعضے یہود نے آپس میں مشورت کی کہ تم صبح کو جا کر ظاہر میں مسلمان ہو جاؤ اور شام کو پھر جاؤ، تو شاید مسلمان بھی پھر جاویں جانیں کہ یہ لوگ منصف تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آئے تھے۔ پھر کچھ ایسی غلطی پائی کہ پھر گئے اور آپس میں کہا کہ دل سے ہرگز یقین نہ کریو۔ مگر اپنے دین والوں کی بات تا کہ کسی کے دل میں سچ اسلام نہ آجاوے سو اللہ تعالیٰ نے ان کا فریب کھولدیا فرمایا کہ تم کو ہدایت وہی جو اللہ دے تمہارے فریب سے کوئی گمراہ نہ ہوگا اور یہ حسد کرتے ہو تم کہ آگے نبوت اور بزرگی بنی اسرائیل میں تھی اب اور فرقے میں کیوں ہوئی یا دین کی مددگاری میں ہمارے مقابل اور کوئی کیوں ہوا۔ سو یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دیا کسی کا حق نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ ف یہ اللہ صاحب مسلمانوں کو سناتا ہے کہ جن کی یہ نیت ہے کہ پرایا حق کھانے کو یہ مسئلہ بنالیا کہ ہم کو غیر دین والوں کی امانت میں خیانت کرنی روا ہے۔ ان کی بات دین کے مقدمہ میں کیا سند ہو سکے۔ ہمارے ہاں بھی کافر حربی کا مال زور سے لینا روا ہے لیکن امانت میں خیانت روا نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۷۵)

جن بعض کی امانت کی مدح کی گئی ہے اگر اس بعض سے وہ لوگ مراد ہیں جو اہل کتاب میں سے ایمان لے آئے تھے، تب تو مدح میں کوئی اشکال نہیں اور اگر خاص مؤمن مراد نہ ہوں بلکہ مطلقاً اہل کتاب میں امین اور خائن دونوں کا ذکر کرنا مقصود ہے تو مدح باعتبار قبول عند اللہ کے نہیں کیونکہ بدون ایمان کے کوئی عمل صالح مقبول نہیں ہوتا بلکہ مدح اس اعتبار سے ہے کہ اچھی بات گو کافر کی ہو کسی درجہ میں اچھی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے فقہ کے ایک اور مسئلہ کی طرف بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ ہمارے ہاں جو حربی کے مال اور اس کے خون کو مباح کہا گیا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ لڑ کر اس کا مال چھین سکتے ہو یا اسکی رضامندی سے لے سکتے ہو لیکن جھوٹ بول کر یا خیانت کر کے حربی کا مال لینا جائز نہیں اور بات بھی یہ ہے کہ آسمانی شریعت میں خیانت اور کذب کی اجازت ہو بھی نہیں سکتی ۱۲

فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ

آخرت میں ، اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف ، قیامت

الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ

کے دن ، اور نہ سنوارے گا ان کو ، اور ان کو دکھ کی مار ہے ۔ ف۱ ۞ اور ان میں

مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ

ایک لوگ ہیں ، کہ زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں کتاب ، کہ تم جانو وہ

مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ

کتاب میں ہے ، اور وہ نہیں کتاب میں ۔ اور کہتے ہیں وہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ

اللہ کا کہا ہے ، اور وہ نہیں اللہ کا کہا ۔ اور

يَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٨﴾ مَا

اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں جان کر ف۲ ۞ کسی

كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

بشر کا کام نہیں ، کہ اللہ اس کو دیوے کتاب ، اور حکم ،

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي

اور پیغمبر کرے ، پھر وہ کہے لوگوں کو ، کہ تم میرے بندے ہو ،

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ

اللہ کو چھوڑ کر ، لیکن تم ربّی ہو جاؤ ، جیسے تھے

تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾

تم کتاب سکھاتے ، اور جیسے تھے تم پڑھتے ۔ ۞

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا

اور نہ یہ کہے تم کو ، کہ ٹھہراؤ فرشتوں کو اور نبیوں کو رب ۔

أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾ وَ

کیا تم کو کفر سکھاوے گا ؟ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکو ف۳ ۞ اور

ع ۹ / ۱۶

فوائد ف۱ یہ یہود میں صفت تھی کہ ان سے اللہ نے اقرار لیا تھا اور قسمیں دی تھیں کہ ہر نبی کے مددگار رہیو ، پھر غرض دنیا کے واسطے پھر گئے اور جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے دنیا ملنے کے واسطے ۔ اس کا یہی حال ہے ۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ف۲ یعنی بن پڑھوں کو دغا دیتے ہیں اپنی عبارت بنا کر قرآن کی طرح پڑھنے لگے کہ اللہ نے یوں فرمایا ہے ۔

ف۳ یہود مسلمانوں سے کہتے کہ تمہارا نبی ہم کو کہتا ہے کہ بندگی کرو اللہ کی ہم تو آگے سے اسی کی بندگی کرتے ہیں مگر وہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو ۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کو اللہ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لادے پھر کیوں کہ ان کو کفر سکھاوے مگر تم کو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں رہی اب میری صحبت میں وہی کمال حاصل کرو ۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

تشریح (۷۸) ممکن ہے کہ تحریف لفظی کرتے ہوں اور ممکن ہے کہ تفسیر غلط بیان کرتے ہوں ۔ تحریف لفظی میں تو دعویٰ ہوتا ہے کہ یہ لفظ منزل من اللہ ہے اور غلط تفسیر میں یہ تو نہیں ہوتا لیکن یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ یہ تفسیر ادلہ شرعیہ سے ثابت ہے اور قواعد شرعیہ کا منجانب اللہ ہونا ظاہر ہے ۔

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ (۷۹) لیکن تم ربّی ہو جاؤ ۔ ربّی کے معنے اللہ والے ، یہ لقب ہے علماءِ یہود کا ۔ بعض نسخوں میں مربّی لکھا ہوا ہے ۔ یہ کتابت کی تحریف ہے ۔

اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ
جب لیا اللہ نے اقرار نبیوں کا، کہ جو کچھ مَیں نے تم کو دیا کتاب

وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
اور علم، پھر آوے تم پاس کوئی رسول، کہ سچ بتاوے تمہارے پاس

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
والی کو، تو اس پر ایمان لاؤ گے، اور اس کی مدد کرو گے۔ فرمایا، کہ تم نے اقرار کیا؟ اور اس شرط

عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ
پر میرا ذمہ؟ بولے، ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا، تو اب شاہد رہو،

اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
اور مَیں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں ف ۱ ؂ پھر جو کوئی پھر جاوے اس کے بعد،

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ
تو وہی لوگ ہیں بے حکم ؂ اب کچھ اور دین ڈھونڈتے ہیں سوا دین اللہ کے؟

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا
اور اسی کے حکم میں ہے، جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے، خوشی سے، یا زور سے،

وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ
اور اسی کی طرف پھر جاویں گے ف ۲ ؂ تو کہہ، ہم ایمان لائے اللہ پر، اور جو کچھ اترا ہم پر، اور

مَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
جو کچھ اترا ابراہیم پر، اور اسماعیل پر، اور اسحٰق پر، اور یعقوب پر،

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ
اور اس کی اولاد پر، اور جو ملا موسیٰ کو، اور عیسیٰ کو، اور جو ملا سب نبیوں کو، اپنے رب کی

رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾
طرف سے۔ ہم جدا نہیں کرتے ان میں کسی کو، اور اسی کے حکم پر ہیں ؂

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ
اور جو کوئی چاہے سوا حکم برداری کے اور دین، سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا،

فوائد ف ۱ اللہ نے اقرار لیا نبیوں کا یعنی نبیوں کے مقدمہ میں بنی اسرائیل سے اقرار لیا۔ ۱۲ منہ رہ
ف ۲ یعنی ہر عہد کا جو حکم فرمایا اس کے سوا اور دین قبول نہیں۔ منہ رہ

تشریح ۸۱ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ کی تفسیر میں دو قول ہیں

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی قرات کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے بارے میں بنی اسرائیل سے عہد لیا، اصل تراجم میں شاہ ولی اللہ رہ اور انکے صاحبزادوں نے اسی تاویل کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ شاہ عبدالقادر رہ نے فائدہ میں اس کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ (۲) حضرت علیؓ اور ابن عباس رض کا قول یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر نبی سے یہ عہد لیا کہ اگر وہ نبی آخر الزمان کا عہد پائے تو انکی تصدیق کرے اور اس نبی کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ اپنی امت سے بھی اس امر کا عہد لے۔ شیخ الہند رہ اور مولانا تھانوی رہ وغیرہ نے اس قول کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ قرآن کریم میں صرف ایک عہد (نبیوں کیساتھ) کا ذکر ہے لیکن حضرت ابن عباس رض نے انکی امتوں کیساتھ عہد کو بھی شامل کر لیا کیونکہ جو عہد نبیوں سے لیا گیا، ظاہر ہے وہ عہد نبیوں نے اپنی امتوں سے بھی لیا ہوگا۔ امام حسن بصری رہ اور قتادہ رہ کہتے ہیں کہ حضرات انبیاء سے ایک دوسرے کی تصدیق و ایمان کا عہد لیا گیا یہ تاویل جامع ہے اور اسمیں نبی آخر الزمان کی تصدیق اور آپ پر ایمان لانا بھی شامل ہے (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۸) اس آیت پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی و رسول ہیں کیونکہ خدا نے آپ سے کسی آنیوالے نبی کی تصدیق کا عہد نہیں لیا۔ آپ کو مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ سابق رسولوں اور انکی کتابوں کا تصدیق کرنیوالا فرمایا گیا۔ لیکن کسی بعد میں آنیوالے نبی کی تصدیق کا قول و قرار؟ قرآن و حدیث میں اسکا کوئی معمولی اشارہ بھی موجود نہیں ہے ﴿۸۳﴾ خدا کے دین سے مراد اسلام ہے یہی سب پیغمبروں کا دین رہا ہے اب آخر میں نبی کریمؐ اسی دین فطرت کے داعی اور پیغامبر ہیں جو جو احکام لے کر یہ آئے ہیں انکو قبول کرو اور انکی بات مانو اب انہی کی پیروی میں فلاح و نجات ہے۔ اور انہی کا دین خدا کا دین ہے اور انہی کا طریقہ اسکا بتایا ہوا طریقہ ہے اور یہ جو فرمایا وَلَهٗٓ اَسْلَمَ اسکا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے معنی ہیں انقیاد و اطاعت تو یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقہ کے علاوہ اور طریقہ بھی کونسا ہو سکتا ہے جب ہر طرف اُس کی خدائی جلوہ گر ہے اور اسی کی کارفرمائی اور اسی کی حکومت ہے۔ تو بندے کو سوائے اسکے اور کیا چارہ ہے کہ جو دین اس نے بھیجا ہے اس کو قبول کرے کیونکہ زمین و آسمان کی بسنے والی تمام مخلوق اسکی مطیع و منقاد ہے خواہ طوعًا و کرہًا۔ عربی کا محاورہ ہے جیسے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ

اور وہ آخرت میں خراب ہے . ٭ کیونکر

يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا

راہ دے گا اللہ ایسے لوگوں کو کہ منکر ہو گئے مان کر ، اور بتا چکے

اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

کہ رسول سچا ہے ، اور پہنچ چکے ان کو نشان ۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ

بے انصاف لوگوں کو ٭ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر لعنت

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

اللہ کی ، اور فرشتوں کی ، اور لوگوں کی سب کی ٭

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

پڑے رہیں اس میں ، نہ ہلکا ہو ان پر عذاب ، اور نہ ان کو

يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا

فرصت ملے ٭ مگر جنہوں نے توبہ کی اس کے بعد ، اور سنوار پکڑی ،

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ

تو البتہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٭ جو لوگ منکر ہوئے مان کر ،

اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

پھر بڑھتے رہے انکار میں ، ہرگز قبول نہ ہوگی ان کی توبہ ، اور وہی

هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ

ہیں راہ بھولے ۔ ف ٭ جو لوگ منکر ہوئے ، اور مر گئے منکر ہی ،

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى

تو ہرگز قبول نہ ہو گا ایسے کسی سے ، زمین بھر کر سونا ، اگرچہ بدلا دیوے

بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

یہ کچھ ۔ ان کو دکھ کی مار ہے ، اور کوئی نہیں ان کا مددگار ٭

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ اردو میں چاروناچار ہے. مطلب یہ ہوا کہ یہ آسمان و زمین اور اسکی کل کائنات چاروناچار خلاق عالم کے مقرر کئے ہوئے قانون کے مطابق چل رہی ہے. فرشتے ہوں یا چاند سورج اور ستارے سب بے اختیار ہیں اور قانون طبعی اور حکم الٰہی کی تعمیل ہی ان کی فطرت ہے جس سے سرتابی ممکن نہیں. البتہ انسان کو محدود دائرہ میں اختیار بخشا گیا ہے، یہ اس دائرہ کے اندر شریعت الٰہی سے روگردانی کرتا ہے طبعی معاملات، بیماری موت وغیرہ میں یہ انسان بھی دوسری بے اختیار کائنات کی طرح لاچار و عاجز ہے. پھر اپنے اختیار اور شعور کے دائرہ میں یہ انسان خدا کے سوا دوسرے کی تابعداری کیلئے کیوں دوڑتا ہے. اور کیوں شرک و کفر کا ارتکاب کرتا ہے؟ "صرف مالک حقیقی کی تابعداری" اصل دین ہے جو عربی میں اسے "اسلام" کہتے ہیں اور خدا تعالےٰ نے اپنے آخری دین کامل کا اصطلاحی نام بھی الاسلام رکھا ہے اور اسی مناسبت سے الاسلام کے ماننے والوں کو "المسلم" قرار دیا گیا ہے۔ وحدت دین یعنی دین ایک ہے اور ایک رہا ہے، اسکا مطلب دین کے بنیادی اصولوں کی وحدت ہے، مکمل شکل و صورت (اصول و فروع اور طریقۂ عبادت) کے لحاظ سے ہر عہد کا دین اس عہد کے تقاضوں کے مطابق رہا ہے، اس لئے تورات، انجیل اور قرآن کے پیش کردہ دینوں کے درمیان اختلاف قدرتی ہے.

(حاشیہ صفحہ ۷۸) فوائد ف یعنی یہود پہلے اقرار کرتے تھے کہ یہ نبی تحقیق ہے جب ان سے مقابلہ ہوا تو منکر ہو گئے اور بڑھتے گئے انکار میں یعنی لڑائی کو مستعد ہوئے انکی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی یعنی ان کو توبہ کرنا ہی نصیب نہ ہو گا کہ قبول ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَاَصْلَحُوْا (۸۹) سنوار پکڑی پرانی زبان ہے یعنے اپنے آپ کو سنوارا، اپنی اصلاح کی۔

(۸۷) لعنت کی مفصل تفسیر دوسرے پارے میں گذر چکی ہے اللہ تعالےٰ کی لعنت کا یہ مطلب ہے کہ اس کی رحمت سے دوری ہوتی ہے. فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت یہ کہ وہ لعنت کی دعا کرتے ہیں. لوگوں سے مُراد یہاں مسلمان ہیں جو کافروں پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں یا مومن اور کافر دونوں ہیں کیونکہ بے ایمان اور ظالم پر سب ہی لعنت کی دعا کرتے ہیں خواہ وہ لعنت کرنیوالا خود بھی اسمیں مبتلا ہو مگر اس کا احساس نہیں ہوتا. جھوٹ بولنے والا بھی کہہ دیا کرتا ہے کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو. اور ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ مراد ہوں جو قیامت میں ایک دوسرے پر لعنت کریں گے وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا تخفیف کا مطلب یہ ہے کہ کفار پر عذاب میں تخفیف نہ ہوگی. مہلت نہ ملنے کا

ع ۹ / ۱۱ / ۱۷

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کی حد کو، جب تک نہ خرچ کرو کچھ ایک جس سے محبت رکھتے ہو۔ اور جو چیز خرچ

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

کرو گے، سو اللہ کو معلوم ہے۔ ف ❊ سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں،

لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ

بنی اسرائیل کو، مگر جو حرام کرلی تھی اسرائیل نے اپنی جان پر، توریت

قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ

نازل ہونے سے پہلے۔ تو کہہ، لاؤ توریت اور پڑھو،

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

اگر سچے ہو۔ ❊ پھر جو کوئی باندھے اللہ پر جھوٹ اس

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ

کے بعد، تو وہی ہیں بے انصاف ف ❊ تو کہہ سچ فرمایا

اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

اللہ نے، اب تابع ہو جاؤ دین ابراہیم کے جو ایک طرف کا تھا۔ اور نہ تھا شرک

الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ

کرنے والا ❊ تحقیق پہلا گھر جو ٹھہرا لوگوں کے واسطے، یہی ہے جو مکے میں ہے؛

مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ

برکت والا اور نیک راہ دکھانے والا جہان کے لوگوں کو ❊ اسمیں نشانیاں ظاہر ہیں، کھڑے ہونے کی جگہ

اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ

ابراہیم کی۔ اور جو اُس کے اندر آیا اُس کو امن ملا۔ اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر،

حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ

حج کرنا اُس گھر کا، جو کوئی پاوے اُس تک راہ۔ اور جو کوئی منکر ہوا،

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ

تو اللہ پرواہ نہیں رکھتا جہان کے لوگوں کی ف ❊ تو کہہ اے اہل کتاب، کیوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ مطلب کہ جو وقت ان کیلئے عذاب کا مقرر ہے اسی وقت داخل کر دیئے جائیں گے یہ نہیں ہوگا کہ کچھ دیر کے لئے مہلت دیدی جائے یا عذاب میں داخل ہونیکے بعد کسی وقت بھی مہلت نہیں ملے گی بلکہ مسلسل عذاب ہوگا۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا کا یہ مطلب کہ ہمیشہ لعنت میں مبتلا رہیں گے یا ہو سکتا ہے کہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے (تشریح (۹۰) شاہصاحب رح لَنْ تُقْبَلَ کا مطلب فائدہ میں یہ بیان فرمارہے ہیں کہ انہیں توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوگی۔ شاہصاحبؒ اس تشریح میں یہ اشارہ فرمارہے ہیں گناہگار کی سچی توبہ ہر وقت قبول ہوتی ہے البتہ جو لوگ حق کو حق جانتے ہوئے محض دنیاوی مفادات کی خاطر اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں توبہ کرنے کی توفیق ہی عطا نہیں فرماتا۔ ابن کثیر رح فرماتے ہیں کہ اسمیں موت کے وقت توبہ قبول نہ ہونے کیطرف اشارہ ہے۔ جیسے کہ النساء (۱۸) میں کہا گیا ہے۔ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ۔ اس آیت پر شاہصاحب کا تشریحی حاشیہ صفحہ ۱۰۳ پر دیکھو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اسلام قبول کر کے ارتداد اختیار کیا۔ پھر مسلمان ہوگئے اور پھر مرتد ہو گئے۔ اُن کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی یعنی توبہ قبول نہ ہونے کا اعلان خاص طور پر ان لوگوں کے حق میں تھا۔ ورنہ شریعت کا عام اصول یہ ہے کہ موت کے آثار (غرغرہ اور جان کنی) اور عذاب الٰہی کے مشاہدے سے پہلے پہلے گناہگار کی توبہ قبول ہوتی ہے، وہ کیسا ہی سخت گناہگار ہو اور کتنا ہی سرکش و عادی مجرم ہو، خدا تعالیٰ اپنے گناہگار بندہ کی توبہ اور شرمندگی کو ہر وقت قبول فرماتا ہے وہ تو اپنے گناہگار بندوں کو توبہ کی دعوت دیتا ہے اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (المائدہ ۷۴) یہ گناہگار اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کیوں نہیں کرتے اور کیوں اس سے بخشش طلب نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہو اسکا خرچ کرنا بڑا درجہ ہے اور ثواب ہر چیز میں ہے۔ (شاید یہود کے ذکر میں یہ آیت اس واسطے فرمائی کہ انکو اپنی ریاست بہت عزیز تھی جس کے تھامنے کو نبی کے تابع نہ ہوتے تھے۔ تو جب وہی نہ چھوڑیں اللہ کی راہ میں درجہ ایمان نہ پاویں) ۱۲ منہ رح ف یہود کہتے کہ تم کہتے ہو ہم ابراہیم کے دین پر ہیں اور ابراہیم کے گھرانے میں جو چیزیں حرام ہیں سو کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ اللہ نے فرمایا کہ جتنی چیزیں لوگ آپ کھاتے ہیں سب ابراہیم کے وقت حلال تھیں جب تک توریت نازل ہوئی۔ توریت میں خاص بنی اسرائیل پر حرام ہوئی ہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

منکر ہوتے ہو اللہ کے کلام سے ؟ اور اللہ کے رُوبرُو ہے جو کرتے ہو ۞

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

تو کہہ اے اہل کتاب ! کیوں روکتے ہو ؟ اللہ کی راہ سے ، ایمان لانے والے کو ،

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

ڈھونڈھتے ہو اسمیں عیب، اور تم خبر رکھتے ہو۔ اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے ۞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اے ایمان والو! اگر تم مانو گے ، بعضے اہل کتاب کی بات ،

يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى

تو پھر کر دیں گے تم کو ایمان لانے پیچھے منکر ۞ ف اور تم کس طرح منکر ہوؤ اور تم پر پڑھی

عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

جاتی ہیں، آیتیں اللہ کی ، اور تم میں اُس کا رسول ہے اور جو کوئی مضبوط پکڑے اللہ کو ،

هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

وہ پہنچا سیدھی راہ پر ۞ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ

حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا

سے، جیسا چاہیئے اس سے ڈرنا، اور نہ مریو مگر مسلمان ۞ اور مضبوط پکڑو

بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

رسّی اللہ کی سب مل کر، اور پھوٹ نہ ڈالو ۔ اور یاد کرو ، احسان اللہ کا

عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

اپنے اوپر جب تھے تم آپس میں دشمن ، پھر الفت دی تمہارے دلوں میں ، اب ہو گئے ،

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

اس کے فضل سے بھائی ۔ اور تم تھے ، کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے ، پھر تم کو اس سے

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

خلاص کیا ۔ اسی طرح کھولتا ہے ، اللہ تم پر نشانیاں اپنی ، شاید تم راہ پاؤ ۔ ف

(حاشیہ صفحۂ گذشتہ) مگر اُونٹ توریت سے پہلے حضرت یعقوبؑ نے اسکے کھانے سے قسم کھائی تھی انکی تبعیت سے انکی اولاد نے بھی چھوڑ دیا تھا اس قسم کا سبب یہ تھا کہ انکو ایک مرض ہوا تھا انہوں نے نذر کی کہ اگر میں صحت پاؤں تو جو میری بہت بھاوت کی چیز ہو وہ چھوڑ دوں۔ اُن کو یہی بہت بھاتا تھا سو نذر کے سبب چھوڑ دیا۔ ف یہ بھی یہود کا شبہ تھا کہ ابراہیم کا گھرانا ہمیشہ سے شام میں رہا اور بیت المقدس کو قبلہ رکھا اور تم مکے میں ہو اور کعبہ کو قبلہ کرتے ہو تم کیونکر ابراہیم کے وارث ہوئے؟ سو اللہ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ کے ہاتھ سے اول عبادت خانہ اللہ کے نام پر یہی بنا اور اسمیں بزرگی کی نشانیاں اور خوارق ہمیشہ دیکھتے رہے اصل مقام ابراہیمؑ کا یہی ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱) حضرت شاہ صاحبؒ نے آیت (۹۸) کا پچھلے مضمون سے ربط ظاہر کرتے ہوئے بڑی لطیف تقریر فرمائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہود کو سیاسی اقتدار بہت محبوب تھا اور یہ انکی محبوب اور پیاری چیز (ریاست) انکو نبی عربی علیہ السلام کی اتباع سے روکتی تھی۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا جب تک اے یہود! تم حق کی محبت میں سیاسی اقتدار سے دستبردار ہونے کیلئے تیار نہ ہو گے تمہیں ایمان کا درجہ حاصل نہیں ہوگا۔ آیت میں ربط کے اعتبار سے یہود مخاطب ہیں لیکن مفہوم کے لحاظ سے یہ خطاب عام ہے اور مسلمان بھی اسمیں شامل ہیں آیت (۹۶) آیات زیر بحث کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱) اللہ کے فرمان اور اسکے اقوال کی صداقت اور حقانیت کا اعلان (۲) اقوام عالم کو ملت ابراہیمی یعنی اسلام کی دعوت (۳) حضرت ابراہیم اور انکی ملت کا حنیف ہونا یعنی افراط و تفریط سے پاک ہونا اور حضرت ابراہیمؑ کا مشرک نہ ہونا۔ (۴) بیت اللہ کا سب سے پہلا معبد و عبادتگاہ ہونا اور عبادت کیلئے سب سے پہلے اس کا گھر مقرر ہونا۔ (۵) ہر قسم کی برکات کا اس گھر سے وابستہ ہونا اور اس گھر کا مرکز ہدایت ہونا۔ (۶) اسمیں مختلف نشانات کا موجود ہونا خواہ وہ نشانات شرعی ہوں یا خوارق عادات کے طور پر ہوں۔ (۷) ان نشانات میں سب سے بڑی نشانی اور سب سے بڑی دلیل اس گھر کے پاس مقام ابراہیم کا موجود ہونا ہے۔ (۸) اس گھر کی حدود شرعیہ میں داخل ہونیوالے کا مامون ہونا حتیٰ کہ درندوں کے شکار سے اجتناب کرنا اور جو خلوص دل سے حرم میں داخل ہوا اور مناسک حج بجا لائے آخرت میں اسکا عذاب سے مامون ہونا (۹) جس شخص کو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت ہو اسکو عمر میں ایک دفعہ اس گھر کا ضرور حج کرنا اور حج میں کوتاہی نہ کرنا حج کی مشروعیت چونکہ بیت اللہ کی وجہ سے ہے اور بیت اللہ اپنی جگہ قائم ہے اس لئے تمام عمر میں صرف ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے۔ (۱۰) حج سے غفلت کرنیوالے پر اور مستطیع حضرات کی کوتاہی پر اللہ کی خفگی اور ناراضگی کا اظہار۔ تفسیر عثمانی **فوائد** اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے شبہوں کا جواب (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ

اور چاہیئے کہ رہیں تم میں، ایک جماعت، بلاتے نیک کام پر، اور حکم کرتے پسند

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

بات کو، اور منع کرتے ناپسند کو۔ اور وہی پہنچے مُراد کو ف ؎

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ

اور مت ہو، ان کی طرح، جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے

مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾

کہ پہنچ چکے ان کو حکم صاف اور ان کو بڑا عذاب ہے ؎

يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ

جس دن سفید ہوں گے بعضے منہ، اور سیاہ ہوں گے بعضے منہ، سو وہ

اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ ۚ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ

جو سیاہ ہوئے، منہ اُن کے — کیا تم کافر ہو گئے؟ ایمان میں آکر،

فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا

اب چکھو عذاب، بدلہ اس کفر کرنے کا ؎ اور وہ

الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمۡ

جو سفید ہوئے منہ ان کے سو رحمت میں ہیں اللہ کی۔ وہ

فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ

اس میں رہ پڑے ف۲ ؎ یہ حکم ہیں اللہ کے، ہم سناتے ہیں، تجھ کو

بِالۡحَـقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ

تحقیق۔ اور اللہ ظلم نہیں چاہتا ہے جہان والوں پر ف۳ اور اللہ

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ

کا مال ہے، جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں۔ اور اللہ تک رجوع ہے،

الۡاُمُوۡرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ

ہر کام کی ف ؎ تم ہو بہتر سب امتوں سے، جو پیدا ہوئے ہیں لوگوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) دیگر مسلمانوں کو فرمایا کہ ان کی بات مت سنو، یہی علاج ہے نہیں تو شبہے سنتے سنتے اپنی راہ سے نکل جاؤ گے۔ اب بھی ہر مسلمان کو چاہیے کہ شبہے والوں کی بات نہ سنے۔ اسمیں دین کی سلامتی ہے اور جھگڑنے سے شبہے بڑھتے ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۱ ایک مجلس میں مسلمان تھے اور یہود تھے۔ یہود نے مسلمانوں کو آپسمیں لڑا دیا اور قریب ہوا کہ شمشیر چلے۔ حضرت آپ وہاں پہنچے اور صلح کرا دی۔ لڑا دیا اس طرح کہ مدینے کے لوگ دو فرقے تھے، اسلام سے پہلے آپسمیں لڑ چکے تھے اور دونوں طرف بہت لوگ مرے تھے۔ اسوقت یہود نے دونوں کو وہی لڑائی یاد دلا کر غصہ چڑھایا اور لڑا دیا۔ حق تعالیٰ مسلمانوں کو خبردار کرتا ہے کہ نہ بہکو اور آپس کا اتفاق نعمت سمجھو۔ اور یہود کی طرح پھوٹ کر خراب نہ ہو۔ ۱۲۔ منہ رحمہ

حاشیہ صفحہ ہٰذا **فوائد** ف۱ معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں فرض ہے ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنے کو اور دین کا تقید رکھنے کو تا خلافِ دین کوئی نہ کرے اور جو اس کام پر قائم ہوں وہی کامیاب ہیں اور یہ کہ کوئی کسی سے تعرض نہ کرے، موسٰی بدین خود عیسٰی بدین خود۔ یہ راہ مسلمانی کی نہیں۔ ۱۲۔ منہ رحمہ ف۲ معلوم ہوا کہ سیاہ منہ ان کے ہیں جو مسلمانی میں کفر کرتے ہیں یعنی منہ سے کلمہ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلاف اسلام کے رکھتے ہیں۔ سب فرقے گمراہ یہی حکم رکھتے ہیں ۱۲۔ منہ رحمہ ف۳ یعنی جہاد اور امر معروف کا جو حکم فرمایا یہ ظلم نہیں خلق پر ان کی تربیت ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۴ یعنی جہاد میں خلق کی جان و مال تلف ہو تو مالک کے حکم سے ہے سب چیز مال اللہ کا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح ۱۰۶ آیت بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ کا ترجمہ کیا "ایمان میں آکر" اور پھر فائدہ میں تشریح فرمائی کہ اس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو دعوی مُسلمانی کے ساتھ اسلام کے خلاف عقائد رکھتے ہیں۔ جب قیامت کے دن ان لوگوں کا منہ کالا ہوگا تو پھر کھلے منکرین کا منہ بدرجہ اولیٰ سیاہ ہوگا یُرِيۡدُ ظُلۡمًا الخ فائدہ میں اس اشکال کو دُور فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا تو جہاد کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ فرمایا، یہ ظلم نہیں ہے، بلکہ ظلم ختم کرنے کے لئے ہے اس لئے جہاد اسلامی کو تربیت اور تعلیم سمجھنا چاہیئے شاہ صاحب رحمہ نے جہاد اسلامی کی حقیقت پر البقرہ نمبر ۱۹۳ اور الانفال نمبر ۴ کے تشریحی فوائد میں روشنی ڈالی ہے۔

ع ۸/۲ ۱۱

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ہیں، حکم کرتے ہو پسند بات پر ، اور منع کرتے ہو ناپسند سے ،

وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا

اور ایمان لاتے ہو اللہ پر ۔ اور اگر ایمان میں آتے اہل کتاب ۔ تو ان کو بہتر

لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

تھا ۔ کوئی ہیں ان میں ایمان پر ، اور اکثر وہ بے حکم ہیں ف ۱ ☆

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟

وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے، مگر ستانا۔ اور اگر تم سے لڑیں گے، تو تم سے پیٹھ دیں گے ۔

ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا

پھر ان کو مدد نہ ہوگی ☆ ماری گئی ہے ان پر ذلت ، جہاں دیکھئے

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ

سوائے دست آویز اللہ کے اور دست آویز لوگوں کے ، اور کما لائے غصہ

مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اللہ کا ، اور ماری ہے ان پر محتاجی ۔ یہ اس واسطے کہ وہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ

رہے ہیں منکر اللہ کی آیتوں سے ، اور مارتے رہے نبیوں کو ، ناحق ،

حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ

☆ یہ اس سے کہ وہ بے حکم ہیں اور حد سے بڑھتے ہیں ف۲ ☆ وہ سب برابر نہیں ،

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ

اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے ، سیدھی راہ پر ، پڑھتے ہیں آیتیں اللہ کی ، راتوں کے وقت ،

وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

اور وہ سجدے کرتے ہیں ☆ یقین لاتے ہیں اللہ پر ، اور پچھلے دن پر ، اور

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ

حکم کرتے ہیں پسند بات کو ، اور منع کرتے ہیں ناپسند سے ، اور دوڑتے ہیں ۔

فوائد

ف۱ یعنی یہ امت ہر امت سے بہتر ہے اسی دو صفت میں امر معروف یعنی جہاد اور ایمان یعنی توحید کا تقید اس قدر اور دین میں نہیں ۔ ۱۲، منہ رح ف۲ سوائے دست آویز یعنی یہود دنیا میں کہیں اپنی حکومت سے نہیں جیتے بغیر دست آویز اللہ کے کہ بعضے رسمیں توریت کی عمل میں لاتے ہیں۔ اس کے طفیل سے پڑے ہیں اور بغیر دست آویز لوگوں کے یعنی کسی کی رعیت ہیں۔ اس کی پناہ میں پڑے ہیں ۔ ۱۲، منہ رح

تشریح (۱۱۰)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس اُمّت کے خیر الامم ہونے کا اظہار فرمایا۔ اس خیریت کے متعلق مفسرین کے تین قول ہیں کہ یا تو اس سے صحابہ رض مُراد ہیں جیسا کہ حضرت عمر رض کا قول ہے یا اس خیر اُمّت سے مُراد مہاجرین ہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے منقول ہے ۔ یا اس سے مراد تمام امت محمدیہ ہے جیسا کہ عام رجحان یہی ہے کہ تمام امت محمدیہ افضل الامم ہے البتہ صحابہ رض کا قرن تمام امت میں افضل قرن ہے ۔ طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے ۔ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کا داخلہ اس وقت تک تمام انبیاء پر ممنوع ہے جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور جب تک میری امت جنت میں داخل نہ ہو جائے اسوقت تک دوسری امتوں پر جنت کا داخلہ حرام ہے ۔ تشریح (۱۱۲) یہود کی ذلت کا مفہوم ۔ شاہ صاحب رح نے حبل کا ترجمہ دست آویز کیا ہے جو شاہ ولی اللہ رح نے لکھا ہے ، شاہ رفیع الدین رح نے پناہ کا لفظ لکھا ہے ۔ سید جرجانی نے عہد لکھا ہے ۔ الا بحبل کے استثناء کو شاہ صاحب نے استثناء منقطع قرار دیکر اسکی تشریح کی ہے یعنی یہود ذلت و خواری میں گرفتار رہیں گے مگر تورات پر جزوی طور پر عمل کرلے (اصل کتاب ہونے کی وجہ سے انہیں زندہ رہنے کا حق حاصل رہے گا ۔ یا حکمراں قوموں کی محکومانہ اطاعت گذاری کی بدولت پڑے رہیں گے ۔ صاحب کشاف علامہ زمخشری نے استثناء متصل کو ترجیح دی ہے اور اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ یہود کو اگر کبھی ذلت و محتاجگی سے نکل کر عزت و شوکت حاصل ہوگی تو وہ دوسروں کے سہارے سے نصیب ہوگی اپنے بل بوتے پر نصیب نہ ہوگی ۔ اور ظاہر ہے کہ دوسروں کے رحم و کرم پر عزت حاصل کرنا ہزار ذلتوں کی ایک ذلت ہوگی ۔ فلسطین کی اسرائیلی حکومت کے قیام پر جو اشکال پیدا ہوتا ہے وہ اوپر کی وضاحت سے ختم ہو جاتا ہے یہ اسرائیلی حکومت مغربی طاقتوں کے سہارے عرب دنیا کے قلب میں ایک سامراجی فوجی چھاؤنی کے طور پر قائم ہوئی ہے قوموں کی باعزت برادری میں آج بھی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ

نیک کاموں پر - اور وہ لوگ نیک بختوں میں ہیں ❊ اور جو کریں گے نیک کام ،

فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

سو ناقبول نہ ہو گا - اور اللہ کو خبر ہے ، پرہیزگاروں کی ف۱ ❊ اور وہ لوگ جو

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

منکر ہیں ، ان کو کام نہ آویں گے ، ان کے مال ، اور نہ اولاد - اللہ کے

شَیْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

آگے کچھ - اور وہ دوزخ کے لوگ ہیں ، وہ اسمیں رہ پڑے ❊

مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَثَلِ رِیْحٍ

جو کچھ خرچ کرتے ہیں ، اس دنیا کی زندگی میں ، اس کی مثال جیسے ایک

فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ

باؤ ، اس میں پالا ، وہ مار گئی کھیتی ، ایک لوگوں کی جنہوں نے اپنے حق میں برا کیا تھا پھر اس کو

وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

نابود کر گئی - اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا ، پر اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ف۲ ❊ اے ایمان والو !

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ

نہ ٹھہراؤ بھیدی اپنے غیر کو ، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں -

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ

ان کی خوشی ہے ، تم جسقدر تکلیف پاؤ ، نکلی پڑتی ہے دشمنی ، ان کی زبان سے -

وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ

اور جو چھپا ہے ان کے جی میں سواس سے زیادہ ، ہم نے جتا دئے تم کو پتے ،

اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ لَا

اگر تم کو عقل ہے ف۳ ❊ سنتے ہو ؟ تم لوگ ان کے دوست ہو اور

یُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ

وہ تمہارے دوست نہیں ، اور تم سب کتابوں کو مانتے ہو - اور جب تم سے ملتے ہیں -

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

اس کے لئے کوئی خاص مقام نہیں ہے - واضح رہے کہ شاہ صاحب رح حبل من اللہ کا مطلب عمل بالتوراۃ کرنے میں بالکل منفرد ہیں -

حاصل یہ کہ یہود کی ذلت و مسکنت البقرہ (۶۱) آل عمران (۱۱۲) اور مغلوبیت آل عمران (۵۵) کا مفہوم اخلاقی اور سیاسی وقار سے محرومی ہے مطلق حکومت کی نفی مراد نہیں معلوم ہوتی ، یہود جیسی تاریخی نافرمان قوم کہیں حاکم کی حیثیت میں باعزت اور باوقار حالات سے بہرہ مند نہیں ہو گی -

مولانا تھانوی رح نے مورخ سعودی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عباسی دور میں یہود کی کچھ چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم تھیں (بیان القرآن جلد ۲ ص ۲۴) یا برطانیہ کی عیسائی حکومت نے ۱۹۱۷ء میں یہود کی قومی حکومت قائم کرنے کا اعلان (اعلان بالفور) کیا جو آج تک یورپ کی تمام بڑی طاقتوں امریکہ ، برطانیہ اور روس کی سرپرستی میں قائم ہے -

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ یہود میں پانچ سات آدمی حق پرست تھے وہ مسلمان ہو گئے ان کے سردار عبداللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ ہر جگہ اہل کتاب کی مذمت میں سے ان کو نکال لیتا ہے - یہ بھی ان کا ہی مذکور تھا ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی جو مال خرچ کیا اور اللہ کی رضا پر نہ دیا - آخرت میں دیا نہ دیا برابر ہے ۱۲ منہ ف۳ یعنی مسلمانوں کو کافروں سے دوستی کرنی نہ چاہیئے وہ ہر طرح دشمن ہیں - ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱۸)

بطانۃً اصل میں نیچے کی چیز کو کہتے ہیں جیسے لحاف وغیرہ کا استر ، یہاں وہ شخص مراد ہے جسکو اپنی پوشیدہ بات سے واقف کرنے اور اطلاع دینے کیلئے خاص کر لیا جائے - مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے علاوہ کسی کو اپنے بھید اور راز بتلانے کے لئے مخصوص نہ کرو - خبال اس فساد اور خرابی کو کہتے ہیں جو حیوان کو مضطرب کر دے جیسے جنون یا کوئی اور ایسا مرض جس سے عقل خراب ہو جائے ، یہاں شر اور فساد اور کوئی فتنہ انگیزی وغیرہ مراد ہے ، عنت کے معنی مشقت اور کسی ایسے امر میں مبتلا کر دینا جس میں انسان کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو

فائدہ (۳) یعنی کفار سے دوستی و دشمنی کے حدود الممتحنہ (۸) ص ۷۱۳ اور آل عمران (۲۸) ص ۶۴ پر واضح کئے گئے ہیں -

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ

کہتے ہیں، ہم مسلمان ہیں۔ اور جب اکیلے ہوتے ہیں، کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر انگلیاں، دشمنی

الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

سے۔ تو کہہ: مرو تم اپنی دشمنی میں۔ اللہ کو معلوم ہے، جیوں کی

الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ؗ وَاِنْ

بات۔ اگر تم کو ملے کچھ بھلائی، بُری لگے ان کو، اور اگر

تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا

تم پر پہنچے برائی، خوش ہوں اس سے۔ اور اگر تم ٹھہرے رہو اور بچتے رہو، کچھ

يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

نہ بگڑے گا تمہارا اُن کے فریب سے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں سب اللہ کے بس میں ہے ف

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ

اور جب فجر کو نکلا تو، اپنے گھر سے، بٹھانے لگا مسلمانوں کو، لڑائی کے

لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ

ٹھکانوں پر۔ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں،

اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

کہ نامردی کریں، اور اللہ مددگار تھا ان کا۔ اور اللہ ہی پر چاہیئے بھروسا کریں مسلمان ف

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی جنگ میں، اور تم بے مقدور تھے۔ سو ڈرتے رہو اللہ سے،

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ

شاید تم احسان مانو۔ جب تو کہنے لگا مسلمانوں کو، کیا تم کو

يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

کفایت نہیں؟ کہ تمہاری مدد بھیجے، رب تمہارا، تین ہزار فرشتے، آسمان سے

مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ

اترے۔ البتہ اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو، اور وہ آویں تم پر

فوائد

ف اکثر منافق بھی یہود میں تھے۔ اس واسطے ان کے ذکر کے ساتھ اُن کا ذکر بھی فرمایا۔ اب آگے جنگ اُحد کی باتیں مذکور کیں کہ اسمیں بھی مسلمانوں نے بعضے کافروں کا کہا مان لیا تھا اور لڑائی سے پھر چلے تھے اور منافقوں نے اپنے نفاق کی باتیں ظاہر کی تھیں۔ ۱۲۔ منہ رح

ف جب حضرت مکے سے مدینے میں آئے اس کے ڈیڑھ برس کے بعد جنگ بدر ہوئی مکے کے لوگوں پر اللہ تعالے نے فتح دی۔ مسلمانوں کو ستر آدمی کافر مارے گئے اور ستر اسیر آئے۔ اگلے سال کافر جمع ہو کر مدینے پر چڑھ آئے۔ حضرت نے مسلمانوں سے مشورت لی۔ اکثر کہنے لگے ہم شہر میں لڑیں گے اور حضرت کی بھی یہی مرضی تھی اور بعض کہنے لگے کہ یہ عار ہے بلکہ میدان میں مقابل ہوں گے اور آخر یہی مشورت قبول فرمائی جب حضرت شہر سے باہر چلے۔ عبد اللہ ابن اُبی منافق تھا۔ مدینے کا ساکن وہ بھی شریک جنگ تھا ناخوش ہو کر پھر گیا کہ ہمارے قول پر عمل نہ کیا اور اس کے بہکانے سے دو قبیلے انصار کے بھی پھر چلے۔ آخر ان کے سردار عوام کو سمجھا کر لے آئے۔ اللہ تعالے مسلمانوں کو تقویت دیتا ہے کہ اللہ پر توکل چاہیئے۔ اطاعت حکم میں اندیشہ نہ کرے۔ ۱۲۔ منہ رح

مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

اسی دم ، تو مدد بھیجے تمہارا رب ، پانچ ہزار فرشتے پلے

الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ

ہوئے گھوڑوں پر ۞ اور یہ تو اللہ نے تمہارے دل کی خوشی کی ،

وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اور تاکہ تسکین ہو تمہارے دلوں کو - اور مدد ہے نری اللہ کے پاس سے ، جو

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ

زبردست ہے حکمت والا ۞ تاکہ کاٹ ڈالے بعضے کافروں کو ، یا

يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

ان کو ذلیل کرے کہ پھر جاویں نامراد ۞ تیرا اختیار کچھ نہیں ،

شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

یا اُن کو توبہ دیوے ، یا ان کو عذاب کرے ، کہ وہ ناحق پر ہیں ف ۞

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ

اور اللہ کا مال ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے - بخشے جس کو چاہے ، اور

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

عذاب کرے جس کو چاہے سزا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ اے ایمان والو !

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ

مت کھاؤ سود ، دونے پر دونا ، اور ڈرو اللہ سے ،

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ

شاید تمہارا بھلا ہو - ف اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے ۞ اور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى

حکم مانو اللہ کا ، اور رسول کا ، شاید تم پر رحم ہو - ۞ اور دوڑو

مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ

بخشش پر اپنے رب کی ، اور جنت پر ، جس کا پھیلاؤ ہے آسمان اور زمین ،

فوائد

ف حق تعالٰے نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں ہے اللہ جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ظلم پر ہیں لیکن چاہے انکو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف سے بددعا نہ کرے ۱۲ منہ

ف شاید سود کا ذکر یہاں اسواسطے فرمایا کہ اوپر مذکور ہوا جہاد میں نامردی کا اور سود کھانے سے نامردی آتی ہے دو سبب سے ایک یہ کہ مال حرام کھانے سے توفیق طاعت کم ہوتی ہے اور بڑی طاعت جہاد ہے دوسرے یہ کہ سود لینا کمال بخل ہے ۔ چاہے کہ اپنا مال جتنا دیا تھا لے لیا بیچ میں کسی کا کام نکلا یہ بھی مفت نہ چھوڑے اسکا جدا بدلا چاہے تو جسکو مال پر اتنا بخل ہو وہ کب جان دیا چاہے ۔

تشریح

(۱۲۵) تسویم کے معنی علامت لگانا ۔ یہ علامت یا تو فرشتوں پر ہو جیسے فوجی وردی یا خاص قسم کے عمامے اور ہو سکتا ہے کہ شاندار گھوڑے مُراد ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پلے ہوئے گھوڑے مُراد ہوں جو جنگل میں چرتے ہیں ۔ ابن عباسؓ کا قول یہ ہے کہ بدر کے روز فرشتوں کی دستار سیاہ تھی جس کے شملے کمر پر پڑے ہوئے تھے اور حنین کے روز ان کی دستار سُرخ تھی ، اور ملائکہ کے گھوڑے ابلق تھے ۔ یہ فرشتوں کا آنا بظاہر بدر کے میدان میں ہوا جیسا کہ اُوپر کی آیت سے معلوم ہوتا ہے لیکن ضحاک اور عکرمہؒ نے اس بشارت کا تعلق اُحد سے بتایا ہے بعض کا قول ہے کہ یہ فرشتوں کا واقعہ احزاب کے دن ہوا اور احزاب کے بعد جب آپ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر کا محاصرہ کیا اور اُن کے قلعے فتح نہ ہونے تو آپ واپس آئے واپس تشریف لاکر غسل کرنا چاہتے تھے ۔ کہ جبرائیلؑ آئے اور انہوں نے کہا ۔ آپ لوگوں نے کپڑے اُتار دئے حالانکہ ہم نے ابھی اپنا جنگی لباس زیب بدن کر رکھا ہے آپ نے پھر مسلمانوں میں اعلان کر دیا اور پھر واپس جاکر قریظہ اور نضیر کا محاصرہ کیا ۔

تشریح ! — خدا کے فرشتے

حنین میں بھی آئے احزاب میں بھی آئے لیکن انکا آنا محض تقویت قلب اور ثبات قدم کے لئے ہوتا تھا ان کے آنے کی غرض قتال نہ ہوتی تھی ۔ البتہ جنگ بدر میں بعض ایسے واقعات منقول ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں نے قتال میں بھی کچھ حصہ لیا ہے ۔ واللہ اعلم ، سورۂ انفال کے پہلے رکوع میں ایک ہزار فرشتوں کا ذکر فرمایا ہے اور یہاں پہلے تین ہزار اور پھر پانچ ہزار کا ذکر ہے ۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں وعدے بدر کے ساتھ
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الربع ۱۳ ع ۹ ۴

أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝١٣٣ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے ۞ جو خرچ کئے جاتے ہیں، خوشی میں، اور تکلیف میں،

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ

اور دبا لیتے ہیں غصہ، اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو - اور اللہ چاہتا ہے

الْمُحْسِنِينَ ۝١٣٤ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا

نیکی والوں کو ۞ اور وہ لوگ، کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ، یا برا کریں

أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ

اپنے حق میں، تو یاد کریں اللہ کو، اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی - اور کون ہے گناہ بخشتا،

الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝١٣٥

سوائے اللہ کے؟ اور اڑے نہ رہیں اپنے کئے پر، اور وہ جانتے ہیں ۞

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي

ان کی جزا ہے، بخشش ان کے رب کی، اور باغ، جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝١٣٦

بہتی نہریں، رہ پڑے ان میں، اور خوب مزدوری ہے کام کرنے والوں کی ۞

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا

ہو چکے ہیں تم سے آگے دستور، سو پھرو زمین میں، تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝١٣٧ هَٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى

کیسا ہوا آخر جھٹلانے والوں کا ف ۞ یہ بیان ہے، لوگوں کے واسطے اور ہدایت

وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝١٣٨ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ

اور نصیحت ڈر والوں کو ۞ اور سست نہ ہو اور نہ غم کھاؤ، اور تم ہی غالب رہو گے،

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝١٣٩ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ

اگر تم ایمان رکھتے ہو ۞ اگر تم نے زخم پایا، تو وہ لوگ بھی پا چکے ہیں

قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ

زخم ایسا ہی - اور یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم لوگوں میں، اور اسواسطے کہ معلوم کرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مخصوص ہیں اور غزوۂ اُحد کیساتھ ان کے نزول کا تعلق نہیں ہے جن لوگوں نے اس بشارت کا تعلق غزوۂ اُحد سے رکھا ہے وہ اذ تقول للمؤمنین کو وَاِذْ غَدَوْتَ سے بدل قرار دیتے ہیں اور یہی مفسرین کے نزدیک راجح ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف یعنی کافروں کا مقابلہ نبیوں سے قدیم دستور ہے ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اول نبیوں پر بھی تکلیفات گذری ہیں لیکن آخر جھٹلانے والے خراب ہوئے اور جنگ اُحد میں ستر کامل مسلمان شہید ہوئے اور لڑائی بگڑی اسواسطے حق تعالٰے تقویت فرماتا ہے ۱۲ از ن۔

تشریح

لَمْ یُصِرُّوْا (۱۳۵) اڑے نہ رہیں، اَڑ نہ جائیں ضد نہ کریں۔ اصرار نہ کریں۔ [۱۳۸] مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے کہ جاؤ اور جا کر کفار کا انجام دیکھ لو یہ بیان عبرت حاصل کرنے کیلئے کافی ہے اور ہدایت و بصیرت ہے اور موعظت و نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈرنے والے ہیں اسمیں متقیوں کی دونوں قسمیں آگئیں۔ گویا عوام کی عبرت کیلئے کافی بیان ہے۔ اور بصیرت حاصل کرنے کی بات ان کے لئے جو تقوٰی کے اونچے درجہ پر فائز ہیں اور حق و باطل کو سمجھتے ہیں اور نصیحت مسلمانوں کے لئے جو اسکے موافق عمل کریں اور کفار کے اس عارضی غلبے سے ہمتیں پست نہ کرو اور مرنیوالوں پر رنج نہ کرو۔ حالانکہ تم ہر اعتبار سے غالب ہو انجام کے اعتبار سے بھی اور اس امید کے اعتبار سے بھی جو تم کو اللہ تعالٰے سے ہے وہ ان کو نہیں ہے۔ تمہارے مرنیوالے جنت میں اور انکے مرنیوالے جہنم میں۔ پھر دنیا کی جسمانی تکلیف میں دونوں برابر اِنْ تَكُونُوا تَاْلَمُونَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُونَ كَمَا تَاْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ یا تو اس آیت کا نزول اُسوقت ہوا ہو جب نبی کریم نے فرمایا تھا کہ جاؤ ان کافروں کا تعاقب کرو۔ اور یہ تعاقب مسلمانوں کو شاق گذرا ہو اور ہو سکتا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی ہو۔ جب خالد بن ولید جو اسوقت تک کافر تھے جو ایک جماعت مشرکین کی لے کر آئے تھے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اَللّٰهُمَّ لَا يَعْلُنَّ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ لَا قُوَّةَ لَنَا اِلَّا بِكَ یا اللہ ان کو ہم پر غلبہ اور برتری نہ دیجیو، یا اللہ! ہم کو سوائے تیرے اور کوئی قوت نہیں ہے۔ چنانچہ اس دعا کے بعد مشرکین کو ہزیمت ہوئی۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ

اللہ، جن کو ایمان ہے، اور کرے بعضے تم میں شہید۔ اور اللہ چاہتا نہیں ناحق

ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَمْحَقَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿١٤١﴾

والوں کو ۔ اور اسواسطے کہ نکھارے اللہ ایمان والوں کو اور مٹاوے منکروں کو ف

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟

کیا تم کو خیال ہے؟ کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں، اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے جو لڑنیوالے

مِنكُمْ وَيَعْلَمَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ ٱلْمَوْتَ

ہیں تم میں اور معلوم کرے ثابت رہنے والے۔ اور تم تو آرزو کرتے تھے، مرنے کی ،

مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿١٤٣﴾ وَمَا

اس کی ملاقات سے پہلے ۔ سو اب دیکھا تم نے اس کو، آنکھوں کے سامنے ۔ اور

مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ ۚ أَفَإِي۟ن

محمد تو ایک رسول ہے، ہو چکے پہلے اس سے بہت رسول ۔ پھر کیا اگر

مَّاتَ أَوْ قُتِلَ ٱنقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ

وہ مر گیا، یا مارا گیا، تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں؟ اور جو کوئی پھر جائے گا الٹے

عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ ٱللَّهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿١٤٤﴾

پاؤں، وہ نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ۔ اور اللہ ثواب دے گا بھلا ماننے والوں کو ف

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ كِتَٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن

اور کوئی جی مر نہیں سکتا، بغیر حکم اللہ کے، لکھا ہوا وعدہ ۔ اور جو کوئی

يُرِدْ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلْءَاخِرَةِ نُؤْتِهِۦ

چاہے گا بدلا دنیا کا، اسمیں سے دیں گے اسکو، اور جو کوئی چاہے گا بدلا آخرت کا، اس میں سے

مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿١٤٥﴾ وَكَأَيِّن مِّن نَّبِىٍّ قَٰتَلَ مَعَهُۥ

دیں گے اس کو، اور ہم ثواب دیں گے احسان ماننے والوں کو ف ۔ اور بہت نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر لڑے ہیں

رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا۟ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا

بہت خدا کے طالب ۔ پھر نہ ہارے ہیں، کچھ تکلیف پہنچنے سے، اللہ کی راہ میں ، اور نہ

ع ۱۴ ۵ ۔ یعنی الف مر از تیرا اور جانا ۱۲

بچے ڈرنے سے اور بھلے میں اقتیاز ہو جائے اگر مصیبت اور پریشانی نہ آئی تو لوگوں میں امتیاز نہ ہوتا۔

فوائد ف۱ یعنی فتح اور شکست بدلتی چیز ہے اور مسلمانوں کو شہادت کا درجہ ملنا تھا اور مومن و منافق کا پرکھنا منظور تھا اور مسلمانوں کو سدھارنا۔ اسواسطے اتنی شکست ہوئی نہیں تو اللہ کافروں سے راضی نہیں۔ ف۲ اس جنگ اُحد میں بعضے مسلمان کامل بھی بہت ہٹ گئے تھے اسواسطے کہ ایک کافر نے اپنی فوج میں پکارا کہ میں محمد کو مار آیا اور حضرت کو زخم سے خون بہت گیا تھا۔ ضعف کھا کر ایک گڑھے میں گر تھے مسلمانوں نے حضرت کو نہ دیکھا یہ بات یقین ہو گئی جب حضرت ہوشیار ہوئے تو میدان میں جو لوگ حاضر تھے انکو جمع کیا پھر لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے سو اللہ نے فرمایا کہ رسول زندہ ہے یا نہ رہے دین اللہ کا ہے اس پر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہے کہ حضرت کی وفات پر بعضے لوگ پھر جاویں گے اور جو قائم رہیں گے ان کو بڑا ثواب ہے اسیطرح ہوا کہ بہت لوگ حضرت کے بعد مرتد ہوئے اور حضرت صدیق نے انکو پھر مسلمان کیا اور بعضوں کو مارا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی جو لوگ اس دین پر ثابت رہینگے۔ ان کو دین بھی ملے گا اور دنیا بھی لیکن جو کوئی اس نعمت کی قدر جانے: ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱ سبحان اللہ حضرت شاہصاحب رح نے کسقدر مختصر اور جامع خلاصہ بیان کیا ہے جو حضرت شاہصاحب رح ہی کا حصہ ہے اور یعلم کا ترجمہ پرکھنا اور تمحیص کا ترجمہ سدھارنا بھلا اس کا دوسرا جواب کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ کے علم کی بحث دوسرے پارے میں گذر چکی ہے اگر علم کے معنی جاننے کے کئے جائیں تو یوں ترجمہ کیا جائے کہ وہ جانتا تو ہے ہی مگر اسی طرح ظاہری طور پر بھی جان لیتا ہے اگر وہ معنی کئے جائیں جو حضرت شاہ ولی اللہ اور شاہ رفیع الدین رح کے ترجموں سے معلوم ہوتے ہیں تو پھر کسی قید کی ضرورت نہیں یعنی یہاں علم سے مراد یہ ہے کہ دوسروں کو معلوم ہو جائے کہ کون مخلص ہے اور کون منافق۔

ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ

سست ہوئے ہیں نہ دب گئے ہیں۔ اور اللہ چاہتا ہے ثابت رہنے والوں کو ⁂ اور کچھ نہیں بولے

قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ

مگر یہی کہا، کہ اے رب ہمارے! بخش ہمارے گناہ، اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام

اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

میں، اور ثابت رکھ ہمارے قدم، اور مدد دے ہم کو منکر قوم پر ⁂

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ

پھر دیا ان کو اللہ نے، ثواب دنیا کا بھی، اور خوب ثواب آخرت کا ۔ اور اللہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

چاہتا ہے نیکی والوں کو ⁂ اے ایمان والو! اگر تم کہا مانو گے منکروں کا،

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ

تو تم کو پھیر دیں گے الٹے پاؤں، پھر جا پڑو گے نقصان میں ف ⁂ بلکہ

اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَھُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

اللہ تمہارا مددگار ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ⁂ اب ڈالیں گے ہم کافروں کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

دل میں ہیبت، اس واسطے کہ انہوں نے شریک ٹھہرایا اللہ کا جس کی اس نے سند نہیں

سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

اتاری ۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ اور بری بستی ہے بے انصافوں کی ف

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓي اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ

اور اللہ تو سچ کر چکا تم سے اپنا وعدہ جب تم لگے ان کو کاٹنے اس کے حکم سے، یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی

فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

اور کام میں جھگڑا ڈالا اور بے حکمی کی بعد اس کے کہ تم کو دکھا چکا تمہاری خوشی کی چیز۔ کوئی تم میں چاہتا تھا دنیا،

الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ

اور کوئی تم میں چاہتا تھا آخرت ۔ پھر تم کو الٹ دیا ان پر سے اس واسطے کہ تم کو آزماوے اور وہ

فوائد ف یعنی اس جنگ میں جو مسلمانوں کے دل ٹوٹے تو کافروں نے اور منافقوں نے وقت پایا بعضے الزام دینے لگے بعضے خیر خواہی کے پردے میں سمجھانے لگے کہ آگے لڑائی پر دلیری نہ کریں۔ حق تعالیٰ خبردار کرتا ہے کہ دشمن کا فریب نہ کھاؤ۔

ف یعنی وہ چور ہیں اللہ کے اور چور کے دل میں ڈر ہوتا ہے اسواسطے ان کے دل میں اللہ ہیبت ڈالے گا۔

تشریح ۱۴۷ اس استقلال اور اس عاجزانہ دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کا بدلا بھی دیا یعنی فتح اور ملک اور اقتدار وغیرہ اور آخرت کا بھی ان کو عمدہ عطا فرمایا یعنی جنت اور اپنی خوشنودی سے نوازا اور اللہ ایسے نیک کردار اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے جو مصائب و شدائد میں استقلال اور توکل علی اللہ کے پابند رہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جنگ کے مصائب کا یہ موقعہ صرف تمہارے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ پہلے بھی انبیاء کے ساتھ ہو کر اللہ والے لوگ جہاد کر چکے ہیں پھر ان سے تو کسی کمزوری کا اظہار نہیں ہوا نہ انہوں نے ہمت ہاری نہ سستی دکھائی نہ دشمنوں کے مقابلے میں ذرا جھکے۔ استکان کے معنے ہیں اطاعت قبول کرنا جھک جانا۔ غرض ان سے کوئی بات ایسی سرزد نہیں ہوئی جو مسلمانوں کے لئے موجب شرمندگی اور باعث ذلت ہوتی ایک تم ہو کہ ذرا سی تکلیف میں گھبرا اٹھے اور جہاد سے بھاگ نکلے اور ابوسفیان سے امن حاصل کرنے کا ارادہ کرنے لگے۔ پھر ان مجاہدین کی دعا نقل فرمائی ذنوب اور اسراف ان دونوں سے یا تو کبائر مراد ہیں اور ایک لفظ دوسرے لفظ کی تاکید ہے یا ذنوب سے صغائر اور اسراف سے کبائر مراد ہیں۔۔۔ اسراف کے معنی ہیں حد سے نکل جانا۔ یہاں شاید میدان جہاد کی بے عنوانیاں مراد ہوں۔ ثواب الدنیا کی تفسیر میں بعض حضرات نے فتح اور غنیمت کہا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ پہلی امتوں پر غنائم حلال نہیں تھے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے تو وہ ثواب دنیا سے سیاسی فتح مراد لیتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے قرآن کا لفظ ثواب ترجمہ میں قائم رکھا تاکہ تفسیر کے دونوں قول ترجمہ میں داخل رہیں۔

عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥٢﴾ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا

تو تم کو معاف کر چکا اور اللہ فضل رکھتا ہے ایمان والوں پر ف۔ جب تم چڑھے جاتے تھے اور

تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ

پیچھے نہ دیکھتے تھے کسی کو اور رسول پکارتا تھا تم کو پچھاڑی میں ، پھر تم کو تنگ کیا بدلہ تمہارے

لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٥٣﴾

تنگ کرنے کا تو غم نہ کھایا کرو جو ہاتھ سے جاوے اور جو سامنے آوے اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی ف۔

ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ

پھر تم پر اتاری تنگی کے بعد امن کو اونگھ ، کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو ،

وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

اور بعضوں کو فکر پڑ رہا تھا اپنے جی کا ، خیال کرتے تھے اللہ پر ، جھوٹے خیال جاہلوں

الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ

کے ۔ کہتے تھے ، کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ؟ تو کہہ سب کام ہے

كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ

اللہ کے ہاتھ ۔ اپنے جی چھپاتے ہیں ، جو تجھ سے ظاہر نہیں کرتے ۔ کہتے ہیں ، اگر کچھ کام

لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ

ہوتا ہمارے ہاتھ ، تو ہم مارے نہ جاتے اس جگہ ۔ تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں ، البتہ باہر

الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي

نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا ، اپنے پڑاؤ پر ۔ اور اللہ کو آزمانا تھا ، جو کچھ

صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾

تمہارے جی میں ہے ، اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے ۔ اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات ف۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ

جو لوگ تم میں ہٹ گئے ، جس دن بھڑیں دو فوجیں ، سو ان کو ڈگا دیا

الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ

شیطان نے کچھ ان کے گناہ کی شامت سے ۔ اور ان کو بخش چکا اللہ ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ۱۱۱)

ف یعنی اول غلبہ مسلمانوں کا تھا کہ کافروں کو مارتے تھے اور وہ بھاگتے تھے اور آثار فتح کے نظر آتے تھے کسی کو خوشی تھی مال کی اور کسی کو غلبہ اسلام کی۔ جب مسلمانوں سے پیغمبر کی بے حکمی ہوئی تب مقدمہ الٹا ہو گیا وہ بے حکمی ایک یہ کہ حضرت نے پچاس آدمی تیر انداز پہاڑ کی راہ پر کھڑے کئے تھے۔ نگہبانی کو باقی لشکر لڑنے لگا۔ جب ان تیر اندازوں نے فتح اور غلبہ دیکھا اس جگہ سے چاہا کہ چلے آویں شریک فتح ہوں اور غنیمت لیویں بعضوں نے منع کیا پر وہ نہ مانا وہاں دس آدمی رہ گئے۔ اس طرف سے کافروں کی فوج پچھاڑی پر آ پڑی۔ دوسری یہ کہ جب کافر بھاگنے لگے۔ مسلمان دوڑے تعاقب کو حضرت پیچھے سے پکارتے رہے کہ میری طرف آؤ آگے مت جاؤ۔ اس طرف جو غنیمت نظر آئی لوگ نہ پھرے اس بے حکمی سے شکست پڑی ۱۲ منہ رح۔ ف یعنی تم نے رسول کا دل تنگ کیا اسکے بدلے تم پر تنگی آئی۔ آگے کو یاد رکھو کہ حکم پر چلیئے کچھ ہاتھ سے جاوے یا کچھ بلا سامنے آوے۔ ۱۲ منہ رح ف اس شکست میں جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ گئے اور جو میدان میں باقی رہے اُن پر اونگھ آئی۔ اس کے بعد رعب اور دہشت دفع ہو گیا اور اتنی دیر حضرت کو غشی رہی پھر جب ہشیار ہوئے سب نے حضرت پاس جمع ہو کر پھر لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہمارے ہاتھ ہے ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا۔ یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہماری مشورت پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ نے دونوں معنوں کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو یہی حکمت منظور تھی تاکہ صادق اور منافق معلوم ہو جاویں

تشریح (۱۵۲) فِي أُخْرَاكُمْ پچھاڑی، پیچھے، آخر۔ ۱۲ تَحُسُّونَ کے معنی ہیں کسی چیز کو کاٹ کاٹ کر ختم کرنا مثلاً درخت کو یا کھیتی کو یہاں مراد یہ ہے کہ کافروں کا استیصال کر دینا یعنی بکثرت قتل کرنا تنازع کے معنی باہم رائے میں اختلاف کرنا جھگڑنا ما تحبون سے مراد یہاں فتح اور کامرانی ہے۔ صرف کے معنی ہیں پھیر دینا۔ خلاصہ یہ کہ اللہ کا وعدہ کہ اگر تم مستقل مزاجی اور تقویٰ سے کام (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

اللہ بخشنے والا ہے تحمل رکھتا ف اے ایمان والو ! تم نہ ہو ان کی طرح ،

كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي

جو منکر ہوئے ، اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو ، جب سفر کو نکلیں

الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا

ملک میں ، یا ہوں جہاد میں ، کہ اگر رہتے ہم پاس ، نہ مرتے اور نہ

قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي

مارے جاتے ۔ کہ اللہ اس سے ڈالے افسوس ان کے دل میں ۔ اور اللہ ہے جلاتا

وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ

اور مارتا ۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ۔ اور اگر تم مارے گئے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ

اللہ کی راہ میں ، یا مر گئے ، تو بخشش اللہ کی ، اور مہربانی بہتر ہے

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى

اس سے ، جو وہ جمع کرتے ہیں ۔ اور اگر تم مر گئے ، یا مارے گئے ، اللہ ہی

اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ

پاس اکٹھے ہوگے ف سو کچھ اللہ کی مہر ہے ، جو تو نرم دل ملا ان کو ۔ اور اگر

كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ

تو ہوتا سخت گو اور سخت دل ، تو منتشر ہو جاتے تیرے گرد سے ،

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا

سو تو ان کو معاف کر اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور ان سے مشورت لے کام میں ۔ پھر جب

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾

ٹھہر چکا ، تو بھروسہ اللہ پر ۔ اللہ چاہتا توکل والوں کو ف

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن

اگر اللہ تم کو مدد کریگا ، تو کوئی تم پر غالب نہ ہوگا ۔ اور جو وہ تم کو چھوڑ دے گا پھر

ع ۱۶ / ۷

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) لگے تو ہم تم کو کامیاب کرینگے یہ وعدہ تو ابتداء ہی میں اس نے سچا کر دیا جبکہ تم انکو اسکے حکم سے گاجر مولی کیطرح کاٹ رہے تھے مگر تم لوگوں نے آپسمیں جھگڑا شروع کر دیا ! ور گھاٹی کے بیٹھنے والوں نے عبداللہ بن جبیرؓ کی یا نبی کریمؐ کی عدول حکمی کی ۔ تم سے کہا تھا بیٹھے رہنا مگر تم قبل از وقت گھاٹی چھوڑ آئے اور مالِ غنیمت کے حصول میں لگ گئے حالانکہ فتح و کامرانی تم کو دکھائی دی و تمہاری آنکھوں کے سامنے فتح کھڑی تھی ۔ مگر تم نے بنی بنائی فتح کو خود بگاڑا ۔ گھاٹی والوں نے گھاٹی چھوڑ دی اور تم مال غنیمت کے سنگوانے میں ان کافروں کے پیچھے دوڑے چلے گئے رسولؐ تم کو پکارتا رہا ۔ مگر تم نے ایک نہ سنی ۔ دنیا کی رغبت اور محبت اگرچہ یہاں بالذات نہیں معلوم ہوتی اور صحابہ کی دنیا طلبی بھی حصول آخرت کی غرض سے ہی تھی جیسا کہ بعض اہلِ سلوک نے فرمایا ہے لیکن حضرات صحابہؓ کے لئے اسکو بھی پسند نہیں فرمایا ۔ اور تعریض کے طور پر فرمایا کہ کوئی تم میں سے دنیا کو مقصد بنا بیٹھا اور کوئی تم میں سے آخرت کا طالب تھا یعنی جو گھاٹی میں بیٹھے رہے یا وہ لوگ جو پیغمبر کو گھیرے رہے اور آپکے نگراں اور محافظ بنے رہے اور جب دنیا کی محبت قلب میں آتی ہے تو بزدلی اور نامردی اس کا لازمی نتیجہ ہے جیسا کہ ابُو داؤد کی روایت سے معلوم ہو چکا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے جب تک یہ آیت نازل نہیں ہوئی ۔ مجھے بالکل اسکا علم نہیں ہوا کہ ہم میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو حصول دنیا کا طالب ہو بہرحال جب یہ کوتاہیاں اور بدعنوانیاں تم سے سرزد ہوئیں ۔ تو تم کو آزمانے اور تمہارے ایمان کا امتحان لینے کی غرض سے پاسہ پلٹ گیا اور خالد بن ولید کو گھاٹی میں گھس آنیکا موقعہ مل گیا اور یا تو وہ کافر بھاگ رہے تھے اور یا اب تم بھاگنے لگے ۔ بہرحال فشل ، تنازع فی الامر ، امیر کے حکم کی خلاف ورزی یہ چند باتیں اوپر تلے ایسی ہوئیں جن کی نحوست سے فتح شکست سے بدل گئی اور ہم نے دوسرا طریقہ ابتلاء کا اختیار کیا یعنی فتح و نصرت میں بھی امتحان تھا اور اب مصائب و آلام میں بھی امتحان مقصود ہے و نَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف اس سے معلوم ہوا کہ اس جنگ میں جو لوگ ہٹ گئے ہیں ان پر گناہ نہیں رہا ۔ ۱۲ منہ رح ۔ ف یعنی نیک کام پر نکلے اور مر گئے یا مارے گئے تو نکلنے پر افسوس نہ کریئے آسمیں انکا آنا ہے تقدیر کا اور آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا ۔ دنیا کے جینے کو عزیز رکھنا یہ سب خصلت ہے کافروں کی ۔ ۱۲ منہ رح ف شاید حضرت کا دل مسلمانوں سے خفا ہوا ہوگا اور چاہا ہوگا کہ اب انکی مشورت نہ پوچھیے سو حق تعالیٰ نے سفارش کی اور فرمایا کہ اول مشورت لینی بہتر ہے جب ایک بات ٹھہرا چکے پھر پس و پیش نہ کرے ۔

تشریح (۱۵۶) لِيَجْعَلَ اللَّهُ یہ غلط خیالی اور یہ غلط بیانی اُن کیلئے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کون ہے ؟ کہ تمہاری مدد کرے گا، اسکے بعد ۔ اور اللہ پر بھروسہ چاہیئے مسلمانوں

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ

کو ۞ اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے ۔ اور جو کوئی

يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

چھپاوے گا، وہ لاوے گا اپنا چھپایا، دن قیامت کے ۔ پھر پورا پاوے گا ہر کوئی

مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ

اپنا کمایا ، اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ ف۱ ۞ کیا ایک شخص جو تابع ہے اللہ کی

اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَ

مرضی کا، برابر ہے اُس کے، جو کما لایا غصہ اللہ کا، اور اُس کا ٹھکانا دوزخ اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ ھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

کیا بُری جگہ پہنچا ۞ لوگ کئی درجے ہیں اللہ کے ہاں ۔ اور اللہ دیکھتا ہے، جو

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ

کرتے ہیں ۔ ف۲ اللہ نے احسان کیا ، ایمان والوں پر ، جو

بَعَثَ فِيْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ يَتْلُوْا عَلَيْھِمْ اٰيٰتِهٖ

بھیجا اُن میں رسول ، انہی میں کا پڑھتا ہے ان پر ، آیتیں اس کی ،

وَيُزَكِّيْھِمْ وَيُعَلِّمُھُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا

اور سنوارتا ہے انکو ، اور سکھاتا ہے ان کو کتاب ، اور کام کی بات ۔ اور وہ تو پہلے سے

مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ

صریح گمراہ تھے ۞ کیا جس وقت تم کو پہنچی

مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْھَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى ھٰذَا ۭ قُلْ ھُوَ

ایک تکلیف ، کہ تم پہنچا چکے ہو اسکے دو برابر ، کہتے ہو ، یہ کہاں سے آئی ؟ تو کہہ یہ آئی

مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

تم کو اپنی طرف سے ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف۳ ۞

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اللہ تعالیٰ موجب حسرت و پشیمانی بنادے کیونکہ تقدیر الٰہی کے منکروں کو ہر حادثہ پر یہی حسرت ہوتی ہے کہ ہائے اگر فلاں تدبیر اختیار کرتے تو شاید یہ کام ہو جاتا۔ بعض حضرات نے ترجمہ یوں کیا ہے کہ منافقوں کے اس کہنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان باتوں سے ان مسلمانوں کے قلب میں حسرت و پشیمانی پیدا کردے کہ یہ لوگ کہتے تو سچ ہیں واقعی اگر ہم مدینہ میں رہتے تو محفوظ رہتے۔ **۱۵۹** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشاورت کے بارے میں علماء کے چند قول ہیں (۱) مشورہ کرنیکا حکم آپکو وجوبی تھا (۲) مشورہ کرنیکا حکم محض ندبی تھا جیسا کہ خود حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ اور اُسکے رسول کو کسی کے مشورے کی حاجت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس باہمی مشورے کو میری اُمت کے لئے رحمت بنایا ہے (۳) مشورہ محض خوشنودی مسلمین کی غرض سے تھا۔ ورنہ اصل میں آپ کسی کی رائے کے پابند نہ تھے آپکی آخری رائے اور آپ کا عزم کسی کی رائے کے مخالف ہو یا موافق۔ ہر اعتبار سے واجب الاتباع تھا۔ آپ کسی اقلیت اور اکثریت کی رائے کے تابع نہ تھے بہر حال آپ مشورہ تو کیا ہی کرتے تھے اب اور زیادہ تاکید فرمائی تاکہ مسلمان یہ نہ سمجھیں کہ آپکا دل رنجیدہ ہے جو ہم سے آپنے مشورہ ترک کردیا۔ آپ کی مبارک عادت تو یہ تھی کہ اپنے ذاتی اور مستحب مشورے پر بھی کسی کو عمل کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتے تھے جیسا کہ بریرہ اور مغیث کے قصہ میں مشہور ہے اور یہی وہ آزادی رائے ہے جس کو اسلام کا طغرائے امتیاز کہا جاتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا — **فوائد**

ف۱ اس سے مراد یا تو مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے کہ یہ نہ جانیں کہ حضرت نے ہم کو ظاہر معاف کیا اور دل میں خفا ہیں۔ پھر کبھی خفگی نکالیں گے یہ کام نبیوں کا نہیں کہ دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ یا مسلمانوں کو کچھ سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں شاید یہ اسواسطے فرمایا کہ وہ تیر انداز مورچہ چھوڑ کر دوڑے غنیمت کو کیا حضرت ان کو حصہ نہ دیتے یا بعضے چیز چھپا رکھتے۔ کہتے ہیں، بدر کی لڑائی میں ایک چیز غنیمت میں سے گم ہوگئی کسی نے کہا شاید حضرت نے اپنے واسطے رکھی ہوگی اس پر یہ نازل ہوا۔ ف۲ یعنی نبی اور سب خلق برابر نہیں۔ طمع کے کام ادنیٰ نبیوں سے نہیں ہوتے۔ ۱۲۔ منہ رح ف۳ یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو مار چکے ہو اور ستر کو پکڑ لائے تھے تمہارے اس لڑائی میں ستر آدمی شہید ہوئے تو بددل کیوں ہوئے ہو سو یہ بھی اپنے قصور سے کہ بے حکمی سے لڑے یا قصور یہ کہ بدر کے اسیروں کو نہ مارا۔ مال لے کر چھوڑ دیا اور حضرت نے فرمایا تھا کہ اگر ان کو چھوڑتے ہو تو تم میں ستر آدمی شہید ہوں گے سو لوگوں نے قبول کر کر مال لیا اور ان کو چھوڑا۔ ۱۲ منہ رح

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

اور جو کچھ تم کو سامنے آیا، جس دن بھڑیں فوجیں ، سو اللہ کے حکم سے، اور

لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ

اسواسطے کہ معلوم کرے ایمان والوں کو ۞ اور تا معلوم کرے ان کو، جو منافق تھے ۔ اور کہا ان کو،

لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۖ قَالُوْا

کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ میں ، یا دفع کرو دشمن، بولے،

لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ

ہم کو معلوم ہو لڑائی، تو تمہارا ساتھ کریں ۔ وہ لوگ، اس دن، کفر کی طرف نزدیک ہیں

مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ

ایمان سے ۔ کہتے ہیں اپنے منہ سے ، جو نہیں ان کے

قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا

دل میں ۔ اور اللہ خوب جانتا ہے، جو چھپاتے ہیں ف ۞ وہ جو کہتے ہیں، اپنے

لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا

بھائیوں کو ، اور آپ بیٹھ رہے ہیں، اگر وہ ہماری بات مانتے تو مارے نہ جاتے ، تو کہہ اب ہٹا

عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ

دیکھیو اپنے اوپر سے موت ، اگر تم سچے ہو ۞ اور تو نہ سمجھ ،

الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۚ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ میں ، مُردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس،

يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ

روزی پاتے ۞ خوشی کرتے ہیں اس پر، جو دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے، اور

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا

خوش وقت ہوتے ہیں ان کیطرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے ۔ اسواسطے

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ

کہ نہ ڈر ہے اُن پر ، اور نہ ان کو غم ۞ خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی

فوائد

ف۱ یہ بھی منافقوں کا کلام تھا کہ ہم کو معلوم ہو لڑائی یعنی ظاہر میں کہا کہ جس وقت لڑائی دیکھیں گے تو شامل ہونگے یا کہا کہ ہم لڑائی کے قاعدے سے واقف نہیں اور دل میں طعن دیا کہ ہماری مشورت نہیں مانتے ان کو لڑائی معلوم نہیں اسی لفظ سے کفر کے قریب ہوگئے اور ایمان سے دُور ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۷۰) ان آیتوں کا تعلق یا تو شہداءِ اُحد سے ہے یا شہداءِ بیرِ معونہ سے ہے جن کو عامر بن طفیل کی جماعت نے شہید کیا تھا اور وہ سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔ کافر اُنکو قرآنی تعلیم کی غرض سے لے گئے تھے اور راستے میں ان کو شہید کر ڈالا۔ مسلمان ان کے جبراً قتل سے بڑے متاثر تھے۔ اس لئے ان کے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی تھی جو چند دن کے بعد منسوخ ہوگئی۔ بہر حال جہاد میں جو لوگ قتل کر دیئے جاتے ہیں، ان کے متعلق عوام کے خیالات کی اصلاح مقصود ہے اور منافقوں کو اور کافروں کو یہ بات بتانی ہے کہ وہ لوگ بڑے مرتبے کے ہیں تم ان کی موت کو حقیر اور معمولی موت سمجھتے ہو حالانکہ وہ زندہ ہیں اور ایک خاص قسم کی زندگی انکو میسر ہے اگرچہ اس کی زندگی کی کیفیت زندوں کی سمجھ میں نہ آئے۔ لاتحسبن کا خطاب عام ہے اور جو خطاب کی صلاحیت رکھتا ہو وہ مخاطب ہے اور ہو سکتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ خطاب خاص ہو عند ربہم سے مُراد مرتبہ کا قرب اور انکی مقبولیت ہے حدیث میں آتا ہے شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں اور جنت کی نعمتوں سے متمتع ہوتی ہیں۔ جنت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی آتی ہیں۔ شام کو ان کی ارواح عرش الٰہی کے نیچے قندیلوں میں آکر بسیرا کرتی ہیں اور چونکہ شہداء کے بھی مختلف درجات ہیں اسلئے ہو سکتا ہے کہ بعض کی ارواح جنت میں جاتی ہوں اور بعض اس نہر پر رہتی ہوں جو جنت کے دروازے کے باہر ہے اور وہاں ان کو اُن کا رزق پہنچایا جاتا ہو فرحین کا مطلب یہ ہے کہ وہ انتہائی خوشی میں ہیں اس انعام کے سبب جو اللہ نے ان پر کیا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا فضل ہوگا کہ انبیاء سے کم اور تمام مسلمانوں سے زائد ان کی ارواح کو سُرور اور لذت حاصل ہے پھر اس خوشی کے علاوہ اپنے ان مخلص ساتھیوں کیطرف سے بھی مطمئن ہیں جو ابھی تک شہید ہو کر ان تک نہیں پہنچے۔

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

نعمت اور فضل سے ، اور اس سے ، کہ اللہ ضائع نہیں کرتا ، مزدوری ایمان والوں کی ف۱

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ

جن لوگوں نے حکم مانا اللہ کا ، اور رسول کا ، بعد اس کے کہ ان میں پڑ چکا

الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾

تھا گھاؤ ۔ جو ان میں نیک ہیں اور پرہیزگار ، ان کو ثواب بڑا ہے ف۲ ۞

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ

جن کو کہا لوگوں نے ، کہ انہوں نے جمع کیا اسباب تمہارے

فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

مقابلے کو ، سو تم ان سے خطرہ کرو ، پھر انکو زیادہ آیا ایمان ۔ اور بولے ، بس ہے ہم کو اللہ ، اور کیا خوب

الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ

کارساز ہے ف۳ پھر چلے آئے ، اللہ کے احسان سے اور فضل سے کچھ نہ

يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

پہنچی برائی ، اور چلے اللہ کی رضا پر ۔ اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۔ ۞

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ

یہ جو ہے سو شیطان ہے ، کہ ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے ۔ سو تم ان سے مت ڈرو ، اور مجھ سے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ

ڈرو ، اگر ایمان رکھتے ہو ف۴ ۞ اور تجھ کو غم نہ آوے ان لوگوں سے جو دوڑ کر گرتے ہیں

فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــًٔـا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ

کفر کرنے ۔ وہ نہ بگاڑیں گے اللہ کا کچھ ۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کو فائدہ نہ

لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

دے آخرت میں ، اور ان کو بڑی مار ہے ف۵ ۞ جنہوں نے خرید کیا

الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــًٔـا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

کفر ، ایمان کے بدلے ، وہ نہ بگاڑیں گے اللہ کا کچھ ، اور ان کو دکھ کی مار ہے ۞

ع ۱۷/۱۶ ۸

فوائد

ف۱ شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی اُن کو پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جب جنگ اُحد فتح ہوئی ۔ ابوسفیان کہ سردار تھا کافروں کا کہہ گیا کہ اگلے سال بدر پر پھر لڑائی ہے اور حضرت نے قبول کر لیا جب اگلا سال آیا حضرت نے لوگوں کو حکم کیا کہ چلو لڑائی کو اس وقت جنہوں نے رفاقت کی اور تیار ہوئے انکو بشارت ہے کہ شکست کے بعد پھر جرات کی ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ابوسفیان نے چاہا کہ حضرت وعدے پر نہ آویں تو الزام انہیں پر رہے اور لڑائی سے خوف کھا کر ایک شخص مدینے کیطرف جاتا تھا اس کو کچھ دینا کیا کہ وہاں اس طرف کی ایسی خبریں کہیو کہ وہ خوف کھاویں اور جنگ کو نہ آویں ۔ وہ شخص مدینہ میں پہنچ کر کہنے لگا کہ مکے کے لوگوں نے بڑی جمعیت کی ہے تم کو لڑنا بہتر نہیں ہے مسلمانوں کو حق تعالےٰ نے استقلال دیا اور یہی کہا کہ ہم کو اللہ بس ہے آخر بدر پر گئے تین روز رہ کر تجارت کر کر نفع لے کر پھر آئے ۔ اگلی آیتوں میں بھی یہی ذکر ہے ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی وہ شخص جو خبر کہتا تھا اس کو شیطان سکھاتا تھا ۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنے منافق لوگ کہ جہاں مسلمانوں کے پیچ دیکھی اور کفر کی باتیں کرنے لگے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۷۵)

شیطان فرمایا جو شیطانی کام کرے وہ شیطان ہے مسلمانوں کو خوف زدہ کرنا اور بزدل بنانا اور جہاد سے روکنا یہ شیطان کا کام ہے ۔ یہاں شیطان سے ابلیس مُراد نہیں ہے بلکہ بعض کافروں اور منافقوں کو ان کے عمل بد کی وجہ سے شیطان فرمایا ہے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی وہ شخص جو خبر کہتا تھا اس کو شیطان سکھاتا ہے ۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے شیطان کہنے کی ایک اور وجہ بیان فرمائی کہ چونکہ شیطان اس کو سکھاتا تھا اور وہ شیطان کی تعلیم پر چلتا تھا اس لئے اس کو شیطان فرمایا ۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ

اور یہ نہ سمجھیں منکر، کہ ہم جو فرصت دیتے ہیں انکو، کچھ بھلا ہے ان کے حق میں۔

اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

ہم تو فرصت دیتے ہیں ان کو، تا بڑھتے جاویں گناہ میں، اور ان کو ذلت کی مار ہے ۞

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ

اللہ وہ نہیں کہ چھوڑ دے گا مسلمانوں کو، جس طرح پر تم ہو،

حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

جب تک جُدا نہ کرے ناپاک کو پاک سے۔ اور اللہ یوں نہیں،

لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ

کہ تم کو خبر دے غیب کی، اور لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے

رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ

رسولوں میں، جس کو چاہے۔ سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر، اور اگر

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

تم یقین پر رہو، اور پرہیزگاری پر، تو تم کو بڑا ثواب ہے ف۱ ۞ اور نہ سمجھیں،

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ

جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر، کہ اللہ نے انکو دی ہے اپنے فضل سے، کہ یہ

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا

بہتر ہے ان کے حق میں۔ بلکہ یہ بُرا ہے ان کے واسطے۔ آگے طوق پڑے گا ان کے

بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ

جس پر بخل کیا تھا، دن قیامت کے۔ اور اللہ وارث ہے، آسمان اور

الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

زمین کا۔ اور اللہ، جو کرتے ہو، سو جانتا ہے ف۲ اللہ نے سنی ان کی

قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ

بات، جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے، اور ہم مال دار۔

ع ۱۸ ۹

وقف لازم

فوائدُ

ف۱ یعنی حق تعالےٰ مومن اور منافق اسی طرح کھولتا ہے اور غیب سے خبر کسی کو نہیں پہونچاتا مگر رسولوں کو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جو کوئی زکوٰۃ نہ دے گا اس کا مال اژدھا بن کر گلے میں پڑے گا اور اس کے گلے چیرے گا اور اللہ وارث ہے۔ آخر تم مر جاؤ گے اور مال اسی کا ہو رہے گا۔ تم اپنے ہاتھ سے دو تو ثواب پاؤ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۷۸)

دنیوی مصائب و آلام اور عیش و عشرت کو کفر اور اسلام کے بُطلان و صداقت میں کوئی دخل نہیں فاٰمنوا کا ربط صاف ہے کہ اسلام کی صداقت پر ہزار ہا دلائل عقلی و نقلی موجود ہیں ان کو سمجھ کر اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ تم مسلمانوں کی ہزیمت اور کفار کی فتح سے جو استدلال کرتے ہو یہ طریقۂ استدلال غلط اور لغو ہے البتہ مسلمانوں پر دنیوی مصائب کا نزول اور اس پر صبر و استقامت کی وجہ سے اللہ کے نزدیک ماجور و مقبول ہونا یقینی ہے۔

فائدہ (۱) کی وضاحت سورہ جن[۲۷] کے فائدہ (۱) صفحہ (۴۶۷) پر دیکھو۔ مومن کیلئے مصائب کی حکمت البقرہ (۱۵۶) صفحہ (۲۹) میں بیان کی گئی ہے مومن و کافر کے درمیان اور کچے اور پکے مومن کے درمیان دنیا کی زندگی میں امتیاز خدا کا لازمی دستور ہے البقرہ (۱۵۵) آل عمران (۱۸۶) میں امتیاز قائم کرنے کے لئے امتحانات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ

اب لکھ رکھیں گے ہم ان کی بات ، اور جو خون کئے ہیں نبیوں کے ناحق ، اور

نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

کہیں گے: چکھو جلن کی مار ف ۞ یہ بدلا اس کا ہے جو تم نے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾

اپنے ہاتھوں بھیجا ، اور اللہ ظلم نہیں کرتا ، بندوں پر ۞

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ

وہ جو کہتے ہیں ، کہ اللہ نے ہم کو کہہ رکھا ہے ، کہ ہم یقین نہ کریں کسی رسول کو

حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ

جب تک نہ لاوے ہم پاس ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ ۔ تو کہہ ، تم میں آچکے کتنے رسول

مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ

مجھ سے پہلے ، نشانیاں لے کر ، اور یہ بھی جو تم نے کہا ، پھر ان کو کیوں مارا تم نے ؟

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ

اگر تم سچے ہو ف۲ ۞ پھر اگر یہ تجھ کو جھٹلاویں ، تو آگے تجھ سے جھٹلائے

مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ

گئے بہت رسول ، جو لائے نشانیاں اور ورق اور کتاب چمکتی ۞ ہر جی

نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

کو چکھنی ہے موت ۔ اور تم کو پورے بدلے ملیں گے ، دن قیامت کے ۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ

پھر جس کو سرکا دیا آگ سے اور داخل کیا جنت میں اسکا کام بنا ۔ اور دنیا کی زندگی تو یہی

اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ

ہے دغا کی جنس ۞ البتہ تم آزمائے جاؤ گے مال سے ، اور جان سے ، اور البتہ سنو گے

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا

اگلی کتاب والوں سے ، اور مشرکوں سے

فوائد

ف یہود نے جو یہ آیت سنی کہ اقرضوا اللہ کہنے لگے اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے تو اللہ محتاج ہے اور ہم دولتمند ہیں ۱۲ منہ رح ۔ ف بعضے رسولوں سے یہ معجزہ ہوا تھا۔ کہ کچھ چیز اللہ کی نیاز رکھی پھر آسمان سے آگ آئی اس کو کھا گئی پس وہ قبول ہوئی ۔ اب یہود بہانہ پکڑتے تھے کہ ہم کو یہ حکم ہے کہ جس سے یہ معجزہ نہ دیکھیں اس پر یقین نہ لاویں ۔ اور یہ جھوٹے بہانے تھے ۔ ہر نبی کو معجزے ملے تھے جدا ۔ سب کو ایک ہی معجزہ کیا لازم ہے ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۸۳)

یہود کے بڑے بڑے لوگوں کی ایک جماعت کعب بن اشرف ، مالک بن الصیف ، وہب بن یہودا ، زید بن التابوہ ، فنحاص بن عازور ، حیی بن اخطب وغیرہ جمع ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بات بنائی کہ ہم لوگ آپ کو اس لئے نبی ماننے سے معذور ہیں کہ پہلے نبیوں کی معرفت اللہ تعالیٰ ہم سے یہ عہد لے چکا ہے کہ جب تک کوئی مدعی نبوت خواہ وہ کیسا ہی ہو تم کو قربانی کا معجزہ نہ دکھائے ! اور اس کی نیاز کو آسمانی آگ نہ جلائے اسوقت تک اس پر ایمان نہ لانا چونکہ آپ یہ مخصوص معجزہ دکھاتے نہیں اس لئے ہم آپ پر ایمان نہیں لاتے ۔ مطلب یہ ہے کہ ان کی دو باتیں تھیں ایک تو یہ ان اللہ عہد الینا ۔ اور دوسری وہ جو اسکو لازم ہے یعنی یہ کہ اگر آپ یہ بات کر دکھائیں تو ہم آپکی نبوت پر ایمان لائیں ۔ پہلی بات تو انکی بلا دلیل تھی ۔ اور یہ بات بھی غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص معجزے کیساتھ یک ایسے نبی کی نبوت پر ایمان لانے کو موقوف کر دے جسکی نبوت کتب سماویہ سے ثابت ہو البتہ یہ ضرور ہے کہ انبیاء ؑ سے معجزات کا ظہور ہوتا ہے اور ان معجزات کو ان کے دعوائے نبوت کی تقویت میں دخل بھی ہوتا ہے ۔ لیکن کسی خاص معجزے کے ساتھ ان کو مقید کر دینا بالکل ہی مہمل چیز ہے بلکہ اگر کسی قوم نے اپنے نبی سے کوئی خاص معجزہ طلب بھی کیا ہے تو اسمیں احتیاط برتی گئی ہے اور ہمیشہ منہ مانگا معجزہ دکھلانے سے انکار کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے ، کہ اگر منہ مانگا معجزہ دیکھنے کے بعد کوئی قوم ایمان نہیں لائیگی تو اسکو عذاب سے بالکل ختم کر دیا جائے گا ۔ پس جب عام طور پر قوموں کے منہ مانگے معجزات اور نشانات دکھانے سے انکار کیا گیا ہے اور ایمان نہ لانے کی حالت میں ان معجزات کو عذاب استیصال کا سبب قرار دیا گیا ہے ۔ تو کسی نبی کی نبوت کو کسی مخصوص معجزے کے ساتھ وابستہ کر دینا کوئی معنے نہیں رکھتا ۔

أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

بد گوئی بہت - اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو، تو یہ ہمت کے کام

الْأُمُورِ ﴿١٨٦﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

ہیں ❊ اور جب اللہ نے قرار لیا ، کتاب والوں سے ،

لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ

کہ اس کو بیان کروگے لوگوں پاس، اور نہ چھپاؤگے ، پھر پھینک دیا وہ قرار اپنی پیٹھ کے پیچھے ،

وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿١٨٧﴾

اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا - سو کیا بری خرید کرتے ہیں ❊

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا

تو نہ سمجھ، کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر ، اور تعریف چاہتے ہیں

بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ۖ وَ

بن کیے پر ، سو نہ جان کہ وہ خلاص ہیں عذاب سے - اور

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ

ان کو دکھ کی مار ہے ف ❊ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان اور زمین کی - اور اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ہر چیز پر قادر ہے ❊ آسمان اور زمین کا بنانا

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِينَ

اور رات اور دن کا بدلتے آنا - اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ف وہ جو

يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ

یاد کرتے ہیں اللہ کو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے، اور دھیان کرتے ہیں

فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا

آسمان اور زمین کی پیدائش میں - اے رب ہمارے! تو نے یہ عبث نہیں بنایا،

سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

تو پاک ہے عیب سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے ف اے رب ہمارے! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا،

فوائد ف وہی یہود مسئلے غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی نبی سے معجزہ مانگنا کیا ضرور جو بات وہ کہتا ہے یعنی توحید اس کی نشانیاں سارے عالم میں نمودار ہیں ۱۲ منہ رح ف عبث نہیں بنایا یعنی اس عالم کا انتہا ہے دوسرے عالم میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱۹۰ ایک غور تو ہے طرز خلقت پر مثلاً آسمان کس طرح بنے زمین کس طرح بنی ستاروں کی گردش آسمان کی گردش کے تابع ہے یا انکی حرکت مستقل ہے جو تارے ثوابت ہیں ان کی کیفیت کیا ہے ان تمام باتوں کا تعلق علم ہیئت سے ہے اور ایک غور و فکر کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام نظام کسی خاص حکمت اور مصلحت کے ماتحت بنا ہے یا محض فضول اور عبث اور کھیل ہے۔ یہ غور و فکر ہے۔ غرض خلقت میں اور آیت میں بھی زیر بحث ہے اور اسی کا وہ نتیجہ ہے یعنی اللہ پر ایمان یا اس ایمان کی تقویت اور یہ جو فرمایا کھڑے بیٹھے اور لیٹے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اس ذکر سے مراد ذکر لسانی اور ذکر قلبی دونوں ہیں بلکہ نماز جو سرتا پا ذکر ہے اس کو بھی شامل ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس ذکر اللہ سے نماز مراد لی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو الدرداءؓ کا قول ہے کہ ایک گھڑی کا تفکر پوری شب کی عبادت سے بہتر ہے۔ دیلمی نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً اس کو نقل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے مرفوعاً روایت کیا ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گھڑی کا فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

ع ١٩ ٩/١٠

(۱۹۲) قرآن کریم کے ادبی اسلوب میں فواصل اور قوافی کے نظام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ فاصلہ کہتے ہیں آیت کے آخری لفظ کو اور قافیہ کہتے ہیں آخری حرف کو، عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا میں لفظ زکریا فاصلہ ہے اور الف کا حرف قافیہ ہے۔ قرآن کریم میں جس قافیہ کا استعمال بہت زیادہ ہے، وہ نون اور میم ماقبل ی یا واؤ ہے دوسرے قافیے کم ہیں۔ عام طور پر ایک صورت میں ایک ہی قافیہ چلتا ہے اور کبھی ایک سورہ میں قافیے بدل جاتے ہیں اور اس تبدیلی میں ادبی تنوع اور رنگا رنگی پیدا کرنے کے علاوہ خاص معنوی حکمت بھی پوشیدہ ہوتی ہے۔ جیسے آل عمران میں شروع سے زیادہ تر نون کا قافیہ چل رہا ہے اور اس آیت پر آکر قافیہ بدل گیا اور النار، انصار، ابرار کا قافیہ آگیا۔ یہ تبدیلی دعا کی وجہ سے ہے کیونکہ تغیر کسی وضاحت کے سلسلۂ کلام میں ایمان والوں کی دعاء کا تذکرہ شروع کر دیا گیا اسلئے قافیہ میں تبدیلی کر دی گئی اُوپر کے فائدے میں شاہ صاحبؒ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا

سو اس کو رُسوا کیا ۔ اور گنہگاروں کا کوئی نہیں مددگار ۞ اے رب ہمارے!

سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ

ہم نے سنا، کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو، کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر ، سو ہم

فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ

ایمان لائے، اے رب ہمارے! اب بخشش گناہ ہمارے ، اور اُتار ہماری برائیاں ، اور

تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

موت دے ہم کو نیک لوگوں کیساتھ ۞ اے رب ہمارے! اور دے ہم کو، جو وعدہ دیا تو نے اپنے رسولوں کے ہاتھ

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن ۔ تحقیق تو خلاف نہیں کرتا وعدہ ۞

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ

پھر قبول کی ان کی دُعا اُنکے رب نے ، کہ میں ضائع نہیں کرتا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم میں سے

ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا

مرد یا عورت ۔ تم آپس میں ایک ہو ۔ پھر جو لوگ وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے

مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ

اپنے گھروں سے ، اور ستائے گئے میری راہ میں، اور لڑے اور مارے گئے ہیں ، اُتاروں گا ان

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

سے بُرائیاں ان کی ، اور داخل کروں گا باغوں میں، جن کے نیچے بہتی ندیاں ۔

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ

بدلا اللہ کے ہاں سے ۔ اور اللہ ہی کے ہاں ہے اچھا بدلا ۞ تو نہ بہک

تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

اس پر کہ آتے جاتے ہیں کافر شہروں میں ۞ یہ فائدہ ہے تھوڑا سا، پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

اور کیا بری تیاری ہے ، ۞ لیکن جو ڈرتے رہے، اپنے رب سے ، ان کو باغ ہیں ، جنکے نیچے بہتی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نے باطل کی شرح خوب فرمائی جہاں اس عالم کا وجود خدا تعالیٰ کی توحید کے لئے دلیل ہے وہیں اس کے تغیرات اس امر پر بھی دلیل ہیں کہ یہ عالم فنا ہونے والا ہے اور اس کے بعد دوسرا عالم ہے تو گویا غور و فکر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضہ اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے اور وضو کیا اور آسمان کیطرف دیکھ کر اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ کی آیتیں پڑھیں بعض روایات میں تہجد کے وقت آپ کا آل عمران کی آخری آیتوں میں سے دس آیات کا پڑھنا ثابت ہے جو آپ آسمان کیطرف دیکھ کر پڑھا کرتے تھے لَا يَغُرَّنَّكَ میں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ آپکو اپنی رائے پر ثابت رہنے کا حکم دیا گیا ہے یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ آپ میں کوئی تزلزل رُونما تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خطاب آپ کو ہے مگر مراد آپ کی اُمت ہو جیسا کہ عام طور پر حکم سردار اور حاکم کے نام ہوتا ہے مگر مراد اس کی متبعین اور ماتحت ہوتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خطاب ہر مخاطب کو ہو۔ تقلّب کے معنی لوٹ پلٹ، چلت پھرت آنا جانا خواہ وہ تجارت کی غرض سے ہو یا نفع کی غرض سے ہو بہرحال شہر بشہر ان کا جانا اور دنیوی منافع اور مکاسب کا حاصل کرنا اور سیر و تفریح کے مزے اڑانا۔ یہ باعث رشک نہ ہونا چاہیئے اور اس سے کسی مغالطہ میں مبتلا نہ ہو جیسا کہ بعض لوگوں کو خیال ہو جاتا ہے کہ اللہ کے دشمن تو دنیا بھر کے مزے لوٹتے پھرتے ہیں۔ اور ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہر قسم کے مصائب میں مبتلا ہیں تو کافروں کا یہ عیش اور یہ عارضی فائدہ قابل التفات نہ ہونا چاہیئے۔ یہ مزے آخرت کے مقابلہ میں اوّل تو کوئی حقیقت نہیں رکھتے پھر یہ لوگ آخرت میں ہر فائدے سے محروم ہیں۔ کیونکہ ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے آیت (۸) مِہَاد اصل میں تو اس جگہ کو کہتے ہیں جو بچہ کے سونے کے لئے بناتے ہیں لیکن عام طور سے فرش، بچھونا اور رہنے کی جگہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضہ نے مہاد کا ترجمہ منزل کیا ہے تقلب کو متاع فرمانے میں مسبب کو سبب کے قائم مقام کر دیا ہے ورنہ تقلب متاع کا سبب ہے۔ (۲۰۰) رباط کی فضیلت فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجوں کو اُونچا کرتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تکلیف کے وقت اچھی طرح وضو کرنا۔ مساجد کیطرف بکثرت جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہی رباط ہے یہی رباط ہے (مسلم نسائی) حضرت ابوہریرہ رضہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے کہا کہ تو جانتا ہے یہ آیت اُن لوگوں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا

ندیاں ، رہ پڑے ان میں ، مہمانی اللہ کے ہاں سے - اور جو

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

اللہ کے ہاں ہے سو بہتر ہے نیک بختوں کو ٭ اور کتاب والوں میں بعضے وہ بھی ہیں جو مانتے ہیں

بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا

اللہ کو ، اور جو اُترا تمہاری طرف ، اور جو اُترا ان کی طرف ، ڈرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں

يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

خرید کرتے اللہ کی آیتوں پر مول تھوڑا - وہ جو ہیں ، ان کو ان کی مزدوری ہے ان کے

رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا

رب کے ہاں - بیشک اللہ شتاب لیتا ہے حساب ٭ اے ایمان والو ! ثابت رہو ،

وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

اور مقابلے میں مضبوطی کرو اور لگے رہو - اور ڈرتے رہو ، اللہ سے شاید تم مراد کو پہنچو ف ٭

(ایاتہا ۱۷۶) 〈۴〉 سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ 〈۹۲〉 (رکوعاتہا ۲۴)

سورہ نساء مدنی ہے اور اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) آیتیں اور چوبیس رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا نہایت مہربان

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

لوگو ! ڈرتے رہو اپنے رب سے ، جس نے بنایا تم کو ، ایک

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

جان سے ، اور اسی سے بنایا اس کا جوڑا ، اور بکھیرے ان دونوں سے

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ

بہت مرد اور عورتیں ، اور ڈرتے رہو اللہ سے ، جس کا واسطہ دیتے ہو آپس میں ،

بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا

اور خبردار ہو ناتوں سے - اللہ ہے تم پر مطلع ف ٭ اور دے

تشریح بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں. نماز وقت پر پڑھتے ہیں پھر وہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں. یہی قول ہے حضرت علیؓ، حضرت جابر بن عبداللہ. ابوایوب، ابن عباس سہل بن حنیف اور محمد بن کعب قرضی کا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

فوائد ف ثابت رہو یعنی دین پر اور مقابلے میں یعنی جہاد میں اور لگے رہو یعنے کافروں کے سامنے ۱۲ منہ رح ف یعنی ایک آدم سے حوا بنائی پھر اُن سے سارے لوگ اور خبردار ہو ناتوں سے یعنی بدسلوکی مت کرو آپس میں ۱۲ منہ رح

اس آیت میں مسلمانوں کو چار باتوں کا حکم دیا گیا ہے پہلی بات کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دین پر قائم رہو جس قسم کی تکالیف پیش آئیں. ان کو ہمت کے ساتھ برداشت کرو. خواہ وہ تکلیف نفس اور شیطان کے مقابلہ کی وجہ سے پیش آئے یا حضرت حق کی محبت اور عبادت میں پیش آئے یا کفار اور دشمن دین کی جانب سے پیش آئے. دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ اگر اہل باطل سے مقابلہ ہو جائے تو اُن سے مقابلہ میں ایسا صبر کرو کہ تمہارا صبر دشمنوں کے صبر پر غالب آجائے، پہلا صبر عام ہے اور مصابرت میں خاص قسم کا صبر مُراد ہے تیسری بات کا مطلب یہ ہے کہ خدمت کیلئے آمادہ اور کمربستہ رہو خود بھی مُستعد رہو اور اپنے سامان اور گھوڑوں کو بھی تیار رکھو. مرابطہ کی تفصیل تو ہم ابھی عرض کرینگے یہاں دو معنے ذہن نشین کر لینے چاہئیں - ایک معنی تو یہ ہیں کہ دارالاسلام کی حدود کا پہرہ دو اس حد کی حفاظت کرو جو دارالاسلام اور دارالکفر کے مابین ہے. تاکہ دشمن اسلامی ملک کی حد میں داخل نہ ہو سکے اور دوسرے معنی ہیں - اللہ تعالیٰ کے عام احکام کی پابندی اور اس پابندی پر مواظبت اس دوسرے معنی میں ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا بھی داخل ہے کیونکہ یہ بھی ایک حکم ہے اگرچہ استحبابی ہے. چوتھی بات کا مطلب یہ ہے کہ حضرت حق جل مجدہٗ سے ڈرتے رہو اور یہ ڈرنا ہر حال میں ہے اگر اللہ تعالیٰ کا خوف ہو گا. تو ہر حکم بجا لاتے ہیں خلوص اور نیک نیت رہے گی اور جو نیک نیتی پر مبنی ہوگا وہ مقبول ہوگا۔

الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا

ڈالو یتیموں کو اُن کے مال، اور بدل نہ لو گندا ستھرے سے، اور نہ

تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾

کھاؤ اُن کے مال اپنے مالوں کے ساتھ، یہ ہے بڑا وبال ف۲ ۞

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ

اور اگر ڈرو، کہ انصاف نہ کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں، تو نکاح کرو جو تم کو خوش آوے

لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

عورتیں، دو دو، تین تین، چار چار۔ پھر اگر ڈرو، کہ

تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ

برابر نہ رکھو گے، تو ایک ہی، یا جو اپنے ہاتھ کا مال ہے — اس میں لگتا

اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ﴿۳﴾ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

ہے کہ ایک طرف نہ جھک پڑو ۞ اور دے ڈالو عورتوں کو، مہر اُن کے، خوشی سے، پھر اگر

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ﴿۴﴾

وہ اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تم کو، دل کی خوشی سے، تو وہ کھاؤ رچتا پچتا ف۳ ۞

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

اور مت پکڑا دو بے عقلوں کو اپنے مال، جو بنائے اللہ نے تمہاری

قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا

گذران، اور ان کو اس میں کھلاؤ اور پہناؤ، اور کہو ان سے بات

مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

معقول ف۴ ۞ اور سدھاتے رہو یتیموں کو جب تک پہنچیں نکاح کی عمر کو۔

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ

پھر اگر دیکھو اُن میں ہوشیاری، تو حوالے کرو ان کے مال۔

وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ

اور کھا نہ جاؤ ان کو اڑا کر، اور گھبرا کر، کہ یہ بڑے نہ ہو جائیں۔

فوائد

ف۱ جس لڑکے کا باپ مر جائے تو اس کے بڑوں کو تقید ہے کہ اسکے مال میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بدل نہ لیں اور احتیاط سے رکھیں جب بالغ ہو تو حوالہ کریں۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی اگر جانو کہ یتیم لڑکی کو ہم نکاح کریں گے تو اس کا حق نہ ادا کریں گے کیونکہ اس کا حق مانگنے والا نہیں تو عورتیں بہت ہیں کچھ کمی نہیں ایک مرد کو دو بھی اور تین بھی اور چار بھی روا ہیں اس سے زیادہ جمع کرنی روا نہیں کیونکہ اتنے میں بھی انصاف کرنا مشکل ہے زیادہ میں کب ہو سکا ہو اس قدر بھی جب کرو کہ جانو انصاف سے رہو گے نہیں تو ایک ہی بس ہے یا اپنی لونڈی کفایت ہے جس کو کئی عورتیں ہوں تو واجب ہے کھانے پہننے میں اور دینے لینے میں برابر رکھے اور رات رہنے کی باری برابر باندھے اگر نہ کرے گا تو قیامت میں اس کا آدھا بدن گھسٹتا چلے گا اور تقید فرمایا کہ عورت مومن کا مہر پورا خوشی سے ادا کرو۔ اگر وہ خوشی سے کچھ چھوڑ دے تو روا ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی لڑکا بے عقل ہے اس کا مال اُسکے ہاتھ نہ دو۔ اس کا خرچ اسمیں چلاؤ۔ جب بالغ ہو اور عقل پیدا کرے تب مال حوالے کرو لیکن بات معقول کہو یعنی تسلی کرو کہ مال تیرا ہے ہمارا نہیں ہم تیری خیر خواہی کرتے ہیں۔

تشریح ۵: قرآن کریم نے مال کو قیام زندگی کا ذریعہ فرما کر یہ ہدایت کی کہ اسے ایسے نادان اور فضول خرچی کرنیوالوں کے اختیار میں نہ دیا جائے جو زندگی کے نظام کو برباد کریں انسان کو اپنے املاک پر حق ملکیت ضرور حاصل ہے مگر غیر محدود حق نہیں، افراد کی تعیش پسندی اگر ملت کا اجتماعی حق ضائع ہو رہا ہو تو حکومت اسلامی کو مداخلت کرنیکا اختیار حاصل ہے کیونکہ معاشرہ میں سیاسی اور معاشی انصاف قائم کرنا حکومت کا فرض اولین ہے۔

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا

اور جو کوئی محفوظ ہے تو چاہیئے بچتا رہے۔ اور جو کوئی محتاج ہے،

فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

تو کھاوے موافق دستور کے۔ پھر جب اُن کو حوالے کرو ان کے مال،

فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ

تو شاہد کر لو اُس پر۔ اور اللہ بس ہے حساب سمجھنے والا ف۱۔ مردوں کو بھی

نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَ

حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور ناتے والے۔ اور

لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

عورتوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور ناتے والے،

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝٧ وَ

اس تھوڑے میں یا بہت میں۔ حصہ مقرر ہوا ف۲ ؂ اور

إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ

جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت، ناتے والے اور یتیم اور محتاج،

فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝٨

تو ان کو کچھ کھلا دو اس میں سے، اور کہو ان کو بات معقول ف۳ ؂

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً

اور چاہیئے ڈریں وہ لوگ، کہ اگر اپنے پیچھے چھوڑیں اولاد

ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا

ضعیف، تو اُن پر خطرہ کھاویں۔ تو چاہیئے ڈریں اللہ سے، اور کہیں سیدھی

سَدِيدًا ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ

بات ف۴ جو لوگ کھاتے ہیں، مال یتیموں کے

ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ

ناحق، وہ یہی کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں آگ۔ اور اب بیٹھیں گے

فوائد ف۱ یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ میں نہ لاؤ مگر اسکا رکھنے والا محتاج ہو تو خدمت کے موافق درماہہ لیوے اور جسوقت باپ مرے تو پنچایت کے روبرو یتیم کا مال مانتدار کو سونپ دیں جب یتیم بالغ ہو تو اسکے موافق حوالے کرے جو خرچ ہوا وہ سمجھا دے اور اس وقت بھی شاہدوں کو دکھا دے ۱۲ منہ رح

ف۲ کفر کی رسم میں عورت کو وارث نہ گنتے اب عورت کو بھی میراث ٹھہری

ف۳ یعنی جسوقت میراث تقسیم ہوا ور برادری کے لوگ جمع ہوں تو جنکو حصہ نہیں پہنچتا اور قرابتی ہیں یا یتیم یا محتاج ہیں تو کچھ کھلا کر رخصت کرو اور بات معقول کہو یعنی جواب سخت نہ دو اور اگر توقع زیادہ کریں تو عذر کرو۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی میت کے پیچھے اسکی اولاد کے حق میں قصور نہ کریں اپنے اوپر قیاس کریں کہ ہماری اولاد رہ جائے پیچھے تو ہم کو کیا فکر ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۹) سبحان اللہ کیا خوب انداز بیان ہے اس تمثیلی واقعہ کو بیان کرکے پھر فرمایا کہ بس اس بات کا خیال کرکے خدا سے ڈرتے رہیں یعنی یتیموں کی دل آزاری نہ کریں اور انکو ہاتھ سے کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ اُن کا مال برباد نہ کریں۔ پھر قول سدید کا حکم دیا یعنے ہاتھ سے ضرر نہ پہنچائیں اور زبان سے ان کی دلجوئی اور تلطف کا برتاؤ کریں اور موقع کی بات کہیں یعنی انکی تعلیم اور تادیب کا خیال رکھیں حدیث میں آتا ہے جب کسی یتیم کو مارا جاتا ہے اور وہ روتا ہے تو اسکے رونے سے عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ملائکہ سے دریافت کرتا ہے جس کے باپ کو میں نے مٹی میں چھپا دیا ہے اس کے بچے کو کس نے رُلایا حالانکہ وہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ہم کو علم نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے جو اس بچہ کو راضی کر دیگا۔ میں اس کو قیامت کے دن اپنے پاس سے راضی کر دوں گا۔

سَعِيرًا ۝١٠ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ

آگ میں ۔ اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں، مرد کو

مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

حصہ برابر دو عورت کے، پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر،

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ

تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا، اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا ۔

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ

اور میت کے ماں باپ کو، ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا،

إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ

اگر میت کی اولاد ہے ۔ پھر اگر اس کو اولاد نہیں، اور وارث ہیں

أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ

اسکے ماں باپ تو اس کی ماں کو تہائی ۔ پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو

السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ

چھٹا حصہ ۔ یہ پیچھے وصیت جو دلوا مرا، یا قرض کے ۔

آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ

تمہارے باپ اور بیٹے، تم کو معلوم نہیں، کون شتاب پہنچتے ہیں تمہارے

فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝١١

کام میں۔ حصہ باندھا اللہ کا ہے۔ اللہ خبردار ہے حکمت والا ۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن

اور تم کو آدھا مال جو چھوڑ مریں تمہاری عورتیں، اگر نہ ہو ان کو

لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

اولاد ۔ پھر اگر ان کو اولاد ہے، تو تم کو چوتھائی، مال جو چھوڑا

مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا

بعد وصیت کے، جو دلوا مریں یا قرض کے ۔ اور عورتوں کو چوتھائی مال جو

ع ۱۰ / ۱۲

فوائد اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملے ہیں مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور ماں کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اول اُسکے دفن اور کفن کو لگائیے جو کچھ بچے وہ اسکے قرض میں دیجئے جو کچھ بچے تو اسکی وصیت میں ایک تہائی تک لگائیے اسکے بعد میراث کے حصے ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں۔ اللہ نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا تر ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱) اللہ تم کو تمہاری اولاد کی میراث کے بارے میں حکم دیتا ہے اور تم کو ہدایت کرتا ہے وہ یہ کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہوگا۔ یتامیٰ کی اور ان کے مال کی حفاظت اور ورثاء کے حصص کی صحیح تقسیم یہ ایسے امور ہیں کہ ان میں کوتاہی کبیرہ گناہ ہے اور قرآن کے مقابلہ میں خاندانی رسوم اور خاندانی رواج کو ترجیح دینا اور ان پر اڑنا کفر ہے جیسا کہ لڑکیوں کے ترکہ میں بعض ہندوستان کے خاندان شریعت کے مقابلہ میں رواج کو ترجیح دے رہے ہیں اور اس گناہ سے تائب ہونے کو تیار نہیں ہیں اور لڑکیوں کا حق انکو دینے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ابن ماجہ نے حضرت انس رض سے مرفوعاً نقل کیا ہے جس نے کسی وارث کی میراث کو قطع کیا تو اللہ قیامت کے دن جنت سے اسکی میراث کو قطع کر دیگا۔ بخاری اور مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری میں عیادت کی غرض سے ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال بہت ہے اور فقط ایک بیٹی وارث ہے تو کیا میں اپنا دو ثلث مال خیرات کرسکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا اچھا آدھا مال دے سکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کی اچھا ایک ثلث فرمایا ہاں ایک ثلث خیرات کرسکتا ہے اور ثلث بھی بہت ہے اگر تو اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر مرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑ کر مرے جو لوگوں سے مانگتے پھریں۔

تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ

چھوڑ مرد تم اگر نہ ہو تم کو اولاد، پھر اگر تم کو اولاد ہے، تو ان کو

الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ

آٹھواں حصہ، جو کچھ تم نے چھوڑا بعد وصیت کے، جو تم دلوا مرو یا قرض کے

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ

اور اگر جس مرد کی میراث ہے، باپ بیٹا نہیں رکھتا، یا عورت ہو اور اسکو ایک بھائی ہے یا بہن،

فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ - پھر اگر زیادہ ہوئے اس سے، تو سب

فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۙ

شریک ہیں ایک تہائی ہیں، بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے

غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾

جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو، یہ کہہ رکھا اللہ نے۔ اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا ف۱

تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

یہ حدیں باندھی اللہ کی ہیں اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور رسول کے اس کو داخل کرے باغوں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

میں جن کے نیچے بہتی ندیاں رہ پڑے ان میں اور وہی ہے بڑی مراد

الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ

ملنی اور جو کوئی بے حکمی کرے اللہ کی اور رسول کی اور بڑھے اس کی حدوں سے

يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ۠ وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾ ع

اس کو داخل کرے آگ میں رہ پڑے اس میں اور اس کو ذلت کی مار ہے ؂

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

اور جو کوئی بدکاری کرے تمہاری عورتوں میں تو شاہد لاؤ ان پر

أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى

چار مرد اپنے پھر اگر وہ گواہی دیویں تو ان کو بند رکھو گھروں میں جب تک

فوائد ف یہاں تک مرد اور عورت کی میراث فرمائی. عورت کے مال میں مرد کو آدھا ہے اگر عورت کو اولاد نہیں اور اگر اولاد ہے اس مرد سے یا اور سے تو مرد کو چوتھائی اور اور اسی طرح مرد کے مال میں عورت کو چوتھائی اگر مرد کو اولاد نہیں اور اگر اولاد ہے تو عورت کو آٹھواں حصہ ہر جنس مال میں نقد یا جنس سلاح یا زیور یا حویلی یا باغ باقی عورت کا مہر میراث سے جدا ہے قرض میں داخل ہے ۔۱۲ منہ رح ف۱ یعنی میراث فرمائی بھائی بہن کی سو باپ کے اور بیٹے کے ساتھ بھائی بہن کو کچھ نہیں. جب باپ بیٹا نہ ہو تب بھائی بہن کو پہنچے بھائی بہن تین طرح ہیں یا سگے جو ماں باپ میں شریک ہوں یا سوتیلے جو باپ میں شریک ہیں یا اخیافی جو ماں میں شریک یہ میراث ان تیسروں کی ہے ایک کو چھٹا حصہ اور زیادہ کو تہائی. ان میں مرد اور عورت کو برابر اور وہ دو قسم کے بھائی بہن مثل اولاد کے ہیں جب باپ بیٹا نہ ہو. پہلے سگے وہ نہ ہو تو سوتیلے اس سورت کے آخر میں ان کی میراث ہے اور یہ فرمایا کہ وصیت پہلے ہے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو نقصان کی دو طرح ہیں ایک یہ کہ مال کی تہائی سے زیادہ دلوا مرا. وہ تہائی تک جاری ہے زیادہ نہیں. دوسرے یہ کہ جس کو میراث کا حصہ ملے گا اس کو اپنی طرف سے رعایت کر کر کچھ اور دلوا مرا. وہ معتبر نہیں اگر سب وارث راضی ہوں تو یہ دونوں وصیتیں قبول رکھیں نہیں تو نہ رکھیں فائدہ: یہ پانچ میراثیں جو فرمائیں یہ حصہ داروں کی ہیں اور انکے سوا اور قسم کے وارث ہیں جن کو عصبہ کہتے ہیں اُن کو حصہ نہیں اگر عصبہ ہو اور حصہ دار نہ ہو تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونوں ہوں تو حصہ داروں سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو کچھ نہ لیوے، عصبہ اصل تو وہ ہے جو مرد ہو عورت نہ ہو اور عورت کا واسطہ نہ رکھے اسکے چار درجے ہیں. اوّل درجے میں بیٹا اور پوتا ہے دوسرے درجے میں باپ اور دادا. تیسرے درجہ میں بھائی اور بھتیجا چوتھے درجہ میں چچا اور چچا کا بیٹا یا پوتا. ایک درجہ میں اگر کئی شخص ہوں تو جو میت سے قریب ہو وہ مقدم ہے جیسے پوتے سے بیٹا بھتیجے سے بھائی مقدم ہے پھر سوتیلے سے سگا مقدم ہے. باقی اولاد میں اور بھائیوں میں مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ ہے اوروں میں نہیں. فائدہ: اگر دونوں قسم کے وارث نہ ہوں تو تیسری قسم ہے ذوالرحم یعنی ایسے قرابت والے جس میں واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار نہیں جیسے نواسا اور نانا اور بھانجا اور ماموں اور خالا اور پھوپھی اور ان کی اولاد ان کا حساب بے عصبے کا سا حساب ہے ۱۲۰ منہ رح تشریح (۱۴) ہم کیا اور ہماری عقل ہی کیا اللہ تعالیٰ نے میت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۲/۴ ۱۳

يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

بھرلے وے ان کو موت ، یا کردے اللہ ان کی کچھ راہ ف۱ ۞ اور جو دو کرنے والے

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کریں تم میں وہی کام تو ان کو ستاؤ ۔ پھر اگر توبہ کریں اور سنوار پکڑیں تو ان کا خیال چھوڑ دو ۔ اللہ توبہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ

قبول کرتا ہے مہربان ف۲ ۞ توبہ قبول کرنی اللہ کو ضرور، سو ان کی جو کرتے ہیں بُرا

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ

نادانی سے ، پھر توبہ کرتے ہیں شتاب سے، تو ان کو اللہ معاف کرتا ہے ۔ اور اللہ

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

سب جانتا ہے حکمت والا ۞ اور اُن کی توبہ نہیں، جو کرتے جاتے ہیں بُرے کام

حَتّٰٓي اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

جب تک سامنے آئے ایسے کسی کو موت ، کہنے لگا میں نے توبہ کی اب، اور نہ اُن کو،

يَمُوْتُوْنَ وَھُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

جو مرتے ہیں کفر میں ۔ ان کے واسطے ہم نے تیار کی، دکھ کی مار ف۳ ۞

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَ

اے ایمان والو! حلال نہیں تم کو، کہ میراث میں لے لو عورتوں کو زور سے اور

لَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ

نہ ان کو بند کرو، کہ لے لو ان سے کچھ اپنا دیا ، مگر کہ وہ کریں

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْھُنَّ

بے حیائی صریح ۔ اور گذران کرو عورتوں کے ساتھ معقول ۔ پھر اگر وہ تم کو نہ بھاویں،

فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

تو شاید تم کو نہ بھاوے ایک چیز، اور اللہ رکھے اس میں بہت خوبی ف۴ ۞

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ

اور اگر بدلا چاہو ایک عورت کی جگہ دوسری عورت اور دے چکے ہو ایک کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کے مال کی جو تقسیم ورثا میں مقرر کی ہے وہی صحیح ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے اور اسی پر ایمان رکھنا چاہیئے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ اس ترقی کے دور میں دنیا کے مروجہ قوانین میں سے کوئی قانون اس سے بہتر تقسیم نہیں پیش کر سکا بلکہ اب تو یورپ اور ایشیا کی قومیں اسی تقسیم کو قبول کر رہی ہے۔ اب آگے زوجین یعنی میاں بیوی کے حصص مذکور ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف۱ یہ حکم زنا کا فرمایا کہ چار مرد مسلمان شاہد چاہئیں پھر ابھی حد نازل نہ فرمائی۔ وعدہ رکھا آخر حد نازل ہوئی سورۂ نور میں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ اگر دو مرد فعل بد کریں انکا حکم بھی اس وقت مجمل ایذا دینی فرمائی اور اگر توبہ کریں تو ایذا نہ دو پھر جب حد نازل ہوئی تو اس کی حد جُدا نہ فرمائی اسمیں علماء کو اختلاف رہا کہ وہی حد ہے اس کی بھی یا شمشیر سے قتل کرنا یا کچھ اور طور سے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آنے لگی تب توبہ قبول نہیں اور اس سے پہلے قبول ہے مسلمان کی توبہ اور کافر اگر گناہ سے توبہ کرے وہ گناہ نہیں اُترتا مگر جو مسلمان ہو کر مرے۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ اس آیت میں دو حکم ہیں۔ میّت مر جاوے تو اس کی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے بھائیوں کو زور آوری اپنے نکاح میں لینا نہیں چاہتا اور نہ ان کو روکنا پہنچے۔ نکاح سے کہ عاجز ہو کر کچھ جو میت نے دیا تھا وہ پھیر جاوے۔ مگر بے شرع بات سے روکنا البتہ چاہیئے۔ دوسرا حکم یہ کہ عورتوں سے گذران کرے تحمل کے ساتھ اگر اس میں بعضے چیز ناپسند ہو تو شائد کچھ خوبی بھی ہو۔ بدخو کے ساتھ بدخوئی نہ چاہیئے۔

قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا

ڈھیر مال، تو پھیر نہ لو اسمیں سے کچھ - کیا لیا چاہتے ہو ناحق اور صریح

مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ

گناہ سے؟ ؑ اور کیونکر اس کو لے سکو، اور پہنچ چکے ایک دوسرے

بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنكِحُوا

تک، اور لے چکیں تم سے عہد گاڑھا ف ؏ اور نکاح میں نہ لاؤ

مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ

جن عورتوں کو نکاح میں لائے تمہارے باپ، مگر جو آگے ہو چکا - یہ بے حیائی ہے

فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ

اور کام غضب کا اور بری راہ ہے ف ؏ حرام ہوئی ہیں تم پر

ع ۳/۸ ۱۴

أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَ

تمہاری مائیں، اور بیٹیاں، اور بہنیں، اور پھوپھیاں، اور خالائیں، اور بھائی کی بیٹیاں، اور

بَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ

بہن کی بیٹیاں، اور جن ماؤں نے تم کو دودھ دیا، اور دودھ کی

الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي

بہنیں، اور تمہاری عورتوں کی مائیں، اور ان کی بیٹیاں، جو تمہاری

حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن

پرورش میں ہیں، جن عورتوں سے تم نے صحبت کی - پھر اگر

لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ

تم نے صحبت نہیں کی، تو تم پر نہیں گناہ - اور عورتیں

أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ

تمہارے بیٹوں کی، جو تمہاری پشت سے ہیں، اور یہ کہ اکٹھی دو بہنیں کرو،

الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾

مگر جو آگے ہو چکا - اللہ بخشنے والا مہربان ہے ✦

فوائد ف یعنی جب مرد عورت تک پہنچا تو اس کا تمام مہر لازم ہوا اب بغیر اس کے چھوڑے نہیں چھوٹتا اور عہد گاڑھا یہی کہ حکم شرع سے عورت مرد کے قبضے میں آئی ورنہ اس کا مال نہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف مگر جو ہو چکا یعنی کفر میں اس کا پرہیز نہ کرتے تھے سو اسلام کے بعد وہ گناہ نہ رہا۔ آگے سے پرہیز چاہیئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۹) النساء (۱۹) كَرِهْتُمُوهُنَّ
تم کو نہ بھاویں، بھانا، پسند آنا۔

(۲۰) احادیث میں عورتوں کا مہر تھوڑا باندھنے کی فضیلت آئی ہے۔ عام طور سے حضورؐ کی بیویوں اور صاحبزادیوں کا مہر چار سو درہم یا چار سو درہم سے کم ہوتا تھا صحابہؓ بھی عام طور سے اسی مقدار کی پابندی کرتے تھے۔ پھر کچھ لوگوں نے مہر کی مقدار میں غلو شروع کر دیا حضرت عمرؓ نے ایک دن اپنی تقریر میں مہر کی تحدید کرنی چاہی۔ مگر ایک قریشی عورت نے وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا سے استدلال کرتے ہوئے حضرت عمرؓ کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ اور حضرت عمرؓ نے اس عورت کے اعتراض کو تسلیم کر لیا۔ اور ابو یعلےٰ کی روایت میں اتنا اور بھی ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُعْطِيَ مِنْ مَالِهِ مَا أَحَبَّ فَلْيَفْعَلْ
یعنی جو کسی شخص کو مناسب معلوم ہو وہ کرے۔ بہر حال آیت سے مہر کی زیادتی کا جواز معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی زیادہ مہر مقرر کرے گا۔ تو وہ نافذ ہو جائے گا اور حدیث میں جو تاکید ہے وہ عدم جواز کو مستلزم نہیں۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ

اور نکاح بندھی عورتیں ، مگر جن کو مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ - حکم ہوا اللہ کا تم پر ف

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ

اور حلال ہوئیں تم کو، جو ان کے سوا ہیں ، یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے ، قید میں لانے کو،

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

نہ مستی نکالنے کو - پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق جو مقرر

فَرِيْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ

ہوئے - اور گناہ نہیں تم کو اس میں، جو ٹھہرا لو دونوں کی رضا سے ، مقرر کئے

الْفَرِيْضَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٢٤ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ

پیچھے - اللہ ہے خبردار حکمت والا ف اور جو کوئی نہ پاوے تم میں

طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

مقدور اس کا کہ نکاح میں لاوے بیبیاں مسلمان ، تو جو ہاتھ کا مال ہیں آپس کی،

مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ

تمہاری لونڈیاں مسلمان - اور اللہ کو بہتر معلوم ہے تمہاری مسلمانی، تم آپس میں

بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ایک ہو ، سو ان کو نکاح کرو ان کے لوگوں کے اذن سے اور دو ان کے مہر موافق دستور کے

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ

قید میں آتیاں نہ مستی نکالتیاں ، اور نہ یار کرتیاں چھپ کر - جب وہ قید میں آچکیں

اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ

تو اگر کریں بے حیائی کا کام ، تو ان پر ہے آدھی وہ مار، جو بیبیوں پر مقرر ہے -

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

یہ اس کے واسطے، جو کوئی تم میں ڈرے تکلیف میں پڑنے سے ، اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں -

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٥ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف٣ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کر دے اور چلا دے تم کو

فوائد

ف سات ناتے حرام فرمائے ایک ماں اس میں داخل ہے. نانی اور دادی یعنی جو عورت کہ اس شخص کی جڑ ہے دوسری بیٹی اس میں داخل ہے. نواسی اور پوتی یعنی جو اس کی شاخ ہے تیسری بہن چوتھی بھتیجی پانچویں بھانجی یعنی جو اس کے ماں باپ میں ملتی ہے چھٹی پھوپھی اور ساتویں خالہ یعنی جو ماں باپ سے اوپر ملتی ہے بشرطیکہ بے واسطہ ملتی ہو اور جو واسطے سے ملے وہ حلال ہے جیسے پھوپھی کی بیٹی. فائدہ: اور دودھ کے دو ناتے فرمائے، ماں اور بہن اشارہ ہے کہ ساتوں ناتے اسمیں حرام ہیں. فائدہ: اور سسرال کے چار ناتے فرمائے عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ، اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہے کہ نکاح کے بعد صحبت بھی ہوئی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے فائدہ: دودھ سے بھی یہ چار ناتے حرام ہوئے لیکن دودھ پینا وہ معتبر ہے کہ اسی عمر میں پیے بڑی عمر میں پینا معتبر نہیں ف: اس جگہ ناتا سگا اور سوتیلا اور اخیافی سب برابر ہے اور دودھ میں بھی سوتیلا ناتا معتبر ہے ف بعد اسکے منع فرمایا جمع کرنا دو بہنوں کا اس اشارت سے معلوم ہوا. ساتوں ناتوں کا جمع کرنا حرام ہے اور سسرال کے ناتوں میں جمع کرانا حرام نہیں. ف آخر کو حرام فرمائی نکاح بندھی عورت یعنی ایک کے نکاح میں ہے تو پھر ہر کسی کو اس کا نکاح حرام ہے مگر یہ کہ اپنی ملک ہو جائے اس کی صورت یہ کہ کافر مرد اور عورت میں نکاح تھا. وہ عورت قید میں آئی جس کو پہنچی اس کو حلال ہے. فائدہ اور دودھ کا ناتا یا سسرال کا مرد کو اپنی لونڈی سے ہے تو اس کی صحبت حرام ہے اور ملک میں رہا کرے. فائدہ اور یہ جو فرمایا کہ عورتیں تمہارے بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے ہیں یعنی لے پالک کو بیٹا نہ جانو کسی حکم میں وہ بیٹا نہیں.

ف یعنی جو عورتیں حرام فرمادیں ان کے سوا سب حلال ہیں چار شرط سے اول یہ کہ طلب کرو، یعنی زبان سے ایجاب و قبول درمیان آوے. دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر. تیسرے یہ کہ قید میں لانے کی طرح ہو مستی نکالنے کی نہ ہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اس مرد کی ہو جاوے اس کے چھوڑے بغیر نہ چھوٹے یعنی مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک اس سے متعہ حرام ٹھہرا. چوتھی شرط یہ سورۂ مائدہ میں فرمائی اور یہاں بھی لونڈیوں کے نکاح میں آگے فرمائی ہے کہ چھپی یاری نہ ہو یعنی لوگ شاہد ہوں. کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں پھر فرمایا جو عورت کام میں آئی اس کا مہر پورا دینا پڑا. یعنی صحبت ہوئی یا خلوت ہوئی. اب کسی طرح مہر نہیں چھوٹتا. اور جب تک کام میں نہیں آئی تو اگر مرد چھوڑے تو آدھا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾

اگلوں کی راہ، اور تم کو معاف کرے۔ اور اللہ جانتا ہے حکمت والا ۞

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ

اور اللہ چاہتا ہے، کہ تم پر متوجہ ہو۔ اور جو لوگ لگے ہیں اپنے مزوں کے پیچھے وہ چاہتے

تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ

ہیں کہ تم مڑ جاؤ راہ سے بہت دُور ۞ ف اللہ چاہتا ہے، کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے۔ اور انسان بنا ہے

ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

کمزور ف ۞ اے ایمان والو! نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں

بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا

ناحق، مگر یہ کہ سودا ہو آپس کی خوشی سے۔ اور نہ

تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ

خون کرو آپس میں۔ اللہ کو تم پر رحم ہے ۞ اور جو کوئی یہ کام کرے

عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ

تعدی سے، اور ظلم سے، تو ہم اس کو ڈالیں گے آگ میں۔ اور یہ اللہ پر آسان

يَسِيرًا ﴿٣٠﴾ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

ہے ف ۞ اگر تم بچتے رہوگے بڑی چیزوں سے، جو تم کو منع ہوئیں، تو ہم اُتار دیں گے تم سے

سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ

تقصیریں تمہاری، اور داخل کریں گے تم کو عزت کے مقام میں ۞ اور ہوس مت کرو، جس چیز میں

اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ

بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک سے۔ مردوں کو حصہ ہے اپنی کمائی سے۔

وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ۗ

اور عورتوں کو حصہ ہے اپنی کمائی سے۔ اور مانگو اللہ سے اس کا فضل۔

إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا

اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔ ف ۞ اور ہر کسی کے ہم نے ٹھہرا دیئے وارث

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اُتر گیا پھر فرمایا کہ بعد مہر مقرر کرنے کے جو دونوں اپنی خوشی سے بڑھا دیں یا گھٹا دیں وہ بھی معتبر ہے ۱۲ منہ رح ف۲ فرمایا کہ جس کو مقدور نہ ہو آزاد عورت سے نکاح کرنے کا اور صبر نہیں ڈرتا ہو کہ مجھ سے حرام ہو جاوے تو روا ہے کسی کی لونڈی نکاح کر لے مالک کے اذن سے اور چھپی یاری سے منع فرمایا تو نکاح میں شاہد لازم ہوئے اور جس کے نکاح میں ایک عورت آزاد ہے۔ اس کو کسی لونڈی سے نکاح حلال نہیں اور ان پر جو آدھی مار فرمائی یعنی آزاد مرد یا عورت اگر نکاح سے فائدہ لے چکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہوئے اور بغیر نکاح کے زنا کرے۔ تو کوڑے ماریئے۔ سو فرمایا کہ لونڈیوں کو نکاح کئے پر بھی زنا کی حد پچاس کوڑے ہیں زیادہ نہیں۔ یہی حکم ہے غلام کا۔ ۱۲ منہ رح

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد

ف۱ یعنی بری صحبت جو آدمی کا دل دوڑا وے برے کام پر اور شرع پر مقید نہ رہنے دے، ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی شرع میں کسی چیز کی تنگی نہیں کہ کوئی حلال چھوڑے اور حرام کو دوڑے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی مغرور نہ ہو کہ ہم مسلمان دوزخ میں کیونکر جاویں گے اللہ پر یہ بھی آسان ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ عورتوں نے حضرت سے پوچھا کہ کیا سبب ہے حق تعالیٰ ہر جگہ مردوں پر حکم فرماتا ہے عورتوں کا نام نہیں لیتا اور میراث میں مرد کو حصہ دوہرا ملتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح۔ گناہ کبیرہ

(۳۱) گناہ کبیرہ کی تعداد، گناہ کبیرہ کے بارے میں سلف کے مختلف اقوال ہیں اور راجح قول یہ ہے کہ کبائر کی تعداد کا تعین اور حصر مشکل ہے۔ صاحب روح المعانی نے ابو طالب مکی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ کبائر کی تعداد سترہ ۱۷ ہے۔ گناہ قلب کے ہیں۔ شرک، معصیت پر اصرار، مایوسی، بے خوفی، گناہ زبان کے ہیں، تہمت لگانا، جھوٹی گواہی دینا، جادو کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ گناہ پیٹ کے ہیں۔ یتیم کا مال کھانا سود کھانا، نشہ کی چیز استعمال کرنا۔ گناہ شرمگاہ کے ہیں۔ زنا، لواطت، گناہ ہاتھ کے ہیں۔ چوری کرنا قتل کرنا۔ گناہ پاؤں کا ہے۔ میدان جہاد سے بھاگنا ایک گناہ سارے جسم کا ہے۔ وہ ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ان کے علاوہ باقی گناہ صغیرہ ہیں۔

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

اس مال میں، جو چھوڑ جاویں ماں باپ اور قرابت والے۔ اور جن سے اقرار باندھا تم نے ،

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾

ان کو پہنچاؤ اُن کا حصّہ ۔ اللہ کے رُو برُو ہے ہر چیز ف ؎

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي

مرد حاکم ہیں عورتوں پر، اسواسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک

بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

پر، اور اسواسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال۔ پھر جو نیک بختیں ہیں سو حکمبردار ہیں خبرداری کرتیاں ہیں

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

پیٹھ پیچھے، اللہ کی خبرداری سے ۔ اور جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو ، تو اُن کو سمجھاؤ

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا

اور جدا کرو سونے میں ، اور مارو ۔ پھر اگر تمہارے حکم میں آویں ،

تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ

تو مت تلاش کرو اُن پر، راہ الزام کی ۔ بے شک اللہ ہے سب سے اُوپر بڑا ف۲ ؎ اور اگر تم ڈرو،

شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ

کہ وہ دونوں آپسمیں ضد رکھتے ہیں تو کھڑا کرو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک منصف عورت والوں میں

اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

سے اگر یہ دونوں چاہیں گے صلح تو اللہ ملاپ دے گا ان میں ۔ اللہ سب جانتا ہے

خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

خبر رکھتا ؎ اور بندگی کرو اللہ کی، اور ملاؤ مت اس کے ساتھ کسی کو، اور ماں باپ سے نیکی ،

وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰي وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ

اور قرابت والے سے ، اور یتیموں سے ، اور فقیروں سے ، اور ہمسایہ، قریب سے ، اور ہمسایہ

الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

اجنبی سے ، اور برابر کے رفیق سے ، اور راہ کے مسافر سے ، اور اپنے ہاتھ کے

ع ۵ / ۸ / ۲

فوائد ف۱ اکثر لوگ حضرت کے ساتھ اکیلے مسلمان ہوئے تھے ان کے اقربا کافر رہے تو حضرت نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا۔ وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے۔ جب ان کے اقربا مسلمان ہوئے۔ تب یہ آیت اُتری کہ میراث ہے۔ قرابت ہی پر اور قول کے بھائیوں سے زندگی میں سلوک ہے یا مرتے وقت کچھ وصیت کر دو۔ ۱۲ منہ رح۔ ف۲ یعنی اللہ نے مرد کا درجہ اُوپر بنایا تو عورت کو حکمبرداری چاہیئے اور اگر ایک عورت بدخوئی کرے تو مرد پہلے درجہ سمجھائے دوسرے درجہ جُدا سوئے لیکن اسی گھر میں، پھر آخر درجے میں مارے بھی لیکن نہ ایسا کہ ضرب پہنچے۔ پھر اگر بظاہر مطیع ہو جاویں تو کرید نہ کرے تقصیروں پر اللہ سب پر حاکم ہے باقی ہر تقصیر کی ایک حد ہے اور مارنا آخر کا درجہ ہے۔

تشریح (۳۴) مرد حاکم ہیں۔ عربی میں قوام سردار، نگراں اور مربی کو کہتے ہیں۔ شاہ صاحب رح نے قوام کا ترجمہ حاکم کیا ہے بڑے شاہ صاحب رح نے (تدبیر کار کنندہ مسلط شدہ) لکھا ہے یعنی گھر بار کو چلانے کی تدبیر کرنے والا، جو خدا کیطرف سے مقرر کیا گیا ہو۔ سید عبد القاہر جرجانی نے (کار گذارندہ) لکھا ہے یعنی کام چلانے والے۔ قرآن کریم نے بھی لفظ حاکم استعمال کرنے کے بجائے لفظ قوام استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حاکم اور محکوم کے عام مروجہ تصور سے میاں بیوی کے رشتہ نکاح کو بچانا چاہتا ہے قرآن نے (الروم ۲۱) میں اس رشتہ ازدواج کو مودۃ ورحمۃ، محبت اور ہمدردی کا رشتہ قرار دیا ہے محبت اور رحمت کا رشتہ حاکم اور محکوم کے جابرانہ رشتہ کے تصور سے جز نہیں کھاتا حضرت امام شاہ ولی اللہ رح نے حجۃ اللہ البالغہ (ج ۲ ص ۱۳۰ مصری) میں نکاح کی شرعی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے (۱) ولیمہ کی دعوت سے مرد اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ اب مجھے اپنی بیوی کے پاس جانے کا شرف حاصل ہونیوالا ہے (۲) اس دعوت سے اس خوشی کا اظہار مقصود ہے کہ مرد کے نزدیک بیوی کی بڑی عزت ہے اور وہ مرد کیلئے بڑی بیش قیمت دولت ہے۔ یدل علیٰ کرامتہا علیہ وکونہا ذات بال معتد بہ) یہ واضح رہے کہ شاہ ولی اللہ رح کے نزدیک ولیمہ کی دعوت شب عروسی سے پہلے ہونی چاہیئے اور شاہ صاحب رح کے خیال میں احادیث کے اندر اس کی گنجائش ہے۔ عام طور پر فقہاء ولیمہ کی دعوت کے لئے شب عروسی کے بعد دوسرا دن افضل قرار دیتے ہیں عورت کی عزت کا اعلان حدیث میں اسطرح کیا گیا ہے الدنیا کلها متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ (ابو داؤد حدیث نمبر ۲۹۴۹) یوں تو ساری دنیا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ الَّذِينَ

مال سے ۔ اللہ کو خوش نہیں آتا، جو کوئی ہو اِتراتا ، بڑائی کرتا ف ۞ وہ جو

يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَآ

بخل کرتے ہیں، اور سکھاتے ہیں لوگوں کو بخل ، اور چھپاتے ہیں جو ان کو

آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٣٧﴾

دیا اللہ نے اپنے فضل سے ۔ اور رکھی ہم نے منکروں کو ذلت کی مار ۞

وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال، لوگوں کو دکھانے کو ، اور یقین نہیں رکھتے اللہ پر،

وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِينًا فَسَآءَ قَرِينًا ﴿٣٨﴾

اور نہ پچھلے دن پر ۔ اور جس کا ساتھی ہوا شیطان تو بہت بُرا ساتھی ہے ف ۞

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۗ

اور کیا نقصان تھا ان کا اگر ایمان لاتے اللہ پر، اور پچھلے دن پر، اور خرچ کرتے ہیں اللہ کے دئے میں سے؟

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿٣٩﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ

اور اللہ کو خوب ان کی خبر ہے ۔ ۞ اللہ حق نہیں رکھتا کسی کا، ایک ذرہ برابر، اور اگر نیکی

تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ

ہو تو اس کو دونا کرے، اور دیوے اپنے پاس سے بڑا ثواب ف ۞ پھر کیا حال

إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾

ہو گا، جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا ۔ اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتلانے والا ۞

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ

اس دن آرزو کریں گے، جو لوگ منکر ہوئے تھے، اور رسول کی بے حکمی کی تھی، کسی طرح ملا دیجئے ان کو

الْأَرْضُ ۗ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا

زمین میں ۔ اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے ایک بات ف ۞ اے ایمان والو! نزدیک نہ ہو

تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ

نماز کے جب تم کو نشہ ہو، جب تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو، اور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) متاع حیات ہے لیکن بہترین متاع زندگی میں نیک عورت ہے۔ بہرحال گھر کے انتظام کو قائم رکھنے کیلئے اسلام نے مرد کو سردار کی حیثیت دی ہے کیونکہ مرد عورت کے مقابلے میں فطری صلاحیتوں کے لحاظ سے بھی اور کمائی کر کے گھر چلانے کی ذمہ داری کے لحاظ سے بھی فوقیت رکھتا ہے۔ حاصل یہ کہ اسلام نے رشتۂ ازدواج کے معاملہ میں عدل و اعتدال کو ملحوظ رکھا ہے، عورت نہ بالکل محکوم و مجبور ہے اور نہ بالکلیہ آزاد اور بے قید ہے۔ اور انسانی تاریخ کا طویل تجربہ یہ بتاتا ہے کہ عورت کیلئے یہ دونوں انتہا پسندانہ تصورات غیر فطری ہیں۔ فطرت انسانی کا تقاضا یہ ہے کہ عورت گھریلو معاملات میں مرد کو اپنا نگراں اور کارفرما تسلیم کرے اور مرد محبت و رحمت کے کامل جذبات کے ساتھ اپنی رفیقۂ حیات کے تعاون سے تمدن انسانی کی خدمت انجام دے اور اسی کے ساتھ اس تعلق کو اخلاقی اور روحانی اعتبار سے اپنے دین و مذہب کی تکمیل سمجھے۔ حدیث میں آتا ہے النکاح نصف الدین نکاح آدھا دین ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کا قانون ازدواج افراط و تفریط سے پاک ہے

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد

ف یعنی اول اللہ کا حق ادا کرو پھر ماں باپ کا۔ پھر ان سب کا درجہ بدرجہ ہمسایہ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسایہ اجنبی کا اس سے پیچھے قریب یعنی قرابتی اور برابر کا رفیق جو ایک کام میں ساتھ شریک ہو جیسے ایک اُستاد کے دو شاگرد یا ایک خاوند کے دو نوکر اور فرمایا کہ ان کے حق ادا نہ کرنے والا وہی ہے جس کے مزاج میں تکبر اور خود پسندی ہے کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی مال دینے میں بخل کرنا جیسا اللہ کے نزدیک بُرا ہے ویسا ہی خلق کے دکھانے کو دینا اور قبول وہ ہے جو حقداروں کو دے جن کا اول مذکور ہوا۔ خدا کے یقین سے اور آخرت کی توقع سے دے ۱۲ منہ رح ف یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کسی طرح نقصان نہیں۔ آخرت کا ثواب بیشمار ہے اور دنیا میں بھی عوض پاتا ہے اس پر رسول خدا نے قسم کھائی ہے۔ ف یعنی ہر امت اور ہر عہد کے لوگوں کا احوال سو وقت کے پیغمبر سے اور معتبر نیک بختوں سے بیان کروا دیں گے منکروں کا انکار اور اطاعت والوں کی اطاعت بیان ہو گی تب منکر آرزو کریں گے کہ ہم انسان نہ ہوتے مٹی میں مل کر خاک ہو جاتے۔ ۱۲ منہ رح

وقف النبي عليه السلام

ع ۹ / ۴

تشریح (۴۱)

اسی سلسلے میں نبی کریمؐ سے بھی اپنی امت کے احوال دریافت کئے جائیں گے یہاں اُمت سے مراد حضورؐ کی امت دعوت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو آپ نے حکم دیا کہ اے عبداللہ سورۂ نساء سناؤ، انہوں نے پڑھنا شروع کیا جب اس آیت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ

نہ جب جنابت میں ہو ، مگر راہ چلتے ہوئے جب تک کہ غسل کر لو ۔ اور اگر تم

مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ

مریض ہو ، یا سفر میں ، یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جائے ضرور سے ، یا لگے ہو

النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا

عورتوں سے ، پھر نہ پایا پانی ، تو ارادہ کرو زمین پاک کا ، پھر ملو

بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

اپنے منہ کو ، اور ہاتھوں کو ۔ اللہ ہے معاف کرنے والا بخشتا ف۱

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ

تو نے نہ دیکھے ؟ جن کو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب سے ، خرید کرتے ہیں

الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿٤٤﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

گمراہی ، اور چاہتے ہیں کہ تم بھی بہکو راہ سے ۔ ❁ اور اللہ خوب جانتا ہے

بِأَعْدَائِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِينَ

تمہارے دشمنوں کو ۔ اور اللہ بس ہے حمایتی ۔ اور اللہ بس ہے مددگار ف۲ وہ جو

هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا

یہودی ہیں ، بے ڈھب کرتے ہیں بات کو اسکے ٹھکانے سے ، اور کہتے ہیں ہم نے سنا

وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ

اور نہ مانا اور سن نہ سنایا جائیو ، اور راعنا موڑ دے کر اپنی زبان کو ،

وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اور عیب دے کر دین میں ۔ اور اگر وہ کہتے ، ہم نے سنا اور مانا ،

وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

اور سن اور نظر کر ہم پر ، تو بہتر ہوتا ان کے حق میں اور درست ، لیکن لعنت کی ان کو اللہ

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٤٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا

نے ان کے کفر سے سو ایمان نہیں لاتے مگر کم ف۳ ❁ اے کتاب والو !

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) پر پہنچے تو کہا عبداللہ بس کرو ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اسقدر آنسو بہہ رہے تھے کہ رخسار مبارک اور ریش مبارک سب تر تھی اس موقع پر آپنے فرمایا یا رب شہدت علیٰ من انا بین اظہرھم فکیف بمن لم ار ، یعنی اے رب میں ان پر تو شہادت دے سکتا ہوں جن میں میں موجود ہوں لیکن جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر شہادت کیوں کر دوں گا ۔ (ابن ابی حاتم) ابن ابی حاتم کی اس حدیث صحیح کی روشنی میں شہید اور شاہد کے الفاظ کو حاضر و ناظر کے مفہوم میں لینے والے بدعت زدہ لوگ غور کریں اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم محیط اور حاضر و ناظر جیسے شرک آلود تصورات سے توبہ کریں تفصیل کیلئے راقم کی کتاب "بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ" کا مطالعہ کیا جائے ۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف۱ اس آیت میں ذکر ہے تیمم کا پہلے جو مذکور ہوا کہ کافر آخرت میں آرزو کریں گے کہ خاک میں مل جاویں ۔ خاک انسانوں کی پیدائش ہے اور اپنی پیدائش کیطرف جانا گناہوں سے بچاؤ ہے اسواسطے مٹی ملنے سے بھی طہارت فرمائی ۔ فائدہ پہلے حکم فرمایا کہ نشہ میں نماز کے پاس نہ جاؤ ، یہ حکم جب تھا کہ نشہ حرام نہ ہوا تھا ۔ لیکن نماز سے مانع ٹھہرا تھا اور اگر اب نیند سے بیہوش ہو یا مرض سے کہ اپنے منہ کا لفظ نہ سمجھے تو اس حالت کی نماز درست نہیں پھر قضا کرے ۔ فائدہ پھر فرمایا کہ جنابت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک غسل کرو مگر راہ چلتے یعنی سفر میں کہ اس کا حکم آگے ہے پھر فرمایا کہ اگر پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو تو زمین سے تیمم کرو ۔ پانی کا عذر تین صورت سے بتایا اور طہارت کا ضرور ہونا دو صورت سے ایک صورت پانی کے عذر کی یہ کہ مریض ہو ۔ یا پانی ضرر کرتا ہے ، دوسری یہ کہ سفر درپیش ہے پانی پینے کو رکھا ہے آگے دور تک نہ ملے گا ۔ تیسری صورت یہ کہ پانی موجود نہیں اس تیسری کے ساتھ دو صورتیں طہارت کی ضرورت فرمائیں ایک یہ کہ جائے ضرور سے آیا ۔ وضو کی حاجت ہے دوسری یہ کہ عورت سے لگا غسل کی حاجت ہے ۔ فائدہ اب تیمم کا طریق یہ کہ زمین پاک پر دونوں ہاتھ مارے پھر منہ کو مل لیا تمام پھر دونوں ہاتھ مارے پھر ہاتھوں کو مل لیا کہنی تک ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہود کو فرمایا کہ کچھ ملا کتاب کا ایک حصہ یعنی لفظ پڑھنے کو ملے ہیں اور عمل کرنا نہیں ملا ۔ ف۳ راعنا لفظ بولتے تھے اس کا بیان ہوا سورۂ بقر میں ۔ اسی طرح حضرت بات فرماتے تو جواب میں کہتے سنا ہم نے اس کے معنی یہ ہیں کہ قبول کیا لیکن آہستہ کہتے کہ نہ مانا یعنی فقط کان سے سنا اور دل سے نہ سنا اور حضرت کو خطاب کرتے تو کہتے سن نہ سنایا جائیو ، ظاہر میں یہ دعا نیک ہے کہ تو ہمیشہ غالب ہے کوئی تجھ کو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ

ایمان لاؤ اس پر، جو ہم نے نازل کیا، سچ بتاتا تمہارے پاس والے کو، پہلے اس سے

اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا

کہ ہم مٹا ڈالیں کتنے منہ، پھر الٹ دیں ان کو پیٹھ کی طرف، یا ان کو لعنت کریں، جیسے

لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا

لعنت کی ہفتے والوں کو۔ اور اللہ نے جو حکم کیا سو ہوا ف۱ ۞ تحقیق اللہ نہیں بخشتا

يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

ہے یہ کہ اس کا شریک پکڑیئے، اور بخشتا ہے اس سے نیچے جس کو چاہے۔

يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾

اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا، اس نے بڑا طوفان باندھا ۞

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا

تو نے نہ دیکھے وہ، جو آپ کو پاکیزہ کہتے ہیں؟ بلکہ اللہ ہی پاکیزہ کرتا ہے جس کو چاہے اور

يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى

ان پر ظلم نہ ہوگا تاگے برابر ف۲ ۞ دیکھ! کیسا باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ۔ اور یہی کفایت

بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

ہے گناہ صریح ۞ تو نے نہ دیکھے؟ جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا؟

يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو، اور کہتے ہیں کافروں کو،

هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

یہ زیادہ پائے ہیں مسلمانوں سے راہ ۞ وہی ہیں جن کو لعنت

لَعَنَھُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ ۭ اَمْ لَھُمْ

کی اللہ نے۔ اور جس کو لعنت کرے اللہ؟ پھر تو نہ پاوے کوئی اس کا مددگار ۞ یا ان کا کچھ

نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ ۙ اَمْ

حصہ ہے سلطنت میں؟ پھر تو یہ نہ دیں گے لوگوں کو، ایک تل برابر ۞ یا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بُری بات نہ سنا سکے اور دل میں نیت رکھتے کہ تو بہرا ہو جائیو، ایسی شرارت کرتے پھر دین میں عیب دیتے کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو ہمارا فریب معلوم کرتا وہی اللہ صاحب نے واضح کر دیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۶)

يُحَرِّفُوْنَ (۴۶) بے ڈھب کرتے ہیں

بگاڑتے ہیں، بدلتے ہیں، اصلی مفہوم سے ہٹاتے ہیں یا الفاظ بدل دیتے ہیں یعنی لفظی اور معنوی دونوں طرح کی تحریف کرتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ یعنی ایمان لاؤ پہلے اس سے کہ عذاب پاؤ صورت بدلی جاوے یا جانور بن جاؤ، ہفتے والوں کی طرح ان کا بیان ہے سورہ اعراف میں ۱۲ منہ ف۲ یہودیوں کو حضرت سے مخالفت ہوئی تو مکے کے مشرکوں سے متفق ہوئے اور ان کی خاطر سے بتوں کی تعظیم کی اور کہا کہ تمہاری راہ بہتر ہے مسلمانوں سے اور یہ سب حسد تھا کہ نبوت اور ریاست۔ دین ہمارے سوا اور کسی میں کیوں ہوئی؟ اللہ صاحب اسی پر ان کو الزام دیتا ہے ان سب آیتوں میں یہی مذکور ہے۔

تشریح: آیت (۴۸) سے معلوم ہوا کہ شرک کے سوا دوسرے جرائم کی سزا خدا تعالیٰ کی مشیئت پر موقوف ہے خواہ معاف کر دے خواہ سزا دے اور اللیل (۱۶) سے معلوم ہوا کہ لا یصلاھا الا الاشقی الذی کذب وتولی جہنم میں صرف تکذیب وکفر کرنے والا داخل ہوگا۔ محققین نے اس سے استدلال کر کے لکھا ہے کہ مومن وموحد کے گناہوں کی سزا اگر اس نے توبہ نہ کی تو دنیا میں مصائب کے ذریعہ اور برزخ اور محشر کی ہولناکیوں کے ذریعہ پوری ہو جاتی ہے، مومن کی سزا کے لئے جہنم نہیں، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح نے مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ میں اس پر وضاحت سے تبصرہ کیا ہے، اس مسئلہ کی وضاحت مریم (۷۲) ص۴۰۲ پر بھی کی گئی ہے۔

ع ۸/۴

يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ

حسد کرتے ہیں لوگوں کا اس پر، جو دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے ؛ سو ہم نے تو دی ہے

اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

ابراہیم کے گھر میں ، کتاب اور علم ، اور ان کو دی ہم نے بڑی سلطنت ۞

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى

پھر ان میں کسی نے اس کو مانا ، اور کوئی اس سے اٹک رہا ۔ اور دوزخ

بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ

بس ہے جلتی آگ ف۱ ۞ جو لوگ منکر ہوئے ہماری آیتوں سے ان کو

نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا

ہم ڈالیں گے آگ میں ۔ جس وقت پک جاوے گی کھال ان کی ، بدل کر دیں گے ان کو اور

غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾

کھال ، کہ چکھتے رہیں عذاب ۔ اللہ ہے زبردست حکمت والا ۞

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

اور جو لوگ یقین لائے ، اور کی نیکیاں ، ان کو ہم داخل کریں گے باغوں میں ،

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ

جن کے نیچے بہتی نہریں ، رہ پڑے وہاں ہمیشہ ۔ ان کو

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾

وہاں عورتیں ہیں ستھری ، اور ان کو ہم داخل کرینگے گھنی کی چھاؤں میں ۞

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَ

اللہ تم کو فرماتا ہے ، کہ پہنچاؤ امانتیں امانت والوں کو ، اور

اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جب چکوتی کرنے لگو لوگوں میں ، تو چکوتی کرو انصاف سے ۔ اللہ اچھی

نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا

نصیحت کرتا ہے تم کو ۔ اللہ ہے سنتا ، دیکھتا ف۲ اسے

فوائد ف۱ یعنی ہمیشہ سے اللہ نے ابراہیم کے گھر میں بزرگی دی ہے اب بھی اسی کے گھر میں ہے پھر جو کوئی قبول نہ رکھے وہ بے انصاف ہے ۱۲ منہ رح۔ ف۲ یعنی امانت میں خیانت مت کرو اور چکوتی میں خاطر مت کرو خواہ رشوت کے واسطے خواہ کسی کے واسطے یہ عادتیں یہود میں بہت تھیں۔ اسی واسطے بعضے کچے مسلمان قضیہ چکانے کو حضرت پاس نہ آتے کہ یہ کسی کی خاطر نہ رکھیں گے اور یہود کے عالموں پاس جاتے کہ وہ خاطر کریں گے۔ آگے مسلمانوں کو تقید فرمایا کہ جب تک ہر قضیے میں اور ہر حکم میں رسول ہی کی طرف رجوع نہ رکھو اور دل سے اس کے حکم پر راضی نہ ہو جب تک تم کو ایمان نہیں۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح وَصَدَّ عَنْهُ (۵۵) اٹک رہا اس سے "اس سے دور رہا، رکا رہا یَحْسُدُوْنَ

(۵۴) لوگوں کا حسد کرتے ہیں: یہ پہلے بولتے تھے اب بولتے ہیں: لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔

منہ سے خود اپنی تعریف کرنا اور اپنے کو پاکباز کہنا عجب۔ خود پسندی اور کبر کی دلیل ہے اسلئے اس سے بچنا چاہیئے اور شریعت میں انہی خطرات کی وجہ سے اسکی ممانعت آئی ہے بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ کچھ کا کچھ سمجھنے لگتے ہیں۔ ہاں اگر کسی کا تقدس بذریعہ وحی اور الہام ہو تو اس کے اظہار میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے متعلق فرمانا کہ خدا کی قسم میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین والوں میں بھی امین ہوں یا خدا کی قسم تم میرے بعد مجھ سے زیادہ کسی کو امین نہ پاؤ گے یا ابوبکر اور عمر رض کو جنت کا سردار فرمایا اور حسن و حسین رض کو جنت کے نوجوانوں کا سردار فرمانا، یا حضرت فاطمہ رض کو جنت کی عورتوں کا سردار فرمانا اور اسی طرح بعض اولیاء اللہ کا اپنے متعلق کچھ فرمانا جو بذریعہ کشف والہام ہو یا تحدیث نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کو ظاہر کرنا۔ یہ سب چیزیں خود پسندی اور کبر کے دائرہ میں نہیں آئیں (۵۶) آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے منکروں کو قیامت کے دن ہم ایک تیز آگ میں داخل کرینگے اور جب ان کی ایک کھال جل جائیگی تو ہم فوراً دوسری کھال پیدا کر دیں گے۔ حضرت یحییٰ حضری کا قول ہے کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ کافر کو سو کھالیں دی جائیں گی۔ ہر کھال میں نیا عذاب ہوگا۔ حضرت حسن رض نے کہا ستر ہزار بار کھال جلے گی اور دوسری کھال دی جائیگی۔ حضرت عمر رض نے مرفوعاً کہا ہے کہ ایک ساعت میں سو بار تغیر و تبدل ہوگا۔ بغوی رح نے کعب سے روایت کیا ہے کہ ایک گھڑی میں ایک سو بیس مرتبہ کھال بدلی جائیگی۔ واللہ اعلم مطلب عذاب میں دائماً رہنا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي

ایمان والو ! حکم مانو اللہ کا ، اور حکم مانو رسول کا ، اور جو اختیار

الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَ

والے ہیں تم میں ، پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں ، تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذٰلِكَ

اور رسول کے ، اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر ، اور پچھلے دن پر - یہ

خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ

خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے ف تو نے نہ دیکھے ؟ وہ جو دعوٰی کرتے ہیں ،

أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ

کہ یقین لائے ہیں جو اُترا تیری طرف ، اور جو اُترا تجھ سے پہلے ، چاہتے ہیں کہ

أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ

قضیہ لے جائیں شیطان کی طرف ، اور حکم ہوچکا ہے ان کو ،

يَكْفُرُوا بِهِ ۖ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾

کہ اس سے منکر ہو جائیں۔ اور چاہتا ہے شیطان ، کہ ان کو بہکا کر دور لے ڈالے ∴

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ

اور جو ان کو کہئے ؛ آؤ اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے اُتارا ، اور رسول کیطرف تو تو دیکھے

الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ

منافقوں کو بند ہو رہتے ہیں تیری طرف سے اٹک کر ، پھر وہ کیسا کہ ، جب ان کو پہنچے

مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ ۖ بِاللّٰهِ

مصیبت اپنے ہاتھوں کے کئے سے ، پیچھے آویں تیرے پاس ، قسمیں کھاتے اللہ کی ، کہ

إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا

ہم کو غرض نہ تھی مگر بھلائی اور ملاپ ف یہ وہ لوگ ہیں ، کہ اللہ جانتا ہے جو

فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ

ان کے دل میں ہے ۔ سو تو ان سے تغافل کر ، اور ان کو نصیحت کر ، اور ان سے کہہ اُن کے حق میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور اس خیال کی تغلیط کرنا ہے کہ جل بھن کر ختم ہو جائیں گے یہ نہیں ہوگا بلکہ جب کھال جل چکے گی تو دوسری کھال بدل دی جائے گی۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف اختیار والے بادشاہ اور جو کسی کام پر مقرر ہو اس کے حکم پر چلنا ضرور ہے جب تک وہ خلاف خدا اور رسول حکم نہ کرے اگر صریح خلاف کرے تو وہ حکم نہ مانئے اگر دو مسلمان جھگڑتے ہیں۔ ایک نے کہا چل شرع میں رجوع کرو دوسرے نے کہا میں شرع نہیں سمجھتا یا مجھے شرع سے کام نہیں وہ بے شک کافر ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف مدینے میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جھگڑنے لگے۔ یہودی نے کہا کہ چل محمدؐ پاس۔ منافق نے کہا چل کعب بن اشرف پاس وہ یہود کا سردار تھا۔ آخر کار حضرتؐ پاس آئے حضرت نے یہودی کا حق ثابت کیا۔ منافق نے باہر نکل کر کہا کہ چلو، عمرؓ پاس، یہ حضرت کے حکم سے مدینہ میں قضا کرتے تھے۔ منافق نے جانا کہ حمیت اسلام کریں گے۔ جب گئے انکے آگے۔ یہودی نے کہہ دیا کہ حضرت پاس ہم جا چکے ہیں وہ مجھ کو سچا کر چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے منافق کی گردن ماری ان کے وارث حضرت پاس دعوٰی خون کو آئے اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم گئے تھے اسواسطے کہ شاید صلح کر وادیں تب یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان کا نام فاروق فرمایا۔ ۱۲

ع ۸ / ۹

تشریح (آیت ۵۹، ۶۰) آیت میں اولی الامر سے مراد یا تو والی، حاکم، قاضی اور امراء ہیں یا علماء یا فقہاء ہیں یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں یا اہلِ عقل اور اہلِ رائے ہیں یہ سب اقوال سلف سے منقول ہیں اگرچہ راجح وہی پہلا قول ہے یعنی حاکم اور اہلِ حکومت کی اطاعت کو قرآن نے لازم قرار دیا ہے شانِ نزول میں جو روایات آئی ہیں ان سے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ آیت یا تو عبداللہ بن حذیفہ بن قیس بن عدی کے بارے میں اُتری ہے جبکہ حضورؐ نے ان کو ایک چھوٹے سے لشکر کا امیر بنایا تھا اور یا ایک دوسرے لشکر کے بارے میں اتری ہے جس پر حضورؐ نے ایک انصاری کو امیر بنایا تھا وہ امیر کسی بات پر لشکر والوں سے ناراض ہو گیا اور اس نے کہا کیا تم کو میری اطاعت کا حکم نہیں دیا گیا اہلِ لشکر نے کہا ہاں دیا گیا ہے اس نے کہا اچھا لکڑیاں جمع کرو اور جمع شدہ لکڑیوں میں آگ لگا کر تم کو قسم ہے تم اس آگ میں گھس جاؤ۔ لشکر میں سے ایک نوجوان نے کہا۔ ہم تو حضورؐ کے پاس آگ سے بچنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور آگ سے بھاگ کر ہم نے حضرت کے دامن میں پناہ لی ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ پہلے حضرت سے چل کر مل لو اگر حضورؐ فرمائیں تو آگ میں داخل ہو جانا۔ چنانچہ یہ سب لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے واقعہ کو سن کر فرمایا اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر کبھی آگ سے نہ نکلتے۔ امیر کی اطاعت تو امر معروف (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ

بات کام کی ۞ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا ، مگر اسواسطے کہ اس کا حکم مانئے

اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

اللہ کے فرمان سے ۔ اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا، آتے تیرے پاس، تو پھر اللہ سے بخشواتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾

اور رسول ان کو بخشواتا ، اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان ۞

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

سو قسم ہے تیرے رب کی، ان کو ایمان نہ ہوگا، جب تک تجھی کو منصف جانیں، جو جھگڑا اٹھے آپس میں؛

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا

پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیری چکوتی سے ، اور قبول رکھیں

تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ

مان کر ۞ اور اگر ہم ان پر حکم کرتے ، کہ ہلاک کرو اپنی جان ، یا

اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ

چھوڑ نکلو اپنے گھر، تو کوئی نہ کرتے مگر تھوڑے ان میں ۔ اور اگر یہی

فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

کریں جو ان کو نصیحت ہوتی ہے، تو ان کے حق میں بہتر ہو، اور زیادہ ثابت ہوں دین میں ف۱

وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ

اور اسی میں ہم دیں ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب ۞ اور چلاویں ان کو

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ

سیدھی راہ ۞ اور جو لوگ حکم میں چلتے ہیں اللہ کے، اور رسول کے، سو ان کے

مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ

ساتھ ہیں جن کو اللہ نے نوازا : نبی اور صدیق

وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ

اور شہید اور نیک بخت ۔۔ اور خوب ہے ان کی رفاقت ف۲ ۞ یہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں ہوتی ہے امر منکر میں نہیں حضرت علی رضؓ سے اس روایت کو صحیحین میں نقل کیا ہے۔ آیت میں مسلمانوں کو خطاب ہے اور انکو مخاطب کرتے ہوئے یہ حکم دیا ہے کہ جماعتی نظام قائم رکھنے کی غرض سے جب تم پر کوئی شخص تم ہی میں سے حاکم مقرر ہو جائے اور یہ تقرر عام انتخابات سے ہو یا کسی اور طرح سے جو شریعت میں قابل تسلیم ہو تو پھر وہ اُولی الامر ہے اور اس کی اطاعت بھی ضروری ہے بشرطیکہ اسکا حکم اللہ اور اسکے رسول کے فرمان کے خلاف نہ ہو اور جب یہ بات محکوم و حاکم دونوں کے نزدیک بالاتفاق معتبر ہو کہ حاکم کا حکم اللہ اور رسول کے فرمان کے خلاف نہیں ہے تو اس کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہوگا البتہ اگر وہ حکم جو حاکم نے دیا ہے، وہ بالاتفاق اللہ اور رسول کے فرمان کے خلاف ہے تو اسمیں اطاعت ضرور نہیں بلکہ مخالفت موجب اجر و ثواب ہے۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد

ف۱ یعنی مالک کے حکم میں تو جان تک دریغ نہ کرنا چاہیئے اگر اللہ ویسے حکم فرماتا تو یہ منافق کب کر سکتے یہ حکم تو نصیحت کے ہیں انہیں پر چلیں تو نفاق جاتا رہے اور مومن ہو جاویں غنیمت نہیں سمجھتے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ نبی وہ لوگ جن کو اللہ کی طرف سے وحی آوے یعنی فرشتہ ظاہر میں پیغام کہہ جاوے اور صدیق کہ وہ جو وحی میں آوے ان کا جی آپ ہی ان پر گواہی دے اور شہید وہ جن کو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اس پر جان دیتے ہیں اور نیک بخت وہ جن کی طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے تو جو لوگ ایسے نہیں لیکن حکمبرداری میں لگے جاتے ہیں، اللہ ان کو بھی اُن کے ساتھ گنے گا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۶۸) اس لفظ کو چلاویں واؤ سے پڑھا جائے وا ل سے نہیں

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں حضرات انبیاءؑ کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرات انبیاءؑ اس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ ان کی اتباع اور پیروی کیجائے صرف زبانی تعریف و توصیف سے حضرات انبیاء کی بعثت کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ باذن اللہ۔ کا مطلب یہ ہے کہ حکم الٰہی کے مطابق حضرات انبیاء کی اتباع ضروری ہوتی ہے حقیقی آمر اور حاکم خداوند عالم ہے۔ رسول و نبی اس کے حکم اور فرمان کے تحت واجب الاتباع ہوتے ہیں۔ امام مجاہدؒ نے اذن کے معنی توفیق کیلئے ہیں یعنی حضرات انبیاء کی اتباع وہی کرتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ توفیق عطا کرتا ہے اس لئے انسان کو اپنے مولیٰ سے ہر وقت ایمان و عمل کی دعا کرنی چاہیئے۔ نبی آخر الزمانؐ کی بعثت کا مقصد خدا کے احکام کی پیروی کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی تھا کہ وہ ایمان والوں کے حق میں بخشش و کرم کی دعا فرمائیں۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (محمد، ۱۹) چنانچہ رحمت عالم علیہ السلام اپنی زندگی میں اپنی اُمت کیلئے دعا فرماتے تھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝٧٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

فضل ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ بس ہے خبر رکھنے والا ف۱ ؛ اے ایمان والو !

اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝٧١

کر لو اپنی خبرداری ، پھر کوچ کرو جُدا جُدا ، فوج یا سب اکٹھے ف۲ ؛

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ

اور تم میں کوئی ایسا ہے کہ البتہ دیر لگا دے گا۔ پھر اگر تم کو مصیبت پہنچے ،

قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝٧٢

کہے : اللہ نے مجھ پر فضل کیا۔ کہ میں نہ ہوا ان کے ساتھ ؛

وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ

اور اگر تم کو پہنچا فضل اللہ کی طرف سے ، تو اس طرح کہنے لگے گا ، کہ گویا نہ تھی

تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ

تم میں اور اس میں کچھ دوستی ، اے کاش کہ میں ہوتا ان کے ساتھ ، تو بڑی

فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٧٣ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

مراد پاتا ف۳ ؛ سو چاہیئے لڑیں اللہ کی راہ میں ، جو لوگ

يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ

بیچتے ہیں دنیا کی زندگی آخرت پر ۔ اور جو کوئی لڑے اللہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝٧٤

کی راہ میں ، پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ۔ ہم دیں گے اس کو بڑا ثواب ف۴ ؛

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ

اور تم کو کیا ہے کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ، اور واسطے ان کے جو مغلوب ہیں .

مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

مرد اور عورتیں اور لڑکے ، جو کہتے ہیں اے رب ہمارے

اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا

نکال ہم کو اس بستی سے ، کہ ظالم ہیں لوگ اس کے ۔ اور پیدا کر ہمارے واسطے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور وصال فرمانے کے بعد دوسرے عالم میں بھی آپ کی شفقت و رحمت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ امت کی طرف اسی توجہ فرمائی کا نام حیات النبی ہے۔ ابن کثیر رہ نے حضرت عتبی تابعی کا ایک واقعہ نقل کیا ہے عتبی روضۂ پاک پر حاضر تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) قبر شریف پر حاضر ہوا اور اس نے کہا "السلام علیک یا رسول اللہ" اے رسول پاک آپ پر سلام ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی گناہ گار آپ کے پاس آئے اور دعاء مغفرت کی درخواست کرے اور آپ اس کے حق میں دعا فرمائیں تو خدا تعالیٰ اس کے حق میں آپ کی دعا قبول فرما لیتا ہے پس اے رسول پاک ! میں گناہ گار حاضر ہوا ہوں وَقَدْ جِئْتُكَ مستغفرًا لذنبي مستشفعًا بك الى ربي یہ کہہ کر وہ اعرابی چلا گیا اور حضرت عتبی رہ کی آنکھ لگ گئی عتبی رہ نے خواب میں حضور علیہ السلام کو دیکھا اور حکم دیا کہ عتبی ! جاؤ اور اس اعرابی کو بشارت دو کہ خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں میری دعا قبول فرمالی اور اس کے گناہ بخش دیئے گئے (ابن کثیر جلد اول ص۵۲۰) مولانا محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم بیک وقت تجلیات الٰہی کیطرف بھی متوجہ ہیں اور امت کی خیر و بھلائی کی جانب بھی توجہ فرما رہے ہیں جس طرح آفتاب دنیا ایک طرف نور حقیقی (خدا تعالیٰ) سے روشنی حاصل کرتا ہے اور دوسری طرف خدا کی مخلوق کو روشنی پہنچاتا ہے اسی طرح اس آفتاب روحانیت کی شان ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ آگے سے ذکر ہے جہاد کا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی لڑائی میں اپنا بچاؤ کرتا، زرہ کر یا سپر کر یا تدبیر کر یا ہنر کر سنع نہیں ف۳ یعنی ایسا شخص منافق ہے کہ خدا کے حکم پر نہیں دوڑتا بلکہ نفع دنیا تکتا ہے اگر لوگوں کو اس کام میں تکلیف پہنچی تو اپنے الگ رہنے پر ریجھتا ہے اور اگر لوگوں کو فائدہ پہنچا تو پچھتاتا ہے اور دشمنوں کیطرح حسد کرتا ہے ف۴ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے زندگی دنیا پر نظر نہ رکھیں آخرت چاہیں اور سمجھیں کہ اللہ کے حکم میں ہر طرح نفع ہے۔ ۱۲ منہ رح

مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

اپنے پاس سے کوئی حمایتی۔ اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار ف ۱

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ

وہ جو ایمان والے ہیں، سو لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں۔ اور وہ جو منکر

كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ

ہیں، سو لڑتے ہیں مفسدوں کی راہ، سو لڑو تم شیطان

الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع اَلَمْ تَرَ

ع ۷

کے حمایتیوں سے، بے شک فریب شیطان کا سست ہے۔ تو نے

اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

نہ دیکھے؟ وہ لوگ جن کو حکم ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ بند رکھو، اور قائم کرو نماز،

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا

اور دیتے رہو زکوٰۃ۔ پھر جب حکم ہوا ان پر لڑائی کا، اسی

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ

وقت ان میں ایک جماعت ڈرنے لگی لوگوں سے جیسا ڈر ہو اللہ کا، یا اس سے زیادہ

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ

ڈر۔ اور کہنے لگے اے رب ہمارے! کیوں فرض کی ہم پر لڑائی؟ کیوں نہ

اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَ

جینے دیا ہم کو تھوڑی سی عمر؟ تو کہہ فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے، اور

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

آخرت بہتر ہے پرہیزگار کو۔ اور تمہارا حق نہ رہے گا ایک تاگا۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ

جہاں تم ہوگے موت تم کو آ پکڑے گی، اگرچہ تم ہو مضبوط برجوں

مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ

میں۔ اور اگر پہنچے لوگوں کو کچھ بھلائی، کہیں یہ اللہ کی طرف سے

فائدہ ف ۱ یعنی دو واسطے لڑائی تم کو ضرور ہے ایک تو اللہ کا دین بلند کرنے کو دوسرے مظلوم مسلمان جو کافروں کے ہاتھ میں بے بس پڑے ہیں ان کی خلاصی کرنے کو شہر مکے میں ایسے لوگ بہت تھے کہ حضرت کے ساتھ ہجرت نہ کر سکے اور ان کے اقربا ان پر ظلم کرنے لگے کہ مسلمان سے پھر کافر کریں۔ ۱۲ منہ رح

ف ۲ یعنی جب تک مسلمان مکے میں تھے اور کافر ایذا دیتے تھے اللہ تعالےٰ ان کو لڑنے سے تھامتا تھا اور صبر کا حکم فرماتا تھا۔ اب جو حکم لڑائی کا آیا تو سمجھیں کہ ہماری مراد ملی لیکن بعض کچے مسلمان کنارہ کرتے ہیں اور موت سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے برابر آدمیوں سے خطرہ کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح آیت (۷۵) اللہ کا دین بلند کرنے کو الخ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دینِ اسلام پھیلانے اور لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے تلوار اُٹھائی جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیم، تبلیغ اور دعوت کی راہ میں جو لوگ طاقت سے رکاوٹ ڈالیں ان کے ظلم و جبر کا مقابلہ طاقت سے کرنا جہاد ہے۔ شاہ صاحب نے البقرہ (۱۹۳) کے فائدہ میں صفحہ (۳۷) پر اور الانفال آیت (۶۷) کے فائدہ میں صفحہ (۲۳۹) پر اس کی یہی تشریح فرمائی ہے۔

تشریح وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى (النسآء ۷۷) اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کو۔ بعض نسخوں میں (کا) زائد ہے جس سے آیت کا مفہوم بدل جاتا ہے۔

اللّٰهِ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ

اور اگر ان کو پہنچے کچھ بُرائی ، کہیں یہ تیری طرف سے ۔

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا

تو کہہ: سب اللہ کی طرف سے ہے۔ سو کیا حال ہے ان لوگوں کا ؟ لگتے

يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ

نہیں کہ سمجھیں ایک بات ف۱ ۞ جو تجھ کو بھلائی پہنچے، سو اللہ کی

فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ

طرف سے ۔ اور جو تجھ کو بُرائی پہنچے، سو تیرے نفس کی طرف سے ۔ اور

اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

ہم نے تجھ کو بھیجا پیغام پہنچانے والا لوگوں کو۔ اور اللہ بس ہے سامنے دیکھتا۔ ف۲ ۞

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ

جس نے حکم مانا رسول کا ، اس نے حکم مانا اللہ کا ۔ اور جو اُلٹا پھرا، تو ہم نے تجھ

اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا

کو نہیں بھیجا ان پر نگہبان ۞ اور کہتے ہیں کہ قبول ۔ پھر جب باہر گئے

مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ

تیرے پاس سے، مشورت کرتے ہیں بعضے بعضے ان میں رات کو سوا تیری بات کے اور اللہ

يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

لکھتا ہے جو ٹھہراتے ہیں ۔ سو تو تغافل کر اُن سے، اور بھروسا کر اللہ پر ۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ

اور اللہ بس ہے کام بنانے والا ۞ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ؟ ۔ اور اگر یہ ہوتا

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

کسی اور کا سوا اللہ کے، تو پاتے اس میں بہت تفاوت ف۳ ۞

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ

اور جب ان پاس پہنچتی ہے، کوئی خبر امن کی ، یا ڈر کی ، اس کو مشہور کرتے ہیں۔ اور اگر اس کو

فوائد

ف۱ یہ منافقوں کا ذکر ہے کہ اگر تدبیر جنگ درست آئی اور فتح و غنیمت ملی تو کہتے ہیں اللہ کیطرف سے ہوئی یعنی اتفاقاً بن گئی حضرت کی تدبیر کے قائل نہ ہوتے تھے اور اگر بگڑ گئی تو الزام رکھتے حضرت کی تدبیر کا۔ اللہ نے فرمایا کہ سب اللہ کیطرف سے ہے یعنی پیغمبر کی تدبیر اللہ کا الہام ہے۔ غلط نہیں اور بگڑی کو بگڑا نہ بوجھو۔ بہ اللہ تم کو سدھاتا ہے تمہاری تقصیر پر اگلی آیت میں کھول کر فرما دیا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ بندہ کو چاہیئے نیکی کو اللہ کا فضل سمجھے اور تکلیف اپنی تقصیر سے اور رسول پر الزام نہ رکھے، تقصیروں سے اللہ واقف ہے اور وہی جزا دیتا ہے۔ ۱۲ منہ رح۔

ف۳ یعنے مخلوق ہر حال میں اس حال کے موافق بولتا ہے غصے میں مہربانی والوں کیطرف دھیان نہیں رہتا اور مہربانی میں غصے والوں کیطرف دنیا کے بیان میں آخرت یاد نہ آوے اور آخرت کے بیان میں دنیا بے پروائی میں عنایت کا ذکر نہیں اور عنایت میں بے پروائی کا، تو اس حال کا کلام سُنے دوسرے حال سے مخالف نظر آوے اور قرآن شریف جو خالق کا کلام ہے یہاں ہر چیز کے بیان میں دوسری جانب بھی نظر ہوتی ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہو کہ ہر چیز کا بیان ہر مقام میں ایک راہ پر ہے۔ یہاں منافقوں کا مذکور تھا اسمیں بھی ہر بات پر الزام اسی قدر ہے۔ جتنا چاہیئے اور جماعت میں سے انہی پر الزام ہے جو لائق الزام ہیں اسی واسطے فرمایا کہ بعضے ان میں سے یوں کرتے ہیں ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں پیغمبر کی تدبیر اللہ کا الہام ہے۔ غلط نہیں، اور بگڑی کو بگڑا نہ بوجھو۔ الخ یعنی اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی تدبیر بظاہر کامیاب نہ ہو تو اسے ناکامی نہ سمجھو بلکہ اسمیں بھی بہت سی مفید مصلحتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اس کی مثال صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے اس میں حضور علیہ السّلام نے خواب دیکھا کہ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ عمرہ کے لئے مکہ میں داخل ہوئے اور عمرہ سے فارغ ہو کر کچھ صحابہ نے حلق کرایا اور کچھ نے قصر کرایا۔ یہ خواب حضورؐ نے صحابہؓ سے بیان فرمایا اور آپ نے عمرہ کی تیاری شروع کر دی، آپ نے اپنے اجتہاد سے اس خواب کی یہ تعبیر سمجھی کہ یہ خواب اسی سال پورا ہوگا مگر یہ خیال صحیح نہ نکلا اور آپ اگلے سال عمرہ کرنیکا معاہدہ کر کے واپس تشریف لے آئے۔ نبی کا خواب سچا ہوتا ہے وہ الہام کی حیثیت رکھتا ہے حضورؐ کا یہ خواب سچا تھا اور اس کی صحیح تعبیر یہ تھی کہ ۷ھ میں آپ عمرہ کرینگے مگر آپ نے ۶ھ ہی میں اسکی تعبیر سمجھی اور اس اجتہادی غلطی میں بھی قدرت کی بڑی مصلحتیں پوشیدہ تھیں جیسا کہ صلح حدیبیہ کے سلسلہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس صلح کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاسی تدبّر کا شاہکار کہا جاتا ہے آپنے اس صلح کے ذریعہ قریش مکہ کو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ

پہنچاتے رسول تک، اور اپنے اختیار والوں تک، تو تحقیق کرتے اس کو، جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٣﴾

اس کی، اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی مہر، تو تم شیطان کے پیچھے جاتے مگر تھوڑے ف٤

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ

سو تو لڑ اللہ کی راہ میں، تجھ پر ذمہ نہیں مگر اپنی جان سے، اور تاکید کر مسلمانوں کو۔

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا

قریب ہے کہ اللہ بند کرے لڑائی کافروں کی۔ اور اللہ سخت ہے لڑائی والا،

وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ

اور سخت سزا دینے والا ✽ جو کوئی سفارش کرے نیک بات میں، اس کو بھی ملے

نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا

اس میں سے ایک حصہ۔ اور جو کوئی سفارش کرے بری بات میں، اس پر بھی ہے ایک بوجھ اسمیں سے

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ﴿٨٥﴾ وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا

اور اللہ ہے ہر چیز کا حصہ بانٹنے والا ف۱ اور جب تم کو دعا دیوے کوئی، تو تم بھی دعا دو

بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾

اس سے بہتر، یا وہی کہو الٹ کر۔ اللہ ہے ہر چیز کا حساب کرنے والا ف۲ ✽

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ

اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ تم کو جمع کرے گا قیامت کے دن، اس میں شک نہیں،

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ

اور اللہ سے سچی کس کی بات؟ ✽ پھر تم کو کیا پڑا ہے؟ منافقوں کے واسطے

فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا

دو جانب ہو رہے ہو، اور اللہ نے ان کو الٹ دیا ان کے کاموں پر، کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ

مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿٨٨﴾

جس کو بچلایا اللہ نے۔ اور جس کو اللہ راہ نہ دے، پھر تو نہ پاوے اس کے واسطے کہیں راہ ف٤

النصف

ع ١١ / ٨

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) غیر جانبدار کرایا اور پھر اپنے پڑوسی دشمن یہود کے خلاف اقدام فرمایا اور خیبر فتح ہوا صلح کے بعد دو سال کے اندر عرب میں جس قدر اسلام پھیلا اتنا اس سے پہلے نہیں پھیلا، قرآن کریم نے اسی وجہ سے حدیبیہ کی صلح کو فتح مبین کہا ہے (٧٩) شاہ صاحبؒ نے آیت (٧٩) کے ظاہری تضاد کو دور فرمایا ہے۔ خدا تعالٰے نے پہلے فرمایا سب اللہ کی طرف سے ہے پھر فرمایا بھلائی اللہ کی طرف سے ہے اور برائی نفس انسانی کیطرف سے ہے، شاہ صاحبؒ کا مطلب یہ کہ حقیقت کے لحاظ سے یہی بات صحیح ہے کہ سب اللہ کیطرف سے ہے کیونکہ وہی ہر شئے کا خالق ہے لیکن انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے فعل اور اپنے کسب پر نظر رکھ کر یہ سمجھے کہ بھلائی اللہ کیطرف سے ہے اور برائی میری طرف سے ہے۔ برائی میں اپنے فعل کا لحاظ رکھے۔ دنیا کے انتظامی معاملات کا مدار اسی تصور پر ہے اور یہی عبدیت ہے۔ قاتل کو اس کے قتل کی سزا دی جاتی ہے آج تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ چوری تو اللہ کی طرف سے ہے چور کو سزا کیسی!

دنیا کے اسی قانون کے مطابق آخرت کا قانون جزا و سزا بنایا گیا ہے یہ تقدیر کا مسئلہ ہے اس کیلئے صفحہ (٢٨٧) پر نظر ڈالئے (٨٣) اختلاف کثیرہ کا یہ مطلب ہے کہ ایک مضمون میں اگر اختلاف ہوتا صدہا مضامین تھے ان سب کا اختلاف کثیر اختلاف بن جاتا لیکن یہاں کسی ایک مضمون میں بھی اختلاف نہیں، لہٰذا یہ اللہ تعالٰی کا کلام ہے۔ بشر کے کلام میں یہ یکسانیت کہاں نہ کسی جگہ فصاحت و بلاغت کی کمی۔ نہ توحید و تشریک حلال و حرام کے بیان میں کہیں تناقص اور تفاوت پھر غیب کی اطلاعات میں نہ کوئی خبر ایسی جو واقع کے مطابق نہ ہو، نہ نظم قرانی میں کہیں یہ فرق کہ بعض فصیح ہو اور بعض رکیک۔ ہر بشر کی تقریر و تحریر میں ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ اطمینان کا اور انداز پریشانی کا اور انداز مسرت کے وقت اور رنگ اور رنج کے وقت اور رنگ۔ قرآن ہر قسم کے تفاوت اور تناقص سے محفوظ ہے بظاہر قرآن کریم کی بعض آیات بعض کیخلاف معلوم ہوتی ہیں تو یہ علم کی کمی کا نتیجہ ہوتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ قرآن اپنی تفسیر و تشریح خود کرتا ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم پر وسیع نظر کی ضرورت ہے ناقص مطالعہ والوں کو قرآن کریم میں تناقص و اختلاف کا محسوس ہونا باعث حیرت نہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد — ف٤ یعنی کہیں سے کچھ خبر آوے تو اول پہنچا دیجئے سردار تک اور اس کے نائبوں تک جب وہ صحیح کریں اور اس پر بنا رکھیں تب آپ اس پر عمل کریئے حضرت نے ایک شخص کو بھیجا ایک قوم کی زکوٰۃ لینے کو، وہ نکلے استقبال کو اس نے سمجھا کہ نکلے ہیں میرے مارنے کو، الٹا پھر آیا اور شہر مدینے میں مشہور کیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَآءً فَلَا
چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو، جیسے وہ ہوئے، پھر سب برابر ہو جاؤ،

تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ
سو تم اُن میں کسی کو مت پکڑو رفیق، جب تک وطن چھوڑ آویں اللہ کی راہ میں۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ ۖ
پھر اگر قبول نہ رکھیں، تو ان کو پکڑو اور مارو جہاں پاؤ۔

وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا ﴿٨٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ
اور نہ ٹھہراؤ کسی کو رفیق، اور نہ مددگار ف۴ مگر وہ جو مل رہے ہیں

إِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ أَوْ جَآءُوكُمْ
ایک قوم سے جن میں اور تم میں عہد ہے، یا آئے ہیں تمہارے پاس،

حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُّقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ
خفا ہو گئے ہیں دل ان کے، تمہارے لڑنے سے، اور اپنی قوم کے لڑنے سے بھی۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ
اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر زور دیتا، پھر تم سے لڑتے۔ تو اگر تم سے کنارہ پکڑیں،

فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ
پھر نہ لڑیں، اور تمہاری طرف صلح لاویں، تو اللہ نے نہیں دی

لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ
تم کو ان پر راہ ف۲ اب تم دیکھو گے ایک اور لوگ، چاہتے ہیں

أَنْ يَّأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى
کہ امن میں رہیں تم سے بھی، اور اپنی قوم سے بھی۔ جس بار بلائے جاتے ہیں

الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ
فساد کرنے کو، الٹ جاتے ہیں اس ہنگامہ میں۔ پھر اگر تم سے کنارہ نہ پکڑیں، اور صلح نہ لاویں،

السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ
اور اپنے ہاتھ نہ روکیں، تو ان کو پکڑو اور مارو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہنوز حضرت تک خبر نہ پہنچی کہ شہر میں شہرہ ہوا اسی قسم سے ہر خبر بے تحقیق اور بے خبر سر دار کے مشہور کرنے لگتے وہ خبر آخر غلط نکلی۔ فائدہ، یہ جو فرمایا کہ اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو شیطان کے پیچھے چلتے مگر تھوڑے یعنی ہر وقت احکام تربیت کے نہ پہنچتے رہیں تو کم لوگ ہدایت پر قائم رہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ مثلاً کوئی محتاج کی سفارش کر کر دولتمند سے کچھ دلوا دے یہ بھی شریک ہوا ثواب خیرات میں اور جو کافر یا مفسد کو سفارش کر کر چھڑوا دے کہ پھر وہ فساد کرے یہ بھی شریک ہے اس فساد میں۔ ف۳ مثلاً کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے اس کا جواب اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام اور اگر زیادہ چاہے ثواب تو رحمۃ اللہ بھی اور اگر اس نے یوں کہا تو آپ کہیئے وبرکاتہ ۱۲ منہ رح ف۴ یہاں منافق فرمایا ہے ان لوگوں کو جو ظاہر میں بھی مسلمان نہ تھے لیکن حضرت کیساتھ محبت اور ملاپ جتاتے تھے۔ اس غرض سے کہ ان کی فوج ہماری قوم پر جاوے تو ہماری جان و مال بچ رہے۔ جب مسلمان خبردار ہوئے کہ ان کی آمد و رفت اس غرض کو ہے دل کی محبت سے نہیں تو بعضے کہنے لگے ان سے صحبت و ملاقات ترک کریئے تا ایک طرف ہو جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ملے جایئے اسمیں شاید ایمان لاویں۔ اللہ نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ ہے اسکا فکر تم کو کیا ضرور باقی ایسوں سے جو معاملت چاہیئے سو آگے فرما دی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۹۰) یہاں چند باتیں یاد رکھنی چاہئیں (۱) سلام کا جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے اگر حاضرین میں سے ایک شخص نے بھی جواب دیدیا تو سب سبکدوش ہو گئے اور اگر کسی نے بھی جواب نہیں دیا تو سب واجب کے تارک ہوئے (۲) جو سلام شرعی آداب کا لحاظ رکھکر کیا جائے اسی کا جواب دینا واجب ہوگا۔ مثلاً کوئی بول و براز میں مشغول ہو یا نماز پڑھتا ہو یا قرآن کی تلاوت کرتا ہو یا خطبہ سن رہا ہو وغیرہ، ایسی حالت میں کوئی سلام کرے تو اسکا جواب دینا واجب نہیں بلکہ ایسے مواقع پر سلام کرنا ہی خود مکروہ ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف۱ یعنی جب تک تم میں نہ آرہیں، تب تک ان کو برے بھلے میں شریک نہ کرو اور لڑائی میں ان کو مت بچاؤ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی اس ملنے گھلنے میں ان کو لڑائی میں مت بچاؤ مگر دو صورت سے یا وہ ہم قسم ہیں تمہارے صلح والوں سے تو وہ بھی صلح میں داخل ہیں یا لڑائی سے عاجز ہو کر تم سے آپ صلح کریں۔ اسپر کر لنا اپنی قوم کیطرف سے ہو کر تم سے لڑیں نہ تمہاری طرف سے ہو کر ان سے تو اگر اس عہد پر قائم رہیں تو تم بھی اللہ کا احسان جانو کہ ہمارے لڑنے سے بند ہو گئے ۱۲ منہ رح

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿٩١﴾

جہاں پاؤ ۔ اور ان پر ہم نے ملا دی تم کو سند صریح ف ۞

ع ١٢ ٩

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ

اور مسلمان کا کام نہیں کہ مار ڈالے مسلمان کو ، مگر چوک کر ۔ اور جس نے مارا

مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ

مسلمان کو چوک کر ، تو آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی ، اور خون بہا پہنچانی اس کے گھر والوں

أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ

کو ، مگر کہ وہ خیرات کریں ۔ پھر اگر وہ تھا ایک قوم میں کہ تمہارے دشمن ہیں، اور

مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ

آپ مسلمان تھا، تو آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی۔ اور اگر وہ تھا ایک قوم میں، کہ تم میں اور

بَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ

ان میں عہد ہے، تو خون بہا پہنچانی اس کے گھر والوں کو ۔ اور آزاد کرنی گردن

مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً

ایک مسلمان کی ، پھر جس کو پیدا نہ ہو تو روزہ دو مہینے لگے تار ، بخشوانے

مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

کو اللہ سے ۔ اور اللہ جانتا سمجھتا ہے ف ۞ اور جو کوئی مارے مسلمان کو

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ

قصد کر کر ، تو اس کی سزا دوزخ ہے ، پڑا رہے اس میں، اور اللہ کا اس پر غضب ہوا،

وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

اور اس کو لعنت کی، اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب ف ۞ اے ایمان والو ! جب

ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ

سفر کرو اللہ کی راہ میں ، تو تحقیق کر لو ، اور مت کہو جو شخص تمہاری طرف

السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ

سلام علیک کرے کہ تو مسلمان نہیں ، چاہتے ہو مال دنیا کی زندگی کا ، تو اللہ کے

فوائد

ف یعنی بعضے ہیں کہ عہد بھی کر جاتے ہیں نہ تم سے لڑیں نہ اپنی قوم سے لیکن قائم نہیں رہتے جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہیں ان کے رفیق ہو جاتے ہیں، تو ان سے تم بھی قصور مت کرو، تمہارے ہاتھ سند لگی کہ وہ عہد پر قائم نہ رہے ۔ ١٢ منہ رح ف چوک کی کئی صورتیں ہیں، یہاں دو مذکور ہیں کہ مسلمان کو کافروں میں امتیاز نہ کیا اور مار ڈالا، ہر طرح خطا کے قتل میں دو چیزیں لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا بردہ مسلمان اور مقدور نہ ہو تو روزہ دو مہینے متصل یہ اپنی تقصیر کا تدارک ہے اللہ کی جناب میں ۔ دوسرے خون بہا ادا کرنی اس کے وارثوں کو یہ ان کا حق ہے وہ اگر خیرات کر کر چھوڑ دیں تو مختار ہیں، سو اگر اس کے وارث مسلمان ہیں یا کافر ہیں لیکن صلح رکھتے ہیں تو ادا کرنی واجب ہے اور اگر کافر ہیں اور دشمن ہیں تو واجب نہیں ۔ خون بہا مذہب حنفی میں مسلمان کی دو ہزار سات سو چالیس روپے ہیں تخمیناً اور دینے آتے ہیں ۔ قاتل کی برادری کو تین برس میں بہ تفریق ادا کریں ۔ ١٢ منہ رح ف ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ مسلمان اگر قصد کر کر مسلمان کو مار ڈالے وہ دوزخی ہو چکا اس کی توبہ قبول نہیں، باقی اور علماء نے کہا کہ سزا اس کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی ۔ آگے اللہ مالک ہے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے قول میں پاک ہوا ۔ ١٢ منہ رح

تشریح (٩٢)

عیاش بن ربیعہ مخزومی مکہ سے مدینہ جانے کے لئے نکلے تھے، ان کی ماں نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور اپنے دو بیٹوں سے جن کا نام حارث اور ابو جہل تھا کہا کہ جب تک تم عیاش کو ڈھونڈھ کر نہ لاؤ گے میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی اور نہ چھت کے نیچے بیٹھوں گی چنانچہ یہ لڑکے دیکھنے نکلے اور عیاش کو راستہ میں سے پکڑ لائے اور باوجود عیاش سے وعدہ کرنے کے اس کو باندھ لیا اور مکہ میں لا کر قید کر دیا، ہاتھ پاؤں باندھ کر اسکو دھوپ میں ڈالدیا اور طرح طرح سے اس پر ظلم کیا ہر کوئی آتا اور اسے کہتا کہ تو اسلام کو چھوڑ دے چنانچہ حارث بن زیدؓ نے بھی عیاش کو یہی مشورہ دیا ۔ عیاش نے قسم کھائی کہ مجھ کو موقعہ مل گیا اور میں نے تجھ کو اکیلا پایا تو تجھ کو قتل کر دونگا ۔ اتفاق کی بات کچھ عرصہ بعد جب عیاش مدینہ پہنچ گئے تو انہوں نے ایک دن حارث کو قبا کے سامنے آتا ہوا دیکھا ان کو یہ خبر نہ تھی کہ حارث مسلمان ہو چکا تھا ۔ انہوں نے موقع پاکر حارث کو قتل کر دیا اس قتل کو خطاء فرمایا ۔

اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ
ہاں بہت غنیمتیں ہیں ۔ تم ایسے ہی تھے پہلے ، پھر اللہ نے تم پر

عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾
فضل کیا، سو اب تحقیق کرو ۔ اللہ تمہارے کام سے واقف ہے ف ؏

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ
برابر نہیں ، بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں ،

وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے ۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى
اللہ نے بڑائی دی لڑنے والوں کو اپنے مال اور جان سے ، اُن پر

الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ
جو بیٹھے ہیں درجہ میں ۔ اور سب کو وعدہ دیا اللہ نے خوبی کا ۔ اور

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ لا
زیادہ کیا اللہ نے ، لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے ، بڑے ثواب میں ؏

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
بہت درجوں میں اپنے ہاں کے اور بخشش میں اور مہربانی میں ۔ اور اللہ ہے بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىْٓ
مہربان ف۲ ؏ جن لوگوں کی جان کھینچتے ہیں فرشتے ، اس حال میں کہ وہ برا کر رہے

اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى
ہیں اپنا ، کہتے ہیں تم کس بات میں تھے؟ وہ کہتے ہیں ہم تھے مغلوب اس

الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ
ملک میں ۔ کہتے ہیں، کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ ، کہ وطن چھوڑ جاؤ وہاں ۔

فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ لا اِلَّا
سو ایسوں کا ٹھکانا ہے دوزخ ۔ اور بہت بری جگہ پہنچے ؏ مگر

فوائد ف حضرت کے وقت میں مسلمانوں کی فوج پہنچی ایک بستی پر۔ وہاں پہنچے مسلمان تھا۔ اپنے مواشی کنارے کرکر کھڑا ہوا تھا اور مسلمانوں سے سلام علیک کی۔ لوگوں نے سمجھا کہ غرض کو مسلمانی جتاتا ہے اس کو مارا اور مواشی چھین لئے اس پر یہ آیت اتری یہ جو فرمایا کہ تم ایسے ہی تھے پہلے یعنی غرض دنیا پر خون ناحق کرنیوالے لیکن مسلمان ہوکر یہ کام نہ چاہیئے یا تم ایسے ہی تھے پہلے یعنی کافروں کے شہر میں رہتے تھے۔ مستقل حکومت نہ رکھتے تھے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ بدن کے نقصان والے یعنی اپاہج جہاد کے حکم سے معاف ہیں۔ باقی لوگوں میں لڑنے والوں کو بڑے درجے ہیں۔ کہ بیٹھنے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے۔ فرض عین نہیں یعنے بعضے جہاد کرتے ہیں تو نہ کرنیوالے معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۹۷) ایک روایت کلبی نے نقل کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ غالب بن فضار کی سرکردگی میں ایک جماعت مسلمانوں کی روانہ کی گئی تھی۔ جب وہ ایک بستی کے قریب پہنچے تو بستی کے لوگ سب بھاگ گئے لیکن اس تمام بستی میں ایک شخص مسلمان تھا جس کا نام مرداس بن نہیک تھا اس نے یہ خیال کیا کہ میں تو مسلمان ہوں مجھے کون قتل کریگا وہ بستی سے نہیں بھاگا لیکن اس نے یہ خیال کیا کہ شاید یہ چھوٹا سا لشکر مسلمانوں کا نہ ہو بلکہ کوئی اور لوگ ہوں اس لئے وہ احتیاطاً ایک پہاڑ کے دامن میں چھپ گیا۔ مگر جب اس کو یہ معلوم ہوگیا کہ یہ لشکر مسلمانوں کا ہے اور اس نے مسلمانوں کا نعرۂ تکبیر سُنا تو وہ پہاڑ کے دامن سے نکل کر کلمہ پڑھتا ہوا اور سلام علیک کرتا ہوا اس لشکر کی جانب آیا۔ اس پر اُسامہ بن زید نے جھپٹ کر وار کیا اور اس کو قتل کر ڈالا اور اس کی بکریاں لے آئے جب مدینے آئے تو حضور کو بہت غمگین پایا اور آپ نے یہ آیت پڑھی اور اسامہؓ سے کہا تم نے باوجود کلمہ توحید اور سلام وغیرہ کے اس کو قتل کر دیا اسامہؓ نے عرض کیا یا رسُول اللہ میرے لئے استغفار فرمائیے آپ نے کس طرح استغفار کروں جو کلمہ لاالٰہ الا اللّٰہ اس نے کہا تھا اس کا کیا کروں۔ یہاں تک کہ آپ بار بار یہی کہتے رہے۔ مملوک آزاد کرنے کا حکم دیا چونکہ روایات مختلف ہیں اس لئے سلام کا ترجمہ کسی نے سلام علیک کیا ہے اور کسی نے استسلام وانقیاد کیا ہے۔

ع ۱۴ ۵ ۱۰

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا

جو ہیں بے بس مرد اور عورتیں اور لڑکے ، نہ

يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولَٰئِكَ

کر سکتے ہیں تلاش ، اور نہ جانتے ہیں راہ ۞ سو ایسوں کو

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾

امید ہے کہ اللہ معاف کرے ۔ اور اللہ ہے معاف کرنے والا بخشنے والا

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا

اور جو کوئی وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں، پاوے اس کے مقابلہ میں جگہ بہت اور

وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ

کشائش۔ اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ، وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کیطرف ، پھر

يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

آ پکڑے اس کی موت ، سو ٹھہر چکا اس کا ثواب اللہ پر ۔ اور اللہ بخشنے والا

رَحِيمًا ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ

مہربان ہے ف۲ اور جب تم سفر کرو ملک میں ، تو تم پر گناہ نہیں ، کہ کچھ

تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ

کم کرو نماز میں سے ۔ اگر تم کو ڈر ہو، کہ ستاویں گے تم کو کافر۔ البتہ

الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿١٠١﴾ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ

تمہارے دشمن ہیں صریح ف۳ اور جب تو ان میں ہو، پھر ان کو

لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ

نماز میں کھڑا کرے تو چاہیئے ایک جماعت ان کی کھڑی ہو تیرے ساتھ، اور ساتھ لیویں اپنے ہتھیار

فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ

پھر جب سجدہ کر چکیں، تو پرے ہو جاویں ، اور آوے دوسری جماعت

لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ

جن نے نماز نہیں کی، وہ نماز کریں تیرے ساتھ، اور پاس لیویں اپنا بچاؤ اور ہتھیار ۔

فوائد

ف۱ یہ حال فرمایا ان کا جو کافروں کے ملک میں دل سے مسلمان ہیں اور ظاہر نہیں ہو سکتے ان کے ظلم سے تو اگر اپنی کمائی آپ کرتے ہیں اور سفر کی تدبیر سے واقف ہیں تو ان کا عذر قبول نہیں اور ملک میں جا رہیں۔ زمین اللہ کی کشادہ ہے اور اگر ناچار ہیں پرلے بس میں تو امید ہے کہ معاف ہوں۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں مسلمان کھلا نہ رہ سکیں وہاں سے ہجرت فرض ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی روزی کا ڈر نہ چاہیئے کہ بہت جگہ روزی مل رہتی ہے کشائش سے اور یہ خطرہ نہ چاہیئے کہ شاید راہ ہی میں مارے جاویں کہ اس میں ثواب پورا ہے اور موت اپنے وقت سے پہلے نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ سفر جو تین منزل کا ہو اسمیں چار رکعت فرض میں سے دو ہی پڑھنی چاہئیں اور کافروں کے ستانے کا ڈر اسوقت تھا جب یہ حکم آیا اس تقریب سے معافی ملی۔ ہر وقت کو اور پوری نہ پڑھیئے کہ اللہ صاحب کی بخشش سے بے پروائی ہوئی ہے اور سنت کا تقید سفر میں نہیں رہتا ۱۲ منہ رح

تشریح

(۹۹) اگرچہ یہاں دارالحرب سے اپنے دین کی حفاظت کیلئے دارالاسلام کیطرف ہجرت کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن بعض اہل علم نے ہر وہ ہجرت جو طلب علم کیلئے ہو یا حج کے لئے ہو یا جہاد کیلئے ہو یا ایک ایسے شہر کیطرف ہو جسمیں زہد و تقوی کے حصول کی امید ہو یا پاکیزہ اور حلال روزی تلاش کرنے کی غرض سے وہاں جائے تو یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کے حکم میں ہوگا اور اگر راستے میں موت آجائے گی تو اجر اللہ کے ذمہ ہوگا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سب سے بڑی اور بہتر ہجرت اس شخص کی ہے جو گناہوں کو چھوڑ کر نیکیوں کیطرف ہجرت کرتا ہے یعنی نواہی کو ترک کر کے اوامر کو اختیار کرتا ہے حضرات سالکین کا قول ہے کہ اصل ہجرت اس شخص کی ہے جو بلد بشریت کو چھوڑ کر ربوبیت کی حضوری کو طلب کرتا ہے۔ صوفیائے کرام نے اس پر بحث کی ہے لیکن وہ تمام امور صحیح نسبت پر موقوف ہیں جو آجکل مفقود ہے ہر چند کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے مدینے کیطرف ہجرت کرنا فرض نہیں رہا لیکن کسی دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنے کا حکم اب بھی موجود ہے جہاں ایک مسلمان اپنے دین کی حفاظت کر سکے البتہ یہ دوسری بات ہے کہ کہیں دارالاسلام ہی باقی نہ رہا ہو۔

ع ۱۴ / ۲ / ۱۱

وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ
کافر چاہتے ہیں ، کسی طرح تم بے خبر ہو اپنے ہتھیاروں سے اور اسباب سے ،
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ
تو تم پر جھک پڑیں ایک حملہ کر کر ۔ اور گناہ نہیں تم پر ، اگر
كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ
تم کو تکلیف ہو مینہ سے ، یا تم بیمار ہو ، کہ اُتار رکھو اپنے ہتھیار ،
وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾
اور ساتھ لو اپنا بچاؤ ۔ اللہ نے رکھی ہے منکروں کے واسطے ذلت کی مار ف
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
پھر جب نماز کر چکو ، تو یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ
اور پڑے ۔ پھر جب خاطر جمع سے ہو تو درست کرو نماز کو ۔
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾
یہ نماز ہے مسلمانوں پر وقت باندھا حکم ف ۞
وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ
اور مت ہارو ان کا پیچھا کرنے سے ۔ اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو ،
فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
تو وہ بھی بے آرام ہیں جس طرح تم ہو ۔ اور تم کو اللہ سے امید ہے ،
مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ
جو ان کو نہیں ۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ۞ ہم نے
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ
اتاری تجھ کو کتاب سچی ، کہ تو انصاف کرے لوگوں میں ، جو
اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ
سوجھاوے تجھ کو اللہ ۔ اور تو مت ہو دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والا ۞ اور بخشوا

فوائد ف یہ نماز خوف فرمائی کہ اگر وقت مقابلہ کا ہو تو فوج دو حصہ ہو جاوے . ہر جماعت آدھی نماز میں امام کے شریک ہو اور آدھی جدی پڑھے جب تک دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے اور اس وقت نماز میں آمد و رفت معاف ہے اور ہتھیار اور زرہ یا سپر ساتھ رکھیں اور اگر اس قدر بھی فرصت نہ ملے تو جماعت موقوف کریں تنہا پڑھ لیں . پیادہ اور سوار باشارہ اگر یہ بھی فرصت نہ ملے تو قضا کریں ۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی خوف کے وقت اگر نماز میں کوتاہی ہو تو بعد نماز اور طرح اللہ کو یاد کرو . ایک نماز میں یہ قید ہے کہ وقت ہی پر چاہیئے اور یاد اللہ کی ہر حال میں درست ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۰۲) کافروں کی شرارت کے اندیشہ کا ذکر اس وقت کے حالات کی بنا پر فرمایا ہے اب اگر یہ اندیشہ نہ بھی ہو تب بھی قصر کرنا ہوگا جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے حنفیہ کے نزدیک سفر میں نماز کا قصر کرنا رخصت نہیں بلکہ عزیمت ہے یعنی یہ نہیں کہ چاہے دو پڑھے یا پوری چار پڑھ لے بلکہ دو ہی پڑھنی چاہیئں . سفر میں سنتوں کی تاکید باقی نہیں رہتی لیکن سنتوں میں قصر نہیں ہے اگر سنتیں نہ پڑھے تو مؤاخذہ نہیں لیکن پڑھے تو پوری پڑھے ۔ وتر چونکہ واجب ہیں . اس لئے انکی حالت بدستور رہے گی . سفر خواہ خشکی کا ہو . یا تری کا دونوں کا حکم یکساں ہے . مسافر جب کسی شہر یا قصبہ میں قیام پذیر ہو تو اگر پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ دن کے رہنے کی نیت کرے تو وہ شرعاً مسافر نہیں رہتا بلکہ وہ مقام جہاں اس نے پندرہ یا پندرہ سے زیادہ قیام کی نیت کی ہے وہ وطن اقامت ہو جاتا ہے اور یہ جو فرمایا فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اسکا مطلب نہیں کہ چاہے قصر کر دیا نہ کرو کوئی گناہ نہیں بلکہ یہ ایک شبہ کا جواب ہے کہ شاید قصر کریں اور چار کی بجائے دو رکعتیں پڑھیں تو کوئی گناہ ہو اس گناہ کی نفی فرمائی ہے کہ کوئی گناہ نہیں بلکہ دو پڑھنی چاہیئں ۔ (۱۰۵) بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ جو سجھاوے اللہ تجھ کو ، یعنی آپ مقدمات کا فیصلہ اس سمجھ اور دانش کے مطابق کیا کریں جو بحیثیت رسول آپ کو عطا کی گئی ہے یہ آپ کا منصب ہے . مفسرین نے ارادة (دکھلانے) کی یہ تشریح کی ہے کہ نبی کا علم ایسا یقینی ہوتا ہے جیسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے انما يسمى العلم اليقينى رؤية لانه جرى مجرى الرؤية فى قوة الظهور یعنی خدا تعالیٰ نے نبی کے علم کو ارادة سے تعبیر کیا ہے . پھر علوم نبوت کی دو قسمیں ہیں ایک وحی کا علم دوسرا الہامی علم پہلے کو وحی جلی کہتے ہیں دوسرے کو وحی خفی . حضرت شاہ صاحب نے ارادة سے الہامی علم و بصیرت مراد لیا ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۱۵ ع ۱۲

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٠٦ ۚ وَلَا تُجَادِلْ

اللہ سے ۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٭ اور مت جھگڑ

عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

ان کی طرف سے ، جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں ۔ اللہ کو خوش نہیں آتا

مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝١٠٧ ۚ ۙ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا

جو کوئی ہو دغاباز گنہگار ٭ چھپتے ہیں لوگوں سے ، اور نہیں

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا

چھپتے اللہ سے ، اور وہ اُن کے ساتھ ہے، جب رات کو ٹھہراتے ہیں، جس

يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝١٠٨

بات سے وہ راضی نہیں ۔ اور جو کرتے ہیں اللہ کے قابو میں ہے ف ٭

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۟ فَمَنْ

سنتے ہو؟ تم لوگ جھگڑے ان کی طرف سے ، دنیا کی زندگی میں ۔ پھر کون

يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝١٠٩

جھگڑے گا ان کے بدلے اللہ سے، قیامت کے دن ، یا کون ہوگا ان کا کام بنانے والا ؟

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ

اور جو کوئی کرے گناہ یا اپنا بُرا کرے، پھر اللہ سے بخشوائے ، پاوے

اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١١٠ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ

اللہ کو بخشتا مہربان ف۲ ٭ اور جو کوئی کماوے گناہ ، سو کماتا ہے اپنے

عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١١ وَمَنْ يَّكْسِبْ

حق میں ۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف۳ ٭ اور جو کوئی کماوے

خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ

تقصیر یا گناہ ، پھر لگاوے بے گناہ کو ، اس نے سر دھرا طوفان اور

اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝١١٢ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ

گناہ صریح ٭ اور اگر نہ ہوتا تجھ پر فضل اللہ کا ، اور مہر تو قصد کیا ہی تھا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جسے نبی کا اجتہاد بھی کہتے ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ وقتی مقدمات کے فیصلہ میں حضورؐ اپنی بصیرت اور اجتہاد سے کام لیتے تھے۔ ہر فیصلہ کیلئے آپ پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی البتہ نبی کے اجتہاد کا درجہ عام لوگوں کے اجتہاد سے بلند ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نبی کو غلطی میں پڑنے سے بذریعہ وحی محفوظ رکھتا ہے، جیسے اس واقعہ میں ہوا۔ حضورؐ نے ایک فریق کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر یا مومن کے ساتھ حسن ظن کیوجہ سے طعمہ (منافق) کو بے قصور اور بے گناہ یہودی کو قصوروار سمجھ لیا۔ لیکن اسکے مطابق ابھی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ خدا تعالےٰ نے اس خلاف حق رجحان کی اصلاح فرما دی اور پھر آپ نے صحیح فیصلہ کیا۔ اسی خیال پر حضورؐ کو مغفرت کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم میں آپکی عصمت کا اظہار ہے کہ معمولی غلط رجحان پر بھی وحی الٰہی آپ کو ٹوک دیتی تھی پھر آپ سے فکر و عمل کی کوئی بڑی غلطی کیسے ہو سکتی تھی! قرآن نے جہاں جہاں حضورؐ کو استغفار کا حکم دیا ہے وہاں یہی مصلحت تھی۔ اسمیں حضورؐ کی گناہ گاری کا اظہار نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اور استغفار کی آیات میں ضعیف تاویلات جاری کر دی ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ نبی و رسول کے سرسری خیالات کی بھی سخت نگرانی کیجاتی ہے رہے نبی کے ارشادات و اقوال اور اعمال و افعال تو خدا کی طرف سے ان کی مکمل حفاظت کیسے نہ کی جاتی ہوگی۔ خدا تعالےٰ سے بخشش طلب کرنے کے اس حکم کی ایک مصلحت یہ ہے کہ جن مسلمانوں نے خاندانی ہمدردی کیوجہ سے چوری کے مجرم طعمہ کی حمایت کی تھی وہ بھی چوکنے ہو جائیں اور اپنے غلط فعل پر خدا تعالیٰ سے معافی چاہیں یعنی نبی کو مخاطب کر کے مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی، نبی و رسول کے اجتہاد کی تشریح الحج ۵۲ کے فائدہ میں صفحہ (۴۲۸) پر دیکھو۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) **فوائد** ف۱ یہ اول و آخر کئی آیت میں ذکر ہے ایک قصے کا حضرت کے وقت ایک انصاری کی زرہ آٹے میں گم ہوئی صبح کو تلاش کی، آٹے کا خط دیکھا ایک شخص کے گھر تک اس کا نام طعمہ بن ابیرق تھا وہاں جھاڑ لیا تو نہ پائی وہ خط آگے دیکھا ایک یہودی کے گھر تک لبید نام وہاں پائی۔ اس یہودی نے کہا کہ مجھ کو طعمہ نے سپرد کی۔ طعمہ نے کہا میں بری ہوں چور وہی ہے طعمہ کی قوم نے رات کو مشورت کی کہ ہم حضرت کے پاس سب مل کر گواہی دینگے کہ طعمہ بری ہے تو حضرت ہماری حمایت کریں گے اور یہودی چور ٹھہرے گا صبح کو یہی کیا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں حضرت کو خبردار کر دیا فی الحقیقت چور یہی تھا طعمہ۔ ۱۲ منہ رہ ف۲ گناہ فرمایا کبیرہ کو اور اپنا بُرا فرمایا صغیرہ کو یہاں لوگوں کو حکم ہے کہ توبہ کریں تو قبول ہو۔ ۱۲ منہ رہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۶ ۸ ۱۲

طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۗ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

ان میں ایک جماعت نے کہ تجھ کو بہکاویں - اور بہکا نہ سکتے ، مگر آپ کو ، اور

يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۗ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تیرا کچھ نہ بگاڑتے - اور اللہ نے نازل کی تجھ پر کتاب، اور کام کی بات،

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۗ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

اور تجھ کو سکھایا جو تو نہ جان سکتا - اور اللہ کا فضل تجھ پر بڑا ہے ❁

عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ

کچھ بھلی نہیں اکثر ان کی مشورت ، مگر جو کوئی کہے خیرات کو،

اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْ

یا نیک بات کو، یا صلح کروانے کو لوگوں میں - اور جو کوئی یہ چیزیں

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

کرے اللہ کی خوشی چاہ کر، تو ہم اس کو دیں گے بڑا ثواب ف ❁

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ

اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے ، جب کھل چکی اس پر راہ کی بات ، اور چلے سب

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۗ وَسَآءَتْ

مسلمانوں کی راہ سے سوائے سو ہم اس کو حوالے کریں وہی طرف جو اس نے پکڑی اور ڈالیں اس کو

مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

دوزخ میں اور بہت بری جگہ پہنچا . ف اللہ یہ نہیں بخشتا کہ اس کا شریک ٹھہرائیے اور اس سے نیچے بخشتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

جس کو چاہے - اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا، وہ دور پڑا بھول کر ف ❁

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا

اس کے سوائے پکارتے ہیں سو عورتوں کو - اور اس کے سوا پکارتے ہیں، سو شیطان

مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

سرکش کو ❁ جس کو لعنت کی اللہ نے اور وہ بولا کہ میں البتہ لوں گا تیرے بندوں سے حصہ ٹھہرایا ف

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ف یعنی قوم اپنے دل میں آپ شرمندہ نہ رہیں کہ ہم کو عیب لگا اور آگے عیب لگنے کے خطرے سے اپنے کی حمایت نہ کریں جب تک تحقیق نہ ہو کیونکہ اللہ تو خبردار ہے اور اس کا حکم بھی یہی ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ۱

تشریح : (۱۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ فرماتے ہیں جس نے سورۂ نساء کی یہ دو آیتیں پڑھیں ایکتے بہی مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً اور دوسری وہ آیت جو اوپر گذر چکی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا (۱۱۲) خطیئۃ اور اثم کا ترجمہ کسی طرح کیا گیا ہے شاہ صاحب نے صغیرہ اور کبیرہ کو اختیار کیا ہے۔ بہتت کے معنی تحیر کے ہیں۔ بہتان اس کذب کو کہتے ہیں جو کسی بے گناہ کیطرف منسوب کرکے اس کو حیرت میں ڈالدیا جائے مطلب یہ ہے اگر کسی کردہ گناہ کیطرف کوئی گناہ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کوئی شخص منسوب کر دے تو یہ گناہ کی طرف منسوب کرنا خود بہت بڑا بہتان اور کھلے ہوئے گناہ کا اپنے سر پر لادلینا ہے جب اس معاملہ میں خاص طور پر بشیر نے یا طعمہ نے ایک بے گناہ لبید یہودی کیطرف اپنی کی ہوئی چوری کو منسوب کر دیا۔ تو اس چور نے علاوہ چوری کے گناہ کے ایک اور بہتان اور گناہ سر پر لادلیا اور چونکہ بعض لوگ اس واقعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو متاثر کرنیکی کوشش کر رہے تھے اور طعمہ یا بشیر کی حمایت کیلئے آپکو آمادہ کر رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں بھیج کر آپکو صحیح معاملے سے آگاہ فرما دیا اسلئے فرمایا کہ یوں تو اللہ کا فضل اور اسکی رحمت آپ پر ہمیشہ ہی سایہ فگن رہتی ہے لیکن اس معاملہ خاص میں اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت آپکی دست گیری نہ کرتی تو چور کے طرفدار آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کر دیتے حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ کسی مسلمان سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ اسکا گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے دو آیتیں پڑھیں ایک تو وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اور ایک وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً (۱۰) شاہ صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی مجرم اپنا گناہ دوسرے بے قصور شخص پر تھوپ کر خود کو بری کرنے کی کوشش کریگا تو ہو سکتا ہے کہ دنیا کی عدالت میں اس کی چالاکی کام آ جائے اور وہ اپنے آپ کو دنیوی سزا سے بچالے لیکن وہ آخرت کی سزا سے ہرگز نہیں بچ سکتا کیونکہ دنیا کا حاکم ظاہری کارروائی کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے اور خداوند عالم علیم حکیم ہے۔ اس کا فیصلہ اپنے صحیح علم کی بنا پر ہوگا اس علیم و خبیر خدا کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔

حاشیہ صفحہ ۱۲۴ **فوائد** ف منافق لوگ حضرت سے کان میں باتیں کرتے تاکہ لوگوں میں اپنا اعتبار ٹھہرا دیں اور مجلس میں بیٹھ کر آپس میں کان میں باتیں کرتے کسی کا عیب کسی کا گلہ اس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکی مشورت اکثر (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ

اور ان کو بہکاؤں گا، اور انکو توقعیں (لالچ) دوں گا اور انکو سکھاؤں گا کہ چیریں جانوروں کے کان،

وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا

اور ان کو سکھاؤں گا کہ بدلیں صورت بنائی اللہ کی۔ اور جو کوئی پکڑے شیطان کو رفیق

مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ

اللہ کو چھوڑ کر، وہ ڈوبا صریح نقصان میں ف ✽ ان کو وعدہ دیتا ہے اور ان کو توقعیں دلاتا

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢٠﴾ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ

ہے اور جو توقع دیتا ہے ان کو شیطان سو سب دغا ہے ✽ ایسوں کا ٹھکانا ہے دوزخ،

وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور نہ پاویں گے وہاں سے بھاگنے کو جگہ ✽ اور جو یقین لائے اور عمل کئے نیک،

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

ان کو ہم داخل کریں گے باغوں میں، جن کے نیچے بہتی نہریں، رہ پڑے وہاں

أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾

ہمیشہ کو۔ وعدہ ہے اللہ کا سچا۔ اور اللہ سے سچی کس کی بات؟ ✽

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ

نہ تمہاری آرزو پر ہے نہ کتاب والوں کی آرزو پر۔ جو کوئی برا

سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا

کرے گا، اس کی سزا پائے گا۔ اور نہ پاوے گا اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی نہ

نَصِيرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ

مددگار ف ✽ اور جو کوئی کچھ عمل نیک کرے گا، مرد ہو یا عورت،

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

اور ایمان رکھتا ہو، سو وہ لوگ داخل ہوں گے جنت میں، اور ان کا حق نہ رہے گا

نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ

تل بھر ✽ اور اس سے بہتر کس کی راہ؟ جس نے منہ دھرا اللہ کے حکم پر،

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ بے خیر ہے صاف بات کو حاجت نہیں چھپانے کی مگر اس میں دغا ملی ہے اور چھپایئے تو خیرات کو تا لینے والا شرمندہ نہ ہو تا مسئلے دین کی غلطی بتانے کو تا نادان خجل نہ ہو یا لڑوں میں صلح کروانے کو کہ غصے والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول آپس میں ٹھہرایئے پھر اس کو سنایئے۔ ١٢ منہ رح ف رسول ؐ نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر جس نے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ میں پس جس بات پر امت کا اجتماع ہو وہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سو دوزخی ہے ١٢ منہ رح ف اوپر سے ذکر تھا منافقوں کا جو پیغمبر کے حکم پر راضی نہ ہو اور جدا راہ چلے یہ آیت فرمائی کہ اللہ شرک نہیں بخشتا تو شرک فرمایا حکم میں شریک کرنے کو یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پر چلے پس جو دین ہے سوا اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں ١٢ منہ رح ف یعنی تیرے بندے اپنے مال میں میرا حصہ ٹھہرا رکھیں گے جیسے دستور ہے بتوں کی نیاز نکالتے ہیں۔ تشریح (١) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اللہ یہ نہیں بخشتا کہ اس کا شریک ٹھہرایئے۔ بعض نسخوں میں (یہ) کا لفظ حذف ہو گیا ہے۔ (١١٥) وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ سے بعض حضرات نے اجماع مسلمین کے حجت ہونے پر استدلال کیا ہے جیسا کہ حضرت شاہ صاحبؒ نے اشارہ فرمایا ہے کہتے ہیں کہ حضرت امام شافعیؒ نے کسی شخص کے سوال کرنے پر تین رات دن تک قرآن میں غور کیا اور ہر دن میں تین مرتبہ اور ہر رات میں تین مرتبہ پورے قرآن کو پڑھا اور تیسرے دن سوال کرنیوالے کو اس آیت سے جواب دیا اور سائل کو مطمئن کر دیا۔ صاحب روح المعانی نے اس واقعہ کو تفصیل کیساتھ بیان کیا ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے سبیل المؤمنین سے وہ طریقہ مراد ہے جس پر مسلمان ہمیشہ سے چلتے آئے ہیں یعنی وہی اعتقاد اور وہی عمل قابل اعتبار ہے ... شاہ صاحبؒ نے سیاق کلام کی وجہ سے اس جگہ شرک سے شرک فی الحکم مراد لیا ہے یعنی امر و نہی کے احکام دینے کا اختیار صرف اللہ کو حاصل ہے وہی حقیقی حاکم ہے۔ جو شخص دین حق (اسلام) کے علاوہ دوسرے دین کی پیروی کریگا وہ شرک فی الحکم کا مرتکب ہوگا کیونکہ اس نے دین باطل کو دین حق سمجھ کر اس کی پیروی کی اور اس نے ضمناً یہ تسلیم کر لیا کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ دوسری ہستیوں کو بھی حکم دینے کا اور شریعت نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہے اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں یعنی شرک فی العبادۃ کے مرتکب نہ ہوں۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف جانوروں کے کان چیریں یہ کافروں کا دستور تھا گائے کا یا بکری کا ایک بچہ بت کے نام کا کر دیا اسکے کان میں نشان ڈال دیتے اور صورت بدلنا یہ کہ لڑکے کے سر میں چوٹی رکھتے بت کے نام کی مسلمان کو ان کاموں سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگوں سے یہ معاملت نہ کریئے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ

اور نیکی میں لگا ہے، اور چلا دین ابراہیم پر جو ایک طرف کا تھا۔ اور اللہ نے

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝۱۲۵ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا

پکڑا، ابراہیم کو یار ۞ اور اللہ کا ہے، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيْطًا ۝۱۲۶ وَ

کچھ زمین میں ۔ اور اللہ کے ڈب میں ہے سب چیز ۞ اور

يَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ

تجھ سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کی ۔ تو کہہ اللہ تم کو رخصت دیتا ہے ان کی،

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا

اور وہ جو تم کو سناتے ہیں کتاب میں سو حکم ہے یتیم عورتوں کا، جن کو

تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

تم نہیں دیتے، جو ان کا مقرر ہے، اور چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لو،

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ

اور مغلوب لڑکوں کا ، اور یہ ہے کہ قائم رہو یتیموں کے حق میں انصاف

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝۱۲۷

پر، اور جو کرو گے بھلائی، سو وہ اللہ کو معلوم ہے ف ۞

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

اور اگر ایک عورت ڈرے، اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی بھر جانے سے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ

تو گناہ نہیں دونوں پر کہ کر لیں آپس میں کچھ صلح ۔ اور صلح

خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا

خوب چیز ہے اور جیوں کے سامنے دھری ہے حرص۔ اور اگر تم نیکی کرو، اور پرہیزگاری،

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۲۸ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا

تو اللہ کو تمہارے سب کام کی خبر ہے ف ۞ اور تم ہرگز برابر نہ رکھ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کافر بھی جن سے کرتے تھے بزرگ ہی جان کر کرتے تھے۔ ف کتاب والوں کو خیال تھا کہ ہم خالص بندے ہیں جن گناہوں پر خلق پکڑی جاویگی ہم نہ پکڑے جاویں گے۔ ہمارے پیغمبر حمایت کرینگے اور نادان مسلمان بھی اپنے حق میں یہی خیال رکھتے ہیں سو فرمادیا کہ برا جو کریگا کوئی ہو سزا پاویگا۔ کوئی ہو حمایت کسی کی پیش نہیں جاتی، اللہ کا پکڑا وہی چھوڑے تو چھوٹے دنیا کی مصیبت میں آدمی قیاس کرلے ۱۲۰ منہ رح۔

تشریح: (۱۱۸) تیرے بندوں سے ٹھہرایا۔ شاہ صاحبؒ نے مقررہ حصہ سے مال کا حصہ مراد لیا ہے جو غیر اللہ کے نام پر نذر اور منت کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے وہ شیطان کا حصہ ہے۔ امام قتادہؒ نے بندوں کے وجود کا حصہ مراد لیا ہے اور فرمایا ہے کہ شیطان ایک ہزار میں سے (۹۹۹) انسانوں کو گمراہ کرکے اپنے لئے رکھ لیتا ہے۔ صرف ہزار میں ایک خوش نصیب جنت کیلئے رہتا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۵۵۶) دین الٰہی کو بدلنے کی دو صورتیں ہیں ۱۔ دین میں ایسی تحریف کرنا کہ اسکی ظاہری شکل و صورت بدل جائے ۲۔ ایسی اعتقادی بدعات داخل کیجائیں کہ دین کی حقیقی صفت اور اسکی روح کمزور پڑ جائے گو ظاہری صورت میں تغیر محسوس نہ ہو۔ حاصل یہ کہ شیطان کا یہ فیشن ہے اور وہ اس پر پورا زور صرف کرتا ہے۔

تشریح: حضرت شاہ صاحبؒ نے خلق اللہ سے صورت مراد لی ہے اور اسی کے مطابق فائدہ میں تشریح کی ہے۔ فائدہ میں اس بات کو خاص طور پر نمایاں کیا ہے کہ بتوں کے نام پر جو مشرکانہ طور طریق حرام ہیں اسیطرح بزرگان دین کے نام پر بھی ایسی باتیں حرام ہیں کیونکہ مشرک قومیں اپنے بتوں کو بزرگ سمجھ کر ہی ایسا کرتی ہیں۔ اس تاویل میں شاہ صاحبؒ کے سامنے وہ آیات ہیں جن میں سائبہ و بحیرہ جانوروں کی حرمت کا اعلان کیا گیا (دیکھو المائدہ (۱۰۳) صفحہ ۱۶۰) اور وہ احادیث ہیں جنمیں جسم گودنے، خوبصورتی کے لئے بال نوچنے اور مردوں کا عورتوں کے نسوانی فیشن اختیار کرنے اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنے کو خلق اللہ کو بدلنا (المغیرات خلق اللہ) قرار دیا گیا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے خلق کا ترجمہ آفرینش کیا ہے یعنی پیدائش (شاہ رفیع الدینؒ) اس ترجمہ میں ظاہری صورت اور باطنی صفات دونوں شامل ہیں۔ بڑے شاہ صاحبؒ نے احادیث مذکورہ کے علاوہ صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت، حضرت ابن عباسؓ، مجاہد، عکرمہ، قتادہ، حسن بصریؒ کے اس قول کی بھی رعایت کی ہے کہ ان حضرات نے خلق اللہ سے دین الٰہی مراد لیا ہے۔ اور دلیل کے طور پر یہ آیت پیش کی ہے۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ ... اللہ نے دین حق کو فطرۃ اللہ التی کہا ہے اور پھر اسے خلق اللہ سے تعبیر کرکے ناقابل تغیر قرار دیا ہے

(حاشیہ صفحہ) فوائد ف اس سورت کے اول میں تقید تھا یتیم کے حق کا اور فرمایا تھا کہ لڑکی یتیم جس کا والی نہیں مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اس کا حق ادا نہ کروں گا تو آپ اس کو نکاح میں نہ لائے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۱۸ ع ۱۱ ۱۵

أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ

سکو گے عورتوں کو ، اگرچہ اس کا شوق کرو ، سو نرے ، پھر بھی نہ

الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا

جاؤ ، کہ ڈال رکھو ایک کو جیسے ادھر میں لٹکتی - اور اگر سنوارتے رہو اور پرہیزگاری

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٢٩﴾ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا

کرو ، تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف ؛ اور اگر دونوں جدا ہو جائیں

يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا

تو اللہ ہر ایک کو محفوظ کرے گا اپنی کشائش سے - اور اللہ کشائش والا ہے ، تدبیر

حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَ

جانتا ؛ اور اللہ کا ہے ، جو کچھ آسمان و زمین میں - اور

لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ

ہم نے کہہ رکھا ہے . پہلی کتاب والوں کو ، اور تم کو ،

أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

کہ ڈرتے رہو اللہ سے - اور اگر منکر ہو گے تو اللہ کا ہے جو کچھ آسمان

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ

و زمین میں - اور اللہ بے پرواہ ہے ، سب خوبیوں سراہا ؛ اور اللہ

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾

کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں - اور اللہ بس ہے ، کام بنانے والا ف۲

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ

اگر چاہے ، تم کو دور کرے ، لوگو ! اور لے آوے اور لوگ -

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ

اور اللہ کو یہ قدرت ہے ؛ جو کوئی چاہتا ہو

ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ

انعام دنیا کا ، سو اللہ کے ہاں ہے انعام دنیا کا ، اور آخرت کا -

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کسی اور کو دے کر آپ اس کا حامی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتیں نکاح میں لانا موقوف کیا پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اپنا والی ہی نکاح میں لا دے جو وہ اسکی خاطر کریگا غیر نہ کرے گا حضرت سے رخصت مانگی، اس پر یہ آیت اتری۔ رخصت ملی اور فرمایا کہ وہ جو کتاب میں منع سنا تھا سو جب ہے کہ انکا حق پورا نہ دو اور یتیم کے حق کی تاکید تھی اور جو بھلائی کیا چاہو تو رخصت ہے۔ ۱۲ منہ ؒ

ف یعنی مرد کا دل پھرا دیکھے اور عورت اس کی خوشی کرنے کو اپنا حق کچھ چھوڑ دے تو روا ہے اور جیوں کے سامنے دھری ہے حرص یعنی مال بچنا ہر کسی کو خوش لگتا ہے البتہ مرد راضی ہو جاویگا۔ تشریح :(۱۲۶) وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا اور اللہ کے ڈب میں ہے ہر چیز یعنی اللہ کے قابو اور اسکے قبضہ میں ہے ہر چیز، بعض نسخوں میں (ڈھب) لکھا ہوا ہے ڈھب کے معنی طریقہ اور طرز کے ہیں۔ غلطی سے ڈب کا ڈھب بن گیا ہے (۱۲۵) جس نے اپنا منہ دھرا اللہ کے سامنے انسان کا چہرہ چونکہ اشرف اعضا ہے اس لئے کامل اطاعت اور مجسم حوالگی کو ان الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ حدیث میں احسان کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ اللہ تعالٰی کی عبادت اس طرح کر گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک ادنیٰ غلام اپنے آقا کے روبرو اور اس کے سامنے اس کی خدمت بجا لاتا ہو اسی طرح مخلصانہ طور پر اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔ حنیف کے معنی سب سے کٹ کر اور سب سے اپنا رُخ پھیر کر ایک طرف ہو جانا۔ بعض لوگوں نے یہاں ملت کی قید بتائی ہے اور بعض نے واتبع کی ضمیر سے اس کو حال بنایا ہے۔ شاہ صاحب ؒ نے دوسری صورت کو اختیار کر لیا ہے۔ یہی راجح ہے۔ خلیل ایسے دوست کو کہتے ہیں جو خالص ہو۔ بعض نے کہا یہ لفظ خلال سے مشتق ہے اور بعض کے نزدیک خلل سے مشتق ہے کسی نے کہا خلہ سے مشتق ہے۔ بہرحال حضرت حق کی جناب میں یہ درجہ بہت ہی ممتاز ہے مگر محبت سے کم ہے سیدنا ابراہیم ؑ خلت خالصہ کے مرتبہ پر فائز تھے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت خالصہ سے فائز المرام فرمایا تھا۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف یعنی انسان کی طبع میں مال کی حرص ہے اور ایک عورت پر زیادہ ڈھلنا۔ سو چاہیئے تا مقدور آپ کو بچاتا رہے بعد اس کے اللہ بخشنے والا ہے اور ادھر میں لٹکتی یہ کہ اسکو آپ آرام سے رکھو نہ چھوڑ دو کہ اور کسی سے نکاح کرے۔ ف۲ تین بار فرمایا کہ اللہ کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں پہلی بار کشائش کا بیان ہے۔ دوسری بار بے پروائی کا اگر تم منکر ہو، تیسری بار کارسازی کا اگر تم تقوٰی پکڑو۔

تشریح :(۱۳۴) اسی قسم کے مضمون کی آیت چوتھے پارے میں بھی گذر چکی ہے اور یہ اللہ کی عنایت و شفقت اور مہربانی ہے کہ احکام کی بجا آوری کے ساتھ انعام مانگنے کا بھی طریقہ تعلیم فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضؓ کا قول ہے کہ آیت اِنْ يَّشَاْ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ ہے سنتا دیکھتا ف ۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

قائم رہو انصاف پر، گواہی دو اللہ کیطرف،

وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ

اگرچہ نقصان ہو اپنا، یا ماں باپ کا، یا قرابت والوں کا۔ اگر

يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا

کوئی محظوظ ہے، یا محتاج ہے، تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے تم سے زیادہ

تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا

سو تم جی کی چاہ نہ مانو، اس بات میں کہ برابر سمجھو۔ اور اگر تم زبان ملوگے، یا بچا جاؤگے،

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰٓاَيُّهَا

تو اللہ تمہارے کام سے واقف ہے ف ۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

ایمان والو! یقین لاؤ اللہ پر، اور اس کے رسول پر، اور اس کتاب پر جو نازل کی ہے

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ

اپنے رسول پر، اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے۔

قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ

اور جو کوئی یقین نہ رکھے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور کتابوں پر، اور

رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

رسولوں پر، اور پچھلے دن پر، وہ دور پڑا بھول کر ف ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا

جو لوگ مسلمان ہوئے پھر منکر ہوئے، پھر مسلمان ہوئے پھر منکر ہوئے، پھر بڑھتے رہے

كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ ط بَشِّرِ

انکار میں، اللہ ان کو بخشنے والا نہیں، اور نہ ان کو دیوے راہ ف ۔ خوشی سنا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بِذُ هَبْکُمْ سے مشرکین اور منافقین مراد ہیں بعض مفسرین نے آیت کو عام رکھا ہے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کی درخواست کو خواہ وہ دنیا کے لئے ہو یا دین کے لئے، سنتا ہے اور ہر شخص کے اعمال کو اور ہر شخص کی نیت کو دیکھتا ہے۔ دونوں آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ موجود تمام مخلوق کو فنا کر دینے اور اس کی جگہ دوسری مخلوق کو موجود کر دینے پر قادر ہے۔ خواہ وہ مخلوق بشر ہو یا فرشتے ہوں۔ بہر حال وہ تم سے اطاعت کرنے میں بہتر ہوگی اور تم جیسی نہ ہوگی۔ جیسا کہ سورۂ محمد میں ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ الخ اللہ اس قسم کے انقلاب پر پوری طرح قادر ہے اگرچہ قوموں کی الٹ پلٹ ہمیشہ ہوتی رہتی ہے جیسا کہ آٹھویں پارے میں ہے کَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ہ اوپر کے لوگ مرتے جاتے ہیں اور ان کی جگہ نوجوان لیتے رہتے ہیں لیکن یہاں یکبارگی کسی قوم کا استیصال مراد ہے۔

ع ۱۹ بت ۸ ۱۶

حاشیہ صفحہ ہٰذا

فوائد ف یعنی سب مل کر شرع پر قائم رہو تو اللہ دنیا بھی دے اور آخرت بھی ف یعنی گواہی میں محظوظ کی خاطر نہ کرو اور محتاج پر ترس نہ کھاؤ اور قرابت نہ دیکھو حق ہو سو کہو اور اگر سچ کہا بھی کل زبان سے کہ سننے کو شبہ پڑا یا تمام قصہ نہ کہا کچھ بات کام کی رکھ لی۔ یہ بھی گناہ میں داخل ہے۔ ۱۲ منہ رح ف ایمان والے فرمایا ہے ان کو جو ظاہر میں مسلمان ہیں سو ان کو تعبید ہے کہ جب تک دل سے یقین نہ لاویں گے ان سب چیزوں کا تو خدا کے ہاں مسلمان نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی ظاہر میں مسلمان رہے اور دل سے بھٹکتے رہے تو اگر آخر کو بے یقین مرے تو کافر کے برابر ہیں۔ ان کو بخشش نہیں اور ظاہر کی مسلمانی سے وہاں راہ نہ ملے گی۔

تشریح (۱۳۶) مومنین کو ارشاد ہے ایمان لانے والو! تم ایمان پر ثابت قدم رہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اجمالی طور پر ایمان لانے والوں کو ایمان مفصل کی تعلیم دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مکلف بالایمان کو خطاب ہو یعنی جن لوگوں پر ایمان لانا فرض ہے وہ اسطرح ایمان لائیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات اور اس کی صفات پر ایمان لاؤ۔ رسول سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے ان پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ مانو اور ان کی رسالت کے حق ہونے پر ایمان لاؤ۔ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے اس کے حق اور منزل من اللہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ دوسری کتابوں سے مراد وہ کتب سماویہ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل نازل ہو چکی ہیں ان کے حق ہونے پر ایمان لاؤ اگرچہ اب ان پر عمل کرنے کا حکم نہیں ہے۔

الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

منافقوں کو ، کہ ان کو ہے دکھ کی مار ۔ وہ جو پکڑتے ہیں

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

کافروں کو رفیق ، مسلمان چھوڑ کر ۔ کیا ڈھونڈھتے ہیں ان کے پاس

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي

عزت ! سو عزت اللہ کی ہے ساری ۔ اور حکم اتار چکا تم پر کتاب

الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا

میں ، کہ جب سنو اللہ کی آیتوں پر انکار ہوتے، اور ہنسی ہوتے،

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ

تو نہ بیٹھو ان کے ساتھ، جب تک وہ بیٹھیں (لگ جائیں) اور بات میں اس کے سوا ۔

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ

نہیں تو تم بھی ان کے برابر ہوئے ۔ اللہ اکٹھا کرے گا منافقوں کو اور کافروں کو ،

فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۙ ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

دوزخ میں ایک جگہ ف وہ جو تکا کرتے ہیں تم کو، پھر اگر تم کو

فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ

فتح ملے اللہ کی طرف سے، کہیں:۔ کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ؟ اور اگر ہوئی کافروں کی

نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ

قسمت کہیں:۔ ہم نے گھیر نہ لیا تم کو ؟ اور بچا دیا تم کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ

مسلمانوں سے ۔ سو اللہ چکوتی کرے گا تم میں قیامت کے دن ، اور ہرگز

يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ ﴿۱۴۱﴾

نہ دے گا اللہ ، کافروں کو مسلمانوں پر راہ ف ۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا

منافق جو ہیں ، دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔ اور جب کھڑے

چکوتی یعنی فیصلہ

فوائد ف جو شخص ایک مجلس میں اپنے دین کے عیب سنے پھر انہی میں بیٹھے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے۔ ۱۲ منہ رح ف اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص راہ حق میں ہو اور گمراہوں سے بھی بنائے رکھے یہ بھی نفاق ہے ۱۲ منہ رح **تشریح:** (۱۴۰) مطلب یہ ہے کہ جو لوگ مسلمان ہیں اُن کو اہلِ باطل کی مجالس میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ اگر ان کی کافرانہ بکواس پر رضا مند ہو تب تو کفر ہے یا نفاق ہے اور اگر کراہت کے ساتھ شرکت ہو مگر کسی عذر شرعی کے بغیر تب فسق ہے البتہ اگر جبراً ہو تو معذور ہے لہٰذا مسلمانوں کو شریک نہیں ہونا چاہیئے اور اگر تبلیغ وغیرہ کی نیت سے شریک بھی ہوں تو جس وقت اہل مجلس آیات الٰہی کا انکار کریں یا ان آیات کا استہزاء کریں تو وہاں سے نکل جانا چاہیئے جب تک وہ اس قسم کی ہفوات کو چھوڑ کر اور باتیں شروع نہ کر دیں اسوقت تک اس مجلس سے کنارہ کش رہنا چاہیئے اور یہ جو فرمایا کہ انکم اذا مثلھم یہ بطور تعلیل ہے کہ ہم تم کو اس لئے منع کرتے ہیں کہ اگر تم ایسے وقت بھی اہل مجلس کے ہمنشین ہو گئے تو گناہ میں ان ہی جیسے ہو جاؤ گے۔ خواہ تمہارا گناہ فسق ہو اور ان کا گناہ کفر ہو۔ عام مفسرین نے وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ سے مراد مخلص مسلمان لئے ہیں بعض نے خطاب کو عام رکھا ہے خواہ وہ حقیقی مسلمان ہوں یا صرف زبانی مسلمان ہوں اور بعض نے صرف منافق مراد لئے ہیں۔ شاید شاہ صاحبؒ نے بھی علیکم سے منافقین ہی مراد لیے ہیں۔ واللہ اعلم؛ بہرحال ہر قسم کی گنجائش ہے اگر فقط منافقین مراد ہوں تو مطلب یہ ہوگا کہ تم جب مسلمان ہونیکا دعویٰ کرتے ہو تو ایسی مجالس میں کیوں شریک ہوتے ہو اور اگر شریک ہو گے اور کفریات کے وقت ان کے ساتھ بیٹھے رہو گے تو تم بھی انہی میں شمار ہو گے اور تمہارے ساتھ بھی انہی جیسا معاملہ ہو گا۔ منزل علیکم کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم پر یہ حکم براہ راست نازل ہوا تھا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ فرمان پیغمبر کی وساطت سے تم کو پہنچ چکا ہے اگرچہ وہ حکم مکہ میں دیا گیا تھا مگر مکہ کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ اس پر ہر وقت عمل کرنے کی ضرورت ہے اور انتقام کی طاقت نہ ہو اور ایسی مجالس کو بند نہ کر سکو تو ان سے ایسے وقت علیحدہ ہو جایا کرو اور یہ اظہار ناراضگی کا بہترین طریقہ ہے جو آجکل بھی رائج ہے جسے واک آوٹ کہا جاتا ہے۔

ع ۲۰ / ۱۷ (۱۴۱) اور اس دن (یعنی قیامت کے دن) اللہ مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کو کوئی غلبہ کی راہ نہ دے گا یہ مطلب حضرت علی اور حضرت ابن عباس رض کی تفسیر کے موافق بیان کیا گیا ہے ورنہ مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں۔ قیامت کے دن کی قید سے یہ معلوم ہوا کہ دنیا میں اگر مسلمانوں پر کافروں کو عارضی غلبہ حاصل ہو بھی جائے تو یہ مضر نہیں بہرحال قیامت میں جو فیصلہ ہوگا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا

ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں جی ہارے ، دکھانے کو لوگوں کے ، اور

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ

یاد نہ کریں اللہ کو ، مگر کم ۞ اُدھر میں لٹکتے ، دونوں کے بیچ ،

لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

نہ اِن کی طرف اور نہ اُن کی طرف ۔ اور جس کو بھٹکاوے اللہ ،

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

پھر تو نہ پاوے اس کے واسطے کہیں راہ ۞ اے ایمان والو ! نہ

تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

پکڑو کافروں کو رفیق ، مسلمان چھوڑ کر ۔

أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾

کیا لیا چاہتے ہو ، اپنے اوپر ، اللہ کا الزام صریح ؟ ۞

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ

منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں آگ کے ۔

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَأَصْلَحُوْا

اور ہرگز نہ پاوے گا تو انکے واسطے کوئی مددگار ۞ مگر جنہوں نے توبہ کی ، اور سنوارا آپ کو

وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَأَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ

اور مضبوط پکڑا اللہ کو ، اور نرے حکمبردار ہوئے اللہ کے ، سو وہ ہیں ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَجْرًا

والوں کے ساتھ ۔ اور آگے دے گا اللہ ، ایمان والوں کو بڑا

عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ

ثواب ۞ کیا کرے گا اللہ تم کو ، عذاب کر کر ؟ اگر تم

شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

حق مانو اور یقین رکھو ۔ اور اللہ قدر دان ہے سب جانتا ۞

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اس میں کافروں کے لئے برتری اور فوقیت کا کوئی موقع نہیں بعض حضرات نے وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ الخ کی تفسیر اس طرح کی ہے کہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی ایسا غلبہ نہیں دیا جائے گا جس سے کافر مسلمانوں کا استیصال کردیں اور ان کی شوکت کو بالکل ختم کردیں۔ البتہ جزوی طور پر بدعملی کی پاداش میں مسلمانوں پر کفار کا غلبہ ہوسکتا ہے۔ بعض نے کہا شرعاً کافروں کو مسلمانوں پر برتری نہیں ہوگی مثلاً کافر مسلمان کا ولی نہیں ہوگا۔ اسلام کا مادی اور سیاسی غلبہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نے دنیا میں اسلامی نظام کے سیاسی غلبہ پر دو جگہ نہایت محققانہ بحث کی ہے۔ ایک مقام سورہ الفتح آیت (٢٨) صفحہ ٦٦٧ پر ہے دوسرا مقام سورہ الفاطر آیت ١٢ صفحہ ٥٦٦ پر ہے۔ اسلامی نظام کے غلبے اور احیار کی تحریکوں سے دلچسپی اور تعلق رکھنے والے حضرات شاہ صاحب کے ان تفسیری حواشی کا ضرور مطالعہ کریں۔

اس کے ساتھ غلبہ دین کی مشہور آیت نمبر ٣٣ کا حاشیہ صفحہ ٢٤٨ پر ملاحظہ کیا جائے اور اس آیت کی جامع اور فکر انگیز تشریح کے لئے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے تفسیری نوٹ حمائل ص ٢٤٨ کو دیکھنا ضروری ہے تاکہ ملت اسلامیہ اس مسئلہ میں افراط و تفریط سے محفوظ رہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ

اللہ کو خوش نہیں آتا ، بری بات کا پکارنا ، مگر جس پر ظلم ہوا ہو ۔ اور

اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ

اللہ ہے سنتا جانتا ف ۞ اگر تم کھلی کرو کچھ بھلائی ، یا اس کو چھپاؤ ، یا معاف کرو برائی

سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

کو ، تو اللہ بھی معاف کرنے والا ہے ، مقدور رکھتا ف ۞ جو لوگ منکر ہیں اللہ سے

وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ

اور اس کے رسولوں سے ، اور چاہتے ہیں ، کہ فرق نکالیں ، اللہ میں اور اس کے رسولوں میں ، اور کہتے ہیں

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ

ہم مانتے ہیں بعضوں کو ، اور نہیں مانتے بعضوں کو ، اور چاہتے ہیں ، کہ نکالیں ، بیچ میں

ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا

ایک راہ ۞ ایسے لوگ ، وہی ہیں اصل کافر ۔ اور ہم نے تیار کر رکھی

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ

ہے منکروں کے واسطے ذلت کی مار ف ۞ اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ، اور

يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ

جدا نہ کیا کسی کو ان میں ۔ ان کو دے گا ان کے ثواب ۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْــَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ

اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان ۞ تجھ سے مانگتے ہیں کتاب والے ، کہ

تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

ان پر اتار لادے کتاب ، آسمان سے ، سو مانگ چکے ہیں ، موسیٰ سے ، اس سے

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

بڑی چیز ، بولے ، ہم کو دکھا دے اللہ کو سامنے ، پھر ان کو پکڑا بجلی نے ،

بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

ان کے گناہ پر ۔ پھر بنا لیا بچھڑا ، بہنچے نشانیاں پیچھے ،

فوائد ف۱ یعنی کسی میں عیب دین یا دنیا معلوم کرے تو اس کو مشہور نہ کرے کیونکہ اللہ سنتا جانتا ہے وہ ہر کسی کو جزا دے گا اسی کو غیبت کہتے ہیں اس میں مظلوم کو روا ہے کہ ظالم کا ظلم بیان کرے اسی طرح اور بھی کئی مقام میں غیبت روا ہے یہ حکم یہاں شاید اس پر فرمایا کہ منافق کا نام مشہور نہ کریئے جیسے حضرت نے مشہور نہیں کیا۔ اسمیں اسکا دل زیادہ بگڑتا ہے۔ مبہم نصیحت کرے منافق آپ سمجھ لیگا اس میں شاید ہدایت پاوے ۔۱۲ منہ رح ف۲ یعنی منافق کو چاہو کہ صادق کرو تو ظاہر کے طعن سے چھپا سمجھانا بہتر ہے اور درگذر خوب ہے اللہ بھی جانتا بوجھتا ہے بدوں سے درگذر کرتا ہے۔ ف۳ یہاں سے ذکر ہے۔ یہود کا قرآن میں اکثر ان کا اور منافقوں کا ذکر اکٹھا ہی فرمایا کہ اللہ کا ماننا یہی ہے کہ زمانے کے پیغمبر کا حکم مانے۔ اس کے بغیر اللہ کا ماننا غلط ہے ۔۱۲ منہ رح

تشریح : (۱۴۸) جہر بالسوء کا یہ مطلب نہیں کہ شکوہ اور شکایت بلند ہی آواز سے کی جائے بلکہ ہلکی آواز سے کچھ کہا جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت شاہ صاحب رح نے آیت کو غیبت پر حمل کیا ہے۔ شاہ صاحب رح کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت میں حصر حقیقی نہیں بلکہ حصر اضافی ہے۔ اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص سے دینی یا دنیوی ضرر پہنچتا ہو تو اس سے بھی لوگوں کو مطلع کر دینا چاہیئے۔ غرض بلاضرورت شرعی اور بلا کسی مصلحت کے کسی شخص کی بدگوئی اور عیب بیانی جائز نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جس مظلوم نے اپنے ظالم کو معاف کر دیا تو اللہ تعالے مظلوم کی عزت اور بلند کر دے گا۔ ابن عمر رض کی روایت میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ : میں اپنے خادم کی غلطیوں کو کتنی بار معاف کیا کروں آپ نے فرمایا ہر دن میں ستر مرتبہ درگذر کیا کرو۔ اس روایت کو ترمذی، ابوداؤد اور ابو یعلے نے نقل کیا ہے اس آیت سے فرقہ امامیہ اسلاف پر لعن طعن اور ماتم سرائی کا جواز ثابت کرتا ہے جو غلط ہے۔

الجزء ٦ ع ۲۱ / ۱۱

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

پھر ہم نے وہ بھی معاف کیا ۔ اور دیا موسیٰ کو غلبہ صریح ❊

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ

اور ہم نے اٹھایا ، ان پر پہاڑ ، ان کے قول لینے میں ، اور ہم نے کہا داخل ہو دروازے میں

سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

سجدہ کرکر اور ہم نے کہا ، زیادتی مت کرو ہفتے کے دن میں ، اور ان سے لیا قول

غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ

گاڑھا ❊ سو ان کے قول توڑنے پر ، اور منکر ہونے پر اللہ کی آیتوں سے اور خون

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۗ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

کرنے پر پیغمبروں کا ناحق ، اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل پر غلاف ہے ، کوئی نہیں پر اللہ نے مہر کی ہے

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ

ان پر مارے کفر کے ، سو یقین نہیں لاتے مگر کم ❊ اور ان کے کفر پر ، اور مریم پر

بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

بڑا طوفان بولنے پر ❊ اور اس کہنے پر ، کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو ، جو

رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَاِنَّ

رسول تھا اللہ کا ۔ اور نہ اس کو مارا ہے اور نہ سولی پر چڑھایا ، ولیکن وہی صورت بن گئی انکے آگے ۔ اور جو

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا

لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وہ اس جگہ شبہ میں پڑے ہیں ۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر ، مگر

اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۗ وَ

اٹکل پر چلنا ۔ اور اس کو مارا نہیں بے شک ❊ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف ۔ اور

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

ہے اللہ زبردست حکمت والا ❊ اور جو فرقہ ہے کتاب والوں میں ، سو

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

اس پر یقین لاویں گے اسی کی موت سے پہلے ، اور قیامت کے دن ہوگا ان کا

فوائد ف یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو اور مسیح اور رسول خدا نہیں کہتے یہ اللہ نے ان کے خطاب ذکر فرمائے اور فرمایا کہ اس کو ہرگز نہیں مارا۔ حق تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بنا دی اس صورت کو سولی چڑھایا۔ پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں زندہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے، کئی باتیں کہتے ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ بدن کو مارا۔ ان کی روح اللہ پاس چڑھ گئی۔ بعضے کہتے ہیں مارا تھا پھر تین روز کے بعد زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے ہر طرح وہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ پہنچے تھے۔ اس آن کی خبر نہ ان کو نہ ان کو

تشریح (۱۵۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہود کے علماء نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ آپ ہمارے رُوبرُو آسمان پر جائیں اور وہاں سے ایک لکھی لکھائی کتاب ہماری ہدایت کیلئے لے آئیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کتاب سے مراد خط ہے۔ جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ یہود نے یہ کہا تھا کہ ہر شخص کے نام اللہ کیطرف سے ایک ایک خط لاؤ جس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ محمدؐ ہمارا فرستادہ ہے اس پر ایمان لاؤ اس سوال پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو جو رنج اور قلق ہوا اس پر بطور تسلی فرمایا کہ تم اس مطالبہ کو کچھ عجیب نہ سمجھو یہ تو موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کو دنیا میں بلا حجاب اور کھلم کھلا دیکھنے کا مطالبہ کر چکے ہیں اور پھر اللہ کو تو خیر جنت میں لوگ دیکھیں گے بھی اور خدا کے دیدار سے مشرف بھی ہونگے یہ تو شرک جیسی نامعقول حرکت کا ارتکاب کر چکے ہیں اور شرک جو ہر معقول انسان کے نزدیک غلط اور نامعقول ہے یہ اسکا بھی ارتکاب کر چکے ہیں اور شرک کا ارتکاب بھی انہوں نے اس حالت کے بعد کیا۔ جب کہ انکے پاس کھلے دلائل اور واضح معجزات آ چکے تھے۔ مثلاً موسیٰ کا عصا ید بیضا، فلق، بحر وغیرہ اور تم یہاں ترتیب زمانی کیلئے نہیں ہے کیونکہ بچھڑے کو معبود بنانا رؤیت کے سوال سے پہلے کا ہے اور حضورؐ کے زمانے میں جو یہود تھے۔ ان کیطرف بچھڑے کی پرستش کو اور رؤیت کے سوال کو منسوب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو فرقہ کی وجہ سے نسبت کی گئی ہے اور یا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اپنے بزرگوں کی ان بے ہودگیوں پر خوش تھے اسی وجہ سے انکی طرف منسوب کیا گیا۔

تشریح (۱۵۸) واقعہ یہ ہے کہ نہ تو یہود نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ اہل کتاب میں سے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں۔ وہ دراصل اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں اور غلط خیالی میں مبتلا ہیں ان شک کرنیوالوں کے پاس سوائے تخمینی اور ظنی باتوں کی پیروی کرنے کے اور کوئی صحیح علم اور صحیح دلیل نہیں ہے۔

شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ

بتانے والا ف۱ ۞ سو یہود کے گناہ سے ہم نے حرام کیں ان پر، کتنی پاک چیزیں،

أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾

جوان کو حلال تھیں، اور اس سے کہ اٹکتے تھے اللہ کی راہ سے بہت ف۲ ۞

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ

اوران کے سُود لینے پر، اور ان کو اس سے منع ہو چکا ہے، اور لوگوں کے مال کھانے پر

بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ

ناحق ۔ اور تیار رکھی ہے ہم نے، منکروں کے واسطے، دکھ کی مار ۞ لیکن

الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ

جو ثابت ہیں علم پر ان میں، اور ایمان والے، سو مانتے ہیں جو اُترا

إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَ

تجھ پر، اور جو اُترا تجھ سے پہلے، اور آفرین نماز پر قائم رہنے والوں کو، اور

الْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ

دینے والے زکوٰۃ کے، اور یقین رکھنے والے اللہ پر، اور پچھلے دن پر ۔ ایسوں

سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا

کو ہم دیں گے بڑا ثواب ۞ ہم نے وحی بھیجی تیری طرف، جیسے وحی بھیجی

إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

نوح کو، اور نبیوں کو اس کے بعد، اور وحی بھیجی ابراہیم کو،

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَ

اور اسمٰعیل کو، اور اسحٰق کو، اور یعقوب کو، اور اس کی اولاد کو، اور عیسیٰ کو،

أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ

اور ایوب کو، اور یونس کو، اور ہارون کو، اور سلیمان کو ۔ اور ہم نے دی ۔ داؤد کو

زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَ

زبور، ۞ اور کتنے رسول، جن کا احوال سنایا ہم نے تجھ کو آگے، اور

ع ۲۲ / ۲

فوائد

ف۱ حضرت عیسٰی علیہ السلام ابھی زندہ ہیں۔ جب یہود میں دجال پیدا ہوگا۔ تب اس جہان میں آکر اس کو ماریں گے اور یہود و نصاریٰ سب ان پر ایمان لاویں گے کہ یہ نہ مرے تھے ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی اُوپر سے سب شرارتیں ان کی جو ذکر کیں بعضے پہلے ہوئیں اور بعضے پیچھے لیکن مجمل یہ کہ گناہ پر دلیر تھے۔ اسواسطے ان کو شریعت سخت رکھی کہ سرکشی ٹوٹے ۱۲ منہ رح

(۱۶۰) صَدّ کا فعل لازم کا ترجمہ کیا، اٹکتے تھے۔ شیخ الہند نے ترجمہ کیا، روکتے تھے۔

تشریح (۱۶۲)

جو لوگ یہود میں سے مسلمان ہو گئے تھے جیسے عبداللہ بن سلامؓ اور ثعلبہ بن سعیدؓ اور زید بن سعیدؓ اور اسید بن عبیدؓ وغیرہ ان کی تعریف کی گئی ہے اور اجر عظیم کا وعدہ اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط رکھا گیا ہے۔ ورنہ نفس نجات کے لئے تو وہی عام قاعدہ ہے کہ توحید و رسالت پر ایمان رکھنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

سَنُؤْتِيهِمْ کے سین کو کسی نے تاکید کا قرار دیا ہے اور کسی نے مستقبل قریب کے لئے لیا ہے۔

رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾

کتنے رسول جن کا احوال نہیں سنایا تجھ کو ۔ اور باتیں کیں اللہ نے موسیٰ سے بول کر ﴿

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى

کتنے رسول ، خوشی اور ڈر سنانے والے ، تا نہ رہے لوگوں کو ، اللہ پر

اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾

الزام کی جگہ ، رسولوں کے بعد ۔ اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ف ﴿

لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ

لیکن اللہ شاہد ہے اس پر جو تجھ کو نازل کیا ، کہ یہ نازل کیا ہے اپنے علم کے ساتھ ۔ اور فرشتے

يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن

گواہ ہیں ۔ اور اللہ بس ہے حق ظاہر کرنے والا ف ﴿ جو لوگ منکر ہوئے ، اور انکے اللہ کی

سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

راہ سے ، وہ دور پڑے ہیں بھول کر ﴿ جو لوگ منکر ہوئے ، اور

ظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ

حق دبائے رکھا ، ہرگز اللہ بخشنے والا نہیں ان کو ، اور نہ ان کو ملاوے راہ ، مگر راہ

جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾

دوزخ کی ، پڑے رہیں اس میں ہمیشہ ۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے ﴿

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا

اے لوگو ! تم پاس رسول آچکا ، ٹھیک بات لے کر تمہارے رب کی ، سو مانو

خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَ

کہ بھلا ہو تمہارا ۔ اور اگر نہ مانوگے ، تو اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں ۔ اور

كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

اللہ سب رکھتا ہے خبر حکمت والا ﴿ اے اہل کتاب والو ! مت مبالغہ کرو ، اپنے دین کی بات

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ

میں ، اور مت بولو اللہ کے حق میں ، مگر بات تحقیق ۔ مسیح جو ہے عیسیٰ مریم کا

فوائد ف یعنی عذر کی جگہ نہ رہے کہ ہم کو تیری مرضی و نامرضی معلوم ہوتی تو اس پر چلتے یہ اللہ کی حکمت اور تدبیر ہے اور اگر زبردستی کرے تو اسکی حاجت نہیں ۔ ١٢ منہ رح

ف یعنی وحی ہر پیغمبر کو آتی رہی ہے کچھ نیا کام نہیں پر اس کلام میں اللہ نے اپنا خاص علم اتارا اور اللہ اس حق کو ظاہر کر دیگا چنانچہ ظاہر ہوا کہ جس قدر ہدایت اس نبی سے ہوئی اور کسی سے نہ ہوئی ۔ ١٢ منہ رح

تشریح حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ الخ (١٦٥) شاہ صاحب فائدہ میں فرماتے ہیں کہ عذر کی جگہ باقی نہ رہے اس لئے خدا تعالیٰ رسولوں کو بھیجتا ہے ۔ اس سلسلے میں یہ مسئلہ بڑا اہم ہے کہ جن قوموں اور طبقوں پر اتمام حجت کی حد تک تبلیغ دین نہ ہو اُن کیلئے آخرت میں نجات ہوگی یا نہیں ؟ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح ، امام شاہ ولی اللہ رح جیسے ارباب تحقیق کی اس مسئلہ میں یہ رائے ہے کہ جن لوگوں پر ابلاغ مبین اور اتمام حجت نہ ہو وہ اعراف کے مقام پر رہیں گے ، نہ انہیں عذاب ہوگا نہ ثواب ، مجدد صاحب رح نے لکھا ہے کہ عام طور پر متکلمین اشاعرہ کا یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ جنت اور دوزخ کے علاوہ تیسرا کوئی مقام نہیں ۔ اس کے بعد مجدد صاحب نے اپنی مذکورہ بالا تحقیق پیش کی ہے ۔ الدین القیم کے فاضل مصنف نے مجدد صاحب کی رائے نقل کرنے کے بعد اپنے استاد حضرت شیخ الہند رح کی تقریر ترمذی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ تبلیغ کے مراتب مختلف ہیں ایک وہ تبلیغ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ابوبکر و عمر رض کو ہوئی اور ایک وہ تبلیغ ہے جو ہم جیسوں کے ذریعہ آج ہو رہی ہے پس جب تبلیغ کے لحاظ سے لوگوں کے درجات میں تفاوت ہے تو آخرت کے مؤاخذہ کے لحاظ سے بھی مختلف ہوں گے ۔ مولانا گیلانی رح لکھتے ہیں کہ شیخ الہند کی تقریر سے التزاماً ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو بالکل تبلیغ نہ ہوگی ان سے مواخذہ نہ ہوگا ۔ (ص ٢٢٢) حضرت امام شاہ ولی اللہ رح نے حجۃ اللہ البالغہ (طبع مصری ص ١١) پر اس طبقہ کو اصحاب الاعراف کہا ہے شاہ عبدالعزیز رح نے فتاویٰ عزیزی میں اس طبقہ کو اہل فترت قرار دیا ہے یعنی دو رسولوں کے درمیانی مدت میں جو لوگ پیدا ہوتے ہیں اور وہ نبوت کی روشنی سے محروم ہوتے ہیں جو حکم ان کا ہے وہی اتمام حجت سے محروم لوگوں کا ہے ۔ (فتاویٰ عزیزی ص ١٢) شاہ عبدالعزیز رح نے دوسرا قول بھی نقل کیا ہے کہ علماء کا ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ اسلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اسلام کی وسیع تبلیغ اور اشاعت ہی اتمام حجت ہے اسکے علاوہ کسی مزید اتمام حجت کی ضرورت نہیں لیکن اس رائے کو مذکورہ محققین تسلیم نہیں کرتے اتمام حجت کا مطلب یہ ہے کہ مخاطب قوم کو اس کی استعداد کے مطابق اسکی زبان میں موعظت و حکمت کیساتھ مسلسل دین کی بنیادی تعلیمات کو سمجھانے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ

بیٹا ، رسول ہے اللہ کا، اور اس کا کلام ، جو ڈال دیا مریم کیطرف، اور رُوح اس کے ہاں کی۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا

سو مانو اللہ کو، اور اس کے رسولوں کو۔ اور مت بتاؤ اس کو تین ۔ یہ بات چھوڑ دو کہ بھلا ہو

لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ

تمہارا ۔ اللہ جو ہے سو ایک معبود ہے ۔ اس لائق نہیں کہ اس کے اولاد ہو ۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

اسی کا ہے، جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ۔ اور اللہ بس ہے کام بنانے والا ف ؏

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ

مسیح ہرگز برا نہ مانے اس سے کہ بندہ ہو اللہ کا، اور نہ فرشتے نزدیک والے ۔ اور

مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا

جو کوئی کنیاوے (کنارہ کرے) اللہ کی بندگی سے اور تکبر کرے سو وہ جمع کرے ان سب کو اپنے پاس اکٹھا ؏ پھر جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ

ایمان لائے ہیں، اور عمل کئے نیک ، ان کو پورا کر دے گا ان کا ثواب ، اور بڑھتی دے گا اپنے

فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

فضل سے، اور جو کنیائے ، اور تکبر کیا ، سو ان کو مارے گا دکھ کی

اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

مار اور نہ پاویں گے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ مددگار ؏ اے

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

لوگو! تم پاس پہنچ چکی تمہارے رب کی طرف سے سند، اور اتاری ہم نے تم پر روشنی واضح ؏

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِىْ

سو جو یقین لائے اللہ پر ، اور اس کو مضبوط پکڑا ، تو ان کو داخل کرے گا اپنی مہر میں

رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ ؕ

اور فضل میں ، اور پہنچا دے گا اپنی طرف سیدھی راہ ؏

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی مخلصانہ اور بے لوث کوشش کیجائے اور ساتھ ہی مبلغ اور داعی اپنی عملی زندگی کو نمونہ کے طور پر ان کے سامنے پیش کرے ۔ قرآن کریم نے امت کو شاہد یعنی دین کی صداقت پر عملی گواہ قرار دیا ہے' اس کا یہی مطلب ہے ۔

تشریح (۱۶۸) اور نہ انکو ملاوے راہ، واؤ سے پڑھا جائے دال سے نہیں ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف یہ خطاب ہے نصاریٰ کو کہ اللہ کو تین جگہ بتاتے ہیں، باپ اور بیٹا اور رُوح القدس فرمایا کہ دین کی بات میں مبالغہ عیب ہے، ایک شخص سے اعتقاد ہو تو اس کی تعریف میں حد سے نہ بڑھے جتنی بات تحقیق ہو وہی کہئے اور فرمایا فی الحقیقت بیٹا جننے یہ اللہ کو لائق نہیں اور بیٹا کرے تو اس کو پیش کار کی حاجت نہیں وہ بس ہے کام بنانے والا۔

ع ۲۳ ۹ ۳

(۱۷۱) مفسرین نے اس آیت میں صرف نصاریٰ کو مخاطب کیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہود و نصاریٰ دونوں ہوں جیسا کہ بعض نے اختیار کیا ہے بلکہ ہر وہ شخص مخاطب ہو سکتا ہے جو دین کی بات میں حد سے تجاوز کرے اور بلا تحقیق بات کو بڑھا کر کہے جیسے غالی شیعہ اور اس زمانہ کے مبتدعین جو اولیاء کو انبیاء سے اور انبیاء کو خدا سے جا ملاتے ہیں اور ہر شخص کی تعریف میں خلاف شرع مبالغہ کیا کرتے ہیں ۔ غلو کے معنی حد سے تجاوز کرنیکے ہیں چونکہ یہود و نصاریٰ میں حضرت مسیح کی ذات خاص طور سے مابہ النزاع بنی ہوئی تھی۔ اس لئے قرآن نے نہایت سنجیدگی سے انکے مسئلے کو صاف کر دیا۔ نصاریٰ اُن کو خدا کا بیٹا اور تین میں سے تیسرا کہتے تھے اور یہود ان کی رسالت ہی کے منکر تھے ۔ لہٰذا قرآن نے ایک صحیح اور حقیقی چیز انکے رُوبرُو پیش کر دی جنکی رُوح میں صلاحیت اور فطری استعداد موجود تھی، انہوں نے قرآن کے اس فیصلے کو مان لیا اور جن کی ارواح محروم تھیں وہ ہمیشہ محروم ہی رہے ۔ یوں تو ہر چیز ان کے حکم اور کلمہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن ظاہری اسباب بھی اپنا اثر رکھتے ہیں لیکن چونکہ وہ مادی اسباب منتفی تھے اس لئے سبب بعید کی جانب انکو منسوب فرمایا یہاں نہ باپ ہے نہ باپ کا نطفہ ہے اور محض اللہ تعالیٰ کے کلمہ کن کا ظہور ہے اس لئے انکو کلمۃ اللہ فرمایا۔ قتادہ کا قول ہے کہ مراد کلمہ اور رُوح سے کن فیکون ہے ۔ شاذ بن یحییٰ نے کہا کہ کلمہ عیسیٰ نہیں بن گئے بلکہ عیسیٰ کلمے سے ہوئے ابن کثیرؒ نے کہا صحیح بات یہ ہے کہ جبریل کلمہ لائے تھے اسی کلمہ سے عیسیٰ ہوئے ۔ واللہ اعلم ۔ بہرحال وہ اللہ کا کلمہ اور اسکی جانب سے پیدا شدہ ایک جاندار ہیں ۔ صاحب روح المعانی نے رُوح کا ترجمہ ذی روح کیا ہے اور یہ نسبت محض تشریفی ہے ورنہ تو ہر چیز اسی کی جانب سے پیدا شدہ ہے جیسا کہ سورۂ جاثیہ میں فرمایا ہے: وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۲) یستنکف ۱۷۲ ما کنیاوے" (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

حکم پوچھتے ہیں تجھ سے ۔ تو کہہ اللہ حکم بتاتا ہے تم کو کلالہ کا ۔ اگر ایک مرد مر گیا

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ

کہ اس کو بیٹا نہیں اور اس کو ایک بہن ہے تو اس کو پہنچے آدھا جو چھوڑ مرا ۔ اور وہ بھائی وارث ہے

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

اس بہن کا، اگر نہ رہے اس کو بیٹا ۔ پھر اگر بہنیں دو ہوں، تو ان کو پہنچے دو تہائی جو کچھ

تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

چھوڑ مرا ۔ اور اگر کئی شخص ہیں اس ناتے کے مرد اور عورتیں، تو مرد کو دو برابر حصہ عورت

الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ١٧٦ؑ

کا ۔ بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے کہ نہ بہکو ۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے ف ۱

(اٰیاتہا ١٢٠) (٥) سُوْرَةُ الْمَاۗىِٕدَةِ مَدَنِيَّةٌ (١١٢) (رکوعاتہا ١٦)

سورہ مائدہ مدنی ہے اور اسمیں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان ،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ

اے ایمان والو! پورا کرو قرار ف ۔

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى

حلال ہوئے تم کو چوپائے مویشی ، سوا اس کے جو تم کو سنا دیں گے

عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

مگر حلال نہ جانو شکار کو اپنے احرام میں ۔ اللہ

يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا

حکم کرتا ہے جو چاہے ف ۳ اے ایمان والو! حلال نہ سمجھو

شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا

اللہ کے نام کی چیزیں ، اور نہ ادب والا مہینہ ، اور نہ نیاز کے جانور جو کعبہ کو جائیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کنی کاٹنا، کترانا، اعراض کرنا، ہٹ کے چلنا۔ (۱۷۳) جو لوگ استنکاف واستکبار کے خوگر ہیں، جس کا مقتضا ہے شرک اور پیغمبر کی نافرمانی تو ایسے لوگوں کو دردناک سزا ہوگی اور ان کو قیامت میں اللہ کے علاوہ اپنا کوئی حمایتی اور مددگار دکھائی نہ دے گا۔ مشرک جب دوسرے معبودوں کو بھی حق تعالیٰ کا شریک قرار دیتا ہے تو گویا وہ صرف اللہ کا بندہ بننے سے استنکاف کرتا ہے اور پیغمبر کی اطاعت چونکہ مامور من اللہ ہے تو عبادت ہے لہٰذا جو شخص رسول کی اطاعت نہیں کرتا تو گویا وہ اللہ کی عبادت سے استکبار کرتا ہے۔ جو تقریر استنکاف اور استکبار پر ہم نے کی اس پر انشاء اللہ کوئی شبہ واقع نہیں ہوگا۔ ہم نے اس شبہ کے پیش نظر یہ تقریر کی ہے جو عام طور پر طالب علم کیا کرتے ہیں۔ کہ عبدیت سے استنکاف اور عبودیت سے استکبار تو پایا ہی نہیں جاتا۔ بہرحال اب ان دلائل کے بعد پھر تمام بنی نوع انسان کو خطاب کیا جاتا ہے اور پیغمبر اور قرآن مقدس کی طرف دعوت دی جاتی ہے اور یہ اسلوب نہایت ہی بہترین اسلوب ہے کہ پہلے نبی کریمؐ کی رسالت اور قرآن کی حقانیت کو دلائل سے ثابت فرمایا اور آخر میں لوگوں کو دعوت دی۔ (۱۷۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برہان فرمایا اور یہ واقعہ ہے کہ آپؐ کی ذات اقدس اور آپ کے اخلاق کریمانہ اور آپ کے معجزات اور آپ پر کتاب کا نزول یہ سب چیزیں آپ کی نبوت اور آپ کی رسالت کے کھلے کھلے دلائل ہیں جن کو دیکھنے کے بعد کسی اور دلیل کی احتیاج باقی نہیں رہتی تو یوں سمجھنا چاہیے کہ آپ کی ذات خود ہی ایک مجسم دلیل ہے جس طرح آفتاب اپنی آپ ہی دلیل ہے اسی طرح حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو دلیل فرمایا۔

ع ۲۴ ۵ ۔ منزل ۲ ۔ نصف

(حاشیہ صفحہ ۱۳۶) **فوائد** ف ۱ کلالہ کے معنی ہار اضعیف یہاں فرمایا اس کو جسکے وارثوں میں باپ اور بیٹا نہیں کہ اصل وارث وہی تھے تو اسوقت سگے بہن بھائی کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے۔ سگے نہ ہوں تو یہی حکم سوتیلوں کا۔ نری ایک بہن کو آدھا اور دو کو دو تہائی اور ملے ہوں بھائی بہن۔ تو مرد کو حصہ دوہرا، عورت کو اکہرا اور جو نرے بھائی ہوں تو ان کو فرمایا کہ وہ بہن کے وارث ہیں۔ یعنی حصہ میں معین نہیں وہ عصبہ ہیں۔ فائدہ اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ داروں سے بچے سو وہ لے۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی جب آدمی مسلمان ہوا تو سب حکم اللہ کے قبول کرنے ٹھہر چکا اب آگے حکم فرمائے ان کو قبول کرو۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ مواشی یا جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں کھانے کو جیسے گائے بکری پھر جنگل کے ہرن اور نیلہ گاؤ وغیرہ اسی میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہے انکو احرام کے وقت اور اسی طرح کے مکان میں حرام فرمایا۔ اس کے ساتھ حرم کے آداب اور بھی فرمائے۔ ۱۲ منہ **تشریح مائدہ** اے ایمان والو! اپنے قول و قرار اور (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْقَلَآئِدَ وَلَآ آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ

اور نہ گلے میں ٹکن والیاں، اور نہ آنے والوں کو ادب والے گھر کی طرف۔ کہ ڈھونڈتے ہیں

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَإِذَا حَلَلْتُمْ

فضل اپنے رب کا، اور خوشی۔ اور جب احرام سے نکلو،

فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ

تو شکار کرو۔ اور باعث نہ ہو تم کو ایک قوم کی دشمنی، کہ

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا

تم کو روکتے تھے ادب والی مسجد سے، اس پر کہ زیادتی کرو۔ اور آپس میں مدد کرو

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَ

نیک کام پر، اور پرہیزگاری پر، اور مدد نہ کرو گناہ پر اور

الْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾

زیادتی پر، اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اللہ کا عذاب سخت ہے ف

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ أُهِلَّ

حرام ہوا تم پر مردہ، اور لہو، اور گوشت سور کا، اور جس چیز

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَ

پر نام پکارا اللہ کے سوا کا، اور جو مرگیا گھٹ کر، یا چوٹ سے، یا گر کر، یا

النَّطِيْحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ وَمَا

سینگ مارے سے، اور جس کو کھایا پھاڑنے والے نے، مگر جو ذبح کر لیا۔ اور جو

ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ ؕ

ذبح ہوا کسی تھان پر، اور یہ کہ بانٹا کرو پانسے ڈال کر۔

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

یہ گناہ کا کام ہے۔ آج ناامید ہوئے کافر تمہارے

دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ

دین سے، سو ان سے مت ڈرو، اور مجھ سے ڈرو، آج میں پورا دے چکا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) عہد وپیمان کو پورا کرو، چوپایوں کی قسم کے تمام جانور تمہارے لئے حلال کر دیئے گئے ہیں یعنی اُونٹ گائے بھیڑ بکری سے ملتے جلتے جانور جیسے ہرن اور نیل گائے وغیرہ سوائے ان چوپایوں کے جن کی حرمت آگے تم کو سنا دی جائے گی کہ وہ باوجود بہیمۃ الانعام ہونے کے حرام ہیں مگر ان میں سے جو شکار ہوں ان کو تم احرام کی حالت میں کسی وقت بھی حلال نہ سمجھو یعنی جب تم احرام باندھے ہوئے ہو تو جنگل کے کسی شکار کو حلال نہ جانو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ عقد کے معنی ہیں دو چیزوں کو اس طرح ملانا اور ربط دینا کہ ان کو جُدا کرنا مشکل ہو جائے یہاں مُراد ہے مضبوط عہد، عقد عام طریق پر استعمال ہوتا ہے، عقد نکاح عقد یمین، عقد بیع، عقد شرکت، عقد حلف وغیرہ وفا اور ایفا ہم معنی ہیں لیکن ایفا میں مبالغہ زیادہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضہ نے فرمایا ہے کہ عقود سے مراد وہ چیزیں ہیں جو اللہ نے حلال کی ہیں یا حرام فرمائی ہیں بعض نے کہا۔ ان عہود سے وہ عہود مراد ہیں جو اللہ نے یوم میثاق سے لے کر آخری شریعت تک اپنے بندوں سے لئے ہیں۔ بہیمہ ہر اُس ذی رُوح کو کہتے ہیں جو غیر ذوی العقول ہو۔ انعام: ان چوپایوں کو جو چار ہاتھ پاؤں پر چلتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بہیمہ سے مراد وہ جانور ہوں جو قوائم اربع پر چلتے ہوں اور انعام سے مراد اُونٹ گائے، بکری اور بھیڑ ہو کیونکہ عام طور پر قرآن میں انعام انہی چار قسم پر بولا گیا ہے۔ بہیمہ کی اضافت انعام کی جانب عام مطلق کی اضافت خاص کی طرف ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہٰذا)

ف حلال نہ سمجھو یعنی ہاتھ نہ ڈالو اللہ کے نام کی چیزوں پر یعنی کافر بھی اگر نیاز کعبہ لاویں تو لُوٹ مت لو اور ماہِ حرام میں انکو نہ مارو اور ٹکن والیاں بھی وہی قربانی کے جانور ہیں کہ کعبے کو لیجاتے ہیں نشان کر کر اور فرمایا کہ کافروں نے تم کو روکا تھا مسجد سے تم زیادتی نہ کرو یعنی آنے کو نہ روکو۔ باقی آگے سے منع کردو کہ کافر نہ آوے تو یہ روا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر جس کام میں اللہ کو تعظیم کرے اس کام کو فضیحت نہ کرے مگر جو بُت کی تعظیم کرے تو البتہ اہانت کرے۔ ۱۲۰ منہ رح

تشریح (۲) اِثمٌ اور عُدوَان ہر قسم کے منہیات کو شامل ہے جسطرح تقوٰی تمام اوامر کو شامل ہے۔ سبحان اللہ کیا تعلیم ہے اور کیا جامع الفاظ ہیں اور کس قدر بلند اخلاق سکھلائے گئے ہیں عام طور پر انسانی طبیعت غصہ اور دشمنی میں حد سے تجاوز کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور عام طبائع کا یہ تقاضا ہوتا ہے کہ چاہے کچھ ہو جائے ہم اپنا بدلہ لے لیں ایک طرف کفار کی تعدی ہے اور دوسری طرف اسلامی اخلاق ہے مزید تشریح کیلئے النحل ۹۲ صفحہ ۳۵۹ کا مطالعہ ضروری ہے۔

لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ

تم کو دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

تمہارے واسطے دین مسلمانی — پھر جو کوئی ناچار ہوگیا بھوک میں، کچھ

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③ يَسْــَٔلُوْنَكَ

گناہ پر نہیں ڈھلتا، تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان ف تجھ سے پوچھتے ہیں،

مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا

کہ ان کو کیا حلال ہے — تو کہہ تم کو حلال ہیں ستھری چیزیں، اور جو

عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا

سدھاؤ شکاری جانور دوڑانے کو، کہ ان کو سکھاتے ہو کچھ ایک، جو اللہ نے

عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ

تم کو سکھایا ہے، سو کھاؤ اس میں سے کہ رکھ چھوڑیں تمہارے واسطے، اور اللہ کا نام لو

اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

اس پر — اور ڈرتے رہو اللہ سے — اللہ شتاب لینے والا ہے حساب ف

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

آج حلال ہوئیں تم کو سب چیزیں ستھری۔ اور کتاب والوں کا کھانا

حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ

تم کو حلال ہے۔ اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے، اور قید والی عورتیں مسلمان،

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ

اور قید والی عورتیں کتاب والوں کی، جب

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا

دو ان کو مہر ان کے، قید میں لانے کو، نہ مستی نکالنے کو، اور نہ

مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَ

چھپی آشنائی کرنے کو — اور جو کوئی منکر ہو ایمان سے، اس کی محنت ضائع ہوئی، اور

فوائد

ف مواشی میں سے یہ چیزیں حرام فرمادیں سور اور ہر چیز کا لہو اور آپ سے مرا، یا کسی طرح بغیر ذبح کے اور جو خدا کے سوا کسی کے نام پر ذبح کیا اور جو کسی مکان کی تعظیم پر ذبح کیا سو لئے خانہ خدا۔ مگر یہ چیزیں مضطر کو معاف ہیں اور بانٹا کرنا پانسوں سے یہ کافروں کا ایک جوا تھا کہ شرط بد کے ایک جانور دس شخص نے خریدا اور ذبح کیا اور دس پانسے تھے کسی پر لکھا آدھا کسی پر پاؤ کم زیادہ کوئی خالی، پھر بانٹنے لگے تو ہر ایک کے نام پر جو پانسا آیا۔ وہی حصہ اس کو ملا یا خالی نکل گیا۔ شرط بدنی تمام حرام ہے یہ بھی اسی میں داخل ہے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ غیر خدا کے نام پر جانور ذبح ہوا یا غیر خدا کی تعظیم پر وہ مردار ہے فائدہ: یہ جو فرمایا کہ آج پورا دین تمہارا دے چکا یہ آیت آخر کو اتری ہے کہ سب احکام اللہ کے نازل ہو چکے تھے اس کے بعد تین مہینے حضرت زندہ رہے ہیں۔ ف۲ مواشی کا حکم تو فرما دیا۔ پھر لوگوں نے اور چیزوں کو پوچھا تو فرمایا کہ ستھری چیزیں تم کو حلال ہیں سو حضرت نے جو منع فرمائیں معلوم ہوا کہ ستھری نہیں جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندہ مثلاً شیر یا باز یا چیل اور اسی میں داخل ہوئے، مردار خوار سارے کوا وغیرہ اور جیسے گدھا اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ۔ فائدہ: اور پہلے حرام فرمایا جس کو پھاڑنے والے نے کھایا اب اس میں سے شکار سے سدھے جانور کا مارا ہوا حلال کیا جب اس نے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن سدھنا شرط سدھا وہ کہ پکڑ کر رکھ چھوڑے آپ نہ کھاوے اور اللہ کا نام لینا شرط ہے دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر ذبح درست نہیں مگر بھولے تو معاف ہے۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح (۳) اللہ نے جن چیزوں کی حرمت کا بیان فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ انسانی صحت کیلئے اور انسانی اخلاق کیلئے اور انسانی عقائد کیلئے سخت مضر اور نقصاندہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اسکی حکمت ہے کہ اللہ نے ان چیزوں کو اپنے بندوں پر حرام فرما دیا جن کا اثر یا تو انسان کی صحت پر پڑتا ہے اور یا ان کا اثر انسان کے اخلاق پر پڑتا ہے۔ جیسا سؤر کھانے والوں میں انتہائی بے غیرتی اور بے شرمی نمایاں ہے اسی طرح بعض چیزوں کا عقائد پر اثر پڑتا ہے اور غیر اللہ کی تعظیم کا عقیدہ اللہ کی تعظیم سے مل جاتا ہے۔ اسلئے ان سب باتوں کو حرام فرما دیا اور یہ سب وہ چیزیں ہیں جن کو زمانہ جاہلیت میں کفار استعمال کرتے تھے اور آجکل بھی ہمارے بلاد کے کفار اس میں مبتلا ہیں اور زیادہ مسلمان مبتلا ہیں جو علم سے بے بہرہ اور کفار کے ہم صحبت ہیں اور اپنی جہالت کیوجہ سے اسلامی احکام اور کفار کی رسوم میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی بت یا دیوی یا کسی بزرگ یا کسی پیر اور پیغمبر کے لئے کوئی جانور نامزد کر دیا جائے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

آخرت میں وہ ہارنے والوں میں ہے ف ۱ اے ایمان والو ! جب

قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى

تم اٹھو نماز کو ، تو دھو لو اپنے منہ ، اور اپنے ہاتھ

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَ

کہنیوں تک ، اور مل لو اپنے سر کو ، اور پاؤں (دھولو) ٹخنوں تک - اور

اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ

اگر تم کو جنابت، ہو تو خوب طرح پاک ہو- اور اگر تم بیمار ہو ، یا سفر میں ، یا

جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً

ایک شخص تم میں آیا ہے جائے ضرور سے، یا لگے ہو عورتوں سے ، پھر نہ پاؤ پانی ،

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ

تو قصد کرو زمین پاک کا۔ اور تو مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے-

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ

اللہ نہیں چاہتا، کہ تم پر کوئی مشکل رکھے ، اور لیکن چاہتا ہے

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦

کہ تم کو پاک کرے اور اپنا احسان پورا کیا چاہے تم پر، کہ شاید تم احسان مانو ۞

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ

اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر، اور عہد اس کا

وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا

جو تم سے ٹھہرایا، جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور مانا - اور ڈرتے رہو

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا

اللہ سے- اللہ جانتا ہے جیوں کی بات - ف ۲ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ

ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو، اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی،

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

اور اسکے ذبح سے محض غیر اللہ کا تقرب اور انکی خوشنودی مقصود ہو۔ ایسے نامزد جانور کو خواہ اللہ تعالےٰ ہی کا نام لے کر ذبح کیا جائے تب بھی اس کا کھانا حرام ہے۔

ع ۱ ۵ ۵

فوائد ف ۱ فرمایا کہ آج تم کو ستھری چیزیں حلال ہوئیں یعنی حضرت ابراہیمؑ کے وقت یہ سب حلال تھیں جب توریت نازل ہوئی تو یہود کی سزا میں اکثر چیزیں منع ہوئیں اور انجیل میں حلال اور حرام بیان نہ ہوا۔ اب قرآن میں وہی دین ابراہیم کے موافق سب حلال ہوئیں اور فرمایا کہ کتاب والوں کا کھانا حلال ہے۔ یعنی ان کا ذبح اُوپر جو ذبح کی شرط فرمادی کہ اللہ کا نام ذکر ہو۔ اور غیر کی تعظیم نہ ہو۔ یہاں اور شرط فرمادی کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اھل کتاب یعنی یہود و نصارٰی اور کسی دین اور مذہب والے کا ذبح نہیں حلال اگرچہ نام اللہ کا لے اس کا لینا معتبر نہیں اور فرمایا کہ اسی طرح مسلمان کو عورت نکاح کرنی ان کی حلال ہے اوروں کی نہیں۔ سو جن شرطوں سے آپس میں نکاح درست ہے۔ اسی طرح ان کا درست ہے۔ پھر فرمایا کہ اھل کتاب کو اور کفار سے دو حکم میں مخصوص کیا۔ یہ فقط دنیا میں ہے اور آخرت میں ہر کافر خراب ہے اگر عمل نیک بھی کرے تو قبول نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو یاد دلا دیا کرتا ہے کہ میرے عہد پر قائم رہو۔ اسی طرح ہم کو تقید فرمایا کہ عہد یاد رکھو، وہ عہد یہ ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوتے تو حضرت سے بیعت کرتے یعنی ہاتھ پکڑ کر قول دیتے بہت چیزیں کرنے کا جیسے پانچ نمازیں اور روزہ رمضان اور زکوٰۃ اور حج اور خیر خواہی ہر مسلمان کی اور بہت چیزیں چھوڑنے پر جیسے خون اور زنا اور چوری اور تہمت لگانے بے گناہ کو اور سردار سے مخالفت کرنی اسی عہد پر فرمایا کہ قائم رہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶) اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ لگے ہو عورتوں سے "اختلاط کیا ہو"، اسجگہ لمس سے مراد صحبت کرنا ہے یعنی اگر تم عورتوں سے صحبت کرکے فارغ ہوئے ہو اور اس سے تم پر غسل واجب ہو گیا ہو اور پانی نہ مل رہا ہو تو تیمم کر لیا کرو۔ لمس عربی میں چھونے اور ہاتھ لگانے کو کہتے ہیں اور یہ جماع سے کنایہ ہے شاہ صاحبؒ نے بھی اسکا ترجمہ لغوی لگے ہو کیا ہے جس سے اشارہ جماع کی طرف معلوم ہوتا ہے کیونکہ دلی کے عوام کی بولی میں "لگنا" جماع کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ، بخاری نے حضرت عائشہؓ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں ہم کسی سفر سے واپس آ رہے تھے! اور مدینہ میں داخل ہونیوالے تھے کہ اتفاقاً بیدا میں میرے گلے کا ہار کہیں گر پڑا لوگ اس کو تلاش کرنے لگے۔ نبی کریمؐ میری گود میں سر رکھ کر سو گئے حضرت ابو بکرؓ میرے پاس آئے اور مجھ پر بگڑنے لگے کہ تو نے ہار کھو کر لوگوں کو روک لیا حضرت ابو بکرؓ غصہ میں مجھے کچوکے لگانے لگے مگر اس خیال سے کہ حضورؐ کو تکلیف نہ ہو۔

بقیہ اگلے صفحہ پر

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ

اور ایک قوم کی دشمنی کے باعث عدل نہ چھوڑو ۔

اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عدل کرو ۔ یہی بات لگتی ہے تقویٰ سے ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے ۔ اللہ کو

خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

خبر ہے جو کرتے ہو ٭ وعدہ دیا اللہ نے ایمان والوں کو ،

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۹﴾

جو نیک عمل کرتے ہیں ، کہ ان کو بخشنا ہے اور بڑا ثواب ہے ٭

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

اور جو لوگ منکر ہوئے ، اور جھٹلائیں ہماری آیتیں ، وہ ہیں

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

دوزخ والے ٭ اے ایمان والو ! یاد رکھو

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا

احسان اللہ کا اپنے اوپر، جب قصد کیا ایک لوگوں نے

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ

کہ تم پر ہاتھ چلاویں ، پھر روک لئے تم سے ان کے ہاتھ ،

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ پر چاہیے بھروسا ، ایمان والوں کو ٭

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ

اور لے چکا ہے اللہ عہد بنی اسرائیل کا ، اور اٹھائے ہم نے ان میں

عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ

بارہ سردار ۔ اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اگر کھڑی رکھوگے نماز، اور

اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ

دیتے رہوگے زکوٰۃ، اور یقین لاؤ گے میرے رسولوں پر، اور انکو مدد دوگے، اور قرض دوگے

ع ۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

ضبط کئے بیٹھی رہی۔ جب حضور ﷺ بیدار ہوئے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ وضو کے لئے پانی تلاش کیا گیا۔ تو پانی نہیں ملا۔ اس پر یہ پوری آیت نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے آل ابو بکر اللہ تعالےٰ نے لوگوں کے لئے تمہیں بابرکت بنا دیا ہے۔ تم ان کے لئے سرتاپا برکت ہو یعنی تمہارے ہار گم ہونے کی وجہ سے جو تاخیر ہوئی وہ امت کے لئے تخفیف اور رحمت کا موجب بن گئی یہ مضمون سورۂ نساء میں بھی گذر چکا ہے۔ وہاں شاید غسل کے سلسلے میں ذکر فرمایا گیا اور یہاں وضو اور غسل دونوں کے لئے تیمم کو قائم مقام ظاہر کرنا مقصود ہو۔ واللہ اعلم۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تیمم کی یہ آیت سورۂ نساء سے قبل نازل ہوئی ہو، جیسا کہ بعض نے ایسا کہا ہے ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا

فوائد اکثر کافروں نے مسلمانوں سے بڑی دشمنی کی تھی، پیچھے مسلمان ہوئے تو فرمایا کہ ان سے وہ دشمنی نہ نکالو اور ہر جگہ یہی حکم ہے حق بات میں دوست اور دشمن برابر ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸) قیام عدل کے حکم کی اس آیت میں للہ مقدم ہے اور بالقسط موخر ہے اور اسی قسم کی آیت النساء (۱۲۸) میں بالقسط کو للہ پر مقدم کر دیا گیا ہے

اسلوب کا یہ فرق بتا رہا ہے کہ اصل تربیت حقوق اللہ اور پھر حقوق العباد ہے جو پیش نظر آیت میں ہے اور النساء میں چونکہ اوپر سے معاشرتی مسائل بیان کئے جا رہے ہیں اسکی رعایت سے بالقسط (عدل) کو مقدم کر دیا گیا۔

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ

اللہ کو ، اچھی طرح کا قرض ، تو میں اتاروں گا تم سے برائیاں تمہاری ، اور داخل کروں گا تم کو

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

باغوں میں ، کہ بہتی نیچے ان کے نہریں ، پھر جو کوئی منکر ہوا تم میں اس کے بعد

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

وہ بیشک بھولا سیدھی راہ سے ف ؎ سو اُن کے عہد توڑنے پر

لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

ہم نے ان کو لعنت کی ، اور کر دیئے ان کے دل سیاہ - بدلتے ہیں کلام کو

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ

اپنے ٹھکانے سے ، اور بھول گئے ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے جو انکو کی تھی - اور ہمیشہ

تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ

تو خبر پاتا ہے ان کی ، ایک دغا کی ، مگر تھوڑے لوگ اُن میں ، سو معاف کر

وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

اور درگذر ان سے - اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو ؎ اور وہ جو کہتے ہیں

اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

آپ کو نصاریٰ ان سے بھی لیا تھا ہم نے عہد ان کا ، پھر بھول گئے ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے

بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ

جو ان کو کی تھی ، پھر ہم نے لگا دی آپس میں دشمنی اور کینہ قیامت کے

الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾

دن تک - اور آخر جتا دے گا ان کو اللہ جو کچھ کرتے تھے ف ؎

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ

اے کتاب والو ! آیا ہے تم پاس رسول ہمارا ، کھولتا ہے تم پر بہت چیزیں ، جو تم

تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ڛ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

چھپاتے تھے کتاب کی ، اور درگذر کرتا ہے بہت چیزوں سے - تم پاس آئی اللہ کی طرف سے

فوائد

ف یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے عہد لینا حضرت موسیٰؑ کی آخر عمر میں یہ قرار لئے ہیں یہ سورت حضرت کی آخر عمر میں نازل ہوئی شاید ہم کو سنایا اسی واسطے کہ ہم کو بھی یہی تقید ہے ۔ ایک عہد اس اُمت سے تھا کہ رسول جو بعد میں پیدا ہوں ان کی مدد کرو ، اس کے بعد ہم سے یہ ہے کہ خلفاء کی اطاعت کرو یہ مذکورہ بارہ سرداروں کا یہاں فرمایا اسی اشارہ کو کہ حضرت نے بتایا ہے میری امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے ۔ قوم قریش سے اور فرمایا ہے کہ جو خرابی ہوئی پہلی امت سے سو ہوگی تم میں سے جیسے وہ خراب ہوئے پیغمبروں کی مخالفت سے یہ اُمت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کر کر ۔ ١٢ منہ رح ۔ ف٢ اس سے معلوم ہوا کہ جب اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا اور حکم شرعی پر محبت سے قائم رہنا چھوٹ جاوے اور فقط مذہب کا جھگڑا اور حمیت رہ جاوے تو راہ سے بہکے ۔ ١٢ منہ رح

تشریح

(١٣) قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ، قاسیۃ کے معنی کسی چیز کا سخت ہونا اور ہدایت کا سیاہ ہونا ، دونوں معنی آتے ہیں ۔ دوسرے حضرات سخت ترجمہ کر رہے ہیں اور شاہ صاحب نے سیاہ ترجمہ کیا ہے اُردو محاورہ میں دونوں طرح بولا جاتا ہے ۔ قوم کا نقیب وہ ہوتا ہے جو رہنمائی کرتا ہے قوم کی ۔ اور تمام قومی کاموں میں قوم کا نگران ہوتا ہے ۔ قوم کا بڑا سردار ، چودھری ، نگران ، ذمہ دار وغیرہ سب کو نقیب کہتے ہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ عقبہ میں جن لوگوں سے بیعت لی تھی ان کے بھی بارہ نقیب تھے ان بارہ میں سے نو قبیلہ خزرج کے آدمی تھے ان نو کے نام یہ ہیں ۔ ١ ۔ ابو امامہ اسعد بن زرارہ (٢) سعد بن ربیع (٣) عبداللہ بن رواحہ (٤) رافع بن مالک بن عجلان (٥) براء بن معرور (٦) عبادہ بن صامت (٧) سعد بن عبادہ (٨) عبداللہ بن عمرو بن حزام (٩) منذر بن حنیش رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان نو کے علاوہ تین کے نام یہ ہیں :-

(١) حضرت اسید بن حضیر (٢) سعد بن خیثمہ (٣) رفاعہ بن عبدالمنذر یا ابو الہیثم بن تیہان ، حدیث میں آیا ہے میری امت کے خلفا کی تعداد بھی مثل بنی اسرائیل کے نقباء کی ہوگی ۔ اور یہ سب قریش میں سے ہوں گے ۔ اس حدیث کا محدثین نے یہ مطلب بیان کیا کہ بارہ خلیفہ صالح ، متقی اور عدل قائم کرنے والے ہونگے مگر یہ ضروری نہیں کہ یہ سب کے سب یکے بعد دیگرے ہوں ۔ بلکہ قیامت تک یہ تعداد پوری ہو جائے گی ۔ انہی بارہ میں سے ایک امام مہدی بھی ہوں گے جن کی بشارت احادیث میں آتی ہے ۔ واللہ اعلم ۔

نُورٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

روشنی اور کتاب بیان کرتی ٭ جس سے اللہ راہ پر لاتا ہے جو کوئی تابع ہوا اس کی رضا کا،

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ

بچاؤ کی راہ پر، اور ان کو نکالتا ہے، اندھیروں سے روشنی میں، اپنے حکم سے اور

يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

ان کو چلاتا ہے سیدھی راہ ٭ بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ

اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا ۔ تو کہہ پھر کس کا کچھ چلتا ہے اللہ سے

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَ

اگر وہ چاہے کہ وہ کھپا دے (فنا کر دے) مسیح مریم کے بیٹے کو، اور اس کی ماں کو، اور

مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جتنے لوگ ہیں زمین میں سارے ۔ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان اور زمین کی،

وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اور جو دونوں کے بیچ ہے ۔ بناتا ہے جو چاہے ۔ اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَ

قادر ہے ف ٭ اور کہتے ہیں یہود اور نصاریٰ ، ہم بیٹے ہیں اللہ کے، اور

اَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ

اس کے پیارے ۔ تو کہہ، پھر کیوں عذاب کرتا ہے تم کو تمہارے گناہوں پر؟ کوئی نہیں تم بھی ایک انسان

مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ

ہو اس کی پیدائش میں ۔ بخشے جس کو چاہے اور عذاب کرے جس کو چاہے ۔ اور اللہ کو ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

سلطنت آسمان اور زمین کی، اور جو دونوں کے بیچ ہے ۔ اور اسی کی طرف رجوع ہے

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ

اے کتاب والو! آیا ہے تم پاس رسول ہمارا، کھولتا ہے پڑے پیچھے رسولوں کا

فوائد ف اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی اُمت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھاویں والا نبی اس لائق کا ہے کو ہیں۔ ۱۲ منہ

تشریح (۱۵) نُوْرٌ سے مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب سے مُراد قرآن ہے اور ہو سکتا ہے کہ نور سے مُراد اسلام ہو، اور کتاب سے مراد قرآن ہو اور ہو سکتا ہے کہ عطف تفسیری ہو، اور مطلب یہ ہو کہ تمہارے پاس ایک روشن چیز ہے یعنی کتاب مبین آچکی ہے۔ بہٖ کی ضمیر کا مرجع نور اور کتاب دونوں کی طرف ہے چونکہ دونوں اپنے مقصد کے اعتبار سے ایک ہی ہیں اس لئے مفرد کی ضمیر بیان فرمائی، سلامتی کی راہوں سے مراد عذاب سے محفوظ رہنے کی راہیں ہیں یا جنت میں جانے کے راستے ہیں اور ہو سکتا ہے سلام سے مُراد خود حضرت حق تعالیٰ کی ذات ہو۔ اور مطلب یہ ہو کہ اس پیغمبر اور اس کتاب کی برکت سے ہم اپنے تک پہنچنے کی راہیں اس شخص پر نمایاں کر دیتے ہیں۔ جو ہماری رضا کا طالب ہو۔

الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ

کبھی تم کہو ، کہ ہم پاس نہ آیا کوئی خوشی یا ڈر سنانے والا ، سو آچکا تمہارے

بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

پاس خوشی اور ڈر سنانے والا - اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف ۞ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو:

يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ

اے قوم ! یاد کرو، احسان اللہ کا اپنے اوپر، جب پیدا کئے تم میں نبی ، اور کر دیا تم کو

مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ

بادشاہ - اور دیا تم کو، جو نہیں دیا کسی کو ، جہان میں ۞ اے قوم!

ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا

داخل ہو زمین پاک میں ، جو لکھ دی ہے اللہ نے تم کو، اور الٹے نہ جاؤ

عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا

اپنی پیٹھ پر ، پھر جا پڑو گے نقصان میں ف ۞ بولے، اے موسیٰ! وہاں ایک لوگ ہیں

قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ

زبردست - اور ہم ہرگز وہاں نہ جاویں گے، جب تک وہ نکل چکیں وہاں سے - پھر اگر وہ

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ

نکلیں وہاں سے ، تو ہم داخل ہوں ۞ کہا دو مردوں نے

يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

ڈر والوں سے خدا کی نوازش تھی ان دو پر پیٹھ جاؤ (گھس جاؤ) ان پر حملہ کر کر دروازے میں، پھر

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

جب تم اس میں پیٹھو، تو تم غالب ہو - اور اللہ پر بھروسا کرو، اگر تم یقین

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا

رکھتے ہو ۞ بولے، اے موسیٰ! ہم ہرگز نہ جاویں ساری عمر، جب تک وہ

فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

رہیں گے اسمیں، سو تو جا اور تیرا رب، دونوں لڑو، ہم یہاں ہی بیٹھے ہیں ۞

ع ۳ / ۸ / ۷

فوائد ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی رسول نہ آیا تھا۔ سو فرمایا کہ تم افسوس کرتے کہ ہم رسولوں کے وقت میں نہ ہوئے کہ تربیت ان کی پاتے اب بعد مدت تم کو رسول کی صحبت میسر ہوئی غنیمت جانو اور اللہ قادر ہے اگر تم نہ قبول کرو گے اور خلق کھڑی کر دے گا تم سے بہتر جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا ان کی قوم نے اللہ نے ان کو محروم کر دیا۔ اوروں کے ہاتھ ملک شام فتح کروا دیا۔ ۱۲ منہ رح ف حضرت ابراہیم اپنے باپ کا وطن چھوڑ کر نکلے۔ اللہ کی راہ میں اور ملک شام میں آکر ٹھہرے اور مدت تک ان کو اولاد نہ ہوئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد بہت پھیلاؤں گا اور زمین شام ان کو دوں گا اور نبوت اور دین اور کتاب اور سلطنت ان میں رکھوں گا۔ پھر حضرت موسیٰ کے وقت وہ وعدہ پورا ہوا بنی اسرائیل کو فرعون کی بیگار سے خلاص کیا اور اس کو غرق کیا اور ان کو فرمایا کہ تم جہاد کرو، عمالقہ سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک شام تمہارا ہے حضرت موسیٰ نے بارہ شخص بارہ قبیلہ بنی اسرائیل پر سردار کئے تھے۔ ان کو بھیجا کہ اس ملک کی خبر لاویں وہ خبر لائے تو ملک شام کی بہت خوبیاں بیان کیں اور وہاں مسلط تھے عمالقہ ان کی قوت و زور بھی بیان کیا۔ حضرت موسیٰ نے ان کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کرو اور قوت دشمن نہ کہو۔ ان میں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے قوم نے سنا تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر الٹے مصر میں جاویں۔ اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی۔ اس قدر مدت جنگلوں میں پھرتے رہے۔ جب اس قرن کے لوگ مر چکے مگر وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوئے ان کے ہاتھ سے فتح ہوئی۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح عَلٰی فَتْرَۃٍ (۱۹) تو ڑا پڑے پیچھے " رسولوں کا تسلسل ملتوی ہونے کے بعد دو رسولوں کے درمیان کا وقفہ مراد ہے۔ عربی کا محاورہ کہ جب کسی شئی کی حرکت بند ہو جانے یا اس کی حرکت کم ہو جائے تو کہا کرتے ہیں۔ فتر الشی، قرآن نے اس علی فترۃ کو اس زمانہ کے لئے استعمال کیا ہے جو حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ ہے اور جس کی مقدار کم و بیش چھ سو سال ہے۔ ٹھیک ایسے وقت میں اللہ نے یہ احسان فرمایا کہ نبی آخر الزمان کو ان کی طرف مبعوث فرمایا۔ تاکہ تم قیامت میں رب العالمین کے سامنے یہ عذر نہ کر سکو کہ ہمارے پاس کوئی رسول نہیں آیا جو ہم کو دین کی صحیح تعلیم دیتا اور صحیح عمل کرنے پر بشارت اور نہ کرنے پر عذاب سے متنبہ کرتا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَ اَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ

بولا اے رب! میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی، سو فرق کر تو ہم میں اور بے حکم

الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّہَا مُحَرَّمَۃٌ عَلَیۡہِمۡ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۚ

قوم میں ۔ کہا تو وہ ان سے بند ہوئی چالیس برس ۔

یَتِیۡہُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۶﴾ ع

سر مارتے پھریں گے ملک میں ۔ سو تو افسوس نہ کر بے حکم لوگوں پر ف ۶

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ

اور سنا ان کو احوال، تحقیق آدم کے دو بیٹوں کا ۔ جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز، پھر قبول ہوئی

اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا

ایک سے ، اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے ۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا ۔ وہ بولا کر

یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنۡۢ بَسَطۡتَّ اِلَیَّ یَدَکَ

اللہ قبول کرتا ہے سو ادب والوں سے ف ۷ اگر تو ہاتھ چلاوے گا

لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡکَ لِاَقۡتُلَکَ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ

مجھ کو مارنے کو، میں نہ ہاتھ چلاؤں گا تجھ پر مارنے کو ۔ میں ڈرتا ہوں

اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِکَ

اللہ سے جو صاحب ہے سب جہان کا ف ۸ میں چاہتا ہوں کہ تو حاصل کرے میرا گناہ ، اور اپنا گناہ

فَتَکُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ﴿ۚ۲۹﴾ فَطَوَّعَتۡ

پھر ہو دوزخ والوں میں ۔ یہی ہے سزا بے انصافوں کی ف ۹ پھر اس کو

لَہٗ نَفۡسُہٗ قَتۡلَ اَخِیۡہِ فَقَتَلَہٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۳۰﴾

راضی کیا اس کے نفس نے خون پر اپنے بھائی کے، پھر اس کو مار ڈالا، تو ہو گیا زیان والوں میں ۶

فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَہٗ کَیۡفَ یُوَارِیۡ

پھر بھیجا اللہ نے ایک کوا کریدتا زمین کو، کہ اس کو دکھاوے، کس طرح چھپاتا ہے

سَوۡءَۃَ اَخِیۡہِ ؕ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِثۡلَ ہٰذَا

عیب اپنے بھائی کا ۔ بولا، اے خرابی! کہ مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ ہوں برابر اس

فوائد ف ۶ اہل کتاب کو قصہ سنایا اس پر کہ اگر تم رفاقت نہ کرو گے پیغمبر کی تو یہ نعمت اوروں کے نصیب ہو گی آگے اسی پر قصہ سنایا۔ ہابیل و قابیل کا کہ حسد مت کرو، حسد والا مردود ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف ۷ حضرت آدم کی اولاد ہونے لگی ایک حمل میں دو شخص بیٹا اور بیٹی اس وقت میں بہن بھائی کا نکاح روا تھا ضرورت کو۔ حضرت آدم تو بھی احتیاط کرتے۔ ایک حمل کے بھائی بہن نہ ملاتے۔ ایک بیٹی حضرۃ آدم ہابیل کو دینے لگے اسی کو قابیل لگا مانگنے۔ انہوں نے دونوں کی خاطر رکھی کہا تم دونوں اللہ کی نیاز کرو۔ ہابیل جو نبی کے حکم پر تھا اس کی نیاز غیب سے آتش آکر جلا گئی یعنے قبول ہوئی۔ قابیل کی نیاز چھوڑ گئی قابیل نے حسد جا کر ہابیل کو مار ڈالے آخر مار ڈالا۔ اب تک جہاں خون ناحق ہوتا ہے اس پر بھی ایک وبال پڑھتا ہے۔ ف ۸ اگر کوئی کسی کو ناحق مارنے لگے تو اس کو رخصت ہے کہ ظالم کو مارے اور اگر صبر کرے تو شہادت کا درجہ ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف ۹ یعنی تیرے گناہ عمر کے تجھ پر ثابت رہیں اور میرے خون کا گناہ چڑھے اور میری عمر کے گناہ اُتریں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح۔ ف ۳ زیادتی کے بدلہ اور معافی کے حدود الشوریٰ (۳۹ تا ۴۳) میں بیان کئے گئے ہیں، صفحہ (۶۳۲) پر دیکھو

الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾

کوے کے، کہ میں چھپاؤں عیب اپنے بھائی کا ۔ پھر لگا پچھتانے ف۱ ۞

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا

اسی سبب سے ۔ لکھا ہم نے بنی اسرائیل پر، کہ جو کوئی مار ڈالے ایک جان

بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ

سوائے بدلے جان کے، یا فساد کرنے پر ملک میں، تو گویا مار ڈالا سب لوگوں کو ۔ اور جس نے

أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ

جلایا ایک جان کو تو گویا جلایا سب لوگوں کو ۔ اور لا چکے ہیں ان کے پاس رسول ہمارے صاف حکم،

ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ إِنَّمَا

پھر بہت لوگ ان میں اس پر بھی ملک میں دست درازی کرتے ہیں ف۲ ۞ یہی سزا

جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

ہے ان کی جو لڑائی کرتے ہیں، اللہ سے اور اس کے رسول سے اور دوڑتے ہیں ملک میں

فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ

فساد کرنے کو، کہ ان کو قتل کریئے، یا سولی چڑھایئے، یا کاٹیئے ان کے ہاتھ اور پاؤں مقابل کا،

خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ

یا دور کریئے اس ملک سے، یہ ان کی رسوائی ہے دنیا میں ، اور ان کو

فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ

آخرت میں بڑی مار ہے ۔ ف۳ مگر جنہوں نے توبہ کی، تمہارے ہاتھ

تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا

پڑنے سے پہلے ۔ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۴ اے

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا

ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ ، اور لڑائی کرو

فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ

اس کی راہ میں، شاید تمہارا بھلا ہو ف۵ ۞ جو کافر ہیں ، اگر ان کے پاس

فوائد

ف۱ اس سے پہلے کوئی انسان مرا نہ تھا کہ معلوم ہو، مُردے کا بدن کیا کرے۔ قابیل ہابیل کو مار کر ڈرا کہ اس کا بدن پڑا رہے گا تو لوگ دیکھ کر مجھ کو پکڑیں گے اس کو پوٹ باندھ کر لئے پھرا کئی روز آخر اللہ نے ایک کوا بھیجا اس نے زمین کو کریدا اس کو دکھا کر یہ سمجھا کہ اس کے بدن کو دفن کرنا چاہیئے اور نقل میں یوں آیا ہے کہ ایک کوے نے زمین کرید کر دوسرے کوے مُردے کو دفن کیا اس نے دفن بھی دیکھا اور بھائی کی خیر خواہی دوسرے بھائی کے حق میں دیکھی اور اپنے فعل سے پشیمان ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی اول رُوئے زمین میں بڑا گناہ یہی ہوا۔ اس سے آگے رسم پڑی اسی سبب سے توریت میں اس طرح فرمایا کہ ایک کو مارا جیسے سب کو مارا۔ یعنی ایک کے کرنے سے اور دلیر ہوتے ہیں تو سب کے گناہ میں وہ اول بھی شریک ہے اور جیسا کہ ایک کو جلایا سب کو جلایا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ اول فرمایا خون کرنا گناہ ہے مگر بدلے میں یا فساد کی سزا میں۔ اب اس کا بیان کیا کہ جو کوئی لڑائی کرے اللہ اور رسول سے یعنی حاکم کے مخالف ہو کر ملک کو غارت کرے وہ ہاتھ لگے یا سولی چڑھا کر ماریئے یا قتل کریئے یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹیئے یا قید میں ڈال رکھیئے جیسی خطا ہو ویسی سزا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ اگر ایک شخص راہ لوٹتا تھا اب اس نے موقوف کیا اور اسباب اس کام کا دور کیا تو اس پر حد نہیں آتی۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی رسول کی اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اس کے عقل سے کرو سو قبول نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح آیت (۳۱) حضرت شاہ صاحب رح نے بہت ہی باریک بات بیان فرمائی ہے یعنی جب ہابیل کو ظلماً قتل کر کے جائے تو اس حالت سے جائے کہ اپنے گناہ تو اپنے ہمراہ لے کر جائے اور اپنے بھائی کے گناہ مٹا کر جائے۔ حضرت شاہ صاحب رح نے جس حدیث سے اس آیت کی تفسیر کی ہے وہ حدیث السیف محاء الذنوب ہے اور حدیث بزار کی ہے اور حضرت مولانا انور شاہ صاحب رح نے اس حدیث کو قوی فرمایا ہے۔ مزید تفصیل اگر مطلوب ہو تو فیض الباری کی پہلی جلد کا ص۱۲۱ ملاحظہ کیا جائے ابن کثیر رح نے بھی اپنی تفسیر میں بزار سے اس حدیث کو نقل کیا ہے مگر اس کی صحت کا انکار کیا ہے اور اس کے ایک اور معنی بھی بیان کئے ہیں اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو اس حدیث کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ مقتول کے گناہ قاتل پر آ جاتے ہیں (۳۵) بخاری رح نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے جو شخص آذان سن کر یوں کہتا ہے اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ تو ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جاتی ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ

ہو جتنا کچھ زمین میں ہے سارا، اور اس کے ساتھ اتنا، اور کہ چھڑوائی میں دیں اپنے قیامت کے

يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾

عذاب سے، وہ ان سے قبول نہ ہو - اور ان کو دکھ کی مار ہے ۞

يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

چاہیں گے، کہ نکل جاویں آگ سے، اور وہ نکلنے والے نہیں، اور ان کو عذاب

مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا

دائم ہے ۞ اور جو کوئی چور ہو مرد یا عورت، تو کاٹ ڈالو ان کے ہاتھ، سزا ان کی کمائی کی،

نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ

تنبیہ اللہ کیطرف سے - اور اللہ زور آور ہے حکمت والا ۞ پھر جس نے توبہ کی اپنی تقصیر کے پیچھے،

وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ

اور سنوار پکڑی، تو اللہ اس کو معاف کرتا ہے - بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ تو نے معلوم نہیں

أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ

کیا کہ اللہ کو ہے سلطنت آسمان و زمین کی - عذاب کرے جس کو چاہے، اور بخشے

لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ

جس کو چاہے - اور اللہ سب چیز پر قادر ہے ف۱ ۞ اے رسول! تو غم نہ کھا ان پر،

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ

جو دوڑ کر گرتے ہیں منکر ہونے، وہ جو کہتے ہیں - ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے، اور ان

تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ

کے دل مسلمان نہیں - اور وہ جو یہودی ہیں، جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کو اور جاسوس

لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ

ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئے - ف۲ بے اسلوب کرتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر -

يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ

کہتے ہیں، اگر تم کو یہ ملے تو لو، اور اگر یہ نہ ملے تو بچتے رہو -

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ جب تم موذن کی اذان سنو تو موذن جس طرح کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو پھر مجھ پر درود پڑھو۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد ف۱ یہ اس پر فرمایا کہ کوئی تعجب نہ کرے چور کو تھوڑی خطا پر بڑی سزا فرمائی۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ بعضے منافق تھے کہ دل میں یہود سے ملتے تھے اور بعضے یہود تھے کہ حضرت پاس آمد و رفت کرتے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ لوگ جاسوسی کو آتے ہیں کہ تمہارے دین میں کچھ عیب چن کر لیجاویں اپنے سرداروں پاس جو یہاں نہیں آتے اور فی الحقیقت عیب کہاں ہے لیکن بات کو غلط تقریر کر کر منہ کو عیب کرتے ہیں ۱۲ منہ رح

تشریح آیت (۳۸) مطلب یہ ہے کہ چوری خواہ مرد کرے یا عورت دونوں کی سزا یہ ہے کہ ان کا داہنا ہاتھ پہنچے کے پاس سے کاٹ دیا جائے اور کاٹنے کے بعد ایسی تدبیر کیجائے کہ خون بند ہو جائے سرقہ کی تعریف اور سرقہ کے نصاب میں ائمہ میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نصاب میں دس درہم ہیں۔ اور جس مال کو چرایا ہو، وہ مال محفوظ ہو کہ اس کے محفوظ ہونے میں کوئی شبہ نہ ہو اور اسی طرح وہ مال جس کی چوری کی ہو۔ مالک کی ملک ہو اور چور کی ملکیت کا اسمیں کوئی شبہ نہ ہو۔ ان مسائل کی تفصیلات فقہ کی کتابوں میں ملے گی۔ آجکل بعض جاہل ان سزاؤں کو وحشیانہ سزائیں کہتے ہیں۔ حالانکہ موجودہ تہذیب میں جب کسی جرم کا انسداد مقصود ہوتا ہے تو اس سے زیادہ سخت سزائیں تجویز کی جاتی۔ اور شریعت الہیہ کے پیش نظر امن عامہ کی خاص رعایت ہے اس لئے اسلام کی فوجداری سزاؤں اور حدود الٰہی میں سختی اختیار کی گئی ہے۔

مع ۳ الوقف عند الاول اولیٰ ۱۲

فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

اور جس کو اللہ نے بچلانا چاہا سو تو اس کا کچھ نہیں کر سکتا اللہ کے

شَيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ

ہاں ۔ وہی لوگ ہیں، جن کو اللہ نے نہ چاہا، کہ دل پاک کرے۔ ان کو

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

دنیا میں ذلت ہے، اور ان کو آخرت میں بڑی مار ہے ف۱ ۞

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

بڑے جاسوس جھوٹ کہنے کو، اور بڑے حرام کھانے والے۔ سو اگر آویں تجھ پاس، تو حکم کر دے ان میں،

اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔـا ۭ وَاِنْ

یا تغافل کر ان سے ۔ اور تو تغافل کرے گا ۔ تو تیرا کچھ نہ بگاڑیں گے۔ اور اگر

حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ

حکم کرے تو حکم کر ان میں انصاف کا ۔ اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو ف۲ اور

كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ

کس طرح تجھ کو منصف کریں گے ؟ اور ان کے پاس توریت ہے جس میں حکم اللہ کا پھر اس پیچھے

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ

پھرے جاتے ہیں ۔ اور وہ ماننے والے نہیں ۞ ہم نے اُتاری توریت،

فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ

اسمیں ہدایت اور روشنی ۔ اسی پر حکم کرتے ، پیغمبر جو حکم بردار تھے ، یہود کو

هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ

اور درویش اور عالم ، اسواسطے کہ نگہبان ٹھہرائے تھے اللہ کی کتاب پر ،

وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

اور اس کی خبرداری پر تھے ۔ سو تم نہ ڈرو لوگوں سے، اور مجھ سے ڈرو، اور مت خرید

بِاٰيٰتِيْ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

کرو میری آیتوں پر مول تھوڑا ۔ اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر، سو وہی لوگ ہیں

فوائد ف۱ یہود میں کئی قصے ہوئے کہ اپنے قضایا حضرت پاس لائے فیصلے کو وہ سردار یہود، آپ نہ آتے بیچ والوں کے ہاتھ بھیجتے اور کہہ دیتے کہ ہمارے معمول کے موافق حکم کریں تو قبول رکھو نہیں تو نہ رکھو، غرض یہ تھی کہ حکم توریت کے خلاف معمول باندھتے تھے ایک نبی اگر اس کے موافق حکم کر دے تو ہم کو اللہ کے ہاں سند ہو جائے اور جانتے تھے کہ ان کو توریت کی خبر نہیں جو ہمارا معمول سنیں گے سو حکم کریں گے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو خبردار کیا کہ موافق توریت ہی کے حکم فرمایا اور توریت میں سے ثابت کر کر انکو قائل کیا۔ ایک قصہ رجم کا تھا کہ وہ منکر ہوئے تھے۔ پھر توریت سے قائل کیا اور ایک قصاص کا تھا کہ وہ اشراف اور کمذات کا فرق کرتے تھے اور توریت میں فرق نہیں رکھا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ حضرت کے دل میں تردد تھا کہ ان کے مقدمہ میں نہ بولوں تو ناخوش ہوں اور اگر اپنے دین پر فیصل کروں تو نا قبول رکھیں اور اگر ان کا معمول جاری رکھوں تو عنداللہ غلط ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اختیار ہے یا تغافل کرو تو انکی ناخوشی کا خطرہ نہیں یا حکم کرو تو اپنے دین کے موافق کرو۔ پھر حضرت نے وہی حکم فرمایا ان کو قائل کر کر۔

تشریح (۴۲) آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے عوام غلط باتیں سننے کے عادی اور خواص حرام مال کے کھانے والے ہیں اور جب اُن لوگوں کی یہ حالت ہے تو اگر یہ لوگ کوئی مقدمہ لے کر آپ کے پاس آئیں تو آپ کو فیصلہ کرنے اور نہ کرنے دونوں کا اختیار ہے اگر آپ ان کو نظر انداز کر دیں اور اُن سے رُوگردانی کریں تو یہ اندیشہ نہ کیجئے کہ کہیں یہ آپ سے انتقام لیں گے اور عداوت نکالیں گے۔ یہ آپ کو ذرا سا ضرر بھی نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ اور نگہبان ہے اور اگر آپ فیصلہ کرنا چاہیں تو اس کا خیال رکھیئے کہ جو فیصلہ کریں تو عدل و انصاف یعنی اسلامی قانون کے مطابق کیجئے کیونکہ اسلامی شریعت ہی شریعت عادلہ اور افراط و تفریط سے پاک ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار ابتداءً تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ آگے آتا ہے۔ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ حنفیہ کے نزدیک اگر مرافعہ کرنے والے حربی بھی ہوں اور وہ قاضی اسلام سے شریعت اسلامی کے موافق فیصلے پر رضامند ہوں تو حاکم کو تحکیم قبول کرنا واجب ہے مطلقاً وجوب کی وجہ سے تخییر کا حکم منسوخ ہے۔

ع ۶/۹ ۱۰

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ

منکر ۞ اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں، کہ جی کے بدلے جی،

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ

اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور

السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ

دانت کے بدلے دانت، اور زخموں کا بدلہ برابر، پھر جس نے بخشدیا، تو اس سے وہ پاک ہوا

لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر، سو وہی لوگ ہیں بے انصاف ۞

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا

اور پیچھاڑی میں بھیجا ہم نے، انہی کے قدموں پر، عیسٰی مریم کا بیٹا، سچ بتاتا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ

توریت کو، جو آگے سے تھی — اور اس کو دی ہم نے انجیل،

فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

جس میں ہدایت اور روشنی، اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت

التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ؕ وَلْيَحْكُمْ

کو، اور راہ بتاتی، اور نصیحت ڈر والوں کو ۞ اور چاہیئے کہ حکم

اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

کریں انجیل والے اس پر، جو اللہ نے اُتارا اس میں۔ اور جو کوئی حکم نہ کرے

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ

اللہ کے اُتارے پر، سو وہی لوگ ہیں بے حکم ۞ اور تجھ پر

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

اُتاری ہم نے کتاب، تحقیق سچا کرتی اگلی کتابوں کو،

الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

اور سب پر شامل، سو تو حکم کر ان میں، جو

تشریح

(۵۱م) جن جرائم میں قصاص کا حکم دیا گیا۔ ان میں مماثلت شرط اگر مماثلت کہیں متحقق نہ ہو سکتی ہو تو پھر بجائے قصاص کے دیت پر فیصلہ کیا جائیگا بشلا یہ صورت عام طریقہ سے زخموں میں پیش آتی ہے کوئی زخم کتنا گہرا ہے اتنا ہی زخم لگانا مشکل ہو جاتا ہے اور کمی بیشی کا امکان ہوتا ہے۔ اسلئے جہاں اس قسم کی شکل پیش آئے۔ وہاں بجائے قصاص کے دیت پر فیصلہ ہوگا۔ یہ بات ہم پانچویں پارے میں عرض چکے ہیں کہ نفس کے قتل میں وہیں قصاص جاری ہوگا۔ جہاں قتل ناحق ہو اور جان بوجھ کر قتل کیا ہو ایسے قتل میں قصاص ضروری ہوگا اور شریف رذیل مرد عورت آزاد غلام بلکہ مسلمان اور ذمی میں بھی کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔ قتل کے علاوہ دیگر اعضاء میں قصاص کی شکل یہ ہوگی کہ آنکھ کے بدلے آنکھ پھوڑی جائے گی اور ناک کے بدلے ناک کاٹی جائے گی، کان کے بدلے کان کاٹا جائے گا اور دانت کے بدلے دانت اکھاڑا جائے گا۔ ہر قصاص میں مماثلت کی رعایت رکھی جائے گی۔ اور اسی طرح ایسے زخموں میں بھی جہاں مماثلت کا امکان ہو وہاں قصاص ہوگا۔ ورنہ پھر حکومت عدل سے فیصلہ کرایا جائے گا جیسا کتب فقہ میں مذکور ہے۔ مزید تفصیل تفسیر مظہری میں ملاحظہ کی جاسکتی اور یہ جو فرمایا فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ بظاہر اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صاحب حق اپنے حق کو صدقہ کر دے یعنی معاف کر دے تو یہ تصدق صاحب حق کے لئے کفارۂ ذنوب کا سبب ہوگا۔ حضرت عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے اپنے جسم میں کسی حصہ کو صدقہ کر دیا تو اللہ تعالےٰ اس کے موافق اس کے گناہ کم کر دے گا یعنی اگر کسی نے نصف قصاص یا نصف دیت کو معاف کر دیا تو معاف کرنے والے کی آدھی خطائیں معاف ہو جائیں اور اگر کسی نے چوتھائی معاف کیا تو اس کی چوتھائی خطائیں حضرت حق معاف فرمادیں گے۔ قتل میں اولیائے مقتول کو معافی کا حق ہے۔ اور مقطوع و مجروح کو معاف خود کر دینے کا حق ہے۔

وَقَفَّيْنَا (۴۶) پیچھاڑی میں بھیجا۔ بعد میں اور پیچھے بھیجا۔

أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ

اتارا اللہ نے ، اور ان کی خوشی پر مت چل ، چھوڑ کر حق راہ ، جو تیرے

الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ

پاس آئی - ہر ایک کو تم میں دیا ہم نے ایک دستور ، اور راہ - اور

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ

اللہ چاہتا تو تم کو ایک دین پر کرتا ، لیکن تم کو آزمایا چاہتا ہے

فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۚ إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ

اپنے دئیے حکم میں ، سو تم بڑھ کر لو خوبیاں - اللہ کے پاس تم سب کو

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾

پہنچنا ہے ، پھر جتا دے گا جس بات میں تم کو اختلاف تھا ٭

وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اور یہ فرمایا کہ حکم کر ان میں جو اللہ نے اتارا ، اور مت چل

أَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ

ان کی خوشی پر ، اور بچتا رہ ان سے ، کہ تجھ کو بہکا نہ دیں ، کسی کے حکم سے جو

أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيْدُ

اللہ نے اتارا تجھ پر - پھر اگر نہ مانیں ، تو جان لے : کہ اللہ نے یہی چاہا

اللّٰهُ أَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيْرًا

ہے ، کہ پہنچاوے ان کو کچھ سزا ان کے گناہوں کی - اور لوگوں میں بہت ہیں

مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۚ

بے حکم ٭ اب کیا حکم چاہتے ہیں کفر کے وقت کا ؟

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾

اور اللہ سے بہتر کون ہے حکم کرنے والا ؟ یقین رکھتے لوگوں کو ٭

ع ۷ / ۱۱

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى

اے ایمان والو ! مت پکڑو یہود اور نصاریٰ کو

تشریح

(۴۸) اگرچہ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کا تدریجی اقتدار بڑھ رہا تھا۔ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جنگ کرنے کی اجازت مل چکی تھی لیکن لڑائی میں کبھی فتح اور کبھی شکست لازمی ہے۔ غرض مسلمانوں کیلئے ایک صبر آزما دور تھا۔ جب بدر میں فتح ہوئی تو اچھی خاصی ساکھ بندھ گئی لیکن جب اُحد میں شکست ہوئی تو رنگ برنگ کی بولیاں سننے میں آنے لگیں الحرب بیننا وبینہ سجال ینال منا وننال منہ جب کبھی آپ رسی میں دو ڈول باندھ کر کنوئیں سے پانی بھریں گے۔ تو کبھی ایک ڈول اُوپر آئے گا اور دوسرا ڈول پانی میں ہوگا۔ پھر اُوپر والا ڈول نیچے جائیگا اور نیچے والا اوپر آجائیگا۔ مسلمانوں ہی کو ہر جنگ میں فتح ہو یہ اصول فطرت نہیں ایسا کرنے میں جبرًا کفار کو اسلام کیطرف مائل کرنا ہے اور لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کے منافی ہے اور جب مسلمان فتح وشکست کی الجھنوں میں ہوں تو ظاہر ہے کہ مخلصین کے علاوہ دوسرے لوگوں کو اطمینان کس طرح میسر ہو۔ یہی وجہ تھی کہ کفار کی زندگی امید وبیم اور خوف وطمع کی زندگی تھی۔ ایک طرف فتح وشکست کا سامنا دوسری طرف امید وبیم کی توقعات اور خطرات اُوپر کی آیتوں میں انہی باتوں کا ذکر ہے مخلص مسلمانوں کے لئے بشارت ہے اور منافقوں کے لئے زجر وتوبیخ ہے اور دورخی پالیسی رکھنے والوں کی مذمت ہے۔ مفسرین نے شانِ نزول کی بحث میں بہت اختلاف کیا ہے۔

اَوْلِيَآءُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ

رفیق — وہی آپس میں رفیق ہیں ایک دوسرے کے ۔ اور جو کوئی تم میں ان سے رفاقت

فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

کرے، وہ انہی میں ہے ۔ اللہ راہ نہیں دیتا، بے انصاف لوگوں کو ۔ ؏

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ

اب تو دیکھے گا، جن کے دل میں آزار ہے، دوڑ کر ملتے جاتے ہیں

فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ

ان میں، کہتے ہیں، کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آ جاوے ہم پر گردش ۔

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ

سو شاید اللہ جلد بھیجے، فیصلہ یا کچھ حکم اپنے پاس سے،

فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ط

تو فجر کو لگیں اپنے جی کی چھپی بات پر پچھتانے ۔ ف ؏

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

کہتے ہیں مسلمان، کہ یہ وہی لوگ ہیں کہ قسمیں کھاتے تھے اللہ کی تاکید سے

اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں! خراب گئے اُن کے عمل، پھر رہ گئے نقصان میں ؏

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ

اے ایمان والو! جو کوئی تم میں پھرے گا اپنے دین سے ۔ تو اللہ آگے

يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ

لاوے گا ایک لوگ کہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں، نرم دل ہیں مسلمانوں پر،

اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

اور زبردست ہیں کافروں پر ۔ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں، اور

لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

ڈرتے نہیں کسی کے الزام سے ۔ یہ فضل ہے اللہ کا، دے گا جس کو

الثلثۃ

فوائد ف یعنی منافق کافروں سے دوستی لگائے جاتے ہیں کہ ہم پر گردش نہ آجائے ۔ یعنے مسلمان مغلوب ہو جائیں تو ان کی دوستی ہمارے کام آوے سو اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ اب قریب ہے کہ کافر ہلاک ہوں، مسلمانوں کی اُن پر فتح ہو یا کچھ اور حکم آوے یعنی کافر ملک سے ویران ہوں آخر یہود کو حکم فرمایا جلاوطن کرنے کا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۵۱ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بعض میں علم موالات کی علت فرمائی کہ دوستی کے لئے ہم جنس اور ہم خیال ہونا ضروری ہے وہ اسلام میں تمہارے ہم خیال نہیں ہیں تو خفیہ دوستی کرنے سے سوائے نقصان کے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ایسی دوستی وہ منافق ہی کر سکتے ہیں جو اسلام کی ترقی سے اور مسلمانوں کی بہبودی کے متعلق مذبذب اور مشکوک ہیں ۔ اس دوستی کے لئے قحط وغیرہ مصائب کو بہانہ بناتے ہیں اور دل میں یہ بات رکھتے ہیں کہ اگر کل کو مسلمان ختم ہوئے اور اُن کا اقتدار مٹا تو ہم کو اور ہمارے وطن کو یہود ونصاریٰ مکہ والوں کی دستبرد سے بچالیں گے ۔ فتری کے ترجمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنایا ہے ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب عام ہو جیسا کہ بعض نے اختیار کیا ہے قرآن کریم نے النساء (۳۶) ؁۱۲ میں پڑوسی کا عام تصور (الصاحب بالجنب) دیکر انسانی فطرت سے اپیل کی کہ وہ خدا کے ہر مظلوم اور مصیبت زدہ بندہ کی مدد کو اپنا فرض سمجھے رسول رحمت علیہ السلام اپنی دعاء میں انسانی اخوت کی گواہی دیکر اسلام کے عالمگیر نظام حق ہونے کا اعلان فرماتے ہیں ۔ اللّٰھم انا شھید ان العباد کلھم اخوۃ (ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۸)
اس موضوع کی تفصیل ناچیز کی تصنیف اخلاقِ رسولؐ میں دیکھو ۔

مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ

چاہے ۔ اور کشائش والا ہے خبردار ف۱ ۞ تمہارا رفیق وہی اللہ ہے، اور

رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

اس کا رسول، اور ایمان والے جو قائم ہیں نماز پر ،

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ

اور دیتے ہیں زکوٰۃ ، اور وہ نوے ہیں ۞ اور جو کوئی رفاقت پکڑے اللہ

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع

کی اور اس کے رسول کی اور ایمان والوں کی ، تو اللہ کی جماعت وہی ہوں گے غالب ۞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ

اے ایمان والو ! رفیق نہ پکڑو ایسوں کو، جو ٹھہراتے ہیں تمہارا دین

هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

ہنسی اور کھیل ، وہ جو کتاب دیے گئے تم سے پہلے، اور

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

وہ جو کافر ہیں ۔ اور ڈرو اللہ سے، اگر یقین رکھتے ہو ۔ ۞

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ

اور جس وقت پکارو نماز کو ، اس کو ٹھہرا دیں ہنسی اور کھیل ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ

یہ اسواسطے ، کہ وہ لوگ بے عقل ہیں ف۲ ۞ تو کہہ اے

الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

کتاب والو ! کیا بَیر ہے تم کو ہم سے، مگر یہی کہ ہم یقین لائے اللہ پر، اور

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ

جو ہم کو اُترا اور جو اُترا پہلے ، اور یہی کہ تم میں اکثر

فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ

بے حکم ہیں ؟ ۞ تو کہہ ، میں تم کو بتاؤں ، ان میں کس کی بری جزا ہے ،

فوائد ف۱ جب حضرت کی وفات پر عرب دین سے پھرے تو حضرت صدیق رضؓ نے یمن سے مسلمان بُلائے ان سے جہاد کروایا کہ تمام عرب مسلمان ہوئے۔ یہ ان کے حق میں بشارت ہے۔

ف۲ بعضے یہود اور بعضے مشرک اذان کی آواز پر ہنستے یہ ان کی بے عقلی تھی۔ اللہ کی بڑائی ہر دین میں بہتر ہے۔

تشریح رَاكِعُوْنَ (۵۵) اور وہ نوے ہیں، جھکے ہوئے عاجزی کررہے ہیں۔ (۵۴) عام مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہ ایک پیشنگوئی ہے جس کی اطلاع اللہ نے اپنے رسولؐ کی معرفت دی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس اُمت میں کچھ قبائل دین اسلام سے مُرتد ہوکر کفر میں واپس چلے جائیں گے اور ان مرتدین کا قلع قمع اللہ تعالیٰ کچھ مخلص اہل فضائل کے ہاتھوں سے کرادیگا چنانچہ نبوت کے آخری دَور میں کچھ جھوٹے نبوت کے مدّعی ہوئے اور کچھ حضورؐ کی وفات کے بعد زکوٰۃ کے منکر ہوئے اور اللہ نے ان سب کی سَرکوبی حضرت صدیق اکبر رضؓ اور ان کے ساتھیوں سے کرا دی۔ اَسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قبیلہ بنی مدلج اس کے ہمراہ ہوکر مُرتد ہوا۔ پھر ان لوگوں نے یمن کے علاقہ میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کردیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کارندوں اور نقباء کو یمن سے نکال دیا۔ دوسرا شخص مسیلمہ کذاب تھا اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور بنی حنیفہ کا قبیلہ اس کے ہمراہ ہوگیا اور اس کا ایک عرصہ تک زور رہا۔ (۵۹) ان آیتوں میں اللہ نے مسلمانوں کا مسلک اس خوبی کے ساتھ بیان فرمایا ہے جس سے مخالفینِ اسلام کا بُطلان خودبخود ظاہر ہوگیا اور حق و باطل میں جو فرق ہے وہ نمایاں نظر آنے لگا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اے اہل کتاب تمہاری حالت یہ ہے کہ اُن لوگوں کے ساتھ تو استہزاء اور سوقیانہ برتاؤ کرتے ہو اور انکی عیب جوئی کرتے ہو جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور توریت وانجیل و قرآن کو مانتے ہیں اور خود تمہاری حالت یہ ہے کہ کوئی توریت کو نہیں مانتا اور کوئی انجیل کا منکر ہے اور کوئی نبی آخرالزمانؐ پر نازل شدہ قرآن کو نہیں مانتا۔ حالانکہ آسمانی کتب کا انکار کفر ہے لہٰذا اس طریق کار سے تم خود تو کفر کے مرتکب ہو اور ہم خدا کی سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر بھی ہم کو قابلِ استہزاء سمجھتے ہو اور ہماری آذان و نماز کا مذاق اُڑاتے ہو۔ تو اب بتاؤ اسلام قابل استہزاء ہے یا انکار اس قابل ہے کہ اس کی تضلیل کیجائے۔ اسلام اور انکار کا فرق بیان فرمانے کے بعد دوسری آیت میں اسی کی توضیح ہے کہ جن مسلمانوں کے مسلک کو تم اپنے زعمِ باطل میں بُرا اور قابلِ تضلیل سمجھتے ہو۔ ان سے بدتر تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی اور اُن پر خدا کا غضب اُترا اور وہ سوّر اور بندر بنا دیئے گئے اور انہوں نے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ
اللہ کے ہاں ؟ وہی جس کو اللہ نے لعنت کی ، اور اس پر غضب ہوا،

عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَ
اور ان میں بعضے بندر کئے اور سوٗر ، اور

عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
پوجنے لگے شیطان کو ۔ وہی بدتر ہیں درجہ میں ، اور بہت بہکے

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا
سیدھی راہ سے ۞ اور جب تم پاس آویں ، کہیں

اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ
ہم یقین لائے ، اور منکر ہی آئے تھے اور اسی طرح نکلے ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١ وَتَرٰى
اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے تھے ۞ اور تو دیکھے

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
بہت ان میں دوڑتے ہیں گناہ پر ، اور زیادتی پر ،

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢
اور حرام کھانے پر ۔ کیا بُرے کام ہیں جو کر رہے ہیں ۞

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ
کیوں نہیں منع کرتے ان کے درویش اور مُلّا ، گناہ کی بات کہنے سے ،

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝٦٣ وَقَالَتِ
حرام کھانے سے ؟ کیا بُرے عمل ہیں جو کر رہے ہیں ۞ اور یہود

الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا
کہتے ہیں ، اللہ کا ہاتھ بندھ گیا ۔ انہیں کے ہاتھ باندھے جاویں اور لعنت ہے ان کو

قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ
اس کہنے پر ۔ بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں ، خرچ کرتا ہے جس طرح چاہے ، اور اس حکم سے

وقف غفران

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) شیطان پرستی کی تو اصل میں یہ لوگ مکان کے اعتبار سے بڑے اور سیدھی راہ کے لحاظ سے گم کردہ راہ ہیں ۔ ۱۲

تشریح

(۶۳) آخر ان کے مشائخ اور ان کے علماء گناہ کی بات کہنے اور حرام کا مال کھانے اور اڑانے سے ان کو کیوں نہیں روکتے یہ اہل علم اور مشائخ جو چشم پوشی اور مداہنت برت رہے ہیں وہ واقعی جو کچھ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں۔ ترمذی میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم اچھی باتوں کا حکم کرو اور بُری باتوں سے منع کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم دعائیں بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوں گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان آیتوں میں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں نازل ہوئی ہیں سب سے زیادہ سخت آیت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق سے ابن ماجہ نے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جب آدمی دوسروں کو گناہ کرتے دیکھے اور انہیں نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب عام کر دے گا۔

كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا

جو تجھ کو اُترا، تیرے رب کی طرف سے، اُن کو بڑھتے گی اور شرارت اور انکار۔

وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ

اور ہم نے ڈال رکھی ہے، ان میں دشمنی اور بیر قیامت کے دن تک۔

كُلَّمَآ أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ

جب ایک آگ سُلگاتے ہیں لڑائی کے واسطے، اللہ اس کو بجھاتا ہے۔ اور دوڑتے ہیں

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾

ملک میں فساد کرتے۔ اور اللہ نہیں چاہتا فساد والوں کو ف ۵

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَٰبِ ءَامَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا

اور اگر کتاب والے ایمان لاتے، اور ڈرتے، تو ہم اُتار دیتے

عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَٰهُمْ جَنَّٰتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ

ان کی بُرائیاں، اور ان کو داخل کرتے نعمت کے باغوں میں ۵ اور اگر

أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَىٰةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِم

وہ قائم رکھیں توریت اور انجیل کو، اور جو اُترا اُن کو

مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم

ان کے رب کی طرف سے تو کھاویں اپنے اُوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے۔

مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿٦٦﴾

کچھ لوگ ان میں ہیں سیدھے اور بہت ان کے بُرے کام کر رہے ہیں ف ۵

يَٰٓأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ

اے رسول! پہنچا، جو تجھ کو اُترا تیرے رب سے۔ اور اگر یہ نہ کیا،

فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا

تو تُونے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام۔ اور اللہ تجھ کو بچائے گا لوگوں سے، اللہ راہ نہیں دیتا

يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَٰفِرِينَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ

منکر قوم کو ف ۵ تو کہہ اے کتاب والو! تم کچھ راہ پر نہیں،

فوائد ف یہ یہود میں بولنا رواج تھا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوا یعنی ہم پر روزی تنگ ہوئی، یہ کفر کا لفظ ہے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ کبھی بند نہیں۔ دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ قہر کا اور مہر کا۔ تم پر اَب قہر کا ہاتھ کھلا مہر کا اَور وں پر اور فرمایا کہ اللہ نے ان میں اتفاق نہیں رکھا جب آگ سُلگاتے ہیں لڑائی کو یعنی فتنہ انگیزی کرتے ہیں کہ آپسمیں سب کو ملا کر مسلمانوں سے لڑیں وہ اللہ بُجھا دیتا ہے آپسمیں پھُوٹ جاتے ہیں۔ ١٢ منہ رح ف کھاویں اُوپر سے اور نیچے سے یعنی آسمان اور زمین سے ان کو رزق فراخ آوے۔ ١٢ منہ رح ف یعنی یہ اگلی بات کہ صاف اھل کتاب کو گمراہ کہو۔ جب تک یہ کلام اللہ کا قبول نہ کریں۔ اسمیں اگرچہ وہ دشمن ہوں تم بے فکر پہنچاؤ اور خطرہ نہ کرو۔ ١٢ منہ رح

تشریح:-

(٦٤) یہ جواب ہے یہود کے اس احمقانہ اعتراض کا کہ محمدؐ کا خدا بندوں سے قرض حسن مانگ رہا ہے کیا وہ مفلس اور بخیل ہو گیا ہے؟ (١) سورۃ الحدید (١١) صفحہ (٦٩٨) (٢) البقرہ (٢٤٥) صفحہ (٥٠)، البقرہ کی مذکورہ آیت پر ف ۵ میں شاہ صاحبؒ نے کمال ایجاز کے ساتھ قرض حسن کی تعبیر کا مطلب واضح کیا ہے۔

(٦٦) سورہ مریم میں ہے تلک الجنة التی نورث الخ یعنی جنت کا وارث ہم اس شخص کو بنائیں گے جو پرہیزگار اور متقی ہوگا۔ دوسری آیت میں دنیوی برکات کا بھی وعدہ فرمایا کہ اگر یہ لوگ ایمان و تقوٰی اختیار کرتے یعنی تمام کتب سماویہ جسمیں قرآن بھی شامل ہے ایمان لے آتے تو آسمان سے خوب بارشیں ہوتیں اور زمین سے خوب پیداوار ہوتی اور یہ بافراغت کھاتے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے ولوانهم امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض یعنی اگر ایمان اور تقوٰی کی راہ اختیار کرتے تو ہم آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے ان پر کھول دیتے شاہ صاحبؒ نے اُوپر فائدہ میں خوب بات فرمائی اس تقدیر پر ربطِ آیات پر کچھ کہنے کی گنجائش نہیں اور نہ کسی نئی توجیہ کی ضرورت ہے جیسا کہ بعض حضرات نے ایک نئی الجھن اختیار کی ہے بات یہ ہے کہ یہود کے تذکرے میں تبلیغ کی آیت کچھ بے جوڑ سی معلوم ہوتی تھی۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ٩ / ١٠ / ١٢

حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل، اور جو تم کو اُترا تمہارے رب سے ۔

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا

اور ان میں بہتوں کو بڑھے گی اس کلام سے، جو تجھ کو اُترا تیرے رب سے، شرارت

وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور انکار ۔ سو تو افسوس نہ کھا اس قوم منکر پر ۞ البتہ جو مسلمان ہیں،

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

اور جو یہود ہیں، اور صابئین اور نصاریٰ، جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر،

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اور پچھلے دن پر، اور عمل کرے نیک، نہ ان پر ڈر ہے اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ

غم کھاویں ۞ ہم نے لیا تھا قول بنی اسرائیل سے، اور بھیجے

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ

ان کیطرف رسول ۔ جب آیا ان پاس کوئی رسول، جو نہ خوش آیا اُن کے جی کو،

فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا

کتنوں کو جھٹلایا، اور کتنوں کا خون کرنے لگے ۞ اور خیال کیا کہ کچھ خرابی

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ

نہ ہوگی، سو اندھے ہوگئے اور بہرے، پھر اللہ متوجہ ہوا اُن پر، پھر

عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

اندھے اور بہرے ہوئے ان میں بہت ۔ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں ۞

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَ

بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا، اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا ۔ اور

قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ

مسیح نے کہا، اے بنی اسرائیل ! بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا ۔

(حاشیہ صفحۂ گذشتہ)

لوگوں نے ربط پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت شاہ صاحب رح نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بہت ہی بہتر اور بہت ہی محفوظ ہے۔ تمام بحث کے لئے تفسیر مظہری کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ شاہ صاحب رح کے کمال کا اندازہ ہوسکے گا

(٧٠) ان آیتوں میں نصاریٰ کی مختلف جماعتوں کے عقائدِ باطلہ کا رد فرمایا ہے۔ بعض فرقے ان میں اس بات کے قائل ہوئے جیسے یعقوبیہ اور ملکانیہ کہ حضرت مریم نے جو بچہ جنا وہی الٰہ تھا یعنی حضرت عیسیٰ میں اللہ تعالیٰ حلول کر گیا تھا اور حضرت مسیح جن کو کہا جاتا ہے وہ عین خدا ہے اور بعض فرقوں کا عقیدہ یہ تھا۔ جیسے مرقوسیہ اور نسطوریہ کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم یہ بھی دونوں معبود ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کے خواص میں اس کے شریک ہیں اور اُلوہیت تینوں میں مشترک ہے اور جب ان تینوں میں مشترک ہے تو اللہ تعالےٰ ان تینوں میں سے ایک ہے۔ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ نہ الٰہ ہیں اور نہ اُلوہیت میں کسی طرح ذات باری کے شریک ہیں نہ مستقل الٰہ ہیں اس عقیدے کو وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ کر رد فرمایا۔ ہماری اس تقریر سے معیت یعنی اللہ تعالےٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ ہونا اور اُلوہیت میں شریک ہونے کا فرق سمجھ میں آگیا ہوگا۔ اسی لئے باعتبارِ علم اللہ تعالیٰ کی معیت جیسا کہ سورۂ مجادلہ میں فرمایا۔ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ یعنی کوئی تین آدمی کہیں سرگوشی نہیں کرتے مگر چوتھا ان کا خدا ہوتا ہے اور کہیں پانچ آدمی بیٹھ کر سرگوشی نہیں کرتے مگر چھٹا ان کا خدا ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رض کا غارِ ثور میں یہ فرمانا۔ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا یعنے اے ابوبکر رض ان دو شخصوں کے متعلق تیرا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالےٰ ہو۔ یہ معیت خداوندی اور چیز ہے اور خواص اُلوہیت میں شرکت یہ اور چیز ہے۔ پہلا عقیدہ ایمان اور دوسرا کفر ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ

مقرر جس نے شریک کیا اللہ کا، سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت، اور

مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ

اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ کوئی نہیں گنہگاروں کی مدد کرنے والا ﴿ بے شک کافر ہوئے

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ

ہوئے جنہوں نے کہا، اللہ ہے تین میں ایک کا۔ اور بندگی کسی کو نہیں

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ

مگر ایک معبود کو۔ اور اگر نہ چھوڑیں گے جو بات کہتے ہیں، البتہ جو ان میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ

منکر ہیں، پاویں گے دکھ کی مار ف ﴿ کیوں نہیں توبہ کرتے

اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا

اللہ پاس، اور گناہ بخشواتے۔ اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان ﴿ اور کچھ

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

نہیں مسیح مریم کا بیٹا، مگر رسول ہے۔ گذر چکے اس سے پہلے

الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ

بہت رسول۔ اور اس کی ماں ولی ہے۔ دونوں کھاتے تھے کھانا،

اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى

دیکھ ہم کیسے بتاتے ہیں ان کو نشانیاں، پھر دیکھ کہاں الٹے

يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

جاتے ہیں ف ﴿ تو کہہ تم ایسی چیز پوجتے ہو اللہ چھوڑ کر، جو

يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

مالک نہیں تمہارے برے کی اور نہ بھلے کی۔ اور اللہ وہی ہے سنتا جانتا ﴿

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا

تو کہہ، اے اہل کتاب! مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں ناحق کا، اور مت چلو

وقف لازم

فوائد

ف نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ ہی تھا جو صورت مسیح میں آیا اور بعضے کہتے ہیں تین حصہ ہو گیا۔ ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں صریح کفر ہیں۔ کاملوں کے حق میں یہی کہئے جو آگے فرمایا۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنے اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے۔ اسے حاجت بشری گے۔ اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۷۵) مطلب یہ ہے کہ مسیح ابن مریم جس کو تم نے الوہیت یا خواص الوہیت میں شریک کر رکھا ہے وہ تو محض ایک پیغمبر ہیں اور ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گذر چکے ہیں اور ظاہر ہے کہ پیغمبری کو خدائی درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ پھر ان کی ماں بھی تھیں جو بڑی راست باز اور صدیقیت کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ اور جب وہ ماں سے پیدا ہوئے تھے۔ تو خدا کے ہمسر کس طرح ہو سکتے ہیں۔ خدا تو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ہے۔ مزید برآں یہ دونوں عام انسانوں کی طرح کھانا بھی کھاتے تھے اور کھانا کھانے والے اور دوسرے حوائج بشریہ کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کھانا کھائیں پانی پئیں۔ اور دوسرے حوائج کی ان کو ضرورت نہ ہو، یہی دلائل ان کی الوہیت کے ابطال کے لئے کافی ہیں۔ چنانچہ فرمایا اے پیغمبر دیکھو۔ ہم کس طرح ان کے لئے صاف طور پر دلائل بیان کرتے ہیں اور پھر ان کو دیکھو کہ یہ کہاں کو لٹے جا رہے ہیں اور گمراہی کی طرف پھرے جا رہے ہیں۔

اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ

خیال پر ایک لوگوں کے کہ جو بہک گئے ہیں آگے، اور بہکا گئے بہتوں کو، اور بھولے

سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

سیدھی راہ سے ۔ لعنت کھائی منکروں نے بنی اسرائیل میں سے،

عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

داؤد کی زبان پر، اور عیسےٰ بیٹے مریم کی ۔ یہ اس سے کہ گنہگار تھے اور

يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ

حد پر نہ رہتے تھے ۔ آپس میں منع نہ کرتے بُرے کام سے جو کر رہے تھے ۔ کیا بُرا کام

مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ

ہے جو کرتے تھے ۔ تو دیکھے ان میں بہت لوگ رفیق ہوتے ہیں

كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ

کافروں کے ۔ بُری تیاری بھیجی ہے اپنے واسطے، کہ اللہ کا غضب ہوا

عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

ان پر اور ہمیشہ وہ عذاب میں ہیں ۔ اور اگر یقین رکھتے اللہ پر،

وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا

اور نبی پر، اور جو اس پر اُترا، تو ان کو رفیق نہ ٹھہراتے، پر ان میں بہت

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ

لوگ بے حکم ہیں ۔ تو پاوے گا سب لوگوں میں، زیادہ دشمنی مسلمانوں سے،

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ

یہود کو، اور شریک والوں کو ۔ اور تو پاوے گا سب سے نزدیک

مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ

محبت میں مسلمانوں کی، وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں ۔ یہ اس واسطے کہ

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

ان میں عالم، اور درویش ہیں، اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے ۔

تشریح (۸۲) دنیا کی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ اس آیت کا تعلق ہر زمانہ کے نصاریٰ سے نہیں جو لوگ اس کی کوشش کرتے ہیں کہ ہر دور کے نصاریٰ کو اقرب الی المودۃ ثابت کریں۔ وہ قرآنی ذوق اور قرآنی فہم سے محروم ہیں نصاریٰ نے اپنے دور میں جو سلوک مسلمانوں سے کیا ہے وہ بربریت اور ستمگری میں دوسری اقوام سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے اس لئے ان آیات کا تعلق ان نصاریٰ سے ہے جن میں قبول حق کی صلاحیت موجود تھی۔ اور وہ حضرت عیسیٰؑ کی شریعت کے صحیح پیروکار تھے اور انجیل کی پیشین گوئی کے موافق نبی آخر الزمان کی تشریف آوری کے منتظر تھے اور تثلیث وغیرہ کے عقیدے سے پاک تھے اور جب ان تک قرآن کی آواز پہنچی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اسی طرح یہود کی حالت ہے کہ ان میں بھی بعض وہ حضرات جو توریت کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والے تھے۔ انہوں نے اسلام کی روشنی سے فائدہ اٹھایا۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ

اور جب سُنیں جو اُترا رسول پر، تو دیکھے ان کی آنکھیں ابلتی ہیں

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ

آنسوؤں سے، اس پر جو پہچانی بات حق۔ کہتے ہیں، اے رب! ہم نے یقین کیا سو تو لکھ ہم کو

الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ

ماننے والوں کیساتھ ۔ اور ہم کو کیا ہوا کہ یقین نہ لاویں اللہ پر، اور جو پہنچا ہم پاس حق؟ اور ہم کو توقع

أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا

ہے کہ داخل کرے ہم کو رب ہمارا، ساتھ نیک بختوں کے ف۔ پھر اُن کو بدلا دیا انکے رہنے، اس کہنے پر،

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ

باغ، نیچے ان کے بہتی نہریں۔ رہا کریں اُن میں۔ اور یہ ہے بدلا

الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾

نیکی والوں کا ۔ اور جو منکر ہوئے، اور جھٹلانے لگے ہماری آیتیں، وہ ہیں دوزخ کے لوگ ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ

اے ایمان والو! مت حرام ٹھہراؤ ستھری چیزیں، جو اللہ نے تم کو حلال کیں اور حد سے نہ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَ

بڑھو۔ اللہ نہیں چاہتا زیادتی والوں کو ۔ اور کھاؤ اللہ کے دیئے سے جو حلال ہو ستھرا، اور

اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي

ڈرتے رہو اللہ سے، جس پر یقین رکھتے ہو ف۔ نہیں پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بے فائدہ

أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ

قسموں پر لیکن پکڑتا ہے جو قسم تم نے گرہ باندھی سو اس کا اُتار، کھلانا دس

مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ

محتاجوں کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو یا انکو کپڑا دینا یا ایک گردن آزاد کرنی

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ

پھر جس کو پیدا نہ ہو تو روزہ تین دن کا یہ اُتار ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو

فوائد ف۱ مکے میں کافروں نے جب مسلمانوں پر ظلم کیا تو حضرت نے اذن دیا کہ اور ملک میں نکل جاؤ۔ قریب اسی آدمی مسلمان بعضے تنہا بعضے گھر سمیت ملک حبشہ میں جا رہے وہاں کا بادشاہ خوب منصف تھا۔ پھر مکے کے کافروں نے اس کو بہکایا کہ اس قوم کو رہنے نہ دو کہ حضرت عیسیٰؑ کو غلام کہتے ہیں۔ تب بادشاہ نے مسلمانوں کو بلا کر پوچھا اور قرآن پڑھوا کر سُنا وہ اور اُس کے علماء بہت روئے اور کہا حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے ہم کو اسی کے موافق پہنچا ہے اور ہم کو خبر دی ہے حضرت عیسیٰؑ نے کہ میرے بعد پیش از قیامت ایک اور نبی آئیگا وہ بیشک یہی نبی ہے وہ بادشاہ خفیہ مسلمان ہوا۔ ان کے حق میں یہ آیتیں ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جو چیز شرع میں صاف حلال ہے اس سے پرہیز کرنا بُرا ہے۔ یہ دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ زُہد کے سبب سے اپنے اُوپر تنگ پکڑے۔ یہ رہبانیت ہمارے دین میں پسند نہیں بلکہ تقویٰ چاہیئے کہ جو منع ہو اس کے نزدیک نہ جاوے دوسرے یہ کہ قسم کھا بیٹھا ایک کام پر یہ بھی بہتر نہیں جو کام موافق شرع ہے اس سے قسم نہ کھاوے اور کھا بیٹھا تو توڑے اور کفارہ دے یہ آگے فرمایا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۴) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا قول ہے کہ آیتیں نجاشی اور اس کے اصحاب کی شان میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ جب انہوں نے مہاجرین سے سُورۂ مریمؑ سُنی اور حضرت عیسیٰؑ کے واقعات معلوم کئے تو وہ بہت رُوئے اور اسلامی تعلیم کی صداقت کا اعتراف کیا۔ سعید ابن جبیرؓ کا قول یہ ہے کہ ان آیتوں میں اس وفد کی جانب اشارہ ہے جو نجاشی نے چالیس آدمیوں کا حضرت جعفرؓ کے ہمراہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجا تھا اور انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سُنا تھا اور وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے بعض مفسرین نے ارکان وفد کی تعداد چالیس سے زیادہ بتائی ہے اور بعض نے اس وفد کو اہل نجران کا وفد کہا ہے واللہ اعلم تفیض من الدمع کا مطلب یہ ہے کہ رقت قلب کا سبب وہ معرفت حق ہے جو خدا کی طرف سے خاص طور پر انہیں عطا کی گئی چونکہ اوپر سے احکام شرعیہ کا بیان چلا آتا ہے بیچ میں یہود و نصاریٰ کا ذکر تھا۔ اب پھر احکام کو بیان فرماتے ہیں۔

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اور تھامتے رہو اپنی قسمیں۔ یوں بتاتا ہے تم کو اللہ اپنے حکم، شاید تم احسان مانو ف۱ ۞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَ

اے ایمان والو! یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور

الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ

پانسے، گندے کام ہیں شیطان کے، سو ان سے بچتے رہو،

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ

شاید تمہارا بھلا ہو ۞ شیطان یہی چاہتا ہے، کہ ڈالے تم میں

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

دشمنی اور بیر، شراب سے اور جوئے سے اور روکے تم کو

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ

اللہ کی یاد سے اور نماز سے، پھر اب تم باز آؤ گے؟ ف۲ ۞ اور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

حکم مانو اللہ کا، اور حکم مانو رسول کا، اور بچتے رہو۔ پھر اگر تم پھرو گے

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَي

تو جان لو، کہ ہمارے رسول کا ذمہ یہی ہے، پہنچا دینا کھول کر ۞ جو لوگ ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا

لائے، اور کام نیک کئے، ان پر نہیں گناہ جو کچھ پہلے کھا چکے،

اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا

جب آگے ڈرے، اور ایمان لائے، اور عمل نیک کئے، پھر ڈرے، اور یقین کیا،

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

پھر ڈرے، اور نیکی کی۔ اور اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو ف۳ ۞ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ

ایمان والو! البتہ تم کو آزماوے گا اللہ کچھ، ایک شکار کے حکم سے،

فوائد ف۱ جس بات پر قصد کر کر قسم کھالے آئندہ کو پھر اس کے خلاف ہوا تو تین بات میں سے ایک کرے جو چاہے یا دس محتاج کو کھلانا یعنے ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو یا ان کو کپڑا دینا جس میں بدن کم کھلا رہے یا ایک بردہ آزاد کرنا ان تین میں سے کسی کو مقدور نہ ہو تو تین روزے اور اپنی قسم کو چاہئے تھامنا یعنے تا مقدور قسم نہ کھاوے اور زبان کی یہ عادت نہ کرے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ شراب جس چیز کا پانی سڑ ایسے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی جو چیز نشہ لاوے اور سڑی نہ ہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے اور جوا شرط بدنا کسی چیز پر جسمیں جیت اور ہار ہو۔ وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو کھیل کہ ان میں شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہ ہوا لیکن یہ کہ شیطان اس بہلنے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی کفر کی حالت میں اگر حرام چیز کھائی تھی پھر مسلمان ہوا، ذکر اور منع پہنچا تو اسکو مانا ڈر کر چھوڑ دیا، پھر آگے نیکی پر اور ڈر اپنا کے اعمال پر قائم رہا تو ان تین سبب کے آگے وہ گناہ نہ رہا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۹) اللہ تعالیٰ تمہاری ان قسموں پر جو لغو و لایعنی ہوں تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا یعنے ان قسموں پر جو عادتاً منہ سے نکلتی رہتی ہیں، کوئی کفارہ واجب نہیں کرتا مگر ہاں ان قسموں پر مواخذہ کرتا ہے یعنی کفارہ واجب کرتا ہے جن کو تم نے مستقبل کیلئے مضبوط و مستحکم کر دیا۔ یعنی قصداً یوں کہا ہو کہ خدا کی قسم میں ایسا کروں گا یا نہیں کرونگا، لہٰذا اس منعقدہ قسم کو توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا دینا جیسا معمولی کھانا تم اپنے گھر میں گھر والوں کو کھلاتے ہو یا دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کپڑا پہنا دینا یا ایک غلام یا باندی کو آزاد کر دینا۔ اس آیت سے پہلے بھی بعض آیات خمر (شراب) کے بارے میں نازل ہو چکی تھیں اول یہ آیت نازل ہوئی یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ الخ (البقرہ ع ۲۷) مگو اس سے نہایت واضح اشارہ تحریم خمر کیطرف کیا جا رہا تھا۔ مگر چونکہ صاف طور پر اسکے چھوڑنے کا حکم نہ تھا اسلئے حضرت عمر رضؓ نے سن کر کہا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا بَيَانًا شَافِيًا اس کے بعد دوسری آیت آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى الخ (نساء ع ۶) اسمیں بھی تحریم خمر کی تصریح نہ تھی۔ گو نشہ کی حالت نماز کی ممانعت ہوئی اور قرینہ اسی کا تھا کہ غالباً یہ چیز عنقریب کلیۃً حرام ہونے والی ہے مگر چونکہ عرب میں شراب کا رواج انتہا کو پہنچ چکا تھا اور اس کا دفعتاً چھڑا دینا مخاطبین کے لحاظ سے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۲ / ۲

تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ

جس پر پہنچیں ہاتھ تمہارے اور نیزے، کہ معلوم کرے اللہ کہ کون اس سے ڈرتا ہے

بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

بن دیکھے۔ پھر جس نے زیادتی کی اس کے بعد، تو اس کو دکھ کی مار ہے ف۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ

اے ایمان والو! نہ مارو شکار جس وقت تم ہو احرام میں اور جو کوئی تم میں

مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ

اس کو مارے جان کر، تو بدلا ہے اس مارے کے برابر مواشی میں سے، وہ ٹھہرا

بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ

دیں دو معتبر تمہارے، کہ نیاز پہنچا دے کعبہ تک، یا گناہ کا اتارا ہے،

مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ

کئی محتاج کا کھانا، یا اس کے برابر روزے کہ چکھے سزا اپنے کام کی۔

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ

اللہ نے معاف کیا جو ہو چکا۔ اور جو کوئی پھر کرے گا اس سے بیر لے گا اللہ۔ اور اللہ

عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا

زبردست ہے بیر لینے والا ف۲ حلال ہوا تم کو دریا کا شکار اور اس کا کھانا، فائدہ کو

لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ

تمہارے اور مسافروں کے۔ اور حرام ہوا تم پر شکار جنگل کا، جب تک رہو احرام میں۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

اور ڈرتے رہو اللہ سے، جس پاس جمع ہو گے ف۳ اللہ نے کیا ہے کعبہ،

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ

یہ گھر بزرگی کا ٹھہرا لوگوں کے واسطے، اور مہینہ بزرگی کا، اور قربانی لے جانی

وَالْقَلَاۗىِٕدَ ۭ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

اور گلے میں شگن والیاں۔ یہ اس واسطے کہ تم سمجھو کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمان و

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سہل نہ تھا اسلئے نہایت حکیمانہ تدریج سے اولاً قلوب میں اس کی نفرت بٹھلائی گئی اور آہستہ آہستہ حکم تحریم سے مانوس کیا گیا چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس دوسری آیت کو سن کر پھر وہی لفظ کہے: "اللّٰھم بیّن لنا بیاناً شافیاً" آخر کار، مائدہ کی یہ آیتیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں "یا ایھا الذین اٰمنوا سے فھل انتم منتھون" تک نازل ہوگئیں صاف بت پرستی کیطرح اس گندی چیز سے بھی اجتناب کرنے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ "فھل انتم منتھون" سنتے ہی چلا اٹھتے۔ انتہینا انتہینا، لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے، خم خانے برباد کر دیئے۔ مدینہ کی گلی کوچوں میں شراب پانی کیطرح بہتی پھرتی تھی۔ سارا عرب اس گندی شراب کو چھوڑ کر معرفت ربانی اور محبت واطاعت نبوی کی شراب طہور سے مخمور ہوگیا اور اُمّ الخبائث کے مقابلہ پر حضور کا یہ جہاد ایسا کامیاب ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ جس چیز کو قرآن نے اتنا پہلے اتنی شدت سے روکا تھا۔ آج سب سے بڑے شراب خوار ملک امریکہ وغیرہ اس کی خرابیوں اور نقصانات کو محسوس کر کے اس کے مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ فللّٰہ الحمد والمنۃ

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد

ف۱ نیزے کا نام لیا اس میں سب ہتھیار داخل ہوئے پھر یہ جو دو طرح ذکر کیا ہاتھ سے اور ہتھیار سے اسواسطے کہ احرام میں دونوں طرح شکار کو مارنا یکساں ہے۔ دور سے ہتھیار مارا یا ہاتھ سے صحیح وسلامت پکڑ لیا۔ پھر ذبح کیا اور طریق ذبح میں ان دونوں کا فرق ہے دور سے مارا تو جہاں زخم لگ کر مر گیا۔ حلال ہوا۔ اور سلامت پکڑ لیا تو مواشی کی طرح ذبح کرنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ مسئلہ یوں ہے کہ اگر احرام میں شکار پکڑے تو فرض ہے کہ چھوڑ دے اور اگر مارے تو اسقدر قیمت کا ایک جانور لیکر مواشی میں سے بکری یا گائے یا اونٹ وہ کعبہ تک پہنچا کر ذبح کرے اور آپ نہ کھاوے یا اس قیمت کا اناج لے کر محتاجوں کو کھلا دے ہر محتاج کو دو سیر گیہوں یا جتنے محتاجوں کو پہنچا اس قدر روزے رکھے اور قیمت ٹھہرا دیں دو مسلمان معتبر۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ احرام میں دریا کا شکار یعنی مچھلی حلال ہے یعنی جو مچھلی پانی سے جدا ہو کر مر گئی اس نے نہیں پکڑی وہ بھی حلال ہے فرمایا کہ یہ تمہارے فائدہ کو رخصت دی پھر کوئی نہ سمجھے کہ حج کے طفیل سے حلال ہے۔ فرمادیا کہ اور سب مسافروں کے فائدہ مچھلی اگرچہ تالاب میں ہو وہ بھی شکار دریا ہے یہ حکم شکار کا معلوم ہوا۔ احرام کے اندر اور احرام میں قصد ہے مکے کا، اس شہر مکہ اور گرد و پیش میں ہمیشہ شکار مارنا حرام ہے۔ بلکہ شکار کو ڈرانا اور بھگانا بھی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

يَنْتَقِمُ اللّٰهُ (۹۵) "بیر لے گا" بیر کے معنی عداوت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ

زمین میں ، اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے ف ؎ جان رکھو! کہ اللہ

شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُولِ

کی مار سخت ہے ، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؎ رسول پر ذمہ نہیں،

إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٩٩﴾

مگر پہنچا دینا ۔ اور اللہ کو معلوم ہے جو ظاہر میں کروگے، اور جو چھپا کر ؎

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

تو کہہ ، برابر نہیں گندا اور پاک ، اگرچہ تجھ کو خوش لگے گندے کی

الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠٠﴾ ع

بہتایت ۔ سو ڈرتے رہو اللہ سے ، اے عقلمندو! شاید تمہارا بھلا ہو ف ؎

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ

اے ایمان والو! مت پوچھو بہت چیزیں کہ اگر تم پر کھولے تو تم کو

تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ

بری لگیں، اور اگر پوچھوگے جس وقت قرآن اترتا ہے، تو کھولی جاویں گی ۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ

اللہ نے ان سے درگذر کی ہے اور اللہ بخشتا ہے تحمل والا ؎ ویسی باتیں پوچھ چکے ہیں ایک لوگ تم سے

قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ

پہلے ، پھر سویرے اُن سے منکر ہوئے ف ؎ نہیں ٹھہرایا اللہ نے بحیرہ

وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی اور لیکن کافر باندھتے ہیں

يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٣﴾ وَ

اللہ پر جھوٹ ۔ اور ان میں بہتوں کو عقل نہیں ف ؎ اور

إِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ

جب کہیئے ان کو آؤ اس طرف، جو اللہ نے نازل کیا، اور رسول کی طرف ،

(حاشیہ گذشتہ) اور بعد لشاہ صاحب نے دوسرے معنی اختیار کئے ہیں ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد ف عرب کا ملک بے حاکم تھا ہمیشہ اسمیں جنگ وفتنہ رہتا مگر بزرگی کعبہ ان پر ثابت تھی۔ ماہ حرام میں امن ہوتا اسمیں ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب حاصل کرلاتا اور قربانی کے ساتھ قافلہ گذر جاتا اسطرح گذران چلتی تھی ۔۱۲ منہ رح ف یعنی موافق شرع جو ہاتھ لگے وہ پاک ہے تھوڑا بھی بہتر ہے اور خلاف شرع جو ہاتھ لگے وہ ناپاک ہے اس کی بہتایت پر نظر نہ کرے بکرے کا گوشت ایک سیر بہتر ہے خنزیر کے من بھر سے ۱۲ منہ رح ف یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اس پر عمل کرو، جو نہ فرمایا اسکو معاف جانو، اسمیں دین آسان رہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نہ کر سکو جیسے اگلے نہ کر سکے پھر کفر کی رسمیں بتائیں کہ پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتیں پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر میں کسطرح ہے اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا جواب آوے اور پشیمان ہو۔ ف یہ کفر کی رسمیں تھیں کہ مواشی میں کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کی تو اسکا کان پھاڑ دیتے نشان کو اور اس کو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتے اسکو اس کے اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھہرایا کہ جو بچہ نر ہو، وہ بت کی نیاز ذبح کروں اور جو مادہ ہو، میں رکھوں پھر اگر نر و مادہ ملے ہوتے تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کے ساتھ یہ وصیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لائق سواری کے اور بوجھ کے اس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی تھا یہ سب غلط رسمیں ڈال کر اس کو حکم شرعی سمجھتے تھے ۔۱۲ منہ رح

قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ

کہیں ہم کو کفایت ہے جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو ۔ بھلا اگر ان کے باپ

لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نہ علم رکھتے ہوں کچھ اور نہ راہ جانتے تو بھی؟ ف ۱ اے ایمان والو !

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

تم پر لازم ہے فکر اپنی جان کا ۔ تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی بہکا جب تم ہوئے راہ پر ۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اللہ پاس پھر جانا ہے تم سب کو ، پھر وہ جتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے ف ۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اے ایمان والو ! گواہ تمہارے اندر ، جب پہنچے کسی کو تم میں موت ،

حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ

جب لگے وصیت کرنے ، دو شخص معتبر چاہئیں تم میں سے ، یا دو اور ہوں تمہارے سوا ،

اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ

اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں ، پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی ۔

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا

دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے ، وہ قسم کھاویں اللہ کی ، اگر تم کو شبہ پڑے ، کہیں

نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ

ہم نہیں بیچتے قسم مال پر ، اگرچہ کسی کو ہم سے قرابت ہو ، اور ہم نہیں چھپاتے اللہ کی گواہی ، نہیں

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا

تو ہم گناہگار ہیں ف ۳ ۔ پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے ،

فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

تو دو اور کھڑے ہوں اُن کی جگہ ، کہ جن کا حق دبا ہے ان میں

الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

جو بہت نزدیک ہیں ، پھر قسم کھاویں اللہ کی ، کہ ہماری گواہی تحقیق ہے ان کی گواہی سے ،

فوائد

ف ۱ یعنے باپ کا احوال معلوم ہو کہ حق کا تابع تھا اور صاحب علم تھا تو اس کی راہ پکڑے نہیں تو عبث ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف ۲ یعنے ان مسئلوں کو تم نے جانا تم ان پر عمل کر د اور جو کوئی اصل دین ہی نہیں مانا اس کو مسئلے بتانا کیا حاصل، اوّل دین سمجھائیے اگر وہ مانے تب مسئلہ بتائیے۔ ۱۲ منہ رح

ف ۳ یعنے مسلمان مرتے وقت کسی کو اپنے مال کا کام حوالے کرے تو بہتر ہے کہ دو مسلمان معتبر کو کرے پھر اگر وارثوں کو شبہ پڑے۔ کہ ان شخصوں نے کچھ مال چھپایا، اور وارث دعویٰ کریں اور شاہد نہیں تو دونوں شخص قسم کھاویں کہ ہم نے نہیں چھپایا۔ اگر سفر میں لگا مرنے وہاں مسلمان پیدا نہ ہوئے تو دو کافر بھی روا ہیں اور قسم دیں بعد از نماز عصر۔ اسوقت کی دُعا نیک و بد زیادہ قبول ہے۔ شاید ڈر کر جھوٹی قسم نہ کھاویں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف ۲

کفار شرعی مسائل اور فرو عی احکام کے مکلف نہیں۔ ان کے سامنے اصول دین، توحید، نبوت و آخرت پیش کرنے چاہئیں، اسی طریقہ کو النحل (۱۲۵) میں حکمت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

وَمَا اعْتَدَيْنَا ۖ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٧﴾ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن

اور ہم نے زیادہ نہیں کہا، نہیں تو ہم بے انصاف ہیں ۞ اس میں لگتا ہے، کہ

يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ

شہادت ادا کریں راہ پر، یا ڈریں کہ اُلٹی پڑے گی قسم ہماری

بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

ان کی قسم کے بعد۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، اور سُن رکھو۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا،

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٠٨﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا

بے حکم لوگوں کو ف ۞ جس دن اللہ جمع کرے گا رسول، پھر کہے گا تم کو

أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١٠٩﴾

کیا جواب دیا؟ بولیں گے، ہم کو خبر نہیں۔ تو ہی ہے چھپی بات جانتا۔ ف ۞

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ

جب کہے گا اللہ، اے عیسیٰ مریم کے بیٹے، یاد کر میرا احسان اپنے اوپر، اور اپنی ماں پر،

إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ

جب مدد کی میں نے تجھ کو رُوح پاک سے۔ تو کلام کرتا لوگوں سے گود میں اور بڑی عمر میں۔

وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۖ وَ

اور جب سکھائی میں نے تجھ کو کتاب، اور پکی باتیں اور توریت اور انجیل۔ اور

إِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا

جب تو بناتا مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے، پھر دَم مارتا اس میں،

فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ

تو ہو جاتا جانور میرے حکم سے، اور چنگا کرتا ماں کے پیٹ کا اندھا اور کوڑھی کو میرے حکم سے۔

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور جب نکال کھڑے کرتا مُردے میرے حکم سے۔ اور جب روکا میں نے بنی اسرائیل کو

عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

تجھ سے، جب تو لایا اُن پاس نشانیاں، تو کہنے لگے جو کافر تھے اُن میں، اور

فوائد

ف یعنے وارثوں کو شبہ پڑے تو قسم دینے کا حکم رکھا اسواسطے کہ قسم سے ڈر کر اوّل ہی جھوٹ نہ ظاہر کریں پھر اگر ان کی بات جھوٹ نکلے تو وارث قسم کھا دیں یہ اسواسطے کہ وہ قسم میں دغا نہ کریں۔ جانیں کہ آخر ہماری قسم اُلٹی پڑے گی۔ فائدہ: اسجگہ شہادت فرمایا ہے اظہار کو مدعی اظہار کرے یا مدعیٰ علیہ جیسے اقرار کو کہتے ہیں اپنی جان پر شہادت دی۔ فائدہ: حضرت کے وقت ایک مُسلمان تجارت کو گیا۔ راہ میں مرنے لگا۔ قافلہ میں سے دو نصرانیوں کو اپنا مال سُپرد کیا کہ میرے وارثوں کو دیجیو، جب وہ لا کر دینے لگے۔ وارثوں نے ایک کٹورہ اسمیں نہ دیکھا وہ سونے کا تھا مکلف نے اُسکا دعویٰ کیا وہ دونوں قسم کھا گئے کہ ہم کو یہی دیا تھا پھر وارثوں نے وہ کٹورہ سُنار پاس پایا پوچھا تو معلوم ہوا ہے چاندی کا تھا سونے کا ملمع کر ان نصرانیوں نے بیچا ان پر ثابت کیا تو کہنے لگے کہ میت نے زندگی میں ہمارے ہاتھ بیچا اور قیمت لے چکا تھا پھر وارثوں میں جو دو شخص اس میت کے زیادہ قریب تھے سب کیطرف سے قسم کھا گئے کہ ہم کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی فہرست بھی نکلی اس مال میں کٹورہ اس میں داخل تھا۔ آخر نصرانیوں سے پھیر لیا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ اللہ صاحب پوچھے گا کافروں کے سنانے کو کہ میں نے تم کو جن کیطرف بھیجا تھا۔ انہوں نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ رکھیں گے اللہ کے علم پر کہ ہم کو دل کی خبر نہیں ظاہر کی ہے یہ ان کو سنایا جو مغرور رہیں پیغمبروں کی شفاعت پر تا کہ معلوم کریں کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہیں دیتا۔ اور کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرتا۔

۱۲ منہ رح

إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٠﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ

کچھ نہیں یہ جادو ہے صریح ف۱ ؂ اور جب میں نے دل میں ڈالا حواریوں کے، کہ

آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾

یقین لاؤ مجھ پر اور میرے رسول پر۔ بولے ہم یقین لائے اور تو گواہ رہ، کہ ہم حکم بردار ہیں ؂

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ

جب کہا حواریوں نے، اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! تیرے رب سے ہو سکے،

أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ

کہ اتارے ہم پر خوان بھرا آسمان سے؟ بولا ڈرو اللہ سے، اگر تم کو

مُّؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَ

یقین ہے ف۲ بولے ہم چاہتے ہیں، کہ کھاویں اس میں سے، اور چین پاویں ہمارے دل، اور

نَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١١٣﴾

ہم جانیں کہ تو نے ہم کو سچ بتایا، اور رہیں ہم اس پر گواہ ف۳ ؂

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ

بولا عیسیٰ مریم کا بیٹا، اے اللہ رب ہمارے! اتار ہم پر خوان بھرا

السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا

آسمان سے، کہ وہ دن عید رہے ہمارے پہلوں، اور پچھلوں کو اور نشانی تیری طرف سے اور روزی دے

وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ

ہم کو اور تو ہے بہتر رزق دینے والا ف۴ کہا اللہ نے میں اتاروں گا وہ خوان تم پر۔ پھر جو کوئی

يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا

تم میں ناشکری کرے اس پیچھے، تو میں اس کو وہ عذاب کرونگا، جو نہ کروں گا کسی کو

مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿١١٥﴾ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ

جہان میں ف۵ ؂ اور جب کہے گا اللہ، اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! تو نے کہا

لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ

لوگوں کو؟ کہ ٹھہراؤ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے — بولا

فوائد

ف۱ بنی اسرائیل کو رد کا تجھ سے یعنی قتل کرنے نہ دیا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ ہو سکے یہ معنی کہ ہمارے واسطے تمہاری دعا سے اس قدر خرق عادت کرے یا نہ کرے فرمایا کہ ڈرو اللہ سے یعنی بندہ کو چاہیئے اللہ کو نہ آزماوے کہ میرا کہا مانتا ہے یا نہیں اگرچہ خاوند بھتیری مہربانی کرے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی برکت کی امید پر مانگتے ہیں اور معجزہ ہمیشہ مشہور ہے آزمانے کو نہیں۔ ف۴ کہتے ہیں وہ خوان اُترا یکشنبہ کو وہ روزہ نصاریٰ کی عید ہے جیسے ہم کو روز جمعہ۔ ۱۲ منہ رح ف۵ بعضے کہتے ہیں وہ خوان اُترا چالیس روز تک پھر بعضوں نے ناشکری کی یعنی حکم ہوا تھا کہ فقیر اور مریض کھاویں محظوظ اور چنگے بھی لگے کھانے پھر قریب اسی آدمی سؤر اور بندر ہو گئے یہ عذاب پہلے یہود میں ہوا تھا پیچھے کسی کو نہیں ہوا اور بعضے کہتے ہیں نہ اُترا یہ تہدید سن کر مانگنے والے ڈر گئے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہیں اور اس کلام میں نقل کرنا بے حکمت نہیں شاید اس دعا کا اثر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی امت میں آسودگی مال سے ہمیشہ رہی اور جو کوئی ان میں ناشکری کرے یعنے دل کے چین سے عبادت میں نہ لگے بلکہ گناہ میں خرچ کرے تو شاید آخرت میں سب سے زیادہ عذاب پاوے۔ آمیں مسلمان کو عبرت ہے کہ اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نہ چاہے پھر اسکی شکر گزاری بہت مشکل ہے اسباب ظاہری پر قناعت کرے تو بہتر ہے اس قصہ میں بھی ثابت ہوا کہ حق تعالےٰ کے آگے حمایت پیش نہیں جاتی۔

تشریح

فتنفخ فیہا (۱۱۰) دم مارنا آمیں، دم مارنا، پھونک مارنا، (۱۱۱) اور جب میں نے تیرے مخلص معتقدوں کو حکم کہ مجھ پر اور میرے فرستادوں پر ایمان لاؤ یعنی انجیل میں یہ حکم دیا اور یا تیری زبانی ان کو کہلایا اور یا ان کے دل میں توفیق ڈالی تو ان حواریوں یعنے مخلص شاگردوں نے کہا ہم ایمان لائے اور اے خدا تو ہمارا گواہ رہ کہ ہم پورے فرماں بردار ہیں (۱۱۲) اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے۔ جب ان حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے درخواست کی کہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے کھانے کا بھرا ہوا ایک خوان نازل فرمائے حضرت عیسیٰ نے جواب دیا اگر تم اہل ایمان ہو تو اللہ کی جناب میں اس قسم کی بے موقع فرمائشیں کرنے سے احتیاط برتو، (۱۱۳) ان حواریوں نے عرض کیا ہماری اس مانگ اور ہماری اس فرمائش کا صرف مقصد یہ ہے کہ ہم اس نازل شدہ خوان میں سے کچھ کھائیں بھی اور ہمارے قلوب کو اطمینان ہو اور ہمارے پختہ ایمانی میں یہ خوان زیادتی کا سبب ہو اور ہم اس امر کو اچھی طرح جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا یعنی اللہ ہماری دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور ہم اس مائدہ اور کھانے کے خوان پر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۵ / ۷ / ۵

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ

تو پاک ہے، مجھ کو نہیں بن آتا کہ کہوں جو مجھ کو نہیں پہنچتا۔ اگر

كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا

میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے، اور میں نہیں جانتا

فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ

جو تیرے جی میں ہے۔ بر حق تو ہی ہے جاننا چھپی بات ٭ میں نے نہیں کہا ان کو مگر جو

اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

تو نے حکم کیا، کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا۔ اور میں ان سے خبردار تھا،

مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

جب تک ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے بھر لیا، تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی۔

وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

تو ہر چیز سے خبردار ہے ٭ اگر تو ان کو عذاب کرے، تو وہ

عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

بندے تیرے ہیں۔ اور اگر ان کو معاف کرے، تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا ٭

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ

فرمایا اللہ نے یہ وہ دن ہے، کہ کام آوے گا سچوں کو ان کا سچ۔ ان کو

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ

ہیں باغ، جن کے نیچے بہتی نہریں، رہا کریں ان میں ہمیشہ۔ اللہ راضی ہوا

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ

ان سے، اور وہ راضی ہوئے اس سے یہی ہے بڑی مراد ملنی ٭ اللہ کو سلطنت ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

آسمان اور زمین کی، اور جو ان کے بیچ ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ٭

ایاتہا ۱۶۵ ﴿٦﴾ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ﴿۵۵﴾ رکوعاتہا ۲۰

سورۂ انعام مکی ہے اور اس میں ایک سو پینسٹھ یا ۱۶۶/۱۶۵ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں اور نزول مائدہ پر گواہ رہیں۔

تشریح (۱۱۸ تا ۱۲۰)

اگر تو ان کو سزا دے اور ان کو عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کو عذاب دے سکتا ہے اور اگر تو ان کی مغفرت کردے اور ان کو بخشدے تو یقیناً تو کمال قوت اور کمال حکمت کا مالک ہے یعنی تیرے کام میں کوئی مداخلت کرنے والا نہیں ہے (۱۱۹) اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ سچ بولنے والوں کو ان کی سچائی نفع دے گی اور ان کا سچ ان کے کام آئے گا ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ صادقین ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی، یہ جنت میں داخل ہونا اور ایک کا دوسرے سے راضی ہو جانا بہت بڑی کامیابی ہے (۱۲۰) اللہ ہی کے لئے بادشاہت ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی اور وہ ہر شئے پر پوری طرح قادر ہے۔ (۱۲۰) تم تفسیر سورۃ مائدہ

حضرت مسیح کا یہ قول (۱۱۸) آخرت کے دن سے متعلق ہے جہاں شرک کے لئے بخشش کا قانون نہیں البتہ خدا کو قدرت و اختیار حاصل ہے، اسلئے حضرت مسیح نے فانک انت العزیز الحکیم فرمایا یعنی حاکمانہ اختیار کے حوالہ کیا۔

حضرت ابراہیم کی دعا (سورۃ ابراہیم ۳۶) کا تعلق دنیا سے تھا جہاں خدا تعالیٰ مشرکین کو اجازت دے کر اپنی بخشش کا مستحق بنا سکتا ہے اس لئے حضرت ابراہیم نے فانک انت الغفور رحیم فرمایا یعنی بخشش و کرم کے حوالہ کیا۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۱۶ / ۵ / ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بخشنے والا مہربان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ

سب تعریف اللہ کو جس نے بنائے آسمان و زمین ، اور ٹھہرایا اندھیرا اور

النُّوْرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ

اجالا پھر یہ منکر، اپنے رب کے ساتھ کسی کو برابر کرتے ہیں ف۱ ؛ وہی ہے جس نے بنایا تم کو

مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ

مٹی سے ، پھر ٹھہرایا ایک وعدہ - اور ایک وعدہ ٹھہر رہا ہے اس کے پاس - پھر تم

تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

شک لاتے ہو ف۲ ؛ اور وہی ہے اللہ ، آسمان اور زمین میں - جانتا ہے تمہارا چھپا

جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ

اور کھلا ، اور جانتا ہے جو کماتے ہو ؛ اور نہیں پہنچتی ان کو کوئی نشانی ، ان کے رب کی

رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

نشانیوں میں ، مگر کرتے ہیں اس سے تغافل ؛ سو جھٹلا چکے حق بات کو، جب

جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۵﴾

ان تک پہنچی - اب آگے آوے گی ان پر حقیقت اس بات کی جس پر ہنستے تھے ؛

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ

کیا دیکھتے نہیں ؛ کتنی ہلاک کیں ہم نے ، پہلے ان سے سنگتیں ، ان کو جمایا تھا ہم نے ملک میں

نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ

جتنا تم کو نہیں جمایا اور چھوڑ دیا ہم نے ان پر آسمان برساتا ، اور بنا دیں نہریں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

بہتی ان کے نیچے ، پھر ہلاک کیا ان کو ان کے گناہوں پر ، اور کھڑی کی ان کے پیچھے

قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۶﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ

اور سنگت ؛ اور اگر اتاریں ہم ان پر لکھا ہوا کاغذ میں ، پھر ٹٹول لیں اس کو

فوائد ف۱ اندھیرا اجالا یہی رات دن ہیں اور اشارہ میں راہ غلط کو اندھیرا کہتے ہیں اور راہ صحیح کو اجالا سو راہ صحیح ایک ہے اور اس کے سوا سب غلط ہیں ۔ وہ بہت ہیں - ف۲ وعدہ یعنے فنا کا وقت سو ایک اجل ہے ہر شخص کی وہ نہیں جانتا پر فرشتے جانتے ہیں اور ایک اجل ہے سب خلق کی سو کوئی نہیں جانتا اس اجل سے قیاس کر لیا اس اجل کو، اور شک نہ لایئے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳) اور وہی معبود برحق ہے آسمانوں میں اور وہی معبود برحق ہے زمین میں وہ تمہارے پوشیدہ اور چھپے احوال کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ تم عمل کرتے رہتے ہو، خواہ وہ پوشیدہ عمل ہوں یا علانیہ ہوں ان سب کو بھی جانتا ہے ۔ (۴) اور کوئی دلیل اور کوئی نشانی ان کے پروردگار کی نشانیوں میں ان تک نہیں پہنچتی مگر یہ کہ یہ اس سے رُوگردانی ۔ اعراض اور تغافل کا برتاؤ کرتے ہیں یعنی کوئی دلیل بتاؤ یا کوئی نشانی دکھاؤ یہ کسی بات سے متاثر نہیں ہوتے ۔ (۵) سو انہوں نے اپنی عادت کے موافق اس سچی کتاب یعنے قرآن کی بھی جب وہ ان کے پاس آیا تکذیب ہی کی اور قرآن جیسی کتاب کا بھی کوئی اثر قبول نہیں کیا ۔ پس ان کو عنقریب اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے ۔ قرن ۔ (آیت ۶) سنگتیں ، قومیں ، ایک زمانہ کے لوگ ۔ ۱۲

بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَ

اپنے ہاتھ سے البتہ کہیں گے منکر، یہ کچھ نہیں، مگر جادو ہے صریح ف ۞ اور

قَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ

کہتے ہیں، کیوں نہ اترا اس پر کوئی فرشتہ؟ اور اگر ہم فرشتہ اتاریں، تو فیصل ہو چکے کام،

ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿٨﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا

پھر ان کو فرصت نہ ملے ف ۞ اور اگر ہم رسول کرتے کوئی فرشتہ، تو وہ بھی صورت میں ایک مرد کرتے،

عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ

اور ان پر شبہ ڈالتے وہی شبہ جو لاتے ہیں ۞ اور ہنسی کرتے رہے ہیں رسولوں سے تیرے پہلے،

فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ ع ۱

پھر الٹ پڑی ان سے ہنسی والوں پر، جس بات پر ہنسا کرتے تھے ۞

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تو کہہ، پھرو ملک میں، تو دیکھو، آخر کیسا ہوا جھٹلانے

الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ

والوں کا ۞ پوچھ! کہ کس کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں؟ کہہ اللہ کا ہے،

كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس نے لکھی ہے اپنے ذمہ مہربانی- البتہ تم کو جمع کریگا، دن قیامت تک،

لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾

اس میں شک نہیں- جنہوں نے ہاری اپنی جان، وہی نہیں مانتے ۞

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ

اور اسی کا ہے جو بستا ہے رات میں اور دن میں اور وہی ہے سب سنتا جانتا ۞ تو کہہ کیا اور کوئی

اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ

پکڑوں اپنا مددگار اللہ کے سوا؟ جو بنانیوالا ہے آسمان اور زمین کا، اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

کھلاتا، کہہ مجھ کو حکم ہوا ہے، کہ سب سے پہلے حکم مانوں، اور تو نہ ہو

فوائد

ف یعنے جس کی قسمت میں ہدایت نہیں اسکا شبہ نہیں کبھی مٹتا ۱۲ منہ

ف کہتے تھے کہ ہمارے دیکھتے فرشتہ اتریں سو جب آدمی فرشتوں کو دیکھیں تو عالم غیب ظاہر ہوئے پھر عمل کی جزا ابھی غیب سے ظاہر ہیں آنے لگے ۱۲ منہ رح

تشریح

(۹) یعنی اس فرشتہ کو بشر سمجھ کر پھر وہی اعتراض کرتے اور نزول ملک سے ان کو نفع تو کچھ نہ ہوتا کیونکہ ان کا اشتباہ بحالہ باقی رہتا۔ البتہ اس کا ضرر یہ ہوتا کہ ہلاک کر دیئے جاتے اسی لئے ہم نے اس طرح کوئی فرشتہ نازل نہیں کیا۔ (۱۲) لکھی اپنے ذمہ مہربانی الخ بندہ کا اپنے مالک حقیقی پر کوئی حق نہ فرض ہے نہ واجب بندہ پر اس کے جو انعامات ہیں وہ اس کا خالص فضل و کرم ہے لیکن وہ رحمان و رحیم آقا اپنے بندوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اپنے وعدوں میں ایسا مشفقانہ اسلوب اختیار کرتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کے لئے اپنی مخلوق پر رحم کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔ کتب کے معنی ہیں فرض کی مقرر کیا اور اپنے لئے ضروری قرار دی۔ روم (۴۷) میں فرمایا وکان حقا علینا نصر المؤمنین نصرت مسلمانان لازم بر ما (شاہ ولی اللہ) اور حق ہے ہم پر مدد ایمان والوں کی، یہ وعدہ کا موثر اسلوب ہے۔ اور ہر ایمان والے کا عقیدہ کیا ہونا چاہیئے اس کے لئے یونس (۵۸) میں فرمایا قل بفضل اللہ وبرحمتہ وبذلک فلیفرحوا۔ تم کہہ دو! یہ سب اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے اور چاہیئے کہ لوگ اس پر خوش ہوں، یہ عقیدہ کا اسلوب ہے۔

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ

شریک پکڑنے والا ۔ تو کہہ میں ڈرتا ہوں ، اگر حکم نہ مانوں اپنے رب کا ، ایک بڑے دن کے

عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ

عذاب سے ۔ جس پر سے وہ ٹلا اس دن ، اس پر رحم کیا ۔ اور یہی ہے بڑی مراد

الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ

ملنی ۔ اور اگر پہنچا دے تجھ کو اللہ کچھ سختی پھر اس کو کوئی نہ اٹھاوے سوا اس کے ۔ اور اگر

يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ

تجھ کو پہنچاوے بھلائی ، تو وہ ہر چیز پر قادر ہے ف۱ ۔ اور اسی کا زور پہنچتا ہے اپنے بندوں پر ۔

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ

اور وہی ہے حکمت والا خبردار ۔ تو کہہ ، کس چیز کی بڑی گواہی ؟ کہہ اللہ

شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ

گواہ میرے اور تمہارے بیچ ۔ اور اترا ہے مجھ کو یہ قرآن ، کہ تم کو اس سے خبردار

بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ

کروں اور جس کو یہ پہنچے ۔ کیا تم گواہی دیتے ہو ؟ کہ اللہ کے ساتھ معبود اور بھی ہیں ۔

قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا

تو کہہ میں نہ گواہی دوں گا ۔ تو کہہ ، وہی ہے معبود ایک ، اور میں قبول نہیں رکھتا ، جو تم

تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

شریک کرتے ہو ف۲ ۔ جن کو ہم نے دی ہے کتاب ، اس کو پہچانتے ہیں جیسے اپنے

أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾

بیٹوں کو ۔ جنہوں نے ہاری اپنی جان ، وہی نہیں مانتے ۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ

اور اس سے ظالم کون ، جو جھوٹ باندھے اللہ پر ، یا جھٹلاوے اس

بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

کی آیتیں ۔ مقرر بھلا نہیں پاتے گنہگار ف۳ ۔ اور جس دن ہم جمع کریں گے

فوائد

ف۱ معلوم ہوا کہ بھلائی پہنچایا چاہتا ہے ۱۲

ف۲ یہاں گواہی فرمایا قسم کو یعنی میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی اس سے زیادہ کون قسم ہوگی ۔ ف۳ یعنے اگر میں نے جھوٹ باندھا مجھ سے بدتر کوئی نہیں اور اگر میں نے سچ پہنچایا پھر تم نے جھٹلایا تو تم سے گناہ گار کوئی نہیں پھر اپنا فکر کرو ۔ ۱۲ ۔ منہ رح

تشریح (۱۹)

اس آیت میں تبلیغ کے کئی مرحلہ کیطرف اشارہ کیا گیا ہے پہلا مرحلہ رشتہ داروں میں تبلیغ وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء ۲۱۴) اے نبی! تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ ۔ اسکے بعد دوسرا مرحلہ اہل شہر میں تبلیغ لتنذر ام القرٰی ومن حولہا (الانعام ۹۲) اے نبی تم مکہ والوں اور آس پاس کے لوگوں کو ڈراؤ ۔ تیسرا مرحلہ تمام قوموں کو پیغام حق پہنچاؤ لانذرکم بہ ومن بلغ (الانعام ۱۹) اے نبی! تم اعلان کرو کہ مجھ پہ یہ قرآن نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تم مکہ والوں کو ڈراؤں اور جس کے پاس بھی یہ قرآن پہنچے اُسے ڈراؤں ۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ من بلغہ القرآن فکانی شافہتہ وخاطبتہ جس انسان کے پاس قرآن پہنچتا ہے گویا میں براہ راست آمنے سامنے ہو کر اسے خطاب کرتا ہوں ۔ حضور کے عالمگیر نبی ہونے اور اسلام کے دین انسانیت ہونے کا سورۂ فرقان میں واضح اعلان کرتے ہوئے فرمایا لیکون للعالمین نذیرا ۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے فرقان (قرآن کریم) اتارا اپنے خاص بندے حضرت محمد پر تاکہ وہ ایک عالمگیر نبی ورسول کے طور پر تمام جہان والوں کو ہوشیار کریں ۔ آج کے وہ دانشور جو ایک طرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں ، اور دوسری طرف آپ کو صرف عرب کی ہدایت کے لئے رسول قرار دیتے ہیں اور اسی قدیم عہد کیلئے آپ کے دین کو خاص کرتے ہیں ۔ وہ رسول صادق اور آپ کے پیغام صادق (قرآن) کے ان اعلانات کا کیا جواب دے سکتے ہیں اگر آپ واقعی سچے تھے ۔ اور درحقیقت سچے تھے تو پھر یہ بھی ایک ناقابل انکار سچائی ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا پیغام ہر دور کے لئے ہے ۔ عرب کے بجائے عرب سے باہر کی دنیا کے لئے ہے ۔

اور ان منکرین میں کچھ ایسے ہیں جو آپ کی طرف جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو کان لگا کر سنتے ہیں ۔ مگر حال یہ ہے کہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ وہ اس کلام کو سمجھ نہ سکیں اور ہم نے ان کے کانوں میں ثقل اور گرانی پیدا کر دی ہے یعنی ان کی بداعمالی کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ
ان سب کو، پھر کہیں گے شریک والوں کو، کہاں ہیں شریک تمہارے،

الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ
جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؟ ❁ پھر نہ رہے گی ان کی شرارت،

إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ
مگر یہی کہ کہیں گے قسم اللہ کی اپنے رب کی، ہم شریک نہ کرتے تھے ❁ دیکھ تو، کیسا

كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾
جھوٹ بولے اپنے اوپر، اور کھوئی گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے ❁

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً
اور بعضے ان میں کان رکھتے ہیں تیری طرف ۔ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف رکھے

أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا
ہیں کہ اس کو نہ سمجھیں، اور ان کے کانوں پر بوجھ ۔ اور اگر دیکھیں ساری نشانیاں یقین

يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ
نہ لاویں ان پر ۔ جب تک نہ آویں تیرے پاس جھگڑنے کو، کہتے ہیں وہ منکر،

كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ
یہ کچھ نہیں مگر نقلیں ہیں اگلوں کی ❁ اور وہ اس سے منع کرتے

عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا
ہیں، اور اس سے بھاگتے ہیں، اور ہلاک کرتے نہیں مگر آپ کو، اور نہیں

يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا
سمجھتے ❁ اور کبھی تو دیکھے جس وقت ان کو ٹھہرایا ہے آگ پر، تو کہتے ہیں اے کاشکے ہم کو

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾
پھر بھیجیں، اور ہم نہ جھٹلاویں اپنے رب کی آیتیں، اور رہیں ایمان والوں میں ❁

بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا
کوئی نہیں، بلکہ کھل گیا جو چھپاتے تھے پہلے ۔ اور اگر پھر بھیجے تو پھر کریں وہی جو منع

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
باعث صحیح فہم اور سننے کی صحیح صلاحیت ہی سلب کرلی گئی ہے۔ اب اگر یہ لوگ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان نشانیوں پہ ایمان نہ لائیں گے انکی مخالفت اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ جب یہ آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ سے جھگڑا کرنے لگتے ہیں تو قرآن کے متعلق یوں کہتے ہیں کہ یہ قرآن کچھ نہیں صرف پہلے لوگوں کے قصے اور گذشتہ لوگوں کی کہانیاں ہیں

تشریح (۲۵)

قرآن کریم کا یہ عام اسلوب ہے کہ وہ قانون قدرت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے منسوب کر کے اس طرح بیان کرتا ہے کہ ہم نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے حالانکہ یہ کہنا چاہئے کہ قدرت اور فطرت کا قانون یہ ہے کہ انسان جس صلاحیت کو کام میں نہیں لاتا وہ بے کار ہو جاتی ہے۔

عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا

ہوا تھا ان کو، اور وہ جھوٹ بولتے ہیں ف ۞ اور کہتے ہیں، ہم کو زندگی نہیں مگر یہی دنیا کی، اور ہم کو

نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ

پھر نہیں اُٹھنا ۞ اور کبھی تو دیکھے جس وقت ان کو کھڑا کیا ہے ان کے رب کے سامنے،

هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

فرمایا اب یہ سچ نہیں؟ بولے کیوں نہیں قسم ہمارے رب کی۔ فرمایا تو چکھو عذاب، بدلا

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى

اپنے کفر کا ۞ خراب ہوئے جنہوں نے جھوٹ جانا، ملنا اللہ کا، جب

اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا

تک کہ آ پہنچی ان پر قیامت بے خبر، کہنے لگے، اے افسوس! کیا ہم نے قصور کیا

فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ

اس میں، اور وہ اُٹھاتے ہیں اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر، سنتا ہے؛ بُرا بوجھ ہے

مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ

جو اُٹھاتے ہیں ۞ اور کچھ نہیں دنیا کا جینا، مگر کھیل اور جی بہلانا۔ اور پچھلا گھر جو

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

ہے، سو بہتر ہے ڈر والوں کو؟ کیا تم کو سمجھ نہیں؟ ۞ ہم جانتے ہیں کہ،

لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

تجھ کو غم دلاتی ہیں ان کی باتیں، سو وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے۔ لیکن بے انصاف

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

اللہ کے حکموں سے منکر ہوتے جاتے ہیں ۞ اور جھٹلایا ہے بہت رسولوں کو تجھ سے پہلے،

فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا

پھر صبر کرتے رہے جھٹلانے پر۔ اور ایذا پر، جب تک پہنچی ان کو مدد ہماری اور کوئی

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾

بدلنے والا نہیں اللہ کی باتیں۔ اور تجھ کو پہنچ چکا ہے کچھ احوال رسولوں کا ۞

فوائد

ف یعنی دوزخ کے کنارے پر پہنچ کر حکم ہوگا کہ ٹھہراؤ تو کافروں کو توقع پڑے گی کہ شاید ہم کو پھر دنیا میں بھیجیں تو اب کی بار کفر نہ کریں۔ ایمان لاویں سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس واسطے ان کو نہیں ٹھہرایا بلکہ اس تدبیر سے ان کے منہ سے اقرار کروایا کہ ہم نے کفر کیا تھا حالانکہ پہلے منکر ہوئے تھے کہ ہم شریک کرتے تھے اور پھر بھیجنا ان کو عبث ہے۔ ۱۲ رح منہ رح

تشریح آیت ۲۸

بلکہ کھل گیا جو چھپاتے تھے پہلے الخ شاہ صاحب رح نے اس سے کفر و تکذیب کے خیالات مُراد لئے ہیں۔ یعنی حساب کتاب شروع ہوتے ہی ان منکرین نے اپنے کفر کا انکار کیا۔ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور جب ان کا کفر و شرک عذاب جہنم کی صُورت میں مجسم اور ممثل ہو کر سامنے آیا۔ تو اب اعتراف و اقرار کے سوا چارہ ہی کیا تھا کیونکہ انہیں اپنی بداعمالیاں آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی تھیں۔ بعض مفسرین نے مخفی خیالات سے ایمان اور اِسلام کے خیالات مُراد لئے ہیں۔ یعنی ہر دور کے مخالفین حق اندر ہی اندر رسولوں کی صداقت کو تسلیم کرتے تھے وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا (الاعراف) مگر اپنے عوام سے اُنہیں چھپاتے تھے کیونکہ اگر ابتدائی مخالفت کے بعد اقرار صداقت کر لیتے تو پھر ان کے عوام ان کی جان کے دشمن ہو جاتے کہ ہمیں گمراہ کر کے اب یہ حق کیطرف جا رہے ہیں۔ یہ مخفی اسلام و ایمان آخرت کے دن کھل جائے گا جب وہ علی الاعلان حضرات انبیاء کی صداقت کا اقرار کریں گے۔ لیکن وہ اقرار بعد از وقت ہوگا۔ جو ان کے لئے نجات کا ذریعہ نہ بن سکے گا، دنیا کے اندر بھی موت کے آثار دیکھ کر ایمان لانا یا عذاب کے آثار دیکھ کر توبہ کرنا قابل قبول نہیں ہوتا۔ پھر آخرت کے عذاب کا مشاہدہ کر کے ایمان لانا کب مفید ہو سکتا ہے (۳۳) خداوند عالم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ اے نبی! ہمارے علم میں ہے کہ تم کو منکرین کی باتوں سے تکلیف پہنچتی ہے لیکن یہ گستاخ تمہاری ذاتی مخالفت نہیں کرتے، بلکہ یہ ظالم لوگ آیات الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کا انکار کرتے ہیں۔ ابویزید مدنی فرماتے ہیں کہ ایک دن ابوجہل نے حضور ؐ سے مصافحہ کیا۔ ایک مشرک دیکھ رہا تھا، وہ بولا، اے ابوجہل! تو اس بے دین سے مصافحہ کر رہا ہے؟ ابوجہل نے کہا، اے شخص! میں جانتا ہوں کہ یہ سچا رسول ہے، مگر ہم خاندان عبد مناف کے ماتحت ہو کر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ان کی نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ اس واقعہ کے راوی ابویزید مدنی نے یہ واقعہ نقل کر کے اُوپر والی آیت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۹

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا

اور اگر تجھ پر بھاری ہے ان کا تغافل کرنا تو اگر تو سکے ڈھونڈھ نکالنی کوئی

فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

سرنگ زمین میں یا کوئی سیڑھی آسمان میں پھر ان کو لادے ایک نشانی۔ اور اگر اللہ چاہتا ،

لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ

جمع کرلاتا سب کو راہ پر، سو تو مت ہو نادانوں میں ف ٭ مانتے وہ ہیں

الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَ

جو سنتے ہیں۔ اور مُردوں کو اُٹھادے گا اللہ، پھر اس کی طرف جاویں گے ف ٭ اور

قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ

کہتے ہیں کیوں نہیں اُتری اس پر کچھ نشانی اس کے رب سے؟ تو کہہ اللہ کو قدرت ہے کہ

يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي

اُتارے کچھ نشانی، ولیکن ان بہتوں کو سمجھ نہیں ٭ اور کوئی ہلتا نہیں زمین میں،

الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا

نہ جانور ہے کہ اُڑتا ہے دو پر سے، مگر ایک ایک امت ہے تمہاری طرح۔ چھوٹی

فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾

نہیں ہم نے لکھنے میں کوئی چیز، پھر اپنے رب کیطرف اکٹھے ہوں گے ٭

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ

اور وہ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں۔ جس کو چاہے، اللہ

يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ

گمراہ کرے۔ اور جس کو چاہے، ڈال دے سیدھی راہ پر ف ٭ تو کہہ،

اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ

دیکھو تو، اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا، یا آوے تم پر قیامت، کیا اللہ

اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

کے سوا کسی کو پکاروگے؟ بتاؤ اگر تم سچے ہو ٭ بلکہ اسی کو پکارتے ہو،

(بقیہ صفحہ گزشتہ) تلاوت کی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ابوجہل حضور علیہ السلام سے یہ کہتا تھا کہ اے محمدؐ! میں تمہاری ذات کی برائی نہیں کرتا مگر تمہارے دین کو تسلیم کرنے سے گریز کرتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی محمدؐ کو ابن عبداللہ کے طور پر ایک سچا آدمی تو مانتے تھے مگر بحیثیت رسول اللہؐ کے آپ کی صداقت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ خدا نے آپ کو ان ہٹ دھرم مخالفین کی مخالفت پر صبر و برداشت کرنیکی ہدایت فرمائی اور آخر میں یہ بھی کہہ دیا اے نبی! اگر بلوجود تسلی دینے کے تم ان کی مخالفت کو ضرورت سے زیادہ محسوس کروگے اور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جاؤ تو پھر ہم تم سے کہتے ہیں کہ ان مخالفین کے مطالبہ پر تم سیڑھی کے ذریعے آسمان پر پہنچ جاؤ اور ایک نشانی اپنی صداقت کے لئے وہاں سے لے آؤ لیکن یہ سمجھ لو کہ یہ طبقہ پھر بھی ایمان لانے والا نہیں۔ خدا ان کی فرمائش پر ہر قسم کے معجزات دکھانے پر قادر ہے۔ مگر یہ اس کی سُنت کے خلاف ہے۔ خدا عقل و خرد کی بنیاد پر ایمان بالغیب لانے کی دعوت دیتا ہے۔ حقائق غیب کو مشاہدہ میں لاکر یا لوگوں پر قدرتی دباؤ ڈال کر ایمان بالتوحید والنبوت کی دعوت دینا خدا کے دستور کے خلاف ہے۔ لااکراہ فی الدین قرآن کا مسلمہ اصول ہے۔

الخصف — وقف غفران — وقف منزل — عند البعض علی یسمعون

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد ف کافر مانگتے تھے کہ یہ نبی ہے تو اسکے ساتھ ہمیشہ ایک نشانی رہے کہ ہر کوئی دیکھے اور یقین لاوے سو شاید حضرتؐ کا دل بھی چاہتا ہو اس واسطے تربیت فرمائی کہ اللہ کے تابع رہو اس کو منظور ہوتا تو بن نشانی سب کے دل پھیر لاتا ایمان پر۔ ۱۲ منہ رحم

ف یعنی سب سے توقع نہ رکھو کہ مانیں جنکے دل میں اللہ نے کان نہیں دیئے وہ سنتے نہیں تو کس طرح مانیں مگر یہ کافر بمثال مُردے کے ہیں قیامت میں دیکھ کر یقین کریں گے۔

ف یعنی اللہ کی قدرت کی نشانیاں سب جہان میں ہر قسم کی جانوروں کا کارخانہ ایک قاعدہ پر باندھا ہے انسان کا بھی ایک قاعدہ رکھا ہے وہ پیغمبروں کی زبان سے ان کو سکھاتا ہے اگر دھیان کریں یہی نشانی بس ہے۔ پیغمبروں کے قول پر لیکن بہرا اور گونگا اندھیرے میں پڑا کیا دیکھے اور کیا سمجھے اور یہ جو فرمایا چھوڑی نہیں ہم نے لکھنے میں کوئی چیز یعنے لوح محفوظ میں ۱۲ منہ رحم

تشریح (۳۸) خدا نے "کتاب" میں سب کچھ لکھ دیا ہے اور خشکی اور تری کی کوئی بات ایسی نہیں جو کتاب مبین میں موجود نہ ہو۔ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (الانعام ۵۹) شاہ عبدالقادرؒ نے اس آیت کے تفسیری فائدہ میں لکھا کہ کتاب (حاشیہ صفحہ اگلے صفحہ پر)

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾

پھر کھول دیتا ہے جس پر پکارتے تھے ، اگر چاہتا ہے، اور بھول جاتے ہو جن کو شریک کرتے تھے ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

اور ہم نے رسول بھیجے تھے بہت امتوں پر تجھ سے پہلے، پھر ان کو پکڑا سختی میں اور تکلیف میں ،

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ

شاید وہ گڑگڑاویں ۔ پھر کیوں نہ، جب پہنچا ان پر عذاب ہمارا، گڑگڑائے ہوتے؟ اور لیکن

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا

سخت ہو گئے دل ان کے، اور ان کو بھلے دکھلائے شیطان نے، جو کام کر رہے تھے ۔ پھر جب

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا

بھول گئے جو نصیحت کی تھی ان کو، کھول دیئے ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے ۔ یہاں تک کہ

فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ

جب خوش ہوئے پائی ہوئی چیز سے، پکڑا ہم نے ان کو بے خبر، پھر تب ہی وہ رہ گئے ناامید ف۱ ۔ پھر کٹ گئی جڑ

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

ان ظالموں کی ۔ اور سراہیئے کام اللہ کا، جو رب ہے سارے جہان کا ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى

تو کہہ، دیکھو تو! اگر چھین لے اللہ تمہارے کان اور آنکھیں ، اور مہر کر دے

قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

تمہارے دل پر، کون وہ رب ہے اللہ کے سوا، جو تم کو یہ لا دیوے؟ دیکھ، ہم کیسی پھیرتے ہیں

الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

باتیں ، پھر وہ کنارہ کرتے ہیں ف۲ تو کہہ، دیکھو تو اگر آوے تم پر

عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

عذاب اللہ کا، بے خبر یا روبرو ، کوئی ہلاک ہو گا ۔ مگر وہی لوگ جو گنہگار ہیں ف۳ ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ

اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں ، نہیں مگر خوشی اور ڈر سنانے کو ، پھر جو کوئی

ع ۱۱ ۴ ۱۰

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے مُراد لوحِ محفوظ ہے۔ آیت النحل (۸۹) میں ہے۔ ونزّلنا علیك الکتاب تبیانًا لکلّ شیءٍ اور ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ہر چیز کو بیان کرتا ہے' اس جگہ کتاب سے قرآن کریم مُراد ہے اور کل شیءٍ ہر چیز سے اشارہ انسانی ہدایت اور اُخروی سعادت کے تمام احکام کیطرف ہے اور یہی قرآن کا موضوع ہے اس آیت کا یہ مطلب لینا کہ قرآن کریم میں رُوحانی اور اخلاقی سعادت کے علاوہ دنیوی علوم، زراعت، صنعت، سائنس اور ریاضی وغیرہ بھی موجود ہیں۔ سَراسَر غلط خیال ہے عربی کا ایک شعر ہے۔ جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنه افهام الرجال' قرآن میں تمام علوم موجود ہیں مگر لوگوں کی سمجھ کوتاہ ہے جو انہیں نہیں سمجھ سکتی' مشہور محدث حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ کشمیری اس شعر کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ کسی غبی اور بیوقوف آدمی کا شعر ہے۔ تفسیرات احمدیہ کے مصنف ملاجیونؒ نے لکھا ہے فما من شیءٍ الا یمکن استخراجه من القرآن تفسیر کے حاشیہ نگار نے اس اجمال کو اس طرح کھول کر لکھا: "قرآن سے جبر، مساحت، سوت کاتنے، لوہا کاٹنے، کپڑا بننے اور کھیتی کرنے کے مسائل بھی نکالے گئے ہیں' موجودہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس دور میں بعض تفسیریں ایسی لکھی گئی ہیں۔ جن میں سائنس کے نظریات اور اکتشافات کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کیگئی ہے امریکی سائنسدان چاند پر اُترے تو بعض لوگوں نے قرآن پاک سے چاند پر انسان کے اترنے کا ثبوت پیش کرنا شروع کردیا لیکن اس قسم کے تصورات سے قرآن کریم کی عظمت میں اضافہ ہونے کے بجائے اس کے بارے میں غلط فہمیوں کا دروازہ کھل سکتا ہے۔

قرآن کریم کا ایک خاص موضوع ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ قرآن انسانوں کو دین اور دنیا کی سعادت کے احکام دیتا ہے، کھیتی کیسے کی جائے اور کپڑا کس طرح بُنا جائے یہ قرآن کے موضوع سے بے تعلق باتیں ہیں حضرت امام شاہ ولی اللہ نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ ومن سیرتهم ان لا یشغلوا بما لا یتعلق بتهذیب النفس وسیاسة الامة کبیان اسباب حوادث الجوّ من المطر والکسوف و ترٰی کثیرا من الناس فسد ذوقهم بسبب الالفة بهٰذه الفنون فحملوا کلام الرسل علٰی غیر محله (حجة الله البالغة ج ۱ ص ۸۶) حضرات انبیاءؑ کی سیرت یہ ہے کہ وہ تہذیب نفس اور اُمت کے اجتماعی مسائل کے علاوہ دوسرے معاملات سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے مثلاً زمین وآسمان کے درمیان جو حوادث پیدا ہوتے ہیں، بارش، سورج گہن وغیرہ کے معاملات اور لوگوں کا اس بارے میں ذوق اس قدر فاسد ہوگیا ہے اور وہ طبیعیات، بارش، کسوف وغیرہ کے فنون کے ساتھ دلچسپی رکھنے کی وجہ سے حضرات انبیاء کرام کے کلام کو اس مسائل پر محمول کرتے ہیں یا وریہ انکے کلام کا بے محل استعمال ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ

یقین لایا، اور سنوار پکڑی، تو نہ ڈر ہے ان پر، اور نہ وہ غم کھاویں ۞ اور

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں ان کو لگے گا عذاب، اس پر کہ بے حکمی کرتے تھے ۞

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ

تو کہہ، میں نہیں کہتا تم سے، کہ مجھ پاس ہیں خزانے اللہ کے، نہ میں جانوں غیب کی بات، اور نہ

اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں، میں اسی پر چلتا ہوں، جو مجھ کو حکم آتا ہے، تو کہہ کب برابر ہوسکے

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ

اندھا اور دیکھتا؟ کیا تم دھیان نہیں کرتے ف ۞ اور خبردار کردے اس قرآن سے، جن کو ڈر

اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ

ہے، کہ جمع ہوں گے اپنے رب کے پاس، ان کا کوئی نہیں اس کے سوا حمایتی، نہ سفارش والا،

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

شاید وہ بچتے رہیں ف اور نہ ہانک ان کو، جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور

وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

شام، چاہتے ہیں اس کا منہ۔ تجھ پر نہیں ان کے حساب میں سے کچھ،

وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ

اور نہ تیرے حساب میں سے ان پر ہے، کچھ، کہ تو ان کو ہانک دے، پھر ہووے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ

بے انصافوں میں ف ۞ اور اسی طرح ہم نے آزمایا ہے، ایک کو ایک سے، کہ کہیں، کیا یہی لوگ ہیں

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

جن پر اللہ نے فضل کیا، ہم سب میں سے؟ کیا اللہ کو معلوم نہیں حق ماننے والے ف ۞

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے، تو کہہ، سلام ہے تم پر،

فوائد صفحہ گذشتہ

ف یعنی گنہگار کو اللہ تعالیٰ تھوڑا سا پکڑتا ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو پھر ڈھیلا دیا اور خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ میں غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا۔ یہ ارشاد ہے کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہنچے تو شتاب توبہ کرے۔ یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہنچے تو یقین کروں ف یعنی توبہ کو دیر نہ کرے جو کان اور آنکھ اور دل اس وقت ہے شاید پھر نہ ملے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی شاید اس دیر میں عذاب پہنچ جاوے تو اگر توبہ کرچکا ہو اس کے عذاب سے بچ رہے۔ ۱۲ منہ رح **تشریح** (۱ تا ۴۹) عذاب الٰہی کا قانون بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی نافرمان قوم کو ہر قسم کی مہلت اور موقع دیئے بغیر عتاب میں گرفتار نہیں کرتا۔ سرکشی اور انکار پر پہلے سختیوں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ ان کے اندر قبول حق کے لئے نرمی پیدا ہو۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر اس پر خوش حالیوں کی آزمائش نازل ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے مالک کے احسانات کی شکر گزاری کے جذبے سے سرشار ہو کر اس کے سامنے سر جھکا دے اور جب یہ مہلت بھی بےکار جاتی ہے تو پھر اسے اچانک حوادث آگھیر لیتے ہیں اور اس مرحلہ پر ایسی سنگدل اور بدنصیب قوم کو ہلاک کرنا خدا کا بہت بڑا قابل تعریف انعام ہوتا ہے کیونکہ اس سے مخلوق خدا کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ رسول اکرم صلعم سے قبل ہلاک ہونے والی قوموں کو انہی منزلوں سے گذرنا پڑا۔ اب ہلاک عام کا عذاب نہیں ہے حوادث سے اور باہمی تصادم کے ذریعہ قوموں کو متنبہ اور ہشیار کیا جاتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد**

ف یعنی پیغمبر آدمی کے سوا کچھ اور نہیں ہوجاتے کہ ان سے محال باتیں طلب کریئے ایک اندھے اور دیکھنے کا فرق ہے ف یعنے یہ سن کر گناہ سے بچتے رہیں ف کافروں میں بعضے سرداروں نے حضرت سے کہا کہ تمہاری بات سننے کو دل چاہتا ہے لیکن تمہارے پاس بیٹھتے ہیں۔ رذالے ہم ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتے اس پر یہ آیت اتری یعنے خدا کے طالب اگرچہ غریب ہیں انہی کی خاطر مقدم ہے۔ ف یعنے دولتمندوں کو غریبوں سے آزمایا ہے کہ ان کو ذلیل دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ یہ کیا لائق ہیں اللہ کی فضل کے اور اللہ انکے دل دیکھتا ہے کہ اللہ کا حق مانتے ہیں۔

تشریح (۵۰) حضرت شاہ صاحبؒ نے حقیقت نبوت پر نہایت مختصر لفظوں میں بھرپور روشنی ڈالی ہے ظاہری شکل و صورت، جسمانی عوارض اور فطری تقاضوں کے لحاظ سے تمام پیغمبر عام انسانوں کی طرح انسان ہی ہوتے ہیں لیکن علم نبوت اور وحی آسمانی سے متصف ہونے کی وجہ سے اُن کی ذہنی، فکری، علمی اور عملی قوتیں عام انسانوں سے اتنی ممتاز اور بلند ہوجاتی ہیں کہ پیغمبر اور غیر پیغمبر کے درمیان اندھے اور آنکھ والے کا فرق و امتیاز پیدا ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے وحی کے ساتھ ساتھ پیغمبر کا عام فکر و ذہن علم الٰہی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا

لکھی ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر مہر کرنی کہ جو کوئی کرے تم میں برائی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَ

نادانی سے، پھر اس کے بعد توبہ کی اور سنوار پکڑی تو یوں ہے کہ وہ ہے بخشنے والا مہربان ف۱ اور

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں آیتیں، اور تو کھل جاوے راہ گنہگاروں کی ۞

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

تو کہہ، مجھ کو منع ہوا ہے کہ پوجوں جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا، تو کہہ،

لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

میں نہیں چلتا تمہاری خوشی پر، سو تو میں بہک چکا، اور نہ ہوا راہ پانے والا ۞

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا

تو کہہ، مجھ کو شہادت پہنچی میرے رب کی، اور تم نے اس کو جھٹلایا۔ میرے پاس نہیں جس کی

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ

شتابی کرتے ہو۔ حکم کسی کا نہیں سوا اللہ کے، کھولتا ہے حق بات، اور وہ ہے بہتر

الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ

چکانے والا ۞ تو کہہ، اگر میرے پاس ہو جس کی شتابی کرتے ہو، تو فیصل ہو چکے

الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ

کام، میرے تمہارے بیچ۔ اور اللہ کو خوب معلوم ہیں بے انصاف ۞ اور اسی کے پاس کنجیاں

الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ

ہیں غیب کی، ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا۔ اور وہ جانتا ہے جو جنگل اور دریا میں، اور نہیں جھڑتا کوئی

وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّ

پات، جو وہ نہیں جانتا، اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں، اور نہ ہرا اور

لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ

نہ سوکھا، جو نہیں کھلی کتاب میں ف۲ اور وہی ہے کہ تم کو بھر لیتا ہے رات کو،

ع ۶ ۵ ۱۲

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی روشنی اور اصابت کا حامل ہوتا ہے اور اسکے فعل و عمل کی ہر حرکت رضائے الٰہی کی تابع ہوتی ہے۔ یہ بات پیغمبر کے سوا نہ کسی ولی مقرب کو حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی حکیم و دانشور کو۔ خدا تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے علم غیب کی نفی کا اعلان کرایا کہ میں غیب کا علم نہیں جانتا، یہ نفی غیب کا اعلان حسب ذیل آیات میں کیا گیا ہے (الانعام ۵۰، ۵۹ الاعراف (۱۸۸) ہود (۳۱) النمل ۶۵) اور ایک جگہ غیب کا اثبات کیا گیا ہے۔ وما هُوَ عَلَى الغيب بضنين (التکویر ۲۴) اور وہ غیب کی بات پر بخیل نہیں۔ بظاہر ان دونوں قسم کی آیات میں تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں کوئی تعارض نہیں نفی کا مطلب یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرح آسمان و زمین کے ہر غیب سے واقف نہیں نہ ذاتی طور پر نہ عطائی طور پر، اور اثبات کا مطلب یہ ہے کہ انسانی ہدایت اور منصب نبوت سے متعلق جو غیبی علوم و ہدایات خدا مجھ پر ظاہر کرتا ہے، میں اس کے ظاہر کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتا۔

وَلَا تطرد الذين (۵۲) اور نہ ہانک ان کو، دُور کرنا، دھکے دینا، دھتکارنا، جانوروں کیلئے بولتے ہیں یہاں تحقیر کی طرف اشارہ ہے۔

فوائد ف۱ یعنی غریب مسلمانوں کا دل بڑھا اور خوشی سنا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ لوح محفوظ میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۴) حضرات انبیاء کی اتباع کرنیوالے شروع میں زیادہ تر غریب لوگ ہوتے ہیں۔ شرفاء کی تعداد کم ہوتی ہے کیونکہ رؤسائے قوم ایک تو دولت کے گھمنڈ میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس گھمنڈ کی وجہ سے وہ ایک بے سروسامان داعی حق کو خاطر میں نہیں لاتے۔ دوسرے اس با اقتدار طبقہ کو شریعت آسمانی کی اتباع میں اپنی عیش پرستانہ آزاد زندگی سے دست بردار ہونے کا خوف طاری ہوجاتا ہے بخلاف غریب طبقہ کے۔ اس طبقہ کو دعوت حق کی راہ سے آنیوالے انقلاب میں سراسر عزت اور رحمت نظر آتی ہے ہرقل شاہ روم کے پاس جب حضورؐ کا مکتوب گرامی پہنچا تو اس نے قریش کے سردار ابوسفیان کو بلا کر حضورؐ کے حالات کی تحقیق کی ابوسفیان اگرچہ اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ مگر وہ بادشاہ کے سامنے غلط بیانی سے کام لینے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ ہرقل نے پوچھا، محمدؐ کی پیروی عرب کے کمزور لوگ کر رہے ہیں یا طاقتور اور بااثر لوگ، ابوسفیان نے کہا عرب کے غلام اور بے اثر لوگ، ہرقل بولا ٹھیک ہے انبیاء کی پیروی کرنے والے شروع میں اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم نے ایمان لانیوالے اس کمزور طبقہ کی عزت افزائی کرنے کا حکم دیتے ہوئے کہا، یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں تو آپ فرمائیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُسَمًّى ج

اور جانتا ہے جو کما چکے ہو دن کو، پھر تم کو اٹھاتا ہے اسمیں، کہ پورا ہو وعدہ جو ٹھہرا دیا ۔

ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ ع وَ

پھر اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے پھر جتا دیگا تم کو، جو کرتے ہو ۔ اور

هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا

اسی کا حکم غالب ہے اپنے بندوں پر، اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان ۔ یہاں تک کہ جب

جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾

پہنچے تم میں کسی کو موت ، اس کو بھر لیویں ہمارے بھیجے لوگ، اور وہ قصور نہیں کرتے ف۱ ۔

ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ قف وَهُوَ أَسْرَعُ

پھر پہنچائے جاویں گے اللہ کی طرف جو مالک ان کا ہے۔ تحقیق سن رکھو حکم اسی کا ہے ، اور وہ شتاب

الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

لیتا ہے حساب ف۲ ۔ تو کہہ، کون تم کو بچا لاتا ہے؟ جنگل کے اندھیروں سے ، اور دریا کے ،

تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ

جس کو پکارتے ہو گڑ گڑاتے اور چھپکے ، اور اگر ہم کو بچا لیوے اس بلا سے، تو البتہ ہم

مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ

احسان مانیں ۔ تو کہہ، اللہ تم کو بچاتا ہے ان سے ، اور ہر گھبراہٹ سے ،

ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ

پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ۔ تو کہہ، اسی کو قدرت ہے ، کہ بھیجے تم پر

عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا

عذاب ، اوپر سے ، یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے ، یا ٹھہرا دے تم کو کئی فرقے کر کر ،

وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ

اور چکھاوے ایک کو لڑائی ایک کی ۔ دیکھ! کس پھیر سے ہم کہتے ہیں باتیں ،

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَسْتُ

شاید وہ سمجھیں ف۳ ۔ اور اس کو جھوٹ بتلایا تیری قوم نے اور یہ تحقیق ہے ۔ تو کہہ میں نہیں

ع ۵ / ۱۴

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے لئے تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر مہربانی کرنا فرض کر لیا ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری اُمت کے غریب لوگ مالدار طبقہ سے چالیس ہزار برس پہلے جنت میں جائیں گے ، عہد اول کے غریب لوگ بلال رض سلمان ، صہیب رض و عمار وغیرہ نے ایمان قبول کرنے کے جرم میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور بڑی بڑی قربانیاں دیں ۔ یہ اسی کا بدلہ ہے ۔

(۵۶) اے پیغمبر! آپ کفار سے کہہ دیجیئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودوں کی عبادت کرتے ہو مجھے اللہ کی جانب سے ان معبودانِ باطلہ کی عبادات کرنے سے منع کر دیا گیا ہے ۔ اے پیغمبر آپ یہ بھی کہہ دیجیے کہ میں تمہاری اس قسم کی خواہشات فاسدہ کی اور تمہارے باطل خیالات کی پیروی اور اتباع نہیں کرونگا ۔ کیونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میں بے راہ ہو جاؤں گا (۵۷) آپ ان سے یہ بھی کہہ دیجیئے کہ میں تو اپنے رب کی بھیجی ہوئی ایک روشن دلیل اور حجت پر قائم ہوں یعنی قرآن اور اللہ تعالیٰ کی وحی اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو اور مجھ سے بار بار عذاب کا تقاضا کرتے ہو کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر عذاب لاؤ جس چیز کی تم جلدی کرتے ہو ۔ وہ میرے بس میں نہیں ہے ۔ اصل حکم تو اللہ ہی کا ہے اس کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا اور جب تک اس کا حکم نہیں ہو میں عذاب کس طرح اور کہاں سے لا سکتا ہوں ۔ وہی حق بات بتا دیتا ہے اور وہی فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔ یعنی تمہارے عذاب کا فیصلہ بھی اسی کے اختیار میں ہے (۵۸) آپ ان سے کہہ دیجیئے اگر کہیں وہ چیز جس کی تم جلدی کیا کرتے ہو میرے اختیار میں ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ۔ ظالموں کے احوال تو اللہ ہی خوب جانتا ہے یعنے میں نہیں کہہ سکتا کہ تم کو مہلت دینے میں اس کی کیا مصلحت ہے

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) ف۱ یعنے سوا حکم کے کسی کی خاطر نہیں کرتے ف۲ یعنی ایک لحظہ میں آدمی کی عمر بھلائی بُرائی واضح کر دے ۔ ف۳ قرآن میں اکثر کافروں کو عذاب کا وعدہ دیا ۔ یہاں کھولدیا کہ عذاب وہ بھی ہے جو اگلی امتوں پر آیا آسمان سے یا زمین سے اور یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو آپس میں لڑوا دے اور ایکوں کو قتل یا قید یا ذلیل کرے حضرت نے سمجھ لیا کہ اس امت پر یہی ہوگا کہ اکثر عذاب الیم اور عذاب مہین اور عذاب شدید اور عذاب عظیم انہی باتوں کو فرمایا ہے اور آخرت کا عذاب بھی انہی باتوں کو فرمایا ہے ۔ اور آخرت کا عذاب بھی ہے ان پر جو کافر ہی مرے ۔ ۱۲ منہ رح تشریح ۵۹) مفاتیح الغیب کا ترجمہ شاہ صاحب رح نے غیب کی کنجیاں کیا اور بعض حضرات نے غیب کے خزانے کیا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ وَإِذَا

تم پر داروغہ ⁂ ہر چیز کا ایک وقت ٹھہرا ہے اور آگے جان لوگے ⁂ اور جب

رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ

تو دیکھے وہ لوگ کہ بکتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے کنارہ کر، جب تک

يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا

بکنے لگیں اور کسی بات میں - اور کبھی بھلا دے تجھ کو شیطان ، تو نہ

تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِينَ

بیٹھ بعد نصیحت کے، بے انصاف قوم کے ساتھ ف۱ ۞ اور پرہیزگاروں پر

يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾

نہیں کچھ اُن کا حساب، لیکن نصیحت کرنی ہے ، شاید وہ ڈریں ف۲ ۞

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

اور چھوڑ دے ، جنہوں نے ٹھہرایا اپنا دین کھیل اور تماشا، اور بہکے دنیا کی زندگی پر ،

وَذَكِّرْ بِهِ أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ

اور اس سے نصیحت دے اُن کو، کہ گرفتار نہ ہو جاوے کوئی، اپنے کئے میں - کہ نہیں اس کو اللہ کے سوا

دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ

حمایتی، نہ سفارش والا ، اور اگر بدلا دے سارے بدلے :

لَا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ

قبول نہ ہوں اس سے - وہی ہیں جو گرفتار ہوئے اپنے کئے میں - ان کو

شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ ع

پینا ہے گرم پانی، اور مار ہے دکھ والی ، بدلا کفر کرنے کا ف۳

قُلْ أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ

تو کہہ ، کیا ہم پکاریں اللہ کے سوا، جو نہ بھلا کرے ہمارا نہ برا، اور پھر جاویں اُلٹے

أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ

پاؤں، جب اللہ ہم کو راہ دے چکا، جیسے ایک شخص کو بھلا دیا جنوں نے ،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) مفاتیح اگر مِفتاح کی جمع ہے تو ترجمہ کنجیاں ہوگا اور اگر مَفتح کی جمع ہے تو خزانے ہوگا شاہ صاحبؒ کا ترجمہ کنجیاں بڑا معنے خیز ہے اور اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ غیب کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں، وہ جسقدر جس بندہ کیلئے چاہتا ہے خزانے کھول کر اسے غیبی حقائق سے آگاہ کر دیتا ہے اس کی مرضی کے بغیر ایک غیبی حقیقت بھی کسی کے علم میں نہیں آ سکتی. اور اسی لئے "عالم الغیب" کی صفت صرف اسی مالک محبوب کو زیب دیتی ہے اور کوئی بندہ خواہ وہ کتنا ہی مقرب ہو اس صفت کا تحمل نہیں کر سکتا. اس کائنات کے رازہائے سربستہ، موت و زندگی، تندرستی اور بیماری عروج و زوال، یہ وہ اسرارِ فطرت ہیں کہ خدا ہی ان اسرار کو اپنے علم میں محفوظ رکھے ہوئے ہے، رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم علوم و معارف کا سمندر تھے مگر پھر بھی آپ خود اپنی زندگی کے بارے میں راحت اور تکلیف، فتح و شکست اور نفع و نقصان کے قدرتی اور مخفی فیصلوں سے باخبر نہیں تھے اور نہ باخبر بنائے جا سکتے تھے. دیکھو آیت. ولو کنت اعلم الغیب (الاعراف ۱۸۸ ﷺ ۲۲پ) اور اس نفی سے آپکے درجہ اور مرتبہ میں کوئی کمی پیدا نہیں ہوتی. آپ ہر حال میں نبی کامل اور افضل بشر تھے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف۱ یعنے جب جاہل دین پر عیب پکڑیں اس مجلس سے سرک جائے اور اگر خطرہ ہو کر باتوں میں مشغول ہو کر سرکنا بھول جاوے تو سوا نصیحت کے وقت ان میں بیٹھنا ہی موقوف کرے.
ف۲ یعنے کوئی چاہے کہ ایسے جاہلوں پاس نصیحت کو بھی نہ بیٹھے فرمایا کہ اگر نہ بیٹھے تو اپنے اوپر گناہ نہیں ان کے گمراہ رہنے کا، لیکن نصیحت بہتر ہے کہ شاید ان کو ڈر ہو تو نصیحت والا ثواب پاوے. ف۳ چھوڑ دے یعنے صحبت نہ رکھ ان سے مگر نصیحت کر دے کہ کوئی بے خبر نہ پکڑا جاوے. ۱۲ منہ رح **تشریح** (۶۵) شاہ صاحبؒ تصریف آیات کا ترجمہ پھیر پھیر بتاتے ہیں (اعراف ۵۸) اور پھیر پھیر سمجھاتے ہیں، (بنی اسرائیل ۴۱) کرتے ہیں. کرتے ہیں یعنی بار بار اور مکرر لیکن اس جگہ اردو کا دوسرا محاورہ استعمال کیا "کس پھیرے کہتے ہیں" گھما پھرا کر اور چکر دیکر بات کہنا، مخاطب کو خاص طور پر متوجہ کرنے کے لئے کبھی پھیرے بات کہی جاتی ہے. شاہ صاحبؒ نے اس آیت کے شانِ نزول کو سامنے رکھ کر یہ ترجمہ کیا ہے. شانِ نزول کی روایات میں آتا ہے کہ اس آیت کے تین فقرے تین بار نازل ہوئے، عذاب کی پہلی دو صورتوں سے آپنے پناہ مانگی. خدا نے قبول فرما لیا تیسری شکل میں آپنے فرمایا. یہ آسان صورت ہے وحی آئی بس آپ کی امت کے لئے باہمی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۸ / ۱۰ / ۱۴

فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحٰبٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط

جنگل میں بھٹکتا، اس کے رفیق پکارتے ہیں راہ کی طرف، کہ آ ہمارے پاس۔

قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧١﴾

تو کہہ اللہ نے راہ بتائی، سو ہی راہ ہے۔ اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ تابع رہیں جہان کے صاحب کے ۞

وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوهُ ط وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٢﴾

اور یہ کہ کھڑی رکھو نماز، اور اس سے ڈرتے رہو۔ اور وہی ہے جس پاس اکٹھے ہو گے ۞

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ط وَيَوْمَ

اور وہی ہے جس نے ٹھیک بنائے آسمان و زمین ۔ اور جس دن

يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ ۵ قَوْلُهُ الْحَقُّ ط وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ

کہے گا ہو تو ہو جاوے گا ف اسی کی بات سچ ہے۔ اسی کو سلطنت ہے جس دن پھونکا

فِي الصُّورِ ط عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٣﴾

جاوے صور۔ چھپا اور کھلا جاننے والا ۔ اور وہی ہے تدبیر والا خبردار ف ۞

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ج إِنِّي

اور جب کہا ابراہیم نے، اپنے باپ آزر کو، تو کیا پکڑتا ہے مورتوں کو خدا! میں

أَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرٰهِيمَ

دیکھتا ہوں تو اور تیری قوم صریح بہکے ہو ۞ اور اس طرح ہم دکھانے لگے ابراہیم کو،

مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾

سلطنت آسمان و زمین کی، اور تا اس کو یقین آوے ف۲ ۞

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ج قَالَ هٰذَا رَبِّي ج فَلَمَّا أَفَلَ

پھر جب اندھیری آئی اس پر رات، دیکھا ایک تارا۔ بولا یہ ہے رب میرا ۔ پھر جب وہ غائب ہوا

قَالَ لَا أُحِبُّ الْاٰفِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

بولا مجھ کو خوش نہیں آتے چھپ جانے والے ۞ پھر جب دیکھا چاند چمکتا ، بولا یہ ہے

رَبِّي ج فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ

رب میرا ۔ پھر جب وہ غائب ہوا، بولا اگر نہ راہ دے مجھ کو رب میرا، تو بے شک میں رہوں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) خانہ جنگی کی صورت میں عذاب نازل ہوگا۔ (جلالین ۱۱۱) یہ ہے پھیر دے کر بات کہنا اس اسلوب سے بات کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ آیت ۷۰ میں جو نصیحت کی گئی ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اسی صفحہ ۱۷۵ کے فوائد میں واضح کر دیا ہے۔ آخری فائدہ میں جو نصیحت لکھی ہے۔ وہ آج کے حالات میں بہت مفید ہے۔ آج مسلم معاشرہ کے اندر دین سے نہ صرف غفلت بلکہ بعض احکام کے بارے میں مذاق و استہزاء کا انداز نظر آتا ہے۔ اس ماحول سے کنارہ کر کے آخر ایک دیندار مسلمان جائے کہاں؟ کیا تارک الدنیا ہو جائے جسکی اسلام میں اجازت نہیں پھر اس کے سوا ایک صورت ہے کہ نہایت حکمت اور دلسوزی کے ساتھ مخالف دین تصورات کی اصلاح کیجائے، پیار محبت سے لوگوں کے اندر شریعت کے احکام کا احترام پیدا کیا جائے، شریعت کا مذاق بنانے سے لوگوں کو روکا جائے، اور اسی کے ساتھ دین کے نمائندے (علماء و مشائخ) اپنے اعمال کی اصلاح بھی کریں کیونکہ مذہب کی پیشوائی کرنے والے طبقہ کی بے عملی اور حرص مال و جاہ کے مظاہروں سے عام مسلمانوں کے اندر مذہب کیطرف سے بے زاری پیدا ہوتی ہے

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا

الثلثة

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف یعنی حشر ۱۲ منہ رح ف۲ اوپر جو فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کافروں سے کہیں کہ ہم دیوانے کیطرح بہکتے نہیں اس پر آگے قصہ فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کا جب اپنے نزدیک معبود برحق پالیا پھر قوم کے بہکانے نہ بہکے۔ ف۳ حق تعالیٰ کے کلام میں تا کے ساتھ اور آیا ہے یعنی اللہ کو ہر کام خود بھی مقصود ہے اور واسطے دوسرے کے بھی مقصود ہے یہ نہیں کہ واسطے بغیر کام نہ کر سکے مثلاً بندہ تخم ڈالے درخت ہونے کے واسطے اس بیج بغیر درخت نہیں ہو سکتا اللہ کو اس کے بغیر درخت ہو سکتا ہے لیکن درخت بھی مقصود ہے اور اس طرح اگانا بھی مقصود ہے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فعل بے غرض نہیں ۱۲ منہ رح

تشریح: تاج کمپنی کے تازہ ایڈیشن میں اوپر والے فائدہ میں آیا ہے کی جگہ آتا ہے لکھا ہوا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحبؒ بطور کلیہ کے یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ جہاں تا (لام کے) ہوتا ہے وہاں اور (واؤ عاطفہ) بھی ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں یہ کتابت کے سہو کا کرشمہ ہے۔ دو نقطوں کے اوپر لگ جانے سے بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ شاہ صاحب کے ترجمہ اور فوائد دونوں کی عبارتیں بہت نازک ہیں ایک نقطہ کے فرق سے مفہوم بدل جاتا ہے۔

الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا

بھٹکتے لوگوں میں ❀ پھر جب دیکھا سورج جھلکتا ، بولا یہ ہے

رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا

رب میرا، یہ رب سب سے بڑا۔ پھر جب وہ غائب ہوا، بولا اے قوم ! میں بیزار ہوں ان سے

تُشْرِكُونَ ﴿٧٨﴾ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ

جن کو تم شریک کرتے ہو: میں نے اپنا منہ کیا اسی کی طرف ، جن نے بنائے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾

آسمان اور زمین ، ایک طرف کا ہوکر، اور میں نہیں شریک کرنے والا۔ ف ❀

وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ

اور اس سے جھگڑی اس کی قوم ۔ بولا تم مجھ سے جھگڑتے ہو اللہ پر ؟ اور وہ مجھ کو

هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي

سوجھا چکا ۔ اور میں ڈرتا نہیں ان سے جن کو شریک ٹھہراتے ہو اس کا، مگر کہ میرا رب کچھ چاہے

شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨٠﴾

سمائی ہے میرے رب کے علم میں ، سب چیز کو؟ کیا تم دھیان نہیں کرتے ؟

وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم

اور میں کیوں کر ڈروں تمہارے شریکوں سے ؟ اور تم نہیں ڈرتے ، کہ شریک ٹھہراتے رہو،

بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ

اللہ کے ساتھ جس پر نہیں اتاری اس نے تم کو کچھ سند ۔ اب دونوں فرقوں میں

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا

کس کو چاہیئے، خاطر جمع کہو اگر سمجھ رکھتے ہو ❀ جو لوگ یقین لائے اور

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم

ملائی نہیں اپنے یقین میں کچھ تقصیر ، انہی کو ہے خاطر جمع ، اور وہی ہیں

مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ

راہ پائے ❀ اور یہ ہماری دلیل ہے، کہ ہم نے دی ابراہیم کو اس کی

فوائد ف حضرت ابراہیم اڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ خالق آسمان وزمین کا اللہ کو کہتے ہیں۔ اور اپنی حاجت اور مراد کیواسطے کوئی مورتیں پوجتا ہے کوئی تارا چاند سورج چاہا کہ میں بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھوں۔ مورتوں سے اول ہی ناخوش ہوئے پھر کوئی تارا ٹھہرایا پھر وہ غائب ہوا تو جانا کہ یہ ایک حال پر نہیں کوئی اور ہے۔ اس پر حاکم آپ مستقل ہوتا تو اعلیٰ حال سے ادنیٰ حال میں نہ آتا۔ پھر چاند سورج میں بھی عیب پایا سب کو چھوڑ کر اسی ایک کو پکڑا جس کو سب مانتے ہیں کہ سب سے بڑا ہے اور عقل صحیح چاہیئے کہ جب ایک کو مانا اس سے کون سا کام نہیں ہو سکتا۔ کہ دوسرا درکار ہو۔

تشریح - بازغۃ (۷۸) جھلکی دکھاتا، چمک دکھاتا، جگمگاتا، (۷۹) ان آیات میں قرآن کریم نے اپنی معجزانہ بلاغت کا پورا کمال دکھایا ہے اور نہایت اختصار کیساتھ باوجود ابراہیمی مناظرہ کی پوری روداد بیان کر دی۔ پہلے حضرت ابراہیمؑ کیلئے خدا نے فرمایا اور ہم نے ابراہیم کو عین الیقین کے درجہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کے جلوے دکھائے۔ تاکہ ابراہیمؑ کا یقین و عرفان اتنا مکمل ہو جائے جیسے اس نے وہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھا۔ پھر اس عرفان توحید کی قوت اس بے مثال حکیمانہ مناظرہ کی شکل میں نمودار ہوئی۔ حضرت ابراہیم نے پتھر کی مورتیوں کی خدائی کا ابطال سیدھے سادھے دوٹوک انداز میں کیا۔ پھر آسمانی سیاروں اور چاند تاروں کی خدائی کے تصور کو باطل و ثابت کرنے کیلئے نہایت حکیمانہ الزامی استدلال کا پیرایہ اختیار کیا۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ ابراہیم کی قوم پر آسمانی سیاروں کی عظمت کا جادو بہت گہرا تھا اسلئے سیدنا خلیل اللہ نے ایک کامیاب مناظر کی طرح ہیر پھیر سے کام لیا۔ تاروں کی درخشانی کیطرف قوم کو متوجہ کر کے قوم کے عقیدہ کو اپنے اعلان و اعتراف کے پیرایہ میں ظاہر کیا۔ یہ زہرا ستارہ میرا رب ہے۔ اس پیرایہ بیان نے مخاطب قوم کو حضرت خلیل اللہ کیطرف ہمہ تن متوجہ کر دیا اور وہ خالی الذہن ہو کر خلیل اللہ کی اگلی بات سننے کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت خلیل اللہ نے اعتراف کے فوراً بعد اپنے کلام کا رخ موڑا اور اس ستارہ کے غروب ہونیسے اسکی حاکمانہ شان کے تصور کو پاش پاش کر دیا اسی طرح چاند سورج کی تابانی اور درخشانی سے ان کی خدائی پر استدلال کر کے چاند سورج کی پرستار قوم کے ذہن کو پھر اپنی طرف متوجہ کیا اور ڈھیل دیکر پھر کھنچائی شروع کی اور ان عظیم سیاروں کے غروب و زوال کو نمایاں کر کے اس زوال کے ہتھوڑے سے ان کی خدائی کے تصور پر کاری ضرب لگائی۔ اور پھر آخر میں معاملہ کو بالکل واضح کر دیا کہ میں ان زوال پذیر اور گھٹتی بڑھتی اور نکلتی چھپتی ہستیوں کی خدائی کے جاہلانہ تصور سے بیزار ہوں۔ اور میرا رخ آسمان وزمین کے اس خالق کی طرف ہے۔ بقیہ اگلے صفحہ پر)

وقف لازم

ع ۹ / ۱۴ / ۱۵

قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

قوم کے مقابل - درجے بلند کرتے ہیں ہم، جس کو چاہیں - تیرا رب تدبیر والا ہے خبردار ☆

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا

اور اس کو بخشا ہم نے اسحٰق اور یعقوب - سب کو ہدایت دی - اور نوح کو

هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ

ہدایت دی ان سب سے پہلے، اور اس کی اولاد میں داؤد اور سلیمان کو اور

اَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ

ایوب اور یوسف کو، اور موسیٰ اور ہارون کو - اور ہم یوں

نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ

بدلا دیتے ہیں نیک کام والوں کو ☆ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو - سب

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ

ہیں نیک بختوں میں ☆ اور اسمٰعیل اور الیسع کو، اور یونس کو اور لوط کو -

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَ

اور سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہان والوں پر ☆ اور بعضوں کو ان کے باپ دادوں میں اور اولاد میں اور

اِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

بھائیوں میں - اور ان کو ہم نے پسند کیا، اور راہ سیدھی چلایا ☆

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ

یہ اللہ کی ہدایت ہے، اس پر راہ دے، جس کو چاہے اپنے بندوں میں - اور اگر

اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

وہ لوگ شریک کرتے، البتہ ضائع ہوتا جو کچھ کیا تھا ☆ وہ لوگ تھے، جن کو

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ

دی ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت - پھر اگر ان باتوں کو نہ مانیں یہ لوگ، تو

وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى

ہم نے ان پر مقرر کیے ہیں وہ شخص، وہ نہیں ان سے منکر ☆ وہ لوگ تھے جن کو ہدایت دی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جسکی کارفرمائی اور کارسازی کی قوت میں کبھی کمی نہیں آتی اگر اس مالک حقیقی اور سرچشمہ قوت پر کسی وقت زوال آجائیگا تو یہ سارا نظام عالم درہم برہم ہو جائے۔ الحی القیوم لا تاخذہٗ سنۃ ولا نوم صرف اسی کی شان ہے حضرت شاہصاحبؒ نے اوپر والے فائدہ میں اس واقعہ کی جو توجیہ کی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحبؒ اس واقعہ کو نبوت کی زندگی سے پہلے کا واقعہ تسلیم کرتے ہیں جب حضرۃ ابراہیمؑ ایک طالب حق نوجوان کیطرح خدا تعالےٰ کی توحید کے دلائل پر غور و فکر کر رہے تھے۔ شاہصاحب کے نزدیک حضرت ابراہیم کا ھٰذا ربی کہنا محض مناظرانہ انداز کا اقرار نہیں بلکہ حق و صداقت کی تلاش اور جستجو کی راہ میں ایک عارضی منزل ہے جس کے بعد وہ غور و فکر کرنیوالا عقل سلیم کی رہنمائی میں منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ نبی کی فطرت شروع ہی سے ایک واحد معبود و مالک کے عرفان سے روشن ہوتی ہے لیکن وہ دنیا کے سامنے ایک عام انسان کیطرح سوچ و بچار کا راستہ اختیار کرتا ہے اور عقل سلیم رکھنے والوں کو صحیح سوچ و بچار کا راستہ دکھاتا ہے۔ نبوت سے پہلے رسول پاکؐ بھی تلاش حق کی اس منزل سے گذرے تھے قرآن نے کہا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى اے نبی! ہم نے تمہیں تلاش حق میں سرگردان اور مضطرب پایا۔ پھر تمہیں منزل مقصود سے ہمکنار کیا۔ شاہصاحبؒ فرماتے ہیں کہ چاہا کہ میں بھی ایک کو رب ٹھہرا رکھوں، مورتوں سے اول ہی ناخوش تھے۔ پھر کوئی تارا ٹھہرایا۔ یہ ٹھہرانا، عقیدہ کے درجہ کی چیز نہیں تھی۔ بلکہ تلاش و جستجو کی ایک عارضی کیفیت تھی جسکے بغیر ایک عقلی استدلال کرنیوالا آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ایک طالب حقیقت جب کسی درمیانی مرحلہ میں رک کر یہ کہتا ہے کہ ایسا ہے تو دراصل یہ اسکی آخری تحقیق نہیں ہوتی بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کیا ایسا ہے؟ اور صحیح تحقیق سے اس کا جواب پاتا ہے۔ کہ ایسا نہیں ہے بلکہ قدم اور بڑھاؤ اور پھر وہ غور و فکر کرنیوالا اپنی منزل مقصود پا لیتا ہے۔ تفسیر کی بعض کتابوں میں ایک غار کے اندر حضرت ابراہیم کی پرورش کا قصہ بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس غار کے اندر سے جب ابراہیمؑ نے آسمان پر تارے دیکھے تو یہ بحث شروع کر دی لیکن یہ واقعہ بالکل بے اصل ہے اور یہ واقعہ کسی ایسی رات کا ہے جس رات کو آسمان کے تاروں نے ابراہیم کے ذہن کو جھنجھوڑ دیا اور یہ مشاہدہ ان کے لئے غیر معمولی تاثر کا ذریعہ بن گیا۔

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا

اللہ نے، سو تو چل ان کی راہ - تو کہہ میں نہیں مانگتا تم سے، اس پر کچھ مزدوری - یہ محض نصیحت

ذِكْرٰي لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ

ہے جہان کے لوگوں کو ❊ اور انہوں نے نہ جانچا اللہ کو پورا جانچنا، جب کہنے لگے، کہ اللہ نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ

اُتارا نہیں کسی انسان پر کچھ - پوچھ تو کس نے اُتاری وہ کتاب، جو

جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰي نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ

موسیٰؑ لایا؟ روشنی اور ہدایت لوگوں کی، جس کو تم نے ورق ورق کر کر

تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ

دکھایا اور بہت چھپا رکھا - اور تم کو اس میں سکھایا، جو نہ جانتے تھے تم، نہ تمہارے

اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ وَ

باپ دادے - کہہ اللہ نے اُتاری، پھر چھوڑ دے ان کو اپنی بک بک میں کھیلا کریں ❊ اور

هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

ایک یہ کتاب ہے کہ ہم نے اُتاری، برکت کی، سچ بتاتی اپنے اگلے کو،

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰي وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

اور تا تو ڈراوے اصل بستی کو، اور آس پاس والوں کو - اور جن کو یقین ہے

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

آخرت کا، اور اس کو مانتے ہیں، اور وہ ہیں اپنی نماز سے خبردار ف ❊

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ

اور اس سے ظالم کون؟ جو باندھے اللہ پر جھوٹ، یا کہے مجھ کو وحی آئی اور اس

يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓي

کو وحی کچھ نہیں آئی، اور جو کہے میں اُتارتا ہوں برابر اس کے جو اللہ نے اُتارا - اور کبھی

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ

تو دیکھے جس وقت ظالم ہیں موت کی بےہوشی میں، اور فرشتے ہاتھ کھول رہے ہیں،

فوائد ف ام القریٰ نام ہے مکے کا اسکے معنے بستیوں کی جڑ یا اسواسطے کہ تمام عرب کا مرجع تھا یا کہتے ہیں کہ پانی میں سے زمین اول یہی کھلی تھی اور آس پاس سے مراد عرب ہے جب تک انہی پر حکم تھا یا سارا جہان ہے - ۱۲ منہ رح

ع ۱۰/۱۶

تشریح تصحیح الاغلاط: تجعلونہ قراطیس الم (۹۱) جس کو تم نے ورق ورق کر کر دکھایا، ورق ورق کر کر دکھانا یعنے الگ الگ کاغذوں میں لکھ رکھا یہود نے توراۃ کے ساتھ یہی کر رکھا تھا بعض نسخوں میں یک (کر) رہ گیا ہے اور ورق ورق کرنا بن گیا ہے اس کے معنی ضائع کر دینے کے ہیں قرآن کی یہ مراد نہیں یہ کتابت کا سہو ہے - آیت (۹۱) وما قدروا اللہ اور انہوں نے نہ جانچا اللہ کو، یعنی اللہ کی بڑائی کا اندازہ بھی نہیں لگا سکے حقیقت تک تو کیا پہنچ سکتے تھے - یہاں جانچنا بمعنے اندازہ لگانا ہے اور صفحہ نمبر (۵۱) آیت ۲ میں جانچ نہ لیں گے - اس جگہ جانچنا بمعنے آزمانا ہے اُردو میں جانچنا کے دونوں معنے آتے ہیں (۹۰) فبھداھم اقتدہ، سو تو چل ان کی راہ الخ اس آیت پاک کے ظاہری مفہوم پر یہ اشکال وارد ہو سکتا ہے کہ رسول عربیؐ خاتم الرسل ہیں - آپ کا دین کامل ہے اور پچھلے دینوں کیلئے ناسخ ہے، پھر ایک کامل پیغمبر کو سابق رسولوں کی راہ پر چلنے کی ہدایت کا مطلب کیا ہے؟ اس کا ایک جواب تو یہ دیا گیا ہے کہ قرآن کریم نے اس پیرایہ میں یہ بتایا ہے کہ دین کے اصول توحید، نبوت، آخرت، ہمیشہ سے ایک ہی ہیں - رسول کریمؐ کو سابق رسولوں کی اقتدا کرنے کا حکم دینا انہی بنیادی اصولوں کے بارے میں ہے ہر شریعت کے فروعی اور تکمیلی مسائل میں اقتدا کا حکم نہیں ہے ان تفصیلی مسائل میں آپ کا دین واجب الاتباع ہے، پہلا کوئی دین واجب الاتباع نہیں - دوسرا جواب یہ ہے کہ اس پیرایہ بیان میں رسول کریمؐ کے صاحب خلق عظیم، ہونے کا اعلان ہے، آپ کو ہدایت دی گئی آپ اپنی ذات کو تمام پیغمبروں کے اوصاف حمیدہ کی جلوہ گاہ بنالیں، آپکے اخلاق میں ہر رسول کے اخلاق کا رنگ موجود ہو - ظاہر ہے کہ آپ نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل فرمائی آپ اول المسلمین تھے - تو اب اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ آپ کی ذات اقدس تمام پیغمبروں کی صفات حمیدہ کا نمونہ ہے اور جو خصائل و صفات الگ الگ جزوی فضیلت کے طور پر اگلے انبیاء کرام میں جلوہ گر تھیں - وہ سب صفت آپ کی تنہا ذات میں موجود ہیں - ع حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری، آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری - آپ کی ذات گرامی کا حسن تمام انبیاء کے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَخْرِجُوٓا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ

کر نکالو اپنی جان۔ آج تم کو جزا ملے گی ذلت کی مار، اس پر کہ، کہتے تھے

عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا

اللہ پر جھوٹ باتیں، اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ۞ اور تم ہمارے پاس

فُرَٰدَىٰ كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُورِكُمْ ۖ

آئے ایک ایک، جیسے ہم نے بنائے تھے پہلی بار، اور چھوڑ دیا جو ہم نے اسباب دیا تھا پیٹھ کے پیچھے

وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَٰٓؤُا ۚ

اور ہم دیکھتے نہیں تمہارے ساتھ سفارش والے، جن کو تم بتاتے تھے کہ ان کا تم ساجھا ہے۔

لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٩٤﴾ إِنَّ اللَّهَ

ٹوٹ گئے تم آپس میں، اور جاتے رہے جو دعویٰ تم کرتے تھے ۞ اللہ ہے کہ

فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ

پھوڑ نکالتا ہے دانہ اور گٹھلی۔ نکالتا ہے مُردہ سے زندہ، اور نکالنے والا ہے زندہ

مِنَ الْحَىِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ

سے مردہ۔ یہ ہے اللہ، پھر کہاں پھرے جاتے ہو؟ ۞ پھوڑ نکالنے والا صبح کی روشنی

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ

اور رات بنائی آرام، اور سورج اور چاند حساب۔ یہ اندازہ رکھا ہے

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِى جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا

زور آور خبردار نے ۞ اور اسی نے بنا دیئے تم کو تارے، کہ ان سے راہ پاؤ،

فِى ظُلُمَٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٩٧﴾

اندھیروں میں جنگل اور دریا کے، ہم نے کھول سنائے پتے ان لوگوں کو، جو جانتے ہیں ۞

وَهُوَ الَّذِىٓ أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَ

اور اسی نے تم کو نکالا ایک جان سے، پھر کہیں تم کو ٹھہراؤ ہے، اور

مُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ

کہیں سپرد رہنا۔ ہم نے کھول سنائے پتے اس قوم کو، جو بوجھتے ہیں ف ۞ اور اسی

ع ١١ / ١٧

بقیہ صفحہ گذشتہ: حسن و جمال کا عکس تام ہے۔ آپ کے اندر نوحؑ کا تحمل ہے ابراہیمؑ کا جود و کرم ہے۔ اسحاقؑ و یعقوبؑ کا صبر ہے، داؤدؑ و سلیمانؑ کا شکر ہے۔ ایوبؑ کا صبر جمیل ہے۔ یوسفؑ کا صبر و شکر ہے۔ موسیٰؑ کا جلال ہے عیسیٰؑ زکریاؑ یحییٰؑ کا زہد و جمال ہے اسمٰعیلؑ کا صدق ہے، اور یونسؑ کا تضرع و خشوع ہے۔ وصلے اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱ **فوائد** ف اول سپرد ہوتا ہے، ماں کے پیٹ میں کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے پھر آکر ٹھہرتا ہے دنیا میں پھر سپرد ہوگا قبر میں کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے، پھر جا ٹھہرے گا جنت میں یا دوزخ میں ۱۲ منہ رح

تشریح (۹۴) یہ ہولناک منظر تو مرتے وقت ہوگا اور قیامت میں جب ہمارے سامنے پیش ہونگے تو ہم کہیں گے جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اسی طرح تن تنہا ہمارے حضور آج حاضر ہوئے اور جو ساز و سامان ہم نے تم کو دیا تھا جس پر تم فخر و غرور کا اظہار کیا کرتے تھے۔ وہ سب تم اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ آج تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق یہ سمجھتے تھے کہ وہ تمہاری پرورش اور استحقاق عبادت میں ہمارے شریک ہیں۔ یقیناً اب تمہارے اور انکے باہمی رابطے اور علاقے سب ٹوٹ پھوٹ گئے اور لمبے چوڑے دعوے تم دنیا میں کیا کرتے تھے وہ سب بھول بھال گئے جزا ملے گی، عربی میں جزاء کے معنی مطلق بدلے کے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے اسی معنی میں استعمال کیا ہے اُردو محاورہ میں اب جزاء و سزا بولتے ہیں۔ جزاء اچھا بدلہ اور سزا بُرا بدلہ، (۹۸) شاہ صاحبؒ نے مستقر اور مستودع کی جو تفسیر کی ہے۔ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے، شاہ صاحبؒ نے اس توجیہ کا عجیب فلسفہ بیان فرمایا ہے جسمیں شاہ صاحبؒ کی اجتہادی شان بالکل منفرد ہے، ماں کا پیٹ بچہ کے لئے عارضی قیام کی جگہ ہے تاکہ اس مدت قیام میں وہ بچہ آہستہ آہستہ دنیا کی زندگی کے قابل ہو جائے اور پھر اس کا ٹھکانا قبر ہے تاکہ قبر (عالم برزخ) کا قیام اسے آخرت کی زندگی کے قابل بنا دے یا جنت کے قابل یا دوزخ کے قابل۔ حضرت ابن عباس رضؓ کے نزدیک مستودع باپ کی پیٹھ ہے اور مستقر ماں کا پیٹ ہے۔ امام حسن بصری رحؒ کے نزدیک مستودع قبر ہے اور مستقر آخرت، جنت یا دوزخ۔ ۱۲

الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ

نے اتارا آسمان سے پانی ۔ پھر نکالی ہم نے اس سے اُگنے والی ہر چیز،

شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ

پھر اس میں سے نکالا سبزہ جس سے نکالتے ہیں دانے جڑے ہوئے ۔ اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ

کھجور کے گابھے میں سے گچھے لٹکتے ہیں ، اور باغ انگور کے،

اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ

اور زیتون اور انار ، آپس میں ملتے اور جُدا ۔

اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ

دیکھو! اس کا پھل جب پھل لاتا ہے، اوراس کا پکنا ۔ ان چیزوں میں سب

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ

پتے ہیں، یقین لانے والوں کو ؛ اور ٹھہراتے ہیں شریک اللہ کے جن ، اور

خَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی

اس نے ان کو بنایا اور تراشتے ہیں اسکے واسطے بیٹے اور بیٹیاں بن سمجھے ۔ وہ اس لائق نہیں اور بہت

عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰی یَكُوْنُ

دُور ہے ان باتوں سے جو بتاتے ہیں؛ نئی طرح بنانے والا آسمان و زمین کا ۔ اس کو کہاں سے ہو

لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ

بیٹا ؟ اور اس کو کوئی عورت نہیں ۔ اور اس نے بنائی ہر چیز ۔ اور وہ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

ہر چیز سے واقف ہے ؛ یہ اللہ ہے رب تمہارا، اس کے سوا کسی کو بندگی نہیں

خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾

بنانے والا ہر چیز کا، سو تم اس کی بندگی کرو ۔ اور اس پر ہر چیز کا حوالہ ہے ؛

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾

اس کو نہیں پا سکتیں آنکھیں، اور وہ پا سکتا ہے آنکھوں کو، اور وہ بھید جانتا ہے خبردار ف

فوائد ف یعنی آنکھ میں یہ قوت نہیں کہ اس کو دیکھ لے مگر جو وہ آپ کو دکھاوے اس واسطے کہ لطیف ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۹۹) میں خدا نے اپنے خاص اسلوب میں اپنی مادی نعمتوں کیطرف متوجہ کیا ہے کونسی آنکھ ہے جو باران رحمت کا نظارہ نہیں کرتی اور پھر رحمت کی اس بارش سے سوکھی اور مردہ زمین کی سرسبزی اور شادابی سے لطف اندوز نہیں ہوتی، یہ کھیتوں کی ہریالی، غلوں، اور دانوں سے بھری ہوئی بالیں، غذا اور طاقت کے بھرپور خزانے انسانی زندگی اور حیوانی زندگی دونوں کیلئے لازمی سرمایہ حیات، یہ باغوں میں پھلوں سے لدے ہوئے درخت، یہ جھولتے آم اور انار اور انگور، یہ کھجور کے خوشنما خوشے، یہ بڑے بڑے گچھے، غذائیت اور قوت سے بھرپور، یہ سب کس کیلئے ہیں ؟ انسانوں کیلئے ہیں، اے کاش ! یہ انسان اس انعام واکرام کرنیوالے مالک کا احسان مند ہو کر اس کے دین پر چلتا اور حق نمک ادا کرتا ۔ (۱۰۳) رؤیت باری کے مسئلہ کو شاہ صاحب رح نے صاف کر دیا کہ ہماری آنکھوں میں اتنی قوت نہیں کہ حضرت حق کو دیکھ سکیں ۔ ہاں اس میں اتنی قوت ضرور ہے کہ وہ جب چاہے ان کمزور آنکھوں میں اپنے دیدار کی سمائی پیدا کردے اور بندوں کو اپنے مالک کا دیدار ہو جائے ۔ جیسا کہ آخرت میں ہوگا، حدیث میں آتا ہے صحابہ کرام نے سوال کیا کہ حضور! آخرت میں بندوں کو خدا کا دیدار کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تم ایک ساتھ آسمان پر نمودار ہونیوالے ماہتاب جہانتاب کا دیدار نہیں کرتے ۔ لاکھوں انسان ایک وقت چاند دیکھتے ہیں اور ایک دوسرے کیلئے آڑ اور حجاب نہیں بنتے بس اسی طرح آخرت میں جنت کے اندر ہوگا بعض مفسرین نے رؤیت کے معنی احاطہ کرنے کیلئے ہیں ، یعنی کوئی ذات باری کا احاطہ نہیں کر سکتی ۔ اس سے رؤیت کی نفی نہیں ہوتی ۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ (القیامۃ) بہت سے اس دن مسرور ہونگے اور اپنے رب کا دیدار کر رہے ہونگے

۱۲ ع ۱۸

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ
تم کو پہنچ چکیں سوجھ کی باتیں تمہارے رب سے - پھر جو سوجھا سو اپنے واسطے - اور جو اندھا رہا

فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا
سو اپنے بُرے کو، اور میں نہیں تم پر نگہبان ؃ اور یوں پھیر پھیر سمجھاتے ہیں ہم آیتیں، اور تا کہیں

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
کہ تو پڑھا ہے اور تا واضح کریں ہم اسکو واسطے سمجھ والوں کے ؃ تو چل اس پر جو حکم آوے تجھ کو تیرے

مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ
رب سے - کسی کی بندگی نہیں سوا اس کے - اور جانے دے شریک والوں کو ؃ اور اگر

شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا وَمَآ
اللہ چاہتا تو شریک نہ کرتے - اور تجھ کو ہم نے نہیں کیا ان کا نگہبان - اور تجھ

اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
پر نہیں ان کا حوالہ ؃ اور تم لوگ بُرا نہ کہو جن کو پکارتے ہیں اللہ کے

دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ
سوا، کہ وہ بُرا کہہ بیٹھیں اللہ کو بے ادبی سے بن سمجھ - اسی طرح ہم نے بھلے دکھائے ہیں،

عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
ہر فرقہ کو ان کے کام، پھر ان کو اپنے رب پاس پہنچنا ہے تب وہ جتاوے گا جو کچھ کرتے تھے ؃

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا
اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی، تاکید سے، کہ اگر ان کو ایک نشانی پہنچے، البتہ اس کو مانیں -

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ
تو کہہ، نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں، اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو، کہ جب وہ آویں گی تو یہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ
مانیں گے ؃ اور ہم الٹ دیں گے ان کے دل اور آنکھیں، جیسے منکر ہوئے

يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع
ہیں اس سے پہلی بار، اور چھوڑ رکھیں گے ان کو اپنے جوش میں بہکتے ف۱ ؃

فوائد ف۱ یعنے جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے اول ہی حق سُن کر انصاف سے قبول کرتے ہیں اور جس نے پہلے ہی ضد کی اگر نشانی بھی دیکھے تو کچھ حیلہ بنا لے فرعون ان نشانیوں پر بھی ایمان نہ لایا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۰۷)

(۱۰۷) خدا تعالیٰ اگر چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے، خدا ایسی قدرت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں حق کا پیغام اُتار دے مگر اس کی سنت یہ ہے کہ لوگ بغیر کسی قدرتی دباؤ کے اپنے شعور اور اپنی عقل سے حق کو حق جانیں اور کفر و شرک سے دُور رہیں۔

(۱۰۸) مشرکین کے اوتاروں اور بتوں کے حق میں دُشنام طرازی نہ کیا کرو۔ مبادا کبھی وہ مشرک انتقام کی غرض سے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے پر نہ اُتر آئیں اور اللہ کو بُرا کہنے لگیں اور اپنی جہالت کے باعث بغیر سوچے سمجھے حد سے آگے بڑھ جائیں کیونکہ اہل باطل کی حالت یہ ہے کہ انکو اپنے اعمال اسی طرح مستحسن اور اچھے نظر آتے ہیں اور ان کی نگاہ میں خوش منظر بنا دئے گئے ہیں جسطرح ہر فرقہ والے کو اپنا اپنا عمل اچھا معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ سب کی باز گشت ان کے رب کی جانب ہونی ہے اسلئے اعمال کی حقیقت اسوقت سب پر اللہ ظاہر کردے گا۔ النحل (۱۲۵) میں قرآن کریم نے ہدایت کی ہے کہ تبلیغ و دعوت کے کام میں بھی نہایت سنجیدگی اور دانشمندی کا مظاہرہ کیا جائے اور غلط تصورات کی تردید کرتے ہوئے بھی مخاطب کی دل آزاری کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ یوں تو ظاہر ہے کہ جب کسی گمراہ اور غلط کار انسان کی گمراہیوں پر اسے تنبیہ کی جائے تو وہ اس کو ناپسند کرے گا اور کبھی بھڑک بھی جائے لیکن داعی اور مبلغ کو اپنی طرف سے ایسا کوئی انداز اختیار نہ کرنا چاہیے جس سے شکایت پیدا ہو۔ اس آیت سے علماء نے یہ اصول نکالا ہے کہ اگر کسی اچھے کام سے فتنہ و فساد پھیلنے کا اندیشہ ہو تو فتنہ و فساد کو دفع کرنے کیلئے بہتر ہو گا وہ اچھا کام ترک کردے۔ حدیث میں آیا ہے حضورؐ نے فرمایا ہے ملعون من سبّ والدیہ وہ شخص ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو گالیاں دے۔ صحابہ کرام نے پوچھا حضورؐ! اپنے ماں باپ کو کون گالیاں دے سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسکی صورت یہ ہے کہ جو کسی دوسرے ماں باپ کو گالیاں دے گا اور اسکے جواب میں اسکے ماں باپ کو گالیاں دی جائیں گی۔ تو گویا اس نے اپنے ماں باپ کو خود گالیاں دیں (ابن کثیر ۲/۱۶۴) یہ بھی واضح رہے کہ مقاصد دین کا معاملہ الگ ہے یہ ہدایت مستحب امور کیلئے ہے۔ دین کے شعائر کا اظہار ہر صورت میں ضروری ہے پوری سنجیدگی کے باوجود اگر کسی معاند کو اذان یا نماز سے تکلیف پہنچی ہے تو یہ اس کا شر و فساد ہے اذان اور نماز، حج اور روزہ، تلاوت اور ذکر الٰہی، ایسی چیزیں ہیں جن سے

۱۳ ع ۱۰ ۱۹

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان پر اتاریں فرشتے ، اور ان سے بولیں مردے ، اور جلاویں ہم

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ

ہر چیز کو ان کے سامنے ، ہرگز ماننے والے نہیں، مگر جو چاہے اللہ ، پر یہ اکثر

اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ

نادان ہیں ۞ اور اسی طرح رکھے ہیں ہم نے ، ہر نبی کے دشمن ، شیطان

الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ

آدمی اور جن ، سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو ، ملمع باتیں فریب کی ،

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى

اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے، سو چھوڑ دے ، وہ جانیں اور ان کا جھوٹ ۞ اور تا جھکیں

اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ

اس طرف دل ان کے ، جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا ، اور وہ اس کو پسند کریں،

وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ

اور تا کئے جاویں جو غلط کام کر رہے ہیں ف ۞ اب سوائے اللہ کے کسی اور کو منصف کروں؟

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور اسی نے تم کو کتاب بھیجی واضح ۔ اور جن کو ہم نے کتاب دی

يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

وہ سمجھتے ہیں، کہ یہ نازل ہوئی ہے تیرے رب کے پاس سے تحقیق سو تو مت ہو شک لانے والا ۞

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ

اور تیرے رب کی بات ، پوری سچ ہے انصاف کی ۔ کوئی بدلنے والا نہیں اسکے کلام کو ۔ اور وہی ہے

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ

سنتا جانتا ۞ اور اگر تو کہا مانے اکثر لوگوں کا، جو دنیا میں ہیں، تجھ کو بھلاویں اللہ کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ

راہ سے ۔ سب یہی چلتے ہیں خیال پر، اور سب اٹکل دوڑاتے ہیں ۞ تیرا

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

ہر ہوشمند انسان کو قلبی راحت محسوس ہوتی ہے اسے ماننے یا نہ ماننے۔ اللہ اکبر اس خدا کی بڑائی کا اعلان ہے جسے سب انسان اپنا پالنہار اور داتا سمجھتے ہیں۔ اسلام نے اپنی عبادات کو نہایت سنجیدہ اور پروقار اعمال سے مرتب کیا ہے نہ ان میں شور و غل ہے نہ ہنگامہ آرائی نہ کسی کی دل آزاری کا سامان

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف یہ کئی آیتیں اس پر اتریں کہ کافر کہنے لگے مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے فرمایا کہ ایسے فریب کی باتیں ملمع سکھاتے ہیں انسانوں کو شبہ ڈالنے کو عقل کا حکم نہیں حکم اللہ کا ہے آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنیوالا سب کا اللہ ہے لیکن اس کے نام کو برکت ہے جو اسکے نام پر ذبح ہوا۔ سو حلال ہے جو بغیر اسکے مر گیا سو مردار۔ ۱۲ منہ رحم

تشریح ۱۱۲ اس آیت میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے مظلوم رفقاء کو تسلی دیتے ہوئے خدا نے اپنی قدیم سنت بیان کی کہ ہم نے ہمیشہ داعیان حق کی مخالفت کے لئے شر پسند انسانوں اور جنوں کو کھڑا کیا۔ جو حق کی مخالفت کے لئے آپس میں سازشیں کرتے اور عوام کو دھوکہ دینے کیلئے فریبکارانہ منصوبے بناتے، اور اسمیں حق تعالٰی کی یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اہل حق کے صبر و تقوٰی کا امتحان ہو اور دنیا دیکھے کہ حق پرستوں کے اخلاق کتنے بلند ہیں اور انکے حوصلہ اور ہمت کی پختگی کا کتنا اونچا معیار ہے، اگر حق پرستوں کی مخالفت کرنیوالے شر پسند نہ ہوتے تو ان کی اخلاقی زندگی کا معجزہ کس طرح نمودار ہوتا۔ یہی وہ سب سے بڑا معجزہ ہے جس نے رحمۃ للعالمین ؐ کے مخالفین کو ناکام کر دیا۔ ابوجہل اور ابولہب نے رسول رحمت کو تکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر آپ کسی الزام کسی تہمت اور کسی ایذا رسانی پر مشتعل نہیں ہوئے اور اپنے اخلاق کریمانہ میں فرق نہیں آنے دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مخالفین کا اخلاقی دیوالہ نکلتا رہا ہے اور رسول پاک ؐ اور آپ کے رفقاء کی اخلاقی ساکھ قائم ہوتی رہی اور بالآخر اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا ہو گیا۔

اسلام کی سیاسی فتح اور میدان جنگ میں مسلمانوں کے غلبہ کا پہلا دن غزوہ بدر کا دن تھا لیکن اسلام اور مسلمانوں کی اخلاقی فتح مندی کا پہلا دن وہ تھا جب صحن حرم میں سرداران قریش کی انتہائی تکلیف دہ حرکتوں کے بعد رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے یہ دعا نکلی:-

اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون

خداوندا! میری قوم کو ہدایت دے، یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں۔

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

رب ہی خوب جانتا ہے، جو بہکتا ہے اس کی راہ سے، اور وہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ پر ہیں ۞

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

سو تم کھاؤ اسمیں سے جس پر نام لیا اللہ کا، اگر تم کو اس کے حکم پر یقین ہے ۞

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

اور کیا سبب کہ تم نہ کھاؤ اس میں سے، جس پر نام لیا اللہ کا؟ اور وہ کھول چکا جو کچھ تم پر

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا

حرام کیا ہے، مگر جس وقت ناچار ہو اس کیطرف سے۔ اور بہت

لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

لوگ بہکاتے ہیں اپنے خیال پر بغیر تحقیق - تیرا رب ہی خوب جانتا ہے جو لوگ حد سے بڑھتے ہیں ۞

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ

اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا - جو لوگ گناہ کماتے ہیں

الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا

سزا پاویں گے اپنے کئے کی ف ۞ اور اس میں سے نہ کھاؤ،

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

جس پر نام نہ لیا اللہ کا، اور وہ گناہ ہے - اور شیطان

لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ

دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں - اور اگر تم نے ان کا کہا مانا،

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ

تو تم مشرک ہوتے ف۲ ۞ بھلا ایک شخص کہ مُردہ تھا، پھر ہم نے اس کو زندہ کیا،

جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى

اور دی اس کو روشنی، کہ لئے پھرتا ہے لوگوں میں، برابر اسکے کہ جسکا حال یہ ہے، کہ

الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا

اندھیروں میں پڑا وہاں سے نہیں نکل سکتا؟ اسی طرح بھلا دکھایا ہے کافروں کو جو کام،

ع ۱۴

فوائد ف یعنے کافروں کے بہکانے پر نہ ظاہر میں عمل کرو نہ دل میں شبہ رکھو۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنے شرک فقط یہی نہیں کہ کسی کو سوائے خدا کے پوجے بلکہ شرک حکم میں ہے کہ اور کا مطیع ہو وے۔ ۱۲۰ منہ رح

تشریح ۱۱۹ اور جس جانور پر ذبح کرتے وقت صرف اللہ کا نام نہ لیا جائے اس ذبیحہ میں سے تم کچھ نہ کھاؤ، یقیناً اس کا کھانا کھلی نافرمانی اور کھلا ہوا فسق ہے اور بلاشبہ شیاطین اپنے رفقاء اور دستوں کے دلوں میں وسوسے اور شکوک وشبہات ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ رفقا تم سے بے کار جھگڑا کریں اور اگر تم ان انسان نما شیطانوں کا کہا ماننے لگو تو یقین جانو کہ تم مشرک ہو جاؤ گے (۱۲۲) کیا ایک ایسا شخص جو مُردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندگی عطا فرمائی اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کیا جس کو لے کر وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہو کہیں یہ شخص اس شخص کی مثل ہو سکتا ہے جو مختلف تاریکیوں میں پڑا ہوا ہے کہ ان سے نکل ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح کافروں کے وہ اعمال جو وہ کر رہے ہیں ان کے لئے آراستہ اور خوش نما کر دیئے گئے ہیں۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا

کر رہے ہیں ف۲ اور یوں ہی رکھے ہیں ہم نے، ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار،

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

کہ حیلہ لایا کریں وہاں۔ اور جو حیلہ کرتے ہیں سو اپنے اوپر، اور نہیں بوجھتے ف۳

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ

اور جب پہنچی ان کو ایک آیت، کہیں ہم ہرگز نہ مانیں گے جب تک ہم کو نہ ملے جیسا کچھ پاتے ہیں

رُسُلُ اللّٰهِ ؕۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ

اللہ کے رسول ۔ اللہ بہتر جانتا ہے جہاں بھیجے اپنے پیغام ۔ اب پہنچے گی

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا

گنہگاروں کو ذلت اللہ کے ہاں، اور عذاب سخت بدلہ حیلہ بنانے

كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ

کا ۞ سو جس کو اللہ چاہے کہ راہ دے، کھول دے

صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ

اس کا سینہ حکم برداری کو ۔ اور جس کو چاہے کہ راہ سے بھلاوے، اس کا سینہ

ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ

تنگ خفا گویا زور سے چڑھتا ہے آسمان پر ۔ اسی طرح ڈالے گا اللہ

الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

عذاب، یقین نہ لانے والوں پر ف۳ ۞ اور یہ ہے راہ تیرے رب کی

مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ

سیدھی ۔ ہم نے کھول دیئے نشان دھیان کرنے والوں کو ف۴ ۞ ان کو ہے

دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾

سلامتی کا گھر، اپنے رب کے ہاں، اور وہ ان کا مددگار ہے بدلا ان کے کئے کا ۞

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ

اور جس دن جمع کریں گے ان سب کو ۔ اے جماعت جنوں کی! تم نے بہت کچھ لیا

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

(۱۲۳) اور جسطرح مکہ کے سردار اور رؤساء قریش اپنے اثر کو اسلام کیخلاف استعمال کر رہے ہیں اسیطرح ہم نے ہر بستی کے بڑے بڑے لوگوں کو مجرم بنایا اور وہاں کے مجرم اور فساق کو سردار اور راہبر کی کا لیڈر بنایا تاکہ وہ مخالفانہ تدابیر اور جابرانہ سازشیں کیا کریں اور وہ جو سازش اور مکر و فریب کرتے ہیں وہ درحقیقت صرف اپنے ہی ساتھ کرتے ہیں اور ان رؤساء کی حالت یہ ہے کہ ان کو اسکا احساس اور شعور نہیں ہوتا۔ یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے کہ قوم کے بااثر اور با اقتدار طبقہ نے دعوتِ حق کے مقابلہ میں پیش قدمی کی کیونکہ انہیں حضرات انبیاء کی کامیابی میں اپنے اقتدار کا زوال نظر آیا۔ اس فطری دستور کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا تاکہ ان حضرات کی نظر آزمائش الٰہی کیطرف جائے۔ ظاہری اسباب کا رعب ان کے دل پر نہ پڑے۔

فوائد ف۱ اوپر ذکر تھا مُردے کا یہاں کافر پر وہی مثال فرمائی یعنے اول جہل میں سب مُردے تھے پھر جس کو ایمان ملا وہ زندہ ہوا اور روشنی پائی کہ اسکے منہ پر سب لوگ دیکھتے ہیں روشنی ایمان کی اور جسکو ایمان نہ ملا، وہ اندھیروں میں پڑا رہا۔ ۱۲ منہ ف۲ یعنے ہمیشہ کافروں کے سردار حیلے نکالتے ہیں تاکہ عوام الناس پیغمبر کے مطیع نہ ہو جاویں جیسے فرعون نے معجزہ دیکھ تو حیلہ نکالا کہ سحر کے زور سے سلطنت لیا چاہتا ہے۔ ۱۲ منہ ف۳ اور فرمایا تھا کافر قسمیں کھاتے ہیں کہ ایک آیت دیکھیں تو البتہ یقین لاویں اور اب فرمایا کہ ہم نہ دیں گے ایمان تو کیونکر لاویں گے۔ بیچ میں گمراہ ملال کرنے کے حیلے نقل کئے اب اس بات کا جواب فرمایا کہ جس عقل اس طرف چلے کہ اپنی بات نہ چھوڑے جو دلیل دیکھے کچھ حیلے بنالے وہ نشان ہے گمراہی کا اور جس کی عقل چلے انصاف پر اور حکم برداری پر وہ نشانِ ہدایت ہے۔ ان لوگوں میں نشان ہیں گمراہی کے ان کو کوئی آیت اثر نہ کرے گی۔ ۱۲ منہ ف۴ یعنے حکم برداری اور عقل کو دخل نہ دینا سیدھی راہ ہے۔

تشریح ف۴ شاہ صاحبؒ کا مطلب یہ ہے کہ غیبی امور میں ایمان بالغیب کافی ہے عقل کو دخل نہیں۔ رہے احکام شریعت تو ان میں مصلحتیں اور حکمتیں بے شمار ہیں اور ان کو سمجھنے کے لئے عقل و فہم سے کام لینا قرآن کریم کا حکم ہے۔

افلا تعقلون ؟ افلا تتفکرون ؟

شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے حجۃ اللہ البالغۃ کے مقدمہ میں اسرار دین کی حکمتوں پر غور و فکر کرنے کی ضرورت پر بڑی محققانہ بحث کی ہے۔

الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا

انسانوں سے۔ اور بولے ان کے دوستدار انسان، اے رب ہمارے! کام نکالا ہم میں ایک نے

بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ

دوسرے سے اور پہنچے اپنے وعدے کو جو تو نے ہمارا ٹھہرایا تھا۔ فرما دے گا آگ ہے گھر تمہارا،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

رہا کرو اس میں، مگر جو چاہے اللہ۔ تیرا رب حکمت والا خبردار ہے ف۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا

اور اسی طرح ہم ساتھ ملا دیں گے گنہگاروں کو ایک دوسرے کا، بدلا ان کی

يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ

کمائی کا۔ اے جماعت جنوں اور انسانوں کی! کیا تم کو نہیں پہنچے تھے رسول،

مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ

تمہارے اندر کے، سناتے تم کو میرے حکم، اور ڈراتے، یہ دن سامنے آنے سے۔

هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

بولے، ہم نے مانے اپنے گناہ۔ اور ان کو بہکایا دنیا کی زندگی نے،

وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

اور قائل ہوئے اپنے گناہ پر، کہ وہ تھے منکر ف۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا

یہ اس واسطے کہ تیرا رب ہلاک کرنے والا نہیں بستیوں کو ظلم سے اور وہاں کے

غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ

لوگ بے خبر ہوں۔ اور ہر کسی کو درجے ہیں اپنے عمل کے۔ اور تیرا رب

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ

بے خبر نہیں ان کے کام سے۔ اور تیرا رب بے پرواہ ہے رحم والا۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا

اگر چاہے تم کو لے جاوے، اور پیچھے تمہارے قائم کرے جس کو

فوائد

ف دنیا میں انسان بت پوجتے ہیں وہ فی الحقیقت اس خیال پر ہیں کہ وہ ہماری حاجت دیں گے ان کو نیازیں چڑھاتے ہیں جب آخرت میں وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاویں گے تب یوں عذر کریں گے کہ ہم نے پوجا نہیں لیکن آپس کی کارروائی کرلی اور یہ جو فرمایا کہ آگ میں رہا کریں مگر جو چاہے اللہ اس واسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اسی کے چاہنے سے ہے وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا۔

ف اس سورہ میں اوپر مذکور ہوا کہ اول کافر اپنے کفر کا انکار کریں گے۔ پھر حق تعالیٰ تدبیر سے ان کو قائل کریگا

تشریح ۱۲۹ شاہ صاحبؒ نے "نُوَلِّی" کو ولی بمعنے قریب اور دوست لیا ہے اور بڑے صاحبؒ نے والی بمعنے حاکم سے ترجمہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں، وہم جنیں دعوائے کنیم بعض ستمگارا را بعض، یعنے ہمارا قانون یہ ہے کہ ہم بعض ظالموں کو بعض پر حاکم اور سلطان بنا کر ان پر غالب کر دیتے ہیں،

ع ۱۵ ۲

—— اس کی مصلحت یہ ہے لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون (الروم ۴۱) ظالموں کو ظالموں کے ہاتھ سے ان کے بعض ظالمانہ افعال کا مزا چکھانا چاہتے ہیں تاکہ وہ آئندہ اپنی شرارتوں سے باز رہیں اور یہ بعض اعمال شر کا بدلہ چکھانا ہے پورے اعمال کا بدلہ آخرت میں دیا جائیگا۔ دیکھو صفحہ (۵۳۰)

فائدہ (۱)

(۱۳۴) جس چیز کا تم سے رسولوں کی معرفت وعدہ کیا جاتا ہے۔ یعنے عذاب یا قیامت وہ چیز یقیناً آنیوالی ہے اور تم کہیں بھاگ کر اس کو ہرا نہیں سکتے اور اگر تم چاہو کہ کہیں بھاگ کر روپوش ہو جاؤ تو یہ بھی نہیں ہو سکتا اور خدا کے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے (۱۳۵) اے پیغمبر! آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اے میری قوم! تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو، میں بھی اپنا کام کر رہا ہوں عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ اس عالم کا انجام کس کے حق میں بہتر اور مفید ہوتا ہے۔ ہاں یہ امر واقعی ہے کہ ظالم اور بے انصاف لوگوں کو کبھی فلاح نصیب نہیں ہوتی، اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کئے ہیں ان میں سے یہ منکرین اسلام کچھ حصہ تو اللہ کے لئے مقرر کر دیتے ہیں پھر اپنے خیال فاسد کی بنا پر یوں کہتے ہیں کہ اتنا حصہ تو اللہ کے لئے ہے اور یہ اتنا حصہ ہمارے ان معبودوں کا ہے جو اللہ کے شریک ہیں پھر ان کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جو حصہ ان کے معبودوں کا ہوتا ہے وہ خدا کی طرف نہیں پہنچتا اور جو حصہ اللہ کے لئے ہوتا ہے وہ ان کے معبودوں تک پہنچ جاتا ہے کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں یعنے اول تو کھیتی اور مویشی میں یہ تقسیم کرانا حصہ خدا کے نام پر دیا جائے، اور اتنا بتوں کے نام پر

يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿۱۳۳﴾ إِنَّ

چاہے ، جیسا تم کو کھڑا کیا اوروں کی اولاد سے ❁ جو

مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يَا قَوْمِ

تم کو وعدہ دیا ، سو آنیوالا ہے ، اور تم تھکا نہ سکو گے ❁ تو کہہ ، لوگو !

اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ

کام کرتے رہو اپنی جگہ ، مَیں بھی کام کرتا ہوں - اب آگے جان لو گے ، کس کو

تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۳۵﴾

ملتا ہے آخر کا گھر ؟ - مقرر بھلا نہ ہوگا بے انصافوں کا ❁

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا

اور ٹھہراتے ہیں اللہ کا ، اس کی پیدا کی کھیتی اور مواشی میں ایک حصہ ، پھر کہتے ہیں یہ

لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى

حصہ اللہ کا ہے اپنے خیال پر ، اور یہ ہمارے شریکوں کا - سو جو ان کے شریکوں کا ہے ، سو نہ پہنچے اللہ

اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۱۳۶﴾

کی طرف ، اور جو اللہ کا ہے ، سو پہنچے ان کے شریکوں کی طرف - کیا برا انصاف کرتے ہیں ف ❁

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ

اور اسی طرح بھلی دکھائی ہیں ، بہت مشرکوں کو ، اولاد مارنی ان کے شریکوں نے ،

لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ

کہ ان کو ہلاک کریں ، اور ان کا دین غلط کریں - اور اللہ چاہتا تو یہ کام نہ کرتے ،

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ

سو چھوڑ دے وہ جانیں اور ان کا جھوٹ ❁ اور کہتے ہیں یہ مواشی اور کھیتی منع ہے

لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَ

اس کو نہ کھاوے مگر جس کو ہم چاہیں ، اپنے خیال پر ، اور بعض مواشی کی پیٹھ پر چڑھنا منع ٹھہرایا ہے ،

أَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا

اور بعضے مواشی کے ذبح پر نام نہیں لیتے اللہ کا ، اس پر جھوٹ باندھ کر ، وہ سزا دے گا ان کو ،

چڑھایا جائے۔ پھر جب دونوں کے حصے الگ الگ کئے جائیں اور ایک میں سے دوسرے کے حصے میں کچھ چلا جائے تو اگر خدا کے حصے میں سے کچھ غیر اللہ کی طرف چلا جائے تو جانے دیں لیکن بتوں کے ڈھیر میں سے کچھ حصہ خدا کی طرف آجائے۔ تو اس کو اسی وقت واپس کریں۔ اسی کو فرمایا کہ یہ فیصلہ بُرا ہے جو یہ کیا کرتے ہیں۔

حاشیہ صفحۂ ہذا **فوائد** ف کافر اپنی کھیتی میں سے اور مواشی کے بچوں میں سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتوں کی بھی نیاز نکالتے، پھر بعض جانور اللہ کے نام کا بہتر دیکھا بتوں کی طرف بدلدیا اور بتوں کی طرف کا اللہ کیطرف نہ کرتے اس سے زیادہ ڈرتے اب جاننا چاہیئے کہ اللہ کی نیاز دینی یہ کہ اسکی راہ میں جن کو دلوا دے ان کو دینا اس کا فائدہ اس کو نہیں پہنچتا۔ اس کی حکمبرداری اور چیز سے فقیر کو فائدہ اور ثواب سے فائدہ دینے والے کو پھر جو کسی بزرگ کے واسطے کچھ دے اگر اسی وضع پر دے تو شرک ہے جس پر اللہ نے الزام دیا مگر اس بزرگ کو اپنی جگہ ٹھہرا دے کہ اسکی طرف سے اللہ کی راہ میں جن کو کہا ان کو دیدے تو حکمبرداری اللہ کی اور چیز فقیر کو اور ثواب اس شخص کے بدلے اس بزرگ کو یا اسکو فقیر کی جگہ ٹھہرا دے کہ چیز اسکی کر دے پھر اس کی چیز لوگوں کے کام آئی تو اس کو ثواب ہوا۔ یہ صورت مشکوک ہے پہلی صورت بے شک ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۳۶) مشرکین عرب کا یہ دستور تھا کہ وہ مویشیوں کھیتی اور پھلوں میں سے نذر و نیاز کا حصہ نکالتے تو اسے اللہ اور بتوں کے درمیان تقسیم کر دیتے، پھر اگر اتفاق سے خدا کے حصہ میں سے بتوں کے حصہ میں کچھ مل جاتا تو اسے گوارا کر لیتے لیکن اگر بتوں کے حصہ میں سے خدا کے حصہ میں کچھ مل جاتا تو اسے اسی حصہ کیطرف واپس کر دیتے کیونکہ ان کے دل میں بتوں کا خوف زیادہ تھا اور بتوں کی ناراضگی سے بہت ڈرتے تھے اس قسم کی تقسیم کو قرآن نے شرک قرار دیا اور اس کے ساتھ جو تصور وابستہ تھا اسے بھی مشرکانہ تصور کہا گیا اس کے بعد شاہ صاحب نے نذر و نیاز کا اصول بیان فرمایا۔

۱۔ خدا کی نیاز کا صحیح طریقہ بتلاتے ہوئے فرمایا: اللہ کی نیاز کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں دینے کی نیت کرے اور جن لوگوں (فقراء و مساکین) کو دینے کا حکم دیا گیا ان کو نذر و نیاز کا وہ سامان دیدے اس سامان سے فائدہ فقراء کو پہنچے گا حکم برداری کا ثواب دینے والے کو ملے گا۔ کسی بزرگ کے لئے بھی اگر نذر و نیاز کا طریقہ وہی اختیار کیا جائے گا جو مشرکین عرب اختیار کرتے تھے تو وہ بھی شرک میں داخل ہوگا۔ آج نادان مسلمانوں میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ وہ خدا کے نام پر دینے کی اتنی اہمیت نہیں سمجھتے جتنی اہمیت بزرگوں کے نام پر نذر و نیاز کی مانتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدا کی عبادت نماز وغیرہ چھوٹ جانیکا نہیں اتنا غم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

اس جھوٹ کی ۞ اور کہتے ہیں جو ان مواشی کے پیٹ میں ہو، سو نرا ہمارے

لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ

مرد کھاویں، اور حرام ہے ہماری عورتوں کو ۔ اور جو مُردہ ہو ، تو اس میں سب شریک

شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ

ہوں ۔ وہ سزا دے گا ان کو ان تقریروں کی۔ وہ حکمت والا ہے خبردار ف ۞ بے شک خراب ہوئے

الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ

جنہوں نے مار ڈالی اپنی اولاد نادانی سے ، بن سمجھے ، اور حرام ٹھہرایا ، جو اللہ نے

اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع

ان کو رزق دیا، جھوٹ باندھ کر اللہ پر ۔ بے شک بہکے، اور نہ آئے راہ پر ف ۞

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ

اور اس نے پیدا کئے باغ چھتریوں کے ، اور بغیر چھتریوں کے ، اور کھجور

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ

اور کھیتی ، کئی طرح ہے اس کا پھل، اور زیتون اور انار ، آپس میں ملتا ہے اور

مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

جدا ۔ کھاؤ اس کے پھل میں سے جس وقت پھل لاوے اور دو اس کا حق جس دن کٹے ،

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً

اور بے جا نہ اُڑاؤ ۔ اس کو خوش نہیں آتے اُڑا دینے والے ف ۞ اور پیدا کئے مواشی میں لدنے والے

وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

اور دبے ۔ کھاؤ اللہ کے رزق میں سے ، اور مت چلو شیطان کے قدموں پر ،

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ

وہ تمہارا دشمن ہے صریح ف ۞ پیدا کئے آٹھ نر اور مادہ ، بھیڑ میں سے دو ،

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ

اور بکری میں سے دو ۔ پوچھ تو کہ دونوں نر حرام کئے ہیں ، یا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نہیں ہوتا جتنا غم انہیں گیارہویں کی نیاز چھوٹنے کا ہوتا ہے (۲) خدا کی نیاز کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کسی بزرگ کو نیاز دینے والا اپنی جگہ سمجھے یعنی نذر ونیاز کا سامان اس بزرگ کی ملکیت قرار دیدے اور پھر اس بزرگ کیطرف سے خود اس کا نمائندہ بن کر وہ سامان فقراء کو دیدے۔ اس صورت میں حکم اللہ کا چلا، سامان فقراء کو مل گیا اور سامان کا اجر وثواب اس بزرگ کو پہنچا جسے مالک بنا دیا تھا۔ یہ صورت جائز ہے۔ (۳) ایک طریقہ یہ ہے کہ کسی بزرگ کو فقراء اور ضرورت مندوں کی جگہ رکھے اور نذر ونیاز کا سامان اس بزرگ کی نذر کردے پھر یہ سامان ظاہر ہے کہ لوگوں کے کام آئے گا۔ وہ بزرگ تو مرحوم ہیں اس سامان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس صورت میں اس سامان کا ثواب دینے والے کو ملے گا لیکن شاہ صاحبؒ کے نزدیک یہ صورت مشکوک ہے وجہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ دینے والے کے خیال میں یہ مرحوم بزرگ ایک زندہ انسان کے طور پر نذر ونیاز کے مالک ہو جائیں گے اس لئے وہ بحیثیت مالک کے خود فقراء کو نہیں دیتے بلکہ بزرگ مرحوم کے ہاتھ سے دلوانا چاہتا ہے اس تصور میں شرک کا شبہ پیدا ہوتا ہے اس لئے شاہ صاحبؒ اسے مشکوک قرار دے رہے ہیں

ع ١٦ / ١١ / ٢

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد

ف ایک یہ مسئلہ بھی بنایا تھا کہ جانور ذبح کیا اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد کھاویں اور عورتیں نہ کھاویں اور مُردہ نکلے تو سب کھاویں بے سند مسئلہ بنانا سخت گناہ ہے اس پر ان کو الزام دیا ہمارے دین میں مرد اور عورت کا کچھ فرق نہیں اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کر حلال ہے بغیر ذبح مُردار اور اگر مُردہ نکلے اور معلوم ہو کہ جان پڑی تھی تو امام اعظمؒ کے نزدیک حلال نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ ف۲ بیٹیوں کا مارنا روا رکھتے تھے اور یہ سخت وبال ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ اس کا حق دو جس دن کٹے یعنے زکوٰۃ اور مال کی زکوٰۃ ہے برس کے بعد اور اس کی زکوٰۃ اسی دن ہے جس دن ہاتھ لگے جو زمین اپنے ملک میں ہو اور اسمیں خراج نہ آتا ہو اسکے محصول میں حق اللہ کا ہے اگر پانی دینے سے ہو تو بیسواں حصہ اور اگر بن پانی دیئے ہو تو دسواں حصہ۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۴ لدنیوالے اُونٹ اور بیل اور دبے بکرے اور بھیڑ۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۱۴۱)

دو اس کا حق جس دن کٹے الخ شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ جب کھیتی کٹے اور باغ کے پھل ٹوٹیں۔ اسی دن خدا کی راہ میں اس میں سے کچھ خیرات کیا جائے پھر بعد میں جب ۲ھ میں مدینہ منورہ میں زکوٰۃ فرض ہوئی تو اب باقاعدہ پیداوار کی زکوٰۃ کا نظام مقرر ہو گیا۔ اور وہ یہ کہ بارانی زمین (بشرطیکہ خراجی نہ ہو) کی پیداوار میں سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـُٔوْنِيْ

دونوں مادہ ، یا جو پیٹ رہا ہے مادوں کے پیٹ میں ؟ - بتاؤ مجھ کو

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ

سند ، اگر تم سچے ہو ۞ اور پیدا کئے اونٹ میں سے دو ، اور گائے

الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

میں سے دو - پوچھ تو دونوں نر حرام کئے ہیں ، یا دونوں مادہ ، یا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ

جو پیٹ رہا ہے مادوں کے پیٹ میں ؟ - کیا تم حاضر تھے ، جس وقت اللہ

اللّٰهُ بِھٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ

نے تم کو یہ کہہ دیا تھا ؟ پھر اس سے ظالم کون ، جو جھوٹ باندھے اللہ پر ، تا لوگوں کو بہکاوے

النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ ع

بغیر تحقیق ؟ - بے شک راہ نہیں دیتا ، بے انصاف لوگوں کو

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ

تو کہہ : میں نہیں پاتا جس حکم میں کہ مجھ کو پہنچا کوئی چیز حرام ، کھانے والے کو جو اس کو کھاوے

اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ

مگر یہ کہ مردہ ہو یا لہو پھینک دینے کا ، یا گوشت سور کا ،

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

کہ وہ ناپاک ہے ، یا گناہ کی چیز ، جس پر پکارا اللہ کے سوا کسی کا نام ، پھر جو کوئی عاجز ہو ،

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَي

نہ زور کرتا ، اور نہ زیادتی ، تو تیرا رب معاف کرتا ہے مہربان ف ۞ اور یہود

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

پر ہم نے حرام کیا تھا - ہر ناخن والا - اور گائے اور بکری میں سے

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ

حرام کی ان کی چربی . مگر جو لگی ہو پشت پر یا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) دسواں حصہ اور جس زمین خود پانی دیا جائے اسمیں سے بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہوگیا اور اس آیت کا حکم منسوخ ہوگیا۔ حضرت ابن عباس رضؓ کا قول ہے اس کے منسوخ کے بارے میں مفسرین نے نقل کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۸۲) علامہ ابن کثیر رحؒ فرماتے ہیں کہ اسے منسوخ کہنا صحیح نہیں بلکہ پہلے ایک حکم مجمل تھا۔ بعد میں اس کی تفصیل آگئی۔ قرآن کریم نے (سورہ ن ۳۲) میں باغ والوں کا ایک واقعہ نقل کرکے کھیتی اور پھلوں کی خیرات نہ دینے والوں کا انجام بیان کرکے انکی مذمت کی ہے حَمُولَةً وَفَرْشًا (۱۴۲) لدنے والے اور دبے لدو جانور اور دبے ہوئے یعنے چھوٹے جانور۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف یعنے جو جانور کھانے دستور ہیں ان میں سے یہی حرام ہیں۔ ۱۲ منہ

تشریح (۱۴۴) ان آیات میں خدا نے اپنی نعمتوں کا اظہار کیا ہے کہ اس منعم حقیقی نے انسانوں کو غلہ پھل پھول اور حیوانات میں کیسی کیسی بیش قیمت نعمتیں عطا فرمائیں۔ تاکہ انسان خدا کی ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاکر اسکی شکر گزاری کرے اور اس کا حق مانے مگر بُرا ہو ناشکری کے جذبہ کا کہ انسان اپنے مالک کا کھاتا ہے اور اپنے دشمن شیطان کے گیت گاتا ہے اور اس کی پیروی کرتا ہے اور شیطان کی پیروی یہ ہے کہ محض قدیم رسم و رواج کی پابندی میں بعض حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے حالانکہ حلال و حرام کے احکام دینے کا اختیار صرف اسی مالک حقیقی کو ہے جسکا اظہار وہ اپنے رسولوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ رواجی حرمت کے سلسلہ میں گوتھ پٹ کے رشتوں کی حرمت ہے جو بعض مسلمان برادریوں میں غیر مسلم برادریوں کیطرح آج تک موجود ہے حالانکہ شریعت نے حلال اور حرام رشتوں کو تفصیل سے بیان کردیا ہے مگر ہندوستانی مسلمانوں میں ایک بڑی مسلم برادری ایسی ہے جو گوتھ ازم کی سختی سے پابند ہے۔ دینداری کی ساری باتیں موجود ہیں مگر گوتھ میں شادی کرنے کا نام لینا اس برادری میں موت کو دعوت دینا ہے۔ قرآن کریم نے اسی رواج پرستی سے بچنے کیلئے تاکید کرتے ہوئے کہا ہے۔ یاایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ (البقرۃ ۲۰۸) اے ایمان والو! داخل ہو مسلمانی میں پورے پورے۔ سلم کا ترجمہ دوسرے حضرات اسلام کرتے ہیں مگر شاہ صاحبؒ "مسلمانی" کرتے ہیں جس سے اشارہ اسطرف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے صرف اصول اسلام اور ارکان دین ہی مراد نہیں ہیں بلکہ پورا مسلم معاشرہ اور مسلم طرز زندگی مراد ہے۔ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کے اندر قدیم رسم و رواج کا احترام زیادہ ہوتا ہے چنانچہ حضرت صفیہ رضؓ زوجہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسلام قبول کرنے اور نہایت مخلص ایمان والی ہونے کے باوجود ہفتہ (سبت) کا احترام کرتی تھیں۔ حضرت عمر رضؓ کے علم میں یہ بات لائی گئی تو حضرت عمر رضؓ نے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۷ / ۴

الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ

آنت ہیں، یا ملی ہو ہڈی کے ساتھ۔ یہ ہم نے ان کو سزا دی تھی ان کی شرارت پر، اور

اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

ہم سچ کہتے ہیں ف ۱ پھر اگر تجھ کو جھٹلاویں، تو کہہ تمہارے رب کی مہر میں بڑی سمائی

وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُوْلُ

ہے۔ اور پھرتا نہیں اس کا عذاب گنہگار لوگوں سے ف ۲ اب کہیں گے

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا

مشرک، اگر اللہ چاہتا تو شریک نہ ٹھہراتے ہیں ہم، اور نہ ہمارے باپ، اور نہ

حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

حرام کرلیتے کوئی چیز۔ اسی طرح جھٹلایا کئے ان سے اگلے،

حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ

جب تک چکھا ہمارا عذاب۔ تو کہہ کچھ علم بھی ہے تم پاس، کہ ہمارے آگے نکالو؟

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

یا نری اٹکل پر چلتے ہو، اور سب تخمینے کرتے ہو ف ۳

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

تو کہہ، پس اللہ کا الزام پورا ہے۔ سو اگر چاہتا، تو راہ دیتا تم سب کو ف ۴

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

تو کہہ، لاؤ اپنے گواہ، جو بتاویں کہ اللہ نے حرام کی ہے یہ چیز۔

فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ

پھر اگر وہ کہیں بھی، تو تو نہ کہہ ان کے ساتھ۔ اور نہ چل ان کی خوشی پر،

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ

جنہوں نے جھٹلائے ہمارے حکم، اور جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا، اور وہ اپنے رب

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا

کے برابر کرتے ہیں اور کو ف ۵ تو کہہ، آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے، کہ شریک

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اسکو بہت ناپسند کیا اور حضرت حفصیہ نے معذرت کی اور اس جذبہ سے توبہ کی۔ رواجی حُرمت کی ایک مثال لڑکی کو ماں باپ کے ترکہ سے محروم کرنا ہے یہ کہا جاتا ہے کہ شادی بیاہ اور جہیز میں لڑکی کو اس کے ورثہ سے زیادہ دیدیا جاتا ہے لیکن یہ تصور مشرکانہ ہے۔ آج مسلم معاشرہ میں نیک لڑکی کی قدر و قیمت نہیں ہے، جہیز کے قیمتی سامان کی قدر و قیمت ہے ازدواجی رشتہ اسلام میں ایمان و دین کی تکمیل قرار دیا گیا ہے اب اسے ایک تجارتی معاملہ تصور کر لیا گیا ہے شریعت کے تصورات کی حفاظت اگر شریعت کو ماننے والے ہی نہ کریں گے تو پھر کون کریگا۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف ۱ مواشی میں سے ناخن دار یعنی اونٹ ان پر حرام تھا سو ان کی بے حکمیوں سے ان پر سخت پکڑا تھا۔ اصل یہ چیزیں حرام نہیں۔ ف ۲ یعنے رحمت کی سمائی سے اب تک تم بچے ہو لیکن نہ جانو کہ عذاب پھر گیا۔ ف ۳ کافروں کا شبہ ہے کہ اگر ہمارے کام اللہ کو پسند نہ ہوتے تو ہم کو کرنے نہ دیتا اس کا جواب فرمایا کہ اگلوں کو گناہ پر کیوں پکڑا، معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک مدت نا پسند کام کرتے تھے اور اللہ نہ پکڑتا تھا آخر پکڑا۔ ف ۴ یہ تمہاری غلطی ثابت ہو چکی کہ دلیل نہیں رکھتے تو بھی جو نہ مانے تو علامت ہے کہ تمہاری قسمت میں ہدایت نہیں رکھتی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۴۶): نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلان کرایا کہ اے نبی! تم یہ بتا دو کہ مجھ پر خدا تعالےٰ کی جو وحی نازل ہوتی ہے اسمیں کھانے پینے کی وہ چیزیں حرام نہیں کی گئیں جن کو تم نے اپنی طرف سے حرام کر رکھا ہے۔ ہاں۔ قرآنی احکام کی رُو سے جو چیزیں حرام ہیں۔ وہ یہ ہیں، ۱۔ وہ مردہ جانور جو ذبح کے بغیر مر گیا ہو۔ ۲۔ بہتا ہوا خون۔ ۳۔ خنزیر کا گوشت کہ وہ نجس العین ہے۔ ۴۔ وہ جانور جو قانون شکنی کا ذریعہ بنا ہو یعنے غیر خدا کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو اور اس نامزدگی میں تقرب اور عبادت کی نیت ہو، خواہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے تب بھی وہ حرام جانوروں میں شامل ہوگا۔ البتہ جو شخص بھوک سے بیقرار ہو جائے اور مجبور ہو جائے اس کیلئے اپنی جان بچانے کی خاطر حرام چیزوں کا استعمال روا ہوگا۔ شرط یہ ہے کہ وہ ضرورت کی حد سے آگے نہ بڑھے اور بھوک کی آگ بجھانا چاہے لذت اور مزے کا خواہشمند نہ ہو۔ شاہ صاحب رح نے فائدہ امیں یہ بتایا ہے کہ اسجگہ تمام حرام چیزوں کا بیان نہیں ہے۔ جو جانور عام طور پر کھائے جاتے ہیں ان میں جو حرام کئے گئے ہیں۔ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ باقی وہ محرمات جن کا حدیث نبوی میں تذکرہ ہے۔ ان کا حکم بھی قرآنی محرمات جیسا ہے تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جائے۔ المائدہ (۳) کی تشریح میں (صفحہ ۱۳۸) پر شاہ صاحب رح نے ذبح لغیر اللہ اور نامزدگی لغیر اللہ کے مسئلہ کو صاف کر دیا ہے وہاں دیکھو۔

ع ۱۸ / ۶ / ۵

(۱۵۱) اس آیت میں اس اشکال کو دور کر دیا ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوا

نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی ۔ اور مار نہ ڈالو

أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا

اپنی اولاد مفلسی سے ۔ ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو ۔ اور نزدیک

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

نہ ہو بے حیائی کے کام سے، جو کھلا ہو اسمیں اور جو چھپا ۔ اور مار نہ ڈالو جان ،

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

جس کو حرام کیا اللہ نے ، مگر حق پر ۔ یہ تم کو کہہ دیا ہے ، شاید تم

تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

سمجھو ۞ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو ۔

حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ

جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو، اور پوری کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی پر وہی

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَ

رکھتے ہیں جو اسکو مقدور ہے ۔ اور جب بات کہو تو حق کی کہو ، اگرچہ وہ ہو اپنا ناتے والا ۔ اور

بِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾

اللہ کا قول پورا کرو ۔ یہ تم کو کہہ دیا ہے ، شاید تم دھیان رکھو ۞

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا

اور کہا یہ راہ ہے میری سیدھی ، سو اس پر چلو ۔ اور مت چلو

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ

کئی راہیں ، پھر تم کو پھٹادیں گے اس کی راہ سے ۔ یہ کہہ دیا ہے تم کو ،

بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

شاید تم بچتے رہو ۞ پھر دی ہم نے موسیٰ کو کتاب

تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ

پورا فضل نیکی والے پر ، اور بیان ہر چیز کا ،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ یہود پر بعض ایسی چیزیں کیوں حرام تھیں جو آج حلال ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ یہ مذکورہ چیزیں یہود پر بطور سزا کے حرام کی گئی تھیں، یہ قوم خدا کی نعمتوں کی بے قدری کرتے ہیں۔ مشہور ہے، خدا تعالےٰ نے اس ناشکری کی سزا میں ان چیزوں کی مخالفت کی، باقی خدا کے قانون حلال و حرام میں جو چیزیں مستقل طور پر ممنوع ہیں۔ قرآن و حدیث میں ان کا مفصل قانون موجود ہے۔

(۱۴۹) تقدیر اور تدبیر کی مشکل ترین گتھی کو شاہ صاحبؒ نے چند فقروں میں حل کر دیا۔ اس مسئلہ پر دوسرے اہل قلم صفحے کے صفحے سیاہ کر دیتے ہیں اور پھر بھی آخر میں یہ کہتے ہیں۔ بس اس سے آگے بڑھنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ منکرین خدا کی مشیت اور خدا کی رضا کو ایک قرار دے کر یہ اعتراض کرتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کو اگر ہماری بت پرستی اور دوسرے برے کام ناپسند ہوتے تو وہ ہمیں یہ کام کرنے ہی کیوں دیتا۔ وہ تو قادر و قدیر ہے۔ شاہ صاحب نے اس کا نہایت معقول الزامی جواب دیا کہ جن قوموں پر خدا کا عذاب آیا انہیں خدا تعالےٰ نے ان کی بداعمالیوں کی پاداش میں کیوں پکڑا سوچو! اگر ان ہی بداعمالیوں کی سزا میں تم نہیں پکڑے جا رہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہیں خدا تعالےٰ مہلت دے رہا ہے۔ مہلت اور ڈھیل کا مقصد یہ ہے کہ تمہارے گناہوں کا پیمانہ لبریز ہو جائے اور داعیان برحق کی طرف سے حجت تمام ہو جائے

یہ خدا کا قانون امہال ہے۔ مشیت اور رضاء کے درمیان کیا فرق ہے؟ اس پر شاہ صاحبؒ نے متفرق مقامات پر روشنی ڈالی ہے۔

(۱۵۶) قسمت کی برائی کیا ہے! اس کا جواب دیا کہ جب منکر دلائل عقلی کے مقابلہ میں لاجواب ہو گئے اور پھر بھی توحید و آخرت اور حلال و حرام کے فطری قانون کو تسلیم کرنے سے گریز کر رہے ہیں تو اس کا نام ہٹ دھرمی اور سرکشی کے سوا کیا ہے! اور اسی ہٹ دھرمی اور جانتے بوجھتے انکار کا دوسرا نام بدقسمتی ہے اور بدقسمتی کا درجہ ہٹ دھرمی کے بعد آتا ہے۔ خدا کا قانون یہ ہے کہ دل و دماغ پر اس وقت مہر لگائی جاتی ہے جب انسان خود ہی اپنے دل و دماغ کو حق کی طرف سے بند کر لیتا ہے۔

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع

اور ہدایت اور رحمہر، شاید وہ لوگ اپنے رب کا ملنا یقین کریں ف ۲

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا

اور ایک یہ کتاب ہے، کہ ہم نے اتاری برکت کی، سو اس پر چلو، اور بچتے رہو،

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ

شاید تم پر رحم ہو ۳ اسواسطے کہ کبھی کہو، کتاب جو اتری تھی

عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ

سو وہ ہی فرقوں پر ہم سے پہلے، اور ہم کو ان کے پڑھنے

دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

پڑھانے کی خبر نہ تھی ف ۳ یا کہو، اگر ہم پر اترتی کتاب،

الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ

تو ہم راہ چلتے ان سے بہتر، سو آ چکی تم کو تمہارے رب

رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ

سے شاہدی، اور ہدایت اور مہربانی۔ اب اس سے بے انصاف کون! جو جھٹلادے اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ

آیتیں۔ اور ان سے کتراوے۔ ہم سزا دیں گے کترانے والوں کو

عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

ہماری آیتوں سے، بری طرح کی مار، بدلا اس کترانے کا ف ۴

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ

کاہے کی راہ دیکھتے ہیں لوگ، مگر یہی کہ ان پر آویں فرشتے، یا آوے تیرا رب،

اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ

یا آوے کوئی نشان تیرے رب کا؟ جس دن آوے گا ایک نشان

رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ

تیرے رب کا، کام نہ آوے گا ایمان لانا کسی کو، جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا، یا

فوائد ف ۱ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے حکم ہمیشہ سے جاری رہے پیچھے توریت اتری تو شرح اور مفصل ہوئی۔ ف ۲ یعنے یہ کتاب اتاری کہ تم کو عذر کی جگہ باقی نہ رہے ف ۳ یعنے پہلی امتوں کا حال سن کر شاید تم کو ہوس آتی سو تم کو بھی ملی ویسی کتاب۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۵۳) فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ پھٹا دیں گے، بکھیر دینگے، متفرق کر دینگے اللہ کے راستہ سے پھٹانا، پھٹا دینا، پھوٹ سے ہے۔ پھوٹ ڈالنا، اختلاف پیدا کرنا۔ ف ۱ شاہصاحب کا مطلب یہ ہے کہ آیات بالا میں مذکورہ احکام شرک کی حرمت۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک، اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت، ظاہری اور باطنی بے حیائیوں سے پرہیز، بے قصور جان کو ہلاک کرنیکی ممانعت، مال یتیم کی حرمت، پورا ناپنے اور پورا تولنے کا حکم، حق و عدل کی بات کہنا، عہد کی پابندی۔ ہر دور میں یہ باتیں دین کا بنیادی حصہ رہی ہیں۔ تورات میں ان احکام کی تفصیل و تشریح کیگئی ہے۔ اسی طرح جو شریعت بعد میں آئی اسمیں مزید تشریح ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ شریعت اسلامی میں اوامر و نواہی کی اصولاً اور تفصیلاً تکمیل ہوگئی تفصیلاً لکل شیء یہ توراۃ کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس میں ہر شیء کی تفصیل موجود ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اس عہد کے لحاظ سے بنی اسرائیل کیلئے جن ہدایات کی ضرورت تھی وہ سب تورات میں موجود ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ قانون الہٰی کی مکمل تفصیل توراۃ میں موجود ہے۔ یہ تکمیلی شان صرف شریعت اسلامیہ کو حاصل ہے۔ اس مسئلہ کو اپنے مقام پر واضح کیا جا چکا ہے۔ (۳) شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن کریم جیسی واضح، صاف اور مکمل کتاب ہدایت تمام قوموں کے لئے اتمام حجت ہے، قرآن کے آنے کے بعد کسی فرد اور کسی گروہ کو اس عذر کا موقعہ نہیں کہ ہمارے پاس خدا کی طرف سے کوئی واضح ہدایت نہیں آئی اب یہ بہانہ قیامت کے دن نہیں چلے گا اب ضرورت اس بات کی رہ جاتی ہے کہ اس کتاب ہدایت کو ہر قوم اور ہر خطہ کی زبان میں پہنچایا اور سمجھایا جائے۔ یہ ذمہ داری "خیر امت" کی ہے، جو نبی آخر الزمان کے بعد تبلیغ دین کے کام میں آپ کی جانشین ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پہلی مخاطب قوم (اہل عرب) کو قرآن کریم پہنچایا، سمجھایا، عمل کرکے دکھایا۔ پھر آپ کے صحابہؓ دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئے اور انہوں نے عجمی زبانوں میں تبلیغ و دعوت کا فرض انجام دیا اور ابلاغ مبین کے تینوں درجے پورے کئے، پہنچایا اور سنایا، سمجھایا اور اس پر عمل کرکے دکھایا۔ اسی درجہ کی تبلیغ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا

اپنے ایمان میں کچھ نیکی نہ کی تھی ۔ تو کہہ :۔ راہ دیکھو ،

اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ

ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف ؎ جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں ، اور

كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى

ہو گئے کئی فرقے ، تجھ کو ان سے کچھ کام نہیں - ان کا کام حوالے اللہ کے ،

اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

پھر وہی جتاوے گا ان کو، جیسا کچھ کرتے تھے ف۲ ؎ جو کوئی لایا نیکی ،

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى

اس کو ہے اس کے دس برابر - اور جو لایا برائی ، سو سزا پاوے گا

اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ

اتنی ہی ، اور ان پر ظلم نہ ہو گا ؎ تو کہہ :- مجھ کو تو سوجھائی میرے

رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

رب نے ، راہ سیدھی ، دین صحیح ، ملت ابراہیم کی

حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ

جو ایک طرف کا تھا - اور نہ تھا شریک والوں میں ؎ تو کہہ، میری نماز اور

نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا

قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کیطرف ہے، جو صاحب سارے جہان کا ؎ کوئی

شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

نہیں اس کا شریک ، اور یہی مجھ کو حکم ہوا ، اور میں سب سے حکمبردار ہوں ؎

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

تو کہہ :اب میں سوا اللہ کے تلاش کروں کوئی رب ؟ - اور وہی ہے رب ہر چیز کا، اور جو

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

کوئی کماوے سو اسکے ذمہ پر اور بوجھ نہ اٹھاوے گا ایک شخص دوسرے کا، پھر تمہارے رب پاس ہے رجوع تمہاری

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کو اتمام حجت کہتے ہیں اور یہ اس امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ وكذٰلك جعلنٰكم امة وسطًا لتكونوا شهدآء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدًا (البقرہ ۲)

(۱۵۸) کیا یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا پروردگار ان کے پاس آئے یا قیامت کی نشانیوں میں سے آپ کے پروردگار کی کوئی بڑی نشانی آجائے جس دن آپ کے پروردگار کی یہ بڑی نشانی ظاہر ہوگی۔ اس دن کسی ایسے شخص کو جو ظہور نشان سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا ایمان لانا نفع نہیں دیگا۔ یا وہ شخص جو ظہور علامت سے پہلے ایمان لے آیا تھا مگر اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو اور باوجود مؤمن ہونے کے کوئی بھلائی نہ کمائی ہو، تو اس کو بھی توبہ کرنا اور توبہ کرکے کوئی بھلائی کرنا مفید اور نافع نہ ہوگا آپ کہدیجیے اچھا تم انتظار کرو اور ہم بھی حالات کا انتظار کر رہے ہیں۔

فائدہ ف یعنی اللہ کیطرف سے جو حد تھی ہدایت کی سو آچکی ہے اور شرع اور کتاب، تب بھی نہیں مانتے تو اب منتظر ہیں کہ اللہ آپ آوے، یا قیامت کے نشان دیکھیں تب یقین کریں سو جب قیامت کا نشان آویگا۔ یعنے آفتاب مغرب سے نکلے گا تب کافر کا ایمان اور عاصی کی توبہ قبول نہ ہوگی ف۲ یعنے توریت والوں نے کئی راہیں نکالیں، تو ان میں تحقیقات نہ کر کہ صحیح کون اور غلط کون اپنی راہ صحیح پر قائم رہ، دین میں جو باتیں یقین لانے کی ہیں ان میں فرق نہ چاہیئے اور جو کرنے کی ہیں اسکے طریقے کئی ہوں، تو برا نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۶۳) میں سب سے پہلے حکمبردار ہوں، شاہ صاحب رح نے "پہلا حکمبردار" ترجمہ نہیں کیا "پہلے" کیا۔ اسمیں اشارہ اولیت رتبی کیطرف ہے یعنے میں کائنات ہستی کے تمام حکمبرداروں سے زیادہ آپ کا حکمبردار ہوں۔ اور ایمان وعمل میں میرا درجہ سب سے بلند ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

سو وہ جتا دے گا، جس بات میں تم جھگڑتے تھے ٭ اور اسی نے تم کو کیا ہے نائب

الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ

زمین میں، اور بلند کئے تم میں درجے ایک کے ایک پر، کہ آزماوے تم کو اپنے

اٰتٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

دئے حکم میں۔ تیرا رب شتاب کرتا ہے عذاب، اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ٭

﴿٧﴾ سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ﴿٣٩﴾

آیاتہا ٢٠٦ — رکوعاتہا ٢٤

سورۂ اعراف مکی ہے اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور ٢٤ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بخشنے والا ہے مہربان

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ

یہ کتاب اُتری ہے تجھ کو، سو اس سے تیرا جی نہ رُکے

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوا

کہ خبردار کردے تو اس سے، اور نصیحت ہو ایمان والوں کو ٭ چلو اسی پر،

مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَآءَ ۗ

جو اترا تم کو تمہارے رب سے، اور نہ چلو اس کے سوا، اور رفیقوں کے پیچھے۔

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا

تم کم دھیان کرتے ہو ٭ اور کتنی بستیاں ہم نے کھپا دیں، کہ

فَجَآءَهَا بَأْسُنَا بَيٰتًا أَوْ هُمْ قَآئِلُونَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ

پہنچا ان پر ہمارا عذاب راتی رات یا دوپہر کو سوتے ٭ پھر یہی تھی

دَعْوٰىهُمْ إِذْ جَآءَهُمْ بَأْسُنَآ إِلَّآ أَنْ قَالُوٓا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿٥﴾

ان کی پکار، جب پہنچا ان پر ہمارا عذاب، کہ کہنے لگے ہم تھے گنہگار ٭

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾

سو ہم کو پوچھنا ہے ان سے جن پاس رسول بھیجے تھے، اور ہم کو پوچھنا ہے رسولوں سے ٭

(تشریح صفحہ گذشتہ)

(١٦٣) حضور علیہ السلام اپنی امت میں تو اول مسلم ہیں ہی لیکن ترمذی شریف کی روایت ہے کہ کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد میں اس وقت نبی تھا جب آدم کی ہستی روح اور جسد کے درمیان تھی یعنی ابھی پایۂ تکمیل کو نہ پہنچی تھی۔ اس لحاظ سے اول الانبیاء ہیں۔ اس لئے تمام کائنات میں اول المسلمین اور پہلے فرمانبردار ہیں ایمان و عمل کے مقام و لحاظ سے بھی آپ سب سے افضل و اول ہیں کیونکہ تمام رسولوں سے آپ کی اتباع کا عہد لیا گیا (احزاب) تو آپ تمام رسولوں کے امام و مقتدا ٹھہرے۔

ع ٢٠ النصف

تشریح | المص (١) یہ قرآن ایک کتاب ہے جو اے پیغمبر آپکی جانب نازل کی گئی ہے لہذا اس کی وجہ سے آپ کے دل میں کوئی تنگی نہ ہو یہ اس لئے نازل کی گئی ہے تاکہ آپ اسکے ذریعہ سے لوگوں کو ڈرائیں اور اس کتاب کے احکام کی خلاف ورزی سے لوگوں کو سزا اور عذاب کا خوف دلائیں۔ اور یہ کتاب خاص طور پر ایمان والوں کیلئے نصیحت ہے۔

(٢) اے لوگو! اس کتاب کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کیجانب سے تمہاری ہدایت کے لئے اتاری گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں یعنے شیاطین کی خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنات میں سے ان کے کہنے پر نہ چلو، تم لوگ بہت ہی کم نصیب مانتے اور قبول کرتے ہو۔

(٣) اور کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جن کے رہنے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ ہمارا عذاب ان پر یا تو رات کو ان کے سوتے میں آیا۔ یا دوپہر کو آیا جبکہ وہ آرام کر رہے تھے۔

(٤) پھر جب ہمارا عذاب ان پر آپہنچا تو پھر ان کے منہ سے سوائے اس کے کچھ نہ نکلتا تھا کہ وہ کہتے تھے بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ ١٢ منہ رح

تشریح | بیاتا (٤) راتی رات، رات ہی رات راتوں رات،

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ

پھر ہم احوال سنا دیں گے ان کو اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب نہ تھے ۝ اور تول اس دن

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾

ٹھیک ہے، پھر جس کی تولیں بھاری پڑیں سو وہی ہیں جن کا بھلا ہوا ۝

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں، سو وہی ہیں جو ہارے اپنی جان،

بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ

اس پر کہ ہماری آیتوں سے زبردستی کرتے تھے ف ۝ اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں،

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾ ع

اور بنا دیں اس میں تم کو روزیاں - تم تھوڑا شکر کرتے ہو ۝

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر صورت دی، پھر کہا فرشتوں کو،

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ

سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ کیا مگر ابلیس - نہ تھا سجدہ

السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ

والوں میں ۝ کہا، تجھ کو کیا مانع تھا، کہ سجدہ نہ کیا، جب میں نے فرمایا؟ - بولا،

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ

میں اس سے بہتر ہوں - مجھ کو تو نے بنایا آگ سے، اور اس کو بنایا خاک

طِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ

سے ۝ کہا، تو اتر یہاں سے، تجھ کو یہ نہ ملے گا

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ

کہ تکبر کرے یہاں، سو نکل، تو ذلیل ہے ۝ بولا

اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾

مجھ کو فرصت دے جس دن تک لوگ جی اٹھیں ۝ کہا تجھ کو فرصت ہے ۝

فوائد

ف ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کیا اور برمحل کیا تو اس کا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا ریس کو کیا یا موافق حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا۔ آخرت میں وہ کاغذ تولیں گے جس کے نیک کام بھاری ہوئے تو بُرے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوئے تو پکڑا گیا۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح

(۹) "وزن اعمال کی تحقیق"۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے وزن اعمال کی جو عجیب غریب توجیہ اُوپر والے فائدہ میں کی ہے اس کی وضاحت سے پہلے سلف کی تشریحات پر غور کیجیے، حافظ ابن کثیر رح فرماتے ہیں۔ آخرت میں وزن کرنے کے بارے میں تین قول ہیں (۱) ایک یہ کہ اعمال اگرچہ اعراض (غیر مادی لطیف) ہیں مگر آخرت میں انہی کا وزن کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان اعمال کو ان کے مناسب حال مثالی صورتوں میں ظاہر فرمائے گا جیسے حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا چنانچہ صحیح احادیث میں سورۂ آل عمران اور البقرہ کیلئے قیامت کے دن دو سایہ دار بادلوں یا صف بندی شدہ پرندوں کے غولوں کی صورت میں آنا بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے دو پڑھنے والے پر سایہ کریں کانہما غمامتان اوفرقان من طیر صَوَاف اور قرآن کریم کیلئے کہا گیا ہے کہ وہ ایک خوبصورت حسین نوجوان کی شکل میں اپنے قاری کے پاس آئیگا۔ وہ کہے گا تو کون ہے؟ وہ جواب دیگا۔ انا القرآن الذی اسھرت لیلک واظمأت نہارك میں وہ قرآن ہوں جس نے تجھے رات کو جگایا اور دن کو پیاسا رکھا، اسی طرح عمل صالح ایمان والوں کے سامنے نوجوان مہکتے جسم والوں کی صورت آئیگا، اور عمل بد بدصورت اور بدبودار آدمی کی صورت میں کافروں اور منافقوں کے سامنے پیش ہوگا۔ (حسن اللون طیب الریح ابن کثیر ج۲ ص۲۰۱)

۲۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اعمال نامے اور دفتر عمل تولے جائیں گے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص کے میزان عمل میں ۹۹ تا حد نگاہ بڑے دفتر رکھے جائیں گے، اس کے بعد ملائکہ ایک چھوٹی سی پرچی لائیں گے جسمیں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا ہوا ہوگا وہ مومن دیکھ کر کہے گا۔ یا ربِّ وَمَا ھٰذہ البطاقۃ مع ھٰذہ السجلاتِ میرے مولا! ان بڑے بڑے دفتروں کے مقابلہ میں یہ چھوٹی سی پرچی کیا حقیقت رکھتی ہے۔ مولائے کریم فرمائیگا۔ انك لاتظلم تیرے ساتھ زیادتی نہیں کی جائے گی۔ پھر وہ پرچہ ایک طرف رکھ دیا جائیگا اور اس کا پلہ گناہوں کے دفتر کے پلے سے بھاری ہو جائے گا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ

بولا، تو جیسا تونے مجھے بدراہ کیا ہے، میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں، تیری سیدھی راہ پر ٭ پھر

لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ

ان پر آؤں گا ، آگے سے ، اور پیچھے سے ، اور داہنے سے ، اور

عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا

بائیں سے ۔ اور نہ پاوے گا تو اکثر ان میں شکر گزار ٭ کہا ، نکل یہاں سے

مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ

مردود کھدیڑا ۔ جو کوئی ان میں تیری راہ چلا ، میں بھروں گا دوزخ تم سب سے

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ

اکٹھے ٭ اور اے آدم! بس تو اور تیرا جوڑا جنت میں ، پھر کھاؤ جہاں سے

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾

چاہو ، اور پاس نہ جاؤ اس درخت کے ۔ پھر تم ہوگے گنہگار ٭

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَاوٗرِیَ عَنْهُمَا

پھر بہکایا ان کو شیطان نے ، تاکہ کھولے ان پر ، جو ڈھکے تھے ان سے

مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

ان کے عیب ، اور وہ بولا ، تم کو جو منع کیا ہے رب تمہارے نے ، اس درخت سے ،

اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ

مگر یہ کہ کبھی ہو جاؤ فرشتے ، یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے ف۲ ٭ اور ان کے پاس قسم

اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا

کھائی ، کہ میں تمہارا دوست ہوں ٭ پھر ڈھلایا ان کو فریب سے ۔ پھر جب چکھا

الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا

دونوں نے درخت ، کھل گئے ان پر عیب ان کے ۔ اور لگے جوڑنے اپنے اوپر ،

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا

پات بہشت کے ۔ اور پکارا ان کو ان کے رب نے ، میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲۔ تیسرا قول یہ ہے کہ خود صاحب اعمال کا وزن ہوگا۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آتا ہے۔ یوتی یوم القیامۃ بالرجل السمین فلایزن عند اللہ جناح بعوضۃ ایک موٹا فربہ گناہ گار لایا جائے گا اور اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک دُبلے پتلے آدمی تھے۔ حضورؐ نے ان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا اتعجبون من دقۃ ساقیہ والذی نفسی بیدہٖ لھما فی المیزان اثقل من احد کیا تم لوگ عبداللہ کی سوکھی پنڈلیوں کو دیکھ کر تعجب کرتے ہو کہ اتنا بڑا صاحب علم آدمی اور اتنا سوکھا دُبلا، خدا کی قسم عبداللہ کی یہ سوکھی پنڈلیاں میزان (ترازو) میں اُحد پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوں گی۔ یہ تمام روایات صحاح اور سنن کی ہیں۔ علامہ ابن کثیرؒ نے ان صحیح احادیث کے درمیان تطبیق دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب صورتیں صحیح ہیں کبھی ایسا ہوگا کبھی ایسا۔ محققین لکھتے ہیں کہ میزان (ترازو) کا لفظ قرآن نے محض دنیوی ترازوں سے تشبیہ دیکر سمجھانے کیلئے استعمال کیا ہے، ورنہ آخرت کے دوسرے حقائق شہد، انار، انگور وغیرہ کیطرح اسکی صحیح شکل وصورت کا خدا کے سوا کسی کو علم نہیں، دنیا میں اعراض وکیفیات کا وزن اور اندازہ لگانے کیلئے بخار کا تھرمامیٹر، مقیاس الہوا، اور مقیاس الحرارت جیسے آلات ایجاد ہو چکے ہیں اسکے علاوہ وزن کرنے سے مراد موازنہ کرنا ہے اندازہ لگانا ہے ایک صاحب نظر ماہر سونے کے زیور کو دیکھ کر بتا دیتا ہے کہ اسمیں کتنی کھوٹ ہے۔ اسے آنکنا کہتے ہیں، ہیرے اور امیٹیشن نگینہ کا فرق بھی ایک صاحب نظر منٹوں میں بتا دیتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے خاندان میں طبابت کا فن بھی تھا اور ان کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب مریضوں کا علاج بھی کرتے تھے چنانچہ ایک قارورہ کو دیکھ کر بتا دیا تھا کہ یہ عورت کا قارورہ ہے ایک حاذق طبیب حیران ہو گیا پوچھا کسطرح دیکھا ہے آپنے؟ فرمایا المؤمن ینظر بنور اللہ عارفانہ جواب دیدیا کہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ یہ فنی حذاقت ہے تو کیا خداوند عالم ایمان وکفر کے درمیان اور پھر اعمال صالحہ کی اور اعمال سیئہ کے درمیان موازنہ کرنے اور انہیں آنکنے کی قوت نہیں رکھتا؟ اور کیا یہ مہارت اپنے کارکنان سلطنت (ملائکہ کے اندر) پیدا نہیں کر سکتا؟ اب شاہ صاحب کی بات سمجھئے، شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ "دنیا میں جب اعمال کی کتابت فرشتے کرتے ہیں تو اسی وقت وزن کر کے لکھتے ہیں" ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے، جو عمل اخلاص سے کیا، محبت سے کیا، شرعی قاعدہ کے موافق کیا، برمحل کیا، اس کا وزن بڑھ گیا۔ جو عمل دکھاوے کیلئے کیا، کسی کی ریس میں کیا، قاعدہ شرعی کے خلاف کیا، بے موقعہ کیا اس کا وزن گھٹ گیا۔ آخرت میں جب وہ کاغذ تولیں گے تو جس کے نیک عمل بھاری ہونگے اس کے برے کام معاف کئے گئے اور جس کے نیک عمل ہلکے ہوئے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾

سے ؟ اور کہا تھا تم کو، کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے ؟

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

بولے اے رب ہمارے ہم نے خراب کیا اپنی جان کو، اور اگر تو نہ بخشے ہم کو، اور ہم پر رحم نہ کرے،

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

تو ہم ہو جاویں نامراد ؟ کہا، تم اترو، ایک دوسرے کے

عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

دشمن ہوئے، اور تم کو زمین پر ٹھہرنا ہے، اور برتنا ہے، ایک وقت تک ؟

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾

کہا، اسی میں تم جیو گے ، اور اسی میں تم مرو گے ، اور اسی سے نکالے جاؤ گے ؟

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ

اے اولاد آدم ! ہم نے اُتاری تم پر پوشاک، کہ ڈھانکے تمہارے عیب،

وَرِيْشًا ط وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ

اور رونق - اور کپڑے پرہیزگاری کے، سو بہتر ہیں - یہ قدرتیں ہیں اللہ کی،

اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

شاید وہ لوگ دھیان کریں ف ؟ اے اولاد آدم کی ! نہ بہکاوے تم کو

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا

شیطان ، جیسا نکالا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے ، اتروائے ان کے

لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ط اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ

کپڑے کہ دکھاوے ان کو عیب ان کے ۔ وہ دیکھتا ہے تم کو، اور اس کی قوم،

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ

جہاں سے تم ان کو نہ دیکھو - ہم نے رکھے ہیں شیطان کے رفیق ،

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا

ان کے جو ایمان نہیں لاتے ؟ اور جب کریں کچھ عیب کا کام ، کہیں

ع ٢ ١٥ ٩

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) تو کمزا گیا۔ شاہ صاحبؒ نے اعمال ناموں کے وزن والے قول کو کس بہترین دلیل سے ترجیح دی ہے کہ شاہ صاحبؒ کی الہامی بصیرت پر تحسین و آفرین کہنے کو جی چاہتا ہے۔ شاہ صاحب کی توجیہ کا حاصل یہ ہے کہ اعمال کا وزن تو کتابت اعمال کے وقت ہی ہو جاتا ہے، قیامت کے دن صرف دفتر اعمال کا وزن کرنا کافی ہوگا اور اسی پر فیصلہ کیا جائے گا۔

فوائد (حاشیہ صفحہ گذشتہ) ف یعنی میں تو گمراہ ہوا اب ان کی بھی راہ ماروں گا۔

تشریح: حضرت آدمؑ، البقرہ ۳۰، الاعراف ۱۱۔۲۵، الاسراء ۶۱۔۶۵، طٰہٰ ۱۱۵۔۱۲۰، ص ۷۱۔۸۴) ان سورتوں میں قصہ آدم کے مختلف اجزاء مضامین کی مناسبت سے بیان کئے گئے ہیں سب کو ملا کر پڑھیئے ف۲ عیب ڈھنکے تھے یعنی حاجت استنجاء اور حاجت شہوت کی جنت میں ان کے بدن پر کپڑے تھے وہ کبھی اُترتے نہ تھے کہ اُتارنے کی حاجت نہ ہوتی یہ اپنے اعضاء سے واقف نہ تھے جب یہ گناہ ہوا تو لوازم بشری پیدا ہوئے اپنی حاجت سے خبردار ہوئے اور اپنے اعضاء دیکھے۔ **تشریح**: مذءوما کھدیڑا نکالا ہوا، دھکے دیکر باہر کیا ہوا۔ فدلّٰھما (۲۲) ڈھلا لیا، اپنی طرف جھکا لیا، ڈھلنا، جھکنا، مائل ہونا۔ یخصفٰن علیھما (۲۲) لگے گانٹھنے اپنے اوپر، عربی میں خصف کے معنی تہ بر تہ جمانا چسپاں کرنا آتے ہیں۔ بڑے شاہ صاحب نے "چسپانیدند" ترجمہ کیا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے "گانٹھنا" لکھا ہے اُردو میں اس کے معنی جوتی گانٹھنے اور جوڑ کر مرتب کرنے کے آتے ہیں، کہا جاتا ہے "دوستی گانٹھلی" یعنے جوڑلی، شاہ صاحب اس جگہ اسی معنے میں گانٹھنے کو استعمال کیا ہے۔ سینے کے معنی میں نہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) ف یعنے دشمن نے جنت کے کپڑے تم سے اتروائے پھر ہم نے تم کو دنیا میں تدبیر لباس کی سکھادی اب وہی لباس پہنو جس میں پرہیزگاری ہو یعنے مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگوں کو بدن نظر آوے اور اپنی زینت نہ دکھاوے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۶) شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ ابلیس نے حضرت آدم اور حوا سے لغزش کرا کے اُنہیں عریاں کر دیا اور ان کے عیب ان کے سامنے کھلوا دیئے۔ لیکن ہم نے دنیا کی زندگی میں انہیں لا کر لباس پہننے کی تدبیر بتائی لہٰذا اب ان کی اولاد اس کا خیال رکھے کہ لباس کے معاملے میں اپنے دشمن شیطان کے فریب میں نہ آئے۔ خدا تعالےٰ نے لباس کے دو مقصد قرار دیئے، ایک پوشیدہ رکھنے کے قابل حصۂ جسم کو چھپانا اور دوسرے جسم کی زیبائش اور خوشنمائی اور فطرت انسانی کا یہی تقاضا ہے۔ شاہ صاحب نے عام مترجمین کے برعکس سوآت کا ترجمہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا

ہم نے دیکھا اسی طرح کرتے اپنے باپ دادوں کو، اور اللہ نے ہم کو یہ حکم کیا۔ تو کہہ، اللہ حکم نہیں

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۲۸

کرتا عیب کے کام کو۔ کیوں جھوٹ بولتے ہو اللہ پر؟ جو معلوم نہیں رکھتے ف۱

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ

تو کہہ! میرے رب نے فرمائی ہے دینداری اور سیدھے کرو اپنے منہ، ہر نماز کے وقت، اور

ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۲۹ فَرِيْقًا

پکارو اس کو، نرے اسکے حکمبردار ہو کر۔ جیسا تم کو پہلے بنایا، دوسری بار ہوگے ۞ ایک فرقے

هَدٰي وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

کو راہ دی، اور ایک فرقے پر ٹھہری گمراہی، انہوں نے پکڑے شیطان

اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۳۰ يٰبَنِيْٓ

رفیق، اللہ چھوڑ کر، اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں ۞ اے

اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا

اولاد آدم کی! لے لو اپنی رونق ہر نماز کے وقت، اور کھاؤ اور پیو، اور مت

تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۳۱ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ

اڑاؤ۔ اس کو خوش نہیں آتے، اڑانے والے ف۲ ۞ تو کہہ! کس نے منع کی ہے رونق اللہ

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ

کی، جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے واسطے، اور ستھری چیزیں کھانے کی؟ تو کہہ! وہ ہے ایمان

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

والوں کے واسطے، دنیا کی زندگی میں، نری ان کی ہیں قیامت کے دن۔ یوں بتاتے ہیں ہم

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۳۲ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا

آیتیں جن لوگوں کو بوجھ ہے ف۳ ۞ تو کہہ! میرے رب نے منع کیا ہے سو بے حیائی کے کام،

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ

جو کھلے ہیں ان میں اور جو چھپے، اور گناہ، اور زیادتی ناحق کی، اور یہ کہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) عیب کیا ہے دوسرے حضرات شرمگاہ کرتے ہیں۔ عیب کا مطلب یہ ہے کہ شرمگاہ اور اسکے علاوہ وہ حصۂ بدن جس کو ہر مہذب آدمی بلاضرورت ظاہر نہیں کرتا، لباس کے ذریعے اسے چھپانا چاہیئے۔ شرمگاہ کے لفظ سے عام طور پر ذہن مخصوص اعضا کیطرف منتقل ہوتا ہے حالانکہ ستر اوپر کے حصہ میں ناف تک ہے اور نیچے کے حصہ میں گھٹنوں تک ہے۔ عورت کا ستر چہرہ اور ہاتھ پیر کے سوا سارا جسم ہے۔ لباس التقوی کو شاہ صاحب نے لباسًا کی تشریح بنایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا وتصدقوا من غیر مخیلۃ ولا سرف۔ کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو اور خیرات کرو نہ تکبر ہو اور نہ بداعتدالی ہو، ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ لباس تقویٰ سے مراد ایمان ہے بعض تابعین نے خوف خدا سے تعبیر کی ہے بعض نے خوش خلقی سے جو چہرہ پر ظاہر ہو۔ مرد کیلئے بے اعتدالی یہ ہے کہ ریشم اور سونا چاندی پہنے، عورت کیلئے بے اعتدالی یہ ہے کہ اتنا باریک کپڑا پہنے کہ اسمیں سے جسم جھلکنے لگے۔ اسلام نے لباس کے لئے ستر کے حدود متعین کر دیئے مگر ظاہری زیبائش کے معاملہ کو فطری خواہش اور معاشرہ پر چھوڑ دیا کیونکہ زیبائش کا ذوق ہر ملک اور قوم میں وہاں کی آب و ہوا اور قومی رہن سہن کے مطابق ہوتا ہے اور ایک عالمگیر پھیلاؤ رکھنے والی قوم (مسلمان) کیلئے لباس کے معاملے میں اتنی وسعت اور گنجائش ضروری تھی۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ یعنی سن چکے کہ پہلے باپ نے شیطان کا فریب کھایا پھر باپ کی کیوں سند لاتے ہو۔ ف۲ اپنی رونق یعنے لباس نماز میں فرض ہے مرد کو کمر سے تا زانو ڈھانکنا اور عورت کو سارا بدن مگر لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہے اور کپڑا باریک جسمیں بدن یا بال نظر آویں معتبر نہیں اور فرمایا کہ مت اڑاؤ یعنے منع کام میں خرچ نہ کرو۔ ف۳ یعنے منع کام میں خرچ نہ کرے، باقی کھانا پینا سب روا ہے جو نعمت ہے مسلمانوں کیواسطے پیدا ہوئی ہے۔ دنیا میں کافر بھی شریک ہو گئے۔ آخرت میں فقط انہی کو ہے۔ ۱۲ منہ رح

ع ۳ / ۱۰

تشریح ۲۹ شاہ صاحبؒ نے القسط کا ترجمہ دینداری کیا ہے۔ یہ لفظ قرآن کریم میں ۱۵ مقام پر آیا ہے۔ ۱۴ مقام پر شاہ صاحبؒ نے اسکا ترجمہ انصاف کیا ہے اور اس ایک مقام پر دینداری کیا ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ کا مرادی مفہوم جو لغوی مفہوم سے ہٹ کر آیت کی خداوندی مراد کو واضح کرے اور آیات قرآنی میں ربط قائم رہے ایسا ترجمہ کرنا شاہ عبدالقادرؒ کا حق ہے۔ اس جگہ قسط کا مقابلہ فحشاء کے لفظ سے ہے پہلے کہا گیا لا یامر بالفحشاء، خدا تعالیٰ بے شرمی کا حکم نہیں دیتا۔ پھر کہا گیا امر ربی بالقسط میرے رب نے قسط کا حکم دیا ہے۔ اب قسط کا ایسا ترجمہ کرنا جس سے دونوں فقروں میں ربط قائم رہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى

شریک کرو اللہ کا جس کی اس نے سند نہیں اُتاری ، اور یہ کہ جھوٹ بولو اللہ پر

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ

جو تم کو معلوم نہیں ❊ اور ہر فرقے کا ایک وعدہ ہے پھر جب پہنچا ان

اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

کا وعدہ نہ دیر کریں گے ایک گھڑی ، اور نہ جلدی ❊

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ

اے اولاد آدم کی ! کبھی پہنچیں تم پاس ، رسول تم میں کے ، سناویں تم کو آیتیں میری ،

فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ

تو جس نے خطرہ کیا اور سنوار پکڑی ، نہ ڈر ہے ان پر ، اور نہ وہ غم کھاویں ❊ اور

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

جنہوں نے جھوٹ جانیں آیتیں ہماری ، اور تکبر کیا ان کیطرف سے ، وہ ہیں دوزخ کے لوگ اس

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

میں رہ پڑے ❊ پھر اس سے ظالم کون ؟ جو جھوٹ باندھے اللہ پر ، یا

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا

جھٹلاوے اس کے حکم کو ۔ وہ لوگ پاویں گے جو ان کا حصہ لکھا کتاب میں ۔ یہاں تک کہ جب

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ

پہنچے ان پاس ، بھیجے ہوئے ہمارے جان لینے کو ، بولے کیا ہوئے جن کو تم پکارتے تھے سوا

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

اللہ کے ؟ ۔ بولے ، ہم سے گم ہوئے ، اور قائل ہوئے اپنی جان پر ، کہ وہ تھے

كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ

منکر ❊ فرمایا ، داخل ہو ، ساتھ اور امتوں کے جو تم سے پہلے ہو چکی ہیں ،

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى

جن اور انسان ، آگ میں ۔ جہاں داخل ہوئی ایک امت لعنت کرنے لگی دوسری کو جب

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ایک مترجم کیلئے ضروری ہے ۔ فارسی ترجمہ والے بزرگوں نے قسط کا ترجمہ انصاف کیا ہے ۔ شاہ رفیع الدین رح نے بھی اپنے والد رح کی پیروی کی ہے ۔ ان تین بزرگوں کے بعد ڈپٹی نذیر احمد رح کے سامنے جب یہ آیت آئی تو انہوں نے اس بایکی کو محسوس کیا اور شاہ صاحب رح کے ترجمہ نے انہیں اس طرف متوجہ کیا چنانچہ انہوں نے حاشیہ پر لکھا ! لفظ قسط جس کے معنے انصاف کے ہیں ۔ اس کا مقابلہ فحشاء سے ٹھیک نہیں بیٹھتا ۔ مفسرین نے فحشاء اور قسط کے معنے عام طور پر یہی لکھے ہیں ۔ اس خیال سے ہم نے فحشاء کا ترجمہ بے جا حرکت کیا ہے اور قسط کا ٹھیک اور بجا ۔ ! حضرۃ شیخ الہند رح نے عام مترجم صاحبان کے مطابق قسط کا ترجمہ شاہ صاحب رح کے لفظ کو ہٹا کر انصاف کے لفظ سے کیا ہے اور حاشیہ میں قسط کا لغوی مفہوم ، میانہ روی ، بیان کر کے فحشاء اور قسط کے فقروں میں ربط قائم کیا ہے ۔ مولانا تھانوی رح نے بیان القرآن کے اندر بریکٹ بڑھایا اور لکھا ۔ میرے رب نے تو ایسی اچھی اچھی باتوں کا حکم دیا ہے مثلاً انصاف کرنیکا " الخ ان تمام تاویلات کو سامنے رکھ کر شاہ صاحب رح کی تاویل پر غور کرو ۔ (۱) شاہ صاحب نے شان نزول کی روایت کو پیش نظر رکھا اور وہ یہ ہے کہ بعض قریشی قبائل ننگے جسم کعبۃ اللہ کا طواف کرتے تھے اور وہ اس بےحیائی کو دینداری خیال کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم جن کپڑوں میں خدا کی نافرمانی کرتے ہیں ان کپڑوں میں خدا کے گھر کا طواف کیسے کریں (۲) امر ربی بالقسط کے بعد والا جملہ قسط کی تفسیر کر رہا ہے یعنے واقیموا وجوھکم عند کل مسجد اس جملہ کا عطف قسط کے مفہوم پر ہے ای اقسطوا واقیموا ، یعنے دینداری اختیار کرو اور وہ یہ ہے کہ سجدہ (عبادت) میں اخلاص پیدا کرو (جلالین ص) مطلب یہ ہوا کہ اے قریش مکہ ! تم عریانی جیسی بے حیائی کو دینداری خیال کرتے ہو ۔ اور میرا پروردگار مجھے بےحیائی سے روک رہا ہے اور مجھے اصلی دینداری کا حکم دے رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی عبادت خلوص کے ساتھ کیجائے بتاؤ دینداری یہ ہے یا وہ بے حیائی جسے تم دینداری کے نام پر اختیار کرتے ہو ۔

حاشیہ صفحہ ہذا — تشریح (۳۲) مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح مصرف خدا کے وفادار بندوں کا انہیں اپنے کام میں لانا ہے ۔ نعمتیں دینے والے مالک کو اسی سے خوشی ہوتی ہے کہ اسکے تابعدار بندے انہیں کھائیں پئیں اور پہنیں ۔ جہاں تک خالق کی حیثیت سے مخلوق کی پرورش کرنیکا سوال ہے تو اس لحاظ سے خدا نے فرمایا کہ میں رب العالمین ہوں ، تمام جہانوں کی پرورش کرنا میرا کام ہے ۔ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا زمین پر چلنے والی کو رزق پہنچانے کی مجھ پر ذمہ داری ہے ۔ اکبر الہٰ آبادی نے کہا ہے ۔ ؎ کفر و اسلام کی تفریق نہیں فطرت میں ۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے میں بھی بمشکل سمجھا ۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ۙ قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ

تک گر چکے اس میں سارے، کہا پچھلوں نے پہلوں کو، اے رب ہمارے! ہم کو انہیں

أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَ

نے گمراہ کیا، سو تو دے ان کو دونا عذاب آگ کا ۔ فرمایا کہ دونوں کو دونا ہے ،

لَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ

پر تم نہیں جانتے ف ۔ اور کہا پہلوں نے پچھلوں کو، سو کچھ نہ ہوئی تم کو

عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ ع

ہم پر زیادتی ، اب چکھو عذاب ، بدلا اپنی کمائی کا ۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ

بے شک جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتیں اور ان کے سامنے تکبر کیا ، نہ کھلیں گے ان کو دروازے

أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ

آسمان کے ، اور نہ داخل ہوں گے جنت میں ، جب تک پیٹھے اونٹ سوئی کے

الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ

ناکے میں ۔ اور ہم یوں بدلا دیتے ہیں گنہگاروں کو ۔ ان کو دوزخ کے

مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾

فرش ہیں ، اور اوپر سائبان ۔ اور ہم یوں بدلا دیتے ہیں بے انصافوں کو ۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا

اور جو یقین لائے ، اور کیں بھلائیاں ، ہم بوجھ نہیں رکھتے کسی پر ، مگر

وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٤٢﴾ وَ

اس کے مقدور کا ، وہ ہیں جنت کے لوگ ، وہ اس میں رہ پڑے ۔ اور

نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ

نکال لی ہم نے ، جو ان کے دل میں خفگی تھی بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ،

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ

اور کہتے ہیں ، شکر اللہ کو ، جس نے ہم کو یہاں راہ دی ۔ اور ہم نہ تھے راہ پانے والے ،

بقیہ صفحہ گذشتہ: البتہ آخرت کی زندگی میں ہر قسم کی نعمتیں انہی لوگوں کیلئے خاص ہونگی جو دنیا کی امتحان گاہ میں ایمان واسلام پر ثابت قدم رہے ہونگے ۔ البقرہ (۲۱) میں یایها الناس اعبدوا ربکم الخ میں تمام انسانوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ خدا نے تمہارے لئے (جعل لکم) آسمان وزمین کی نعمتیں پیدا کیں، پس تم اسکے ساتھ کسی کو نہ پکارو، یہی ان نعمتوں کی شکرگذاری ہے ۔ قرآن کریم نے جگہ جگہ اس بات کی ہدایت کی کہ اپنے محسن کا حق ماننے اور شکر ادا کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ اسکی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرے اور کھانے پینے اور پہننے کی جو نعمتیں اسے عطا کی گئی ہیں ۔ ان کا استعمال اس مالک کی ہدایت کیمطابق کرے، اسی طرح ہر انسان کو اس کے اندر جسم و روح اور ذہن کی جو نعمتیں دیگئی ہیں انہیں بھی خدا کی مرضی کے مطابق استعمال کریں ۔ مال مفت دل بے رحم ۔ کی ضرب المثل اس پر صادق نہ آئے کہ خدا نے زبان دی کہ اس سے خدا کا ذکر کرے اور سچائی کے ساتھ زبان کو استعمال کرکے اس سے دنیا کا کاروبار چلائے لیکن اگر وہ اس قوت گویائی کو جھوٹ، بہتان، تکذیب حق اور دل دکھانے کے کاموں میں لگائے تو وہ ناشکرا ہے اور ظالم ہے اور اس ناشکر گذار بندہ کو آخرت میں یہ کہہ کر جنت کی زندگی سے محروم کر دیا جائیگا اذهبتم طیبٰتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بها فالیوم الخ (الاحقاف ۲۰) اس آیت پر شاہ صاحب رح کا تشریحی فائدہ ہے جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی، فقط دنیا ہی چاہی، ان کی نیکیوں کا بدلا اسی دنیا میں مل چکا ۔ (صفحہ ۶۵) حضرت ابن عباس رض سے اس آیت کی تفسیر منقول ہے کہ دنیا کی نعمتیں اگرچہ مومن و کافر دونوں کیلئے ہیں لیکن اس شان سے کہ نعمت آخر تک نعمت ہی رہے ۔ یہ نعمتیں ایمان والوں کے لئے ہیں، منکرین کے حق میں یہ نعمتیں انجام کے لحاظ سے وبال جان اور سبب عذاب ثابت ہونگی کیونکہ کفار ان نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کریں گے اور ناشکری کی سزا دیں پائیں گے والعاقبة للمتقین انجام پرہیزگاروں کا اچھا ہوگا

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف یعنی ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ بڑا کہ پچھلوں کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچھلوں کا بڑا کہ پہلوں کا حال دیکھ کر سن کر عبرت نہ پکڑی ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۷) جو لوگ خدا کی رضامندی کا حوالہ دیکر شرک کے کام کرتے ہیں وہ لوگ خدا کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں اور اس کی واضح آیات کو جھٹلاتے ہیں، ان لوگوں کو دنیا کی زندگی میں انکی قسمت (کتاب تقدیر) کا لکھا انہیں سب مل جائیگا اور اس افترا کی سزا کیلئے آخرت کا دن مقرر ہو چکا ہے ۔ حضرت ربیع بن انس رض اور عبدالرحمٰن ابن زید وغیرہ رح مفسرین کا قول ہے کہ حصہ سے مراد عمل، رزق اور عمر ہے یعنے کاتب تقدیر نے جو عمل خیر و شر جو رزق و روزی اور اولاد اور عمر ان کیلئے لکھ دی ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَوْلَآ أَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَ

اگر نہ راہ دیتا ہم کو اللہ۔ بیشک لائے تھے رسول ہمارے رب کی تحقیق بات۔ اور

نُوْدُوْٓا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

آواز ہوئی کہ یہ جنت ہے، وارث ہوئے تم اس کے، بدلا اپنے کاموں کا ف ۞

وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا

اور پکارا جنت والوں نے آگ والوں کو، کہ ہم پاچکے، جو

وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوْا

ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق، سو تم نے بھی پایا! جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق۔ بولے

نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ أَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾

ہاں۔ پھر پکارا ایک پکارنے والا ان کے بیچ میں، کہ لعنت ہے اللہ کی بے انصافوں پر ۞

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا

جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے، اور ڈھونڈتے ہیں

عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا

اسمیں کجی۔ اور وہ آخرت سے منکر ہیں ف ۞ اور دونوں کے بیچ

حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ

میں ہے ایک دیوار، اور اس کے سرے پر مرد ہیں کہ پہچانتے ہیں ہر ایک کو اس کے نشان سے،

وَنَادَوْا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا

اور پکارے جنت والوں کو، کہ سلامتی ہے تم پر۔ داخل نہیں ہوئے جنت میں

وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ

اور وہ امید وار ہیں ف۳ ۞ اور جب پھری ان کی نگاہ دوزخ والوں

أَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

کی طرف، بولے اے رب ہمارے! نہ کر ہم کو گنہگار لوگوں کے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ ۧ وَنَادٰٓى أَصْحٰبُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا

ساتھ ۞ اور پکارے دیوار کے سرے والے ایک مردوں کو،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وہ بہرحال انہیں ملیگی اور اعمال بد کی پوری پوری سزا قیامت کے دن دیجائیگی اور یہ سزا اس وقت ملیگی جب یہ منکرین حق علی الاعلان اپنے کفر وانکار کو تسلیم کرلیں گے پھر جہنم میں جانے کے بعد یہ منکرین آپسمیں ایک دوسرے کو مطعون کریں گے اور ایک دوسرے پر گمراہ کرنے کا الزام لگائیں گے لیکن یہ ساری بحث بے سود ہوگی، اور انہیں اپنے کئے کی سزا بہرحال بھگتنی پڑیگی۔

(۳۸) دو گنے کی تشریح خوب فرمائی کہ اگلوں کا گناہ اسلئے زیادہ کہ انہوں نے کفر وانکار کی راہ اختیار کرکے بعد والوں کیلئے کفر کا راستہ کھولا اور اپنے گناہ کے ساتھ بعد والوں کے گناہوں کا بوجھ بھی اپنے اوپر لا دھ لیا۔ بعد والوں کے گناہوں کا بوجھ دوگنا اسلئے کہ انہوں نے اگلوں کی عبرت ناک سزا کا حال دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہ کی اور کفر وانکار سے دور نہ ہوئے تو ایک بوجھ گناہوں کا اور ایک بوجھ اس ہٹ دھرمی اور ضد کا۔ (تشریح ۴۰) لا تفتح لهم ابواب السماء مطلب یہ ہے کہ ان متکبر سرکشوں کا کوئی نیک عمل اور کوئی دعا آسمانوں تک نہیں پہنچے گی کیونکہ یہ ایمان سے محروم ہیں اور ایمان کے بغیر کوئی نیکی قابل قبول نہیں۔ ابن عباس رض فرماتے ہیں۔ موت کے بعد ان کی خبیث روحوں کیلئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھلیں گے بلکہ ان کی تاریک روحوں کو اسفل السافلین میں قید کر دیا جائے گا۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف معلوم ہوا کہ نیکوں کے دل میں بھی آپس میں خفگی ہوگی جنت کے قریب پہنچ کر آپس میں دل صاف ہونگے تب جنت میں جاویں گے حضرت علی رض نے فرمایا کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں ہیں اور جنت کے وارث فرمایا یعنے آدم کی میراث پائی۔ ف حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا اکثر گناہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں مگر ایسوں پر ف جنت دوزخ کے بیچ میں دیوار ہوگی اس کے سرے پر مرد ہیں نجات والے جو حشر اور حساب سے فارغ ہیں بہشتی اور دوزخی کو نشان سے پہچان کر جنت والوں کو خوشخبری کہیں گے سلامتی کی یہ ابھی امیدوار ہیں۔ خوشخبری سن کر خوش ہونگے۔ ۱۲ منہ رح تشریح (۴۲) ایمان والوں کے درمیان دنیا کی زندگی میں جو باہمی رنجش اور ناراضگی پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ جنت میں داخلہ سے پہلے اسے دور کردے گا کیونکہ جنت باہمی محبت اور مودت کی جگہ ہے وہاں باہمی تکدر اور خفگی کا کیا کام؟ یہ آپسی ناراضگیاں کس طرح دور ہوں گی؟ ایک حدیث میں آتا ہے کہ خدا حقوق العباد کا فیصلہ کریگا اور زیادتی کرنیوالے سے مظلوم کو بدلہ دلوائے گا۔ فاقتص بهم مظالم كانت بينهم في الدنيا۔ پھر جب حقوق عباد کی آلودگیوں سے وہ لوگ پاک ہو جائیں تب انہیں جنت میں داخلہ کی اجازت ملے گی۔

ع ۵ / ۱۲

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جنت کے دروازہ پر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ

کہ ان کو پہچانتے ہیں نشان سے ، بولے ، کیا کام آیا تم کو جمع کرنا ،

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ

اور جو تم تکبر کرتے تھے ؟ ؁ اب یہ وہی ہیں ؟ کہ تم

أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

قسم کھاتے تھے ، نہ پہنچا دے گا ان کو اللہ کچھ مہر ۔ چلے جاؤ جنت میں ، نہ ڈر ہے

عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ

تم پر ، نہ تم غم کھاؤ ؁ اور پکارے آگ والے ،

أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا

جنت والوں کو ، بہاؤ ہم پر تھوڑا پانی ، یا جو روزی

رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾

تم کو دی اللہ نے بولے ، اللہ نے یہ دونوں بند کئے ہیں منکروں سے ؁

الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ

جنہوں نے ٹھہرایا ہے اپنا دین تماشا اور کھیل ، اور بہکے دنیا کی زندگی پر ۔ ،

فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا

سو آج ان کو ہم بھلاویں گے ، جیسے وہ بھولے اپنے اس دن کا ملنا ، اور جیسے تھے ہماری

بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنَاهُم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ

آیتوں سے جھگڑتے ؁ اور ہم نے ان کو پہنچا دی ہے کتاب جو کھول کر بیان کی

عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنظُرُونَ

ہے خبرداری سے ، راہ بتاتی ، اور مہربانی ایمان والے لوگوں کو ؁ کیا راہ دیکھتے ہیں !

إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن

مگر یہی کہ وہ ٹھیک پڑے ، جس دن وہ ٹھیک پڑے گی ، کہنے لگیں گے جو اس کو بھول رہے تھے

قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاءَ

پہلے ، سچ بات لائے تھے ہمارے رب کے رسول ، اب کوئی ہیں سفارش والے ؟

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پر دو نہریں جاری ہوں گی ایک نہر کا پانی پینے سے ایمان والوں کے دل سے حسد اور رشک کے جذبات فنا ہو جائیں گے اور ایمان والے اپنے صاف اور شفاف سینوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے غل کا مفہوم اگر باہمی ناراضگیاں ہے تو اس کا تعلق پہلی حدیث سے ہے اور حسد اور رشک کا جذبہ مراد ہے۔ تو اس کا تعلق دوسری حدیث سے ہے اور اس صورت میں اس صفائی قلب کا حاصل یہ ہوگا کہ جنت کی نعمتوں میں ایک دوسرے کو دیکھ کر ایمان والے حسد نہیں کرینگے جیسا کہ دنیا میں ہوتا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے پہلی حدیث کو صحیح بخاری سے اور دوسری توجیہہ کو امام سدی سے نقل کیا ہے (ج ۲ ص ۲۱۵) جنت والے خدا کا شکر کریں گے کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہمیں جنت میں پہنچایا ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھ لو کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیگا صحابہ کرام رضؓ نے عرض کیا۔ ولا أنت یا رسول اللہ حضور آپ بھی نہیں آپنے جواب دیا ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمۃ منہ وفضل۔ ہاں، میں بھی نہیں مگر یہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت اور اپنے فضل میں مجھے ڈھانک لے، یہ جواب آپ کی شانِ عبدیت کے مطابق تھا۔ (بحوالہ صحیحین)

حاشیہ صفحہ ہذا **تشریح** (۵) سابقہ رکوع میں اور ان آیات میں اہل جنت اور اہل دوزخ کی باہمی گفتگو نقل کی گئی ہے۔ اصحاب جنت دوزخیوں کو مخاطب کر کے اپنے پروردگار کے احسانات کا شکریہ ادا کریں گے اور دوزخیوں کو جتائیں گے کہ دیکھو! ہمارے ساتھ ہمارے پروردگار کا کتنا عمدہ سلوک ہے اور دوزخی اس کا اعتراف کریں گے۔ پھر دوزخی اہل جنت سے پانی کے چند قطروں اور کھانے کے سامان کی درخواست کریں گے۔ جس کے جواب میں جنتی کہیں گے کہ خدا تعالےٰ نے انکار کرنیوالوں اور دین برحق کا مذاق اڑانے والوں پر جنت کی نعمتیں حرام کر دی ہیں۔ اہل جنت اور اہل دوزخ کے علاوہ ایک تیسرا گروہ اعراف والوں کا ہوگا، یہ وہ لوگ جنکی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ اس لئے دونوں مقاموں کے درمیان ایک بلند مقام پر انہیں ٹھہرا دیا جائے گا۔ یہ لوگ کچھ عرصہ کے بعد جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ یہ اعراف والے دوزخ والوں سے کہیں گے کہ تم نے دیکھا کہ تمہاری دولت اور تمہاری برادری تمہارے کچھ کام نہ آئی۔ تم ان چیزوں پر بھروسہ کر کے حق کی مخالفت کرتے تھے، اور تم لوگ ان غربت زدہ جنت والوں کو دیکھ کر اور قسمیں کھا کھا کر یہ کہتے تھے کہ ان لوگوں پر خدا کا فضل و کرم ہرگز نہیں ہوگا۔ اب تم دیکھ رہے ہو کہ یہ لوگ جنت میں خوشحال (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ

تو ہماری سفارش کریں، یا ہم کو پھر جانا ہو، تو ہم کام کریں سوا اس کے جو کر رہے تھے - تحقیق

خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

ہارے اپنی جان، اور بھول گیا جو جھوٹ بناتے تھے ف ۞ تمہارا

رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

رب اللہ ہے، جس نے بنائے آسمان اور زمین، چھ دن میں،

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ

پھر بیٹھا تخت پر - اوڑھاتا ہے رات پر دن، اس کے پیچھے

حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ

لگا آتا ہے دوڑتا اور سورج اور چاند اور تارے، کام لگے اس کے حکم پر -

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ ادْعُوا

سن لو! اسی کا کام ہے بنانا اور حکم فرمانا - بڑی برکت اللہ کی جو صاحب سارے جہان کا ۞ پکارو اپنے

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾

رب کو، گڑگڑاتے اور چپکے - اس کو خوش نہیں آتے، حد سے بڑھنے والے ف ۞

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَ

اور مت خرابی مچاؤ زمین میں، اس کے سنوارے پیچھے، اور پکارو اس کو ڈر اور

طَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ

توقع سے، بے شک مہر اللہ کی، نزدیک ہے نیکی والوں سے ف ۞ اور وہی ہے

الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا

کر چلاتا ہے باویں (ہوائیں)، خوشخبری لاتیں، آگے اس کی مہر سے - یہاں تک کہ جب

أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ

اٹھا لائیں بدلیاں بھاری - ہانکا ہم نے اس کو ایک شہر مردے کی طرف پھر اس میں اتارا پانی -

فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ

پھر اس سے نکالے سب طرح کے پھل، اسی طرح نکالیں گے مردوں کو، شاید

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور خوش انجام ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتول کفار کی نعشوں کو خطاب کر کے جنت والوں کے یہی جملے دہرائے تھے اور فرمایا تھا هل وجدتم ما وعد ربكم حقا، فاني وجدت ما وعدني ربي حقا کیا تم نے سچا پالیا جو وعدہ تمہارے رب نے تم سے کیا یعنے ہلاکت و ناکامی کا۔ میں نے تو خدا کا وعدہ نصرت سچا پالیا۔ خدا نے میری مدد فرمائی۔ اہل جنت اور اہل دوزخ کے باہمی مکالمات الصافات (۵۵) میں بھی آرہے ہیں۔

ع ۶ / ۱۳

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف یعنی کافر راہ دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں خبر ہے عذاب کی ہم دیکھ لیں کہ ٹھیک پڑے تب قبول کریں سو جب ٹھیک پڑے گی۔ تب خلاصی کہاں ملیگی۔ خبر اسی واسطے ہے کہ۔ آگے سے بچاؤ پکڑیں۔ ف دعا میں بہتر ہے کہ چپکے مانگے اپنی نمود نہ ہو اور دل سے گڑگڑا کر نکلے اور حد سے نہ بڑھے یعنی اپنے منہ سے بڑی بات نہ مانگے۔ ف سنوارے پیچھے زمین میں خرابی نہ مچاؤ یعنے اسلام میں رسوم کفر کی نہ داخل کرو اور پکارو ڈر اور توقع سے یعنے اللہ پر دلیر بھی مت ہو اور ناامید بھی مت ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۴) چھ دن میں الخ خدا نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ یعنے اس موجودہ عالم کے چھ دن کی مدت کے برابر مدت میں اس عالم ہستی کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ اس توجیہ پر چھ دن کا عدد تخلیق الٰہی میں تدریج کیطرف اشارہ ہے کہ اللہ کی عادت یہ ہے کہ اس کا ہر فعل تدریج ہوتا ہے۔ پیدائش کا ایک دَور ختم ہوتا ہے تو پھر دوسرا دَور شروع ہوتا ہے۔ اس مرحلہ کے بعد دوسرا مرحلہ آتا ہے۔ ربوبیت اسی درجہ بدرجہ اور مرحلہ بمرحلہ پرورش کرنے اور پروان چڑھانے کا نام ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ چھ دن سے عالم غیب کے چھ دن مراد ہیں جیسے دوسری آیت میں فرمایا: وان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون اور تیرے پروردگار کے نزدیک ایک دن تمہارے حساب کے ہزار برس کے برابر ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رض امام احمد بن حنبل رح اور امام مجاہد اس توجیہ کے قائل ہیں۔ ایک مشہور روایت میں آسمان، زمین، نباتات و جمادات کی پیدائش متعین طور پر سات دن میں بیان کی گئی ہے اس روایت کو محدثین نے ناقابل تسلیم قرار دیا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم کی تصریح کے خلاف ہے۔ امام بخاری رح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رض نے سات دن والا عدد کعب احبار سے لیا ہے، یہ حضور ص کا ارشاد گرامی نہیں ہے (ابن کثیر رح جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ مصری) قرآن کریم نے اللہ کی قدرت کے بارے میں کہا۔ اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون (یٰس ۸۲) وہ جب کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو حکم دیتا ہے ہوجا! تو وہ ہوجاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ

تم دھیان کرو ۞ اور جو ضلع ستھرا ہے، اس کا سبزہ نکلتا ہے اس کے رب کے حکم سے اور

الَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

جو خراب ہے، اسمیں نکلے سو ناقص۔ یوں پھیر پھیر بتاتے ہیں ہم آیتیں،

لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

حق ماننے والے لوگوں کو ف ۞ ہم نے بھیجا نوح کو، اس کی قوم کی طرف، تو بولا،

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ

اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا۔ میں ڈرتا ہوں

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا

تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ۞ بولے سردار اس کی قوم کے، ہم

لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ

دیکھتے ہیں تجھ کو، صریح بہکا ہے ۞ بولا، اے قوم! میں کچھ بہکا نہیں ہوں،

لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ

لیکن میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا ۞ پہنچاتا ہوں تم کو پیغام اپنے رب

رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

کے، اور نصیحت کرتا ہوں، اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے، جو تم نہیں جانتے ۞

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ

کیا تم کو تعجب ہوا؟ کہ آئی تم کو نصیحت، تمہارے رب کیطرف سے، ایک مرد کے ہاتھ تمہارے

لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ

بیچ میں سے کہ تم کو ڈر سنائے اور تم بچو، اور شاید تم پر رحم ہو ۞ پھر اس کو جھٹلایا،

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

پھر ہم نے بچا لیا اس کو، اور جو اس کے ساتھ تھے کشتی میں، اور غرق کئے جو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ

جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں۔ وہ لوگ تھے اندھے ۞ اور عاد کیطرف

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کہ خدا تعالیٰ جب کسی چیز کو وجود کے جس مرحلہ میں لانا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے، وہ ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ جب انسان کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ پیدا ہو جا تو انسان مکمل وجود کیساتھ کھڑا ہو جاتا ہے بلکہ نطفہ وجود سے لیکر جوانی تک جتنے مراحل وقوع ہوتے ہیں ان تمام مرحلوں سے اسے گذرنا پڑتا ہے سنت اللہ یہی ہے۔ پھر بیٹھا تخت پر الخ ہر زبان میں تخت پر بیٹھنا ایک محاورہ ہے جس کے معنے ہوتے ہیں کہ اس کی بادشاہت قائم ہو گئی۔ اس کا اقتدار قائم ہو گیا۔ یہی مطلب یہاں ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے بعد اس پیدا کرنیوالے مالک کا اس پر حاکمانہ اقتدار قائم ہو گیا اور پھر خلق کے بعد اس کا امر جاری ہو گیا۔ خلق اور امر دونوں اسی کیلئے خاص ہیں۔ بعض علماء نے استواء علے العرش کو متشابہات میں داخل کیا ہے اور یہ توجیہ کی ہے کہ استوا کی کیفیت نامعلوم ہے اور اس کا عرش کیسا ہے؟ یہ بھی خدا کے ہی علم میں ہے ہم تو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ استواء علی العرش کی توجیہ شاہ صاحبؒ نے (یونس ۳) کے فائدہ صفحہ (۲۶۹) پر فرمائی ہے وہاں دیکھو۔ ۵۵) دعا کی تحقیق: ادعوا ربکم الخ خدا نے بندوں کو دعا کرنے اور اپنی ضرورت کی چیزیں طلب کرنیکا حکم دیا۔ اگرچہ وہ رب العالمین اور پالنہار ہے اور اپنی مخلوق کی پرورش کرنے اور زندہ رہنے کے سامان کا اسکے لئے انتظام کرنے کا خود ذمہ دار ہے اس لئے بے مانگے بھی اپنے بندوں کو دیتا ہے، بے زبان مخلوق کو وقت پر ضرورت کی ہر چیز پہنچاتا ہے لیکن وہ حکم دیتا ہے کہ مجھ سے ایک سائل کیطرح مانگا کرو، کیونکہ دعا کرنے میں بندہ کی طرف سے خدا کے مالک ہونے، معطی و محسن ہونے، رازق و رحمان ہونیکا اعتراف و اعلان ہے اور اپنی عاجزی اور بے سروسامانی، محتاجگی اور بندگی کا اظہار ہے اسی لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کو عبادت کا مغز اور گودا قرار دیا ہے الدعاء مخ العبادۃ۔ دعا کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ خدا نے دو باتوں کی ہدایت کی ایک اس بات کی کہ دل سے گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ دعا کی جائے دوسری اس بات کی کہ چپکے چپکے مانگے، اسمیں نمود و نمائش نہ ہو گڑ گڑانے کے ساتھ شاہ صاحبؒ نے "دل سے" کی قید لگائی یعنی منہ بنا کر اور عاجزی کی صورت بنا کر مانگنا نمائش میں شمار ہو گا خفیہ اور چپکے چپکے دعا کرنے کے متعلق حدیث میں آیا ہے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان اونچی آواز سے دعا کرتے تھے حضورؐ نے ہدایت کی، اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا ان الذین تدعون سمیع قریب آہستہ آہستہ دعا کیا کرو، تم کسی بہری اور غائب ہستی کو نہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سننے والی اور قریب ہے۔ حد سے بڑھنے والے کو شاہ صاحب کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ مانگنے والا اپنی حیثیت سے بڑھ کر کوئی دعا کرے۔ ایک صحابی جنت کی مطلق دعا کرنے کے بجائے اس کی ایک ایک نعمت کا نام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

بھیجا ان کا بھائی ہود۔ بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا

مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ

صاحب، اس کے سوا۔ کیا تم کو ڈر نہیں؟ ؞ بولے سردار، جو

كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهٖٓ إِنَّا لَنَرٰىكَ فِي سَفَاهَةٍ وَّإِنَّا لَنَظُنُّكَ

منکر تھے، اس کی قوم میں، ہم تو دیکھتے ہیں تجھ کو عقل نہیں، اور ہماری اٹکل میں

مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّي

تو جھوٹا ہے۔ ؞ بولا، اے قوم! میں کچھ بے عقل نہیں لیکن میں

رَسُولٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۶۷﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّي وَأَنَا

بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا ؞ پہنچاتا ہوں تم کو پیغام، اپنے رب کے اور میں

لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿۶۸﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ

تمہارا خیر خواہ ہوں معتبر ؞ کیا تم کو تعجب ہوا، کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۗ وَاذْكُرُوٓا إِذْ

رب کی، ایک مرد کے ہاتھ تمہارے بیچ میں سے کہ تم کو ڈر سنا دے، اور یاد کرو کہ تم کو سردار

جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

کر دیا پیچھے قوم نوح کے، اور زیادہ دیا تم کو، بدن میں

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۶۹﴾

پھیلاؤ، سو یاد کرو احسان اللہ کا، شاید تمہارا بھلا ہو ؞

قَالُوٓا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

بولے، کیا تو اس واسطے آیا ہم پاس؟ کہ بندگی کریں نری اللہ کی اور چھوڑ دیں جن کو پوجتے رہے

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

ہمارے باپ دادے، تو لے آ جو وعدہ دیتا ہے ہم کو، اگر تو سچا ہے ؞ کہا، تم پر پڑ چکی ہے

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۗ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَآءٍ

تمہارے رب کے ہاں سے، بلا اور غصہ۔ کیوں جھگڑتے ہو مجھ سے؟ کئی ناموں پر

(بقیہ صفحہ گذشتہ) لیکر دعا کر رہے تھے آپ نے فرمایا انہ سیکون قوم یعتدون فی الدعاء قریب میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو دعا میں حد سے بڑھیں گے ایک روایت میں فی الطہارۃ کے الفاظ ہیں، یعنے وضو اور غسل کرنے میں مبالغہ سے کام لیں گے۔ حضور نے فرمایا ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ خدا کو پکارو اس یقین کیساتھ کہ وہ دعائیں قبول کرتا ہے۔ ابن جریر کہتے ہیں۔ تضرع کا یہی مطلب ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں یحب الجوامع من الدعاء حضور جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے یعنی ان دعاؤں کو جن کے الفاظ قلیل ہوں اور معانی کثیر ہوں۔ ایک حدیث میں تلاوت قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا جس شخص کو قرآن کریم کی تلاوت اتنا مشغول رکھے کہ اسے اپنی حاجت کیلئے دعا کرنے کی بھی مہلت نہ ملے تو خدا اسے بغیر مانگے سب کچھ عطا کر دیتا ہے یہ اس شخص کی بات ہے جس پر تلاوت قرآن کا عشق غالب رہتا ہے۔ اہل اللہ کا ایک طبقہ دعا کے مقابلہ میں رضا بالقضا کو بہتر سمجھتا ہے۔ یہ اصحاب حال لوگ ہوتے ہیں عوام کے لئے یہی ہدایت ہے کہ وہ دعا اور طلب کے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

ف یہ قدرت اپنی بیان فرمائی، بادیں چلنی اور مینہ برسنا اور سبزہ نکلنا اس طرح سمجھایا مردوں کا نکلنا ایک تو مردوں کا نکلنا قیامت میں ہے اور ایک دنیا میں یعنے جاہل ادنی لوگوں میں نبی بھیجا اور علم دیا اور سردار کیا پھر ستھری استعداد والے کمال کو پہنچے اور جن کا استعداد خراب تھا ان کو بھی فائدہ پہنچ رہا ناقص سا۔ ۱۲ منہ رح

حضرت نوح علیہ السلام، وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ (۵۸) ضلع ستھرا بعض نسخوں میں "موضع" لکھا ہوا ہے

تشریح (۵۹)

حضرت آدم ؑ کے بعد حضرت نوح ؑ پہلے رسول ہیں آپ پر جدید شریعت نازل ہوئی حضرت نوح تک وہی شریعت تھی جو حضرت آدم ؑ کے ذریعہ نازل ہوئی تھی۔ حضرت نوح کا تذکرہ قرآن کریم میں کہیں اجمال کے ساتھ کہیں تفصیل کے ساتھ ۴۳ مقام پر آیا ہے حضرۃ نوح جب مبعوث ہوئے تو اسوقت ساری قوم بت پرستی میں گرفتار تھی۔ ود، سواع، یعوق، یغوث اور نسر اس قوم کے بڑے بڑے بت تھے حضرت نوح ؑ نے قوم کو توحید کا پیغام سنایا۔ قوم کے کمزور طبقہ نے سب سے پہلے پیغمبر کی دعوت کو قبول کر لیا اس پر قوم کے رؤسا نے نوح ؑ کو طعنہ دیا کہ تمہارے ساتھ ہماری قوم کے ذلیل لوگوں کے سوا کون ہے۔ نوح نے یقین دلایا کہ میں خدا کا رسول ہوں، کھلے نشانات لیکر آیا ہوں لیکن منکرین تکذیب کیساتھ ایذا رسانی پر اتر آئے۔ اس پر نوح کی بد دعا سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

کر رکھے لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے، نہیں اتاری اللہ نے ان کی کچھ سند ۔

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

سو راہ دیکھو، میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں ٭ پھر ہم نے بچا دیا اس کو اور جو اس کے

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

ساتھ تھے اپنی مہر سے، اور پچھاڑی کاٹی ان کی، جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں، اور نہ تھے

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ماننے والے ٭ اور ثمود کی طرف بھیجا ان کا بھائی صالح ۔ بولا اے قوم! بندگی کرو اللہ

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ

کی کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا۔ تم کو پہنچ چکی ہے، دلیل تمہارے رب کیطرف سے ۔ یہ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا

اونٹنی اللہ کی، اس سے ہے تم کو نشانی سو اس کو چھوڑ دو، کھاوے اللہ کی زمین میں، اور اس کو

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ

ہاتھ نہ لگاؤ بری طرح، پھر تم کو پکڑے گی دکھ کی مار ٭ اور وہ یاد کرو، جب

جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

تم کو سردار کیا، عاد کے پیچھے ، اور ٹھکانا دیا زمین میں ،

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ

بناتے ہو نرم زمین میں محل ، اور تراشتے ہو پہاڑوں کے گھر۔

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

سو یاد کرو احسان اللہ کے، اور مت مچاتے پھرو، زمین میں فساد ٭

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ

کہنے لگے سردار، جو بڑائی رکھتے تھے اس کی قوم میں سے ، غریب

اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا

لوگوں کو جو ان میں یقین رکھتے تھے، یہ تم کو معلوم ہے؟ کہ صالح

حاشیہ صفحہ گذشتہ ایک قیامت خیز طوفان آیا اور سرکش لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔

۶۵ حضرت ہودؑ قوم عاد کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے قوم عاد عرب کی قدیم قوموں میں سے ایک قوم تھی، اس قوم کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام سے دو ہزار قبل کہا جاتا ہے طوفان نوح کی تباہی کے بعد قوم عاد ہی سے سامی قوموں کی ترقی شروع ہوئی۔ اس قوم کا مسکن احقاف تھا جو حضرموت کے شمال میں واقع ہے اس قوم میں بھی قوم نوح کی طرح بت پرستی کا رواج تھا اور اس کے بتوں کے نام بھی قوم نوح کے بتوں جیسے تھے۔ یہ قوم بڑی خوشحال تھی اور اسے اپنی قوت اور شوکت پر بڑا غرور تھا حضرت ہودؑ نے اس قوم کو توحید کا پیغام دیا لیکن اس قوم نے سرکشی اختیار کی اور اس کی پاداش میں طوفانی ہواؤں کے ذریعہ جو سات رات اور آٹھ دن لگاتار چلتی رہیں برباد کر دی گئی۔ قرآن کریم میں نو سورتوں کے اندر حضرت ہود اور قوم عاد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ قرآن کریم حضرات انبیاء اور اگلی قوموں کے واقعات عبرت اور نصیحت کے طور پر بیان کرتا ہے اس لئے حضرات انبیاء کی زندگی کا جو واقعہ مضمون کی مناسبت سے جہاں مناسب ہوتا ہے وہاں بیان کیا جاتا ہے اور اسی مقام پر اس حصہ کی حقیقی روح نمایاں ہوتی ہے۔ الاعراف میں قرآن نے اختصار کیساتھ حضرات انبیاء کی بنیادی دعوت اور ان کا انجام پیش کیا ہے

تشریح قطعنا دابر (۷۲) پچھاڑی کاٹی، جڑ اور بنیاد اکھاڑ دی، نسل ختم کر دی۔

(۷۳) حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی اصلاح کیلئے بھیجے گئے تھے۔ یہ قوم عاد کے بچے کھچے افراد سے چلی اور اسے عاد ثانیہ کہا گیا۔ اس قوم کی آبادی حجر میں تھی اور یہ علاقہ حجاز اور شام کے درمیان واقع تھا۔ آجکل اس غیر آباد علاقہ کو فج الناقہ کہتے ہیں۔ یہ قوم پہاڑوں کو تراش کر انمیں بڑی بڑی حویلیاں تعمیر کرتی تھی ان کے آثار قدیم اس علاقہ میں ابھی تک نظر آتے ہیں۔ اس قوم کا عہد حضرت ابراہیمؑ سے پہلے کا ہے یہ قوم بھی بت پرست تھی۔ حضرت صالحؑ نے اس قوم میں دعوت شروع کی مگر قوم نے انکار کیا اور سرکشی کی۔ حضرت صالح نے اونٹنی کا معجزہ دکھایا۔ قوم نے اس اونٹنی کو ہلاک کر دیا۔ اس پر اس قوم کو ایک ہولناک آواز نے آدبوچا اور جن چٹانوں میں یہ خوبصورت گھر بنا کر رہے تھے وہی چٹانیں ان پر آ پڑیں اور یہ قوم ان میں دب کر رہ گئی۔ قرآن نے اس آواز کو کسی جگہ صاعقہ کسی جگہ رجفہ اور کسی جگہ طاغیہ اور ایک جگہ صیحہ کہا ہے۔ یہ ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیرات ہیں۔ قرآن کریم میں اس قوم کا آٹھ جگہ ذکر آیا ہے۔ معجزہ کی تحقیق: حضرت صالح علیہ السلام وہ پہلے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

بھیجا ہے اپنے رب کا ۔ بولے، ہم کو جو اس کے ہاتھ بھیجا، یقین ہے ؁

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾

کہنے لگے بڑائی والے، جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے ؁

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا

پھر کاٹ ڈالی اونٹنی، اور پھرے اپنے رب کے حکم سے، اور بولے، اے صالح لے آ ہم پر

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

جو وعدہ دیتا ہے، اگر تو بھیجا ہے ؁ پھر پکڑا ان کو

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

زلزلہ نے، پھر صبح کو رہ گئے، اپنے گھر میں اوندھے پڑے ؁ پھر الٹا پھرا ان سے،

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ

اور بولا اے قوم! میں پہنچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کا، اور بھلا چاہا تمہارا،

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

لیکن تم نہیں چاہتے بھلا چاہنے والوں کو ؁ اور لوط کو بھیجا، جب کہا اپنی قوم کو،

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

کیا کرتے ہو بے حیائی؟ تم سے پہلے نہیں کی یہ کسی نے، جہان میں ؁

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ

تم تو دوڑتے ہو مردوں پر، شہوت کے مارے، عورتیں چھوڑ کر ۔ بلکہ

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

تم لوگ حد پر نہیں رہتے ؁ اور کچھ جواب نہ دیا، اس کی قوم نے، مگر یہی

قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

کہا، نکالو ان کو اپنے شہر سے، یہ لوگ ہیں ستھرائی چاہتے ؁

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڮ كَانَتْ مِنَ

پھر بچا دیا ہم نے اس کو اور اسکے گھر والوں کو مگر اس کی عورت رہ گئی رہنے والوں

بقیہ صفحہ گذشتہ) پیغمبر ہیں جن کے ہاتھ پر خدا نے صداقت کا واضح نشان (معجزہ) ظاہر فرمایا معجزہ اس غیر معمولی واقعہ کا نام ہے جو اسباب ظاہری کے خلاف رونما ہوتا ہے تمام اہل مذاہب اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ کائنات کی تمام اشیاء میں ان کے خواص و اثرات ذاتی نہیں بلکہ خالق عالم کے پیدا کردہ ہیں اور یہ خالق مطلق جب چاہتا ہے کسی شئی کو اس کے اثرات سے علیحدہ کر دیتا ہے یہ بات نہیں کہ جلانا آگ کا ذاتی اثر ہو اور یہ اثر اس کی ذات سے کبھی جدا نہ ہوتا ہو۔ آگ اپنے وجود میں بھی خالق کی محتاج ہے اور اپنی تاثیر میں بھی اس کی محتاج ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے بعد معجزہ کی حقیقت کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے داعیان حق کی سچائی کو ثابت کرنے کیلئے کبھی کبھی علمی دلائل کے علاوہ مادی دلائل اور محسوس نشانات ظاہر کر کے مخاطب قوم پر حجت تمام کرتا ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ حضرات انبیاء کے معجزات کو عقل عام کے خلاف پا کر اسمیں تاویلیں کی جائیں اور عقل کے مطابق کرنے کی کوشش کی جائے اگر معجزہ عقل عام کے خلاف نہ ہو تو اسے صداقت کی غیر معمولی دلیل کیسے کہا جا سکتا ہے؟ حضرت صالحؑ کی اونٹنی "معجزہ" تھا جو قدرت خداوندی کا غیر معمولی نشان تھا اسمیں عام اونٹنیوں کے مقابلہ میں کچھ خاص عادتیں پیدا کر دی تھیں مشرک قوم جس طرح اپنے بتوں کے نام پر جانور چھوڑتی تھی۔ حضرت صالح نے اس اونٹنی کو خدا کے نام پر چھوڑ دیا اور قوم کو تاکید کر دی کہ اسے ایذا نہ پہنچانا مگر نافرمان قوم باز نہ آئی اور اسے ہلاک کر دیا اور اس مجرمانہ جسارت کی پاداش میں خدا تعالیٰ نے ایک ہولناک چیخ اور ہیبت ناک آواز کے ذریعہ اسے ہلاک کر دیا۔ اور حضرت صالح کی اونٹنی کے بارے میں باقی تفصیل سورۂ ہود ص ۲۹۶ پر دیکھو۔

حاشیہ صفحہ ہذا — تشریح (۸۰)

الاعراف میں چوتھے پیغمبر حضرت لوطؑ ہیں جن کا اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے۔ حضرت لوط سیدنا ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے اور حضرت ابراہیم ہی کی زیر تربیت پروان چڑھے تھے۔ حضرت لوط تمام دعوتی دوروں اور ہجرتوں میں آپ کے ساتھ رہے اور پھر حضرت ابراہیم نے انہیں شرق اردن کے علاقہ سدوم اور عامورہ میں دعوت حق کا کام کرنے کیلئے مامور کر دیا۔ سدوم کے باشندے شرک و توہم پرستی کے علاوہ بے شرمی کی عادات میں بھی گرفتار تھے مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنا اس قوم کا محبوب شوق تھا۔ بلکہ اس بداخلاقی کا اس قوم کو موجد کہا گیا ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْغٰبِرِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ

ہیں ۞ اور برسایا اُن پر برساؤ - پھر دیکھ، آخر کیسا ہوا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ

حال گنہ گاروں کا ۞ اور مدین کو بھیجا ان کا بھائی

شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

شعیب - بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا۔

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ

پہنچ چکی تم کو دلیل تمہارے رب کی طرف سے، سو پوری کرو، ماپ اور

الْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی

تول، اور مت گھٹا دو لوگوں کو، ان کی چیزیں، اور مت خرابی ڈالو زمین

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

میں اس کے بعد سنوارے پیچھے - یہ بھلا ہے تمہارا، اگر تم کو یقین

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ

ہے ۞ اور مت بیٹھو ہر راہ پر ڈر کے دیتے، اور

تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

روکتے اللہ کی راہ سے، اس کو جو کوئی یقین لاوے اس پر، اور ڈھونڈھتے اسمیں عیب،

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَیْفَ

اور وہ یاد کرو، جب تھے تم تھوڑے، پھر تم کو بہت کیا، اور دیکھو! آخر کیسا ہوا ہے

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ

حال؟ بگاڑنے والوں کا ۞ اور اگر تم میں ایک فرقہ نے

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا

مانا ہے، جو میرے ہاتھ بھیجا، اور ایک فرقے نے نہیں،

فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

تو صبر کرو، جب تک اللہ فیصلہ کرے ہمارے بیچ، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ۞

ع ۱۰/۱۲ ۱۷

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حضرت لوطؑ نے اس گمراہ قوم کو اصلاح کا پیغام دیا مگر اس نے پیغام کو قبول کرنے کے بجائے حضرت لوطؑ کو بستی سے نکل جانے کا حکم دیدیا اور یہ طعنہ دیا کہ تم بڑے پاکباز ہو۔ ہم میں تمہارا کام کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس سرکش قوم کو بھی ہلاک شدہ بدنصیب قوموں میں شامل کر دیا پلٹ کر ایک ہولناک آواز بلند ہوئی اور ان کی آبادی کو پلٹ دیا گیا اور ساتھ ہی ان کے اُوپر پتھروں کی بارش کر کے انہیں پیوند زمین کر دیا گیا۔

حاشیہ صفحہ ہذا — تشریح تُوْعِدُوْنَ (۸۶) ڈر کے دیتے۔ دھمکیاں دیتے، ہندی لغت میں یہ لفظ ڈرکا لکھا ہوا ہے بمعنے دہشت، باعث دہشت ہوا۔ بکل صراط توعدون (الاعراف ۸۶) اور مت بیٹھو ہر راہ پر ڈر کے دیتے، بعض نسخوں میں (ہر راہ پر ڈرسکے) لکھا ہوا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

(۸۵) حضرت شعیبؑ چوتھے پیغمبر ہیں جن کا الاعراف میں کافی تفصیل کیساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ اعراف کے علاوہ ہود اور شعراء میں بھی یہ قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور سورہ حجر اور عنکبوت میں اجمال پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مدین اس خاندان کا نام ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے مدین کی نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ خاندان شام کے متصل حجاز کے آخری حصہ میں آباد تھا۔ حضرت شعیبؑ اسی خاندان کے فرد تھے۔ اس لئے اس قوم کو قوم شعیب بھی کہا ہے۔ قرآن کریم نے اس قوم کو "اصحاب ایکہ" بھی کہا جاتا ہے ایکہ کے معنے گھنے درختوں کا جنگل ہیں یہ مقام ایک سرسبز اور شاداب باغوں میں گھرا ہوا تھا۔ اس لحاظ سے یہ نام دیا گیا ہے۔ اسی قوم کی اصلاح کیلئے خدا نے حضرت شعیبؑ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا۔ یہ قوم شرک و توہم پرستی کے علاوہ بدمعاملگی، بددیانتی اور خیانت کاری کے جرائم میں بھی گرفتار تھی۔ قرآن کریم نے حضرت شعیبؑ کی جو اصلاحی تقریریں نقل کی ہیں وہ خطابت کا بہترین نمونہ ہیں اور اسی وجہ سے حضرت شعیبؑ کو "خطیب الانبیاء" کہا جاتا ہے۔ حضرت شعیبؑ نے اپنی بدمعاملہ قوم کو حقوق العباد کی اہمیت کیطرف متوجہ کرتے ہوئے جس کھلی دلیل کا حوالہ دیا ہے وہ کوئی حسی اور مادی معجزہ نہ تھا۔ بلکہ یہ وہ تعلیم تھی جو انسانوں کو راست بازی اور انصاف پسندی کی راہ دکھاتی ہے: ناپ تول کی درستگی، معاملات کی صفائی انسانی معیشت کی کامیابی کا راز ہے۔ اس کی تلقین ہر پیغمبر نے کی ہے اور حضرت شعیبؑ نے خاص طور پر اس پر روشنی ڈالی، اور فرمایا۔ بھائیو! خدا کی عبادت کرو، اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، دیکھو! تمہارے رب کیطرف سے کھلی دلیل تمہارے سامنے آچکی ہے پس تم ناپ تول پوری کیا کرو، لوگوں کو سامان کم نہ دیا کرو، پیغام حق آنے کے بعد ملک میں جو اصلاح اور درستگی وجود میں آرہی ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ

بولے سردار، جو بڑائی رکھتے تھے اس کی قوم کے، ہم نکال دیں گے اے شعیب!

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ

تجھ کو اور جو یقین لائے ہیں تیرے ساتھ، اپنے شہر سے، یا تم پھر آؤ ہمارے دین میں۔ بولا کیا ہم

كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ

بیزار ہوں تو بھی؟ ۞ ہم نے جھوٹ باندھا اللہ پر، اگر پھر آویں تمہارے دین میں،

بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ

جب اللہ ہم کو خلاص کر چکا اس سے۔ اور ہمارا کام نہیں کہ پھر آویں اسمیں، مگر

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ

کبھی اللہ چاہے رب ہمارا - ہمارے رب کی سمائی میں ہے سب چیز کی خبر۔ اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

ہے، اے رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے بیچ انصاف کا، اور تو ہے بہتر فیصل کرنے والا ۞

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ

اور بولے سردار، جو منکر تھے اس کی قوم کے، اگر چلے تم شعیب کی راہ، بے شک

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ

تو تم خراب ہوئے ۞ پھر پکڑا ان کو زلزلہ نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھر میں

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ ۚ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ

اوندھے پڑے ۞ جنہوں نے جھٹلایا شعیبؑ کو، جیسے کبھی نہ رہے تھے وہاں۔

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى

جنہوں نے جھٹلایا شعیبؑ کو، وہی ہوئے خراب ۞ پھر الٹا پھرا

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ

ان سے، اور بولا، اے قوم! پہنچا چکا تم کو، پیغام اپنے رب کے، اور بھلا چاہا تمہارا،

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ

اب کیا غم کھاؤں نہ مانتے لوگوں پر ۞ اور نہیں بھیجا ہم نے، کسی بستی میں کوئی،

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اسے برباد نہ کرو، اور دیکھو: راستوں میں نہ بیٹھا کرو کہ لوگوں کو پیغام حق قبول کرنے سے باز رکھو اور آنے جانیوالوں کو دھونس دے کر ان کا سامان چھینو، خدا کا احسان یاد رکھو کہ اس نے تمہیں امن اور خوشحالی کی زندگی عطا کر کے تمہاری تعداد زیادہ کر دی، اور تمہاری آبادی میں اضافہ ہو گیا اور پھر غور کرو کہ دنیا میں شر و فساد کا شیوہ اختیار کرنیوالوں کا انجام کیا ہوا ہے۔ اگر ایک طبقہ مجھ پر ایمان لے آیا ہے اور ایک طبقہ میرا مخالف ہے تو صرف اس اختلاف کو دیکھ کر میرے حق پر نہ ہونے کا فیصلہ نہ کرو، بلکہ صبر سے کام لو، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ہمارے اور تمہارے درمیان خود کوئی واضح فیصلہ نہ فرمائے۔ قوم کے سرداروں نے شعیب کا پیغام سن کر انہیں وطن سے بے وطن کرنے کی دھمکی دی اور اپنے قدیم مشرکانہ خیالات کیطرف واپس آنے کی دعوت دی گویا ان کے خیال میں شعیبؑ پیغام حق سنانے سے پہلے ان کے قدیم دین کے پیرو تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا حضرت شعیب نے کہا، کیا ہم ان مشرکانہ خیال کو ناپسند کریں تب بھی انہیں جبراً قبول کریں؟ تو ایسی صورت میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے جھوٹ بولتے ہوئے خدا پر بہتان باندھا۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ ہمارے لئے پیچھے لوٹنا ممکن نہیں۔ ہاں۔ اگر خدا ہی ایسا چاہے تو وہ الگ بات ہے۔ خدا کا علم سب پر چھایا ہوا ہے یہ استثناء (الا ان یشاء) صرف عاجزی اور عبدیت کے اظہار کے طور پر تھا۔ ورنہ رسول محترم کیساتھ خدا کا یہ معاملہ قطعی طور پر نہیں ہو سکتا کہ وہ کفر و انکار کا راستہ اختیار کرے۔ لوٹنے کے الفاظ سے یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت شعیبؑ نبوت سے پہلے کفر و شرک میں مبتلا تھے۔ پیغمبر نبوت سے پہلے بھی شرک اور گمراہی سے دور رہتا ہے۔ حضرت شعیبؑ کے یہ جملے صرف محاورہ کے طور پر انکی دھمکی کے جواب میں تھے یعنی اے قوم! تیرے خیال کے مطابق اگر ہم پہلے دین شرک میں شامل تھے تو اب تیری دھونس میں آ کر پھر اسمیں شامل ہو جائیں۔ یہ ممکن نہیں ہمارا بھروسہ خدا کی ذات پر ہے۔ اے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان صحیح فیصلہ کر دے، تو بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔ خدا نے حضرت شعیب کی دعا کے مطابق فیصلہ نازل کر دیا جب پیغمبر نے خدا کی حجت تمام کر دی اور اس نافرمان قوم پر ظلہ، صیحہ اور رجفہ تین طرح کے عذاب نازل ہوئے، پہلے سیاہ بادل کے سایہ کر کے تاریکی مسلط کی پھر اس بادل میں سے آگ کے شعلے اور چنگاریاں برسیں، اسکے ساتھ ہولناک آوازوں نے دل و دماغ کے ٹکڑے کر دیئے اور ساری زمین اس سے زلزلہ میں آ گئی۔

نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

نبی، کہ نہ پکڑا وہاں کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں، شاید وہ گڑ گڑاویں ٭

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا

پھر بدل دی ہم نے ، برائی کی جگہ بھلائی، جب تک کہ بڑھ گئے اور کہنے لگے،

قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

پہنچتی رہی ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی، پھر پکڑا ہم نے ان کو ناگہاں، اور وہ

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

خبر نہ رکھتے تھے ف ٭ اور کبھی بستیوں والے یقین لاتے ، اور بچ چلتے

لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ

تو ہم کھول دیتے اُن پر، خوبیاں آسمان اور زمین سے ، لیکن

كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ

جھٹلانے لگے، تو پکڑا ہم نے ان کو، بدلا ان کی کمائی کا ٭ اب کیا نڈر ہیں بستیوں

الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ

والے؟ کہ آ پہنچے اُن پر آفت ہماری، راتی رات جب سوتے ہوں ٭ یا

اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

نڈر ہیں بستیوں والے؟ کہ آ پہنچے ان پر آفت ہماری، دن چڑھتے جب کھیلتے ہوں ٭

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾

کیا نڈر ہوئے؟ اللہ کے داؤ سے، سو نڈر نہیں اللہ کے داؤ سے مگر جو لوگ خراب ہوں گے، ٭

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ

اور کیا سوجھ نہیں آئی ان کو جو قائم ہوتے ہیں ملک پر، وہاں کے لوگوں کے جانے کے بعد کہ ہم

نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

چاہیں گے تو ان کو پکڑیں ان کے گناہوں پر۔ اور ہم مہر کرتے ہیں ان کے دل پر، سو وہ نہیں

يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا وَ

سنتے ٭ یہ بستیاں ہیں، کہ سناتے ہیں ہم تجھ کو کچھ احوال ان کا۔ اور

فوائد ف بندے کو دنیا میں گناہ کی سزا پہنچتی رہے تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آگیا تو اللہ کا بھلا وا ہے۔ پھر ڈر ہے ہلاک کا جیسے زہر کھایا اگل دے تو امید ہے اور اگر پچ گیا تو کام آخر ہوا۔ ۱۲ منہ

تشریح حوادث آزمائش ہیں معذب ۶ قوموں کے تذکرہ کے بعد آیت ۹۴ سے ۹۶ تک خدا نے اپنے عذاب کا قانون بیان فرمایا ہے خدا تعالٰی جب کسی قوم میں ہادی اور پیغمبر بھیجتا ہے اور وہ قوم نافرمانی کی راہ اختیار کرتی ہے تو پہلے اس قوم کو ہوشیار کرنے کیلئے مختلف قسم کی سختیاں نازل کی جاتی ہیں تاکہ ان کے دل نرم پڑیں ۔ اس تنبیہ سے اگر نافرمان لوگ ہشیار نہیں ہوتے تو پھر ان سختیوں کی جگہ اُن پر آرام و راحت کا دور آتا ہے تاکہ وہ شکر گذاری کے جذبہ سے سرشار ہوکر راہ حق کی پیروی قبول کرلیں، لیکن جب وہ قوم تکلیف اور آرام کے ان حالات کو زمانہ کے اتفاقات قرار دیکر نظر انداز کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ سختی اور نرمی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہ تو ہمیشہ سے ہوتا ہی چلا آیا ہے تو اب ہم اس ڈھیٹ پنے کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرتے اور انہیں اچانک کسی ہلاکت میں گھیر لیتے ہیں۔ یہ بستیوں والے اگر ایمان اور اطاعت کی زندگی لبسر کرتے تو ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے مستقل طور پر کھل جاتے مگر انہوں نے سرکشی کی روش اختیار کی جس کے نتیجہ میں ان کے اعمالِ بد کی وجہ سے ہم نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ علماء نے لکھا ہے کہ ہر وہ سختی جس سے دل نرم پڑجائے وہ آزمائش ہے جسکے بعد راحت ہی راحت ہے اور وہ ہر راحت جسمیں شکر گزاری کی جگہ غفلت کی سرشاری ہو وہ ڈھیل ہے جسکے بعد ہولناک تباہی کا اندیشہ ہے البتہ اگر نعمت پر احسان مندی کا اظہار ہے تو لئن شکرتم لازیدنکم کے مطابق مزید انعامات کی امید ہے۔ (۹۹) خدا کے داؤ سے الخ مکر سے مُراد خدا کا غیظ و غضب ہے اسکی قوت و قدرت ہے، یعنے کیا انسان مکر الٰہی سے نڈر ہوکر بیٹھ جانے سے واقعی اس سے محفوظ ہو جاتا ہے! نہیں بلکہ یہ تباہ ہونیوالی قوموں کی بدنصیبی کے آثار ہیں زندہ رہنے والی قومیں ہمیشہ اپنے ضمیر کو بیدار اور چوکنا رکھتی ہیں۔ امام حسن بصری رح فرماتے ہیں المؤمن یعمل بالطاعات وھو مشفق وجل خائف والفاجر یعمل بالمعاصی وھو امن ایمان والے طاعت کی زندگی اختیار کرتے ہیں اور اسکے باوجود خدا سے ڈرتے اور سہمتے رہتے ہیں اور نافرمان گناہوں میں گرفتار رہتا ہے اور اسکے باوجود مگن رہتا ہے اس کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۲/۲

لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا

اور ان کے پاس پہنچ چکے، ان کے رسول نشانیاں لے کر - پھر ہرگز نہ ہوا، کہ یقین لاویں جو بات

كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾

پہلے جھٹلا چکے - یوں مہر کرتا ہے اللہ، منکروں کے دل پر ۞

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ

اور نہ پایا ان کے اکثروں میں ہم نے نباہ - اور اکثر ان میں پائے -

لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

بے حکم ۞ پھر بھیجا ہم نے ان کے پیچھے، موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر، فرعون

وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾

اور اس کے سرداروں پاس، پھر زبردستی کی ان کے سامنے، سو دیکھ آخر کیسا ہوا حال بگاڑنے والوں کا ۞

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾

اور کہا موسیٰ نے، اے فرعون میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا ۞

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ

قائم ہوں اس پر کہ نہ کہوں اللہ کی طرف سے مگر جو سچ ہے، کہ لایا ہوں تم پاس،

بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ

نشانی تمہارے رب کی، سو رخصت دے میرے ساتھ، بنی اسرائیل کو ۞ بولا،

اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اگر تو آیا ہے کچھ نشان لے کر، تو وہ لا اگر تو سچا ہے ۞

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ

تب ڈالا اپنا عصا، تو اسی وقت وہ ہوا اژدھا صریح ۞ اور نکالا اپنا ہاتھ تو اسی وقت

بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ

وہ سفید نظر آیا، دیکھتوں کو ۞ بولے سردار فرعون کی قوم کے، یہ بے شک

هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا

کوئی پڑھا جادوگر ہے ۞ نکالا چاہتا ہے تم کو، تمہارے ملک سے، اب کیا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم: ہم نے جن بستیوں اور قوموں کے حالات آپ کو سنائے یہ وہ قومیں تھیں جنہیں ہم نے رسولوں کے ذریعہ پیغام پہنچا کر اتباعِ حق کی دعوت دی مگر واضح اور کھلے دلائل کے باوجود انہوں نے کفر و انکار کی روش نہ چھوڑی، تب ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ کی طرح زمین سے صاف کر دیا۔ اسی اصول پر خدا منکروں کے دل پر مہر لگا دیتا ہے یعنے جب وہ کفر و عصیان پر ضد کرنے میں اَڑتے ہیں اور منہ زوری اور سینہ زوری پر اتر آتے ہیں تو پھر ان کی طرف سے ناامید ہو کر ان کے دلوں پر بدقسمتی کی مہر لگا دیتے ہیں۔

تشریح (حاشیہ صفحہ ہذا)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام: یہ پانچویں پیغمبر ہیں جن کا تذکرہ سورۂ اعراف میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے حضرت موسیٰ اور فرعون کے واقعات حق و باطل کی کشمکش حق کی فتح مندی اور باطل کی ہزیمت اور بنی اسرائیل کی عبرتناک سرگزشت پر مشتمل ہیں اور اس پوری تاریخ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قریش مکہ اور مسلمانوں کے لئے بڑی بڑی عبرتیں اور ہدایتیں ملتی ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے حضرت موسیٰ، حضرت ہارون اور ان کے مدمقابل فرعون کے واقعات مختلف سورتوں میں بکثرت بیان کئے ہیں۔

رسول پاک علیہ السلام اور مسلمانوں کو تسلی دی ہے، اور قریش مکہ کو اُن کے انجام بد سے ڈرایا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے والد عمران حضرت یعقوبؑ کے پڑپوتے تھے ان کی والدہ کا نام یوکابد تھا۔ ہارون حضرت موسیٰ کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ایسے ہولناک دور میں ہوئی جب فرعون خاندان بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے کا اعلان کر چکا تھا کیونکہ اس کے سرکاری نجومی نے اسے بتایا تھا کہ اولاد اسرائیل میں ایک ایسا پیدا ہونے والا ہے جو تیرے دعوئے خدائی کو چیلنج کرے گا اور خاندان یعقوب کو تیری محکومی اور ذلت سے آزاد کرائے گا۔ خدا نے اس خطرناک ماحول میں حضرت موسیٰ کو عمران کے گھر میں پیدا کیا اور پھر اپنی قدرت کا کمال دکھاتے ہوئے فرعون کے گھر میں حضرت موسیٰ کو پروان چڑھوایا۔ حضرت موسیٰؑ نے جوان ہو کر دین برحق کی دعوت شروع کر دی۔

ع ۱۳ / ۹ / ۴

تَأْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ

مشورت دیتے ہو؟ ٭ بولے ڈھیل دے اس کو، اور اس کے بھائی کو اور بھیج پرگنوں میں

حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ

نقیب ٭ کہ لاویں تجھ پاس، جو ہو پڑھا جادوگر ٭ اور آئے جادوگر

فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

فرعون پاس، بولے، ہماری کچھ مزدوری ہے؟ اگر ہم غالب ہوئے ٭

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ

بولا، ہاں اور تم پاس رہا کرو گے ٭ بولے، اے موسیٰ! یا تو

تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ

ڈال، یا ہم ڈالتے ہیں ٭ کہا، ڈالو! پھر جب

اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ

ڈالا، باندھ دیں لوگوں کی آنکھیں، اور ان کو ڈرا دیا، اور کر لائے بڑا

عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ

جادو ٭ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو، کہ ڈال اپنا عصا — تبھی وہ لگا

تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا

نگلنے، جو سانگ وہ بناتے تھے ٭ تب داؤ پڑا حق کا، اور غلط ہوا جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ

کرتے تھے ٭ تب ہارے اس جگہ، اور پھرے ذلیل ہو کر ٭ اور ڈالے

السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ

گئے ساحر سجدہ میں ٭ بولے ہم نے مانا جہان کے صاحب کو ٭ جو صاحب

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

موسیٰ اور ہارون کا ٭ بولا فرعون، تم نے مان لیا اس کو، ابھی

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا

میں نے حکم نہیں دیا تم کو، یہ مکر ہے کہ باندھ لائے ہو شہر میں کہ نکالو

تشریح

فی المدائن (۱۱۱) پرگنوں میں، شہروں اور قصبوں میں۔ مایافکون (۱۱۷) سانگ، سوانگ شعبدہ، ڈھکوسلا

(۱۰۴ تا ۱۱۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے توحید اور آخرت کی دعوت پیش کی۔ یہ اپنے آپ کو سب سے بڑا پروردگار کہتا تھا۔ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کر کے ان کے قومی وطن ملک شام لے جانے کی اجازت مانگی۔ بنی اسرائیل کے جدِ اعلےٰ حضرت ابراہیم اپنے وطن عراق سے ہجرت کر کے ملک شام تشریف لے آئے تھے ان کے بعد ان کی اولاد میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں ان کا خاندان حضرت یعقوب کے ساتھ مصر چلا آیا تھا۔ حضرت یوسف نے اپنے اعلیٰ کردار کی بدولت مصر میں بادشاہی کی اور جب ان کی اولاد بگڑ گئی تو مصر کے اصلی باشندوں کا اقتدار بحال ہو گیا۔ اور اولاد یعقوب غلاموں کی زندگی گذارنے پر مجبور ہو گئی۔

فرعون اور اسکے سرداروں نے خاندان یعقوب کی آزادی اور توحید کا پیغام سن کر حضرت موسیٰ سے نبوت کی دلیل طلب کی۔ آپ نے دو نشان پیش کئے ایک عصا، جو زمین پر ڈالنے کے بعد اژدھے کی شکل اختیار کر لیتا تھا اور ایک یدِ بیضا یعنے حضرت موسیٰ کا داہنا ہاتھ جو گریبان میں ڈالنے کے بعد روشن ہو جاتا تھا ان کھلے حیرت ناک معجزات کو دیکھ کر فرعون نے حضرت موسیٰ کے متعلق یہ شہرت دینی شروع کی کہ موسیٰ ایک بڑا جادوگر ہے اور اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اے قبطیو! تمہیں تمہارے وطن مصر سے باہر نکال دے۔ اس کے بعد فرعون نے یہ طے کیا کہ مصر کے جادوگروں سے حضرت موسیٰ کا مقابلہ کرایا جائے، چنانچہ مقابلہ کرایا گیا۔ اور مصری جادوگروں نے رسیوں اور لکڑیوں کو سانپ کی شکل میں دکھا کر اپنے کرتب کا مظاہرہ کیا۔ یہ نظر بندی کا کمال تھا۔ مگر حضرت موسیٰؑ کے عصا نے جب زمین پر پڑ کر اژدھے کی شکل اختیار کی تو جادوگروں کی تمام شعبدہ بازی ختم ہو گئی وہ ایک سوانگ تھا جسے قدرت کے کرشمے نے آن کی آن میں فنا کر کے رکھ دیا

مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

یہاں سے اس کے لوگ سو اب تم جانو گے ف۱ ۞ میں کاٹوں گا تمہارے ہاتھ، اور دوسرے

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى

پاؤں، پھر سولی چڑھاؤں گا تم سب کو ۞ بولے ہم کو اپنے رب

رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ ۚ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا

کیطرف جانا ہے ۞ اور تو ہم سے یہی بیر کرتا ہے کہ مانیں ہم نے اپنے رب کی

لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

نشانیاں، جب ہم تک پہنچیں۔ اے رب! دہانے کھول دے ہم پر صبر کے، اور ہم کو مار مسلمان ۞

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ

اور بولے سردار قوم فرعون کے، کیوں چھوڑتا ہے موسیٰ کو اور اس کی قوم کو

لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ

کہ دھوم اٹھاویں ملک میں، اور موقوف کرے تجھ کو اور تیرے بتوں کو۔ بولا، اب ہم ماریں گے

اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ

ان کے بیٹے، اور جیتی رکھیں گے ان کی عورتیں۔ اور ان پر ہم زور کریں گے ف۲ موسیٰ نے کہا

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ

اپنی قوم کو، مدد مانگو اللہ سے، اور ثابت رہو۔ زمین ہے اللہ

لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

کی، اس کا وارث کرے جس کو چاہے اپنے بندوں میں۔ اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا ف۳ ۞

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ

بولے، ہم پر تکلیف رہی تیرے آنے سے پہلے، اور جب تو ہم میں آ چکا

قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى

کہا، نزدیک ہے کہ رب تمہارا کھپاوے تمہارے دشمن کو۔ اور نائب کرے تم کو

الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ

ملک میں، پھر دیکھے تم کیسا کام کرتے ہو ف۴ ۞ اور ہم نے پکڑا

فوائد ف۱ یعنے تم مل کر اس فریب سے شہر کی ریاست لیا چاہتے ہو۔ فرعون نے اس تقریر سے لوگوں کو دشمن کیا۔ ف۲ فرعون کے یہ بت تھے کہ اپنی صورت بنا دیتا تھا۔ لوگوں کو کہ اس کو پوجا کریں اور بیٹے مارنے اور بیٹیاں چھوڑنی پہلے بھی کرتا تھا۔ درمیان میں چھوڑ دیا تھا اب پھر قصد کیا۔ ف۳ زمین کا قصد کرے۔ یعنے ملک کا حاکم کرے جو حق ہے حضرت آدم کا۔ ف۴ یہ کلام نقل فرمایا مسلمانوں کے سنانے کو یہ سورت مکی ہے اس وقت مسلمان بھی ایسے ہی مظلوم تھے پھر بشارت پہنچی پردے میں۔ ۱۲ منہ

تشریح ربنا افرغ علینا صبرا (۱۲۶) اے رب دہانے کھول دے ہم پر صبر کے۔ افرغ کے معنی عربی لغت میں برتن کو خالی کرنا جو کچھ اسمیں ہے وہ سب ڈال دینا آیت میں استعارہ ہے اور صبر کو پانی سے تشبیہ دیگئی ہے مطلب یہ ہے کہ اے خدا! تیرے پاس جتنا صبر ہے وہ سب ہمیں عطا فرما دے۔ یہ آیت دو جگہ آئی ہے ایک طالوت کیساتھیوں کی زبانی (البقرہ، ۲۵۰) میں اور ایک اس جگہ یہاں شاہ صاحب نے اردو محاورہ اور لغت عربی دونوں کی رعایت کرکے بہترین ترجمہ کیا ہے (محاسن میں تفصیل دیکھو) (۱۱۸ تا ۱۲۶) مصری جادوگروں نے حضرت موسیٰؑ سے شکست کھا کر ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار نہیں کیا بلکہ حضرت موسیٰؑ کی صداقت کا کھلے عام اقرار کرلیا اور عملی طور پر اپنے پروردگار کے آگے سربسجود ہوگئے، فرعون نے ان سے سوال کیا اور ان پر الزام لگایا کہ تمہاری اور موسیٰ کی آپسمیں ساز باز ہوگئی ہے اور اہل مصر کو ان کے وطن سے بے وطن کرنے کی سازش میں شریک ہوگئے ہو۔ عوام کو جادوگروں کے خلاف کرنے کیلئے فرعون کا یہ ہتھکنڈا تھا چنانچہ فرعون نے محسوس کیا عوام میں ان کے خلاف جذبہ پیدا ہوگیا ہے اور اب جادوگروں کے خلاف سخت ایکشن لینا ممکن ہے اس پر فرعون نے جادوگروں کو قتل کرنے کی دھمکی، مگر حق کی بے حجابانہ تجلی نے جادوگروں کو چند منٹ میں صدیقین کے مقام پر پہنچا دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے فرعون کی دھمکی کے جواب میں نعرۂ حق بلند کیا۔ اور اپنے پروردگار سے دعا کی کہ اے رب! ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں استقامت دے کہ اسلام پر ہمارا انجام بخیر ہو۔ (۱۲۷) فرعون کے سرداروں نے فرعون کو حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کے خلاف اسے بھڑکایا کہ مصری جادوگروں کیطرح ان پر بھی تشدد کیا جائے اس پر فرعون نے بنی اسرائیل کی نسل کشی کا اعلان کرکے انہیں مطمئن کیا شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ فرعون نسل کشی کی پالیسی پر شروع ہی سے عمل کر رہا تھا، پھر کچھ نرم پڑگیا تھا۔ اب اس نے پھر اس پالیسی پر چلنے کا اعلان کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کے جواب میں اپنی قوم کو صبر و استقامت پر چلنے کی تلقین فرمائی اور تسلی دی کہ انجام کی کامیابی پرہیزگاروں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۴ / ۱۸ / ۴ — ع ۱۵ / ۳ / ۵

آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

فرعون والوں کو، قحطوں میں، اور میووں کے نقصان میں، شاید وہ

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ

دھیان کرو ۞ پھر جب پہنچی ان کو بھلائی، کہنے لگے یہ ہے ہمارے واسطے اور اگر

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ

پہنچے برائی، شومی بتاتے موسیٰؑ کی، اور اس کے ساتھ والوں کی، سُن لو شومی انکی اللہ ہی

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا

پاس ہے، پر اکثر لوگ نہیں جانتے ف ۞ اور کہنے لگے، جو تو

تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

لاوے گا ہم پاس نشانی، کہ ہم کو اس سے جادو کرے سو ہم تجھ کو نہ مانیں گے ۞

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَ

پھر بھیجا اُن پر عزقاب، اور ٹڈی، اور چچڑی، اور مینڈک، اور

الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ

لہو، کتنی نشانیاں جدا جدا - پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وہ لوگ گنہ گار ف۲ ۞ اور

لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

جس بار پڑا ان پر عذاب، بولے اے موسیٰ! پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا

عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

رکھا ہے تجھ کو - اگر تو نے اٹھایا ہم سے عذاب، تو بیشک تجھ کو مانیں گے، اور رخصت کریں گے

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ

تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو ۞ پھر جب ہم نے اُٹھا لیا ان سے عذاب ایک وعدے تک، کہ ان کو

بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى

پہنچنا تھا، تبھی منکر ہو جاتے ۞ پھر ہم نے بدلا لیا ان سے، پھر ڈوبا دیا گہرے پانی

الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا

میں، اس پر کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں، اور کر رہے ہیں ان سے تغافل ف۳ ۞ اور وارث کئے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کے لئے ہے قوم نے کہا۔ اے موسیٰؑ! ہم تو مصیبت ہی میں گرفتار ہیں۔ آپ سے پہلے بھی تھے اور آپ کے تشریف لانے کے بعد بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے کہ فرعون بنی اسرائیل پر سختیاں کرے، اسے اور اس کی قوم کو آزمائشی سختیوں میں گھیر لیا۔ قحط پڑنے لگا اور پیداوار میں کمی آنے لگی تاکہ فرعون اور اس کی قوم کے دل میں نرمی پیدا ہو۔ لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ ان کے دل اور زیادہ سخت ہو گئے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف۱ یعنی شومیٔ قسمت بد ہے سو اللہ کی تقدیر سے ہے۔ بھلائی اور برائی کا اثر ہو گا آخرت میں اس کا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی ان کی کفر سے تھی کیونکہ کافر بھی دنیا میں عیش کرتے ہیں۔ اصل حقیقت تھی سو فرمائی۔ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہیں۔ ف۲ حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے چالیس برس تقابلہ رہا۔ اس پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اس نے نہ مانا ان کی بددعا سے بلائیں پڑیں۔ دریائے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے۔ اور ٹڈی سبزی کھا گئی اور آدمیوں کے بدن میں اور کپڑوں میں چچڑیاں پڑ گئیں۔ اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور ہر پانی لہو بن گیا۔ آخر ہر گز نہ مانا۔ ۱۲منہ
ف۳ یہ سب بلائیں ان پر آئیں ایک ایک ہفتہ کے فرق سے اول حضرت موسیٰؑ فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تم پر یہ بلا بھیجے گا وہی بلا آتی۔ پھر مضطر ہوتے۔ حضرت موسیٰؑ کی خوشامد کرتے ان کی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی۔ نصف شب کو سارے شہر میں ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا۔ وہ لگے مردوں کے غم میں حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو لے کر شہر سے نکل گئے۔ پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا۔ دریائے قلزم پر جا پکڑا۔ وہاں یہ قوم بسلامت گذر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا۔ ۱۲منہ رح

تشریح طٰٓئِرُهُمْ (۱۳۱) "شومی ان کی" نحوست اور برائی ان کی۔

الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ

ہم نے، جو لوگ کمزور ہو رہے تھے، اس زمین کے مشرق کے اور

مَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ

مغرب کے، جس میں برکت رکھی ہے ہم نے اور پورا ہوا نیکی کا وعدہ تیرے رب کا،

بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ

بنی اسرائیل پر، اس پر کہ وہ ٹھہرے رہے اور خراب کیا ہم نے جو بنایا تھا فرعون

وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ

اور اس کی قوم نے، اور ان کو جو چڑھاتے چھتریوں پر ف۱ ؎ اور پار اتارا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے،

فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى

تو وہ پہنچے ایک لوگوں پر، کہ پوجنے میں لگ رہے تھے اپنے بتوں پر، بولے، اے موسیٰؑ!

اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿١٣٨﴾

بنا دے ہم کو بھی ایک بت، جیسے ان کے بت ہیں کہا، تم لوگ جہل کرتے ہو ف۲ ۞

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ أَغَيْرَ

یہ لوگ جو ہیں تباہ ہونا ہے جس کام میں لگے ہیں اور غلط ہے جو کر رہے ہیں ۞ کہا، کیا اللہ

اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ

کے سوا لادوں تم کو کوئی معبود؟ اور اس نے تم کو بزرگی دی سب جہان پر ۞ اور وہ وقت یاد کرو جب بچالیا

آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَ

ہم نے تم کو فرعون والوں سے، دیتے تھے تم کو بری مار ۔ مار ڈالتے تمہارے بیٹے، اور

يَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾ وَ

جیتی رکھتے تمہاری عورتیں ۔ اور اس میں احسان ہے تمہارے رب کا بڑا ۞ اور

وَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ

وعدہ ٹھہرایا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا، اور پورا کیا ان کو دس سے، تب پوری ہوئی مدت تیرے

أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي

رب کی چالیس رات ۔ اور کہا موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون کو، میرا خلیفہ رہ میری قوم میں،

فوائد ف۱ جسمیں برکت رکھی یعنے زمین شام اسمیں ظاہر اور باطن کی برکت بہت ہے۔ ف۲ جاہل آدمی نرے بے صورت کو عبادت کر کر تسکین نہیں پاتا جب تک سامنے ایک صورت نہ ہو وہ قوم دیکھی کہ گائے کی صورت پوجتے تھے ان کو بھی یہ ہوس آئی آخر سونے کا بچھڑا بنایا اور پوجا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ (۱۳۷) اور خراب کیا ہم نے جو بنایا تھا فرعون اور اس کی قوم نے اور ان کو جو چڑھاتے چھتریوں پر۔ انگور وغیرہ کی بیلیں چھتریوں اور ٹٹیوں پر چڑھائی جاتی ہیں وہی مراد ہیں بعض نسخوں میں ان کا کا لفظ بگڑ کر (انگور) ہو گیا ہے۔

بزرگوں کے آثار کی تعظیم میں غلو، بنی اسرائیل صدیوں کی غلامی کے بعد آزاد ہوئے تھے مگر ان کی ذہنیت غلامانہ تھی اس لئے دریائے نیل سے پار ہو کر کچھ لوگوں کو گائے کی پوجا کرتے دیکھا اور حضرت موسیٰ سے اپنے لئے بھی ایک بت اور دیوتا بنانے کی درخواست کی حضرت موسیٰؑ نے انہیں سخت سرزنش فرمائی اور بتایا کہ خدا کو چھوڑ کر بتوں اور دوسری مخلوق کی پوجا پاٹ کرنا ہلاکت کا راستہ ہے۔ اسلام نے انسانوں کی اس ذہنیت کا علاج کرنے کیلئے سخت تدابیر اختیار کی ہیں اور توحید کے تصور کو محفوظ کرنے اور اسے شرک کے ہلکے سے ہلکے حملہ سے بچانے کے لئے توحید کے حصار کو بہت مضبوط کر دیا ہے۔ سورج غروب یا طلوع ہو رہا ہو تو عبادت نہ کیجائے۔ قبر سامنے ہو تو نماز وہاں سے ہٹ کر ادا کیجائے۔ تصویر بنانا اور رکھنا ممنوع ہے، اور اسکے سامنے عبادت کرنا ممنوع ہے۔ اولیاء اللہ کے مزارات کو سجانا اور ان پر میلے لگانا غلط ہے تعظیم کے طور پر کسی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اور کسی کے سامنے سجدہ کی صورت میں سر جھکانا ممنوع ہے۔ یہ پابندیاں اسلئے لگائی گئیں کہ ظاہری صورت اور مورت کی تعظیم اور تعظیم کے بعد پھر اسکی تقدیس کا تصور کسی طرح پیدا نہ ہونے پائے اور اسلام کا عقیدہ توحید اپنی شان امتیازی کیساتھ قائم رہے ایک بدعت پسند گروہ اسلام کی ان پیش بندیوں اور احتیاطی احکامات کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتا اور اس نے ملت اسلامیہ کے ایک سادہ لوح طبقہ کو ان نہایت مہلک قسم کی بدعات سیئہ میں پھنسا رکھا ہے شاہ صاحب امت کو اسی فتنہ سے ہشیار فرما رہے ہیں۔ شاہ ولی اللہ رح فرماتے ہیں کہ جب میں نے ۱۱۴۴ھ میں حرمین شریفین کی زیارت کی اور مجھے روضہ رسول پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تو ذات اقدس پر توجہ کے وقت مجھ پر کشف ہوا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں لاتجعلوا زیارۃ قبری عیدًا۔ میری قبر کی زیارت کو عید کا تہوار نہ بنانا۔ اس ہدایت سے آپنے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۶ ۱۲ ۶

وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا

اور سنوارتا رہنا اور نہ چل بگاڑنے والوں کی راہ ف۲ اور جب پہنچا موسیٰ ہمارے وقت پر،

وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ

اور کلام کیا اس سے اسکے رب نے، بولا اے رب تو مجھ کو دکھا کہ میں تجھ کو دیکھوں - کہا، تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گا،

لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ

لیکن دیکھتا رہ پہاڑ کی طرف، جو وہ ٹھہرا اپنی جگہ، تو آگے تو دیکھے گا مجھ کو -

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ

پھر جب نمو ہوا رب اس کا پہاڑ کیطرف، کیا اس کو ڈھا کر برابر، اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش -

فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾

پھر جب چونکا، بولا، تیری ذات پاک ہے، میں نے توبہ کی تیرے پاس اور میں سب سے پہلے یقین لایا ف۳

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَ

فرمایا، اے موسیٰ! میں نے تجھ کو امتیاز دیا لوگوں سے، اپنے پیغام بھیجنے کا اور

بِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾

کلام کرنے کا - سو لے جو میں نے تجھ کو دیا، اور شاکر رہ ❁

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا

اور لکھ دی ہم نے اس کو تختوں پر، ہر چیز میں سے سمجھوتی، اور بیان

لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

ہر چیز کا - سو پکڑ ان کو زور سے اور کہہ اپنی قوم کو کہ پکڑے رہیں اس کی بہتر باتیں -

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ

اب میں تم کو دکھاؤں گا گھر بے حکم لوگوں کا ف۴ ❁ میں پھیر دونگا اپنی آیتوں سے ان کو، جو

يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ

بڑائی ڈھونڈتے ہیں ملک میں ناحق - اور اگر دیکھیں ساری نشانیاں،

لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ

یقین نہ کریں ان کو - اور اگر دیکھیں راہ سنوار کی، وہ نہ ٹھہراویں

(بقیہ صفحہ گذشتہ) دین میں تحریف اور بگاڑ کا راستہ بند کیا ہے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور حج کیطرح ان پر عید اور میلہ منانے لگے۔ (حجۃ اللہ مبحث فی الاذکار ج ۱ ص)

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف۲ حق تعالیٰ نے وعدہ دیا حضرت موسیٰ کو کہ پہاڑ پر تیس رات خلوت کرو کہ تمہاری قوم کو تورات دوں۔ اس مدت میں انہوں نے ایکدن مسواک کی۔ فرشتوں کو انکے منہ کی بُو سے خوشی تھی۔ وہ جاتی رہی اس کے بدل دس رات اور بڑھا کر مدت پوری کی۔ ف۳ حضرت موسیٰ کو حق نے بزرگی دی کہ فرشتے بغیر خود کلام کیا ان کو شوق آیا کہ دیدار بھی دیکھوں اس کی برداشت نہ ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو دیکھنا ہو سکتا ہے کیونکہ نمود ہوا تھا پہاڑ کیطرف لیکن دنیا کے وجود کو برداشت نہ ہوئی۔ پہاڑ ٹوٹ گیا اور حضرت موسے بے ہوش گرے تو آخرت کے وجود کو برداشت ہو گی۔ وہاں دیکھنا تحقیق ہے ۱۲ ف۴ اس کی بہتر باتیں یعنے جو کرنے کے حکم ہیں اور بری باتیں جن کے نہ کرنے کا حکم ہے اور دکھاؤں گا گھر بے حکموں کا یعنے اگر تم حکم پر نہ چلوگے تو تم کو اسی طرح ذلیل کرینگے جس طرح شام کا ملک ان سے چھین کر تم کو دیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح تَجَلّٰى رَبُّهٗ (۱۴۳) نمود ہوا، نمودار اور ظاہر ہوا فَلَمَّآ اَفَاقَ۔ چونکا، ہوش میں آیا۔

(۱۴۳) فرعون کے اقتدار سے آزاد ہونے کے بعد خاندان اسرائیل چالیس برس تک دریائے قلزم کے پار میدان تیہ (وادیٔ سینا) میں مقیم رہے۔ غلامی کے بعد آزاد زندگی میں اب اس کی ضرورت پیش آئی کہ بنی اسرائیل کو مستقل شرعی قانون دیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے حضرت موسیٰؑ کو جبل طور پر اعتکاف وخلوت کیلئے بلایا گیا اور حضرت موسیٰ نے وہاں چالیس دن توجہ الی اللہ میں گذارے۔ تیس اور چالیس کی ایک توجیہہ تو شاہ صاحب نے فرمائی اور ایک توجیہہ دوسرے علماء نے یہ بیان کی کہ یہ انداز صرف محاورہ کے طور پر اختیار کیا گیا ہے کہ تیس دن جن کی تکمیل دس دن سے ہوگی۔ چالیس دن کی روحانی ریاضت کے بعد جب حضرت موسیٰؑ کا قلب علم الٰہی کو بآسانی قبول کرنے کے قابل ہوگیا تو آپکو تورات کی تختیاں عطا کی گئیں۔ طور پر آتے وقت حضرت موسیٰ نے اپنے بڑے بھائی ہارون کو اپنا جانشین بنایا تھا اور انہیں شرارت پسندوں سے ہشیار رہنے کی ہدایت کردی تھی۔ طور پر تورات دیئے جانے کے وقت حضرت موسیٰ اور خداوند عالم کے درمیان جو ہمکلامی ہوئی تو لذت ہمکلامی کے جوش میں موسیٰ خداوند عالم سے اپنے دیدار و مشاہدہ جمال کی طلب کر بیٹھے۔ والاذن تعشق قبل العین احیانا جواب آیا کہ اے موسیٰؑ! تم ان ظاہری حواس کے ذریعہ ہماری ذات کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

[illegible]

سَبِيلًا ۚ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ

راہ ۔ اور اگر دیکھیں راہ الٹی ، اس کو ٹھہراویں راہ ۔ یہ

بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ

اس واسطے کہ انہوں نے جھوٹ جانیں ہماری آیتیں اور ہو رہے ان سے بے خبر ف ۞ اور جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ

جھوٹ جانیں ہماری آیتیں ، اور آخرت کی ملاقات ، ضائع ہوئیں ان کی محنتیں ۔ وہی

يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ

بدلا پاویں گے ، جو کچھ عمل کرتے تھے ف ۞ اور بنا لیا موسیٰ کی قوم نے ،

مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا

اس کے پیچھے ، اپنے زیور سے بچھڑا ، ایک دھڑ اسمیں گائے کی آواز ۔ یہ نہ دیکھا

أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾

انہوں نے کہ وہ ان سے بات نہیں کرتا اور نہ دکھاوے راہ ۔ اس کو ٹھہرا لیا ، اور وہ تھے بے انصاف ۞

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن

اور جب پچھتائے ، اور سمجھے کہ ہم بہکے ، کہنے لگے ، اگر نہ

لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾

رحم کرے ہم کو رب ہمارا ، اور نہ بخشے ، تو بے شک ہم خراب ہوں گے ۞

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا

اور جب پھر آیا موسےٰ اپنی قوم میں ، غصے بھرا اور افسوس ، بولا کیا بری جگہ

خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى

رکھی تم نے میری میرے بعد ۔ کیوں جلدی کی اپنے رب کے حکم سے ؟ اور ڈال دیں

الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ

وہ تختیاں ، اور پکڑا سر اپنے بھائی کا لگا کھینچنے اپنی طرف ۔ وہ بولا کہ اے میری

أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي

ماں کے جنے ، لوگوں نے مجھے بودا سمجھا ، اور نزدیک تھے کہ مجھ کو مار ڈالیں ،

ع ۱۷ ۶ ۷

(بقیہ صفحہ گذشتہ) البتہ تم پہاڑ کیطرف دیکھو ہم اس پر اپنی تجلّی ڈالتے ہیں اگر یہ پہاڑ اس کی تاب لاسکے گا تو تم بھی تاب لاسکو گے ۔ پھر خداوند قدوس کی تجلّی نے پہاڑ کے اس حصہ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے ۔ معلوم ہوا کہ نظارہ جمال حق سے انسانی ہستی کا عجز اور کمزوری مانع اور حجاب ہے ورنہ جمالِ حق تو کائنات کے ہر گوشہ میں اپنی تجلیات کی نمود بکھیر رہا ہے ولنعم ماقیل

ہر چہ ہست از قامتِ ناساز و بے اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس دشوار نیست

چنانچہ حضرت موسےٰ جب ہوش میں آئے تو اپنے قصور اور عاجزی کا اعتراف فرمایا اور خدا کی پاکی بیان کی ۔

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف الواح دیکر یہ بھی فرما دیا کہ قوم کو تقید کرو کہ عمل کریں اور یہ بھی فرما دیا کہ جو بے انصاف ہیں اور حق پرست نہیں ان کے دل میں پھیر دونگا ۔ اسپر عمل نہ کرینگے یعنی ہدایت اور ضلالت دونوں اسکی طرف سے ہیں اسی طرح بہشت اور دوزخ ۱۲ منہ ؒ

ف یعنے ان حکموں کی توفیق نہ ہوگی اور جو اپنی عقل سے کریں گے قبول نہ ہوگا ۔ ۱۲ منہ

تشریح وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ (۱۴۹) اور جب پچھتائے ، سقوط فی ایدیہم ، عربی کا محاورہ ہے اور اس کے معنے نادم ہونے کے ہیں ۔ شاہ صاحبؒ نے اصول محاورہ کے مطابق ترجمہ کیا جسمیں لفظوں کی رعایت نہیں ہے لیکن ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ہاں الفاظ قرآنی اور محاورہ دونوں کی رعایت نظر آتی ہے اور جب ان کا کیا ان کے آگے آیا ۔‘‘

سامری کی شعبدہ گری : بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کی صداقت کے کھلے نشان مسلسل اور پے در پے کھلی آنکھوں سے دیکھے مگر نافرمانی اور بدعملی سے باز نہ آئے تو خدا کی طرف سے ان پر توفیق کا دروازہ بند کر دیا گیا ۔ پھیر دونگا اپنی نشانیوں سے ان کو ، خدا کے اس اعلان کا یہی مطلب ہے ، یہ مطلب نہیں کہ میں انہیں مجبور کر کے حق کی روشنی سے محروم کر دونگا ۔ آیت (۱۵۰) سے بنی اسرائیل کی اس گمراہی کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اس قوم نے حضرت موسیٰؑ کے طور پر جانے کے بعد اختیار کی ۔ یہ بچھڑے کی پرستش کا واقعہ ہے ۔ بنی اسرائیل یہ خواہش حضرت موسیٰؑ سے کر چکے تھے اور سامری کے علم میں تھا کہ بنی اسرائیل کے اندر مصریوں کی طویل صحبت کی وجہ سے گائیں کی تقدیس کا عقیدہ بیٹھا ہوا ہے چنانچہ اس نے حضرت موسیٰ کے بعد ایک طلائی گائیں بنا کر ان کے سامنے رکھدی اور انہیں انکی پرستش کی ترغیب دی اور یہ لوگ اس شرک میں مبتلا ہو گئے ۔ حضرت ہارونؑ نے بہت سمجھایا مگر بے سود ثابت ہوا اور حضرت موسیٰؑ واپس آئے تو بھائی پر بہت لال پیلے ہوئے ۔ حضرت ہارونؑ نے معذرت کی اور بھائی کی معذرت پر (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ

سو مت ہنسا مجھ پر دشمنوں کو، اور نہ ملا مجھ کو گنہگار لوگوں میں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِأَخِيْ وَأَدْخِلْنَا فِيْ

ف ۞ بولا اے رب معاف کر مجھ کو، اور میرے بھائی کو، اور ہم کو داخل کر اپنی

رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ

رحمت میں۔ اور تو ہے سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ۞ البتہ جنہوں نے

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ

بچھڑا بنا لیا، ان کو پہنچے گا، غضب ان کے رب کا، اور

ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾

ذلت دنیا کی زندگی میں ۔ اور یہی سزا دیتے ہیں ہم جھوٹ باندھنے والوں کو ۞

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا

اور جنہوں نے کئے برے کام، پھر بعد اس کے توبہ کی،

وَاٰمَنُوْٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥٣﴾ وَ

اور یقین لائے، تیرا رب اس کے پیچھے بخشتا ہے مہربان ۞ اور

لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ

جب چپ ہوا موسیٰ سے غصہ، اٹھا لیں تختیاں، اور ان

نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿١٥٤﴾

کی نقل جو لکھی، اسمیں راہ کی سوجھ ہے اور مہر ان کیواسطے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ۞

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ أَخَذَتْهُمُ

اور چنے موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد، لانے کو ہمارے وعدہ کے وقت پھر جب ان کو

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۭ أَتُهْلِكُنَا

رنے نے پکڑا، بولا اے رب! اگر تو چاہتا پہلے ہی ہلاک کرتا ان کو، اور مجھ کو۔ کیا ہم کو ہلاک کریگا

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَ

ایک کام پر، جو کیا ہمارے احمقوں نے؟ یہ سب تیرا آزمانا ہے۔ بچلاوے اس میں جس کو چاہے اور

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) حضرت موسیٰؑ نے اپنے لئے اور بھائی کے لئے خدا سے معافی کی دعا فرمائی۔ بچھڑے اور سامری کے واقعہ کو سورہ طٰہٰ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے گائیں میں آواز کیسی تھی۔ اس کی تشریح میں محققین نے لکھا ہے کہ سامری مصر کے بت خانوں کے پوشیدہ بھیدیں اور پجاریوں کی شعبدہ بازی سے باخبر تھا۔ وہاں مورتیوں کو اس ترکیب سے بنایا جاتا تھا کہ جب ان کے اندر ہوا داخل ہوتی تو ان میں سے طرح طرح کی آوازیں نکلنے لگتیں، آج بچوں کے کھلونوں میں یہ ہنر دیکھا جا سکتا ہے۔ سامری نے وہی مصری کاریگری سے کام لیا۔ اِسْتَضْعَفُوْنِیْ (۱۵۰) بودا سمجھا کمزور سمجھا۔

ع ۱۸/۸

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف حضرت ہارون اور ان کی اولاد حضرت موسیٰ کی امت میں امام تھے لیکن جب ان کی جائے خلیفہ ہوئے تو امت حکم میں نہ رہی خلافت اور کی قسمت میں تھی خلیفہ وہ کہ اُمت کو دین اور دنیا کے بندوبست میں رکھے جسطرح پیغمبر سنوار گیا تا نصرت حق ان کے ساتھ رہے اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار ہو، جو خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور ہو سو اُمت ان سے کرے تا برکت اور قبول پاویں۔ توریت میں امام کے لوازم دیکھیے تو معلوم ہو۔

تشریح (۱۵۴) وَلَمَّا سَكَتَ الخ اور جب چپ ہوا موسیٰ سے غصہ الخ شاہ صاحب نے سکت کا ترجمہ لغوی کیا ہے چپ ہوا۔ حالانکہ اردو محاورہ میں غصہ ٹھنڈا ہوا۔ غصہ تھم گیا، آتا ہے پہلا ترجمہ صاحب تفہیم القرآن نے استعمال کیا ہے اور دوسرا شیخ الہندؒ نے لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شاہ صاحبؒ کلام الٰہی کا ترجمہ کرتے وقت لغت، معانی، بلاغت اور تفسیر کے سارے علوم اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ معانی اور بلاغت کے امام علامہ زمخشری رحنے اس آیت کی ادبی خوبی اور فنی حسن و جمال پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا کہ قرآن کریم نے غصہ کو انسان فرض کیا ہے جس نے حضرت موسےؑ کو ابھارا اور ان سے کہا کہ وہ توراۃ کی تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی حضرت ہارون کے بال پکڑ لیں اس کے بعد وہ انسان (غصہ) خاموش ہوا اور پھر حضرت موسیٰ نے وہ تختیاں اٹھالیں اور حضرت ہارون سے معذرت کی۔ شاہ صاحبؒ نے اس قرآنی استعارہ کی رعایت کر کے ترجمہ کیا۔ اس تشبیہی اُسلوب میں حضرت موسےؑ کے مقام نبوت کی تنزیہ اور پاکیزگی کا اظہار مقصود ہے یعنے یہ حرکت موسیٰ نبی اللہ نے نہیں کی بلکہ موسیٰ بن عمران نے کی۔ قرآن کریم کے ادبی اسلوب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ فکری اور ذہنی حقائق کو محسوس اور مادی تشبیہات کے رنگ میں پیش کرتا ہے تاکہ وہ معنوی چیزیں متشکل ہو کر سننے والوں کی آنکھوں کے سامنے آجائیں۔

تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

راہ دے جس کو چاہے ۔ تو ہی ہے ہمارا تھامنے والا سو بخش ہم کو اور مہر کر ہم پر ، اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا

بخشنے والا ف۱ ۞ اور لکھ دے ہمارے واسطے ، اس دنیا میں نیکی ، اور آخرت میں ہم

هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ

رجوع ہوئے تیری طرف ، فرمایا ، میرا عذاب جو ہے سو ڈالتا ہوں جس پر چاہوں اور میری مہر شامل ہے

كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ

ہر چیز کو ۔ سو وہ لکھ دوں گا ان کو ، جو ڈر رکھتے ہیں ، اور دیتے ہیں زکوٰۃ ، اور جو

هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ

ہماری باتیں یقین کرتے ہیں ف۲ ۞ وہ جو تابع ہوتے ہیں اس رسول کے ، جو نبی ہے

الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ

امی ، جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس ، توریت اور

الْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

انجیل میں بتاتا ہے ان کو نیک کام ، اور منع کرتا ہے برے کام سے ، اور حلال کرتا ہے

لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ

ان کے واسطے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک ، اور اتارتا ہے ان سے بوجھ ان کے اور

الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ

پھانسیاں جو ان پر تھیں ۔ سو جو اس پر یقین لائے اور اس کی رفاقت کی اور مدد کی

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے ، وہی پہنچے مراد کو ف۳ ۞

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا

تو کہہ ، لوگو ! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف ،

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

جس کی حکومت ہے آسمان اور زمین میں ، کسی کی بندگی نہیں

ع ۱۹ / ۶ / ۹

فوائد ف۱ حضرت موسیٰ اپنے ساتھ لے گئے ستر آدمی سردار قوم کے جب حق تعالےٰ نے کلام کیا سن کر کہنے لگے ہم جب تلک نہ دیکھیں ہم کو یقین نہیں اس سے ان پر بجلی گری اور کانپ کر مر گئے۔ حضرت موسیٰؑ نے اس طرح دعا کی آپ کو شامل کر کر، تب بخشے گئے۔ پھر زندہ ہوئے یہ شاید بچھڑا پوجنے سے پہلے تھا یا شاید پیچھے تھا ۱۲ ف۲ شاید حضرۃ موسےٰؑ نے اپنی امت کے حق میں دنیا اور آخرت کی نیکی جو مانگی مراد یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم رہیں، دنیا اور آخرت میں فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہیں سو عذاب تو اسی پر ہے جس کو اللہ چاہے اور رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خاص لکھی ہے ان کے نصیب میں جو اللہ کی ساری باتیں یقین کریں گے یعنے آخری امت کہ سب کتابوں پر ایمان لاویں گے سو حضرت موسےٰ کی امت میں سے جو کوئی آخری کتاب پر یقین لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرت موسےٰ کی دعا ان کو لگی ۱۲ ف۳ حضرت کو پہلی کتابوں میں نبی امی بتایا تھا دو معنوں سے ایک تو بن پڑھے تھے اور دوسرے ام القریٰ سے پیدا ہوئے یعنے مکے سے اور یہود پر سخت احکام تھے اور کھانے کی چیزوں میں تنگی تھی۔ اس دین میں وہ سب آسان ہوئے اسی کو بوجھ اور پھانسی فرمایا اور نور سے مراد قرآن کریم اور شریعت ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۵۷) دین اسلام آسان دین ہے۔ اس آیت میں نبی آخر الزمان ﷺ کی خصوصیات اور آپ کے آخری دین (اسلام) کی امتیازی شان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان خصوصیات میں ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہود نے دین اور مذہب کے نام پر جن پابندیوں کے طوق و سلاسل پہن رکھے تھے اسلام ان سے نجات دلانے آیا ہے وہ ناقابل برداشت پابندیاں کیا تھیں ۱۔ توہم پرستانہ خیالات و رسوم (۲) مذہبی پیشواؤں کی مطلق اتباع جو پرستش کی حد تک پہنچ گئی تھی اسلام نے ان کے مقابلہ میں ایک آسان دین پیش کیا ہے آپ نے فرمایا الدین یسر۔ دین آسان ہے انما الطاعۃ فی المعروف علما اور مشائخ احکام کی پیروی شریعت کے دائرہ میں اور معروف کاموں میں ہے ایک حدیث میں فرمایا من احدث فی امرنا فھو رد۔ جو شخص ہمارے دین میں عقیدہ اور عمل کی بدعات داخل کریگا وہ سب قابل رد ہونگی۔ پھینک دینے کے قابل ہونگی۔ خدا تعالےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلان کرایا کہ میں تم تمام انسانوں کیلئے رسول بن کر آیا ہوں۔ میری رسالت عام ہے اور میری زندگی کا مشن یہ ہے کہ میں امر بالمعروف (بقیہ اگلے صفحہ پر)

هُوَ يُحْيِ وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ

سوائے اس کے جلاتا ہے اور مارتا ہے، سو مانو اللہ کو، اور اس کے بھیجے نبی

الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ

امی کو، جو یقین کرتا ہے اللہ پر، اور اس کے سب کلام پر اور اس کے تابع

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٨﴾ وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ

ہو، شاید تم راہ پاؤ ٭ اور موسیٰ کی قوم میں ایک فرقہ

يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنَاهُمُ

راہ بتاتے ہیں حق کی، اور اسی پر انصاف کرتے ہیں ف ٭ اور بانٹ کر ان کو

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ

ہم نے کیا کئی فرقے، بارہ دادوں کے پوتے — اور حکم بھیجا ہم نے

مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب

موسیٰ کو، جب پانی مانگا اس سے اس کی قوم نے، کہ مار اپنی

بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

لاٹھی سے اس پتھر کو، تو پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے،

عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ

پہچان لیا ہر ایک لوگوں نے اپنا گھاٹ —

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ

اور سایہ کیا ہم نے ان پر ابر کا، اور اتارا ان پر من

وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ

اور سلویٰ — کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے روزی دی تم کو —

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾

اور ہمارا کچھ نہ بگاڑا لیکن اپنا برا کرتے رہے ٭

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا

اور جب حکم ہوا ان کو کہ بسو اس شہر میں اور کھاؤ اس میں جہاں سے چاہو اور کہو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور نہی عن المنکر کروں۔ پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دوں اور ناپاک چیزوں کی حرمت کا اعلان کروں اور جاہلانہ رسوم ورواج سے آزاد کراؤں، میرے بعد میری امت کا مقصد حیات بھی یہی ہونا چاہیئے۔ نبی آخر الزمان کے اوصاف میں اَلْاُمِّیّ کا تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ پچھلی کتابوں میں نبی موعود کی بشارت اسی تعارف کے ساتھ بیان کیگئی ہے۔ تورات کتاب استثنار ۱۸-۱۷، ۲۲، ۲۳، زبور ۴، اور انجیل متی ۲۰، یوحنا، ۱، ۲۱، ۴، ۱۵، کے مقامات قابل غور ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف۱ وہی لوگ تھے کہ جب حضرت پہنچے تو ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۶۰) وادیٔ سینا کے خشک صحراء میں بنی اسرائیل کے لئے پینے کے پانی اور کھانے کے لئے غذاء کا سوال پیدا ہوا تو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ فلاں پہاڑ کی چٹان (جبلِ حوریب) پر اپنا معجزاتی عصا مار دو۔ موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور اس چٹان میں سے بارہ پانی کے چشمے جاری ہوگئے۔ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خاندان وار بارہ حصوں میں الگ الگ تقسیم کر کے ان چشموں سے پانی لینے کی ہدایت کی اور ان پر صحراء کی دھوپ سے بچنے کے لئے ابر کا سایہ کیا اور کھانے کے لئے من اور سلویٰ نازل کیا لیکن اس نافرمان قوم میں ان غیر معمولی احسانات کا بھی اثر نہ ہوا اور جب ان سے کہا گیا کہ اب تم اپنے آبائی ملک فلسطین میں داخل ہو اور جن ظالم حکمرانوں کا وہاں قبضہ ہے ان سے اس ملک کو آزاد کرا کے وہاں آباد ہو اور اس شہر میں داخل ہوتے ہوئے خدا تعالےٰ سے معافی (حطہ) کہتے جاؤ اور سر جھکا کر داخل ہو اور اس شہر کی بہترین غذائیں کھاؤ اور پیو۔ تو اس سرکش قوم نے ان سب باتوں کی خلاف ورزی کی اور جہاد کرنے سے انکار کر دیا۔ (اس واقعہ کی تفصیل سورہ مائدہ میں دیکھو۔)

حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ

گناہ اترے اور پیٹھو دروازہ میں سجدہ کرتے، تو بخشیں ہم تمہاری تقصیریں ۔ آگے اور دیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

نیکی والوں کو ف۱ ۔ سو بدل لیا بے انصافوں نے ان میں سے، اور لفظ سوائے

الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا

اس کے جو کہدیا تھا، پھر بھیجا ہم نے ان پر عذاب آسمان سے، بدلا

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَسْـَٔـلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ

ان کی شرارت کا ۔ اور پوچھ ان سے احوال اس بستی کا، کہ تھی کنارے دریا

الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ

کے ۔ جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم میں ف۲ جب آنے لگیں ان پاس مچھلیاں

سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ڔ كَذٰلِكَ ڔ

ہفتے کے دن پانی کے اوپر، جس دن ہفتہ نہ ہو نہ آویں ۔ یوں

نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ

ہم آزمانے لگے ان کو اسواسطے کہ بے حکم تھے ف۳ ۔ اور جب بولا ایک فرقہ ان میں، کیوں

تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ

نصیحت کرتے ہو ایک لوگوں کو کہ اللہ چاہتا ہے ان کو ہلاک کرے یا ان کو عذاب کرے سخت ؟

قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

بولے الزام اتارنے کو تمہارے رب کے آگے اور شاید وہ ڈریں ف۴ پھر جب بھول گئے

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا

جو ان کو سمجھایا تھا، بچالیا ہم نے جو منع کرتے تھے برے کام سے، اور پکڑا

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا

گنہگاروں کو برے عذاب میں، بدلا ان کی بے حکمی کا ۔ پھر جب

عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿١٦٦﴾

بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا، ہم نے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر پھٹکارے ف۵ ۔

فوائد

ف۱ یعنی ابھی ایک شہر فتح ہوا ہے آگے سارا ملک ملے گا۔ ف۲ حضرت داؤد کے عہد میں یہ قصہ ہوا ہے۔ یہود پر ہفتہ کے دن شکار کرنا منع تھا۔ اللہ نے اس شہر والے بے حکم دیکھے لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیاں اُوپر پھریں اور دنوں غائب رہیں ان کا جی نہ رہ سکا۔ آخر ہفتے کو شکار کیا۔ اپنی دانست میں حیلہ کیا کہ کنارہ دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچھلیاں وہاں بند ہو رہیں تو بھی مچھلیاں ہاتھ نہ آئیں۔ ہفتے کی شام کو نکل جاتیں۔ آخر ہفتہ کے دن راہ بھاگنے کی بند کی اتوار کو پکڑلیا پھر وہ لوگ بندر ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو حلال روزی نہ ملے اور حرام چاہے تو ملے تو اس کو آزمائش ہے آخر وہ روزی وبال ہو گی اور معلوم ہوا کہ حیلہ اللہ پاس کام نہیں آتا۔ ف۳ ان میں تین فرقے ہوئے ایک شکار کرتے ایک منع کئے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے جو منع کرتے رہے۔ ف۴ منع کرنیوالوں نے شکار والوں سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ میں دیوار اٹھائی ایکدن صُبح کو اٹھے۔ دوسروں کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکھا۔ ہر گھر میں بندر وہ آدمیوں کو پہچان کر اپنے قرابت والوں کے پاؤں پر سر رکھنے لگے اور رونے لگے آخر بُرے حال سے تین دن میں مر گئے

تشریح

(۱۶۳) نہی عن المنکر کی اہمیت، ان تین جماعتوں میں سے نافرمان تباہ کئے گئے اور منع کرنے والوں کو اس عذاب سے نجات دیگئی۔ جس تیسرے طبقے نے نہی عن المنکر سے سکوت اختیار کیا اس کا انجام کیا ہوا قرآن اس سے خاموش ہے۔ شاہ صاحبؒ نے بھی اسکیطرف سے خاموشی اختیار کی۔ حضرت عکرمہ رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک روز اپنے اُستاد حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مَیں نے دیکھا کہ ان کے سامنے قرآن کریم کی یہی آیات کھلی ہوئی ہیں۔ وہ زار وقطار رو رہے ہیں میں نے عرض کیا۔ کیا بات ہے۔ فرمایا۔ تم نے ان آیات پر غور نہیں کیا۔ خدا تعالٰی نے نہی عن المنکر سے سکوت اختیار کرنیوالوں کے بارے میں خاموشی اختیار کی۔ آخر اس گروہ کا انجام کیا ہوا۔ ہم رات دن برائیوں پر خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ پھر ہمارا انجام بھی کیا ہوگا۔ حضرت عکرمہ رضؓ نے عرض کیا۔ حضرت! اس تیسرے گروہ نے بھی ان نافرمانوں سے بیزاری کا اظہار کیا۔ دیکھیئے ان کا قول ہے لِمَ تعظون الخ یعنے اے منع کرنیوالو اس ہلاک ہونیوالی قوم کو کیا سمجھاتے ہو۔ یہ اظہار نفرت تھا۔ پھر انہیں نجات کیسے نہ دیگئی ہوگی۔ حضرت ابن عباس رضؓ شاگرد کی اس تحقیق سے خوش ہو گئے اور انہیں دو جوڑے عمدہ کپڑوں کے عطا فرمائے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵۷) حدیث میں نہی عن المنکر کے یہی تین درجہ بیان کئے گئے ہیں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

اور وہ وقت یاد کر کہ خبر دی تیرے رب نے البتہ کھڑا رکھے گا یہود پر قیامت کے دن تک

يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَاِنَّهٗ

کوئی شخص کہ دیا کرے ان کو بری مار – تیرا رب شتاب سزا دیتا ہے – اور وہ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ

بخشتا بھی ہے مہربان ف اور متفرق کیا ہم نے ان کو ملک میں فرقے فرقے. بعضے ان میں نیک ،

وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ

اور بعضے اور طرح کے – اور آزمایا ان کو خوبیوں میں اور برائیوں میں، شاید وہ

يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ

پھر یاویں ف ۞ پھر ان کے پیچھے آئے ناخلف وارث کتاب کے ،

يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ

لیتے اسباب ادنیٰ زندگی کا ، اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف ہوگا .

وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ

اور اگر ایسا ہی اسباب پھر آوے تو لے لیویں – کیا ان پر عہد نہیں لیا !

الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ

کتاب میں، کہ نہ بولیں اللہ پر سوائے سچ کے، اور پڑھا انہوں نے جو لکھا ہے اس میں

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

اور پچھلا گھر بہتر ہے ڈر والوں کو کیا تم کو بوجھ نہیں ہے ف۳ ۞

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

اور جو لوگ پکڑ رہے ہیں کتاب ، اور قائم رکھتے ہیں نماز – ہم

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ

ضائع نہ کریں گے ثواب نیکی والوں کا ۞ اور جس وقت اٹھایا ہم نے پہاڑ ان کے اوپر

كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ

جیسے سایہ بان ، اور ڈرے ، کہ وہ گرے گا ان پر – پکڑو جو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان حضرت عکرمہ نے تیسرے درجہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ ابن عباسؓ پہلے دونوں جماعتوں کی ہلاکت کے قائل تھے بعد میں شاگرد کی رائے کو تسلیم کر لیا اور اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ اپنی اسی پہلی تحقیق کی بناء پر ابن عباسؓ ان آیات کو پڑھ کر رو رہے تھے (۴) شاہ صاحبؒ نے جمہور کے قول پر ظاہری شکل و صورت میں بندر بنا دینا مراد لیا ہے اور تابعین میں امام مجاہدؒ کا قول یہ ہے کہ ان کے دل مسخ کر دئیے گئے تھے اور ان میں بندر اور سوروں کی خصلت پیدا کر دی گئی تھی جیسا کہ قرآن نے دوسری جگہ نافرمانی کو گدھے سے تشبیہ دی ہے۔ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف۱ توریت میں فرمایا تھا کہ جب حکم توریت چھوڑ دو گے تو تم پر اور بندے مسلط ہوں گے پھر قیامت تک ذلیل رہو گے۔ اب یہود کو کہیں کی حکومت نہیں غیر کی رعیت ہیں۔ ف۲ یہود کی دولت برہم ہوئی تو آپس کی مخالفت سے ہر طرف نکل گئے اور مذہب مختلف پیدا ہوئے۔ یہ احوال اس امت کو سنایا ہے کہ یہ سب کچھ ان پر ہی ہوگا حدیث میں فرمایا ہے کہ اس امت میں بعضے بندر اور سور ہو جاویں گے۔ اللہ گمراہی سے پناہ دے۔ ف۳ پچھلے لوگ رشوت لے کر مسئلے غلط لگے کہنے اور امید رکھتے کہ ہم بخشے جاویں حالانکہ پھر اسی کام کو حاضر ہیں۔ امید بخشنے کی ہے جب باز آویں یہ اسباب زندگی مال دنیا کو فرمایا۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح یہود کی حکومت کے مسئلے پر البقرہ میں روشنی ڈال دی گئی ہے۔ سوء العذاب سے غلامانہ زندگی مراد لی گئی ہے یہ ایک سخت ترین عذاب ہے۔ آج اگر بڑی طاقتوں کے سہارے یہود کی حکومت قائم ہے تو وہ غلامانہ زندگی ہی کی ایک شکل ہے۔ اس قوم کی تقریباً دو ہزار سالہ زندگی میں کبھی ان پر یونانی اور کلدانی بادشاہوں کی حکومت رہی کبھی بخت نصر کی غلامی کا طوق جوان کے کندھے پر رہا۔ آخر میں مسلمانوں نے اپنے اقتدار کے تحت رکھا۔ پھر جرمنی کے حکمران ہٹلر نے ان کے گھناؤنے کردار کی انہیں سزا دی اور اب یہ بین الاقوامی پھٹکار میں مبتلا ہیں۔

اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع

ہم نے دیا ہے زور سے، اور یاد کرتے رہو جو اسمیں ہے، شاید تم کو ڈر ہو ؎

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ

اور جسوقت نکالی تیرے رب نے، آدم کے بیٹوں سے ان کی پیٹھ سے

ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا

ان کی اولاد، اور اقرار کروایا ان سے ان کی جان پر۔ کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا؟ بولے،

بَلٰى ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا

البتہ! ہم قائل ہیں۔ کبھی کہو قیامت کے دن، ہم کو اس کی خبر نہ

غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا

تھی ۔ ؎ یا کہو، کہ شریک تو کیا ہمارے باپ دادوں نے پہلے، اور ہم ہوئے

ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

اولاد ان کے پیچھے، تو ہم کو کیوں ہلاک کرتا ہے ایک کام پر کہ کیا ہے خطا والوں نے ف۱

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ

اور یوں ہم کھولتے ہیں باتیں، اور شاید وہ لوگ پھر آویں ف ؎ اور سنا

عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ

ان کو احوال اس شخص کا، کہ ہم نے اس کو دی ہیں اپنی آیتیں، پھر انکو چھوڑ نکلا، پھر پیچھے لگا

الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا

اس کو شیطان، تو وہ ہوا گمراہوں میں ؎ اور ہم چاہتے تو اس کو اٹھالیتے ان آیتوں سے

وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ

لیکن وہ گر آ پڑے زمین پر، اور چلا اپنی چاؤ پر۔ تو اس کا حال جیسے

الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ

کتا ۔ اس پر لادے تو ہانپے، اور چھوڑ دے تو ہانپے ۔ یہ

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

مثال ہے ان لوگوں کی، کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں ۔ سو تو بیان کر

فوائد ف اللہ تعالٰے نے حضرت آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکالی سب سے اقرار کروایا اپنی خدائی کا، پھر پشت میں داخل کیا۔ اس سے مدعا یہ کہ خدا کے ماننے میں ہر کوئی آپ کفایت ہے۔ باپ کی تقلید نہیں اگر باپ شرک کرے بیٹا چاہیئے ایمان لاوے اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہیں رہا پھر کیا حاصل تو یوں سمجھے کہ اس کا نشان ہر کسی کے دل میں رہا ہے اور ہر زبان پر مشہور رہا ہے کہ سب کا خالق اللہ ہے سارا جہان قائل ہے اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے ۱۲ منہ ف۲ یہ قصہ یہود کو سنایا کہ یہ بھی عہد سے پھرے ہیں جیسے مشرک پھرے ہیں۔

تشریح (۱۷۲) میثاق ازل، میثاق ربوبیت کے بارے میں احادیث و آثار میں جو توجیہ آئی ہے۔ شاہ صاحب رح نے اسی کے مطابق تفسیر فرمائی ہے۔ اس توجیہ پر یہ واقعہ عالم ارواح کا ہوگا۔ اس تفسیر پر جو شبہات وارد ہوتے ہیں۔ روح المعانی اور تفسیر کبیر سے اخذ کر کے مولانا تھانوی رح نے بیان القرآن میں ان کا مفصل جواب دیا ہے۔ حافظ ابن کثیر رح نے جمہور کی اس تاویل کو نقل کرنے کے بعد بعض علماءِ سلف کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ یہ شہادت ربوبیت عالم واقعہ کی کوئی چیز نہیں بلکہ خالق فطرت نے فطرت انسانی میں اپنی ہستی کا جو شعور اور یقین ودیعت کیا ہے اسکی طرف اشارہ ہے جیسے دوسری جگہ قرآن نے کہا۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا۔ یا ایک صحیح حدیث میں آتا ہے۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ الخ خدا تعالےٰ نے انسان کو اس شعور کے ساتھ پیدا کیا ہے کہ اس کا ایک خالق و مالک موجود ہے اور ہر بچہ اسی فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے پھر خارجی حالات کا دباؤ اس کی فطری ٭ آواز کو مغلوب کر دیتا ہے لیکن فطرت کی وہ آواز فنا نہیں ہوتی باہر کے دباؤ سے یہ انسان اپنے دل کی آواز کو کتنا ہی کچلے مگر وہ ذرا سا موقعہ پا کر اپنا اثر دکھاتی ہے اور اس کے اندر سے۔ بلی ۔ کی صدا بلند ہونے

معانقہ

([illegible] ستمبر ۱۹۱۲ء [illegible])

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ

احوال، شاید وہ دھیان کریں ف ؎ بری کہاوت ان لوگوں کی،

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾

کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں، اور اپنا ہی نقصان کرتے رہے ؎

مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

جس کو اللہ راہ دے، وہی پاوے راہ۔ اور جس کو وہ بھٹکادے، سو وہی ہیں

الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ

زیان میں ؎ اور ہم نے پھیلا رکھے دوزخ کے واسطے، بہت جن اور آدمی،

لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا

جن کو دل ہیں ان سے سمجھتے نہیں، اور آنکھیں ہیں ان سے دیکھتے نہیں،

وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ

اور کان ہیں ان سے سنتے نہیں - وہ جیسے چوپائے، بلکہ ان سے

أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

زیادہ بے راہ۔ وہی لوگ ہیں غافل ف۲ ؎ اور اللہ کے ہیں سب نام خاصے،

فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ

سو اس کو پکارو وہ کہہ کر، اور چھوڑ دو ان کو، جو کج راہ چلتے ہیں اس کے ناموں میں ف۳ وہ بدلا پا

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ

رہیں گے اپنے کئے کا ف۳ ؎ اور ہماری پیدائش میں سے ایک لوگ ہیں، کہ راہ بتاتے ہیں سچی،

وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

اور اسی پر انصاف کرتے ہیں ف۴ اور جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں ان کو سہج سہج پکڑیں گے،

مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾

جہاں سے وہ نہ جانیں گے ؎ اور ان کو فرصت دوں گا۔ بیشک میرا داؤ پکا ہے ؎

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ

کیا دھیان نہیں کیا انہوں نے؟ ان کے رفیق کو کچھ جنون نہیں - وہ تو

فوائد ف۱ حضرت موسیٰ کا لشکر چلا ایک بادشاہ پر اس کے ملک میں ایک درویش تھا صاحب تصرف بادشاہ نے اس سے مدد چاہی اس کو باطن سے منع ہوا پھر بادشاہ نے اس کی عورت کو مال کی طمع دی اس نے اس کو راضی کر کر بھیجا وہاں اپنے اعمال چلتے نہ دیکھے بادشاہ کو حیلہ سکھایا کہ اس لشکر میں فاحشہ عورت کو بھیجے اور لوگ بدکاری کریں تو ان پر ذلت پڑے حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی برکت سے حیلہ پیش نہ چلایا لیکن سکھانے والا مردود ہوا شاید دنیا میں یا آخرت میں اس کو یہ عذاب ہو کہ کتے کی طرح زبان نکل پڑی حق تعالیٰ نے یہ قصہ یہود کو سنا دیا کہ اگرچہ علم کامل اپنے پاس ہو کام تب آوے کہ آپ اس کے تابع ہو اور اگر آپ تابع ہو حرص کا اور چاہے کہ علم میرے کام آوے تو کچھ نہیں ہوتا اور شاید اپنے کتے کی مثال اس میں ہو کہ جب تک وہ حرص سے خالی تھا اس کو باطن سے صحیح معلوم ہوا۔ جب دل میں حرص بیٹھی تو باطن سے معلوم نہ ہوا یا ہوا تو مجمل معلوم ہوا اس کو اپنی طمع کے موافق سمجھ لیا نقل میں ہے کہ جب وہ چلنے لگا تو چاہا کہ پھر غیب سے کچھ معلوم ہو، تب معلوم ہوا کہ جا۔ جب راہ میں پہنچا تو ایک فرشتہ ملا شمشیر ننگی ہاتھ میں اس نے التجا کی کہ اگر حکم نہ ہو تو میں نہ جاؤں کہا جا لیکن کچھ بددعا نہ کریو پھر بادشاہ پاس پہنچ کر لگا بددعا کرنے منہ سے خود بخود دعائے نیک نکلنے لگی حضرت موسیٰ کے لشکر کو تب ناچار حیلہ سکھایا۔

ف۲ یعنے خدا اور رسول کو پہچاننا اور ان کے حکم سیکھنے ہر کسی پر فرض ہیں نہ کرے تو دوزخ میں جاوے۔ ف۳ یعنے اللہ نے اپنے وصف بتائے ہیں کہ مناجات میں وہ کہہ کر پکارو کہ تم پر متوجہ ہو اور کج راہ نہ چلو، کج راہ یہ کہ جو وصف نہیں بتائے وہ کہے جیسے اللہ کو بڑا کہا البتہ نہیں کہا یا قدیم کہا پرانا نہیں کہا اور ایک کج راہ یہ ہے کہ ان کو سحر میں ملاوے وہ اپنے کئے کا بدلہ پارہیں گے یعنی قرب خدا نہ ملیگا۔ وہ مطلب ملے گا بھلا یا برا۔۱۲ ف۴ یعنی شرع پر۔۱۲ منہ رح

تشریح اخلد الی الارض (۱۷۶) اگرا پڑے زمین پر گرنے اور آپڑنے سے مرکب لفظ ہے شاہ صاحبؒ اس طرح کے مرکب الفاظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں الاسماء الحسنٰی (۱۸۰) سب نام ہیں خاصے خاصے خاص سے ہے عربی میں اس لفظ کے معنی عمدہ اور اچھی چیز کے آتے ہیں شاہ صاحب کے وقت میں اُردو کے اندر یہ لفظ اسی مفہوم میں بولا جاتا تھا بعد میں اس کا مفہوم بدل گیا اب یہ لفظ درمیانی درجہ کے مفہوم میں بولا جاتا ہے (۱۷۵) حضرت شاہ صاحبؒ نے اس درویش کا نام نہیں لکھا مفسرین کے نزدیک یہ بلعم بن باعورا تھا اور جس طرح دولت کے طمع میں قارون نے اسرائیلی ہوتے ہوئے حضرت موسیٰ کا سامنا کیا اسی طرح اس عالم اور درویش نے ایک عورت کے بہکانے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۰ ۲۲ ۱۲

إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸۴﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ

ڈرانیوالا ہے صاف ف۱۸۴ کیا نگاہ نہیں کی، سلطنت میں آسمان اور

وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسٰى أَن يَكُونَ

زمین کے، اور جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز، اور یہ کہ شاید نزدیک پہنچا

قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸۵﴾

ہو ان کا وعدہ، سو اس کے پیچھے کس بات پر یقین لاویں گے؟

مَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جس کو اللہ بھٹکا دے اسے کوئی نہیں راہ دینے والا، اور ان کو چھوڑ رکھتا ہے، ان کی

يَعْمَهُونَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا

شرارت میں بہکتے ف تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کس وقت ہے اس کا ٹھہراؤ؟،

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ

تو کہہ، اس کی خبر تو ہے میرے رب ہی پاس۔ وہی کھول دکھاوے گا اس کو اپنے وقت ۔

ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا

بھاری بات ہے آسمان اور زمین میں ۔ تم پر آوے گی تو بے خبر

بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا

آوے گی ف تجھ سے پوچھنے لگتے ہیں گویا کہ تو اس کا تلاشی ہے۔ تو کہہ اس کی خبر ہے

عِندَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۷﴾ قُل

خاص اللہ پاس، لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں رکھتے ف تو کہہ

لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ

میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا، نہ برے کا مگر جو اللہ چاہے ۔ اور

لَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا

اگر میں جانا کرتا غیب کی بات، تو بہت خوبیاں لیتا ۔ اور مجھ

مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ

کو برائی کبھی نہ پہنچتی ۔ میں تو یہی ہوں ڈر اور خوشی سنانیوالا ، ماننے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میں آکر دولت کی طمع میں حضرت موسیٰؑ کا مقابلہ کیا۔ ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد عرب کا مشہور حکیم شاعر امیہ بن ابی الصلت ثقفی ہے جو اہل کتاب کی صحبت میں علم و حکمت کے خیالات سے آگاہ ہوگیا تھا اور اس سے توقع تھی کہ یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو قبول کرنے میں سبقت کرے گا لیکن اس نے حضورؐ کی مقبولیت کو دیکھا اور حسد کی آگ میں جلنے لگا اور حضورؐ کا مخالف ہوگیا۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف رفیق فرمایا پیغمبر کو کہ ہمیشہ ان کے پاس ہے اور وہ اس کے حال سے واقف ہیں۔

تشریح ۱۸۸ قل لا املک "اختیار کی نفی کا واضح اعلان، توحید الٰہی کے اعتقادی نظام میں خداوند عالم کے مالک مختار ہونے کے عقیدہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے مگر ہندوستان کے ایک فرقہ نے اس بنیادی عقیدہ کو رکیک تاویلات کے ذریعہ کمزور کرکے اسلام کے سارے اعتقادی نظام کو ہلا کر رکھ دیا ہے اس فرقہ کے علماء علم و اختیار کے مسئلہ میں ذاتی اور عطائی کی تقسیم کا فلسفہ ایجاد کرتے ہیں اور رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب کلی عطائی اور اختیار کلی عطائی کا بدعی تصور پھیلاتے ہیں۔ قرآن نے جہاں توحید صفاتی کے سلسلہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خداتعالیٰ کیلئے صفات علم و اختیار کا اعلان کیا ہے وہاں یہ جماعت ذاتی اور عطائی کی قید لگا کر ان آیات کا سارا زور و اثر ختم کردیتی ہے، لیکن یہ قرآن کریم کا استدلالی معجزہ ہے کہ اسکی قوت کے سامنے بڑے بڑے گمراہوں کو چار و ناچار شکست کھانی پڑتی ہے۔ آیت زیر بحث کی تشریح میں اس جماعت کے ترجمہ قرآن (کنز الایمان) کے محشی عالم لکھتے ہیں۔ "بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی صفت ذاتی ہے اسکے تمام صفات ذاتی، تو معنے یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کرلیتا اور برائی نہ پہنچنے دیتا بھا حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر مجھے نفع و ضرر کا ذاتی اختیار ہوتا تو اے منافقین و کافرین تم سب کو مؤمن کر ڈالتا اور تمہارے کفر کی حالت دیکھنے کی مجھے تکلیف نہ پہنچتی۔" (کنز ص۲۰۸) اس عبارت سے نتیجہ یہ نکلا کہ رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بقول ان کے عطائی علم و اختیار حاصل تھا اور وہ کلی اور محیط تھا مگر اس سے آپ کے ذات کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ ذاتی علم و اختیار ہوتا تو فائدہ پہنچتا۔ اب سوال یہ ہے کہ جس علم و اختیار سے انسان (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ ع هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ

لوگوں کو ۞ وہی ہے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے ، اور

جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ

اسی سے بنایا اس کا جوڑا کہ اس پاس آرام پکڑے ۔ پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانکا حمل رہا

حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا

ہلکا سا حمل، پھر چلتی پھرتی رہی اس سے ۔ پھر جب بوجھل ہوئی، دونوں نے پکارا اللہ اپنے رب کو،

لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾

اگر تو ہم کو بخشے چنگا بھلا ، تو ہم تیرا شکر کریں ۞

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

پھر جب دیا ان کو چنگا بھلا، ٹھہرانے لگے اس کے شریک اس کی بخشی چیز میں۔ سو اللہ اوپر ہے ان کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ ۖ وَلَا

شریک بتانے سے ف ۞ کیا شریک بتاتے ہیں ایسوں کو جو پیدا نہ کریں ایک چیز اور آپ پیدا ہوتے ہیں ؟ ۞ اور نہ کر

يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ

سکتے ہیں ان کو مدد ، اور نہ ہی اپنی مدد کریں ۞ اور اگر

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ

ان کو پکارو ، راہ پر ، نہ چلیں تمہاری پکار پر۔ برابر ہے تم کو، کہ ان کو پکارو،

اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

یا چپکے رہو ۞ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا ،

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

بندے ہیں تم سے، بھلا پکارو ان کو، تو چاہیئے قبول کریں تمہارا پکارنا، اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ

سچے ہو ۞ کیا ان کو پاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں ، یا ان کو ہاتھ ہیں

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ

جن سے پکڑتے ہیں ، یا ان کو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں ، یا ان کو

٢٣ ع ٧ ١٢

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اپنے لئے بھلائیاں جمع نہ کر سکے۔ اور برائیوں سے محفوظ رہنے کا انتظام نہ کر سکے تو اس علم و اختیار کی اسے کیا ضرورت ہے اور اس کی کیا حیثیت ہے؟ کیا ایسی صفات کا ہونا نہ ہونا برابر نہیں ہے؟ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچیں دشمنوں کے مقابلہ میں ناکامی بھی ہوئی۔ بیماریوں اور گھریلو پریشانی سے بھی آپ دوچار ہوئے، تکوینی قانون کے تحت آپ مختلف آزمائشوں سے بھی گذرے کیونکہ آپ کے پاس قضاء و قدر اور تکوینی امور کا علم نہیں تھا اور نہ اتنی قدرت و طاقت تھی کہ پیش آنے والے حوادث سے اپنے آپ کو بالکلیہ بچا سکتے۔ البتہ آپ کو خدا تعالیٰ نے شریعت کا جو علم کامل عطا فرمایا اس علم سے ساری دنیا کو فائدہ پہنچا۔ یہ علم قرآن کا علم تھا۔ اس سنت کا علم تھا جسے وحی خفی کہتے ہیں۔ اس علم میں آپ کا سینہ اقدس ایک سمندر تھا جس کی کوئی تھاہ نہیں تھی۔ شاہ صاحبؒ نے ذاتی کمال و خاصیت کے مسئلہ پر (الرعد ۳۲) پر روشنی ڈالی ہے وہاں دیکھو۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف بعضے کہتے ہیں حضرت آدم اور حوا پر یہ گذرا کہ حمل جو اول ہوا ابلیس ایک مرد نیک کی صورت میں آیا اور ڈرایا کہ تیرے پیٹ میں شاید کچھ بلا ہے جب دونوں دعا کرنے لگے تب یہ کہا کہ میری دعا سے یہ بلا بدل کر بیٹا پیدا ہوگا۔ اس کا نام رکھیو، عبدالحارث حارث شیطان کا نام تھا۔ وہی کیا اس قصہ میں پیغمبروں سے شرک ثابت ہوتا ہے یا یہ قصہ غلط ہے اس آیت میں مرد اور عورت کو فرمایا ہے آدم اور حوا کو نہیں گو اول ذکر ان کا ہو چکا یا یوں کہیئے کہ جو کچھ انسانوں میں ہونا مقدر تھا وہ حضرت آدم میں اول ظہور پکڑ گیا اس میں وہ نمونہ تقدیر تھے اولاد کے گناہ ان میں نظر آئے جیسے آئینے میں صورت چنانچہ نفس کی خواہش اور اللہ کی بے حکمی اور کہہ کر بھول جانا اور دیگر منکر ہونا یہ سب اولاد کی خوئیں ان میں نظر آچکیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح فَمَرَّتْ بِهٖ (۱۸۹) چلتی گئی اس سے چلتی پھرتی رہی اس کے ساتھ۔ صَالِحًا چنگا بھلا اب بھلا چنگا بولتے ہیں۔ چنگا صحت مند اور بھلا ہونہار، صلاحیت رکھنے والا۔ شاہ صاحبؒ نے عبدالحارث نام رکھنے کے واقعہ کو نقل فرما کر اسکے غلط ہونے کی وضاحت کر دی ہے۔ ابن کثیر رحمہ نے سند کے اعتبار سے ان روایات کو معلول اور مجروح قرار دیا ہے جن میں یہ واقعہ مروی ہے امام حسن بصری اور دوسرے تابعین کرام کے نزدیک یہ واقعہ ایک تمثیل ہے جس میں ایک عام مرد و عورت کے ذہن کی عکاسی کی گئی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اس واقعہ کو اکثر سلف سے منقول ہونے کی وجہ سے اس کی عقلی توجیہ بھی پیش کر دی ہے کہ حضرت آدم و حواء (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِیۡدُوۡنِ فَلَا

کان ہیں جن سے سنتے ہیں ؟ تو کہہ، پکارو اپنے شریکوں کو، پھر برائی کرو میرے حق میں، اور مجھ کو

تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ ۖۚ وَهُوَ یَتَوَلَّی

ڈھیل نہ دو ۞ میرا حمایتی اللہ ہے، جس نے اُتاری کتاب - اور وہ حمایت کرتا ہے

الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ

نیک بندوں کی ۞ اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے نہیں کر سکتے

نَصۡرَكُمۡ وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ یَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَی الۡهُدٰی

تمہاری مدد، اور نہ اپنی جان بچا سکیں ۞ اور اگر اُن کو پکارو راہ کی طرف،

لَا یَسۡمَعُوۡا ؕ وَتَرٰىهُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡكَ وَهُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۹۸﴾

کچھ نہ سنیں اور تو دیکھے کہ تکتے ہیں تیری طرف، اور کچھ نہیں دیکھتے ۞

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا

خو کر معاف کرنا، اور کہہ نیک کام کو، اور کنارہ کر جاہلوں سے ۞ اور کبھی

یَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

ابھار دے تجھ کو شیطان کی چھیڑ، تو پناہ پکڑ اللہ کی - وہی

سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ

ہے سنتا جانتا ف ۞ جو لوگ ڈر رکھتے ہیں، جہاں پڑ گیا ان پر شیطان کا

مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ

گذر، چونک گئے، پھر تبھی ان کو سوجھ آگئی ۞ اور

اِخۡوَانُهُمۡ یَمُدُّوۡنَهُمۡ فِی الۡغَیِّ ثُمَّ لَا یُقۡصِرُوۡنَ ﴿۲۰۲﴾

جو شیطانوں کے بھائی ہیں، وہ ان کو کھینچے جاتے ہیں غلطی میں، پھر وہ کمی نہیں کرتے ۞

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰیَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَیۡتَهَا ؕ قُلۡ

اور جب تو لے کر نہ جاوے ان پاس کوئی آیت، کہیں کچھ چھانٹ کیوں نہ لایا ؟ - تو کہہ:-

اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ مِنۡ رَّبِّیۡ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ

میں چلتا ہوں اسی پر، جو حکم آوے مجھ کو میرے رب سے - یہ سوجھ کی

حاشیہ صفحہ گذشتہ: نمونہ تقدیر تھے ان کی اولاد کے اندر جو غلط کام ہونیوالے تھے وہ سب ان کے اندر دکھا دیئے گئے جیسے آئینہ میں صورت نظر آتی ہے۔ بعض علماء نے عبدالحارث نام رکھنے کو شرک قرار نہیں دیا۔ حارث ابلیس کا نام تھا لیکن عبد کی نسبت حارث کیطرف عبادت اور پرستش کے مفہوم میں نہیں تھی۔ جیسے عرب، مہمان نواز آدمی کو "عبدالضیف" کہتے تھے یعنی بڑا مہماندار، یہ نسبت محض تعظیمی ہے البتہ حضرت آدم ایک رسول تھے ان کیطرف سے شرک کا شبہ پیدا کرنیوالا ایک کام بھی نامناسب تھا اسی پر اس فعل کی مذمت کی گئی ہے

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد

ف یعنی نیک کام کو کہیئے اور جاہلوں سے پرے رہیئے لڑنے نہ لگیئے نہیں تو آپ بھی جاہل بنے اور کارِ رحمٰن میں کارِ شیطان آیا۔ اور اگر ایک وقت شیطان جھڑپ کرا دے تو جب یاد آوے شتاب پناہ پکڑے اللہ کی اور سنبھل جاوے اپنے جہل میں نہ چلے نہ جائے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۹۵) بلاشبہ اے شرک کرنیوالو! اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے خدا کے بندے اور اس کے مملوک ہیں اچھا تم ان کو پکارو اور ان کو چاہیئے کہ وہ تمہاری پکار کو قبول کریں اور تمہارا کام کردیں اگر تم سچے ہو تو ایسا کر دیکھو، یعنے اگر تم خدا کی اُلوہیت میں دوسروں کی شرکت کے مدعی ہو اور تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ان کو پکار کر دیکھو اور ان کو چاہیئے کہ وہ تمہاری مانگیں پوری کر دیں لیکن وہ تو ان تمام صلاحیتوں سے عاری ہیں جو ایک حاجت روا میں ہونی چاہیئے ۔ کیا ان معبودانِ باطلہ کے پاؤں ہیں جن سے یہ چل سکتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے کسی چیز کو پکڑ سکتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے کسی چیز کو دیکھ سکتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے کچھ سن سکتے ہیں۔ اے پیغمبر! آپ ان سے کہدیجیے کہ تم اپنے تجویز کردہ شرکاء کو بلالو، اور میرے خلاف اور مجھے نقصان پہنچانے کیلیے جو تدبیر کر سکتے ہو۔ وہ کرو، اور مجھ کو بالکل مہلت نہ دو۔ (۱۹۶) یقیناً میرا حمایتی اور میرا مددگار و محافظ وہی اللہ تعالیٰ جس نے اس کتاب یعنے (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور وہی اپنے نیک بندوں کی مدد کرتا ہے (۱۹۷) اور اللہ کے سوا جن کو تم اپنی مدد کیلئے بلاؤ گے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ نہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ نہ وہ اپنی ہی کچھ مدد کر سکتے ہیں بالکل بے کار ہیں۔ (۱۹۹) خو کر معاف کرنا الخ یعنے عفو و درگذر کو اپنی عادت بنالے۔ امام بخاری نے ایک روایت نقل کی ہے کہ جب یہ حکم نازل ہوا تو حضور ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس حکم کا مطلب کیا ہے جبریل امین نے کہا ان اللّٰہ امرك ان تعفوا عمن ظلمك وتعطی من حرمك وتصل من قطعك اللہ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ زیادتی کرنیوالے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

باتیں ہیں تمہارے رب کیطرف سے اور راہ اور مہر ہے ان لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں ٭

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا

اور جب قرآن پڑھا جاوے تو اس طرف کان رکھو، اور چپ رہو،

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ

شاید تم پر رحم ہو ٭ اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو، دل میں گڑگڑاتا، اور

خِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

ڈرتا، اور پکار سے کم آواز بولنے میں، صبح اور شام کے وقتوں،

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا

اور مت رہ بے خبر ٭ جو لوگ پاس ہیں تیرے رب کے،

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

بڑائی نہیں رکھتے اس کی بندگی سے اور یاد کرتے ہیں اسکی پاک ذات کو اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ف۱ ٭

آیاتہا ۷۵ (۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ (۸۸) رکوعاتہا ۱۰

سورۂ انفال مدنی ہے اور اس میں پچھتر ۷۵ آیتیں اور دس رکوع ہیں۔ ف۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے، بخشش کرنے والے مہربان کے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ

تجھ سے پوچھتے ہیں، حکم غنیمت کا۔ تو کہہ، مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

سو ڈرو اللہ سے، اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ

وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

کے اور اس کے رسول کے، اگر ایمان رکھتے ہو ف۳ ٭ ایمان والے وہی

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ

ہیں، کہ جب نام آوے اللہ کا، ڈر جاویں دل ان کے، اور جب پڑھیے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کو معاف کریں، محروم کرنیوالے کو عطا کریں رشتہ توڑنیوالے سے رشتہ جوڑیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر دوسری کی ہے۔ خذ العفو ای انفق الفضل یعنے جو مال ضرورت سے بچ جائے وہ خیرات کردو، ایک قول ابن عباس رضی کا یہ ہے کہ مسلمان اپنے زائد از ضرورت مال میں سے جو مال آپ کی خدمت میں لائیں آپ اسے قبول کرلیں اور ضرورت مندوں پر تقسیم کردیں (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۷۰ و ۲۷۱) اور پر فرمایا تھا کہ امر بالمعروف کرتے رہیے اور جاہلوں کے ساتھ الجھنے سے بچتے رہیے اور کبھی غصہ آجائے تو فوراً خیال آتے ہی استغفار کیجیے اور اہل تقویٰ کی شان یہی ہے کہ جب شیطان نفسانی خواہشات کو ذرا سا بھی ابھارتا ہے تو وہ اسے محسوس کرلیتے ہیں اور چوکنے ہو کر اس سے بچ جاتے ہیں البتہ جو شیطانوں کے دوست ہیں اور ہر وقت شیطانوں (نفسانی خواہشات) کے گھیرے میں رہتے ہیں انہیں وہ خواہشات نفس ادھر ادھر کھینچتی پھرتی ہیں اور ان کی بڑی درگت بناتی ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف۱ یعنے جب کوئی قرآن پڑھے اور سب پر واجب ہے کہ باتیں نہ کریں دھیان سے سنیں شاید دل میں ہدایت پڑے لیکن پڑھنے والا باتوں کی مجلس میں پڑھنے لگے۔ پکار کر تو اس کی خطا ہے ف۲ یعنے مقرب فرشتے بھی اس کی یاد سے غافل نہیں تو انسان کو اور بھی ضرور ہے اور اس کے سوا کسی کو سجدہ نہ کریئے اس جا پر سجدہ آتا ہے۔ سب قرآن میں پندرہ جا سجدہ ضرور ہے سب کا ایک حکم ہے حنفی مذہب میں واجب اور شافعی میں سنت۔ ۱۲ منہ رح ف۳ سورۂ انفال اتری بعد جنگ بدر کے جب ہجرت کے بعد حکم ہوا جہاد کا اول جہاد قریش سے جن کے ظلم سے وطن چھوڑا۔ ان پر حملہ کرنہ جا سکتے مکے کے ادب سے مگر راہ باٹ پر مسلمان دوڑے دو تین بار پھر دوسرے برس قریش کا قافلہ تجارت کو گیا ملک شام جب پھرنے لگے حضرت نے آپ ان پر قصد کیا یہ خبر پاکر کے والے مدد کو نکلے، قافلے کی، قافلہ بچ نکلا اور دو فوجیں بھڑ گئیں حق تعالیٰ نے فتح دی بشیر یہ شریر کا فرستر مارے گئے اور ستر بندی میں آئے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱ شاہ صاحبؒ نے اس آیت کے حکم کو عام رکھا ہے کہ جب کوئی تلاوت قرآن کر رہا ہو تو سننے والوں پر واجب ہے کہ ادھر ادھر کی باتیں نہ کریں اور کان لگا کر کلام الٰہی کی آواز کو سنیں، حافظ المحدث امام ابن کثیر رح فرماتے ہیں کہ نمازوں میں اسکی بہت تاکید ہے کہ جب امام قرأۃ کر رہا ہو تو مقتدی سکوت اختیار کریں اور امام کی قرأۃ کو غور سے سنیں۔ البتہ یہ مسئلہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٢ۚۖ

ان پر اس کے کلام، زیادہ آدے ان کو ایمان، اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ؛

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ؕ

جو کھڑی رکھتے ہیں نماز، اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں ؛

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

وہی ہیں سچے ایمان والے - ان کو درجے ہیں اپنے رب

رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤ۚ كَمَآ اَخْرَجَكَ

پاس، اور معافی اور روزی آبرو کی ؛ جیسے نکالا تجھ کو

رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تیرے رب نے، تیرے گھر سے، درست کام پر۔ اور ایک جماعت ایمان والی

لَكٰرِهُوْنَ ۝٥ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ

راضی نہ تھی ف ؛ تجھ سے جھگڑتے تھے درست بات میں، واضح ہو چکے پیچھے،

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝٦ؕ

گویا ان کو ہانکتے ہیں موت کی طرف، آنکھوں دیکھتے

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ

اور جس وقت وعدہ دیتا ہے اللہ تم کو، ان دو جماعت میں سے ایک کہ تم کو ہاتھ لگے گی اور تم چاہتے

غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ

تھے کہ جس میں کانٹا نہ لگے، وہ ملے تم کو، اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو

بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧ۙ لِيُحِقَّ الْحَقَّ

اپنے کلاموں سے، اور کاٹے پیچھا کافروں کا ف ؛ تا سچا کرے سچ کو،

وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨ۚ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ

اور جھوٹا کرے جھوٹ کو، اور اگرچہ نہ راضی ہوں گنہگار ؛ جب تم لگے فریاد کرنے

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

اپنے رب سے، تو پہنچا تمہاری پکار کو، کہ میں مدد بھیجوں گا تمہاری، ہزار فرشتے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آئمہ ہدیٰ کے درمیان مختلف فیہ ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے یا نہ کرے۔ (فقہ کی کتابوں میں اس کی تفصیل دیکھو۔) (۵) وطن چھوڑنے کے بعد بھی قریش مکہ مسلمانوں کی طرف سے مطمئن نہ ہوئے اور مدینہ پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ضروری ہوا کہ قریش کی جنگی تیاریوں میں رکاوٹ ڈالیں چنانچہ آپ نے قریش کے تجارتی قافلوں کا تعاقب شروع کیا۔ سنہ ۲ھ میں قریش نے ابوسفیان کی سرکردگی میں ایک بڑا تجارتی قافلہ ملک شام روانہ کیا۔ یہ قافلہ شام سے خرید کر اپنے ساتھ جنگی سامان لا رہا تھا۔ اس قافلہ کیلئے آپ نکلے مگر قریش کے لشکر سے آپ کا سامنا ہو گیا جو اپنے قافلہ کی حفاظت کیلئے مکہ سے نکلا تھا۔ "راہ باٹ" سے مراد وہ بڑی شاہراہ جو مدینہ کے قریب سے ہو کر شام جاتی تھی۔" (فائدہ آیت ۳) جنگ میں بعضے آگے بڑھے اور بعضے پشت پر رہے جب غنیمت جمع ہوئی۔ بڑھنے والوں نے کہا یہ حق ہمارا ہے کہ فتح ہم نے کی اور پشتی والوں نے کہا تم ہماری قوت سے لڑے۔ حق تعالےٰ نے دونوں کو خاموش کیا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے نہ زور کسی کا پیش نہیں جاتا۔ سو مالک مال کا اللہ ہے اور نائب اس کا رسول ہے۔ پھر آگے بہت دور تک یہی بیان فرمایا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے اپنی قوت سے نہ سمجھو۔ ۱۲ منہ رح۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف یعنے غنیمت کا جھگڑا بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا نکلتے وقت عقل کی تدبیریں کرنے لگے اور آخر صلاح وہی ٹھہری جو اللہ نے فرمایا تو ہر کام میں یہی اختیار کرو کہ حکمبرداری میں اپنی عقل کو دخل نہ دو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ حضرت نے فرمایا تھا کہ یا قافلہ یا مدد ہمارے ہاتھ لگے گا۔ لوگ چاہنے لگے کہ قافلہ ہاتھ لگے اور بہتر ہوا۔ یہی کہ کفر کا زور ٹوٹا۔

تشریح (۹) بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ (الانفال ۹) ہزار فرشتے لگاتار آنے والے، بعض نسخوں میں کتابت کی غلطی نے اُسے یوں کر دیا ہے "ہزار فرشتے جن کے پیچھے لگے آویں" ایک نسخے میں واقع (جن کے) لفظ نے بگڑ کر جنگی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ یہ تحریف کی بڑی دلچسپ مثال ہے۔

مُرْدِفِينَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ

جنکے پیچھے لگے آویں ٭ اور یہ تو دی اللہ نے فقط خوشخبری ، اور تا چین پکڑیں دل تمہارے ۔

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِذْ

اور مدد نہیں مگر اللہ سے ۔ اللہ زور آور ہے حکمت والا ٭ جسوقت

يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ

ڈال دی تم پر اونگھ، اپنی طرف سے تسکین کو ، اور اتارا تم پر آسمان سے

السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ

پانی ، کہ اس سے تم کو پاک کرے ، اور دُور کرے تم سے شیطان کی

الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴿١١﴾

نجاست ، اور محکم گرہ دے تمہارے دل پر ، اور ثابت کرے تمہارے قدم ف ٭

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ

جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتوں کو ، کہ میں ساتھ ہوں تمہارے ، سو تم دل ثابت کرو

آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

مسلمانوں کے ۔ میں ڈالدوں گا دل میں کافروں کے دہشت ،

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾

سو مارو اوپر گردنوں کے ، اور مارو ان کے پور پور ف۲ ٭

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

یہ اس واسطے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اسکے رسول کے ، اور جو کوئی مخالف ہو اللہ کا اور اسکے رسول کا ،

فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ

تو اللہ کا مار سخت ہے ٭ یہ تو تم چکھ لو ، اور جان رکھو کہ منکروں کو ہے

عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

عذاب دوزخ کا ٭ اے ایمان والو! جب بھڑو تم کافروں سے ،

زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ

میدان جنگ میں تو مت دو ان کو پیٹھ ف۳ ٭ اور جو کوئی ان کو پیٹھ دے اس دن ،

ع ۱۵

فوائد ف۱ جب دو لشکر مقابل ہوئے رات کو مسلمانوں کو حاجت غسل ہوگئی اور پانی پینے کا بھی نہ تھا اور زمین ریت تھی ۔ جہاں پاؤں نہ ٹھہریں صبح کو لڑائی درپیش یہ چیزیں دیکھ کر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہیں ۔ اسوقت باران کامل برسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگھ آپڑی اس سے چونکے تو دل کا خوف جاتا رہا ۔ ف۲ کافروں کے دل قابل نہیں فرشتوں کے الہام کے سو رعب ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانوں کے دل ثابت کرنے کو حکم فرمایا ۔ اس جنگ میں فرشتے ہاتھوں سے بھی لڑے ہیں ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنے جب مقابلہ میدان میں ہو تو بھاگنا اشد گناہ ہے اور جو دوڑ ہو یا غارت تو بھاگنا ہنر ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱) ثابت کرے تمہارے قدم الخ مسلمانوں کو اس فیصلہ کن پہلی جنگ میں خدا تعالیٰ نے ثابت قدم کرنے کے لیئے جو غیبی سرو سامان کیا اس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صحابہ کرام نے آپ کیلئے ایک چٹان پر جھونپڑی ڈال دی تاکہ آپ اسمیں شب بیداری اور دعا میں مصروف رہیں ۔ شب کے آخری حصہ میں حضور ؐ پر غنودگی طاری ہوگئی ۔ غنودگی سے چونک کر آپ نے فرمایا خوشخبری ہو کہ ایمان والوں کی فتح ہوگی اور آپ کی زبان پاک پر یہ آیت جاری تھی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۔ بیم و رجا کی اس کیفیت میں آپ نے جن الفاظ میں یہ دعا فرمائی وہ یہ تھی ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ لَنْ تُعْبَدَ اَبَدًا خداوندا ! اگر یہ مٹھی بھر ایمان والے ہلاک کر دیئے گئے تو کبھی تیری خالص بندگی نہیں ہوگی " یہ عبدیت کا ناز تھا کہ اتنی بڑی بات منہ سے نکالدی اور رب کریم کو پیار آگیا ۔ اور قبولیت کا اعلان کر دیا ۔ (۱۵) مطلب یہ ہے کہ اگر میدان جہاد سے پسپائی کسی جنگی مصلحت سے سپہ سالار کی ہدایت کے مطابق ہو ۔ جیسے پیچھے ہٹ کر دشمنوں پر حملہ کرنا زیادہ مفید نظر آرہا ہو ۔ یا اپنی بکھری ہوئی قوت کو سمیٹنا اور مجتمع کرنا ہو تو یہ پسپائی میدان جنگ میں ہنر ہے ۔ وہ پسپائی جو بزدلی اور جان بچانے کی خاطر اختیار کیجائے ۔ اس میں فوجی عدالت ایسے بزدل سپاہی کو کورٹ مارشل کی سزا دیتی ہے ۔ اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے بھی یہ بدترین جرم ہے ۔ رسول اکرم ؐ نے بحیثیت ایک سپہ سالار کے ارشاد فرمایا الحرب خدعة لڑائی تدبیر اور ہنر سے لڑی جاتی ہے صرف قوت کافی نہیں ہوتی ۔

إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ

مگر یہ کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا، یا جا ملتا ہو فوج میں، سو وہ لے پھرا غضب

مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ

اللہ کا، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور کیا بری جگہ جا ٹھہرا ۔ سو تم نے ان کو نہیں مارا،

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ

لیکن اللہ نے مارا، اور تو نے نہیں پھینکی مٹھی خاک جس وقت پھینکی تھی، لیکن اللہ نے پھینکی،

وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾

اور کیا چاہتا تھا ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان۔ تحقیق اللہ ہے سننا جاننا ف ۔

ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾ إِن تَسْتَفْتِحُوا

یہ تو ہو چکا، اور جان رکھو کہ اللہ سست کریگا تدبیر کافروں کی ۔ اگر تم چاہو فیصلہ،

فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن

سو پہنچ چکا تم کو فیصلہ، اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہے۔ اور اگر

تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ

پھر کرو گے تو ہم بھی پھر کرینگے اور کام نہ آوے گا تم کو تمہارا جتھا، اگرچہ

كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

بہت ہوں، اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ایمان والوں کے ف۔ اے ایمان والو!

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾

حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اور اس سے مت پھرو سن کر ۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ

اور ویسے مت ہو جنہوں نے کہا کہ ہم نے سنا، اور وہ سنتے نہیں ف ۔ بدتر سب

الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ

جانوروں میں اللہ کے پاس، وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں بوجھتے ف ۔ اور اگر

عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم

اللہ جانتا ان میں کچھ بھلائی، تو ان کو سنا تا۔ اور جو ان کو سنادے، تو الٹے بھاگیں منہ

۲ ع ۹ ۱۶

فوائد ف جب شدت جنگ ہوئی تب حضرت نے ایک مٹھی کنکریاں اس لشکر کیطرف پھینکیں۔ اللہ کی قدرت سے ہر کسی کی آنکھ میں خاک پہنچی۔ اس کے بعد شکست کھائی یہ فرمایا کہ مسلمان سمجھیں کہ فتح ہماری قوت سے نہیں سب اللہ کی مدد سے ہے تو کسی بات میں اپنا دخل نہ کریں"۔ ف مکے کی سورتوں میں ہر جگہ کافروں کا کلام نقل فرمایا کہ ہر گھڑی کہتے ہیں متیٰ ھٰذا الفتح یعنے کب ہوگا یہ فیصلہ، سو اب فرمایا کہ یہ فیصلہ آ پہنچا اور اگر باز آؤ یعنے کفر سے اور اگر پھر کرو گے یعنے لڑائی تو ہم پھر کریں گے یعنے مدد۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنے جیسے یہود نے حکم توریت زور آوری سے قبول کیا اور دل سے نا قبول رکھا یا جیسے منافق زبان سے حکمبردار ہیں اور دل سے نہیں ۱۲

ف یعنے جانوروں سے بھی بدتر ہیں وہ آدمی کہ دین حق کو نہ سمجھیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۷)
یعنی بظاہر تو وہ مٹی آپ نے پھینکی لیکن درحقیقت خداوند عالم نے پھینکی کیونکہ اسی نے آپ کے ہاتھ میں ایسی غیبی قوت پیدا کر دی کہ ایک مٹھی کنکریاں تمام لشکر کفار کی آنکھوں میں پڑ گئیں اور انکی شکست کا سامان پیدا ہوگیا۔

مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

پھیر کر ف ۞ اے ایمان والو! مانو حکم اللہ کا، اور رسول کا،

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَٱعْلَمُوٓا أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ

جس وقت بلاوے تم کو ایک کام پر جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان لو، کہ اللہ روک لیتا ہے آدمی سے

وَقَلْبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَٱتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ

اس کے دل کو، اور یہ کہ اسی پاس تم جمع ہو گے ف ۞ اور بچتے رہو اس فساد سے، کہ نہ پڑے گا تم میں

ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَآصَّةً ۖ وَٱعْلَمُوٓا أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ

سے ظالموں پر چن کر - اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت

ٱلْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَٱذْكُرُوٓا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِى

ہے ف ۞ اور یاد کرو، جس وقت تم تھوڑے تھے، مغلوب پڑے ہوئے

ٱلْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ ٱلنَّاسُ فَـَٔاوَىٰكُمْ وَأَيَّدَكُم

ملک میں، ڈرتے تھے کہ اچک لیں تم کو لوگ، پھر اس نے تم جائے دی اور زور

بِنَصْرِهِۦ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾

دیا اپنی مدد سے، اور روزی دی تم کو ستھری چیزیں، شاید تم حق مانو ف ۞

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَخُونُوا ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓا

اے ایمان والو! چوری نہ کرو اللہ سے، اور رسول سے، یا چوری کرو

أَمَٰنَٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَٱعْلَمُوٓا أَنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ

آپس کی امانتوں میں جان کر ف ۞ اور جان لو کہ تمہارے مال

وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾

اور اولاد جو ہیں، خراب کرنے والے ہیں، اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ۞

ع ٣ / ٩ / ١٧

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِن تَتَّقُوا ٱللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ

اے ایمان والو! اگر ڈرتے رہو گے اللہ سے، تو کر دے گا تم میں

فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ

فیصلہ، اور اتارے گا تم سے تمہارے گناہ، اور تم کو بخشے گا، اور اللہ

فوائد ف۱ یعنے اللہ نے ان کے دل میں ہدایت کی لیاقت نہیں رکھی جن میں لیاقت رکھی ہے انہیں کو ہدایت دیتا ہے اور بغیر لیاقت جو سنتے ہیں تو انکار کرتے ہیں ۱۲ ف۲ یعنے حکم بجالانے میں دیر نہ کرو شاید اسوقت دل ایسا نہ رہے دل اللہ کے ہاتھ ہے اور اللہ اول کسی کے دل کو روکتا نہیں اور مہر نہیں کرتا جب بندہ کاہلی کرے تو اس کی جزا میں روک دیتا ہے یا ضد کرے حق پرستی نہ کرے تو مہر کر دیتا ہے۔ ف۳ یعنے حکم میں کاہلی کرنے سے ایک تو دل ہٹتا ہے۔ دم بدم زیادہ مشکل پڑتا ہے۔ دوسرے نیکوں کی کاہلی سے گنہگار بالکل چھوڑ دیں گے تو رسم بد پھیلے گی اس کا وبال سب پر پڑے گا جیسے جنگ میں دلیر سستی کریں تو نامرد بھاگ ہی جاویں پھر شکست پڑے تو دلیر بھی نہ تھام سکیں ۱۲ ف۴ ستھری چیزیں یعنے مال غنیمت ۱۲ ف۵ چوری اللہ رسول کی یہ بھی ہے کہ چھپ کر کافروں سے ملیں اپنے مال اور اولاد کے بچاؤ کو جیسے مہاجرین میں اکثروں کے گھر مکے میں تھے اور یہ بھی ہے کہ مال غنیمت چھپا رکھیں سردار پاس ظاہر نہ کریں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح فائدہ نمبر۲ میں تقدیر کا مسئلہ چھیڑا ہے اس کی مکمل وضاحت حسب ذیل مواقع پر دیکھیں الکہف کے (۴۹) کا فائدہ، الرعد (۳۹) کا فائدہ، (۲۴) جسطرح دق کے آخری درجہ کو چوتھا درجہ کہتے ہیں، اسی طرح روحانی مریض کے آخری درجہ کو حیلولۃ کہتے ہیں وہ حالت وہ ہوتی ہے جب کسی بدنصیب کے قلب کے لئے حضرت حق خود روک بن جاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ بعض دفعہ جسمانی مرض کی یہ نوبت ہو جاتی ہے کہ بہتر سے بہتر دوا اور غذا مریض کو بجائے سود مند ہونے کے مضر اور نقصان دہ ہونے لگتی ہے اسی طرح روحانی مریض کی کبھی نوبت ہو جاتی ہے

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

کا فضل بڑا ہے ف۱ ۞ اور جب فریب بنانے لگے کافر، کہ تجھ کو

لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَ

بٹھاویں، یا مار ڈالیں، یا نکال دیں ـ اور وہ بھی فریب کرتے تھے

يَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

اور اللہ بھی فریب کرتا تھا۔ اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے ف۲ ۞ اور جب کوئی پڑھے ان پر

آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ

ہماری آیتیں، کہیں ہم سن چکے، ہم چاہیں تو کہہ لیں ایسا،

إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ

یہ کچھ نہیں مگر احوال ہیں پہلوں کے ف۳ ۞ اور جب کہنے لگے، کہ یا اللہ! اگر

كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً

یہی دین حق ہے تیرے پاس سے، تو ہم پر برسا پتھر

مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ

آسمان سے، یا لا ہم پر دکھ کی مار ف۴ ۞ اور اللہ ہرگز

لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ

نہ عذاب کرتا ان کو، جب تک تو تھا ان میں ـ اور اللہ نہ عذاب کرے گا ان کو،

هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ

جب تک بخشواتے رہیں ف۵ ۞ اور ان میں کیا ہے کہ عذاب نہ کرے ان کو اللہ! اور وہ

يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ

روکتے ہیں مسجد حرام سے، اور اس کے اختیار والے نہیں ـ اس کے

أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

اختیار والے وہی ہیں، جو پرہیزگار ہیں، لیکن وہ اکثر خبر نہیں رکھتے ف۶ ۞

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ

اور ان کی نماز کچھ نہ تھی، کعبہ کے پاس، مگر سیٹیاں بجانی اور تالیاں ـ

فوائد

ف۱ شاید فتح بدر میں مسلمانوں کے دل میں آیا ہو کہ یہ فتح اتفاقی ہے حضرت سے مخفی کافروں پر احسان کر دیئے کہ ہمارے گھر بار کو نہ ستا دیں. سو پہلی آیت میں چوری کو منع فرمایا اور دوسری آیت میں تسلی دی کہ آگے فیصلہ ہو جاویگا تمہارے گھر بار کافروں میں گرفتار نہ رہیں گے۔ ف۲ بٹھاویں یعنے قید کر رکھیں یہ فرمایا کہ جیسے اللہ نے پیغمبر کو بچا لیا چاہیے تو تمہارے گھر بار کو بچا رکھے۔ ف۳ یعنے ہمیشہ یہ کہتے تھے اب تو دیکھ لیا کہ یہ قصے نہ تھے۔ وعدۂ عذاب تم پر بھی آیا جیسے پہلوں پر آیا۔ ف۴ ابوجہل جب مکے سے نکلنے لگا تو یہی دعا کی کعبہ کے سامنے وہی پیش آئی۔ ف۵ یعنے مکے میں حضرت کے قدم سے عذاب اٹکا رہا تھا۔ اب ان پر عذاب آیا۔ اسی طرح جب تک گنہگار نادم رہے اور توبہ کرتا رہے تو پکڑا نہیں جاتا اگرچہ بڑے سے بڑا گناہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ گناہ گاروں کو دو چیز پناہ ہیں ایک میرا وجود اور دوسرے استغفار ف۶ قریش آپ کو اولاد ابراہیم سمجھ کر کعبہ کے مختار ٹھہراتے تھے اور مسلمانوں کو آنے نہ دیتے سو فرمایا کہ اولاد ابراہیم میں جو پرہیزگار رہو اسی کا حق ہے۔ اور بے انصافوں کا حق نہیں کہ جس سے آپ ناخوش ہو کے نہ آنے دیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۲)

تنبیہ: وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ کے جو معنے مترجم محقق قدس اللہ روحہ نے کئے بعض مفسرین کے موافق ہیں لیکن اکثر کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین جس قسم کا خارق عادت عذاب طلب کیا کرتے تھے جو قوم کی قوم کا دفعۃً استیصال کر دے۔ ان پر ایسا عذاب بھیجنے سے دو چیزیں مانع ہیں۔ ایک حضورؐ کا وجود باوجود کہ اس کی برکت سے اس امت پر خواہ "امۃ دعوۃ" ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا خارق عادت مستاصل عذاب نہیں آتا۔ یوں کسی وقت افراد و آحاد پر آ جائے وہ اس کے منافی نہیں۔ دوسرے استغفار کرنیوالوں کی موجودگی خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم جیسا کہ منقول ہے کہ مشرکین مکہ بھی تلبیہ اور طواف وغیرہ میں "غفرانک، غفرانک" کہا کرتے تھے۔ باقی غیر خارق معمولی عذاب (مثلاً قحط یا وبا یا قتل کثیر وغیرہ) اس کا نزول پیغمبر یا بعض مستغفرین کی موجودگی میں بھی ممکن ہے۔ آخر جب وہ لوگ شرارتیں کریں گے۔ تو خدا کی طرف سے تنبیہ کیوں نہ کی جائے گی۔

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ

سو چکھو عذاب، بدلا اپنے کفر کا ۞ جو لوگ

كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ

کافر ہیں، خرچ کرتے ہیں اپنے مال، کہ روکیں اللہ کی راہ سے۔

اللَّهِ ۚ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ

سو ابھی اور خرچ کریں گے، پھر آخر ہوگا ان پر پچھتاؤ، پھر

يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾

آخر مغلوب ہونگے۔ اور جو کافر رہیں گے، دوزخ کو ہانکے جاویں گے ۞

لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ

تاکہ جدا کرے اللہ، ناپاک کو پاک سے، اور رکھے ناپاک کو

بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي

ایک پر ایک، پھر اس کو ڈھیر کرے سارا، پھر ڈالے اس کو دوزخ

جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُل لِّلَّذِينَ

میں۔ وہی لوگ ہیں نقصان پانے والے ف۱ ۞ تو کہدے کافروں

ع ۹ / ۱۸

كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن

کو، اگر باز آویں، تو معاف ہو ان کو جو ہو چکا۔ اور اگر

يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

پھر وہی کریں گے، تو پڑ چکی ہے راہ اگلوں کی ۞ اور لڑتے رہو ان سے،

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ

جب تک نہ رہے فساد، اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا۔ پھر اگر

انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِن تَوَلَّوْا

وہ باز آویں، تو اللہ ان کے کام دیکھتا ہے ۞ اور اگر وہ نہ مانیں،

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

تو جان لو، کہ اللہ ہے حمایتی تمہارا، کیا خوب حمایتی ہے اور کیا خوب مددگار ف۲ ۞

فوائد

ف۱ یعنے آہستہ آہستہ اللہ اسلام کو غالب کرے گا اس بیچ میں کافر اپنا زور جان اور مال کا خرچ کریں گے، نیک اور بد جدا ہو جاوے۔ یعنے جن کی قسمت میں اسلام لکھا ہے۔ وہ سب مسلمان ہو چکیں اور جن کو کفر پر مرنا ہے وہی اکٹھے دوزخ میں جاویں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ لڑو جب تک فساد رہے یعنے کافروں کو زور نہ رہے کہ ایمان سے روک سکیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۲

جہاد اسلامی کیا ہے؟ اس فائدہ کے ساتھ البقرہ (۱۹۳) ف صفحہ (۳۷) دیکھو)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ

اور جان رکھو، کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز، سو اللہ کے واسطے اس میں پانچواں حصہ اور

لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ

رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے۔

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر، اور اس چیز پر جو ہم نے اتاری اپنے بندے پر جس دن فیصلہ ہوا،

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ

جس دن بھڑیں دو فوجیں۔ اور اللہ سب چیز پر قادر ہے ف ۞ جس وقت تم تھے ورے کے

الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ

ناکے اور وہ پرے کے ناکے، اور قافلہ نیچے اتر گیا تم سے۔

وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ

اور اگر آپس میں تم وعدہ کرتے تو نہ پہنچتے وعدے پر، اور لیکن اللہ کو کر ڈالنا ایک کام،

اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى

جو ہو چکا تھا ۞ تا مرے جو مرتا ہے سوجھ کر، اور جیوے

مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمُ

جو جیتا ہے سوجھ کر۔ اور اللہ سنتا ہے جانتا ف ۞ جب اللہ نے وہ دکھائے

اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا

تیرے خواب میں تھوڑے۔ اور اگر وہ تجھ کو بہت دکھاتا،

لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ

تو تم لوگ نامردی کرتے، اور جھگڑا ڈالتے کام میں، لیکن اللہ نے بچا لیا۔ اس کو

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ

معلوم ہے، جو بات ہے دلوں میں ۞ اور جب تم کو دکھائی وہ فوج وقت ملاقات کے،

اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ

تمہاری آنکھوں میں تھوڑی، اور تم کو تھوڑا دکھایا ان کی آنکھوں میں، تا کر ڈالے،

فوائد

ف یعنے اللہ نے اپنے رسول پر فتح و نصرت اتاری جس سے تم غالب ہوئے اور اللہ قادر ہے کہ آگے اور فتحیں دلوے جو مال کافروں سے لڑ کر لیں وہ غنیمت ہے اسمیں پانچواں حصہ نیاز اللہ کی ہے واسطے خرچ رسول کے کہ رسول کو خرچ ہے اپنی ذات کا اور قرابت والوں کا اور حاجتمند مسلمانوں کا اور بعد حضرت کے بھی خرچ ہوتے ہیں سردار کو اور جو مال صلح سے لیا وہ سارا خرچ مسلمانوں کا۔ پھر غنیمت میں چار حصہ لشکر کو تقسیم کرنا سوار کو دو حصے پیادہ کو ایک۔ ۱۲ منہ رح

ف ۲ یعنے قریش اپنے قافلہ کی مدد کو آئے تھے۔ اور تم قافلہ کی غارت کو قافلہ بچ گیا اور دونوں فوجیں ایک میدان کے دو کناروں پر آ پڑیں۔ ایک کو دوسرے کی خبر نہیں۔ یہ تدبیر اللہ کی تھی۔ اگر تم قصداً جاتے تو ایسا بروقت نہ پہنچتے اور اس فتح کے بعد کافروں پر صدق پیغمبر کا کھل گیا۔ جو مرا وہ بھی یقین جان کر مرا اور جو جیتا رہا وہ بھی حق پہچان کر تا اللہ کا الزام پورا ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۴۲

عدوة الدنیا، ورے کے ناکے
عدوة القصوٰی پرے کے ناکے، یعنے ورلے کنارے اور پرلے کنارے

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع

اللہ ایک کام جو ہو چکا تھا ۔ اور اللہ تک پہنچ ہے ہر کام کی ف ۞

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا

اے ایمان والو! جب بھڑو تم کسی فوج سے، تو ثابت رہو

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

اور اللہ کو بہت یاد کرو، شاید تم مراد پاؤ ف ۞ اور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ

حکم مانو اللہ کا، اور اس کے رسول کا، اور آپس میں نہ جھگڑو، پھر نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی

رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

تمہاری باؤ، اور ٹھہرے رہو ۔ اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والوں کے ف۳ ۞ اور مت ہو

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ

جیسے وہ لوگ، کہ نکلے اپنے گھروں سے اتراتے، اور لوگوں کو دکھاتے،

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور روکتے اللہ کی راہ سے ۔ اور اللہ کے قابو میں ہے جو

مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ

کرتے ہیں ف۴ اور جس وقت سنوارنے لگا شیطان، ان کی نظر میں ان کے اعمال، اور بولا،

لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ

کوئی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن، اور میں رفیق ہوں تمہارا،

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ

پھر جب سامنے ہوئیں دو فوجیں، الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر، اور بولا، میں

بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ

تمہارے ساتھ نہیں، میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ۔ میں ڈرتا ہوں اللہ

اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

سے ۔ اور اللہ کا عذاب سخت ہے ف۵ ۞ جب کہنے لگے منافق لوگ،

فوائد ف۱ پیغمبر کو خواب میں کافر تھوڑے نظر آئے اور مسلمانوں کو مقابلے کے وقت، تاکہ جرأت سے لڑیں۔ پیغمبر کا خواب غلط نہیں ان میں کافر رہنے والے کم ہی تھے اکثر وہ تھے جو پیچھے مسلمان ہوئے۔ ف۲ یعنی مدد اللہ کی چاہو تو اسباب ظاہر سے نہیں۔ دل کی استقامت اور یاد اللہ کی اور حکم برداری سردار کی اور ایک مصلحت چاہتی۔ ۱۲ مترجم ف۳ باؤ جاتی رہے گی یعنے اقبال سے ادبار آوے گا۔ ف۴ جہاد عبادت ہے، عبادت پر اتراوے یا دکھانے کو کرے تو قبول نہیں۔ ف۵ جب کافر جمع ہو کر نکلے لڑائی پر راہ میں ایک شخص ملا بوڑھا۔ کہا میں بھی مسلمانوں کا دشمن ہوں۔ تمہاری رفاقت کو آیا ہوں اور جنگ کا بڑا ماہر ہوں۔ پھر جب لڑائی ہونے لگی ابوجہل سے ہاتھ چھڑا کر بھاگا۔ وہ شخص نہ پہلے کسی نے دیکھا تھا نہ پیچھے دیکھا وہ شیطان تھا جب اس نے جبرائیل اور میکائیل دیکھے مسلمانوں کی طرف تب بھاگا۔

تشریح (۴۴) اسکی وضاحت آلعمران میں گذر چکی ہے وہاں دیکھو۔ یریکھم کے خطاب میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں اور شاہ صاحب نے اسکی بہترین توجیہہ کی ہے کہ حضور کو مشرکین اصلی تعداد سے تھوڑے کیوں دکھائی دیئے جبکہ پیغمبر کا خواب سچا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور نے صحیح دیکھا کہ کافر تھوڑے ہیں کیونکہ کافر رہنے والے انمیں تھوڑے ہی تھے اکثر ان لوگوں میں وہ تھے جو بعد میں مسلمان ہوئے۔ علماء نے ایک توجیہہ یہ کی ہے کہ تعداد میں کم دکھانے کی تعبیر یہ تھی کہ کفار جنگ میں مغلوب ہونگے۔ عددی قلت سے اس مغلوبیت کی طرف اشارہ تھا۔ (۴۵) میں دشمنوں سے مقابلہ کرنے میں دو باتوں کا حکم دیا۔ استقامت اور ثابت قدمی اختیار کرو اور اپنا دل مضبوط رکھو اور دوسرے اللہ کو یاد رکھو، اسی پر بھروسہ کرو، تیسری بات شاہ صاحبؒ نے بڑھائی کہ سردار اور سپہ سالار کی اطاعت کرو، یہ حکم دوسری آیت اولی الامر منکم میں گذر چکا ہے اسلام میں ڈسپلن اور تنظیم کے احکامات بڑی سختی سے دیئے گئے ہیں۔ حضور نے امیر کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔

وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ

اور جن کے دلوں میں آزار ہے، یہ لوگ مغرور ہیں اپنے دین پر۔ اور جو کوئی

يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۴۹﴾

بھروسا کرے اللہ پر، تو اللہ زبردست ہے حکمت والا ف

وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ

اور کبھی تو دیکھے جسوقت جان لیتے ہیں کافروں کی، فرشتے مارتے ہیں ان کے منہ پر،

وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ

اور پیچھے، اور چکھو عذاب جلنے کا ٭ یہ بدلا ہے اسی کا، جو تم نے بھیجا اپنے ہاتھوں

وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۵۱﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ

اور اسواسطے کہ اللہ ظلم نہیں کرتا بندوں پر ٭ جیسے دستور فرعون والوں کا،

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ

اور جو ان سے پہلے تھے۔ منکر ہوئے اللہ کی باتوں سے، سو پکڑا ان کو اللہ نے،

بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ

ان کے گناہوں پر۔ اللہ زور آور ہے، سخت عذاب کرنے والا ٭ یہ اس پر کیا، کہ

اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا

اللہ بدلنے والا نہیں نعمت کا، جو دی تھی ایک قوم کو، جب تک وہ نہ بدلیں اپنے

مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ

جیوں کی بات، اور اللہ سنتا ہے جانتا ف ٭ جیسے دستور فرعون والوں کا، اور

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنٰهُمْ

جو ان سے پہلے تھے۔ جھٹلائیں باتیں اپنے رب کی، پھر کھپا دیا ہم نے ان کو،

بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظٰلِمِينَ ﴿۵۴﴾

ان کے گناہوں پر اور ڈبادیا فرعون والوں کو۔ اور سارے ظالم تھے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا

بدتر سب جانداروں میں، اللہ کے ہاں وہ ہیں، جو منکر ہوئے، پھر وہ نہیں

فوائد ف مسلمانوں کی دلیری دیکھ کر منافق اسطرح طعن کرنے لگے تھے۔ سو اللہ نے فرمایا کہ یہ غرور نہیں توکل ہے۔ ف۲ اپنے جیوں کی بات بدلیں یعنے اعتقاد اور نیت جب تک نہ بدلے تو اللہ کی بخشی نعمت چھینی نہیں جاتی ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۹) "یہ لوگ مغرور ہیں اپنے دین پر" الخ قرآن کریم نے غرّ کا لفظ استعمال کیا ہے اسکے لغوی معنے فریب دینا بھول میں ڈالنا آتے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ اور شاہ رفیع الدینؒ نے اسی لغوی مفہوم کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ فریفتہ است دین ایشان (شاہ ولی اللہ) فریب دیا ہے ان کو دین ان کے نے (شاہ رفیع الدین) ان کے دین نے بھول میں ڈال رکھا ہے (مولانا تھانویؒ) اب آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ بقول منافقین کے مسلمانوں کو انکے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ تم جنت میں جاؤ گے اور کافروں پر تمہیں فتح حاصل ہوگی اسلئے تعداد کی قلت اور بے سروسامانی کے باوجود یہ لوگ مشرکین مکہ کی بڑی طاقت سے ٹکرانے کیلئے تیار ہیں۔ شاہ عبدالقادرؒ نے ان بزرگوں سے الگ مفہوم اختیار کیا ہے اور غرّ کے مجازی (لازم) معنے اختیار کئے۔ دھوکہ میں پڑکر آدمی گھمنڈ اور غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے دھوکہ اور گھمنڈ لازم اور ملزوم ہیں۔ اب مطلب یہ ہوا کہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں انہیں اسلام نے گھمنڈ میں مبتلا کر دیا ہے اور یہ لوگ بے سروسامانی کے باوجود اپنی فتح مندی کا یقین رکھتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے لفظ مغرور اردو مفہوم میں استعمال کیا۔ عربی مفہوم میں مغرور کے معنے فریب خوردہ کے ہیں اور اردو میں گھمنڈی کے ہیں۔ اس صورت میں قرآن کے لفظ غرّ میں اور اردو ترجمہ کے لفظ مغرور میں صورۃً اشتراک ہو گیا اور منافقین کی جو مراد تھی وہ زیادہ واضح ہو گئی۔ شاہ صاحبؒ کے ذہن نے اسطرح کام کیا کہ خدا تعالیٰ نے منافقین کے قول کی تردید نہیں کی بلکہ جو بات طعنہ کے طور پر منافقین کہہ رہے تھے اسے تسلیم کر کے اس کی دلیل بیان کر دی۔ یعنے منافقین کے بقول مسلمان دین اسلام پر مغرور ہو گئے ہیں۔ یہ صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان خدا پر اعتماد رکھتے ہیں، اسلام خدا کا دین ہے۔ جو خدا پر اعتماد کریگا۔ وہ لازمی طور پر اسکے دین پر بھی اعتماد کریگا اس اعتماد اور بھروسہ کو یہ منافق غرور اور گھمنڈ سے تعبیر کر رہے ہیں۔ صاحب تفہیم القرآن نے اس فقرہ کا یہ ترجمہ کیا ہے: "ان کے دین نے انہیں خبط میں مبتلا کر رکھا ہے" یہ ترجمہ نہ لغوی اعتبار سے صحیح ہے اور مرادی مفہوم کے اعتبار سے درست ہے۔ قرآن کریم نے اہل کتاب کے غرور باطل کا تذکرہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ الَّذِينَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ

مانتے ۞ جن سے تو نے اقرار کیا ان میں ، پھر وہ توڑتے ہیں ۔

عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ

اپنا اقرار کیا ہر بار ، اور ڈر نہیں رکھتے ۞ سو اگر کبھی تو پاوے

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

ان کو لڑائی میں ، تو ایسی سزا دے ، کہ دیکھ کر بھاگیں ان کے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑیں ۞

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ

اور اگر تجھ کو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا ، تو جواب دے ان کو برابر کے برابر ـ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ

اللہ کو خوش نہیں آتے دغا باز ف ۞ اور یہ نہ سمجھیں منکر لوگ ، کہ

كَفَرُوا سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُمْ

بھاگ نکلے ـ وہ تھکا نہ سکیں گے ۞ اور سرانجام کرو ان کی

مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ

لڑائی کو، جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے ، کہ اس سے دھاک پڑے

بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا

اللہ کے دشمنوں پر ، اور تمہارے دشمنوں پر، اور ایک اور لوگوں پر سوائے ان کے ـ جن کو

تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي

تم نہیں جانتے ـ اللہ ان کو جانتا ہے ـ اور جو خرچ کرو گے اللہ

سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنْ جَنَحُوا

کی راہ میں ، پورا ملے گا تم کو ، اور تمہارا حق نہ رہے گا ف۲ ۞ اور اگر وہ جھکیں

لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾

صلح کو ، تو تو بھی جھک اسی طرف، اور بھروسا کر اللہ پر ـ بے شک وہی سنتا جانتا ف۳

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي

اور اگر وہ چاہیں کہ تجھ کو دغا دیں ، تو تجھ کو بس ہے ـ اللہ ـ اس نے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) آلعمران ۲۴) میں کیا ہے. وہاں شاہ صاحبؒ کا تشریحی فائدہ دیکھو ـ (۵۳) خدا تعالیٰ نے اس آیت میں قوموں کے عروج وزوال کا فطری قانون بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا جب کسی قوم پر انعام و اکرام کے دروازے کھولتا ہے تو پھر انہیں بند نہیں کرتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت نہیں بدلتی ۔ چنانچہ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر قوم صحیح فکر و عمل کا راستہ اختیار کر کے اپنی زندگی کا گہوارہ بناتی ہے اور پھر خود ہی فکر و عمل کی گمراہیوں میں مبتلا ہو کر اپنے ہاتھوں سے اپنی قبر کھودتی ہے. حضرت شاہ صاحبؒ نے مَا بِاَنْفُسِهِمْ کا ترجمہ جیوں کی بات اور اس کی تفسیر اعتقاد اور نیت کے ساتھ کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ پہلے انسان کا فکر و فہم درست ہوتا ہے اس کے بعد اس کی عملی زندگی سدھرتی ہے اور اسی طرح بگاڑ کے لحاظ سے پہلے اسکا عقیدہ خراب ہوتا ہے اور پھر عملی زندگی تباہی کیطرف دوڑتی ہے اسی لئے قرآن کریم کا اسلوب یہ ہے کہ وہ پہلے ایمان اور پھر عمل کا ذکر کرتا ہے ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت ۱۲

ع ۷/۱۰ ۲

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف۱ اگر ایک قوم نے کافروں سے صلح کی ہو پھر ان کیطرف سے دغا ہو چکے اب ان کو بے خبر ماریئے اور جو دغا نہیں ہوئی لیکن اندیشہ ہے تو خبر دار کر کر جواب دیجیے. برابر کے برابر یعنے جو سرانجام لڑائی کا صلح سے پہلے کر سکتے سو اب بھی کر سکتے ہو لڑائی کا اسمیں کچھ بدقولی نہیں ۱۲ ف۲ حکم فرمایا جہاد کا سرانجام کرو جو ہو سکے زور فرمایا تیراندازی کو اور ہتھیار کا کسب اسی میں داخل ہے اور گھوڑے پالنے میں جو خرچ ہو اس کی خوراک میں بلکہ اس کا فضلہ سب ترازو میں چڑھے گا قیامت کو فرمایا کہ یہ واسطے رُعب کے ہے تا نہ جانیں کہ فتح ہوگی ۔ اسباب سے فتح ہے اللہ کی مدد سے اور وہ لوگ جن کو تم نہیں جانتے وہ منافق ہیں کہ ظاہر مسلمانی کے پردے میں ہیں ۱۲ ف۳ یعنے اگر دل میں دغا رکھیں گے اللہ کو معلوم ہے اس کی سزا دے گا ۔ ۱۲

تشریح (۵۵) اس آیت میں فرمایا بدترین چارپائے وہ لوگ ہیں جو کفر وانکار کے راستہ پر چلتے ہیں اور آیت (۲۲) میں فرمایا تھا بدترین چوپائے وہ لوگ ہیں جو حق کیلئے بہرے، گونگے اور بے عقل ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کے نزدیک عقل و حواس سے صحیح کام نہ لینے کا نتیجہ ہی کفر وانکار ہے ۔ (۶۰) جدید اسلحہ جنگ کی اہمیت : قرآن کریم نے بار بار اور جگہ جگہ توکل و اعتماد علی اللہ کی تلقین کی ہے اس سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ اسلام میں اسباب کی تیاری کوئی اہمیت نہیں رکھتی ۔ اس آیت میں اس مسئلہ کو صاف کیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ امکان بھر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

تجھ کو زور دیا اپنی مدد کا، اور مسلمانوں کا ۞ اور ان کے دلوں میں الفت ڈالی۔

لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک میں ہے تمام، نہ الفت دے سکتا ان کے دل میں،

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَا أَيُّهَا

لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان میں ۔ وہ زور آور ہے حکمت والا وك ۞ اے

النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾

نبی ! کفایت ہے تجھ کو اللہ، اور جتنے تیرے ساتھ ہوئے ہیں مسلمان وك

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ

اے نبی ! شوق دلا مسلمانوں کو لڑائی کا ۔ اگر ہوں تم میں

عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ

بیس شخص ثابت، غالب ہوں دو سو پر۔ اور اگر ہوں تم میں سو شخص

يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

غالب ہوں ہزار کافروں پر، اس واسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے وٹ ۞

الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ

اب بوجھ ہلکا کیا اللہ نے تم پر، اور جانا کہ تم میں سستی ہے ۔ سو اگر ہوں تم میں

مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا

سو شخص ثابت، غالب ہوں دو سو پر۔ اور اگر ہوں تم میں ہزار شخص غالب ہوں

أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ

دو ہزار پر، اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ ساتھ ہے ثابت رہنے والوں کے وك ۞ نہیں چاہیئے نبی کو کہ

يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ

اس کے ہاں قیدی آویں، جب تک نہ خون کرے ملک میں ۔ تم چاہتے ہو جنس

الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتَابٌ

دنیا کی ۔ اور اللہ چاہتا ہے آخرت ۔ اور اللہ زور آور ہے حکمت والا وك ۞ اگر نہ ہوتی ایک بات

(بقیہ صفحہ گذشتہ) جنگی ساز و سامان کی تیاری میں لگے رہیں اسوقت کے لحاظ سے جو چیزیں میدان جنگ میں کام آتی تھیں۔ قرآن نے انہیں بیان کر دیا اور ہر دور میں ایجاد ہونیوالے نئے نئے آلات حرب کی تیاری کے لئے مَا اسْتَطَعْتُمْ امکان بھر کہہ کر اس کی ذمہ داری سے آگاہ کر دیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف کی جنگ میں منجنیق استعمال کیا جو عرب میں پہلی بار استعمال ہوا خندق کھودنے کا طریقہ فارسیوں میں تھا۔ حضور نے حضرۃ سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے خندق سے کام لیا۔ آپ نے صحابہ کرام رض کو سامان حرب کی تیاری کا کام سیکھنے کے لئے حجاز سے باہر بھیجا، ہر غزوہ میں آپ نے اعتماد علی اللہ کے ساتھ جنگی مصلحتوں سے پوری طرح کام لیا۔ آپ کے غزوات پر جن اہلِ فن نے گہری نظر ڈالی ہے انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جنگی تدابیر میں اپنے عہد کے بہترین سپہ سالار نظر آتے ہیں۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف۱ عرب کی قوم میں آگے ہمیشہ بیر رکھتے تھے اور ایک دوسرے کے خون پیاسا پھر حضرت کے سبب سب متفق اور دوست ہو گئے ۱۲ ف۲ حضرت نے مدینہ میں آکر مسلمان شمار کروائے مرد قابل جنگ چھ سو ہوئے بہت خوش ہوئے کہ اب ہم کو کس کافر کا ڈر ہے بعد اس کے یہ آیت اتری ف۳ یعنے یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور ثواب پر اور جس کو یقین ہے وہ موت پر دلیر ہے ف۴ اول کے مسلمان یقین میں کامل تھے ان پر حکم ہوا تھا کہ آپ سے دس برابر کافروں پر جہاد کریں پچھلے مسلمان ایک قدم کم تھے۔ تب یہی حکم ہوا کہ دو برابر جہاد کریں۔ یہی حکم اب بھی باقی ہے لیکن اگر دو سے زیادہ پر حملہ کریں تو بڑا اجر ہے۔ حضرت کے وقت میں ہزار مسلمان اسی ہزار سے لڑے ہیں۔ ف۵ بدر کی لڑائی میں ستر کافر پکڑے آئے۔ حضرت نے مشورہ پوچھا کہ ان کو کیا کریں۔ اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لے کر چھوڑ دیں اور بعضوں کی مرضی ہوئی کہ سب کو قتل کریں۔ حضرت عمرؓ اور سعد بن معاذ رض کی یہی مشورت تھی آخر مال لیکر چھوڑ دیا۔ یہ آیت اُتری عتاب کی یعنی نبیوں کو جہاد سے مال سمیٹنا منظور نہیں بلکہ کافروں کی ضد توڑنی وہ بات اسی میں ہے کہ قتل کیجئے تاکہ اسکے خوف سے کفر کی ضد چھوڑیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۳) ملی اتحاد کی اہمیت: رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے مختلف خاندانوں میں زبردست کشمکش تھی۔ آئے دن آپس میں لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔ ذرا ذرا سی بات پر مہینوں خونریزی جاری رہتی تھی حضورؐ نے تشریف لاکر امن اور اتحاد کا پیغام دیا۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا

کہ لکھ چکا اللہ آگے سے، تو تم کو پڑتا اس لینے میں بڑا عذاب ف ؂ سو کھاؤ،

مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

جو غنیمت لاؤ حلال ستھری — اور ڈرتے رہو اللہ سے — اللہ ہے بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ

مہربان ف ؂ اے نبی! کہہ دے ان کو، جو تمہارے ہاتھ میں ہیں

الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا

قیدی، اگر جانے گا اللہ تمہارے دل میں کچھ نیکی، تو دے گا بہتر تم کو

مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾

اس سے، جو تم سے چھن گیا، اور تم کو بخشے گا — اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان ؂

وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ

اور اگر چاہیں گے تجھ سے دغا کرنی، سو دغا کر چکے ہیں پہلے اللہ سے

فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ إِنَّ الَّذِينَ

پھر اس نے پکڑوا دیئے — اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف ؂ جو لوگ

آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ

ایمان لائے، اور گھر چھوڑا، اور لڑے اپنے مال اور جان سے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ

اللہ کی راہ میں، اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی، وہ ایک

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا

دوسرے کے رفیق ہیں اور جو ایمان لائے، اور گھر نہیں چھوڑا،

مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ

تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں، جب تک گھر نہ چھوڑ آویں،

وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا

اور اگر تم سے مدد چاہیں دین میں، تو تم کو لازم ہے مدد کرنی، مگر

ع ۹ ۵ ۵

(بقیہ صفحہ گذشتہ) یہ پیغام اسلام کا بنیادی پیغام ہے قرآن کریم نے وحدت انسانیت کا تصور دیا (الحجرات ۱۳) فضیلت کا معیار خدا ترسی کو مقرر کیا۔ (ایضاً) امن اور صلح کو ہر حال میں بہتر قرار دیا۔ (الانفال ۶) اخوت اور بھائی چارہ کے جذبہ کی اہمیت اسطرح ظاہر کی کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا فرمائی۔ اللھم ربنا ورب کل شئ، انا شھید انك الرب وحدك لا شریك لك وانا شھید ان محمداً عبدك ورسولك وانا شھید ان العباد کلھم اخوۃ (ابوداؤد جلد اول ص۲۱ باب مایقول اذا سلم) اس نظریاتی تعلیم کیساتھ ساتھ آپ نے اپنے عملی کردار کی سادگی، مساوات پسندی، کمزور طبقہ کے ساتھ خاص شفقت، ہر برائی کا جواب بھلائی سے دیکر عرب کے جھگڑالو معاشرہ کو رُحماءُ بینھم کے سانچہ میں ڈھال دیا اور سرزمین عرب کو محبت و رحمت کا گہوارہ بنادیا لیکن عرب کے شرپسند طبقہ کو یہ محبت اور آزادی کی فضا کب گوارا ہوسکتی تھی۔ انہوں نے مدینہ پر حملہ کی ابتداء کرکے سرزمین عرب کو پھر جنگ وپیکار کی طرف گھسیٹ لیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بنیادی تعلیم اور ذاتی مزاج کے خلاف کمزور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے چار و ناچار تلوار کی راہ اختیار فرمائی اور یہیں سے غزوات شروع ہوئے، حضور نے اخوۃ اور اتحاد کا جو بہترین معاشرہ بنایا۔ خدا نے اُسے اپنا احسان عظیم قرار دیا۔ ظاہری کوشش کے لحاظ سے یہ متحد اور شیر و شکر معاشرہ رسول اکرم علیہ السلام کی تعلیم وتربیت کا نتیجہ تھا۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف ۱ وہ بات یہ لکھ چکا کہ ان قیدی لوگوں میں بہتوں کی قسمت تھی مسلمان ہونا ۱۲ ف ۲ یعنے ڈرتے رہو گے اور کچھ خطا بھی ہو جاوے گی تو بخشے گا قیدیوں کا حکم سُن کر مسلمان ڈرے، غنیمت سے بھی یہ ان کو تسلی فرمائی کہ وہ اللہ کی عطا ہے خوشی سے کھاؤ۔ لیکن غنیمت کے واسطے جہاد نہ کرو، اب حنفی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کافر پکڑے آویں تو ان کو مال لے کر چھوڑنا روا نہیں نہ مفت چھوڑنا کہ پھر کافروں میں جا ملیں مگر روا ہے غلام کر رکھنا یا چھوڑ دینا کہ رعیت ہو کر ملک اسلام میں رہیں اور شافعی کے پاس وہ بھی روا ہے۔ سورۂ محمدؐ میں فرمایا۔ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً ۱۲ ف ۳ پہلے دغا کر چکے اللہ سے یہی کفر و انکار اسکے حکم کا یا فرمایا ہو بعضے ہاشمیوں کو کہ ابوطالب کی زندگی میں سب عہد کر کر متفق ہوئے تھے حضرت کی مدد پر اور اب کافروں کے ساتھ ہو کر آئے اور یہ وعدہ تحقیق ہوا ان میں جو مسلمان ہوئے حق تعالٰے نے بیشمار دولت بخشی اور جو نہ ہوئے وہ خراب ہو کر تباہ ہو گئے۔ ۱۲ منہ رح

عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا

مقابلہ میں ایسوں کے جن میں اور تم میں عہد ہے - اور اللہ جو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

کرتے ہو دیکھتا ہے ف ؏ اور جو لوگ کافر ہیں، وہ ایک دوسرے کے

بَعْضٍ ۗ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَ

رفیق ہیں - اگر تم یوں نہ کروگے، تو دھوم مچے گی ملک میں، اور

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

بڑی خرابی ہو گی ف ؏ اور جو لوگ ایمان لائے، اور گھر چھوڑے اللہ

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ

کی راہ میں، اور جن لوگوں نے جگہ دی، اور مدد کی، وہی ہیں تحقیق

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾

مسلمان ان کو بخشش ہے، اور روزی عزت کی ف ؏

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ

اور جو ایمان لائے پیچھے، اور گھر چھوڑ آئے، اور لڑے تمہارے ساتھ ہو کر،

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۗ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

سو وہ تمہیں میں ہیں - اور ناتے والے آپس میں حق دار زیادہ ہیں، ایک دوسرے کے

فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

اللہ کے حکم میں - تحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہے ف ؏

ع ۱۰/۶

آیاتہا ۱۲۹ ﴿۹﴾ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۱۱۳﴾ رکوعاتہا ۱۶

سورہ توبہ مدنی ہے اور اس میں ایک سو انتیس (۱۲۹) آیتیں اور سولہ رکوع ہیں -

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾

ف جواب ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول سے ان مشرکوں کو جن سے تم کو عہد تھا ؏

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ

سو پھر لو اس ملک میں چار مہینے، اور جان لو کہ تم نہ تھکا سکو گے، اللہ کو

فوائد ف حضرت کے اصحاب دو فرقے تھے مہاجر اور انصار، مہاجر گھر چھوڑنے والے انصار جگہ دینے والے اور مدد کرنے والے یعنے جتنے مسلمان حضرتؐ کے ساتھ حاضر ہیں ان سب کی صلح و جنگ ایک ہے ایک کا موافق سب کا موافق ایک کا مخالف سب کا مخالف اور جو مسلمان اپنے ملک میں ہیں جہاں کافروں کا زور ہے ان کی صلح و جنگ میں یہاں والے شریک نہیں اگر ان کا صلحی ان سے لڑے تو یہ مدد نہ کریں اگر ان کے صلحی پر قابو پاویں تو درگذر نہ کریں اور اگر اجنبی ان پر ظلم کرے اور مدد چاہیں تو مدد کرے۔ ف یعنے کافر آپس میں ایک ہیں تمہاری دشمنی سے جہاں پاویں گے ضعیف مسلمان اس کو ستاویں گے سو تم مسلمانوں کو ستا دو کر جو ہمارے پاس ہو اس کا ذمہ ہمارا ہے جو اپنے گھر رہے وہ جس طرح جانے سمجھ لے ۔ ف یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سردار کے ساتھ والے مسلمان اعلیٰ ہیں۔ گھر بیٹھنے والوں سے آخرت میں ان کو بخشش زیادہ اور دنیا میں روزی باعزت یعنی غنیمت اور فے حق ان کا ہے۔ ف یعنی مہاجرین میں جتنے ملتے جاویں سب شریک ہیں اور ناتے والا اگرچہ پیچھے مسلمان ہوا یا ہجرت کر آیا۔ پہلے ناتے والے مسلمان مہاجر کا حقدار ہے۔ یعنے میراث وہی لے گا۔ اگرچہ رفاقت قدیم اوروں سے ہے۔ ف یہ سورۃ برأت ہے۔ حضرت نے بیان نہیں فرمایا کہ یہ جدا سورۃ ہے۔ یا اور سورۃ کا نشان تھا۔ بسم اللہ سو اس واسطے اس پر بسم اللہ نہیں اور کسی سورت میں داخل بھی نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى

اور یہ کہ اللہ رسوا کرتا ہے منکروں کو ✽ اور سنا دینا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول

النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۵

سے لوگوں کو دن بڑے حج کے کہ اللہ الگ ہے مشرکوں سے ، اور

وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا

اس کا رسول۔ سو اگر تم توبہ کرو، تو تم کو بھلا ہے۔ اور اگر نہ مانو، تو جان لو،

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ

کہ تم نہ تھکا سکو گے اللہ کو۔ اور خوشخبری دے منکروں کو، دکھ والی

اَلِيْمٍ ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ

مار کی ف ✽ مگر جن مشرکوں سے تم کو عہد تھا ، پھر کچھ

يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا

قصور نہ کیا تمہارے ساتھ، اور مدد نہ کی تمہارے مقابلے میں کسی کو، سو ان سے پورا

اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۴﴾

پہنچاؤ عہد ان کے وعدہ تک ۔ اللہ کو خوش آتے ہیں احتیاط والے ✽

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب گذر جاویں مہینے پناہ کے، تو مارو مشرکوں کو جہاں پاؤ ،

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا

اور پکڑو ، اور گھیرو ، اور بیٹھو ہر جگہ ان کی تاک پر۔ پھر اگر وہ توبہ کریں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور کھڑی رکھیں نماز، اور دیا کریں زکوٰۃ، تو چھوڑ دو ان کی راہ ۔ اللہ ہے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

بخشتا مہربان ف ✽ اور اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے ، تو

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اس کو پناہ دے جب تک وہ سن لے کلام اللہ کا، پھر پہنچا دے اس کو جہاں وہ نڈر ہو۔ یہ اسواسطے

فوائد ف چھٹے برس حضرت کو مکے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو انا فتحنا میں بیان ہے اور عرب کی بہت قوموں سے صلح تھی۔ جب مکہ فتح ہوا اس سے بعد ایک برس حکم نازل ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور یہ بات حج کے دن یعنے عید قربان کو سب حج کے قافلوں میں پکار کر سب کو خبر پہنچے اور صلح کا جواب دے کے چار مہینے فرصت دو کہ اسمیں خواہ لڑائی کا سرانجام کریں یا وطن چھوڑ جاویں یا مسلمان ہوں۔ ۱۲ منہ رح

ف جن سے وعدہ ٹھہر گیا تھا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان کی صلح تمام رہی اور جن سے وعدہ کچھ نہ تھا ان کو فرصت ملی چار مہینے اور حضرت نے فرمایا دل کی خبر اللہ کو ہے ظاہر میں جو مسلمان ہو وہ سب کے برابر ایمان میں ہے اور ظاہر مسلمانی کی حد ٹھہرائی ایمان لانا کفر سے توبہ اور نماز اور زکوٰۃ اسی واسطے جب کوئی شخص نماز چھوڑ دے یا زکوٰۃ۔ پھر اس سے امان اٹھ گئی حضرت صدیق اکبرؓ نے زکوٰۃ کے منکروں کو برابر کافروں کے قتل فرمایا۔ ۱۲

تشریح، احکام جہاد کا شان نزول سورۃ توبہ کے ابتدائی دو رکوع کی مختلف آیتیں مختلف عرب قبائل کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ان آیات (احکام جہاد) کو ان کے شان نزول سے الگ کر کے دیکھنے سے انکا مطلب واضح نہیں ہو سکتا اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام صرف جنگ و پیکار کا مذہب ہے۔ مولانا تھانویؒ جیسے جلیل القدر مفسر وفقیہ نے لکھا ہے کہ ان دو رکوعوں کی تفسیر میں کئی کئی سال گذرے کہ مجھ کو پریشانی وخلجان رہتا تھا اور جس قدر میں نے (ان آیات کا محل اور مصداق متعین کرنے میں لکھا ہے یہ میری کوشش کا منتہا ہے (بیان القرآن جلد ۲ ص)

قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ

کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے ف۱ ۔ کیونکر ہووے مشرکوں کو عہد اللہ پاس،

اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اور اس کے رسول پاس؟ مگر جن سے تم نے عہد کیا مسجد حرام پاس۔

فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾

سو جب تک تم سے سیدھے رہیں، تم ان سے سیدھے رہو، اللہ کو خوش آتے ہیں احتیاط والے ف۲ ۔

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً

کیونکر صلح رہے؟ اور اگر وہ تم پر ہاتھ پاویں، نہ لحاظ کریں تمہاری دینداری کا، نہ عہد کا۔

يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ

تم کو راضی کر دیتے ہیں اپنے منہ بات سے، اور ان کے دل نہیں مانتے۔ اور بہت ان میں

فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن

بے حکم ہیں ۔ بیچے انہوں نے حکم اللہ کے تھوڑی قیمت پر، پھر لگے اس کی راہ

سَبِيلِهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُونَ فِي

سے ۔ وہ لوگ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں ۔ نہ لحاظ کریں کسی مسلمان کے

مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ﴿١٠﴾

حق میں قرابت کا، نہ عہد کا۔ اور وہی ہیں زیادتی پر ۔

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ

سو اگر توبہ کریں، اور کھڑی رکھیں نماز، اور دیتے رہیں زکوٰۃ، تو تمہارے بھائی ہیں

فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ وَإِن

حکم شرع میں۔ اور ہم کھولتے بیان ایک جاننے والے لوگوں کو ف۳ اور اگر

نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ

توڑیں اپنی قسمیں عہد کئے پیچھے، اور عیب دیویں تمہارے دین میں،

فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

تو لڑو کفر کے سرداروں سے، ان کی قسمیں کچھ نہیں، شاید وہ

فوائد ف۱ یعنی اتنی امان کا مضائقہ نہیں کہ پوچھا سنا چاہے وہ سن لے پھر بھی جہاں وہ نڈر ہو وہاں تک پہنچا دینا بعد اس کے سب کافروں کے برابر ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ صلح والے تین قسم فرمائے ایک جن سے مدت نہیں ٹھہری ان کو جواب دیا مگر جو مکے کی صلح میں شامل تھے جب تک وہ دغا نہ کریں یہ ادب ہے مکے کا۔ اور تیسرے جن سے مدت ٹھہری وہ صلح قائم رہی لیکن آخر سب مشرک عرب ایمان لائے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنے یہ جو فرمایا کہ بھائی ہیں حکم شرع میں اس سے سمجھ لیں کہ جو شخص قرائن سے معلوم ہو کہ ظاہری مسلمان ہے۔ دل سے یقین نہیں رکھتا۔ اس کو حکم ظاہری میں مسلمان گنیں لیکن معتمد اور دوست نہ پکڑیں ف۳ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴) بھلا ان لوگوں کی رعایت کیونکر ہو سکتی ہے اور ان سے عہد کیوں کر قائم رہ سکتا ہے جن کی حالت یہ ہے کہ اگر وہ کسی وقت تم پر غلبہ پالیں تو تمہارے بارے میں نہ کسی قرابت کا لحاظ کریں اور نہ کسی عہد و پیمان کا۔ وہ تم کو محض اپنی زبانی باتوں سے خوش کرنا چاہتے ہیں اور ان کے دل ان باتوں کو نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر بد عہد ہیں۔ وان یظھروا علیکم (التوبہ، ۸) وہ تم پر ہاتھ پاویں، یعنے وہ تم پر قابو پاویں۔ ہاتھ پاویں اب متروک ہے، ہاتھ پڑنا بولا جاتا ہے۔ بعض نسخوں میں "قابو پاویں" لکھا ہوا ہے: یہ تحریف ہے۔

تشریح (۵) لہٰذا اب یہ لوگ اپنے اس کافرانہ رویہ سے توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو یہ لوگ دین کے اعتبار سے تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم سمجھدار لوگوں کے لئے اپنے احکام خوب (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يَنتَهُونَ ﴿١٢﴾ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ

باز آئیں ف ۞ کیوں نہ لڑو ایسے لوگوں سے، کہ توڑیں اپنی قسمیں،

وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ

اور فکر میں رہیں کہ رسول کو نکال دیں، اور انہوں نے پہلے چھیڑ کی تم سے۔

أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾

کیا ان سے ڈرتے ہو؟ سو اللہ کا ڈر چاہیئے تم کو زیادہ، اگر ایمان رکھتے ہو۔ ۞

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ

لڑو ان سے، تاکہ عذاب کرے اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں، اور رسوا کرے، اور تم کو ان پر غالب کرے

عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ

اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگوں کے ۞ اور نکالے ان کے

قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٥﴾

دل کی جلن، اور اللہ توبہ دے گا جس کو چاہے گا۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ۞

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ

کیا جانتے ہو کہ چھوٹ جاؤ گے؟ اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے تم میں سے

جَاهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا

جو لوگ لڑے ہیں، اور نہیں پکڑا انہوں نے سوا اللہ کے، اور

رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

اس کے رسول کے، اور مسلمانوں کے، کسی کو بھیدی۔ اور اللہ کو سب خبر ہے تمہارے کام کی ۞

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ

مشرکوں کا کام نہیں، کہ آباد کریں اللہ کی مسجدیں، اور ماننے جاویں اپنے

أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ

اوپر کفر کو۔ وہ لوگ! خراب گئے ان کے عمل، اور آگ میں رہیں گے

خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ

وہ ہمیشہ ۞ وہی آباد کرے مسجدیں اللہ کی، جو یقین لایا اللہ پر، اور

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

مفصل بیان کرتے ہیں۔ (۹) اور اگر وہ لوگ اپنے عہد کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر طعن و تشنیع کریں تو تم اس ارادے اور اس مقصد سے ان کفر کے سرداروں سے جنگ کرو اور لڑو کہ شاید وہ اپنی ناشائستہ حرکات سے باز آجائیں۔ کیونکہ اس حالت میں ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں۔ ان دشمنوں سے جہاد کرو تاکہ خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ سے انہیں سزا دلوائے اور انہیں رُسوا کرے اور اسی کے ساتھ مسلمانوں کے دلوں کا غیظ و غضب دور کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اسے توبہ کی توفیق بخشے اور اس کی حالت پر توجہ فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم اور بڑی حکمت کا مالک ہے۔ جب دشمن پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور دشمن محکوم ہو جاتا ہے تو قدرتی طور پر غم و غصہ میں کمی ہو جاتی ہے اور دل کو جو صدمے پہنچے تھے اس سے شفا میسر ہوتی ہے۔ ان آیتوں میں اسی کا بیان ہے (۱۰) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم بلا کسی امتحان و آزمائش کے یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ظاہر نہیں کیا۔ جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو اپنا بھیدی اور خصوصی رازدار نہ بنایا ہو اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی پوری پوری خبر ہے۔ یعنے جہاد میں جو باتیں پیش آتی ہیں مثلاً راز داری وغیرہ ان سب باتوں کی آزمائش نہ ہو جائے تو تم کو یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا۔ اسکو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔ اگر امتحان میں کمزور ثابت ہو گے تو سزا ملے گی اور اگر کامیاب ثابت ہو گے تو اجر و ثواب سے نوازے جاؤ گے (۱۱) مشرکین کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مساجد کو آباد کریں جب کہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خود اپنے کردار اور اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کی شہادت دے رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنکے تمام اعمال ضائع اور خراب ہوئے اور وہ لوگ ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہیں۔ یعنے کفر و شرک کی حالت میں جو بھلے کام بھی کئے جائیں ان پر کوئی اجر مرتب نہیں ہوتا۔ بعض لوگ خانہ کعبہ کی مجاوری پر فخر کرتے تھے یہ ان کا جواب ہے۔

ع ۲ ۸

فوائد ف اگر ثابت ہو ایک کا نقض دیتا ہے۔ ہمارے دین کو وہ ذمی نہ رکھو۔ ۱۲

الْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ

پچھلے دن پر، اور کھڑی کی نماز، اور دی زکوٰۃ، اور نہ ڈرا

إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾

سوائے اللہ کے کسی سے۔ سو امید وار ہیں وہ لوگ، کہ ہوویں ہدایت والوں میں ۞

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کیا تم نے ٹھہرایا حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا بسانا،

كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ

برابر اس کے، جو یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر، اور لڑا اللہ کی راہ

اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

میں؟ نہیں برابر اللہ کے پاس۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف

الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي

وقف لازم

لوگوں کو ۞ جو یقین لائے، اور گھر چھوڑ آئے، اور لڑے اللہ کی

سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً

راہ میں اپنے مال اور جان سے، ان کو بڑا درجہ ہے

عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ

اللہ کے پاس اور وہی پہنچے مراد کو ۞ خوشخبری دیتا ہے ان کو پروردگار ان کا

بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ ﴿٢١﴾

اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغوں کی جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا۔

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾

رہا کریں ان میں مدام۔ بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ ف ۞

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ

اے ایمان والو! نہ پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو رفیق، اگر

اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ

وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان سے۔ اور جو تم میں ان کی رفاقت کرے، سو وہی

فوائد ف اوپر سے یہاں تک پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔ اس پر کچھ گفتگو ہوئی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ میں۔ حضرت عباسؓ نے آخر کو ہجرت کی ہے کہا حضرت علیؓ نے کہ اگر تم اول ہجرت کرتے تو جہاد میں حاضر ہوتے اور مرتبے بلند پاتے جیسے ہم نے پائے۔ حضرت عباسؓ نے کہا کہ ہم بھی خدا کے کام میں تھے یعنے خدمت حاجیوں کی اور آبادی مسجد الحرام کی۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کام ان کے برابر نہیں اور مشرکوں کی خدمت قبول نہیں۔ کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہے۔ فائدہ: ان آیتوں سے سمجھ کر حضرت نے مکے سے کافروں کو نکال دیا اور ہمیشہ کو حکم ہوا کہ مکے میں کافر نہ جاویں اور علماء نے لکھا ہے کہ کافر چاہے مسجد بناوے اس کو منع کریئے اور اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر کی قرابت سے عمل کا درجہ بڑا ہے کہ حضرت عباسؓ قرابت میں قریب تھے اور حضرت علیؓ عمل میں زیادہ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شاہ صاحب نے اسلام کے بنیادی تصور کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اسلام میں ایمان و عمل کی قدر ہے حضرت امام زین العابدین نے فرزدق شاعر سے فرمایا تھا۔ اے فرزدق! تو مجھے آیت تطہیر (الاحزاب ۳۳) یاد دلا کر تسلی دے رہا ہے۔ لیکن تو نے کیا یہ آیت نہیں پڑھی۔ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ (المؤمنون۔ ۱۰۱) قیامت کے دن نسبی رشتے کام نہ آئیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔ حضرت امام پر اس وقت غلبۂ خوف کی کیفیت طاری تھی

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ

لوگ ہیں گنہگار ف ۞ تو کہہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی

وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ

اور عورتیں اور برادری ، اور مال جو کمائے ہیں ، اور سوداگری

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ

جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو، اور حویلیاں جو پسند ہو، تم کو عزیز ہیں اللہ سے

اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ

اور اس کے رسول سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں، تو راہ دیکھو، جب تک بھیجے اللہ حکم

بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع ۹ لَقَدْ نَصَرَكُمُ

اپنا۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو ف ۞ مدد کر چکا ہے تم کو

اللّٰهُ فِىْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ

اللہ، بہت میدانوں میں ، اور دن حنین کے، جب اترائے تم اپنی

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ

بہتات پر، پھر وہ کچھ کام نہ آئی تمہارے، اور تنگ ہوگئی تم پر زمین

بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ

ساتھ اپنی فراخی کے پھر ہٹے تم پیٹھ دے کر ۞ پھر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ

تسکین، اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر، اور اتاریں فوجیں، جو تم نے نہیں دیکھیں اور

عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ

مار دی کافروں کو ۔ اور یہی سزا ہے منکروں کو ۞ پھر

يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾

توبہ دے گا اللہ اس کے بعد جس کو چاہے ۔ اور اللہ بخشتا ہے مہربان ف

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ

اے ایمان والو! مشرک جو ہیں سو پلید ہیں، سو نزدیک نہ آویں مسجد حرام

فوائد ف یعنی شخص دل سے مسلمان ہیں لیکن برادری سے توڑ نہیں سکتے کہ ظاہر مسلمان ہوجاویں ان کا حال یہاں سے سمجھو۔ ف۲ آخر حکم بھیجا کہ اس ملک سے کافر باہر ہوں۔ تب اکثر کافر مسلمان ہوئے۔ ف۳ فتح مکہ کے بعد حضرت نے سنا کہ مکے اور طائف کے بیچ کافر جمع ہیں لڑائی کو۔ حضرت ان پر چلے دس ہزار مسلمان ساتھ تھے اول سے اور دو ہزار مل لئے مکے سے۔ پہاڑوں کے بیچ گذارا۔ فوج کا تنگی سے تھا۔ کم گذرنے لگے قوم ہوازن گرد میں چھپے تھے۔ جب مکے والے گذرنے لگے وہ ان پر آگرے۔ یہ الٹے بھاگے۔ حضرت کے ساتھ والے بھی بکھر گئے۔ حضرت پیادہ ہوکر جنگ کو مستعد ہوئے۔ حضرت عباس رض نے بلند آواز سے پکارا۔ انصار کو اس آواز پر مہاجر و انصار پہنچے تب لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔ اول کسی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تھوڑوں کو بہت جگہ فتح ملی ہے۔ اب تو ہم ہیں دس ہزار۔ حق تعالیٰ نے ادب دیا۔ کہ اسباب پر نظر نہ رکھیں۔ پھر ان کافروں میں اکثر مسلمان ہوئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۴) اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے والے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندے سے اور نکاسی کا وقت نکل جانے سے ڈرتے ہو اور وہ مکانات جس کو تم پسند کرتے ہو اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب اور پیاری ہیں تو اچھا تم انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیجدے اور اللہ نافرمان لوگوں کی رہنمائی اور رہبری نہیں فرماتا یعنی سزا کا انتظار کرو یا کافروں کے اخراج کا حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ آخر حکم بھیجا کہ اس ملک سے کافر باہر ہوں تب اکثر کافر مسلمان ہوئے (۲۵) بلاشبہ اللہ نے لڑائی کے اکثر مواقع پر تمہاری مدد فرمائی اور بہت سے میدانوں میں تم کو دشمنوں پر غالب کیا ہے اور خاص کر حنین کی لڑائی کے دن بھی جبکہ تم اپنی تعداد کی کثرت پر اترا گئے تھے اور خوشی کے مارے پھول گئے تھے۔ پھر وہ تعداد کی کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی اور وسعت کے تنگ ہوگئی پھر تم کافروں کو پیٹھ دکھا کر پیچھے ہٹے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ یعنے شروع میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے۔ یہ لڑائی فتح مکہ کے تقریباً دو ہفتے بعد ہوئی تھی۔ ۱۲ منہ

الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ

کے اس برس کے بعد ۔ اور اگر تم ڈرتے ہو فقر سے، تو آگے غنی کرے گا

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ إِنْ شَآءَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ

تم کو، اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے ۔ اللہ ہے سب جانتا حکمت والا ف لڑو ان لوگوں سے،

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ

جو یقین نہیں رکھتے اللہ پر، نہ پچھلے دن پر، اور نہ حرام جانیں جو حرام کیا اللہ نے اور

رَسُولُهٗ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ

اس کے رسول نے، اور نہ قبول کریں دین سچا، وہ جو کتاب والے ہیں،

حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صٰغِرُونَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ

جب تک دیں جزیہ، سب ایک ہاتھ سے اور وہ بے قدر ہوں ف ۲ اور یہود نے کہا

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ۖ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

عزیر بیٹا اللہ کا، اور نصاریٰ نے کہا مسیح بیٹا اللہ کا ۔ یہ باتیں کہتے ہیں

بِأَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ

اپنے منہ سے ریس کرنے لگے اگلے منکروں کی بات کی

قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ

مار ڈالے ان کو اللہ ۔ کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ف ۳ ٹھہرائے ہیں اپنے عالم اور درویش

أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوا

خدا، اللہ کو چھوڑ کر، اور مسیح بیٹا مریم کا ۔ اور حکم یہی ہوا تھا

إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

کہ بندگی کریں ایک صاحب کی، کسی کی بندگی نہیں اسکے سوا ۔ وہ پاک ہے ان کے

يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ

شریک بتانے سے ف ۴ چاہیں کہ بجھا دیں روشنی اللہ کی، اپنے منہ سے،

وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾

اور اللہ نہ رہے بن پوری کئے اپنی روشنی، اور پڑے برا مانیں منکر ف ۵

ع ۱۰ / ۵

فوائد ف ۱ مسجد الحرام میں مشرک کو جانا منع ہے، بلکہ سارے حرم میں اور مسجد میں معاف ہے اور پلیدی ان کے دل میں ہے بدن پر نہیں، اور فقر سے ڈرتے ہو یعنی آمد و رفت موقوف ہوگی مشرکوں کی تو معاملات سوداگری بند ہونگے سو اللہ نے سارا ملک مسلمان کر دیا سب کاروبار جاری ہوا۔ ف ۲ پہلے حکم ہوا کہ مشرکوں سے لڑو اور ملک سے نکالو، اب حکم ہوا اہل کتاب سے لڑائی کا کہ یہ بھی دین حق سے منکر ہیں اور اللہ کو اور آخرت کو جیسے چاہیئے نہیں مانتے لیکن ان سے جزیہ قبول رکھا، بشرطیکہ ادنیٰ اعلیٰ سب ذلیل ہو کر جزیہ دیا کریں۔ باقی عرب کے مشرک سے جزیہ ہرگز قبول نہیں اور جہان کے مشرک سے حنفی پاس قبول ہے۔ جزیہ ہر مہینے میں پانچ آنے یا دس یا سوا روپیہ موافق حال اور ذلیل رہنا یہ کہ سواری میں لباس میں راہ چلنے میں ہتھیار باندھنے میں مسلمان کی برابری نہ کریں اور بھی بہت بندوبست ہیں۔ ف ۳ یعنے اہل کتاب ہو کر مشرکوں کی ریس کرنے لگے۔ ف ۴ ان کے عالم یا درویش جو اپنی عقل سے ٹھہرا دیتے وہ جانتے خدا کے ہاں ہم کو چھٹکارا ہو گیا اور ٹھہراتے خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہے، جب تک وہ شرع سے سمجھ کر کہے جب معلوم ہو کر طمع سے کہا پھر وہ سند نہیں۔ ف ۵ یعنے جیسا کوئی پھونک سے چراغ بجھا دے وہ چاہتے ہیں کہ اپنی جھوٹی باتوں سے دین اسلام کو نہ پھیلنے دیں۔

تشریح جزیہ جدید محققین نے جزیہ کی تشریح شاہ صاحبؒ کے انداز سے مختلف انداز میں کی ہے عن ید کا مطلب لکھا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے جزیہ دینا قبول کریں، ہر زبان میں یہ محاورہ موجود ہے کہ اپنے ہاتھ سے دیدینا خوشی سے دے دینا ہوتا ہے، اردو کا محاورہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے جو دیدو گے ہم لے لیں گے۔ (ترجمان القرآن)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

اسی نے بھیجا اپنا رسول ہدایت دے کر اور دین سچا ،

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ يٰٓاَيُّهَا

تاکہ اس کو اوپر کرے ہر دین سے ، اور پڑے بُرا مانیں مشرک ف ۱ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

ایمان والو ! بہت عالم اور درویش اہل کتاب کے کھاتے ہیں

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

مال لوگوں کے ناحق ، اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے ۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا

اور جو لوگ گاڑ رکھتے ہیں سونا اور روپا ، اور خرچ نہیں کرتے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۴ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

اللہ کی راہ میں ، سو ان کو خوشخبری سنا دکھ والی مار کی ف ۲ جس دن آگ دہکاویں گے

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَ

اس پر دوزخ کی ، پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور

ظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا

پیٹھیں ۔ یہ ہے جو تم گاڑتے تھے اپنے واسطے ، اب چکھو

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا

مزہ اپنے گاڑنے کا ۔ مہینوں کی گنتی اللہ پاس بارہ

عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

مہینے ہیں اللہ کے حکم میں ، جسدن پیدا کئے آسمان اور زمین

مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا

ان میں چار ہیں ادب کے ۔ یہی ہے سیدھا دین ، سو ان میں ظلم نہ کرو

فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا

اپنے اوپر ، اور لڑو مشرکوں سے ہرحال ، جیسے

النصف

مذہبی پیشواؤں کی ربوبیت کے عقیدہ کا بطلان

تشریح (۲) شاہ عبدالقادر صاحب رح نے آیت ۳۱ پر جو تحقیقی فائدہ تحریر فرمایا اس کی تفصیل شاہ ولی اللہ رح کے ہاں یہ ملتی ہے اتخذوا احبارھم والی آیت جب نازل ہوئی تو نومسلم عیسائی حضرت عدی بن حاتم نے حضور ص سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ! عیسائی اپنے علماء مشائخ کو خدا نہیں مانتے۔ پھر قرآن کریم نے ہمارے متعلق یہ بات کیوں کہی ۔ ؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عیسائی اور یہودی اپنے علماء کو حلال وحرام کا اختیار دیتے ہیں اور انکو خدا بنانا یہی ہے کیونکہ حلال وحرام کا اختیار اصلاً خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ حضرت عدیؓ نے اسے تسلیم کیا، اسلام میں حلال حرام کی نسبت جب حضور علیہ السلام کیطرف کیجاتی ہے تو اسلئے کیجاتی ہے کہ آپکا فرمانا خدا ہی کا فرمانا ہوتا ہے اور اسی طرح جائز وناجائز کی نسبت جب اس امت کے ائمۂ مجتہدین کیطرف کی جاتی ہے تو اس لئے کہ یہ حضرات جو کچھ کہتے ہیں وہ احکام شارع سے اخذ کرکے کہتے ہیں۔ گویا وہ بھی صاحب شریعت ہی کا فرمانا ہے (حجۃ اللہ البالغہ اقسام شرک جلد ا ص۶۱) شاہ عبدالقادر صاحب رح نے اسی کو واضح کیا ہے کہ جب کوئی عالم اپنی رائے اور اپنی خواہش سے کوئی بات کہے۔ اس کا تسلیم کرنا ضروری نہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں شخصیت پرستی (سیاسی شخصیت ہو یا روحانی اور دینی شخصیت کی) کوئی گنجائش نہیں

فوائد ف ۱ یہ دین سب سے اوپر ہے عقل کے نزدیک اور خدا کے نزدیک یعنی جو اس سے قرب ملے سو اور سے نہیں۔ ف ۲ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یہ کہ زکوٰۃ اور قرض اور حقدار کا حق دیتا رہے۔

يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۶﴾

وہ لڑتے ہیں تم سے ہر حال ۔ اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ڈر والوں کے ف ۳

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ

یہ جو مہینہ ہٹا دینا ہے، سو بڑھائی بات ہے کفر کے عہد میں، گمراہی میں پڑتے ہیں اس سے

عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا

کافر، حلال کر لیتے ہیں اس کو ایک برس، اور ادب کا گنتے ہیں ایک برس کہ پوری کر لیں گنتی جو اللہ نے رکھی ادب کی، پھر حلال کرتے ہیں جو منع کیا

حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کی پھر حلال کرتے ہیں جو منع کیا اللہ نے، بھلے دکھائے ہیں ان کو بُرے کام ۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا منکر قوم

الْكَافِرِينَ ﴿۳۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا

کو ف ۱ ۞ اے ایمان والو ! کیا ہوا ہے تم کو ؟ جب کہیے کوچ کرو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ

اللہ کی راہ میں، ڈھے جاتے ہو زمین پر ۔ کیا ریجھے دنیا کی

الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

زندگی پر ۔ آخرت چھوڑ کر ؟ سو کچھ نہیں دنیا کا برتنا، آخرت کے حساب میں،

إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ

مگر تھوڑا ف ۲ ۞ اگر نہ نکلو گے، تم کو دے گا دکھ کی مار، اور

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ

بدل لاوے گا اور لوگ تمہارے سوا، اور کچھ نہ بگاڑو گے اس کا ۔ اور اللہ سب

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ

چیز پر قادر ہے ۞ اگر تم نہ مدد کرو گے رسول کی تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ

اس کو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دونوں تھے غار میں، جب کہنے لگا

لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ

اپنے رفیق کو، تو غم نہ کھا، اللہ ہمارے ساتھ ہے ۔ پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے تسکین

ع ۵ / ۱۱

فوائد ف ۱ ہمیشہ حکم شرع میں برس ہے بارہ مہینے کا نہ کم نہ زیادہ اور دین ابراہیم میں چار مہینے حرام تھے ۔ ذیقعدہ، ذی الحج، محرم، رجب کہ ان میں لڑنا حرام تھا ۔ ملک عرب میں امن تھا تا لوگ دور اور نزدیک کے حج و عمرہ کر سکیں اب اکثر علماء پاس یہ حکم نہیں اس آیت سے بھی نکلتا ہے کہ کافروں سے لڑنا ہمیشہ روا ہے اور آپس میں ظلم کرنا ہمیشہ گناہ ہے ان مہینوں میں زیادہ لیکن بہتر ہے کہ اگر کوئی کافر ان مہینوں کا ادب ملنے تو ہم بھی اس سے ابتدا نہ کریں لڑائی کی ۱۲ منہ ف ۲ کافروں نے ایک گمراہی نکالی تھی کہ آپس میں لڑتے اسمیں آجاتا ماہ حرام اس کو ہٹا دیتے ۔ کہتے اب کے برس صفر پہلے آیا، محرم پیچھے آوے گا ۔ ماہ حرام میں لڑتے اس حیلے سے یاس پر حق تعالیٰ نے فرمایا ۔ ۱۲ منہ رح

ف ۳ یہاں سے مذکور ہے جنگ تبوک کا جب اسلام غالب ہوا اور عرب میں پھیلا ۔ شام کے رئیس تھے قوم غسان تابع شاہ روم کے اس فکر میں لگے کہ شاہ روم کو اس طرف لاویں اور جنگ مچاویں ۔ حضرت کو یہ خبر ہوئی ۔ آپ ہی ان پر قصد کیا اور خط لکھا روم کے شاہ کو دین اسلام کی دعوت پر اس پر ثابت ہوئی حضرت کی نبوت لیکن قوم نے رفاقت نہ کی وہ بھی اسلام سے محروم رہا ۔ جب شام والوں نے خبر پائی حضرت کے ارادے کی ۔ شاہ روم سے ظاہر کیا اس نے مدد کا ذمہ نہ لیا ۔ ان لوگوں نے اطاعت کی لیکن مسلمان نہ ہوئے پھر عنقریب حضرت کی وفات ہوئی بعد اس کے خلافت حضرت عمرؓ میں تمام ملک شام فتح ہوا ۔ اس جنگ میں دشمن قوی نظر آیا اور سفر دراز دیکھا اور اسباب کم منافق لگے بہانے لانے حضرت نے سب کو رخصت دی جب اللہ کے فضل سے غالب و منصور پھر آئے تب منافق فضیحت ہوئے ۔ اس سورۃ میں اکثر منافقوں کی باتیں بیان ہیں ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۶)

بعض علماء نے کافۃ کو فاعل سے حال بنایا ہے اور اکثر نے مفعول سے یعنی تمام کفار سے لڑو ۔ شاہ صاحبؒ نے سب سے الگ کافۃ کے لازمی مجازی معنی کئے اور زمانہ کا مفہوم لیا ۔ مفسرین نے لکھا ہے فعموم الازمنة یستفاد من عموم المفعول (صاوی حاشیہ جلالین ۱۵۸)

اثاقلتم الی الارض (۳۸) ڈھے جاتے ہو زمین پر، گرے جاتے ہو زمین پر، بوجھل ہوئے جاتے ہو ۔

عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا
اس پر، اور مدد کو اس کی بھیجیں وہ فوجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں اور نیچے ڈالی بات کافروں

السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾
کی ۔ اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے ۔ اللہ زبردست ہے حکمت والا ف ۞

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
نکلو ہلکے ۔ اور بوجھل، اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ لَوْ
بہتر ہے تمہارے حق میں، اگر تم کو سمجھ ہے ۞ اگر کچھ

كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ
مال ہوتا نزدیک ، اور سفر ہلکا ، تو تیرے ساتھ ہو چلتے ، لیکن

بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا
دور نظر آئی ان کو طرف ۔ اور اب قسمیں کھاویں گے اللہ کی کہ ہم مقدور رکھتے

لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ
تو نکلتے تمہارے ساتھ ۔ وبال میں ڈالتے ہیں اپنی جان ۔ اور اللہ جانتا ہے وہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
جھوٹے ہیں ۞ اللہ بخشے تجھ کو ، کیوں رخصت دی تو نے ان کو جب تک معلوم

لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ
ہو جاتے تجھ پر جنہوں نے سچ کہا ، اور جانتا تو جھوٹوں کو ۞ نہیں رخصت مانگتے

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا
تجھ سے، جو لوگ یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر، اس سے کہ لڑیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٤﴾
اپنے مال اور جان سے ۔ اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو ۞

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
رخصت وہی مانگتے ہیں تجھ سے، جو نہیں یقین رکھتے اللہ پر اور پچھلے

فوائد ف رفیقِ غار ابوبکر صدیق رضہ ہیں ہجرت میں فقط یہی تھے حضرت کے ساتھ اور اصحاب بعضے پہلے نکل گئے تھے ۔ بعضے پیچھے نکل آئے ۔۱۲ منہ

تشریح ثانی اثنین (۴۰) دوجان سے ،، اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے ، جب نکالا اسے کافروں نے اس حال میں کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا ۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ قرآن کریم نے اس پیرایہ میں ہجرت کے موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنہائی کا اظہار کیا ہے ۔ (حاشیہ جلالین صہ ۱۵۹) لیکن حضرۃ شاہ صاحب نے ' دوجان سے ' ترجمہ کرکے یہ اشارہ کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تنہا نہیں تھے بلکہ نبی اور صدیق دو جانیں ساتھ تھیں البتہ مقصود بالذات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے اس لئے ' ثانی ' کو مقدم کرکے بیان کیا۔

(۴۳) اجتہادی لغزش کے پانچ مقامات : قرآن کریم میں پانچ مقام ایسے ہیں جہاں خدا تعالٰے نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جواب طلبی اور تنبیہ کے اسلوب میں خطاب فرمایا ہے، ایک مقام ہے جس میں غزوہ تبوک میں منافقین کے شرکت نہ کرنے کی اجازت کا معاملہ ہے ۔ دوسرا مقام : منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے کا ہے جو توبہ (۸۰، ۸۴) میں آیا ہے ۔ تیسرا واقعہ حضرۃ عبداللہ ابن ام مکتوم کا ہے جو سورۂ عبس کی ابتدائی آیات میں آیا ہے ۔ چوتھا واقعہ بدر کے جنگی قیدیوں کا ہے جو سورۂ انفال (۶۸، ۶۹) میں بیان کیا گیا ہے ۔ پانچواں واقعہ سورۂ تحریم میں شہد کے استعمال نہ کرنے کا ہے ۔ زیر بحث آیات میں خدا نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے کہ آپنے منافقین کو تبوک میں شریک نہ ہونے کی اجازت کیوں دیدی ؟ اس اجازت سے انہیں اپنی منافقت پر پردہ ڈالنے کا موقعہ مل گیا اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے ۔ تب بھی یہ جہاد میں شریک نہ ہوتے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مصلحت سے اجازت دیدی کہ یہ غزوہ اُحد کیطرح کہیں تبوک کے انتہائی نازک معرکہ میں گڑبڑ کرکے مسلمانوں کے حوصلے پست نہ کریں خدا عالم الغیب ہے ۔ منافقین کے دل میں شریک نہ ہونے کا جو فیصلہ تھا اس سے حضور آگاہ نہ تھے آپنے امیر لشکر کی حیثیت سے ایک ظاہری مصلحت پر نظر رکھی اور انہیں اجازت دیدی جس کا آپ کو حق حاصل تھا ۔ خدا نے اسی وجہ سے اس جواب طلبی میں پہلے معافی کا اعلان کیا ۔ جسمیں محبت کا انداز ہے ۔ اسکے بعد سوال کیا ہے اور آپ کو نصیحت کی ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۶ ۵ ۱۲

الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾

دن پر، اور شک میں پڑے ہیں دل ان کے سو وہ اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں ؏

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ

اور اگر چاہتے نکلنا، تو تیار کرتے کچھ اسباب اس کا، اور لیکن خوش نہ لگا

انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾

اللہ کو ان کا اٹھنا، سو بوجھل کر دیا ان کو اور حکم ہوا کہ بیٹھو ساتھ بیٹھنے والوں کے ؏

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاْاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر نکلتے تم میں کچھ نہ بڑھاتے تمہارا مگر خرابی، اور گھوڑے دوڑاتے تمہارے اندر،

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

بگاڑ کروانے کی تلاش۔ اور تم میں بعضے جاسوس ہیں ان کے۔ اور اللہ خوب جانتا

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ

ہے بے انصافوں کو ؏ کرتے رہے ہیں تلاش بگاڑ کی آگے سے، اور الٹتے رہے

الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾

ہیں تیرے کام، جب تک آ پہنچا سچا وعدہ، اور غالب ہوا حکم اللہ کا اور وہ ناخوش ہی رہے ؏

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي

اور بعضے ان میں کہتے ہیں، مجھ کو رخصت دے، اور گمراہی میں نہ ڈال۔ سنتا ہے وہ تو

الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ

گمراہی میں پڑے ہیں۔ اور دوزخ گھیر رہی ہے

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ

منکروں کو ف ؏ اگر تجھ کو پہنچے کچھ خوبی، وہ بری لگے ان کو۔ اور اگر

تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ

پہنچے سختی، کہیں ہم نے سنبھال لیا تھا اپنا کام آگے ہی

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ

اور پھر کر جاویں خوشیاں کرتے ؏ تو کہہ، ہم کو، نہ پہنچے گا، مگر وہی جو لکھ دیا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تنبیہ اور فہمائش کے ان مقامات پر جائز اور ناجائز کا سوال نہیں تھا بلکہ مناسب اور زیادہ مناسب کا سوال تھا۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف ایک منافق جد بن قیس بہانہ لایا کہ روم کی عورتیں خوبصورت ہیں۔ اس ملک میں جا کر بدی میں گرفتار ہوں گا رخصت دو، کہ سفر میں نہ جاؤں لیکن مدد خرچ کروں گا مال سے ۱۲ منہ رحمہ۔

تشریح

هَل تربصون بِكُمْ (۵۲) کیا جیتو گے کیا آرزو کرو گے۔ جیتنا، ہندی کا مشہور لفظ ہے اور اسکے کئی معنے آتے ہیں۔ خوشحال ہونا، ہوشیار ہونا، سمجھ میں آنا، آرزو کرنا، انتظار کرنا، جاگنا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے منافقین کے ناپاک ارادوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے بتایا کہ یہ لوگ اگر تبوک کی مہم میں شریک ہو جائے تو طرح طرح کی فتنہ انگیزیاں کرتے۔ بہتر ہی ہوا کہ یہ لوگ شرکت کی سعادت سے محروم رہے۔ واقع میں اگر ان کا ارادہ گھر سے نکلنے کا ہوتا تو کچھ نہ کچھ تیاری تو کرتے لیکن خدا نے ان کا شریک ہونا پسند ہی نہیں کیا اور ان سے یہی کہا گیا کہ اے بدنصیبو! بزدلوں کے ساتھ تم بھی گھر میں بیٹھے رہو۔ قِيلَ اقعدُوا یہ کہنے والا کون تھا۔ اس کا اشارہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف کیا یعنے ان سے توفیق چھین لی گئی ان آیات نے یہ بات بھی صاف کر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شریک نہ ہونے کی اجازت دے کر درست قدم اٹھایا تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف لِمَ اذنت لهم کی جواب طلبی محض منافقین کی سرزنش کے لئے تھی تاکہ انہیں اپنے بارے میں خدا کی ناراضگی کا احساس ہو جائے اور منافقین کا جھوٹ کھل کر سامنے آجائے ورنہ ان کی شرکت تو بہر حال ہونے والی نہ تھی (۴۹) شاہ صاحب نے وضاحت فرما دی کہ یہ واقعہ جد بن قیس کا ہے۔ یہ روم کی عورتوں کی آڑ میں شرکت سے معذوری ظاہر کر رہا تھا اور اپنے آپ کو بڑا ثقہ ظاہر کرتے ہوئے یہ کہتا تھا کہ آپ مجھے رومیوں کے علاقہ میں لے جا کر عورتوں کے فتنہ میں ڈال دیں گے۔ قرآن کریم نے اس کی نفسانی خباثت کی مذمت کی اور کہا کہ یہ تو اپنے نفس کے فتنہ میں بری طرح مبتلا ہے۔ یہ فتنہ ہے بے یقینی کا تذبذب کا اور بالآخر جہنم کا۔

وَلَا اَوْضعوا (۴۷) لغت میں الیضاع کے معنے اونٹ کا تیز دوڑنا، پھر بطور استعارہ فتنہ و فساد کیلئے بھاگ دوڑ کرنے کے معنے میں بولا جانے لگا۔ فتح الرحمٰن یعنی سعی در فتنہ مے کردند۔

اللَّهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۵۱﴾

اللہ نے ہم کو ۔ وہی ہے صاحب ہمارا ، اور اللہ ہی پر چاہیئے بھروسا کریں مسلمان ؎

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ

تو کہہ، تم کیا چیتو گے ہمارے حق میں ، مگر دو خوبی میں سے ایک ۔ اور ہم

نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ

امید وار ہیں تمہارے حق میں کہ ڈالے تم پر اللہ کچھ عذاب ، اپنے پاس سے

أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ﴿۵۲﴾

یا ہمارے ہاتھوں ۔ سو منتظر رہو ، ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں ؎

قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ

تو کہہ، مال خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے ، ہرگز قبول نہ ہوگا تم سے ۔ تحقیق تم ہوئے

قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ

لوگ بے حکم ف ؎ اور موقوف نہیں ہوا قبول ہونا ان کے خرچ کا ،

إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ

مگر اسی پر کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور نہیں آتے نماز کو

إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿۵۴﴾ فَلَا

مگر جی ہارے ، اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے ؎ سو تو

تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

تعجب نہ کر ان کے مال اور اولاد سے ۔ یہی چاہتا ہے اللہ، کہ ان کو عذاب کرے

بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿۵۵﴾

ان چیزوں سے دنیا کے جیتے ، اور نکلے ان کی جان جب تک وہ کافر ہی رہیں ف ؎

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَ

اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی، کہ وہ بیشک تم میں ہیں ۔ اور وہ تم میں نہیں ، و

لَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ

لیکن وہ لوگ ڈرتے ہیں ؎ اگر پاویں کہیں بچاؤ ، یا کوئی گڑھے ،

خوبی یعنی شہادت یا مال ہاتھ لگے ؛

فوائد ف وہ جو بدل خرچ پر دینے لگا تھا سو جواب ملا کہ بے اعتقاد کا مال قبول نہیں ۔۱۲ منہ رح

ف یعنی یہ تعجب نہ کر کہ بے دین کو اللہ نے نعمت کیوں دی، بے دین کے حق میں اولاد اور مال وبال ہے کہ ان کے پیچھے دل پریشان ہے اور ان کی فکر سے چھوٹنے نہ پاویں مرتے دم تک تا توبہ کرے یا نیکی پکڑے ۔۱۲ منہ رح

تشریح ۵۳ جد بن قیس نے جہاد کے لئے مالی تعاون کی پیشکش کی، اس پر حضور کو حکم دیا گیا کہ آپ فرمادیجئے تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی اور ناگواری سے خرچ کرو تمہاری جانب سے کوئی خیرات قبول نہیں کی جائیگی، کیونکہ تم نافرمان اور عدول حکمی کرنے والے ہو۔ کرہاً کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی زبردستی کی جاتی تھی بلکہ منافق بدون اعتقاد کے کچھ دیتے اسے کرہاً فرمایا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبول ہی نہیں کیا جاتا تھا پھر جبر کیسا۔ (۵۴) اور ان کی خیرات قبول کئے جانے سے بجز اس امر کے اور کوئی بات مانع نہیں کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا اور یہ نماز کو نہیں آتے مگر بڑی کاہلی اور ہارے جی سے اور یہ خیرات نہیں کرتے مگر بادل نخواستہ، (۵۵) رہا یہ شبہ کہ ان نافرمانوں کو دولت کیوں دیجاتی ہے اس کا جواب دیا گیا۔ اے پیغمبر! آپ کو ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں نہ ڈالیں کیونکہ اللہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ ان چیزوں کے ذریعہ ان کافروں کو دنیا ہی کی زندگی میں مبتلاء عذاب رکھے اور ان کی جان کفر ہی کی حالت میں نکلے۔ یعنی مال حاصل کرنے میں پریشانی پھر حفاظت میں کوفت پھر مرتے وقت کی تکلیف جیسے حضرت شاہ صاحب رح نے اوپر فرمایا۔

أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم مَّن

یا سر گھسانے کو جگہ، تو الٹے بھاگیں اسی طرف رسیاں تڑاتے ❁ اور بعضے ان میں ہیں کہ

يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَٰتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن

تجھ کو طعن دیتے ہیں زکوٰۃ بانٹنے میں سو اگر ان کو ملے اسمیں سے، تو راضی ہوں، اور اگر

لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا

نہ ملے تب ہی وہ ناخوش ہو جاویں ❁ اور کیا خوب تھا؟ اگر وہ راضی ہوتے،

مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا

جو دیا ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے، اور کہتے، بس ہے ہم کو اللہ، دے رہے گا ہم کو

اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾

اللہ اپنے فضل سے، اور اس کا رسول، ہم کو اللہ ہی چاہیئے ❁

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

زکوٰۃ جو ہے سو حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا، اور اس کام پر جانے والوں کا،

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي

اور جن کا دل پرچانا ہے، اور گردن چھڑانے میں، اور جو تاوان بھریں، اور

سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ

اللہ کی راہ میں، اور راہ کے مسافر کو۔ ٹھہرا دیا ہے اللہ کا - اور اللہ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَ

سب جانتا ہے حکمت والا ❁ اور بعضے ان میں بدگوئی کرتے ہیں نبی کی، اور

يَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

کہتے ہیں یہ شخص کان ہے۔ تو کہہ، کان ہے تمہارے بھلے کو، یقین لاتا ہے اللہ پر،

وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ

اور یقین کرتا ہے بات مسلمانوں کی، اور مہر ہے ایمان والوں کے حق میں تم میں سے ـ

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾

اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں اللہ کی رسول کی، ان کو دکھ کی مار ہے ف ❁

فوائد ف۱ جس پاس مال نہ ہو وہ مفلس ہے گو کر حاجت چلی جاوے جیسے ہر روز کے محنتی اور محتاج جسکی حاجت بند نہ ہو اور زکوٰۃ کے عامل مہینہ پاویں موافق خرچ کے اور دل جن کا پرچانا ہے۔ وہ لوگ تھے کہ طمع پر مسلمان ہوئے لیکن سردار قوم تھے ان کے طفیل سے بھی مسلمان ہوئے اب علماء ان کو نہیں گنتے اور گردن چھڑانی غلام کی آزادی یا بندی کی اور تاوان دار جو قرض دار ہو اگرچہ مالدار ہو اور قرض برابر نہ رکھتا ہو اور اللہ کی راہ یعنی جہاد کا خرچ اور مسافر جو بے خرچ ہو اگرچہ گھر میں سب کچھ موجود رکھے۔ ۱۲منہ رہ ف۲ منافق حضرت کو طعن کرتے کہ یہ شخص کان ہی رکھتا ہے حضرت اپنے وقار سے جھوٹے کا جھوٹ پہچانتے تو بھی پکڑتے تغافل کرتے وہ بیوقوف جانتے کہ انہوں نے سمجھا نہیں سو اللہ نے فرمایا کہ یہ خوبی کی تمہارے حق میں بہتر ہے نہیں تو اول تم پکڑے جاؤ گے۔ ۱۲منہ رہ

ع ۱۳

تشریح ف۱ منافقین کی طرف سے مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کی غرض سے صدقات کی تقسیم پر طعنہ زنی کی جاتی تھی اور حضورؐ پر طرفداری کا الزام لگایا جاتا تھا۔ خدا تعالےٰ کیطرف سے اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ زکوٰۃ کے مصارف متعین ہیں۔ اس معاملہ میں نہ طرفداری کا سوال پیدا ہوتا ہے نہ کسی کی اپنی خواہش کا۔ زکوٰۃ کے مصارف کی قانونی حیثیت نے یہ بات بھی صاف کر دی۔ کہ زکوٰۃ کوئی ایسا سرکاری ٹیکس نہیں ہے جس کا مقصد حکمران اور اس کے خاندان کی پرورش ہو۔ کیونکہ زکوٰۃ کے ان آٹھ مصارف کی تشریح میں رسول پاک علیہ السلام نے وضاحت فرمادی کہ زکوٰۃ آلِ محمدؐ کیلئے جائز نہیں ہے آلِ محمدؐ اور سادات کرام کے صاحب ضرورت افراد کو اصل کمائی میں سے دینا چاہیئے۔ ان کے اعزاز و اکرام کا تقاضا ہے کہ وہ مسلمانوں کی اصل کمائی میں سے حصہ پائیں۔ موجودہ زمانہ میں بیتُ المال کا شرعی نظام موجود نہیں ہے جسمیں سادات کا حصہ مقرر کیا گیا ہے اسلئے بعض علماءِ احناف نے زکوٰۃ میں سے سادات کی امداد کے جواز کا فتویٰ دیا ہے لیکن جمہور علماء اس سے متفق نہیں ہیں۔ (۶۱) رسول پاک علیہ السلام کے خلق عظیم اور آپ کی با مروت ہستی کا منافقین کی زبان سے قدرت نے اعتراف کر دیا۔ یہ منافق آپ کی پیٹھ پیچھے آپ کی بدگوئی کرتے اور جب کوئی کہتا کہ حضورؐ کو علم ہو جائیگا تو پھر کیا کرو گے تو یہ جواب دیتے کہ ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں، محمدؐ تو بھولے بھالے آدمی ہیں جسطرح ہم اپنی صفائی پیش کرتے ہیں آپ اسے تسلیم کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمارے نبی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗٓ أَحَقُّ أَن

قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے آگے کہ تم کو راضی کریں۔ اور اللہ کو اور اس کے رسول کو بہت ضرور ہے

يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوٓا أَنَّهٗ مَن

راضی کرنا، اگر وہ ایمان رکھتے ہیں ف ۱ ✽ وہ جان نہیں چکے، کہ جو کوئی مقابلہ

يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَأَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا

کرے اللہ اور اس کے رسول سے، تو اس کو ہے دوزخ کی آگ، پڑا رہے

فِيهَا ۚ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُونَ

اس میں۔ یہی ہے بڑی رسوائی ✽ ڈرا کرتے ہیں منافق،

أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ

کہ نازل نہ ہو ان پر کوئی سورت، کہ جتا دے ان کو جو ان کے دلوں میں ہے۔

قُلِ اسْتَهْزِءُوٓا ۚ إِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾

تو کہہ، ٹھٹھے کرتے رہو۔ اللہ کھولنے والا ہے جس چیز کا تم کو ڈر ہے ✽

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللّٰهِ

اور جو تو ان سے پوچھے، تو کہیں ہم تو بول چال کرتے تھے اور کھیل۔ تو کہہ کیا اللہ سے

وَآيٰتِهٖ وَرَسُولِهٖ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ

اور اسکے کلام سے اور اسکے رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے؟ ✽ بہانے مت بناؤ،

كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمٰنِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ

تم کافر ہو گئے ایمان لا کر۔ اگر ہم معاف کریں گے تم میں بعضوں کو،

نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنٰفِقُونَ وَ

البتہ مار بھی دیں گے بعضوں کو، اس پر کہ وہ گنہگار تھے ف ۲ ✽ منافق مرد اور

الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۘ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ

عورتیں، سب کی ایک چال ہے۔ سکھاویں بات بری، اور چھڑاویں

عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ

بھلی سے، اور بند رکھیں اپنی مٹھی۔ بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو

بقیہ صفحہ گذشتہ) صرف کان ہی کان نہیں ہیں، عقل و فہم بھی ہیں۔ وہ تمہاری دوغلی باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ لیکن اپنے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے چشم پوشی اور عفو و درگذر سے کام لیتے ہیں۔ یہ منافق قسمیں کھا کھا کر اے نبی آپکو مطمئن کرنا چاہتے ہیں لیکن صرف تمہارا مطمئن اور راضی ہونا کافی نہیں جبتک اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ دلوں کے حال سے باخبر ہے وہ ان منافقین کی ظاہری چاپلوسی میں آنیوالا نہیں اس کو راضی کرنے کے لئے اخلاص اور سچے ایمان و یقین کی ضرورت ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف ۱ کسی وقت حضرت ان کی دغا بازی پکڑتے تو مسلمانوں کے روبرو قسمیں کھاتے کہ ہمارے دل میں بری نیت نہ تھی تا ان کو راضی کر کر اپنی طرف کریں نہ جانا کہ یہ فریب بازی خدا اور رسول کے ساتھ کام نہیں آتی۔ ۱۲ منہ رح

ف ۲ جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا نہیں تو منافق البتہ ہوا دین کی بات میں ظاہر و باطن باادب رہنا ضرور ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۲ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں دین اسلام پر ایمان لانے کے بعد ان کی باتوں کا مذاق اڑانا اور مذاق اڑانے والوں کی ہاں میں ہاں ملانا یا ایسا طرز عمل اختیار کرنا جس سے استہزاء کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو منافقت ہے۔ اگر دل میں بھی وہ جذبات موجود ہوں تب تو کفر لازم آجاتا ہے لیکن دل میں اسلام کا مکمل احترام اور ادب موجود ہو اور زبان سے فیشن کے طور پر اور اپنے آپ کو نام نہاد ترقی پسندوں کا ہمنوا ظاہر کرنے کے لئے احکام دین کے ساتھ تمسخر و دل لگی کا انداز اختیار کیا جائے تو اس سے اخلاص ایمان ختم ہو جاتا ہے اور اسی کا نام نفاق ہے۔ (النساء، ۱۴۰) میں بھی اس مسئلہ کی وضاحت کیگئی ہے۔ (صفحہ ۱۲۹) آج کل اسلام کے عائلی قانون اور مسلم پرسنل لاء کے بعض مسائل، مرد کو طلاق کا یک طرفہ اختیار، تعدد ازدواج پوتے کا وراثت سے محروم ہونا، مرد و عورت کے درمیان فطری امتیاز کی بناء پر مرد کا عورت پر تفوق، پردہ شرعی وغیرہ جیسے مسائل پر اچھے خاصے دین دار لوگ بغیر علمی تحقیق کے زبان کھولتے نظر آتے ہیں۔ دین بے زار طبقہ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ لیکن دیندار لوگوں کو اپنے ایمانی اخلاص کے تحفظ کا پورا پورا خیال رکھنا ضروری ہے۔

الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ

تحقیق منافق وہی ہیں بے حکم ف ؎ وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد اور عورتوں کو اور

الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ

منکروں کو، دوزخ کی آگ پڑے رہیں اس میں۔ وہی بس ہے ان کو۔ اور اللہ نے ان کو پھٹکارا۔ اور ان کو ہے

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ

عذاب برقرار ؎ جس طرح تم سے اگلے زیادہ تھے زور میں ؛ اور

اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

بہت رکھتے مال اور اولاد۔ پھر برت گئے اپنا حصہ، پھر تم نے برت لیا

بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ

اپنا حصہ، جیسے برت گئے تم سے اگلے اپنا حصہ،

وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

اور تم نے قدم ڈالے جیسے انہوں نے قدم ڈالے تھے۔ وہ لوگ مٹ گئے ان کے کئے

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

دنیا میں، اور آخرت میں۔ اور وہی لوگ پڑے ہیں زیان میں ؎

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ

کیا پہنچا نہیں ان کو احوال اگلوں کا، نوح کا

وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ

اور عاد کا اور ثمود کا، اور قوم ابراہیم کا اور مدین والوں کا،

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ

اور الٹی بستیوں کا ؟۔ پہنچے ان پاس ان کے رسول صاف حکم لے کر۔

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا

پھر اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، لیکن وہ اپنے پر آپ ظلم

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ

کرتے تھے ؎ اور ایمان والے مرد اور عورتیں،

فوائد ف یعنی بے اعتقادی کی صلاحیت کیا معتبر ہے اس کو فاسق ہی کہیے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح

آیت ۶۹

اور تم نے قدم ڈالے یعنی تم نے وہی راہ اپنائی جو انہوں نے اپنائی تھی۔

آیت (۷۰)

اہل ایمان کے اوصاف منافقین اور منکرین حق کو سرزنش کرتے ہوئے اگلی سرکش قوموں کے عبرت ناک انجام سے خبردار کیا ہے اور فرمایا اے بے یقین لوگو! تم نے اگلے نافرمان لوگوں کے قدم بقدم چلنا شروع کر دیا لیکن تم ان کے انجام بد سے آگاہ نہیں ہو۔ یہ قوم نوح، قوم عاد، قوم ابراہیم اور قوم شعیب اور قوم لوط کی الٹی بستیاں تمہاری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی نہیں ہیں۔
یہ قومیں اپنے اپنے عہد میں بڑی طاقت ور اور بڑی ہوشیار تھیں لیکن ان کی تمام خوش حالیاں ان کے کام نہ آئیں اور حق سے ان کی غفلت ان کی بربادی کا سبب بن گئی اور ان کی بربادی خود ان کا اپنے اوپر ظلم تھا۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادتی کرنے سے پاک ہے۔

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

ایک دوسرے کے مددگار ہیں ۔ سکھاتے ہیں نیک بات ،

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ

اور منع کرتے ہیں بری سے ، اور کھڑی رکھتے ہیں نماز ،

وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ط

اور دیتے ہیں زکوٰۃ ، اور حکم میں چلتے ہیں اللہ کے ، اور اس کے رسول کے ۔

أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ

وہ لوگ ، ان پر رحم کرے گا اللہ ۔ البتہ اللہ زبردست ہے

حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

حکمت والا ۞ وعدہ دیا اللہ نے ، ایمان والے مردوں اور عورتوں کو ،

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ

باغ ، بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں ، رہا کریں

فِيهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ

ان میں ، اور مکان ستھرے ، رہنے کے باغوں میں ۔ اور رضامندی

مِنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٧٢﴾ ع

اللہ کی سب سے بڑی ۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی ۞

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ جٰهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَاغْلُظْ

اے نبی ! لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں سے ، اور تندخوئی کر

عَلَيْهِمْ ط وَمَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٣﴾

ان پر ۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ اور وہ بری جگہ پہنچے ۞

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا ط وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ

قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی ہم نے نہیں کہا ۔ اور بیشک کہا ہے لفظ کفر کا ، اور

وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ج وَ

منکر ہو گئے ہیں مسلمان ہو کر ، اور فکر کیا تھا جو نہ ملا ۔ اور

تشریح (۷۱) ان آیات میں ایمان والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور مؤمنین اور منافقین دونوں کے درمیان خطِ امتیاز واضح کیا گیا ہے۔ مومن مرد ہوں یا عورتیں یہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہوتے یہ آپس میں ایک دوسرے کو بھلی باتوں کا مشورہ دیتے ہیں ترغیب دیتے ہیں۔ اور بری باتوں سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں۔ مالدار ہوں تو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور زندگی کے تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل کرے گا۔

(۷۳) شاہ صاحب نے "جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ" میں جہاد کا ترجمہ لڑائی کیا ہے۔ یہاں ان منافقین کی طرف اشارہ ہے جن کا نفاق کھل جائے اور یہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر ہوا۔ تبوک سے واپس ہوتے ہوئے منافقین کی ایک جماعت نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کی سازش کی۔ اس سازش کو حضرت حذیفہ رضہ نے ناکام بنا دیا اور یہ لوگ بھاگ گئے۔ اس قسم کے منافقین کفار کے برابر ہیں، رہے وہ منافقین جو اپنے دلی دوغلے پن کو چھپاتے تھے۔ اور کھل کر اسلام کے خلاف کوئی سازش عمل میں نہیں لاتے تھے ان کے خلاف جہاد بمعنے جنگ کرنے کا حکم نہیں تھا۔ اس لئے تابعین کی ایک جماعت نے جہاد کے معنیٰ جد و جہد کے لئے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں امر اللہ تعالیٰ: بجهاد الكفار بالسيف والمنٰفقين باللسان حضرت حسن بصری، قتادہؒ اور مجاہدؒ کہتے ہیں۔ منافقین پر ان کے جرم کے مطابق حدود اللہ جاری کیجئے۔ حاصل یہ کہ جیسی ضرورت ہو ویسا جہاد کیجئے ورنہ زبان و قلم سے سمجھائیے اور ان پر حق کو واضح کیجئے، کھلی دشمنی اور جارحیت ہو تو تلوار سے جہاد کیجئے مشہور حدیث میں منکر اور برائی کو مٹانے کے تین مرحلے بیان کئے گئے ہیں۔ بیدہ، فبلسانہ، فبقلبہ وذالك اضعف الايمان۔

وقف لازم — ع ٩ / ٦ / ١٥

مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

یہ سب کرتے ہیں بدلا اس کا کہ دولت مند کر دیا ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے اپنے

فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ

فضل سے ۔ سو اگر توبہ کریں تو بھلا ہے ان کے حق میں ۔ اور اگر نہ مانیں گے تو مار دے گا ان کو

اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي

اللہ دکھ کی مار ، دنیا میں اور آخرت میں ۔ اور نہیں ان کا

الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

روئے زمین میں کوئی حمایتی نہ مددگار ؁ اور بعضے ان میں وہ ہیں

عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ

کہ عہد کیا تھا اللہ سے ، اگر دیوے ہم کو اپنے فضل سے ، تو ہم خیرات کریں ،

وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ

اور ہو رہیں ہم نیکی والوں میں ؁ پھر جب دیا اُن کو اپنے

فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

فضل سے ، اسمیں بخل کیا ، اور پھر گئے ٹلا کر ؁

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ

پھر اس کا اثر رکھا نفاق ان کے دل میں ، جس دن تک اس سے ملیں گے ، اس پر

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

کہ خلاف کیا اللہ سے جو وعدہ دیا ، اور اس پر کہ بولتے تھے جھوٹ ؁

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ

جان نہیں چکے ، کہ اللہ جانتا ہے ان کا بھید اور مشورہ ،

وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ

اور یہ کہ اللہ جاننے والا ہے ہر چھپے کا ؁ وہ جو طعن کرتے ہیں

الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ

دل کھول کر خیرات کرنے والے مسلمانوں کو ، اور ان پر

فوائد ف اکثر منافق پیچھے بیٹھ کر اہانت کرتے پیغمبر کی اور دین کی جو پکڑے جاتے تو قسمیں کھاتے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ سورۂ منافقون میں بھی یہ ذکر آوے گا اور یہ جو فرمایا کہ فکر کیا تھا جو نہ ملا یہ مُراد ہے کہ لشکر میں خانہ جنگی ہوئی تھی اسمیں لگے اغوا کرنے کہ مہاجر و انصار میں پھوٹ ڈالیں حضرت نے اصلاح کر دی۔ سورۂ منافقون میں آوے گا یا مراد وہ ہے کہ بارہ شخص نے سفر میں آدھی رات کو جمع ہو کر چاہا کہ حضرت پر ہاتھ چلاویں ایک صحابی ساتھ تھے حذیفہ ان کو فرمایا کہ ان کو مارو، تب آگے سے بھاگے حذیفہ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنا حکم نہ تھا۔ ۱۲ منہ رح

ف ایک منافق تھا ثعلبہ حضرت سے دعا چاہی کہ مجھ کو کشائش ہو فرمایا کہ تھوڑا جس کا شکر ہو آوے بہتر ہے بہت سے کہ غفلت لاوے پھر آیا لگا عہد کرنے کہ اگر مجھ کو مال ہو میں بہت خیرات کروں اور غفلت میں نہ پڑوں۔ حضرت نے دعا کی اس کو بکریوں میں برکت ملی۔ یہاں تک کہ مدینے کے جنگل سے کفایت نہ ہوتی تو نکل کر گاؤں میں جا رہا۔ جمعہ و جماعت سے محروم ہوا حضرت نے پوچھا ثعلبہ کیا ہوا لوگوں نے بیان کیا۔ فرمایا ثعلبہ خراب ہوا پھر زکوٰۃ کا وقت ہوا۔ سب دینے لگے اس نے کہا یہ تو مال پھر نا گویا جزیہ دینا بہانہ کر کر ٹال دیا۔ پھر حضرت پاس لا لایا۔ زکوٰۃ میں حضرت نے قبول نہ کیا۔ بعد حضرت کے ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں اس کی زکوٰۃ نہ لیتے۔ خلافتِ عثمانؓ میں مرگیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح بارہ منافقوں کی سازشوں کا واقعہ غزوۂ تبوک سے واپسی کے راستہ میں پیش آیا۔

یہ لوگ آپ کو سواری سے گرا کر ختم کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت حضرت عمار آپ کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھے اور حذیفہ پیچھے پیچھے اسے ہانک رہے تھے۔

حذیفہ نے ان کے آنے کی آہٹ محسوس کر کے انہیں للکارا۔

الیکم الیکم یا اعداء اللہ !

کیا کرتے ہو اے دشمنانِ دین !

بس یہ خوفزدہ ہو کر واپس بھاگ گئے اور اللہ نے اپنے نبی کو بچالیا۔

(تفسیر مدارک)

لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ
جو نہیں رکھتے مگر اپنی محنت کا، پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں — اللہ نے ان سے
مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ
ٹھٹھا کیا ہے، اور ان کو دکھ کی مار ہے ف ۱ ☆ تو ان کے حق میں بخشش مانگ
لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً
یا نہ مانگ — اگر ان کے واسطے ستر مرتبہ بخشش مانگے،
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ
تو بھی ہرگز نہ بخشے ان کو اللہ — یہ اس پر، کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور
رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ
اس کے رسول سے۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا بے حکم لوگوں کو ف ۲ ☆ خوش
الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا
ہوئے پچھاڑی ڈالے گئے بیٹھ رہ کر جدا رسول اللہ سے، اور برا لگا
اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
کہ لڑیں اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں،
وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ
اور بولے مت کوچ کرو گرمی میں — تو کہہ، دوزخ کی آگ اور سخت
حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا
گرم ہے — اگر ان کو سمجھ ہوتی ☆ سو ہنس لیویں تھوڑا،
وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾
اور روویں بہت سا — بدلا اس کا جو کماتے تھے ☆
فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ
سو اگر پھر لے جاوے تجھ کو اللہ کسی فرقے کی طرف ان میں سے پھر یہ رخصت چاہیں تجھ سے
لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ
نکلنے کو، تو تو کہہ، ہرگز نہ نکلو گے میرے ساتھ کبھی اور نہ لڑو گے میرے ساتھ کسی دشمن سے — تم کو

ف ۱ ایک بار حضرت ﷺ نے تقید کیا خیرات پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چار ہزار درم لائے اور لوگ لانے لگے۔ عاصم چار سیر جو لائے۔ عبدالرحمٰن نے کہا۔ آٹھ ہزار میں رکھتا تھا۔ نصف اپنے رب کو قرض دیتا ہوں اور نصف حق عیال کا۔ عاصم نے کہا۔ مزدوری کر کر آٹھ سیر جو لایا ہوں۔ نصف خیرات کرتا ہوں اور نصف قوت عیال کا۔ منافق آپس میں کہنے لگے عبدالرحمٰن کو منظور ہے نمود اپنی، اور عاصم اپنے تئیں زور آوری ملاتا ہے خیرات والوں میں۔ ۱۲ منہ رح

ع ۸/ ۱۶

ف ۲ یہاں سے فرق نکلتا ہے اعتقاد کا اور گناہگار کا۔ گناہ کو نسا ہے کہ پیغمبر کے بخشانے سے نہ بخشا جاوے اور بے اعتقاد کو پیغمبر کی ستر استغفار فائدہ نہ کرے اب جو بے اعتقاد لوگ بھروسا کریں۔ پیغمبر کی شفاعت پر کس دلیل سے مثلاً آدمی سے بدی ہو یا نماز روزہ نہ ہو اور وہ شرمندہ ہے اور نادم ہے تو وہ گناہگار ہے اور جو کوئی بد کام کو عیب نہ جانے اور فرض خدا کو کرنا نہ کرنا برابر سمجھے اور کرنے والوں کو طعن کرے وہ بے اعتقاد ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ (التوبہ ۸۱) خوش ہوئے۔ پچھاڑی ڈالے گئے بیٹھ رہ کر:
بعض نسخوں میں (بیٹھ کر) لکھا ہوا ہے۔ یہ غلط ہے ۱۲۔

بے اعتقاد اور بے ایمان کا فرق: شاہ صاحب رح نے بے اعتقاد کو محروم شفاعت قرار دیا، یہاں بے ایمان اور کافر نہیں کہا جس کا محروم نجات ہونا ظاہر ہے بے اعتقاد وہ ظاہری مسلمان ہے جس کے اندر وہ تین اعتقادی گناہ موجود ہوں جن کا ذکر شاہ صاحب رح نے فائدہ میں کیا ہے۔ اسی کو منافق کہتے ہیں۔

رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾

پسند آیا بیٹھ رہنا پہلی بار ، سو بیٹھے رہو ساتھ پچھاڑی والوں کے ف۱

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ

اور نہ نماز پڑھ ان میں کسی پر، جو مر جاوے کبھی، اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر،

إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾

وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور مرے ہیں بے حکم

وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

اور تعجب نہ کر ان کے مال اور اولاد سے ۔ اللہ یہی چاہتا ہے

أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

کہ عذاب کرے ان کو ان چیزوں سے دنیا میں، اور نکلے ان کی جان جب تک

كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَ

کافر ہی رہیں ۔ اور جب نازل ہوتی ہے کوئی سورت کہ یقین لاؤ اللہ پر ، اور

جَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ

لڑائی کرو اس کے رسول کے ساتھ رخصت مانگتے ہیں مقدور والے ان کے،

وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا

اور کہتے ہیں ہم کو چھوڑ دے کہ رہ جاویں ساتھ بیٹھنے والوں کے ۔ خوش آیا کہ رہ جاویں ساتھ

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

پچھلی عورتوں کے ، اور مہر ہوئی ان کے دل پر ، سو ان کو بوجھ نہیں ۔

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

لیکن رسول ، اور جو ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے لڑے ہیں اپنے مال

وَأَنْفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾

اور جان سے ۔ اور انہی کو ہیں خوبیاں ، اور وہی پہنچے مراد کو ۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

تیار رکھے ہیں اللہ نے ان کے واسطے باغ، بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں ، رہا کریں

فوائد ف۱ یہ جو فرمایا کہ اگر پھیر لے جاوے اللہ کسی فرقے کیطرف اس واسطے کہ آیت نازل ہوئی سفر میں وہ منافق تھے مدینہ میں اور فرقے فرمایا اسواسطے کہ بعضے منافق پیچھے مر گئے اور سب بیٹھنے والے منافق نہ تھے۔ بعضے مسلمان بھی تھے کہ ان کی تقصیر معاف ہوئی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۲) سواب ان کو چاہیئے تھوڑے دن ہنس لیں اور بہت دنوں روتے رہیں اس کمائی کے بدلے جو وہ کمایا کرتے تھے۔ یعنی دنیا کا ہنسنا اور آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کا رونا۔ (۸۳) بس اگر اب آپ کو اللہ تعالیٰ صحیح سالم ان کے کسی گروہ کیطرف جہاد سے واپس لائے پھر یہ لوگ اپنے پر سے الزام ہٹانے کو آپ سے کبھی جہاد میں نکلنے کی اجازت مانگیں تو آپ ان سے اسوقت یہ فرما دیں کہ تم میرے ساتھ کبھی بھی نہ چلوگے اور نہ تم میرے ہمراہ ہو کر کبھی کسی دشمن سے لڑوگے کیونکہ تم نے پہلی مرتبہ بھی گھر میں بیٹھ رہنے کو پسند کیا لہٰذا اب بھی تم انہیں لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہو جو حقیقت میں پیچھے رہ جانے کے قابل ہیں۔ یعنی تم دنیا سازی اور گلہ مٹانے کو یہ باتیں کہہ رہے ہو ورنہ تمہارا عزم اور ارادہ جہاد کا نہیں ہے اور نہ جہاد کیلئے نکلنا چاہتے ہو۔ لہٰذا تم بھی عورتوں، بڈھوں، بیماروں وغیرہ کے ساتھ گھروں ہی میں بیٹھے رہو۔

۸۴ اور اے پیغمبر آئندہ ان میں سے جب کوئی مر جائے تو کبھی اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں اور آپ ان کی قبر پر جا کر نہ کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالت کفر ہی میں مرے بھی ہیں یعنی کافر کے جنازے کی نماز اور اس کے لئے استغفار جائز نہیں۔ حضور ﷺ نے بعض مصالح کی بنا پر عبداللہ بن ابی منافق کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیا تھا اور نماز جنازہ میں اس کیلئے استغفار بھی کیا تھا اور حضرت عمرؓ کے روکنے کے باوجود آپ نے یہ تمام اعمال انجام دیئے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔

ع ۹ ۱۷

فِيهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُونَ

ان میں۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی ۞ اور آئے بہانے کرتے

مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ

گنوار ، تاکہ رخصت ملے ان کو، اور بیٹھ رہے جو

كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ؕ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا

جھوٹے ہوئے اللہ سے اور رسول سے۔ اب پہنچے گی ان پر، جو منکر ہیں

مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى

ان میں، دکھ کی مار ۞ ضعیفوں پر تکلیف نہیں، اور نہ مریضوں

الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ

پر ، اور نہ ان پر جن کو پیدا نہیں ، جو خرچ کریں ،

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ

جب دل سے صاف ہوں اللہ اور رسول کے ساتھ۔ نہیں نیکی والوں پر

مِنْ سَبِيلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِينَ

الزام کی راہ ۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ اور ان پر کہ

اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ

تیرے پاس آئے تا ان کو سواری دے، تو نے کہا، مجھ کو پیدا نہیں جو تم کو سواری دوں۔

عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا

الٹے پھرے ، اور ان کی آنکھوں سے ، بہتے ہیں آنسو اس غم سے،

اَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ؕ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ

کہ ان کو پیدا نہیں جو خرچ کریں ۞ راہ الزام کی ان پر ہے، جو

يَسْتَاْذِنُونَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوا بِاَنْ يَّكُونُوا مَعَ

رخصت مانگتے ہیں تجھ سے اور مالدار ہیں ۔ خوش لگا کہ رہ جاویں ساتھ پچھلی

الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۹۳﴾

عورتوں کے ، اور مہر کی اللہ نے ان کے دل پر ، سو وہ نہیں جانتے ۞

تشریح (۹۱)

کم طاقت اور ناتوانوں پر اور بیماروں پر جہاد سے رہ جانے میں کچھ گناہ نہیں اور نہ ان لوگوں پر کچھ گناہ ہے جن کے لئے سامانِ جہاد پر خرچ کرنے کو کچھ میسر نہیں۔ بشرطیکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول سے خلوص اور ہمدردی رکھیں اور خیر خواہی کرتے رہیں۔ ایسے نیکوکاروں پر کسی قسم کے الزام کی گنجائش نہیں اور اللہ تعالٰے بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ (۹۲) اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ اور الزام ہے جو آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ آپ ان کو کوئی سواری دے دیں۔ اور آپ نے بطور معذرت ان سے یہ فرمایا کہ میں اپنے پاس کوئی سواری نہیں پاتا جس پر تم کو سوار کر دوں تو وہ آپ کا جواب سن کر واپس گئے اور ان کی حالت یہ تھی کہ ان کی آنکھوں سے اس غم میں آنسو بہہ رہے تھے۔ کہ ان کے پاس جہاد کی تیاری کیلئے خرچ کرنے کو کچھ میسر نہیں۔ یعنی ایسے فقراء پر بھی کوئی الزام نہیں کہ جو سواری تک کے لئے بھی کوئی پیسہ نہیں رکھتے اس توقع میں آئے کہ پیغمبر کے پاس سے سواری مل جائے گی۔ لیکن یہاں بھی سواری نہ ملی۔ تو زار و قطار روتے ہوئے اس رنج و افسوس میں واپس ہوئے کہ نہ اپنے پاس نفقہ تھا اور نہ کہیں سے ملا۔ ۱۲

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا

بہانے لاویں گے تمہارے پاس، جب پھر کر جاؤ گے ان کیطرف، تو کہہ، بہانے مت بناؤ،

لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى

ہم نہ مانیں گے تمہاری بات، ہم کو بتا چکا ہے اللہ تمہارے احوال اور ابھی دیکھے

اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عٰلِمِ الْغَيْبِ

گا اللہ تمہارے کام، اور اس کا رسول، پھر جاؤ گے طرف اس جاننے والے چھپے

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾

اور کھلے کے، سو وہ بتاوے گا تم کو، جو کر رہے تھے ؏

سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا

اب قسمیں کھاویں گے اللہ کی تمہارے پاس جب پھر جاؤ گے ان کیطرف، تا ان سے درگذر کرو۔

عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ

سو درگذر کرو ان سے، وہ لوگ ناپاک ہیں، اور ان کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُونَ

دوزخ ہے، بدلا ان کی کمائی کا ؏ قسمیں کھاویں گے

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ

تمہارے پاس، کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ سو اگر تم راضی ہو گئے ان سے، تو اللہ

اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ

راضی نہیں بے حکم لوگوں سے ف۱ ؏ گنوار سخت منکر

كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا

ہیں اور منافق، اور اسی لائق کہ نہ سیکھیں قاعدے، جو نازل کئے

أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ

اللہ نے اپنے رسول پر۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف۲ اور بعضے

الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ

گنوار وہ ہیں کہ ٹھہراتے ہیں اپنا خرچ کرنا چٹی، اور تاکتے ہیں تم پر زمانے

فوائد ف۱ یعنی جس شخص کا احوال معلوم ہو کر منافق ہے اس کیطرف سے تغافل روا ہے لیکن دوستی اور محبت اور یگانگی روا نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی ان کی طبع میں بے حکمی اور غرض غرض ڈھونڈنی اور جاہلی پیدا ہے سو اللہ حکمت والا ہے ان سے وہ کام مشکل بھی نہیں چاہتا ہے اور وہ درجے بلند بھی نہیں دیتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۹۴) یعنی عذر تو جب چلتا جب ہم کو معلوم نہ ہوتا ہم کو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعذار بارد سے پہلے ہی آگاہ کر چکا ہے اس لئے ہم تمہاری بہانہ سازی کو ماننے والے نہیں، آئندہ تمہارے طرز عمل کو دیکھا جائے گا۔ پھر انجام کار تم کو اس خدا کیطرف لوٹنا ہے۔ جو عالم الغیب والشہادہ ہے پھر وہ تم کو تمہارے کردار سے آگاہ کر دے گا اور تمہارے اعمال کی تم کو سزا دے گا۔ (۹۵) پھر جب تم غزوۂ تبوک سے پلٹو گے اور مدینہ پہنچو گے تو تمہارے سامنے قسمیں بھی کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو اور ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو تو تم ان سے بالکل ہی اعراض اور اجتناب کرو، اور ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو، یہ لوگ بالکل ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اس کمائی کے بدلے میں جو یہ کسب کیا کرتے تھے۔ (۹۶) نیز اس لئے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، حالانکہ بالفرض تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو یقیناً ایسے نافرمان لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوگا یعنی اول تو تم راضی نہیں ہو گے لیکن اگر لو فرضنا تم راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوگا (۹۸) اب تک شہری منافقوں کا ذکر تھا، یہاں سے دیہاتی قبائل کے بدوؤں کا ذکر ہے۔ شہری مزاج کے مقابلہ میں دیہاتی مزاج میں سختی اور کھردرا پن ہوتا ہے۔ اس لئے دیہات کے بدو منافق مدینہ طیبہ کے شہری منافقوں کے مقابلہ میں بہت سخت طبیعت رکھتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دیہاتی اور قبائلی عربوں کی اصلاح میں بڑی دشواری پیش آئی اور ان کی بدمزاجی کو برداشت کرنے کے لئے آپ کے کریمانہ طرز عمل میں رحمۃ للعالمینی کی شان زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آئی۔ ایک بدو راستہ میں آپ کو ملا اور آپ کی چادر کو اس زور سے کھینچا کہ آپ کی گردن مبارک سے خون جھلکنے لگا اور بولا، لاؤ اس دولت میں سے مجھے بھی کچھ دو جو تم نے جمع کر رکھی ہے صحابہ کرام رض کو اس بیہودگی پر غصہ آیا مگر آپ نے انہیں ٹھنڈا کر دیا اور اس اعرابی کو کچھ دے دلا کر خوش کر دیا ایک اعرابی نے آپ کو دیکھا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

الدَّآئِرَ ۭ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۹۸﴾

کی گردشیں - انہیں پر آوے گردش بری - اور اللہ سب سنتا ہے جانتا ہے

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ

اور بعضے گنوار وہ ہیں، کہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر پچھلے دن پر ، اور ٹھہراتے

مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ

ہیں اپنا خرچ کرنا نزدیک ہونا اللہ سے ، اور دعا لینی رسول کی - سنتا ہے

اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وہ ان کے حق میں نزدیکی ہے ، داخل کرے گا ان کو اللہ اپنی مہر میں - اللہ بخشنے

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ

والا مہربان ہے :: اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور

الۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ

مدد کرنیوالے ، اور جو ان کے پیچھے آئے نیکی سے ، اللہ راضی ان سے اور

رَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ

وہ راضی اس سے ، اور رکھے ہیں واسطے ان کے باغ ، نیچے بہتی نہریں ، رہا کریں

فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنۡ حَوۡلَـكُمۡ مِّنَ

ان میں ہمیشہ - یہی ہے بڑی مراد ملنی ف ۱ :: اور بعضے تمہارے گرد کے گنوار

الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ۛؔ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ

منافق ہیں - اور بعضے مدینہ والے اڑ رہے ہیں نفاق پر ،

لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى

تو ان کو نہیں جانتا - ہم کو معلوم ہیں - ان کو ہم عذاب کریں گے دو بار ، پھر پھیرے جاویں گے

عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا

بڑے عذاب میں ف ۲ اور بعضے مانتے اپنا گناہ ، ملایا ایک کام

صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ

نیک اور دوسرا بد - شاید اللہ معاف کرے ان کو - بیشک اللہ بخشنے والا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں . دیکھ کر بولا، میرے تو اتنے بچے ہیں . میں نے تو آج تک کسی کو پیار نہیں کیا . آپ نے فرمایا . میں کیا کروں اگر خدا تعالیٰ نے تیرے دل میں محبت کا کوئی خانہ رکھا ہی نہیں . (مغرما ۹۸) چٹی چٹی کے کئی معنی آتے ہیں، ڈنڈ ، نقصان، دھونس، کر، صاحب فرہنگ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ اب عورتوں میں زیادہ بولا جاتا ہے . (جلد نمبر ۲ ص ۲۰۱) یہ لفظ پنجاب میں اب بھی کثرت سے بولا جاتا ہے .

فوائد ف ۱ جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہیں وہ قدیم ہیں اور باقی ان کے تابع ہیں - ۱۲ منہ رح

ف ۲ یعنی دنیا میں بھی تکلیف پر تکلیف پاویں گے پھر آخرت میں پکڑے جاویں گے . وہ منافق کوئی اندھا ہوا کوئی کوڑھی کسی کے بدن میں سیپ پڑی . ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۰۱) جن منافقین کا ان آیات میں تذکرہ ہے اِن کی تعداد (۲۶) تھی . حضور علیہ السلام نے ممبر پر کھڑے ہو کر ان میں سے ایک ایک کا نام لیا اور مسجد سے باہر نکال دیا . ان کے لئے دو دفعہ عذاب کا مطلب یہ ہے کہ انہیں بار بار اور مسلسل سزا دی جائے گی یہ زندگی میں رسوا ہوئے اسلام کی ترقی ان کیلئے سوہان روح بن گئی ، پھر عذاب قبر کی منزل ہے اور اس کے بعد آخرت کا دائمی عذاب ہے ان میں سے بعض جسمانی امراض میں بھی ہلاک ہوئے . دو کا عدد یہاں مطلق تعدد کے لئے ہے جیسے ثم ارجع البصر کرتین ، بار بار آسمان پر غور کرو ، (ملک ۴)

ع ۱ / ۱

عند المتقدمین

معانقہ / منزل

رَّحِيمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَ

مہربان ہے ۞ لے ان کے مال میں سے زکوٰۃ، کہ ان کو پاک کرے اس سے اور تربیت اور دعا

صَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

دے ان کو۔ البتہ تیری دعا ان کو آسودگی ہے۔ اور اللہ سب سنتا ہے جانتا ۞

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ

کیا جان نہیں چکے کہ اللہ آپ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے، اور لیتا ہے زکوٰتیں،

وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ

اور اللہ ہی قبول کرنے والا مہربان ہے ف۱ ۞ اور کہہ کہ عمل کئے جاؤ، پھر آگے دیکھے گا اللہ کام

وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم

تمہارا اور رسول، اور مسلمان اور پیچھے پھیرے جاؤ گے اس چھپے اور کھلے کے واقف پاس،

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ

پھر وہ جتا دے گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے۔ ف۲ ۞ اور بعضے اور لوگ ہیں، کہ ان کا کام ڈھیل میں ہے حکم پر اللہ کے،

إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا

یا انکو عذاب کرے یا ان کو معاف کرے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف۳ ۞ اور جنہوں نے بنائی ہے

مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا

ایک مسجد ضد پر اور کفر پر، اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں، اور تھانگ

لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا

اس شخص کی جو لڑ رہا ہے اللہ سے اور رسول سے آگے کا۔ اور اب قسمیں کھاویں گے کہ ہم نے بھلائی

إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيهِ

ہی چاہی تھی۔ اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ۞ تو نہ کھڑا ہو اس میں کبھی،

أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن

جس مسجد کی بنیاد دھری پرہیزگاری پر پہلے دن سے، وہ لائق ہے کہ تو

تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ

کھڑا ہو اس میں، اس میں وہ مرد ہیں جن کو خوشی ہے پاک رہنے کی۔ اور اللہ چاہتا ہے

لگے کو یعنی آگے اور پیچھے سے لڑائی چاہتا ہے

فوائد ف۱ یعنی جیسے بعضوں پر عتاب ہوا کہ ہمیشہ کو ان کی زکوٰۃ لینی موقوف ہوئی۔ ان پر عتاب نہیں۔ ف۲ یعنی رسول بے اختیار ہے جسکے حق میں اللہ نے جو فرمایا وہ ادا کرتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی اس جہاد میں قصور رہا تو آگے اور جہاد ہوں گے رسول کے رُو برُو اور خلیفوں کے تب کام کرو ۱۲ منہ رح ف۳ اور کئی فرقے مذکور ہوئے ایک منافق جھوٹے بہانے کرنے ایک گنوار عرض کا وقت تاکتے، ایک گنوار صاف دل سے رفیق اور ایک وہ جو اپنا گناہ مانے ان کو معاف فرمایا مگر جو قدیم یاروں میں تین شخص اپنا گناہ مانتے تھے ان کو ادب دینے کو پچاس دن ڈھیل میں رکھا۔ اس بیچ میں حضرت اور سب مسلمان ان سے کلام نہ کرتے اور ان کی عورتیں جدا ہو گئیں جب ان کے دل خوب پشیمان ہوئے تب معافی نازل ہوئی۔ وہ آیت آگے ہے یہ ذکر ان کا فرمایا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح اِرْصَادًا (۱۰۷) تھانگ، کمین گاہ، گھات لگانے کی جگہ۔

(۱۰۳) اے پیغمبر آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے تاکہ آپ اس صدقہ کی وجہ سے ان کو خوب پاک اور صاف کر دیں اور جب آپ ان سے وہ مال لیں تو ان کے لئے خیر و برکت کی دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے موجب اطمینان اور موجب تسکین ہے اور اللہ سب سنتا اور جانتا ہے۔ یعنی توبہ کی قبولیت کے سلسلہ میں بطور نفلی صدقہ کے کچھ پیش کرتے ہیں تو اس کو قبول کیجئے اور ان کے حق میں دعائے خیر بھی کیجئے، آپ کی دعا ان کے قلب کے لئے اطمینان اور تسکین کا موجب ہے۔

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ

ستھرائی والوں کو ؃ بھلا جس نے بنیاد دھری اپنی عمارت کی پرہیزگاری پر اللہ سے اور

رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ

رضامندی پر، وہ بہتر؟ یا جس نے نیو رکھی اپنی عمارت کی، کنارہ پر ایک کھائی کے جو ڈھینے کو ہے

فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

پھر اس کو لے کر ڈھے پڑا دوزخ کی آگ میں اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو ؃

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ

ہمیشہ رہے گا اس عمارت سے جو بنائی تھی، شبہ ان کے دل میں،

اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ع اِنَّ

مگر جب ٹکڑے ہو جاویں ان کے دل۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ؃ اللہ نے

اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور مال،

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۗ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ

اس قیمت پر کہ ان کو بہشت ہے۔ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں، پھر مارتے ہیں

وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

اور مرتے ہیں۔ وعدہ ہو چکا اسکے ذمہ پر سچا، توراۃ اور انجیل

وَالْقُرْاٰنِ ۗ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا

اور قرآن میں۔ اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ؛ سو خوشیاں کرو

بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اس معاملت پر، جو تم نے کی ہے اس سے۔ اور یہی ہے بڑی مراد ملنی

الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ

؃ توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، شکر کرنیوالے، بےتعلق رہنے والے،

الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، حکم کرنے والے نیک بات کا اور

فوائد حضرت مکے سے ہجرت کر آئے تو مدینے سے باہر اترے ایک محلہ تھا بنی عمرو بن عوف کا۔ بعد چند روز کے شہر میں جگہ پکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی۔ اس محلہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے وہاں لوگوں نے مسجد تیار کی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کہ مشہور ہے، حضرت اکثر ہفتے کے روز وہاں جاتے اور نماز پڑھتے۔ اس محلہ میں بعض منافقوں نے چاہا کہ اور مسجد بنا دیں۔ پہلوں کی ضد پر اور اپنی جماعت جدا ٹھہرا دیں اور ایک راہب ابو عامر کہ اسلام کی ضد سے نکل گیا تھا۔ اس کو نفاق سے بلا کر وہاں سردار و امام کریں۔ حضرت سے چاہا کہ ایک بار اول آپ وہاں نماز پڑھیں تو ہم جماعت قائم کریں۔ حضرت کو ان کی دغا معلوم نہ تھی وعدہ کیا کہ جنگ تبوک سے ہم پھریں گے تو اول وہاں نماز پڑھ کر شہر میں داخل ہوں گے حق تعالیٰ نے پہلے خبردار کر دیا اور مسجد قبا کے لوگوں کی تعریف کی۔ آدمی خبردار رہے کہ ظاہر بعضے عبادت ہے اور نیت اس میں نفسانیت ہے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنے بے انصافی کی شامت سے عمل نیک بھی چاہیں تو بن نہیں آتا۔ ۱۲ منہ رح یعنی اس عمل بد کا اثر یہ ہوا کہ ہمیشہ ان کے دل میں نفاق رہے گا۔ نفاق کو فرمایا شبہ۔ ۱۲ منہ رح

ع ۱۲ / ۱۱ / ۲

تشریح (۱۱۱) اللہ تعالے نے مسلمانوں کی جانیں اور ان کے اموال اس بات کے عوض میں خرید لی ہیں کہ ان کو جنت ملے گی اور جنت ان مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے۔ وہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں جس میں کبھی دشمن کو قتل کرتے ہیں اور کبھی خود شہید کر دیئے جاتے ہیں اس امر پر توریت اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ کیا جا چکا ہے اور اللہ تعالے سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا اور اپنے وعدے کو سچا کون ہو سکتا ہے سو اے مسلمانو تم اس بیع مذکور پر جس کا تم نے اللہ سے معاملہ کیا ہے۔ مسرت کا اظہار کرو اور خوشی مناؤ۔ یہ جنت ملنے کا معاملہ بڑی کامیابی ہے۔ یعنے ایک طرف ان کی جان اور مال ہے دوسری طرف جنت ہے اللہ تعالے مشتری ہے اور مسلمان بائع ہیں۔ وعدے کی توثیق فرمائی گئی ہے وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا۔ یعنے خدا کے ذمہ پر یہ وعدہ حق ہے یا یہ کہ اس معاملہ پر وعدہ سچا ہو چکا۔ چونکہ یہ معاملہ نفع کا ہے اس لئے اس پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا جان اور مال جو بہرحال جانے والی چیزیں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں دائمی جنت کا مل جانا اس سے بڑی اور کیا کامیابی ہو سکتی ہے۔

النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ

منع کرنے والے بری بات سے، اور تھامنے والے حدیں باندھی اللہ کی۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اور خوشخبری سنا ایمان والوں کو ف نہیں پہنچتا نبی کو اور مسلمانوں کو،

اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى

کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی، اور اگرچہ وہ ہوں ناتے والے،

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾

جب کھل چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے ۞

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ

اور بخشش مانگنا ابراہیم کا اپنے باپ کے واسطے سو نہ تھا مگر وعدہ کے سبب، کہ وعدہ کر چکا تھا

اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اس سے، پھر جب اس پر کھلا کہ وہ دشمن ہے اللہ کا، اس سے بیزار ہوا۔ ابراہیم بڑا نرم دل

لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

تھا تحمل والا ف ۞ اور اللہ ایسا نہیں کہ گمراہ کرے کسی قوم کو جب ان کو راہ پر لا چکا، جب

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ

تک کھول نہ دے ان پر جس سے ان کو بچنا۔ اللہ سب چیز سے واقف ہے ف ۞ اللہ جو ہے،

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

اس کی سلطنت ہے آسمان و زمین میں۔ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ اور تم کو کوئی نہیں اللہ کے سوا

اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ

حمائتی نہ مددگار ۞ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور

الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

مہاجرین و انصار پر، جو ساتھ رہے نبی کے مشکل کی گھڑی میں،

مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ

بعد اس کے کہ قریب ہوئے کہ دل پھر جاویں بعضوں کے ان میں سے پھر مہربان ہوا ان پر

فوائد ف بے تعلق رہنا روزہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے مزوں میں اور حدیں تھامنی یہ کہ بغیر حکم شرع کوئی کام نہ کریں۔ ف قرآن میں جو ذکر ہوا کہ ابراہیم نے اپنے باپ کی بخشش مانگی۔ شاید حضرت کے دل میں بھی آیا ہو اور مسلمانوں نے بھی چاہا کہ اپنے قرابت والوں کے حق میں دعا کریں یہ منع آیا معلوم ہوا کہ مشرک بخشا نہیں جاتا۔ ف یعنی اسواسطے تم کو منع کر دیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱۲) ان مسلمانوں سے بھی جنت کا وعدہ ہے جو توبہ کرنیوالے، عبادت کرنیوالے، شکر بجالانے والے، روزے رکھنے والے اور اچھی باتوں کی تعلیم دینے والے اور برے کاموں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالٰے کی مقررہ حدود کی نگہداشت کرنے والے ہیں اور آپ ایسے مسلمانوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا

وہ ان پر مہربان ہے رحم کرنے والا ف۱ ۞ اور ان تین شخص پر جن کو پیچھے رکھا تھا۔

حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ

یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی ان پر زمین ساتھ اس کے کہ کشادہ ہے اور تنگ ہوئی ان پر

أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ

اپنی جان، اور اٹکلے کہ کوئی پناہ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف۔ پھر مہربان ہوا

عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾ يَا أَيُّهَا

ان پر، کہ وہ پھر آویں اللہ ہی ہے مہربان رحم والا ف۲ ۞ اے

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾

ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے ف۳ ۞

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن

نہ چاہیئے مدینے والوں کو، اور جو ان کے گرد گنوار ہیں، کہ

يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ۚ

رہ جاویں رسول اللہ کے ساتھ سے، اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہیں زیادہ اسکی جان سے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ

یہ اسواسطے کہ نہ کہیں پیاس کھینچتے ہیں نہ محنت اور نہ بھوک

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا

اللہ کی راہ میں، اور نہ پاؤں پھیرتے ہیں کہیں جس سے خفا ہوں کافر اور نہ

يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ

چھینتے ہیں دشمن سے کچھ چیز، مگر لکھا جاتا ہے اس پر ان کو نیک عمل۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا يُنفِقُونَ

تحقیق اللہ نہیں کھوتا حق نیکی والوں کا ۞ اور نہ خرچ کرتے ہیں

نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا

کچھ خرچ چھوٹا یا بڑا، اور نہ کاٹتے ہیں کوئی میدان، مگر

فوائد ف۱ مہاجر و انصار کو معاف کیا دل کے خطروں سے اور دوبار فرمایا مہربان ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ ساتھ مہاجرین اور انصار کے وہ تین شخص بھی داخل ہوئے۔ پچاس دن میں ان پر سخت حالت گذری کہ موت سے بدتر۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے نہیں تو منافقوں میں ملتے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱۸) **عظمت صحابہ کا تقاضا۔** غزوۂ تبوک کو غزوہ عسرت یعنی تنگ دستی اور پریشانی والا معرکہ کہا جاتا ہے۔ اس غزوہ کے موقع پر لوگوں کے کئی گروہ ہوگئے تھے۔ (۱) وہ مخلص صحابہ جو تنگدستی اور موسم کی گرمی اور مدمقابل (اہل روم) کی زبردست قوت کے باوجود نہایت خوشدلی اور جذبہ کیساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے (۲) کچھ مسلمانوں کو تامل اور تردد ہوا لیکن جلدی ہی ان کے دل کی پریشانی دور ہوگئی اور وہ حضورؐ کے ساتھ ہو گئے (۳) کچھ صحابہ کرام واقعی معذوری کی وجہ سے نہیں جاسکے (۴) کچھ صحابہ عذر نہ ہونے کے باوجود شریک نہ ہوسکے۔ جیسے کعب بن مالکؓ، ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیع انصاریؓ (۵) اکثر منافقین اپنے قلبی کفر کی وجہ سے شریک نہ ہوئے (۶) بعض منافقین جاسوسی کرنے اور شرارت کا موقعہ تلاش کرنے آپ کے ہمراہ چلے گئے تھے۔ اس آیت میں پہلے اور دوسرے طبقے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان خصوصی رحمت و خاص توجہ میں ان دونوں کو شامل فرمایا ہے ظاہر ہے کہ حضورؐ کے تمام صحابہ صدق و اخلاص میں صدیق، فاروق، عثمان و حیدرؓ کے برابر نہیں تھے اور ایک طبقہ ضرور ایسا بھی تھا جو وقتی طور پر بشری کمزوریوں سے متاثر ہوجاتا تھا لیکن ان کا یہ تاثر قائم نہیں رہتا تھا اور فوراً وہ اپنے آپ کو سنبھال لیتے تھے جیسا کہ تبوک غزوہ کے موقعہ پر ہوا جن تین حضرات پر تن آسانی کا غلبہ ہوا اور وہ غزوہ سے رہ گئے ان کی سزا اور پھر توبہ کا واقعہ بھی ان حضرات کی عظمت شان کی دلیل ہے۔ حضرات صحابہ کرام کے بارے میں قرآن کریم کا یہ انداز ہمیں سبق دیتا ہے کہ ہم ان حضرات کی بشری کمزوریوں کو نمایاں کرنے کی کوشش نہ کیا کریں۔ رسول پاک علیہ السلام نے اپنے تمام صحابہ کے بارے میں یہ حکم فرمایا اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ تنبیہ کیساتھ فرمایا اللہ اللہ! اے مسلمانو! میرے بعد صحابہ کرام کو اپنی نکتہ چینی کیلئے نشانہ نہ بنانا۔ اسلامی تاریخ کے عروج و زوال پر تبصرہ کرتے ہوئے آج یہ ایک فیشن ہوگیا ہے کہ حضرات صحابہ کی بشری کمزوریوں کو موضوع بحث (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۱۴ / ۴

كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ وَ

لکھتے ہیں ان کے واسطے کہ بدلا دے ان کو اللہ بہتر کام کا جو کرتے تھے ۞ اور

مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ

ایسے تو نہیں مسلمان، کہ سارے کوچ میں نکلیں۔ سو کیوں نہ نکلے ہر فرقہ

كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا

میں سے ان کے ایک حصہ، تا سمجھ پیدا کریں دین میں، اور تا خبر پہنچاویں

قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ يَا أَيُّهَا

اپنی قوم کو، جب پھر آویں ان کی طرف، شاید وہ بچتے رہیں ف۱ ۞ اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا

والو! لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافروں سے، اور چاہیئے ان پر

فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾

معلوم ہو تمہارے بیچ میں سختی اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ڈر والوں کے ف۲ ۞

وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ

اور جب نازل ہوئی ایک سورت، تو بعضے ان میں کہتے ہیں، کس کو تم میں

زَادَتْهُ هٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ

زیادہ کیا اس سورت نے ایمان؟ سو جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کو زیادہ کیا

إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ

ایمان، اور وہ خوش وقتی کرتے ہیں ۞ اور جن کے دل میں آزار ہے

مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَ

سو ان کو بڑھائی گندگی پر گندگی، اور وہ مرے جب

هُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ

تک کافر رہے ف۳ ۞ یہ نہیں دیکھتے، کہ وہ آزمانے میں آتے ہیں ہر برس،

عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ

ایک بار یا دو بار، پھر توبہ نہیں کرتے، اور نہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بنایا جاتا ہے اور جو موضوع انتہائی ادب واحتیاط کا تھا اسے عام مسلمانوں کے ہاتھوں کا کھلونا بنا دیا گیا ہے۔ بلاشبہ عصمت کا مقام صرف حضرات انبیاء کرام کو حاصل ہے اور نبی کے علاوہ خدا کی ساری مخلوق بشری ابتلاء سے کم و بیش دوچار ہوتی ہے لیکن خدا کی عام مخلوق اور تمام ایمان والوں میں صحابیت کا مقام نہایت ممتاز اور اعلیٰ ہے اور خداوند عالم نے اس جانباز اور سرفروش گروہ کو باوجود بشری ابتلاء کے رشد و ہدایت کا مینار قرار دیا ہے اولئک ہم الراشدون زمانہ حال کے بعض مصنفین پر عہد اول کی تاریخ کے بارے میں ناقدانہ گفتگو کرنے کا ذوق اسقدر غالب ہے کہ انہوں نے تفسیر قرآن کے اندر بھی اس بے فائدہ مشغلہ (تنقید صحابہ) سے دلچسپی لی ہے اور اپنے قارئین کو یہ تاثر دیا ہے کہ حضرات صحابہ کے کمال اتقاء کمال احسان و جہاد کے مقابلہ میں ان کے بشری ابتلاء کو غور و خوض کا موضوع بنانا امت کی ہدایت کیلئے ضروری ہے حالانکہ ہر مسلمان کو اپنے اگلوں کے حق میں یہ دعا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا، ربنا انک رءوف رحیم (الحشر، ۱۰) کیا موقعہ و بے موقعہ تنقید صحابہ کے مشغلہ سے یہ جذبہ پیدا ہو سکتا ہے جسکی ضرورت قرآن نے ظاہر کی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام کی تعظیم و تکریم کا معاملہ تعبدی ہے۔ قیاس اور عقل کو اسمیں دخل نہیں شاہ صاحب نے تنقید صحابہ کے مسئلہ کو بڑے اچھے انداز سے صاف کر دیا اور اسے ممنوع قرار دیا۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف۱ یعنی ہر قوم میں سے چاہیئے بعضے لوگ پیغمبر کی صحبت میں رہیں تا علم دین سیکھیں اور پچھلوں کو سکھاویں اب پیغمبر موجود نہیں لیکن علم دین موجود ہے۔ طلب علم فرض کفایہ ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے ۱۲ ف۲ سختی معلوم کریں یعنی قوت جنگ یا سختی یعنی معاملت میں بے رخی پس کافر سے الفت و ملائمت نہ کرے مگر جب دیکھے کہ دین کا رعب ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ کلام اللہ جس مسلمان کے دل کے خطرہ سے موافق پڑتا وہ کہتا کہ مجھ کو اس نے ایمان زیادہ کیا یہی لفظ بولتے منافق جب ان کے چھپے عیب بیان کرتا لیکن مسلمان کہتے خوش وقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے پھر تو بھی صدق نہ لاتے چاہتے آگے سے اور اپنا عیب زیادہ چھپاویں۔ یہی گندگی پر گندگی عیب دار کو لازم ہے کہ نصیحت سن کر چھوڑ دے نہ یہ کہ اس ناصح سے چھپانے لگے۔ ۱۲ منہ رح

يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ

نصیحت پکڑتے ہیں ف۱ ۔ اور جب نازل ہوئی ایک سورت ، دیکھنے لگے ایک دوسرے

إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا

کی طرف ۔ کہ کوئی بھی دیکھتا ہے تم کو ، پھر چلے گئے

صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾

پھیر دیئے ہیں اللہ نے دل ان کے اس واسطے کہ وہ لوگ ہیں کہ سمجھ نہیں رکھتے ف۲ ۞

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ

آیا ہے تم پاس رسول تم میں کا ، بھاری ہوئی ہے اس پر

مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ

جو تم تکلیف پاؤ ، تلاش رکھتا ہے تمہاری ، ایمان والوں پر شفقت رکھتا

رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

مہربان ف۳ ۞ پھر اگر وہ پھر جاویں تو تو کہہ بس ہے مجھ کو اللہ ، کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

اسی پر میں نے بھروسہ کیا ، اور وہی ہے صاحب بڑے تخت کا ۞

ع ١٦ ٥

آیاتها ١٠٩ (١٠) سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ (٥١) رکوعاتها ١١

سورہ یونس مکی ہے اور اس میں ایک سو نو (١٠٩) آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بخشنے والا ہے مہربان

الٓر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ

یہ آیتیں ہیں پکی کتاب کی ۞ کیا لوگوں کو تعجب ہوا ؟ کہ

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

حکم بھیجا ہم نے ایک مرد کو ان میں سے کہ ڈر سنا لوگوں کو ، اور خوشخبری دے جو کوئی یقین لاوے ،

أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ

کہ ان کو ہے پایہ سچا اپنے رب کے ہاں ، کہنے لگے منکر ، بے شک یہ جادوگر

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فوائد ف۱ اکثر جنگ و جہاد کے وقت منافق معلوم ہو جاتے تھے ۔ ف۲ یعنی کلام اللہ میں جہاں عیب آئے منافقوں کے وہ آپس میں دیکھتے ہیں کہ مجلس میں کسی نے ہم کو پرکھا نہ ہو پھر شتاب اٹھ جاتے ہیں ۔ ١٢ منہ رح ف۳ تلاش رکھتا ہے تمہاری یعنی چاہتا ہے کرامت میری زیادہ ہوتی رہے ۔ ١٢ منہ رح

تشریح (١٢٨) یعنی وہ بشر ہیں جن یا ملائکہ نہیں ان کی لغو بو سے تم واقف ہو تمہاری تکلیف اور ضرر رساں باتیں اُن پر شاق ہیں ۔ بنی نوع انسان کی بھلائی اور نفع پر حریص ہیں ۔ چاہتے ہیں کہ تم دنیا اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رہو ، تمہارا عذاب ان کے لئے بے حد گراں ہے ۔

حَرِيصٌ عَلَيْكُم ۔ تلاش رکھتا ہے تمہاری حرص کے مجازی (لازم) معنے کئے ۔ آدمی میں جس چیز کی حرص ہوتی ہے وہ اس کی تلاش و جستجو میں رہتا ہے ۔ اردو میں حرص یا لالچ کا لفظ اچھے مفہوم میں نہیں بولا جاتا ۔ اسلئے شاہ صاحبؒ نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اسے استعمال نہیں کیا ۔

مِنْ انفسکم ۔ رسول تم میں کا الخ اس سے اشارہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبی پاکیزگی خاندان اور شرافت کیطرف ہے یعنی یہ رسول کوئی اجنبی اور ادھر اُدھر سے آیا ہوا غیر معروف انسان نہیں ہے جس کا حسب و نسب اور اس کی ہڈی بوٹی سے تم بے خبر ہو ۔ جعفر بن ابی طالب نے شاہ حبش (نجاشی) سے اور مغیرہ بن شعبہ نے شاہ فارس (کسریٰ) سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعارف کراتے ہوئے کہا ۔ انّ اللہ بعث فینا رسولا منا نعرف نسبه وصفته ومدخله ومخرجه وصدقه وامانته حضور علیہ السلام نے اپنی نسبی پاکیزگی اور مسابہ خاندانی شرافت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح یعنی نکاح کے پاکیزہ رشتہ سے پیدا ہوا ہوں اور جاہلیت کی بدکاری میرے خاندان میں دور تک نہیں داخل ہوئی ۔ من لدن آدم الیٰ ان ولدنی ابی وامی ـــ لم یمسسنی من سفاح الجاهلیة شیء ، یعنی پورا سلسلہ نسب میرا پاکیزہ اور صاف ستھرا ہے ۔

حریص ، شاہ صاحب نے اس لفظ کا مجاز لازم کے مطابق ترجمہ کیا ہے کیونکہ اردو زبان میں حریص ، لالچی اور طمع کے الفاظ ناپسندیدہ ہیں

مُّبِينٌ ﴿٢﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

ہے صریح ف تمہارا رب اللہ ہے، جس نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں،

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ

پھر قائم ہوا عرش پر تدبیر کرتا کام کی۔ کوئی سفارش نہ کر سکے مگر جو پہلے اس کا حکم ہو۔

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ

وہ اللہ ہے رب تمہارا سو اس کو پوجو ۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے ف اسی کی طرف پھر جانا تم سب کو۔

وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

وعدہ ہے اللہ کا سچا۔ وہی بناوے پہلے، پھر اس کو دہراوے گا، تاکہ بدلا دے ان کو جو یقین لاوے

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ

تھے اور کئے تھے کام نیک انصاف سے اور جو منکر ہوئے ان کو پینا ہے کھولتا پانی اور دکھ کی

أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ

مار اس پر کہ منکر ہوتے تھے ف وہی ہے! جس نے بنایا سورج کو چمک، اور چاند

نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ

کو اجالا اور ٹھہرائیں اس کو منزلیں، تو پہچانو گنتی برسوں کی اور حساب ۔ نہیں بنایا

اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾

اللہ نے یہ سب مگر تدبیر سے۔ کھولتا ہے پتے ایک لوگوں پر، جن کو سمجھ ہے ف

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَ

البتہ بدلنے میں رات اور دن کے، اور جو بنایا اللہ نے آسمان اور

الْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا

زمین میں، پتے ہیں ایک لوگوں کو جو ڈر رکھتے ہیں ف جو امید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی،

وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا

اور راضی ہوئے دنیا کی زندگی پر، اور اسی پر چین پکڑا، اور جو ہماری قدرتوں سے خبر

غَافِلُونَ ﴿٧﴾ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨﴾ إِنَّ

نہیں رکھتے ف ایسوں کا ٹھکانا ہے آگ، بدلا اس کا جو کماتے تھے ف جو

فوائد ف جتنی دیر لگے چھ دن کو لتنے میں بنائے آسمان اور زمین اور اس ملک کا دربار ٹھہرایا عرش پر سب کام کی تدبیر وہاں سے ہو۔ ۱۲ منہ

تشریح ۲ قَدَمَ صِدْقٍ (۲) پایا سچا، بلند مرتبہ کہا جاتا ہے۔ یہ بڑے پائے کا آدمی ہے، پایہ مقام، اثر و رسوخ، پہنچ ، چھ دن کی تشریح الاعراف ۵۴) صفحہ ۲۰۳ پر دیکھو۔

(۳) استواء علی العرش کی توجیہ شاہ صاحب نے یہ فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکومت اور سلطنت کا رعب و وقار دلوں میں بٹھانے کیلئے دنیا کی بادشاہت کے پرشکوہ انداز حکومت کا نقشہ پیش کیا ہے۔ قرآن کریم معنوی حقیقتوں کو محسوس چیزوں کے رنگ میں پیش کر کے عالم حقیقت کی ناقابل ادراک چیزوں کو انسانی فہم سے قریب کر دیتا ہے۔ یہاں بھی جس طرح دنیوی بادشاہت میں تخت سلطنت اور شاہی دربار ہوتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے اپنی سلطنت حقیقی کیلئے عرش اور اس پر متمکن ہونے اور دربار منعقد کرنے کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ (۵) وہ اللہ ہی ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور چاند کو روشن اور نورانی بنایا اور اسکے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم لوگ ان اجرام علویہ کے ذریعہ برسوں کی گنتی اور اوقات کا حساب معلوم کر سکو، اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں کمال حکمت اور اپنی قدرت کے اظہار کیلئے پیدا کی ہیں۔ عبث اور بیکار نہیں پیدا کیں۔ اللہ اپنی توحید کے دلائل ان لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ جو لوگ صحیح سمجھ رکھتے ہیں وغیرہ۔ اللہ نے کمال حکمت کے ساتھ اس نظام کو قائم کیا ہے۔ ذلک تقدیر العزیز العلیم ط بہرحال یہ توحید الٰہی کے دلائل جو مفصل بیان کئے جاتے ہیں یہ ان ہی کیلئے مفید ہو سکتے ہیں جو عقل و دانش سے کام لیتے ہیں (۶) یہ رات دن کا اختلاف اور یکے بعد دیگرے آنا اور زمین و آسمان کی تمام مخلوق میں توحید الٰہی کے ہزاروں دلائل مضمر ہیں لیکن ان دلائل سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اور اس کی جستجو رکھتے ہیں (۷) جن لوگوں کو ہمارے رو برو پیش ہونے کا ڈر نہیں اور وہ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور وہ دنیوی زندگی سے خوش ہیں اور اسی زندگی پر مطمئن ہوئے بیٹھے ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ ۖ
لوگ یقین لائے، اور کئے کام نیک، راہ دے گا ان کو رب ان کا ان کے ایمان سے

تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٩﴾ دَعْوَاهُمْ فِيهَا
بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، باغوں میں آرام کے ٭ ان کی دعا اس جگہ،

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ
یہ کہ پاک ذات ہے تیری یا اللہ! اور ملاقات ان کی سلام، اور خاتم ان کی دعا اس پر کہ سب خوبی

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ
اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا ف اور اگر شتاب دے اللہ لوگوں کو برائی

اسْتِعْجَالَهُم بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ
جیسے شتاب مانگتے ہیں بھلائی، تو پوری کر چکے ان کی عمر، سو ہم چھوڑ رکھتے ہیں،

لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١﴾ وَإِذَا مَسَّ
جن کو امید نہیں ہماری ملاقات کی اپنی شرارت میں بھٹکتے ف ٭ اور جب پہنچے

الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا
انسان کو تکلیف ہم کو پکارے پڑا ہوا یا بیٹھا یا کھڑا ۔ پھر جب

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ
ہم نے کھول دی اس سے وہ تکلیف چلا گیا۔ گویا کبھی نہ پکارا تھا ہم کو، کسی تکلیف پہنچنے پر ۔

كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾
اسی طرح بن آیا ہے بے لحاظ لوگوں کو، جو کچھ کر رہے ہیں ٭

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ
اور ہم کھپا چکے ہیں وہ سنگتیں تم سے پہلے، جب ظالم ہو گئے، اور لائے تھے

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ
ان پاس رسول ان کے کھلی نشانیاں اور ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے ۔ یوں ہی سزا دیتے ہیں ہم، قوم

الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ
گنہگار کو ٭ پھر تم کو ہم نے نائب کیا زمین میں ان کے بعد، کہ دیکھیں

ع ١ / ٦

[illegible] لکھا ہوا ہے جو غلط ہے۔

فوائد — ف اول عجائب نعمتیں دیکھ کر کہیں گے پاک ذات یعنی سبحان اللہ پھر اس کی لذت پاکر کہیں گے الحمد للہ اور جنت میں طور ملاقات یہی ہے السلام علیک جو دنیا میں مسلمان کرتے ہیں ۔۱۲ منہ ۔ ف یعنی آدمی چاہتا ہے کہ نیکی کا بدلہ شتاب ملے یا نیک دعا شتاب لگے، سو اگر حق تعالیٰ شتاب کرے تو اپنی بدی کے وبال سے فرصت نہ پاوے مگر دونوں میں تحمل ہے تاکہ نیک لوگ تربیت پاویں اور بد لوگ غفلت میں پڑے رہیں ۔۱۲ منہ رح

(١٠) شاہ صاحبؒ نے دَعْوٰهُمْ کا ترجمہ دعا کیا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی ہر نعمت کو دیکھ کر جنت والے خدا کی پاکی بیان کریں گے۔ بعض تابعین نے دعویٰ کا مطلب یہ لیا ہے کہ جنتی لوگ جب کوئی طلب پیش کریں گے تو سبحانک اللّٰھم کہہ کر پیش کریں گے۔ چنانچہ ایک درخواست پر دس ہزار فرشتے کھڑے ہو جائیں گے اور ہر فرشتے کے ہاتھ میں سونے کا ایک عجیب و نرالا طشت ہو گا جس میں جنتی کی مطلوبہ چیز موجود ہو گی اور یہ اس جنتی کا اعزاز ہو گا جس میں اس جنتی کی شاہانہ زندگی اور شاہانہ شان و شوکت ظاہر ہو گی۔ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (حٰم سجدہ، ٣٢) (١١) یعنی تکلیف ہو یا راحت، ذلت ہو یا عزت خدا کا قانون ان فیصلوں میں تحمل اور مہلت ہے۔ راحت اور آرام پہنچانے میں تاخیر کی مصلحت نیک لوگوں کو صبر و استقامت کی تربیت دینا ہے اور برائی اور عذاب پہنچانے میں تاخیر کی یہ مصلحت ہے کہ بدکردار لوگ اس ڈھیل سے مزید غفلت میں پڑے رہیں اور ان کا پیمانہ ظلم و تعدی لبریز ہو جائے۔

تشریح — زُيِّنَ (١٢) بن آیا ہے یعنی بن کر آیا ہے۔ آراستہ ہوا ہے۔ بننا، سنورنا، آراستہ ہونا۔ بعض نسخوں میں یہ لفظ غلط لکھا ہوا ہے۔

كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا

تم کیا کرتے ہو ؛ اور جب پڑھیے ان پاس آیتیں ہماری صاف، کہتے ہیں جن کو

يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ

امید نہیں ہم سے ملاقات کی، لے آ کوئی اور قرآن اس کے سوا یا اس کو بدل ڈال - تو کہہ، میرا کام نہیں

لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ

کہ اس کو بدل لوں اپنی طرف سے - میں تابع ہوں اسی کا جو حکم آوے میری طرف ۔

إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ

میں ڈرتا ہوں، اگر بے حکمی کروں اپنے رب کی، بڑے دن کی مار سے ف ؛ تو کہہ،

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ

اگر اللہ چاہتا، تو میں نہ پڑھتا یہ تمہارے پاس، اور نہ وہ تم کو خبر کرتا اس کی - کیونکہ میں رہ چکا ہوں

فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

تم میں ایک عمر اس سے پہلے - کیا پھر تم نہیں بوجھتے ف ؛ پھر کون ظالم اس سے ؟ جو بنا وے

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَ

اللہ پر جھوٹ، یا جھٹلاوے اس کی آیتیں - بیشک بھلا نہیں ہوتا گنہگاروں کا ف اور

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

پوجتے ہیں اللہ سے نیچے جو چیز، نہ بُرا کرے ان کا اور نہ بھلا، اور کہتے ہیں

هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ

یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس - تو کہہ، تم اللہ کو جتاتے ہو ؟ جو اس کو معلوم نہیں

فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾

کہیں آسمانوں میں نہ زمین میں - وہ پاک ہے، اور بہت دور ہے اس سے جو شریک کرتے ہیں

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور لوگ جو ہیں سو ایک ہی امت ہیں، پیچھے جدا جدا ہوئے - اور اگر نہ ایک بات آگے ہو

مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُونَ لَوْلَا

چکتی تیرے رب کی، تو فیصلہ ہو جاتا ان میں جس بات میں پھوٹ رہے ہیں ؛ اور کہتے ہیں، کیوں نہ

فوائد

اس قرآن کا پند و نصیحت تو پسند کرتے اور بتوں کا باطل کرنا نہ مانتے تو کہتے اتنا بدل ڈال تو یہ کلام ہم سب قبول کر لیں۔ ۱۲ منہ ؒ ف ۲ یعنی اپنی طرف سے میں بناتا تو ۴۰ برس کی عمر میں بناتا یا اس قسم کا خیال رکھتا۔ ۱۲ منہ ؒ ف ۳ یعنی اگر میں بناتا ہوں تو مجھ سا ظالم نہیں اور جو میں سچا ہوں تو جھٹلانے والوں پر یہی بات ہے۔ ۱۲ منہ ؒ ف ۴ جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے اور اللہ ایک ہے اور یہ شریک اس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں سو فرمایا کہ اگر اس نے مختار کئے ہوتے تو آپ ان سے کیوں منع کرتا اور جو کہیں کہ ہمارے دین میں منع نہیں کیا تم کو منع کیا ہوگا تو اگلی آیت میں اسکا جواب ہے کہ دین اللہ کا ایک ہے جب لوگ بچل ہو گئے ہیں پھر ان کو بتا دیا ہے اعتقاد میں کچھ فرق نہیں اور جو کہیں کہ اگر تم سچے ہوتے تو ہم دنیا میں عذاب آتا اس کا جواب بھی آگے ہے کہ فیصلے کا دن آتا ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۵) شاہ صاحب رح فرماتے ہیں کہ قریش مکہ قرآن کریم کے اخلاقی پند و موعظت کے حصہ کو تو پسند کرتے تھے۔ اور اس سے متاثر ہوتے تھے لیکن بت پرستی اور مشرکانہ رسوم کی مخالفت والے حصہ سے بگڑتے تھے اور حضور ؐ سے مطالبہ کرتے تھے کہ اس حصہ کو بدل دیا جائے تو ہماری اور آپ کی مخالفت ختم ہو جائے لیکن آپ نے قریش کی اس خواہش کو پوری قوت سے ٹھکرا دیا۔ روایات میں آتا ہے کہ جب النحل آیت ۹۰ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالعدل الخ نازل ہوئی اور حضرت عثمان بن مظعون نے قریشی سرداروں کو یہ آیت سنائی تو ابو جہل جیسا سنگدل بول اٹھا۔ ان اللہ لیامُرُ بمکارمِ الاخلاق. محمد کا خدا عمدہ اخلاق کا حکم دیتا ہے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا۔ واللہ انہ لحلاوۃ وان علیہ لطلاوۃ وان اعلاہ لمثمر وان اسفلہ لمعذق وما ھو قول البشر، بخدا! اس کلام میں شیرینی اور تازگی ہے یہ اُوپر سے نیچے تک پھلدار درخت ہے اور یہ کسی بشر کا کلام نہیں ہے۔ (۱۶) یعنی میری چالیس سالہ زندگی جس امانت و صداقت کے ساتھ گذاری ہے اسے تمہارا ہر فرد تسلیم کرتا ہے پس یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ میں آج جو پیش کر رہا ہوں وہ آسمانی صداقت ہے۔ میری طرف سے بنایا ہوا کلام نہیں ہے اور اس حقیقت کو تمہارا دل مانتا ہے مگر تم دنیاوی اقتدار کے نکل جانے اور اس جھوٹی سرداری کے ختم ہونے کے خوف سے میری مخالفت کر رہے ہو اور اپنے عوام کو میرے خلاف بھڑکا رہے ہو۔

أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْٓا

اتری اس پر ایک نشانی اس کے رب سے، سو تو کہہ کہ چھپی بات اللہ ہی جانے، سو راہ دیکھو،

إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ

میں تمہارے ساتھ ہوں راہ دیکھتا ف ۞ اور جب چکھادیں ہم لوگوں کو مزہ اپنی مہر کا بعد

بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ

ایک تکلیف کے جو ان کو لگی تھی، اسی وقت بنانے لگیں حیلے ہماری قدرتوں میں تو کہہ اللہ سب سے جلد

مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ

بنا سکتا ہے حیلہ۔ ہمارے بھیجے ہوئے لکھتے ہیں حیلے بنانے تمہارے ف۲ ۞ وہی تم کو

يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتّٰىٓ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ

پھراتا ہے جنگل اور دریا میں یہاں تک کہ جب تم ہوئے کشتی میں، اور لے کر چلیاں

بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ

لوگوں کو اچھی باؤ سے، اور خوش ہوئے اس سے آئی ان پر باؤ جھوکے کی، اور آئی ان پر

الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ أُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

لہر ہر جگہ سے، اور اٹکلے کہ وہ گھرے، پکارنے لگے اللہ کو،

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

نرے ہوکر اس کی بندگی میں۔ اگر تو بچاوے ہم کو اس سے، تو بے شک رہیں ہم

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ أَنْجٰىهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ

شکر گذار ۞ پھر جب بچا دیا ان کو اللہ نے اسی وقت شرارت کرنے لگے زمین میں

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰىٓ أَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ

ناحق کی — سنو لوگو! تمہاری شرارت ہے تمہیں پر، برت لو دنیا کے جیتے،

الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

پھر ہمارے پاس ہے تم کو پھر آنا پھر ہم جتا دیویں گے جو کچھ کہ تم کرتے تھے ۞

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

دنیا کا جینا وہی کہاوت ہے۔ جیسے ہم نے پانی اتارا آسمان سے، پھر ایک مل نکلا اس سے

ع ۲

فوائد ف یعنی اگر کہیں کہ ہم کاہے سے جانیں کہ تمہاری بات سچ ہے فرمایا کہ آگے دیکھو حق تعالیٰ اس دین کو روشن کرے گا اور مخالف ذلیل ہوں گے۔ برباد ہو جاویں گے سو ویسا ہی ہوا سچ کی نشانی ایک بار کافی ہے اور ہر بار مخالف ذلیل ہوں تو فیصلہ ہو جاوے، فیصلہ کا دن دنیا میں نہیں
ف۲ یعنی سختی کے وقت آدمی کی نظر اسباب سے اٹھ کر اللہ پر رہتی ہے جب کام بن گیا لگا اسباب پر رکھنے سو ڈرتا نہیں کہ اللہ پھر ایک اسباب کھڑا کر دے اسی تکلیف کا اس کے ہاتھ میں سب اسباب بطیار ہیں ایک اسی کی صورت آگے اور فرمائی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۲) وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جو تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب کبھی تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ اس ہوا سے اور کشتیوں کے چلنے سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ یک بیک ان کشتیوں پر مخالف ہوا کا ایک تیز جھکڑ آ جاتا ہے اور ہر طرف سے ان لوگوں پر موجیں اٹھنے لگتی ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ہر طرف سے گھر چکے ہیں تو اس وقت خالص اعتقاد اور عبادت اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ اے خدا! اگر تو ہم کو اس آفت سے بچالے تو ہم ضرور تیرے شکر گذار رہیں۔ یعنی مصیبت کے وقت معبودانِ باطلہ کو بھول جاتے ہیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہو کر اسکو پکارنے لگتے ہیں اور یہ وعدہ کرتے ہیں کہ اسی اعتقاد خالص پر قائم رہیں گے جو اس وقت ہے اور آئندہ کبھی شرک نہیں کریں گے
(۲۳) پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اس طوفان سے نجات دیدیتا ہے تو وہ خشکی پر پہنچتے ہی روئے زمین پر بیجا سرکشی اور شرارت کرنے لگتے ہیں۔ اے بنی نوع انسان یاد رکھو کہ یہ تمہاری سرکشی شرارت اور بغاوت تمہارے ہی لئے وبالِ جان ہوگی۔ تم دنیوی زندگی کے ساز و سامان سے فائدہ اٹھالو، پھر تم کو ہماری ہی طرف واپس آنا ہے۔ پھر ہم تم کو ان سب کاموں کی حقیقت سے آگاہ کر دینگے جو تم کیا کرتے تھے۔

نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ

سبزہ زمین کا، جو کھاویں آدمی اور جانور - یہاں تک کہ جب پکڑی زمین نے

زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا

چمک، اور سنگار پر آئی اور اٹکلے زمین والے کہ یہ ہمارے ہاتھ لگی، پہنچا اس پر ہمارا حکم

لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذَٰلِكَ

رات کو یا دن کو، پھر کر ڈالا اس کو کاٹ کر ڈھیر، گویا کل کو یہاں نہ تھی بستی - اسی طرح ہم

نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَ

کھولتے ہیں پتے ان لوگوں پاس جن کو دھیان ہے ف ☆ اور اللہ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کو۔ اور

يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ

دکھاتا ہے جس کو چاہے، راہ سیدھی ☆ جنہوں نے کی بھلائی ان کو ہے بھلائی

وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور بڑھتی - اور نہ چڑھے گی ان کے منہ پر سیاہی، اور نہ رسوائی - وہ ہیں جنت

الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ

والے۔ وہ اسمیں رہا کریں گے ☆ اور جنہوں نے کمائیں برائیاں، بدلا برائی کا

بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا

اس کے برابر، اور ان پر چڑھے گی رسوائی - کوئی نہیں ان کو اللہ سے بچانے والا - جیسے

أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

ڈھانک دیا ہے ان کے منہ پر ایک اندھیرا ٹکڑا رات کا - وہ ہیں آگ والے۔

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ

وہ اس میں رہا کریں گے ☆ اور جس دن جمع کریں گے ہم ان سب کو، پھر

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا

کہیں گے شریک کرنے والوں کو، کھڑے ہو اپنی اپنی جگہ تم اور تمہارے شریک، پھر توڑا دینگے

بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾

آپس میں ان کو، اور کہیں گے ان کے شریک، تم ہم کو بندگی نہ کرتے تھے ☆

فوائد

ف یعنی روح آسمان سے بدن میں آئی بدن میں مل کر قوت پکڑی۔ پھر کام کئے انسانی اور حیوانی جب ہر ہنر میں پورا ہوا اور اس کے متعلقوں کو اس پر بھروسہ ہوا۔ ناگہاں موت آپہنچی۔ فائدہ ہمارا حکم پہنچا یعنی پک کر زرد ہوگئی پھر کٹی یا کوئی فوج آپڑی کہ کبھی کاٹ ڈالی یعنی موت ناگہاں آتی ہے

تشریح

فاختلط به (۲۴) ایک مل نکلا یعنی سبزہ ایک ہو کر مل جل کر گھنا ہو کر نکلا۔ مراد ہے خوب کثرت سے سبزہ اُگا۔ بعض نسخوں میں (میل) لکھا ہوا ہے یہ غلط ہے۔

(۲۶) دیدار الٰہی کی دعوت

ان کو ہے بھلائی اور بڑھتی الخ الحسنیٰ کے لغوی معنے بھلائی اور مراد ہے جنت اور اس کی نعمتیں جو حسن عمل کے بدلے میں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے گا۔ زیادہ یعنی اعمال حسنہ کا ثواب سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ زیادہ سے مراد حضرات صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک دیدار الٰہی کی دولت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فواللہ ما اعطاھم اللہ شیئا احب الیھم من النظر الیہ ولا اقر لاعینھم، بخدا! دیدار الٰہی سے زیادہ کوئی نعمت پسندیدہ اور آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا سامان نہیں۔

قتر! سیاہی، یہ سیاہی ظلم و معصیت کی ہوگی۔ ظالم اور بدکار اپنے کالے کرتوتوں میں کتنے ہی دلیر اور بے خوف نظر آئیں۔ لیکن ان کا ضمیر شرمندہ اور اداس ہوتا ہے اور ضمیر کی لو اسی اور پھٹکار قیامت کے دن ان کے چہروں پر سیاہی بن کر چھا جائیگی۔

توڑا دیں گے یعنی انہیں ایک دوسرے سے بے تعلق کر دیں گے۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

سو اللہ بس ہے شاہد ہمارے تمہارے بیچ میں، ہم تمہاری بندگی کی خبر نہیں رکھتے ف ⁂

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ

وہاں جانچ لے گا ہر کوئی جو آگے بھیجا، اور رجوع ہوں گے اللہ کیطرف جو سچا صاحب

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

ہے ان کا اور گم ہو جاوے گا ان پاس سے جو جھوٹ باندھتے تھے ⁂ تو پوچھ کہ کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان اور

الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

زمین سے؟ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا؟ اور کون نکالتا ہے جیتا مُردے سے؟

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ

اور نکالتا ہے مردہ جیتے سے؟ اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی؟ سو کہیں گے اللہ!

فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ

تو تو کہہ پھر تم ڈرتے نہیں ⁂ سو یہ اللہ ہے رب تمہارا سچا۔ پھر کیا رہا سچ

الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ

پیچھے مگر بھٹکنا؟ سو کہاں سے پھرے جاتے ہو؟ ⁂ اسی طرح ٹھیک آئی، بات تیرے

رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ

رب کی، ان بے حکموں پر، کہ یقین نہ لاویں گے ف ⁂ پوچھ کوئی ہے

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ

تمہارے شریکوں میں، جو پہلے بناوے، پھر اس کو دُہراوے۔ تو کہہ، اللہ پہلے

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ

بناتا ہے، پھر اس کو دُہراتا ہے، سو کہاں سے الٹ جاتے ہو ⁂ پوچھ، کوئی ہے

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ

تمہارے شریکوں میں؟ جو راہ بتاوے صحیح۔ تو کہہ، اللہ راہ بتاتا ہے

لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا

صحیح۔ اب جو کوئی راہ بتاوے صحیح، اس کو چاہیئے ماننا؟ یا جو

فوائد ف۱ جتنے مشرک ہیں اپنے خیال کو پوجتے ہیں یا شیطان کو نام کرتے ہیں نیکوں کا وہ اس کام سے بیزار ہیں آخرت میں معلوم ہوگا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی اللہ نے ازل سے ان کی قسمت میں یقین نہیں لکھا اور سبب اس کا بے حکمی ان کی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۲ شاہ صاحبؒ نے تقدیر کے نوشتہ کی تشریح کردی کہ خدا تعالیٰ ازل ہی میں برائی بھلائی قسمت میں لکھ دیتا ہے لیکن یہ ازلی فیصلہ علم الٰہی کی بناء پر ہوتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ عملی زندگی میں کون بھلائی کرے گا اور کون برائی کرے گا۔ اسی علم کے مطابق اس کا قلم تقدیر کے فیصلے کر دیتا ہے اور پھر دنیا میں اگر وہ اپنے ارادہ اور کسب سے برائی بھلائی کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کا فیصلہ ان کے حق میں ثابت ہو جاتا ہے۔ قضا و قدر کی تفصیل شاہ صاحبؒ نے مختلف مقامات پر کی ہے جسکے حوالہ صفحہ اول پر دیکھو۔

(۲۹) شاہ صاحب رح فرماتے ہیں کہ مشرک لوگ دراصل اپنے خیال کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا جن مقدس ہستیوں اور دوسری مخلوق میں خدا تعالیٰ کی صفات مانتے ہیں وہ صرف ان کا خیال و وہم ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ آخرت کے دن خدا تعالیٰ ایک طرف ان تمام ہستیوں اور اصنام کو اور دوسری طرف ان تمام پجاریوں کو کھڑا کر کے آمنے سامنے گفتگو کرائے گا اور وہ سب ان کے منہ پر کہیں گے کہ تم لوگ اصل میں ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اپنے وہم و خیال کی پرستش کرتے تھے۔ ہم تو تمہاری اس پرستش سے بالکل بے خبر تھے اس بے تعلقی اور بیزاری کا مطلب یہ ہوگا کہ ان مشرکین پر مایوسی اور پھٹکار طاری ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے پرستش کنندگان سے آخرت میں بے تعلقی اور بیزاری کا اظہار بڑا عبرت انگیز ہے۔

(دیکھو المائدہ ۱۱۶ تا ۱۲۰)

يهدي الا ان يهدى ۚ فما لكم ۣ كيف تحكمون ۝

آپ نہ پاوے راہ، مگر جب کوئی بتاوے سو کیا ہوا ہے تم کو؟ کیسا انصاف کرتے ہو؟ ❊

وما يتبع اكثرهم الا ظنا ۭ ان الظن لا يغني من الحق شيئا ۭ ان

اور وہ اکثر چلتے ہیں اٹکل پر - اٹکل کام نہیں کرتی صحیح بات میں کچھ - اللہ

الله عليم بما يفعلون ۝ وما كان هذا القران ان يفترى

کو معلوم ہے جو کام کرتے ہیں ❊ اور وہ نہیں یہ قرآن، کہ کوئی بنا لے

من دون الله ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل

اللہ کے سوا، اور لیکن سچا کرتا ہے اگلے کلام کو، اور بیان

الكتب لا ريب فيه من رب العلمين ۝ ام يقولون افترىه ۭ

کتاب کا جس میں شبہ نہیں جہان کے صاحب سے ❊ کیا لوگ کہتے ہیں یہ بنا لایا -

قل فاتوا بسورة مثله وادعوا من استطعتم من دون

تو کہہ، تم لے آؤ ایک سورت ایسی، اور پکارو جس کو پکار سکو اللہ کے

الله ان كنتم صدقين ۝ بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه

سوا، اگر تم سچے ہو ❊ کوئی نہیں، پر جھٹلانے لگے ہیں جس کے سمجھنے پر قابو

ولما ياتهم تاويله ۭ كذلك كذب الذين من قبلهم فانظر

نہ پایا اور ابھی آئی نہیں اس کی حقیقت - یوں ہی جھٹلاتے رہے ان سے اگلے، سو دیکھ لے

كيف كان عاقبة الظلمين ۝ ومنهم من يؤمن به ومنهم

کیسا ہوا آخر گنہگاروں کا ف ❊ اور کوئی ان میں یقین کرے گا اس کو اور کوئی

من لا يؤمن به ۭ وربك اعلم بالمفسدين ۝ ع ۹ وان كذبوك

یقین نہ کرے گا - اور تیرے رب کو خوب معلوم ہیں شرارت والے ❊ اور اگر تجھ کو جھٹلاویں

فقل لي عملي ولكم عملكم ۚ انتم بريئون مما اعمل

تو کہہ: مجھ کو میرا کام کرنا ہے اور تم کو تمہارا کام - تم پر ذمہ نہیں میرے کام کا،

وانا بريء مما تعملون ۝ ومنهم من يستمعون اليك ۭ

اور مجھ پر ذمہ نہیں جو تم کرتے ہو ف ❊ اور بعضے ان میں کان رکھتے ہیں تیری طرف -

فوائد ف اس کی حقیقت نہیں آئی یعنی جو وعدہ ہے اس قرآن میں وہ ابھی ظاہر نہیں ہوا ۱۲ منہ رح ف یعنی اگر جھوٹ پہنچاؤں حکم اللہ کا تو میں گنہگار ہوں تم نہیں اور اگر میں سچ لاؤں پھر نہ کرو تو گناہ تم پر ہے تو ماننے میں تمہارا نقصان نہیں کسی طرح ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۶) ان میں کے اکثر لوگ تو یقیناً محض گمان اور اٹکل اور بے اصل باتوں کی پیروی کرتے ہیں اور بلاشبہ امر حق اور یقین کے مقابلہ میں محض شک کچھ مفید نہیں ہو سکتا اور نہ یقین کے مقابلہ میں شک اور بے اصل باتیں کارآمد ہو سکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ یقیناً ان اعمال سے باخبر ہے جو یہ کر رہے ہیں یعنی کہاں یقینی بات ہے اور کہاں شک اور اٹکل کی باتیں دونوں میں کیا نسبت؟ (۳۷) اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اس کو خدا کے سوا کوئی اور بنا کر لا سکے ولیکن یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرنیوالا ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئی اور اپنے سے پہلے کو سچا بتانے والا اور احکام شرعیہ ضروریہ کی تفصیل بیان کرنے والا ہے اس قرآن میں شک کی گنجائش نہیں اور یہ اسکی طرف سے نازل ہوا ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ (۳۸) جو لوگ قرآن کریم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کہتے تھے اور اسکے کلام الٰہی ہونے سے منکر تھے قرآن کریم نے انہیں چیلنج کیا کہ اگر محمد ؐ قرآن جیسا کلام بنا کر پیش کر سکتے ہیں تو اے منکرین تم بھی تمام جن و بشر کی امداد سے ایسا کلام بنا کر دکھاؤ، اس چیلنج اور تحدی کے تین مرحلے ہیں۔ پہلے مرحلہ میں آپ نے پورے قرآن کریم کی نظیر پیش کرنے کا چیلنج کیا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل (۸۸) میں فرمایا۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا اسی مفہوم کی آیت القصص (۴۹) میں بھی ہے۔ اسکے جواب سے عاجز دیکھ کر دوسرے مرحلہ میں آپ نے دس سورتیں بنا کر لانے کی دعوت دی، جیسا کہ ہود (۱۳) میں فرمایا گیا۔ فاتوا بعشر سور مثلہ اسکے جواب میں بھی قریش کے زبان دانوں کا عجز اور قصور دیکھ کر آپ نے مدینہ میں صرف ایک چھوٹی سی سورۃ بنا کر لانے کیلئے منکرین کو پکارا جیسا کہ سورۂ بقرہ ۲۳ اور یونس (۳۸) میں فرمایا گیا۔ فاتوا بسورۃ مثلہ زبان و ادب کے لحاظ سے ہو یا اخلاقی پند و موعظت کے لحاظ سے اقوام و امم کی عبرت ناک داستانوں کے لحاظ سے ہو یا زندگی کے مکمل ترین سماجی، اجتماعی اور سیاسی قانون کے لحاظ سے قرآن کا جواب پیش کرنے سے حضور ؐ کے براہِ راست مخالفین بھی عاجز رہے اور اس کے بعد بھی کوئی ایسا مخالف سامنے نہیں آیا۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ

کیا تو سُنا دے گا بہروں کو؟ اگرچہ بوجھ نہ رکھتے ہوں ۞ اور بعضے ان میں نگاہ کرتے

إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾

ہیں تیری طرف۔ کیا تو راہ دکھا دے گا اندھوں کو؟ اگرچہ سوجھ نہ رکھتے ہوں ف۱

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾

اللہ ظلم نہیں کرتا لوگوں پر کچھ، اور لیکن لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں ف۲ ۞

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ

اور جس دن ان کو جمع کرے گا، گویا نہ رہے تھے مگر کوئی گھڑی دن، آپس میں پہچانیں گے۔

بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾

بیشک خراب ہوئے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کا ملنا، اور نہ آئے راہ پر ف۳ ۞

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

اور اگر ہم دکھا دیں گے تجھ کو، کوئی ان وعدوں میں سے جو دیتے ہیں ان کو، یا پوری کر دیں گے تیری عمر،

ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ ۖ فَإِذَا

سو ہماری طرف ہے ان کو پھر آنا، پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو کرتے ہیں ف۴ ۞ اور ہر فرقے کا ایک رسول ہے پھر

جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَ

جب پہنچا ان پر رسول ان کا، فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے اور ان پر ظلم نہیں ہوتا ف۵ ۞ اور

يَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَا

کہتے ہیں، کب ہے یہ وعدہ؟ اگر تم سچے ہو ۞ تو کہہ،

أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ

میں مالک نہیں اپنے واسطے برے کا نہ بھلے کا، مگر جو چاہے اللہ ہر فرقے کا ایک وعدہ ہے۔

إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾

جب پہنچا ان کا وعدہ، نہ ڈھیل کریں ایک گھڑی نہ جلدی ۞

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا

تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اگر آ پہنچے عذاب اس کا راتوں رات، یا دن کو، کیا کر لیں گے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) جو قرآن کے اس چیلنج کا کسی درجہ میں بھی جواب دیتا۔ قرآن کریم کے اس چیلنج پر پندرہ صدیاں گذر چکی ہیں اور پندرہ ہزار صدیاں اور بھی گذر جائیں گی اور قرآن کریم کی یہ شان اعجاز برقرار رہے گی۔ مزید تفصیل اس مسئلہ کی بنی اسرائیل صفحہ (۲۰۱) پر دیکھو۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف۱ یعنی کان رکھتے ہیں یا نگاہ کرتے ہیں اس توقع پر کہ ہمارے دل پر تصرف کردیں جیسا کہ بعضوں پر ہوگیا سو یہ بات اللہ کے ہاتھ ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنے بعضوں کے دل میں اثر نہیں دیتا سو ان کی تقصیر سے کہ دل صاف کر کر نہیں سنتے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی قبر میں رہنا اس دن ایک گھڑی بھر معلوم ہوگا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی غلبۂ اسلام کچھ حضرت کے رُو برُو ہوا اور باقی ان کے خلیفوں سے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ عملِ بد آگے سے ہوتے ہیں لیکن رسول پہنچ کر سزا ملتی ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۳) شاہصاحب رح نے یستمعون اور ینظر کا مفہوم سب سے الگ بیان کیا ہے۔ عام مفسرین کے ہاں یہ مفہوم ہے کہ یہ منکرین حق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو بظاہر سنتے ہیں اور آپ کو دیکھتے ہیں لیکن ان کا سُننا اور دیکھنا عقیدت کے جذبہ سے نہیں۔ صرف دکھاوا ہے اسلئے نہ آپ کا کلام ان پر اثر کرتا ہے اور آپ کی عملی زندگی کا حسین نقشہ انہیں اسلام کی صداقت کا یقین دلاتا ہے۔ شاہصاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کیطرف کان لگاتے ہیں اور آپ کیطرف نظریں جماتے ہیں اور انہیں یہ توقع ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں کی طرح آپ کا کلام اور آپ کا دیدار معجزانہ طور پر ان میں تصرف کرے گا اور انہیں بدل ڈالے گا، خدا تعالےٰ نے ان کو جواب دیا کہ اس طرح کا تصرف وتغیر صرف ہمارے ہاتھ میں ہے۔ یہ ہمارے نبی کے ہاتھ میں نہیں۔ پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر بدلنا خدا کے ہاتھ میں ہے تو پھر اس گناہ گارانہ زندگی میں ہمارا کیا قصور؟ آیت (۴۴) میں خدا تعالےٰ نے اس کا جواب دیا کہ خدا لوگوں پر ذرہ برابر زیادتی نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں اور وہ زیادتی یہ ہے کہ دل صاف کر کے نبی کا کلام نہیں سنتے، دل میں کھوٹ رکھ کر نبی کی باتیں سنتے ہیں اور اس نمائشی جذبہ سے نبی کیطرف دیکھتے ہیں اور اسی طرح کا سُننا اور دیکھنا نہ سننے اور نہ دیکھنے کے برابر ہے (۴۶) خدا تعالیٰ حضور علیہ السلام کو خبر دیتا ہے کہ ہم نے اسلام کے غالب کرنے اور منکرین کے مغلوب کرنیکا جو وعدہ کر رکھا ہے اس وعدہ کا کچھ حصہ آپ کی حیات میں پورا ہوگا۔ شاہصاحبؒ نے اس سے یہ اجتہاد فرمایا ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ

اس سے پہلے گنہ گار؟ ف ۞ کیا پھر جب پڑ چکے گا تب یقین کروگے اس کو اب

وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا

قائل ہوئے اور تم تھے اس کی جلدی کرتے ف ۞ پھر کہیں گے گنہ گاروں کو، چکھو عذاب

عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾

ہمیشہ کا - وہی بدلا پاتے ہو جو کچھ کماتے تھے، ۞

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۚ وَمَا أَنْتُمْ

اور تجھ سے خبر لیتے ہیں کیا سچ ہے یہ بات؟ تو کہہ البتہ قسم میرے رب کی یہ سچ ہے اور تم تھکا نہ

بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ

سکوگے ف ۞ اور اگر ہر شخص گنہ گار پاس، جتنا کچھ ہے زمین میں،

لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ

البتہ دے ڈالے اپنی چھڑوائی میں اور چھپے چھپے پچھتاویں گے جب دیکھیں گے عذاب کو - اور ان میں

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

فیصلہ ہوگا انصاف سے، اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۞ سن رکھو، اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمان

وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

اور زمین میں - سن رکھو! وعدہ اللہ کا سچ ہے، پر بہت لوگ نہیں جانتے

يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَا أَيُّهَا

۞ وہی جلاتا ہے اور مارے گا، اور اسی کی طرف پھر جاؤگے ۞ اے

النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي

لوگو! تم کو آئی ہے نصیحت تمہارے رب سے، اور چنگے کرنے کو جیوں کے

الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَ

روگ، اور راہ سجھانے اور مہربانی یقین لانے والوں کو ۞ کہہ، اللہ کے فضل سے اور

بِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾

اس کی مہر سے، سو اسی پر چاہیئے خوشی کریں - یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں ۞

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ غلبہ اسلام کا وعدہ آپ کے بعد خلفاء راشدین کے عہد میں مکمل طور پر پورا ہوگا۔ اسمیں یہ اشارہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ یعنی بچاؤ کر نہ سکو گے پھر پوچھنے کا کیا فائدہ۔ ف۲ یعنے عذاب آنے پر ایمان لانا کب قبول ہوگا اسواسطے تو بھی عبث ہے۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ یعنی بھاگ کر عاجز نہ کر سکو گے ۱۲ منہ

تشریح مَاذَا يَسْتَعْجِلُ (۵۰) کے فقرہ کا مفہوم عام مفسرین کے ہاں دو طرح بیان کیا گیا ہے ایک یہ کہ منکرین آخرت آپ سے بار بار قیامت کے بارے میں کیوں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب آئے گی کیا وہ آخرت خوشی کی بات ہے جس کی انہیں جلدی ہے یا یہ تعجب کا فقرہ ہے کہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ یہ اس ہولناک دن کی جلدی کر رہے ہیں۔ شاہ صاحب نے استعجال کے معنی آخرت کی جلدی نہیں کئے بلکہ یہ معنی کئے کہ آخرت اگر ایکا یک آ گئی تو یہ مجرم جلدی کر کے عجلت سے اپنا بچاؤ کیسے کرلیں گے یہ بات ناممکن ہے۔ آگے فرمایا کہ عذاب الٰہی دیکھ کر یہ لوگ ایمان کا اعلان کردیں گے تو وہ ایمان بھی ان کے حق میں مفید نہ ہوگا۔ سورہ مومن (۴۰: ۸۴) فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ میں قرآن کریم نے اسی مسئلہ کو واضح کیا ہے کہ عذاب یا آثار عذاب کے ظہور کے بعد توبہ قبول نہیں۔ صفحہ (۶۱۷) (۵۴) اور اگر اس شخص کے پاس جو ظلم اور کفر و شرک کا مرتکب ہوا تھا روئے زمین کا تمام مال بھی ہو اگر اس سے تمام زمین بھر جائے تو بھی وہ ضرور اس مال کو اپنے فدیہ میں دے ڈالے اور اپنی جان بچائے اور جب یہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں اپنی ندامت اور پشیمانی کو چھپائیں گے اور ان کا فیصلہ حق و انصاف کے ساتھ کر دیا جائیگا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ یعنی جس عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اس کی شدت کا یہ حال ہے کہ جب اس عذاب میں مبتلا ہونگے تو اسوقت اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کسی کافر کے پاس روئے زمین کی دولت بھی ہو تب بھی وہ اس کو فدیہ دے کر اپنی جان کو اس عذاب سے چھڑا لے اور جب یہ لوگ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو مزید فضیحت و رسوائی کے خوف سے اپنی شرمندگی کو چھپانے کی کوشش کریں گے جو بے سود ہوگی کیونکہ وہ شرمندگی اور پشیمانی ضبط نہ ہو سکے گی۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ

تو کہہ: بھلا دیکھو تو! اللہ نے جو اُتاری تمہارے واسطے روزی ، پھر تم نے ٹھہرائی اسمیں سے

حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَا

کوئی حلال اور کوئی حرام ۔ کہہ: اللہ نے جو حکم دیا تم کو ، یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ٭ اور کیا

ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اٹکلے ہیں، جھوٹ باندھنے والے اللہ پر ، قیامت کے دن کو ۔ اللہ تو

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

فضل رکھتا ہے لوگوں پر ، لیکن بہت لوگ حق نہیں مانتے ٭

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ

اور نہیں ہوتا کسی حال میں، اور نہ پڑھتا ہے اسمیں سے کچھ قرآن ، اور نہ کرتے ہو تم لوگ

مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا

کچھ کام، کہ ہم نہیں ہوتے حاضر تم پر، جب تم لگتے ہو اس میں ۔ اور غائب

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي

نہیں رہتا تیرے رب سے ، ایک ذرہ بھر زمین میں اور نہ آسمان

السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾

میں ، نہ اس سے چھوٹا نہ اس سے بڑا ، جو نہیں کھلی کتاب میں ٭

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

سن رکھو! جو لوگ اللہ کی طرف ہیں، نہ ڈر ہے ان پر نہ غم کھاویں ٭

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ

جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے ۔ ٭ ان کو ہے خوشخبری ، دنیا کے جیتے

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور آخرت میں ۔ بدلتی نہیں اللہ کی باتیں ۔ یہی ہے بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ

مراد ملنی ٭ اور نہ غم کھا ان کی بات سے ۔ اصل سب زور اللہ کو ہے ۔

فوائد ف سورہ مائدہ اور انعام میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

تشریح (۶۲) اولیاء اللہ کون ہیں۔ خدا تعالیٰ نے "اولیاء اللہ" کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان لوگوں پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ پریشان ہوتے ہیں۔ مُراد یہ ہے کہ زندگی کے حوادث سب پر نازل ہوتے ہیں لیکن خدا کے مقبول بندے صبر و رضا پر قائم رہنے کی وجہ سے اپنے قلب کو حوادث سے متاثر نہیں ہونے دیتے اور اگر کبھی بشریت کے تقاضے سے ان کا قلب حوادث کا اثر قبول کر لیتا ہے تو وہ فوراً اس کو صبر و رضا کی قوت سے دُور کر دیتے ہیں۔ لاخوف علیہم کا تعلق دین اور دنیا دونوں سے ہے، آخرت کے تعلق سے اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے مؤمن اور پرہیزگار بندے (اولیاء) جہنم اور عذاب سے بالکل بے خوف رہیں گے اور خدا تعالیٰ انہیں جنت اور رضوان کی مطمئن زندگی عطا فرمائے گا اس آیت میں ولایت عامہ کا تذکرہ ہے کیونکہ اگلی آیت میں اولیاء اللہ کی تشریح کرتے ہوئے ایمان اور تقویٰ کی صفتیں بیان کی گئی ہیں جو درجہ بدرجہ تمام ایمان والوں میں پائی جاتی ہیں۔ ولایت خاصہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ بندہ رضائے حق میں فنا ہو جائے اور یہ فنا اسے بقاءِ دوام کے مقام پر پہنچا دے۔ ولی محفوظ ہوتا ہے اور نبی معصوم ہوتا ہے۔ محفوظ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ و معصیت کی بشری کمزوری سے گذرتا ضرور ہے لیکن اس میں پھنس کر نہیں رہ جاتا۔ جلدی ہی توبہ و استغفار اور عبادت و ریاضت سے اپنے قلب کو گناہ کے اثرات سے پاک کر لیتا ہے۔ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ ولی سے گناہ کبیرہ بھی ہو جاتا ہے لیکن خداءِ تعالیٰ جلد ہی اسے نفسانی آلودگیوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔

ولی کے لئے عجائبات و کرامات شرط نہیں ہیں۔ اس کی بڑی کرامت اس کے قلب کی رُوحانی اور عرفانی قوت ہے۔ جتنی اور ظاہری عجائبات جو جوگیوں اور تارکِ دنیا، راہبوں سے بھی صادر ہوتے ہیں، لیکن وہ شیطانی شعبدہ بازی ہوتی ہے جس سے ان پڑھ لوگوں کو اپنے فریب میں لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حضرت ابو یزید بسطامی رح سے کسی نے سوال کیا کہ ایک شخص ایک ہی رات میں مکہ معظمہ پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا، شیطان تو ایک پل میں مشرق سے مغرب پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

وہی ہے سنتا جانتا ۔ سنتا ہے! اللہ کا ہے جو کوئی ، آسمانوں ہیں ، اور

مَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

جو کوئی ہے زمین میں - اور یہ جو پیچھے پڑے ہیں شریک پکارنے والے اللہ کے

اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾

سوا ۔ کچھ نہیں ، مگر پیچھے پڑے ہیں خیال کے ، اور کچھ نہیں ، مگر اٹکلیں دوڑاتے ۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

وہی ہے جس نے بنا دی تم کو رات ، کہ چین پکڑو اس میں ، اور

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾

دن دیا دکھانے والا - اسمیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کو ، جو سنتے ہیں ۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

کہتے ہیں ، اللہ نے کوئی بیٹا کیا ، وہ پاک ہے - وہ بے نیاز ہے ، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

اور زمین میں - کچھ سند نہیں تم پاس اس کی - کیوں جھوٹ

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

کہتے ہو اللہ پر جو بات نہیں جانتے ۔ کہہ جو لوگ باندھتے ہیں اللہ پر

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

جھوٹ ، بھلا نہیں پاتے ۔ برت لینا دنیا میں ، پھر ہماری طرف ہے ان کو پھر جانا

ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

پھر چکھاویں گے ہم ان کو سخت عذاب ، اس پر کہ منکر ہوتے تھے ۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ

اور سنا ان کو احوال نوح کا - جب کہا اپنی قوم کو - اے قوم! اگر بھاری ہوا ہے

عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

تم پر میرا کھڑا ہونا ، اور سمجھانا اللہ کی باتوں سے ، تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ،

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ملعون ہے ۔ (البصائر صفحہ ١٢٤) مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

ما برائے استقامت آمدیم ، نے پئے کشف و کرامت آمدیم

ہم احکام شریعت پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے آئے ہیں کشف و کرامت دکھانے نہیں آتے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا ۔ یارسول اللہ من اولیاء اللہ آپ نے فرمایا: الذین اذا رؤوا ذکر اللہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ ان کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ یاد آجاتا ہے ایک حدیث میں آپ نے فرمایا ، جو لوگ صرف اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے ہیں ، نہ کسی خاندانی رشتہ داری کی وجہ سے اور نہ مال و دولت کی وجہ سے ۔ خدا تعالیٰ قیامت کے دن ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کیطرح روشن کر دے گا ۔ عام لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن وہ بے خوف ہوں گے ۔ پھر آپ نے اوپر والی آیت تلاوت فرمائی ۔ (ابن کثیر جلد اول صفحہ ٤٢٢)

علمائے حق اور صوفیائے ربانی

قرآن کریم کے اولیاء اللہ میں علمائے حق اور صوفیائے ربانی دونوں شامل ہیں کیونکہ حدیث جبریل میں جس قلبی کیفیت کا نام احسان ہے اُسی کو بعد میں تصوف کہا جانے لگا ۔

ابتداء اسلام میں عالم اور صوفی میں کوئی فرق نہیں تھا بعد میں دونوں حلقے الگ الگ ہو گئے ، علماء نے قرآن و حدیث کے علوم کی تعلیم و تدریس کا کام سنبھالا اور صوفیاء نے اخلاقی اور روحانی تربیت و تزکیہ کی لائن اختیار کی ۔ مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ نے اپنی مشہور کتاب طبقات میں لکھا ہے کہ علماء اور صوفیاء کے درمیان مخالفت اسلئے پیدا ہوئی کہ ایک نے دوسرے کے مقاصد و مبادی کو نہیں سمجھا (صفحہ ١٣٢)

یہاں ان نام نہاد صوفیوں کی کوئی بحث نہیں جو شریعت کے واضح اوامر و نواہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔

فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ

اب تم سب مل کر مقرر کرو اپنا کام اور جمع کرو اپنے شریک، پھر نہ رہے تم کو اپنے کام میں شبہ،

غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

پھر کر چکو میری طرف، اور مجھ کو پھر فرصت نہ دو۔ ف ۞ پھر اگر ہٹ جاؤ گے،

فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ

تو میں نے چاہی نہیں تم سے مزدوری۔ میری مزدوری ہے اللہ پر، اور مجھ کو حکم ہے

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ

کہ رہوں حکم بردار ۞ پھر اس کو جھٹلایا، پھر ہم نے بچا دیا اس کو،

وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰھُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

اور جو اس کے ساتھ تھے کشتی میں، اور ان کو قائم کیا جگہ پر، اور ڈبا دئے جو جھٹلاتے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾

تھے ہماری باتیں - سو دیکھ، آخر کیسا ہوا جن کو ڈرایا تھا ۞

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْھُمْ

پھر بھیجے ہم نے اس کے پیچھے کتنے رسول، اپنی اپنی قوم میں، پھر لائے ان پاس

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ

کھلی نشانیاں، سو ہرگز نہ ہوئے کہ یقین لاویں جو بات جھٹلا چکے پہلے سے۔

كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰي قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ

اسی طرح ہم مہر کرتے ہیں دلوں پر زیادتی والوں کے ۞ پھر بھیجا ہم نے ان کے

بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ بِاٰيٰتِنَا

پیچھے موسیٰ اور ہارون کو، فرعون اور اس کے سرداروں پاس، اپنی نشانیاں

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَاۗءَھُمُ الْحَقُّ

دیکر، پھر تکبر کرنے لگے، اور وہ تھے لوگ گنہگار ۞ پھر جب آئی ان کو سچی بات

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ ھٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى

ہمارے پاس سے، کہنے لگے، یہ تو جادو ہے صریح ۞ کہا موسیٰ نے،

فوائد ف یعنی سمجھانے سے برا مانتے ہو تو جو کر سکو میرا کر ڈالو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۷) حضرت نوح کی معقول نصیحت کے باوجود ان کی قوم ان کو جھٹلاتی اور ان کی برابر تکذیب کرتی رہی اس پر طوفان کا عذاب آیا اور ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور جو اس کے ہمراہ کشتی میں تھے ان کو طوفان سے نجات دیدی اور ان طوفان سے نجات پانے والوں کو جانشین کیا اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان سب کو غرق کر دیا۔ لہٰذا اے مخاطب چشم عبرت سے دیکھ جن کو ڈرایا جاتا تھا ان کا انجام کیسا ہوا (۲۷) پھر نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی اپنی اپنی قوم کیطرف بھیجا سو وہ رسول ان کے پاس معجزات اور واضح دلائل لے کر آئے مگر باوجود اس کے ان کی کیفیت یہ تھی کہ انہوں نے اس چیز کو جس کی شروع میں وہ تکذیب کر چکے تھے آخر تک مان کر ہی نہ دیا۔ جس طرح یہ لوگ سنگدل تھے اسی طرح ہم ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیا کرتے ہیں جو حد سے گذر جانے والے ہیں یعنی بڑے ضدی اور ہٹی ہیں چونکہ پہلی مرتبہ پیغمبروں کی تعلیم کو جھوٹا کہہ چکے تھے اس لئے آخر وقت تک اسی پر اڑے رہے اور اپنی جگہ سے سرکے نہیں ۔ ۷۵ پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اپنے معجزات اور دلائل دے کر فرعون اور اس کے رؤسا کی طرف بھیجا۔ پس فرعون اور اس کے رؤساء نے تصدیق کرنے سے تکبر کیا اور وہ لوگ ارتکاب جرائم کے خوگر ہو چکے تھے ف یعنی نوح کے بعد بہت سے پیغمبر آتے رہے اور ان پیغمبروں کے بعد حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھیجا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ

تم یہ کہتے ہو تحقیق بات کو جب تم پاس پہنچی کوئی جادو ہے یہ ؟ اور بھلا نہیں پاتے

السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

جادوگر نیولے ٭ بولے، کیا تو آیا ہے، کہ ہم کو پھیر دے اس راہ سے، جس پر پائے ہم نے

اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ

اپنے باپ دادے، اور تم دونوں کو سرداری ہو اس ملک میں ۔ اور ہم نہیں

لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ

تم کو ماننے والے ٭ اور بولا فرعون کہ لاؤ میرے پاس جو جادوگر ہو

عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ

پڑھا ٭ پھر جب آئے جادوگر، کہا ان کو موسیٰ نے، ڈالو جو تم ڈالتے ہو

مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ

٭ پھر جب انہوں نے ڈالا، موسیٰ بولا، کہ جو تم لائے ہو سو جادو ہے ۔

اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

اب اللہ اس کو بگاڑتا ہے۔ اللہ نہیں سنوارتا شریروں کے کام ٭

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَآ اٰمَنَ

اور اللہ سچا کرتا ہے سچ کو اپنے حکم سے، اور پڑے برا مانیں گنہ گار ٭ پھر کسی نے نہ مانا

لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ

موسیٰ کو مگر کتنے لڑکوں نے اس کی قوم سے، ڈرتے ہوئے فرعون سے اور

مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ

انکے سرداروں سے کہ ان کو بچلا نہ دے ۔ اور فرعون چڑھ رہا ہے ملک میں ۔

وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ

اور اس نے ہاتھ چھوڑ رکھا ہے ٭ اور کہا موسیٰ نے، اے قوم! اگر تم یقین

اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

لائے ہو اللہ پر، تو اسی پر بھروسہ کرو، اگر ہو حکم بردار ٭

ع ۱۲/۱۳

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) گیا لیکن فرعونیوں نے بجائے قبول کرلینے کے تکبر کا اظہار کیا اور دونوں بھائیوں کو اپنی رعایا سمجھ کر ان پر ایمان لانے سے انکار کر دیا اور ان کے معجزات کو جادو بتادیا! (۷۶) پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے صحیح دلیل اور سچی بات پہنچی تو وہ کہنے لگے یہ تو یقیناً صریح جادو ہے یعنی عصا اور ید بیضا کا معجزہ دیکھ کر جادو بتانے لگے۔ (۷۷) موسیٰ نے کہا کیا تم اس صحیح دلیل اور سچی بات کے متعلق جب وہ تمہارے پاس آئی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے یعنی جادوگر اگر نبوت کا دعویٰ کرے تو خوارقات نہیں دکھا سکتا یہ پیغمبر ہی کا کام ہے کہ دعویٰ نبوت کے ساتھ بھی اس کے ہاتھ سے خوارقات کا بھی صدور ہوتا ہے

فَقَالُوا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

تب بولے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے رب! ہم پر نہ آزما زور اس ظالم قوم کا۔

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ

اور چھڑا ہم کو اپنی مہر کر، اس منکر قوم سے ﴿ف﴾ اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ

حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو، اور اس کے بھائی کو، کہ ٹھہراؤ اپنی قوم کے واسطے مصر میں سے

بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ

گھر، اور بناؤ اپنے گھر قبلہ کیطرف، اور قائم کرو نماز۔ اور خوشخبری دے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ

ایمان والوں کو ﴿ف﴾ اور کہا موسیٰ نے اے رب ہمارے! تو نے دی ہے فرعون کو

وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا

اور اسکے سرداروں کو رونق اور مال دنیا کی زندگی میں۔ اے رب ہمارے! اسواسطے کہ بہکاویں

عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى

تیری راہ سے۔ اے رب! مٹادے ان کے مال، اور سخت کر ان کے

قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾

دل، کہ نہ ایمان لاویں جب تک دیکھیں دکھ کی مار ﴿ف۲﴾ ﴿ف﴾

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ

فرمایا، قبول ہو چکی دعا تمہاری، سو تم دونوں ثابت رہو، اور مت چلو راہ ان کی

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ

جو انجان ہیں ﴿ف۳﴾ اور پار کیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے،

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۗ حَتّٰىٓ اِذَآ اَدْرَكَهُ

پھر پیچھے پڑا ان کے، فرعون اور اس کے لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جب تک کہ پہنچا اس پر

الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا

دباؤ، کہا، یقین جانا میں نے کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر یقین لائے بنی اسرائیل،

فوائد ف جب فرعون کا ہلاک ہونا نزدیک پہنچا تب حکم ہوا کہ اپنی قوم ان میں شامل نہ رکھو، اپنا محلہ جدا بساؤ کہ آگے ان پر آفتیں پڑنی ہیں یہ قوم آفت میں شریک نہ ہو۔ ف۲ سچے ایمان کی ان سے امید نہ تھی مگر جب کچھ آفت پڑتی تو جھوٹی زبان سے کہتے کہ اب ہم مانیں گے اس میں عذاب تھم جاتا۔ کام فیصل نہ ہوتا اس واسطے مانگا یہ جھوٹا ایمان نہ لاویں دل ان کے سخت رہیں تاکہ عذاب پڑ چکے اور کام فیصل ہو۔ ف۳ یعنی شتابی نہ کرو حکم کی راہ دیکھو ۱۲

(۵) اور ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ پر وحی بھیجی کہ تم دونوں قوم کے لئے مصر میں مکان تیار کراؤ اور تم اپنے انہی مکانوں اور گھروں میں نماز کی جگہ مقرر کر لو اور نماز کی پابندی رکھو اور اے موسیٰ تم ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔ یعنی جو دعا تم نے مانگی تھی اس کی قبولیت کے آثار نمایاں ہونے والے ہیں تم اپنا محلہ الگ بسالو اور چونکہ مساجد کو فرعون نے تباہ کر دیا ہے اس لئے اپنے گھروں ہی میں نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کر لو اور وہیں نماز ادا کیا کرو اور مسلمانوں کو فرعون سے نجات کی بشارت دے دو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے جہاں گھر ہیں ان کو قائم اور برقرار رکھو اور گھروں ہی کو نماز کے اوقات میں اپنی نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو۔ نماز کے لئے مساجد میں جانا معاف کیا جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ ان وجوہ کے علاوہ کسی اور سیاسی مصلحت سے مکانوں میں رہنے یا نئے مکان بنانے کا حکم ہوا ہو (۸۸) اور حضرت موسیٰ نے یوں دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں بہت کچھ سامان آرائش وزینت اور طرح طرح کے اموال اس واسطے دیئے ہیں کہ وہ آپ کی راہ سے لوگوں کو بے راہ کریں۔ بس اب ہمارے پروردگار ان کے مالوں کو نیست و نابود اور ملیامیٹ کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے۔ یہ لوگ اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک تیرا دردناک عذاب نہ دیکھ لیں یعنی اس زینت اور دولت کا انجام یہ ہوا کہ لوگوں کو تیری راہ سے گمراہ کر دیا۔ بہرحال جو کچھ مصلحت تھی وہ پوری ہو گئی اب ان کے مالوں کو تو مٹا ڈال اور دلوں کو اور زیادہ سخت کر دے تاکہ یہ ہلاکت کے زیادہ مستحق ہو جائیں اور ان کا کفر بڑھتا رہے یہاں تک کہ دردناک اور فیصلہ کن عذاب آجائے۔

اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ

اور میں ہوں حکم برداروں میں ❁ اب یہ کہنے لگا، اور تو بے حکم رہا

قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ

پہلے، اور رہا بگاڑ والوں میں ف۱ ❁ سو آج بچادیں گے ہم تجھ کو تیرے بدن سے

لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ

تو ہووے تو اپنے پچھلوں کو نشانی ۔ اور البتہ بہت لوگ ہماری قدرتوں پر

اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ

دھیان نہیں کرتے ف۲ ❁ اور جگہ دی ہم نے بنی اسرائیل کو، پوری جگہ دینی،

وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ

اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں۔ سو وہ پھوٹے نہیں، جب تک آچکی ان کو

الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا

خبر۔ اب تیرا رب ان میں فیصلہ کرے گا، قیامت کے دن، جس بات میں وہ

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ

پھوٹ رہے تھے ف۳ ❁ سو اگر تو ہے شک میں، اس چیز سے جو اتاری ہم نے

اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ

تیری طرف، تو پوچھ ان سے جو پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے آگے۔ بے شک

جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾

آیا ہے تجھ کو حق تیرے رب سے، سو تو مت ہو شبہ لانے والا ❁

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ

اور مت ہو ان میں، جنہوں نے جھٹلائیں باتیں اللہ کی، پھر تو بھی ہووے خراب

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

ہونے والا ❁ جن پر ٹھیک آئی بات تیرے رب کی وہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا

نہ مانیں گے ❁ اگرچہ پہنچیں ان کو ساری نشانیاں، جب تک نہ دیکھیں

فوائد ف۱ یہ اللہ فرماتا ہے یعنی ساری عمر مخالف رہا اب عذاب دیکھ کر یقین لایا اسوقت کا یقین کیا معتبر ہے۔ ف۲ جیسا کہ وہ بے وقت ایمان لایا بے فائدہ ویسا ہی اللہ نے مر گئے پیچھے اس کا بدن دریا میں سے نکال کر ٹیلے پر ڈال دیا کہ بنی اسرائیل دیکھ کر شکر کریں اور عبرت پکڑیں اس کو بدن بچنے سے کیا فائدہ۔ ف۳ ملک شام دیا کوئی مخالف ان کا نہ رہا۔ ۱۲ منہ

قانون عذاب الٰہی

ع ۹/۱۴ **تشریح** جن لوگوں کے متعلق یہ بات ازل میں طے ہو چکی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے وہ تمام نشانیوں کا معائنہ کرنے کے باوجود بھی ایمان نہیں لائیں گے تاوقتیکہ دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں، ظاہر ہے کہ معائنہ عذاب کے بعد ایمان مقبول نہیں یا علم ازلی کی یہ بات کہ شیطان اور اس کے متبعین سے دوزخ کو بھر دوں گا یا یہ کہ جن پر حکم عذاب ثابت ہو چکا ہے ان کا احوال مذکور ہو، حضرت شاہ صاحب رہ فرماتے ہیں یعنے ٹھیک آئی بات یعنے ابلیس کو جو فرمایا تھا کہ تجھ کو اور تیرے ساتھیوں کو دوزخ میں بھر دوں گا

چنانچہ کوئی بستی ایسی نہیں ہوئی کہ معائنہ عذاب کے وقت اس کے لوگ ایمان لاکے اور ان کو ان کا ایمان لانا نفع دیتا اور نافع ہوتا مگر ہاں یونس علیہ السلام کی قوم کہ جب وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے دنیوی زندگی میں ان پر سے رسوائی کے عذاب کو ہٹالیا۔ اور ایک مدت تک ان کو عیش سے بہرہ ور رکھا۔ یعنے قاعدہ یہی ہے کہ عذاب آنے کے بعد ٹلتا نہیں اور اسوقت ایمان لانا مفید نہیں ہوتا۔ مگر یونس ع کی قوم کے ساتھ یہ سلوک نہیں کیا گیا بلکہ عذاب ان پر سے کھول دیا گیا۔ حضرت یونس ع نے جو ان کو وعدہ دیا تھا اس میں کچھ غلطی ہوگئی تھی۔ اس قانونی سقم کی وجہ سے ان کا ایمان مقبول ہوگیا۔ کہتے ہیں آثار عذاب دیکھ کر یہ لوگ گھبرائے ہوئے ایک پرانے عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس عذاب سے بچنے کا علاج دریافت کیا اس عالم نے ان کو چند کلمات تعلیم کئے قوم نے ان کو پڑھا اور ان کلمات کی برکت سے محفوظ رہے۔ وہ کلمات یہ ہیں:-

يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ وَيَا حَيُّ مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَيَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ ۱۲

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا

دکھ کی مار ف ٭ سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پھر کام آتا ان کو

إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ

ایمان لانا، مگر یونس کی قوم۔ جب یقین لائے، کھول دیا ہم نے ان پر سے ذلت کا

الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ

عذاب، دنیا کے جیتے، اور کام چلایا ان کا ایک وقت تک ف ٭ اور اگر

شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ

تیرا رب چاہتا، یقین ہی لاتے جتنے لوگ زمین میں ہیں سارے تمام۔ اب کیا تو

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ

زور کرے گا لوگوں پر؟ کہ ہو جاویں با ایمان ٭ اور کسی جی کو

لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى

نہیں ملتا کہ یقین لاوے مگر اللہ کے حکم سے۔ اور وہ ڈالتا ہے گندگی ان پر،

الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ

جو نہیں بوجھتے ٭ تو کہہ، دیکھو تو! کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور

الْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا

زمین میں۔ اور کچھ کام نہیں آتی نشانیاں اور ڈراتے ان لوگوں کو جو

يُؤْمِنُونَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا

نہیں مانتے ٭ سو اب کچھ راہ دیکھتے ہیں، مگر انہیں کے سے دن جو ہو چکے ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿١٠٢﴾

ان سے پہلے۔ تو کہہ، اب راہ دیکھو! میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں ٭

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا

پھر ہم بچا دیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور جو ایمان لائے، اسی طرح۔ ذمہ ہے ہمارا،

نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي

بچا دیں گے ایمان والوں کو ٭ تو کہہ، اے لوگو! اگر تم شک میں ہو

ع ۱۱ ۱۵

فوائد ف ٹھیک آئی بات یعنی ابلیس کو جو فرمایا تھا کہ تجھ کو اور تیرے ساتھیوں کو دوزخ میں بھروں گا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی دنیا میں عذاب دیکھ کر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا۔ مگر قوم یونس کو اس واسطے کہ ان پر حکم عذاب کا نہ پہنچا تھا حضرت یونس کی شتابی سے صورت عذاب کی نمودار ہوئی تھی وہ ایمان لائے پھر بچ گئے اسی طرح مکے کے لوگ فتح مکہ میں ان پر فوج اسلام پہنچی قتل و غارت کو لیکن ان کا ایمان قبول ہو گیا اور امان ملی۔

تشریح (۹۸) قوم یونس پر عذاب کا معاملہ حضرت یونس علیہ السلام موصل کے علاقہ (نینوی) کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گئے۔ یہ لوگ شرک اور معصیت میں مبتلا تھے آپ نے سات سال تک اس قوم کو ہدایت کی مگر مشرکوں نے آپ کی ایک بات نہ سنی، حضرت یونس نے تنگ آ کر مشرکین کو تبلیغ کی کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو تین دن کے اندر خدا کا عذاب نمودار ہو جائے گا۔ حضرت یونس نے تین دن کا تعین غصہ اور جوش کی وجہ سے کیا۔ وحی الٰہی میں صرف تنبیہ و انذار کی ہدایت تھی لیکن خدا نے اپنے نبی کی بات رکھنے کے لئے تیسرے دن عذاب کی صورت نمودار کر دی اور سیاہ گھٹائیں قوم کی بستی پر چھا گئیں۔ اہل نینوی اس خوفناک صورت سے ڈر کر توبہ تائب کرنے لگے اور حضرت یونس کی تلاش شروع کر دی۔ خدا تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی، اور عذاب کی جو صورت نمودار ہو گئی تھی وہ دور ہو گئی اور شاہ صاحب رحمہ نے جو نہایت مجتہدانہ تشریح فرمائی ہے اس کا حاصل یہی ہے۔

دوسرے علماء تفسیر یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے قوم یونس کو قانون عذاب سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ قانون یہی ہے کہ عذاب کے آثار و علامات دیکھ کر ایمان لانا مفید و مقبول نہیں ہوتا جیسے فرعون کے ساتھ ہوا۔ فرعون نے دریا قلزم میں ڈوبتے ہوئے توبہ کی لیکن وہ توبہ مشاہدہ عذاب اور گرفتاری ہلاکت کے وقت ہوئی جو بے سود رہی۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ایمان بالباس کا مطلب یہ ہے کہ عذاب الٰہی میں گھر کر توبہ کرنا اور ایمان لانا مقبول نہیں البتہ عذاب کے آثار و علامات دیکھ کر کسی قوم کا ہوشیار ہونا اور خدا کی طرف رجوع ہو جانا مقبول ہو جاتا ہے۔ شاہ صاحب نے فتح مکہ کو بھی بطور مثال پیش کیا ہے یعنی مکہ والوں کی بدعہدی پر مسلمانوں کا لشکر عظیم مکہ پہنچا اس لشکر کا مقصد قتل و غارت گری کرنا اور دشمنوں کا خون بہانا نہیں تھا۔ صرف لشکر کی صورت کو دیکھ کر اہل مکہ پر رعب طاری ہو گیا اور ان کے سردار ابوسفیان نے اپنی قوم کیلئے امان طلب کی اور توبہ کی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

میرے دین سے، تو میں نہیں پوجتا جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا،

اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ

لیکن میں پوجتا ہوں اللہ کو، جو تم کو کھینچ لیتا ہے ۔ اور مجھ کو حکم ہے کہ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

رہوں ایمان والوں میں ف ۞ اور یہ کہ سیدھا کر منہ اپنا دین پر

حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ

حنیف ہوکر۔ اور مت ہو شرک والوں میں ف۲ ۞ اور مت پکار اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ

کے سوا ایسے کو، کہ نہ بھلا کرے تیرا اور نہ برا ۔ پھر اگر تو نے یہ کیا، تو تو بھی

اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا

اسوقت ہے گنہ گاروں میں ۞ اور اگر پہنچادے اللہ تجھ کو کچھ تکلیف، تو کوئی

كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ

نہیں اس کو کھولنے والا اس کے سوا۔ اور اگر چاہے تجھ پر کچھ بھلائی، تو کوئی پھیرنے والا نہیں اسکے فضل کو،

يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

پہنچادے وہ جس پر چاہے اپنے بندوں میں ۔ اور وہی ہے بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

مہربان ۞ تو کہہ، لوگو! حق آچکا تم کو تمہارے رب سے،

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

اب جو کوئی راہ پر آوے، سو وہ راہ پاتا ہے اپنے بھلے کو۔ اور جو کوئی

ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ ط

بھولا پھرے، سو بھولا پھرے گا اپنے برے کو۔ اور میں تم پر نہیں ہوا مختار ۞

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ښ

اور تو چل اسی پر، جو حکم پہنچے تیری طرف، اور ثابت رہ جب تک، فیصلہ کرے اللہ ۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) برابر تھی۔ ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امان دیدی اور لاتثریب علیکم الیوم کا اعلان عام کرکے اپنے دیرینہ دشمنوں کو اپنے دامن عفو وکرم میں چھپالیا۔

فائدہ مذکورہ کی آخری سطروں میں کچھ الفاظ کتابت سے رہ گئے ہیں ورنہ، قتل وغارت کو، حضور اور آپ کے رفقاء مکہ نہیں پہنچے تھے۔ چنانچہ ایک انصاری جوان کا یہ جنگی نعرہ کہ الیوم یوم الملحمہ: آج کا دن جنگ وپیکار کا دن ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوتا اور اس کی جگہ آپ یہ نعرہ دیتے کہ الیوم یوم المرحمہ، آج کا دن رحم وکرم کا دن ہے۔ حضرت یونس ؑ کے واقعہ کی تفصیل انبیاء صفحہ (۴۲۷) پر دیکھو۔ انذر یہاں پر نذیر کی جمع ہے بمعنے ڈرانیوالے۔ تاج کمپنی کے مرتب نے ڈرانے کا مفہوم بریکٹ میں ڈراوے لکھا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ آیت (۱۰۴) کی تشریح دوسری آیات کے ساتھ الزمر صفحہ (۵۹۶) پر دیکھو۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف کھینچ لیتا ہے یعنی موت دیتا ہے یہ صفت سب لوگ اللہ کی سمجھتے ہیں اسواسطے یہ بتادیا کہ آخر اسی طرف کھینچے جاؤ گے کیونکہ مشہور ہے کہ اللہ ہی کیطرف سب آخر کھینچے جائیں گے تو بس اللہ ایک ہے اس کے سوا کی طرف رجوع ہونا حماقت سے شرک کرنا ہے۔ ۱۲ منہ ؒ

ف۲ حنیف نام ہے دین ابراہیم والوں کا اور عرب شرک کرتے اور آپ کو حنیف کہے جاتے۔ ۱۲ منہ ؒ

تشریح (۱۰۸) اے پیغمبر آپ افراد انسانی سے کہہ دیجئے اے لوگو! یقینا تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہارے پاس دین حق پہنچ چکا سو اب جو شخص صحیح اور سیدھی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے ہی بھلے اور اپنے ہی نفع کے واسطے اختیار کرتا ہے اور جو شخص اب بھی بے راہ رہتا ہے اور گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے ہی برے کو بھٹکا پھرے گا وہ اپنے ہی نقصان کو گمراہ اور بے راہ رہے گا اور میں تم پر کوئی مختار کار نہیں مقرر ہوا ہوں مجھے کوئی ذمہ دارانہ تسلط تم پر حاصل نہیں ہے کہ میں تمہیں جبر واکراہ کے ساتھ غلط راہ سے باز رکھ سکوں۔

وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾
وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ۞

(آیاتہا ۱۲۳) (۱۱) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (۵۲) (رکوعاتہا ۱۰)

سورۂ ہود مکی ہے اور اس میں ایک سو تیئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
کتاب ہے، کہ جانچ لی ہیں باتیں اس کی پھر کھولی ہیں ایک حکمت والے خبردار کے پاس

خَبِيْرٍ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ
سے ۞ کہ نہ پوجو مگر اللہ کو - میں تم کو اس کی طرف سے ڈر سناتا اور

بَشِيْرٌ ﴿٢﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ
خوشخبری پہنچاتا ہوں ۞ اور یہ کہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے، پھر رجوع لاؤ اس کی طرف کہ برتاوے تم کو

مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ
اچھا برتانا ، ایک وعدہ مقرر تک ، اور دیوے ہر زیادتی والے کو زیادتی

فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
اپنی - اور اگر تم پھر جاؤ گے، تو ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کی

يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾
مار سے ف ۞ اللہ کیطرف ہے تم کو پھر جانا - اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۞

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا
سنتا ہے ! وہ دوہرے کرتے ہیں اپنے سینے ، کہ پردہ کریں -

مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ
اس سے - سنتا ہے جس وقت اوڑھتے ہیں اپنے کپڑے، وہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں،

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾
اور جو کھولتے ہیں - اور وہ جاننے والا ہے جیوں کی بات ف ۞

فوائد ف برتاوے اور زیادتی والے کو اپنی زیادتی دیوے یعنی ایمان لاؤ تو دنیا کی زندگی اچھی طرح گذرے اور جو کوئی اس سے زیادہ قدم رکھے وہ زیادہ درجہ پاوے - ۱۲ منہ رح
ف کافر کچھ مخالفت کی بات گھر میں کہتے اس کا جواب قرآن میں اُترتا سمجھتے کہ کوئی کھڑا سنتا ہے جا کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتا ہے تب سے ایسی بات کہتے تو کپڑا اوڑھ کر جھک کر دوہرے ہو کر اللہ تعالےٰ نے یہ نازل کیا - ۱۲ منہ رح

تشریح سورۂ ہود کے مضامین
سورہ ہود میں توحید، رسالت اور آخرت کے بنیادی عقائد پر بحث شروع کی گئی ہے درمیان میں انسانی فطرت کی کمزوری پر روشنی ڈال کر ان فطری کمزوریوں کا علاج پیش کیا گیا ہے - اور ایمان و عمل صالح کی ضرورت بتائی گئی ہے اور پھر (۲۵ ویں) آیت میں تباہ شدہ قوموں کا تذکرہ کر کے انکار و سرکشی کا انجام سنایا گیا ہے - امم سابقہ کے واقعات کی ترتیب سورۂ اعراف کے مطابق ہے البتہ یہاں حضرت لوط کے واقعہ سے پہلے حضرت ابراہیم کے واقعات کا تھوڑا سا حصہ بیان کیا گیا ہے - اور اس حصہ کی حیثیت حضرت لوطؑ کے واقعات سے پہلے تمہید کی ہے (۵) شاہ صاحب رح نے اس آیت کے شان نزول میں حضرت مجاہدؒ اور حسن بصری کا قول اختیار کیا ہے اور اس کے مطابق مذکورہ بالا تشریح فرمائی ہے اور حضرت ابن عباسؓ کا بھی ایک قول ہے - امام بخاری رح نے حضرت ابن عباس رض کا یہ قول نقل کیا ہے کہ بعض صحابی شرم و حیا کے غلبہ کی وجہ سے استنجا اور مباشرت کے وقت اپنے ستر کو ظاہر کرتے ہوئے ہچکچاتے تھے کہ خدا تعالےٰ دیکھ رہا ہے اور ضرورت کے وقت جب شرمگاہ کھولنے پر مجبور ہوتے تو اپنا سینہ جھکا لیتے اور ستر کو چھپانے کی کوشش کرتے لیکن زہد پسندی کا یہ غلو اور غلبہ سراسر تکلف تھا اور شریعت اسلامی فطری تقاضوں میں سادگی کو پسند کرتی ہے -
اسلئے قرآن کریم نے ان مغلوب الحال مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ خدا تعالیٰ تو ہر حال میں دیکھتا ہے - لباس کے اندر بھی دیکھتا ہے اور باہر بھی دیکھتا ہے - اور ستر پوشی کے حدود و شریعت نے واضح کر دیئے ہیں اس سے آگے بڑھنا رہبانیت ہے اور دین فطرت اسے پسند نہیں کرتا - (ابن کثیر ج ۲ ص ۴۳۶)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ

اور کوئی نہیں پاؤں چلنے والا زمین پر، مگر اللہ پر ہے اس کی روزی، اور

يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦﴾

جانتا ہے جہاں ٹھہرتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے۔ سب موجود ہیں کھلی کتاب میں ف ؏

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّ

اور وہی ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں، اور

كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ

تھا تخت اس کا پانی پر، کہ تم کو آزماوے، کون تم میں اچھا کرتا ہے کام - اور اگر

قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ

تو کہے، کہ تم اٹھوگے مرنے کے بعد، تو البتہ کافر کہنے لگیں،

كَفَرُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ

یہ کچھ نہیں، مگر جادو ہے صریح ؏ اور اگر ہم دیر لگادیں ان سے

الْعَذَابَ إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۗ أَلَا

عذاب کو، ایک مدت تک، تو کہنے لگیں، کیا روک رہا ہے اس کو؟ سنتا ہے

يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

جس دن آوے گا ان پر، نہ پھیرا جاوے گا ان سے، اور الٹ پڑے گا ان پر جس پر ٹھٹھے

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

کرتے تھے ؏ اور اگر ہم چکھاویں آدمی کو اپنی طرف سے مہر،

ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ

پھر وہ چھین لیں اس سے، تو وہ ناامید ناشکر ہو۔ ؏ اور اگر ہم چکھاویں اس کو

نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ

آرام بعد تکلیف کے جو پہنچی اس کو، تو کہنے لگے، گئیں برائیاں

عَنِّيْ ۗ إِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ

مجھ سے - تو وہ خوشیاں کرے بڑائیاں کرتا ؏ مگر جو لوگ ثابت ہیں، اور

فوائد ف جہاں ٹھہرتا ہے بہشت اور دوزخ جہاں سونپا جاتا ہے اس کی قبر اور روزی اس کی سو دنیا میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۹) ان آیات میں خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کی کمزوریوں سے آگاہ کیا ہے کہ اگر انسان پریشانی اور تکلیف سے دوچار ہوتا ہے تو صبر و حوصلہ سے کام لینے کے بجائے مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہو جاتا ہے اور جب اسے خوشی اور خوش حالی پہنچتی ہے تو اپنے مالک و محسن کا شکر ادا کرنے کے بجائے فخر و غرور کی روش اختیار کرتا ہے اور اس خوش حالی کو خالص اپنی ہنرمندی کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ حم سجدہ آیت ۵۰ میں بھی قرآن نے اس سرکش ذہنیت پر روشنی ڈالی ہے اس ذہنی بیماری کا علاج کیا ہے؟

قرآن کریم نے بتایا کہ اس کمزوری کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان و عمل اور صبر استقامت کا راستہ اختیار کیا جائے۔ قرآن کریم نے فخر و غرور کی روش کو قارونی نظریہ کہا ہے۔ قارون سے حضرت موسیٰ نے کہا۔ اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اسکے جواب میں اس نے کہا اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ حضرت موسیٰ نے فرمایا جس طرح خدا نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی اسکے بندوں پر احسان کر تو وہ بولا مجھے جو کچھ ملا ہے میری دانشمندی اور ہشیاری کے نتیجہ میں ملا ہے اس میں خدا کے احسان کی کیا بات ہے۔ شکر و شکر گذاری کا راستہ حضرات انبیاء کا راستہ ہے حضرت سلیمان ؑ کا قول ہے هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ (النمل ۴۰) یہ میرے رب کا فضل و احسان ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اسکا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ صحیحین کی حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "مومن کیلئے خدا تعالیٰ کا ہر فیصلہ بہتر اور خیر ہوتا ہے۔ اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور صبر کا اجر پاتا ہے اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر ۱۰) اور اگر اسے نعمت ملتی ہے تو شکریہ ادا کرتا ہے اور شکر گذاری کا اجر پاتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم ۷)

قارون کے قول اوتیتم پر اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اگر تم نے کہا اوتیتم
تو کھاؤ گے پھر جوتی تم

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱

کرتے ہیں نیکیاں ۔ ان کو بخشش ہے اور ثواب بڑا ؎

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَاۗىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ

سو کہیں تو چھوڑ بیٹھے گا کوئی چیز جو وحی آئی تیری طرف اور خفا ہوگا اس سے تیرا جی، اس پر

يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَاۗءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ۭ

کہ وہ کہتے ہیں، کیوں نہ اترا اس پر خزانہ، یا آتا اس کے ساتھ فرشتہ ! تو تو ڈرانیوالا ہے۔

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۲ۭ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ

اور اللہ ہے ہر چیز پر ذمہ رکھنے والا ؎ کیا کہتے ہیں باندھ لایا ہے اس کو؟ تو کہہ تم لے آؤ ایک

سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ

دس سورتیں ایسی باندھ کر، اور پکارو جس کو پکار سکو اللہ کے سوا، اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۳ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ

ہو تم سچے ؎ پھر اگر نہ کریں تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہ اترا ہے اللہ کی خبر سے اور

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ

کوئی حاکم نہیں سوا اس کے، پھر اب تم حکم مانتے ہو ؟ ؎ جو کوئی ہو چاہتا دنیا کا جینا،

الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝۱۵

اور اس کی رونق، بھر دیں ہم ان کو ان کے عمل اسی میں، اور ان کو ان میں نقصان نہیں ؎

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ڮ وَحَبِطَ مَا

وہی ہیں، جن کو کچھ نہیں پچھلے گھر میں، سوا آگ ۔ اور مٹ گیا جو

صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي

کیا تھا اس جگہ، اور خراب ہوا جو کماتے تھے ؎ بھلا ایک شخص جو ہے نظر آتی

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ

راہ پر اپنے رب کی، اور پہنچتی ہے اس کو گواہی اس سے، اور پہلے اس سے کتاب

مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ

موسیٰ کی، راہ ڈالتی اور مہربانی۔ وہی لوگ مانتے ہیں اس کو۔ اور جو کوئی منکر ہو اس سے

تشریح (۱۵) یعنی بعض لوگ اچھے اور بھلے کام کرتے ہیں مگر ان کا مقصد آخرت کا اجر و ثواب نہیں ہوتا بلکہ دنیا کی شہرت اور طلب جاہ اور دنیا میں مال کی کثرت وغیرہ کے لئے بھلے کام کرتا ہے تو ہم ان کی یہ خواہشات دنیا میں پوری کردیتے ہیں بشرطیکہ بھلے اعمال زیادہ ہوں اور اگر بھلے کام کم ہوں اور برے کام زیادہ ہوں تو پھر ایسا اثر مرتب نہیں ہوتا۔ البتہ بھلے کام زیادہ ہوں اور نیت آخرت کی نہ ہو تو ان اعمال کا صلہ اور ان کی جزا یہیں مل جاتی ہے اور اس صلہ میں کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ بھرپور ملتا ہے (۱۶) سو یہ ایسے لوگ ہیں کہ آخرت میں ان کے لئے بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں اور جو اعمال انہوں نے کئے وہ سب اکارت اور ناکارہ ہوگئے اور جو کچھ یہ کیا کرتے تھے وہ سب بےکار ثابت ہوگا۔ یعنی یہ آگ منکروں کے لئے ابدی طور پر ہو گی! اور مسلمان ریاکاروں کے لئے محدود اور معین وقت تک (۱۷) بھلا وہ شخص کہیں ان دنیا پرستوں اور قرآن کے منکروں کے برابر ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی صاف اور کھلی دلیل پر قائم ہو اور اس کے ساتھ ساتھ خدا کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو اور اس گواہ سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو مقدم ہونے کے اعتبار سے امام اور رہنمائی کی حیثیت سے رحمت بھی ایسے ہی لوگ تو اس قرآن کی تصدیق کرتے ہیں اور تمام فرقوں اور جماعتوں میں سے جو شخص قرآن کا منکر ہوگا اس کے لئے دوزخ آخری ٹھکانا اور اس کے وعدے کی جگہ ہوگی لہٰذا اے مخاطب تو قرآن کیطرف کسی شک و شبہ میں نہ پڑ وہ تیرے رب کی جانب سے آئی ہوئی سچی کتاب ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ یعنی دنیا پرست اور آخرت پر نظر رکھنے والے برابر نہیں۔ قرآن پر ایمان رکھنے والا منکر قرآن کے برابر نہیں۔ مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں۔ بینہ سے مراد قرآن یا فطرت سلیمہ۔ شاہد سے مراد خود قرآن کا اعجاز اور اس کی حلاوت یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس، یا انجیل موسیٰ ع کی کتاب توریت کو امام فرمایا اور رحمت ان تمام شواہد و اعجاز کے باوجود قرآن پر ایمان نہ لانے والے کس قدر بدنصیب اور محروم القسمت ہیں۔ قرآن کریم کی تحدی کا مسئلہ سورۂ یونس (۵ ، ۲۷) پر دیکھو۔

مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ

سب فرقوں میں، سو آگ ہے وعدہ اس کا ۔ سو تو مت رہ شبہ میں اس سے ۔

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

یہ تحقیق ہے تیرے رب کی طرف سے، پھر بہت لوگ یقین نہیں رکھتے ف ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ یُعْرَضُوْنَ

اور کون ظالم اس سے؟ جو باندھے اللہ پر جھوٹ ۔ وہ لوگ رُوبرُو آویں گے

عَلٰی رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ

اپنے رب کے، اور کہیں گے گواہی والے، یہی ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر ۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ

سن لو! پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگوں پر ۔ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے،

اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ

اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی ۔ اور وہی ہیں آخرت سے منکر ف ۔ وہ لوگ

لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

نہیں تھکانے والے زمین میں بھاگ کر، اور نہیں ان کو اللہ کے سوائے

اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ

حمایتی، دونا ہے ان کو عذاب ۔ نہ سکتے تھے

السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

سننا، اور نہ تھے دیکھتے ف۳ ۔ وہی ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان،

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی

اور گم ہو گیا ان سے جو جھوٹ باندھتے تھے ف ۔ آپ ہوا کہ یہ لوگ آخرت

الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

میں یہی ہیں سب سے خراب ۔ البتہ جو یقین لائے، اور کیں نیکیاں،

الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْۤا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

اور عاجزی کی اپنے رب کیطرف، وہ ہیں جنت کے لوگ ۔ وہ

فوائد

ف گواہی پہنچتی ہے یعنی دل میں اس دین کا نور اور مزہ پاتا ہے اور قرآن کی حلاوت ۱۲ منہ رح ف گواہی والے آخرت میں فرشتے ہوں گے جو عمل لکھتے ہیں اور نیک بخت آدمی جن کو خبر تھی۔ فائدہ: خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہے علم میں غلط نقل کرنا یا خواب بنا لینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات میں یا دعویٰ کرنا کہ کشف رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں ۔ ف یعنی اللہ پر جھوٹ بولا کہاں سے لائے غیب سے سن نہ آتے تھے غیب کو دیکھتے نہ تھے ۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی جھوٹے دعوے آخرت میں گم ہو گئے ۔

تشریح

ف شاہ صاحب کی توجیہ کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص اسلام کی واضح اور کھلی راہ پر چل رہا ہے اور اس کے دل میں بھی دین اسلام کا نور پہنچ چکا ہے اور اس کی صداقت کا مزا اور اس دین کی کتاب (قرآن کریم) کی مٹھاس بھی وہ محسوس کرتا ہے اور اس پر ایمان رکھتا ہے تو کہیں منکر لوگ اس کے برابر ہو سکتے ہیں عام مفسرین نے "بینہ" سے قرآن مراد لیا ہے اور شاہد (گواہ) سے خدا تعالیٰ یا اسکے لانیوالے جبریل مراد لیے ہیں۔ بعض نے شاہد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد لی ہے جن کی سراپا زندگی اسلام اور قرآن کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ شاہ صاحب رح نے بالکل انوکھی تشریح کی ہے اور شاہد سے روحانی انشراح کیطرف اشارہ کیا ہے کیونکہ اسلام اور قرآن کی صداقت کے لئے سب سے بڑی گواہی خود انسان کے ضمیر اور اس کے اخلاص کی ہوتی ہے اگر دل میں سچی تلاش اور سچی عقیدت موجود نہ ہو تو باہر کی گواہی لاکھ بار اس کے سامنے آئے اسے متاثر نہیں کر سکتی

تصوف کے مسائل کی توضیح ۔ شاہ صاحب نے خدا تعالیٰ پر افترا پردازی کی چند صورتیں بیان فرمائی ہیں ۱۔ علمی افترا کی شکل یہ ہے کہ خدا کے نام سے غلط باتیں نقل کرنا۔ کوئی بات آسمانی کتابوں میں موجود نہ ہو اور اسکے رسولوں نے نہ کہی ہو اسے ان کا نام لے کر پیش کرنا ۔ ۲۔ جھوٹے خواب بیان کر کے اپنی غلط باتوں کو ان کی تائید سے سچا بنا کر دکھلانے کی کوشش کرنا، حالانکہ سچا خواب بھی شریعت کے معاملہ میں حجت شرعی نہیں ہے صرف حضرات انبیاء کرام کے خواب اس سے مستثنیٰ ہیں (۳) دین کے معاملہ میں عقل لڑانا اور اپنی عقل نارسا کے ذریعہ احکام بنانا (۴) یہ دعویٰ کرنا کہ میں اللہ کا بڑا برگزیدہ بندہ ہوں اور مجھے الہام و کشف ہوتا ہے اور پھر اس دعویٰ کے سہارے لوگوں میں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَ

اس میں رہا کریں۔ ❁ مثال دونوں فرقوں کی جیسے ایک اندھا اور بہرا اور

الْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۴﴾ وَ

ایک دیکھتا اور سنتا۔ کیا برابر ہے دونوں کا حال؟ پھر کیا تم دھیان نہیں کرتے؟ ❁ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۫ اِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۲۵﴾

ہم نے بھیجا نوح کو، اسکی قوم کی طرف، کہیں تم کو ڈر سناتا ہوں کھول کر ❁

اَنْ لَّا تَعْبُدُوٓا اِلَّا اللّٰهَ ۖ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيمٍ ﴿۲۶﴾

کہ نہ پوجو سوائے اللہ کے۔ میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے ایک دکھ والے دن کے ❁

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا

پھر بولے سردار جو منکر تھے، اس کی قوم کے، ہم دیکھتے نہیں تجھ کو مگر آدمی، جیسے ہم،

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِينَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا

اور دیکھتے نہیں کوئی تابع ہوا تیرا، مگر جو ہم میں نیچ قوم ہیں، اوپر کی عقل سے۔ اور دیکھتے

نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

نہیں تم کو اپنے اوپر کچھ بڑائی بلکہ ہم کو خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو ❁ بولا، اے قوم!

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي وَاٰتٰىنِي رَحْمَةً مِّنْ

دیکھو تو! اگر میں ہوا نظر آتی راہ پر اپنے رب کی، اور اس نے دی مجھ کو مہر اپنے پاس

عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُونَ ﴿۲۸﴾

سے، پھر وہ تمہاری آنکھ سے چھپا رکھی۔ کیا ہم لگا دیں وہ تم کو، اور تم اس سے بے زار ہو ❁

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ

اور اے قوم! نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ مال۔ میری مزدوری نہیں مگر اللہ پر، اور میں

اَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ اٰمَنُوا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيٓ اَرٰىكُمْ

نہیں ہانکنے والا ایمان والوں کو۔ ان کو ملنا ہے اپنے رب سے، لیکن میں دیکھتا ہوں

قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِي مِنَ اللّٰهِ اِنْ

تم لوگ جاہل ہو ❁ اور اے قوم! کون چھڑاوے مجھ کو اللہ سے، اگر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) شریعت اور سنت کے خلاف باتیں پھیلانا حضرت شاہ صاحبؒ کے عہد میں کشف و کرامت اور تصوف و روحانیت کے نام سے امت کے اندر بڑے فتنے پھیلے ہوئے تھے۔ شاہ صاحبؒ کے والد حضرت امام شاہ ولی اللہ رہ نے ان گمراہ صوفیاء کے فتنوں کا کھل کر مقابلہ کیا اور اپنے وصیت نامے میں خلاف شرع چلنے والے صوفیاء سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ صوفیاء ربانی نے شروع ہی سے شریعت اور سنت کی پیروی کو اصل قرار دیا اور خواب، کشف اور الہام کو شرعی نظام میں کوئی اہمیت نہیں دی۔ حضرت جنید بغدادی رہ کا قول ہے۔ الطرق الی اللہ تعالیٰ کلھا مسدودۃ علی الخلق الا من اقتفی اثر الرسول یعنی اللہ تک پہنچنے کے تمام راستے اتباع سنت کے بغیر بند اور مسدود ہیں (رسالہ قشیریہ صفحہ) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رہ فرماتے ہیں۔ کل حقیقۃ لا یشھد لھا الشرع زندقۃ یعنی ہر وہ حقیقت جو شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو وہ گمراہی ہے۔ (البلاغ المبین ص۴) صوفیاء ربانی نے ولایت قطبیت وغیرہ روحانی مقامات کا دعویٰ کرنے والوں کو ولایت کے دائرہ سے خارج قرار دیا ہے۔ دعویٰ صرف نبوت و رسالت کا ہوتا ہے کیونکہ نبوت کا دعویٰ وحی الٰہی کی بنیاد پر ہوتا ہے اور وحی قطعی اور یقینی علم کا نام ہے بخلاف الہام اور کشف کے۔ یہ دونوں چیزیں محض ظنی ہیں اسلئے ظنی علم کی بنیاد پر دعوی کرنا افتراء علی اللہ ہے۔ ظنی علم میں شک و شبہ کا دخل ہوتا ہے۔ شاہ صاحبؒ یہی بتانا چاہتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا **تشریح** (۲۹) فقراء مہاجرین کی فضیلت — حضرات انبیاء علیہم السلام پر سب سے پہلے ایمان لانیوالوں میں زیادہ تر اس قوم کے کمزور لوگ ہوتے ہیں۔ غلام طبقہ، محنت کش اور مظلوم ان لوگوں میں اقتدار کا نشہ نہیں ہوتا بلکہ مظلومیت سے نکلنے کی تڑپ ہوتی ہے۔ اور حضرات انبیاء کے پیغام میں انہیں صاف طور پر اپنے لئے اور تمام انسانیت کے لئے نجات کا سامان نظر آتا ہے۔ حضرت نوح عہ کی قوم کا بھی کمزور طبقہ پہلے ایمان لایا۔ قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے ان کے ایمان لانے سے دین برحق کو بے وقوفوں کا مذہب قرار دیا۔ سیدنا نوح عہ نے اپنے کمزور رفقاء کی اس توہین کو ناپسند فرمایا اور دولت پر مغرور لوگوں کے نشۂ باطل کو ٹھکرا دیا۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح عہ کے پہلے رفقاء کسب کرتے تھے۔ خدا کے نزدیک ہاتھ سے محنت کر کے کھانے سے بہتر دوسری کمائی نہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الکسب عمل الید ہاتھ کی کمائی بہترین کمائی ہے۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ہذا

ع ۲ / ۲

طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳۰ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ

ان کو ہانک دوں۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے ہو ف۱ ؏ اور میں نہیں کہتا تم کو کہ میرے پاس ہیں

خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ

خزانے اللہ کے، اور نہ میں خبر رکھوں غیب کی، اور نہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں، اور نہ کہوں

اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ

گا کہ جو تمہاری آنکھ میں حقیر ہیں، نہ دے گا اُن کو اللہ بھلائی۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱

اللہ بہتر جانے جو اُنکے جی میں ہے۔ یہ کہوں تو میں بے انصاف ہوں ف۲ ؏

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ

بولے اے نوح! تو ہم سے جھگڑا، اور بہت جھگڑ چکا، اب لے آ جو وعدہ دیتا ہے ہم کو

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ

اگر تو سچا ہے ؏ کہا، لاوے گا تو اس کو اللہ ہی اگر چاہے گا، اور تم

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۳۳ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ

نہ تھکاؤ گے بھاگ کر ؏ اور نہ کام کرے گی تم کو میری نصیحت، جو میں چاہوں تم کو

اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ قف

نصیحت کروں، اگر اللہ چاہتا ہوگا کہ تم کو بے راہ چلاوے۔ وہی ہے رب تمہارا۔

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۳۴ۭ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ

اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۳ ؏ کیا کہتے ہیں؟ بنا لایا قرآن کو۔ تو کہہ، اگر

افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝۳۵ وَ

بنا لایا ہوں، تو مجھ پر ہے میرا گناہ، اور میرا ذمہ نہیں جو تم گناہ کرتے ہو ف۴ ؏ اور

اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ

حکم ہوا طرف نوح کے، کہ اب ایمان نہ لاوے گا تیری قوم میں مگر جو ایمان لا

اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ښ وَاصْنَعِ

چکا، سو غمگین نہ رہ، ان کاموں پر، جو کرتے ہیں ؏ اور بنا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کہ دنیا کی اہم صنعتوں کی ایجاد حضرات انبیا کے ہاتھوں سے ہوئی۔ حضرت آدم ؑ نے کھیتی کی اور کپڑا بننے کی صنعت جاری فرمائی اور حضرت ادریس ؑ خیاطی کا کام کرتے تھے۔ داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہیں بناتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نجار تھے۔ سلیمان ؑ پنکھے بنتے تھے۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجرت پر قوم کی بکریاں چرائیں۔ تجارت بھی کی اور مدینہ منورہ میں کھیتی بھی فرمائی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں عرب کے سربرآوردہ لوگوں حضرت خدیجہ کبرٰی، حضرت ابوبکر رض، حضرت علی رض، حضرت عثمان رض اور حضرت عمر رض کے علاوہ زیادہ تر عرب کے مظلوم (غلام) تھے۔ ہرقل نے ابوسفیان سے سوال کیا تھا کہ محمد ؐ پر ایمان لانے والوں میں زیادہ تر کون لوگ ہیں؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ ضعفاء قوم ہیں، ہرقل بولا ٹھیک ہے تمام رسولوں پر ایمان لانے میں جو لوگ سبقت کرتے ہیں وہ کمزور اور ضعیف ہوتے ہیں۔

تشریح انلزمکموھا (۲۸) کیا ہم لگا دیں گے وہ تم کو،، یعنی کیا مجبور کر دیں گے ہم کیا تمہارے سر منڈھ دیں گے وہ رحمت لگانا، ملانا، چپکانا۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف۱ کافروں نے مسلمانوں کو رذیلہ ٹھہرایا اور چاہا کہ ان کو ہانک دو تو ہم تمہارے پاس بیٹھیں۔ بات سنیں سو فرمایا کہ دل کی بات اللہ تحقیق کرے گا جب اس سے ملیں گے میں اگر مسلمانوں کو ہانکوں تو اللہ سے کون چھڑاوے گا مجھ کو، اور رذالہ ٹھہرایا اس پر کہ وہ کسب کرتے تھے کسب سے بہتر کمائی نہیں۔ اسی واسطے فرمایا کہ تم جاہل ہو۔ ف۲ وہ جو کہتے تھے کہ تم میں ہم آپ سے بڑائی نہیں دیکھتے سو فرمایا کہ میں فرشتہ نہیں غیب کی خبر نہیں رکھتا اللہ کے خزانے میرے ہاتھ نہیں وہ جو اللہ نے مہر کی ہے مجھ پر تمہاری آنکھ سے چھپی ہے۔ ف۳ یہاں تک کہ جتنے سوال اس قوم کے تھے وہی تھے حضرت کی قوم کے گویا یہ سب جواب ان کو ملے ایک ان کا نیا دعویٰ تھا سو آگے فرمایا۔ ف۴ حضرت نوح کتاب نہ لائے تھے کہ ان کی قوم یہ بات کہتی۔ ۱۲ منہ

ع ۳ / ۱۱ / ۳

(۳۵) میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم کے الزام کا تذکرہ ہے نوح علیہ السلام کوئی مستقل کتاب نہیں لائے تھے یہ شاہ صاحب کی تحقیق ہے۔ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام نے ان کے پیغام توحید کو افتراء کہا اور اس آیت کا تعلق اوپر والی آیات ہی سے ہے۔

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا

کشتی رو برو ہمارے، اور ہمارے حکم سے، اور نہ بول مجھ سے ظالموں کے واسطے۔

إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ

یہ البتہ غرق ہوں گے ❁ اور وہ کشتی بناتا تھا - اور جب گذرے اس پر سردار

مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ

اس کی قوم کے، ہنسی کرتے اس سے - بولا، اگر تم ہنستے ہو ہم سے، تو ہم ہنستے ہیں

مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ

تم سے، جیسے تم ہنستے ہو ف ❁ اب آگے جان لوگے، کس پر آتا ہے

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٩﴾

عذاب کہ رسوا کرے اسکو، اور اترتا ہے اس پر عذاب ہمیشہ کا ❁

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ

یہاں تک کہ جب پہنچا حکم ہمارا، اور جوش مارا تنور نے، کہا ہم نے، لادے اس میں ہر قسم

كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

سے جوڑا دوہرا، اور اپنے گھر کے لوگ، مگر جس پر پہلے پڑ چکی بات ۔

وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوا

اور جو ایمان لایا ہو۔ اور ایمان نہ لائے تھے اسکے ساتھ مگر تھوڑے ف ❁ اور بولا، سوار ہو

فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ

اس میں، اللہ کے نام سے ہے اس کا بہنا اور ٹھہرنا۔ تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا

رَحِيمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ

مہربان ❁ اور وہ لے بہتی ہے ان کو، لہروں میں، جیسے پہاڑ۔ اور پکارا

نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ

نوح اپنے بیٹے کو، اور وہ ہو رہا تھا کنارے، اے بیٹے! سوار ہو ساتھ ہمارے، اور مت رہ

مَعَ الْكَافِرِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ

ساتھ منکروں کے ❁ کہا میں لگ رہوں گا کسی پہاڑ کو، کہ بچالے گا مجھ کو پانی

[illegible]

فوائد ف۱ وہ ہنستے تھے اس پر کہ خشک زمین پر غرق کا بچاؤ کرتا ہے یہ ہنستے اس پر کہ موت سر پر کھڑی ہے اور یہ ہنستے ہیں۔ ۱۲ منہ ف۲ ہر جانور کا جوڑا رکھ لیا کشتی میں جس کی نسل رہنی مقدر تھی اور گھر والوں میں سے جس پر بات پڑ چکی ایک بیٹا کنعان اور اس کی ماں سو ڈوبے اور تین بیٹے بچے جن کی اولاد ساری خلق ہے اور تنور تھا حضرت نوح کے گھر میں طوفان کا نشان بنا رکھا کہ جب اس تنور سے پانی ابلے تب کشتی میں سوار ہو جاؤ۔

تشریح ف۱ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی کی کشتی اپنے ہاتھ سے بنائی۔ خدا تعالیٰ براہ راست اس کام کی نگرانی فرمارہا تھا اور انہیں بذریعہ الہام بتا رہا تھا کہ اتنی عظیم کشتی اس طرح بنائے۔

رو برو ہمارے اور ہمارے حکم کا یہی مطلب ہے حضرت موسیٰ ع کی پرورش دشمن (فرعون) کی گود میں ہوئی لے خدا تعالیٰ نے اپنی آنکھوں کے سامنے فرمایا۔ ولتصنع علی عینی۔ اس پیرایہ کا مطلب خدا تعالیٰ کی خاص توجہ فرمائی کا اظہار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا واصبر لحکم ربك باعیننا (طور ۴۸) اے نبی تم صبر سے کام لو اور اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو، بے شک تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔ یعنی تم پر ہماری خاص توجہ ہے ہم تم سے غافل نہیں ہیں۔

الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

سے ۔ بولا، کوئی بچانے والا نہیں آج اللہ کے حکم سے، مگر جس پر وہ مہر کرے ۔

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَ

اور بیچ آپڑی دونوں میں موج، سو رہ گیا ڈوبنے والوں میں ف ۱ ؀ اور

قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ

حکم آیا، اے زمین! نگل جا اپنا پانی، اور اے آسمان! تھم جا، اور سکھا دیا پانی،

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ

اور ہو چکا کام، اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر، اور حکم ہوا کہ دور ہوں قوم بے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ

انصاف ف ۲ ؀ اور پکارا نوحؑ نے اپنے رب کو، بولا اے رب! میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں

اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

میں، اور تیرا وعدہ سچ ہے، اور تیرا حکم سب سے بہتر ف ۳ ؀

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا

فرمایا اے نوح! وہ نہیں تیرے گھر والوں میں۔ اس کے کام ہیں ناکارہ ۔ سو مت

تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۗ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾

پوچھ مجھ سے، جو تجھ کو معلوم نہیں ۔ میں نصیحت کرتا ہوں تجھ کو کہ ہو جاوے تو جاہلوں میں ف ۴

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۗ وَاِلَّا

بولا اے رب! میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے، کہ پوچھوں تجھ سے جو معلوم نہ ہو مجھ کو ۔ اور اگر تو

تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ

نہ بخشے مجھ کو، اور رحم کرے تو میں ہوں خرابی والوں میں ۔ ف ۵ ؀ حکم ہوا اے نوح! اتر

بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۗ وَاُمَمٌ

سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور کتنے فرقوں پر تیرے ساتھ والوں میں اور کتنے فرقوں

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

کو فائدہ دیں گے، پھر پہنچے گی ان کو، ہماری طرف سے دکھ کی مار ف ۶ ؀ یہ بعضی خبریں ہیں

فوائد

ف ۱ اس دن بلند پہاڑ کے بلند درخت بھی ڈوب گئے کہ پرندہ کا بچاؤ نہ تھا۔ ف ۲ چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے ابلا پھر چھ مہینے بعد پہاڑوں کے سر کھلے کہ کشتی لگی جودی پہاڑ سے ملک شام میں ہے یہ پہاڑ۔ ۱۲ ف ۳ یعنی ایک عورت تو ہلاک میں آچکی اب تو چاہیئے بیٹے کو ہلاک میں کر چاہیے نجات میں۔ ۱۲ منہ رح ف ۴ آدمی پوچھتا وہی ہے جو معلوم نہ ہو لیکن مرضی معلوم چاہیئے یہ کام ہے جاہل کا کہ اگلے کی مرضی نہ دیکھے پوچھنے کی پھر پوچھے۔ ۱۲ منہ رح ف ۵ حضرت نوح نے توبہ کی لیکن یہ نہ کہا کہ پھر ایسا نہ کروں گا کہ اسمیں دعویٰ نکلتا ہے بندے کو کیا مقدور ہے۔ چاہیئے اسی کی پناہ مانگے کہ مجھ سے پھر نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح ف ۶ حق تعالیٰ نے تسلی فرما دی کہ پھر سارے نوع انسان پر ہلاک نہ آوے گا قیامت سے پہلے مگر بعضے فرقے ہلاک ہوں گے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۴۵) حضرت نوح کا نافرمان بیٹا: شاہ صاحب کی تفسیر کے مطابق جب حضرت نوحؑ کی نافرمان بیوی سیلاب کے عذاب میں ہلاک ہو چکی اور ان کا لڑکا کنعان طوفان میں گھر گیا۔ اور ہلاکت کے قریب پہنچ گیا تب حضرت نوحؑ نے خدا تعالیٰ سے بیٹے کے لئے یہ سوال کیا کہ خداوندا! تو نے میرے جن گھر والوں کی نجات کا وعدہ کیا تھا۔ ان میں یہ لڑکا شامل ہے یا نہیں۔ جواب آیا، میرا وعدہ ایمان والوں کے حق میں تھا اور تیرا یہ لڑکا بدعمل ہے اسلئے یہ نجات کا مستحق نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت نوحؑ کو کنعان کے کفر و انکار کی روش کا علم تھا اور کافروں کے غرق عذاب ہونے کا اعلان کیا جا چکا تھا پھر بھی حضرت نوحؑ نے یہ سوال کیوں کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت کے خیال میں گھر والوں کی نجات کا وعدہ ایمان کے ساتھ مشروط نہیں تھا اور استثناء الا من سبق علیہ القول مجمل تھا اس خیال سے یہ سوال کیا۔ اور اس خیال کا منشاء اور محرک اولاد کی فطری محبت تھی جسمیں ہر انسان معذور رکھا گیا ہے۔ رہا خدا تعالیٰ کیطرف سے تنبیہ کرنے کا معاملہ تو اس کا سبب صرف یہ ہے کہ حضرت نوحؑ مرتبہ نبوت پر فائز تھے اس تقرب کی وجہ سے اس جائز سوال کو بھی حضرت نوح کی شان کے خلاف سمجھا گیا اور آپ کو ہلکی سی تنبیہ کر دی گئی۔

(۴۷) تقویٰ کا ادعاء بندہ کی شان نہیں۔ یہاں شاہ صاحب نے سوال نوح پر خدا کی طرف سے تنبیہ کرنے کے مسئلہ کو صاف کیا فرماتے ہیں نامعلوم بات کو معلوم کرنے کے لئے سوال کیا ہی جاتا ہے اسپر یہ خفگی کیوں ہوئی؟ جواب دیتے ہیں کہ خفگی سوال کرنے پر نہیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن

غیب کی، کہ ہم بھیجتے ہیں تیری طرف۔ ان کو جانتا نہ تھا تو، نہ تیری قوم، اس سے

قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ

پہلے۔ سو تو ٹھہرا رہ۔ البتہ آخر بھلا ہے ڈر والوں کا ۞ اور عاد کی طرف

أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ

ہم نے بھیجا اُن کا بھائی ہود، بولا اے قوم! بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم نہیں سوائے اس کے۔ تم سب

أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ

جھوٹ کہتے ہو ۞ اے قوم! میں تم سے نہیں مانگتا اس پر مزدوری۔ میری مزدوری اسی

إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا

پر ہے، جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ پھر کیا تم نہیں بوجھتے ۞ اور اے قوم! گناہ بخشواؤ اپنے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا

رب سے، پھر رجوع لاؤ اسکی طرف چھوڑ دے تم پر آسمان کی دھاریں،

وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾

اور زیادہ دے تم کو زور پر زور، اور نہ پھرے جاؤ گناہ گار ہو کر ۞

قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن

بولے اے ہود! تو ہم پاس کچھ سند سے نہیں آیا، اور ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے ٹھاکروں کو تیرے

قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾ إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ

کہے سے، اور ہم نہیں تجھ کو ماننے والے ۞ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تجھ کو جھپٹ لیا ہے کسی

آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا

ہمارے ٹھاکروں نے بری طرح۔ بولا میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو، اور تم گواہ رہو، کہ میں بیزار ہوں ان سے جن کو

تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿٥٥﴾

شریک کرتے ہو ۞ اس کے سوائے سو بدی کرو میرے حق میں سب مل کر پھر مجھ کو فرصت نہ دو

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ

میں نے بھروسا کیا اللہ پر، جو رب ہے میرا اور تمہارا۔ کوئی نہیں پاؤں دھرنے والا مگر اس کے ہاتھ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہوئی بلکہ اس بات پر ہوئی کہ سائل نے اپنے مخاطب کی مرضی کے بغیر یہ سوال کیوں کیا؟ شاگرد کو اپنے استاد کا موڈ دیکھ کر سوال کرنا چاہئے اسوقت جبکہ طوفانی عذاب شروع ہو چکا تھا اور پسر نوح طوفانی لہروں میں پھنس چکا تھا حضرت نوح ؑ کا سوال کرنا مناسب نہیں تھا اس پر مشیت الٰہی کے تیور بگڑ گئے۔ پھر یہ حضرت نوح کی شان عبدیت تھی کہ اس سرزنش پر بھی معذرت فرمائی اور عفو و کرم کے لئے اپنے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلا دیئے شاہصاحب ؒ آیت (۴۸) کے پیرایہ بیان سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح ؑ کو دوبارہ آباد کرنے کے بعد یہ تسلی دی کہ اب پوری نوع انسانی پر اس کا عذاب عام نازل نہیں ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طوفان نوح اسوقت کی محدود اور مختصر انسانی آبادی کے لحاظ سے عام تھا اسکے بعد مختلف قوموں پر عذاب ضرور آیا جیسے قوم عاد، قوم ثمود اور قوم شعیب پر آیا۔ لیکن تمام انسانی آبادی ہلاکت کی نذر نہیں ہوئی۔ شاہصاحب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح نے استغفار و توبہ کی درخواست میں یہ نہیں کہا۔ کہ خداوندا! میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا چونکہ بندہ عاجز کیطرف سے اس قسم کا اعلان ایک طرح کا ادعا ہے اور اس سے اپنے اوپر اعتماد کے دعویٰ کا شبہ ہوتا ہے حالانکہ بندہ اسقدر عاجز ہے کہ وہ کسی حال میں بھی اپنے اُوپر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ علماء نے لکھا ہے کہ توبہ اور استغفار میں بندہ کے دل میں یہ عزم صمیم ضرور ہونا چاہیے کہ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا لیکن زبان سے اس طرح کا دعویٰ نہ کرنا چاہیئے قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام وغیرہ حضرات انبیاء کی دعاؤں میں کہیں بھی اس طرح کا دعویٰ نہیں ملتا۔

تشریح ۵ بھوت پریت کا تصور توہم پرستی ہے

إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ ؕ اس فقرہ کا لفظی ترجمہ شاہ ولی اللہ رہ کے الفاظ میں یہ ہے "رسانیدہ اند بتو بعض معبودان ضررے" یعنی ہمارے بعض دیوتاؤں نے تجھے نقصان پہنچایا ہے۔ مفسرین نے سوء اور ضرر سے دماغی خبط مراد لیا ہے یعنی بقول ان منکرین کے ان کے دیوتاؤں نے حضرت ہود ؑ کو دماغی خلل میں مبتلا کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ بقول ان کے بہکی بہکی باتیں کرتے تھے اور توحید اور آخرت کی باتیں سناتے تھے۔ اردو مترجمین نے مفسرین کی مذکورہ تشریح کو سامنے رکھ کر سوء کا ترجمہ آسیب پہنچایا تجھ کو (شاہ رفیع الدین) لکھا اور شاہ عبد القادر رہ نے اسے اردو محاورہ کے قالب میں ڈھال دیا اور لکھا "تجھ کو جھپٹ لیا ہے" اردو میں جھپیٹا ہو گیا ہے کا محاورہ جن بھوت اور آسیب کے اثر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مشرکین کے اس قول کا ترجمہ ایک دوسرے اردو محاورہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ

میں ہے چوٹی اس کی۔ بے شک میرا رب ہے سیدھی راہ پر ف ۞ پھر اگر تم پھر جاؤ گے، تو

أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ

میں پہنچا چکا جو میرے ہاتھ بھیجا تھا تم کو ۔ اور قائم مقام تمہارے کرے گا میرا رب کوئی اور لوگ

وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا

اور نہ بگاڑ سکو گے اس کا کچھ ۔ تحقیق میرا رب ہے ہر چیز پر نگہبان ف ۞ اور جب

جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا

پہنچا ہمارا حکم، بچا دیا ہم نے ہود کو اور جو یقین لائے تھے اسکے ساتھ، اپنی مہر سے ۔

وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا

اور بچا دیا ان کو ایک گاڑھی مار سے ف ۞ اور یہ تھے عاد ، منکر ہوئے

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

اپنے رب کی باتوں سے اور نہ مانے اسکے رسول، اور مانا حکم ان کا، جو سرکش تھے

عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ

مخالف ۞ اور پیچھے پائی اس دنیا میں پھٹکار، اور قیامت کے دن ۔

أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾

سن رکھو! عاد منکر ہوئے اپنے رب سے ۔ سن لو! پھٹکار ہے عاد کو جو قوم تھی ہود کی ف ۞

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ

اور ثمود کی طرف بھیجا ان کا بھائی صالح ۔ بولا اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی حاکم نہیں تمہارا

مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ

اس کے سوا ۔ اسی نے بنایا تم کو زمین سے ، اور بسایا تم کو

فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ﴿٦١﴾

اس میں، سو بخشواؤ اس سے، اور اس کی طرف آؤ ۔ تحقیق میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا ۞

قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَنْ

بولے اے صالح! تجھ پر ہم کو امید تھی اس سے پہلے ، تو ہم کو منع کرتا ہے کہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میں یہ ہے کہ تجھ پر ہمارے دیوتاؤں کی مار پڑ گئی ہے (ڈپٹی نذیر احمد اور مولانا آزاد رح) واضح رہے کہ قرآن نے یہ فقرہ مشرکین کے مقولہ کے طور پر نقل کیا ہے قرآن کریم کی دو آیتیں اور ہیں جن میں جن بھوت کے اثر کا بعض متاخرین نے جوڑ لگایا ہے. ایک البقرہ (۲۷۵) دوسری الانعام (۷۱) ہم نے محاسن موضح قرآن میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے اور آخر میں یہ بتایا ہے. کہ حافظ ابن کثیر رح متوفی ۷۷۴ھ اور امام رازی رح متوفی ۶۰۶ھ جیسے محقق علماء نے ان آیات کی تشریح شیطانی اغواء اور ضلال سے کی ہے اور عوام میں مشہور جن بھوت کے اثر والے تصور کو تفسیر قرآن سے دور رکھا ہے لیکن علامہ محمود آلوسی صاحب رُوح المعانی متوفی ۱۲۷۰ھ نے ان آیات سے جن بھوت کے جسمانی تصرف پر استدلال کیا ہے اور معتزلہ اور امام قفال شافعی کو اس کے انکار پر بہت بُرا بھلا کہا ہے یہاں تک کہ بد دعاء دی ہے (رُوح ص۳ ص۴۹) شاہ عبدالقادر صاحب رح نے بھی متاخرین علماء کے قول کو اختیار کیا ہے. بڑے شاہ صاحب اس خیال سے متفق نہیں معلوم ہوتے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف جو سیدھی راہ چلے وہ اس سے ملے ۔۱۲ منہ رح ف یعنی اللہ کے رسول کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے کہ اللہ نگہبان ہے ۔۱۲ منہ رح ف گاڑھی مار وہی ہے جو دنیا میں آئی یا آخرت کے عذاب سے ۔۱۲ منہ رح ف یعنی قیامت کو یوں پکاریں گے ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۱) اور ہم نے قبیلہ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو رسول بنا کر بھیجا حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کیا کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں ہے اور نہ کوئی دوسرا معبود ہونے کے قابل ہے. اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور زمین میں آباد کیا. لہٰذا تم اپنے گناہ اس سے بخشواؤ اور جو شرک تم کر رہے ہو اس کی معافی طلب کرو اور آئندہ بھی ایمان لانے کے بعد عبادت اور نیک اعمال کیساتھ اسی کی جانب متوجہ رہو، بلاشبہ میرا پروردگار قریب اور نزدیک ہے اور توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرنے والا ہے. یعنی شرک سے توبہ کرو اور عبادت کرتے رہو کہ یہی اس کی جانب متوجہ ہونا ہے. زمین سے پیدا کیا ہے یعنے مٹی اور خاک انسانی مادے میں جزوِ اعظم ہے پھر آباد بھی یہیں کیا یعنے وہی خالق اور وہی پروردگار ہے جو اس کی جانب متوجہ ہو تو وہ قریب ہے اور جو اس سے گناہ معاف کرائے تو وہ مجیب ہے.

نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ

پوجیں جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے، اور ہم کو تو شبہ ہے اس میں، جس طرف تو بلاتا ہے،

مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَ

ایسا کہ دل نہیں ٹھہرتا ف ۱ ٭ بولا اے قوم! بھلا دیکھو تو، اگر مجھ کو سوجھ مل گئی اپنے رب سے، اور

آتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ

اس نے مجھ کو دی مہر اپنی طرف سے، پھر کون میری مدد کرے اللہ کے سامنے، اگر اس کی بے حکمی

فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ

کروں سو تم کچھ نہیں بڑھاتے میرا سوائے نقصان ٭ اور اے قوم! یہ اونٹنی ہے اللہ کی

لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ

تم کو نشانی، سو چھوڑ دو اس کو، کھاتی پھرے اللہ کی زمین میں، اور نہ چھیڑو اس کو بری طرح،

فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي

تو پکڑے گا تم کو عذاب نزدیک کا ف ۲ ٭ پھر اس کے پاؤں کاٹے تب کہا برت لو اپنے

دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ

گھروں میں تین دن — یہ وعدہ ہے جھوٹا نہ ہوگا ٭ پھر جب پہنچا

أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

حکم ہمارا، بچا دیا ہم نے صالح کو، اور جو یقین لائے اس کے ساتھ اپنی مہر کر کر،

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾

اور اس دن کی رسوائی سے — تحقیق تیرا رب وہی ہے زور آور زبردست ٭

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾

اور پکڑا ان ظالموں کو چنگھاڑنے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے،

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾

جیسے کبھی رہے نہ تھے ان میں۔ سن لو! ثمود منکر ہوئے اپنے رب سے سن لو! پھٹکار ہے ثمود کو ف ۳

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ

اور آچکے ہیں ہمارے بھیجے ابراہیم پاس، خوشخبری لے کر، بولے سلام۔ وہ بولا، سلام ہے،

فوائد ف ۱ تجھ پر ہم کو امید تھی یعنی ہونہار لگتا تھا کہ باپ دادے کی راہ روشن کرے گا تو لگا مٹانے۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ حضرت صالح سے قوم نے معجزہ مانگا۔ حق تعالیٰ نے ان کی دعا سے پتھر میں سے اونٹنی نکالی اسی وقت اس نے بچہ دیا اسی وقت ماں کے برابر ہوگیا۔ حضرت صالح نے فرمایا کہ اس کی تعظیم کرتے رہو گے تب تک دنیا کا عذاب نہ ہوگا۔ جہاں وہ جاتی کھانے کو یا پینے کو سب جانور بھاگ جاتے۔ اور آدمی کوئی اس کو نہ ہانکتا۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ ان پر عذاب آیا اس طرح کہ رات کو پڑے سوتے تھے فرشتے نے چنگھاڑ ماری سب کے جگر پھٹ گئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۴) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ایک غیر معمولی نشان قدرت تھا حضرت صالح ع نے اس اونٹنی اور اسکے بچہ کے چرنے کے لئے ہفتہ میں ایک دن خاص اس کے لئے مقرر کر دیا تھا اور باقی چھ دن قوم کے تمام مویشیوں کے لئے تھے۔ قوم نے پہلے تو معجزہ طلب کیا اور جب اس معجزہ سے پریشانی لاحق ہوئی تو اسے ہلاک کر دیا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ اس اونٹنی کے پیدا ہونے کی جو تفصیل شاہ صاحب نے نقل کی ہے اسے عام مفسرین نے بیان کیا ہے یہاں تک کہ ابن کثیر رح جیسے محقق کے ہاں بھی یہ روایات ملتی ہے لیکن صاحب قصص القرآن نے لکھا ہے کہ حافظ ابن کثیر رح نے یہ روایات مسند روایت کے اصول پر نقل نہیں فرمائیں۔ بلکہ شہرت کی بنا پر نقل کر دی ہیں اور پیدائش کی حیرت انگیز روایات اسرائیلیات سے ماخوذ ہیں۔ قرآن کریم اور مستند روایات اس بارے میں خاموش ہیں۔

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ

پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک بچھڑا تلا ہوا ف۱ ❊ پھر جب دیکھا ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے پر

اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ

اوپری سمجھا، اور دل میں ان سے ڈرا۔ وہ بولے مت ڈر ہم بھیجے آئے

اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ

ہیں طرف قوم لوط کے ف۲ ❊ اور اس کی عورت کھڑی تھی تب وہ ہنس پڑی پھر ہم نے خوشخبری دی اس کو

وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ

اسحٰق کی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی ف۳ ❊ بولی! اے خرابی! کیا میں جنوں گی اور میں بڑھیا ہوں

وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ

اور یہ خاوند میرا ہے بوڑھا۔ یہ تو ایک عجیب چیز ہے ❊ وہ بولے، کیا تعجب کرتی ہے

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ

اللہ کے حکم سے؟ اللہ کی مہر ہے اور برکتیں تم پر، اے گھر والو! وہ ہے

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ

سراہا بڑائیوں والا ❊ پھر جب گیا ابراہیم سے ڈر، اور آئی اس کو

الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ

خوشخبری جھگڑنے لگا ہم سے قوم لوط کے حق میں ف۴ ❊ البتہ ابراہیم تحمل والا نرم دل تھا،

مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ

رجوع رہنے والا ❊ ف۵ اے ابراہیم! چھوڑ یہ خیال ۔ وہ تو آ چکا

اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾

حکم تیرے رب کا ۔ اور ان پر آتا ہے عذاب، جو پھیرا نہیں جاتا ❊

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ

اور جب پہنچے ہمارے بھیجے لوط پاس، خفا ہوا ان کے آنے سے اور رُک گیا جی میں، اور بولا،

هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ

آج دن بڑا سخت ہے ف۶ ❊ اور آئی اس پاس قوم اس کی دوڑتی بے اختیار ۔ اور

فوائد ف۱ وہ کئی شخص فرشتے تھے قوم لوط پر جاتے تھے ہلاک لیکر اول حضرت ابراہیم پاس آئے اور بشارت دی بیٹے کی ان کو بی بی سے بیٹا نہ تھا اول حضرت ابراہیم نے نہ پہچانا کہ فرشتے ہیں کھانا لے آئے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ ان کے ساتھ جو عذاب تھا اس کا ڈر پڑا ان کے دل پر۔ ۱۲ منہ رح ف۳ اس ڈر کے رفع ہونے سے خوش ہو کر ہنس پڑیں۔ حق تعالےٰ نے خوشی پر اور خوشیاں سنائیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ حضرت لوطؑ انہی کے بھیجے گئے تھے اس قوم میں جب سنا کہ ان پر عذاب آیا۔ ترس کھا کر سفارش کرنے لگے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یہ فرشتے گئے لڑکے بن کر اور حضرت لوطؑ کو اسکی قوم کی خو معلوم تھی اس سے خفا ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱ سو جب حضرت ابراہیم نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کھانے کی طرف نہیں بڑھتے تو حضرت ابراہیم نے ان کو اجنبی سمجھا اور متوحش ہوئے اور دل میں ان سے ڈرے انہوں نے کہا اے ابراہیم ہم سے ڈرو نہیں۔ ہم آدمی نہیں ہیں فرشتے ہیں جو لوط کی قوم کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ان کے ساتھ جو عذاب تھا اس کا ڈر پڑا۔ خلاصہ یہ کہ دستور کے موافق جب کوئی مہمان کھانا نہ کھاتا تھا یا کوئی مخالف بن کر آتا تھا اور وہ کھانا نہ کھاتا تھا تو کھانا نہ کھانا ایک پہچان تھی اپنے پرائے کی اسلئے خطرہ محسوس کیا یا اپنی روحانیت کے باعث ان کے پاس عذاب کا حکم محسوس کیا اسلئے ڈرے ہوں اسی طرح فرشتوں نے ان کے دل کا ڈر سمجھا اللہ تعالےٰ کے بتانے سے یا روحانی کشف سے (۲) اور ابراہیمؑ کی بیوی جو وہیں کھڑی ہوئی تھی ان باتوں کو سن کر ہنسی تو ہم نے اس عورت کو اسحٰقؑ کی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوبؑ کی بشارت دی حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اسکے ڈر کے دور ہونے سے خوش ہو کر ہنس پڑی۔

مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ

آگے سے کر رہے تھے بُرے کام - بولا، اے قوم ! یہ میری

بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ

بیٹیاں ہیں حاضر ہیں، یہ پاک ہیں تم کو ان سے، سو ڈرو تم اللہ سے، اور مت رسوا کرو مجھ کو میرے مہمانوں میں ۔

اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ

کیا تم میں ایک مرد بھی نہیں نیک راہ ف ٭ بولے تو تو جان چکا ہے ، ہم کو تیری

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ

بیٹیوں سے دعویٰ نہیں - اور تجھ کو تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں ٭ کہنے لگا، کہیں سے مجھ کو

بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا

تمہارے سامنے زور ہوتا، یا جا بیٹھتا کسی محکم آسرے میں ٭ مہمان بولے، اے لوط! ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

بھیجے ہیں تیرے رب کے، ہرگز نہ پہنچ سکیں گے تجھ تک، سو لے نکل اپنے گھر والوں کو کچھ رات

الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ

سے اور مڑ کر نہ دیکھے تم میں کوئی ، مگر تیری عورت - یوں ہی ہے کہ اس پر پڑنا ہے

اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾

جو ان پر پڑے گا، ان کے وعدے کا وقت ہے صبح - کیا صبح نہیں نزدیک ف ٭

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

پھر جب پہنچا حکم ہمارا ، کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر نیچے ، اور برسائیں

عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۵ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً

اس پر پتھریاں کھنگر کی ، تہ بتہ ٭ صاف بنائیں

عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾

تیرے رب کے پاس - اور نہیں وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور ٭

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور مدین کی طرف بھیجا، ان کا بھائی شعیب - بولا، اے قوم ! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا

تشریح

(۸۱) حضرت لوط کی قوم کی زیادتی یہاں تک پہنچ چکی تھی تو ان فرشتوں نے بتایا کہ گھبرانے کی بات نہیں ہے ہم تو عذاب ہی لے کر آئے ہیں آپ رات کے کسی حصہ میں اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر باہر چلے جایئے اور جانے والوں میں سے کوئی پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے۔ لوط کی بیوی کا استثنیٰ کر دیا کہ وہ کافروں ہی کے ساتھ رہے گی اور جس عذاب میں قوم گرفتار ہوگی اسی میں وہ بھی مبتلا ہوگی۔ فرشتوں نے عذاب کا وقت بھی بتا دیا کہ صبح ہوتے ہی عذاب شروع ہو جائے گا اور صبح کونسی دور ہے آیا ہی چاہتی ہے مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ میں کئی قول ہیں اسلئے رات کے کسی حصہ سے ترجمہ کیا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ہمارے حضرت کو مکہ فتح ہوا صبح کے وقت شاید وہی اشارہ ہو۔ (۸۲) پھر جب ہمارے عذاب کا حکم آ پہنچا تو ہم نے ان بستیوں کو الٹ کر ان کے بالائی حصہ کو نیچے کا حصہ کر دیا اور الٹنے کے بعد اس سرزمین پر ہم نے کھنگر کے پتھر برسائے۔ (۸۳) جن پر آپ کے رب کی طرف سے خاص نشان کئے ہوئے تھے اور یہ بستیاں کفار مکہ کے ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں یعنی لوطؑ تو رات کو نکل گئے صبح ہوتے ہی عذاب آیا۔ تو سدوم کی بستیاں اُلٹ پلٹ کر دی گئیں۔ نیچے کا حصہ اوپر اور اوپر کا حصہ نیچے ہو گیا۔ پھر اوپر سے پتھر برسے نشان کئے ہوئے پتھر پر کوئی ایسا نشان ہوگا جو عام پتھروں کے اعتبار سے ممتاز تھے یعنی عذاب کے پتھر دوسرے پتھروں سے ممتاز تھے بعض نے کہا کہ ہر پتھر پر مجرم کا نام لکھا ہوا تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی غیبی نشان جسے ہر شخص نہ دیکھ سکتا ہو کفار مکہ سے بستیاں دور نہیں باعتبار زمانہ یا باعتبار مسافت یہ بستیاں ملک شام کو جاتے وقت راستے میں پڑتی تھیں "منضود" کے کئی طرح معنی کئے گئے ہیں۔ تہ بتہ یا لگاتار (۸۴) اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا حضرت شعیبؑ نے کہا اے میری قوم تم صرف اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اسکے سوا تمہارا کوئی حقیقی معبود نہیں اور اسکے سوا کوئی معبود بننے کے لائق نہیں اور تم پیمانہ بھرنے اور تولنے میں کمی نہ کیا کرو۔ یعنی ماپ میں اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔ نہ کم ماپو نہ کم تولو، کیونکہ میں تم کو آسودہ حال اور فراغت کی حالت میں دیکھتا ہوں اور میں تم پر ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو ہر قسم کے عذاب کا جامع ہوگا اور وہ دن گھیر لینے والا ہوگا یعنی توحید کو اختیار کر کے عقیدے کی اصلاح کر دیہ تو ایک بنیادی چیز ہے پھر معاملات کی اصلاح کرو۔

النصف ۷ ع ۱۵

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ (۸۲) کھنگر یعنی آگ میں پکی ہوئی مٹی جو اینٹیں آگ میں جل کر خراب ہو جاتی ہیں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي

حاکم اس کے سوائے اور نہ گھٹاؤ ماپ اور تول، میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ، اور

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ

ڈرتا ہوں تم پر آفت سے ایک گھیر لانیوالے دن کی ﴿ اور اے قوم! پورا کرو ماپ اور تول

بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

انصاف سے، اور نہ گھٹا دو لوگوں کو ان کی چیزیں، اور نہ مچاؤ زمین میں

مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا

خرابی ف۱ ﴿ جو بچ رہے اللہ کا دیا، وہ بہتر ہے تم کو اگر ہو تم یقین رکھنے - اور میں نہیں

عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ

ہوں تم پر نگہبان ﴿ بولے اے شعیب! تیرے نماز پڑھنے نے تجھ کو یہ سکھایا کہ ہم چھوڑ

مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ

دیں جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے یا چھوڑ دیں کرنا اپنے مالوں میں جو چاہیں - تو ہے بڑا

الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن

باوقار نیک چال والا ف۲ ﴿ بولا اے قوم! دیکھو تو، اگر مجھ کو سوجھ ہوئی اپنے رب کی طرف سے

رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا

اور اس نے روزی دی مجھ کو نیک روزی - اور میں نہیں چاہتا کہ پیچھے آپ کروں، جو کام

أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي

تم سے چھڑاؤں - میں تو چاہتا ہوں یہی سنوارنا، جہاں تک ہو سکے - اور بن جانا ہے

إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

اللہ سے - اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوں ﴿ ف۳ اور اے قوم! نہ کمائیو میری

شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ

ضد کر کر، یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوح پر، یا قوم ہود

هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ﴿٨٩﴾

پر، یا قوم صالح پر - اور قوم لوط تم سے دور نہیں ﴿

(بقیہ صفحۂ گذشتہ) انہیں کھنگر کہتے ہیں یہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں کوئلے کی مانند سمجھو۔ ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے "کھنگر بجے کے پتھر" ترجمہ کیا ہے۔

فوائد ف۱ نقل ہے کہ امانت کے روپے کتر لیتے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ جاہلوں کا دستور ہے کہ نیکوں کا کام آپ نہ کر سکیں تو انہیں کو لگیں چڑانے یہی خصلت ہے کفر کی۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۳ یہ خصلت ہے خدا کے لوگوں کی کہ چڑانے سے برا نہ مانا اور اپنے مقدور سمجھاتے رہے ۱۲ منہ رحمہ۔

تشریح وما توفيقي إلا بالله۔ (ھود: ۸۸)

"اور بن جانا ہے اللہ سے" توفیق کا ترجمہ یہی صحیح ہے۔ بعض نسخوں میں اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔

حضرات انبیاء میں حضرت شعیب علیہ السلام خطیب الانبیاء کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

مخالفین کے جواب میں حضرت شعیبؑ نے بد معاملگی اور خیانت کاری کے خلاف جو فصیح و بلیغ تقریریں کی ہیں وہ فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہیں۔

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ الخ والی آیت دعوت حق کی زبان میں ضرب المثل بن گئی ہے۔

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿٩٠﴾
اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے، اور اسی کیطرف رجوع آؤ۔ البتہ میرا رب مہربان ہے محبت والا ۞
قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا
بولے اے شعیب! ہم نہیں بوجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں، تو ہم
ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿٩١﴾
میں کمزور ہے۔ اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند، تو تجھ کو ہم پتھراؤ کرتے، اور تو ہم پر کچھ سردار نہیں ۞
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ
بولا اے قوم! کیا میرے بھائی بندوں کا دباؤ تم پر زیادہ ہے اللہ سے۔ اور اس کو ڈال رکھا تم نے
وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾ وَيَا قَوْمِ
پیٹھ پیچھے فراموش۔ تحقیق میرے رب کے قابو میں ہے جو کرتے ہو ۞ اور اے قوم!
اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن
کام کئے جاؤ اپنی جگہ، میں بھی کام کرتا ہوں۔ آگے معلوم کرو گے، کس پر
يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي
آتا ہے عذاب، کہ اس کو رسوا کرے، اور کون ہے جھوٹا۔ اور تاکتے رہو، میں بھی
مَعَكُمْ رَقِيبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ
تمہارے ساتھ ہوں تاکتا ۞ اور جب پہنچا ہمارا حکم، بچا دیا ہم نے شعیب کو اور جو یقین
آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
لائے تھے اس کے ساتھ اپنی مہر سے۔ اور پکڑا ان ظالموں کو چنگھاڑ نے،
فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩٤﴾ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا
پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ۞ جیسے کبھی نہ بسے تھے
فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ
ان میں۔ سن لو! پھٹکار ہے مدین پر، جیسے پھٹکار پائی ثمود نے ۞ اور بھیج
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٩٦﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ
چکے ہیں موسیٰ کو اپنی نشانیوں سے، اور واضح سند سے ۞ فرعون اور اس کے

ع ۸ ۱۲

تشریح

(۹۱،۹۰) قوم کے لوگوں نے کہا اے شعیبؑ تو جو کچھ کہتا ہے تیری کہی ہوئی بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم تجھ کو اپنی قوم میں بہت کمزور پاتے ہیں اور اگر تیرے خاندان والوں کا لحاظ اور پاس نہ ہوتا تو ہم تجھ کو کبھی کا سنگسار کر چکے ہوتے اور تو ہم پر کسی طرح بھی غالب اور ذی اقتدار نہیں ہے یعنی تمہاری باتیں جب سمجھ میں نہیں آتیں اس لئے قابل توجہ نہیں تیرے خاندان کا خیال ہے ورنہ اب تک تجھ کو ہم قتل کر ڈالتے اور تیرا سر پتھروں سے کچل دیتے کیونکہ تیری توقیر اور کچھ عزت تو قوم میں ہے نہیں نہ تیرے پاس کوئی حکومت اور اقتدار ہے۔

حضرت شعیبؑ نے جواب دیا اے میری قوم کیا میرا خاندان تمہاری نظر میں اللہ تعالےٰ سے بھی زیادہ عزت دار اور صاحب توقیر ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا کر پس پشت ڈال دیا ہے یقیناً تم جو عمل کرتے ہو وہ سب میرے رب کے احاطۂ علم میں ہے۔

اور اے میری قوم اگر تم کو موعودہ عذاب کا یقین (۹۳) نہیں آتا تو اپنے حال پر عمل کرتے رہو، میں بھی اپنی حالت پر عمل کر رہا ہوں۔ تھوڑے دنوں میں تم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دے گا اور وہ کون شخص ہے جو جھوٹا تھا۔ اور کذب بیانی کیا کرتا تھا۔ تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

یعنے میری بات کا تو تم کو یقین نہیں آتا میں تم کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ تم مجھ کو جھوٹا کہتے ہو اب سوائے اسکے کیا چارۂ کار ہے کہ تم اپنا کام کرتے رہو میں اپنا کام کرتا رہوں اب بہت جلد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کُن عذاب کس پر آتا ہے اور جھوٹا کون ثابت ہوتا ہے (۹۴) اور جب ہمارے عذاب کا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب کو اور اس کے ہمراہی مسلمانوں کو اپنی رحمت و عنایت سے بچالیا اور ان ظالموں کو ایک ہولناک آواز نے آپکڑا لہٰذا وہ اپنے گھروں کے اندر منہ کے بل اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے۔

مَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾

سرداروں پاس، پھر چلے کہے میں فرعون کے ۔ اور نہیں بات فرعون کی کچھ نیک چال رکھتی ۞

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ

آگے ہوگا اپنی قوم کے قیامت کے دن، پھر پہنچا دیگا ان کو آگ پر ۔ اور برا گھاٹ ہے

الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ

جس پر پہنچے ۞ اور پیچھے سے ملی اس جہان میں لعنت اور دن قیامت کے ۔ برا انعام ہے

الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّ

جو ملا ۞ یہ تھوڑے احوال ہیں بستیوں کے کہ ہم سناتے ہیں تجھ کو، کوئی ان میں قائم ہے اور

حَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ

کوئی کٹ گیا ۞ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا لیکن ظلم کر گئے اپنی جان پر، پھر کچھ کام نہ آئے

اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ

ان کو ٹھاکر، جن کو پکارتے تھے اللہ کے سوا کسی چیز میں، جب پہنچا حکم تیرے رب

رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ

کا ۔ اور کچھ نہ بڑھایا ان کے حق میں، سوا ہلاک کرنا ۞ اور ایسی ہے پکڑ تیرے رب کی، جب پکڑتا ہے

الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ

بستیوں کو اور وہ ظلم کر رہی ہیں ۔ بیشک اس کی پکڑ دکھ دینی ہے زور کی ۞ اس بات میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ

نشانی ہے اس کو، جو ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے ۔ وہ دن یہی جس دن میں جمع ہوں

لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ

گے سب لوگ، اور وہ دن ہے دیکھنے کا ۞ اور اس کو ہم دیر جو کرتے ہیں سو ایک

مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ ؕ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

وعدہ کی گنتی تک ۞ جس دن وہ آوے گا نہ بولے گا کوئی جاندار مگر اس کے حکم سے ۔ سو ان میں

شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا

کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت ۞ سو وہ لوگ جو بد بخت ہیں، سو آگ میں ہیں، اُن کو وہاں

تشریح (۹۷ تا ۱۰۳) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور واضح سند کے ساتھ فرعون اور اسکے سرداروں کے پاس بھیجا تھا مگران سرداروں نے موسیٰ کی بات نہ مانی اور فرعون کی گمراہانہ باتوں پر چلتے رہے اسی لئے وہ فرعون قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور اپنے پرستاروں کو جہنم میں پہنچائے گا پس خدا اور اسکی مخلوق اس پر پھٹکار بھیجتی رہے گی یہاں بھی اور وہاں بھی ۔ یہ پچھلی قوموں کے واقعات ہیں جن میں سے کچھ تو اس وقت تک قائم ہیں ۔ جیسے سرزمین فرعون مصر اور کچھ تباہ کردی گئیں جیسے قوم لوط کی بستیاں اور اہل سدوم اور قوم عاد وثمود، ان تباہ شدہ قوموں پر ہماری طرف سے کوئی ظلم نہیں ہوا بلکہ انہوں نے اپنے برے اعمال کی وجہ سے اپنے اوپر خود زیادتی کی اور پھران کے معبود باطل ان کے کام نہ آسکے اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے رب کی گرفت ایسی ہی سخت ہے جب وہ ظالم قوموں کو پکڑنے پر آتا ہے اور ان واقعات میں فکر آخرت رکھنے والوں کے لئے بڑی عبرت ہے ۔

زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

چلّانا ہے اور دھاڑنا ٭ رہا کریں اس میں، جب تک رہے آسمان اور

الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾

زمین، مگر جو چاہے تیرا رب - کر ڈالتا ہے بیشک تیرا رب جو چاہے ف ٭

وَاَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ

اور وہ جو نیک بخت ہیں، سو جنت میں ہیں، رہا کریں اس میں، جب تک

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾

رہے آسمان اور زمین، مگر جو چاہے تیرا رب - بخشش ہے بے انتہا ٭

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُونَ اِلَّا كَمَا

سو تو نہ رہ دھوکے میں ان چیزوں سے جنکو پوجتے ہیں یہ لوگ، یہ لوگ کچھ نہیں پوجتے، مگر ویسا ہی

يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ

جیسے پوجتے تھے ان کے باپ دادے اس سے پہلے اور ہم دینے والے ہیں ان کو ان کا حصہ بن

مَنْقُوصٍ ﴿١٠٩﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۭ وَلَوْ

گھٹایا ٭ اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب، پھر اسمیں پھوٹ پڑ گئی - اور اگر

لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ

نہ ہوتا ایک لفظ کہ آگے نکل چکا تیرے رب سے، تو فیصلہ ہو جاتا ان میں - اور ان کو اس میں شبہ ہے

مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١١٠﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهُ بِمَا

کہ جی نہیں ٹھہرتا ف ٭ اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا پورا دے گا تیرا رب ان کو ان کے کئے اس کو سب

يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا

خبر ہے جو جو وہ کر رہے ہیں ٭ سو تو سیدھا چلا جا جیسا تجھ کو حکم ہوا اور جس نے توبہ کی تیرے ساتھ اور حد

تَطْغَوْا ۭ اِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِينَ

سے نہ بڑھو وہ دیکھتا ہے جو تم کر رہے ہو ٭ اور مت جھکو ان کی طرف جو

ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

ظالم ہیں پھر تم کو لگے گی آگ، اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوا مددگار،

فوائد ف دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ رہیں آگ میں جتنی دیر رہ چکے ہیں آسمان زمین دنیا میں مگر جتنا اور چاہے تیرا رب، وہ اسی کو معلوم ہے دوسرے یہ کہ رہیں گے آگ میں جب تک رہے آسمان و زمین اس جہان کا یعنی ہمیشہ مگر جو چاہے رب تو موقوف کر دے لیکن چاہ چکا کہ موقوف نہ ہو فائدہ: اس کہنے میں فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رہنے میں اور بندہ کے کہ بندہ کو ہمیشہ رہے پر ساتھ یہ بات لگی ہے کہ اللہ چاہے تو فنا کر دے - ١٢ منہ رح ف یعنے کتاب دی تھی راہ بتانے کو کہ وہ لوگ اسکے سمجھنے میں اختلاف کرنے لگے اور لفظ آگے ہو چکا یہ کہ دنیا میں سچ اور جھوٹ صاف نہ ہو - ١٢ منہ رح

تشریح (١٠٧) خلاصہ یہ ہے کہ اگر دنیا کے زمین و آسمان مراد ہیں تو مطلب یہ ہے کہ اس مدت تک دوزخی دوزخ میں اور جنتی جنت میں رہیں گے اگر تیرا رب چاہے تو اس مدت کو اور بڑھا دے اور اگر آسمان و زمین آخرت کے مُراد ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ رہیں گے مگر تیرا رب چاہے تو موقوف کر دے اور عذاب کو ختم کر دے لیکن چونکہ دوام کا وعدہ ہے اسلئے ایسا ہوگا نہیں نہ دوزخی دوزخ سے نکلیں گے نہ اہل جنت جنت سے۔ آیت میں مشیت کا اعلان ہے کہ تیرا رب جو چاہتا کر سکتا ہے سب چیزیں تحت القدرت ہیں کسی میعاد کا گھٹانا یا بڑھانا سب قدرت میں ہے مگر ایسا ہوگا نہیں۔ ہوگا وہی جو فرما دیا ہے۔ البتہ فنا اور بقا قدرت کے ماتحت ضرور ہیں فافہم و تدبر۔ (١١٢) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی سائل نے پوچھا قل لی قولًا فی الاسلام لا اسال عنہ احد بعدك، قال قل اٰمنتُ باللّٰہ ثم استَقِمْ یعنی اسلام کے بارے میں مجھے ایک ایسی جامع ہدایت فرمائیے کہ آپ کے بعد کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لا اور اس پر استقامت اختیار کر۔ میں کہتا ہوں کہ استقامت سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے زندگی کے دستور العمل کے طور پر شریعت کا نقشہ رکھا جائے اور اس پر چلنے کی کوشش کی جائے ؛ (حجۃ اللہ، ابواب الایمان ج ١ ص ١٦٢) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- شَیَّبَتْنِی ھود واخواتُھا مجھے سورہ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا، ایک صحابی نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ! ہود اور اس جیسی سورتوں سے آپ کی کیا مُراد ہے تو آپنے استقامت کی آیات کیطرف اشارہ فرمایا جن میں سے ایک یہ آیت ہے اور دوسری شوریٰ (١٥) میں ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا

پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے ⁂ اور کھڑی کر نماز ، دونوں سرے دن کے ، اور کچھ ٹکڑوں

مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

رات کے ۔ البتہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو ۔ یہ یادگاری ہے

لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

یاد رکھنے والوں کو ⁂ اور ٹھہرا رہ، البتہ اللہ ضائع نہیں کرتا ثواب نیکی والوں کا ف۱ ⁂

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ

سو کیوں نہ ہوئے ان سنگتوں میں، تم سے پہلے کوئی لوگ جن میں اثر رہا ہو کہ منع کرتے

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

بگاڑ کرنے سے ملک میں، مگر تھوڑے سے جو ہم نے بچا لئے ان میں ۔

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

اور چلے وہ لوگ جو ظالم تھے، اسی راہ جس میں عیش پایا ، اور تھے گناہ گار ف۲ ⁂

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور تیرا رب ایسا نہیں، کہ ہلاک کرے بستیوں کو زبردستی سے اور لوگ وہاں کے نیک ہوں ⁂

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ

اور اگر چاہتا تیرا رب ، کر ڈالتا لوگوں کو ایک راہ پر ، اور ہمیشہ رہتے ہیں

مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَ

اختلاف میں ⁂ مگر جن پر رحم کیا تیرے رب نے ۔ اور اسی واسطے ان کو پیدا کیا ہے ۔ اور

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بھروں گا دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ

اکٹھے ⁂ اور سب بیان کرتے ہیں ہم تیرے پاس رسولوں کے احوال سے جس سے ثابت کریں

بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

تیرا دل، اور آئی تجھ کو اس سورت میں تحقیق بات، اور نصیحت اور سمجھوتی

(بقیہ صفحہ گذشتہ) مفسرین نے لکھا ہے کہ ان آیات میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پوری امت کو استقامت کا حکم دیا گیا ہے اور اسی حکم کی اہمیت کا اظہار آپ نے اس انداز میں فرمایا ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو تین طرح جو نیکیاں کرے اس کی برائیاں معاف ہوں اور جو نیکیاں پکڑے اس سے خو برائیوں کی چھوٹے اور جس ملک میں نیکیوں کا رواج ہو وہاں ہدایت آوے اور گمراہی مٹے لیکن تینوں جگہ وزن غالب چاہیئے جتنا میل اتنا صابن۔۱۲ منہ رہ
ف۲ یعنی نیک لوگ غالب ہوتے تو قوم ہلاک ہوتی تھوڑے تھے سو آپ بچ گئے۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح (۱۱۴) دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصہ کی نمازوں سے پانچوں نمازیں ثابت کی گئی ہیں۔ ابن عباسؓ دن کے دونوں سروں کی نمازوں سے نماز فجر اور نماز مغرب مُراد لیتے ہیں۔ امام حسن بصری رہ نے دوسرے کنارے کی نماز سے نمازِ عصر مُراد لی ہے۔ امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ دوسرے سرے کی نماز سے ظہر اور عصر دونوں مراد ہیں۔ رات کے حصہ کی نماز سے ان تمام حضرات کے نزدیک عشاء کی نماز مراد ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے کہ رات کی نماز سے مغرب اور عشاء دونوں مُراد ہیں۔ حافظ ابن کثیر رہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ آیت معراج سے پہلے نازل ہوئی اور اسمیں صرف تین نمازوں فجر، عصر اور تہجد کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ابتداء اسلام میں یہی تین نمازیں واجب تھیں بعد میں جب پانچ کا حکم آیا اور تہجد کی نماز کا وجوب عام امت کے لئے ختم ہو گیا اور صبح و عصر میں ظہر و مغرب اور عشاء کا اضافہ کر دیا گیا۔ حضرت حق جل مجدہٗ نے ارشاد فرمایا کہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو الخ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ نیکیاں برائیوں کو کس طرح دُور کرتی ہیں اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟ تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ نیکیاں کرنیوالے کی برائیاں معاف کر دیجاتی ہیں۔ ۲۔ جو نیکیوں پر قائم رہتا ہے اس سے برائیوں کی عادت اور برائیوں کا شوق دُور کر دیا جاتا ہے۔ ۳۔ جس ملک اور معاشرہ میں نیکیوں کا رواج ہو جاتا ہے یعنی نیکیوں کا اجتماعی جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اس معاشرہ میں ہدایت کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ لیکن ان تینوں صورتوں میں نیکیوں کا وزن برائیوں کے وزن سے زیادہ غالب ہونا چاہیئے کیونکہ یہ قانون قدرت ہے کہ جتنا میل کچیل ہو اتنا ہی صابن ہونا ضروری ہے اولوا بقیۃ جن میں اثر رہا ہو یعنی جن لوگوں میں خیر اور بھلائی کا اثر باقی تھا ان کی تعداد اگر برے لوگوں سے زیادہ ہوتی اور وہ لوگ برائیوں کے خلاف (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى

ایمان والوں کو ۞ اور کہدے ان کو، جو یقین نہیں کرتے ، کام کئے جاؤ

مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اپنی جگہ ۔ ہم بھی کام کرتے ہیں ۞ اور راہ دیکھو ، ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ۞

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ

اور اللہ کے پاس ہے چھپی بات آسمانوں کی اور زمین کی ، اور اسی کی طرف رجوع ہے کام سارا ،

فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

سو اس کی بندگی کر ، اور اس پر بھروسا رکھ ۔ اور تیرا رب بے خبر نہیں جو کام کرتے ہو ۞

آیاتہا ۱۱۱ ﴿۱۲﴾ سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ ﴿۵۳﴾ رکوعاتہا ۱۲

سورۂ یوسف مکی ہے اور اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر ، جو بخشنے والا ہے نہایت مہربان ۞

الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

یہ آیتیں واضح کتاب کی ۞ ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا ،

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ

شاید تم بوجھو ۞ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہتر بیان ، اس واسطے

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن ۔ اور تو تھا اس سے پہلے البتہ

الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ

بے خبروں میں ۞ جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو اے باپ! میں نے دیکھے گیارہ

عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

تارے اور سورج اور چاند ، دیکھے میں نے میرے حق میں سجدہ کرتے ۞

قَالَ يٰبُنَىَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

کہا اے بیٹے! مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیوں پاس ، پھر وہ بنا دیں گے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) جہاد کرتے رہتے تو ان قوموں پر عذاب نہ آتا مگر صاحب خیر اور بھلے لوگ کم تھے اس لئے پوری قوم عذاب میں گرفتار ہو جاتی۔

تشریح ۳ اَحْسَنَ الْقَصَصِ حضرت یوسف کا قصہ ، خداوند عالم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کو "بہترین قصہ" قرار دیا ہے کیونکہ اس قصہ میں تقویٰ اور صبر کا ایک اعلیٰ کردار پیش کیا گیا ہے اور اس کے شاندار نتیجہ سے دنیا کو آگاہ کیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے قصوروار بھائیوں کو اپنے دامن عفو و کرم میں ڈھانپتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو شخص بھی تقویٰ اور صبر کی راہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دین اور دنیا میں اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔ انہ من یتق ویصبر صبر یہ کہ ہر حالت میں مصائب و مشکلات کو برداشت کیا جائے اور جلد بازی سے پرہیز کیا جائے اور تقویٰ یہ کہ قوت و اقتدار کی حالت میں عفو و کرم کی روش اپنائی جائے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام مظلومانہ حالت کی بڑی بڑی دشواریوں سے گذرے۔

مگر حاسد بھائیوں ، مکار خواتین مصر اور ظالم مصری حکام کے ہاتھوں سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا اور جب مصری اقتدار کے مالک بن گئے تو ان سب پر عفو و کرم کی بارش کی۔ پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ کل کا غلام مصر جیسے متمدن ملک کا تاجدار بن گیا اور پھر یہ تاجداری کسی قسم کی جنگ اور سازش کے تحت حاصل نہیں کی گئی بلکہ اصحاب اقتدار نے اپنی خوشی سے اقتدار کی کنجیاں پیش کیں۔ حکمت و تدبر کے ساتھ صبر و استقامت کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اور اس کے برعکس حاسدانہ جذبہ نبی زادوں کو بھی کتنا نیچے گرا دیتا ہے۔ جوانی کی فطری خواہشات پر کنٹرول کرنے سے ایک جوان آدمی کو کیا مقام ملتا ہے؟ اس واقعہ کے آئینہ میں قرآن نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دشمنوں کو ان کے انجام سے آگاہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یوسفؑ کی جگہ تھے اور قریش برادران یوسف کی جگہ۔

لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ لِلْإِنسَٰنِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٥﴾ وَ

تیرے واسطے کچھ فریب- البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن ف ۞ اور

كَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اسی طرح نوازے گا تجھ کو تیرا رب، اور سکھاوے گا کل بٹھانی باتوں کی ،

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ

اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھ پر، اور یعقوب کے گھر پر، جیسا پورا کیا ہے تیرے

أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ

دو باپ دادوں پر پہلے سے ، ابراہیم اور اسحٰق پر، البتہ تیرا رب خبردار ہے

حَكِيمٌ ﴿٦﴾ لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ ءَايَٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ ﴿٧﴾

حکمتوں والا ف ۞ البتہ ہیں یوسف کے مذکور میں اور بھائیوں کے نشانیاں پوچھنے والوں کو ف ۞

ع ١١

إِذْ قَالُوا۟ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰٓ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ

جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے اور ہم قوت کے لوگ ہیں- البتہ

أَبَانَا لَفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾ ٱقْتُلُوا۟ يُوسُفَ أَوِ ٱطْرَحُوهُ أَرْضًا

ہمارا باپ خطا میں ہے صریح ف ۞ مار ڈالو یوسف کو، یا پھینک دو کسی ملک میں ،

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا۟ مِنۢ بَعْدِهِۦ قَوْمًا

کہ اکیلی رہے تم پر توجہ تمہارے باپ کی ، اور ہو رہیو اس کے پیچھے نیک

صَٰلِحِينَ ﴿٩﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا۟ يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ

لوگ ۞ بولا ایک بولنے والا ان میں، مت مار ڈالو یوسف کو، اور پھینک دو

فِي غَيَٰبَتِ ٱلْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ ٱلسَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ

اس کو گمنام کنوئیں میں، کہ اٹھالے جاوے اس کو کوئی مسافر ، اگر تم کو

فَٰعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا۟ يَٰٓأَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَ۫نَّا عَلَىٰ يُوسُفَ

کرنا ہے ۞ بولے، اے باپ! کیا ہے؟ کہ تو اعتبار نہیں کرتا ہمارا یوسف پر ،

وَإِنَّا لَهُۥ لَنَٰصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَ

اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں ۞ بھیج اس کو ہمارے ساتھ کل کو کچھ چرے اور کھیلے ، اور

فوائد

ف۱ یعنی اس کی تعبیر ظاہر ہے سنتے ہی سمجھ لیں گے۔ گیارہ بھائی تھے اور ایک باپ اور ایک ماں ان کی طرف محتاج ہوں گے پھر شیطان ان کے دل میں حسد ڈالے گا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ نوازش اللہ کی سجدے سے سمجھے اور کل بٹھانی باتوں کی یعنی اسمیں دخل ہے خواب کی تعبیر ان کے ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب موزوں دیکھا چھوٹی عمر میں ابراہیم اور اسحٰق کا نام لیا اپنا نہ لیا عاجزی سے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ نقل ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کچھ بتاؤ کہ ہم محمدؐ سے پوچھیں۔ سچ آزمانے کو کہا پوچھو: کہ ابراہیم کا وطن شام ہے اس کی اولاد بنی اسرائیل مصر میں کیوں کر آئی کہ موسیٰ کو فرعون سے قضیہ ہوا۔ یہ سورۃ اتری فرمایا کہ پوچھنے والوں کو نشانیاں ہیں قریش کو یہ ایک بھائی کا حسد کیا اطاعت قبول نہ کی آخر اللہ نے اسی کی طرف محتاج کیا اور اسی طرح یہود حسد کر کر خراب ہوئے اور قریش نے بھائی کو وطن سے نکالا وہی اس کا عروج ہوا۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی ہم وقت پر کام آنے والے ہیں اور یہ لڑکے ہیں چھوٹے ایک بھائی ان کا سگا تھا اور سب سوتیلے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ (۹) اکیلی رہے تم پر توجہ تمہارے باپ کی یعنی صرف تمہیں پر تمہارے باپ کی توجہ رہے بعض نسخوں میں "اکیلا" اور بعض میں "اکیلے" لکھا ہوا ہے جو تحریف لفظی ہے۔ چرے یعنی کھائے ایک نسخہ میں چرے کو چرلے کر دیا گیا ہے یعنی لازم کو متعدی بنا دیا ہے جو غلط ہے۔

إِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ إِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ أَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ

ہم تو اس کے نگہبان ہیں ف ۞ بولا، مجھ کو غم پکڑتا ہے اس سے کہ لے جاؤ اس کو اور

أَخَافُ أَنْ يَّأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

ڈرتا ہوں کہ کھا جاوے اس کو بھیڑیا، اور تم اس سے بے خبر رہو۔ ف ۞

قَالُوْا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّآ إِذًا

بولے، اگر کھا گیا اس کو بھیڑیا، اور ہم یہ جماعت ہیں قوت ور تو تو

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَأَجْمَعُوْٓا أَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ

ہم نے سب کچھ گنوایا ۞ پھر جب لے کر چلے اس کو، اور متفق ہوئے کہ ڈالیں اس کو گمنام

غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا

کنوئیں میں — اور ہم نے اشارت کی اس کو، کہ تو جتاوے گا ان کو ان کا یہ کام،

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْٓ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور وہ نہ جانیں گے ف۳ ۞ اور آئے اپنے باپ پاس، اندھیرا پڑے، روتے ۞

قَالُوْا يٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

کہنے لگے اے باپ! ہم لگے دوڑنے آگے نکلنے کو، اور چھوڑا یوسفؑ کو اپنے اسباب پاس،

فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

پھر اس کو کھا گیا بھیڑیا۔ اور تو باور نہ کرے گا ہمارا کہنا، اگرچہ ہم سچے ہوں ۞ اور

جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

لائے اس کے کرتے پر لہو لگا جھوٹ — بولا، کوئی نہیں! بلکہ بنا دی ہے تم کو

أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا

تمہارے جیوں نے ایک بات۔ اب صبر ہی بن آوے۔ اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر،

تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَأَدْلٰى

جو بتاتے ہو ف۴ ۞ اور ایک قافلہ، پھر بھیجا اپنا پنہارا، اس نے لٹکایا اپنا ڈول۔

دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَأَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ

بولا، کیا خوشی کی بات ہے یہ ہے ایک لڑکا۔ اور چھپالیا اس کو پونجی سمجھ کر — اور اللہ

فوائد

ف بکریاں چرانے کو جنگل جاتے تھے۔
ف ان کو بھیڑیے کا بہانہ کرنا تھا وہی ان کے دل میں خوف آیا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ پھر جب لے کر چلے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا۔ اسواسطے کہ لائق بیان نہیں جو کچھ بھائیوں نے سلوک کیا۔ راہ میں بُرا کہتے اور مارتے لے گئے۔ نہ ان کے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر پھر کنوئیں میں ڈالا۔ وہ کنارے کو پکڑ کر رہ گئے۔ تب رسی میں باندھ کر لٹکایا۔ آدھی دور سے چھوڑ دیا پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوشہ میں ایک پتھر پر بیٹھ گئے اور بھائیوں نے کرتہ اُتار کر ننگا ڈالا۔ تب حق تعالیٰ کی بشارت پہنچی کر ایک وقت تو ان کو یاد دلائے گا ان کا کام۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنے کرتے پر لہو وہی تھا ان کا جھوٹ بھیڑیا کھاتا تو کرتہ ثابت کب چھوڑ جاتا ۱۲ منہ رح

تشریح

يَرْتَعْ وَ يَلْعَبْ (۱۲) "کچھ چرے اور کھیلے" بعض نسخوں میں چرائے لکھا ہوا ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ عربی میں رتع کے معنے خوب آزادی اور بے فکری سے کھانا پینا عربی کا محاورہ ہے، خرجنا نرتع و نلعب ای نتعوذ نلهو شاہ صاحب نے یرتع کے لغوی معنے اور عربی محاورہ کے مطابق اس کا ترجمہ "چرنے" کیا ہے چرنا جانوروں کے کھانے پینے کو کہتے ہیں اور بے فکری اور آزادی کے ساتھ کھانا پینا دراصل جانوروں ہی کا کام ہے یا پھر بچوں کا۔ حضرت یوسف بچے تھے اس کی رعایت سے شاہ صاحبؒ نے "چرے اور کھیلے" ترجمہ کیا ہے۔ وَاَوْحَيْنَا (۱۵) اور ہم نے اشارت کی، اس کی تمام حضرات "وحی کی" ترجمہ کر رہے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے لغوی ترجمہ کیا کہ ہم نے یوسف علیہ السلام کے دل میں یہ بات ڈالی کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام اس وقت تک پیغمبر نہ تھے۔

عَلِيمٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ

خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ف۱ ۔ اور بیچ آئے اس کو ناقص مول کو گنتی کی کئی پاؤلیاں۔

وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرَىٰهُ

اور ہو رہے تھے اس سے بے زار ف۲ ۔ اور کہا، جس شخص نے خرید کیا اس کو

مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِۦٓ أَكْرِمِى مَثْوَىٰهُ عَسَىٰٓ أَن يَنفَعَنَآ

مصر سے، اپنی عورت کو، آبرو سے رکھ اس کو، شاید ہمارے کام آوے، یا

أَوْ نَتَّخِذَهُۥ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِى الْأَرْضِ

ہم کرلیں اس کو بیٹا ۔ اور اسی طرح جگہ دی ہم نے یوسف کو، اس ملک میں ۔

وَلِنُعَلِّمَهُۥ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰٓ أَمْرِهِۦ

اور اسواسطے کہ اس کو سکھاویں کچھ کل بٹھانی باتوں کی۔ اور اللہ جیت رہتا ہے اپنا کام۔

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُۥٓ

اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳ ۔ اور جب پہنچا قوت کو ۔

ءَاتَيْنَٰهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

دیا ہم نے اس کو حکم اور علم ۔ اور ایسا ہی بدلا دیتے ہیں ہم نیکی والوں کو ف۴ ۔

وَرَٰوَدَتْهُ الَّتِى هُوَ فِى بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِۦ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَٰبَ وَ

اور پھسلایا اس کو عورت نے جسکے گھر میں تھا، اپنا جی تھامنے سے، اور بند کئے دروازے اور

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ رَبِّىٓ أَحْسَنَ مَثْوَاىَ ۖ إِنَّهُۥ

بولی، شتابی کر ۔ کہا، خدا کی پناہ! وہ عزیز مالک ہے میرا، اچھی طرح رکھا ہے مجھ کو،

لَا يُفْلِحُ الظَّٰلِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِۦ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ أَن رَّءَا

البتہ بھلا نہیں پاتے جو لوگ بے انصاف ہیں ف۵ اور البتہ عورت نے فکر کی اس کی اور اس نے فکر کی اگر نہ ہوتا

بُرْهَٰنَ رَبِّهِۦ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۚ إِنَّهُۥ مِنْ

یہ کہ دیکھے قدرت اپنے رب کی، یوں ہی ہوا اسواسطے کہ ہٹا دیں اس سے برائی۔ اور بے حیائی ۔ البتہ وہ ہے ہمارے

عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُۥ مِن

چنے بندوں میں ف۶ ۔ اور دونوں دوڑے دروازے کو اور عورت نے چیر ڈالا اس کا کرتہ

ع ۲ / ۱۴ / ۱۲

فوائد ف۱ کنوئیں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام ڈول میں ہو بیٹھے، کھینچنے والے نے ان کا حسن دیکھ کر خوشی سے پکارا کر بڑی قیمت کو یہ بکے گا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کرتے ہیں شاید یہ مراد ہو کہ یہود اس جگہ یہ قصہ بدلتے ہیں توریت میں بدل ڈالا ہے تا کہ اپنے باپ دادوں پر عیب نہ آوے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ اگلے دن بھائی گئے کوئیں میں نہ پایا قافلہ پر دعویٰ کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درہم کو بیچ ڈالا۔ درم قریب ہے پاؤلی کے نو بھائیوں نے دو دو درہم بانٹ لیئے ایک نے حصہ نہ لیا۔ پھر آگے قافلہ والوں نے مصر میں جاکر بیچا حق تعالیٰ نے صریحاً ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کو لیکن اشارۃً سے معلوم ہوا کہ سستے مول تو اسی جگہ بیچا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ مصر میں عزیز نے مول لیا۔ عزیز کہتے تھے بادشاہ کے مختار کو اس نے ہوشیار دیکھ کر غلاموں کیطرح نہ رکھا فرزند کیطرح رکھا کہ کاروبار میں نائب ہوگا۔ اسطرح حق تعالیٰ نے اس ملک میں ان کا قدم جمایا پھر ان کے سبب سے سارے بنی اسرائیل کو بسایا اور یہ بھی منظور تھا کہ سرداروں کی صحبت دیکھیں تا رمز و اشارہ سمجھنے کا سلیقہ کمال پکڑیں اور علم خدائی پورا پاویں اور اللہ جیت رہتا ہے یعنے بھائیوں نے چاہا کہ ان کو گرا دیں اسی میں یہ چڑھ گئے ۱۲ منہ رح ف۴ حکم دیا یعنی عقل سے مشکل باتیں حل کرنے اور علم اللہ کا دیں۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی اس کے ناموس میں کیونکر داخل کردوں۔ ۱۲ منہ رح ف۶ نقل ہے کہ حضرت یعقوب کی صورت اُن کو نظر آئی انگلی دانت میں۔ باقی خیال گناہ گناہ نہیں اور اگر گناہ ہے تو کمتر سا اصل گناہ سے پیغمبر کو بچالیا ہے اللہ نے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ (۱۹) پھر بھیجا اپنا پنہیار۔ یعنی پانی والا۔ شاہ ولی اللہ رح نے لکھا ہے (سقائے خود) گھاٹ پر آنیوالے کو عربی میں وارد کہتے ہیں دَرَاهِمَ (۲۰) پاؤلیاں) روپے کی چار پاؤلیاں ہوتی تھیں۔ ایک درہم چونی کے برابر ہوا۔

آیت ۲۴) شاہ صاحب رح نے هَمَّ کا ترجمہ فکر کیا۔ یعنے عورت نے پھانسنے کی فکر کی اور یوسف علیہ السلام نے اس عورت کے ناموس کی حفاظت کی فکر کی۔ "فکر" کا لفظ قصد اور ارادہ کے مقابلہ میں بہت موزون ہے۔ اس کا اصلی جواب شاہ صاحب نے حاشیہ میں دیا ہے۔

دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ

پیچھے سے اور دونوں مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس، بولی؛ اور کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے

سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ

گھر میں برائی، مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھ کی مار ف۱ ☆ یوسف بولا: اسی نے خواہش کی مجھ سے

عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

کہ نہ تھاموں اپنا جی؛ اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے، اگر ہے اس کا کرتہ پھٹا

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ كَانَ

آگے سے، تو عورت سچی ہے اور وہ ہے جھوٹا ☆ اور اگر ہے

قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾

اس کا کرتا پھٹا پیچھے سے، تو یہ جھوٹی اور وہ ہے سچا ف۲ ☆

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ

پھر جب دیکھا عزیز نے، کرتا اس کا پھٹا پیچھے سے، کہا بے شک یہ ایک فریب ہے تم عورتوں

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ

کا، البتہ تمہارا فریب بڑا ہے ☆ یوسف! جانے دے یہ مذکور،

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِــِٕيْنَ ﴿٢٩﴾ ع

اور عورت! تو بخشوا اپنا گناہ ۔ یقین ہے کہ تو ہی گناہ گار تھی ☆

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ

اور کہنے لگیں کئی عورتیں اس شہر میں، عزیز کی عورت خواہش کرتی ہے اپنے غلام سے اس کا

نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾

جی، فریفتہ ہو گئی اس کی محبت میں، ہم تو دیکھتے ہیں وہ بہکی ہے صریح ف۳ ☆

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ

پھر جب سنا اس نے ان کا فریب، بلاوا بھیجا ان کو، اور تیار کی ان کے واسطے

مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

ایک مجلس، اور دی ان کو ہر ایک کے ہاتھ میں چھری، اور بولی، یوسف! نکل آ!

فوائد ف۱ حضرت یوسفؑ دوڑے نکل جانے کو وہ دوڑی پکڑنے کو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ اس عورت کا ناتے دار ایک لڑکا دودھ پیتا یہ بول اٹھا۔ ف۳ یعنی غلام اس قابل کیا ہوگا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۲۴ اس عورت نے یوسفؑ کی جانب عزم اور پختہ قصد کیا اور یوسف کا اس کی طرف غیر ارادی محض طبعی کے طور پر میلان ہوا اگر ان کے رب کی دلیل سامنے نہ آجاتی تو بہ تقاضائے بشریت میلان بڑھ جاتا کیونکہ اسباب و دواعی اس قدر قوی تھے۔ جہاں طبعی میلان میں اضافہ کا ہو جانا کچھ بعید نہ تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا طبعی میلان جیسے گرمی کے رمضان میں پانی کو دیکھ کر ایک روزہ دار کو بلا ارادہ ایک طبعی میلان ہوتا ہے لیکن روزہ توڑنے یا پانی پینے کا خیال تک نہیں ہوتا البتہ پیاس کی حالت میں پانی کو دیکھ کر ایک طبعی میلان ضرور ہوتا ہے اس سے زیادہ حضرت یوسفؑ کے میلان کی حقیقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دلیل سمجھائی اور دکھائی وہ دلیل یہی حکم شرعی ہے جس کا اظہار فرمایا اور بدکاری کی ممانعت اور حرمت سامنے آگئی یا حضرت یعقوبؑ کا نظر آ جانا جیسا کہ مجاہد اور مقاتل کی روایت میں ہے۔ سُوء اور فحشاء سے بعض حضرات نے صغیرہ اور کبیرہ دونوں گناہوں سے دور رہنا ظاہر کیا ہے اور یہ صحیح ہے کہ نہ صغیرہ کے حضرت یوسفؑ مرتکب ہوئے اور نہ کبیرہ کے بلکہ طبعی میلان پر قابو پا لینے اور گناہ سے بچ جانے پر ایک نیکی کے مستحق ہوئے زلیخا کی شہادت آگے آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کو بندگانِ مخلصین میں سے فرمایا ہے۔

ع ۹ ۱۲

جب زلیخا اپنے اصرار سے باز نہ آئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام دروازے کی طرف بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے بھاگی اور اس عورت نے یوسف علیہ السلام کا کرتہ کھینچنے میں پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور ان دونوں نے دروازے کے پاس اس عورت کے خاوند کو پایا اور عورت نے خاوند کو دیکھتے ہی کہا۔ جو تیری بیوی سے بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ یا تو وہ قید کیا جائے اور جیل خانہ بھیجا جائے یا اس کو اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَأَيْنَهٗٓ أَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ

ان کے سامنے۔ پھر جب دیکھا اس کو دہشت میں آگئیں اس کے اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ۔ اور کہنے

حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ إِنْ هٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿۳۱﴾

لگیاں، حاشاللہ! نہیں یہ شخص آدمی۔ یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ ف ۱

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ

بولی، سو یہ وہی ہے، کہ طعنہ دیا تم نے مجھ کو اسکے واسطے۔ اور میں نے چاہا اس سے اس کا

نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ

جی، پھر اس نے تھام رکھا۔ اور مقرر اگر نہ کرے گا جو میں اس کو کہتی ہوں، البتہ قید پڑے گا،

وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ

اور ہو گا بے عزت ف ۲ یوسف بولا اے رب! مجھ کو قید پسند ہے اس بات سے

مِمَّا يَدْعُونَنِيٓ إِلَيْهِ ۚ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ

جس طرف مجھے بلاتیاں ہیں۔ اور اگر تو نہ دفع کرے مجھ سے ان کا فریب تو مائل ہو جاؤں

إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِينَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ

ان کی طرف، اور ہو جاؤں بے عقل سو قبول کرلی اس کی دعا اس کے رب نے

فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ

پھر دفع کیا اس سے ان کا فریب۔ البتہ وہ ہے سننے والا خبردار ف ۳ پھر

بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِينٍ ﴿۳۵﴾ ع

یوں سوجھا لوگوں کو، وہ نشانیاں دیکھے پر، کہ قید رکھیں اس کو ایک مدت ف ۴

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ أَحَدُهُمَآ إِنِّيٓ أَرٰىنِيٓ أَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

اور داخل ہوئے بندی خانہ میں اسکے ساتھ دو جوان۔ کہنے لگا ان میں سے ایک میں دیکھتا ہوں کہ میں نچوڑتا ہوں

قَالَ الْاٰخَرُ إِنِّيٓ أَرٰىنِيٓ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ

شراب۔ اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اٹھا رہا ہوں اپنے سر پر روٹی، کہ جانور کھاتے ہیں

مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهٖ ۚ إِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا

اسمیں سے بتا ہم کو اس کی تعبیر۔ ہم دیکھتے ہیں تجھ کو نیکی والا ف ۵ بولا: نہ

ع ۱۴ ۶

فوائد

ف ۱ چھریاں دی تھیں میوہ کھانے کو ان کا حسن دیکھ کر بے حواس ہوگئیں چھری سے ہاتھ کٹ گئے۔ ۱۲ منہ رہ

ف ۲ ان کے رُو برُو یہ بات کہی تا وہ بھی سمجھاویں اور حضرت یوسف ع ڈر کر قبول کریں ۱۲ منہ رہ

ف ۳ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مانگے سے قید پڑے لیکن اللہ تعالٰے نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ ان کا فریب دفع کیا اور قید ہونا تھا قسمت میں۔ آدمی کو چاہیئے کہ گھبرا کر اپنے حق میں برائی نہ مانگے۔ پوری بھلائی مانگے گو وہی ہوگا جو قسمت میں ہے ۱۲ منہ رہ

ف ۴ اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ گناہ عورت کا ہے تو بھی ان کو قید کیا تا بدنامی خلق میں عورت سے اُترے یا اسواسطے کہ اس کی نظر سے دور رہیں۔ ۱۲ منہ رہ

ف ۵ جس نے شراب دیکھا وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا دوسرا نانبائی تھا لیکن خلافِ عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہیں زہر کی تہمت میں دونوں قید تھے آخر نان بائی پر ثابت ہوئی۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح

اخرج (۳۱) نکل یا، یا پر ۱۹ تلفظ ہے یعنے نکل آ۔ السجن (۳۳) بندی خانہ، قیدخانہ،

اہلِ تحقیق نے کہا ہے کہ سب ان عورتوں کی ملی بھگت تھی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں یہ بات نہ تھی اور ہاتھ کاٹنے میں کوئی مبنی ہوئی بات نہ تھی البتہ بعد میں جوڑ لگ گیا ہوگا اور انہوں نے بھی یوسفؑ کو سمجھایا ہوگا کہ آخر تمہاری آقا ہے اس کا کہنا کر دو، ورنہ بلا وجہ جیل خانہ جاؤ گے۔ حضرت یوسف ع نے جب دیکھا کہ یہ عورتیں جیل کی دھمکی دے رہی ہیں اور مجھ پہ کوشش کر رہی ہیں تو وہ حضرت حق کی جانب متوجہ ہوئے۔

يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ

آنے پائے گا. تم کو کھانا جو ہر روز تم کو ملتا ہے مگر بتا چکوں گا تم کو اس کی تعبیر، اس کے آنے سے

يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا

پہلے ۔ یہ علم ہے کہ مجھ کو سکھایا میرے رب نے ۔ میں نے چھوڑا دین اس قوم کا،

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

کہ یقین نہیں رکھتے اللہ پر، اور آخرت سے وہ منکر ہیں ف ۞ اور پکڑا میں نے دین اپنے

آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ

باپ دادوں کا، ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا ۔ ہمارا کام نہیں کہ شریک کریں

بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ

اللہ کا کسی چیز کو ۔ یہ فضل ہے اللہ کا ہم پر اور سب لوگوں پر، لیکن

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ

بہت لوگ بھلا نہیں مانتے ف ۞ اے رفیقو ! بندی خانے کے ! بھلا کئی معبود

مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ

جدا جدا بہتر ؟ یا اللہ اکیلا زبردست ۞ کچھ نہیں پوجتے ہو سوائے

دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

اس کے، مگر نام ہیں کہ رکھ لئے ہیں تم نے، اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اتاری اللہ نے

بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ

ان کی کوئی سند ۔ حکومت نہیں ہے کسی کی سوا اللہ کے، اس نے فرمایا کہ نہ پوجو مگر اسی کو ۔

ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾

یہی ہے راہ سیدھی پر بہت لوگ نہیں جانتے ۞

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا

اے رفیقو بندی خانے کے ! ایک جو ہے تم دونوں میں، سو پلاوے گا اپنے خاوند کو شراب، اور دوسرا

الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ

جو ہے سو سولی چڑھے گا، پھر کھاویں گے جانور اس کے سر میں سے ۔ فیصل ہوا کام،

فوائد

ف حق تعالےٰ نے قید میں یہ حکمت رکھی کہ ان کا دل کافروں کی محبت سے ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہو اچاہا کہ اول انکو دین کی بات سنادیں پیچھے تعبیر خواب کہیں اسواسطے تسلی کردی تاکہ نہ گبھراویں کہا کہ کھانے کے وقت تک وہ بھی بتادوں گا ۱۲۰ منہ رح ف یعنی ہمارا اس دین پر رہنا سب خلق کے حق میں فضل ہے کہ ہم سے راہ سیکھیں۔ ۱۲۰ منہ رح

تشریح

(۴۰) یعنی وہ ٹھاکر کہ جن کے نام تم نے رکھ چھوڑے ہیں وہ تو بیکار محض ہیں ایسی حالت میں سوائے ناموں کے اور کیا رکھا ہے اور حکومت ہے اللہ تعالیٰ کی اور اسی کا حکم چلتا ہے تو اس کے حکم کی کوئی سند دکھلاؤ، اس کا حکم تو ان ٹھاکروں کی پوجا کے خلاف ہے اس کا حکم تو یہ ہے کہ سوائے اس کے کسی کی بندگی نہ ہو، یہی ایک صاف اور سیدھا طریقہ ہے لیکن اکثر لوگ خدا تعالےٰ کی توحید کو جانتے نہیں۔

(۴۱) اے قیدخانہ کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو بدستور اپنے آقا اور اپنے بادشاہ کو شراب پلایا کریگا اور دوسرا تم میں کا سُولی دیا جائے گا۔ اور اُس کے سر کو پرندے نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ جو بات تم دریافت کرتے تھے۔ اس کا فیصلہ کیا جاچکا۔ یعنی تم دونوں میں سے شرابی بری ہوجائے گا اور نانبائی کو سولی ہوگی۔ چنانچہ مقدمہ میں ایک بری ہوا دوسرے کو سولی ہوئی (۴۲) اور ان دونوں میں سے جس کو یوسف ؑ نے یہ سمجھا کہ وہ رہا ہونیوالا ہے اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ کے رُو برُو میرا تذکرہ کر دیجیو سو شیطان نے اس کو اپنے بادشاہ سے یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف کئی سال تک قیدخانہ ہی میں رہا۔ اس تفسیر میں ظن بمعنے یقین ہے اسلئے پیغمبر کی تعبیر ہے۔ نیز وحی سے معلوم ہوا ہوگا چنانچہ فرمایا قضی الامرُ الذی فیہ تستفتیٰن۔ معلوم ہوتا ہے قضاء وقدر کا فیصلہ یوسف کو معلوم ہوچکا ہوگا۔ کہتے ہیں کہ نانبائی نے کہا تھا کہ میرا خواب تو بناوٹی تھا لیکن حضرت یوسف نے فرمایا تو اپنے خواب کو سچا کہہ یا جھوٹا، ہو گا یہی۔ دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ فَاَنْسٰهُ الشیطٰن شاہ صاحبؒ نے نسیان کو شیطان کی طرف منسوب کیا اور لکھا کہ حضرت یوسف ؑ کو شیطان نے بھلا دیا کہ انہوں نے بجائے اللہ کے ساتھ رجوع کرنے کے دنیاوی بادشاہ کو یاد دلانے کے لئے کہا جیساکہ ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضؓ سے مفصل روایت کی ہے۔

الَّذِیۡ فِیۡهِ تَسۡتَفۡتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِیۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ

جس کی تحقیق تم چاہتے تھے ۞ اور کہہ دیا اس کو، جس کو اٹکلا کہ بچے گا ان دونوں

مِّنۡهُمَا اذۡكُرۡنِیۡ عِنۡدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنۡسٰهُ الشَّیۡطٰنُ ذِكۡرَ

میں، میرا ذکر کریو اپنے خاوند پاس - سو بھلا دیا اس کو شیطان نے ذکر کرنا

رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجۡنِ بِضۡعَ سِنِیۡنَ ﴿۴۲﴾ؕ ع وَقَالَ الۡمَلِكُ

اپنے خاوند سے، پھر رہ گیا قید میں کئی برس ف ۞ اور کہا، بادشاہ نے

اِنِّیۡۤ اَرٰی سَبۡعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعَ

میں خواب دیکھتا ہوں سات گائیں موٹی، ان کو کھاتی ہیں سات دبلی، اور سات

سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِیۡ فِیۡ رُءۡیَایَ

بالیں ہری، اور دوسری سوکھی - اے دربار والو! تعبیر کہو مجھ سے میرے خواب

اِنۡ كُنۡتُمۡ لِلرُّءۡیَا تَعۡبُرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ ۚ وَمَا

کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے ۞ بولے، یہ اڑتے خواب ہیں - اور ہم کو

نَحۡنُ بِتَاۡوِیۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِیۡنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِیۡ نَجَا مِنۡهُمَا

تعبیر خوابوں کی معلوم نہیں ۞ اور بولا وہ جو بچا تھا ان دونوں میں،

وَادَّكَرَ بَعۡدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ بِتَاۡوِیۡلِهٖ فَاَرۡسِلُوۡنِ ﴿۴۵﴾

اور یاد کیا مدت کے بعد، میں بتاؤں تم کو اس کی تعبیر، سو تم مجھ کو بھیجو ۞

یُوۡسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیۡقُ اَفۡتِنَا فِیۡ سَبۡعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

جا کر کہا، یوسف اے سچے حکم دے ہم کو اس خواب میں، سات گائیں موٹی،

یَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعِ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ

ان کو کھاویں سات دبلی، اور سات بالیں ہری، اور دوسری

یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیۡۤ اَرۡجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۶﴾

سوکھی، کہ میں لے جاؤں لوگوں پاس، شاید ان کو معلوم ہو ف۲ ۞

قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِیۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ

کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگ کر - سو جو کاٹو اس کو چھوڑ دو

فوائد ف فرمایا کہ ایک مارا جائے گا اس کو نہ کہا کہ تو ہے یہ خلق نیک سے اللہ نے فرمایا کہ اس کو اٹکلا کہ بچے گا۔ معلوم ہوا کہ تعبیر خواب یقین نہیں اٹکل ہے مگر پیغمبر اٹکل کرے سو بیشک ہے۔ حضرت یوسف نے اسباب کی سعی کی کہ میرا ذکر کریو بادشاہ پاس وہ بھول گیا تا کہ پیغمبر کا دل اسباب پر نہ ٹھہرے کئی برس رہے قید میں اکثر لوگ کہتے ہیں سات برس رہے ۔۱۲ منہ رح ف۲ یعنی تیری قدر معلوم ہو۔ ۱۲ منہ رح

ع ۵/۷ ۱۵

تشریح (۴۲) ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ الخ جس کو اٹکلا، اس مقام پر ظن کے معنی اٹکل کئے کیونکہ عام طور پر خواب کی تعبیر غیر یقینی ہوتی ہے۔ سوائے پیغمبر کے خواب کی تعبیر کے۔ جیسا کہ شاہ صاحب نے فائدہ میں اشارہ کیا۔ اب یا تو شاہ صاحب رح کے نزدیک حضرت یوسف ع اس وقت تک نبی نہیں بنائے گئے تھے یا ترجمہ میں عام ضابطہ کی رعایت کی گئی ہے۔ یعنی جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام کو قید میں رہنا تھا خواہ وہ سات سال ہوں یا دس ہوں یا بارہ ہوں یا چودہ ہوں۔ بہر حال جب وہ مدت پوری ہوئی تو حضرت حق تعالیٰ نے یوسف ع کی رہائی کے اسباب پیدا کر دئے۔ مصر کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا کہ موٹی گایوں کو دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور ہری بالوں کو خشک بالیں لپٹی ہوئی ان کی سبزی کو فنا کر رہی ہیں یہ خواب دیکھا اور اپنے درباریوں سے تعبیر پوچھی۔ (۴۴) درباریوں نے کہا یہ تو یوں ہی پریشان خیالات ہیں اور ہم ایسے خواب ہائے پریشان کی تعبیر نہیں جانتے یعنے اول تو یہ خواب ہی نہیں ہے محض بخارات فاسدہ کی وجہ سے مختلف تخیلات ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر سے واقف نہیں (۴۵) اور ان دو قیدیوں میں سے جو بری ہوا تھا اس کو ایک مدت کے بعد حضرت یوسف ع کی بات یاد آئی۔ اور اس نے کہا میں تم کو اس خواب کی تعبیر دریافت کر کے لائے دیتا ہوں تم مجھ کو ذرا قید خانے تک جانے کی اجازت دے دو۔ یعنی جیل خانے میں ایک صاحب ہیں جو خوابوں کی تعبیر جانتے ہیں ان سے اس خواب کی تعبیر معلوم کر کے لائے دیتا ہوں

اضغاث (۴۴) ضغث، جھاڑ، اور تیلیوں کا مٹھا۔ سورۂ ص (۴۴) میں بھی یہ لفظ آیا ہے، یہاں پریشاں اور اڑتے خواب کہا گیا ہے، جو غلط سلط خیالات کا مجموعہ ہوتے ہیں۔

فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ

اس کی بال ہیں، مگر تھوڑا جو کھاتے ہو ☆ پھر آویں گے اس پیچھے

بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

سات برس سختی کے، کھاویں جو رکھا تم نے ان کے واسطے

اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

مگر تھوڑا جو روک رکھو گے ☆ پھر آوے گا اس پیچھے ایک

عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ۝۴۹ وَ

برس، اس میں مینہ پاویں گے لوگ اور اسمیں رس نچوڑیں گے ف ☆ اور

قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ

کہا بادشاہ نے، لے آؤ اس کو میرے پاس۔ پھر جب پہنچا اس پاس بھیجا آدمی، کہا،

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ

پھر جا اپنے خاوند پاس، اور پوچھ اس سے، کیا حقیقت ہے ان عورتوں کی جنھوں نے کاٹے

اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ۝۵۰ قَالَ مَا

ہاتھ اپنے - میرا رب تو ان کا فریب سب جانتا ہے ف ☆ کہا بادشاہ نے

خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ

عورتوں کو، کیا حقیقت ہے تمہاری؟ جب تم نے پھسلایا یوسف کو اس کے جی سے - بولیاں،

حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ

حاشا للہ! ہم کو معلوم نہیں اس کچھ برائی پر بولی عورت

الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

عزیز کی، اب کھل گئی سچی بات، میں نے پھسلایا تھا اس کو اس کے جی سے،

وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۵۱ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ

اور وہ سچا ہے ف۳ ☆ یوسف نے کہا، اتنا اس واسطے کہ وہ شخص معلوم کرے،

بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝۵۲

کہ میں نے چوری نہیں کی اس عزیز کی چھپ کر، اور یہ کہ اللہ نہیں چلاتا فریب دغا بازوں کا ☆

فوائد ف رس نچوڑنا اسواسطے شراب ساز کے فرمایا اور سات برس کا ذخیرہ بال میں رکھوایا تا زمین گل نہ جاوے سات برس قحط ہوگا جب تک پورا پڑے ۱۲ منہ رح ف وہی قصہ یاد دلایا۔ کہ وہ عورتیں شاہد ہیں۔ بادشاہ پوچھے تو وہ کھول دیں کہ تقصیر کس کی ہے ۱۲ منہ رح ف حضرت یوسف علیہ السلام نے سب کا فریب فرمایا اس واسطے کہ ایک کا فریب تھا اور سب اس کی مددگار رہیں اور فریب والی کا نام نہ لیا حق پرورش کو اور بادشاہ نے پوچھا تم نے بھلایا تھا اسواسطے کہ وہ جانیں بادشاہ خبر رکھتا ہے پھر جھوٹ نہ بولیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح، ف حضرت یوسفؑ کا اخلاق ایسا نہ تھا کہ یہ بات بھول جاتے کہ عزیز نے انہیں غلام کی حیثیت سے خریدا تھا اور پھر اپنے عزیزوں کی طرح عزت و آرام کے ساتھ رکھا تھا وہ اس کا یہ احسان نہیں بھول سکتے تھے، پس ان کی طبیعت نے گوارا نہیں کیا کہ اس موقعہ پر اسکی بیوی کا ذکر کر کے اسکی رسوائی کا باعث ہوں صرف ہاتھ کاٹنے والی عورتوں کا ذکر کر دیا کہ ان میں کوئی نہ کوئی ضرور نکل آئیگی جو سچائی کے اظہار سے باز نہیں رہیگی لیکن عزیز کی بیوی اب وہ عورت نہیں رہی تھی جو چند سال پہلے تھی اب وہ ہوس کی خام کاریوں سے نکل کر عشق کی پختگی و کمال تک پہنچ چکی تھی اب ممکن نہ تھا کہ اپنی رسوائی کے خیال سے اپنے محبوب کے سر الٹا الزام لگائے۔ جب عورتوں نے یوسفؑ کی پاکی کا اقرار کیا تو اس نے بھی خود بخود اعلان کر دیا کہ سارا قصور میرا تھا وہ بے جرم اور راستباز ہے۔

ع ۷ ۱۶

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ

اور میں پاک نہیں کہتا اپنے جی کو، جی تو سکھاتا ہے برائی ، مگر جو رحم کیا میرے رب نے ۔

اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ

بیشک میرا رب بخشنے والا ہے مہربان ۞ اور کہا بادشاہ نے ، لے آؤ اس کو میرے پاس میں خاص کر رکھوں

لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَكِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

اس کو اپنے کام میں ۔ پھر جب بات چیت کی اس سے، کہا سچ تو نے آج ہمارے پاس جگہ پائی معتبر ہو کر ف۱ ۞ یوسف

اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا

نے کہا، مجھ کو مقرر کر ملک کے خزانوں پر ۔ میں خوب نگہبان ہوں خبردار ف۲ ۞ اور یوں قدرت دی

لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا

ہم نے یوسف کو اس زمین میں ۔ جگہ پکڑے اس میں جہاں چاہے ۔ پہنچاتے ہیں ہم اپنی مہر،

مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَیۡرٌ

جس کو چاہیں ۔ اور ضائع نہیں کرتے ہم نیگ بھلائی والوں کا ۞ اور نیگ آخرت کا بہتر ہے ان کو

لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخۡوَةُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡهِ

جو یقین لائے، اور رہے پرہیزگاری میں ف۳ اور آئے بھائی یوسف کے، پھر داخل ہوئے اس کے

فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ

پاس تو اس نے پہچانا ان کو، اور وہ نہیں پہچانتے ف۴ ۞ اور جب تیار کر دیا ان کو ان کا اسباب ، کہا

ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِیۡكُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡكَیۡلَ وَاَنَا

لے آؤ میرے پاس ایک بھائی جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے، تم نہیں دیکھتے ہو؟ کہ میں پوری دیتا ہوں بھرتی اور خوب

خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِهٖ فَلَا كَیۡلَ لَكُمۡ عِنۡدِیۡ وَ

طرح اتارتا ہوں ف۵ ۞ پھر اگر اس کو نہ لائے میرے پاس، تو بھرتی نہیں تم کو میرے نزدیک، اور

لَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ عَنۡهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَ

میرے پاس نہ آؤ ۞ بولے، ہم خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور البتہ ہم کو کرنا ہے ۞ اور

قَالَ لِفِتۡیٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ فِیۡ رِحَالِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ

کہہ دیا خدمت گاروں کو اپنے، رکھ دو ان کی پونجی ان کے بوجھوں میں، شاید اس کو

فوائد اب سے عزیز کا علاقہ موقوف کیا اپنی صحبت میں رکھا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ انہوں نے آپ یہ خدمت طلب کی تا صحبت اہل دنیا سے دور رہیں اور خواب کی تعبیر اور کسی سے بن نہ آئی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یہ جواب ہوا ان کے سوال کا کہ اولاد ابراہیم اس طرح شام سے آئی مصر میں اور بیان ہوا کہ بھائیوں نے حضرت یوسف کو گھر سے دور پھینکا تا ذلیل ہو۔ اللہ نے زیادہ عزت دی اور ملک پر اختیار دیا ویسا ہی ہوا ہمارے حضرۃ کو۔ ۱۲ منہ رح ف۴ جب حضرت یوسف علیہ السلام ملک مصر پر مختار ہوئے۔ خواب کے موافق سات برس خوب آبادی کی اور ملک کا اناج بھرتے گئے پھر سات برس کے قحط میں ایک بھاؤ میانہ باندھ کر بکوایا اپنے ملک والوں کو اور پردیسیوں کو برابر مگر پردیسی کو ایک اونٹ سے زیادہ نہ دیتے اس میں خلق بچی قحط سے، اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا۔ ہر طرف خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہے اُن کے بھائی آئے خرید کو۔ ۱۲ منہ رح ف۵ سب سے چھوٹا بھائی حضرت یوسفؑ کا سگا بھائی تھا اس کو بلوایا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۴) یعنی اگرچہ یوسف کا لقب تو عزیز ہی رہا لیکن ریان بن ولید برائے نام بادشاہ تھا ملک کا تمام انتظام والنصرام حضرۃ یوسف علیہ السلام ہی کے ہاتھ میں تھا ریان نے اسلام قبول کیا یا نہیں اس کے متعلق کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی۔ حضرت یوسفؑ بادشاہوں کی طرح جہاں چاہتے تھے جاتے اور رہتے۔ حضرت حق تعالےٰ نیک لوگوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اپنی مہر سے نوازتے ہیں۔ (

يَعْرِفُونَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

پہچانیں جب پھر کر جاویں اپنے گھر، شاید وہ پھر آویں ف

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ

پھر جب پھر گئے اپنے باپ پاس، بولے اے باپ! بند ہوئی ہم سے بھرتی، سو بھیج

مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ

ہمارے ساتھ بھائی ہمارا، کہ بھرتی لاویں، اور ہم اس کے نگہبان ہیں ۞ کہا، میں اعتبار

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ

کروں تمہارا اس پر وہی، جیسا اعتبار کیا تھا اس کے بھائی پر پہلے؟ سو اللہ

خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

بہتر ہے نگہبان، اور وہ ہے سب مہربانوں سے مہربان ۞ اور جب کھولی اپنی چیز بست

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۭ

پائی اپنی پونجی پھر آئی ان کی طرف۔ بولے، اے باپ! وہی جو ہم مانگتے ہیں۔

هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ

یہ پونجی پھیر دی ہے ہم کو، اور رسد لاویں ہم اپنے گھر کو، اور خبرداری کریں

اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ

اپنے بھائی کی، اور زیادہ لیویں بھرتی ایک اونٹ کی۔ وہ بھرتی آسان ہے ۞ کہا

لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

ہرگز نہ بھیجوں گا اس کو ساتھ تمہارے، جب تک دو مجھ کو عہد خدا کا، کہ

لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ

البتہ پہنچا دو گے میرے پاس اس کو، مگر کہ گھیرے جاؤ تم سارے۔ پھر جب دیا اس کو عہد سب نے،

قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا

بولا، ذمہ اللہ کا ہے جو باتیں ہم کہتے ہیں ف ۞ اور کہا، اے بیٹو! نہ

تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ

داخل ہوجیو ایک دروازے سے، اور پیٹھو کئی دروازوں سے جدا جدا۔

فوائد ف۱ جو قیمت لائے تھے وہ چھپا کر اناج کے بوجھوں میں ڈالدی احسان کر کر ۱۲ منہ

ف۲ ظاہر کا اسباب بھی پختہ کرلیا اور بھروسہ اللہ پر رکھا یہی حکم ہے ہر کسی کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح مَتَاع (۶۵) چیز بست، سامان، فارسی لفظ ہے اردو میں آج بھی مستعمل ہے۔

یَا بَانَا مَا نَبْغِی (۶۵) اے باپ! وہی جو ہم مانگتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے ما کو موصول قرار دیکر ترجمہ کیا ہے۔ سید عبداللہ صاحب اپنے اصلاحی نسخہ میں "دے، جو ہم مانگتے ہیں" کردیا ہے دے ہندی میں جمع غائب کی ضمیر ہے: یہی دے" آگے چل کر "دے، ہو گیا ہے اور شاہ صاحبؒ کا اصل ترجمہ تحریف کی نذر ہوگیا۔

(۶۶) حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں بنیامین کو اسوقت تک تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتا۔ جب تک خداتعالیٰ کی قسم کھا کر مجھ کو یہ بات باور نہ کرادو کہ تم اس کو ضرور میرے پاس لے آؤ گے الا یہ کہ کہیں تم ہی گھر جاؤ تو مجبوری ہے۔ پھر جب انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر باپ کا پختہ قول دے دیا تو باپ نے کہا جو ہم عہد و پیمان کر رہے ہیں اس پر خدا شاہد ہے اور تمام باتیں اسی کے سپرد ہیں اور وہی ہماری بات چیت پر وکیل ہے۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں ظاہر کا اسباب بھی پختہ کرلیا اور بھروسہ اللہ پر رکھا یہی حکم ہے ہر کسی کو۔ (۶۷) اس عہد کے بعد حضرت یعقوبؑ بن یامین کے بھیجنے پر آمادہ ہو گئے اور جب دوبارہ قافلہ تیار ہوا تو باپ نے فرمایا اے میرے بیٹو! تم سب کے سب شہر کے ایک دروازہ سے مصر میں داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا۔ میں قضاء الٰہی اور خدا کے حکم میں سے کسی چیز کو تم پر سے دفع نہیں کرسکتا اور ٹال نہیں سکتا۔ حکم تو بس اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اس کے سوا اور کسی کا حکم نہیں چلتا اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور سب توکل کرنے والوں کو اسی کی ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ یعنی نظر بد اور حسد وغیرہ سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بتلائی کہ اگر سب لڑکے ایک دروازے سے جائیں گے تو لوگوں کی نظریں اٹھیں گی مبادا کسی کی ٹوک لگ جائے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ یہ ایک ظاہری تدبیر ہے قضا و قدر کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ کائنات میں اسی کا حکم چلتا ہے۔

وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا

اور میں نہیں بچا سکتا تم کو، اللہ کی کسی چیز سے ۔ حکم کسی کا نہیں ، سوائے

لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اللہ کے ، اسی پر مجھ کو بھروسہ ہے ، اور اسی پر بھروسا چاہیئے بھروسا کرنے والوں کو ف۱ ۞

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ

اور جب داخل ہوئے، جہاں سے کہا تھا ان کے باپ نے ۔ کچھ نہ بچا سکتا تھا ان کو،

عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ

اللہ کی کسی چیز سے ۔ مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی میں ،

قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

سو کر چکا ۔ اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھائے سے ، اور لیکن بہت لوگ

النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى

خبر نہیں رکھتے ف۲ ۞ اور جب داخل ہوئے یوسف کے پاس، اپنے پاس رکھا

ع ۸ / ۱۱ / ۲

اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا

اپنے بھائی کو ، کہا میں ہوں تیرا بھائی، سو تو غمگین نہ رہ ان کاموں سے جو کرتے

یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ

ہیں ف۳ ۞ پھر جب تیار کر دیا ان کو اسباب ان کا، رکھ دیا پینے کا باسن ، بوجھ

رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ

میں اپنے بھائی کے، پھر پکارا پکارنے والا ، اے قافلے والو ! تم مقرر

لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا

چور ہو ۞ کہنے لگے منہ کر کر ان کیطرف ، تم کیا نہیں پاتے ؟ ۞ بولے ،

نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّاَنَا

ہم نہیں پاتے بادشاہ کا ماپ ، اور جو کوئی وہ لا دے، اس کو ایک بوجھ اونٹ کا، اور میں ہوں

بِهٖ زَعِیْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ

اس کا ضامن ف۴ کہنے لگے قسم اللہ کی ! تم کو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہیں آئے

فوائد

ف۱ یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا یا بھروسہ اللہ پر کیا ٹوک لگنی غلط نہیں اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی جس طرح کہا تھا داخل ہوئے تو اگرچہ ٹوک نہ لگی لیکن تقدیر اور طرف سے آئی تقدیر دفع نہیں ہوتی سو جن کو علم ہے ان کو تقدیر کا یقین اور اسباب کا بچاؤ دونوں ہو سکتے ہیں اور بے علم سے ایک ہو تو دوسرا نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح ف۳ اس بھائی کو جو حضرت یوسف نے آرزو سے بلایا اوروں کو حسد لگا اس سفر میں اس کو ہر بات پر جھڑکتے اور طعنے دیتے اب حضرت یوسف نے تسلی کر دی۔ ۱۲ منہ رح ف۴ باسن بادشاہ کے پینے کا چاندی کا اس کی بیاس پر مپا تھا۔ یا اناج ماپنے کا اور گھوڑے اسمیں پانی پیتے حضرت یوسف نے ان کو چور کہوایا جھوٹ نہیں حضرت یوسف ؑ کو باپ کی چوری سے بیچ ڈالا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۶۷) حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے۔ سب پیغمبرزادے خوش رُو اور وجیہ ایک ساتھ شہر میں داخل ہوں، پھر اس دفعہ شاہی مہمان ہونے کی وجہ سے اعزاز واکرام بھی ہو تو ہو سکتا تھا کہ کسی کی ہونس لگ جائے باپ نے حاسدوں کے حسد اور ٹوک کے امکانی خطرہ سے بچنے کی ظاہری تدبیر بتائی مگر ساتھ ہی کہدیا کہ یہ تدبیر ہے تقدیر الٰہی سے بچاؤ ممکن نہیں۔ شاہصاحب ؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم لوگ تقدیر پر یقین رکھتے ہوئے ظاہری تدبیر کرتے ہیں کیونکہ حکم الٰہی یہی ہے البتہ جو لوگ بے سمجھ ہیں وہ تقدیر اور تدبیر دونوں کو جمع نہیں کرتے کچھ لوگ تقدیر کیطرف زیادہ جھک جاتے ہیں اور تدبیر کو بے کار سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ لوگ تدبیر کے اسقدر قائل ہو جاتے ہیں کہ تقدیر کو بے حقیقت جاننے لگتے ہیں۔ اس واقعہ میں برادران یوسف لوگوں کی ٹوک سے تو بچ گئے لیکن تقدیر اور رنگ میں آئی اور بنیامین کی چوری کا منصوبہ سامنے آگیا اور حضرت یعقوب ؑ کا یہ قول پورا ہو گیا کہ حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے اس سے کوئی بچاؤ نہیں۔ (۷۰) بنیامین کے سامان میں شاہی پیالہ خفیہ طور پر حضرت یوسف نے کیوں رکھا؟ اکثر مفسرین کی تاویل کے مطابق شاہصاحب ؒ نے بھی اس فعل کو حضرت یوسف ؑ کیطرف منسوب کیا ہے اور اُردو مفسرین نے اپنے تشریحی حواشی میں حضرت یوسف کے اس فعل کو توریہ قرار دیا ہے کہ آپ نے خاموشی کے ساتھ بنیامین کے مشورہ سے شاہی پیالہ ان کے سامان میں رکھا تا کہ اس تدبیر سے بنیامین اپنے بھائی کے پاس رہ جائیں لیکن تفسیروں میں ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت یوسف نے یہ پیالہ محض نشانی کے طور پر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ

ملک میں اور نہ ہم کبھی چور تھے ﴿ بولے، پھر کیا سزا ہے اس کی

اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ

اگر تم جھوٹے ہو ﴿ کہنے لگے، اس کی سزا یہ، کہ جس کے بوجھ میں

فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾

پائے، وہی جاوے اس کے بدلے میں۔ ہم یہی سزا دیتے ہیں گنہگاروں کو ف ﴿

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ

پھر شروع کیا یوسف نے ان کی خرجیاں دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ

بھائی کی۔ یوں داؤ بتا دیا ہم نے یوسف کو، ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو انصاف میں اس بادشاہ کے مگر جو چاہے

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْٓا

اللہ۔ ہم درجے بلند کرتے ہیں جس کو چاہیں۔ اور ہر خبر والے سے اوپر ہے ایک خبردار ف ﴿ کہنے لگے

اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ

اگر اس نے چرایا، تو چوری کی ہے ایک اسکے بھائی نے بھی پہلے۔ تب آہستہ کہا یوسف نے اپنے جی میں،

وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾

اور ان کو نہ جتایا۔ بولا کہ تم اور بد تر ہو درجے میں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بتاتے ہو ف ﴿

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

کہنے لگے، اے عزیز! اس کا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا، سو رکھ لے ایک ہم میں سے اس کی جگہ

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

ہم دیکھتے ہیں تو احسان کرنے والا ہے ﴿ بولا، اللہ پناہ دے! کہ ہم کسی کو پکڑیں، مگر جس پاس پائی

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ

اپنی چیز، تو تو ہم بے انصاف ہوئے ﴿ پھر جب ناامید ہوئے اس سے،

خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ

اکیلے بیٹھے مصلحت کو، بولا، ان میں کا بڑا، تم نہیں جانتے، کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد

ع ١١ ۔ ٩ ۔ ٣

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بنیامین کے برتن میں رکھا بنیامین بھی اس سے بے خبر تھے۔ پھر اتفاق سے یہ صورتحال پیدا ہوگئی اور حضرت یوسف نے اس پر خاموشی اختیار کی اور یہ سمجھے کہ خدا تعالٰے نے بنیامین کو میرے پاس رہنے کی یہ تدبیر اختیار کی ہے۔ کذٰلک کِدنا لیوسف کا ترجمہ شاہ ولی اللہ رہ نے یہ کیا کہ ہمچنیں تدبیر کردہ ایم برائے یوسف "یعنی یہ تدبیر یوسف کی خاطر ہم نے اختیار کی، شاہ ولی اللہ رہ نے جمہور مفسرین کی رائے کو اختیار نہیں کیا بلکہ وہ قول شاذ اختیار کیا۔ اُردو مفسرین میں صاحب ترجمان القرآن نے شاہ ولی اللہ رہ کی اختیار کردہ تاویل کے مطابق اس واقعہ کی بہترین تشریح کی ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف ١ حضرت یعقوبؑ کے دین میں تھا کہ چور غلام ہو رہے ایک برس تک ١٢ منہ۔ ف ٢ یعنی بھائیوں کی زبان سے آپ ہی نکلا کہ چور کو غلام کر لو اسی پر پکڑے گئے نہیں تو اس بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا۔ ١٢ منہ۔ ف ٣ یعنے تم نے ایسی چوری کی کہ بھائی کو باپ سے چرا کر بیچ ڈالا اور میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے ان پر چوری کا طعن دیا۔ وہ قصہ یہ کہ حضرت یوسفؑ کو پھوپھی نے پالا۔ جب بڑے ہوئے تو باپ نے چاہا اپنے پاس رکھیں پھوپھی کو محبت تھی چھپا کر ایک پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا پھر اس کو ڈھونڈھنے لگی۔ لوگوں میں چرچا ہوا۔ آخر ان کی کمر سے نکلا۔ موافق اس دین کے ایک برس پھوپھی پاس اور رہے۔ ١٢ منہ۔ ف ٤ یعنی بیٹا بوڑھے باپ کا ہاتھ پکڑے پھرتا ہے۔ ١٢ منہ

مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ
اللہ کا، اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال میں ۔ سو میں نہ سرکوں گا

الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجھ کو باپ میرا، یا قضیہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہ ہے سب سے

الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ
بہتر چکانے والا ف۱ ۔ پھر جاؤ اپنے باپ پاس، اور کہو! اے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی ۔

وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾
اور ہم نے وہی کہا تھا جو ہم کو خبر تھی، اور ہم کو غیب کی خبر یاد نہ تھی ف۲ ۔

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ
اور پوچھ لے اس بستی سے جس میں ہم تھے، اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے ہیں ۔

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ
اور ہم بے شک سچ کہتے ہیں ۔ بولا، کوئی نہیں! بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات ۔

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ
اب صبر ہی بن آوے ۔ شاید اللہ لے آوے میرے پاس ان سب کو ۔ وہی ہے

هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي
خبردار حکمتوں والا ف۳ ۔ اور الٹا پھرا ان کے پاس سے، اور بولا، اے افسوس یوسف

يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾
پر! اور سفید ہو گئیں آنکھیں اس کی غم سے، سو وہ آپ کو گھونٹ رہا تھا ف۴ ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ
کہنے لگے قسم اللہ کی! تو نہ چھوڑے گا یاد یوسف کی، جب تک کہ گل جاوے یا

تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى
ہو جاوے مردہ ف۵ ۔ بولا، میں تو کھولتا ہوں اپنا احوال اور غم اللہ ہی کے

اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا
پاس، اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے ف۶ ۔ اے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو

فوائد ف۱ یعنے اور بھائیوں کو رخصت کیا۔ بڑا بھائی رہ گیا اس توقع پر شاید مہربان ہو کر خلاص کر دیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی تم کو قول دیا تھا اپنی دانست پر اور چوری کی خبر نہ تھی یا ہم نے چور کو پکڑ رکھنا بتایا اپنے دین کے موافق نہ معلوم تھا کہ بھائی چور ہے۔ ۱۲

ف۳ پہلی بار کی بے اعتباری سے اب کے بھی حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کا اعتبار نہ کیا۔ لیکن نبی کا کلام جھوٹ نہیں۔ بیٹوں کی بنائی بات تھی ۔ حضرت یوسفؑ بھی بیٹے تھے۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ غم کی بات منہ سے نہ نکالتا تھا۔ مگر اس وقت بے اختیار اتنا نکلا ایسا درد اتنی مدت دبا رکھنا کس کا کام سوا پیغمبر کے۔ ۱۲ منہ رح

ف۵ اس بیٹے کے جانے سے پھر یوسفؑ کا غم تازہ ہوا۔ ۱۲ منہ رح

ف۶ یعنے تم کیا مجھ کو صبر سکھاؤ گے لیکن بے صبر وہ ہے جو خلق کے آگے شکایت کرے۔ خالق کی میں تو اسی سے کہتا ہوں جس نے درد دیا اور یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھ پر آزمائش ہے دیکھوں کس حد کو پہنچ کر بس ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح شاہ صاحبؒ نے پھر یہاں جمہور مفسرین کے قول کے مطابق یہ لکھا کہ بیٹوں کی بنائی بات تھی حضرت یوسفؑ بھی بیٹے تھے۔ لیکن اوپر امام قرطبی اور شاہ ولی اللہ رح کی توجیہ نقل کی جا چکی ہے کہ بنیامین کے چوری والے واقعہ میں حضرت یوسفؑ کا کوئی دخل نہ تھا وہ صرف ایک غیبی تدبیر تھی جو حضرت یوسفؑ کے علم کے بغیر وقوع میں آئی تھی۔

مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا

یوسف کی، اور اس کے بھائی کی، اور مت ناامید ہو اللہ کے فیض سے ۔ بیشک ناامید

يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا

نہیں اللہ کے فیض سے، مگر وہی لوگ جو منکر ہیں ۞ پھر جب

دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا

داخل ہوئے اس کے پاس، بولے، اے عزیز! پڑی ہے ہم پر اور ہمارے گھر پر

الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ

سختی، اور لائے ہیں ہم پونجی ناقص، سو پوری دے ہم کو بھرتی، اور

تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

خیرات کر ہم پر ۔ اللہ بدلا دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو ف ۞

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ

کہا، کچھ خبر رکھتے ہو؟ کہ کیا کیا تم نے یوسف سے اور اس کے بھائی سے؟ جب تم کو

جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ

سمجھ نہ تھی ۞ بولے، کیا سچ تو ہی ہے یوسف؟ کہا، میں یوسف ہوں،

وَهٰذَاۤ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ

اور یہ میرا بھائی ہے ۔ اللہ نے احسان کیا ہم پر ۔ البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور ثابت رہے،

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ

تو اللہ نہیں کھوتا حق نیکی والوں کا ف ۞ بولے، قسم اللہ کی! البتہ

اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ

تجھ کو پسند رکھا اللہ نے ہم سے اور ہم تھے چوکنے والے ف ۞ کہا، کچھ الزام نہیں

عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

تم پر آج ۔ بخشے اللہ تم کو، اور وہ ہے سب مہربانوں سے مہربان ۞

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ

لے جاؤ یہ کرتہ میرا، اور ڈالو منہ پر میرے باپ کے، کہ چلا آوے

فوائد ف قحط میں سب اسباب گھر کا بک گیا۔ اب کی بار اون اور پنیر اور ایسی چیزیں لائے تھے۔ اناج خریدنے کو یہ حال سن کر حضرت یوسفؑ کو رحم آیا اپنے تئیں ظاہر کیا اور سارے گھر کو بلوا لیا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ جس پر تکلیف پڑے اور وہ شروع سے باہر نہ ہو اور گھبراوے نہیں تو آخر بلا سے زیادہ عطا ملے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی تیرا خواب سچ تھا اور ہمارا حسد غلط۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۹) خلاصہ یہ کہ جب بھائیوں کی غربت اور افلاس کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو یوسفؑ کا دل بھر آیا۔ یا نبوت کے نور سے معلوم کیا کہ اب معاملہ کو چھپانا مناسب نہیں یا حضرت یعقوبؑ کا اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ کہنا کام آیا بہرحال اظہار کا موقع آگیا۔ بعض حضرات نے تَصَدَّقْ عَلَيْنَا پر مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ صدقہ کے معنے یہاں مطلق احسان کے ہیں۔ اس کے بعد کسی بحث کی گنجائش نہیں۔

(۹۰) حضرت یوسفؑ نے بھائیوں سے کہا کچھ تم کو وہ سلوک بھی یاد ہے جو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ اس زمانہ میں کیا تھا جب تم جہالت میں مبتلا تھے یعنے اس بات کو سن کر گھبرائے کہ عزیز مصر کو اس سے کیا بحث اور یہاں یوسف کا تذکرہ کیسا۔ پھر سنبھل کر غور کیا شاید پہچانے ہوں کہ ہم نے مصری قافلہ کے ہاتھ اس کو فروخت کیا تھا کہیں یہ یوسف ہی نہ ہو اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ کہہ کر سوال جرم کو نرم کر دیا۔

بَصِيرًا ۚ وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ

آنکھوں سے دیکھتا۔ اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سارا ف ۞ اور جب جدا ہوا

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَنْ

قافلہ ، کہا ان کے باپ نے، میں پاتا ہوں بُو یوسف کی ، اگر نہ کہو کر بوڑھا

تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾

بہک گیا ۞ لوگ بولے بقسم اللہ کی ! تو ہے اپنی اسی غلطی میں قدیم کی ۞

فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ

پھر جب پہنچا خوشخبری والا ، ڈالا وہ کرتا اس کے منہ پر، تو الٹا پھرا آنکھوں سے دیکھتا۔

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾

بولا میں نے نہ کہا تھا تم کو؟ میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے، جو تم نہیں جانتے ف۲ ۞

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾

بولے اے باپ ! بخشوا ہمارے گناہوں کو، بیشک ہم تھے چوکنے والے ۞

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾

کہا، رہو ، بخشواؤں گا تم کو اپنے رب سے ۔ وہی ہے بخشنے والا مہربان ۞

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا

پھر جب داخل ہوئے یوسف پاس، جگہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا، داخل ہو

مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

مصر میں، اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے ف۳ ۞ اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر ،

وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ

اور سب گرے اس کے آگے سجدے میں، اور کہا اے باپ ! یہ بیان ہے میرے اس پہلے خواب کا۔

مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ

اس کو میرے رب نے سچ کیا ، اور مجھ سے اس نے خوبی کی ، جب

أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ

مجھ کو نکالا قید سے ، اور تم کو لے آیا گاؤں سے، بعد اس کے

ع ۱۰ / ۱۴

فوائد

ف ہر مرض کی اللہ کے ہاں دوا ہے۔ آنکھیں گئی تھیں ایک شخص کے فراق میں اسی کے بدن کی چیز ملنے سے چنگی ہوئیں یہ کرامت تھی حضرت یوسف کی۔ ۱۲ منہ رح

ف۱ حضرت یوسف نے کرتہ اور سواری اور خرچ بھیجا اپنے غلام کے ہاتھ اس نے آکر کرتہ منہ پر ڈالدیا۔ اور خوشخبری دی اسی وقت آنکھیں کھل گئیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ باہر شہر سے استقبال کو نکلے وہاں یہ کہا۔

تشریح انك لفی ضلالك القديم (۹۵)

"تو ہے اپنی اس غلطی میں قدیم کی"، یہاں قدیم کا لفظ زمانہ کے معنے میں ہے۔ پہلے موصوف کو حذف کرکے صفت کو استعمال کیا کرتے تھے۔ یعنی تو ہے اپنی اسی غلطی میں زمانہ قدیم کی۔

(۹۷) حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کی درخواست پر فرمایا کہ ٹھیرو، میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا کیونکہ اس اذیت کا ایک فریق (حضرت یوسف) موجود نہیں تھا آپ انہیں اعتماد میں لیکر دعا فرماتے اس کے برعکس حضرت یوسفؑ نے قصوروار بھائیوں کی درخواست فوراً قبول کرلی اور اعلان کردیا، تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

(۹۴) بعض علماء نے حضرت یعقوبؑ کے ٹالنے کو بڑھاپے کا تحمل اور حضرت یوسفؑ کی جلدی کو جوانی کا جوش قرار دیا ہے۔

اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا

کہ جھگڑا اٹھایا شیطان نے، مجھ میں اور میرے بھائیوں میں - میرا رب تدبیر سے کرتا ہے، جو

يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ

چاہے ۔ بے شک وہی ہے خبردار حکمتوں والا ف۱ ﴿ اے رب تُو نے دی مجھ کو کچھ حکومت ،

وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫

اور سکھایا مجھ کو کچھ پھیر باتوں کا - اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے !

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ

تو ہی ہے میرا کارساز، دنیا میں اور آخرت میں - موت دے مجھ کو اسلام پر، اور ملا مجھ کو

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ

نیک بختوں میں ف۲ ﴿ یہ خبریں ہیں غیب کی، ہم بھیجتے ہیں تجھ کو -

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور تو نہ تھا ان کے پاس، جب ٹھہرانے لگے اپنا کام، اور فریب کرنے لگے ف۳ ﴿

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور نہیں اکثر لوگ یقین لانے والے، اگرچہ تو للچاوے ﴿

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع وَكَاَيِّنْ

اور تو مانگتا نہیں ان سے اس پر کچھ نیگ - یہ تو اور کچھ نہیں مگر نصیحت سارے عالم کو ﴿ اور بہتیری

مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا

نشانیاں ہیں آسمان اور زمین میں، جن پر ہو نکلتے ہیں، اور ان پر دھیان نہیں

مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ

کرتے ﴿ اور یقین نہیں لاتے بہت لوگ اللہ پر، مگر ساتھ شریک

مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ

بھی کرتے ہیں ف۴ ﴿ کیا نڈر ہوئے ہیں؟ کہ آ ڈھانکے ان کو ایک آفت اللہ کے عذاب کی،

اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

یا آ پہنچے قیامت اچانک، اور ان کو خبر نہ ہو ﴿

ع ۱۱ / ۵

فوائد

ف۱ جو اللہ کے احسان تھے سو ذکر کئے اور جو تکلیف تھی دخل شیطان سے اس کو منہ پر نہ لائے مجمل سنا دیا پہلے وقت میں سجدۂ تعظیم تھے۔ آپس کے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا ہے اس وقت اللہ نے وہ رواج موقوف کیا۔ وان المَسَاجِدَ للّٰہ الآیۃ اسوقت پہلے رواج پر چلنا ویسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدم کے وقت ہوا ہے - ۱۲ منہ رح ف۲ علم کامل پایا۔ دولت کامل پائی اب شوق ہوا اپنے باپ دادے کے مراتب کا حضرۃ یعقوب کی زندگی تک رہے دنیا کے کام میں پیچھے اپنے اختیار سے چھوڑ دیا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی یہ مذکور توریت میں اور پہلی کتابوں میں بھی نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی منہ سے سب کہتے ہیں کہ خالق مالک سب کا وہی ہے۔ پھر اوروں کو پکڑتے ہیں - ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۰۰) یعنی بھائیوں کا اور ماں باپ کا بڑا احترام کیا۔ استقبال بھی بڑی شان سے کیا۔ جب مصر میں لائے تب بھی ماں باپ کو بلند مسند پر بٹھایا یوسف علیہ السلام کو اس شاہانہ حالت میں دیکھ کر ماں باپ نے اور بھائیوں نے بطور محبت اور تعظیم انکے سامنے سجدہ کیا یا صرف تھوڑے سے جھک گئے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یوسفؑ کی شان دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو شکر کا سجدۂ شکر کیا ہو۔ ملل سابقہ میں سجدۂ تعظیمی روا تھا جو حضرت آدمؑ کے وقت سے حضرت مسیح تک جاری رہا اور شریعت محمدیہ میں حرام قرار دیا گیا۔ حضرت یوسفؑ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ اسی خواب کی تعبیر ہے اور اس کے ظہور کو پروردگار نے سچا کر دیا پھر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کیا کسی قسم کی شکایت زبان پر نہ لائے۔ قید خانے سے نکلنے اور گاؤں سے سب کے آنے کا ذکر کیا کنوئیں سے نکلنے کا بالکل ذکر نہیں کیا کہ بھائی شرمندہ ہوں گے حضرت یعقوب کا یہ خاندان مصر میں آباد ہو گیا یہاں تک کہ حضرت یعقوب کا وصال ہو گیا اب آگے حضرت یوسفؑ کی دعا ہے۔ اے میرے پروردگار تو نے مجھے سلطنت میں سے ایک بڑا حصہ عطا فرمایا اور ایک اچھے خاصے حصے کی حکومت دی اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر بتانا بھی سکھایا اور خوابوں کی تعبیر کی کل بٹھانے کا علم بھی دیا، اے آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے، تو مجھ کو فرمانبرداری اور اسلام کی حالت میں وفات دے اور دنیا سے اٹھا اور مجھ کو مرنے کے بعد اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے اور نیک لوگوں میں شامل کر دے یعنی علم ظاہری اور باطنی سے نوازا۔ علم ظاہری یہ کہ حکومت کر رہا ہوں علم باطنی یہ کہ نبوت عطا فرمائی۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

کہہ، یہ میری راہ ہے، بلاتا ہوں اللہ کی طرف، سمجھ بوجھ کر، میں اور جو

اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَمَآ

میرے ساتھ ہے۔ اور اللہ پاک ہے: اور میں نہیں شریک بتانے والا ٭ اور جتنے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ

بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے، یہی مرد تھے، کہ حکم بھیجتے تھے ہم ان کو، بستیوں کے

الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

رہنے والے۔ سو کیا یہ لوگ نہیں پھرے ملک میں؟ کہ دیکھیں کیسا ہوا آخر ان کا،

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

جو ان سے پہلے تھے۔ اور پچھلا گھر تو بہتر ہے پرہیزوالوں

اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ

کو۔ اب کیا تم نہیں بوجھتے ٭ یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول،

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ

اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا تھا، پہنچی ان کو مدد ہماری، پھر بچادیا

مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

جن کو ہم نے چاہا۔ اور پھیری نہیں جاتی، آفت ہماری گنہ گار سے ٭ ف

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا

البتہ ان کے احوال سے، اپنا احوال قیاس کرنا ہے عقل والوں کو۔ کچھ بات بنائی ہوئی

يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ

نہیں، لیکن موافق اس کلام کے جو اس سے پہلے ہے، اور کھولنا ہر چیز کا،

كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع

اور راہ سوجھائی اور مہربانی ان لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں ٭

(آیاتہا ۴۳) (۱۳) سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۶) (رکوعاتہا ۶)

اس میں تینتالیس آیات ہیں اور سورۂ رعد مدنی ہے اور چھ رکوع ہیں۔

فوائد ف یعنی وعدۂ عذاب کو دیر لگی یہاں تک کہ رسول ناامید لگے ہونے کہ شاید ہماری زندگی میں نہ آیا پیچھے آوے اور ان کے یار خیال کرنے لگے کہ شاید وعدہ خلاف تھا اتنے خیال سے آدمی کافر نہیں ہوتا اگر جاتا ہے کہ یہ خیال بدہے

تشریح (۱۱۰) یعنی مہلت پر دھوکہ نہ کھاؤ پہلی امتوں کو اسقدر مہلتیں ملتی رہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کو ان کے ایمان لانے کی کوئی امید نہ رہی، ادھر کافروں نے اس کا یقین کر لیا کہ عذاب کا وعدہ محض ایک ڈھونگ تھا تو عین اس وقت جب کہ پیغمبر گھبرا گھبرا کر کہہ رہے تھے "متیٰ نصر اللہ" تو ہماری مدد آ پہنچی پھر ہم نے جس کو چاہا بچالیا یعنی مسلمانوں کو نجات دی اور مجرموں پر عذاب آئے پیچھے کب ٹل سکتا ہے۔ آثار و اسباب کی وجہ سے جو مایوسی ہو وہ مذموم نہیں البتہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا مذموم ہے ہوسکتا ہے کہ واقعات کی نزاکت اور پریشان حالات کے پیش نظر رسولوں کے دل میں بھی وسوسہ کے درجہ میں یہ بات آئی ہو کہ اجمالی عذاب کا جو وعدہ ہم سے کیا گیا تھا اس کی تعیین میں ہم سے غلطی ہوئی ہو یا یہ وسوسہ آیا ہو کہ جو اجمالی وعدے ہماری مدد اور کفار کی ہلاکت کے ہم سے کئے گئے تھے ہماری زندگی میں وہ پورے ہوں گے یا نہیں اور یا یہ وسوسہ ان مسلمانوں کے دل میں آیا ہو جو پیغمبر کے ساتھی تھے تو اس قسم کا وسوسہ قابل اعتراض نہیں حضرت حق تعالیٰ نے جو وعدۂ نصرت اور وعدۂ عذاب فرمایا تھا اس کے تعیین کرنے میں غلطی ہوگی اس کو فرمایا: وظنوا انھم قد کذبوا۔

فضیلت ترغیب کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو مسلمان سورۂ یوسف کی تلاوت (مع ترجمہ اور مطلب) کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حسد سے محفوظ رکھتا ہے اور نزع و سکرات کی تکلیف سے بچاتا ہے۔ ۱۲

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۶۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بخشنے والا ہے نہایت مہربان

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

یہ آیتیں ہیں کتاب کی - اور جو کچھ اترا تجھ کو تیرے رب سے،

الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞١ اَللّٰهُ الَّذِيْ

سو تحقیق ہے، لیکن بہت لوگ نہیں مانتے ۞ اللہ وہ ہے، جن نے

رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

اونچے بنائے آسمان بن ستون دیکھتے ہو، پھر قائم ہوا عرش پر،

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ

اور کام لگایا سورج اور چاند - ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری مدت تک - تدبیر کرتا

الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۞٢ وَ

ہے کام کی، کھولتا ہے نشانیاں، شاید تم اپنے رب سے ملنا یقین کرو ف ۞ اور

هُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ

وہی ہے، جن نے پھیلائی زمین، اور رکھے اس میں بوجھ، اور ندیاں -

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي

اور ہر میوے کے رکھے اس میں جوڑے دوہرے، ڈھانکتا ہے

الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۞٣

دن پر رات - اس میں نشانیاں ہیں ان کو، جو دھیان کرتے ہیں ف ۞

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّ

اور زمین میں کئی کھیت ہیں ملے ہوئے، اور باغ ہیں انگور کے، اور کھیتی، اور

نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۚ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا

کھجوریں جڑ ملی اور بن ملی، پاتے ہیں ایک پانی - اور ہم زیادہ کرتے ہیں ایک کو

عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۞٤ وَ

ایک سے میوے میں - اسمیں نشانیاں ہیں ان کو، جو بوجھتے ہیں ۞ اور

فوائد ف چلتا ہے ٹھہری مدت تک یعنی قیامت تک یا اپنے اپنے دور تک سورج ایک برس اور چاند ایک مہینے تک پھر نیا دور شروع کرتے ہیں۔ ف۲ ہر میوہ کے جوڑے یعنی ایک قسم کامل ایک قسم ناقص اور رات دن ایک اندھیرا ایک اجالا رنگا رنگ چیزیں بنانی نشان ہے کہ اپنی خوشی سے بنایا اگر ہر چیز خاصیت سے ہوتی تو ایک سی ہوتی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴) اور زمین میں مختلف کھیت اور قطعات ہیں جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں جنمیں سے بعض دو شاخے ہوتے ہیں اور بعض دو شاخے نہیں ہوتے ان مذکورہ بالا نباتات کو ایک ہی قسم کا پانی دیا جاتا ہے اور ان میں سے ہم ایک دوسرے پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں۔ ان باتوں میں بھی ان لوگوں کے لئے توحید کے دلائل موجود ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں یعنی بعض درختوں میں زمین پھوٹتے ہی کئی شاخیں ہوجاتی ہیں یا ایک تنے میں سے دوسرا تنا نکل آتا ہے اور بعض ایسے نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی تنا چلا جاتا ہے بعض برابر برابر دو درخت اگ جاتے ہیں نیچے سے جڑ ملی ہوتی ہے جیسے کھجوروں کے جھنڈ پھر ایک ہی قسم کا پانی دیا جاتا ہے ایک ہی آفتاب کی دھوپ ایک ہی قسم کی ہوا اور باوجود اس کے پھلوں کے مزے میں فرق کسی کا پھل گھٹیا کسی کا بڑھیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غیبی طاقت ہے بشرطیکہ کوئی عقل سے کام لے۔

إِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَءِذَا كُنَّا تُرَابًا أَءِنَّا لَفِي خَلْقٍ

اگر تو اچنبھے کی بات چاہے تو اچنبھا ہے ان کا کہنا کہ جب ہو گئے ہم مٹی، کیا ہم نئے بنیں

جَدِيدٍ ۗ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ الْأَغْلَالُ

گے ؟ وہی ہیں جو منکر ہوئے اپنے رب سے - اور وہی ہیں کہ طوق ہیں

فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾ وَ

ان کی گردنوں میں - اور وہ ہیں دوزخ والے - وہ اسمیں رہا کریں گے ۞ اور

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ

شتاب چاہتے ہیں تجھ سے برائی ، آگے بھلائی سے ، اور ہو چکی ہیں ان

مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ

سے پہلے کہاوتیں - اور تیرا رب معاف بھی کرتا ہے لوگوں کو ، ان کی

عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٦﴾ وَيَقُولُ

گنہگاری پر - اور تیرے رب کی مار سخت ہے ف ۞ اور کہتے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَآ أَنتَ

منکر کیوں نہ اتری اس پر، کوئی نشانی اس کے رب سے ؟ تو تو ڈر

مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ

سنانے والا ہے اور ہر قوم کو ہوا ہے راہ بتانیوالا ۞ اللہ جانتا ہے، جو پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ

وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ

اور جو سکڑتے ہیں پیٹ ، اور بڑھتے ہیں - اور ہر چیز کو ہے اس پاس

بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾

گنتی ۞ جاننے والا ہے چھپے اور کھلے کا ، سب سے بڑا اوپر ۞

سَوَآءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ

برابر ہے تم میں، جو چپکے بات کہے اور جو کہے پکار کر ، اور جو چھپ رہا ہے

بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

رات میں اور گلیوں میں پھرتا ہے دن کو ۞ اس کے پہرے والے ہیں، بندے کے آگے سے اور

ع ۱ / ۷

فوائد ف برائی چاہتے ہیں آگے بھلائی سے یعنے ایمان نہیں قبول کرتے کہ سب خوبی پاویں انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں عذاب لے آ ؟ اور پہلے ہو چکی ہیں کہاوتیں یعنی عذاب ویسے جن کی کہاوتیں چلی ہیں - ۱۲ منہ رح

تشریح ۶ یعنی عافیت سے پہلے عذاب طلب کرتے ہیں اور آپ سے عذاب کا تقاضہ کرتے ہیں۔ حالانکہ عذاب کوئی ایسی مستبعد چیز تو نہیں ہے کہ کبھی آیا نہ ہو ان سے پہلوں پر بارہا آچکا ہے جس کی مثالیں اور واقعات گذر چکے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ حضرت حق خطاؤں پر چشم پوشی بھی فرماتا ہے اور جب کسی کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بھی بڑی سخت ہوتی ہے۔

(۷) اور یہ دین حق کے منکر یوں کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر جو معجزہ ہم چاہتے ہیں وہ منہ مانگا معجزہ کیوں نہیں نازل ہوا اے پیغمبر آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور آپ کا کام تو صرف ڈر سنا دینا ہے بلکہ ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی ہادی اور رہنما ہوا ہے یعنی معجزوں کی فرمائش کا پورا کرنا آپ کے اختیار میں نہیں آپ تو کافروں کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں پھر یہ کہ آپ کوئی انوکھے پیغمبر نہیں ہیں بلکہ ہر قوم میں ہادی ہوتے چلے آئے ہیں۔ خواہ ہر قوم میں کوئی بالذات پیغمبر اور رسول آیا ہو یا رسول کا رسول آیا ہو کسی ہادی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ جو معجزہ تم مانگو گے وہ ضرور تم کو دکھایا جائے گا اور ایسے ہی رسول تم بھی ہو تمام بنی نوع انسان کے لئے وہ خاص قوموں کے ہادی ہوتے تھے۔ آپ کل عالم کے ہادی ہیں۔

مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
پیچھے سے ، اس کو بچاتے ہیں اللہ کے حکم سے ۔ اللہ نہیں بدلتا ، جو ہے کسی قوم کو ،

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا
جب تک وہ نہ بدلیں جو اپنے بیچ ہے ۔ اور جب چاہے اللہ کسی قوم پر برائی ،

فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ
پھر وہ نہیں پھرتی ۔ اور کوئی نہیں ان کو اس بن مددگار ف۱ ٭ وہی ہے کہ تم

يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾
کو دکھاتا ہے بجلی ، ڈر کو اور امید کو ، اور اٹھاتا ہے بدلیاں بھاری ٭

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ
اور پڑھتی ہے گرج خوبیاں اس کی ، اور سب فرشتے اس کے ڈر سے ۔ اور بھیجتا ہے

الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي
کڑاکے ، پھر ڈالتا ہے جس پر چاہے ، اور یہ لوگ جھگڑتے ہیں اللہ

اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ
کی بات میں اور اس کی آن سخت ہے ٭ اسی کو پکارنا سچ ہے ۔ اور جن کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ
پکارتے ہیں اس کے سوا ، نہیں پہنچتے ان کے کام پر کچھ ، مگر جیسے کوئی پھیلا رہا

كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ
دو ہاتھ طرف پانی کی کہ آپہنچے اس کے منہ تک ، اور وہ کبھی نہ پہنچے گا ۔ اور جتنی پکار ہے منکروں کی

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
سب بھٹکتی ہے ف۲ اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے ، جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں ،

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾
خوشی سے اور زور سے ، اور ان کی پرچھائیاں صبح اور شام ف۳ ٭

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ
پوچھ ، کون ہے رب آسمان اور زمین کا ؟ کہہ ، اللہ ۔ کہہ ، پھر تم نے پکڑے ہیں

سجدہ ۲

فوائد

ف۱ یعنی اللہ اپنی مہربانی اور نگہبانی سے محروم نہیں کرتا کسی قوم کو جو ہمیشہ اس کی طرف سے رہی ہے جب تک وہ اپنی چال اللہ کے ساتھ نہ بدلیں ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ کافر جن کو پکارتے ہیں ۔ بعضے خیال ہیں اور بعضے جن ہیں اور بعضے چیزیں ہیں کہ ان میں کچھ خواص ہیں لیکن اپنے خواص کے مالک نہیں پھر کیا حاصل ان کا پکارنا جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بھی اسی قسم میں ہوں یہ اس کی مثال فرمائی ۱۲ منہ رح ف۳ جو اللہ پر یقین لایا خوشی سے سر رکھتا ہے اس کے حکم پر اور جو یقین نہ لایا آخر اس پر بھی اسی کا حکم جاری ہے اور پرچھائیاں صبح و شام زمین پر پسر جاتی ہیں یہی ان کا سجدہ ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ (۱۱) اس کے پہرے والے ہیں بندے کے آگے اور پیچھے ، معقبات سے مراد محافظ فرشتے ہیں جو یکے بعد دیگرے آگے رہتے ہیں ۔ شاہ صاحب رح نے انہیں پہرے دار کہا ہے ۔ بعض نسخوں میں پھیری والے ہو گیا ہے ۔ کتابت کی غلطی ہے ۔ شاہ صاحب نے فائدہ مذکورہ میں خدا تعالیٰ کے قانون مکافات پر روشنی ڈالی ہے اسکی تشریح سورہ ہود میں دیکھی جائے ۔

عطائی اور ذاتی کی تقسیم

(۷) عطائی کمالات کی حقیقت : شاہ صاحب رح نے اس قانون فطرت کیطرف اشارہ کیا ہے کہ جس چیز میں کوئی خاصیت یا کوئی کمال ذاتی نہ ہو اسے پکارنے اور اس سے مدد مانگنے کا کوئی حاصل نہیں کیونکہ وہ اس عطائی کمال و خاصیت سے نہ اپنی ذات کو کوئی فائدہ پہنچانے کی قدرت رکھتی ہے اور نہ دوسروں کو ۔

مثال کے طور پر آگ میں حرارت ہے اور وہ حرارت جلا دیتی ہے لیکن وہ آگ کی ذاتی نہیں ہے بلکہ مالک الملک کی عطا کی ہوئی ہے ۔ اسلئے اس آگ کو بطور مالک کے پوجنا گمراہی ہے ۔ خدا تعالیٰ کا یہ کمال ذاتی ہے اسی لئے وہ معبود برحق ہے (الاعراف ۱۸۸) میں قرآن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسی قانون کیطرف اشارہ کیا ہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر ہندوستان کا فرقہ مبتدعہ اس آیت کے استدلال کے سامنے عاجز آگیا اور اسے تسلیم کرنا پڑا ہے کہ نفع پہنچانے اور نقصان سے بچانے کی قدرت اسی ذات میں ہو سکتی ہے جسمیں علم اختیار اور تصرف کی قدرت ذاتی ہو ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات سے اسی ذاتی علم و قدرت کی نفی کر رہے ہیں اور صاف صاف فرما رہے ہیں کہ اگر میرے پاس ذاتی علم و اختیار کی صفت ہوتی تو میں اپنے لئے تمام بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ

اس کے سوا حمائتی ، جو مالک نہیں اپنے بھلے اور برے کے ؟ کہہ ،

هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ

کوئی برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھتا ؟ یا کہیں برابر ہے اندھیرا اور

النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

اجالا ۔ یا ٹھہرائے ہیں انہوں نے اللہ کے شریک، کہ انہوں نے کچھ بنایا ہے جیسے بنایا اللہ نے پھر مل گئی

عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ

پیدائش ان کی نظر میں، کہہ اللہ ہے بنانے والا ہر چیز کا ، اور وہی ہے اکیلا زبردست ۝ اتارا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا

آسمان سے پانی، پھر بہے نالے اپنے اپنے موافق ، پھر اوپر لایا وہ نالہ جھاگ پھولا

رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

ہوا ۔ اور جس چیز کو دھونکتے ہیں آگ میں ، واسطے زیور کے یا اسباب کے،

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ

اسمیں بھی جھاگ ہے ویسا ہی یوں ٹھہراتا ہے اللہ صحیح اور غلط ۔ سو وہ جو جھاگ ہے

فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ

سو جاتا ہے سوکھ کر ۔ اور وہ جو کام آتا ہے لوگوں کے، سو رہتا ہے زمین میں ۔

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ ؕ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ

یوں بتاتا ہے اللہ کہاوتیں ف جنہوں نے مانا ہے اپنے رب کا حکم ان کو

الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي

بھلائی ہے ۔ اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا ۔ اگر ان پاس ہو جتنا کچھ

الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

زمین میں ہے سارا، اور اس کے برابر ساتھ اس کے سب دیں اپنی چھڑوائی میں ۔ ان لوگوں کو ہے

سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۬ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع

برا حساب ، اور ٹھکانا ان کا دوزخ ہے ۔ اور بری ہے تیاری ۝

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کوئی برائی نہ پہنچی حالانکہ میں زندگی کی تمام تکلیفوں سے گذرتا ہوں۔ پھر کوئی بڑی سے بڑی ہستی کسی کو نفع پہنچانے اور نقصان سے بچانے کی قدرت کہاں رکھتی ہے۔ کنزالایمان کے حاشیہ کا حوالہ گذر چکا ہے جس میں مولانا مرادآبادی نے صاف صاف اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے پھر نہ جانے ترجمہ قرآن کے اندر جگہ جگہ عطائی اور ذاتی کی تقسیم کر کے اور حضور کے مختار و مالک ہونے کے بدعی تصور پر زور دے کر اسلام کے نظام توحید کو درہم برہم کرنے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔

فوائد (صفحہ ہذا کا حاشیہ) ف یعنی آسمان سے دین حق اترتا ہے تو ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض لیتا ہے پھر حق اور باطل ٹھہرتا ہے تو میل ابھرتا ہے جیسے مینہ کا پانی زمین میں مل کر یا زیور تانبے کو دہکا کر میل ابھرتا ہے آخر جھاگ کو بنیاد نہیں اور کام کی چیز کو بنیاد ہے۔ یہ حق اور باطل ٹھہرانا دنیا کی لڑائی مراد ہے آخر حق غالب ہے یا ہر ایک کے دل میں حق و باطل ٹھہرتا ہے آخر حق اس باطل کو مٹا کر صاف حق رہتا ہے۔ ۱۲ منہ

تشریح خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ عارضی طور پر میل کچیل کو ابھار ہوتا ہے لیکن آخرکار وہی رہ جاتا ہے جو صحیح ہے اور میل کچیل خشک ہو کر اتر جاتا ہے (۱۸) جن لوگوں نے اپنے پروردگار کے احکام کو قبول کر لیا اور جنہوں نے اپنے رب کا کہنا مان لیا ان کے واسطے بھلا اور اچھا بدلا ہے اور جن لوگوں نے اس کے حکم سے سرتابی کی اور حضرت حق کا کہنا نہ مانا ان کا یہ حال ہوگا کہ اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اتنا ہی اور بھی اس کے ساتھ ہو تو یہ سب مال و دولت اپنے فدیہ میں دے ڈالیں اور اپنے کو عذاب سے بچائیں یہی لوگ ہیں جن کا قیامت میں حساب سخت ہوگا اور ان سے برا حساب لیا جائے گا۔ اور ان کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے دوزخ ہے اور وہ دوزخ بہت بری قرارگاہ ہے۔

وقف النبي عليه السلام

النصف ع ۲

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ

بھلا جو شخص جانتا ہے، کہ جو کچھ اترا تجھ کو تیرے رب سے، تحقیق ہے، برابر ہو گا

هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ

اس کے جو اندھا ہے؟ وہی سمجھتے ہیں جن کو عقل ہے ❖ وہ جو پورا کرتے ہیں

بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ

اقرار اللہ کا؟ اور نہیں توڑتے اقرار ❖ اور وہ کہ جوڑتے ہیں ،

مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ

جو اللہ نے فرمایا جوڑنا ، اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور اندیشہ رکھتے ہیں

سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

بُرے حساب کا ❖ اور وہ جو ثابت رہے، چاہتے توجہ اپنے رب کی ،

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَ

اور کھڑی رکھی نماز ، اور خرچ کیا ہمارے دیئے میں سے چھپے اور کھلے، اور

يَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

کرتے ہیں برائی کے مقابل بھلائی ، ان لوگوں کو ہے پچھلا گھر ❖

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَ

باغ ہیں رہنے کے ، داخل ہوں گے ان میں اور وہ جو نیک ہوئے انکے باپ دادوں میں، اور

أَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ

جوروؤں میں، اور اولاد میں ، اور فرشتے آتے ہیں ان کے پاس ہر

كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

دروازے سے ❖ کہتے ہیں؛ سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم ثابت رہے سو خوب ملا پچھلا گھر ❖

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ

اور جو لوگ توڑتے ہیں قرار اللہ کا ، اس کو پکا کر کر ، اور

يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي

کاٹتے ہیں، جو چیز کہا اللہ نے اس کو جوڑنا ، اور فساد اٹھاتے ہیں ملک

تشریح فضیلت فقراء صابرین امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن عاصؓ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز سوال کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ فقراء مہاجرین جن کی زندگی سختیوں میں گذری اور وہ اپنی تمام آرزوئیں اپنے سینے میں لئے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور میں پہنچ گئے۔

خدا تعالیٰ ملائکہ رحمت کو حکم دے گا کہ ان لوگوں پر سلام پیش کرو اور ان کا خیر مقدم کرو۔ ملائکہ عرض کریں گے کہ خداوندا! ہم تو تیری خاص مخلوق ہیں تو ہمیں ان لوگوں کو سلام پیش کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ میرے وہ عبادت گذار بندے ہیں جنہوں نے زندگی کی سختیاں جھیلی ہیں اور ان کی کوئی آرزو پوری نہیں ہو سکی ہے۔ ویموت احدھم وحاجتہ فی صدرہ لاتستطیع لھا قضاء۔ ملائکہ ان فقراء مہاجرین کے پاس جائیں گے اور ان کی خدمت میں سلام پیش کریں گے اور یہ کہیں گے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (ابن کثیر ج ۱ ص ۵۱۰)

تشریح (۲۴) یعنی دار آخرت کی بھلائی یہ کہ یہ لوگ نہ صرف تنہا جنتوں میں داخل ہوں بلکہ ان کے ماں باپ ان کی بیویاں اور ان کی اولاد میں سے بھی جو لوگ اہل اور قابل ہوں گے وہ بھی ان کے ہمراہ ہی داخل کر دیئے جائیں گے تاکہ سب ساتھ رہیں ان ساتھیوں میں سے جو ان کا ہم مرتبہ ہو گا اس کے ساتھ رہنے میں تو کوئی اشکال نہیں اگر کوئی کم مرتبہ ہو گا تو اللہ اپنی نوازشات بے کراں سے اسکے مرتبہ کو بلند فرما کر اس کو ان لوگوں کے ہمراہ کر دیگا تاکہ یہ سب ساتھ رہیں آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مقربین بارگاہ کی برکت سے ان کے متعلقین بھی مستفید ہوں گے بشرطیکہ ان متعلقین میں صلاحیت ہو، حدیث میں آتا ہے بعض مخلصین جنت میں داخل ہو کر دریافت کریں گے میری ماں

بقیہ اگلے صفحہ پر

الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

میں ۔ ایسے لوگ، ان کو ہے لعنت ، اور ان کو ہے برا گھر ۞

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا

اللہ کشاد کرتا ہے روزی جس کو چاہے، اور تنگ ۔ اور وہ ریجھے ہیں دنیا کی زندگی پر اور دنیا

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ

کی زندگی کچھ نہیں آخرت کے حساب میں مگر تھوڑا برتنا ۞ اور کہتے ہیں منکر ، کیوں نہ اتری

عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ

اس پر کوئی نشانی اس کے رب سے کہہ، اللہ بچلاتا ہے جس کو چاہے ، اور راہ دیتا ہے اپنی طرف

مَنْ أَنَابَ ﴿۲۷﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ

اسکو جو رجوع ہوا ۞ وہ جو یقین لائے، اور چین پکڑتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے سنتا ہے! اللہ کی

اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿۲۸﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ

یاد ہی سے چین پاتے ہیں دل ۞ جو یقین لائے اور کیں نیکیاں ، خوبی ہے ان کو

وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿۲۹﴾ كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا

اور اچھا ٹھکانا ۞ اسی طرح تجھ کو بھیجا ہم نے ایک امت میں کہ ہو چکی ہیں اس سے پہلے

أُمَمٌ لِتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ

امتیں تا کہ سناوے توان کو، جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف، اور وہ منکر ہوتے ہیں رحمٰن سے

قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ

تو کہہ وہی رب میرا ہے کسی کی بندگی نہیں اسکے سوا ۔ اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف آتا ہوں چھوٹ کر ف۲

أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ

اور اگر قرآن ہوا ہوتا کہ چلیں اس سے پہاڑ ، یا ٹکڑے ہو وے اس سے زمین ، یا بولے

بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا

اس سے مردے ، بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں سب کام سو کیا خاطر جمع نہیں ایمان والوں

أَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ

کو اس پر کہ اگر چاہے اللہ ، راہ پر لاوے سب لوگ ۔ اور پہنچتا رہے گا منکروں

بقیہ صفحہ گزشتہ

کہاں ہے میرا باپ کہاں ہے میرا بیٹا کہاں ہے میری بیوی کہاں ہے۔ کہا جائیگا انہوں نے ایسے عمل نہیں کئے جیسے تو نے عمل کئے ہیں وہ عرض کرے گا میں جو عمل کیا کرتا تھا وہ اپنے لئے اور ان سب کیلئے کیا کرتا تھا۔ اسی بناء پر من صلح کی تفسیر بعض مفسرین نے ایمان سے کی ہے یعنی جو مومن ہیں ان کو درجات سے سرفراز فرما کر مخلصوں کے ساتھ کر دیا جائے گا۔

فوائد ف۱ یعنی حق تعالیٰ کو ضرور نہیں کہ سب کو راہ پر لاوے یا نشانیاں بھیج کر ہر طرح ہدایت دے بلکہ یہی منظور ہے کہ کوئی بچلے اور کوئی راہ پائے سو جسکے دل میں رجوع آئی نشان ہے کہ اس کو سوجھانا چاہا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی گناہوں سے چھوٹ کر وہ منکر ہوتے ہیں رحمٰن سے عرب کے لوگ اللہ تعالیٰ کا نام رحمٰن نہ بولتے تھے جب قرآن میں یہ نام سنا کہنے لگے تو نے اپنا ایک معبود چھوڑ کر دوسرا پکڑا فرمایا کہ وہی میرا ایک رب ہے جس نام سے پکاروں۔ ۱۲ منہ رح

(۳) بعد والی اُمت کی فضیلت

طوبیٰ کا معنے شاہ صاحب رح نے لغوی کیا ہے یعنی خوبی، حدیث میں آتا ہے کہ طوبیٰ جنت کا ایک عجیب و غریب درخت ہے جس کی شاخیں جواہرات سے مرصع ہوں گی۔ حضرت ابو سعید خدری رض کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا طُوبیٰ لمن رآنی وآمن بی طوبیٰ اس شخص کے لئے ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا طوبیٰ ثم طوبیٰ لمن آمن بی ولم یرنی تین دفعہ طوبیٰ کا لفظ فرما کر کہا یہ اس کے لئے ہے جو مجھ پر بغیر دیکھے ایمان لائے۔ اس حدیث سے صحابہ کے بعد ایمان لانے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا۔ اعجب الخلق الیّ ایمانا القدم یکونون من بعدکم

بہترین ایمان ان لوگوں کا ہے جو تمہارے صحابہ تمہارے بعد ہونگے اور قرآن کریم میں پڑھ کر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ اس حدیث میں فرشتوں کے ایمان رسولوں کے ایمان اور ملائکہ کے ایمان سے زیادہ اچھا ایمان بعد والوں کا قرار دیا ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جن خوش نصیبوں کو رسول پاک ﷺ کے روشن چہرے اور آپ کے اعلیٰ کردار کو دیکھنے کا موقع ملا ان کا آپ پر ایمان لانا اتنا تعجب خیز نہیں ہے جتنا آپ پر بالغیب ایمان لانے والوں کا ہے پہلی روایت حافظ ابن کثیر نے ج ۱ ص ۵۱۲ پر اور دوسری ج ۱ ص ۴۲ پر نقل کی ہے۔

كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن
کو، ان کے کئے پر کھڑکا، یا اترے گا نزدیک ان کے گھر سے،

دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾
جب تک پہنچے وعدہ اللہ کا۔ بے شک اللہ خلاف نہیں کرتا وعدہ ف

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ
اور ٹھٹھا کر چکے ہیں، کتنے رسولوں سے تجھ سے آگے، سو ڈھیل دی میں نے منکروں

كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ
کو، پھر ان کو پکڑا، تو کیسا تھا میرا بدلا۔ بھلا جو شخص

قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ
لئے کھڑا ہے ہر کسی کے سر پر، اس کا کیا ف اور ٹھہراتے ہیں اللہ کے شریک۔

قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم
کہہ، ان کا نام لو، یا اللہ کو جتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا زمین میں، یا

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَ
کرتے ہو اوپر اوپر باتیں؟ کوئی نہیں، پر بھلے سمجھائے ہیں منکروں کو ان کے فریب، اور

صُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾
روکے گئے ہیں راہ سے۔ اور جس کو بچلادے اللہ، سو کوئی نہیں اس کو بتانے والا۔

لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَ
ان کو مار پڑتی ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی مار تو بہت سخت ہے، اور

مَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ
کوئی نہیں ان کو اللہ سے بچانے والا۔ احوال جنت کا، جو کہ وعدہ ملا ہے

الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَ
ڈر والوں کو۔ بہتی ہیں اس کے نیچے نہریں۔ میوہ اس کا ہمیشہ ہے، اور

ظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ
سایہ۔ یہ بدلا ہے ان کا، جو بچتے رہے۔ اور بدلا منکروں کا،

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف مسلمان چاہتے ہونگے کہ ایک نشانی بڑی سی آوے تو کافر مسلمان ہو جاویں سو فرمایا اگر کسی قرآن سے یہ کام ہوئے ہوتے تو البتہ اس سے پہلے ہوتے لیکن اختیار اللہ کا ہے اور خاطر جمع اسی پر چاہیئے کہ اللہ نے یوں نہیں چاہا اگر چاہتا تو حکم کافی تھا لیکن کافر مسلمان یوں ہونگے کہ ان پر آفت پڑتی رہے گی ان پر پڑے یا ہمسایہ پر جب تک سارے عرب ایمان میں آجاویں وہ آفت یہی تھی جہاد مسلمانوں کے ہاتھ سے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی وہ ان کو چھوڑ دے گا بن سزا دیئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

قَارِعَةٌ (۳۱) کھڑکا۔ کھڑکانا مصدر ہے۔ دھمکانا، جھڑکنا، کھڑکا بمعنے دھمکی۔ (۳۱) تمام آسمانی کتابوں پر لفظ قرآن کا اطلاق کیا گیا ہے قرآن کے معنی قراۃ سے پڑھی جانیوالی کتاب اور قرآن سے ملی ہوئی اور جمع کی ہوئی کتاب۔ اس لغوی معنی کے اعتبار سے ہر کتاب الٰہی قرآن تھی۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت داؤدؑ کی زبور کو قرآن فرمایا۔ (ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۵۱۵)

الحجر (۸۷) میں سورہ فاتحہ کو قرآن عظیم کہا گیا اور شاہ صاحب نے وہاں لکھا کہ قرآن کی ہر سورت قرآن ہے سورہ فاتحہ بڑی ہے اسلئے اسے بڑا قرآن کہا گیا۔

النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

آگ ہے ۞ اور جن کو ہم نے دی ہے کتاب، خوش ہوتے ہیں اس سے جو اترا تیری طرف،

وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ

اور بعضے فرقے نہیں مانتے اس کی بعضی بات، کہہ مجھ کو یہی حکم ہوا، کہ

أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ﴿٣٦﴾

بندگی کروں اللہ کی، اور شریک نہ کروں اسکے ساتھ۔ اسی کیطرف بلاتا ہوں اور اسی کیطرف میرا ٹھکانا ۞

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ

اور اسی طرح اُتارا ہم نے یہ کلام، حکم عربی زبان میں، اور اگر تو چلے ان کے شوق پر، بعد اس

مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَ

علم کے جو تجھ کو پہنچا، کوئی نہیں تیرا اللہ سے حمایتی اور نہ بچانے والا ۞ اور

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ

بھیجے ہیں ہم نے کتنے رسول، تجھ سے آگے، اور دی تھیں ان کو جوروئیں اور لڑکے۔

وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ

اور نہ تھا کسی رسول کو، کہ لے آوے کوئی نشانی مگر اللہ کے اذن سے۔ ہر وعدہ

أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهُ

ہے لکھا ہوا ۞ مٹاتا ہے اللہ جو چاہے، اور رکھتا ہے۔ اور اسی پاس ہے

أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ

اصل کتاب ف۱ ۞ اور یا کبھی دکھادیں ہم تجھ کو کوئی وعدہ، جو دیتے ہیں ان کو،

أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ أَوَ

یا تجھ کو بھر لیویں، سو تیرا ذمہ تو پہنچانا ہے، اور ہمارا ذمہ حساب لینا ۞ کیا

لَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ

نہیں دیکھتے! کہ ہم چلے آتے ہیں زمین پر گھٹاتے اس کو کناروں سے۔

وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

اور اللہ حکم کرتا ہے، کوئی نہیں کہ پیچھے ڈالے اس کا حکم۔ اور وہ شتاب لیتا ہے حساب ف۲ ۞

ع ۱۱

فوائد

ف۱ دنیا میں ہر چیز اسباب سے ہے۔ بعضے اسباب ظاہر ہیں بعضے چھپے ہیں اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے جب اللہ چاہے اس کی تاثیر اندازے سے کم زیادہ کرے جب چاہے ویسی ہی رکھے آدمی کبھی تنکے سے مرتا ہے اور گولی سے بچتا ہے اور ایک اندازہ ہر چیز کا اللہ کے علم میں ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اندازے کو تقدیر کہتے ہیں یہ دو تقدیریں ہیں ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں۔۱۲ منہ رح

ف۲ ہم چلے آتے ہیں زمین پر گھٹاتے یعنی اسلام پھیلتا جاتا ہے عرب کے ملک میں اور کفر گھٹتا ہے۔۱۲ منہ رح

تشریح (۳۷)

شاہ صاحب عربیًا کا ترجمہ "عربی زبان میں" کرکے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قرآن کی زبان عربی ہے ورنہ اس کا پیغام اور قانون دنیا کی تمام قوموں کے لئے ہے۔

بریلوی ترجمہ سے یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن اہل عرب کے لئے ایک قانون ہے۔ خالفصاحبؒ مرحوم لکھتے ہیں کہ، "اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا" مفسرین نے بھی اس شبہ کو دور کرنے کیلئے یہ وضاحت ضروری سمجھی ہے

حکمًا عربیا بلغة العرب تحکم به بین الناس (جلالین ۲۰۵)

وَقَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلِلّٰهِ الۡمَكۡرُ جَمِيۡعًا ‌ؕ يَعۡلَمُ

اور فریب کرچکے ہیں ان سے اگلے ، سو اللہ کے ہاتھ ہیں سب فریب ۔ جانتا ہے ،

مَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ‌ ؕ وَسَيَعۡلَمُ الۡكُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

جو کماتا ہے ہر جی ۔ اور اب معلوم کریں گے منکر ، کس کا ہوتا ہے پچھلا گھر ۞

وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا ‌ؕ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ

اور کہتے ہیں منکر ، تو بھیجا نہیں آیا ۔ کہہ ، اللہ بس ہے

شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع

گواہ میرے تمہارے بیچ ، اور جس کو خبر ہے کتاب کی ف ۞

ایاتھا ۵۲ ﴿۱۴﴾ سُوۡرَةُ اِبۡرٰهِيۡمَ مَكِّيَّةٌ ﴿۷۲﴾ رکوعاتھا ۷

سورہ ابراہیم مکّی ہے اور اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے ۔

الۤرٰ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے

اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِۙ ﴿۱﴾

اُجالے کو ، ان کے رب کے حکم سے ، راہ پر اس زبردست سراہے ۔

اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَوَيۡلٌ

اللہ کی جس کا ہے سب ، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ اور خرابی ہے

لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ۙ ﴿۲﴾ اۨلَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ

منکروں کو ، ایک سخت عذاب سے ۞ جو پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا

الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

کی آخرت سے ، اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے ،

وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا‌ ؕ اُولٰۤـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾ وَمَاۤ

اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی ۔ وہ بھول پڑے ہیں دور ۞ اور کوئی

فوائد ف اللہ گواہ یوں ہے کہ سچ کو بڑھاوے اور جھوٹ کو مٹادے اور گواہ ہیں پہلی کتاب جاننے والے کہ آگے بھی اسی طرح اتری ہے کتاب ۱۲ مشرح

تشریح (۲۹) شاہ صاحبؒ نے قضا و قدر کے مسئلہ کی تشریح فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی حکمت و مصلحت کے مطابق جس حکم کو چاہے بدل دے اور جسے چاہے باقی رکھے، جن اسباب کی تاثیر میں کمی کرنا چاہے کم کردے اور جن کی باقی رکھنا چاہے باقی رکھے البتہ اس کا علم ازلی محیط ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اور اسی علم ازلی سے لوح محفوظ (ام الکتاب) پر احکام آتے ہیں۔ پھر تقدیر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک تقدیر مبرم جو کبھی نہیں بدلتی اور دوسری تقدیر معلق جو بدل جاتی ہے اس مسئلہ کی اس سے زیادہ تشریح عقائد کی کتابوں میں دیکھو، حدیث میں اس باریک علمی مسئلہ کے اندر زیادہ بحث کرنے سے روکا ہے اور اسے ایمان بالغیب کا مسئلہ قرار دیا ہے۔

سورۂ ابراہیمؑ، ضروری وضاحت

بعض تعصب پسند مغربی مؤرخین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہمی تعلق کے بارے میں نہایت بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے مکی زندگی میں یہودی مذہب کی پیروی کی اور اسے اسلام کا نام دیا۔ مدینہ منورہ آکر جب یہودیوں سے براہ راست واسطہ پڑا اور انہوں نے آپ کی شدید مخالفت کی تو رسول پاکؐ نے ان سے علیحدگی اختیار کی اور حضرت ابراہیمؑ کو کعبۃ اللہ کے بانی اور حضرت اسمٰعیل کے باپ اور ملت حنیفی کے داعی کے طور پر نمایاں کرنا شروع کیا۔ (HET MEHHAANCHE FEEST ص ۲۰)

ورنہ (بقول انکے حضرت ابراہیمؑ سے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ نسبی تعلق ہے اور نہ مذہبی، اور یہی وجہ ہے صرف مدنی سورتوں میں حضرت ابراہیم کا ذکر ملتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی (۱۷) مکی سورتوں میں حضرت ابراہیم کا تذکرہ کیا گیا ہے اور مدنی سورتیں صرف (۸) ہیں جن میں حضرت ابراہیم کا تذکرہ ہے یہاں تک کہ جس سورت کو خاص طور پر حضرت ابراہیمؑ کے نام سے منسوب کیا گیا وہ سورہ (سورۂ ابراہیم) بھی مکی ہے حاصل یہ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جو دین حق لے کر آئے وہ روز اول سے ایک مستقل دین ہے اور آپ نے شروع سے وحی الٰہی کی پیروی کی ہے نہ یہود کی پیروی کی ہے نہ نصاریٰ کی جیسا کہ عیسائی آپ کے متعلق یہ کہتے تھے کہ آپ نے ایک رومی عیسائی سے تعلیم حاصل کی ہے جو مکہ میں رہتا تھا اور وہ آپ کے پاس جاتا رہتا تھا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ

رسول نہیں بھیجا ہم نے ، مگر بولی بولنا اپنی قوم کی، کہ ان کے آگے کھولے

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پھر بھٹکاتا ہے اللہ جس کو چاہے ، اور راہ دیتا ہے جس کو چاہے - اور وہ ہے زبردست

الْحَكِيْمُ ۝٤ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ

حکمتوں والا ؁ اور بھیجا تھا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر، کہ

اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ

نکال اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالے کو - اور یاد دلا ان کو

بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝٥

دن اللہ کے - البتہ اس میں نشانیاں ہیں اس کو، جو ثابت رہنے والا ہے حق ماننے والا ؁

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو، یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر، جب چھڑایا تم کو فرعون

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ

کی قوم سے ، دیتے تم کو بری مار ، اور ذبح کرتے بیٹے تمہارے ، اور

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٦ وَاِذْ

ع ٢ / ١٢

جیتی رکھتے عورتیں تمہاری - اور اس میں مدد ہوئی تمہارے رب کی بڑی ؁ اور جب

تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ

سنا دیا تمہارے رب نے، کہ اگر حق مانو گے تو اور دوں گا تم کو ، اور اگر ناشکری کرو گے تو میری مار

لَشَدِيْدٌ ۝٧ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

سخت ہے ؁ اور کہا موسیٰ نے ، اگر منکر ہو گے تم ، اور جو لوگ زمین میں ہیں

جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٨ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ

سارے ، تو اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا ؁ کیا نہیں پہنچی تم کو خبر ان کی؟ جو پہلے تھے

قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ

مع ٦

تم سے قوم نوح کی، اور عاد اور ثمود - اور جو ان سے پیچھے ہوئے - ان کی خبر نہیں،

(بقیہ فوائد ص) النحل (١٤١) میں قرآن کریم نے اسکی تردید کی ہے. صفحہ ٣٧١ پر دیکھو

فوائد ف کافر کہتے تھے کہ اور بولی میں قرآن اترتا تو ہم یقین کرتے یہ تو اسی شخص کی بولی ہے شاید آپ کہہ لاتا ہو اس کا یہ جواب ہے۔ ١٢ منہ رح ف یاد دلا دن اللہ کے یعنی اللہ کے ساکھے جو ہر قوم پر گذرے۔ ١٢ منہ رح

تشریح ف ساکھے، سیکھ کی جمع ہے بمعنی نصیحت

خلاصہ یہ کہ غیر بولی کو تم کیا سمجھتے اور بیان کا مقصد ہی فوت ہو جاتا اصل مقصد تو تبیین ہے اور وہ اسی بولی میں ہو سکتی ہے جو قوم کی بھی بولی ہو اور پیغمبر کی بھی ہو تاکہ تم سمجھ سکو آگے ہدایت و گمراہی اللہ کے ہاتھ ہے اور اس کے حکم و مصالح پر مبنی ہے

(٦) اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو کفر و معاصی کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان و فرمانبرداری کی روشنی کی طرف لے آؤ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے انقلابی واقعات جو ان کو پیش آتے رہے ہیں۔ وہ واقعات ان کو یاد دلاؤ کیونکہ ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔

(٣) قرآن کہتا ہے کہ ہر قوم میں خدا کی طرف سے رسول آئے اور جس قوم میں آئے اسکی زبان میں ہدایت کا پیغام لے کر آئے. غیر مسلم قوموں میں اسلام کی دعوت و اشاعت کا ٹھوس کام کرنیوالوں کیلئے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے.

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حجۃ اللہ البالغہ باب حقیقت نبوت جلد اول صلہ میں اور شاہ صاحب کے ترجمان ان کے بڑے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے فتاویٰ عزیزی صلہ ١٤١ میں اس اہم مسئلہ کی وضاحت کی ہے۔

إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ

مگر اللہ کو۔ آئے ان پاس رسول انکے، نشانیاں لے کر، پھر اُلٹے دئے ان کے ہاتھ ان کے منہ میں،

وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا

اور بولے، ہم نہیں مانتے جو تمہارے ہاتھ بھیجا، اور ہم کو شبہ ہے اس راہ میں جسطرف ہم کو بلاتے

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ

ہو جس سے خاطر جمع نہیں ؏ بولے ان کے رسول، کیا اللہ میں شبہ ہے؟ جس نے بنائے آسمان

وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ

اور زمین ۔ تم کو بلاتا ہے، کہ بخشے کچھ گناہ تمہارے ، اور ڈھیل دے تم کو ایک

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن

وعدہ تک، جو ٹھہر چکا ہے۔ کہنے لگے، تم تو یہی آدمی ہو ہم سے ۔ چاہتے ہو ، کہ

تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾

روک دو ہم کو ان چیزوں سے جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے سو لاؤ کوئی سند کھلی ؏

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ

ان کو کہا ان کے رسولوں نے، ہم بھی یہی آدمی ہیں جیسے تم ، لیکن اللہ

اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن

احسان کرتا ہے، اپنے بندوں میں جس پر چاہے ۔ اور ہمارا کام نہیں ، کہ لے آویں

نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

تم پاس سند ، مگر اللہ کے حکم سے ۔ اور اللہ پر بھروسا چاہیئے

الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا

ایمان والوں کو ف اور ہم کو کیا ہوا؟ کہ بھروسا نہ کریں اللہ پر ، اور وہ سمجھا چکا ہم کو

سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ہماری راہیں ۔ اور ہم صبر کریں گے ایذاء پر جو ہم کو دیتے ہو ۔ اور اللہ پر بھروسہ چاہیئے

الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ ع وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم

بھروسہ والوں کو ؏ اور کہا منکروں نے اپنے رسولوں کو ، ہم نکال دیں گے تم کو

فوائد ف یعنی سند دیکھے سے ایمان نہیں آتا اللہ کے دیئے سے آتا ہے ۱۲۰ منہ رح

تشریح (۱) ان کے پیغمبروں نے اس انکار اور گستاخی کے جواب میں کہا کیا تم لوگوں کو اس اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے وہ تم کو اس لئے دعوت دیتا ہے تاکہ تمہارے گزشتہ گناہ معاف کردے اور ایک مقررہ وقت تک تم کو اطمینان اور خیر وخوبی سے زندگی بسر کرنے کا موقعہ دے قوم کے لوگ کہنے لگے تم کو خدا کا فرستادہ کس طرح سمجھ لیا جائے۔ تم کچھ نہیں مگر ہم جیسے ایک بشر اور آدمی ہو تم یہ چاہتے ہو اور تمہارا مقصد یہ ہے کہ تم ہم کو ان چیزوں کی عبادت سے روک دو۔ جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے۔ چونکہ تم نبوت کے مدعی ہو لہٰذا ان دلائل وبراہین کو چھوڑ کر جو تم لائے ہو۔ کوئی صاف وصریح معجزہ پیش کرو۔ یعنی جو زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا ہے یہی بات اس کی وحدانیت اور توحید کے لئے کافی ہے۔

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ایمان کی نعمت اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے حاصل ہوتی ہے دلیل ومعجزہ سے حاصل نہیں ہوتی. حقیقت کے لحاظ سے بات یوں ہی ہے لیکن اسباب ظاہری کے لحاظ سے ایمان ویقین حاصل کرنے کی جد وجہد غور وفکر اور طلب وجستجو انسان کا فریضہ ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ قرآن ہی کا اصول ہے اور قرآن کریم توحید، آخرت اور نبوت کی صداقت پر نہایت واضح دلائل، نشانات، بیانات اور واقعات پیش کرتا ہے اور تدبر وتفکر کی دعوت دیتا ہے.

مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ

اپنی زمین سے، یا پھر آؤ ہمارے دین میں - تب حکم بھیجا ان کو، رب نے

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۳ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

ان کے، ہم کھپا دیں گے ان ظالموں کو ۞ اور بسا دیں گے تم کو

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ

اس زمین میں، ان کے پیچھے - یہ ملتا ہے اس کو جو ڈرا کھڑے ہونے سے اور

خَافَ وَعِيْدِ ۝۱۴ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۱۵

ڈرا میرے ڈر کے سے ۞ اور فیصلہ لگے مانگنے اور نامراد ہوا جو سرکش تھا ضد کرنے والا ۞

مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ۝۱۶

پیچھے اس کے دوزخ ہے، اور پلاویں گے اس کو پانی پیپ کا ۞

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ

گھونٹ گھونٹ لیتا ہے اس کو اور گلے سے نہیں اتار سکتا اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر جگہ سے

مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝۱۷

اور وہ نہیں مرتا - اور اس کے پیچھے مار ہے گاڑھی ۞

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ

احوال ان کا جو منکر ہوئے اپنے رب سے ان کے کئے جیسے راکھ، زور کی چلی اس پر باؤ

فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

دن کی آندھی کے - کچھ ہاتھ میں نہیں اپنی کمائی میں سے - یہی ہے دور

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۸ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بہک پڑنا ۞ تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بنائے آسمان اور زمین،

بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۹ وَّمَا

جیسے چاہیئے - اگر چاہے تم کو لے جاوے، اور لادے کوئی پیدائش نئی - اور یہ

ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۲۰ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا

اللہ پر مشکل نہیں ۞ اور سامنے کھڑے ہوں گے اللہ کے سارے پھر کہیں گے کمزور

تشریح

(۱۳) ان تمام باتوں کو سن کر ان منکروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی سرزمین اور اپنے علاقہ سے نکال باہر کریں گے اور تم کو جلاوطن کر دیں گے یا تم ہماری ملت اور ہمارے مسلک میں چلے آؤ اور ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ پس ان رسولوں کے پروردگار نے ان رسولوں پر اسی وقت وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو یقیناً ہلاک کر دینگے شاید وہ یہ سمجھتے ہونگے کہ یہ پیغمبر اس دعوی پیغمبری سے پہلے ہمارے ہی دین میں تھے اسلئے واپس آنے کا مطالبہ کیا کہ جس طرح پہلے خاموش تھے ویسے ہی ہو جاؤ اور ہو سکتا ہے کہ جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے ان کو یہ دھمکی دی ہو اور انبیاء کو ان کے ساتھ شامل کر لیا ہو بہر حال حضرت حق تعالےٰ نے اپنے پیغمبروں کو تسلی دی۔ (۱۴) اور ان ظالموں کو ہلاک کرنے کے بعد تم کو اس سرزمین میں بسائیں گے۔ یہ وعدہ ہر اس شخص کے لئے ہے۔ جو میرے رُوبرُو کھڑا ہونے سے ڈرا اور خائف ہوا اور میرے وعدۂ عذاب اور میری وعید سے خوف زدہ رہا یعنے کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد تم کو آباد کرنے کا وعدہ کچھ تمہارے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ یہ وعدہ ہر اس شخص کے ساتھ ہے جو جواب دہی سے بھی ڈرتا ہے اور میری وعید سے بھی ڈرتا ہے۔ (۱۴) وعید ڈر کا پہلے گذر چکا ہے۔

(۱۷) یعنے یہ پانی گرم بھی ہوگا اور کراہت بھی آئے گی لیکن پیاس کے مارے گھونٹ گھونٹ کر کے اس کو پئے گا شش جہات سے اس کو موت آتی معلوم ہوگی اور ہر چہار طرف سے موت کے اسباب نمایاں ہونگے لیکن موت کسی طرح بھی نہ آئے گی بلکہ اسی طرح مبتلا رہے گا اور اس کے پیچھے اور بھی مختلف انواع و اقسام کے عذاب ہوں گے جو غلظت اور سختی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوگا (۱۸) جن لوگوں نے اپنے رب کی توحید کا انکار کیا اور اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے رہے ان کے اعمال کی حالت ایسی ہے جیسے راکھ کہ اس راکھ کو سخت آندھی کے دن تیز ہوا اُڑا کر لے جائے۔ اسی طرح ان لوگوں نے جو اعمال خیر کئے ہوں گے ان میں سے کسی عمل پر بھی ان کو کوئی دسترس نہیں ہوگی اور ان اعمال کے کسی حصہ کا ان کو نفع حاصل نہ ہوگا۔ یہی وہ گمراہی ہے جو راہ حق سے بہت دور ہے۔

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا

بڑائی والوں کو ، ہم تھے تمہارے پیچھے ، سو کچھ بچاؤ گے تم ہم سے

مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَىٰنَا اللَّهُ لَهَدَيْنَٰكُمْ ۖ

مار اللہ کی ؟ وہ بولے ، اگر راہ پر لاتا ہم کو اللہ ، البتہ ہم تم کو راہ پر لاتے ،

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ أَجَزِعْنَآ أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ

اب برابر ہے ہمارے حق میں ہم بیقراری کریں یا صبر کریں ہم کو نہیں خلاصی ۞ اور بولا

الشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ

شیطان ، جب فیصل ہو چکا کام ، اللہ نے تم کو دیا تھا سچا وعدہ ، اور

وَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ

میں نے وعدہ دیا پھر جھوٹ کیا ۔ اور میری تم پر حکومت نہ تھی ، مگر

أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوٓا أَنفُسَكُم ۖ

میں نے تم کو بلایا ، پھر تم نے مان لیا ۔ سو مجھ کو مت الزام دو اور الزام دو اپنے تئیں ۔

مَّآ أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَآ

نہ میں تمہاری فریاد پر پہنچوں ، اور نہ تم میری فریاد پر پہنچو ۔ میں نہیں قبول رکھتا ، جو

أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾

تم نے مجھ کو شریک ٹھہرایا تھا پہلے ۔ البتہ جو ظالم ہیں ، ان کو دکھ کی مار ہے ف

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِي

اور داخل کئے ، جو لوگ ایمان لائے تھے اور کام کئے تھے نیک ، باغوں میں ، بہتی ہیں نیچے

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ

ان کے نہریاں ، رہا کریں ان میں اپنے رب کے حکم سے ۔ ان کی ملاقات

فِيهَا سَلَٰمٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً

ہے وہاں سلام ف۲ ۔ تو نے نہ دیکھا ، بیان کی اللہ نے ایک مثال ، ایک بات ستھری جیسے ایک

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾

درخت ستھرا ، اس کی جڑ مضبوط ہے ، اور ٹہنی آسمان میں ۞

ع ۳ / ۹ / ۱۵

فوائد ف۱ شیطان کا زور نہیں انسان پر مگر مشورت دیتا ہے بری وہ مان لیتی اپنا گناہ ہے ۔ ف۲ دنیا میں سلام دعا ہے سلامتی مانگنے کی ، وہاں سلام مبارک باد ہے سلامتی پر ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۲) جب سب باتوں کا فیصلہ ہو چکے گا اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہو چکیں گے تو شیطان کو دیکھ کر سب گنہگار اس پر ملامت کریں گے کہ تیری وجہ سے ہم کو یہ عذاب بھگتنا پڑا اسوقت شیطان ملامت کرنے والوں کو جواب دے گا ۔ بے شک اللہ تعالٰے نے تم سے جتنے وعدہ کئے تھے وہ سچے وعدے کئے تھے اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے تو میں نے تم سے جھوٹ بولا اور میں نے وہ وعدے تم سے غلط کئے تھے ۔ اور میرا تم پر کوئی زور اور غلبہ تو تھا نہیں مگر صرف اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میری بات مان لی سو تم مجھے کسی طرح کی ملامت نہ کرو ، بلکہ اپنے اُوپر خود ملامت کرو نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں نہ تم میرے فریاد رس ہو سکتے ہو نہ میں تمہارا مددگار ہو سکتا ہوں نہ تم میرے مددگار ہو سکتے ہو ۔ تم نے جو اس سے دنیا میں مجھ کو خدا کی فرمانبرداری میں اس کا شریک ٹھہرایا تھا میں تمہارے اس فعل سے بیزاری اور انکار کرتا ہوں اس میں شک نہیں کہ ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ۔

تُؤْتِيٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ

لاتا ہے پھل اپنا، ہر وقت پر اپنے رب کے حکم سے۔ اور بیان کرتا ہے اللہ

ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ

کہاوتیں لوگوں کو، شاید وہ سوچ کریں ۞ اور مثال گندی بات

خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ٱجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ ٱلْأَرْضِ

کی، جیسے درخت گندا، اکھاڑ لیا اوپر سے زمین کے،

مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ

کچھ نہیں اس کو ٹھہراؤ ف ۞ مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو، مضبوط بات سے،

فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلظَّـٰلِمِينَ ۚ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اور بچلا دیتا ہے اللہ بے انصافوں کو۔

وَيَفْعَلُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟

اور کرتا ہے اللہ جو چاہے ف۲ ۞ تو نے نہ دیکھا؟ جنہوں نے بدلا کیا

نِعْمَتَ ٱللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا۟ قَوْمَهُمْ دَارَ ٱلْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ

اللہ کے احسان کا، ناشکری، اور اُتارا اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں ۞ جو دوزخ ہے

يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ ٱلْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا۟

پیٹھیں گے اسمیں اور بُرا ٹھکانا ہے ف۳ ۞ اور ٹھہرائے اللہ کے مقابل، کہ بہکاویں لوگوں کو

عَن سَبِيلِهِۦ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا۟ فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى ٱلنَّارِ ﴿٣٠﴾

اس کی راہ سے۔ تو کہہ، برت لو، پھر تم کو پھر جانا ہے طرف آگ کے ۞

قُل لِّعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُنفِقُوا۟

کہہ دے میرے بندوں کو، جو یقین لائے ہیں، قائم رکھیں نماز، اور خرچ کریں

مِمَّا رَزَقْنَـٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ

ہماری دی روزی میں سے چھپے اور کھلے، پہلے اس سے کہ آوے

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَـٰلٌ ﴿٣١﴾ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ

وہ دن، جس میں نہ سودا ہے نہ دوستی ف۴ ۞ اللہ وہ ہے، جس نے بنائے

فوائد

ف مسلمانوں کا دعوٰی درست ہے جس کی دلیل صحیح ہے اور دل میں اثر رکھتا ہے اور روز بروز چڑھتا ہے اور کافروں کا دعوٰی جڑ نہیں رکھتا تھوڑا دھیان کرنے سے غلط معلوم ہونے لگے اور دل میں اس سے کچھ نور نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ قبر میں جو کوئی مضبوط بات کہے گا۔ ٹھکانا نیک پاوے گا اور جو بچلی بات کہے گا۔ خراب ہوگا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ مکے کے سردار مراد ہیں کہ غریبوں کو گمراہ کیا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنے نیک عمل بکتے نہیں اور کوئی دوستی سے رعایت نہیں کرتا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح، ف۴ شفاعت کی تحقیق قرآن کریم نے مقام الوہیت کی تشریح کرتے ہوئے بار بار کہا ہے کہ خدا تعالٰی پر کسی کا دباؤ نہیں چلتا ساری مخلوق اسی کے غلبہ اور دباؤ میں ہے آخرت میں شفاعت بھی خدا سے ہوگی اسکی اجازت کے بغیر بڑی سے بڑی ہستی لب کشائی کی جرأت نہیں کر سکتی، دباؤ طاقت کا بھی ہوتا ہے اور محبت کا بھی، خدا تعالٰی پر کوئی دباؤ نہیں چلایا جا سکتا، شفاعت کے مسئلہ میں ہر مقام پر باذنہ کی قید لگائی گئی ہے آخرت میں شفاعت کا مستحق کون ہوگا؟ ظاہر حدیث پر عمل کرنیوالے علماء کے نزدیک مطلق شرک (خفی ہو یا جلی) کا مرتکب زندگی میں توبہ کے بغیر نجات نہیں پا سکے گا۔ علماء تحقیق کے نزدیک صرف شرک جلی کا یہ حکم ہے شرک خفی اور کبیرہ گناہ کے مرتکب مستحق شفاعت ہوں گے یہ جمہور کا مسلک ہے۔

ایک طبقہ کا مولانا شہیدؒ اور ان کے حلقہ پر یہ الزام قطعی عناد پر مبنی ہے کہ یہ حضرات شفاعت کے منکر ہیں۔ کنز الایمان ص۳۴۹ میں بریلوی فاضل نے شفاعت ماذونین کو امت کا متفقہ عقیدہ لکھا ہے۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ

آسمان اور زمین ، اور اُتارا آسمان سے پانی ، پھراس سے نکالی

بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ

روزی تمہارے میوے ۔ اور کام میں دی تمہارے کشتی ، کہ چلے

فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ

دریا میں اُس کے حکم سے ۔ اور کام میں دیں ندیاں تمہارے ۞ اور کام میں لگائے تمہارے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾

سورج اور چاند ، ایک دستور پر ۔ اور کام میں لگائے تمہارے رات اور دن ۞

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا

اور دیا تم کو ہر چیز میں سے جو تم نے مانگی ۔ اور اگر گنو

نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ

احسان اللہ کے ، نہ پورے کر سکو ۔ بے شک آدمی بڑا بے انصاف ہے

كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

ناشکرا ۞ اور جس وقت کہا ابراہیمؑ نے اے رب کر اس شہر کو

ع ۶/۱۷

اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ؕ رَبِّ

امن کا ، اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے، کہ ہم پوجیں مورتیں ۞ اے رب!

اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ

انہوں نے بہکایا بہت لوگوں کو ۔ سو جو کوئی میری راہ چلا،

فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾

سو وہ تو میرا ہے ۔ اور جس نے میرا کہا نہ مانا ، سو تو بخشنے والا مہربان ہے ۞

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ

اے رب! میں نے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان میں، جہاں کھیتی نہیں ، تیرے ادب والے

الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ

گھر پاس، اے رب ہمارے! تا قائم رکھیں نماز ، سو رکھ بعضے لوگوں کے دل

تشریح (۳۲) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان کی جانب سے پانی نازل فرمایا اور مینہ برسایا پھر اُس پانی سے تمہارے لئے پھلوں سے رزق پیدا کیا اور تمہارے کھانے کے لئے پھل نکالے اور تمہارے نفع کے لئے کشتیوں کو تابع اور مسخر کردیا تاکہ وہ کشتیاں خدا تعالےٰ کے حکم سے دریا میں چلیں اور اس نے تمہارے نفع کے لئے دریا اور ندیاں مسخر فرمائیں اور تمہارے کام میں لگادیں یعنے آسمان سے پانی اُتارا یا آسمان کی جانب سے اُتارا اس کی مفصل بحث پہلے پارے میں گذر چکی ہے۔ کشتی اور نہریں قدرت خداوندی کی مسخر ہیں۔ انسانی تسخیر کا مطلب یہ ہے کہ انسان کشتی بناتا ہے ندی کی تسخیر کا مطلب یہ ہے کہ ندی سے پانی حاصل کرتا ہے۔ دریاؤں میں بند باندھتا ہے۔ نہریں نکالتا ہے۔ اسی لئے تسخیر کا ترجمہ شاہ صاحب نے کام میں لگادیا کیا ہے اور اس ترجمہ پر کوئی شبہ نہیں ہے۔ انسانی منافع کے لئے جسقدر ضرورت تھی اسقدر منافع حاصل کرنے کا موقع دیا باقی حقیقی تسخیر اور پورا قابو قدرت ہی کو حاصل ہے۔ (۳۳) اور سورج اور چاند کو جو ہمیشہ مقررہ دستور پر چلتے رہتے ہیں تمہارے نفع کے لئے تمہارے کام میں لگا دیا۔ اور نیز رات اور دن کو تمہارے نفع کے لئے تمہارے کام میں لگایا۔ یعنی چاند سورج کا نفع یہ کہ روشنی گرمی ٹھنڈک کھیتوں کا پکنا پھلوں میں تری رہنا وغیرہ، رات دن کا نفع یہ کہ معاش پیدا کرنا کمانا اور راحت و سکون حاصل کرنا۔ وغیرہ

تَهْوِيٓ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ

جھکتے ان کی طرف اور روزی دے ان کو میووں سے ، شاید یہ شکر کریں ف ۞ اے رب ہمارے !

تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ

تو تو جانتا ہے جو ہم چھپاویں اور جو کھولیں ۔ اور چھپا نہیں اللہ پر کچھ زمین میں

وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيْلَ

اور نہ آسمان میں ۞ شکر ہے اللہ کو، جس نے بخشا مجھ کو بڑی عمر میں اسمٰعیل

وَإِسْحٰقَ ۭ إِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

اور اسحٰق ۔ بے شک میرا رب سنتا ہے پکار ف ۞ اے رب میرے کر مجھ کو، کہ قائم رکھوں نماز ،

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ

اور بعضی میری اولاد کو۔ اے رب ہمارے! اور قبول کر میری دعا ۞ اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا

سب ایمان والوں کو، جس دن کھڑا ہووے حساب ۞ اور مت خیال کر کہ اللہ بے خبر ہے ان کاموں سے

يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْأَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

جو کرتے ہیں بے انصاف ۔ ان کو تو چھوڑ رکھتا ہے اس دن پر جس دن میں اوپر لگ جاویں گی آنکھیں ۞

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَأَفْئِدَتُهُمْ

ڈرتے ہوں گے اوپر اٹھائے اپنے سر، پھرتی نہیں اپنی طرف ان کی آنکھ ۔ اور دل ان کے

هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

اڑ گئے ہیں ف اور ڈرا دے لوگوں کو اس دن سے کہ آوے گا ان کو عذاب، تب کہیں گے

ظَلَمُوْا رَبَّنَآ أَخِّرْنَآ إِلٰٓى أَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ

بے انصاف اے رب ہمارے! فرصت دے ہم کو تھوڑی مدت، کہ ہم مانیں تیرا بلانا اور ساتھ ہوں رسولوں کے ۔

أَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

تم آگے قسم نہ کھاتے تھے ؟ کہ تم کو نہیں کسی طرح ٹلنا ۞

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ

اور بسے تھے تم بستیوں میں انہی کی جنہوں نے ظلم کیا اپنی جان پر، اور کھل چکا تم کو ،

ع ۶ ۱۸

فوائد

ف۱ حضرت ابراہیمؑ کا گھر تھا شام میں ایک حرم سے پیدا ہوئے اسمٰعیل ان کو ساتھ ماں کے لا کر اس جنگل میں بٹھا کر چلے گئے جہاں پیچھے شہر مکہ بسا، اللہ نے چشمۂ زمزم نکالا، اس سبب سے وہاں بستی پڑی اور زمین لائق نہ تھی کھیتی کے نہ میوے کے اس کے نزدیک زمین طائف سنوار دی کہ بہتر سے بہتر میوے وہاں ہوویں اور شہر مکہ میں پہنچیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ ہم چھپاویں اور کھولیں ظاہر میں دعا کی سب اولاد کے واسطے اور دل میں دعا تھی منظور پیغمبر آخر الزمان کو۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ قیامت کے دن آسمان کے دروازے کھل کر فرشتے لگیں گے اترنے اور لوگوں کو پکڑ کر عذاب کرنے اس ہول سے سب کی آنکھیں اوپر لگ جاویں گی اور نیچے دیکھنے کی فرصت نہ ہوگی۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح

(۳۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے ہجرت کر کے شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ پھر حضرت ہاجرہ اور ان کے شیر خوار اسمٰعیل کو حکم الٰہی کے مطابق سرزمین حجاز (مکہ معظمہ) میں آباد کیا اور یہ آپ کے اکلوتے بیٹے تھے، چھوٹے صاحبزادے حضرت اسحاقؑ شام کے اندر ہی رہے، سرزمین حجاز میں حضرت اسمٰعیلؑ جوان ہوئے اور قبیلہ بنی جرہم میں ان کی شادی ہوئی اور مکہ ان کی اولاد سے بستی بن گیا حضرت ابراہیم ملک شام سے حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کے گھر والوں سے ملنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے تشریف لاتے رہتے تھے اور ان کے حق میں دعائیں فرماتے تھے۔ یہ دعائیں وہی ہیں جو آپ نے بڑھاپے میں کیں، سورہ بقرہ میں وہ دعا گذر چکی ہے جو تعمیر کعبہ کے وقت دونوں باپ بیٹوں نے فرمائی۔

اے رب ہمارے: تو تو جانتا ہے جو ہم چھپاویں اور جو ظاہر کریں۔ الخ ابن کثیر رحمہ اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ اے رب! میں نے اپنی اولاد کیلئے جو دعائیں کیں ان کا اصلی مقصد یہ ہے کہ ان سے تو راضی ہو جا اور ان کے اندر اپنے لئے اخلاص پیدا کر دے، حضرت شاہ صاحبؒ نے عجیب مطلب لیا ہے یعنی میری دعا کے الفاظ پوری اولاد کیلئے ہیں لیکن میرا قلبی جذبہ اپنے قابل فخر بیٹے محمد بن عبداللہ کیطرف ہے۔ یہ سب دعائیں خاصکر پیغمبر آخر الزمان کے حق میں ہیں تو انہیں قبول فرما۔ اسمیں یہ اشارہ پوشیدہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور اکلوتے شیر خوار کو اس خشک اور سنسان علاقہ میں اسی لئے آباد کیا تھا کہ آپ کی اولاد میں سے نسل اسمٰعیلؑ کے اندر وہ نبی آخر الزمان کا پیدا ہونا مقدر تھا اور آپ ہی کے ہاتھوں وہ اُمت وجود میں آنیوالی تھی جو آپ کی رہنمائی میں پیغام توحید کی روشنی سے سارے عالم کو (بقیہ اگلے صفحہ پر)

كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ

کہ کیسا کیا ہم نے ان پر ؟ اور بتائیں ہم نے تم کو کہاوتیں ۞ اور یہ بنا چکے ہیں اپنا داؤ، اور اللہ

وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ ۖ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

کے آگے ہے ان کا داؤ ۔ اور نہ ہوگا ان کا داؤ کہ ٹل جاویں اس سے پہاڑ ف ۞

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾

سو مت خیال کر، کہ اللہ خلاف کرے گا اپنا وعدہ اپنے رسولوں سے بیشک اللہ زبردست ہے، بدلہ لینے والا۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ

جس دن بدلی جاوے اس زمین سے اور زمین اور آسمان ، اور لوگ نکل کھڑے ہوں

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي

سامنے اللہ اکیلے زبردست کے ۞ اور دیکھے تو گنہگار اس دن ، جوڑے ہوئے

الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾

زنجیروں میں ۞ کرتے ان کے ہیں گندھک کے ، اور ڈھانکے لیتی ہے ان کے منہ کو آگ ۞

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

تا بدلہ دے اللہ ، ہر جی کو اس کی کمائی کا ۔ بے شک اللہ شتاب کرنے

الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا

والا ہے حساب ۞ یہ خبر دینی ہے لوگوں کو ، اور تاکہ چونک رہیں اس سے ، اور تا جانیں کہ

أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

معبود وہ ہے ایک اور تا سوچ کریں عقل والے ۔

(ایاتہا ۹۹) (۱۵) سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ (۵۴) (رکوعاتہا ۶)

سورۂ حجر مکی ہے اور اسمیں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ۔

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب کی ، اور کھلے قرآن کی ۞

(بقیہ سورۂ گذشتہ) منور کرنے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے حقیقی مقصد و مدعا سے آگاہ تھا وہ غیب و شہادت کا عالم ہے مگر ابراہیم علیہ السلام نے زبان سے اس کا اظہار کر کے خاتم الانبیاء کی ذات گرامی کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار فرمایا۔

فوائد ف مکے کے لوگوں نے کئی تدبیریں ٹھہرائی تھیں۔ حضرت کو سب مل کر قتل کریں یا قید کریں یا آپس سے نکال دیں اسی کو فرمایا ہے۔ ۱۲ منزرم

تشریح ۴۶ دشمنانِ حق نے حضرات انبیاء علیہ السلام کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے بڑی بڑی سازشیں کیں اور بڑے بڑے داؤ پیچ اختیار کئے مگر خدا تعالیٰ ان تمام مخالفانہ سازشوں سے آگاہ تھا۔ ان سب کو ناکام کرنا پڑا اور داعیانِ حق خدا کی نصرت سے اپنا کام انجام دیتے رہے۔

وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ میں شاہ صاحب نے ان کو نفی کے معنی میں لے کر ترجمہ کیا ہے یعنی ان مخالفین کی سازشیں ایسی مضبوط و مؤثر نہ تھیں کہ وہ پہاڑ جیسی ہستیوں (حضرات انبیاء) کو اپنی جگہ سے ہلا دیں اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دیں یا پہاڑوں سے مراد خدا کا دین ہو۔

ان کان الخ میں ایک قول اِنْ شرطیہ کا ہے اور اس صورت میں یہ بتانا ہے کہ ان کی مخالفانہ کارروائیاں اگرچہ اتنی خطرناک تھیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جاتے مگر حق پہاڑوں سے زیادہ مستحکم اور مضبوط ہے اسے اپنی جگہ سے ہلانا ناممکن ہے۔

تشریح اسماء سُور کی حکمت ، قرآن کریم کی سورتوں کے نام حرف 'علامتی نام' ہیں جن سے سورتوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنا ہے۔ یہ نام عنوانات کے طور پر مقرر نہیں کئے گئے کیونکہ قرآن کریم کی سورتوں میں اسقدر وسیع اور نوع بنوع مضامین اور مسائل بیان کئے گئے کہ ان کے لئے کوئی جامع عنوان مقرر کرنا ممکن نہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق سورہ میں بیان کئے گئے کسی ایک لفظ کو اس سورت کا نام تجویز فرما دیا۔

ع ۱۱ ۱۹

الفاتحہ۔ وہ سورہ جس سے قرآن کریم کا افتتاح ہوتا ہے البقرہ جس میں بقرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح الحجر اس سورت کا نام ہے کیونکہ اسمیں حجر والوں کا ذکر ہے حجر والے قوم ثمود کا دوسرا نام ہے۔ نزل علیہ الذکر الخ مشرکین مکہ رسول پاک پر قرآن کریم نازل ہونے کا اقرار نہیں کرتے تھے اس جگہ طنز کے طور پر کہا کہ اے محمد! بقول تمہارے تم پر قرآن اُترتا ہے اور درحقیقت تم دیوانہ ہو۔ یہ دعویٰ تمہارا اور تمہاری دیوانگی کی دلیل ہے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

کسی وقت آرزو کریں گے یہ لوگ جو منکر ہیں کسی طرح مسلمان ہوتے ✽ چھوڑ دے ان کو کھالیں

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٣ وَمَا أَهْلَكْنَا

اور برت لیں، اور امید پر بھولے رہیں کہ آگے معلوم کریں گے ✽ اور کوئی بستی ہم نے

مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا

نہیں کھپائی، مگر اس کا لکھا تھا مقرر ✽ نہ شتابی کرے کوئی فرقہ اپنے وعدے سے

وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝٥ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

اور نہ دیر کرے ✽ اور لوگ کہتے ہیں اے شخص کہ تجھ پر اُتری ہے نصیحت،

إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝٦ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ

تو مقرر دیوانہ ہے ✽ کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس فرشتے، اگر تو سچا

الصَّادِقِينَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا

ہے ✽ ہم نہیں اتارتے فرشتے مگر کام ٹھہرا کر، اور اسوقت نہ ملے گی ان کو

مُنْظَرِينَ ۝٨ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩ وَ

ڈھیل ✽ ہم نے آپ اُتاری، یہ نصیحت ہے اور ہم اس کے نگہبان ہیں ✽ اور

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝١٠ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ

ہم بھیج چکے ہیں رسول تجھ سے پہلے کئی فرقوں میں اگلے ✽ اور نہیں آیا ان پاس

رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝١١ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ

کوئی رسول، مگر کرتے رہے ہیں اس سے ہنسی ✽ اسی طرح پیٹھاتے ہیں ہم اس کو، دل میں

الْمُجْرِمِينَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣

گنہ گاروں کے ✽ یقین نہ لاویں گے اس پر، اور ہو آئی ہے رسم پہلوں کی ف

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝١٤

اور اگر ہم کھول دیں ان پر دروازہ آسمان سے، اور سارے دن اسمیں چڑھتے رہیں

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ۝١٥ ع ۱

یہی کہیں کہ ہماری نگاہ ہی بند کی ہے، نہیں، ہم لوگوں پر جادو ہوا ہے ✽

فوائد ف۱ یعنی یہ قرآن کسی کے دل میں حق تعالٰے اسی طرح سناتا ہے کہ ساتھ اس کے انکار چلا آوے۔ نیک راہی اور گمراہی اسی کے اختیار رہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح آیت (۱۳) قد خلت ہو آئی ہے یعنے ہوتی چلی آرہی ہے (۱۵) سکرت ابصارنا ہماری نگاہ ہی بند کی گئی ہے۔ سکر کے معنے لغت میں دروازہ بند کرنا، ندی پر بند باندھنا اور مدہوش ہونا۔

شاہ رفیع الدین صاحب رح نے ترجمہ کیا ہے "مست ہوگئی ہیں آنکھیں ہماری" دوسرے حضرات نے نظر بندی کا مفہوم لیا ہے۔ یہی حقیقت ہے جادو کی۔ بل نحن بلکہ یہ جادو کا اثر ہماری آنکھوں سے گذر کر دل تک پہنچ گیا ہے۔

(جلالین ص ۲۱۲)

سحروا أعين الناس

(اعراف ۱۱۶)

کا ترجمہ شاہ صاحب نے کیا "باندھ دیں لوگوں کی آنکھیں" یعنی نظر بندی کر دی (مولانا تھانوی)

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿۱۶﴾

اور ہم نے بنائے ہیں آسمان میں برج، اور رونق دی اس کو دیکھتوں کے آگے ف۱ ۞

وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿۱۷﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

اور بچا رکھا اس کو ہر شیطان مردود سے ۞ مگر جو چوری سے

السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ ﴿۱۸﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا

سن گیا، سو اس کے پیچھے پڑا انگارا چمکتا ف۲ ۞ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور ڈالے

فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ ﴿۱۹﴾ وَ

اس پر بوجھ، اور اگائی اس میں ہر چیز انداز سے کی ۞ اور

جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿۲۰﴾ وَ

بنا دیں تم کو اس میں روزیاں، اور جن کو تم نہیں روزی دیتے ف۳ ۞ اور

إِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ

ہر چیز کے ہم پاس خزانے ہیں، اور اتارتے ہیں ہم ٹھہرے ہوئے

مَعْلُومٍ ﴿۲۱﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اندازے پر ۞ اور چلا دیں ہم نے باویں رس بھری، پھر اتارا ہم نے آسمان سے پانی،

فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿۲۲﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَ

پھر تم کو وہ پلایا، اور تم نہیں رکھتے اس کا خزانہ ف۴ ۞ اور ہم ہی ہیں جلاتے ہیں اور مارتے

نُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ

اور ہم ہی ہیں پیچھے رہتے ہیں ف۵ ۞ اور ہم نے جان رکھا ہے جو آگے بڑھے ہیں

مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ

تم میں، اور جان رکھے ہیں پچھاڑی والے ۞ اور تیرا رب، وہی گھیر لاوے گا

يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

ان کو، بے شک وہی ہے حکمتوں والا خبردار ۞ اور ہم نے بنایا آدمی

مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ

کھنکھناتے سنے گارے سے ف۶ ۞ اور جان کو بنایا ہم نے

فوائد حق خدا تعالیٰ بندوں سے وہ خطاب کرتا ہے جو یہ سمجھیں ان کے عرف میں آسمان مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک بارہ پھانک ہے جیسے خربوزہ، وہی بارہ برج ہیں اور سورج برس دن میں سب دن میں طے کرتا ہے موسم گرمی اور سردی اس سے بدلتا ہے اور گرمی سے مینہ آتا ہے اور مینہ سے دنیا بستی ہے اور رونق آسمان کے ستارے ہیں ۱۲ منہ رح

ف۲ فرشتوں کی مشورت سننے کو شیطان جا لگتے ہیں آسمان کے قریب اوپر سے انگارے پڑتے ہیں جو کوئی کچھ سن بھاگا آکر دنیا میں ظاہر کیا ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر وہ ایک بات سچ دیکھی لوگ یقین لائے سو جھوٹ دیکھیں تغافل کیا ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی جانوروں کی روزیاں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اگلے برس کے واسطے دنیا کے غبار اور بھاپ اوپر جمع رہتے ہیں، جب باؤ تر چلی بادل ہو گئے پانی کے بھرے ف۵ یعنی ہر کوئی مرجاتا ہے اور اس کی کمائی اللہ کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۶ مٹی پانی میں ترکی اور خمیر اٹھایا کہ کھن کھن بولنے لگی وہی بدن ہوا انسان کا اس کی جبلتیں اس میں رہ گئیں سختی اور بوجھ اسی طرح گرم باؤ کی خاصیت رہی جن کی پیدائش ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۶) آسمانی برج کیا ہیں؟ آسمان میں برج بنائے برجوں سے کیا مراد ہے؟ عربی زبان میں بُرج قلعے، قصر اور مستحکم عمارت کو کہتے ہیں۔ قدیم مفسرین میں بعض حضرات نے ان برجوں سے علم ہیئت کی وہ بارہ منزلیں مراد لی ہیں جن پر سورج کے مدار کو تقسیم کیا گیا تھا۔ بعض نے بڑے بڑے سیارے مراد لیے ہیں، علماء عصر نے برجوں سے وہ آسمانی خطے مراد لیے ہیں جنہیں قلعہ کے طور پر مستحکم سرحدوں سے محفوظ کر رکھا ہے ان خطوں (قلعوں) کی مضبوط حد بندی فضاء بسیط میں ہمیں نظر نہیں آتی لیکن ایک خطے سے دوسرے خطے میں داخل ہونا سخت مشکل ہے۔ ان خطوں اور قلعوں کو روشن ستاروں اور سیاروں سے پر رونق بنا رکھا ہے شیاطین کے آسمانوں پر نہ پہنچنے کا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۲/۱۰/۲

مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اس سے پہلے، لُو کی آگ سے ف۱ ؛ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو،

اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

میں بناؤں گا ایک بشر، کھنکھناتے سنے گارے سے ف۲ ؛

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

پھر جب ٹھیک کروں اس کو اور پھونک دوں اس میں اپنی جان سے تو گر پڑیو اسکے سجدے میں ف۳ ؛

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰۤی اَنْ

تب سجدہ کیا ان فرشتوں نے سارے اکٹھے ؛ مگر ابلیس نے - نہ مانا کہ

یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ

ساتھ ہو سجدہ کرنے والوں کے ؛ فرمایا، اے ابلیس! کیا ہوا تجھ کو؟ کہ نہ ساتھ ہوا سجدے

السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ

والوں کے ؛ بولا، میں وہ نہیں کہ سجدہ کروں ایک بشر کو، کہ تونے بنایا کھنکھناتے سنے

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ

گارے سے ؛ فرمایا، تو تو نکل یہاں سے تجھ پر پھینک مار ہے ؛ ف۴ اور تجھ

عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی

پر پھٹکار ہے انصاف کے دن تک ؛ بولا اے رب! تو مجھ کو ڈھیل دے، اس

یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰی یَوْمِ

دن تک کہ مردے جیویں ؛ فرمایا، تو تجھ کو ڈھیل دی ہے ؛ اسی ٹھہرے

الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ

وقت کے دن تک ؛ بولا، اے رب! جیسا تونے مجھ کو راہ سے کھویا ہیں ان کو بہاریں

فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

دکھاؤں گا زمین میں، اور راہ سے کھوؤں گا ان سب کو ؛ مگر جو تیرے چنے بندے

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾

ہیں ؛ فرمایا، یہ راہ ہے مجھ تک سیدھی ف۵ ؛

(بقیہ صفحہ گذشتہ) مطلب یہ ہے کہ شیطان زمین کے خطے سے آسمان کے خطوں میں نہیں جاسکتے، آسمان سے زمین پر گرنیوالے شہاب ثاقب اور ان کی بے پناہ بارش ان کیلئے مانع اور رکاوٹ بن جاتی ہے، زمانہ حال کے مشاہدات نے ثابت کیا ہے کہ دس کھرب روزانہ کی تعداد میں یہ شہاب ثاقب فضاء بسیط سے زمین کیطرف آتے ہیں، ان میں سے زیادہ تر زمین کے بالائی حصہ تک پہنچ کر جل جاتے ہیں اور صرف ایک زمین کی سطح تک بمشکل پہنچتا ہے۔ خداوند عالم نے زمین کے خطہ کو مضبوط حصار سے اگر گھیر نہ دیا ہوتا تو ان ٹوٹنے والے تاروں کی یہ بے پناہ بارش زمین کو تباہ کردیتی۔ قرآن حکیم زمین، آسمان اور چاند تاروں کے متعلق جو کچھ کہتا ہے وہ عام آدمی کے ظاہری احساس کے مطابق کہتا ہے، حقیقت حال بیان نہیں کرتا۔ یہ اسکے موضوع سے خارج ہے۔ حقائق کائنات کو انسانی تحقیق و جستجو کے حوالے کرتا ہے یہ کہہ کر کہ ہم نے کل کائنات کو انسان کیلئے مسخر اور تابعدار بنادیا ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ یعنی لطیف آگ ہوا ملی ہوئی ابلیس بھی اسی قسم میں ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ بشر وہ جو بدن رکھے کہ ہاتھ سے پکڑا جاوے اور روح رکھے ہوشیار اگلے مخلوقات یا حیوان تھے جن کو ہوش نہیں یا فرشتے یا جن تھے جن کا بدن نہ پکڑا جاوے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ اپنی جان یعنی خاص جس میں نمونہ ہے اللہ کی صفات کا علم اور تدبیر اور یاد حق کی اور لگاؤ اللہ سے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۴ شاید یہی مراد ہو کہ انگارے پھینکتے ہیں اور نکالا زمین سے کہ انسان بسیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۵ یعنی بندگی اللہ کی سیدھی راہ ہے اور ان پر شیطان قابو نہیں رکھتا۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۷۹) رُوح اللہ کا مطلب!

مِنْ رُّوْحِیْ میں اپنی رُوح پھونک دوں۔ آدم کی روح کو خدا تعالیٰ نے اپنی رُوح کہا اور یہ نسبت رُوح انسانی کی برتری اور عظمت کے اظہار کے لئے ہے یعنی دوسری ذی رُوح مخلوق کے مقابلہ میں حضرت انسان کی رُوح اپنے خالق کی صفات (علم، اختیار) سے زیادہ متصف ہے اور اس کے اندر اپنے خالق کا عرفان زیادہ موجود ہے۔ میری رُوح" کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان میں خالق حلول کر گیا ہے یا خالق کے وجود کا کوئی حصہ انسان کے اندر موجود ہے جس طرح آفتاب کی روشنی عالم کے ہر ذرہ کو منور کرتی ہے لیکن وہ آفتاب اپنی جگہ ہوتا ہے نہ وہ حلول کرتا ہے اور نہ اس کی روشنی کم ہوتی ہے قرآن نے اسی معنے میں حضرت عیسیٰؑ کو رُوح اللہ کہا ہے۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

جو میرے بندے ہیں، تجھ کو ان پر کچھ زور نہیں، مگر جو تیری راہ چلا خراب

مِنَ الْغٰوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾

لوگوں ہیں ۞ اور دوزخ پر وعدہ ہے ان سب کا ۞

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوٰبٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾

اس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کو ان میں ایک فرقہ بٹ رہا ہے ف۱

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ

جو پرہیزگار ہیں باغوں میں ہیں اور چشموں میں ۞ جاؤ اس میں سلامتی سے،

اٰمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا

خاطر جمع سے ف۲ ۞ اور نکال ڈالی ہم نے، جو ان کے جیوں میں تھی خفگی، بھائی ہو گئے،

عَلٰى سُرُرٍ مُتَقٰبِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ

تختوں پر بیٹھے آمنے سامنے ف۳ ۞ نہ پہنچے گی ان کو وہاں کچھ تکلیف، اور نہ ان کو

مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾

وہاں سے کوئی نکالے ۞ خبر سنا دے میرے بندوں کو، کہ میں ہوں اصل بخشنے والا مہربان ۞

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ

اور یہ بھی کہ مار وہی دکھ کی مار ہے ف۴ ۞ اور احوال سنا ان کو، ابراہیم کے

إِبْرٰهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا ط قَالَ إِنَّا

مہمانوں کا ۞ جب چلے آئے اس کے گھر میں، اور بولے سلام ۔ وہ بولا، ہم کو

مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾

تم سے ڈر آتا ہے ف۵ ۞ بولے، ڈر مت ہم تجھ کو خوشی سناتے ہیں ایک ہوشیار لڑکے کی ۞

قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلٰى أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾

بولا، تم خوشی سناتے ہو مجھ کو جب پہنچ چکا مجھ کو بڑھاپا، اب کاہے پر خوشی سناتے ہو ف۶ ۞

قَالُوا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقٰنِطِينَ ﴿٥٥﴾

بولے، ہم نے تجھ کو خوشی سنائی تحقیق، سو مت ہو تو ناامیدوں میں

فوائد ف۱ جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں نیک عمل والوں پر بانٹے ہوئے ویسے دوزخ کے سات دروازے ہیں بدعمل والوں پر بانٹے ہوئے شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ وہ ہے کہ بعضے لوگ نرے فضل سے جاویں گے بغیر عمل باقی عمل میں دروازے برابر ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ سلامتی سے یعنی کسی طرح کی بے آرامی نہیں یا سلام علیک سے کہ فرشتے ان سے کہیں گے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی دنیا میں جو کچھ آپس میں خفگی تھی رہی صاف ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ کبھی دو آدمیوں میں خفگی رہی ہے اور دونوں بہشتی ہیں جیسے حضرت کے اصحاب ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ اگلا قصہ فرمایا کہ ایک بار فرشتے اُتارے ایک جا خوشخبری دیتے اور ایک پر پتھر برساتے ۔ معلوم ہو کہ اس کی دونوں صفتیں پوری ہیں۔ بندے نہ دلیر ہوں نہ آس توڑیں۔ ۱۲ منہ رح ف۵ ظاہر کچھ سبب نہ تھا ڈر کا پر ان کے ساتھ جو حکم تھا عذاب کا حضرت ابراہیم کے دل پر اس کا اثر پڑا، دل کی صفائی سے یہ ہوتا ہے ۱۲ منہ رح ف۶ معلوم ہوا کہ کامل بھی ظاہر اسباب پر بولتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ع ۳ ۱۹ ۴

تشریح (۴۴) جنت اور دوزخ دونوں کے سات سات دروازے ہیں جن میں سے الگ الگ گروہ داخل ہونگے ایک حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا جنت کے ہر دروازے سے اس دروازہ کے عبادت گذاروں کو بلایا جائے گا۔ نماز کے دروازہ سے نمازیوں کو، روزہ کے دروازے (بابُ الریّان) سے روزہ داروں کو وغیرہ۔ حضرت ابوبکرؓ نے سوال کیا حضور! کیا ایسا بھی کوئی جامع عبادت والا ہوگا جسے ہر دروازہ سے پکارا جائے گا کہ آؤ ادھر آؤ، ادھر آؤ۔ آپ نے فرمایا، ہاں ابوبکرؓ امید ہے کہ وہ تم ہی ہوگے ۔ یعنی تم میں ہر عبادت کا رنگ غالب ہے ویسے کسی میں نماز کا ذوق زیادہ ہوتا ہے کسی میں تلاوت کا، کسی میں خیر خیرات کا رنگ، ابوبکرؓ میں تمام رنگ غالب تھے ۔ شاہ صاحب رح فرماتے ہیں اور یہ شاہ صاحب رح کا اجتہاد ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہونگے اور آٹھواں دروازہ وہ ہوگا جس سے وہ ایمان والے داخل ہوں گے جو خالص خدا کے فضل سے داخل جنت ہوں گے ان کے کسی عمل نیک کا اثر نہ ہوگا۔ ایک قول یہ ہے کہ ابواب سے مراد طبقات اور منزلیں ہیں جو اوپر نیچے ہوں گی

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾

بولا. اور کون آس توڑے اپنے رب کی مہر سے؟ جو راہ بھولے ہیں ف ۱ ❊

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ

بولا، پھر کیا مہم ہے تمہاری؟ اے اللہ کے بھیجو! ❊ بولے، ہم بھیجے آئے ہیں

اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ

ایک قوم گنہ گار پر ❊ مگر لوط کے گھر والے۔ ہم ان کو بچا لیں گے،

اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع

سب کو ❊ مگر ایک اس کی عورت، ہم نے ٹھہرا لیا، وہ ہے رہ جانے والوں میں ف ۲ ❊

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾

پھر جب پہنچے لوط ؑ کے گھر وہ بھیجے ہوئے ❊ بولا، تم لوگ ہو گئے اوپرے ❊

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ

بولے، نہیں! پر ہم لائے ہیں تجھ پاس، جس میں وہ جھگڑتے تھے ف ۳ ❊ اور ہم لائے ہیں تجھ پاس مقرر بات،

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ

اور ہم سچ کہتے ہیں ❊ سو لے نکل اپنے گھر والوں کو رات رہے سے، اور آپ چل

اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

ان کے پیچھے، اور مڑ کر نہ دیکھے تم میں کوئی، اور چلے جاؤ جہاں تم کو حکم ہے ❊

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

اور چکا دیا ہم نے اس کو وہ کام، کہ ان کی جڑ کٹی ہے صبح

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ

ہوتے ❊ اور آئے شہر کے لوگ خوشیاں کرتے ❊ بولا،

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا

یہ لوگ میرے مہمان ہیں، سو مجھ کو رسوا مت کرو ❊ اور ڈرو اللہ سے، اور میری

تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ

آبرو مت کھوؤ ❊ بولے ہم نے تجھ کو منع نہیں کیا جہان کی حمایت سے ❊ بولا، یہ حاضر ہیں میری بیٹیاں،

ع ۱۶ / ۴

فوائد ف ۱ عذاب سے نڈر ہونا اور فضل سے ناامیدی دونوں کفر کی باتیں ہیں یعنے آگے کی خبر اللہ کو ہے ایک بات پر دعوٰی کرنا یقین کر کر، یہی کفر کی بات ہے لیکن دل کے خیال پر پکڑ نہیں جب منہ سے دعوٰی کرے تب گناہ آتا ہے ۱۲ منہ رح ف ۲ وہ عورت دل سے منافق تھی لیکن حق تعالٰے بغیر تقصیر ظاہر کے عذاب نہیں کرتا ایک حکم ایسا بھیجا کہ اس سے نہ ہو سکا وہ یہ کہ منہ پھیر کر نہ دیکھو پھر اس گناہ پر عذاب میں پکڑا۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ یعنے ہم اوپرے آدمی نہیں فرشتے ہیں۔ قوم پر عذاب لائے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۱) حضرت لوط ؑ نے فرشتوں کو چند اجنبی انسانوں کی صورت میں دیکھ کر کہا کہ تم اجنبی لوگ کون ہو۔ تب ان فرشتوں نے اظہار حقیقت کیا اور بتایا کہ ہم خدا کے فرستادہ فرشتے ہیں اور ان بدچلن لوگوں کے لئے خدا کا عذاب لائے ہیں۔

بدچلن قوم نے ان خوبصورت اجنبی صورتوں کو دیکھ کر اظہار مسرت کیا اور خوش ہوئے کہ ان سے اپنی خواہش پوری کریں گے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ہزار کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں ان پر ہاتھ ڈال کر میری رسوائی کا سامان نہ کرو۔ لیکن وہ کب ماننے والے تھے ان کی عادت تھی کہ نووارد خوبصورت لڑکوں کو اپنی شیطانی ہوس کا شکار بناتے تھے۔

إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾

اگر تم کو کرنا ہے ٭ قسم ہے تیری جان کی! وہ اپنی مستی میں مدہوش ہیں ف۱ ٭

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

پھر پکڑا ان کو چنگھاڑ نے سورج نکلتے ٭ پھر کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر تلے،

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

اور برسائے ان پر پتھر کھنگر کے ٭ بے شک اس میں پتے ہیں

لِلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

دھیان کرنے والوں کو ٭ اور وہ بستی ہے سیدھی راہ پر ٭ البتہ اس میں نشانی ہے

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾

یقین کرنے والوں کو ف۲ ٭ اور تحقیق تھے بن کے رہنے والے گنہ گار ٭

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ

سو ہم نے ان سے بدلا لیا، اور یہ دونوں شہر راہ پر ہیں نظر آتے ف۳ ٭ اور تحقیق جھٹلایا حجر والوں

الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾

نے رسولوں کو ف۴ ٭ اور دی ہم نے ان کو نشانیاں، سو رہے ان کو ٹلاتے ٭

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ

اور تھے تراشتے پہاڑوں کے گھر خاطر جمع سے ٭ پھر پکڑا ان کو

الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾

چنگھاڑ نے، صبح ہوتے ٭ پھر کام نہ آیا ان کو جو کماتے تھے ٭

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ

اور ہم نے بنائے نہیں آسمان و زمین، اور جو انکے بیچ ہے، بغیر تدبیر۔ اور قیامت مقرر

لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾

آنی ہے، سو کنارہ پکڑ اچھی طرح کنارہ ف۵ ٭ تیرا رب جو ہے، وہی ہے بنانے والا خبردار ٭

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾

اور ہم نے دی ہیں تجھ کو سات آیتیں وظیفہ، اور قرآن بڑے درجے کا ٭ ف۶ مت

فوائد ف۱ یہ اللہ تعالیٰ حضرت کو فرماتا ہے۔ قسم ہے تیری جان کی۔ وہ قوم لوط اپنی مستی میں ان کی بات نہیں سنتے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ مکے سے شام کو جاتے ہوئے وہ بستی راہ پر نظر آتی تھی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ بن کے رہنے والے یعنی قوم شعیب مدین میں رہتے تھے اور پاس اس شہر کے درختوں کا بن تھا وہاں بھی رہتے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ حجر والے فرمایا ثمود کو انکے ملک کا نام حجر تھا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ پہلی امتوں کا احوال سنا کر فرمایا کہ یہ جہان خالی نہیں پڑا سر پر ایک مدبر ہے ہر چیز کا تدارک کرنے والا پورا تدارک آخر کو قیامت ہے اور کنارہ پکڑنے کو فرمایا جب حکم پہنچا چکے اور کافر ضد پر آئے تب حکم ہوا کہ جھگڑنے کا فائدہ نہیں وعدہ کی راہ دیکھو۔ ۱۲ منہ رح ف۶ یعنی یہ نعمت بڑی دیکھ اور کافروں کی ضد سے خفا نہ ہو، سات آیتیں وظیفہ کہا سورۂ فاتحہ کو اور بڑا قرآن بھی اسی کو کہا۔ ہر سورۂ قرآن ہے یہ سب سے بڑی ہے درجے میں۔ رسول ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو پھر کسی کی اور نعمت دیکھ کر ہوس کرے اس نے قرآن کی قدر نہ جانی۔ ۱۲ منہ رح

ع ۱۹ / ۵ — وقف لازم / وقف غفران

تشریح (۷۲) حضرت لوط ؑ نے آخری بار انہیں پھر سمجھایا اور کہا کہ یہ تمہارے گھروں میں تمہاری حلال بیویاں موجود ہیں جو میری بیٹیاں ہیں تم ان کا حق مار کر لڑکوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو، بڑی شرم کی بات ہے لیکن خدا تعالیٰ نے بڑے غصہ اور جوش کے ساتھ فرمایا۔ قسم اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ اپنی بدمستی میں اندھے ہو رہے تھے۔ اس لئے عذاب کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، ھٰؤُلَاۤءِ بَنَاتِیۤ الخ کے متعلق ایک قول تو یہ ہے کہ حضرت لوط ؑ نے بطور اتمام حجت ان لوگوں کے سامنے یہ پیشکش کی کہ ان مسافروں کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ میری لڑکیاں حاضر ہیں ان کے ساتھ نکاح کر کے جائز طریقہ پر اپنی خواہش پوری کرو کیونکہ لوط علیہ السلام دیکھ رہے تھے کہ ان اجنبی صورتوں کے ساتھ خدا کا عذاب موجود ہے انہوں نے ان اجنبی صورتوں پر ہاتھ ڈالا اور عذاب الٰہی نمودار ہوا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ قوم کی بیٹیوں کو اپنی بیٹیاں کہا۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ

پسار اپنی آنکھیں ان چیزوں پر جو برتنے کو دیں ہم نے ان کو کئی طرح کے لوگوں کو ، اور نہ غم کھا

عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي

ان پر ، اور جھکا اپنے بازو ایمان والوں کے واسطے ٭ اور کہہ کہ میں وہی

أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾

ہوں ڈرانے والا کھول کر ٭ جیسا ہم نے بھیجا ہے ان بانٹنے کرنے والوں پر ٭

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ

جنہوں نے کیا ہے قرآن کو بوٹیاں ٭ سو قسم ہے تیرے رب کی ہم کو پوچھنا ہے

أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

ان سب سے ٭ جو کام کرتے تھے ٭ سو سنا دے کھول کر جو تجھ کو حکم ہوا،

وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾

اور دھیان نہ کر شرک والوں کا ٭ ہم بس ہیں تیری طرف سے ٹھٹھے کرنے والوں کو ٭

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ

جو ٹھہراتے ہیں اللہ کے ساتھ اور کسی کی بندگی- سو آگے معلوم کریں گے ٭ اور ہمیں

نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

جانتے ہیں کہ تیرا جی رکتا ہے ان کی باتوں سے ٭ سو تو یاد کر خوبیاں اپنے رب

وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

کی اور رہ سجدہ کرنے والوں میں ٭ اور بندگی کر اپنے رب کی جب تک پہنچے تجھ کو یقین ف

آیاتہا ۱۲۸ ﴿۱۶﴾ سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ ﴿۷۰﴾ رکوعاتہا ۱۶

سورہ نحل مکی ہے اور اسمیں ایک سو اٹھائیس آیات اور سولہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان ٭

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١﴾

پہنچا حکم اللہ کا، سو اس کی شتابی مت کرو- وہ پاک ہے، اور اوپر ہے انکے شریک بتانے سے

فوائد ف۱ یعنی تیرا کام دل پھیر دینا نہیں یہ خدا سے ہوسکتا ہے جو کوئی ایمان نہ لاوے تو غم نہ کھا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ کافر سنتے تھے۔ سورتوں کے نام تو آپس میں ٹھٹھے سے بانٹتے کوئی کہتا میں بقرہ لوں گا یا مائدہ تجھ کو عنکبوت دوں گا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی موت کہ بے شک ہے۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح (۹۰) بانٹی کرنیوالے، بانٹنے والے لاتمدن عینیک ۔مت پسار اپنی آنکھیں، پسارنا، پھیلانا، ہاتھ پسارنا، مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلانا، آنکھیں پسارنا، طلب وخواہش کے ساتھ کسی کے مال و متاع کیطرف دیکھنا۔ اسی سے حضور اکرم صلے اللہ کو روکا جا رہا ہے۔

(۹۹) اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیئے یہاں تک کہ آپ کو یقین یعنی موت آجائے، حضرت شاہصاحب رح فرماتے ہیں۔ یعنی موت کہ بے شک ہے۔ ۱۲ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو یہ حکم نہیں دیا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بن جاؤں۔ بلکہ مجھ کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تسبیح وتحمید بیان کروں اور نماز پڑھا کروں۔ (بغوی)

اِلٰهًا (۹۶) کسی کی بندگی۔ شاہصاحب الٰہا کے معنے کسی جگہ معبود، کہیں حاکم اور کہیں ٹھاکر کرتے ہیں اور کسی جگہ حاصل مصدر کے معنے "بندگی کرتے ہیں۔ (۹۹) الیقین پہنچے تجھ کو یقین تمام حضرات یقین کے معنیٰ "موت" کر رہے ہیں کیونکہ مُراد موت ہی ہے۔ شاہ صاحب رح نے یقین کا ترجمہ یقین ہی کیا مگر (یاتیک) کا ترجمہ پہنچے کر دیا۔ جس سے اشارہ ہوگیا کہ یقین سے مراد موت ہے۔ ۱۲ منہ رح

(۹۸) یعنے کفار کی مخالفت کا علاج یہ ہے کہ کثرت سبحان اللہ وبحمدہ کہا کیجیئے اور سجدہ کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں میں شامل رہیئے اگر یہ علاج کروگے تو تمہارا غم اور پریشانی دور کر دی جائے گی۔ حدیث میں آتا ہے جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی امر پیش آجاتا ، تو حضور ؐ فوراً نماز پڑھنے کھڑے ہوجاتے

ع ۶ ۲۰ ۶

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ

اُتارتا ہے فرشتے بھید دے کر اپنے حکم سے، جس پر چاہے اپنے بندوں میں،

اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

کہ خبر پہنچا دو، کہ کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو مجھ سے ڈرو ⊙ بنائے آسمان اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

زمین ٹھیک - وہ اوپر ہے انکے شریک بتانے سے ⊙ بنایا آدمی ایک

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا

بوند سے۔ پھر تبھی ہو گیا جھگڑتا(١) بولتا ⊙ اور چوپائے بنا دیئے، تم کو ان میں جڑاول

دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ

ہے اور کتنے فائدے اور بعضوں کو کھاتے ہو ⊙ اور تم کو ان سے رونق ہے، جب شام کو

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ

پھیر لاتے ہو اور جب چرلاتے ہو ⊙ اور اٹھا لے چلتے ہیں بوجھ تمہارے ان شہروں تک

تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾

کہ تم نہ پہنچتے وہاں مگر جان توڑ کر - بے شک تمہارا رب بڑا شفقت والا مہربان ہے ⊙

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا

اور گھوڑے بنائے اور خچریں اور گدھے، کہ ان پر سوار ہو اور رونق اور بناتا ہے جو تم نہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ

جانتے ⊙ اور اللہ پر پہنچتی ہے سیدھی راہ، اور کوئی راہ کج بھی ہے، اور وہ چاہے تو

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ

راہ دے تم سب کو ف ⊙ وہی ہے جس نے اُتارا آسمان سے پانی، تمہارا

مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ

اس سے پینا ہے، اور اس سے درخت ہیں جن میں چراتے ہو ⊙ اگاتا ہے تمہارے واسطے اس سے کھیتی اور

الزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِيْ

زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے - اس میں نشانی

ع ۹ / ٧

ل جاڑے کا بچاؤ کا سامان ١٢

فوائد ف یعنی اس کی قدرتیں دیکھ کر صاف معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی خوبیاں اور جس کی عقل سیدھی نہیں وہ بہکتا ہے۔ ١٢ منہ

تشریح (٤، ٥) اس اللہ تعالے نے انسان کو ایک بوند یعنی نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر وہی انسان اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارے میں یکایک کھلم کھلا اور علانیہ جھگڑنے لگا۔ (٥) اور اسی اللہ نے چوپایوں کو پیدا کیا ان چوپایوں میں تمہارے لئے جڑاول اور سردی سے بچنے کا سامان بھی ہے اور ان میں اور بھی بہت سے منافع اور فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو۔ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ کا ترجمہ بعض حضرات نے یوں کیا ہے کہ ان چوپایوں کی بعض چیزیں جیسے گوشت اور چربی وغیرہ کھاتے بھی ہو۔

(٨) **تشریح ایجادات اور انکشافات**

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

یخلق مضارع کا صیغہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ پیدا کر رہا ہے اور پیدا کریگا وہ چیزیں جو آج تمہارے علم میں نہیں ہیں۔ اس میں اشارہ کر دیا گیا۔ کہ قیامت تک انسانی ضرورت کے لئے خدا نئی نئی چیزیں اور نئی نئی سواریاں پیدا کرتا رہے گا اور یہ انسان کی علمی اور عملی کاوش پر موقوف ہوگا، خدا کی سنت یہی ہے کہ انسان نظام عالم پر جسقدر غور و فکر کریگا خدا کائنات کے اندر پوشیدہ قوتوں کے خزانے اس پر کھولتا رہے گا۔ کل کون جانتا تھا کہ بیل گاڑی کے علاوہ ہوائی جہاز کی بھی ایک سواری ایجاد ہو گی اور اسکے ذریعہ گھنٹوں کی مسافت منٹوں میں طے ہو جایا کرے گی، سائنس کی ان ایجادات میں بلاشبہ انسانی فکر و ذہن کی کاوش کا کمال نظر آتا ہے لیکن ساتھ ہی عقل سلیم رکھنے والا انسان ان اکتشافات میں خالق دو جہان کی تخلیق و صنعت کے کمال کا بھی اعتراف کرتا ہے کیونکہ یہ پوشیدہ قوتیں اسی کی تخلیق کردہ ہیں۔ لہ آیت ٥) دِفْءٌ جڑاول

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَ

ہے ان لوگوں کو جو دھیان کرتے ہیں ۞ اور کام لگائے تمہارے رات اور دن اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

سورج اور چاند۔ اور تارے کام میں لگے ہیں اس کے حکم سے۔ اسمیں نشانیاں ہیں ان

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ

لوگوں کو جو بوجھ رکھتے ہیں ۞ ف اور جو بکھیرا ہے تمہارے واسطے زمین میں کئی رنگ کا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ

اس میں نشانی ہے ان لوگوں کو، جو سوچتے ہیں ف ۞ اور وہی ہے جس نے کام لگایا

الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً

دریا، کہ کھاؤ اسمیں سے گوشت تازہ، اور نکالو اس سے گہنا جو پہنتے ہو۔

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

اور دیکھے تو کشتیاں پھاڑتی چلتی اسمیں، اور اسواسطے کہ تلاش کرو اس کے

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

فضل سے، اور شاید احسان مانو ف ۞ اور ڈالے زمین میں بوجھ، کہ کبھی جھک پڑے

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

تم کو لے کر، اور ندیاں بنائیں اور راہیں شاید تم راہ پاؤ ف ۞

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ

اور بنائے پتے۔ اور تارے سے لوگ راہ پاتے ہیں ف ۞ بھلا جو پیدا کرے،

كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا

برابر ہے اس کے جو کچھ نہ پیدا کرے، کیا تم سوچ نہیں کرتے؟ ۞ اور اگر گنو نعمتیں

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

اللہ کی، نہ پورا کر سکو ان کو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہو، اور جو کھولتے ہو ف ۞ اور جن کو

فوائد ف۱ چار چیزوں سے بندوں کے کام لگ رہے ہیں سریح لیکن اور ستاروں سے کچھ ظاہر میں ان کو کام نہیں ان کو جدا فرمایا۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ شائد اس سے مراد جانور ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ تلاش کرو اس کے فضل سے یعنی روزی کماؤ سوداگری سے دریا میں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۴ یعنے ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا سکو۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۵ یعنی راہ میں پتے رکھے کہ بھول نہ جاویں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۶ شاید اس جگہ یہ بات اس پر فرمائی کہ بعضے شخص بات میں لاجواب ہوتے ہیں پر دل میں بات نہیں بیٹھتی سو خدا دل پر پکڑتا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۱۴) مال و دولت، فضلِ خداوندی تلاش اس کے فضل سے یعنی روزی الخ خدا تعالیٰ نے رزق و روزی کو فضل کے لفظ سے تعبیر فرمایا الجمعہ کے اندر بھی فرمایا۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یعنی جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو جایا کرو تو خدا کی زمین میں اس کا فضل (روزی) تلاش کرنے کے لئے پھیل جایا کرو، خدا تعالےٰ نے رزق دنیا کو فضل کہہ کر اس ذہنیت کا علاج کیا ہے جو عیسائی رہبانیت اور مشرکانہ جوگیت کی پیداوار ہے یہ راہب اور تارکِ دنیا جوگی دنیا کو قابلِ نفرت قرار دیتے تھے اور خدا کی محبت حاصل کرنے کے لئے جنگلوں اور پہاڑوں میں رہا کرتے تھے۔ اسلام نے اس تارکانہ ذہنیت کی مذمت کی اور کہا لا رھبانیۃ فی الاسلام اسلام میں ترکِ دنیا کے لئے کوئی جگہ نہیں، اسلام نے دنیا اور آخرت کا تعلق بیان کرتے ہوئے کہا۔ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ دنیا آخرت کی کھیتی ہے یہی دنیا ہے جس سے آخرت بنتی ہے یا بگڑتی ہے اچھا بویا جائے گا تو اچھا کاٹا جائے گا، بُرا بویا جائے گا تو بُرا کاٹا جائے گا ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا نعم العون علی تقوی اللہ المال۔ تقویٰ کی زندگی اختیار کرنے میں مال بہترین مددگار ہے البتہ اس مال و دولت کو اگر حرام تعیش پر صرف کیا جائے گا تو وہ مال اس بُرے استعمال کی وجہ سے بُرا ہو جائے گا۔

يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

پکارتے ہیں اللہ کے سوا ، کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ

يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ

پیدا ہوتے ہیں ؛ مُردے ہیں، جن میں جی نہیں ۔ اور خبر نہیں رکھتے کب اٹھائے

يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

جائیں گے ف۱ ؛ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا ۔ سو جو یقین نہیں رکھتے پچھلے دن کی

بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾ لَا

زندگی کا، اور ان کے دل نہیں مانتے ، اور وہ مغرور ہیں ؛ ٹھیک

جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ

بات ہے، کہ اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو جتاتے ہیں ۔ بے شک

لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا

وہ نہیں چاہتا غرور کرنے والوں کو ؛ اور جب کہیے ان کو ، کیا اتارا ہے

أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوا

تمہارے رب نے ؟ کہیں نقلیں ہیں پہلوں کی ؛ کہ اٹھاویں

أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ

بوجھ اپنے پورے ، دن قیامت کے اور کچھ بوجھ ان کے

الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٢٥﴾

جن کو بہکاتے ہیں بے تحقیق ۔ سنتا ہے؟ برا بوجھ ہے جو اٹھاتے ہیں ؛

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ

دغا بازی کر چکے ہیں ان سے اگلے ، پھر پہنچا اللہ ان کی چنائی پر نیو سے

فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

پھر گر پڑی ان پر چھت اوپر سے ، اور آیا ان پر عذاب جہاں

حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ

سے خبر نہ رکھتے تھے ف۲ ؛ پھر دن قیامت کے رسوا کرے گا ان کو، اور کہے گا ،

فوائد ف۱ شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ چنائی پر پہنچا نیو سے اور چھت گر پڑی یعنے ان کے فریب او ر دغا اکھاڑ مارے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۲۱) اہلِ قبور کا سننا۔ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ مُردے ہیں جن میں جی نہیں، شاہ صاحبؒ کے نزدیک ان مُردوں سے مرحوم بزرگ، اولیاء اور صلحاء کیطرف اشارہ ہے جن کو مشرک اور گمراہ لوگ پوجتے ہیں ان بزرگوں کو نہ اسکی خبر ہے کہ کون ہماری پوجا کر رہا ہے اور نہ اس کی خبر ہے کہ ہم قبروں سے کب اٹھائے جائیں گے۔ شاہ صاحبؒ نے مردہ بزرگوں کے اپنی قبروں کے اندر زندہ لوگوں کی آواز سننے کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ قبروں کے اندر پڑے دھڑ نہیں سنتے ان کی رُوحیں سنتی ہیں اور روحوں کا مقام اعلیٰ علیین ہے۔ زمین کے یہ ٹکڑے نہیں جنہیں ہم قبریں کہتے ہیں (دیکھو فاطر ۵۶) حدیث میں السلام علیکم یا اہل القبور آتا ہے یہ خطاب بھی شاہ صاحب کی تحقیق کے مطابق روحوں کو ہے اور انکے لئے دعاء سلامتی ہے اور عربی میں خطاب اپنے نفس کو تنبیہ کرنے اور ہشیار کرنے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے یعنی اہلِ قبور کو مخاطب کر کے زندہ لوگ اپنی موت کو یاد کرتے ہیں، یہ کہنا کہ اولیاء اللہ زندہ ہیں مُردہ نہیں تو یہ بات ان حضرات کی روحانی عظمت کے اظہار کے طور پر کہی جاتی ہے، جیسے قرآن کریم نے شہداء فی سبیل اللہ کے حق میں کہا کہ اُنہیں مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں انکی زندگی کا شعور نہیں۔ اسمیں صاف اشارہ ہے کہ شہداء کی زندگی جسمانی اور مادی نہیں بلکہ رُوحانی اور اخلاقی ہے کیونکہ حق کی راہ میں جان دینے والا زندہ جاوید ہو جاتا ہے اس کا نام اس کے کارنامے، اس کا جذبۂ ایثار ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔ یہی ان کی زندگی ہے۔ رہا قبروں کے اندر مُردہ جسموں کا محفوظ رہنا تو عام قانون قدرت کے مطابق تو یہ مادی قالب مٹی میں مل جاتا ہے البتہ عام قانون کے خلاف کچھ خاص ہستیوں کے جسم زمین کی حفاظت میں دیدیئے جاتے ہیں اور زمین ان کی حفاظت کرتی ہے جیسے حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام کی حفاظت ہوتی ہے اور ان کے علاوہ ان کے خاص خاص ماننے والوں کی (۲۵) اس کہنے کا یہ انجام ہوگا۔ کہ قیامت کے دن ان منکروں کو اپنے گناہوں کا پورا بوجھ اور کچھ بوجھ ان لوگوں کا جنکو بلا تحقیق اور بجانے بوجھے گمراہ کر رہے ہیں اٹھانا ہوگا۔ خوب سُن لو وہ بوجھ بہت بُرا ہے جس کو یہ لپنے اوپر لاد رہے ہیں۔ یعنی اگر کوئی ان سے قرآن کے متعلق دریافت کرتا ہے کہ بتاؤ تمہارے رب نے کیا نازل کیا تو بطور استخفاف جواب دیتے ہیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَآقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ

کہاں ہیں میرے شریک ؟ جن پر ضد کرتے تھے ۔ بولیں گے

الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوٓءَ عَلَى الْكَٰفِرِينَ ﴿٢٧﴾

جن کو خبر ملی تھی ، بے شک رسوائی آج کے دن اور برائی منکروں پر ہے ۞

الَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ

جن کی جان لیتے ہیں فرشتے ، اور وہ برا کر رہے ہیں اپنے حق میں ۔ تب آ کریں گے

مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ

اطاعت کہ ہم تو کرتے نہ تھے کچھ برائی ۔ کیوں نہیں ؟ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے

تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوٓا أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ

تھے ۞ سو پیٹھو دروازوں میں دوزخ کے ، رہا کرو اسمیں ۔ سو کیا برا

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٢٩﴾ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَآ أَنزَلَ

ٹھکانا ہے غرور کرنے والوں کا ۞ اور کہا پرہیز گاروں کو ، کیا اتارا تمہارے

رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا

رب نے ؟ بولے ، نیک بات ۔ جنہوں نے بھلائی کی اس دنیا میں ،

حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٠﴾

ان کو بھلائی ہے ۔ اور پچھلا گھر بہتر ہے ۔ اور کیا خوب گھر ہے پرہیز گاروں کا ۞

جَنَّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ

باغ ہیں رہنے کے ، جن میں وہ جاویں گے ، بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ،

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣١﴾

ان کو وہاں ہے جو چاہیں ۔ ایسا بدلا دے گا اللہ پرہیز گاروں کو ۞

الَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمُ

جن کی جان لیتے ہیں فرشتے اور وہ ستھرے ہیں ، ان کو کہتے ہیں سلامتی ہے تم پر ،

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن

جاؤ بہشت میں ، بدلا اس کا جو تم کرتے تھے ۞ اب کچھ راہ دیکھتے ہیں مگر یہی کہ آویں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ خدا نے کہاں نازل کیا وہ تو پہلے لوگوں کے اور امم سابقہ کے افسانے ہیں وہ انہوں نے بھی سیکھ لئے ہیں۔ حضرت حق تعالٰے نے فرمایا یہ لوگ قیامت میں اپنے گناہوں تو تمام بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے گناہوں کے ساتھ جن لوگوں کو بے جانے بوجھے جہالت کیساتھ بہکا رہے ہیں اور گمراہ کر رہے ہیں کچھ بوجھ ان کا بھی اٹھانا پڑے گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی کو گمراہی کی جانب بلایا تو اس کو بھی اس کے گناہ کو اٹھانا ہوگا بغیر اسکے کہ اس گمراہ ہونیوالے پر سے کچھ بوجھ کم ہو (مسلم) یعنے گمراہ ہونیوالے کے بوجھ میں سے کچھ بوجھ کم نہ ہوگا اور گمراہ کرنیوالے کو پورے بوجھ کے علاوہ کچھ بوجھ اس کا بھی اٹھانا ہوگا چونکہ یہ سبب بنا ہے اسکی گمراہی کا وہ بوجھ بہت بُرا ہے جو یہ لوگ اپنے اوپر لادتے ہیں (٢٦) جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں انہوں نے بڑی بڑی مکاریاں اور پُرفریب تدبیریں کی تھیں۔ سو اللہ تعالٰے کا عذاب ان کی عمارت کی بنیادوں پر پہنچا اور اُوپر سے ان پر عمارت کی چھت گر پڑی اور ان مکاروں پر وہ عذاب وہاں سے آیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **تشریح** (٢٧) یعنی اللہ تعالٰی کے بندوں کو گمراہ کرنے کی جو تدبیریں کیا کرتے تھے اور شرارتوں کے جو جال بچھاتے تھے اور جو محل تیار کئے تھے وہ سب ان ہی پر الٹ پڑے اور ان کی پُرفریب تدبیروں کی جڑیں ہلائیں اور جو گھروندا انہوں نے اپنی شرارتوں کا بنایا تھا وہ سب انہی پر گر پڑا اور خلاف توقع ان پر عذاب خداوندی کچھ اس طرح آیا کہ ان کو خیال اور گمان بھی نہ تھا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں چنائی پر پہنچا نیو سے اور چھت گر پڑی یعنے ان کے فریب اور دغا اکھاڑ ماری ١٢ مفسرین نے دو باتیں کہی تھیں۔ بعض حضرات نے بابل کے کسی خاص واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے اور بعض نے عموم اختیار کیا ہے اور دین حق کے خلاف فریب آمیز داؤ پیچ کرنے والوں کی تمثیل فرمائی ہے۔ ہم نے راجح قول اختیار کیا ہے (٢٦)

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ

ان پر فرشتے ، یا پہنچے حکم تیرے رب کا ، اسی طرح کیا ان سے اگلوں

قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

نے ۔ اور اللہ نے ظلم نہ کیا ان پر، لیکن اپنا برا کرتے رہے ٭

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۵ / ۱۰

پھر پڑے ان پر ان کے برے کام؟ اور الٹ پڑا ان پر جو ٹھٹھا کرتے تھے ٭

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

اور بولے شریک پکڑنے والے، اگر چاہتا اللہ، نہ پوجتے ہم اس کے سوا

مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ

کوئی چیز، اور نہ ہمارے باپ، اور نہ حرام ٹھہرا لیتے ہم اس کے سوا کوئی چیز ۔

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

اسی طرح کیا ان سے اگلوں نے ۔ سو رسولوں پر ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا

الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کھول کر ف ٭ اور ہم نے اٹھائے ہر امت میں رسول ، کہ بندگی کرو اللہ کی

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ

اور بچو ہڑدنگے سے ۔ سو کسی کو راہ دی اللہ نے، اور کسی پر ثابت

حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

ہوئی گمراہی ۔ سو پھرو زمین میں، تو دیکھو، کیسا ہوا آخر

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ

جھٹلانے والوں کا ف ٭ اگر تو للچاوے ان کو راہ پر لانے کو، سو اللہ

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

راہ نہیں دیتا جس کو بچلاتا (بھٹکاتا) ہے اور کوئی نہیں ان کے مددگار ٭

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى

اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی، پیچ کی قسمیں، کہ نہ اٹھاوے گا اللہ جو کوئی مر جائے ۔ کیوں نہیں؟

فوائد ف یہ نادانوں کے کلام ہیں کہ اللہ کو یہ کام برا لگتا تو کیوں کرنے دیتا آخر ہر فرقے کے نزدیک بعضے کام برے ہیں پھر وہ کیوں ہوتے ہیں یہاں جواب مجمل فرمایا کہ ہمیشہ رسول منع کرتے آئے ہیں اسی سے جس کی قسمت تھی ہدایت پائی جو خراب ہونا تھا خراب ہوا اللہ کو یہی منظور ہے ۔۱۲ منہ رح ف ہڑدنگا وہ جو ناحق سرداری کا دعویٰ کرے کچھ سند نہ رکھے ایسے کو طاغوت کہتے ہیں بت اور شیطان اور زبردست ظالم سب یہی ہیں ۔۱۲ منہ

تشریح طاغوت (۳۶) ہڑدنگا، مفسد، شریر اور فتنہ پرداز یہ لفظ اس معنی میں اب نہیں بولا جاتا۔

آخر کار ان گزشتہ لوگوں کو انکے برے اعمال کی سزائیں ملیں اور ان کی بدکرداریوں کا بدلا ان کو ملا اور جس عذاب کی ہنسی اڑایا کرتے تھے اسی عذاب نے ان کو آگھیرا اور ان کا احاطہ کر لیا یعنے ان کے اعمال بد کی سزائیں ان کو دی گئیں اور جس عذاب کی خبر سن کر وہ اس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے اسی عذاب نے ان کو ایک دن گھیر لیا اگر کفار مکہ اپنے کرتوت سے باز نہ آئے تو ایک دن ان کا بھی یہی حشر ہونا ہے اور جن لوگوں نے شرک کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا اور اس کو منظور ہوتا تو نہ ہم اسکے سوا کسی کی پرستش کرتے اور نہ ہم بدون اسکے حکم کے کسی چیز کو حرام ٹھہراتے جس قسم کے افعال شنیعہ یہ کر رہے ہیں اسی طرح کے افعال وہ لوگ بھی کر چکے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں سو پیغمبروں کے ذمہ سوا اس کے کہ احکام الٰہی کو صاف صاف پہنچا دیں اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ

وعدہ ہو چکا ہے اس پر ثابت، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿ اسواسطے کہ کھول دے

لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا

ان پر، جس بات میں جھگڑتے ہیں، اور تا معلوم کریں منکر، کہ وہ جھوٹے

كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

تھے ف۱ ﴿ ہمارا کہنا کسی چیز کو جب ہم نے اس کو چاہا یہی ہے کہ کہیں اس کو، ہو،

فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

تو وہ ہو جاوے ف۲ ﴿ اور جنہوں نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے بعد اس کے کہ ظلم اٹھایا البتہ ان کو ٹھکانا

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

دیں گے دنیا میں اچھا۔ اور ثواب آخرت کا تو بہت بڑا ہے، اگر ان کو معلوم ہوتا ﴿

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

جو ثابت رہے، اور اپنے رب پر بھروسا کیا ﴿ اور تجھ سے پہلے بھی ہم نے

قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ

یہی مرد بھیجے تھے، کہ حکم بھیجتے تھے ان کیطرف، سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے، اگر تم

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

کو معلوم نہیں ف۳ ﴿ بھیجے تھے نشانیاں دے کر اور ورق۔ اور تجھ کو اتاری ہم نے

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

یہ یادداشت، کہ تو کھول لوگوں پاس، جو اترا ان کیطرف، اور شاید وہ دھیان کریں ﴿

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ

سو کیا نڈر ہوئے ہیں جو برے داؤ کرتے ہیں، کہ دھنسا دے اللہ ان کو زمین میں،

الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾

یا پہنچے ان کو عذاب جہاں سے خبر نہ رکھتے ہوں ﴿

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾

یا پکڑ لے ان کو چلتے پھرتے، سو وہ نہیں تھکانے والے ﴿

فوائد

ف۱ یعنی اس جہان میں بہت باتوں کا شبہ رہا اور کسی نے اللہ کو مانا کوئی منکر رہا تو دوسرا جہان ہونا لازمی ہے کہ جھگڑے تحقیق ہوں سچ اور جھوٹ جدا ہو اور مطیع اور منکر اپنا کیا پاویں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی مردوں کو جلانا ہمارے پاس مشکل نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یاد رکھنے والے یعنی اہل کتاب کہ اگلے احوال جانتے تھے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۳۹) مکافات عمل پر استدلال مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا۔ اور اس زندگی میں اچھے برے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملنا۔ یہ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم ہے اور تمام مذاہب عالم کا عالمگیر عقیدہ ہے لیکن مشرکین عرب اس عقیدہ سے بے خبر تھے اس لئے جب قرآن نے آخرت کی زندگی کا اعلان کیا تو ان کو یہ اعلان بڑا عجیب و غریب لگا اور وہ اس عقیدہ کے بیان کرنے والے کو دیوانہ اور مجنون قرار دینے لگے قرآن نے آخرت کی زندگی پر عقلی اور فطری دلائل پیش کرتے ہوئے یہ بتایا کہ دنیا کی موجودہ زندگی خود منہ سے بول رہی ہے کہ اسکے بعد ایک ایسی زندگی کا آنا ضروری ہے جس میں تمام اختلافات کا صحیح صحیح فیصلہ ہو جائے اور وہ تمام حقائق کھل کر سامنے آجائیں جن سے لوگ انکار کرتے ہیں اسی طرح ظالم کو اسکے ظلم کی پوری پوری سزا مل جائے۔ جدید دنیا کے عدالتی نظام نے یہ تسلیم کیا ہے کہ بعض مجرم ایسے ہوتے ہیں جن کے جرائم کی سزا ان مجرموں کی عمر طبعی سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا عالم آئے جسمیں ان مجرموں کو لمبی سے لمبی سزائیں ملیں اور وہاں ان مجرموں کو موت نہ آئے اور وہ سزائیں جاری رہیں۔ یورپ کی ایک عدالت نے ایک بد دیانت بینک کلرک کو بددیانتی کے سترہ کیسوں میں مجرم قرار دیکر ہر کیس میں دس سال کی سزا دی جسکے مجموعی طور پر ۱۷۰ سال ہوتے ہیں اسی طرح ایک عدالت نے ایک خاتون پولیس افسر کو دھوکہ اور خیانت کے جرم میں ایک ہزار ایک سال قید بامشقت کی سزا دی۔ مجرم کی عمر طبعی میں یہ سزا پوری نہیں ہوتی اس لئے آخرت کا غیر محدود عالم کا آنا ضروری ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون میں شرک و انکار کی سزا ہمیشہ ہمیشہ اذیت و الم میں گرفتار رہنا ہے اور اس سزا کیلئے خدا تعالےٰ نے آخرت کی زندگی کا اعلان کیا ہے دنیا کی محدود زندگی میں کفر و انکار کی سزا پوری نہیں ہو سکتی۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ

یا پکڑلے ان کو ڈرانے کو - سو تمہارا رب بڑا نرم ہے مہربان ؀ کیا نہیں

يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ

دیکھتے جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز، ڈھلتی ہیں چھاویں ان کے داہنے سے

وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي

اور بائیں سے، سجدہ کرتے اللہ کو، اور وہ عاجزی میں ہیں ف۱ ؀ اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے، جو

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا

آسمان میں ہے، اور جو زمین میں ہے، کوئی جانور، اور فرشتے، اور وہ بڑائی

يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا

نہیں کرتے ف۲ ؀ ڈر رکھتے ہیں اپنے رب کا اوپر سے، اور کرتے ہیں جو

يُؤْمَرُونَ ۩ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ

حکم پاتے ہیں ف۳ اور کہا اللہ نے، نہ پکڑو معبود دو - وہ معبود

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ

ایک ہے - سو مجھی سے ڈرو ؀ اور اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور

الْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا

زمین میں، اور اسی کا انصاف ہے ہمیشہ - سو کیا اللہ کے سوا کسی سے خطرہ رکھتے ہو ؀ اور جو

بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ

تمہارے پاس ہے کوئی نعمت، سو اللہ کی طرف سے، پھر جب لگتی ہے تم کو سختی، تو اسی کی طرف

تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم

چلاتے ہو ؀ پھر جب کھول دے سختی تم سے، تب ہی ایک فرقہ تم میں،

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ قف

اپنے رب کے ساتھ لگتے ہیں شریک بتانے ؀ تا منکر ہو جاویں اس چیز سے جو ہم نے دی، سو برت لو،

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا

آخر معلوم کرو گے ؀ اور ٹھہراتے ہیں ایسوں کو جن کی خبر نہیں رکھتے ایک حصہ

فوائد ہر چیز ٹھیک دوپہر میں کھڑی ہے۔ اس کا سایہ بھی کھڑا ہے جب دن ڈھلا سایہ جھکا پھر جھکتے جھکتے شام تک زمین پر پڑ گیا۔ جیسے نماز میں کھڑے سے رکوع، رکوع سے سجدہ اسی طرح ہر چیز آپ کھڑی ہے لپنے سایہ سے نماز کرتی ہے کسی ملک میں کسی موسم میں داہنے طرف جھکتا ہے کہیں بائیں طرف ۱۲ منہ رح ف۲ پہلے کھڑی چیزوں کا سجدہ بیان ہوا یہ جانوروں کا اور فرشتوں کا مغرور لوگوں کو سر رکھنا زمین پر مشکل پڑتا ہے نہیں جانتے کہ بندے کی بڑائی اسی میں ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ہر بندے کے دل میں ہے کہ میرے اوپر اللہ ہے آپ کو نیچے سمجھتا ہے یہ سجدہ فرشتوں کا بھی ہے اور سب کا ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۸) قرآن کریم نے اپنے بلیغانہ انداز میں کائنات عالم کی طبعی اور تکوینی اطاعت گذاری کی جو تصویر کشی کی ہے شاہصاحب نے اس فائدہ میں اس کی وضاحت بڑے اچھے انداز میں فرمائی ہے — کائنات عالم مطیع خدا ہے۔ قرآن کریم نے یہ بتایا ہے کہ کائنات کی ہر شئے جسمیں انسان بھی شامل ہے۔ خدا کے حضور میں سجدہ ریز اور مطیع و فرمانبردار ہے فرق اتنا ہے کہ بعض انسان اپنی زندگی کے با اختیار حصہ میں خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری سے گریز کرتے ہیں۔ یہ انسان اگر اس حقیقت پر غور کریں کہ پیدا ہونے اور مرنے، کھانے پینے اور بیماری اور تندرستی میں اور زندگی کے دوسرے حوادث میں صرف خدا کا قانونِ فطرت نافذ ہے، انسان کی عقل اور اس کی سمجھ قانونِ فطرت کے سامنے عاجز ہے یہی عجز اور ناچاری بے اختیار فرمانبرداری ہے، خدا یہ چاہتا ہے کہ زندگی کے جن کاموں میں انسان کو اختیار تمیزی عطا کیا گیا ہے اسمیں بھی یہ خدا کے قانون شریعت کی تابعداری کرے، خدا تعالیٰ نے اعتقاد و عبادت کے معاملہ میں انسان کو آزادی بخشی ہے کسی انسان کو مجبور نہیں کیا کہ وہ خدا کی ہستی کا اقرار کرے جس طرح وہ انسان مجبور ہے کہ بھوک میں کھانا کھائے اور پیاس میں پانی پیئے اختیار و آزادی کے ساتھ خدا پر ایمان لانے کی قدر و قیمت ہے اور وہی عمل "عمل صالح" ہے جو اپنے اختیار تمیزی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ پس انسان کا خود کھانا کھانا "عمل صالح" میں شامل نہیں ہے کیونکہ یہ اس کی فطری مجبوری کے تحت صادر ہوتا ہے البتہ دوسرے کسی غریب کو کھانا کھلانا "عمل صالح" ہے کیونکہ خیر خیرات کا عمل انسان کسی فطری مجبوری کے تحت نہیں کرتا بلکہ حکم شریعت کے مطابق اپنے فطری تقاضے کے خلاف (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۶/۱۰ ۱۲

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

ہماری دی روزی میں سے قسم ہے اللہ کی! تم سے پوچھنا ہے جو جھوٹ باندھتے تھے ف ⁂

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

اور ٹھہراتے ہیں اللہ کو بیٹیاں، وہ اس لائق نہیں، اور آپ کو جو دل چاہے ف۲ ⁂ اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾

خوشخبری ملے ایسے کسی کو بیٹی کی، سارے دن رہے اس کا منہ سیاہ، اور جی میں گھٹ رہا ⁂

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ

چھپتا پھرے لوگوں سے، مارے برائی اس خوشخبری کے جو سنی۔ اس کو رہنے دے ذلت

عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

ذلت قبول کرکر، یا اس کو داب دے مٹی میں۔ سنتا ہے! بری چکوتی کرتے

يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

ہیں ⁂ جو نہیں مانتے پچھلے دن کو، انہیں پر بری کہاوت ہے

السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع

اور اللہ کی کہاوت سب سے اوپر۔ اور وہی ہے زبردست حکمت والا ⁂

ع ۱۰ / ۱۴

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ

اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ان کی بے انصافی پر، نہ چھوڑے زمین پر ایک چلنے والا۔

وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

لیکن ڈھیل دیتا ہے ان کو، ایک وعدہ ٹھہرے تک۔ پھر جب پہنچا ان کا وعدہ،

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ

نہ دیر کریں گے ایک گھڑی اور نہ جلدی ف۵ ⁂ اور کرتے ہیں اللہ

لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ

کا جو اپنا جی نہ چاہے، اور بتاتی ہیں ان کی زبانیں جھوٹ، کہ

لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾

ان کو خوبی ہے آپ ہی۔ ثابت ہوا کہ ان کو آگ ہے اور بڑھائے جلتے ہیں ف۶

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرتا ہے اس معاملہ میں فطرت انسان کو بخیل و کنجوس بننے کی ترغیب دیتی ہے۔ اور وہ اس خواہش کے خلاف خیر و سخاوت کا عمل اختیار کرتا ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ یہ ان کو فرمایا جو اپنے کھیت میں مواشی میں تجارت میں اللہ کے سوا کسی کی نیاز ٹھہراتے ہیں۔ سب مال اللہ کا ہے اور کسی کا حق نہیں مگر اللہ کی راہ میں دے اپنے ثواب کو پھر اپنے بدلے ثواب کسی کو دلوا دے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی اپنے واسطے مانگتے ہیں بیٹا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی لوگوں کو سزا دے تو مینہ بند کرے اس میں جانور بھی مریں ۱۲ منہ رح ف۴ یہ ان کو فرمایا جو ناکارہ چیزیں اللہ کے نام دیں اور اس پر یقین کریں کہ ہم کو بہشت ملے اور وہ روز بروز دوزخ میں بڑھتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۸) یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسے گستاخ ہیں کہ اس کی طرف بیٹیاں منسوب کرتے ہیں اور خود ان کی حالت یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو یہ خبر دی جائے کہ تمہارے ہاں بیٹی ہوئی ہے تو مارے رنج کے دن بھر اس کا منہ بگڑا رہتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے اور سوچتا رہتا ہے کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔

شاہ صاحب نے آیت (۴۸) اور (۵۰) کے فوائد میں یہ بتایا ہے کہ سجدہ سے اصطلاحی سجدہ مراد نہیں بلکہ لغوی معنی (جھکنا) مراد ہے۔ اہل تحقیق کے نزدیک حضرت آدمؑ کو ملائکہ کا سجدہ اور حضرت یوسفؑ کو حضرت یعقوب کا سجدہ بھی جھکنے کے مفہوم میں تھا اور کسی شریعت میں بھی سجدہ تعظیمی درست نہیں، جیسا کہ مشہور ہے جو حضرات اس کے قائل ہیں وہ بھی شریعت اسلامیہ میں اسے منسوخ و ممنوع قرار دیتے ہیں۔ یہ محدثین و فقہاء کا متفقہ فیصلہ ہے۔ صوفیہ کے طبقہ میں اباحت ہے۔ حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین رح کا قول فوائد الفوائد (۱۵۹) پر یہی نقل کیا گیا ہے لیکن شریعت کے دائرے میں صوفیہ کا قول سند نہیں۔ صوفیائے چشت میں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری (بہار) بڑے پایہ کے بزرگ مانے جاتے ہیں مگر شیخ نے معدن المعانی (۱۴۲) میں سجدہ تحیت کی اباحت پر جو دلیل دی ہے وہ فقہاء شریعت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق قابل قبول نہیں کہی جا سکتی۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

قسم اللہ کی! ہم نے رسول بھیجے کتنے فرقوں میں تجھ سے پہلے پھر سنوارے انکے آگے شیطان نے

اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

ان کے کام، سو وہی رفیق ان کا ہے آج، اور ان کو دکھ کی مار ہے ؂

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ

اور ہم نے اُتاری تجھ پر کتاب اسی واسطے کہ کھول سناوے ان کو جسمیں جھگڑ رہے ہیں،

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

اور سوجھانے کو اور مہر کو ان لوگوں پر جو مانتے ہیں ؂ اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی،

مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

پھر اس سے جلایا زمین کو اسکے مرنے پیچھے۔ اس میں پتے ہیں ان لوگوں کو جو

يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ

سنتے ہیں ف ؂ اور تم کو چوپایوں میں بوجھ کی جگہ ہے۔ پلاتے ہیں تم کو اس کے

بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَ

پیٹ کی چیزوں میں سے، گوبر اور لہو کے بیچ میں سے دودھ ستھرا رچتا پینے والوں کو ؂ اور

مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا

میووں سے کھجور کے، اور انگور کے، بناتے ہو اس سے نشہ، اور روزی

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى

خاصی۔ اسمیں پتہ ہے ان لوگوں کو جو بوجھتے ہیں ؂ اور حکم بھیجا تیرے رب نے شہد

النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا

کی مکھی کو، کہ بنالے پہاڑوں میں گھر، اور درختوں میں، اور جہاں

يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ

چھتریاں ڈالتے ہیں ف۲ ؂ پھر کھا ہر طرح کے میووں سے، پھر چل راہوں میں اپنے رب کی

ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ

صاف۔ پڑی ہیں نکلتی ان کے پیٹ میں سے، پینے کی چیز، جس کے کئی رنگ ہیں، اس میں

ع ۸ ۵ ۱۴

فوائد ف یعنی اسی طرح قرآن سے جاہلوں کو عالم کرے گا۔ اگر دل سے سنیں گے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنے انگور کی بیل چڑھانے کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۴) حدیث بیان قرآن ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ پر قرآن کریم نازل کیا تاکہ آپ توحید، آخرت، نبوت اور دوسرے اختلافی امور میں (جو درحقیقت تمام مذاہب کی متفقہ تعلیم ہے) ان مخالفین کو قرآن کے تصورات سے آگاہ فرما دیں۔ اور ایک ایک مسئلہ کو کھول کر انکے سامنے رکھدیں۔ لتبین کا ترجمہ شاہصاحب رح نے کھول کر سنا دے کیا ہے اور بڑے شاہصاحب رح نے "بیان کنی" (بیان کرے) ترجمہ کیا ہے اس ترجمہ سے یہ آیت القیامہ آیت (۱۹) کے ہم معنے ہو جاتی ہے جسمیں خدا نے فرمایا۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ یعنی اس قرآن کے الفاظ کی تلاوت کرانا اور اسکے معانی و مطالب کی تحقیق کرانا دونوں کام ہمارے ذمہ ہیں، ہم آپ کو طاقت دیں گے کہ آپ وحی آسمانی کو بالکل محفوظ طریقہ پر لوگوں کو سنائیں اور اس کلام کا مطلب بھی آپ کے دل میں ڈالیں گے تاکہ وہ بھی لوگوں کو سمجھائیں۔ اس سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے مجمل احکام کی شرح میں یا اسکے اشارات اور محاورات کی وضاحت میں جو کچھ فرمایا وہ بھی خدا کی طرف سے تھا اور اسے حدیث اور سنت کہا جاتا ہے پس حدیث و سنت بھی شرعی حجت ہے۔ شاہصاحب نے القیامہ میں (ص ۹۶۷) تشریحی فائدہ تحریر فرمایا ہے، وہاں دیکھو۔

سَآئِغًا (۶۶) رچتا پچتا، موافق آنیوالا۔

رِزْقًا حَسَنًا (۶۷) روزی خاصی، خاصی اور اچھی

لِلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَاللّٰهُ

آزار چنگے ہوتے ہیں لوگوں کے۔ اسمیں پتہ ہے ان لوگوں کو، جو دھیان کرتے ہیں ف ۞ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

تم کو پیدا کیا، پھر تم کو موت دیتا ہے، اور کوئی تم میں پہنچتا ہے نکمی عمر کو،

لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْــــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ ع

کہ سمجھ کے پیچھے کچھ نہ سمجھنے لگے۔ اللہ سب خبر رکھتا ہے قدرت والا ف ۞

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ

اور اللہ نے بڑائی دی تم میں، ایک کو ایک سے روزی کی۔

فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا

جن کو بڑائی دی، نہیں پہنچاتے اپنی روزی ان کو، جو ان کے

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

ہاتھ کا مال ہیں، کہ وہ سب اسمیں برابر رہیں، کیا اللہ کے فضل

يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

سے منکر ہیں ف ۞ اور اللہ نے بنا دیں تم کو، تمہارے قسم سے عورتیں،

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ

اور دئے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے، اور پوتے، اور کھانے کو دیں

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

تم کو ستھری چیزیں۔ سو کیا جھوٹی باتیں مانتے ہیں؟ اور اللہ کے فضل کو

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ۙ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

نہیں مانتے ف ۞ اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسوں کو، کہ

يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْــــًٔا

مختار نہیں اُن کی روزی کے آسمان اور زمین سے کچھ

وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٧٣﴾ ۚ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ

اور نہ مقدور رکھتے ہیں ف ۞ سو مت بٹھاؤ اللہ پر کہاوتیں۔ اللہ

ع ۹ ۵ ۱۵

فوائد

ف تین پتے بتائے ہیں برے میں سے بھلا نکلنے کے جانور کے پیٹ میں سے دودھ اور نشہ کے انگور کھجور سے روزی پاک اور مکھی کے پیٹ سے شہد یعنی اس قرآن سے جاہلوں کی اولاد عالم نکلے گی حضرت صلعم کے وقت یہی ہوا کافروں کی اولاد کامل ہوئی۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی اس امت میں کامل پیدا ہو کر پھر ناقص ہونے لگیں گے۔ ۱۲ منہ رح ف رسولؐ نے فرمایا کہ جب کسی کا غلام اس کا کھانا پکا لاوے گرمی اور دھواں آپ اٹھاوے اور تحفہ مال اس کو پہنچاوے تو لازم ہے اس کو ساتھ بٹھا کر کھلاوے نہ ہو سکے تو ایک دو نوالے ہاتھ میں رکھدے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی بتوں کا احسان مانتے ہیں کہ بیماری سے چنگا کیا یا بیٹا دیا یا روزی دی اور یہ سب جھوٹ وہ جو سچ دینے والا ہے اسکے شکر گذار نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی نہ آسمان سے مینہ برساویں نہ زمین سے اناج نکالیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۷۱) معاشی انصاف کی تشریح مشرکین خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کو برابر سمجھ کر مخلوق کی بندگی کرتے ہیں۔ اس آیت میں اُن کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا قوم کے سردار اپنی دولت اپنے غلاموں کو دے کر انہیں اپنے برابر کر سکتے ہیں؟ ان مصنوعی آقاؤں کی ذہنیت کبھی اسے گوارا نہیں کر سکتی تو پھر وہ حقیقی آقا اپنی مخلوق کو اپنی صفات میں برابر کا شریک کیسے کر سکتا ہے؟ عام طور پر مفسرین نے فہو فیہ سواء میں ف کو ترتیب کے مفہوم میں لیا ہے یعنی تاکہ وہ مملوک ان آقاؤں کے برابر ہو جائیں۔ لیکن اس فقرہ کی نحوی ترکیب میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ جملہ خبریہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ سردار لوگ اپنے زیر دستوں کو اپنا رزق نہیں دے سکتے حالانکہ یہ دونوں اس رزق میں برابر کے حقدار ہیں۔ (حاشیہ جلالین صـ۲۲۲) حضرت شاہ صاحبؒ نے اس آیت پر جو تشریحی فائدہ لکھا ہے اسمیں یہ بتایا ہے کہ آقائی اور غلامی کا جاہلی تصور تو یہی تھا جس کیطرف قرآن نے اشارہ کیا ہے لیکن اسلام نے اس تصور کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس آیت میں اس ملوکانہ ذہنیت کی تحسین مقصود نہیں بلکہ اس مذموم ذہنیت کی مثال دیکر مشرکین عرب کو الزام دینا مقصود ہے، اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ جو خادم کھانا پکاتا ہے اُسے صاحب خانہ اپنے ساتھ کھانا کھلائے اور اگر سر دست اس کا ذہن اس مساوات کے لئے آمادہ نہ ہو تو اس کھانے میں سے اُسے بھی کچھ دیدے فانہ ولی حرہ وعلاجہ۔ کیونکہ اس خادم نے کھانا پکانے کی گرمی اور اس کی مشقت برداشت کی ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ نے اپنی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف ۞ اللہ نے بتائی ایک کہاوت،

عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ

ایک بندہ پرایا مال، نہیں مقدور رکھتا کسی چیز پر، اور ایک جس کو ہم نے روزی دی

مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ

اپنی طرف سے خاصی روزی، سو وہ خرچ کرتا ہے اسمیں سے چھپے اور کھلے۔ کہیں برابر

يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

ہوتے ہیں؟ سب تعریف اللہ کو ہے، پر وہ بہت لوگ نہیں جانتے ف۲ ۞

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى

اور بتائی اللہ نے ایک مثال، دو مرد ہیں، ایک گونگا، کچھ کام نہیں کرسکتا،

شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ

اور وہ بوجھ ہے اپنے صاحب پر، جس طرف اس کو بھیجے، کچھ بھلا نہ کر لاوے۔

هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ

کہیں برابر ہے وہ اور ایک شخص جو حکم کرتا ہے انصاف پر، اور ہے سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ

پر ف۳ ۞ اور اللہ پاس ہیں بھید، آسمان اور زمین کے۔ اور قیامت

السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

کا کام ویسا ہے جیسے پلک نگاہ کی، یا اس سے قریب۔ اور اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

قادر ہے ۞ اور اللہ نے تم کو نکالا ماں کے پیٹ سے،

لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

تم کچھ نہ جانتے تھے، اور دیئے تم کو کان اور آنکھیں، اور

الْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ

دل، شاید تم احسان مانو ۞ کیا نہیں دیکھتے اڑتے جانور؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) صحیح میں نقل کیا ہے اور اسلامی قانون کے شارحین نے اس سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ جو کارندہ اور کاریگر زندگی کی کسی ضرورت کو تیار کرتا ہے تو اس سامان ضرورت میں اس کاریگر کو جائز اُجرت کے علاوہ ہر طرح کی رعایت ملنی چاہیئے. معاشرہ میں اتنا تفاوت نہ ہو، کہ ایک دواساز فیکٹری کا مزدور لاکھوں انسانوں کے لئے کونین کی گولیاں تیار کرے مگر اس کے اپنے بچوں کو ملیریا سے بچنے کیلئے دوا میسر نہ ہو۔ اردو مفسرین میں صاحب ترجمان القرآن نے فہم فیہ سواء میں نفی کا مفہوم لینے کے بجائے خبر (اخبار بالتسادی) کا مفہوم اختیار کیا ہے جسکی تردید میں مولانا مودودیؒ کو خاص زور لگانا پڑا ہے اور اس میں دونوں مفسرین کا اپنا اپنا خاص مذاق کارفرما ہے اسلام کے معاشی نظریہ کی تشریح الحشر (۷) ص۹۰۹ پر دیکھو، اس مفہوم کی ایک آیت الروم (۲۸) ص۵۲۸ پر بھی آئے گی۔

فوائد

(حاشیہ صفحہ ۱۴۰)

ف۱ مشرک کہتے ہیں کہ مالک اللہ ہی ہے یہ لوگ اس کی سرکار میں مختار ہیں۔ اس واسطے ان کو پوجیے سو یہ غلط مثال ہے اللہ ہر چیز آپ کرتا ہے کسی پر سپرد نہیں رکھتا اور اگر صحیح مثال چاہو تو آگے دو مثالیں فرمائیں۔ ۱۲ منہ ف۲ یعنی مالک اللہ ہر چیز کا جس کو جو چاہے سو دے اور بت مالک نہیں کسی چیز کا بلکہ آپ پرایا مال ہے۔ ۱۲ منہ ف۳ یعنی خدا کے دو بندے ایک بت نکما نہ ہل سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتاوے ہزاروں کو اور آپ بندگی پر قائم ہے اس کے تابع بہتر یا اس کے

ع ۱۰ / ۱۶

تشریح

لَمْحَ الْبَصَرِ (۱) پلک نگاہ کی، آنکھ کی جھپک،

مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ

حکم کے باندھے، آسمان کی ہوا میں، کوئی تھام نہیں رہا، اُن کو سوا اللہ کے ۔ اس میں پتے

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ

ہیں ان لوگوں کو، جو یقین لاتے ہیں ف ۞ اور اللہ نے بنا دیئے تم کو تمہارے

بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا

گھر، بسنے کی جگہ، اور بنا دیئے تم کو چوپایوں کے کھال سے ڈیرے،

تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا

جو ہلکے لگتے ہیں تم کو جس دن سفر میں ہو، اور جس دن گھر میں، اور ان کی اُون سے

وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾

اور ببریوں سے اور بالوں سے کتنے اسباب اور برتنے کی چیز ایک وقت تک ۞

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

اور اللہ نے بنا دیں تم کو، اپنی بنائی چیزوں کی چھاویں، اور بنا دیں تم کو پہاڑوں میں

الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ

چھپنے کی جائیں، اور بنا دیئے تم کو کرتے جو بچاؤ ہیں گرمی کا،

وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

اور کرتے جو بچاؤ ہیں لڑائی کا ۔ اسی طرح پورا کرتا ہے اپنا احسان تم پر،

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

شاید تم حکم میں آؤ ف ۞ پھر اگر پھر جاویں، تو تیرا کام

عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ

یہی ہے کھول کر سُنا دینا ۞ پہچانتے ہیں اللہ کا احسان، پھر

يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ

ع ۱۱ / ۱۷

منکر ہو جاتے ہیں، اور بہت ان میں ناشکر ہیں ۞ اور جس دن کھڑا کریں گے ہم،

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ

ہر فرقہ میں ایک بتانے والا، پھر حکم نہ ملے منکروں کو، اور نہ ان سے

فوائد

ف۱ یعنی ایمان لانے میں بعضے اٹکتے ہیں معاش کی فکر سے سو فرمایا کہ ماں کے پیٹ سے کوئی کچھ نہیں لاتا اسباب کمائی کے آنکھ کان، دل اللہ ہی دیتا ہے اور اُڑتے جانور ادھر میں کس کے بھروسے رہتے ہیں۔ ۱۲ منہ رہ ف۲ جن کرتوں میں گرمی کا بچاؤ ہے سردی کا بھی بچاؤ ہے پر اس ملک میں گرمی بہت ہے اسی کا ذکر فرمایا اور لڑائی کا بچاؤ زرہیں۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح ف۱

وَبَرٌ ، اَوْبَار (۸۰) ببری، اونٹ کی اون۔

خداوند عالم نے انسان کو رزق وروزی کی طرف سے اطمینان دلایا کہ اس کا انتظام بہرحال اس رزاق عالم کی طرف سے ہر جاندار کے لئے ضروری ہے، پھر حق کی راہ اختیار کرنے میں فکرِ دنیا کیوں حائل ہو؟ غیبی انتظام کے علاوہ عالم اسباب پر غور کرو کہ کاروبارِ دنیا میں ایک انسان دوسرے انسان کا کتنا محتاج ہے۔

بعضہم بعضا سُخریا (زخرف ۳۲) کیا کفر کے غلبہ والے علاقوں میں کفار کا شدید سے شدید تعصب بھی اہل ایمان کو بھوک پیاس کی ہلاکت میں مبتلا کر سکتا ہے؟ البتہ قرآن نے یہ بات صاف کر دی کہ کفر کی دولت مندی کا ایمان والوں کی غربت مقابلہ نہیں کر سکتی، دنیا مومن کیلئے قیدخانہ اور کافر کے لئے جنت ہے (زخرف ۳۴)

قرآن حیوانات کی روزی رسانی کے غیبی انتظامات کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ

توبہ مانگیے ف۱ ۔ اور جب دیکھیں بے انصاف مار ،

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَا رَاَ

پھر ہلکی نہ ہو ان سے ، اور نہ ان کو ڈھیل ملے ۔ اور جب دیکھیں

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ

شریک پکڑنے والے اپنے شریکوں کو ، بولیں ، اے رب ! یہ ہمارے

شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا

شریک ہیں جن کو ہم پکارتے تھے تیرے سوا ۔ تب وہ ان پر

اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ

ڈالیں بات کہ تم جھوٹے ہو ف۲ ۔ اور آپڑیں اللہ کے آگے

يَوْمَئِذِ ۣالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

اس دن عاجز ہوکر ، اور بھول جاوے ان کو جو جھوٹ باندھتے تھے ۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا

جو منکر ہوئے ہیں، اور روکتے رہے ہیں اللہ کی راہ سے ، ان کو ہم نے بڑھائی مار

فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ

پر مار ، بدلا اس کا جو شرارت کرتے تھے ۔ اور جس دن کھڑا کریں گے ہم ، ہر

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا

فرقہ میں ایک بتانے والا ان پر ، انہی میں کا ، اور تجھ کو لاویں بتانے کو

عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ

ان لوگوں پر ، اور اتاری ہم نے تجھ پر کتاب بیورا ہر چیز کا ، اور

هُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ

راہ کی سوجھ اور رحمت اور خوش خبری حکمبرداروں کو ۔ اللہ حکم کرتا ہے انصاف کو ،

وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ

اور بھلائی کو ، اور دینے کو ناتے والے کو ، اور منع کرتا ہے بے حیائی کو، اور

فوائد ف۱ حکم نہ ملے گا بولنے کا ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بے گناہ ہیں ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پجواتا ہے ۔ اسی سے ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ (۸۴) اور نہ ان سے توبہ مانگیے ، لغت عربی میں عتاب کے معنی ناراضگی اور غصہ ، باب افعال میں لاکر ہمزہ سلب لگایا اور اَعْتَبَ کے معنی خوش کرنا ہوگئے اسی سے اِستعتب میں طلب کے معنی پیدا ہوگئے ، قرآن میں اسی باب سے مضارع مجہول کا صیغہ ہے ۔ شاہ صاحب رح نے فعل معروف کا ترجمہ کیا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ منکرین سے توبہ کرنے اور اپنے آپ کو راضی کرنے کی فرمائش نہیں کرے گا کیونکہ آخرت میں کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی ۔ تِبْيَانًا (۸۹) بیورا ، اس کے معنے پیغام ، خوشخبری ، حساب کا چٹھا ، تفصیل ، راجستھان میں یہ لفظ بکثرت مستعمل ہے ۔ شاہ صاحب رح نے تفصیل کے مفہوم میں استعمال کیا ہے (۸۶) قیامت کے دن بزرگوں کی پرستش کرنے والے مشرکین کو وہ بزرگ کورا جواب دے دیں گے اور یہ کہیں گے کہ یہ لوگ اپنے اس دعویٰ میں کاذب ہیں کہ یہ ہماری بندگی کرتے تھے ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ بزرگ ایک امر واقع کو کیسے جھٹلائیں گے اس کا ایک جواب تو یہ دیا گیا ہے کہ ان بزرگوں کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ ہماری مرضی کے بغیر ہمارے ساتھ مشرکانہ تعظیم و تکریم کا فعل کرتے تھے ۔ ہم ان کے طرز عمل سے نہ باخبر تھے نہ رضامند ۔ دوسرا جواب شاہ صاحب رح دے رہے ہیں کہ بزرگوں کو پوجنے والے دراصل شیطان کو پوجتے ہیں شیطان ان کے نام سے فائدہ اٹھا کر طرح طرح کے شعبدے دکھاتا ہے ان کے آستانوں پر عوام کو بیوقوف بنانیوالے فریب ظاہر کرتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ان بزرگ کی کرامات ہیں حالانکہ وہ سب شیطانی کرشمے ہوتے ہیں جن بزرگوں نے اپنی ساری زندگی سچی خدا پرستی میں صرف کردی وہ وصال کے بعد ایسی کرامات ہرگز ظاہر نہیں کرسکتے جن سے مشرکانہ افعال کرنے والوں کی ہمت افزائی ہو ۔

ع ۱۲ / ۱۸ ۶

الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ

نامعقول کام کو اور سرکشی کو تم کو سمجھاتا ہے، شاید تم یاد رکھو ف ۔ اور پورا کرو اقرار اللہ

اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَ

کا، جب آپس میں قرار دو، اور نہ توڑو قسمیں پکی کئے پیچھے ، اور

قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

کر کر اللہ کو اپنا ضامن ، اللہ جانتا ہے جو

تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ

کرتے ہو ۔ اور نہ ہو جیسے وہ عورت، کہ توڑا وہ اپنا سوت کاتا محنت کئے

قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ

پیچھے ٹکڑے ٹکڑے، کہ ٹھہراؤ اپنی قسمیں پیٹھنے کا بہانہ ایک دوسرے میں، اسواسطے

أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهِ ۚ

کہ ایک فرقہ ہو کر زیادہ چڑھ رہا دوسرے سے۔ تو یہ اللہ پرکھتا ہے تم کو اس سے ۔

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

اور آگے کھول دیگا اللہ تم کو قیامت کے دن، جس بات میں تم پھوٹ رہے تھے ف ۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ

اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی فرقہ کرتا، لیکن بہکاتا ہے جس کو چاہے،

وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ وَلَا

اور سوجھاتا ہے جس کو چاہے ۔ اور تم سے پوچھ ہونی ہے، جو کام تم کرتے تھے ف۳ ۔ اور نہ

تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ

ٹھہراؤ اپنی قسمیں رکھنے کا بہانہ ایک دوسرے کے، کہ ڈگ نہ جاوے کسی کا پاؤں

ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ وَ

جمے پیچھے، اور تم چکھو سزا اس پر، کہ تم نے روکا اللہ کی راہ سے ۔ اور

لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ

تم کو بڑی مار ہو ف۴ ۔ اور نہ لو اللہ کے اقرار پر مول تھوڑا ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف غیر کے مقدمہ میں انصاف چاہیے یعنے برابر رکھنا اور اپنی طرف سے بھلائی ۱۲ منہ ف۲ کوئی قول دے کر دغا کرتا ہے اسی واسطے کہ زبردست کو گرا دے اور کمزور کو چڑھا دے یہ اللہ نے آزمانے کو رکھا ہے کسی کے بدے سے بدلا نہیں جاتا۔ ادبار سے اقبال وہی لاوے تو آوے اور بد قولی کا خیال تبھی آتا ہے جب ادبار آنا ہوتا ہے دوسرا گرایا نہ گرا۔ اول آپ گرتا ہے اپنے بنے کام کو خراب کرنا جیسے ایک عورت دیوانی تھی مالدار سارے برس سوت کتواتی کہ جڑا اول دونگی اقرباء کو جب جاڑا شروع ہوتا سوت کتر کر بوٹی بوٹی سب کو بانٹتی ۔۱۲ منہ ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کو بد قولی سے نہ مارئیے کفر ان باتوں سے ٹٹتا نہیں اور اپنے اوپر وبال آتا ہے ۱۲ منہ ف۴ یعنی مسلمانی کو بدنام نہ کرو کہ یقین لانے والے شک میں پڑیں اور تم پر یہ گناہ چڑھے ۱۲ منہ

تشریح

(۹۴) بدعہدی کسی صورت روا نہیں شاہ صاحب رہ نے عہد کی پابندی اور سچائی کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اسلام میں انفرادی معاملات سے لے کر سماجی اور اجتماعی معاملات تک سچائی اور عدل کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے اور مخالفین پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی بدعہدی اور کذب بیانی کی مذمت کی گئی ہے۔ شاہ صاحب رہ فرماتے ہیں کہ کمزور اور طاقتور کی کشمکش قدرت کیطرف سے ایک آزمائش ہے۔ یہ آزمائش خدا جب چاہے ختم کردے۔ داؤ پیچ اور سازشوں کے ذریعے دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش بے سود ثابت ہوتی ہے کوئی فرد یا کوئی قوم جب اپنے مخالفوں کے ساتھ بدعہدی کا ارادہ کرتی ہے تو یہ اسکے ادبار کا آغاز ہوتا ہے۔

پھر اس حقیقت کو دہرایا کہ کفر جیسی برائی کو ختم کرنے کے لئے بھی بدعہدی اور چالبازی اختیار کرنے کی اجازت نہیں۔ ان اخلاقی برائیوں سے خود اپنے اوپر وبال آجاتا ہے کفر کی طاقت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾ مَا

بے شک جو اللہ کے ہاں ہے، وہی بہتر ہے تم کو، اگر تم جانتے ہو ف ۱ ۞ جو تم

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ

پاس ہے، نبڑ جائے گا، اور جو اللہ پاس ہے سو رہتا ہے۔ اور ہم بدلہ میں دیں گے ٹھہرنے

صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ مَنْ

والوں کا حق بہتر کاموں پر جو کرتے تھے ۞ جس نے

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ

کیا نیک کام، مرد ہو یا عورت، اور وہ یقین پر ہے، تو ہم اس کو جلاویں گے

حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا

اچھی زندگی، اور بدلے میں دیں گے ان کو حق ان کا، بہتر کاموں پر جو کرتے

يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

تھے ف ۲ ۞ سو جب تو پڑھنے لگے قرآن، تو پناہ لے اللہ کی

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ

شیطان مردود سے ۞ اس کا زور نہیں چلتا

عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾

ان پر، جو یقین رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ۞

إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ ع

اس کا زور انہی پر ہے، جو اس کو رفیق سمجھتے ہیں، اور جو اس کو شریک ٹھہراتے ہیں ف ۳ ۞

ع ١٣ / ١١ / ١٩

وَإِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ

اور جب بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری، اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے،

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ قُلْ

تو کہتے ہیں تو تو بنا لاتا ہے، یوں نہیں، پر ان بہتوں کو خبر نہیں ف ۴ ۞ تو کہہ،

نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ

اس کو اتارا ہے پاک فرشتے نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق تاکہ ثابت کرے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

ان غلط ہتھکنڈوں سے نہیں ٹوٹتی تیسرے فائدے میں فرماتے ہیں کہ دولت کی طمع میں شریعت کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرنا اپنے آپ کو وبال میں ڈالنا ہے شریعت نے دولت کمانے کے جو جائز راستے تجویز کردیئے ہیں، ان راستوں سے آیا ہوا مال ہی بہتر ہے۔ اسی میں برکت ہے اسی میں عزت ہے۔ ۱۲ منہ رح

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف ۱ پہلے مذکور تھا آپس کے قول توڑنے کا اب ذکر ہے اللہ سے قول توڑنے کا یعنی مال کی طمع سے حکم شرع کے خلاف نہ کرو وہ مال وبال لاوے گا جو موافق شرع ہاتھ لگے وہی بہتر ہے تمہارے حق میں۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ اچھی زندگی قیامت کو جلاویں گے یا دنیا میں اللہ کی محبت میں اور لذت میں۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ دنیا میں کسی آدمی کو کوئی شیطان یعنے جن ستانے لگے تو اس کے رجوع نہ ہو وہ اور سر چڑھتا ہے بلکہ اللہ کی پناہ میں دوڑے اس کا کلام ہے اور اسی کے نام ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف ۴ اس کلام میں اللہ تعالیٰ نے اکثر نسخ فرمایا ہے تو کافر شبہ کرتے اس کا جواب سمجھا دیا یعنی ہر وقت پر موافق اس وقت کے حکم بھیجے تو یقین والوں کا دل قوی ہو کہ ہمارا رب ہر حال سے باخبر ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف ۳ : جنات کی ایذا رسانی کا علاج شاہ صاحب رح بڑی اہم نصیحت فرما رہے ہیں کہ اگر کسی خبیث جن (شیطان) کی طرف سے کسی قسم کی اذیت کا خیال ہو تو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اس سے پناہ مانگے شیطان کے اثر سے بچنے کے خیال سے اسے خوش کرنے کی کوشش نہ کرے اس سے دین کا نقصان ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کی اہلیہ کی آنکھوں میں تکلیف تھی، انہیں کوئی ملا اور یہ کہا کہ یہ منتر پڑھ لے انہوں نے پڑھ لیا آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔

ابن مسعود رض نے فرمایا۔ وہ شیطان تھا اس نے پہلے تمہاری آنکھوں میں انگلیاں ڈال کر تمہیں تکلیف پہنچائی پھر تم کو ایک مشرکانہ عمل میں ڈالدیا۔ تم تو حدیث شریف کی یہ دعا پڑھا کرو۔

اذهب البأس رب الناس، فاشف انت الشافي، لا شفاء الا شفاءك

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ

ایمان والوں کو، اور راہ کی سوجھ اور خوشخبری مسلمانوں کو ف۱ ۔ اور ہم کو

نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ

معلوم ہے، کہ وہ کہتے ہیں، کہ اس کو تو سکھاتا ہے آدمی۔ جس پر تعریض کرتے

يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾

ہیں اس کی زبان ہے اوپری، اور یہ زبان عربی صاف ف۲ ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ

جن کو اللہ کی باتیں یقین نہیں آتیں، ان کو اللہ راہ نہیں دیتا،

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ

اور ان کو دکھ کی مار ہے ف۳ ۔ جھوٹ بناتے وہ ہیں، جن کو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ

یقین نہیں اللہ کی باتوں پر۔ اور وہی لوگ جھوٹے ہیں ۔ جو کوئی

كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

منکر ہو اللہ سے یقین لائے پیچھے، مگر وہ نہیں جس پر زبردستی کی اور اس کا دل

مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

برقرار رہے ایمان پر، لیکن جو کوئی دل کھول کر منکر ہوا؟

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

تو ان پر غضب ہے اللہ کا، اور ان کو بڑی مار ہے ف۴ ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ

یہ اس واسطے، کہ انہوں نے عزیز رکھی دنیا کی زندگی آخرت سے، اور

اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اللہ راہ نہیں دیتا منکر لوگوں کو ف۵ ۔ وہی ہیں، کہ مہر کر دی

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

اللہ نے ان کے دل پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر۔ اور وہی ہیں

فوائد

ف۱ یعنی ہر حال میں اس کے موافق راہ سوجھا دے اور ہر کام پر ویسی خوشخبری سنا دے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ ایک شخص کا غلام رومی نصرانی مکے میں تھا حضرت کے پاس آبیٹھتا محبت سے اللہ کا کلام اور پیغمبروں کے احوال سننے کو کافر کہتے وہی سکھاتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی جتنا سمجھائیے وہ نہیں سمجھتے بے یقین آدمی محروم ہیں ۱۲ منہ رح

ف۴ پہلے مذکور ہوئے کافروں کے شبہے اب فرمایا کہ جو کوئی شبہے سن کر ایمان سے پھر جاوے اس کا یہ حال ہے مگر ظالم زبردستی سے اگر منہ سے کفر کا لفظ کہلوا دے اور دل میں ایمان برقرار ہے اس کو گناہ نہیں لیکن اگر مرنا قبول کرے اور لفظ بھی منہ سے نہ کہے تو شہید اکبر ہے ۱۲ منہ رح

ف۵ اگر جو کوئی ایمان سے سے پھرا ہے تو دنیا کی غرض کو جان کے ڈر سے یا برادری کی خاطر سے یا زر کے لالچ سے جس نے دنیا عزیز رکھی اس کو آخرت کہاں۔ اگر جان کے ڈر سے لفظ کہے تو چاہیے جب ڈر کا وقت جا چکے پھر توبہ و استغفار کر کر ثابت ہو جاوے۔ ۱۲ منہ رح

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ

بے ہوش ۔ آپ ہی ثابت ہوا، کہ آخرت میں وہی

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ

خراب ہیں ۔ پھر یوں ہے کہ تیرا رب، ان لوگوں پر کہ وطن چھوڑا ہے بعد

مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

اس کے کہ بچلائے (آزمائے) گئے، پھر لڑتے رہے اور ٹھہرے رہے، تیرا رب ان باتوں کے بعد

لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ

بخشنے والا مہربان ہے ف ۔ جس دن آوے گا ہر جی، جواب سوال کرتا اپنی طرف

نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ

سے، اور پورا ملے گا ہر کسی کو جو اس نے کمایا، اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف ۔ اور بتائی

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

اللہ نے کہاوت، ایک بستی تھی، چین امن سے چلی

یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

آتی تھی اس کو روزی فراغت کی ہر جگہ سے، پھر ناشکری کی

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ

اللہ کے احسانوں کی، پھر چکھایا اس کو اللہ نے مزہ، کہ ان کے تن کے کپڑے ہوئے بھوک اور ڈر،

بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ

بدلا اس کا جو کرتے تھے ف ۔ اور ان کو پہنچ چکا رسول انہی میں کا،

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

پھر اس کو جھٹلایا، پھر پکڑا ان کو عذاب نے، اور وہ گنہگار تھے ۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ

سو کھاؤ، جو روزی دی تم کو اللہ نے، حلال اور پاک ۔ اور شکر کرو اللہ کے احسان کا، اگر تم

كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ

اسی کو پوجتے ہو ف ۔ یہی حرام کیا ہے تم پر مردہ اور لہو

فوائد ف کہتے ہیں بعضے لوگ کافروں کے ظلم سے بچل گئے تھے یا زبانی لفظ کہہ لیا تھا۔ اس پیچھے جب اتنے کام کئے ایمان کے، وہ تقصیر بخشی گئی۔ ایک بزرگ تھے عمار ان کے باپ یاسر اور ماں سمیہ ظلم اٹھاتے مر گئے پر لفظ کفر نہ کہا۔ بیٹے نے خوف جان سے لفظ کہہ دیا پھر روتے ہوئے حضرت کے پاس آئے۔ تب یہ آیتیں اتریں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی کسی طرف کوئی نہ بولے گا۔ اس دن ظلم نہ چل سکے گا۔ ۱۲ منہ رح ف ایسے بہت شہر ہوتے ہیں پر یہ لیول فرمایا کہ ان کے تن کے کپڑے بھوک اور ڈر یعنی ایک دم بھوک اور ڈر سے خالی نہ رہنے لگے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی ایمان لاؤ اور حلال کو حرام مت کرو اپنی عقل سے ۱۲ منہ رح

ع ۱۴ ۱۰/۲۰

تشریح ف حضرت ابن عباس رض کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر پر سرداران قریش نے ظلم و تشدد کیا اور مجبور کیا کہ وہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اور ان کے بتوں کی تعریف کرے۔ حضرت عمار رض نے شدید دباؤ میں آکر ان کا کہنا مان لیا، پھر انہیں احساس ہوا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور سارا ماجرا بیان کیا آپ نے پوچھا۔ کیف تجد قلبک۔ اس وقت تیرے دل کی حالت کیا تھی۔ عمار رض نے کہا۔ مطمئنا بالایمان میرا قلب ایمان پر قائم تھا آپ نے فرمایا ان عادوا فعد۔ کوئی حرج نہیں، اگر وہ آئندہ پھر ظلم و تشدد کریں تو تم اپنی جان بچانے کے لئے آئندہ بھی ایسا کر سکتے ہو، شریعت میں اسے رخصت کہا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک مقام عزیمت ہے جس پر حضرت بلال رض قائم تھے آپ کو انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا اور ان سے کہا جاتا کہ بتوں کی تعریف کرو تو آپ اپنے خدا کی تعریف کرتے اور احد احد وہ ایک ہے، وہ اکیلا ہے۔ فرماتے اور ساتھ ہی اپنے عزم صمیم کا ان لفظوں میں اظہار کرتے۔ واللہ لو اعلم کلمۃ هی اغیظ لکم منها لقلته، خدا کی قسم! اگر اس کلمہ (احد احد) سے بھی زیادہ کوئی کلمہ تمہیں طیش دلانیوالا ہوتا تو میں وہ زبان پر لاتا۔

حضرت حبیب بن زید انصاری کو کذاب مسیلمہ نے گرفتار کر کے ان پر تشدد کیا اور کہا اتشهد انی رسول اللہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں، آپ نے فرمایا لا اسمع میں ایسی مکروہ بات سننا بھی نہیں، مسیلمہ نے انکے جسم کی بوٹیاں بوٹیاں کرا دیں اور وہ ایمان پر ثابت رہے۔ یہ مقام عزیمت ہے۔ اسلام نے انسان پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اور سؤر کا گوشت، اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کسی کا۔ پھر جو کوئی ناچار ہو جاوے نہ

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا

زور کرتا ہو نہ زیادتی، تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ اور مت کہو اپنی

تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ

زبانوں کے جھوٹ بتانے سے، کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے،

لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بے شک جو جھوٹ باندھتے

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۠ وَّلَهُمْ

ہیں اللہ پر، بھلا نہیں پاتے ۞ تھوڑا سا برت لیں۔ اور ان کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا

دکھ کی مار ہے ۞ اور جو لوگ یہودی ہیں، ان پر ہم نے حرام کیا تھا

قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا

جو تجھ کو سنا چکے پہلے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، پر اپنے

أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوٓءَ

اوپر آپ ظلم کرتے تھے ف۱ ۞ پھر یوں ہے کہ تیرا رب ان لوگوں پر جنہوں نے برائی کی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوٓا إِنَّ رَبَّكَ

نادانی سے، پھر توبہ کی اس کے پیچھے، اور سنوار پکڑی تیرا رب، ان

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٩﴾ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً

باتوں کے پیچھے بخشنے والا مہربان ہے ف۲ ۞ اصل ابراہیم تھا راہ ڈالنے والا،

قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا ۭ وَّلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾

حکم بردار اللہ کا ایک طرف ہو کر۔ اور نہ تھا شریک والوں میں ف۳ ۞

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهٖ ۚ اجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ وَ

حق ماننے والا اس کے احسانوں کا، اس کو اللہ نے چن لیا اور چلایا سیدھی راہ پر ۞ اور

۱۵ ع ۹ ۲۱

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) نہیں ڈالا، اگر ایک شخص حوصلہ اور ہمت کا مضبوط ہے تو اسے عزیمت کا مقام اختیار کرنا چاہیے لیکن ہر شخص اتنا مضبوط نہیں ہوتا۔ اسلام نے عام لوگوں کی حالت کے پیش نظر اس معاملہ میں رخصت کی بھی اجازت دی ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد**

ف۱ سورۂ انعام میں ذکر ہو چکا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی حلال و حرام میں جھوٹ بنایا تھا، جب مسلمان ہوئے تو بخشے گئے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنے حلال اور حرام میں اور دین کی باتوں میں اصل ملت ابراہیم ہے اور عرب کے لوگ کہتے ہیں آپ کو حنیف اور شرک کرتے ہیں۔ اس کی راہ پر نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ان ابراھیم کان امۃ (۱۲۰) اصل ابراہیم تھا راہ ڈالنے والا، عربی میں امۃ کے دو معنے آتے ہیں (۱) بمعنے جماعت گروہ (۲) امۃ بروزن فعلۃ، بمعنے مفعول، یعنی جس کی اقتدا کی جائے، امام اور پیشوا۔ شاہ صاحب رحمہ نے دوسرے معنے اختیار کئے ہیں، یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اعلیٰ صفات میں تن تنہا ایک جماعت و قوم کے برابر تھے۔

وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۲۲﴾

دی دنیا میں ہم نے اس کو خوبی ، اور وہ آخرت میں اچھے لوگوں میں ہے ف۱ ؎

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا

پھر حکم بھیجا ہم نے تجھ کو ، کرچل دین ابراہیم پر جو ایک طرف تھا - اور نہ

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ

تھا شریک والوں میں ف۲ ؎ ہفتہ کا دن جو ٹھہرایا ، سو انہیں پر

اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو اسمیں پھوٹ گئے - اور تیرا رب حکم کرے گا ان میں قیامت کے دن ؛

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ

جس بات میں پھوٹ رہے تھے ف۳ ؎ بلا اپنے رب کی راہ پر ،

بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ

پکی باتیں سمجھا کر ، اور نصیحت کر کر بھلی طرح ، اور الزام دے ان کو جس طرح

أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ

بہتر ہو - تیرا رب بہتر جانتا ہے ، جو بھولا اس کی راہ سے ،

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۲۵﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا

اور وہی بہتر جانے جو راہ پر ہیں ف۴ ؎ اور اگر بدلا دو ، تو بدلا دو

بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ

اس قدر جتنی تم کو تکلیف پہنچی - اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے

لِلصَّابِرِينَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا

صبر کرنیوالوں کو ف۵ ؎ اور تو صبر کر اور تجھ سے صبر ہو سکے اللہ ہی کی مدد سے ، اور

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۷﴾ إِنَّ

ان پر غم نہ کھا ، اور مت خفا رہ ان کے فریب سے ؎ اللہ

اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿۱۲۸﴾ ع

ساتھ ہے ان کے ، جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں ؎

ع ۱۶ / ۹ / ۲۲

فوائد ف۱ دنیا کی خوبی آسودگی اور قبولیت سارے جہان میں ۱۲ منہ رح ف۲ یعنے درمیان میں یہود و نصاریٰ کو موافق ان کے حال کے اور حکم بھی ہوئے آخری پیغمبر پھر اسی ملت پر آئے ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی اصل ملت ابراہیم میں ہفتے کا کچھ حکم نہ تھا اس امت پر بھی نہیں - ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی الزام دے جس طرح بہتر ہو یعنے قضیہ نہ بڑھے - ۱۲ منہ رح ف۵ پہلے جو فرمایا کہ سمجھاؤ بھلی طرح اس میں رخصت دی کہ بدی کے بدل بدی بری نہیں پر صبر اور بہتر ہے - ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۲۵) علم کی باتیں یا پکی باتیں یعنے جن سے مدعا ثابت کیا جا سکے اور دلائل و براہین کے ذریعہ دین حق کی حقانیت کو ثابت کیا جائے - یہ طریقہ خواص کو دعوت دینے اور دین کیطرف بلانے کا ہے - مواعظِ حسنہ یعنے ترغیب و ترہیب اور رقت انگیز مضامین کے ذریعہ لوگوں کو دعوت دی جائے - یہ طریقہ عوام کو دعوت دینے کا ہے - جادلھم بالتی ھی احسن ان کج بحث معاند اور جھگڑالو لوگوں کو دعوت دینے کا طریقہ ہے جو بات بات پر کٹ حجتی اور مناظرہ اور مباحثہ کرنے اور بلا وجہ الجھنے کا مادہ رکھتے ہیں اگر ایسی نوبت آجائے تو بدون کسی سختی کے شائستگی کے ساتھ بحث کی جائے اور دل آزار طریقہ اختیار کرنے سے پرہیز کیا جائے - اس سلسلہ میں جو طریقہ بھی اچھا ہو اس کو اختیار کرنا التی ھی احسن ہے -

بہر حال طریقۂ دعوت و تبلیغ بتلانے کے بعد فرمایا کہ اے پیغمبرؐ جو طریقہ تم کو بتایا ہے اس طریقے سے دعوت دیتے رہو اور اس کی فکر نہ کرو کہ کون قبول کرتا ہے اور کون انکار کرتا ہے کس کو ہدایت نصیب ہوتی ہے اور کون گمراہ رہتا ہے - یہ سب باتیں اپنے پروردگار پر چھوڑ دیجئے وہی راہ پر آنے والے اور نہ آنے والوں کے حالات کو پوری طرح جانتا ہے - حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں الزام دے جس طرح بہتر ہو یعنے قضیہ نہ بڑھے - یعنے جہاں تک ہو سکے نرمی اور سنجیدگی قائم رکھی جائے اور مخاطب کے اندر ضد اور ہٹ دھرمی کے جذبات پیدا نہ ہونے دیئے جائیں -

آیاتہا ۱۱۱ ﴿۱۷﴾ سُوْرَةُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ ﴿۵۰﴾ رکوعاتہا ۱۲

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

پاک ذات ہے، جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات، ادب والی مسجد سے

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ

پرلی مسجد تک، جس میں ہم نے خوبیاں رکھی ہیں، کہ دکھاویں اس کو

مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی

کچھ اپنی قدرت کے نمونے، وہی ہے سنتا دیکھتا ف ۞ اور دی ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا

کتاب، اور وہ سوجھ دی بنی اسرائیل کو، کہ نہ حوالہ کرو میرے

مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ؕ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ

سوا کسی پر کام ۞ تم جو اولاد ہو ان کی جن کو لادیا ہم نے نوح کے ساتھ

كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَقَضَیْنَاۤ اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی

وہ تھا بندہ حق ماننے والا ۞ اور صاف کہہ سنایا ہم نے، بنی اسرائیل کو کتاب

الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

میں، کہ تم خرابی کروگے ملک میں دو بار، اور چڑھ جاؤگے بری

كَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا

طرح چڑھنا ۞ پھر جب آیا پہلا وعدہ، اٹھائے ہم نے تم پر ایک بندے

لَّنَاۤ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَكَانَ

اپنے، سخت لڑائی والے، پھر پھیل پڑے شہروں کے بیچ۔ اور وہ

وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَ

وعدہ ہونا ہی تھا ۞ پھر ہم نے پھیری تمہاری باری ان پر، اور

فوائد ف حق تعالیٰ اپنے رسول کو معراج کی رات لے گیا مکہ سے بیت المقدس براق پر اور آگے لے گیا آسمانوں پر۔ یہاں اتنا ذکر ہے باقی سورۂ نجم میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱) **معراج و اسراء کی تحقیق**

معراج کا واقعہ ہجرت سے چھ مہینہ پہلے رجب کی ۲۷ویں رات کو پیش آیا، ۱۲ سال کی دعوتی سرگرمیوں اور اس کے نتیجہ میں مصائب اور مشکلات کے شدید امتحان سے گذرنے کے بعد خداوند عالم نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حریم قدس میں بلاکر آپ پر اعزاز و اکرام کی بارش فرمائی شب اسراء کا اعزاز و اکرام اس امر کا اعلان تھا کہ اب اسلام اور مسلمان عزت و عظمت کے نئے دور میں داخل ہونیوالے ہیں۔ معراج ایک معجزانہ عروج و کمال کا واقعہ ہے۔ یوں تو ہر نبی و رسول کی زندگی میں آیات الٰہی کے مشاہدات کا مرحلہ پیش آیا، لیکن حضور علیہ السلام کو یہ مشاہدہ عالم ملکوت کی جسمانی سیر میں کرایا گیا اس سیر و سفر کا پہلا مرحلہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک تھا جس کا تذکرہ ان آیات میں کیا گیا ہے اور دوسرا مرحلہ بیت المقدس سے حریم قدس تک تھا جس کا تذکرہ سورہ نجم کی ابتدائی آیات میں کیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر ملکوت سے واپس آکر تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا جسے بڑے درجہ کے تقریباً تیس صحابہ نے نقل کیا ہے۔ معراج و اسراء کا واقعہ جب معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے تو پھر اس غیر معمولی خرق عادت پر طرح طرح کے سوالات کرنا بے معنی بات ہے رہا سوال جسمانی اور روحانی کا۔ تو قرآن کریم کی ان آیات میں جس اہتمام سے اس سفر کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر اس واقعہ کو سن کر مخالفین نے حضورؐ کی صداقت کے خلاف جس زور و شور سے پروپیگنڈہ کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ جسم شریف کے ساتھ پیش آیا۔ رہیں وہ احادیث جن میں سیر ملکوت کو روحانی واقعہ کہا گیا ہے تو ان احادیث میں معراج جسمانی کا انکار کہیں مذکور نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ عالم ملکوت کا مشاہدہ روحانی سیر کے طور پر بھی آپ کو متعدد بار کرایا گیا اور ان آیات میں جس مشاہدہ کا تذکرہ ہے وہ جسمانی سفر ہے۔

محدث کبیر امام ابن کثیرؒ نے مشاہدۂ ملکوت کی تفصیلات مستند احادیث کی روشنی میں بیان کی ہیں آغاز اسراء پر شق صدر کا ہونا، معجزاتی سواری براق کا آنا، آسمانوں پر حضرات انبیاء سے ملاقات، تجلیات ربانی کے مرکز (سدرة المنتہیٰ) کا مشاہدہ کاتب تقدیر ملائکہ کے قلموں کی آواز، جنت میں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶

زور دیا تم کو مال سے اور بیٹوں سے، اور اس سے زیادہ کر دی تمہاری بھیڑ ۞

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا

اگر بھلائی کی تم نے تو بھلا کیا اپنا، اور اگر برائی کی تو آپ کو۔ تو جب

جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا

پہنچا وعدہ پچھلی بار کا، کہ وہ لوگ اداس کریں تمہارے منہ، اور پیٹھیں

الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا

مسجد میں، جیسے پیٹھے پہلی بار، اور خراب کریں جس جگہ غالب ہوں

تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ

پوری خرابی ۞ آیا ہے تمہارا رب اس پر کہ تم کو رحم کرے، اور اگر پھر وہی کرو گے تو ہم پھر وہی کریں گے

وقف لازم

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا

اور کیا ہے ہم نے دوزخ منکروں کا بندی خانہ ف ۞ یہ قرآن بتاتا ہے

الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ راہ، جو سب سے سیدھی ہے، اور خوشی سناتا ہے ان کو جو یقین لائے،

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹ وَّ

اور کیں نیکیاں کہ ان کو ہے ثواب بڑا ۞ اور

اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

یہ کہ جو نہیں مانتے پچھلا دن، ان کے لئے رکھی ہم نے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۰ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ

دکھ کی مار ۞ اور مانگتا ہے آدمی برائی، جیسے مانگتا ہے بھلائی۔

ع ۱

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اور ہے انسان اتاولا ف ۞ اور ہم نے بنائے رات اور دن

اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

دو نمونے، پھر مٹا دیا رات کا نمونہ، اور بنا دیا دن کا نمونہ دیکھنے کو،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) نیک اعمال کے بدلے میں ملنے والی نعمتوں کا مشاہدہ، دوزخیوں کی سزائیں نماز پنجوقتہ کی فرضیت حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے خصوصی ملاقات حریم قدس میں باریابی اور انوارِ ربانی کا مشاہدہ۔ واپسی میں بیت المقدس کے اندر حضرات انبیاء کی امامت۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف توریت میں کہہ دیا تھا کہ دو بار بنی اسرائیل شرارت کرینگے اس کی جزا میں دشمن ان کے ملک پر غالب ہونگے اسی طرح ہوا ہے ایک بار جالوت غالب ہوا پھر حق تعالےٰ نے اس کو حضرت داؤد کے ہاتھ سے ہلاک کیا پیچھے بنی اسرائیل کو اور قوت زیادہ دی حضرت سلیمان کی سلطنت میں دوسری بار فارسی لوگوں میں بخت نصر غالب ہوا تب سے ان کی سلطنت نے قوت نہ پکڑی اب فرمایا کہ اللہ مہربانی پر آیا ہے اگر اس نبی کے تابع ہو تو وہی سلطنت اور غلبہ پھر کرے اور اگر پھر وہی شرارت کرو گے تو ہم وہی کریں گے یعنی مسلمان کو ان پر غالب کیا اور آخرت میں دوزخ تیار ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنے گھبراتا ہے کہ میری دعا شتاب کیوں نہیں قبول ہوتی اور اس کی دعا بعضے اسکے حق میں بری ہے اگر قبول ہو تو انسان خراب ہو سو ہر طرح اللہ بہتر دانا ہے اسی کی رضا پر شاکر رہیے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱- ف ۲

البقرہ (۲۱۶) صفحہ (۴۲) اور البقرہ (۱۸۶) صفحہ (۳۶) دیکھو۔

تشریح ۱- آیت (۱۱)

عجولا- اتاولا- جلد باز۔

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا ، اور معلوم کرو گنتی

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾

برسوں کی اور حساب ۔ اور سب چیز سنائی ہم نے کھول کر ف۱ ؛

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ

اور جو آدمی ہے ، لگا دی ہے ہم نے اس کی بُری قسمت اس کی گردن سے ۔ اور نکال دکھاویں گے

الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

اس کو قیامت کے دن لکھا کر پاوے گا اس کو کھلا ف۲ ؛ پڑھ لے لکھا اپنا ۔ تو ہی بس ہے آج کے دن

عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

اپنا حساب لینے والا ؛ جو کوئی راہ پر آیا ، تو آیا اپنے ہی واسطے ۔

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

اور جو کوئی بہکا رہا تو بہکا رہا اپنے ہی بُرے کو ۔ اور کسی پر نہیں پڑتا بوجھ

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

دوسرے کا ۔ اور ہم بلا نہیں ڈالتے جب تک نہ بھیجیں کوئی رسول ف۳ ؛

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا

اور جب ہم نے چاہا کہ کھپا دیں کوئی بستی ، حکم بھیجا اسکے عیش کرنے والوں

فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾

کو، پھر انہوں نے بے حکمی کی اسمیں، تب ثابت ہوئی ان پر بات، تب کھاڑ مارا ان کو اٹھا کر ؛

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى

اور کتنی کھپاویں ہم نے سنگتیں نوح سے پیچھے ۔ اور بس ہے

بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ

تیرا رب اپنے بندوں کے گناہ جانتا دیکھتا ؛ جو کوئی چاہتا ہو

يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ

پہلا گھر شتاب دے چکیں ہم اس کو اسی میں ، جتنا چاہیں ، جس کو چاہیں ،

فوائد

ف۱ یعنے گھبرانے سے فائدہ نہیں ہر چیز کا وقت و اندازہ مقرر ہے جیسے رات اور دن کسی کے گھبرانے سے اور دعا سے رات کم نہیں ہو جاتی اپنے وقت پر آپ صبح ہوتی ہے اور دونوں نمونے اس کی قدرت کے ہیں ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی بری قسمت کے ساتھ بُرے عمل ہیں۔ کہ چھوٹ نہیں سکتے وہی نظر آویں گے قیامت میں. ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنے بُرے عمل آفت لاتے ہیں پر حق تعالےٰ بن سوجھائے نہیں پکڑتا رسول بھیجتا ہے اسی واسطے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۶) بگاڑ اوپر سے شروع ہوتا ہے شاہ صاحب رحہ نے آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی بستی یا قوم کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ اسمیں اپنے نبی یا نائب نبی کے ذریعہ اپنا حکم شریعت نہیں بھیج دیتا پھر وہ لوگ اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ اور اس کی پاداش میں ہلاک کر دیئے جاتے ہیں حضرت عباس رض سے یہ توجیہہ منقول ہے ۔ بعض علماء تفسیر نے امرنا میں امر تکوینی مراد لیا ہے یعنے جب کسی قوم کا خوش حال طبقہ دولت اور تعیش کے فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اسکے اثرات عوام پر پڑتے ہیں اور نتیجہ میں پوری قوم تباہی کے کنارے پہنچ جاتی ہے اور ہم اسے تہ و بالا کر دیتے ہیں جیسے آیت اَتَاھَا اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَھَارًا میں امر تکوینی مراد ہے یعنے تشریعی طور پر خدا تعالیٰ کسی کو برائی کا حکم نہیں دیتا ، فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ

حضرت ابن عباس رض کا ایک قول یہ ہے کہ امرنا بمعنے اکثرنا ہے یعنی جب کسی قوم میں خوشحالی زیادہ ہو جاتی ہے تو اسمیں فسق و فجور پھیل جاتا ہے اور وہ قوم ہلاک کر دیجاتی ہے ۔ واضح رہے کہ ہلاکت عام کا قانون اسلام کے آنے کے بعد منسوخ ہو چکا ہے۔ اب جزوی بربادیاں ہیں جو قوموں کی بد اعمالیوں کے نتیجہ میں رونما ہوتی رہتی ہیں۔

معاشی بربادی کے اسباب پر سورہ طٰہٰ آیت (۱۲۴) کی تشریح صفحہ (۴۱۵) پر دیکھو۔

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

پھر ٹھہرایا ہے ہم نے اسکے واسطے دوزخ، بیٹھے گا اسمیں بُرا سن کر، دھکیلا جاکر ۞

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور جس نے چاہا پچھلا گھر، اور دوڑ کی اس کے واسطے جو کوئی اس کی دوڑ ہے اور وہ یقین پر

فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

ہے، سو ایسوں کی دوڑ نیگ لگی ہے ۞

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ

ہر ایک کو ہم پہنچائے جاتے ہیں، ان کو اور ان کو، تیرے رب کی بخشش میں سے ۔ اور تیرے رب

عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى

کی بخشش کسی نے نہیں گھیری ۞ دیکھ کیوں کر بڑھایا ہم نے ایک کو

بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

ایک سے ۔ اور پچھلے گھر میں تو اور بڑے درجے ہیں، اور بڑی بڑائی ۞

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع و

نہ ٹھہرا اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم پھر بیٹھ رہے گا تو اولاہنا پاکر، بےکس ہوکر ۞ اور

قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ

چکا دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اس کے سوا، اور ماں باپ سے بھلائی ۔

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا

کبھی پہنچ جاوے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک یا دونوں، تو نہ

تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

کہہ ان کو ہوں، اور نہ جھڑک ان کو، اور کہہ ان کو بات ادب کی ۞

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ

اور جھکا ان کے آگے کندھے عاجزی کرکر پیار سے، اور کہہ اے رب!

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ ۭ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ

ان پر رحم کر، جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا ۞ تمہارا رب خوب جانتا ہے، جو تمہارے

ع ۲ / ۱۲

تشریح مشکورًا (۱۹) نیگ لگی، قبول ہوگئی، ٹھکانے لگ گئی۔

اسلامی نظام کے بنیادی اصول:۔

آیت (۲۳) سے (۳۹) تک ۱٦ آیات میں اسلامی زندگی کے بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے ان آیات کے نزول کا وہ زمانہ ہے جب کہ معظمہ کی مظلومانہ زندگی ختم ہونے والی تھی اور مدنی دور کی حاکمانہ زندگی کا آغاز سامنے تھا اور ضرورت تھی کہ مسلمانوں کو ان کی اعتقادی، اخلاقی اور سیاسی ذمہ داریوں سے ایک اجمالی خطبہ کے ذریعہ آگاہ کردیا جائے۔ شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر میں لکھا ہے کہ قرآن کریم مختلف شاہی فرامین کے طور پر نازل ہوا ہے ان شاہی فرامین (خطبات) کو ایک خاص مناسبت سے کتابی صورت میں مرتب کراکر صاحب وحی علیہ السلام نے امت کے سپرد کردیا۔

نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ

جی میں ہے ۔ جو تم نیک ہو گئے ، تو وہ رجوع لانے والوں کو

غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ

بخشتا ہے ف ۞ اور دے ناتے والے کو اس کا حق ، اور محتاج کو ، اور مسافر

السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا

کو ، اور مت اُڑا بکھیر کر ف ۞ بے شک اڑانے والے ، بھائی ہیں

اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾

شیطانوں کے ۔ اور شیطان ہے اپنے رب کا ناشکر ف ۞

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ

اور اگر کبھی تغافل کرے توان کیطرف سے ، تلاش میں مہربانی کی اپنے رب کیطرف سے جس کی توقع رکھتا ہے

لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

تو کہہ ان کو بات نرمی کی ف ۞ اور نہ رکھ اپنا ہاتھ بندھا اپنی گردن کے ساتھ ،

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ

اور نہ کھول دے اس کو نرا کھولنا ، پھر تو بیٹھ رہے الزام کھایا ہارا ف ۞ تیرا رب

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

کشادہ کرتا ہے روزی ، جس کو چاہے ، اور کستا ہے ۔ وہی ہے اپنے بندوں کو جانتا

بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ

دیکھتا ف ۞ اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو ڈر سے مفلسی کے ۔ ہم روزی دیتے ہیں ان کو

وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

اور تم کو ۔ بیشک ان کا مارنا بڑی چوک ہے ف ۞ اور پاس نہ جاؤ

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا

بدکاری کے ، وہ ہے بے حیائی ۔ اور بری راہ ہے ف ۞ اور نہ مارو

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا

جان جو منع کی اللہ نے ، مگر حق پر ۔ اور جو مارا گیا ظلم سے ،

ع ٣ ٨ ٤

فوائد ف۱ یعنی دل میں آوے کہ بوڑھے ماں باپ سے یہ معاملت نباہنی مشکل ہے تو فرما دیا کہ جس کی نیت نیکی پر ہے اگر خطا کرے اور پھر رجوع لاوے تو اللہ بخشنے والا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی بے جگہ خرچ کر کر خراب نہ کر۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی مال بڑی نعمت ہے اللہ کی جس سے خاطر جمع ہو عبادت میں اور درجے بڑھیں بہشت میں اس کو بے جا اڑانا ناشکری ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی جو کوئی ہمیشہ سخاوت کرتا ہے اور ایک وقت اسکے پاس نہیں تو اللہ کے ہاں امیدوالے کا محروم جانا خوش نہیں آتا۔ اس محتاج کی قسمت سے اللہ سخیوں کو بھیج رہتا ہے سو اسواسطے اگر ایک وقت تو نہ دے تو میٹھے جواب کہہ کر اگلی سب خیراتیں برباد نہ ہوں۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی سب الزام دیں کہ اتنا کیوں دیا کہ آپ محتاج رہ گیا۔ ۱۲ منہ رح ف۶ یعنی محتاج کو دیکھ کر بے تاب نہ ہو جا اس کی حاجت تیرے ذمہ پر نہیں اللہ کے ذمہ پر ہے لیکن یہ باتیں پیغمبر کو فرمائی ہیں جو بے حد سخی تھے جس کے جی سے مال نہ نکل سکے اس کو تاکید ہے دینے کا، حکیم بھی گرمی والے کو سرد دوا دیتا ہے سردی والے کو گرم۔ ۱۲ منہ رح ف۷ کافر بیٹیاں مارتے تھے کہ ان کا خرچ کہاں سے لاویں گے۔ ۱۲ منہ رح ف۸ یعنی اگر یہ راہ نکلی تو ایک دوسرے کی عورت پر نظر کرے کوئی اس کی عورت پر نظر کرے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ملُوۡمًا (۲۹) الاہنا کھا کر، الزام کھا کر، برائی اٹھا کر ـــــ دولت کا روشن پہلو، قرآن کریم نے مال و دولت کے بارے میں جو تصور دیا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اسکی بڑی اچھی تشریح فرما دی ہے، مال و دولت فی نفسہ خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اس مال سے دولتمند زکوٰۃ ادا کرتا ہے، حج بیت اللہ کی زیارت کا فرض ادا کرتا ہے، ملت کے دوسرے رفاہی کاموں میں حصہ لیتا ہے، دینی تعلیم، جہاد فی سبیل اللہ، اشاعت دین وغیرہ کے اہم مقصدی کاموں میں شرکت کرتا ہے۔ اس سے بہشت میں اسکا درجہ دوسروں سے زیادہ بلند ہوتا ہے۔ پھر ان تمام امور خیر میں حصہ لیتے ہوئے اس کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے مال میں غریبوں کا حق واجب کر دیا تھا میں وہ حق ادا کر رہا ہوں، میرا کسی اللہ کے بندہ پر یا دین اسلام پر کوئی احسان نہیں ہے ۔

اسکے برعکس اگر دولتمند خدا کی عطا کی ہوئی دولت کو اپنے ذاتی تعیشات اور نمود و نمائش کے کاموں پر صرف کرتا ہے تو خدا کی نعمت کو برباد کرتا ہے اور اسکی یاد اس میں لیے لئے دنیا میں سوائی اور آخرت میں عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ

تو ہم نے دیا اسکے وارث کو زور، سواب ہاتھ نہ چھوڑے خون پر - اس کو

كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ

مدد ہوتی ہے ف ۞ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے، مگر جس طرح

هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ

بہتر ہو، جب تک وہ پہنچے اپنی جوانی کو، اور پورا کرو اقرار کو، بیشک

الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ

اقرار کی پوچھ ہے ف ۞ اور پورا بھر دو ماپ، جب ماپ

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

دینے لگو، اور تولو سیدھی ترازو سے - یہ بہتر ہے، اور اچھا اس کا انجام ف ۞

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ

اور نہ پیچھے پڑ، جس بات کی خبر نہیں تجھ کو - بےشک کان اور آنکھ اور دل

كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ

ان سب کی اس سے پوچھ ہے ف ۞ اور نہ چل زمین پر اتراتا،

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ

تو پھاڑ نہ ڈالے گا زمین کو، اور نہ پہنچے گا پہاڑوں تک لمبا ہوکر ۞ یہ جتنی

ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى

باتیں ہیں، ان میں سے بری چیز ہے تیرے رب کی بیزاری ف ۞ یہ ہے کچھ ایک جو وحی

اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى

کیا تیرے رب نے تیری طرف عقل کے کاموں سے، اور نہ ٹھہرا اللہ کے سوا اور کی بندگی، پھر پڑے

فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ

تو دوزخ میں، الاہنا کھایا دھکیلا ۞ کیا تم کو چن کر دے دئیے تمہارے رب نے بیٹے،

وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع

اور آپ لئے فرشتے بیٹیاں - تم کہتے ہو بڑی بات ۞

فوائد ف یعنی ہر کسی کو لازم ہے کہ خون کا بدلہ دلانے میں مدد کرے نہ الٹا قاتل کی حمایت کرے اور وارث کو بھی چاہیئے۔ ایک کے بدلے دو نہ مارے یا قاتل ہاتھ نہ لگا اسکے بیٹے بھائی کو نہ مارے ۱۲ منہ رح ف مگر جس طرح بہتر ہو یعنے اسکے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہیں اور اقرار کی پوچھ ہے یعنی کسی سے قول اقرار صلح کا دے کر بدی کرنی اس کا وبال ضرور پڑتا ہے ۱۲ منہ رح ف سیدھی ترازو سے یعنی جھوک نہ مارو اور اچھا انجام یعنی دغا بازی اول چلتی ہے پھر لوگ خبردار ہوکر اس سے معاملت نہیں کرتے اور پورا حق دینے والا سب کو خوش لگتا ہے۔ اللہ اس کی تجارت خوب چلاتا ہے ۱۲ منہ رح ف یعنی جو بات تحقیق معلوم نہ ہو اس کو دعویٰ کرکر۔ نہ کہنے کریں ہے اور ایسی ہی گواہی دینی۔ ۱۲ منہ رح ف جن باتوں کو منع کیا وہ رب کی بیزاری ہے اور جن کو حکم کیا ان کا ذکر نا بیزاری ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف

حدیث پاک میں ہے اور امانتدار تاجر (الصدوق الامین) کا درجہ قیامت میں حضرات انبیاء شہداء کی رفاقت و معیت کی صورت میں عطا کیا جانا مذکور ہے (ترمذی ابواب البیوع)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیانتدار تاجر سے اپنی زندگی شروع کی اور الامین کا قوم سے لقب پایا۔

ہندوستان میں اولیاء اللہ کے ساتھ مسلمان تاجروں نے اسلام کی اشاعت میں زبردست حصہ لیا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ

اور پھیر پھیر سمجھایا ہم نے اس قرآن میں تا وہ سوچیں ۔ اور ان کو زیادہ ہوتا ہے

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا

وہی بدکنا ۞ کہہ، اگر ہوتے اس کے ساتھ اور حاکم، جیسا یہ بتاتے ہیں، تو نکالتے

لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

تخت کے صاحب کی طرف راہ ف ۞ وہ پاک ہے، اوپر ہے ان کی

يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ

باتوں سے بہت دور ۞ اس کو ستھرائی بولتے ہیں آسمان ساتوں، اور زمین،

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا

اور جو کوئی ان میں ہے ۔ اور کوئی چیز نہیں جو نہیں پڑھتی خوبیاں اسکی، لیکن تم نہیں

تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

سمجھتے ان کا پڑھنا ۔ بے شک وہ ہے تحمل والا بخشتا ف ۞

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جب تو پڑھتا ہے قرآن، کر دیتے ہیں بیچ میں تیرے اور ان لوگوں کے جو نہیں مانتے

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً

پچھلا گھر، ایک پردہ ڈھانکا ف اور رکھے ہیں ان کے دلوں پر اوٹ،

اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي

کہ اس کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ۔ اور جب مذکور کرتا ہے تو قرآن میں

الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

اپنے رب کا، اکیلا کر کر، بھاگتے ہیں اپنی پیٹھ پر بدک کر ۞ ہم خوب جانتے ہیں

يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ

جیسا وہ سنتے ہیں، جسوقت کان رکھتے ہیں تیری طرف، اور جب وہ مشورہ کرتے ہیں، جب

يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

کہتے ہیں بے انصاف، جس کے کہے پر چلتے ہو نہیں وہ مگر ایک مرد جادو مارا ۞

فوائد ف۱ یعنے پرایا محکوم رہنا کیوں قبول کرتے تخت کے مالک کو الٹ ڈالتے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی ایسی بری باتوں پر تم کو شتاب نہیں پکڑتا۔ اور توبہ کرو تو بخشتا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی اس قرآن میں ایسی تاثیر ہے اور کافروں پر اثر نہیں ہوتا یہی واسطہ کہ اوٹ میں ہیں آفتاب سے جہاں روشن ہے اور جس کی اس طرف پیٹھ ہے اسکے حساب میں کہیں نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۴۵ قرآن کریم کی روحانی تاثیر اپنی جگہ ہے، اہل زبان براہ راست اور دوسرے لوگ اسکے معانی اور مطالب سن کر متاثر ہوتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ رح فتح الرحمٰن کے مقدمہ میں فرماتے ہیں، قرآن کریم انسانی فطرت کو آواز دیتا ہے اور اس کی تلاوت اسکے باطن کو منور کرتی ہے۔ یہ تاثیر کلام الٰہی کے سوا کسی دوسرے کلام میں نہیں ہے پھر جو لوگ قرآن کریم کے روحانی اور علمی فیض سے محروم رہتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ آفتاب کی روشنی سے اوٹ میں ہیں آفتاب کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں کہ کہیں اس کی روشنی ان پر نہ پڑ جائے۔ قرآن سے اوٹ کیا ہے؟ منکرین کی ضد اور ہٹ دھرمی اور حق سے نفرت یہی وہ حجاب، پردہ اور بوجھ ہے جو انکے دل، ان کے کانوں اور ان کی آنکھوں پر پڑا ہوا ہے اور لطف یہ ہوگا، کہ یہ سرکش فخریہ طور پر اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے ہم کیا کریں اور کیسے قرآن کی پکار کو سنیں جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے، خدا نے ان کی زبان سے اقرار کروا دیا — مطلب یہ ہے کہ ان مشرکین کے سامنے جب خدا تعالیٰ کی توحید صفاتی کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ لوگ بھڑک جاتے ہیں اور انکے دلوں میں نفرت کی آگ سلگنے لگتی ہے۔ یہاں توحید ذاتی مراد نہیں ہے کیونکہ عرب مشرک خدا کو ذات میں واحد تسلیم کرتے تھے۔ ان کا شرک صفات الٰہی میں تھا وہ رزق دینے تندرست کرنے اولاد دینے اور بارش برسانے وغیرہ کے کاموں میں دیوی دیوتاؤں کو خدا کی طرف سے مقرر کیا ہوا مختار و مالک تصور کرتے تھے، دوسرے لفظوں میں غیر اللہ (بزرگوں اور مقرب بندوں) کو بااختیار وسیلہ مانتے تھے اور انہی بزرگوں کے مرنے کے بعد ان کی مورتیاں بنا کر انہیں پوجتے تھے دنیا کی مشرک قوموں کے اندر بھی اسی قسم کا شرک پایا جاتا ہے۔ اسی مفہوم کی ایک آیت الزمر (۴۵) میں بھی ہے شاہ صاحب نے حضرات انبیاء و اولیاء کی پرستش کرنے والوں کی تردید العنکبوت ۴۱ فائدہ ۲۰۱ میں بڑی خوبی سے کی ہے وہاں دیکھو۔

انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

دیکھ! کیسی بٹھاتے ہیں تجھ پر کہاوتیں، اور بہکتے ہیں، سو راہ نہیں پا سکتے

سَبِيلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ

اور کہتے ہیں، کیا جب ہم ہو گئے ہڈیاں اور چورا! کیا ہم پھر اٹھیں گے؟

خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿٥٠﴾ أَوْ خَلْقًا

نئے بن کر۔ تو کہہ، تم ہو جاؤ پتھر، یا لوہا، یا کوئی خلقت

مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِي

جو مشکل لگے تمہارے جی میں۔ پھر اب کہیں گے، کون اٹھائے گا ہم کو؟ کہہ، جس نے

فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ

بنایا تم کو پہلی بار۔ پھر اب مٹکاویں گے تیری طرف اپنے سر، اور کہیں گے

مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ

کب ہے وہ۔ تو کہہ، شاید نزدیک ہی ہو گا۔ جس دن تم کو پکارے گا،

فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٥٢﴾

پھر چلے آؤ گے سراہتے اس کو، اور اٹکلو گے کہ دیر نہیں لگی تم کو مگر تھوڑی ف۱

وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ

اور کہہ دے میرے بندوں کو، بات وہی کہیں جو بہتر ہو۔ شیطان جھگڑواتا ہے آپس میں

بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ

شیطان ہے انسان کا بے شک دشمن صریح ف۲۔ تمہارا رب

بِكُمْ ۖ إِنْ يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِنْ يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

بہتر جانتا ہے تم کو۔ اگر چاہے تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تم کو مار دے۔ اور تجھ کو نہیں بھیجا ہم نے

عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ

ان پر ذمہ لینے والا ف۳۔ اور تیرا رب بہتر جانتا ہے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور ہم نے

فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿٥٥﴾ قُلِ

زیادہ کیا ہے بعضے نبیوں کو بعضوں سے، اور دی ہم نے داؤد کو زبور ف۴۔ کہہ،

فوائد

ف۱ یعنی اب شتابی کرتے ہو تب جانو گے کہ دنیا میں کچھ دیر نہ رہے تھے۔ پچاس سو برس ان ہزاروں برس کے سامنے کیا معلوم ہوں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنے مذاکرہ میں سخت بات نہ کہیں شیطان لڑائی ڈالتا ہے جب لڑائی پڑے تو اگلا سمجھتا ہو تو بھی نہ سمجھے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ مذاکرہ میں حق والا جھنجھلاتا ہے کہ دوسرا صریح حق کو نہیں مانتا۔ سو فرما دیا کہ تم پر ان کا ذمہ نہیں اللہ بہتر جانے جس کو چاہے راہ سوجھا دے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی بعضے نبی تھے کہ جھنجھلا گئے تیرا حوصلہ ان سے زیادہ رکھا ہے اور داؤد کا ذکر کیا کہ دونوں بات رکھتے تھے جہاد بھی اور زبور بھی سمجھانے کو وہی دونوں باتیں یہاں بھی ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

فسینغضون الیک رءوسھم (۵۱) پھر اب مٹکاویں گے تیری طرف اپنے سر کو، عربی میں نغض کے دو معنے لکھے ہیں (۱) اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر سر کو حرکت دینا، تعجب کرنے والا ایسا ہی کرتا ہے۔ (۲) انکار کے طور پر سر کو حرکت دینا، یہ حرکت دائیں بائیں کو ہوتی ہے (حاشیہ جلالین ص۲۳۲) سر مٹکانے کے متعلق ڈپٹی نذیر احمد صاحب رح لکھتے ہیں۔ یہ لوگ تمہارے آگے سر مٹکانے لگیں گے اور پوچھیں گے، حاشیہ پر لکھتے ہیں، سر مٹکانا یعنی ہلانا کئی طرح پر ہوتا ہے: کبھی تسلیم، کبھی انکار، یہاں انکاری مٹکانا مراد ہے۔ ص۴۴۴) مطلب یہ کہ بظاہر تعجب کا اندازہ ہوتا ہے اور اصل میں تمسخر اور استہزاء کرتے ہیں۔

(۳) شاہ صاحب رح نے اس آیت سے یہ اشارہ نکالا ہے کہ خدا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کے اندر اس منصب کے مطابق دشمنوں کی تکلیفوں سے درگذر کرنے کا بڑا حوصلہ تھا۔ حضرت نوح دشمنوں کی اذیتوں سے گھبرا گئے اور باذن الٰہی ان کے حق میں بد دعا کی، حضرت موسیٰ ع کا جلال بھی مشہور ہے ایک ظالم قبطی کے طمانچہ مار کر اسے ہلاک کر دیا، یہ نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے رسول اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کی زبان پر دشمنوں کے حق میں بد دعا کیسے آتی، ہر تکلیف کے موقعہ پر یہی فرمایا اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون آل عمران آیت لیس لک من الامر الخ (۱۲۸) اور اسکا فائدہ دیکھو۔ البتہ جب دشمن تلوار لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تا کہ اسلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار کی طاقت سے ختم کر دیں تو خدا نے آپ کو اجازت دی اور آپ نے دشمنوں کے جارحانہ حملہ کا کامیاب مقابلہ کیا۔ کل تک جو مکمل طور پر رحمت اور عفو و کرم کا پیکر تھا، صبر اور درگذر کا مجسمہ تھا۔ وہ ایک دم میدان جنگ کا کامیاب جرنیل بن گیا! اس اچانک (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ
پکارو جن کو سمجھتے ہو سوا اس کے، سو نہیں اختیار رکھتے کہ تکلیف کھول
عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ
دیں تم سے نہ بدل دیں ف۱ ؂ وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں، ڈھونڈھتے ہیں اپنے
رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ
رب تک وسیلہ، کہ کون بندہ بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں اس کی مہر کی اور ڈرتے ہیں
عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ وَإِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اس کی مار سے بیشک تیرے رب کی مار ڈرنے کی چیز ہے ف۲ ؂ اور کوئی بستی نہیں،
إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا
جس کو ہم نہ کھپاویں گے قیامت سے پہلے، یا آفت ڈالیں گے اس پر
شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَا أَنْ
سخت آفت۔ یہ ہے کتاب میں لکھا گیا ف۳ ؂ اور ہم نے اس سے
نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَآتَيْنَا ثَمُودَ
موقوف کیں نشانیاں بھیجنی، کہ اگلوں نے ان کو جھٹلایا۔ اور ہم نے دی
النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿٥٩﴾
ثمود کو اونٹنی سوجھانے کو پھر اس کا حق نہ مانا۔ اور نشانیاں جو ہم بھیجتے ہیں سو ڈرانے کو ف۴ ؂
وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي
اور جب کہہ دیا ہم نے تجھ سے کہ تیرے رب نے گھیر لیا لوگوں کو۔ اور وہ دکھاوا جو تجھ کو دکھایا
أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ۚ
ہم نے، سو جانچنے کو لوگوں کے، اور وہ درخت جس پر پھٹکار ہے قرآن میں ۔
وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ
اور ہم ان کو ڈراتے ہیں تو ان کو زیادہ ہوتی ہے بڑی شرارت ف۵ ؂ اور جب ہم نے کہا فرشتوں کو،
اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ
سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ میں گر پڑے، مگر ابلیس۔ بولا کیا میں سجدہ کروں ایک شخص کو،

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تبدیلی میں حضورؐ کی پیغمبرانہ صداقت کا ثبوت ہے۔ ساڑھے چودہ برس تک سراسر جمال ورحمت اور اسکے بعد بدر واُحد اور خندق وحنین میں جلال وجوش کا بے مثال مظاہرہ، یہ کمال کسبی نہیں وہبی ہی ہوسکتا ہے۔

فوائد

ف۱ یعنے تم سے کسی اور پر ڈال دیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو اسی کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہے آخرت میں انہی کی شفاعت ہوگی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنے تقدیر میں لکھ چکے ہر شہر کے لوگ بزرگ کو پوجتے ہیں کہ ہم اس کی رعیت ہیں اور اس کی پناہ میں ہیں سو وقت آئے پر کوئی نہیں پناہ دے سکتا ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی ہدایت موقوف نہیں نشانی پر ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی جب کہہ دیا کہ رب نے گھیر لئے لوگ تو آخر سب مسلمان ہونگے پھر تو نشانی کیوں مانگے اور وہ دکھاوا معراج ہے کہ لوگ جانچے گئے، کچھوں نے مانا اور کچھوں نے جھوٹ جانا اور درخت پھٹکارا یعنی درخت زقوم قرآن میں فرمایا کہ دوزخ والے کھاویں گے ایمان والے یقین لائے اور منکروں نے کہا کہ دوزخ کی آگ میں سبز درخت کیونکر ہوگا یہ بھی جانچنا تھا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۵۷) شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ وسیلہ سب کا پیغمبر ہے۔ وسیلہ کے بارے میں شاہ صاحبؒ نے اپنے جدِ امجد شاہ عبدالرحیمؒ کے مسلک کی ترجمانی کی ہے شاہ صاحبؒ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں دہر چہ مشکل افتد مدد از روحانیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم باید خواست واز غیر حبیب خدا کسے دیگر رجوع نباید کرد (مکتوبات ص۴۸)
شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے وسیلہ کی مشہور آیت المائدہ (۳۵) کے ص۱۴۵ میں وسیلہ ڈھونڈھنے کا مطلب یہ بیان کیاہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے یعنے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ اور ذریعہ اطاعت رسولؐ ہے۔

ع۶
وصال کے بعد آپ کی روحانیت سے مدد طلب کرنے کا مطلب آپ سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی درخواست کرنا ہے، روحانی تصوف کا جو تصور اہلِ بدعت کے ہاں رائج ہے اہل حق اسے تسلیم نہیں کرتے۔

خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ز

جو تو نے بنایا مٹی کا ف ! ۝ کہنے لگا بھلا دیکھ تو ! یہ جس کو تو نے مجھ سے چڑھا دیا ،

لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

اگر تو مجھ کو ڈھیل دے قیامت کے دن تک تو اس کی اولاد کو ڈھانٹی دے لوں مگر تھوڑے سے ف ۝

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ

فرمایا ، جا ! پھر جو کوئی تیرے ساتھ ہوا ان میں سے سو دوزخ ہے تم سب کی سزا ،

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ

پورا بدلا ۝ اور گھبرالے ان میں جس کو گھبرا سکے اپنی آواز سے ،

وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي

اور پکار لا ان پر اپنے سوار اور پیادے ، اور ساجھا کر ان سے

الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ

مال اور اولاد میں اور وعدے دے ان کو - اور کچھ نہیں وعدہ دیتا ان کو شیطان ،

اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ

مگر دغا بازی ف ۝ وہ جو میرے بندے ہیں ، ان پر نہیں تیری حکومت - اور تیرا

كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ

رب بس ہے کام بنانے والا ۝ تمہارا رب وہ ہے جو ہانکتا ہے تمہارے واسطے کشتی

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

دریا میں ، کہ تلاش کرو اس کا فضل - وہ ہے تم پر مہربان ف ۝

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا

اور جب تم پر تکلیف پڑے ، دریا میں ، بھولتے ہو جن کو پکارتے تھے اس کے سوا - پھر جب

نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝ اَفَاَمِنْتُمْ

بچا لایا تم کو جنگل کی طرف ، ٹلا گئے - اور ہے انسان بڑا ناشکر ۝ سو کیا نڈر ہوئے

اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا

ہو کہ دھنسا دے تم کو جنگل کے کنارے ، یا بھیج دے تم پر آندھی ، پھر نہ پاؤ اپنا

فوائد ف یعنی اللہ کے حکم میں شبہے نکالنے کافروں کی چال ہے وہی چال ہے ابلیس کی۔ ۱۲ منہ رحہ ف یعنی اپنا مسخر کرلوں جیسے گھوڑے کو لگام دی۔ ۱۲ منہ رحہ ف مال میں ساجھا یہ کہ بتوں کی نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں۔ اولاد میں یہ کہ ایک کو بتاتے ہیں فلانے کا بخشا ہے دوسرا فلانے کا بخشا۔ ۱۲ منہ رحہ ف اسکا فضل یعنی روزی۔ روزی کو قرآن میں اکثر فضل فرمایا ہے فضل کے معنے زیادتی سو مسلمان کی بندگی ہے واسطے آخرت کے اور دنیا ملتی ہے بڑھتی میں کشتی ہانکتا ہے یعنی دریا میں اپنا زور نہیں چلتا بلی یا چپو کرکر مگر باؤ سو اسی کے اختیار میں ہے۔ ۱۲ منہ رحہ

تشریح (۶۴) ابلیس نے مردود ہو کر خداوند عالم کو چیلنج کیا کہ میں اس توہین کا بدلہ آدم کی اولاد سے لونگا، جواب میں حضرت حق تعالےٰ نے فرمایا اے مردود ! یہاں سے دفع ہو، تجھ سے جو کچھ ہوسکتا ہے، وہ کر لیجیو، صدائیں لگا کر بلائیو، اپنے ہم خیال جن و انس کے لشکر ان پر چڑھا کرلے جائیو، انکے مال و اولاد میں شریک بن جائیو اور ان کو طرح طرح کے جھانسے دیجیو لیکن میرے سچے بندے تیرے قابو میں نہیں آئیں گے۔ ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ معصیت کی ہر آواز (گانا، لہو و لعب، اسلام کیخلاف تقریریں) یہ سب شیطانی صدائیں ہیں، مال اولاد میں شرکت کا مطلب ہے کہ انکے مال و اولاد کو شریعت کے خلاف استعمال کیجیو، شاہ صاحبؒ نے اپنے فائدہ (۳) میں اسکی بعض صورتوں کی نشاندہی فرما دی ہے۔ ابلیس کے چیلنج کے جواب میں خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا اپنے سچے بندوں پر اعتماد کا اظہار کرنا ہے۔

لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ

کوئی کام بنانے والا ۞ یا نڈر ہوئے ہو؟ کہ پھر لے جاوے تم کو اسمیں دوسری بار ، پھر بھیجے تم پر

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا

ایک جھونکا باؤ کا ، پھر ڈبا دے تم کو بدلا اس ناشکری کا ، پھر نہ پاؤ اپنی طرف

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي

سے ہم پر اس کا دعویٰ کرنے والا ۞ اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو اور سواری دی ان کو

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ

جنگل اور دریا میں، اور روزی دی ہم نے انکو ستھری چیزوں سے اور زیادہ کیا ان کو اپنے

مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

بنائے ہوئے بہت شخصوں پر بڑھتی دیکر ف ۞ جسدن ہم بلاوینگے ہر فرقے کو ، ساتھ ان کے سردار کے

فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا

سو جس کو ملا اس کا لکھا اسکے داہنے میں، سو پڑھتے ہیں اپنا لکھا ، اور ظلم

يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

نہ ہوگا ان پر ایک تاگے کا ف۲ ۞ اور جو کوئی رہا اس جہان میں اندھا ، سو پچھلے جہان میں

أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي

اندھا ہے اور زیادہ دور پڑا راہ سے ف۳ اور وہ تو لگے تھے ، کہ تجھ کو بچلادیں اس چیز سے .

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَ

جو وحی بھیجی ہم نے تیری طرف ۞ باندھ لاوے تو اسکے سوا - اور تب پکڑتے تجھ کو دوست ۞ اور

لَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾

اگر یہ نہ ہوتا کہ ہم نے تجھ کو ٹھہرا رکھا ہے تو تو لگ ہی جاتا جھکنے ان کی طرف تھوڑا سا ۞

إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا

تب ضرور چکھاتے ہم تجھ کو دونا مزہ زندگی میں، اور دونا مرنے میں، پھر نہ پاتا تو اپنے واسطے ہم پر

نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ

مدد کرنیوالا ۞ اور وہ تو لگے تھے گھبرانے تجھ کو اس زمین سے ، کہ نکال دیں تجھ کو

فوائد ف جانوروں کو سواری ہمیں زمین پہ نہ دریا پر آدمی کو دی ہے اور ستھری روزی یہ کہ میوے کا چھلکا دور کرنا اور اناج کی بھوسی پیسنا اور پکاکر کھانا اسی کو سکھایا۔ ف۲ اس دن عمل کا کاغذ اڑادینگے۔ نیکوں کے ہاتھ میں آوے گا داہنے ڈھب سے اور بدوں کو بائیں سے اور پیچھے سے یہ نشانی دیکھ کر نیک خوشی سے پڑھنے لگیں گے ۱۲ منہ رح ف۳ یعنے ہدایت سے اندھا رہا ویسا ہی آخرت میں بہشت کی راہ سے اندھا ہے اور دور پڑا ہے۔ ۱۲ منہ رح ک کافر کہتے تھے کہ اس کلام میں نصیحت کی باتیں اچھی ہیں مگر ہر جا شرک پر عیب دیا ہے یہ بدل ڈال تو ہم سب اس کو مانیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح تَبِیعًا (۶۹) دعویٰ کرنے والا، پیچھا کرنے والا (شاہ رفیع الدینؒ) مواخذہ کرنیوالا (شاہ ولی اللہؒ) پھر تم اپنے حق میں ہم سے کوئی مواخذہ کرنیوالا اس غرقابی پر نہ پاؤ یعنے ایسا ممکن نہیں۔ ان آیات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال استقامت و عصمت کا اظہار مقصود ہے مشرکین نے خوف و لالچ کی ہر ممکن کوشش کرکے یہ چاہا کہ حضورؐ توحید و آخرت کے پیغام میں کچھ نرمی اور تبدیلی کر دیں تاکہ مشرکین کے آبائی دین اور قدیم باطل تصورات سے سیدھا ٹکراؤ ختم ہو جائے مگر رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی ہر کوشش و خواہش کو ٹھکرا دیا اور حضورؐ کے خیالات میں معمولی سا لوچ اور ہلکی سی لچک پیدا کرنے میں بھی کامیاب نہ ہوئے۔ باطل کی طرف ادنیٰ ترین جھکاؤ کی صورت میں دوگنے عذاب اور دوہری سزا کی دھمکی نبی کو مخاطب کرکے امت کو ہوشیار کرنے کیلئے دیگئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ حضورؐ پر مسلسل الطاف الٰہی کی مہربانیاں اور مستقبل کی کامرانیاں ثابت کرتی ہیں کہ آپ کے پائے استقامت میں ذرہ برابر لغزش نہیں آئی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جانشین حضرات صحابہ نے بھی اسلام پر استقامت کا ویسا ہی شاندار مظاہرہ کیا اور دشمنانِ حق کی کسی دھونس و دھاندلی اور جاہ و مال کی کسی پیشکش کو خاطر میں نہ لائے اور خدا کے دین کو تمام دینوں پر ہر لحاظ سے غالب کرکے دکھا دیا۔ قرآن مجید کا یہ انداز زجر و توبیخ اور بھی واضح ہو جاتا ہے چنانچہ وہ شر الدواب اور اولئک کالانعام بل ھم اضل کے الفاظ استعمال کرتا ہے

تشریح (۷۰) قرآن نے ایک طرف تو انسان کو احسن تقویم مخلوق قرار دیا، دوسری طرف ولقد کرمنا بنی آدم کہہ کر اس کا اعزاز بڑھایا، تیسری طرف اسے خلافت کا تاج پہنایا، لیکن اسکے ساتھ اسے ظلوماً جہولاً، عجولاً

(بقیہ صفحہ ۳۷۷)

مِنۡهَا وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا

یہاں سے، اور تب ٹھہریں گے تیرے پیچھے مگر تھوڑا ﴿ دستور پڑا ہوا ہے ان رسولوں کا،

قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۷۷﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ

جو تجھ سے پہلے بھیجے ہم نے، اور نہ پاوے گا تو ہمارے دستور میں تفاوت ﴿ کھڑی رکھ نماز، سورج کے

الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۸﴾

ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا۔ بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو ﴿

وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

اور کچھ رات جاگتا رہ، اسمیں یہ بڑھتی ہے تجھ کو۔ شاید کھڑا کرے تجھ کو تیرا رب، تعریف کے

مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ

مقام میں ف ﴿ اور کہہ اے رب! پیٹھا مجھ کو سچا پیٹھانا اور نکال مجھ کو سچا

صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلۡ جَآءَ

نکالنا، اور بنادے مجھ کو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد ف ﴿ اور کہہ، آیا

الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ

سچ اور نکل بھاگا جھوٹ۔ بیشک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا ف۳ ﴿ اور ہم اتارتے

مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَلَا يَزِيۡدُ

ہیں قرآن میں سے، جس سے روگ چنگے ہوں اور مہر ایمان والوں کو۔ اور گنہگاروں کو

الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ

یہی بڑھتا ہے نقصان ف ﴿ اور جب آرام بھیجیں انسان پر، ٹلا جاوے اور

نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوۡسًا ﴿۸۳﴾ قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ

ہٹاوے اپنا بازو۔ اور جب لگے اس کو برائی، رہ جاوے آس ٹوٹا ﴿ تو کہہ، ہر کوئی کام کرتا ہے

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا ﴿۸۴﴾ ع

اپنے ڈول پر۔ سو تیرا رب بہتر جانتا ہے، کون خوب سمجھا ہے راہ ﴿

وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّىۡ وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنَ

اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کو۔ تو کہہ، روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو خبر دی

ڈول یعنی طریق و ڈھنگ۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

اکثر شیء جدلا اور قتوراً بھی گردانا۔ اسکا مطلب بات صرف اتنی ہے کہ جیسے کوئی ان پڑھ دیہاتی ٹریفک رولز کی خلاف ورزی کرے تو بات اور ہے مگر انسان کو جو صفات اعلیٰ دیئے گئے ہیں، ان کے ساتھ اسکے کردار میں جب پستیاں پائی جاتی ہیں، تو ان پستیوں کا قرآن احساس شدید دلانے کیلئے ان کو پرزور طریق سے کہتا ہے کہ تم ایسے ہو کر پھر یہ حرکتیں کرتے ہو یعنے اس کی کمزوریوں کا یہ تذکرہ بھی اسکی اصلاح کیلئے ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہٰذا) ف۱ یعنی نیند سے جاگ کر قرآن پڑھا کر یہ حکم سب سے زیادہ تجھ پر کیا ہے کہ تجھ کو مرتبہ بڑا دینا ہے وہ تعریف کا مقام ہے شفاعت کا جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب حضرت اللہ سے عرض کرکر خلق کو چھڑا دیں گے تکلیف سے ف۲ یعنی اس شہر سے نکال آبرو سے اور کسی جگہ بٹھا آبرو سے، وہ اللہ تعالیٰ نے مدینے میں بٹھایا اور وہاں کے لوگ حکم میں دیئے جن سے دین کو امداد ہوئی ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی غلبۂ دین آیا اور کفر بھاگا مکے میں سے اور تمام عرب میں سے ۱۲ منہ رح ف۴ روگ چنگے ہوں دل کے شبہے اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔ ۱۲ منہ رح ف۵ بازو ہٹاوے یعنے بندگی سے سرکتا جاوے۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح، مقام محمود (۹) یہ اعلان ہجرت سے کچھ پہلے مکہ معظمہ میں کیا گیا جب آپ کی اور آپکے رفقاء کی مظلومیت اور بے سروسامانی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور آپ کو قتل کرنے کے مشورہ کئے جا رہے تھے ان حالات میں آپ کو تسلی دیتے ہوئے خدا تعالےٰ نے فرمایا، اے رسول معظم تم کو تمہارا پروردگار عالمگیر اور دائمی تعریف وستائش کے مقام و مرتبہ پر پہنچائے گا۔ وہ مقام انسانی عظمت و رفعت کی سب سے آخری بلندی ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم میں ان گنت زبانیں تمہاری تعریف وتحسین میں گویا ہونگی، تمہاری ذات خلق خدا کی مدحت طرازی کا عالمی اور دائمی مرکز بن جائے گی، اس سے بڑھ کر انسانی عظمت و رفعت کا تصور ممکن نہیں، اور یہ شان محمودیت دنیا میں قیامت تک اور قیامت میں ابدالآباد تک قائم رہے گی آخرت میں مقام شفاعت بھی اسی مقام محمودیت کا ایک مظہر ہوگا (صلی اللہ علیہ وسلم ابداً ابداً) تاریخ گواہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل اور دوسرے مذہبی پیشواؤں میں، نوع انسانی کی کامیاب رہنمائی کے معاملہ میں جس قدر خراج تحسین آپ کی ذات گرامی نے حاصل کیا اس کی دوسری کوئی مثال نہیں ملتی۔

الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ

ہے تھوڑی سی ف ۞ اور اگر ہم چاہیں لے جاویں جو چیز تم کو وحی بھیجی،

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿٨٦﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ

پھر تو نہ پاوے اسکے لادینے کو ہم پر کوئی ذمہ لینے والا ۞ مگر مہربانی سے تیرے رب کی ۔ اس کی

فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَ

بخشش تجھ پر بڑی ہے ۞ کہہ، اگر جمع ہوویں آدمی اور

الْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ

جن اس پر، کہ لاویں ایسا قرآن ، نہ لاویں گے ایسا ، اور

كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا

پڑے مدد کریں ایک کی ایک ۞ اور ہم نے پھیر پھیر سمجھائی لوگوں کو اس

الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا

قرآن میں ہر کہاوت ، سو نہیں رہتے بہت لوگ بن ناشکری کئے ۞ اور بولے،

لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ

ہم نہ مانیں گے تیرا کہا، جب تک تو نہ بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ ۞ یا ہو جاوے

لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾

تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا، پھر بہالے تو اسکے بیچ نہریں چلا کر ۞

أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَ

یا گراوے آسمان ہم پر، جیسا کہا کرتا ہے، ٹکڑے ٹکڑے ، یا لے آ اللہ کو اور

الْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ

فرشتوں کو ضامن ۞ یا ہو جاوے تجھ کو ایک گھر سنہری ، یا چڑھ جاوے تو

فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا

آسمان میں ۔ اور ہم یقین نہ کریں گے تیرا چڑھنا، جب تک نہ اُتار لاوے ہم پر ایک لکھا،

نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ ع

جو ہم پڑھ لیں ۔ تو کہہ، سبحان اللہ! میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا ۞

ع ۱۰

فوائد ف حضرت کے آزمانے کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ ان کو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک باتیں نہیں کہیں اتنا جاننا بس ہے اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آپڑی وہ جی اُٹھا جب نکل گئی وہ مرگیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح کل یعمل علی شاکلتہ (۸۴) ہر کوئی کام کرتا ہے اپنے ڈول پر) اردو میں ڈول کے معنے طریقہ طرز اور ڈھنگ نیز خاکہ، نقشہ اور منصوبہ جس کے مطابق کام کیا جاتا ہے، شاہ صاحب رح نے دوسرے معنے اختیار کر کے قرآن کریم کی صحیح مُراد واضح کی ہے، قرآن کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان اپنے فطری خاکہ اور جبلی نقشہ کے مطابق عمل کرتا ہے، شاہ ولی اللہ رح نے حجۃ اللہ ج ۱ صہ ۲۶ میں شاکلہ کا ترجمہ کیا ہے ملے طریقۃ التی جبل علیھا، یعنی جس فطری طریقہ پر اسے بنایا گیا ہے شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی یہی مفہوم ادا کیا ہے۔

تشریح شان نزول رُوح کیا ہے؟ محدث ابن کثیر رح نے حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی روایت نقل کی ہے کہ یہود نے رُوح یعنے جان کے متعلق سوال کیا تھا، اس کا اس آیت میں جواب دیا گیا ہے۔ بعض حضرات نے روح سے قرآن کریم یا قرآن کریم لانیوالا فرشتہ وحی مراد لیا ہے شاہ صاحب نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے جسے امام بخاری رح نے کتاب التفسیر میں روایت کیا ہے۔ یہودیوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آزمانے کی غرض سے یہ سوال کیا ہے کہ روح کیا چیز ہے؟ قرآن کریم نے ان کے سوال کا نہایت مختصر جواب دیا کہ روح خدا تعالیٰ کے حکم سے بنی ہوئی ایک چیز ہے۔ اے سوال کرنے والو! تمہارے پاس جو تھوڑا سا علم ہے اسکے مطابق تمہارے لئے بس اتنا جواب ہی کافی ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے فائدہ میں روح کا نہایت عام فہم تعارف کراتے ہوئے چند لفظ تحریر فرمائے کہ روح وہ چیز ہے جو جسم انسانی میں زندگی کے آثار پیدا کرتی ہے اور اسکے نکل جانے سے وہ انسان مردہ ہو جاتا ہے۔ روح کی یہ تعریف قرآن کریم نے فرمائی۔ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (ص ۷۲) تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا، میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرتا ہوں، پس جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور پھر اسمیں اپنے حکم سے ایک روح ڈال دوں تو تم تعظیم کے طور پر اسکے سامنے جھک جانا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا نے انسان کا پیکر خاکی عناصر اربعہ مٹی پانی آگ، ہوا سے بنایا اور جب وہ بن کر تیار ہو گیا تو خدا نے اپنے حکم سے اسکے اندر ایک روح اور جان ڈالی جس سے اسکے خاکی پتلے میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے (باقی آئندہ)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا

اور لوگوں کو اٹکاؤ نہیں ہؤا اس سے کہ یقین لاویں جب پہنچی ان کو راہ کی سوجھ، مگر یہی کہ کہنے لگے،

اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ

کیا اللہ نے بھیجا آدمی پیغام لے کر؟ ؂ کہہ، اگر ہوتے زمین میں فرشتے

يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

پھرتے بستے، تو ہم اُتارتے ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ پیغام لے کر ؂

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا

کہہ، اللہ بس ہے حق ثابت کرنیوالا میرے تمہارے بیچ۔ وہ ہے اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ

دیکھنے والا ؂ اور جس کو سوجھا دے اللہ، وہی ہے سوجھا۔ اور جس کو بھٹکا دے، پھر تو نہ پاوے

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۚ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا

انکے کوئی رفیق اسکے سوا۔ اور اٹھاویں گے ہم ان کو دن قیامت کے؛ اوندھے منہ پر اندھے

وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۚ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

اور گونگے اور بہرے۔ ٹھکانا ان کا دوزخ ہے، جب لگے گی بجھنے اور دیں گے ان پر بھڑکا ؂

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

یہ ان کی سزا ہے اس واسطے کہ منکر ہوئے ہماری آیتوں سے، اور بولے کیا جب ہو گئے ہڈیاں

وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

اور چورا؟ کیا ہم کو اٹھانا ہے نئے بنا کر؟ ؂ کیا نہیں دیکھ چکے؟ جس اللہ نے

الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

بنائے آسمان و زمین سکتا ہے ایسوں کو بنانا،

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۚ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا

اور ٹھہرایا ہے ان کا ایک وعدہ بے شبہ۔ سو نہیں رہتے بے انصاف بن

كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىْٓ اِذًا

ناشکری کئے ؂ کہہ، اگر تمہارے ہاتھ میں ہوتے میرے رب کی مہر کے خزانے، تو مقرر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) خدا نے سورہ ص (۷۵) میں فرمایا، قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی اے ابلیس تجھ کو کس نے منع کیا کہ تو اس انسان کو سجدہ نہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا۔ شاہ صاحبؒ نے دونوں ہاتھوں کی تشریح کرتے ہوئے فائدہ میں لکھا کہ یعنے بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے۔ اللہ غیب کی چیزیں بناتا ہے اور ظاہر کی چیز بناتا ہے، ایکطرح کی قدرت سے اس انسان میں دونوں طرح کی قدرت خرچ کی۔ شاہ صاحبؒ نے ہاتھ سے قدرت خداوندی مراد لی ہے یعنی اللہ نے انسان کا جسم خاکی مادی اور ظاہری عالم کی تخلیق کرنیوالی خاص قدرت سے بنایا اور اسمیں ظاہری حسن وجمال کی تمام رعایتیں ملحوظ رکھیں لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور انسان کی روح غیبی اور روحانی عالم کی تخلیق کرنیوالی خاص قدرت کے ذریعے وجود بخشا اور اسمیں باطنی حسن وجمال کی بھرپور رعایت کی۔ پس انسان کا جسم مادی چیزوں میں بہترین شکل وصورت رکھتا ہے اور اس کی روح غیبی اور روحانی قوتوں میں سب سے بڑی قوت ہے اور اسطرح انسان قدرت کاملہ کا اعلیٰ ترین شاہکار ہے۔ اب یہ سوال کہ روح انسان میں زندگی کے آثار کا خزانہ ہے اسکا عقلی ثبوت کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ ہر شخص کا مشاہدہ ہے کہ انسان سنتا ہے، دیکھتا ہے، سونگھتا ہے، چکھتا ہے، چھوتا ہے لیکن کیا انسان کی ظاہری آنکھ دیکھتی ہے ظاہری کانوں کے سوراخ سنتے ہیں، گوشت کی یہ ناک سونگھتی ہے، گوشت کا یہ ٹکڑا زبان چکھتا ہے جسم کا ہر حصہ ہاتھ پاؤں وغیرہ چھو کر محسوس کرتے ہیں۔ یہ پانچ حواس خمسہ ظاہری کہلاتے ہیں۔ قوت باصرہ، سامعہ شامہ، ذائقہ، لامسہ اگر دیکھنے اور سننے کا ادراک ان اعضاء کا کام ہے تو جب کسی انسان کو بے ہوشی کی دوا (کلوروفارم) سونگھا کر بے ہوش کر دیا جاتا ہے اور اس کی آنکھیں اور اسکے کان ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں تو پھر وہ دیکھتے اور سنتے کیوں نہیں، جسم کے تمام اعضاء میں قوت حس کیوں باقی نہیں رہتی؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل ادراک کرنیوالی قوت زندگی کے آثار کا حقیقی مبداء اور خزانہ دوسرا ہے اسمیں کمزوری پیدا ہو گئی ہے اسلئے انسان بے حس و حرکت پڑا ہے اور وہ قوت روح اور جان ہے اور اسے نفس ناطقہ بھی کہتے ہیں۔ علم و ادراک کی صلاحیت اسی روح میں ہے مادہ اور جسم ادراک، علم اور سمجھ کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ چونکہ وہ قوت نظر نہیں آتی اسلئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قوت ایک لطیف نورانی جوہر ہے اسی کے تعلق سے ایک خاکی پتلا حقیقت میں انسان بنتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے سورہ سجدہ آیت ۹ کے فائدہ میں فرمایا۔ انسان کی جان غیب سے آئی ہے، مٹی پانی سے نہیں اسکو اپنی کہا یہ نہ سمجھے کہ اللہ کی جان

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

موند رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جاویں۔ اور ہے انسان دل کا تنگ ؏

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰي تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔـلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

اور ہم نے دیں موسیٰ کو نو (۹) نشانیاں صاف پھر پوچھ بنی اسرائیل سے ،

اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰي مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

جب آیا وہ ان کے پاس، تو کہا اس کو فرعون نے، میری اٹکل میں موسیٰ تجھ پر جادو ہوا ؏

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بولا، تو جان چکا ہے کہ یہ چیزیں کسی نے نہیں اتاریں، مگر زمین و آسمان کے صاحب نے

بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ

سوجھانے کو۔ اور میری اٹکل میں فرعون! تو کھپا چاہتا ہے ؏ پھر چاہا کہ ان کو

يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ ۙ

چین نہ دے اس زمین میں، پھر ڈبا دیا ہم نے اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو سارے؛

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ

اور کہا ہم نے اس کے پیچھے بنی اسرائیل کو، بسو تم زمین میں

فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ ۭ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ

پھر جب آوے گا وعدہ آخرت کا، لے آویں گے ہم تم کو سمیٹ کر ؏ اور سچ کے ساتھ اتارا ہم نے یہ قرآن

وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ ۘ وَ

اور سچ کے ساتھ اترا ۔ اور تجھ کو جو بھیجا ہم نے، سو خوشی اور ڈر سنانے کو ؏ اور

قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَي النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ

پڑھنے کا وظیفہ کیا ہم نے اس کو بانٹ کر کہ پڑھے تو اس کو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر ، اور اس کو ہم نے

تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اتارتے اتارا ؏ کہہ، تم اس کو مانو یا نہ مانو ۔ جن کو علم ملا ہے اس کے آگے

مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ ۙ وَّ

سے، جب ان کے پاس اس کو پڑھیے، گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر سجدے میں ؏ اور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہو تو بدن بھی ہو، بدن ہو تو ترکیب ہو ذات پاک کہاں رہی۔ شاہ صاحب نے اس مسئلہ کو صاف کر دیا کہ اپنی روح (مِن رُّوحِی) سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذات میں سے کوئی چیز نکال کر انسان میں ڈالی اس سے خدا تعالیٰ کا فانی ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ یہ نسبت صرف تشریعی اور تعظیمی ہے۔ یہاں ایک شبہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ روح علم و احساس کے معاملہ میں ظاہری حواس کی محتاج ہے، وہ چہرہ کی آنکھ کے بغیر نہیں دیکھ سکتی اور کانوں کے بغیر نہیں سن سکتی تو پھر اسے زندگی کے آثار کا خزانہ کیوں کہا جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ روح میں طاقت اتنی ہے کہ وہ ان ذرائع کے بغیر بھی علم حاصل کرتی ہے، عالم ظاہر میں اگرچہ حواس کے وسیلہ کو روح کام میں لاتی ہے مگر عالم خواب میں کیا ہوتا ہے انسان جو سچے خواب دیکھتا ہے وہ دراصل اسکی روح ہی دیکھتی ہے نیند میں اسکے حواس معطل ہو جاتے ہیں مگر روح بیدار رہتی ہے اور وہ عالم غیب کے واقعات کا مشاہدہ کرتی ہے روح جب حواس ظاہری کی مشغولیت سے فراغت پاتی ہے تو اسے اپنے اصلی مرکز (عالم غیب و روحانیت) کیطرف متوجہ ہونیکا پورا موقع مل جاتا ہے اور وہ شفاف آئینہ کی طرح ہو جاتی ہے اور اس پر غیبی حقائق اور آنیوالے واقعات منکشف ہونے لگتے ہیں۔ ان سچے خوابوں کو رسول پاک ؐ نے نبوت کا چالیسواں جزو قرار دیا ہے اور یہ خواب وہ روح دیکھتی ہے جو اپنی اصلی حالت پر باقی رہتی ہے اور انسان کی بہیمیت اور حیوانی صفات کا رنگ اسے مکدر اور غبار آلودہ نہیں کرتا۔ عوام کی روح کثیف ہو جاتی ہے اور اس پر بیداری کے واقعات منکشف ہوتے ہیں جو اسکے خزانہ خیال میں جمع رہتے ہیں ایسے خوابوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا روح کا یہ علم و ادراک جو حواس ظاہری کے بغیر ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں، ایک علم حضوری اور دوسرا ادراک عقلی۔ روح کو اپنی ذات اور اپنی صفات کا علم حضوری ہے، بھوک پیاس، خوف و مسرت کا علم بھی حضوری ہے اس علم کو وجدان کہا جاتا ہے ادراک عقلی میں انسان چند معلوم باتوں کو ترتیب دیکر ایک نامعلوم بات کا پتہ چلاتا ہے، عقل و دانش اور سمجھ بوجھ سے یہی ادراک مراد لیا جاتا ہے۔ روح کے اندر احساس اور ادراک کی جو قوت ہے وہ قوت ادراک موت کے وقت جسم سے جدا ہونے کے بعد بھی باقی رہتی ہے اور راحت رنج کے اثرات محسوس کرتی ہے اور یہی وہ رنج و الم ہے جسے شریعت کی اصطلاح میں قبر کے عذاب و ثواب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عالم بشر میں حضرات انبیاء کرام کی روح سب سے زیادہ قوی ہوتی ہے اسلئے ان کا روحانی ادراک بھی سب سے زیادہ قوی ہوتا ہے وہ روحانی ادراک ہر قسم کے شک و وہم سے پاک ہوتا ہے اور شریعت کی اصطلاح

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾

کہتے ہیں، پاک ہے ہمارا رب بے شک ہمارے رب کا وعدہ البتہ ہونا ہے ف ۞

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ

اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے، اور زیادہ ہوتی ہے ان کو عاجزی ف ۞

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ

کہہ، اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو ـ جو کہہ کر پکارو گے، سو اسی کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ

ہیں سب نام خاصے، عمدہ، اچھے، اور تو نہ پکار اپنی نماز میں، نہ چپکے پڑھ،

بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

اور ڈھونڈھ لے اسکے بیچ میں راہ ف ۞ اور کہہ، سراہیئے اللہ کو، جس نے

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ

نہیں رکھی اولاد، اور نہ کوئی اس کا ساجھی سلطنت میں، اور

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

نہ کوئی اس کا مددگار ذلت کے وقت پر، اور اس کی بڑائی کر بڑا جان کر ف ۞

(ایاتہا ۱۱۰) (۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹) (رکوعاتہا ۱۲)

سورۂ کہف مکی ہے اس میں ایک سو دس (۱۱۰) آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

سراہیئے اللہ کو، جس نے اتاری اپنے بندے پر کتاب، اور نہ رکھی اس میں

عِوَجًا ۜ ؑ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ

کچھ کجی ۞ ٹھیک اتاری، تا ڈر سنا دے ایک سخت آفت کا اس کی طرف سے اور خوشخبری دے

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ لا

یقین لانیوالوں کو، جو کرتے ہیں نیکیاں، کہ ان کو اچھا نیگ ہے ۞

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں اسے الہام اور وحی کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح عام انسانوں کی روح ظاہری حواس خمسہ کے معطل ہونے پر (خواب میں) عالم غیب و روحانیت سے تعلق قائم کرتی ہے اور حضرات انبیاء کی ارواح بیداری کی حالت میں بھی عالم غیب کی قوتوں ملائکہ وغیرہ سے تعلق پیدا کرلیتی ہیں اور ان سے علوم حاصل کرتی ہیں عبادت الٰہی اور جسمانی ریاضت کے ذریعہ روحانی قوت کو بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے جسمانی ریاضت سے جسمانی خواہشات کمزور پڑجاتی ہیں اور اسکے قالب کمزور ہوجانے سے روح اسکے دباؤ سے آزاد ہوجاتی ہے۔ ریاضت کے پیغمبرانہ طریقوں میں توازن اور احتیاط رکھی گئی ہے اور یہی طریقے مقبول بارگاہ ہیں ان کے علاوہ جوگیوں اور تارک دنیا صوفیوں کی ریاضتیں نامقبول ہیں اگرچہ ان ریاضتوں سے بھی روحانی توانائی بڑھ جاتی ہے لیکن وہ شریعت میں نامقبول ہے چونکہ روح اور روحانیت کے تصور پر تمام مذاہب کی بنیاد قائم ہے اسلئے روح کو سمجھانے کیلئے یہ چند عام فہم باتیں بیان کی گئی ہیں ورنہ علماء اور صوفیا کے ہاں روح کی تحقیق میں بڑی بڑی پیچیدہ بحثیں ملتی ہیں۔

فوائد (حاشیہ صفحہ گذشتہ) ف شاید نو نشانیاں نو معجزے ہوں وہ جو فرعون کے مقابلہ میں اللہ نے بھیجے اور شاید نو حکم ہوں کہ توریت کے سرے پر لکھے جاتے تھے وہ یہی کبیرہ گناہوں سے منع تھا۔۱۲ منہ ۲ ف بیچ کے ساتھ اترا یعنی بیچ میں بدلا نہیں گیا۔۱۲ منہ ۲ ع ۱۱/۱۲

تشریح امسکتم (۱۰۰) موند رکھتے، روک کے رکھتے یہ لفظ اب متروک ہے البتہ پنجاب میں آنکھیں موندنا اب بھی بولا جاتا ہے صاحب تفہیم نے استعمال کیا ہے۔ (۱۰۵) یعنی قرآن کریم کو خدا نے سچے احکام کے ساتھ اتارا اور وہ اسی طرح بغیر کسی ادنیٰ فرق کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا۔ اس کتاب حق کی یہ خصوصیت ہے کہ اسکے معانی پر غور و فکر کرکے اس پر عمل کرنا جس طرح ہدایت و کامرانی کا سبب ہے اسی طرح اس کتاب کے حروف و الفاظ کی تلاوت بھی قلب انسانی کی تاریکیوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ یہ کتاب کلام حق ہے اس کے معانی اور الفاظ دونوں خدا کی طرف سے نازل ہوئے ہیں بخلاف دوسری آسمانی کتابوں کے اسی وجہ سے اس کلام ہدایت کو مختلف الگ الگ سورتوں اور آیتوں میں بانٹ دیا گیا تاکہ تلاوت کرنے اور اسے حفظ کرنے میں آسانی ہو اور نازل کرتے وقت بھی اس کا خیال رکھا کہ یہ تھوڑا تھوڑا ضرورت کے مطابق اتارا جائے تاکہ قرآن کی اولین مخاطب قوم ہر آیت کے موقعہ و محل کو سمجھ لے اور دوسروں کو سمجھا دے اور کسی کو اس بات کی گنجائش نہ ملے کہ وہ قرآن کریم کی کسی آیت کو بے محل استعمال کرے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ف بعضی کتاب کا مطلب فقط معنی سمجھنے ہیں اور اسکے لفظ بھی پڑھنے سے غرض ہے کہ نور و برکت اترتا ہے، اسی واسطے سورتیں اور آیتیں جدا جدا رکھیں اور تھوڑا تھوڑا اتارا، ہر وقت اسکے موافق حکم۔۱۲ منہ رح

مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ۝٣ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

جس میں رہا کریں ہمیشہ ف اور ڈر سناوے ان کو، جو کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے

وَلَدًا ۝٤ مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً

اولاد ف کچھ خبر نہیں ان کو اس بات کی نہ انکے باپ دادوں کو - کیا بڑی بات ہو کر نکلتی

تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۝٥

ہے ان کے منہ سے - سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں ف

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا

سو کہیں تو گھونٹ ڈالے گا اپنی جان ان کے پیچھے، اگر وہ نہ مانیں گے اس بات کو

الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝٦ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا

پچھتا پچھتا کر ف ہم نے بنایا ہے جو کچھ زمین پر ہے، اس کی رونق،

لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا

تا جانچیں لوگوں کو، کون ان میں اچھا کام کرتا ہے ف اور ہم کو کرنا ہے، جو کچھ اس پر ہے، میدان

جُرُزًا ۝٨ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ

چھانٹ کر ف ف کیا تو خیال رکھتا ہے؟ کہ غار اور کھوہ والے ہماری قدرتوں میں

آيَاتِنَا عَجَبًا ۝٩ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا

اچنبھا تھے ف جب جا بیٹھے وہ جوان اس کھوہ میں، پھر بولے اے رب! دے ہم کو اپنے

مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا

پاس سے رحمت، اور بنا ہمارے کام کا بناؤ ف پھر تھپک دیئے

عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ

ہم نے ان کے کان اس کھوہ میں، کئی برس گنتی کے ف پھر ہم نے ان کو اٹھایا کہ معلوم کریں

الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝١٢ نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم

دو فرقوں میں، کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت وہ رہے ف ہم سنا دیں تجھ کو ان کا احوال تحقیق۔

بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝١٣ وَرَبَطْنَا

وہ کئی جوان ہیں، کہ یقین لائے اپنے رب پر اور زیادہ دی ہم نے ان کو سوجھ ف اور گرہ دی

حاشیہ صفحہ گذشتہ — فوائد

ف یعنی اگلے کلام پہچاننے والے اس کو پہچانتے ہیں اور وعدہ جو تھا کہ آخر زمانے میں ایک کلام اُترے گا ٹھیک پاتے ہیں ۱۲ منہ رح ف نماز میں سجدہ دو بار ہوتا ہے اسواسطے دو بار فرمایا پہلی بار اس کلام کی تاثیر سے تعجب آتا ہے اور دوسری بار عاجزی۔ ۱۲ منہ رح ف رحمٰن نام اللہ کا عرب لوگ نہ جانتے تھے اس پر یہ فرمایا کہ نام بہتیرے ہیں اللہ وہی ایک ہے اور پکارنے کی نماز میں بہت چلانا بھی نہیں اور بہت دبی آواز بھی نہیں، بیچ کی چال پسند ہے۔ ۱۲ منہ رح ف کوئی مددگار نہیں ذلت کے وقت یعنے اس پر کبھی ذلت ہی نہیں کہ مددگار چاہیئے، بادشاہوں کے ہاں امیر وزیر پہنچتے ہیں اس سے کہ بُرے وقت ان کی رفاقت کئے ہوتے ہیں وہاں یہ مذکور ہی نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح اصحاب کہف قرآن کریم نے اپنے حکیمانہ اُسلوب کے مطابق اصحاب کہف کے واقعات کے ان ضروری حصّوں کو بیان کیا ہے جن سے نصیحت و موعظت وابستہ ہے قصہ کے تمام تاریخی اجزاء سے بحث کرنا قرآن کریم کا موضوع نہیں ہے اس قصہ کے محل وقوع اور عہد وقوع کو متعین کرنے کے بارے میں جتنا اختلاف موجودہ اثری تحقیقات سے قبل قدیم مفسرین کے ہاں ملتا ہے اتنا ہی اختلاف اثری تحقیقات کے موجودہ دور میں جدید مفسرین کے ہاں نظر آتا ہے اور اسکی وجہ صاحب ترجمان القرآن کی تحقیق کے مطابق یہ ہے کہ مسیحی رہبانیت نے آخر میں باقاعدہ مذہبی حیثیت اختیار کرلی تھی اس لئے غاروں میں گوشہ نشین ہونے کے متعدد واقعات تاریخوں میں ملتے ہیں اور مؤرخین کو اصحاب کہف کے غار کو متعین کرنے میں دشواریاں پیش آئی ہیں۔ ذیل میں اصحاب کہف کے قصہ کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے اور ہم نے اس میں قصہ کے وہ اجزاء اختیار کئے ہیں جن پر موجودہ عہد کے جدید علماء تفسیر نے اتفاق کیا ہے۔ ان مفسرین میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا سید سلیمان ندوی رح صاحب ارض القرآن، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رح اور مفتی محمد شفیع دیوبندی شامل ہیں، اصحاب کہف وہ سات نوجوان تھے جو اصل مسیحی مذہب کے پیرو ہونے کی وجہ سے توحید پرست تھے۔ ان نوجوانوں نے رومی حکمران دقیانوس کے عہد میں اسکے ظلم و تشدد سے تنگ آکر غار میں گوشہ نشینی اختیار کرلی تھی۔ اس بادشاہ (قیصر ڈیشس) کا عہد حکومت ۲۴۹ء سے ۲۵۱ء تک رہا، یہ بادشاہ دین مسیحی کا سخت دشمن تھا یہ واقعہ شہر افسس میں پیش آیا جو ایشیائے کوچک کے مغربی ساحل پر رومیوں کا سب سے بڑا شہر اور مشہور بندرگاہ تھی، اس کے کھنڈرات موجودہ ترکی کی حکومت کے شہر ازمیر (سمرنا) سے ۲۰، ۲۵ میل بجانب جنوب پائے جاتے ہیں۔ اصحاب کہف

ع ۱۲ / ۱۴

بقیہ اگلے صفحہ پر

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ان کے دل پر جب کھڑے ہوئے، پھر بولے، ہمارا رب ہے رب آسمان اور زمین کا،

لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ

نہ پکاریں گے ہم اسکے سوا کسی کو ٹھاکر، تو کہی ہم نے بات عقل سے دور ف۱ یہ ہماری

قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ

قوم ہے پکڑے ہیں انہوں نے اس کے سوا اور پوجنے۔ کیوں نہیں لاتے ؟ ان کے واسطے

بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ ؕ

کوئی سند کھلی۔ پھر اس سے گنہ گار کون؟ جس نے باندھا اللہ پر جھوٹ ف۲

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ

اور جب تم نے کنارہ پکڑا ان سے اور جن کو وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا اب جا بیٹھو اس کھوہ میں،

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾

پھیلا دے تم پر رب تمہارا کچھ اپنی مہر، اور بنا دے تم کو تمہارے کام کا آرام ف۳

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

اور تو دیکھے دھوپ، جب نکلتی بچ جاتی ہے ان کی کھوہ سے داہنے کو، اور

اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ

جب ڈوبتی ہے کترا جاتی ہے ان سے بائیں کو، اور وہ میدان میں ہیں اس کے

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ

یہ ہے قدرتوں سے اللہ کی۔ جس کو راہ دے اللہ وہی آوے راہ پر، اور جس کو وہ بچلاوے،

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ

پھر تو نہ پاوے اس کا کوئی رفیق راہ پر لانیوالا ف۴ اور تو جانے وہ جاگتے ہیں اور وہ

رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ

سوتے ہیں۔ اور کروٹ دلاتے ہیں ہم ان کو داہنے اور بائیں اور کتا ان کا

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

پسار رہا ہے اپنی باہیں چوکھٹ پر۔ اگر تو جھانک دیکھے ان کو تو پیٹھ دے کر بھاگے

بقیہ صفحہ گذشتہ

جس حکمران کے عہد میں جاگے وہ قیصر تھیوڈوسیس ثانی تھا۔ اس رومی حکمران نے دین مسیحی قبول کر لیا تھا، اس کا عہد ۴۰۸ء سے ۴۵۰ء تک رہا، اس حساب سے اصحاب کہف کے غار میں سونے کی مدت ۱۹۶ برس بنتی ہے۔ مولانا تھانوی رحؒ نے اصحاب کہف کی غار نشینی کا سن تو مذکورہ تحقیق کے مطابق ۲۵۰ء ہی رکھا ہے لیکن بیدار ہونے کا سن ۵۵۰ء لکھا ہے اور سونے کی مدت تین سو سال لکھی ہے۔ مولانا نے اس تحقیق میں تفسیر حقانی پر اعتماد کیا ہے لیکن مولانا حقانی کی یہ تحقیق جدید تاریخی اور اثری تحقیقات سے مطابقت نہیں رکھتی۔ شاہ عبدالقادر رحؒ نے کہف اور رقیم دونوں کے ایک ہی معنے لکھے ہیں۔ شاید شاہ صاحبؒ دونوں کو ایک ہی واقعہ قرار دے رہے ہیں۔ قدیم مفسرین کی ایک جماعت نے رقیم شہر کا نام قرار دیا ہے اور جدید تاریخی معلومات کے مطابق زمانہ حال کے مفسرین نے اسے ترجیح دی ہے شاہ صاحبؒ نے قدیم تفسیری روایات کی بناء پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ ان نوجوانوں کا مذہب نامعلوم تھا اور یہ اصحاب کہف اب تک غار میں سو رہے ہیں۔ لیکن جدید تحقیقات اس رائے کا ساتھ نہیں دیتیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے

حاشیہ صفحہ گذشتہ — فوائد ف۱ یعنی اس کی رونق پر دوڑتا ہے یا اس کو چھوڑ کر آخرت کو پکڑتا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی گھاس اور درخت چھانٹ کر ۱۲ منہ رح ف۳ دو فرقے یا تاریخ لکھنے والوں میں ہیں کوئی کتے برس لکھتے ہیں کوئی کتنے یا وہی اصحاب کہف جاگ کر بعضے تجویز کرنے لگے کہ ہم ایک دن سوئے بعضے کہنے لگے اس سے کم۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی ایمان سے زیادہ درجہ دیا اولیاء کا۔ ۱۲ منہ رح

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف۱ ایک شہر کا بادشاہ تھا ظالم جو اسکے بتوں کو نہ پوجتا اس کو عذاب سے مارتا یا بت پوجتا آیہ کئی جوان انکے لوگوں کے بیٹے تھے کوئی نان بائی کا کوئی باورچی کا۔ اسی طرح کسی نے انکی چغلی کی اس نے زور بزور بلا کر پوچھا اس وقت حق تعالیٰ نے ان کے دل پر گرہ دی یعنی ثابت رکھا کہ اپنی بات صاف کہہ دی اسوقت بادشاہ نے موقوف رکھا کہ اور شہر سے پھر کراؤں تو ان سے بت پوجنا قبول کرواؤں ۱۲ یا عذاب کروں وہ گیا اور یہ شہر سے چھپ کر نکل گئے ۱۲ منہ رح ف۳ اس شہر سے نکل کر پاس ایک پہاڑ میں کھوہ تھی آپس میں مشورہ کر کر وہاں جا بیٹھے، نیند غالب ہوئی سو گئے کسی کو معلوم نہ ہوا تب سے اب تک سوتے ہیں بیچ میں ایک بار اللہ نے جگا دیا تھا جس سے لوگوں پر خبر کھلی پھر سو رہے ۱۲ منہ رح ف۴ حق تعالیٰ کی قدرت سے نہ اس مکان میں ان پر دھوپ آوے نہ مینہ نہ برف اور کھلی جگہ تنگ خفہ نہیں۔ ۱۲ منہ رح

<u>تشریح (۱۷)</u> غار کا دہانہ شمال رُخ تھا اسکی وجہ سے سورج کی روشنی غار کے اندر نہیں پہنچتی تھی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۵ ۱۲

فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا

ان سے اور بھر جاوے تجھ میں ان کی دہشت ف۱ ۞ اور اسی طرح ان کو جگا دیا ہم نے کہ آپس میں لگے

بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ

پوچھنے ۔ ایک بولا ان میں ، کتنی دیر ٹھہرے تم ۔ بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا

بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ

دن سے کم ۔ بولے تمہارا رب بہتر جانے جتنی دیر رہے ہو ۔ اب بھیجو اپنے میں سے ایک ،

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا

یہ روپیہ دے کر اپنا اس شہر کو ، پھر دیکھے کون سا ستھرا کھانا ،

فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾

سو لاوے تم کو اس میں سے کھانا ، اور نرمی سے جاوے اور جتا نہ دے تمہاری خبر کسی کو ف۲ ۞

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ

وہ لوگ اگر خبر پاویں تمہاری ، پتھراؤ سے ماریں تم کو ، یا الٹا پھیریں تم کو اپنے دین میں ، اور تب

تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

بھلا نہ ہو تمہارا کبھی ۞ اور اسی طرح خبر کھول دی ہم نے ان کی تا لوگ جانیں کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے

اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا

اور وہ گھڑی آنی ، اس میں دھوکا نہیں ۔ جب جھگڑ رہے تھے اپنی بات پر ، پھر کہنے لگے ، بناؤ

عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

ان پر ایک عمارت ف۳ ان کا رب بہتر جانے ان کو ۔ بولے جن کا کام زبر تھا ، ہم بنا دیں گے

عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ

انکے مکان پر عبادت خانہ ف۴ ۞ اب یہی کہیں گے وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا ، اور یہ بھی کہیں گے وہ پانچ ہیں

سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ

اور چھٹا ان کا کتا بن دیکھے نشانہ پتھر چلانا ، اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ،

قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا

تو کہہ میرا رب بہتر جانے ان کی گنتی ، ان کی خبر نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ ۔ سو تو مت جھگڑ انکی بات میں مگر

یہاں باعتبار حروف نصف قرآن پورا ہوا، ولیتلطف کی تا نصف اول میں ہے اور اسکے بعد کا کلام نصف ثانی میں ہے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) البتہ معمولی روشنی اور ہوا پہنچتی رہتی تھی اور باہر سے جھانک کر دیکھنے والے کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ سات آدمی جاگ رہے ہیں کیونکہ یہ وقتاً فوقتاً کروٹیں لیتے رہتے تھے ۔ پہاڑوں کے اندر ایک تاریک غار اور اسکے دہانے پر ایک کتا ، یہ ایک ایسا دہشتناک منظر بن گیا تھا کہ جھانکنے والے اس سے دہشت زدہ ہو کر بھاگتے تھے اور اندر جا کر دیکھنے کی جرات نہیں کرتے تھے۔ اصحاب کہف کے کتے کے متعلق شاہ صاحبؒ نے خوب لکھا ہے کہ کتا رکھنا برا ہے لیکن لاکھ بروں میں ایک بھلا بھی ہے یعنی بھلوں کی صحبت نے اسے بھلا کر دیا ، کتا رکھنا شریعت محمدی میں بلا ضرورت ممنوع ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی شریعت میں ممنوع نہ ہو یا اصحاب کہف کاشتکار ہوں اسلئے انکے ساتھ ان کا کتا بھی چلا گیا ہو سعدیؒ کہتے ہیں ؎ پسر نوح با بداں بنشست

خاندان نبوتش گم شد

سگ اصحاب کہف روزے چند

پئے نیکاں گرفت مردم شد

فوائد حاشیہ صفحہ ہذا

ف۱ کہتے ہیں سوتے میں ان کی آنکھیں کھلی ہیں اس سے کوئی جانے جاگتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اس مکان میں دہشت رکھی ہے تا لوگ تماشا نہ پکڑیں کہ وہ بے آرام ہوں ان کے ساتھ ایک کتا بھی لگ لیا تھا وہ بھی زندہ رہ گیا اگرچہ کتا کتا برا ہے لیکن لاکھ بروں میں ایک بھلا بھی ہے ۱۲۰ منہ رح

ف۲ ایک ان میں روپیہ لیکر گیا شہر کو وہاں سب چیز اوپری دیکھی اس مدت میں کئی قرن بدل گئے شہر کے لوگ اس روپے کا سکہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ کس بادشاہ کا نام ہے اور کس عہد کا ہے جانا کہ اس نے گڑا مال پایا قدیم کا آخر بادشاہ تک پہنچا اس نے پوچھ کر سب احوال معلوم کیا اور اسوقت شہر میں دو مذہب کے لوگ تھے ایک آخرت میں جینے کے قائل اور دوسرے منکر جھگڑا پڑ رہا تھا بادشاہ منصف تھا چاہتا تھا ایک طرف کی کوئی سند ہاتھ لگے تو دوسروں کو سمجھا دیوے اللہ نے یہ سند بھیجدی۔ بادشاہ آپ جا کر غار میں سب کو دیکھ آیا ہر ایک سے احوال سن آیا اس شہر کے سب لوگ یقین لائے آخرت پر کہ یہ قصہ بھی دوسری بار جینے سے کم نہیں۔

ف۳ یعنی اصحاب کہف کا دین و مذہب اللہ کو معلوم ہے کہ فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے مگر جو لوگ ان کی خبر پا کر معتقد ہوئے اور پاس مکان زیارت بنایا وہ نصاریٰ تھے اصحاب کہف سب لوگوں کو رخصت کر کر پھر سو گئے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح غلبوا علیٰ امرھم (۲۱) جن کا کام زبر تھا یعنی اصحاب کہف کے معاملہ میں بااثر تھے اور صاحب اقتدار تھے انہوں نے کہا کہ ہم اس جگہ ایک عبادتخانہ بنائیں گے اور ان کا فروں کی بات نہیں چلنے دیں گے ۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْيءٍ

سرسری جھگڑا ۔ اور مت تحقیق کر ان کا احوال ان میں کسی سے ف ۞ اور نہ کہیو کسی کام کو

إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا

کہ میں کروں گا کل ۞ مگر یہ کہ اللہ چاہے ۔ اور یاد کرلے اپنے رب کو جب

نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

بھول جاوے اور کہہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو سمجھاوے اس سے نزدیک راہ نیکی کی ف ۞

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ

اور مدت گذری ان پر اپنی کھوہ میں تین سو برس اور اوپر سے نو ۞ تو کہہ

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَ

اللہ خوب جانتا ہے جتنی مدت وہ رہے ۔ اسی پاس ہیں چھپے بھید آسمان اور زمین کے ۔ عجب دیکھتا

أَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾

سنتا ہے ۔ کوئی نہیں بندوں پر اسکے سوا مختار ۔ اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسی کو ف ۞

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ

اور پڑھ جو وحی ہوئی تجھ کو تیرے رب سے اس کی کتاب کو ۔ کوئی بدلنے والا نہیں اسکی باتیں ۔

وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ

اور کہیں نہ پاوے گا تو اسکے سوا چھپنے کو جگہ ۞ اور تھام رکھ آپ کو ان کے ساتھ،

يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا

جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام ، طالب ہیں اسکے منہ کے ، اور نہ

تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ

دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑکر ، تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی ۔ اور نہ کہا مان

مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴿٢٨﴾

اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہے اپنی چاؤ کے اور اسکا کام ہے حد پر نہ رہنا ف

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ

اور کہہ سچی بات ہے تمہارے رب کی طرف سے پھر جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے ۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) (۴۴) اوپر کی تحقیق کے مطابق اصحاب کہف کے سونے کی مدت تقریباً ۱۹۶ برس ٹھہرتی ہے اتنی مدت خدا نے اصحاب کہف کو خرق عادت کے طور پر نیند کی حالت میں رکھا تاکہ رومی حکمران کے ظلم و تشدد کا دور ختم ہو جائے اصحاب کہف نے اپنے میں سے جس نوجوان کو بازار سے کھانا لینے کیلئے بھیجا اس کا نام ملیخا بتایا جاتا ہے ۔ یہ نوجوان دو سو برس پہلے کی زبان اور اس قدیم دور کی تہذیب و تمدن اور اسی دور کا سکہ لے کر جب بازار میں پہنچا تو لوگوں نے اسے تماشا بنالیا اور اسے حکام کے سامنے پیش کیا وہاں جاکر یہ ساری حقیقت سامنے آئی اور لوگوں کا ایک ہجوم غار پر پہنچ گیا ۔ اس ہنگامہ کے بعد اصحاب کہف کو معلوم ہوا کہ وہ دو سو برس کے بعد جاگے ہیں، چنانچہ انہوں نے اپنے عیسائی بھائیوں کو اپنی زیارت کرائی اور پھر واپس غار میں پہنچ کر لیٹ گئے اور خداوند عالم نے ان کی روح قبض کرلی، آگے آیت (۲۵) میں تین سو سال ٹھہرنے کی مدت کا ذکر آرہا ہے، امام قتادہ رح کے نزدیک یہ اہل کتاب کا قول بطور حکایت نقل کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کی تردید کی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رض سے بھی ایک قرأت اسی مفہوم کی منقول ہے، حافظ ابن کثیر رح نے اگرچہ ابن جریر کے اختیار کردہ قول کے مقابلہ میں حضرت عبداللہ کی قرأت کو شاذ کہہ کر مرجوح قرار دیا ہے لیکن زمانہ حال کے علماء تفسیر و تاریخ نے حضرت عباس رض کی شاذ قرأت ہی کو جدید تاریخی تحقیقات کے مطابق ہونے کی وجہ سے ترجیح دی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف یعنی ان باتوں میں جھگڑنا کچھ حاصل نہیں رکھتا ابن عباس رض نے کہا کہ وہ سات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی دو باتوں کو بن دیکھا نشانہ کہا اور اسکو نہیں کہا ! ف اصحاب کہف کا قصہ تاریخ کی کتابوں میں نادرات میں لکھا تھا ہر کسی کو خبر کہاں ہو سکتی کافروں نے یہود کے سکھانے سے حضرت کو پوچھا آزمانے کو حضرت نے وعدہ کیا کہ کل بتادوں گا اس بھروسہ پر کہ جبریل آویں گے تو پوچھ دونگا جبریل نہ آئے اٹھارہ دن تک حضرت نہایت غمگین ہوئے آخر یہ قصہ لے کر آئے اور پیچھے یہ نصیحت کی کہ اگلی بات پر وعدہ نہ کیجئے بغیر انشاءاللہ اگر ایک وقت بھول جاوے تو پھر یاد کرکر کہہ لیوے اور فرمایا کہ امید رکھ کہ تیرا درجہ اللہ اس سے زیادہ کرے یعنی کبھی نہ بھولے ۱۲ منہ ف جتنی مدت سوکر وہ جاگے تھے تاریخ والے کئی طرح بتاتے تھے ۔ سب سے ٹھیک وہی جو اللہ بتادے یہاں تک قصہ ہوچکا ۱۲ منہ رح ف ایک کافر حضرت کو سمجھانے لگا کہ اپنے پاس رذالوں کو نہ بیٹھنے دو کہ سردار تم پاس بیٹھیں رذالہ کہا غریب مسلمانوں کو اور سردار دولتمند کافروں کو اسی پر یہ آیت آئی ۔

إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن

ہم نے رکھی ہے گنہگاروں کے واسطے آگ، جو گھیر رہی ہیں ان کو اس کی قناتیں ۔ اور اگر

يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَآءٍ كَٱلْمُهْلِ يَشْوِى ٱلْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ ٱلشَّرَابُ

فریاد کریں گے، تو ملے گا پانی جیسا پیپ، بھون ڈالے منہ کو ۔ کیا برا پینا ہے ۔

وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا ٱلصَّٰلِحَٰتِ إِنَّا لَا

اور کیا برا آرام ۔ جو لوگ یقین لائے، اور کیں نیکیاں، ہم نہیں

نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى

کھوتے نیگ اس کا، جس نے بھلا کیا کام ۔ ایسوں کو باغ ہیں بسنے کے، بہتی

مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَ

ان کے نیچے نہریں، پہناتے ہیں ان کو وہاں کچھ کنگن سونے کے، اور

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٔينَ

پہنتے ہیں کپڑے سبز پتلے اور گاڑھے ریشم کے، لگے بیٹھے ہیں

فِيهَا عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ ۚ نِعْمَ ٱلثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ع ۹/۱۶

ان میں تختوں پر۔ کیا خوب بدلا ہے ۔ اور کیا خوب آرام ف ۔

وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَٰبٍ وَ

اور بتا ان کو کہاوت دو مردوں کی، بنا دیئے ہم نے ایک کو دو باغ انگور کے، اور

حَفَفْنَٰهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا ٱلْجَنَّتَيْنِ ءَاتَتْ أُكُلَهَا

گرد ان کے کھجوریں، اور رکھی دونوں کے بیچ میں کھیتی ف دونوں باغ لاتے اپنا میوہ،

وَلَمْ تَظْلِم مِّنْهُ شَيْـًٔا ۚ وَفَجَّرْنَا خِلَٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَكَانَ لَهُۥ ثَمَرٌ

اور نہ گھٹاتے اس میں سے کچھ، اور بہائی ہم نے ان دونوں کے بیچ نہر ۔ اور اس کو پھل ملا،

فَقَالَ لِصَٰحِبِهِۦ وَهُوَ يُحَاوِرُهُۥٓ أَنَا۠ أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾

پھر بولا اپنے دوسرے سے جب باتیں کرنے لگا اس سے، مجھ پاس زیادہ ہے تجھ سے مال اور آبرو کے لوگ ف

وَدَخَلَ جَنَّتَهُۥ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِۦٓ

اور گیا اپنے باغ میں، اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پر، بولا، مجھ کو نہیں خیال میں کہ خراب ہو یہ

فوائد ف حضرت نے فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا مردوں کو ملنا ہے بہشت میں جو کوئی یہاں پہنے یہ چیزیں وہاں نہ پہنے ۔ ۱۲ منہ رح ف پہلے وقت میں ایک شخص مالدار مر گیا دو بیٹے رہے برابر مال بانٹ لیا ایک نے زمین خریدکی دو طرف میووں کے باغ لگائے بیچ میں کھیتی اور ندی کاٹ لا کر ان میں ڈالی کہ مینہ نہ ہو تو بھی نقصان نہ آوے اور عمدہ جگہ بیاہ کیا اولاد ہوئی اور نوکر رکھے تدبیر دنیا درست کر کر آسودہ گذران کرنے لگا دوسرے نے سب مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ آپ قناعت سے بیٹھ رہا۔ ۱۲ منہ رح ف مال تو اللہ کی نعمت تھی پر اترانے سے اور کفر بکنے سے آفت آئی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف قدیم زمانے میں سونے کا زیور، ریشمی لباس اور تاج زرنگار وغیرہ شاہانہ شان و شوکت کا مظاہر تھا خدا تعالٰی نے جنت کی زندگی کے لئے ان چیزوں کا ذکر کر کے یہ بتایا ہے کہ جنت کے اندر ہر جنتی شاہانہ زندگی گذارے گا اور جو خواہش کریگا وہ پوری ہوگی ۔ ولکم فیہا ما تشتھی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلاً من غفور رحیم ۔ اور یہ صلہ ہوگا اس بات کا کہ ایمان والوں نے دنیا کے اندر احکام الٰہی کے مطابق پابند زندگی گذاری تھی اور اپنی خواہشات کو رضاء حق پر قربان کیا تھا۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر دنیا ایمان والوں کے لئے قید خانہ اور کافروں کے لئے جنت ہے ۔

أَبَدًا ۙ ﴿٣٥﴾ وَّمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي

باغ کبھی ٭ اور مجھ کو خیال میں نہیں آتا کہ قیامت ہونی ہے۔ اور اگر کبھی پہنچایا مجھ کو میرے رب کے پاس

لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ

پاؤں گا بہتر اس سے اس طرف پہنچ کر ف ٭ کہا اس کو دوسرے نے، جب بات کرنے لگا

أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ

کیا تو منکر ہو گیا اس شخص سے جس نے بنایا تجھ کو مٹی سے، پھر بوند سے، پھر پورا کر دیا

رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لَّٰكِنَّا۠ هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّيٓ أَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ

تجھ کو مرد ٭ پر میں تو کہوں وہی ہے اللہ میرا رب، اور نہ مانوں ساجھی اپنے رب کا کسی کو ٭ اور کیوں نہ

إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِن

جب تو آیا تھا اپنے باغ میں، کہا ہوتا! جو چاہا اللہ کا، کچھ زور نہیں مگر دیا اللہ کا۔ اگر تو

تَرَنِ أَنَا۠ أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسَىٰ رَبِّيٓ أَن يُؤْتِيَنِ

دیکھتا ہے مجھ کو کہ میں کم ہوں تجھ سے مال اور اولاد میں ٭ تو امید ہے کہ میرا رب دیوے مجھ کو

خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا

تیرے باغ سے بہتر، اور بھیجدے اس پر ایک بھبھوکا آسمان سے، پھر صبح کو رہ جاوے میدان

زَلَقًا ﴿٤٠﴾ أَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ﴿٤١﴾

پٹپڑ ٭ یا صبح کو ہو رہے اسکا پانی خشک، پھر نہ سکے تو کہ اس کو ڈھونڈ لاوے ف۲ ٭

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَآ أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ

اور سمیٹ لیا اس کا سارا پھل، پھر صبح کو رہ گیا ہاتھ نچاتا اس مال پر جو اس میں لگایا تھا، اور وہ ڈھیا پڑا تھا

عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّيٓ أَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ

اپنی چھتریوں پر، اور کہنے لگا کیا خوب تھا اگر میں ساجھی نہ بناتا اپنے رب کا کسی کو ف۳ اور نہ ہوئی اس کی جماعت

يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَٰيَةُ

کہ مدد کریں اس کو اللہ کے سوا، اور نہ ہوا وہ کہ بدلا لے سکے ٭ وہاں سب اختیار ہے

لِلَّهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَوٰةِ

اللہ سچے کا۔ اسی کا انعام بہتر ہے، اور اسی کا دیا بدلا ٭ اور بتا ان کو کہاوت دنیا کی زندگی

فوائد ف منکر لوگ جانتے ہیں کہ جیسے دنیا میں عیش کرتے ہیں ساتھ گناہوں کے وہی بات ہوگی آخرت میں سو ہرگز ہونا نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ رسول ؐ نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے گھر بار میں آسودگی نظر آوے تو یہی لفظ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہ ٹوک نہ لگے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ آخر اس کے باغ پر وہی ہوا جو اس نیک کی زبان سے نکلا رات کو آگ لگ گئی آسمان سے سب جل کر ڈھیر ہو گیا مال خرچ کیا پونجی بڑھانے کو وہ اصل بھی کھو بیٹھا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ویُرسل علیہا حسبانا (۴۰) اور بھیجدے اس پر ایک بھبھوکا، بھبھوکا، شعلہ، تیز گرم، عربی میں حسبان آسمانی بلا کو کہتے ہیں، شاہ صاحب اسے متعین فرما رہے ہیں کہ وہ گرم ہوا تھی جس نے سارے باغ کو جلا کر رکھ دیا تھا۔ صَعِیدًا زَلَقًا (۴۰) میدان پٹپڑ، چٹیل اور صاف میدان،

(۴۳) ان آیات میں شکر گزار اور ناشکرے انسان کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ ناشکرا آدمی خدا کی دی ہوئی دولت کو اس کا انعام و فضل سمجھنے کے بجائے اسے اپنی محنت اور ہشیاری کا نتیجہ سمجھتا ہے اور اس خوش فہمی میں رہتا ہے کہ یہ میری جنت ہے اور اسمیں میں ہمیشہ رہوں گا۔ شکر گذار آدمی اس ناشکرے کو نصیحت کرتا ہے کہ یہ سب خدا کا فضل ہے اسے دیکھ کر تکبر کرنے اور خوش فہمی کا شکار ہونے کے بجائے یہ کہنا چاہئے۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ جو اللہ چاہے وہی ہو، ساری طاقت اسی کی ہے۔

الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

کی، جیسے پانی اتارا ہم نے آسمان سے، پھر بھڑکر نکلا اس سے زمین کا سبزہ پھر کل کو ہو رہا

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَ

چورا باؤ میں اڑتا ۔ اور اللہ کو ہے ہر چیز پر قدرت ف ۞ مال اور

الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ

بیٹے رونق ہیں دنیا کے جیتے ۔ اور رہنے والی نیکیوں پر، بہتر ہے تیرے رب کے ہاں

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

بدلا، اور بہتر ہے توقع ف ۞ اور جس دن ہم چلاویں پہاڑ، اور تو دیکھے زمین کھل گئی ، اور

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰي رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ

گھیر بلاویں ان کو پھر نہ چھوڑیں ان میں ایک کو ۞ اور سامنے لائے تیرے رب کے قطار کر کر اور آ

جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ

پہنچے تم ہمارے پاس جیسا ہم نے بنایا تھا تم کو پہلی بار ۔ نہیں تم بتاتے تھے، کہ ٹھہراویں گے ہم تمہارا

مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ

کوئی وعدہ ف ۞ اور رکھا جاوے گا کاغذ، پھر تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہیں اسکے بیچ لکھے سے ۔

وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً

اور کہتے ہیں، اے خرابی! کیسا ہے یہ لکھا! نہ چھوڑے چھوٹی بات نہ بڑی بات،

اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝

جو اسمیں نہیں گھیری ۔ اور پاویں گے جو کیا ہے سامنے ۔ اور تیرا رب ظلم نہ کرے گا کسی پر ف ۞

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ

اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو، سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ کر پڑے مگر ابلیس ۔ تھا جن کی قسم

الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ

سے، سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے، سو اب تم ٹھہراتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو رفیق میرے

دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ

سوا اور وہ تمہارے دشمن ہیں، برا ہاتھ لگا بے انصافوں کو بدلا ف ۞ دکھا نہیں لیا میں نے

ع ۶ ۵ ۱۸

فوائد ف۱ یعنی جب چاہے پھر جل جاوے۔ ۱۲ موضح
ف۲ رہنے والی نیکیاں یہ کہ علم سکھا جاوے جو جاری رہے یا نیک رسم چلا جاوے یا مسجد، کنواں، سرائے، باغ، کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کی تربیت کر کے صالح چھوڑ جائے ۱۲ منہ ؒ ف۳ یہ اللہ تعالیٰ ان کی تنبیہ کو فرماوے گا۔ اور جیسا بنایا تھا پہلی بار یہ بھی ہے کہ بدن میں کچھ زخم و نقصان نہ رہے گا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ رب جو کرے سو ظلم نہیں سب اسی کا مال ہے پر ظاہر میں جو ظلم نظر آوے وہ بھی نہیں کرتا۔ بے گناہ دوزخ میں نہیں ڈالتا۔ اور نیکی ضائع نہیں کرتا، جو کوئی کہے گناہ میں ہمارا کیا اختیار سو بات نہیں اپنے دل سے پوچھ لے جب گناہ پر دوڑتا ہے اپنے قصد سے دوڑتا ہے اور جو کوئی کہے قصد بھی اسی نے دیا سو قصد دونوں طرف لگ سکتا ہے اور جو کہے اسی نے ایک طرف دیا سو بندے کے دریافت سے باہر ہے بندے سے معاملت ہے اس کی سمجھ پر بندہ بھی پکڑے گا اسی کو جو اس بدی کرے نہ کہے گا کہ اسکا کیا قصور اللہ نے کروایا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنے اللہ کے بدلے شیطان پکڑا اس کی اولاد ہی ہیں۔ جتنے بت پوجے جاتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ابن کثیر نے باقیات الصالحات کے سلسلے میں بہت سی روایتیں نقل کی ہیں، سعید بن مسیب رضؓ کے نزدیک سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ کا پڑھنا باقیات الصالحات میں سے ہے حضرت شاہ صاحب رحؒ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حدیث میں مذکور ہے۔

تشریح فَسَجَدُوْٓا (۵۰) سجدہ کر پڑے، سجدہ میں گر پڑے کر پڑنا پہلے بولتے تھے (۵۶) یعنی اہل کفر باطل کے ہتھیاروں سے حق کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں اور انہوں نے خدا کی آیات یعنی احکام یا دلائل و براہین یا معجزات کو ہنسی مذاق میں اور ہوشیار کرنے والے واقعات اور تنبیہات کو چٹکیوں میں اڑایا۔ پھر ان تمام ہٹ دھرم قوموں نے اس کا خمیازہ بھگتا اور تباہ کر دی گئیں۔ ۱۲ منہ رح ابلیس جنات میں سے تھا، عبادت و ریاضت کے سبب ملائکۃ اللہ سے قریب ہو گیا تھا، خدا نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو یہ بھی اس حکم میں شامل کیا گیا، مگر جب ملائکہ نے تعمیل حکم میں سر جھکایا تو ابلیس کی اصلی سرشت لوٹ آئی اور اس پر غرور و تکبر غالب آگیا۔ بعض علماء نے یہ توجیہ کی ہے کہ سجدہ کا حکم ملائکہ کے ساتھ اس ساری مخلوق کو بھی دیا گیا جو ملائکہ کے زیر انتظام تھی اس میں جنات بھی شامل تھے چنانچہ ابلیس کے سوا ملائکہ اور جملہ ارضی مخلوق نے عظمت آدم کے آگے

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

ان کو بنانا آسمان اور زمین کا اور نہ بنانا ان کا ۔ اور میں وہ نہیں کہ پکڑوں

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

بہکانے والوں کو بازو ٭ اور جس دن فرماوے گا، پکارو میرے شریکوں کو جو تم بتاتے تھے،

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ

پھر پکاریں گے، پھر وہ جواب نہ دیں گے اور کر دینگے ہم ان کے بیچ مرنے کا اسباب ف۱ ٭ اور دیکھیں

الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا

گے گنہ گار آگ کو، پھر اٹکلیں گے کہ ان کو پڑنا ہے اس میں، اور نہ پاویں گے اس سے

مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ

راہ بدلنی ٭ اور پھیر پھیر سمجھائی ہم نے، اس قرآن سے، لوگوں کو ہر ایک کہاوت ۔

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا

اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ جھگڑنے کو ٭ اور لوگوں کو اٹکاؤ جو رہا اس سے کہ یقین لاویں

اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ

جب پہنچی ان کو راہ کی سوجھ، اور گناہ بخشوا دیں اپنے رب سے۔ سو یہی کہ پہنچے ان پر رسم پہلوں

الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ

کی، یا آکھڑا ہو ان پر عذاب سامنے ف۲ ٭ اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں،

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ

سو خوشی اور ڈر سنانے کو ۔ اور جھگڑے لاتے ہیں منکر جھوٹے جھگڑے،

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

کہ ڈگا دیں اس سے سچی بات، اور ٹھہرایا ہے میرے کلام کو اور جو ڈر سنائے، ٹھٹھا ٭

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ

اور کون ظالم اس سے جس کو سمجھایا اسکے رب کے کلام سے پھر منہ پھیرا اسکی طرف سے، اور بھول گیا

مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

جو آگے بھیج چکے ہیں اسکے ہاتھ ۔ ہم نے رکھی ہے ان کے دلوں پر اوٹ، کہ اس کو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سر تسلیم خم کیا تفسیری روایات میں ابن عباس رض اور دوسرے علماء سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ ابلیس ملائکہ میں سے تھا اور ملائکہ کی ایک نوع یہ بھی تھی لیکن محقق ابن کثیر رح نے ان آثار کو اسرائیلی خرافات قرار دیا ہے اور ان محدثین کرام کو خراج عقیدت پیش کیا ہے جنہوں نے صحت حدیث کے اصول مقرر کر کے غلط روایات کو صحیح اور مستند روایات سے الگ کر دیا۔ تفسیری روایات اور آثار ابن عباس رض کی تحقیق کے بارے میں محاسن موضح قرآن میں تفصیلی بحث کی گئی ہے وہاں دیکھو۔ فَسَجَدُوْا (د۔ ا) سجدہ کر پڑے۔ سجدہ میں گر پڑے، کر پڑنا، پہلے بولتے تھے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ یعنی خندق آگ سے بھری ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی کچھ اور انتظار نہیں رہا مگر یہی کہ پہلوں کی طرح ہلاک ہوں یا قیامت کا عذاب آنکھوں سے دیکھیں۔ ۱۲ منہ رح

ع ۱۹

تشریح

(۵۶) یعنی اہل کفر باطل کے ہتھیاروں سے حق کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں اور انہوں نے خدا کی آیات یعنی احکام یا دلائل و براہین یا معجزات کو ہنسی مذاق میں اور ہشیار کرنے والے واقعات اور تنبیہات کو چٹکیوں میں اڑایا۔ پھر ان تمام ہٹ دھرم قوموں نے اس کا خمیازہ بھگتا اور تباہ کر دی گئیں ۱۲ منہ عذاب الٰہی کا قانون کیا ہے اور کس طرح مجرم قومیں برباد کی جاتی ہیں؟ الانعام (۴۹) صفحہ (۱۷۲) پر دیکھو، قرآن مجید سے پہلے حضرات انبیاء کے ذریعہ مجرم قوموں پر اتمام حجت کیا جاتا تھا۔ اب قرآن حجت بالغہ ہے اور قرآن کی نام لیوا مسلم دنیا اگر آج یہود و نصاریٰ جیسی مغضوب اور گمراہ قوموں کے زیر اقتدار ہے تو اس کا سبب قرآن کی اس تنبیہ سے غفلت کا نتیجہ ہے کہ ویذیق بعضکم بأس بعض (انعام ۶۵) اکبر مرحوم نے کہا ہے ؎

جب میں کہتا ہوں کہ اے اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ

نہ سمجھیں، اور ان کے کانوں پر بوجھ ۔ اور جو تو ان کو بلاوے راہ پر،

فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ

تو ہرگز نہ آویں راہ پر اس وقت کبھی ۞ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا ہے مہر رکھتا ۔ اگر

يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ

ان کو پکڑے ان کے کئے پر، تو جلد ڈالے ان پر عذاب ۔ پر ان

لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ

کا ایک وعدہ ہے، کہیں نہ پاویں گے اس سے ورے سرکنے کو جگہ ۞ اور یہ سب

الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ﴿٥٩﴾ ع ۲

بستیاں جن کو ہم نے کھپا دیا جب ظالم ہو گئے اور رکھا تھا ان کے کھپنے کا ایک وعدہ ف۱ ۞

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ

اور جب کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو، میں نہ ہٹوں گا جب تک نہ پہنچوں دو دریا کے

الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا

ملاپ تک، یا چلا جاؤں قرنوں ف۲ ۞ پھر جب پہنچے دونوں دریا کے ملاپ تک، بھول گئے

حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ

اپنی مچھلی، پھر اس نے اپنی راہ لی دریا میں سرنگ بنا کر ف۳ ۞ پھر جب آگے چلے، کہا موسیٰ نے

لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ

اپنے جوان کو لا ہمارے پاس ہمارا کھانا، ہم نے پائی اپنے اس سفر میں تکلیف ف۴ ۞ بولا

أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ

وہ، دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ پکڑی اس پتھر پاس، سو میں بھول گیا مچھلی ۔ اور یہ مجھ کو بھلایا

إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾

شیطان ہی نے، کہ اس کا مذکور کروں ۔ اور وہ کر گئی اپنی راہ دریا میں عجب طرح ۞

قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے ۔ پھر الٹے پھرے اپنے پیر پہچانتے ۞

فوائد ف۱ اوپر ذکر ہوا تھا کہ کافر اپنی دنیا پر مغرور مفلس مسلمانوں کو ذلیل سمجھ کر حضرت سے چاہتے تھے کہ انکو اپنے پاس نہ بٹھاؤ تو ہم بیٹھیں اسی پر دو بھائیوں کی کہاوت بیان کی اور ابلیس کا خراب ہونا اپنے غرور سے اب قصہ فرمایا موسیٰ اور خضر کا کہ اللہ کے لوگ کہ بہتر بھی ہوں تو آپکو کسی سے بہتر نہیں کہتے۔ رسول نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں نصیحت فرماتے تھے ایک شخص نے پوچھا کہ اے موسیٰ تم سے زیادہ بھی کسی کو علم ہے کہا مجھ کو معلوم نہیں یہ بات تحقیق تھی پر اللہ کی خوشی تھی کہ یوں کہتے مجھ سے بندے اللہ کے بہت ہیں سب کی خبر اسی کو ہے تب وحی آئی کہ ایک بندہ ہمارا ہے دو دریا کے ملاپ پاس اسکو علم زیادہ ہے تجھ سے موسیٰ نے دعا کی مجھ کو اسکی ملاقات میسر ہو حکم ہو کہ ایک مچھلی تل کر ساتھ لو تو جہاں مچھلی گم ہو تو وہاں وہ ملے۔ ۱۲ منہ ف۲ یہ جوان فرمایا یوشع علیہ السلام کو حضرت موسیٰ کے خادم خاص تھے پیچھے ان کے بزرگ پیغمبر ہوئے اور ان کے بعد خلیفہ ہوئے۔ ۱۲ منہ ف۳ وہاں پہنچکر حضرت موسیٰ سو رہے اور یوشع دریا سے وضو کرنے لگے تو تلی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں نکل پڑی اور پانی میں بیٹھ گئی وہاں تک سا کھلا رہ گیا ان کو دیکھ کر تعجب آیا چاہا کہ جب موسیٰ جاگیں تب ان سے کہوں وہ جاگے تو دونوں آگے چل کھڑے ہوئے کہنا بھول گئے ف۴ حضرت موسیٰ پہلے نہیں تھکے جب مطلب چھوڑ کر پاس چلنے سے تھکے۔ ۱۲ منہ

تشریح (۵۸) اے رسول محترم تمہارا رب بڑا رحم دل اور درگذر کرنیوالا ہے۔ وہ مجرموں کو انکے اعمال کی سزا میں جلد بازی کے ساتھ نہیں پکڑتا بلکہ انہیں مہلتوں پر مہلتیں دیتا ہے اور جب اتمام حجت ہو جاتی ہے تب انہیں ہلاکت میں گرفتار کرتا ہے

فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ

پھر پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں کا، جس کو دی تھی ہم نے اپنی مہر اپنے پاس سے اور

عَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ

سکھایا تھا اپنے پاس سے ایک علم ف ۞ کہا اس کو موسیٰ نے، کہے تو تیرے ساتھ رہوں،

عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنۡ

اس پر کہ مجھ کو سکھا دے کچھ، جو تجھ کو سکھائی ہے بھلی راہ ۞ بولا، تو نہ سکے گا میرے

تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ

ساتھ ٹھہرنا ۞ اور کیونکر ٹھہرے دیکھ کر ایک چیز کو جو تیرے قابو میں

خُبۡرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ

نہیں اس کی سمجھ؟ کہا تو پاوے گا اگر اللہ نے چاہا مجھ کو ٹھہرنے والا، اور نہ ٹالوں گا تیرا کوئی

لَكَ اَمۡرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـئَلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰٓى

حکم ۞ بولا، پھر اگر میرے ساتھ رہنا ہے، تو مت پوچھیو مجھ سے کوئی چیز، جب تک میں

اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿٧٠﴾ فَانۡطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ

شروع نہ کروں تیرے آگے اس کا مذکور ۞ پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ جب چڑھے ناؤ میں،

خَرَقَهَا‌ قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا‌ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـئًا اِمۡرًا ﴿٧١﴾

اسکو پھاڑ ڈالا۔ موسیٰ بولا تو نے اس کو پھاڑ ڈالا کہ ڈبا دے اسکے لوگوں کو، تو نے کی ایک چیز انوکھی ف ۞

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا

بولا، میں نے نہ کہا تھا تو نہ سکے گا میرے ساتھ ٹھہرنا؟ ۞ کہا مجھ کو نہ

تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿٧٣﴾

پکڑ میری بھول پر اور نہ ڈال مجھ پر میرا کام مشکل ف ۞

فَانۡطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ

پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ملے ایک لڑکے سے، اس کو مار ڈالا، موسیٰ بولا، تو نے مار ڈالی

نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـئًا نُّكۡرًا ﴿٧٤﴾

ایک جان ستھری بن بدلے کسی جان کے۔ تو نے کی ایک چیز نامعقول ف ۞

ع ٩ / ٢١

فوائد ف وہ بندہ خضر تھا، مل کر سبب پوچھا آنے کا موسیٰ نے سبب بتایا خضر نے کہا تم کو اللہ نے تربیت فرمائی پر بات یوں ہے کہ اللہ کا ایک علم مجھ کو ہے تم کو نہیں، ایک تم کو ہے مجھ کو نہیں ایک چڑیا دکھا دی دریا میں سے پانی پیتی، کہا سارا علم سب خلق کا اللہ کے علم میں سے اتنا ہے جتنا دریا میں سے چڑیا کے منہ میں۔ ١٢ منہ رح

ف جب اس ناؤ پر چڑھنے لگے ناؤ والوں نے خضر کو پہچان کر مفت چڑھا لیا اس احسان کے بدلے یہ احسان اور تعجب لگا لیکن کنارے کے قریب توڑ دی لوگ نہ ڈوبے توڑی یہ کہ ایک تختہ نکال ڈالا۔ ١٢ منہ رح

ف یہ پہلا پوچھنا حضرت موسیٰ سے بھول کر ہوا اور دوسرا اقرار کرنے کو اور تیسرا رخصت کو۔ ١٢ منہ رح

ف ستھری یعنی بے گناہ جب تک لڑکا بالغ نہ ہو اس پر کچھ گناہ نہیں ایک گاؤں پاس لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکے کو مار ڈالا اور چل کھڑے ہوئے۔ ١٢ منہ رح

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾

بولا، میں نے تجھ کو نہ کہا تھا؟ تو نہ سکے گا میرے ساتھ ٹھہرنا ۞

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ

کہا، اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اس کے پیچھے ، پھر مجھ کو ساتھ نہ رکھیو۔

قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى

تو اتار چکا میری طرف سے الزام ۞ پھر دونوں چلے ، یہاں تک کہ

اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

پہنچے ایک گاؤں کے لوگوں تک ، کھانا چاہا وہاں کے لوگوں سے ، وہ نہ مانے کہ ان کو

يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

مہمان رکھیں ، پھر پائی اسمیں ایک دیوار گرا چاہتی تھی ، اس کو

فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ

سیدھا کیا ، بولا موسیٰ، اگر تو چاہتا ، لیتا اس پر مزدوری ف ۞ کہا ،

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ

اب جدائی ہے میرے تیرے بیچ - اب جتاتا ہوں تجھ کو پھیر ان باتوں کا جس پر

تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

تو نہ ٹھہر سکا ف۲ ۞ وہ جو کشتی تھی ، سو تھی

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا

کتنے محتاجوں کی ، محنت کرتے تھے دریا میں ، سو میں نے چاہا کہ اسمیں نقصان ڈالوں۔

وَكَانَ وَرَاۗءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾

اور ان کے پرے تھا ایک بادشاہ ، لے لیتا ہر کشتی چھین کر ۞

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ

اور جو لڑکا تھا ، سو اس کے ماں باپ تھے ایمان پر ، پھر ہم ڈرے کہ ان کو

يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا

عاجز کرے ، زبردستی اور کفر کر کر ف۳ ۞ پھر ہم نے چاہا ، کہ بدلا دے ان کو

فوائد ف۱ یعنی گاؤں کے لوگوں نے مسافر کا حق نہ سمجھا کہ مہمانی کریں انکی دیوار مفت بنائی کیا ضرور۔ ۱۲

ف۲ اب کے موسیٰ نے جان کر پوچھا رخصت ہونے کو سمجھ لیا کہ یہ علم میرے ڈھب کا نہیں حضرت موسیٰ کا علم وہ تھا جس میں پیروی کرے خلق تو ان کا بھلا ہو حضرت خضرؑ کا علم وہ کہ دوسرے کو اس کی پیروی بن نہ آوے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنے اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا اسکے ماں باپ اسکے ساتھ خراب ہوتے، بعضے آدمی کی بنیاد بری پڑتی ہے اور بعضے کی بھلی جیسے ککڑی کھیرا کوئی بیج میٹھا پڑا کوئی کڑوا، اگرچہ اصل میں ککڑی کھیرا میٹھا ہے آدمی کی بنیاد بھی اصل میں بہتر ہے بگڑ کر کوئی پھل کڑوا نکلتا ہے اسکا علم اللہ کو ہے۔ پیغمبر نے فرمایا ہر آدمی کی بنیاد مسلمانی پر ہے یہی معنے سمجھنے چاہئیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ضروری حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضرؑ کے قصہ میں یہ سوال بڑا اہم ہے کہ حضرت خضرؑ نے جو جمہور علماء کی رائے پر ایک نبی تھے، خلاف شرع کاموں کی انجام دہی کیوں کی، پہلے دونوں کام بچہ کا قتل اور کشتی کی بربادی صاف صاف ظلم کے کام تھے جو کسی وقت اور کسی شریعت میں بھی جائز نہیں سمجھے گئے ایک نبی سے کیوں سرزد ہوئے۔ جمہور علماء کے ہاں اس کی یہ توجیہ ہے کہ حضرت خضر کو خدا نے تکوینی امور کا علم عطا فرمایا تھا اور خدا کے حکم سے انہوں نے یہ دونوں تکوینی حکم انجام دیئے حضرت موسیٰ احکام شریعت کے داعی تھے۔ شریعت کی نظر میں یہ دونوں کام غلط تھے۔ آپ برداشت کیسے ہو سکتے تھے اسلئے حضرت موسیٰؑ نے کچھ دیر تو صبر سے کام لیا اور پھر خضرؑ کا ساتھ چھوڑ کر چلے آئے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے علامہ ماوردی سے ایک توجیہ یہ نقل کی ہے کہ حضرت خضر ملائکہ میں سے تھے انسان نہیں تھے کیونکہ احکام تکوینی کی انجام دہی کیلئے ملائکہ مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک انسان کسی غیبی علم اور حکم سے خلاف شریعت ظاہرہ کوئی کام نہیں کر سکتا اگر کریگا خواہ بلا ارادہ یا بطور الہام تو وہ کسی حال میں گناہگار ہونے سے نہیں بچ سکتا۔ صاحب روح المعانی نے ج ۱۶ ص ۱۸۰ متعدد صوفیاء حق کے حوالہ سے لکھا ہے کہ کسی شخص کو ایسے الہام پر عمل کرنا جائز نہیں جو شریعت کے حکم ظاہر سے متصادم ہوتا ہو۔ خواہ وہ خود صاحب الہام ہی کیوں نہ ہو جمہور نے اس کلی اصول سے حضرت خضرؑ کو مستثنیٰ قرار دے کر ان واقعات کی توجیہ کی ہے لیکن بعض علماء اس طرف گئے کہ حضرت خضر نوع بشر سے تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ ایسی مخلوق (ملائکہ) سے تعلق رکھتے تھے جو احکام شریعت کی مکلف نہیں ہے (ابن کثیر ص ۹۹) قرآن و حدیث میں صراحت کے ساتھ حضرت خضر کو انسان قرار نہیں دیا گیا۔ قرآن نے عبدا من عبادنا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾

ان کا رب، اس سے بہتر ستھرائی میں، اور لگاؤ رکھتا محبت میں ف ؂

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ

اور وہ جو دیوار تھی، سو دو یتیم لڑکوں کی تھی، رہتے اس شہر میں، اور

كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ

اسکے نیچے مال گڑا تھا ان کا، اور ان کا باپ تھا نیک، پھر چاہا

رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً

تیرے رب نے کہ وہ پہنچیں اپنے زور کو، اور نکالیں اپنا مال گڑا، مہربانی سے

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ

تیرے رب کی ۔ اور میں نے یہ نہیں کیا اپنے حکم سے ۔ یہ پھیر ہے ان چیزوں کا، جن پر

تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ

تو نہ ٹھہر سکا ف ؂ اور تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کو۔

قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ ۭ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي

کہہ، اب پڑھتا ہوں تمہارے آگے اس کا کچھ مذکور ف ؂ ہم نے اس کو جمایا تھا ملک میں

الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

اور دیا تھا ہر چیز کا اسباب ؂ پھر پیچھے پڑا ایک اسباب کے ف ؂

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ

یہاں تک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ، پایا کہ وہ ڈوبتا ہے ایک دلدل کی

حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ

ندی میں اور پایا اسکے پاس ایک لوگ ف ہم نے کہا اے ذوالقرنین! یا لوگوں کو

تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تکلیف دے اور یا رکھ ان میں خوبی ف ؂ بولا جو کوئی ہوگا بے انصاف،

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾

سو ہم اس کو مار دینگے، پھر الٹا جاوے گا اپنے رب کے پاس، وہ مار دے گا اس کو بُری مار ؂

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ایک خاص بندہ کہا۔ احادیث میں لفظ رجل کا اطلاق کیا گیا۔ رجل کا لفظ انسانوں کیلئے خاص نہیں رجال من الجن والانس آتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب کوئی فرشتہ یا جن انسانوں کے سامنے آئیگا تو وہ صورت بشری ہی میں سامنے آئیگا۔ اسکے علاوہ بعض علماء حضرت خضر کی حیات ابدی کے قائل ہیں اس سے بھی علامہ ماوردی رحہ کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ البتہ جو حضرات خضرؑ کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ ان کی وفات کے بھی قائل ہیں واللہ اعلم وعلمہ اتم

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف اس ماں باپ کو پیچھے ایک بیٹی ہوئی ایک نبی سے بیاہی گئی اور ایک نبی جنا جس سے ایک امت چلی۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی جو کام خدا کے حکم سے کرنا ضرور ہوا اس پر مزدوری نہیں لینی۔ فائدہ: آگے قصہ فرمایا ذوالقرنین بادشاہ کا یہ بھی یہود کے سکھائے سے مکے کے لوگ پوچھتے تھے پیغمبر کے آزمانے کو جیسے اصحاب کہف کا احوال۔ ۱۲ منہ رح

ف اس بادشاہ کو ذوالقرنین کہتے ہیں اسواسطے کہ دنیا کے دونوں سرے پر پھر گیا تھا مشرق اور مغرب پر بعضے کہتے ہیں یہ لقب سکندر کا بعضے کہتے ہیں کوئی بادشاہ پہلے گذرا ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنے سرانجام کرنے لگا ایک سفر کا

ف ذوالقرنین کو شوق ہوا کہ دیکھے دنیا کی بستی کہاں تک بسی ہے سو مغرب کیطرف اس جگہ پہنچا کہ دلدل تھی نہ گذر آدمی کا نہ کشتی کا اللہ کے ملک کی حد نہ پا سکا۔ ۱۲ منہ رح

ف اس کو یہ کہا یعنے دونوں بات کی قدرت دی ہر بادشاہ کو ہر حاکم کو قدرت ملتی ہے چاہے خلق کو ستاوے چاہے اپنی خوبی کا ذکر جاری رکھے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ذوالقرنین کون تھا قرآن کریم کا ذوالقرنین کون تھا؟ اس سوال کے جواب میں قدیم مفسرین اسطرف گئے کہ وہ سکندر مقدونی تھا لیکن جدید تاریخی معلومات کی روشنی میں صاحب ترجمان القرآن نے قرآن کے ذوالقرنین کی تعیین میں جو فاضلانہ بحث کی ہے اور جو بڑے سائز کے ۲۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس نے جدید عہد کے مفسرین کو اسطرف جانے پر مائل کر دیا ہے کہ قرآن کریم نے ذوالقرنین کی جو علامات اور حالات بیان کئے ہیں وہ ایران کے فرمانروا خورس یا سائرس پر چسپاں ہوتے ہیں سکندر پر نہیں ہوتے۔ صاحب تفہیم القرآن اور صاحب قصص القرآن دونوں نے مولانا آزاد کی تحقیق سے اتفاق کیا ہے اور صاحب معارف القرآن نے بھی جو قدیم علماء کے حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں قصص القرآن کے واسطہ سے اس تحقیق کو راجح قرار دیا ہے حالانکہ وہ تحقیق مولانا آزاد کی ہے۔ اس ایرانی فرمانروا خسرو کے عروج کا عہد حضرت عیسٰی سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ

اور جو کوئی یقین لایا ، اور کیا بھلا کام ، سو اس کو بدلے میں بھلائی ہے ۔

وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾

اور ہم کہیں گے اس کو اپنے کام میں آسانی ف ؛ پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے ف۲ ؛

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ

یہاں تک کہ جب پہنچا سورج نکلنے کی جگہ ، پایا کہ وہ نکلتا ہے ایک لوگوں پر ، کہ نہیں بنا دی ہم نے انکو

مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ

اس سے ورے کچھ اوٹ ف۳ ؛ یوں ہی ہے ! اور ہمارے قابو میں آچکی ہے اسکے پاس کی خبر ف ؛ پھر

أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا

لگا ایک اسباب کے پیچھے ؛ یہانتک کہ جب پہنچا دو آڑ کے بیچ ، پائے ان سے ورے ایک لوگ ،

لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَ

لگتے نہیں کہ سمجھیں ایک بات ف ؛ بولے اے ذوالقرنین ! یہ یاجوج اور

مَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ

ماجوج ! دھوم اٹھاتے ہیں ملک میں ، سو کہے تو ہم ٹھہرادیں تجھ کو کچھ محصول اس پر ،

تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ

کہ بنادے تو ہم میں اور ان میں ایک آڑ ف ؛ بولا جو مقدور دی مجھ کو میرے رب نے وہ بہتر ہے

فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ

سو مدد کرو میری محنت میں ، بنادوں تمہارے اور انکے بیچ ایک دھابا ف ؛ پکڑ لاؤ مجھ کو تختے لوہے کے ۔

حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا

یہانتک کہ جب برابر کر دیا دو پھانکوں تک پہاڑ کے ، کہا ، دھونکو ۔ یہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ ۔

قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ

کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالوں اس پر پگھلا تانبا ف ؛ پھر نہ سکے کہ اس پر چڑھ آویں

وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ

اور نہ سکے اسمیں سوراخ کرنا ف ؛ بولا یہ ایک مہر ہے میرے رب کی ، پھر جب آوے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ۵۲۹ قبل مسیح ہے اس نے چند سال کے عرصہ میں میڈیا (الجبال) اور لیڈیا (ایشیائے کوچک) کی حکومتوں کو اپنے تابع کر کے بابل کی سلطنت کو بھی فتح کیا، اسکی فتوحات کا سلسلہ سندھ اور ترکستان سے لیکر مصر اور لیبیا تک اور دوسری طرف تھریس اور مقدونیہ تک پھیل گیا اور شمال میں اسکی سلطنت قفقاز (کاکیشیا) اور خوارزم تک وسیع ہو گئی۔ یعنی اس عہد میں سائرس پوری مہذب دنیا کا حکمران بن گیا۔ یہ ایرانی فرمانروا یہود کے ہاں دو سینگوں والا کر کے مشہور تھا کیونکہ دانیال نبی نے اسے اسی رنگ میں اپنے ایک خواب کے اندر دیکھا تھا۔ خود اہل فارس بھی سائرس کو اسی لقب سے یاد کرتے تھے اور آثار قدیمہ کی تحقیقات کے بعد اس کا جو مجسمہ برآمد ہوا ہے اسمیں اس فرمانروا کے سر پر دو سینگ اور دونوں طرف عقاب کیطرح کے پر بنے ہوئے ہیں، یہ بادشاہ اپنے عدل و انصاف اور خدا ترسی میں مشہور تھا اور اسی نے بابل کو فتح کر کے یہودیوں کو اسیری کی ذلت سے نجات دلائی۔ سائرس کی تیسری لشکر کشی اس علاقہ تک ہوئی جہاں یاجوج ماجوج کے حملے ہوتے تھے یہ سائرس کی شمالی مہم تھی جسمیں وہ بحر خزر (کاسپین) کو داہنی جانب چھوڑتا ہوا کاکیشیا کے پہاڑی سلسلہ تک پہنچ گیا۔ یہیں اسے وہ پہاڑی درہ ملا جو دو پہاڑوں دیواروں کے درمیان تھا اسی درہ سے یاجوج ماجوج حملہ آور ہوتے تھے! اور یہیں اس نے "سد" دیوار تعمیر کی یاجوج ماجوج شمالی مشرقی میدانوں کے وہ وحشی قبائل تھے جن کا سیلاب قبل از تاریخ سے یکرنویں صدی مسیحی تک برابر مغرب کیطرف امنڈتا رہا انہی قبائل کی ایک شاخ ایشیا میں تاتاریوں کے نام سے پکاری گئی اور ایک شاخ کو یورپ والے میگر کے نام سے یاد کرتے ہیں شمال مشرق کے اس علاقہ کے بڑے حصہ کو اب منگولیا اور چینی ترکستان کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اسی نسبت سے ان تاتاریوں کو منگول (مغل) قبائل کہا جاتا ہے۔ سکندر مقدونی کے بارے میں صاحب ترجمان القرآن قدیم مفسرین کی تحقیقات کی تنقیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ چونکہ فتوحات کی وسعت اور مشرق و مغرب کی حکمرانی کے لحاظ سے سکندر مقدونی کی شخصیت زیادہ مشہور رہی ہے اسلئے مفسرین کی نظریں اسی کیطرف اٹھ گئیں۔ چنانچہ امام رازی نے سکندر ہی کو ذوالقرنین قرار دیا ہے اور اگرچہ حسب عادت وہ تمام اعتراضات نقل کر دئے ہیں جو اس تفسیر پر وارد ہوتے ہیں لیکن پھر حسب عادت انکے بے محل جوابات پر مطمئن بھی ہو گئے ہیں حالانکہ کسی اعتبار سے بھی قرآن کا ذوالقرنین سکندر مقدونی نہیں ہو سکتا نہ تو وہ خدا پرست تھا نہ عادل تھا نہ مفتوح قوموں کیلئے فیاض تھا اور نہ ہی اس نے کوئی سد بنائی۔ (ترجمان القرآن ج ۲ ص ۴) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا

وعدہ میرے رب کا، گرا دے اس کو ڈھا کر۔ اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا ؒ اور چھوڑ دیں گے

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ

ہم خلق کو اس دن ایک دوسرے میں دھنستے، اور پھونک ماریں صُور میں، پھر جمع کر لاویں ہم

جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾

ان کو سارے ؒ اور دکھادیں ہم دوزخ اس دن کافروں کو سامنے ؒ

الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ

جن کی آنکھوں پر پردہ پڑا تھا میری یاد سے، اور نہ سکتے تھے

سَمْعًا ﴿١٠١﴾ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي

سننا ف ؒ اب کیا سمجھتے ہیں منکر! کہ ٹھہرا دیں میرے بندوں کو میرے سوا

أَوْلِيَاءَ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

حمایتی - ہم نے رکھی ہے دوزخ منکروں کی مہمانی ؒ تو کہہ ہم بتاویں تم کو،

بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کن کے کئے بہت اکارت؟ جن کی دوڑ بھٹک رہی ہے دنیا کی زندگی میں

وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور وہ سمجھتے ہیں کہ خوب بناتے ہیں کام ف ؒ وہی ہیں جو منکر ہوئے،

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ

اپنے رب کی نشانیوں سے اور اسکے ملنے سے سو مٹ گئے انکے کئے، پھر نہ کھڑی کریں گے ہم انکے واسطے

الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا

قیامت کے دن تول ف ؒ یہ بدلا ہے ان کا دوزخ، اس پر کہ منکر ہوئے، اور ٹھہرائیں

آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ

میری باتیں اور میرے رسول ٹھٹھا ؒ جو لوگ یقین لائے ہیں، اور کئے ہیں بھلے کام، ان کو ہیں

جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

ٹھنڈی چھاؤں کے باغ، مہمانی ؒ رہا کریں ان میں، نہ چاہیں وہاں سے جگہ بدلنی ؒ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حضرت شاہ صاحبؒ نے عام مفسرین کے قول کو اختیار نہیں کیا بلکہ صرف احتمال کے درجہ میں بیان کیا اور ساتھ ہی دوسرا قول بھی بیان کر دیا۔ شاہ صاحبؒ کے عہد میں علم الآثار کی تحقیق پر کام شروع نہیں ہوا تھا اسلئے شاہ صاحب نے قدیم مفسرین کی رائے نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے مولانا ابوالکلام آزاد رحؒ کے سامنے جدید تحقیقات موجود تھیں، اسلئے مولانا آزاد کو قرآنی شخصیتوں پر صحیح روشنی ڈالنے کا موقعہ ملا اور انکے بعد مفسرین نے ان کی تحقیق کو تسلیم کیا، مولانا نے اپنے ایک مکتوب میں شاہ صاحب کے تفسیری حواشی (فوائد) کے متعلق لکھا ہے اہل نظر سے مخفی نہیں کہ اس باب میں انکے سامنے عام سطح سے کوئی بلند تر مقام موجود نہ تھا انہوں نے کہیں بھی جلالین اور بیضاوی سے آگے قدم نہیں بڑھایا اسلئے وہ کمزوریاں انکے تفسیری اختیارات میں موجود ہیں جو عام طور پر متداول تفاسیر میں پائی جاتی ہیں۔ (مکاتیب ابوالکلام آزاد ص۱۹۷ مطبوعہ اردو اکیڈمی سندھ کراچی) مولانا مرحوم کو اسکی وجہ بھی بیان کرنی چاہیئے تھی جس کا میں نے اوپر تذکرہ کیا۔ مولانا کے سامنے بھی اگر اہلِ مغرب کی آثاری تحقیقات نہ ہوتیں تو مرحوم کے لئے بھی جلالین اور بیضاوی پر اکتفا کرنے کے سوا کیا چارہ ہوتا۔

ع ۱۹/۲ ۱۱

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) **فوائد** ف حاکم جو عادل ہو اسکی یہی راہ ہے بُروں کو سزا دے برائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے اسنے یہ بات کہی یعنی بھلائی اعتبار کی۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی اور سفر کا سرانجام کیا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ شاید وہ لوگ جنگلی سے ہونگے کہ گھر بنانا اور چھت ڈالنا ان میں دستور نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ تاریخ والے شاید اس جگہ کچھ اور کہتے ہونگے اور فی الحقیقت اتنا ہے جو فرما دیا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی کسی کی بولی ان سے نہ ملتی تھی اور دو آڑ دو پہاڑ تھے اس ملک میں اور یاجوج و ماجوج کے ملک میں وہی اٹکاؤ تھے۔ ان پر چڑھائی نہ تھی مگر بیچ میں کھلا تھا ایک گھاٹا اس راستے یاجوج و ماجوج آتے اور لوگوں کو لوٹ مار کر چلے جاتے۔ ۱۲ منہ رح ف۶ یعنی آپس میں باچھ ڈال کر کچھ مال جمع کر دیں اسکو دیکھا، بادشاہ صاحب فوج دلیا۔ حکم جانا کہ اس سے یہ کام ہو سکے گا۔ یاجوج ماجوج عرب کی زبان میں نام ہے ایک قوم کا دو دادوں کی اولاد ہیں ایک یاجوج ایک ماجوج، نہیں معلوم کہ اس ملک میں ان کا کیا نام تھا ترکوں کے ملک سے لگتے تھے اور قوم میں ترکوں کے بھائی تھے۔ ۱۲ منہ رح ف۷ یعنی مال میرے پاس بہت ہے مگر ہاتھ پاؤں سے ہمارے ساتھ تم بھی محنت کرو۔ ۱۲ منہ رح ف۸ اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بنا کے ایک پر ایک دھرتا گیا کہ دو پہاڑوں کے برابر ملا دیا پھر تانبا گھلا کر اسکے اوپر سے ڈالا وہ درزوں میں بیٹھ کر جم گیا سب مل کر ایک پہاڑ سا ہو گیا ہمارے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ

تو کہہ، اگر دریا سیاہی ہو کر لکھے میرے رب کی باتیں، بیشک دریا نبڑ چکے، ابھی نہ نبڑیں میرے

كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝١٠٩ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

رب کی باتیں، اور اگر دوسرا بھی لاویں ہم ویسا اسکی مدد کو ۞ تو کہہ، میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم،

يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ

حکم آتا ہے مجھ کو، کہ تمہارا صاحب ایک صاحب ہے۔ پھر جس کو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے،

فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝١١٠

سو کرے کچھ کام نیک، اور ساجھا نہ رکھے اپنے رب کی بندگی میں کسی کا ۞

(۱۹) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴)

آیاتہا ۹۸ — رکوعاتہا ۶

سورۂ مریم مکی ہے، اور اسمیں ۹۸ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا بڑا مہربان ہے ۞

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝١ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝٢ اِذْ نَادٰى

یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہر کا، اپنے بندے زکریا پر ۞ جب پکارا

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

اپنے رب کو، چھپی پکار ۞ ف بولا اے رب میرے! بوڑھی ہو گئیں ہڈیاں، اور ڈیگ نکلی سر سے

شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝٤ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ

بڑھاپے کی، اور تجھ سے مانگ کر اے رب! میں محروم نہیں رہا ۞ ف اور میں ڈرتا ہوں بھائی بندوں سے

وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝٥ يَّرِثُنِيْ

اپنے پیچھے، اور عورت میری بانجھ ہے، سو بخش مجھ کو اپنے پاس سے ایک کام اٹھانیوالا ف ۞ جو میری جگہ

وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

بیٹھے، اور یعقوب کی اولاد کی، اور کر اس کو اے رب من مانتا ف ۞ اے زکریا ہم تجھ کو خوشی سناویں

بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى

ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ، نہیں کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی ۞ بولا اے رب! کہاں سے ہو گا

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) پیغمبر پاس ایک شخص نے کہا میں سد تک گیا ہوں اور اس کو دیکھا ہے فرمایا کہ اسکی طرح بیان کر اس نے کہا جیسے چارخانہ لنگی۔ فرمایا تو سچا ہے وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور درزوں میں لکیر تانبے کی سرخ ۱۲ منہ رح ف۹ ان میں ایسا بادشاہ صاحب عزم و صاحب حکم اس کام پر لگا نہیں اور تھوڑے لوگوں سے ہو نہیں سکتا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح اجعل بینکم و بینھم ردما (۹۵) بنادوں تمہارے اور انکے بیچ ایک دھا۔ ہندی لغت میں دھا بلکے کئی معنے لکھے ہیں، کچی دیوار، پردہ، اوٹ شاہ صاحب نے اوٹ کے مفہوم میں استعمال کیا ہے، شاہ ولی اللہ نے حجاب محکم، لکھا ہے اور شاہ رفیع الدین نے مٹی دیوار لکھا ہے مولانا تھانوی نے، خوب مضبوط دیوار، کر دیا ہے۔

ع ۱۲ / ۹ / ۲

فوائد (حاشیہ صفحہ گزشتہ) ف حضرت کے وقت میں روپے برابر سوراخ اسمیں پڑ گیا اور حضرۃ عیسٰی کے وقت انکا نکلنا وعدہ ہے سب دنیا کو لڑائی سے عاجز کریں گے آسمان پر تیر چلاویں گے وہ لہو بھرے آویں گے آخر حضرت عیسٰی کی بددعا سے یکبار سارے مر رہیں گے۔ ذوالقرنین ایسی محکم دیوار پر بھی منتظر تھا کہ آخر یہ بھی فنا ہو گی نہ جیسے وہ باغ والا اپنے باغ پر مغرور۔ ۱۲ منہ رح
ف۲ یہ قیامت کے دن ہو گا جو رب کا وعدہ ہے۔ ۱۲ منہ رح
ف۳ یعنی اپنی عقل کی آنکھ نہ تھی کہ قدرتیں دیکھ کر یقین لاویں اور کسی کی بات نہ سنتے ضد سے کہ سمجھائے سمجھیں ۱۲ منہ رح
ف۴ یعنی جو دوڑ کی سو واسطے دنیا کے اور آخرت ویران رکھی۔ ۱۲ منہ رح ف۵ وہ آخرت کو نہ مانتے تھے تو اسکے واسطے کچھ کام نہ کیا پھر ایک پلہ کیا تولے۔ ۱۲ منہ رح

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف یعنی دل میں دعا کی یا پکارا ہو اکیلے مکان میں چھپی پکارا اسو اسطے کہ بوڑھی عمر میں بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنسیں ۱۲ منہ رح
ف۲ ڈیگ بڑھاپے کی یعنی بال سفید۔ ۱۲ منہ رح ف۳ بھائی بند راہ نیک نہ بگاڑیں یہ ڈر ہو گا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ اللہ نے ان کو قائم مقام ان کا اور اگلے پیغمبروں کا دیا لیکن رو برو ہی قائم مقام ان کے پیچھے نہیں رہا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح لنفد البحر (۱۰۹) نبڑ چکے، ختم ہو چکے، نبڑنا اب بھی بولا جاتا ہے۔ واشتعل الرأس شیبا (۴) اور ڈیگ نکلی بڑھاپے کی، ڈیگ کے معنی شعلہ بطور استعارہ بڑھاپے کی سفیدی کو آگ کا شعلہ کہا گیا ہے۔ سمیا (۷) اس نام کا کوئی، تمام حضرات نے سمیا بمعنے ہم نام کیا ہے اور مولانا تھانوی نے ہم صفت لکھا ہے۔ آیت ۶۵ میں بھی یہ لفظ آیا ہے وہاں فائدہ دیکھو۔ (۱۱۰) **اعلان بشریت** قرآن کریم نے تین جگہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے اپنی بشریت کا اعلان کرایا۔ (۱) بنی اسرائیل (۹۳) میں جب مشرکین نے آپ سے معجزات کی فرمائش کی تو آپنے اسکے جواب میں فرمایا کہ میں تو تم جیسا انسان ہوں میرے ہاتھ میں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

مجھ کو لڑکا ! اور میری عورت بانجھ ہے ، اور میں بوڑھا ہوگیا یہاں تک کہ

عِتِيًّا ۝٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ

اکڑ گیا ؟ کہا یوں ہی ! فرمایا تیرے رب نے ، وہ مجھ پر آسان ہے اور تجھ کو بنایا میں نے

مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ

پہلے سے ، اور تو نہ تھا کچھ چیز ؟ بولا اے رب ! ٹھہرا دے مجھ کو کچھ نشانی ، فرمایا تیری نشانی

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ

یہ کہ بات نہ کرے تو لوگوں سے ، تین رات تک چنگا بھلا ؟ پھر نکلا اپنے لوگوں پاس حجرے

الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١

سے ، تو اشارت سے کہا ان کو ، کہ یاد کرو صبح و شام ؟

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ وَّحَنَانًا مِّنْ

اے یحییٰ ! اٹھا لے کتاب زور سے ، اور دیا ہم نے اسکو حکم کرنا لڑکپن میں ؟ اور شوق دیا اپنی

لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا

طرف سے اور ستھرائی ، اور تھا پرہیزگار ؟ اور نیکی کرتا اپنے ماں باپ سے ، اور نہ تھا زبردست

عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥

بے حکم ؟ اور سلام ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے اور جس دن اٹھ کھڑا ہو جی کر ؟

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦

اور مذکور کر کتاب میں مریم کا ۔ جب کنارے ہوئی اپنے لوگوں سے ، ایک شرقی مکان میں ؟

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۣ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا

پھر پکڑ لیا ان سے ورے ایک پردہ ۔ پھر بھیجا ہم نے اس پاس اپنا فرشتہ ، پھر بن آیا اسکے

بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝١٨

آگے آدمی پورا ؟ بولی مجھ کو رحمٰن کی پناہ تجھ سے ۔ اگر تو ڈر رکھتا ہے ؟

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ڰ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝١٩ قَالَتْ

بولا ، میں تو بھیجا ہوں تیرے رب کا ۔ کہ دے جاؤں تجھ کو ایک لڑکا ستھرا ؟ بولی

(بقیہ صفحہ گزشتہ) خدائی کے اختیارات کہاں ہیں جو میں تمہاری فرمائش پوری کردوں، معجزات تو اسی کے اختیار میں ہیں، وہ جب چاہے گا میرے ہاتھ پر معجزات ظاہر کردیگا اس پر مشرکین لاجواب ہو گئے مگر ہٹ دھرمی کا برا ہو، حضور کے جواب پر یہ کہنے لگے کہ اچھا ! اگر آپ بشر ہیں تو پھر کسی بشر کو نبی کیسے بنا دیا گیا، قرآن کریم نے وہاں اس کا جواب یہ دیا کہ اگر خدا بالفرض کسی فرشتہ کو نبی بناتا تو اسے بھی بشریت کے جامے میں اور بشری احساسات کے ساتھ مبعوث کرتا، کیونکہ نبی کا منصب تعلیم و تربیت ہے اور تعلیم و تربیت کیلئے صرف علم کافی نہیں۔ احساس بھی ضروری ہے ظاہر ہے کہ عزیز علیہ ما عنتم امت کے غموں کا احساس اسی ہستی کو ہو سکتا ہے جو خود بھی غمزدہ رہ چکا ہو بھوکوں کے ساتھ وہی ہمدردی کر سکتا ہے جو خود بھی بھوک پیاس اور دکھ تکلیف کا مزا چکھ چکا ہو، انسانی کمزوریوں پر وہی چشم پوشی کر سکتا ہے جو خود بھی فطری تقاضوں کا تجربہ رکھتا ہو (۲) سورہ کہف میں یہ اعلان بشریت دلیل نبوت کے طور پر کیا گیا یعنی میری چالیس سالہ زندگی تمہارے سامنے ہے، وہ ایک عام انسان کی زندگی ہے۔ پھر چالیس سال کے بعد یکایک یہ تبدیلی کہ کل کا بشر امی علم و حکمت کا معلم بن کر سامنے آ گیا ہو کیسے پیدا ہو گئی ؟ اس کی توجیہ اسکے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس امی بشر کا تعلق علم الٰہی سے ہو گیا اور اس وحی الٰہی نے اسکے قلب و دماغ کو معرفت و حکمت سے روشن کر دیا۔ یہی نبوت ہے، پھر تم لوگ اسے تسلیم کرنے سے کیوں گریز کرتے ہو (۳) یہی مفہوم حم السجدہ آیت ۶۱ کا ہے ظاہر ہے کہ اعلان بشریت میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کا کوئی پہلو پوشیدہ نہیں اور نہ آپ کی بشریت کو تحقیر کے پیرایہ میں بیان کرنا جائز ہے البتہ حضورؐ کی محبت کے بعض سطحی دعویدار اس دور میں ایسے ضرور پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے خیال خام میں بشریت محمدیؐ کو آپکے حق میں معاذ اللہ تنقیص سمجھتے ہیں حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ اپنے مخالفین کے سامنے یہ اعلان کیوں کرتے ؟ یہ لوگ بشریت کے مسئلہ میں طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں اور سیدھے سادھے مسئلہ کو الجھاتے رہتے ہیں حالانکہ علماء اسلام نے نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کر دیا ہے کہ ایک نبی کو عام انسانوں کے ساتھ جنس بشر ہونے میں اشتراک کے علاوہ روحانی، ذہنی اور باطنی قوتوں اور صلاحیتوں میں بہت بڑا امتیاز حاصل ہے جیسے ایک بیش قیمت ہیرے اور عام پتھر کے درمیان صرف پتھر ہونے میں اشتراک و مثلیت ہے اسکے علاوہ کہاں پتھر اور کہاں ہیرا اور کہاں عقیق، دوسری مثال ہرن میں دیکھئے ہرن میں ایک وہ خون ہے جو اسکی رگوں میں دوڑ رہا ہے اور یہ حرام اور نجس ہے اور ایک وہ خون ہے جو اسکے نافہ میں آ کر مشک بن گیا ہے کیا ان دونوں کے فرق کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ

کہاں سے ہوگا لڑکا، اور چھوا نہیں مجھ کو آدمی نے اور میں بدکار کبھی نہ تھی ✽ بولا

كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَ

یوں ہی! فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے۔ اور اس کو ہم کیا چاہیں لوگوں کو نشانی، اور

رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا

مہر ہماری طرف سے۔ اور ہے یہ کام ٹھہر چکا ف ✽ پھر پیٹ میں لیا اس کو، پھر کنارے ہوئی اسکو لیکر

قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ

ایک پرے مکان میں ف ✽ پھر لے آیا اس کو جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں۔ بولی،

يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰهَا

کسی طرح میں مر چکتی اس سے پہلے، اور ہو جاتی بھولی بسری ✽ پھر آواز دی اسکو

مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

اسکے نیچے سے، کہ غم نہ کھا، کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ ف ✽

وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي

اور ہلا اپنی طرف سے کھجور کی جڑ، اس سے گریں گی تجھ پر پکی کھجوریں ✽ اب کھا

وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۚ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا ۙ فَقُولِي إِنِّي

اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی، تو کہیو، میں نے

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ ۚ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا

مانا ہے رحمٰن کا ایک روزہ، سو بات نہ کروں گی آج کسی آدمی سے ف ✽ پھر لائی اس کو اپنے

تَحْمِلُهُ ۗ قَالُوا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰأُخْتَ هٰرُونَ مَا

لوگوں پاس گود میں۔ بولے اے مریم! تو نے کی یہ چیز طوفان ✽ اے بہن ہارون کی! نہ تھا

كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ ۖ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ

تیرا باپ بُرا آدمی اور نہ تھی تیری ماں بدکار ف ✽ پھر ہاتھ سے بتایا اس لڑکے

قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ إِنِّي عَبْدُ

کو۔ بولے، ہم کیوں کر بات کریں اس شخص سے؟ کہ وہ ہے گود میں لڑکا ✽ وہ بولا، میں بندہ ہوں

حاشیہ صفحہ گذشتہ — **فوائد** ف۱ اولاد کی چیز مانگتے تعجب نہیں آیا جب سنا کہ ہوگا تب تعجب کیا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ فرشتے نے کہا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ منہ سے نہ بول سکے نشان ہوا کہ وہ وقت آیا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی علم کتاب لوگوں کو سکھانے لگا اپنے باپ کی جگہ زور سے یعنی باپ ضعیف تھے اور یہ جوان۔ ۱۲ منہ رح ف۵ ایک لڑکے نے انکو بلایا کھیلنے کو کہا ہم اسواسطے نہیں بنے۔ ۱۲ منہ رح ف۶ یعنی آرزو کے لڑکے ایسے ہوتے ہیں وہ نہ تھا۔ ۱۲ منہ رح ف۷ اللہ جو بندے پر سلام کہے اسکے معنی یہ کہ اس پر کچھ پکڑ نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۸ یعنے غسل حیض کرنے کو یہی پہلا حیض تھا تیرہ برس کی عمر تھی یا پندرہ برس کی عمر تھی ـــــ ، کنارے ہوئیں شرم سے وہ مکان مشرق کو تھا اب نصاریٰ قبلہ کرتے ہیں مشرق کو۔ ۱۲ منہ رح ف۹ یعنی جوان خوش صورت ۱۲ منہ رح

تشریح عتیا (۸) اکڑ گیا، لغت میں عتی حد سے بڑھنے والا اس کا ترجمہ سب حضرات نے بجد ضعیف وکمزور کیا ہے شاہ صاحب نے بڑھاپے کے آخری درجہ کو اکڑ گیا سے تعبیر کیا کیونکہ بڑھاپے میں پٹھے خشک ہو جاتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف۱ نشانی لوگوں کو یعنی بن باپ کا لڑکا پیدا ہوگا اللہ کی قدرت ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی جننے کے وقت ۱۲ منہ رح ف۳ آواز دی فرشتے نے اور زمین میں ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ ف۴ انکے دین میں یہ منت درست تھی کہ نہ بولنے کا بھی روزہ رکھتے ہمارے دین میں یہ منت درست نہیں ۱۲ منہ رح ف۵ بہن ہارون کی یعنی نبی ہارون کی بہن دادے کا نام بولتے ہیں قوم کو جیسی عاد وثمود یہ تھیں اولاد حضرت ہارون میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱۷ یعنی حضرت جبرائیلؑ کی پھونک سے حمل رہ گیا۔ پھر جب آثار وضع حمل ظاہر ہوئے تو وہ شرم کی وجہ سے کسی دور مقام پر چلی گئی حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں یعنے جننے کے وقت ۱۱ پھر حضرت مریمؑ کو حمل رہنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بقول عبداللہ بن عباس رضؓ ایک گھڑی میں ہوئی یعنی قیام حمل کے تھوڑی دیر کے بعد وضع حمل ہوگیا بعض حضرات نے فرمایا ایک گھڑی حمل ٹھہرا اور دوسری گھڑی میں صورت بنی اور تیسرے گھنٹے میں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہو گئے بعض مفسرین نے فرمایا حضرت عیسیٰ عام بچوں کی طرح نو ماہ میں پیدا ہوئے۔ واللہ اعلم — اولاد کے ہونے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں ۱۔ بدوں ماں باپ کے کوئی پیدا ہو جائے جیسے آدمؑ (۲) بدوں ماں کے پیدا ہو جیسے حضرت حوا (۳) ماں باپ دونوں کے اشتراک سے پیدا ہو جیسے عام مخلوق کی پیدائش (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝٣٠ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ

اللہ کا۔ مجھ کو اس نے کتاب دی، اور مجھ کو نبی کیا ۞ اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں۔

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝٣١ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ

اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی، جب تک میں رہوں جیتا ۞ اور سلوک والا اپنی ماں سے

وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝٣٢ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ

اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بدبخت ۞ اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، اور جس دن

اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝٣٣ ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ

مروں، اور جس دن کھڑا ہوں جی کر ۞ یہ ہے عیسیٰ، مریم کا بیٹا! سچی بات

الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۝٣٤ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ

جس میں جھگڑتے ہیں ۞ اللہ ایسا نہیں کہ رکھے اولاد،

وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۗ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝٣٥ وَ

وہ پاک ذات ہے جب ٹھہراتا ہے کچھ کام اس کو کہا۔ یہی کہتا ہے اس کو کہ ہو۔ وہ ہوتا ہے ۞ اور

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝٣٦

بے شک اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا سو اسی کی بندگی کرو۔ یہ ہے راہ سیدھی ۞

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ

پھر کئی راہ ہو گئے فرقے ان میں سے۔ سو خرابی ہے منکروں کو، جس وقت دیکھیں گے ایک

عَظِیْمٍ ۝٣٧ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ

دن بڑا ۞ کیا سنتے دیکھتے ہوں گے جس دن آویں گے ہمارے پاس، پر بے انصاف آج کے دن

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝٣٨ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِیْ

صریح بھٹکتے ہیں ۞ اور ڈر سنا دے ان کو اس پچھتاوے کے دن کا جب فیصل ہو چکے گا کام، اور وہ بھول

غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝٣٩ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَ

رہے ہیں، اور وہ یقین نہیں لاتے ف ۞ ہم وارث ہوں گے زمین کے اور جو کوئی ہے زمین پر، اور

اِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ۝٤٠ ع وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا

ہماری طرف پھر آویں گے ۞ اور مذکور کر کتاب میں ابراہیم کا۔ بے شک تھا وہ سچا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) (۴) بغیر باپ کے پیدا ہونا جیسے حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں۔ نشانی لوگوں کے لئے یعنی بن باپ کا لڑکا پیدا ہوا یہ اللہ کی قدرت ہے۔ ١٢

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف جب تک حشر کا دن ہے دوزخ سے مسلمان نکل نکل بہشت میں جاویں گے تب تک کافر بھی توقع میں ہوں گے پھر موت کو مینڈھے کی صورت میں لاکر دوزخ بہشت کے بیچ سب کو دکھا کر ذبح کریں گے اور پکاریں گے کہ بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں رہ پڑے ہمیشہ کو وہ دن ہے کہ کافر نا امید ہوں گے۔ ١٢ منہ رح

تشریح ١٣ شاہ صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرۃ مریم کو اخت ہارون کہنا عربی محاورہ کے مطابق یہ مطلب رکھتا ہے کہ اے ہارون کے خاندان کی لڑکی۔ عربی میں یہ طرز بیان عام ہے یا اخا ہمدان بلے ہمدان کے بھائی۔ یعنی اے خاندانِ ہمدان کے فرد، حضرت مریم حضرت ہارونؑ کی اولاد میں سے تھیں۔

انی عبد اللہ حضرت عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں سے مخالفین کو جو جواب دیا اس میں سب سے پہلے اپنی بندگی کا اعلان فرمایا۔ حضرت عیسیٰ کا یہ دوسرا معجزہ تھا۔ پہلا معجزہ بن باپ کے پیدا ہونا تھا۔ اس اعلان نے غلط عقیدت و محبت کی راہ سے آنے والی گمراہی کا دروازہ بند کیا لیکن اس پیش بندی کے باوجود عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کیلئے "ابن اللہ" کا عقیدہ گھڑ لیا۔ مہد کا ترجمہ شاہ صاحبؒ نے ماں کی گود کیا ہے جبکہ دوسرے حضرات گہوارہ کر رہے ہیں۔ لغت میں مہد ہموار زمین کو کہتے ہیں پھر عرب بستر کیلئے بھی مہد کا لفظ استعمال کرنے لگے۔ بچہ کا بستر حقیقت میں گود ہی ہوتا ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب نے بھی شاہ صاحب کے مطابق ہی ماں کی گود لکھا ہے۔ ماں کی گود سے بچہ کی معصومیت کا زیادہ اظہار ہوتا ہے۔ تشریح نبی و رسول ١٥ رسول کے معنی قاصد اور نبی کے معنی خبر دینے والا، جبکہ اسے نبأ سے مشتق مانا جائے اور اگر نبوۃ سے ہو تو اسکے معنے بلند مرتبہ اور اگر بقول امام کسائی نبی سے ہو تو اسکے معنے راستہ کے ہونگے یعنی خدا تک رسائی حاصل کرنے کا راستہ، قرآن نے ان دونوں لفظوں کو اکثر ہم معنے الفاظ کے طور پر استعمال کیا ہے لیکن علماء نے ان دونوں میں ایک معنوی فرق یہ بیان کیا ہے کہ رسول صاحب شریعت اور کتاب ہوتا ہے اور نبی عام ہے خواہ جدید شریعت لائے یا اگلی شریعت کا تابع ہو۔ ایک حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رسولوں کی تعداد (٣١٣) ہے اور نبیوں کی تعداد ایک لاکھ ٢٤ ہزار ہے۔ اس روایت کو امام احمد نے بروایت ابوامامہ

ع ٢ ٢٥

نَبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا

نبی ۞ جب کہا اپنے باپ کو اے باپ میرے کیوں پوجتا ہے جو چیز نہ سنے نہ دیکھے، اور نہ

يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ

کام آوے تیرے کچھ؟ ۞ اے باپ میرے! مجھ کو آئی ہے خبر ایک چیز کی جو تجھ کو نہیں آئی،

فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ

سو میری راہ چل سوجھا دوں تجھ کو راہ سیدھی ۞ اے باپ میرے! مت پوج شیطان کو۔ بیشک شیطان ہے

كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ

رحمٰن کا بے حکم ۞ اے باپ میرے! میں ڈرتا ہوں کہیں آ لگے تجھ کو ایک آفت رحمٰن

الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ

سے، پھر تو ہو جاوے شیطان کا ساتھی ف۱ ۞ وہ بولا، کیا تو پھرا ہوا ہے میرے ٹھاکروں سے اے ابراہیم!

لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

اگر تو نہ چھوڑے گا تو تجھ کو پتھراؤ سے ماروں گا اور مجھ سے دور جا ایک مدت ۞ کہا تیری سلامتی رہے ۔

سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن

میں گناہ بخشواؤں گا تیرا اپنے رب سے۔ بیشک وہ ہے مجھ پر مہربان ف۲ ۞ اور کنارہ پکڑتا ہوں تم سے اور جن کو تم پکارتے

دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

ہو اللہ کے سوا اور پکاروں گا اپنے رب کو، امید ہے کہ نہ رہوں گا اپنے رب کو پکار کر، محروم ۞

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ

پھر جب کنارہ ہوا ان سے، اور جن کو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا، بخشا ہم نے اس کو اسحٰق

وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا

اور یعقوب۔ اور دونوں کو نبی کیا ف۳ ۞ اور دیا ہم نے ان کو اپنی مہر سے،

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ

اور رکھا انکے واسطے سچا بول اونچا ف۴ ۞ اور مذکور کر کتاب میں موسیٰ

مُوسَىٰ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنَاهُ

کا۔ وہ تھا چنا ہوا، اور تھا رسول نبی ف۵ ۞ اور پکارا ہم نے اس کو،

(بقیہ صفحہ گذشتہ) نقل کیا ہے اور یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہونے کی وجہ سے قابل استناد سمجھی گئی ہے رسول و نبی کے منصبی فرق کو صفحہ ۲۹۸ پر تشریح میں دیکھو۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا **فوائد**

ف۱ یعنی کفر کے وبال سے کچھ آفت آوے اور تو مدد مانگنے لگے شیطان سے یعنی بتوں سے اکثر لوگ ایسے ہی وقت شرک کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ رہ ف۲ تیری سلامتی رہے یہ رخصت کا سلام ہے معلوم ہوا اگر دین کی بات سے ماں باپ ناخوش ہوں اور گھر سے نکالنے لگیں اور بیٹا بات میٹھی کہہ کر نکل جاوے وہ بیٹا عاق نہیں اور گناہ بخشوانے کو انہوں نے وعدہ کیا تھا جب اللہ کی مرضی نہ دیکھی تب موقوف کیا۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ یعنی اللہ کی راہ میں ہجرت کی اپنوں سے دور پڑے اللہ نے ان سے بہتر اپنے دیئے انسیت کو یہاں اسمٰعیل کا نام نہ فرمایا کہ وہ انکے پاس نہیں رہے۔ ۱۲ منہ رہ ف۴ یعنی ہمیشہ لوگ انکی تعریف کرتے رہیں اور ان پر رحمت بھیجیں۔ ۱۲ منہ رہ ف۵ جس کو اللہ سے وحی آئی وہ نبی ان میں جو خاص ہیں امت رکھتے ہیں یا کتاب وہ رسول ہیں۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح

سَلٰمٌ عَلَيْكَ (۴۷) تیری سلامتی رہے یہ رخصت کا سلام ہے اس میں حسرت و افسوس کا اظہار ہوتا ہے اسے شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی نے اپنے برج بھاشا کے ترجمہ میں اس طرح ادا کیا ہے۔ ابراہیم بولا! پتا جی! سکھی رہو، اس ترجمہ میں حسرت و یاس کا مفہوم زیادہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے اپنے باپ آذر کے حق میں استغفار کی وضاحت قرآن کریم نے سورۂ توبہ آیت (۱۱۴) صفحہ (۲۶۵) میں کی ہے۔

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ

داہنی طرف سے طور پہاڑ کے، اور نزدیک بلایا اس کو بھید کہنے کو ف۱ ۞ اور بخشا ہم نے اس کو اپنی

رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز

مہر سے بھائی اس کا ہارون نبی ف۲ ۞ اور مذکور کر کتاب میں اسمٰعیل کا۔

اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ

وہ تھا وعدے کا سچا، اور تھا رسول نبی ف۳ ۞ اور حکم

يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

کرتا تھا اپنے گھر والوں کو، نماز اور زکوٰۃ کا۔ اور تھا اپنے رب کے ہاں پسند ۞

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّ

اور مذکور کر کتاب میں ادریس کا۔ وہ تھا سچا نبی ۞ اور

رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اٹھا لیا ہم نے اس کو ایک اونچے مکان پر ف۴ ۞ وہ لوگ ہیں، جن پر نعمت دی اللہ نے پیغمبروں

مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ز

میں، آدم کی اولاد میں، اور ان میں جن کو لاد لیا ہم نے نوح کے ساتھ،

وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَ

اور ابراہیم کی اولاد میں، اور اسرائیل کی، اور ان میں جن کو ہم نے سوجھ دی اور

اجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدة

پسند کیا۔ جب ان کو سنایئے آیتیں رحمٰن کی، گرتے ہیں سجدے میں اور روتے ۞

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ

پھر ان کی جگہ آئے ناخلف، گنوائی نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے،

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

سو آگے ملے گی گمراہی ۞ مگر جس نے توبہ کی، اور یقین لایا، اور کی نیکی،

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ

سو وہ لوگ جاویں گے بہشت میں اور ان کا حق نہ رہے گا کچھ ۞ باغوں ہیں

فوائد ف۱ ان سے کلام ہوا بیچ میں فرشتہ نہ تھا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنے انکے ساتھ مددگار ہوئے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تو آوے میں اسی جگہ رہوں گا۔ وہ ایک برس نہ آیا وہاں ہی رہے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ لکھا ہے حضرت ادریس پہلے تھے حضرت نوح علیہ السلام سے حساب ستاروں کی چال کا، اور لکھنا اور سینا کہتے ہیں ان سے سیکھا خلق نے ملک الموت ان سے آشنا تھا ایک بار آزمانے کو اپنی جان بدن سے نکلوائی پھر ڈال دی اور بہشت کی سیر مانگی پھر وہاں رہ گئے اللہ کے حکم سے حضرت ملے تھے معراج کی رات آسمان پر اور بعضے کہتے ہیں حضرت الیاس کا لقب ہے ادریس یہ بنی اسرائیل میں پیغمبر ہوئے تھے خضر کیطرح یہ بھی زندہ رہ گئے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

(۵۷) بمکان اعلیٰ کے متعلق مختلف اقوال ہیں اکثر ان میں سے اسرائیلی ہیں جن پر علماء نے سخت تنقید کی ہے خصوصًا ابن کثیر نے صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ انکے درجات عالیہ اور مراتب علیا کا ذکر فرمایا، اور اس بلندی سے ان کی معنوی بلندی مراد ہے محقق ابن کثیر رح نے رفع آسمانی کی روایات کے متعلق لکھا ہے۔ هٰذا من اخبار كعب الاحبار الاسرائيليات

(ج ۲ ص۱۲۶)

تشریح (۵۸) یہ سب حضرات ان لوگوں میں سے تھے جن کی رہنمائی ہم نے فرمائی تھی اور جن کو ہم نے منتخب فرمایا تھا ان حضرات کا حال باوجود اس بزرگی اور مقبولیت کے یہ تھا کہ جب ان کے سامنے رحمان کی آیتیں تلاوت کی جاتی تھیں۔ تو یہ حضرات روتے اور سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے تھے یعنی شروع سورت سے لیکر حضرت ادریسؑ تک جن پیغمبروں کا ذکر ہوا، یہ منجملہ دیگر پیغمبروں کے وہ حضرات ہیں جن پر اللہ تعالےٰ نے اپنا انعام یعنی نبوت عطا فرمائی تھی۔ یہ آدم کی ذرّیت تھے یعنی نسل آدم میں سب کی شرکت ہے اور حضرت ادریسؑ کے علاوہ بعض ان لوگوں کی اولاد سے ہیں جن کو ہم نے حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ اسمیں حضرت ادریسؑ کے علاوہ سب شریک ہیں، اور بعضے ان میں سے حضرت یعقوبؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سام بن نوح کی اولاد میں ہیں۔ باقی حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ یہ حضرت یعقوبؑ کی اولاد سے ہیں۔

عَدْنٍ الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ

بسنے کے، جن کا وعدہ دیا ہے رحمٰن نے اپنے بندوں کو بن دیکھے ۔ بیشک ہے اسکے وعدہ

مَاْتِیًّا ﴿۶۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا

پر پہنچنا ۞ نہ سنیں گے وہاں بک بک، سوا سلام ۔ اور ان کو ہے ان کی روزی وہاں

بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا

صبح اور شام ف ۞ وہ بہشت ہے ! جو میراث دیں گے ہم اپنے بندوں میں ،

مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ

جو کوئی ہوگا پرہیزگار ف ۞ اور ہم نہیں اترتے، مگر حکم سے تیرے رب کے ۔ اسی کا ہے جو ہمارے

اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿۶۴﴾ ۚ

آگے اور جو ہمارے پیچھے، اور جو اسکے بیچ ۔ اور تیرا رب نہیں بھولنے والا ف ۞

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ

رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہے سو اسی کی بندگی کر، اور ٹھہرا رہ اس کی

لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴿۶۵﴾ ع وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا

بندگی پر ۔ کوئی پہچانتا ہے ! تو اسکے نام کا ف ۞ اور کہتا ہے آدمی ، کیا جب میں

مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا یَذْكُرُ الْاِنْسَانُ

مر گیا پھر نکلوں گا جی کر ؟ ۞ کیا یاد نہیں رکھتا آدمی کہ

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْئًا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ

ہم نے اس کو بنایا پہلے سے، اور وہ کچھ چیز نہ تھا ۞ سو قسم ہے تیرے رب کی

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ﴿۶۸﴾ ۚ

ہم گھیر بلاویں گے ان کو اور شیطانوں کو، پھر سامنے لاویں گے گرد دوزخ کے، گھٹنوں پر گرے ف ۞

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ﴿۶۹﴾ ۚ ثُمَّ

پھر جدا کریں گے ہم ہر فرقہ میں سے، جونسا ان میں سخت رکھتا تھا رحمٰن سے اکڑ ۞ پھر

لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰی بِهَا صِلِیًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ

ہم کو خوب معلوم ہیں، جو بہت قابل ہیں اسمیں بیٹھنے کے ۞ اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہنچے گا اس پر

فوائد ف۱ بک بک نہ سنیں گے اور سلام علیک کی آواز بلند سنیں گے ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ میراث آدم کی کہ اول ان کو بہشت ملی ہے ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ایک بار جبرئیل کئی روز نہ آئے جب آئے حضرت نے کہا تم ہر روز کیوں نہیں آتے، اللہ نے یہ کلام سکھایا جبرئیل کو کہ جواب یوں کہو کلام ہے اللہ کا جبرئیل کی طرف سے جیسا کہ ایاک نعبد ایاک نستعین ہم کو سکھایا ہمارے آگے پیچھے کہا آسمان و زمین کو اترتے ہوئے زمین آگے آسمان پیچھے چڑھتے ہوئے وہ پیچھے یہ آگے ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ اللہ کے نام سب اس کی صفت ہیں یعنی کوئی ہے اس صفت کا ۱۲ ف۵ مارے دہشت کے کھڑے سے گر پڑیں گے اور چین سے بیٹھ نہ سکیں گے یہی ہو گھٹنوں پر گرنا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح: ف۴ اسماء حسنٰی کی تشریح الاعراف (۱۸۰) صفحہ (۲۲۴) پر دیکھو، آیت (۶۳) میں جنت کو اہل تقوی کی میراث قرار دیا گیا ہے تقوٰی قرآن کریم کی بڑی جامع تعبیر ہے لغت میں اسکے لغوی معنی بچنا ہے، قرآن کی اصطلاح میں ایک عوام کا تقوٰی ہے، دوسرا خواص کا تقوٰی ہے عوام کا تقوٰی شریعت کے واضح احکام کی پیروی کرنا ہے جس سے انسان خدا کی ناراضگی سے بچتا ہے ۔ خواص کا تقوٰی احتیاط کی راہ اختیار کرنا ہے یعنی جن باتوں میں شریعت کی خلاف ورزی کا شبہ بھی ہو ان سے بھی دور رہنے کی کوشش کی جائے لیکن یہ احتیاط وہم اور اپنے اوپر سختی کی حد تک نہ پہنچے، حضور علیہ السلام نے فرمایا انسان بڑی بڑی عبادات ادا کرتا ہے لیکن قیامت میں اسکی دانشمندی اور فہم شریعت کے مطابق اجر ملتا ہے ۔

وما یجزی یوم القیامۃ الا بقدر عقلہ (مشکوٰۃ ۴۳۰)

كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّ

ہو چکا تیرے رب پر ضرور مقرر ۞ پھر بچاویں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے، اور

نَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

چھوڑ دیں گے گنہگاروں کو اسی میں اوندھے گرے ف۱ ۞ اور جب سنائیے ان کو ہماری آیتیں کھلی،

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ

کہتے ہیں جو لوگ منکر ہیں، ایمان والوں کو، دونوں فرقوں میں کس کا مکان بہتر ہے اور

أَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا

اچھی لگتی ہے مجلس ف۲ ۞ اور کتنی کھپا چکے ہم پہلے ان سے سنگتیں، وہ ان سے بہتر تھے اسباب

وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ

میں اور نمود میں ۞ تو کہہ جو کوئی رہا بھٹکتا، سو چاہیئے اس کو کھینچ لے جاوے

مَدًّا ۚ حَتّٰىٓ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ط

رحمٰن لمبا ۞ ف۳ یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو وعدہ پاتے ہیں، یا آفت، اور یا قیامت۔

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللّٰهُ

سو تب معلوم کریں گے کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ہے ف۴ ۞ اور بڑھاتا جاوے

الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ

اللہ سوجھے ہوؤں کو سوجھ۔ اور رہنے والی نیکیاں بہتر رکھتی ہیں تیرے رب کے ہاں بدلا

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ

اور بہتر پھر جانے کو جگہ ف۵ ۞ بھلا تو نے دیکھا، وہ جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا مجھ کو ملنا ہے

مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

مال اور اولاد ف۶ ۞ کیا جھانک آیا ہے غیب کو، یا لے رکھا ہے رحمٰن کے ہاں اقرار؟

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

یوں نہیں! ہم لکھ رکھیں گے جو کہتا ہے اور بڑھاتے جاویں گے اس کو عذاب میں لمبا ۞

وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اور ہم لے لیں گے اس کے مرے پر جو بتا رہا ہے اور آوے گا ہم پاس اکیلا ف۷ ۞ اور پکڑا ہے لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں

فوائد ف۱ بہشت کو راہ نہیں مگر دوزخ کے منہ میں تنور کی شکل دوزخ ہے منہ اس کا دنیا سے بڑا کنارے سے کنارے تک راہ پڑی ہے بال برابر تیز جیسے تلوار اور کانپتے ایمان والے اس پر سے سلامت گذر جائیں گے اور گنہگار گر پڑیں گے پھر موافق عمل کے زور کے نکلیں گے اور شفاعت سے اور ارحم الراحمین کی مہر سے آخر جس نے کلمہ کہا ہے سچے دل سے سب نکلیں گے اور کافر رہ جاویں گے پھر اس کا منہ بند ہوگا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنے دنیا کی رونق میں مقابلہ دیتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنے بہکاوے میں جانے دے کیونکہ دنیا جانچنے کی جگہ ہے بھلا برا پاویں گے آخرت میں یہاں نیک و بد بھلائی برائی میں شامل ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ فوج یعنے مددگار کافر اپنا مددگار سمجھتے ہیں بتوں کو اور ایمان والے اللہ کو۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی دنیا کی رونق رب کے ہاں کام کی نہیں۔ نیکیاں رہیں گی اور دنیا نہ رہے گی۔ ف۶ ایک کافر مالدار ایک مسلمان لوہار کو کہنے لگا تو مسلمانی سے منکر ہو تو تیری مزدوری دوں اس نے کہا اگر تو مرے اور جیوے تو بھی میں منکر نہ ہوں اس نے کہا اگر پھر جیوں گا تو بھی مال اور اولاد وہاں بھی ہوگا تجھ کو مزدوری وہاں دے دوں گا اسی پر یہ فرمایا یعنی وہاں دولت ملتی ہے ایمان سے، کافر چاہے کہ یہاں کی دولت وہاں ملے سو نہیں ۱۲ منہ رح ف۷ جو بتاتا ہے یعنی مال اور اولاد اس کافر کے دونوں بیٹے مسلمان ہوئے ۱۲ منہ

تشریح، فائدہ(۱) میں یہ بتایا کہ جنت کے اندر داخل ہونے کا راستہ دوزخ کے اوپر سے ہے جیسے ایک غار کے اوپر پل بنا دیا جاتا ہے اس پل کو عام محاورہ کے مطابق پل صراط کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کے درمیان وارد ہونے کے مفہوم میں اختلاف رہا ہے جیسے ابن کثیر نے (جلد ۳ ص ۱۳۲) بڑی وضاحت سے نقل کیا ہے اس بحث میں راجح قول یہ نظر آتا ہے کہ پل صراط سے گذرنا سب کو پڑے گا مگر ایمان والے برق رفتاری کے ساتھ گذر جائیں گے اور ان کے حق میں جہنم کی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی اور منکر و کافر پھسل پھسل کر دوزخ میں جا پڑیں گے۔ اس آیت میں بھی اہل تقویٰ کے لئے مطلق نجات کا اعلان ہے اور سورہ اللیل (۱۶) اسکی تائید کر رہی ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت النساء (۴۸) صـ پر گذر چکی ہے۔

لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ

کو پوجنا کہ وہ ہوں انکی مدد ✽ یوں نہیں ! وہ منکر ہونگے ان کی بندگی سے اور ہو جاویں گے ان کے

عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

مخالف ✽ تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے چھوڑ رکھے ہیں شیطان منکروں پر ؟

تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ

اچھالتے ہیں انکو اُبھار کر ✽ سو تو جلدی نہ کر ان پر - ہم تو پوری کرتے ہیں انکی گنتی ✽ جس دن

نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى

ہم اکٹھا کر لاویں گے پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان بلائے ✽ اور ہانک لے جائیں گے گنہگاروں کو ،

جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ

دوزخ کیطرف پیاسے ✽ نہیں اختیار رکھتے لوگ سفارش کا ، مگر جس نے لے لیا رحمٰن سے

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ

قرار ف ✽ اور لوگ کہتے ہیں رحمٰن رکھتا ہے اولاد ✽ تم آ گئے ہو

شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ

بھاری چیز میں ف۲ ابھی آسمان پھٹ پڑیں اس بات سے ، اور ٹکڑے ہو زمین

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا

اور گر پڑیں پہاڑ ڈھے کر ✽ اس پر کہ پکارتے ہیں رحمٰن کے نام پر اولاد ✽ اور نہیں

يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

بن آتا رحمٰن کو ، کہ رکھے اولاد ✽ کوئی نہیں آسمان و زمین میں ،

وَالْأَرْضِ إِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ أَحْصٰىهُمْ

جو نہ آوے رحمٰن کا بندہ ہو کر ✽ اس پاس ان کا شمار ہے ،

وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ إِنَّ

اور گن رکھی ہے ان کی گنتی ✽ اور ہر کوئی ان میں آوے گا اس پاس قیامت کے دن اکیلا ✽ جو یقین

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

لائے ہیں ، اور کی ہیں نیکیاں ، ان کو دے گا رحمٰن محبت ف۳

فوائد ف۱ یعنی جس کو اللہ نے وعدہ دیا ہے سفارش کرے گا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی بھاری گناہ ۱۲۔ منہ رح ف۳ یعنی ان سے محبت کرے گا یا ان کے دل میں اپنی محبت پیدا کرے گا یا خلق کے دل میں ان کی محبت ۔ ۱۲۔

ع ۵/۸

تشریح (۸۳) عربی میں اَزّالقِدر کے معنی ہیں ۔ چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا میں اُبال آگیا ۔ قرآنی ادب نے مخالفین حق کے غصہ اور اشتعال کے لئے کتنا بہترین استعارہ اختیار کیا ہے اور دشمنوں کے ابال کی کتنی عمدہ تصویر کشی کی ہے ۔ شاہ صاحبؒ نے اپنے بلیغ اسلوب کے مطابق فعل اور مفعول مطلق دونوں کا الگ الگ ترجمہ کیا ہے ۔ اچھالتے ہیں ان کو ابھار کر ،، دوسرے تراجم ملاحظہ ہوں ۔

مے جنبانید ند ایشاں را جنبانیدنے (شاہ ولی اللہ) بدکاتے ہیں انکو بدکا نا کر (شاہ رفیع الدین رح) ان کو اکساتے رہتے ہیں (ڈپٹی نذیر احمدؒ) انکو خوب ابھارتے ہیں (تھانوی رح) ان کو خوب خوب اکسا رہے ہیں (مودودی رح) وہ انہیں خوب اکساتے رہتے ہیں ۔ (مولانا آزاد رح) ان تمام تراجم کے مقابلہ میں مفعول مطلق کا تاکیدی مفہوم جس طرح شاہ صاحب نے ادا کیا ہے وہ شاہ صاحب ہی کا حصہ ہے اُردو زبان میں اس مفہوم کے لئے ایک بڑا اچھا محاورہ استعمال ہوتا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ باسی کڑھی میں ابال آگیا ۔

(۹۶) اوپر فائدہ (۳) میں محبت کی تین صورتیں بیان کیں ۔ چوتھی صورت شاہ ولی اللہؒ نے یہ بیان فرمائی

یعنی با یک دیگر دوست باشند
آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں گے ۔
(فتح الرحمان)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ

سو ہم نے آسان کیا یہ قرآن تیری زبان میں، اسواسطے کہ خوشی سنادے تو ڈر والوں کو، اور ڈرا دے

قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ

جھگڑالو لوگوں کو ❁ اور کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے سنگتیں۔

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع

آہٹ پاتا ہے تو۔ ان میں کسی کا، یا سنتا ہے ان کی بھنک ❁

آیاتہا ۱۳۵ — (۲۰) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (۴۵) — رکوعاتہا ۸

سورہ طٰہٰ مکی ہے، اور اسمیں ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اسواسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن، کہ تو محنت میں پڑے، مگر نصیحت کے واسطے جس کو

يَّخْشٰى ﴿۳﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ ؕ

ڈر ہے ❁ اتارا ہے اس کا، جس نے بنائی زمین، اور آسمان اونچے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

وہ بڑی مہر والا، تخت کے اوپر قائم ہوا ❁ اسی کا ہے، جو کچھ ہے آسمان و

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

زمین میں، اور ان دونوں کے بیچ اور نیچے گیلی زمین کے ❁ اور اگر تو بات کہے پکار کر،

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ

تو اس کو خبر ہے چھپے کی اور اس سے چھپے کی ❁ ف اللہ ہے جسکے سوا بندگی نہیں کسی کی۔ اسکے ہیں سب نام

الْحُسْنٰى ﴿۸﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

خاصے ف ❁ اور پہنچی ہے تجھ کو بات موسیٰؑ کی؟ ❁ جب اس نے دیکھی ایک آگ، تو کہا

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ

اپنے گھر والوں کو ٹھہرو! میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تم پاس اسمیں سے سلگا کر، یا

فوائد ف چھپا جو آہستہ بولے اور اس سے چھپا جو دل میں ہو۔ ۱۲ منہ رح ف کا فرجب رحمٰن سنتے تو کہتے تم ایک کو ٹھہراؤ کبھی کسی کو پکارتے ہو کبھی کسی کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۹۷ سو اے پیغمبر ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں اسلئے آسان کیا ہے تاکہ آپ اسکی وجہ سے متقیوں کو خوشخبری دیدیں اور اس قرآن کے ذریعہ جھگڑا کرنیوالوں کو ڈرادیں، یعنی قرآن کو آپ کی زبان عربی میں اسلئے آسان کیا ہے تاکہ جو نیک لوگ بشارت کے مستحق ہیں ان کو بشارت سنا دیجیے اور جھگڑالو اور معاندین کو عذاب الٰہی سے ڈرا دیجیے۔ (۹۸) اور ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو تباہ و ہلاک کر چکے ہیں، سو کیا اے پیغمبرؐ! آپ ان ہلاک شدگان میں سے کسی کو دیکھتے اور کسی کی آہٹ پاتے ہیں اور ان کی بھنک بھی سنتے ہیں۔ یعنی ایک ڈرانے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ سرکش اور معاند قوموں کا انجام ان کو بتاؤ، تاکہ یہ ان تباہ شدہ قوموں کے حالات سن کر عبرت پکڑیں جن کی نہ آج کوئی آواز ہے نہ کوئی آہٹ، نہ وہ دیکھنے میں آتے ہیں اور نہ ان کی کوئی آواز سنائی دیتی ہو خواہ وہ آواز کتنی ہی ہلکی اور پست ہو۔ (۴) تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ اتارا ہے اس شخص کا جس نے بنائی زمین" شاہ صاحبؒ کے وقت میں لفظ شخص کا اطلاق خدا تعالیٰ کی ذات پر کیا جاتا تھا اب نہیں کیا جاتا، اسلئے اس کی جگہ "ہستی" کا لفظ لکھنا چاہیے۔ شاہ رفیع الدین صاحبؒ کے ترجمہ میں بھی یہ لفظ بکثرت بولا گیا ہے جس سے آج کے پڑھنے والوں کو الجھن پیش آتی ہے۔ اس مقام کے علاوہ الرعد (۳۳) میں بھی شاہ صاحبؒ نے "شخص" کا استعمال کیا ہے حضرت شیخ الہند رحمہ نے دونوں جگہ اس لفظ کو حذف کر دیا ہے راقم نے بھی حضرت شیخ کی پیروی کر کے ترجمہ کو صحیح کر دیا ہے۔

اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ ط

پاؤں اس آگ پر راہ کا پتا ف ٭ پھر جب پہنچا آگ پاس، آواز آئی، اے موسیٰ ٭

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ ط

میں ہوں میں تیرا رب سو اتار اپنی پاپوشیں، تو ہے پاک میدان طوٰی میں ف٢ ٭

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

اور میں نے تجھ کو پسند کیا، سو تو سنتا رہ جو حکم ہو ٭ میں جو ہوں میں اللہ ہوں، کسی کی بندگی نہیں سوا

فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ

میرے سو میری بندگی کر، اور نماز کھڑی رکھ میری یاد کو ٭ قیامت مقرر آنی ہے، میں چھپا

اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا

رکھتا ہوں اس کو، کہ بدلا ملے ہر جی کو جو وہ کماتا ہے ف٣ سو کہیں تجھ کو نہ روک دے اس سے وہ جو

يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ

یقین نہیں رکھتا اس کا اور پیچھے پڑا ہے اپنے مزوں کے پھر تو ٹپکا جاوے ف٤ ٭ اور یہ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے

هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

موسیٰ ٭ بولا یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیکتا ہوں۔ اور پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں پر، اور میرے اس میں

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾

کتنے کام ہیں اور ٭ فرمایا، ڈال دے اس کو اے موسیٰ ٭ تو اس کو ڈال دیا، پھر تب ہی وہ سانپ ہے دوڑتا ٭

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ

فرمایا، پکڑ لے اس کو، اور نہ ڈر۔ ہم پھیر دیں گے اس کو پہلے حال پر ف٥ ٭ اور لگا لے اپنے

يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لا

ہاتھ اپنے بازو سے، کہ نکلے چٹا ہو کر، نہ کچھ بُری طرح، ایک نشانی اور ف٦ ٭

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع

کہ دکھاتے جاویں ہم تجھ کو اپنی نشانیاں بڑی ٭ جا طرف فرعون کے کہ اس نے سر اٹھایا ٭

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ لا وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ لا

بولا اے رب! کشادہ کر میرا سینہ ٭ اور آسان کر میرا کام ٭

دوسرا معنی اکاد کے یہ بھی کیا گیا ہے

فوائد ف١ یہ قصہ سورہ قصص اور طٰہٰ اور اعراف میں سے پورا معلوم ہوگا جب حضرت موسیٰ مدین سے مصر کو آنے لگے، عورت اور بکریاں ساتھ لے کر جنگل میں رات کی سردی میں راہ بھولے۔ اور عورت کو جننے کا درد ہوا، دور سے آگ نظر آئی، وہ آگ نہ تھی اللہ کا نور تھا ان سے کلام کیا اور نبی کر کر فرعون کی طرف بھیجا پیچھے عورت اپنے باپ کے گھر پہنچ رہی۔ ١٢ منہ رح ف٢ وہ میدان آگے سے شاید بزرگ تھا یا اب ہوگیا ان کی پاپوشیں ناپاک تھیں۔ یہود یہ نہیں سمجھے پاک موزہ پاپوش بھی نماز میں اتارتے ہیں ہمارے پیغمبر نے فرمایا تم نماز پڑھو موزے سے پاپوش سے اگر پاک ہوں ١٢ منہ رح ف٣ موسیٰ علیہ السلام کو بھی پہلے وحی میں نماز کا حکم ہے اور ہمارے پیغمبر کو بھی رب فکبر اور قیامت کو چھپاتا ہوں یعنی وقت کسی کو نہیں بتاتا۔ ١٢ منہ رح ف٤ نہ روک دے اس سے یعنے قیامت کے یقین لانے سے یا نماز سے جب اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بروں کی صحبت سے منع کیا تو اور کوئی کیا ہے۔ ١٢ منہ رح ف٥ یعنی پھر لاٹھی ہو جائے گی۔ ١٢ منہ رح ف٦ بری طرح یعنی آزار سے سفید نہیں۔ ١٢ منہ رح

تشریح (١٢) حضرت موسیٰ پر پہلی وحی: وادیٔ طوٰی میں حضرت موسیٰ پر یہ پہلی وحی تھی جس میں موسیٰ کلام الٰہی کی آواز سن رہے تھے۔ مگر متکلم کا دیدار نہیں کر سکتے تھے۔ یہ وحی کی تین صورتوں میں سے من وراء حجاب کی صورت ہے متکلم کی ذات ایک نورانی تجلی کی صورت میں ایک درخت پر جلوہ فگن تھی۔ حدیث میں آتا ہے، جب موسیٰ نے خدا کی آواز سنی تو فرمایا لبیک خداوندا! میں حاضر ہوں، لیکن تو کہاں ہے؟ آواز آئی میں تیری جان سے زیادہ تجھ سے قریب ہوں پھر موسیٰ پر یہ کیفیت طاری ہوگئی کہ ان کے ہر رونگٹے سے انہیں انی انا اللہ۔ میں ہوں اللہ کی آواز سنائی دینے لگی، وحی کی اس قسم میں روح کو براہ راست ادراک ہوتا ہے حواس ظاہری کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ الزخرف کے آخر میں صفحہ (٦٣٤) پر مزید تفصیل دیکھو

عصا کے بارے میں حضرت موسیٰ نے ہمکلامی کے شوق و اشتیاق میں یہ کہا اور اس عصا سے میں اور بھی کام لیتا ہوں ورنہ حضرت حق تعالیٰ کے سوال کا جواب تو بس یہاں ختم ہوگیا تھا کہ میں اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں بعض آثار تابعین میں عصا موسوی کی بہت سی کرامات مذکور ہیں لیکن محقق ابن کثیر نے ان تمام آثار کو اسرائیلیات میں داخل کیا ہے۔ (ج ٢ ص ١٤٢)

ع ٢ | ١٣

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّي

اور کھول گرہ میری زبان سے ﴿ کہ بوجھیں میری بات ف۱ ﴿ اور دے مجھ کو

وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾

ایک کام بٹانے والا میرے گھر کا ﴿ ہارون میرا بھائی ﴿ اس سے بندھا میری کمر ﴿

وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾

اور شریک کر اس کو میرے کام میں ف۲ کہ تیری پاک ذات کا بیان کریں ہم بہت سا ﴿ اور یاد کریں تجھ کو بہت سا ﴿

إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَ

تو تو ہے ہم کو خوب دیکھتا ﴿ فرمایا، ملا تجھ کو تیرا سوال، اے موسیٰ ﴿ اور

لَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾

احسان کیا ہم نے تجھ پر ایک بار اور ﴿ جب حکم بھیجا ہم نے تیری ماں کو جو آگے سناتے ہیں ف۳

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ

کہ ڈال اس کو صندوق میں، پھر اس کو ڈال دے پانی میں پھر پانی اس کو لے ڈالے

الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ

کنارے پر، اٹھالے اس کو ایک دشمن میرا اور اس کا ۔ اور ڈال دی میں نے تجھ پر

مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ

محبت اپنی طرف سے۔ اور تا تیار ہو تو میری آنکھ کے سامنے ف۴ ﴿ جب چلنے لگی تیری بہن، اور کہنے لگی

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ

میں بتاؤں تم کو ایک شخص کہ اس کو پالے، پھر پہنچا دیا ہم نے تجھ کو تیری ماں پاس، کہ ٹھنڈی رہے

عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ

اس کی آنکھ اور غم نہ کھاوے ۔ اور تو نے مار ڈالی ایک جان پھر نکالا ہم نے تجھ کو اس غم سے، اور جانچا تجھ کو

فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۚ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ

ایک ذرہ جانچنا ف۵ پھر ٹھہرا تو کئی برس مدین والوں میں ۔ پھر آیا تو تقدیر

قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ

سے، اے موسیٰ ﴿ اور بنایا میں نے تجھ کو خاص اپنے واسطے ﴿ جا تو اور تیرا بھائی،

فوائد

ف۱ سینہ کشادہ کر یعنی جلد خفا نہ ہوں اور زبان لڑکاپن میں جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ ایسے بڑے پیغمبروں کو خلق کیطرف بہت خیال نہیں ہوتا ایک پیش کار چاہیئے کہ خلق کو سمجھ میں سمجھاوے، ہمارے پیغمبر کے آگے ابوبکرؓ تھے۔ اول پیغمبری کے وقت بہت لوگ انکے سمجھانے سے ایمان میں آئے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ ان کی ماں کو یہ بات خواب میں کہی اس سے پیغمبر نہ ہوگئیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ فرعون اس برس بنی اسرائیل کے بیٹے مارتا تھا جب موسیٰ پیدا ہوئے ماں ڈری، کہ فرعون کے پیادے خبر پاویں تو مار ہی ڈالیں اور ماں باپ کو ستاویں کہ ظاہر کیوں نہ کیا تب خواب میں یہ دیکھا صندوق نہر میں ڈال دیا۔ وہ فرعون کے باغ میں پہنچا اس کی بی بی نے اُٹھایا اُن کا نام آسیہ تھا وہ بھی بنی اسرائیل میں کی پھر فرعون کو بھی دیکھ کر محبت آئی اپنا بیٹا کر کر پالا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یہ سارا قصہ سورۂ قصص میں ہے۔

تشریح

قصہ حضرت موسیٰؑ: خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون اور اسکے اعیان سلطنت کے پاس اپنا پیغام پہنچانے کا حکم دیا حضرت موسیٰؑ نے اسکے جواب میں خدا تعالیٰ سے عزم و حوصلہ کی دعا کی اور تقریر و دعوت کیلئے جس خطابت کی ضرورت ہوتی ہے اس کا سوال کیا اور اپنی اعانت کیلئے اپنے بڑے بھائی ہارون کو بطور معاون طلب کیا۔

اور فرعون کیطرف سے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ وہ ہماری زبان سے توحید حق اور بنی اسرائیل کی آزادی کا پیغام سُن کر ہم پر بھبک پڑے گا اور زیادتی کرنے پر تل جائے گا۔ خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ کی یہ سب درخواستیں قبول فرمائیں اور اطمینان دلایا۔ کہ اے میرے پیغامبرو! تم دونوں کسی بات کا خوف نہ کرنا میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ رہوں گا جو کچھ پیش آئے گا اسے سنتا رہوں گا اور دیکھتا رہوں گا بس اپنے پروردگار سے تسلی حاصل کر کے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون نے اپنا دعوتی مشن شروع کر دیا۔ قرآن کریم نے حضرت موسیٰؑ کے مامور و مبعوث ہونے اور دعوت حق کا کام شروع کرنے کی کتنی اچھی تصویر پیش کی ہے لیکن اگر اسرائیلی روایات کو دیکھا جائے تو وہاں اس موقعہ کی تصویر نہایت بھدی کھینچی گئی ہے۔ تلمود کیمطابق خدا تعالیٰ اور حضرت موسیٰ کے درمیان سات دن تک رد و کد ہوتی رہی۔ خدا حکم دیتا رہا اور موسیٰ انکار کرتے رہے۔ پھر جب بڑی مشکل سے موسیٰؑ مانے۔ خدا نے ناراض ہو کر موسیٰ کی اولاد کو مذہبی پیشوائی کے منصب سے محروم کر دیا اور اس پر ہارون کی اولاد کو فائز کر دیا معاذ اللہ

بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ

لے کر میری نشانیاں اور سستی نہ کرو میری یاد میں ؛ جاؤ طرف فرعون کے ، اس نے سر

طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾

اٹھایا ؛ سو کہو اس سے بات نرم شاید وہ سوچ کرے یا ڈرے ؛

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾

بولے اے رب ہمارے ، ہم ڈرتے ہیں ، کہ بھبکے ہم پر یا جوش میں آوے ؛

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا

فرمایا ، نہ ڈرو ، میں ساتھ ہوں ، تمہارے ، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں ؛ سو جاؤ اس پاس ، اور کہو ، ہم

رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ

دونوں بھیجے ہیں تیرے رب کے ، سو چلا دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل - اور نہ ستا ان کو ،

قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ

ہم آئے ہیں تیرے پاس نشانی لے کر تیرے رب کی - اور سلامتی ہو اس کی ، جو مانے راہ کی

الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ

بات ؛ ہم کو حکم ہوا ہے ، کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلاوے اور

وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى

منہ پھیرے ؛ بولا ، پھر کون ہے صاحب تم دونوں کا ؟ اے موسیٰ ؛ کہا ، صاحب ہمارا وہ ہے جس نے دی

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ

ہر چیز کو اس کی صورت ، پھر راہ سوجھائی ف ؛ بولا ، پھر کیا حقیقت ہے ان پہلی سنگتوں

الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ

کی ؟ ؛ کہا ان کی خبر میرے رب کے پاس لکھی ہے - نہ بھٹکتا ہے میرا رب

وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ

اور نہ بھولتا ہے ف ؛ وہ ہے ، جس نے بنا دی تم کو زمین بچھونا ، اور چلا دیں تم کو

فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ

اس میں راہیں ، اور اتارا آسمان سے پانی - پھر نکالا ہم نے اس سے بھانت بھانت

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کیا کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہی خرافاتی کتابوں سے انبیاء کرام سابقین کے واقعات نقل کر کے قرآن میں لکھ دیے ہیں؟ علماء محققین نے بچپن میں حضرت موسیٰ کی زبان جلنے اور اس وجہ سے اس میں لکنت پیدا ہونے کے اسرائیلی واقعہ کو بھی خرافات میں شامل کیا ہے یہ صرف ایک فطری جھجک تھی۔ اس سے پہلے کبھی موسیٰ کو تقریر و خطابت کا موقعہ نہ ملا تھا۔ چنانچہ ابتداء میں آپکے اندر جھجک موجود رہی دشمنوں نے کہا ولا یکاد یبین (الزخرف) یہ شخص تو اپنی بات بھی صاف صاف بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں حضرت ہارون کی زبان خوب چلتی تھی۔ قصص میں حضرت موسیٰ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے ھو افصح منی لیکن جب حضرت موسیٰ نے دعوت حق پر بولنا شروع کیا تو پھر آپ کی زبان میں فصاحت و بلاغت کا زور پیدا ہو گیا اور قرآن کریم اور بائبل میں آپ کی جو تقریریں نقل کی گئی ہیں ان میں آپ کلیم اللہ کی پوری شان سے جلوہ گر نظر آتے ہیں۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ یعنی کھانے پینے کا ہوش دیا بچے کو دودھ پینا وہ نہ سکھا دے تو کوئی نہ سکھا سکے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ فرعون شاید دھری مزاج تھا آدمیوں کی پیدائش سمجھتا تھا جیسے برسات کا سبزہ نہ اول کسی نے پیدا کیا آپ ہی پیدا ہو گیا نہ آخر باقی رہا گل کر مٹی ہو گیا جب سنا کہ سب کے سر پر ایک رب ہے تب یہ پوچھا کہ اگلی خلق کہاں گئی بتایا کہ ان کا حساب لکھا ہوا موجود ہے ایک ایک آدمی پھر حاضر ہوگا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

ان یفرط علینا (۴۵) کہ بھبکے ہم پر، بھبکنا، غصہ ہونا۔

خدا تعالیٰ سب بندوں کے ساتھ ہے اور سب کی سنتا ہے اور سب کو دیتا ہے (المجادلہ) لیکن اپنے ان خاص بندوں کو جو اس کا پیغام اس کی مخلوق تک پہنچاتے ہیں اپنی خاص معیت و رفاقت کی بشارت دیتا ہے تاکہ داعی حق سخت سے سخت منزل میں بھی اپنے آپ کو اکیلا اور بے یار و مددگار نہ سمجھے ؎

یہ کیوں کہوں کہ غم زندگی گراں گذرا
وہ ساتھ ساتھ رہے میں جہاں جہاں گذرا

معکما میں اسی خاص معیت کی بشارت دی گئی ہے۔

نَبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

سبزہ ☆ کھاؤ اور چراؤ اپنے چوپایوں کو۔ البتہ اسمیں پتے ہیں عقل

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ ع مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ

رکھنے والوں کو ف ☆ اسی زمین سے ہم نے تم کو بنایا، اور اسی میں تم کو پھر ڈالتے ہیں اور اسی سے نکالیں

تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾

گے تم کو دوسری بار ☆ اور ہم نے دکھا دیں اس کو اپنی سب نشانیاں، پھر جھٹلایا اور نہ مانا ☆

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

بولا، کیا تو آیا ہے ہم کو نکالنے کو ہمارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے اے موسیٰ! ☆

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ

سو ہم بھی لاویں گے تجھ پر ایک ایسا ہی جادو، سو ٹھہرا ہمارے اپنے بیچ ایک وعدہ، نہ تفاوت کریں

نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ

اس سے ہم نہ تو، ایک میدان صاف میں ☆ کہا وعدہ تمہارا ہے جشن کا دن، اور یہ کہ جمع

يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ

کریں لوگوں کو دن چڑھے ف ☆ پھر الٹا پھرا فرعون پھر اکٹھے کئے اپنے سارے داؤ، پھر آیا ☆ کہا

لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ

ان کو موسیٰ نے کم بختی تمہاری! جھوٹ نہ بولو اللہ پر، پھر کھپا دے تم کو کسی آفت سے اور

قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

مراد کو نہیں پہنچا جس نے جھوٹ باندھا ف ☆ پھر جھگڑے اپنے کام پر آپس میں، اور چھپ کر کی مشورت ☆

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

بولے، مقرر یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں، کہ نکال دیں تم کو تمہارے ملک سے

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ

اپنے جادو کے زور سے، اور اٹھا دیں تمہاری راہ خاصی ☆ سو مقرر کرو اپنی تدبیر،

ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى

پھر آؤ قطار باندھ کر۔ اور جیت گیا آج جو اوپر رہا ☆ بولے، اے موسیٰ!

ع ٢ / ١١

فوائد ف یہ اللہ کلام فرماتا ہے دہریوں کی آنکھ کھولنے کو اس کی تدبیریں اور قدرتیں دیکھو اگر عقل ہے سمجھ لوگے۔ ١٢ منہ رح۔ ف ذنگل میں مقابلہ کرنے سے دونوں کو غرض تھی وہ چاہے کہ ان کو ہرا دے سب کے روبرو یہ چاہیں کہ وہ ہارے جشن کا دن سارے مصر کے شہروں میں مقرر تھا فرعون کی سالگرہ کا۔ ١٢ منہ رح ف جب فرعون نے ساحر جمع کئے اور سب امیروں کو اسی بات پر اٹھایا تب حضرت موسیٰ نے ہر شخص کو نصیحت کر دی جدا جدا۔ ١٢ منہ رح

تشریح ۴ جادوگروں سے مقابلہ: فرعون نے حضرت موسیٰ کا پیغام سن کر اور صداقت کی واضح نشانیاں دیکھ کر یہ الزام لگایا کہ موسیٰ جادوگر ہے اور وہ اس جادو کے زور سے ہمیں ہمارے ملک سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ یہ الزام لگا کر فرعون نے حضرت موسیٰ کو اپنے جادوگروں سے مقابلہ کی دعوت دی جسے آپ نے منظور کر لیا اور اس مقابلہ کیلئے فرعون کی سالگرہ کے جشن کا دن تجویز ہوا تاکہ لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو جائیں۔ اسکے بعد فرعون نے تمام جادوگروں کو جمع کر لیا اور ان سے کہا یہ شخص ہم سے سیاسی اقتدار چھیننا چاہتا ہے۔ اسلئے اس کا پوری طاقت سے مقابلہ کرو، چنانچہ مقابلہ کا دن آگیا۔ مقابلہ کے میدان میں جادوگروں نے حضرت موسیٰ کی تجویز پر پہلے اپنے انچھر پھینکے اور اپنی شعبدہ بازی کا کرشمہ پیش کیا اور ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جادو کی خیال بندی سے سانپ کی طرح دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ فطری طور پر اس خوفناک شعبدہ کو دیکھ کر حضرت موسیٰ بھی کچھ خوفزدہ ہوئے کہ کہیں اس شعبدہ بازی سے عوام فتنے میں نہ پڑ جائیں لیکن فوراً موسیٰ پر وحی آئی کہ موسیٰ! ڈرتے کیوں ہو، اپنا عصا پھینکو، یہ اس ساری شعبدہ بازی کو نگل جائیگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جادوگروں کی شعبدہ بازی کو موسیٰ کا معجزہ نگل گیا۔ قرآن نے کہا، بیشک جادوگروں کا فریب نظر حقیقت کیطرح کامیاب نہیں ہو سکتا، بہت جلد بے اثر ہو جاتا ہے۔ جادوگر عصاءِ موسوی کا یہ معجزہ دیکھ کر فوراً سجدہ میں گر پڑے اور حضرت موسیٰ کی صداقت کا اعتراف کر لیا۔ فرعون ان پر غضبناک ہوا اور انہیں سولی پر لٹکانے کی دھمکی دی، لیکن ساحران فرعون چند لمحہ کے اندر مشاہدۂ حق کے نشہ میں اتنے سرشار ہو چکے تھے کہ وہ فرعون کی گیدڑ بھبکیوں میں نہ آئے اور جواب میں یہ نعرۂ حق بلند کیا۔ فاقض ما انت قاض کر لے جو کچھ تجھے کرنا ہے تیرا بس دنیا میں چل سکتا ہے آخرت میں نہیں، ساحران فرعون نے مصری شہنشاہی کے قہر و جلال

إِمَّآ أَن تُلۡقِيَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنۡ أَلۡقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلۡ أَلۡقُوا۟ۖ

یا تو ڈال، اور یا ہم ہوں پہلے ڈالنے والے ؏ کہا نہیں! تم ڈالو۔

فَإِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ إِلَيۡهِ مِن سِحۡرِهِمۡ أَنَّهَا تَسۡعَىٰ ﴿٦٦﴾

پھر تبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں اسکے خیال میں آئی ہیں جادو سے، کہ دوڑتی ہیں ؏

فَأَوۡجَسَ فِي نَفۡسِهِۦ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلۡنَا لَا تَخَفۡ إِنَّكَ

پھر پانے لگا اپنے جی میں ڈر موسیٰ ؏ ہم نے کہا، تو نہ ڈر، مقرر تو ہی

أَنتَ ٱلۡأَعۡلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلۡقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوٓا۟ۖ

رہے گا اوپر ؏ اور ڈال جو تیرے داہنے میں ہے، کہ نگل جاوے جو انہوں نے

إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيۡدُ سَٰحِرٖۖ وَلَا يُفۡلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيۡثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾

بنایا۔ ان کا بنایا تو فریب ہے جادوگر کا۔ اور جادوگر نہیں کام نے نکلتا جہاں آوے ؏

فَأُلۡقِيَ ٱلسَّحَرَةُ سُجَّدٗا قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ هَٰرُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾ قَالَ ءَامَنتُمۡ

اور گر پڑے جادوگر سجدہ میں، بولے، ہم یقین لائے رب پر ہارون اور موسیٰ کے ؏ بولا فرعون تم نے

لَهُۥ قَبۡلَ أَنۡ ءَاذَنَ لَكُمۡۖ إِنَّهُۥ لَكَبِيرُكُمُ ٱلَّذِي عَلَّمَكُمُ ٱلسِّحۡرَۖ

اس کو مان لیا، ابھی میں نے حکم نہ دیا تھا، وہی تمہارا بڑا ہے جس نے سکھایا تم کو جادو،

فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيۡدِيَكُمۡ وَأَرۡجُلَكُم مِّنۡ خِلَٰفٖ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمۡ فِي

سو اب میں کٹواؤں گا تمہارے ہاتھ اور دوسرے پاؤں، اور سولی دوں گا تم کو کھجور

جُذُوعِ ٱلنَّخۡلِ وَلَتَعۡلَمُنَّ أَيُّنَآ أَشَدُّ عَذَابٗا وَأَبۡقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا۟

کے ڈھنڈ پر۔ اور جان لوگے، ہم میں کس کی مار سخت ہے اور دیر تک رہتی ف ؏ وہ بولے،

لَن نُّؤۡثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَآءَنَا مِنَ ٱلۡبَيِّنَٰتِ وَٱلَّذِي فَطَرَنَاۖ فَٱقۡضِ

ہم تجھ کو زیادہ نہ سمجھیں گے اس چیز سے جو پہنچی ہم کو صاف دلیل، اور اس سے جس نے ہم کو بنایا، سو تو

مَآ أَنتَ قَاضٍۖ إِنَّمَا تَقۡضِي هَٰذِهِ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَآ ﴿٧٢﴾ إِنَّآ ءَامَنَّا

کر چک جو کرتا ہے۔ تو یہی کرے گا اس دنیا کی زندگی میں ؏ ہم یقین لائے

بِرَبِّنَا لِيَغۡفِرَ لَنَا خَطَٰيَٰنَا وَمَآ أَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ ٱلسِّحۡرِۗ وَٱللَّهُ

ہیں اپنے رب پر، تا بخشے ہم کو ہماری تقصیریں، اور جو تو نے کروایا ہم سے زور آوری یہ جادو۔ اور اللہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے جواب میں جس پختگی سے ایمان و رجاء کا اعلان کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی خوش نصیب کو چند لمحوں کا سچا ایمان نصیب ہو جائے تو وہ ساری عمر کے کفر کو مٹا دیتا ہے اور اس کا دل صدیق کا دل اور اس کی صدا شہداء حق کی صدا ہوتی ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف تمہارا بڑا جس نے جادو سکھایا یہ شاید رب کو کہنے لگا۔ ۱۲ مترجم

تشریح (۷۱) فرعون نے جادوگروں پر حضرت موسیٰ کے ساتھ ملی بھگت کا الزام لگا اور یہ کہا کہ یہ تمہارا استاد ہے اسی نے تم کو بھی یہ جادوگری سکھائی ہے شاہ صاحب نے کبیرکم سے رب مراد لیا ہے یعنی تم رب موسیٰ پر اندر سے ایمان رکھتے تھے اسی نے تم کو بھی یہ جادو سکھایا جس طرح موسیٰ کو سکھایا۔ ہاں اگر یہ تنا میں یہ بتایا کہ جادوگر واقعی حضرت موسیٰ کی صداقت کے قائل تھے۔ فرعون کی زور زوری سے موسیٰ کے مقابلہ پر آنے فرعون نے جادوگروں کو جو خوفناک دھمکی دی۔ کیا اس نے اس پر عمل بھی کیا یا نہیں؟ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ حضرت موسیٰ کی صداقت کے کھلے نشانات سے اتنا مرعوب اور دہشت زدہ ہو گیا تھا کہ جادوگروں پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ حالانکہ اسکے اعیان سلطنت نے مقابلہ میں شکست کھا کر فرعون کو اکسایا کہ وہ موسیٰ کو قتل کرا دے لیکن فرعون نے یہ کہہ کر ان کو ٹھنڈا کر دیا کہ میں اس کی قوم (بنی اسرائیل) کا زور توڑ دوں گا تاکہ یہ کمزور ہو جائے اور ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے چنانچہ اسرائیلی بچوں کے قتل کا دوبارہ پھر اعلان کرا دیا۔ اور کہا انا فوقھم قاھرون۔ ہم ہر حال میں ان پر غالب رہیں گے، فکر نہ کرو۔

خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا

بہتر ہے اور دیر رہنے والا ف مقرر ہے جو کوئی آیا اپنے رب پاس گنہگار ہوکر سو اُسکے واسطے دوزخ ہے، نہ

يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

مرے اس میں نہ جیوے ۞ اور جو آیا اُس پاس ایمان سے، کر کر نیکیاں،

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

سو ان لوگوں کو ہیں درجے بلند ۞ باغ ہیں بسنے کے بہتی اُن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

نیچے سے نہریں، رہا کریں گے ان میں۔ اور یہ بدلا اس کا ہے جو پاک ہوا ۞

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ

اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰؑ کو کہ لے نکل میرے بندوں کو رات سے پھر ڈال دے

لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾

ان کو راہ سمندر میں سوکھی، نہ خطرہ تجھ کو آ پکڑنے کا، نہ ڈر ۞

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾

پھر پیچھے لگا ان کے فرعون، اپنے لشکرے کر، پھر گھیر لیا ان کو پانی نے، جیسا گھیر لیا ۞

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ

اور بہکایا فرعون نے اپنی قوم کو، اور نہ سمجھایا ۞ اے اولاد اسرائیل! چھڑا دیا ہم

اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

نے تجھ کو تمہارے دشمن سے، اور وعدہ رکھا تم سے داہنی طرف پہاڑ کے،

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

اور اُتارا تم پر من اور سلوٰی ۞ کھاؤ ستھری چیزیں، جو روزی

رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ

دی ہم نے تم کو، اور نہ کرو اسمیں زیادتی، پھر اُترے تم پر میرا غصہ۔

وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ

اور جس پر اُترا میرا غصہ، وہ پٹکا گیا ف اور میری بڑی بخشش ہے

فوائد ف١ زور آوری کر دایا کہتے ہیں جادوگر حضرت موسیٰ کے نشان دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ جادو نہیں مقابلہ نہ کرتے پھر فرعون کی خاطر سے کیا شاید فرعون جو ڈراتا تھا سو ان پر کر نہ سکا۔ دل میں ڈر گیا موسیٰ کی نشانی سے۔ ١٢ منہ رح ف٢ زیادتی نہ کرو، یعنے رکھ نہ چھوڑو۔ ١٢ منہ رح۔

تشریح اب حضرت موسیٰ کی دعوت کا معاملہ اتمام حجت کی حد تک پہنچ چکا تھا اسلئے حکم الٰہی پہنچا کہ بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ چنانچہ بنی اسرائیل کی ہدایت کے مطابق ہجرت کے لئے نکل کھڑے ہوئے مصر سے فلسطین (بنی اسرائیل کا اصلی وطن) تک جانے کے دو راستے تھے۔ ایک خشکی کا راستہ، یہ قریب تھا دوسرا راستہ بحر احمر (قلزم) کو عبور کرکے وادی سینا (تیہ) کا راستہ، خشکی کے راستے پر سرکاری چھاؤنیاں ہونگی، ان سے بچ کر آپ نے دریا کا راستہ اختیار کیا اور خدا تعالےٰ کی مصلحت بھی یہی تھی، چنانچہ فرعون جب اپنے لشکر کے ساتھ ان کے تعاقب میں نکلا تو اب صورت یہ تھی کہ آگے دریا اور پیچھے دشمن کی عظیم فوج بنی اسرائیل گھبرا گئے اور بولے قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ اے موسیٰ! ہم پکڑے گئے آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے وہ راستہ دیگا۔ حکم ہوا کہ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ (شعراء ٦٣) حضرت موسیٰؑ نے حکم الٰہی کے مطابق دریا پر اپنا عصا مارا، دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا اور بھانک عظیم ٹیلے کی مانند ہو گئی۔ ٦ لاکھ بنی اسرائیل بارہ خاندانوں پر مشتمل تھے۔ اسکے مطابق دریا میں بھی بارہ راستے بن گئے تاکہ یہ لوگ فرعون کی گرفت سے بچ کر جلدی سے دریا پار ہو جائیں۔ ایسا ہی ہوا۔ اور جب فرعون دریا میں تعاقب کرتا ہوا داخل ہوا تو دریا کی موجیں آپس میں مل گئیں اور یہ اپنے لاؤ لشکر سمیت اس میں غرق ہو گیا۔ (الشعراء ٦٣ پ دیکھو)

لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا

اس پر جو توبہ کرے، اور یقین لاوے اور کرے بھلا کام پھر راہ پر رہے ❀ اور کیوں

أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي

جلدی کی تو نے اپنی قوم سے، اے موسیٰ! ❀ بولا وہ یہ ہیں میرے پیچھے،

وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٤﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ

اور میں جلدی آیا تیری طرف اے رب کہ تو راضی ہو ❀ فرمایا، ہم نے تو بچلا دیا تیری قوم کو

مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ

تیرے پیچھے، اور بہکایا ان کو سامری نے ❀ پھر الٹا پھرا موسیٰ اپنی قوم

قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

پاس، غصے بھرا پچھتاتا۔ کہا اے قوم! تم کو وعدہ نہ دیا تھا تمہارے رب

وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن

نے اچھا وعدہ ف۱ کیا لمبی ہو گئی تم پر مدت! یا چاہا تم نے، کہ اترے

يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ﴿٨٦﴾

تم پر غضب تمہارے رب کا۔ اس سے خلاف کیا تم نے میرا وعدہ ❀

قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ

بولے ہم نے خلاف نہیں کیا تیرا وعدہ اپنے اختیار سے، اور لیکن ہم کو کہا تھا کہ اٹھا لیں کتنے بوجھ اس

الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا

قوم کا گہنا، پھر ہم نے وہ پھینک دیئے پھر یہ نقشہ ڈالا سامری نے ف۲ ❀ پھر بنا نکالا ان کے واسطے ایک

جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

بچھڑا ایک دھڑ جسمیں چلانا گائے کا، پھر کہنے لگے یہ صاحب ہے تمہارا اور صاحب موسیٰ کا، سو وہ بھول گیا ف۳ ❀

أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَ

بھلا یہ نہیں دیکھتے کہ وہ جواب نہیں دیتا ان کو کسی بات کا۔ اور اختیار نہیں رکھتا ان کے برے کا اور

لَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا

نہ بھلے کا ❀ اور کہا تھا ان کو ہارون نے پہلے سے، اے قوم! اور کچھ

فوائد ف۱ وعدہ توریت دینے کا حضرت موسیٰؑ قوم سے تیس دن کا وعدہ کر گئے تھے، پہاڑ پر وہاں چالیس دن لگے پیچھے بچھڑا بنا کر پوجنے لگے۔ ۱۲ منہ ف۲ فرعون والوں سے رعایت مانگ کر لیا تھا گہنا کہ وہ یقین جانیں کہ ان کو شادی منظور ہے اس واسطے نکلتے ہیں شہر سے اس بغیر فرعون نکلنے نہ دیتا ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی موسیٰؑ بھول گیا کہ اور جگہ گیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۷) زیورات کے بارے میں شاہ صاحب نے تفسیری روایات کا مشہور قول نقل فرمادیا ہے اسمیں تحقیق کیا ہے غور کرو۔

بنی اسرائیل کے زیورات کا مسئلہ: زیورات کے بارے میں ہمارے ہاں کوئی صحیح حدیث یا مستند اثر صحابی موجود نہیں ہے بائبل میں جو حکایات نظر آتی ہیں انہی حکایات کو قرآنی آیات کی تشریح میں داخل کر لیا گیا ہے، قرآن نے بنی اسرائیل کا قول ان لفظوں میں نقل کیا حملنا اوزارا من زینۃ القوم اسکا ترجمہ شاہ ولی اللہ نے اس طرح کیا ہے: لیکن برداشتیم بارہا از پیرایہ قوم قبط یعنی ہم نے قبطی قوم کے زیورات کا بوجھ اٹھا رکھا تھا۔ سفر کی حالت میں تنگ آکر اسے اتار پھینکا اسمیں زینت کی نسبت قوم فرعون کیطرف ملکیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ رسم و رواج کے لحاظ سے ہے یعنی مصری قوم جو زیورات پہنتی تھی ہم بھی وہ پہنے ہوئے تھے اور اسکے بوجھ میں لدے ہوئے تھے، بنی اسرائیل میں قدیم رواج زیور استعمال کرنے کا ہوگا مصری قوم کا یہ رواج ان میں پھیلا۔ اسکی طرف اشارہ مقصود ہے چنانچہ الاعراف میں ۴۸ میں زیور کی نسبت قرآن کریم نے بنی اسرائیل کی طرف کی ہے۔ واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ من حلیہم اپنے زیور سے بچھڑا بنالیا۔ شاہ عبدالقادرؒ نے حملنا کا جو ترجمہ کیا ہے وہ اس مشہور حکایت کی روشنی میں کیا ہے جو فائدہ میں مذکور ہے یعنی لیکن ہم کو کہا تھا کہ اٹھالیں کتنے بوجھ اس قوم کا گہنا بنی اسرائیل سے کس نے کہا تھا کہ مصری قوم سے زیورات لیکر خود پہن لو اس کا جواب مفسرین نے بائبل سے حاصل کیا۔ بائبل کہتی ہے کہ خدا نے حکم دیا کہ ہر اسرائیلی عورت اپنی پڑوسن سے سونے چاندی کے زیورات مانگ لے اور پہن لے اور اسطرح مصریوں کو لوٹ لیا جائے (کتاب خروج باب ۳ آیت ۲۱ تا ۲۲) ہمارے مفسرین نے لوٹ کے تصور کو ہلکا کر دیا اور یہ کہا کہ مصریوں کو غفلت میں ڈالنے کے لئے یہ زیورات حاصل کئے گئے اور شادی میں جانے کا بہانہ بنایا گیا۔ بنی اسرائیل نے پرایا مال کیوں حاصل کیا؟ اسکو بائبل کی حکایات سے اخذ کرنے کو تو کر لیا مگر فقہا مفسرین کو اس کی تاویل کرنے میں بڑی مشکل پیش آئی۔ بعض علماء نے کہا کہ شریعت موسوی میں دشمنوں کا مال لینا تو حلال تھا مگر اسکا استعمال حلال نہیں تھا اس لئے حضرت ہارون نے وہ زیورات اتروا کر رکھ لئے اور آخری فیصلہ کیلئے حضرت موسیٰؑ کا انتظار فرمایا۔ ان علماء کا یہ محض قیاس ہے ورنہ تورات کے کسی قانون کا حوالہ اس کے لئے ضروری تھا مفتی محمد شفیعؒ نے اس مسئلہ کو فقہی اعتبار سے کافی بحث کا موضوع بنایا اور فقہاء احناف کی تشریحات کی روشنی میں لکھا کہ یہ مال کسی لحاظ سے بنی اسرائیل کیلئے جائز نہ تھا اسی لئے قرآن نے اوزار کا لفظ استعمال کیا جو وزر کی جمع ہے اور گناہ کے مفہوم میں بولا جاتا ہے یعنی بنو اسرائیل خود بھی اس زیور کو اپنے حق میں گناہوں کا بوجھ سمجھتے تھے۔ اسلئے اسے اتار کر رکھدیا تاکہ اسے ایک جگہ جمع کرکے ساتھ لیجایا جائے لیکن یہ ساری الجھن اس بات کا نتیجہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر میں بلاوجہ اسرائیلی کہانیوں کو داخل کر لیا گیا ورنہ قرآن کریم کا اجمالی بیان ان کہانیوں کا متحمل نہیں واضح ہے کہ وہ زیور اسرائیلیوں کا اپنا تھا۔ صحرانوردی کی پریشانیوں سے تنگ آکر انہوں نے اسے ایک جگہ جمع کر لیا ہے اور پھر سامری نے اس سے فائدہ اٹھا کر انہیں تیار کر لیا اور اس کا ایک بچھڑا بنا کر پرستش کے لئے ان کے سامنے رکھ دیا۔

ع ۱۳

فُتِنتُم بِهِۦ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ فَٱتَّبِعُونِى وَأَطِيعُوٓا۟ أَمْرِى ﴿٩٠﴾

نہیں تم کو بہکا دیا گیا ہے اس پر، اور تمہارا رب رحمٰن ہے، سو میری راہ چلو اور مانو بات میری ✿

قَالُوا۟ لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَٰكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿٩١﴾

بولے، ہم رہیں گے اسی پر لگے بیٹھے، جب تک پھر آوے ہم پاس موسیٰ ✿

قَالَ يَٰهَٰرُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوٓا۟ ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ

کہا موسیٰ نے اے ہارون! تجھ کو کیا اٹکاؤ تھا جب دیکھا تو نے کہ وہ بہکے ✿ تو میرے پیچھے نہ آیا،

أَفَعَصَيْتَ أَمْرِى ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِى وَلَا

کیا تو نے رد کیا میرا حکم؟ ✿ وہ بولا اے میری ماں کے جنے! نہ پکڑ میری داڑھی اور نہ

بِرَأْسِىٓ ۖ إِنِّى خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ

سر۔ میں ڈرا کہ تو کہے گا، پھوٹ ڈال دی تو نے بنی اسرائیل میں،

وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِى ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَٰسَٰمِرِىُّ ﴿٩٥﴾

اور یاد نہ رکھی میری بات ف ✿ کہا موسیٰ نے، اب تیری کیا حقیقت ہے، اے سامری! ✿

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا۟ بِهِۦ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ

بولا، میں نے دیکھ لیا، جو سب نے نہ دیکھا، پھر بھر لی میں نے ایک مٹھی، پاؤں کے نیچے

أَثَرِ ٱلرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِى نَفْسِى ﴿٩٦﴾

سے اس بھیجے ہوئے کے، پھر میں نے وہی ڈال دی، اور یہی مصلحت دی مجھ کو میرے جی نے ف ✿

قَالَ فَٱذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِى ٱلْحَيَوٰةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَ

کہا موسیٰ نے ہٹ چل! تجھ کو زندگی میں اتنا ہے کہ کہا کر، نہ چھیڑو۔ اور

إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُۥ ۖ وَٱنظُرْ إِلَىٰٓ إِلَٰهِكَ ٱلَّذِى

تجھ کو ایک وعدہ ہے، وہ تجھ سے خلاف نہ ہوگا۔ اور دیکھ اپنے ٹھاکر کو، جس پر سارے دن لگا بیٹھا

ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُۥ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُۥ فِى ٱلْيَمِّ

لگا بیٹھا تھا - ہم اس کو جلا دیں گے، پھر بکھیریں گے دریا میں اڑا

نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ

کر ف۳ ✿ تمہارا صاحب وہی اللہ ہے، جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی سب چیز سما گئی

فوائد ف۱ چلتے وقت موسیٰؑ ہارونؑ کو نصیحت کر گئے تھے کہ سب کو متفق رکھیو اسواسطے انہوں نے بچھڑا پوجنے والوں کا مقابلہ نہ کیا زبان سے سمجھایا وہ نہ سمجھے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جس وقت بنی اسرائیل پیٹھے دریا میں پیٹھے، پیچھے فرعون ساتھ فوج کے پیٹھا جبریلؑ بیچ میں ہو گئے کہ ان کو ان تک نہ ملنے دیں سامری نے پہچانا کہ یہ جبریل ہیں انکے پاؤں کے نیچے سے مٹھی بھر مٹی اٹھالی، وہی اب سونے کے بچھڑے میں ڈال دی، سونا تھا کافروں کا مال لیا ہوا فریب سے اسمیں مٹی پڑی برکت کی حق اور باطل مل کر ایک کرشمہ پیدا ہوا کہ رونق جاندار کی اور آواز اسمیں ہو گئی۔ ایسی چیزوں سے بہت بچنا چاہیئے۔ اسی سے بُت پرستی بڑھتی ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ دنیا میں اس کو یہی سزا ملی کہ وہ لشکر بنی اسرائیل سے باہر الگ رہتا اگر وہ کسی سے ملتا یا کوئی اس سے دونوں کو تپ چڑھتی اس مارے لوگوں کو دور دور کرتا اور ایک وعدہ ہے کہ خلاف نہ ہوگا شاید عذاب آخرت ہے اور شاید دجال کا نکلنا وہ بھی یہود میں اسی کا فساد پورا کرے گا جیسے ہمارے پیغمبر مال بانٹتے تھے ایک شخص نے کہا انصاف سے بانٹو فرمایا اسکی جنس کے لوگ نکلیں گے وہ خارجی نکلے کہ اپنے پیشواؤں پر لگے اعتراض پکڑنے جو کوئی دین کے پیشواؤں پر طعن کرے ایسا ہی ہوا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۹۷) سامری کا جواب : اس آیت میں سامری کا جواب نقل کیا گیا ہے اور جمہور کے ہاں اسکی جو توجیہ مشہور ہے شاہ صاحبؒ نے حسب عادت فائدہ میں اسے نقل کر دیا ہے۔ اب اس توجیہ کی حقیقت کیا ہے؟ اسے اہل تحقیق پر چھوڑ دیا ہے امام رازی نے اس آیت کی دوسری تفسیر ابو مسلم اصفہانی معتزلی سے یہ نقل کی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں سامری نے کہا اے موسیٰ! میں نے یہ سمجھا بخلاف بنی اسرائیل کے کہ آپ حق پر نہیں ہیں لیکن میں نے آپ کا تھوڑی سی اتباع کر لی۔ پھر اس اتباع سے کنارہ کش ہو گیا۔ اسی کو میرے نفس نے مصلحت سمجھا! اور پھر میں نے بچھڑا بنانے کی کارروائی اختیار کی۔ ابو مسلم نے اس آیت میں بصر، قبضہ اور نبذ کے جو معنے لئے ہیں لغت عرب سے انکے استشہادات اور مثالیں پیش کی ہیں۔ علامہ محمد آلوسی رح نے روح المعانی میں ابو مسلم کی توجیہ پر اشکالات وارد کئے ہیں اور جمہور کی تفسیر پر ابو مسلم نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کا جواب دیا ہے (روح ج ۱۶ صفحہ ۲۲۹) اور جمہور کی توجیہ کے خلاف جانیوالوں پر لعن طعن کیا ہے۔ صاحب روح المعانی کے برعکس امام فخر الدین رازیؒ نے ابو مسلم کی توجیہ کو قوی، راجح

بقیہ بر صفحہ ۴۸۹

شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ

ہے اس کی خبر میں ۔ یوں سُناتے ہیں ہم تجھ کو ، احوال سے ان کے جو پہلے گذرے ۔

وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ

اور ہم نے دیا تجھ کو ، اپنے پاس سے ایک پڑھنا ۔ جو کوئی منہ پھیرے اس سے ، سو اٹھاوے

يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَآءَ لَهُمْ

گا دن قیامت کے ایک بوجھ ۔ پڑے رہیں گے اس میں ۔ اور بُرا ہے ان پر قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ

میں بوجھ اٹھانے کا ۔ جس دن پھونکیں گے صور میں ، اور گھیر لاویں گے

الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ

ہم گنہ گاروں کو اس دن نیلی آنکھیں ف ۔ چپکے چپکے کہیں آپس میں ، دیر نہیں ہوئی تم کو

اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ

مگر دس دن ۔ ف ہم کو خوب معلوم ہے جو کہتے ہیں ، جب بولے گا ان میں اچھی راہ

طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ

والا ، تم کو دیر نہیں لگی مگر ایک دن ف ۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں

الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا

پہاڑوں کا حال ، سو تو کہہ ان کو بکھیر دے گا میرا رب اڑا کر ۔ پھر کر چھوڑے گا زمین

قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ ۭ

کو پٹ پڑ میدان ۔ نہ دیکھے تو اسمیں موڑ نہ ٹیلا ۔

يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

اس دن پیچھے دوڑیں گے پکارنیوالے کے ٹیڑھی نہیں جس کی بات ۔ اور دب گئیں آوازیں

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا

رحمٰن کے ڈر سے ، پھر نہ تو سنے مگر گھس گھسی آواز ۔ اس دن کام نہ آوے گی سفارش ، مگر جس کو

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

حکم دیا رحمٰن نے ، اور پسند کی اس کی بات ف ۔ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے اور

فوائد ف یعنی اندھے اور شاید یوں ہی نیلی ہوں بدنمائی کے واسطے ۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی دنیا میں رہنا اتنا نظر آوے گا یا قبر میں رہنا ۔ ف ہم کو خوب معلوم ہے یعنی چپکے کہنا ہم سے نہیں چھپتا ۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی اس کی سفارش چلے گی ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فلا تسمع الا همسا (۱۰۸) پھر نہ تو سنے مگر گھس گھسی آواز ، گھس گھس کرنا ، زمین پر قدموں کو رگڑ کر آہستہ آہستہ چلنا اور آہستہ بولنا ، کان میں بات کرنا ، شاہ صاحب رح نے پہلے معنی کے مطابق ترجمہ کیا ہے اور شاہ ولی اللہ رح نے "آواز نرم" ترجمہ کیا ہے یہ اشارہ سانس کی آواز کیطرف معلوم ہوتا ہے اور میدان محشر کی ہیبت و دہشت کے بیان میں یہ ترجمہ زیادہ موزوں ہے کہ وہاں سانس کی آواز بھی سنائی نہیں دے گی ۔

فائدہ (۴) میں شاہ صاحب نے اس فقرہ کا یہ مطلب بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ جسکو سفارش کی اجازت دیگا اور اسکی بات کو پسند کریگا وہی سفارش کریگا دوسری توجیہ اس فقرہ کی یہ ہے کہ جس کے حق میں سفارش پسند کریگا اس کے حق میں اجازت دیگا اگلی آیت میں سفارش پر پابندی لگانے کی وجہ بیان کردی کہ لوگوں کے پچھلے حالات کا مکمل علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ، کوئی پوری طرح نہیں جانتا کہ اس شخص کی ظاہری زندگی کے ساتھ اس کی پرائیوٹ اور پوشیدہ زندگی کس طرح گذری ہے ؟

پھر اس علام الغیوب کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش جائز سفارش کیسے ہو سکتی ہے ؟

ع ۵ ۱۴

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

پیچھے، اور یہ قابو میں نہیں لاتے اس کو دریافت کر کر اور کرتے ہیں منہ آگے اس جیتے ہمیشہ رہتے کے۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور خراب ہوا جس نے بوجھ اٹھایا ظلم کا ٭ اور جو کوئی کرے کچھ بھلائیاں، اور وہ یقین رکھتا ہو،

فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ

سو اس کو ڈر نہیں بے انصافی کا اور نہ دبانے کا ف ٭ اور اسی طرح اتارا ہم نے تجھ پر قرآن عربی زبان کا، اور

صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

پھیر پھیر سنایا اس میں ڈر کا، شاید وہ بچ چلیں، یا ڈالے ان کے دل میں سوچ ٭

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى

سو بلند درجہ اللہ کا اس سچے بادشاہ کا۔ اور تو جلدی نہ کر قرآن لینے میں، جب تک نہ پورا ہو چکے

اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ

اس کا اترنا، اور کہہ، اے رب مجھ کو بڑھتی دے بوجھ ف ٭ اور ہم نے تقید کر دیا تھا آدم کو اس سے

قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

پہلے، پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت ف ٭ اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو، سجدہ کرو آدم کو،

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

تو سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس نہ مانا ٭ پھر کہہ دیا ہم نے اے آدم! یہ دشمن ہے تیرا اور

لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ

تیرے جوڑے کا، سو نکلوا نہ دے تم کو بہشت سے پھر تو تکلیف میں پڑ جاوے گا ٭ تجھ کو یہ ملا ہے کہ بھوکا نہ ہو،

فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

تو اس میں اور نہ ننگا ٭ اور یہ کہ نہ پیاس کھینچے تو اس میں نہ دھوپ ٭

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ

پھر جی میں ڈالا اس کے شیطان نے، کہا اے آدم! میں بتاؤں تجھ کو درخت سدا

الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

جینے کا، اور بادشاہی جو پرانی نہ ہو ٭ پھر دونوں کھا گئے اس میں سے پھر کھل گئیں ان پر ان

ع ٦ / ١٥

فوائد ف یعنی اس پر زور نہ ہوگا اللہ کے ہاں انصاف ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف جبرئیل جب قرآن لاتے حضرت انکے پڑھنے کے ساتھ آپ بھی پڑھنے لگتے کہ بھول نہ جاویں، اس کو پہلے منع فرمایا تھا۔ سورہ قیامت میں وہ تسلی کر دی تھی کہ اس کا یاد رکھوانا اور لوگوں تک پہنچوانا ذمہ ہمارا ہے لیکن بندہ بشر ہے شاید بھول گئے ہوں پھر تقید کیا اور بھولنے پر مثل فرمائی آدم کی۔ ۱۲ منہ رح

ف وہی جو دانہ کھا لیا بھول گئے۔ یعنی قائم نہ رہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱۴) عام انسانی عادت یہ ہے کہ جب پڑھانے والا پڑھائے تو سننے والا فوراً اسے دوہرائے تاکہ وہ کلام اسکے حافظہ میں محفوظ ہو جائے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل امین سے قرآن کی وحی سن کر اسے یاد کرنے میں عادت بشری کے مطابق جلدی کرتے۔ خدا تعالےٰ کیطرف سے سلسلہ کلام ملتوی کر کے آپ کو تسلی دیجاتی کہ آپ کا معاملہ عام انسانوں سے الگ ہے اس کلام کا آپ کے قلب اطہر میں جمع کرنا اور اس کا مطلب سمجھانا دونوں خدا تعالےٰ کے ذمہ ہیں۔ آپ فکر نہ کیا کریں بلکہ توجہ سے سنتے رہا کریں اور خدا تعالےٰ سے علم و حکمت کی ترقی کا سوال کرتے رہا کریں۔ سورۂ قیامہ آیت (۱۹) میں بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی گئی ہے اور سورۂ الاعلیٰ کے آیت (۶) میں بھی اس کی یاد دہانی کرائی گئی ہے

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصٰٓى اٰدَمُ

کی بُری چیزیں اور لگے گانٹھنے اپنے اوپر پتے بہشت کے، اور حکم ٹالا آدم نے اپنے

رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾

رب کا پھر راہ سے بہکا ❁ پھر نوازا اس کو اس کے رب نے پھر متوجہ ہوا اور راہ پر لایا ❁

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا

فرمایا، اُترو یہاں سے دونوں اکٹھے، رہو ایک دوسرے کے دشمن ف۱ پھر کبھی

يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ

پہنچے تم کو میری طرف سے راہ کی خبر۔ پھر جو چلا میری بتائی راہ پر، نہ وہ بہکے گا نہ وہ

لَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

تکلیف میں پڑے گا ❁ اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے، تو اس کو ملنی ہے گذران تنگی کی اور

وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى

لاویں گے ہم اس کو دن قیامت کے اندھا ❁ وہ کہے گا، اے رب! کیوں اٹھا لایا تو مجھ کو اندھا،

وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ

اور میں تو تھا دیکھتا ❁ فرمایا، یوں ہی پہنچی تھیں تجھ کو ہماری آیتیں، پھر تو نے انکو بھلا دیا،

وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ

اور اسی طرح آج تجھ کو بھلا دیں گے ف۲ ❁ اور اسی طرح ہم بدلا دیں گے اس کو جس نے ہاتھ چھوڑا

وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾

اور یقین نہ لایا اپنے رب کی باتیں۔ اور پچھلے گھر کا عذاب سخت ہے اور بہت دیر رہتا ف۳ ❁

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

سو کیا سوجھ ان کو نہ آئی اس سے، کہ کتنی کھپا دیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں؟ یہ پھرتے ہیں

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع

ان کے گھروں میں۔ اس میں خوب پتے ہیں عقل رکھنے والوں کو ❁

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ

اور کبھی نہ ہوتی ایک بات، نکل گئی تیرے رب سے، تو مقرر ہوتا بھینٹا اور جو نہ ہوتا

فوائد ف۱ ایک دوسرے کے دشمن رہے ان کی اولاد جیسا آپس میں رفاقت کر کر گناہ کیا اس رفاقت کا بدلا یہ ملا کر اولاد آپس میں دشمن ہوئی ۱۲ منہ ف۲ آیتوں کو بھلا دیا یعنی عمل نہ کیا اور یقین نہ لایا اور پیغمبر نے فرمایا میری امت کے سارے گناہ مجھ کو دکھلائے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی آیت کسی شخص کو یاد ہوئی پھر اس نے بھلا دی۔ ۱۲ منہ ف۳ یعنی یہ عذاب اندھا ہونے کا حشر میں ہے اور دوزخ اور زیادہ ۱۲ منہ

تشریح آیت ۱۲۱ حضرات انبیاءِ کرام ہر صغیرہ و کبیرہ گناہ سے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام ممانعت کے باوجود "شجر ممنوعہ" استعمال میں لے آئے تو کیا یہ نافرمانی نہیں تھی؟ قرآن نے آدم و حوا کے اس عمل کو البقرہ (۳۶) میں لغزش کہا ہے فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ شیطان نے ان سے لغزش کرا دی۔ سورہ طٰہٰ (۱۱۵) میں اس فعل کو بھول چوک قرار دیا وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ہم نے آدم سے اقرار لیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس عمل میں اسکے اندر عزم و ارادہ کا دخل نہیں پایا، فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ (طٰہٰ ۱۲۰) شیطان نے بہکایا، فریب دیا، آدم و حوا کی فطری کمزوریوں میں سے ایک بھول چوک بھی ہے اس نے اپنا رنگ دکھایا اور اس فعل کا ارتکاب ہو گیا، طٰہٰ کی اس آیت میں آدم کے اس فعل کو عصیان اور غوایت کے الفاظ سے تعبیر کیا۔ عام طور پر ان الفاظ کا استعمال گمراہی اور سرکشی وغیرہ کے مفہوم میں ہوتا ہے اسلئے ان الفاظ سے حضرت آدمؑ کی عصمت پر حرف آتا ہے لیکن علماء تفسیر نے واضح کیا کہ ان دونوں لفظوں کا مفہوم سابقہ الفاظ کی روشنی میں متعین کیا جائیگا۔ اہلِ لغت نے کہا ہے کہ عصیان و معصیۃ کو مجازاً لغزش و ذلت کے مفہوم میں بولا جاتا ہے۔ اسی طرح اہلِ زبان غوٰی کو خاب (نقصان اٹھایا) کے مفہوم میں بولتے ہیں، لہٰذا اُردو تراجم میں اس نزاکت مقام کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔ بعض علماء نے ان سخت الفاظ کے لانے کی اس اصول پر توجیہہ کی ہے کہ نزدیکاں را بیش بود حیرانی اور حسنات الابرار سیئات المقربین کے اصول پر رکھا جائے حضرت آدمؑ کا مقام خدا کے نزدیک بڑا بلند تھا۔ وہ خلیفۃ اللہ تھے اس مرتبہ بلند کے لحاظ سے ان کی یہ معمولی سی لغزش (جو حکمتِ الٰہی کے تحت ہوئی) کو معصیت و غوایت کے لفظوں سے بیان کیا، یہ قرآن کریم کا اُسلوب تنبیہ ہے، حضرات انبیاء کی عصمت کا احترام قائم رکھنے کے لئے امام جصاصؒ اور امام قرطبیؒ وغیرہ نے یہ ہدایت کی ہے کہ اپنی تحریر و تقریر میں حضرات انبیاء کے لئے عصیان وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔

ع ۷ ۱۴ ۱۶

مُسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

وعدہ ٹھہرا یاف ، سو تو سہتا رہ جو کہیں ، اور پڑھتا رہ خوبیاں اپنے رب کی ،

قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ

سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ۔ اور کچھ گھڑیوں میں رات

فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ

کی پڑھا کر ، اور دن کی حدوں ، پر ، شاید تو راضی ہوگا ف ۞ اور نہ پسار اپنی

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ

آنکھیں اس چیز پر ، جو برتنے کو دی ہم نے ان بھانت بھانت لوگوں کو رونق دنیا کے

الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٣١﴾

جیتے ۔ ان کے جانچنے کو ۔ اور تیرے رب کی دی روزی بہتر ہے اور دیر رہنے والی ۞

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ

اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا ، اور آپ قائم رہ اس پر ۔ ہم نہیں مانگتے تجھ سے

رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوا لَوْلَا

روزی ۔ ہم روزی دیتے ہیں تجھ کو ۔ اور آخر بھلا ہے پرہیزگاری کا ف ۞ اور لوگ کہتے ہیں یہ کیوں

يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ

نہیں لے آتا ہم پاس کوئی نشانی اپنے رب سے ، کیا پہنچ نہیں چکی ان کو نشانی ؟ اگلی کتابوں میں

الْأُولَىٰ ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا

کی ف ۞ اور اگر ہم کھپا دیتے ان کو ، کسی آفت میں اس سے پہلے ، تو کہتے ،

رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن

اے رب کیوں نہ بھیجا ہم تک کسی کو پیغام لے کر ، کہ ہم چلتے تیرے کلام پر ،

قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ

ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ۞ تو کہہ ، ہر کوئی راہ دیکھتا ہے ، سو تم راہ دیکھو ۔

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿١٣٥﴾ ع

آگے جان لوگے کون ہیں سیدھی راہ والے ، اور کون سوجھے ہیں راہ ۞

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کیا جائے ۔ قرآن و حدیث میں یہ الفاظ جہاں آتے ہیں بس ان کو وہاں تک رکھا جائے اپنی گفتگو میں ادب قائم رکھنے والے الفاظ ہونے چاہئیں جیسے حضرت شاہ صاحبؒ نے قرآنی فہمائش کے مقامات لِمَ تُحَرِّمُ اور عَبَسَ وَتَوَلّٰی وغیرہ میں توبیخ کا لفظ استعمال کیا ہے عتاب اور ناراضگی کے الفاظ نہیں لکھے (دیکھو ان مقامات پر شاہ صاحب کے فوائد) شاہ صاحبؒ نے اس آیت میں بھی عصٰی کا ترجمہ "حکم ٹالا" اور غوٰی کا ترجمہ "بہکا" لکھ کر ان الفاظ کی لغوی شدت کو کم کیا ہے ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف آخر وعدہ پر بھیڑ ہوا مسلمانوں میں اور کافروں میں ۔ ۱۲ منہ رح

ف دن کی حدوں پر یعنی پہر پہر پر وقت ہیں نمازوں کے سوائے پہلے پہر کے اور تو راضی ہوگا یعنی امت کو مدد ہوگی دنیا میں اور بخشش گناہوں کی آخرت میں تیری سفارش سے ۔ ۱۲ منہ رح

ف اور خاوند غلام سے روزی کمواتے ہیں وہ خاوند بندگی چاہتا ہے روزی آپ دیتا ہے ۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی اگلی کتابوں میں خبر ہے رسول آخر الزمان کی یا یہ معنے کہ پہلے پیغمبروں کی نشانی کفایت ہے یہ پیغمبر بھی انہی باتوں کا تقید کرتا ہے کوئی بات نئی نہیں کہتا یا یہ نشانی کہ اگلی کتابوں کے موافق قصے بیان کرتا ہے ۔

تشریح

لکان لزاما (۱۲۹) تو مقرر ہوتی بھینٹ ہندی لغت میں بھینٹ کے معنے ملاقات اور مڈبھیڑ (لڑائی) دونوں آتے ہیں ۔ شاہ صاحبؒ نے بھینٹا لکھا ہے بمعنے لڑائی ، لیکن یہ دوسرا لفظ فرہنگ آصفیہ میں درج نہیں ہے ۔

آیاتہا ١١٢ ﴿٢١﴾ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ ﴿٧٣﴾ رکوعاتہا ٧

سورۂ انبیاء مکی ہے اور اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے، جو بخشنے والا بڑا مہربان ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١

نزدیک آلگا لوگوں کو ان کے حساب کا وقت، اور وہ بے خبر ٹلاتے ہیں ❁

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ

کوئی نصیحت نہیں پہنچتی ان کو، ان کے رب سے نئی، مگر اس کو سنتے ہیں

وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ

کھیل میں لگے ❁ کھیل میں پڑے ہیں دل ان کے، اور چپکے مصلحت کی

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ

بے انصافوں نے، یہ شخص کون ہے؟ ایک آدمی ہے تم ہی سا، پھر کیوں پڑتے ہو

السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ

جادو میں آنکھوں دیکھتے؟ ❁ اس نے کہا، میرے رب کو خبر ہے بات کی،

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤

یا آسمان میں ہو یا زمین میں ۔ اور وہ ہے سنتا جانتا ❁

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ

یہ چھوڑ کر کہتے ہیں، اڑتے خواب ہیں، نہیں، جھوٹ باندھ لیا ہے، نہیں، شعر کہتا ہے

شَاعِرٌ ۚ ۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

پھر چاہیئے لے آوے ہم پاس کوئی نشانی، جیسے پیغام لائے ہیں پہلے ❁

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

نہیں مانا ان سے پہلے کسی بستی نے جو کھپائی ہم نے، اب کوئی یہ مانیں

يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

گے؟ ❁ اور پیغام نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے، مگر یہی مردوں کے ہاتھ حکم بھیجتے

تشریح آیت (١) قرب قیامت: آسمانی کتابوں نے زندگی کی غفلتوں سے ہوشیار کرنے کے لئے انسان کو بار بار آخرت کی زندگی یاد دلائی ہے بُرے بھلے اعمال کے بدلے کا یقین تازہ کیا ہے، دنیا کی زندگی میں رُونما ہونیوالے حوادث کی طرف توجہ دلاکر خوفِ آخرت پیدا کیا ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم و تربیت اور اپنے عمل سے صحابہ کرام کے اندر اعمال کی جواب دہی اور قیامت کا احساس اس درجہ پیدا کر دیا تھا کہ انہیں نفسانی لذتوں اور دنیوی عیش و نشاط سے نفرت ہوگئی تھی۔ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور حضرات صحابہ کرام رضہ کی صلاحیت کا یہ عظیم کارنامہ تھا۔ ایک صحابی رضہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنی ضرورت لے کر آئے آپ نے اپنے روایتی جود و کرم کے مطابق انہیں ایک بڑا قطعۂ زمین عطا فرما دیا، یہ صحابی حضرت عامر بن ربیعہ رضہ کے پاس آئے اور کہا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بڑا کرم فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ اس قطعہ اراضی میں سے ایک ٹکڑا تمہیں بھی دیدوں، حضرت عامر رضہ نے فرمایا لاحاجة لی فی قطعتك نزلت الیوم سورة اذھلتنا عن الدنیا۔ بھائی! مجھے اس قطعۂ زمین کی کوئی ضرورت نہیں آج ایک ایسی سورۃ (الانبیاء) نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دنیا سے بے رغبت کر دیا ہے۔ حضرت عامر رضہ کا اشارہ اسی آیت کیطرف تھا۔ (٥) سردارانِ قریش رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ صداقت پر پردہ ڈالنے کے لئے آپ کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے کرتے تھے کبھی قرآن کریم کی باتوں کو پراگندہ خیالی قرار دیتے۔ کبھی اس کلام الٰہی کو رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا من گھڑت کلام کہتے، کبھی آپ کو شاعر کہہ کر قرآن کو شاعرانہ تک بندی کہتے، کبھی آپ کو دیوانہ اور کبھی کاہن کہتے لیکن ان کا کوئی پروپیگنڈہ کارگر نہ ہوتا۔ اول تو خود یہ لوگ ہی کسی ایک الزام پر متحد نہ ہوتے کیونکہ ان کا ضمیر ان کی معاندانہ کارروائیوں کا ساتھ نہ دیتا۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اپنا آسمانی اثر ڈالتا، اسی کے ساتھ حضور ﷺ کا کردار اور آپ کی سیرت اپنے خلوص کا رنگ دکھاتی، اسلئے یہ سارا پروپیگنڈہ بے اثر رہتا۔ آخر میں تنگ آکر کہتے کہ اچھا اے محمد ﷺ! تم کوئی نشان صداقت تو پیش کرو جو اگلے رسول پیش کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ حضور ﷺ کی طرف سے ایک نہیں متعدد ظاہری نشانات پیش کئے جا چکے تھے۔ اس طرح کے ہٹ دھرم لوگوں کے بارے میں قرآن حضور ﷺ کو تسلی دیتا کہ ان لوگوں کا انداز ایمان لانے کا نہیں آپ اُن کیطرف سے زیادہ فکرمند نہ ہوں۔ تاریخ میں مشہور قریشی سردار النضر بن حارث

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧

تھے ہم ان کو، سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے، اگر تم نہیں جانتے ۞

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨

اور ایسے بدن نہ بنائے تھے وہ کہ کھانا نہ کھاویں، اور نہ تھے وہ رہ جانے والے ف۱ ۞

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا

پھر سچ کیا ہم نے ان سے وعدہ، پھر بچا دیا ان کو، اور جس کو ہم نے چاہا، اور کھپا دیئے ہاتھ

الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ط

چھوڑنے والے ۞ ہم نے اتاری ہے تم کو کتاب، کہ اس میں تمہارا نام ہے —

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ

کیا تم کو بوجھ نہیں ۞ اور کتنی توڑ ماریں ہم نے بستیاں، جو تھیں گنہگار، اور

اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ

اٹھا کھڑے کئے ان کے پیچھے اور لوگ ۞ پھر جب آہٹ پائی ہماری آفت کی،

اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ ط لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى

تبھی لگے وہاں سے ایڑ کرنے ۞ ایڑ مت کرو اور پھر جاؤ جہاں تم کو

مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣

عیش ملا تھا، اور اپنے گھروں میں، شاید کوئی تم کو پوچھے ف۲ ۞

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ

کہنے لگے، اے خرابی ہماری ہم تھے بیشک گنہگار ۞ پھر بھی رہی ان کی پکار،

دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥ وَمَا

جب تک ڈھیر کر دیئے کاٹ کر، بجھے پڑے ۞ اور ہم نے

خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦ لَوْ

نہیں بنایا آسمان اور زمین، اور جو ان کے بیچ ہے، کھیلتے ۞ اگر

اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا

ہم چاہتے کہ بنالیں کچھ کھلونا، تو بنالیتے ہم اپنے پاس سے، اگر ہم کو

(حاشیہ صفحۂ گذشتہ) کا ایک عبرت انگیز واقعہ منقول ہے۔ نضر نے ایک روز قریشی سرداروں سے یہ کہا کہ تم لوگ جس انداز سے محمدؐ کا مقابلہ کر رہے ہو وہ بے سود ہے اس شخص کی زندگی کا بہترین حصہ (چالیس سال) تمہارے سامنے گذرے ہیں، یہ کتنا اچھا جوان تھا، نیک اطوار تھا، سچا تھا، تم نے اسے الامین کہہ کر اُسکے کردار کی پاکیزگی کو تسلیم کیا اب جبکہ یہ بوڑھا ہونے کو آیا تو تم اسے کبھی ساحر، کبھی دیوانہ، کبھی شاعر کبھی کاہن، وغیرہ کہہ کر اسے بدنام کرنا چاہتے ہو، بخدا ہم نے ان سب لوگوں کے کلام کو دیکھا اور پرکھا ہے، محمدؐ کے کلام و پیغام میں نہ ساحروں کی شعبدہ بازی ہے نہ شاعروں کی خیالی تک بندی ہے نہ کاہنوں کی فریب کاری اور ملمع سازی ہے اور نہ اس کا کلام دیوانوں کی بڑ ہے، آخر لوگ تمہاری ان بے تکی باتوں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیسے رائے قائم کریں، سرداروں نے کہا نضر! اچھا اب تم کوئی تدبیر بتاؤ، اس نے کہا صرف ایک تدبیر سمجھ میں آتی ہے اور وہ یہ کہ عجم (فارس) سے رستم و اسفندیار کے قصے کہانیاں لاکر یہاں پھیلاؤ تاکہ عرب کے عوام ان کہانیوں سے دلچسپی لینے لگیں اور قرآن سے زیادہ وہ کہانیاں انہیں عجیب لگیں چنانچہ اس نسخہ کا نضر نے خود تجربہ کیا اور مکہ میں داستان گوئی شروع کر دی مگر یہ نسخہ بھی کارگر نہ ہو سکا۔ (سیرت ابن ہشام ج اول ص۳۰۲)

ع ۱/۱۰

حاشیہ صفحۂ ہذا

فوائد ف۱ یعنی موت بھی آئی ان کو۔ ۱۲ منہ ف۲ یعنی یہ بات ہونی نہ تھی۔ ۱۲ منہ

تشریح اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ (۱۲) تبھی لگے وہاں ایڑ کرنے یعنے بھاگنے لگے، ایڑ کرنا اور ایڑ مارنا، گھوڑے کو بھگانے کے معنے میں بولا جاتا ہے، یہاں مطلق بھاگنا مراد ہے۔

فائدہ ف۱ میں حضرات انبیاء علیہم السلام کی طبعی موت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کی تشریح الزمر (۳۱ و ۱۳) صفحہ (۵۹۸) پر دیکھو۔

فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ
کرنا ہوتا ف ؏ یوں نہیں، پر ہم پھینک مارتے ہیں سچ کو جھوٹ پر، پھر وہ اس کا سر پھوڑتا

فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾
ہے پھر تب وہ سٹک جاتا ہے، اور تم کو خرابی ہے ان باتوں سے جو بتاتے ہو ف ؏

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
اور اسی کا ہے، جو کوئی ہے آسمان و زمین میں، اور جو اس کے نزدیک رہتے ہیں بڑائی نہیں

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا
کرتے اس کی عبادت سے اور نہیں کرتے کاہلی ؏ یاد کرتے ہیں رات اور دن، نہیں

يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾
تھکتے ؏ کیا ٹھہرائے انہوں نے اور صاحب زمین میں کے، وہ اٹھا کھڑا کریں گے؟

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
اگر ہوتے ان دونوں میں اور حاکم سوا اللہ کے، دونوں خراب ہوتے، سو پاک ہے اللہ، تخت کا

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ
صاحب ان باتوں سے جو بتاتے ہیں ؏ اس سے پوچھا نہ جاوے جو وہ کرے، اور ان سے پوچھا جاوے ؏ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ
پکڑے ہیں انہوں نے اس سے ورے اور صاحب؟ تو کہہ لاؤ اپنی سند، یہی بات ہے

مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ
میرے ساتھ والوں کی اور مجھ سے پہلوں کی۔ کوئی نہیں پر وہ بہت لوگ نہیں سمجھتے

الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
سچی بات پھر ٹلاتے ہیں ف۳ ؏ اور نہیں بھیجا ہم نے، تجھ سے پہلے کوئی رسول،

رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾
مگر اس کو یہی حکم بھیجا، کہ بات یوں ہے کسی کی بندگی نہیں سوا میرے سو میری بندگی کرو ؏

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ
اور کہتے ہیں رحمٰن نے کر لیا کوئی بیٹا، وہ اس لائق نہیں۔ لیکن وہ بندے

فوائد ف۱ کھلونا یعنے بیٹا۔ ۱۲ منہ رح
ف۲ یعنی اللہ تعالےٰ غیب سے ایک قدرت کا نمونہ بھیجتا ہے۔ جھوٹ کے مٹانے کو ان کا طوں کو تم کہتے ہو خدا کا بیٹا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ پہلے ان معبودوں کا فرمایا جو برابر خدا کے کوئی سمجھے اگر دو حاکم ہوتے تو جہاں خراب ہوتا اب ان کا فرمایا جو خدا کے نائب ٹھہراتے ہیں اس کو مالک کی سند چاہیئے اس بغیر کیوں کر نائب ہووے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (۱۸) پھر تب وہ سٹک جاتا ہے۔ عربی میں زہق کے معنے تیزی سے نکل جانا اور برباد ہونا۔ دونوں آتے ہیں بڑے شاہ صاحب رح نے "باطل نابود شود" لکھا ہے شاہ رفیع الدین نے "وہ فنا ہو جاتا ہے" لکھا ہے۔ شاہ عبدالقادر رح نے پہلے معنے جلدی سے نکل جاتا ہے (سٹک جاتا ہے لکھا ہے یعنی میدان چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور واقعہ یہی ہے کہ حق کو دیکھ کر باطل کھسک جاتا ہے فنا اور نابود نہیں ہوتا۔ (۲۲) خود ساختہ اور باطل معبودوں میں دو قسم کے معبود ہیں۔ وہ دیوی دیوتا جنہیں مشرکین خدا تعالیٰ کا ہمسر اور برابر کا مانتے ہیں (۲) وہ ہستیاں جنہیں خدا کا مقرر کردہ نائب اور معاون خدائی مانتے ہیں، پہلی قسم کے معبودوں کی تردید میں فرمایا کہ اگر سلطنت میں دو با اختیار حاکم ہوتے ہیں تو اس کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے یہ کھلا تجربہ ہے۔ دوسری قسم کے معبودوں کی تردید میں فرمایا کہ کس مختار مطلق حاکم نے اگر کسی کو اپنی طرف سے اختیار خدائی دیکر اپنا نائب بنایا ہے یعنی عطائی مختار و مالک، تو پھر اس کی سند دکھاؤ کہ خداوند عالم نے کہاں لکھا ہے اور کس پیغمبر کی زبانی ماتحت خدائی کا اعلان کیا ہے۔

مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

ہیں جنکو عزت دی ۞ اس سے بڑھ کر نہیں بول سکتے، اور اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں ۞

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا

اس کو معلوم ہے، جو انکے آگے اور پیچھے، اور وہ سفارش نہیں کرتے، مگر

لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾

اس کی جس سے وہ راضی ہو، اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں ۞

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ

اور جو کوئی ان میں کہے، کہ یہ میری بندگی ہے اس سے ورے، سو اس کو ہم بدلا دیں

جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ

دوزخ۔ یوں ہی ہم بدلا دیتے ہیں بے انصافوں کو ۞ اور کیا نہیں دیکھا ان منکروں

كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا

نے؟ کہ آسمان اور زمین منہ بند تھے، پھر ہم نے اُن کو کھولا۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ

اور بنائی ہم نے پانی سے ہر چیز جس میں جی ہے۔ پھر کیا یقین نہیں کرتے ف۱ ۞ اور

جَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا

رکھے ہم نے زمین میں بوجھ، کبھی ان کو لے کر جھک پڑے، اور رکھیں اس میں

فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا

کشادہ راہیں، شاید وہ راہ پاویں ف۲ ۞ اور بنایا ہم نے آسمان کو، چھت بچاؤ

مَّحْفُوْظًا وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

کی، اور وہ اس کے نمونے دھیان میں نہیں لاتے ف۳ ۞ اور وہی ہے جس نے بنائے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾

رات اور دن اور سورج اور چاند۔ سب ایک ایک گھر میں پھرتے ہیں ف۴ ۞

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ

اور نہیں دیا ہم نے، تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا، پھر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جاویں گے؟

فوائد ف۱ منہ بند تھے یعنی ایک چیز تھی زمین میں سے نہریں اور کانیں اور سبزی بھانت بھانت نکالی آسمان سے کتنے ستارے ہر ایک کا گھر جدا اور چال جدا اور جاندار بنائے یعنی جانور پانی سے یعنی نطفہ سے۔ ف۲ یعنی ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک والوں سے مل سکیں اگر پہاڑ ایسے ڈھب پر پڑتے کہ راہیں بند ہوتیں تو یہ بات کہاں تھی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ بچاؤ کی چھت یعنی کوئی اس کو توڑ نہیں سکتا اور اس کے نمونے تارے اور چال رات اور دن۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اپنی راہ پڑے ہیں اس سے نہیں ہٹتے۔ ۱۲ منہ رح

ع ۲ / ۹

تشریح (۳۰) یہ تفسیر عبداللہ بن عباس رضؓ سے منقول ہے۔ رتق اور فتق کے سلسلہ میں بعض اور اقوال بھی ہیں۔ مثلاً زمین آسمان ملے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے جدا کیا۔ یا عالم عدم میں دونوں یکجا تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت بالغہ نے انکو وجود بخشا اور دونوں کو اپنی اپنی جگہ قائم کیا اور دونوں کو کام میں لگا دیا۔ واللہ اعلم۔ ہر شئ پانی سے پیدا ہوئی ہے اسکا مطلب شاہ صاحبؒ نے اوپر لکھا ہے، دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر جاندار کی پیدائش میں پانی کا دخل ضرور ہے۔ اور اہل تحقیق کے نزدیک صرف انسان و حیوان ہی جاندار نہیں بلکہ نباتات و جمادات کے اندر بھی روح اور حیات موجود ہے اور ظاہر ہے ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جسکی تخلیق میں پانی کا دخل نہ ہو، حضرت ابن عمر رضؓ نے ابن عباس رضؓ سے آیت مذکورہ کے یہ معنی سُن کر فرمایا، مجھے اب اطمینان حاصل ہو گیا کہ واقعی ابن عباس رضؓ کو قرآن کا علم عطا ہوا ہے (۳۳) یعنی چاند، سورج اور ستارے (کل) اپنے فلک (مدار) میں حرکت کر رہے ہیں۔ عربی میں فلک گول چیز کو کہتے ہیں۔ یہاں مُراد مدار ہیں یہ مدار آسمان کے اندر ہیں یا خلاء اور فضاء میں ہیں۔ جدید خلائی تحقیقات نے واضح کر دیا ہے کہ یہ مداریں خلاء اور فضاء میں آسمان سے بہت نیچے ہیں۔" (معارف القرآن صفحہ ۱۸۲ جلد اول) قرآن نے یسبحون کا فعل استعمال کیا ہے جسکے معنے تیرنے کے ہیں، اس سے بھی یہی اشارہ نکلتا ہے کہ سیارات فضاء میں تیرنے کی مانند حرکت کرتے ہیں یہ کسی چیز کے ساتھ جڑے ہوئے اور بندھے ہوئے نہیں ہیں۔

الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ

ف ۞ ہر جی کو چکھنی ہے موت ۔ اور ہم تجھ کو جانچتے ہیں بُرائی سے

وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَا رَاٰكَ

اور بھلائی سے آزمانے کو، اور ہماری طرف پھر آؤ گے ۞ اور جہاں تجھ کو دیکھا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ

منکروں نے، اور کام نہیں تجھ سے، مگر ٹھٹھے میں پکڑنا ۔ کیا یہی شخص ہے؟ کہ

يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

نام لیتا ہے تمہارے ٹھاکروں کا، اور وہ رحمٰن کے نام سے منکر ہیں ف۲ ۞

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا

بنا ہے آدمی شتابی کا ۔ اب دکھاتا ہوں تم کو اپنے نمونے، سو مجھ سے

تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

جلدی مت کرو ۞ اور کہتے ہیں کب ہو گا یہ وعدہ، اگر تم سچے

صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ

ہو؟ ۞ کبھی جانیں یہ منکر اس وقت کو، کہ نہ روک سکیں گے

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ

اپنے منہ سے آگ، اور نہ اپنی پیٹھ سے، اور نہ ان کو مدد

يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

پہنچے گی ۞ کوئی نہیں، وہ آوے گی ان پر بے خبر پھر انکے ہوش کھو دے گی پھر نہ سکیں گے

رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

کہ اس کو پھیر دیں اور نہ ان کو فرصت ملے گی ۞ اور ٹھٹھے ہو چکے ہیں کتنے رسولوں سے،

مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

تجھ سے پہلے، پھر الٹ پڑی ٹھٹھا کرنے والوں پر ان میں سے، جس چیز کا ٹھٹھا

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ

کرتے تھے ۞ تو کہہ، کون چوکی دیتا ہے تمہاری رات میں اور دن میں رحمٰن سے؟ ۔

ع ۳ / ۱۲

فوائد ف۱

کافر کہتے تھے اس شخص تک ہے یہ دھوم جہاں یہ مرا پھر کچھ نہیں۔ ۱۲ منہ رہ

ف۲ نام لیتا ہے ٹھاکروں کا یعنے بُرا کہتا ہے۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح ف۱

سورۂ کوثر اسی کے جواب میں نازل ہوئی۔ اسکی تشریح دیکھو، اور صفحہ ۳۷۶ پر مقام محمود کو سامنے رکھو جو اسی قسم کے شبہات کا جواب ہے اقبال مرحوم نے کہا ہے ؎

چشم اقلاک ابد تک یہ نظارہ دیکھے
رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ

کوئی نہیں، وہ اپنے رب کے ذکر سے ٹال کرتے ہیں ❊ یا ان کے کوئی ٹھاکر ہیں،

تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

کہ ان کو بچاتے ہیں ہمارے سوا؟ وہ اپنی مدد نہیں کر سکتے، اور نہ ان کو

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ

ہماری طرف سے رفاقت ❊ کوئی نہیں، پر ہم نے برتوایا ان کو اور انکے باپ دادوں

حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى

کو، یہاں تک کہ بڑھ پڑا ان پر جینا۔ پھر کیا نہیں دیکھتے، کہ ہم چلے آتے ہیں

الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

زمین کو گھٹاتے اس کے کناروں سے؟ اب کیا یہ جیتنے والے ہیں ف۱ ❊

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا

تو کہہ، میں جو تم کو ڈرسناتا ہوں سو حکم کے موافق، اور سنتے نہیں بہرے پکارکو، جب

مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ

کوئی ان کو ڈرسناوے ❊ اور کبھی پہنچے ان کو، ایک بھاپ تیرے رب کی آفت کی،

لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ

تو مقرر کہنے لگیں، اے خرابی ہماری بیشک ہم تھے گنہگار ❊ اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف

الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ

کی، قیامت کے دن، پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرہ، اور اگر ہوگا

كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا

برابر رائی کے دانے کے، وہ ہم لے آویں گے۔ اور ہم بس ہیں

حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ

حساب کرنے کو ❊ اور ہم نے دی تھی موسیٰ اور ہارون کو، چکوتی

وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ لا الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

اور روشنی اور نصیحت ڈر والوں کو ❊ جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے

فوائد ف۱ ہم چلے آتے ہیں گھٹاتے یعنی عرب کے ملک میں مسلمانی پھیلنے لگی ہے کفر گھٹنے لگا۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ (۴۲)، چوکی دینا، چوکیداری کرنا، نگرانی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ) منہ ۱۳ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابٍ (۴۶)، ایک بھاپ تیرے رب کی آفت کی، نفحہ لغت میں ہوا کا جھونکا اور تیز خوشبو، بھاپ گرم ہوا شاہ صاحب نے عذاب کی رعایت سے بھاپ ترجمہ کیا ہے۔ سید عبداللہ صاحب نے اس لفظ کو بدل کر کون بچا دیتا ہے، لکھ دیا ہے۔ یعنی ان کا اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے جو ان کی رات اور دن میں حفاظت کرے بلکہ پشتہا پشت سے چین اور آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اسلئے گمراہ ہو گئے انہوں نے کسی عذاب کی شکل نہیں دیکھی اسلئے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ان کو یہ نہیں دکھائی دیتا کہ سرزمین عرب پر چاروں طرف سے آہستہ آہستہ اسلام کا غلبہ ہوتا جاتا ہے اور اسلام پھیلتا جاتا ہے تو ان حالات میں ان کے کفر کا غلبہ اور سرمایہ دارانہ تعیش کب تک چل سکے گا اور یہ کافرانہ اقتدار کیوں کر قائم رکھ سکیں گے۔

چکوتی: فیصلہ کر دینے والی، حاکم اور سردار کو کہتے ہیں، یہاں کتاب الٰہی مفہوم ہے۔

بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝٤٩ وَهٰذَا

بن دیکھے، اور وہ قیامت کا خطرہ رکھتے ہیں ⁂ اور یہ ایک

ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝٥٠

نصیحت ہے برکت کی، جو ہم نے اتاری، سو کیا تم اس کو نہیں مانتے؟ ⁂

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ

اور آگے دی تھی ہم نے ابراہیم کو اس کی نیک راہ، اور ہم رکھتے ہیں

عٰلِمِيْنَ ۝٥١ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ

اس کی خبر ⁂ جب کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو، یہ کیا مورتیں ہیں،

اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝٥٢ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝٥٣

جن پر تم لگے بیٹھے ہو؟ ⁂ بولے، ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو انہیں کو پوجتے ⁂

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٥٤

بولا، مقرر ہے ہو تم اور تمہارے باپ دادے، صریح غلطی میں ⁂

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝٥٥ قَالَ بَلْ

بولے تو ہم پاس لایا ہے سچی بات، یا تو کھلاڑیاں کرتا ہے ⁂ بولا، نہیں پر

رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ڮ وَاَنَا عَلٰي

رب تمہارا وہی ہے، رب آسمان اور زمین کا، جس نے ان کو بنایا ۔ اور میں اسی بات

ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٥٦ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ

کا قائل ہوں ⁂ اور قسم اللہ کی! میں علاج کروں گا تمہارے بتوں کا،

بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٥٧ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا

جب تم جا چکو گے پیٹھ پھیر کر ⁂ پھر کر ڈالا ان کو ٹکڑے، مگر ایک بڑا

لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٨ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا

ان کا، کہ شاید اس پاس پھر آویں ف ⁂ کہنے لگے، کس نے کیا یہ کام ہمارے

بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٩ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ

ٹھاکروں سے؟ وہ کوئی بے انصاف ہے ⁂ وہ بولے، ہم نے سنا ہے ایک جوان ان کو کچھ کہتا،

فوائد ف یہ علاج کرنا انہوں نے چپکے کہا۔ جب وہ شہر سے باہر گئے ایک میلے میں تب بت خانہ میں جا کر سب کو توڑا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۲) حضرت ابراہیمؑ کا وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی عبادت پر تم جمے بیٹھے ہو یعنی یہ پتھر کی مورتیاں یا کواکب کی تصویریں کیا لغو چیزیں ہیں جن کی خدمت میں تم ہر وقت مشغول اور جن کی جانب ہر وقت متوجہ رہتے ہو اور ان کی تعظیم کو بجالاتے میں لگے رہتے ہو (۵۳) انہوں نے جواب دیا ہمنے اپنے بڑوں کو انہی مورتیوں اور تمثال کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے۔ (۵۴) ابراہیم نے کہا بلاشبہ تم بھی صریح غلطی میں مبتلا ہو، اور تمہارے بڑے یعنی تمہارے باپ دادا بھی کھلی غلطی میں مبتلا تھے اس سے بڑھ کر اور صریح غلطی کیا ہوگی کہ غیر مستحق عبادت کی عبادت کرتے ہو اور حقیقی معبود کو چھوڑے بیٹھے ہو، (۵۵) وہ کہنے لگے کیا تو ہمارے پاس کوئی حق بات لایا ہے یا تو محض خوش طبعی کرنے والوں میں سے ہے

تشریح حضرت ابراہیمؑ کیطرف کذبات ثلاثہ کی نسبت

بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ کی تشریح کے سلسلہ میں ضروری معلوم ہوتا ہے احادیث میں حضرت ابراہیم کیطرف کذبات ثلاثہ (تین جھوٹ) کی جو نسبت کی گئی ہے اس پر اہل تحقیق کی رائے پیش کر دیجائے، علماء تفسیر و حدیث کے ہاں اس معاملہ پر اگرچہ بڑی طویل بحثیں نظر آتی ہیں لیکن امام فخر الدین رازی رح نے ان احادیث کے معاملہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رح کی تحقیق نقل کر کے مسئلہ کو بڑی خوبی سے سمیٹ دیا ہے۔ ان روایات کے بارے میں حضرت امامؒ کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ روایات سند کے اعتبار سے مستند اور قوی ضرور ہیں لیکن یہ روایات بالمعنی ہے اور اسمیں راوی کیطرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سمجھنے اور پھر اس کی تعبیر کرنے میں غلطی واقع ہوئی ہے، مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام جیسے صدیق النبی مرتبت رسول کیطرف لفظ کذب کو کسی مفہوم میں بھی منسوب نہیں کر سکتے، چونکہ انبیاءؑ سابقین کے حالات میں اسرائیلی روایات سے قرآن کریم کی تفسیر کرنے کا رجحان عام تھا اسلئے راوی کو التباس ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح عبارت کو بعینہٖ نقل کرنے کے بجائے بائبل میں بیان کردہ جھوٹ کے لفظ سے کلام رسول کی تعبیر کر دیگئی۔ حضرت سارہؑ کو بہن کہنے کا واقعہ اور حضرت ابراہیم کیطرف کذب وغیرہ کے غیر مناسب الفاظ منسوب کرنے کی باتیں بائبل کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتیں، وہیں سے یہا

بقیہ بر صفحہ ۴۸۹

يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ

اس کو پکارتے ہیں ابراہیم ۞ وہ بولے اس کو لے آؤ لوگوں کے سامنے ۔

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا

شاید وہ دیکھیں ۞ بولے، کیا تو نے کیا ہے یہ ہمارے ٹھاکروں پر؟

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ

اے ابراہیم ! ۞ بولا، نہیں، پر یہ کیا ان کے اس بڑے نے، سو ان سے پوچھ لو

اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا

اگر وہ بولتے ہیں ۞ پھر سوچے اپنے جی میں، پھر بولے، لوگو!

اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ

تم ہی بے انصاف ہو ف ۞ پھر اوندھے ہو بے سر ڈال کر۔ تو تو

عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ

جانتا ہے جیسا یہ بولتے ہیں ۞ بولا، کیا پھر تم پوجتے ہو، اللہ سے

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾

ورے ایسے کو، کہ تمہارا کچھ بھلا کرے نہ برا ؟ ۞

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

بے زار ہوں میں تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا۔ کیا تم کو بوجھ نہیں؟ ۞

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾

بولے، اس کو جلاؤ، اور مدد کرو اپنے ٹھاکروں کی، اگر کچھ کرتے ہو ۞

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ

ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈک ہو جا اور آرام ابراہیم پر ۞ اور چاہنے لگے اس کا

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

برا، پھر انہیں کو ہم نے ڈالا نقصان میں ۞ اور بچا نکالا ہم نے اسکو اور لوط کو،

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ

اس زمین کی طرف جس میں برکت رکھی ہم نے جہان کے واسطے ف۲ ۞ اور بخشا ہم نے اس کو

فوائد

ف سمجھے کہ پتھر پوجنا کیا حاصل ۔۱۲منہ رح

ف۲ یعنی زمین شام جس میں آسودگی خوب ہے ۔۱۲منہ رح

تشریح

بَرْدًا وَّسَلٰمًا (۶۹) ٹھنڈک ہوجا اور آرام۔ ٹھنڈک اور ٹھنڈ، مجازاً آرام وراحت کے معنے میں بھی بولا جاتا ہے۔ اسلئے شاہصاحب رح نے سَلٰمًا کی رعایت سے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

تشریح، آتش نمرود اور سیدنا ابراہیم ؑ

دلائل کے میدان میں کھلی شکست اٹھانے کے بعد قوم نمرود نے حضرت ابراہیم ؑ کو آگ میں جلانے کا اعلان کر دیا۔ اور اس اعلان میں بدحواس ہوکر اپنی شکست کا اعتراف بھی کرلیا۔ حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اسے جلادو اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ وہ معبود ہی کیا، جو اپنے پرستاروں کی مدد کے محتاج ہوں۔ بہرحال ایک ماہ کی تیاری کے بعد سیدنا خلیل اللہ کو آگ کے سلگتے ہوئے الاؤ میں ڈال دیا، نمرود اپنی ساری شہنشاہ شان وشوکت کے ساتھ اپنے دشمن کے جلنے کا تماشا دیکھنے آگیا۔ سیدنا خلیل اللہ کو آگ میں ڈالنے سے پہلے ایک دفعہ پھر آزمایا گیا، ملائکہ نے حاضر ہوکر امداد کی پیشکش کی، آپ نے فرمایا حَسْبِیْ سوالی۔ عِلْمُهٗ بحالی وہ میرا مالک میرے حال کو خوب دیکھ رہا ہے، مجھے سوال کی ضرورت نہیں۔ ؎

گراں گذرے گا صرف آرزو اس طبع نازک پر
نگاہِ شوق اس مفہوم رنگین کو ادا کر دے۔

آگ کو مالک الملک کا فرمان پہنچا کہ ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہوجا، آگ کے شعلے بھڑکتے رہے اور سیدنا خلیل اللہ ان شعلوں کے آغوش میں آرام وراحت کے ساتھ سات دن رات تشریف فرما رہے۔ معمول کے مطابق جب آگ بجھ گئی تو دشمنوں نے سیدنا خلیل اللہ کو اسمیں سلامت دیکھ کر دلوں میں صداقت کا اعتراف کرلیا۔ مگر زبانوں سے یہی کہا ہوگا کہ یہ بڑا جادوگر ہے آتش نمرود کی سلامتی سیدنا خلیل اللہ کا معجزہ تھا، معجزہ عام طبعی قانون کے خلاف ہوتا ہے، عام اسباب میں معجزہ کا عقلی جواز تلاش کرنا معجزہ کی حیثیت کو کمزور کرنا ہے اگر کسی کو مالک الملک کی اس قدرت کاملہ کا اقرار نہیں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی پیدا کردہ چیز کی خاصیت اور اسکے فطری اثر کو روک دے، ظاہری شکل وصورت آگ کی آگ رہے مگر اسمیں کسی خاص چیز کے حق میں حرارت کی جگہ سلامتی آجائے تو اسے صاف صاف آتش نمرود کی سلامتی کے واقعہ سے انکار کر دینا چاہیئے اور اگر اس مؤثر حقیقی کی قدرت اور حکمت کا اقرار ہے تو پھر بلا چون وچرا حضرات انبیاء کے معجزات وخوارق کو تسلیم کرنا چاہیئے

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

إِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

اسحٰق - اور یعقوب دیا انعام میں - اور سب کو نیک بخت کیا ف ☆

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ

اور ان کو کیا ہم نے پیشواء راہ بتاتے ہمارے حکم سے ، اور کہہ بھیجا ان کو ، کرنا

فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا

نیکیوں کا ، اور کھڑی رکھنی نماز ، اور دینی زکوٰۃ ، اور وہ تھے ہماری بندگی

عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ

میں لگے ☆ اور لوط کو دیا ہم نے حکم اور سمجھ ، اور بچا نکالا اس کو اس شہر سے

الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ

جو کرتے تھے گندے کام - وہ تھے لوگ برے

سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ

بے حکم ☆ اور اس کو لے لیا ہم نے اپنی مہر میں - وہ ہے نیک

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا

بختوں میں ☆ اور نوح کو، جب اس نے پکارا اس سے پہلے، پھر سن لی ہم نے

لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ ۚ

اس کی پکار، اور بچا دیا اس کو اور اس کے گھر کو، بڑی گھبراہٹ سے ☆

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ

اور مدد کی اس کی ان لوگوں پر جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں ، وہ تھے برے لوگ ،

سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ

پھر ڈبا دیا ہم نے ان سب کو ☆ اور داؤد اور سلیمان کو، جب لگے فیصل کرنے

فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

کھیتی کا جھگڑا، جب روند گئیں اس کو رات میں بکریاں ایک لوگوں کی، اور روبرو تھا ہمارے

شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ز وَّ

ان کا فیصلہ ☆ پھر سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو، اور دونوں کو دیا تھا ہم نے حکم اور سمجھ ف اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہم سائنسی عمل سے واٹر پروف اور فائر پروف ایجاد کر سکتے ہیں اور ایسی گیسیں تیار کر سکتے ہیں جو ہمیں آگ کی حرارت سے محفوظ رکھیں لیکن جب معاملہ قدرت خداوندی کے تصرف کا آئے تو عقل غریب کو بیچ میں گھسیٹ لائیں اور معجزات انبیاء کو ماننے سے گریز کریں۔ یہ کہاں کی انصاف پسندی ہے۔ سیدنا خلیل اللہ اس امتحان سے کامیابی کے ساتھ گذرنے کے بعد اس سرکش قوم کو چھوڑ کر اپنے بھتیجے حضرت لوطؑ کے ساتھ کنعان ہجرت فرما گئے اور آپ کے بعد نمرود اور اس کی قوم عذاب الٰہی سے دوچار ہوئی۔ قوم ابراہیم کو قرآن کریم نے التوبہ آیت الم یأتھم نبأ الذین من قبلھم (۷۰) میں معذب قوموں کی صف میں شامل کیا ہے لیکن وہ عذاب کیا تھا؟ بعض علماء کہتے ہیں کہ نمرود تو ایک بیماری میں ہلاک ہوا اور اس کی قوم پر ذلت و رسوائی طاری ہوئی، لیکن مولانا اشرف علی تھانویؒ تفسیر درمنثور کے حوالہ سے یہ لکھتے ہیں کہ نمرود نے خداتعالیٰ کو دیکھنے کیلئے جو ایک بلند ترین عمارت تیار کرائی تھی، اسکے نیچے دب کر اسکی قوم کا سرکش طبقہ ہلاک ہو گیا۔ اور النحل آیت (۲۶) میں اسی کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف انعام میں دیا پوتا دعاء تھی بیٹے ہی کی۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ حضرت داؤدؑ نے بکریاں دلوادیں کھیتی والوں کو بدلا انکے دین میں چور کو غلام کر لیتے تھے اسی موافق یہ حکم کیا اور حضرت سلیمان لڑکے تھے انہوں نے بھی یہ جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا کہ بکریاں رکھوان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کریں بکری والے جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جاوے تب بکریاں پھیر دیں اور کھیتی لے لیں۔ اسمیں دونوں کا نقصان نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح

ع ۲۵ / ۵

تشریح (۷۲) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف بیٹے کی دعا کی تھی، اللہ تعالیٰ نے بیٹے اسحٰق کے ساتھ ایک پوتا یعقوب بھی عطا فرما دیا اور یہ ان کی طلب پر اضافہ تھا۔ شاہ صاحب رح نے نافلۃ کا ترجمہ انعام فرمایا، یعنی انعام و اکرام کے طور پر ایک پوتا بھی عطا کیا تاکہ وہ اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اس سے اشارۃً یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش اُن کے دادا حضرت ابراہیمؑ کی حیات ہی میں ہوئی، واللہ اعلم۔

بے طلب جو ملا ، ملا مجھ کو
بے غرض جو دیا ، دیا تو نے
داغ کو کون دینے والا ہے
جو دیا اے خدا دیا تو نے

سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَ

تابع کئے ہم نے داؤد ؑ کے ساتھ پہاڑ، پڑھا کرتے تھے اور اُڑتے جانور۔ اور ہم نے یہ کیا تھا ۞ اور

عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

اس کو سکھایا ہم نے بنانا ایک تمہارا پہناوا، کہ بچاؤ ہو تم کو تمہاری لڑائی سے۔ سو کچھ تم شکر

شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى

کرتے ہو ف ۞ اور سلیمان کے تابع کی باؤ جھکے کی چلتی اس کے حکم سے، زمین

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ

کیطرف جہاں برکت دی ہم نے۔ اور ہم کو سب چیز کی خبر ہے ف ۞ اور

مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا

تابع کئے کتنے شیطان، جو غوطہ لگاتے اس کے واسطے، اور کچھ کام بناتے اس کے

دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى

سوا۔ اور ہم نے ان کو تھام رہے ف ۞ اور ایوب کو، جس وقت پکارا

رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

اپنے رب کو، کہ مجھ کو پڑی ہے تکلیف، اور تو ہے سب رحم والوں سے رحم والا ۞

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ

پھر ہم نے سُن لی اس کی پکار اور اُٹھا دی جو اس پر تھی تکلیف، اور دیئے اُس کو اُس کے گھر والے

مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾

اور ان کے برابر ساتھ اُن کے اپنے پاس کی مہر سے اور نصیحت بندگی والوں کو ف ۞

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذو الکفل کو یہ سب ہیں سہارنے والے ف ۞

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا

اور لے لیا ہم نے ان کو اپنی مہر میں۔ وہ ہیں نیک بختوں میں ۞ اور

النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

مچھلی والے کو، جب چلا گیا غصہ سے لڑ کر، پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے

فوائد ف حضرت داؤد ؑ کے ساتھ زبور پڑھنے کے وقت پہاڑ اور جانور بھی انہی کی سی آواز سے پڑھتے اور لوہے کی زرہ بناتے فقط ہاتھ سے موڑ کر اور بناتے ہیں آگ سے ۔۱۲ منہ رح ف ایک تخت بنایا تھا بہت بڑا اپنے سارے کارخانوں سے اور لوگوں سے اس پر بیٹھتے پھر باؤ آتی زور سے اس کو زمین سے اُٹھاتی اُوپر نرم باؤ چلتی یمن سے شام کو اور شام سے یمن کو مہینے کی راہ دوپہر میں پہنچاتی ۔۱۲ منہ رح ف شیطانوں سے غوطہ لگواتے جواہر دریا سے نکلواتے جہاں آدمی کا مقدور نہیں اور عمارت میں بھاری کام اُن سے کرواتے اور سفر میں حوض برابر لگن تانبے کی اور کنوئے برابر دیگیں اٹھائے چلتے اور ان میں کھانا پکاتے اور سخت سخت کام ان سے لیتے ۔۱۲ منہ رح ف حضرت ایوب کو حق تعالیٰ نے دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مواشی اور لونڈی غلام کمانے اور اولاد صالح اور عورت موافق مرضی اور بڑے شکرگزار تھے پھر آزمانے کو ان پر شیطان کو ہاتھ دیا کھیت جل گئے مواشی مر گئے اور اولاد اکٹھی دب مری، دوستدار الگ ہو گئے، بدن میں آبلہ پڑ کر کیڑے پڑ گئے ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے بلا میں صابر رہے ایک قرن کے بعد یہ دعا کی اللہ تعالیٰ نے اولاد مری ہوئی جلائی اور نئی اولاد دی زمین سے چشمہ نکالا اسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا ۔۱۲ منہ رح ف کہتے ہیں کہ ذوالکفل تھے ایوب کے بیٹے ایک شخص کے ضامن ہو کر کئی برس قید رہے اور بشریہ محنت سہی ۔۱۲ منہ رح

تشریح لبوس (۸۰) پہراوا، پہننے کی چیز، کپڑے وغیرہ، دلی میں اب پہناوا بولتے ہیں دیہات میں پہراوے کا استعمال عام ہے۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً (۸۱) اور سلیمان کے تابع کی باؤ جھکے کی چلتی، معنے تیزی اور جلدی کے ہیں۔ تیز اور شدید ہوا مراد ہے۔ شاہ صاحب رح نے حضرت یونس ؑ کے قصے کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور جمہور مفسرین سے الگ راہ اختیار کی ہے۔ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ کی توجیہ میں تو شاہ صاحب نے کمال ہی کر دیا ہے، اشکال یہ تھا کہ "یونس ؑ نے سمجھا کہ ہم اس کو پکڑ نہ سکیں گے" خدا کے بارے میں یہ سمجھنا کہ خدا کسی بندہ کو پکڑنے پر قادر نہیں ہے یہ کفر ہے۔ مفسرین نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت یونس ؑ کے غصے میں چلے جانے کی حالت کو ایسی سخت تعبیر اور غضبناک انداز میں بیان کیا ہے۔ دراصل حضرت یونس ؑ نے اس طرح نہیں سمجھا تھا، کیونکہ وہ نبی تھے، اب یوں ترجمہ ہو گا، یونس ؑ غصہ ہو کر چلا گیا۔ گویا اس نے خیال کیا (باقی)

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ

پھر پکارا ان اندھیروں میں، کہ کوئی حاکم نہیں سوا تیرے، تو بے عیب ہے، میں تھا

كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ

گنہگاروں سے ۞ پھر سن لی ہم نے اس کی پکار، اور بچا دیا اس گھٹنے سے۔

وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ

اور یوں ہی ہم بچا دیتے ہیں ایمان والوں کو ف ۞ اور زکریا نے جب پکارا اپنے رب کو اے رب

لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ

نہ چھوڑ مجھ کو اکیلا، اور تو ہے سب سے بہتر وارث ف۲ ۞ پھر ہم نے سن لی اس کی پکار

وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور بخشا اس کو یحییٰ، اور چنگی کر دی اس کی عورت۔ وہ لوگ دوڑتے

يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَ

تھے بھلائیوں پر۔ اور پکارتے تھے ہم کو توقع سے اور ڈر سے۔ اور

كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

تھے ہمارے آگے دبے ف۳ ۞ اور وہ عورت جس نے قید میں رکھی اپنی شہوت،

فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾

پھر پھونک دی ہم نے اس عورت میں اپنی روح، اور کیا اس کو اور اسکے بیٹے کو، نمونہ جہان والوں کو ۞

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے سب ایک دین پر۔ اور میں ہوں رب تمہارا سو میری بندگی کرو ۞

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

اور ٹکڑے ٹکڑے بانٹ لیا لوگوں نے آپس میں اپنا کام۔ سب ہمارے پاس پھر آویں گے ۞

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ

سو جو کوئی کرے کچھ نیک کام، اور وہ یقین رکھتا ہو، سو اکارت نہ کرینگے اس کی دوڑ،

وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا

اور ہم اس کو لکھتے ہیں ۞ اور مقرر ہو رہا ہے ہر بستی پر جس کو ہم نے کھپا دیا، کہ وہ نہیں

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ) ہم اسے پکڑنے کی قدرت نہیں رکھتے شاہ صاحبؒ نے اس اشکال کا دوسرا جواب دیا کہ پکڑنے سے محبت کا پکڑنا مُراد ہے۔ شاہ صاحبؒ کہیں کہیں اُردو محاورہ سے وہ کام لیتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اُردو میں پکڑنا دونوں مفہوموں میں استعمال ہوتا ہے۔ دشمن اگر کہتا ہے کہ پکڑ لیا، تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ میں اب اسے نقصان پہنچاؤں گا دوست کہتا ہے کہ پکڑ لیا نہیں چھوڑونگا تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ میں اپنے دوست کو خوش کروں گا اس کی ناراضگی کو دُور کردونگا مغاضبًا کی نسبت سے یہ دوسرا مفہوم زیادہ واضح معلوم ہوتا ہے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں "سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے یعنی مہربانی کے معاملہ میں اسکو راضی نہ کر سکیں گے۔" اس توجیہہ کو صاحب قصص القرآن نے نہایت کمزور انداز میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ راجح اور مرجوح اور صحیح اور غیر صحیح سے قطع نظر ان کی ذکاوت طبع پر دلالت کرتا ہے (جلد ۲ ص۲۱۲) مصنف محترم کی نظر اگر اُردو محاورہ پر ہوتی تو انکے قلم سے یہ کمزور جملے ادا نہ ہوتے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف حزقیل کے یاروں میں تھے یونس علیہ السلام بڑے شوق میں عبادت کی اور دنیا سے الگ، حکم ہوا کہ ان کو بھیجو شہر نینوا میں مشرکوں کو منع کریں بُت پوجنے سے یہ خفا ہو کر گئے راہ میں ندی آئی ایک بیٹا کنارے چھوڑا ایک کندھے پر لیا، عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں جب پانی نے زور کیا، عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اسکے تھامنے سے کندھے سے لڑکا پھسل گیا۔ گھبراہٹ میں دونوں بہ گئے کنارے آئے دوسرے لڑکے پاس اس کو بھیڑیا لے گیا جب اس شہر میں پہنچے، انہیں پیغام اللہ کا دیا وہ ٹھٹھے کرنے لگے ایک مدت رہے آخر خفا ہو کر بددعا کی عذاب کی اور آپ نکل گئے تین دن عذاب آیا، شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی، روئے، بُت سارے توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا اور شیطان نے یونس کو خبر دی کہ وہ قوم اچھے بھلے ہیں ان پر عذاب نہ آیا یہ دل میں خفا ہوئے کہ اللہ نے مجھ کو جھوٹا کیا حکم کی راہ نہ دیکھی کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر سوار ہوئے، بھنور میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا کشتی میں کسی کا غلام ہے بھاگا ہوا خاوند سے، قرعہ ڈالا تو ان کے نام پر آیا، دریا میں ڈال دیا، ایک مچھلی نگل گئی اس اندھیرے میں رب کو پکارے تب توبہ قبول ہوئی، مچھلی نے کنارے پر اگل دیا وہاں ایک بیل نے چھا کر ان پر چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت پائی، حکم ہوا اسی قوم میں پھر جانے کا وہ آرزومند تھے راہ دیکھنے ان کی عورت اور لڑکے

ع ١٨ / ٦

يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ

پھرتے ف۱ ۞ یہاں تک کہ جب کھول دیں یاجوج اور ماجوج کو، اور وہ ہر اُچان

كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ

(اونچی جگہ) سے پھیلتے آویں ۞ اور نزدیک پہنچے سچا وعدہ، پھر تبھی اُوپر

شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ

لگ رہیں منکروں کی آنکھیں۔ لے خرابی ہماری! ہم بے خبر رہے

غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ

اس سے، نہیں پر ہم تھے گنہ گار ف۲ ۞ تم اور جو کچھ پوجتے ہو اللہ کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ

سوا، جھونکنا ہے دوزخ میں۔ تم کو اس پر پہنچنا ہے ۞ اگر ہوتے

هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ

یہ لوگ ٹھاکر، نہ پہنچتے اس پر۔ اور سارے اس میں پڑے رہیں گے ۞ ان کو

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

وہاں چلانا ہے، اور وہ اس میں بات نہیں سنتے ف۳ ۞ جن کو آگے

سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا

ٹھہر چکی، ہماری طرف سے نیکی۔ وہ اس سے دور رہیں گے ف۴ ۞ نہیں

يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ

سنتے اس کی آہٹ اور وہ اپنے جی کے مزوں میں سدا

خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ

رہیں ۞ نہ غم ہو گا ان کو اس بڑی گھبراہٹ میں، اور لینے آویں گے

الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

ان کو فرشتے۔ آج دن تمہارا ہے، جس کا تم سے وعدہ تھا

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ

جس دن ہم لپیٹ لیں آسمان کو جیسے لپیٹتے ہیں طومار میں کاغذ جیسا سرے سے

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ) پیدا ہونے۔ بھیڑیئے سے لوگوں نے چھڑایا تھا اور بہتوں کو نکال لیا تھا۔ اسی شہر میں اب ان کی قبر ہے اور جو فرمایا سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے۔ یعنی مہربانی کے معاملہ میں اُسکو راضی نہ کر سکیں گے وہ ایسا خفا ہوا ہے اور حکومت کے معاملہ میں ہر چیز آسان ہے۔ ف یعنی اولاد دے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ لوگ کہتے ہیں جو کوئی اللہ کو پکارے توقع سے یا ڈر سے وہ محبت تحقیق نہیں، یہاں سے اس کی غلطی نکلی ۱۲ منہ رح

تشریح ونجیناہ من الغم (۸۸) اور بچا دیا اسکو گھٹنے سے، عربی میں غم کے معنی چھپانے اور گھیر لینے کے ہیں کیونکہ غم خوشی اور قوت برداشت کو چھپا دیتا ہے، شاہ صاحبؒ نے لغوی ترجمہ کیا ہے گھٹنا بمعنی گھٹن (۹۰) بعض صوفیاء کرام کیطرف یہ قول منسوب کیا جاتا ہے کہ خدا کی عبادت خوف و رجاء اور امید و بیم سے بلند ہو کر خالص تعمیل حکم کے طور پر کیجائے، شاہ صاحبؒ نے اس کی تردید کی ہے دراصل یہ اخلاص کا اعلیٰ ترین جذبہ ہے جو مقربین الٰہی کے اندر بھی خاص حالات میں پیدا ہوتا ہے ورنہ شریعت نے عام اصول کے طور پر خوف و رجاء کا تذکرہ کیا ہے اور خوف عذاب اور امید رحمت کے جذبہ سے عبادت کرنے کی ضرورت اور اہمیت واضح کی ہے اس سے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، اقبال مرحوم نے پہلے جذبہ کی فضیلت پر کہا ہے۔

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
لے بے خبر جزاء کی تمنا بھی چھوڑ دے

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف۱ یعنی کفر نہیں چھوڑتے تبھی کھپتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی خبر پہنچی تھی جان کر ٹلا دی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی اپنے چلانے کے شور سے ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی ایک بار گذر کر پھر ہمیشہ دور رہیں گے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح کطی السجل (۱۰۴) جیسے لپیٹتے ہیں طومار میں کاغذ، طومار کاغذ کا گڈا۔ شاہ صاحبؒ نے حصب کا ترجمہ مصدری معنی کے لحاظ سے جھونکنا کیا۔ دوسرے حضرات نے بمعنی مفعول لے کر ایندھن ترجمہ کیا۔ آیت نمبر ۹۸ کے فائدہ میں پلصراط کیطرف اشارہ کیا۔ یعنی جہنم سے گذرنا ہر نیک و بد انسان کو ضروری ہوگا البتہ نیک لوگ بجلی کی مانند ایک آن میں گذر جائیں گے اور سرکش لوگ اسی مقام پر اوندھے منہ گر پڑیں گے۔ جن فرضی معبودوں کو جہنم کا ایندھن کہا گیا ہے ان سے مشرکین کے بت مراد ہیں۔ وہ اللہ کے نیک بندے جنہیں لوگ ان کی مرضی کے خلاف اپنا دیوتا اور معبود بنا لیتے ہیں وہ ان میں شامل کیسے ہو سکتے ہیں۔؟ ان کی ساری زندگی توحید کی تعلیم میں گذری، (آل عمران آیت ۸۰) پر شاہ صاحب رحؒ کی تشریح دیکھو صفحہ ۷۶)

نُّعِيدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٠٤ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ

بنایا پہلی بار، پھر اس کو دُہرادیں گے وعدہ ضرور ہوچکا ہے ہم پر ہم کو کرنا ہے اور ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں ،

مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ۝١٠٥

نصیحت کے پیچھے ، کہ آخر زمین پر مالک ہوں گے ، میرے نیک بندے ۔

اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ؕ ۝١٠٦ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

اس میں مطلب کو پہنچتے ہیں ایک لوگ بندگی والے ۔ اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا، سو مہر کر کر

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٧ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

جہان کے لوگوں پر ۔ تو کہہ، مجھ کو تو حکم یہی آتا ہے کہ صاحب تمہارا ایک صاحب ہے ۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٠٨ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى

پھر ہو تم حکم برداری کرتے ؟ ۔ پھر اگر منہ موڑیں، تو تو کہہ، مَیں نے خبر کردی تم کو دونوں

سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِىْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝١٠٩ اِنَّهٗ

طرف برابر اور مَیں نہیں جانتا نزدیک ہے یا دُور ہے، جو تم کو وعدہ ملتا ہے ف ۔ وہ

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝١١٠ وَاِنْ اَدْرِىْ

رب جانتا ہے پکار کی بات . اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ۔ اور میں نہیں جانتا،

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝١١١ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ

شاید اس میں تم کو جانچنا ہے، اور برتوانا ایک وقت تک ۔ رسول نے کہا، اے رب!

بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝١١٢

فیصلہ کر انصاف کا، اور رب ہمارا رحمٰن ہے، اسی سے مدد مانگتے ہیں ان باتوں پر جو تم بناتے ہو،

(۲۲) سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳)

آیاتہا ۷۸ ۔ رکوعاتہا ۱۰

سورہ حج مدنی ہے، اور اس میں اٹھہتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو مہربان ہے بڑا رحم والا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيْمٌ ۝١

لوگو ! ڈرو اپنے رب سے ۔ بیشک بھونچال قیامت کا ایک بڑی چیز ہے

فوائد ف دونوں طرف برابر یعنی ابھی تم دونوں بات کرسکتے ہو۔ ایک طرف کا زور نہیں آیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۰۵) اس آیت کا سیاق وسباق یہی بتاتا ہے کہ الارض (زمین) سے جنت کی زمین مُراد ہے۔ یقیناً جنت کی زمین اور اس کی تمام نعمتیں انہی لوگوں کے لئے خاص ہیں جو ایمان وعمل صالح سے آراستہ ہونگے اور یہ پیغام تمام عبادت گذاروں کے لئے ہے۔ دوسری آیت میں فرمایا تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِىْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا (مریم ۶۳) اس جنت کا ہم نے پرہیزگار بندوں کو وارث بنادیا ہے۔ زبور جمع ہے زبر کی، بمعنی کتابیں، زیادہ علماء اسی طرف گئے ہیں کہ اس سے تمام آسمانی کتابیں مراد ہیں اور یہ حقیقت سب کتابوں میں مذکور ہے کہ جنت پرہیزگاروں کا ورثہ ہے اور اگر اس سے حضرت داوٗد علیہ السلام کی زبور مراد لی جائے تو اسمیں بھی ہمیں یہ اعلان نظر آتا ہے، صادق زمین کے وارث ہونگے اور اسمیں ہمیشہ بسے رہیں گے (۳۷ داوٗد کا مزمور آیات ۹، ۱۰، ۱۱) دائمی وراثت سے جنت کی زندگی مراد ہے، کیونکہ دنیا اپنی تمام نعمتوں کے ساتھ فانی ہے۔ ابن عباس رض کے ایک تفسیری قول میں الارض کو عام رکھا گیا ہے اور اسمیں دنیا کی زمین کو بھی شامل کیا گیا ہے اس صورت میں دنیا کی وراثت سے اشارہ یا آخر زمانہ کیطرف ہوگا یا ارض سے دنیا کا بہترین متمدن اور ترقی یافتہ حصہ ہوگا جس پر صحابہ کرام اور اُنکے جانشین پورے اقتدار کے ساتھ قابض رہے اور ان کے ساتھ خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ زمین دنیا کی وراثت کے لئے خدا تعالیٰ کا عام قانون یہ ہے ان الارض للہ یورثها من یشاء من عباده (الاعراف، ۱۲۸) زمین کا حقیقی مالک اللہ ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ مشیت الٰہی کے تحت یہ وراثت فرمانبردار اور نافرمان دونوں کو ملتی ہے مگر وہ ان کے اعمال کا بدلہ نہیں ہوتا بلکہ امتحان اور آزمائش ہوتی ہے۔ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ (الاعراف، ۱۲۹) وہ تم کو زمین کی حکومت دیتا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور اس کی حکومت کو کس طرح چلاتے ہو، انصاف اور عدل کے ساتھ، ظلم یا بے انصافی کے ساتھ، یہ خداوند عالم جو مالک حقیقی ہے اس کی طرف سے عارضی انتظام کی صورت ہے۔

ع ۷ ۔ ۱۹ ۔ النصف

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَ

جس دن اس کو دیکھو گے، بھول جاوے گی ہر دودھ پلانیوالی اپنے پلائے کو، اور

تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى

ڈال دے گی ہر پیٹ والی اپنا پیٹ، اور تو دیکھے لوگوں پر نشہ،

وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢ وَمِنَ النَّاسِ

اور ان پر نشہ نہیں، پر آفت اللہ کی سخت ہے ❁ اور بعضا شخص ہے،

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝٣

جو جھگڑتا ہے اللہ کی بات میں بن خبر، اور ساتھ پکڑتا ہے ہر شیطان بے حکم کا ❁

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيْهِ

جس کی قسمت میں لکھا ہے کہ جو کوئی اس کا رفیق ہو، سو وہ اس کو بہکاوے، اور لیجاوے

إِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٤ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِيْ

عذاب میں دوزخ کے ❁ لوگو! اگر تم کو دھوکا ہے

رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

جی اٹھنے میں، تو ہم نے تم کو بنایا مٹی سے، پھر بوند سے،

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

پھر پھٹکی سے، پھر بوٹی سے، نقشہ بنی، اور بن نقشہ بنی،

لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى

اسواسطے کہ تم کو کھول سناویں- اور ٹھہرا رکھتے ہیں ہم پیٹ میں جو کچھ چاہیں، ایک ٹھہرے ہوئے

ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا أَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى

وعدے تک، پھر تم کو نکالتے ہیں لڑکا، پھر جب تک کہ پہنچو اپنے جوانی کے زور کو- اور کوئی تم میں پورا بھر لیا،

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ إِلٰٓى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ

اور کوئی تم میں پھر چلایا نکمی عمر تک، تا سمجھ کے پیچھے کچھ نہ سمجھنے لگے-

عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

اور تو دیکھتا ہے زمین دبی پڑی، پھر جہاں ہم نے اتارا اس پر

تشریح، استدلال آخرت

سورۂ حج کو قیامت کے تذکرہ سے شروع کیا اور اسکی ہولناکی کا نہایت خوفناک منظر سامنے رکھا پھر فرمایا کہ بعض لوگ کس قدر بے حس اور ضدی ہیں کہ علم و تحقیق کے بعد گمراہ شیطان کی پیروی کرتے ہوئے آخرت کی زندگی کا انکار کرتے ہیں اور آخرت کی زندگی کا سارا نقشہ اپنے اندر ہوتے ہوئے پھر اس پر توجہ نہیں کرتے۔ خدا نے انسانی پیدائش سے آخرت کی زندگی اور بعث بعد الموت پر کس طرح استدلال کیا ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو: ہم نے انسانی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا اور پہلے انسان حضرت آدم کو براہ راست مٹی سے پیدا کیا۔ اسکے بعد نسل آدم کا سلسلہ نطفہ سے چلا، سورۂ سجدہ میں فرمایا: وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ۔ پھر نسل انسانی کی پیدائش کے مختلف مرحلوں پر غور کرو، بچہ کی پیدائش کا ابتدائی مادہ پانی کے چند قطروں کیطرح ہوتا ہے۔ جسے نطفہ کہتے ہیں انسان جو غذا کھاتا ہے اسمیں کہیں انسانی تخم موجود نہیں ہوتا، یہ غذا جسم میں جاکر کہیں بال بنتی ہے کہیں ہڈی کہیں گوشت پوست وغیرہ اور ایک خاص مقام پر پہنچ کر نطفہ میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اس ایک نطفہ میں انسانی تخلیق کے کروڑوں تخم (جراثیم) پائے جاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک تخم عورت کے مادہ سے مل کر انسان بن جانے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر حکیم و قدیر خالق ان میں سے کسی ایک کو اپنی خاص مصلحت و حکمت سے نسوانی مادہ سے ملنے کا موقعہ دیتا ہے اور اس طرح رحم مادر میں نطفہ پڑجاتا ہے یہ نطفہ پھر علقہ (جمے ہوئے خون) کی شکل اختیار کرتا ہے اور اسکے بعد مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) بن جاتا ہے، پھر گوشت کے اس ٹکڑے میں شکل و صورت پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی بغیر شکل و صورت کے یہ ٹکڑا ضائع ہوجاتا ہے۔ پیدائش کے بعد پھر دنیا میں اس بچہ پر تین دور آتے ہیں۔ بچپن، جوانی اور بڑھاپا اور یہ ناکارہ عمر پھر انسان کو نادانی اور بے عقلی کیطرف لوٹا دیتی ہے اور پھر انسان موت کے آغوش میں چلاجاتا ہے تو کیا وہ حکیم و قدیر پروردگار جو بے جان مادوں کو جمع کرکے ایک جیتا جاگتا انسان بنا دیتا ہے وہ اس بات پر قادر نہیں کہ موت کے آغوش میں جانے کے بعد اُسے دوبارہ زندہ کردے، اسی طرح برسات کے موسم میں سوکھی ہوئی اور بے جان زمین باران رحمت کے چند قطروں سے لہلہانے لگتی ہے۔ ہر مُردہ جڑ اپنی قبر سے

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ⑤

پانی ، تازی ہوئی اور ابھری ، اور اگائیں ہر بھانت بھانت رونق کی چیزیں ؀

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ

یہ اسواسطے کہ اللہ وہی ہے تحقیق ، اور وہ جلاتا ہے مردے ، اور وہ ہر چیز

شَيْءٍ قَدِيْرٌۙ ⑥ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ

کرسکتا ہے ؀ اور یہ کہ قیامت آنی ہے ، اس میں دھوکہ نہیں ، اور یہ کہ اللہ اٹھادے

مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

گا قبروں میں پڑوں کو ؀ اور بعضے شخص ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کی بات میں بن خبر اور

لَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ ⑧ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

بن سوجھ ، اور بن کتاب چمکتی ؀ اپنی کروٹ موڑ کر ، کہ بہکادے اللہ کی راہ سے ،

اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ⑨

اس کو دنیا میں رسوائی ہے ، اور چکھا دیں گے ہم اس کو قیامت کے دن ، جلن کی مار ؀

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ⑩ وَ

یہ اس پر ہے ، جو آگے بھیج چکے تیرے دو ہاتھ ، اور یہ کہ اللہ ظلم نہیں کرتا بندوں پر ؀ اور

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ

بعضے شخص ہے ، کہ بندگی کرتا ہے اللہ کی کنارے پر ۔ پھر اگر مل گئی اس کو بھلائی ، چین پکڑا

اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ

اس پر ۔ اور اگر مل گئی ان کو جانچ ۔ پھر گیا الٹا اپنے منہ پر ۔ گنوائی

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

دنیا اور آخرت ۔ یہی ہے ٹوٹا صریح ؀ پکارتا ہے اللہ کے

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫ۚ يَدْعُوْا

سوا ایسی چیز کہ اس کا برا نہیں کرتی اور ایسی کہ اسکا بھلا نہیں کرتی ، یہی ہے دور پڑا بھول کر ، پکارے

لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ⑬

جاتا ہے البتہ جس کا ضرر پہلے پہنچے نفع سے ۔ بیشک برا دوست ہے اور برا رفیق ؀

ع ١ / ١٠ / ٨

(حاشیہ بقیہ صفحۂ گذشتہ) حی المطلق ہے اور ہرے جان بیج زندہ پودے کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خدا ایک حکیم قدیر اور مدبر ہستی کا نام ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

(حاشیہ صفحۂ ہذا) **فوائد** ف١ یعنی دنیا کی نیکی پاوے تو بندگی پر قائم رہے اور تکلیف پاوے تو چھوڑ دے ادھر دنیا گئی ادھر دین گیا کنارے پر کھڑا ہے یعنی دل ابھی نہ اسطرف ہے نہ اسطرف ہے جیسے کوئی مکان کے کنارے کھڑا ہے جب چاہے نکل جاوے ١٢ منہ رح

تشریح ، فائدہ ، یہ منافقین کی حالت بیان کی گئی ہے النساء (١٤٢) صفحہ (١٦٤) دیکھو ، آیت (١٢) میں نقصان کی نفی کی اور آیت (١٣) میں نقصان کا اثبات کیا۔

نفی دنیا کے نقصان کی گئی اور اثبات آخرت کے نقصان یعنی سزا کا کیا گیا. نفع سے پہلے نقصان یعنی جب آخرت میں سزا ، دائمی کی صورت میں نقصان پہنچے گا تو اس سے نجات نہ ہو سکے گی ، نفع اور فائدہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

اللہ داخل کرے گا ان کو، جو یقین لائے، اور کیں بھلائیاں، باغوں ہیں،

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾

بہتی نیچے ان کے نہریں۔ اللہ کرتا ہے، جو چاہے ۞

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جس کو یہ خیال ہو، کہ ہرگز مدد نہ کرے گا اس کو اللہ، دنیا میں، اور آخرت میں،

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ

تو تانے ایک رسی آسمان کو، پھر کاٹ دے، اب دیکھے کچھ گیا اس کی

يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

تدبیر سے اس کے جی کا غصہ ف ۞ اور یوں اتارا ہم نے یہ قرآن، کھلی باتیں،

وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ

اور یہ ہے کہ اللہ سوجھ دیتا ہے جس کو چاہے۔ ۞ جو لوگ مسلمان ہیں، اور جو یہود

هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ڰ

ہیں، اور صابئین، اور نصاریٰ، اور مجوس، اور جو شرک کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي

اللہ فیصلہ کرے گا ان میں قیامت کے دن۔ اللہ کے سامنے

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ

ہے ہر چیز ف تو نے نہ دیکھا؟ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں، جو کوئی

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ

آسمان میں ہے، اور جو کوئی زمین میں ہے، اور سورج، اور چاند، اور تارے

وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَ

اور پہاڑ اور درخت اور جانور، اور بہت آدمی۔ اور

كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

بہت ہیں کہ ان پر ٹھہر چکا عذاب۔ اور جس کو اللہ ذلیل کرے، اسے کوئی نہیں

فوائد ف دنیا کی تکلیف میں جو خدا کی امید سے ناامید ہو کر اس کی بندگی چھوڑ دے اور جھوٹی چیزیں پوجے جن کے ہاتھ نہیں برا بھلا وہ اپنے دل کے ٹھہرانے کو یہ صورت قیاس کرے جیسے ایک شخص اونچی لٹکتی رسی سے لٹک رہا ہے اگر چڑھ نہیں سکتا توقع تو ہے کہ رسی اوپر کھینچے تو چڑھ جاوے جب رسی توڑ دی پھر کیا توقع رہی اللہ کی امید ور آسمان کو تانے یعنی اونچان کو ۱۲ منہ ف مجوس آگ پوجتے ہیں اور ایک نبی کا بھی نام لیتے ہیں معلوم نہیں نہ سمجھے بگڑے ہیں یا سرے سے غلط ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱۷،

یہود و نصاریٰ دونوں قومیں مشہور ہیں۔

صابئین اور صابی کے نام سے قدیم زمانہ میں دو گروہ مشہور تھے، ایک گروہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اپنے آپ کو پیرو کہتا تھا جو بالائی عراق یعنی الجزیرہ کے علاقہ میں آباد تھا اور اصطباغ پر عمل کرتا تھا دوسرا گروہ ستارہ پرست تھا جو اپنے آپ کو حضرت شیثؑ اور حضرت ادریس کا پیرو کہتا تھا ان کا مرکز حرّان تھا یہ عراق کے مختلف حصوں میں آباد تھا۔ نزول قرآن کے وقت پہلا گروہ موجود تھا چنانچہ حضرت مجاہد اس گروہ کو اہل کتاب ہی میں شمار کرتے تھے۔

(مظہری ج ۱ البقرہ)

مجوسی (پارسی) ایران کے آتش پرست تھے جو خیر اور رشد اور روشنی اور تاریکی کے دو خداؤں (یزداں اور اہرمن) کو مانتے تھے اور اپنے آپ کو زردشت کا پیرو کہتے تھے ان کے مذہب و اخلاق کو مزدک کی گمراہیوں نے بری طرح بگاڑ دیا تھا یہاں تک کہ ان میں سگی بہن سے نکاح بھی درست تھا۔

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مجوسی کے ساتھ اہل کتاب جیسا برتاؤ کرو، آپ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں مجوس کو جانتا ہوں اس کے پاس دینی علم اور کتاب تھی۔ (مظہری ج ۵ سورہ توبہ)

مُكْرِمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ (۱۸) هَٰذَانِ خَصْمَانِ

عزت دینے والا۔ اللہ کرتا ہے جو چاہے ف۱ ۞ یہ دو مدعی ہیں، جھگڑے ہیں

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ

اپنے رب پر۔ سو جو منکر ہوئے ان کے واسطے بیونتے (کاٹے) ہیں

ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ (۱۹)

کپڑے آگ کے۔ ڈالتے ہیں ان کے سر پر جلتا پانی ۞

يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (۲۰) وَلَهُم

پگھلتا ہے اس سے، جو ان کے پیٹ میں ہے اور کھال بھی ۞ اور ان کے واسطے

مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ (۲۱) كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا

موگریاں ہیں لوہے کی ۞ جس بار چاہا کہ نکل پڑیں

مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ (۲۲)

اس سے، گھٹنے کے مارے، پھر ڈال دیے اندر، اور چکھتے رہو جلن کی مار ۞

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اللہ داخل کرے گا ان کو، جو یقین لائے، اور کیں بھلائیاں،

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ

باغوں میں بہتی ان کے نہریں، گہنا پہناویں گے ان کو وہاں،

أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (۲۳)

کنگن سونے کے، اور موتی، اور ان کی پوشاک ہے وہاں ریشم کی ف۲ ۞

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ

اور راہ پائی انہوں نے ستھری بات کی۔ اور راہ پائی اس خوبیوں

صِرَاطِ الْحَمِيدِ (۲۴) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ

سراہے کی راہ۔ ف۳ جو لوگ منکر ہوئے، اور روکتے ہیں

عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ

اللہ کی راہ سے، اور ادب والی مسجد سے، جو ہم نے بنائی سب لوگوں کے

السجدۃ

ع ۲ ۱۲ ۹

فوائد ف۱ ایک سجدہ ہے کہ سب اس میں شامل ہیں آسمان زمین میں جو کوئی ہے وہ یہ کہ اللہ کی قدرت میں بے بس ہیں اور ایک سجدہ ہے ہر ایک کا جدا وہ یہ کہ اسکو جس کام کا بنایا اس کام میں لگے یہ بہت آدمی کرتے ہیں اور بہت نہیں کرتے اور خلق سارے کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ جو فرمایا کہ وہاں گہنا اور وہاں پوشاک معلوم ہوا کہ یہ دونوں یہاں نہیں اور گہنوں میں سے کنگن اسواسطے کہ غلام کی خدمت پسند آتی ہے تو کڑے ڈالتے ہیں ہاتھ میں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ستھری بات یعنی بہشت میں جھگڑنا اور بکنا نہیں سوائے خوشی کی بات کے اور شکر اللہ کا یا دنیا میں توحید کی راہ پائی اور مسلمانی۔

(۱۸) یعنی ایک سجدہ میں ساری مخلوق شامل ہے، یہ سجدہ ہے خدا کے قانون فطرت کی پابندی۔ خدا تعالیٰ نے جس مخلوق کے لئے زندہ رہنے اور مر جانے کا جو قانون مقرر کر دیا ہے ساری مخلوق اس کے سامنے بے بس، عاجز اور حکم بردار ہے اس سجدہ میں انسان بھی شامل ہیں۔ دوسرا سجدہ ہے اپنے دائرۂ اختیار وشعور میں خدا کے قانون شریعت کی پابندی کرنا۔ اس سجدہ کا حکم تمام انسانوں کو دیا گیا ہے لیکن ان سے کچھ مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے اور یہ نہ ماننے والے وہ لوگ ہیں جن پر عذاب الٰہی کا ازلی فیصلہ ثابت ہو چکا ہے۔

تشریح قطّعت (۱۹) بیونتے ہیں کپڑے، کاٹتے ہیں کپڑا، بیونتا کے دو معنے آتے ہیں جسم کے مطابق کپڑے کا کاٹنا اور اندازہ لگانا کہ کتنے کپڑے میں لباس تیار ہوگا۔ شاہ صاحب رح نے پہلے معنے لئے ہیں۔

سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ

واسطے برابر ہے اس میں لگا رہنے والا اور باہر کا ۔ اور جو اس میں چاہے ٹیڑھی راہ شرارت

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذْ بَوَّاْنَا

سے ۔ اُسے ہم چکھاویں گے ایک دکھ کی مار ف۱ ۞ اور جب ٹھیک کر دیا

ع ۳ / ۱۰

لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ

ہم نے ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو، اور پاک رکھ

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

میرا گھر، طواف کرنے والوں کے لئے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع و سجدہ والوں کے لئے ف۲ ۞

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ

اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آویں تیری طرف پاؤں چلتے، اور سوار ہو کر دُبلے

يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا

دُبلے اُونٹوں پر چلے آتے راہوں دُور سے ف۳ کہ پہنچیں اپنے بھلے کی جگہوں پر اور پڑھیں اللہ کا نام

اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ

کئی دن جو معلوم ہیں، ذبح پر چوپایوں مواشی کے جو اس نے دیئے

الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ز

ہیں اُن کو ۔ سو کھاؤ اس میں سے ۔ اور کھلاؤ بُرے حال محتاج کو ف۴ ۞

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا

پھر چاہیئے نبیڑیں اپنا میل کچیل ۔ اور پوری کریں اپنی منتیں، اور طواف کریں

بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ق وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ

اس قدیم گھر کا ف۵ ۞ یہ سن چکے، اور جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی،

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا

سو وہ بہتر ہے اس کو اپنے رب کے پاس ۔ اور حلال ہیں تم کو چوپائے، مگر جو تم کو

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا

سناتے ہیں، سو بچتے رہو بتوں کی گندگی سے، اور بچتے رہو،

فوائد

ف۱ یعنی جنہوں نے لوگوں کو وہاں جانا بند کیا وہ سزا پاویں گے ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ کہتے ہیں کعبہ شریف کی جگہ آگے سے بزرگ تھی پھر مدتوں کے بعد نشان نہ رہا تھا حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا پھر عمارت بنائی اور تازہ کیا ایک بادل غیب سے آکر کھڑا ہوا۔ اس کی چھاؤں پر لکیر ڈالی اور بنیاد رکھی اور امتوں میں رکوع نہ تھا یہ خاص اسی امت میں ہے تو خبر دی کہ آگے ہونگے اس کو آباد کرنیوالے ۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے پکارا کہ لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ، باپ کی پشت میں لبیک کہا جن کی قسمت میں حج ہے ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزاروں خلق پیادہ آتے ہیں لیکن فرض تب ہے کہ سواری پیدا ہو اور اگر مکہ نزدیک ہے یا شخص کو چلنے کی عادت ہے تو امام مالک کے ہاں فرض ہے ۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ جو شکرانہ کا ذبح ہو یا نفل کا وہ آپ کھاوے اور جو بدلہ قصور کا ہو اسمیں آپ نہ کھاوے اور کئی دن فرمایا تین کو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اور گیارہویں اور بارہویں، ان دنوں میں بڑا قبولیت کا کام یہی ہے اللہ کے نام پر ذبح کرنا ۱۲ منہ رح

ف۵ جہاں سے لبیک شروع کرتے ہیں حجامت اور ناخن نہیں لیتے بالوں میں تیل نہیں ڈالتے، بدن سے ننگے رہتے ہیں اب دسویں تاریخ سب تمام کرتے ہیں حجامت کر کر غسل کر کر کپڑے پہن کر طواف کو جاتے ہیں جس کو ذبح کرنا ہے پہلے ذبح کر لیتا ہے اور منتیں اپنی مرادوں کے واسطے جو مانا ہو وہ ادا کریں اصل منت اللہ کی ہے اور کسی کی نہیں۔ ۱۲ منہ رح

قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ

جھوٹی بات سے ۔ ؎ ایک اللہ کی طرف کے ہو کر نہ اسکے ساتھ ساجھی بنا کر ۔ اور جس نے

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ

شریک بنایا اللہ کا ، سو جیسے گر پڑا آسمان سے ، پھر اوچکتے ہیں اس کو اُڑتے جانور ، یا

تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ

لے ڈالا اس کو باؤ نے ، کسی دور مکان میں ف ؎ یہ سن چکے ! اور جو کوئی ادب رکھے

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا

اللہ کے نام لگی چیزوں کا ، سو وہ دل کی پرہیزگاری سے ہے ؎ تم کو چوپایوں میں

مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع ٨

فائدے ہیں ، ایک ٹھہرے وعدے تک ، پھر ان کو پہنچنا ہے اس قدیم گھر تک ف ؎

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا

اور ہر فرقے کو ہم نے ٹھہرا دی ہے قربانی ، کہ یاد کریں نام اللہ کا ذبح پر

رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ

چوپایوں کے ، جو ان کو دیئے ۔ سو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو اسی کے حکم میں رہو

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

اور خوشی سنا عاجزی کرنیوالوں کو ؎ وہ کہ جب نام لیجیے اللہ کا ۔ ڈر جاویں ان کے دل ۔ اور

وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

سہنے والے جو ان پر پڑے ، اور کھڑی رکھنے والے نماز کے ، اور ہمارا دیا کچھ

يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ

خرچ کرتے ہیں ف۳ اور کعبے کے چڑھانے کے اونٹ ، ٹھہرائے ہیں ہم نے تمہارے واسطے نشانی اللہ

فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ

کے نام کی تمہارا اسمیں بھلا ہے ۔ سو پڑھو ان پر نام اللہ کا ، قطار باندھ کر ۔ پھر جب گر پڑے ان کی

جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ

کروٹ ، تو کھاؤ اس میں سے ۔ اور کھلاؤ صبر سے بیٹھے کو ، اور بیقراری کرتے کو ؎

فوائد ف بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی یعنی قربانی کے جانور لاتے ہوئے ، نہ لوٹے اور قیمتی جانور لاوے اور اس پر جھول اچھی ڈال کر پھر وہ بھی خیرات کرے اور چوپائے تم کو حلال ہیں ، یعنی جو کھانے میں رواج ہے اور بہتیرے چوپائے حرام بھی ہیں اور بچو بتوں کی پراگندگی سے جو کسی تھان پر ذبح کیا وہ مُردار ہوا اور جھوٹی بات سے یعنی جو کسی کے نام کا کر کر ذبح کیا ، وہ بھی حرام ہے اور جو کوئی شریک کرے اس کی مثال فرمائی اسواسطے کہ جس کی نیت ایک اللہ پر ہے وہ قائم ہے اور جہاں نیت بہت طرف گئی وہ سب اس کو راہ میں سے اچک لے گئے یا سب منکر ہو کر دھری ہو گیا ۱۲ منہ رح

ف۲ جتنے مواشی ہیں اس کو حق یہی ہے کہ کام لے لیجیے پھر کعبہ کے پاس چڑھا دیجیے مگر یہ بات دشوار ہے تو جہاں بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور ذبح کیا یہ نشان ہے کہ اللہ کی نیاز کعبہ کو چڑھا یا دور ہو یا نزدیک ہے ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی مواشی ذبح کرنا نیاز اللہ کی ہر دین میں عبادت رکھی ہے ۔ اس کے سوا اور کی نیاز ذبح کرنا اس کی عبادت ہو گئی تو شرک ہوا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ، حضرات انبیاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حنیف کی صفت سے ممتاز کیا گیا ہے ۔ لغت میں حنیف کے معنی جھکنے والا ، قرآن کی مراد اللہ کی طرف جھکنے والا ، قرآن میں یہ لفظ آٹھ نو مقام پر آیا ہے اور ہر جگہ غیر مشرکین اور ما کان من المشرکین یعنی شرک کی نفی کا جملہ ساتھ لگا ہوا ہے جس سے حنیف کے مفہوم کی تائید مقصود ہے ، یعنی حنیف خالص اور مکمل موحد ہوتا ہے کسی اعتبار سے بھی اس کے اندر غیر اللہ کیطرف جھکاؤ نہیں ہوتا ۔

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ
اسی طرح تمہارے بس میں دے ہم نے وہ جانور، شاید تم احسان مانو ف ﴿ اللہ کو نہیں پہنچتے
اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط
ان کے گوشت، اور نہ لہو، لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے دل کا ادب۔
كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ط وَ
اسی طرح ان کو بس میں دیا تمہارے، کہ اللہ کی بڑائی پڑھو اس پر کہ تم کو راہ سمجھائی۔ اور
بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط
خوشی سنا احسان کرنیوالوں کو ﴿ اللہ دشمنوں کو ہٹا دے گا ایمان والوں سے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ع ﴿٣٨﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ
اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی دغاباز ناشکر ف ﴿ حکم ہوا ان کو، جن سے
يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨ لا ﴿٣٩﴾
لوگ لڑتے ہیں اسواسطے کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے ﴿
الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا
وہ جن کو نکالا ان کے گھروں سے، اور کچھ دعویٰ نہیں سوائے اس کے، کہ وہ کہتے ہیں
رَبُّنَا اللّٰهُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر نہ ہٹایا کرتا اللہ لوگوں کو، ایک کو ایک سے،
لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ
تو ڈھائے جاتے تکیے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں، جن میں نام پڑھا
فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ط اِنَّ
جاتا ہے اللہ کا بہت۔ اور اللہ مقرر مدد کرے گا اس کی جو مدد کریگا اس کی۔ بیشک
اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي
اللہ زبردست ہے زور والا ف ﴿ وہ کہ اگر ہم ان کو مقدور دیں ملک میں،
الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا
کھڑی کریں نماز، اور دیں زکوٰۃ، اور حکم کریں

رکوع ۵ / ۱۲

فوائد ف اونٹ کو ذبح کے بدلے نحر ہے کھڑا کرکے قبلے کے سامنے بغیر چھاتی میں زخم دیجئے جب سارا خون نکل چکا وہ گر پڑا کاٹنے لگے محتاج وہ بتائے پہلا وہ ہے جو مانگتا نہیں اور دوسرا وہ جو مانگتا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف جب تک حضرت کے میں رہے حکم تھا کہ مسلمان صبر کریں کافروں کی بدی پر صبر کیا جب مدینے میں آئے حکم ہوا کہ جو تم سے بدی کرتے ہیں تم بھی بدلا لو، تب جہاد شروع ہوا اگلی آیت میں حکم ہے۔ ۱۲ منہ رح ف جو اس کی مدد کرے یعنے اسکے دین کی اور اس کے رسول کی اللہ قادر ہے جو چاہے ایک دم میں کرے انسان سے یہی معاملہ ہے، بھلے برے آپس میں سزا پاویں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۰) صوامع و بیع، عیسائی راہبوں کی خانقاہیں اور گرجا گھر، صلوات، یہودیوں کے عبادت خانے مساجد، مسلمانوں کی عبادت گاہیں اس آیت میں مذہبی آزادی کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے اور اسلام کو اس انصاف و عدل کا ضامن کہا گیا ہے جس عدل و انصاف کے بغیر خدا کی زمین پر امن و سلامتی کا دور دور نہیں ہو سکتا۔

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

بھلے کام کا ، اور منع کریں برے سے - اور اللہ کے اختیار ہے آخر

الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

ہر کام کا ف۱ اور اگر تجھ کو جھٹلاویں، تو ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں، نوح

نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾

کی قوم اور عاد و ثمود ۞ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم ۞

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ

اور مدین کے لوگ - اور موسیٰ کو جھٹلایا ، پھر میں نے ڈھیل

لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ

دی منکروں کو، پھر ان کو پکڑا - تو کیسے ہوا میرا انکار ؟ ۞ سو کتنی بستیاں

قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى

ہم نے کھپا دیں ، اور وہ گنہ گار تھیں، اب وہ ڈھے پڑی ہیں اپنی

عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾

چھتوں پر ، اور کتنے کنوئیں نکمے پڑے ، اور کتنے محل گچ گیری کے ۞

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ

کیا پھرے نہیں ملک میں ، جو ان کو دل ہوتے جن سے بوجھتے ،

بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ

یا کان ہوتے جن سے سنتے ؟ سو کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ،

وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ

پر اندھے ہوتے ہیں دل جو سینوں میں ہیں ۞ اور تجھ سے جلدی مانگتے

بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ

ہیں عذاب ، اور اللہ ہرگز نہ ٹالے گا اپنا وعدہ - اور ایک دن تیرے رب کے

رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

ہاں ہزار برس کے برابر ہے جو تم گنتے ہو ف۲ ۞ اور کتنی بستیاں ہیں، کہ میں نے

فوائد

ف۱ یعنی یہ امت دین قائم کریں گے ایک مدت آخر اللہ ہی جانے ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی ہزار برس کا کام ایک دن میں کر سکتا ہے۔

تشریح

وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ (۴۵) اور کتنے محل گچ گیری کے یعنی گچ کاری کے، چونے سے لپے ہوئے یعنی مضبوط۔ شَادَ شَيْدًا دیوار پر پلاسٹر کرنا اور بلند کرنا۔ دونوں معنے آتے ہیں۔ (۳) شاہ صاحب نے اس آیت سے یہ اشارہ نکالا ہے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے ہاتھوں دین حق کو قائم کرے گا لیکن یہ قیام اور غلبہ ایک عرصہ تک رہے گا اس کے بعد یہ امت جب اپنی صلاحیت کھو دے گی تو یہ غلبہ بھی ختم ہو جائے گا

شاہ صاحب رح نے الفتح (۲۸) کے فائدہ میں لکھا ہے کہ اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی (یعنی سیاسی اور اجتماعی طور پر) سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سے غالب ہمیشہ یعنی علم و دلیل کی سطح پر دین اسلام کا غلبہ دائمی ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا، رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ذمہ داری تھی کہ علم و استدلال کے لحاظ سے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اس ذمہ داری کو پورا کیا۔ اب رہا اسلام کا سیاسی غلبہ۔ تو اس کا تعلق مسلمانوں کی عملی زندگی سے ہے جب تک مسلمان اسلام کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ رکھیں گے اس وقت تک اسلام غالب رہے گا۔ اسلام کا سیاسی غلبہ عبارت ہے مسلم معاشرہ کی مکمل اطاعتِ اسلام کا، اسلام کی مکمل فرمانبرداری کی جائے گی تو اسلام غالب رہے گا اور جب مسلمان ہی اسلام کو انفرادی زندگی تک محدود رکھیں گے اور سیاسی معاملات کو اسلام کی اطاعت سے باہر لے آئیں گے تو ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام سیاسی غلبہ سے محروم ہو جائے گا۔ اور اسکی ذمہ داری اسلام پر عائد نہیں ہوگی بلکہ اسلام کی علمبردار امت پر عائد ہوگی ۱۲

اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾

انکو ڈھیل دی، اور وہ گنہ گار تھیں، پھر ان کو پکڑا، اور میری طرف پھر آنا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ ۚ

تو کہہ، لوگو! میں تو ڈر سنا دینے والا ہوں تم کو کھول کر

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

سو جو یقین لائے، اور کیں بھلائیاں، ان کے گناہ بخشنے ہیں، اور

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

روزی عزت کی اور جو دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے کو،

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

وہ ہیں لوگ دوزخ کے اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھ

قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى

سے پہلے، یا نبی، سو جب لگا خیال باندھنے، شیطان

الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي

نے ملا دیا اس کے خیال میں۔ پھر اللہ مٹاتا ہے شیطان کا ملایا،

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ ۙ

پھر پکی کرتا ہے اپنی باتیں۔ اور اللہ سب خبر رکھتا ہے حکمتوں والا

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

اس واسطے کہ اس شیطان کے ملائے سے جانچے ان کو، جن کے دل میں

مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ

روگ ہے، اور جن کے دل سخت ہیں، اور گنہ گار تو ہیں مخالف میں

بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ ۙ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

دور پڑے اور اس واسطے کہ معلوم کریں جن کو سمجھ ملی ہے، کہ یہ تحقیق ہے تیرے رب

رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

کی طرف سے، پھر اس پر یقین لاویں، کہ دبیں اسکے آگے ان کے دل۔ اور اللہ سوجھانے والا

فوائد ف نبی کو ایک حکم اللہ سے آتا ہے اسمیں ہرگز تفاوت نہیں اور ایک اپنے دل کا خیال اسمیں جیسے اور آدمی کبھی خیال ٹھیک پڑا، کبھی نہ پڑا جیسے حضرت نے خواب میں دیکھا کہ مدینے سے مکے میں گئے عمرہ کیا۔ خیال میں آیا کہ شاید اسی برس وہ ٹھیک پڑا۔ اگلے برس یا وعدہ ہوا کافروں پر غلبہ ہو گا خیال آیا کہ اب کی لڑائی میں اسمیں نہ ہوا۔ پھر اللہ جتا دیتا ہے کہ جتنا حکم تھا اس میں تفاوت نہیں۔ ١٢ منہ رح

تشریح (۵۲) تحقیق غرانیق العلی۔ اس آیت کی توجیہ میں مفسرین کو بڑی کاوشیں کرنی پڑی ہیں۔ ایک توجیہ تو وہ ہے جسے شاہ صاحب نے فائدہ میں اختیار کیا ہے اور شاہ صاحب اسمیں منفرد نظر آتے ہیں۔ شاہ صاحب کی توجیہ پر سب سے بڑا اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ نبی و رسول کے اجتہاد میں گو غلطی واقع ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ پھر اس کی تصحیح کرکے نبی کو غلطی میں پڑنے سے بچا لیتا ہے لیکن نبی کی اجتہادی غلطی کو القائے شیطانی کہنا قطعی طور پر غلط ہے۔ نبی کی اجتہادی غلطی بھی کسی نہ کسی مصلحت خداوندی کے تحت ہوتی ہے۔ شیطانی یا نفسانی القا و اغواء کا اس سے دور کا بھی علاقہ نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر شاہ صاحب نے عمرۂ حدیبیہ کی مثال دی۔ اس مثال ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے خواب کی تعبیر اسی سال سمجھ کر جو اقدام فرمایا اسمیں کیا حکمت پوشیدہ تھی، اسی سفر میں آپ نے حدیبیہ کی صلح کا معاہدہ کیا اور یہ معاہدہ اسلامی حکومت کی عین سیاسی ضرورت کے موقعہ پر منعقد ہوا جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ قرآن نے اسے فتح مبین قرار دے کر حضور علیہ السلام کو تاریخ نبوت کے سب سے بڑے اعزاز سے نوازا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی رح نے اپنے فوائد میں شاہ صاحب کی اس توجیہ کا مآخذ بڑے شاہ صاحب کی حجۃ اللہ البالغہ کو قرار دیا ہے۔ مولانا کا اشارہ غالباً حجۃ اللہ کی بحث "اسباب نسخ" کی طرف ہے جس میں شاہ صاحب رح نے اجتہاد نبوت پر بحث کی ہے لیکن اس ساری بحث میں شاہ ولی اللہ نے نبی کی اجتہادی غلطی کو شیطانی القاء و وسوسہ قرار نہیں دیا۔ دیکھو اسباب النسخ ج ۱ ص ۱۲۳) اسی طرح مولانا عثمانی رح نے القاء شیطانی کی ایک مثال دیکر اس پر قیاس کیا ہے فرماتے ہیں: اس صورت میں القاء کی نسبت شیطان کی طرف ایسی ہوگی جیسے وما انسنیہ الا الشیطان ان اذکرہ (کہف ۶۳) قرآن کریم نے حضرت موسیٰ کے خادم حضرت یوشع کے بارے میں کہا کہ انہیں حضرت خضر سے

بقیہ بر صفحہ ۴۸۹

لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ

ہے، یقین لانے والوں کو، راہ سیدھی ف ؏ اور منکروں کو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

ہمیشہ رہے گا اس میں دھوکا، جب تک آپہنچے ان پر قیامت

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ

بے خبر، یا آپہنچے ان کو آفت ایکدن کی جسمیں راہ نہیں خلاصی کی ؏ راج اس دن اللہ کا ہے۔

لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ان میں چکوتی کرے گا۔ سو جو یقین لائے، اور کیں بھلائیاں،

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

نعمت کے باغوں میں ہیں ؏ اور جو منکر ہوئے، اور جھٹلائیں ہماری باتیں،

فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ

سو ان کو ہے ذلت کی مار ؏ اور جو لوگ گھر چھوڑ آئے اللہ

ع ٧/٩ ١٤

سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا

کی راہ میں، پھر مارے گئے، یا مرگئے، پھر البتہ ان کو دے گا اللہ۔ روزی خاصی

حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ

اور اللہ ہے سب سے بہتر روزی دیتا ؏ البتہ پہنچا دے گا ان کو

مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾

ایک جگہ جس کو پسند کریں گے۔ اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا ؏

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

یہ سن چکے؛ اور جس نے بدلا دیا جیسا اس سے کیا تھا، پھر اس پر کوئی زیادتی کرے

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

تو البتہ اس کی مدد کرے گا اللہ۔ بیشک اللہ درگذر کرتا ہے بخشتا ف ؏ یہ اسواسطے کہ اللہ

اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ

پیٹھاتا ہے رات کو دن میں، اور دن کو رات میں، اور اللہ

فوائد ف یعنی ہمیں گمراہ اور بہکتے ہیں سو انکا کام ہے بہکنا اور ایمان والے اور مضبوط ہوتے ہیں کہ اس کلام میں بندے کا دخل نہیں اگر ہوتا تو یہ بھی بندے کے خیال کی طرح کبھی صحیح کبھی غلط ہوتا اور جسکی نیت اعتقاد پر ہو اسکو اللہ یہ بات سوجھاتا ہے ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی بدلا واجبی لینے والے کو عذاب نہیں ہوتا اگر بدلا نہ لینا بہتر تھا۔ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں نے بدلا لیا، کافروں کی ایذا کا، پھر کافر آئے زیادتی کرنے کو اُحد میں اور احزاب میں پھر اللہ نے پوری مدد کی ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (د) میں اسکے آگے یعنی جھکیں اور عاجزی اختیار کریں چکوتی فیصلہ روزی خاصی، یعنی روزی عمدہ، خاصی کا مفہوم شاہ صاحبؒ کے دور میں عمدہ تھا، آجکل خاصی کا مفہوم دوسرا ہے یعنی درمیانی درجہ کی چیز، نہ عمدہ نہ اچھی لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى کے حاشیہ پر خاصے کے لفظ کی تشریح کی گئی ہے صفحہ (۳۸۰) پر دیکھو،

(۶۰) انفرادی معاملات میں معاف کرنے اور درگذر کرنے میں فضیلت ہے لیکن اجتماعی معاملات میں مظلوم کی مدد کرنا اور اسے ظالم قوم کے ظلم و تشدد سے بچانا بقدر استطاعت ضروری ہے ۔ اسلام میں جہاد کا مطلب یہی ہے حدیث شریف میں آتا ہے۔ انصر اخاك ظالما او مظلوما اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے کہا ظالم بھائی کی مدد کیسے کریں۔ آپ نے فرمایا اسے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرو۔ ظلم سے روکنے کے لئے کبھی طاقت استعمال کرنی پڑتی ہے اور یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

سنتا ہے دیکھتا ف ۔ یہ اسواسطے کہ اللہ وہی ہے صحیح ، اور جس کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

پکارتے ہیں اس کے سوا وہی ہے غلط ، اور اللہ وہی ہے اوپر بڑا

الْكَبِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ

۔ تو نے نہیں دیکھا ؟ کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی ،

فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝

پھر صبح کو زمین ہو جاتی ہے سبز ۔ بیشک اللہ چھپی تدبیریں جانتا ہے خبردار ۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ

اسی کا ہے ، جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ۔ اور اللہ وہی ہے بے پروا ،

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي

سب خوبیوں سراہا ۔ تو نے نہ دیکھا ؟ کہ اللہ نے بس میں دیا تمہارے جو کچھ ہے

الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ

زمین میں ، اور کشتی چلتی دریا میں اس کے حکم سے ۔ اور تھام رکھتا ہے

السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر ، مگر اس کے حکم سے مقرر اللہ لوگوں پر

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ

نرمی کرتا ہے مہربان ۔ اور اسی نے تم کو جلایا ، پھر

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝

مارتا ہے ، پھر جلاوے گا ۔ بے شک انسان ناشکر ہے ف ۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا

ہر فرقے کو ہم نے ٹھہرا دی ہے ایک راہ بندگی کی کہ وہ اس طرح کرتے ہیں بندگی ، سو چاہیئے

يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى

تجھ سے جھگڑا نہ کریں اس کام میں ، اور تو بلائے جا اپنے رب کیطرف ، بیشک تو ہے سیدھی

ع ٧ / ١٥

فوائد ف یعنی اسی طرح کفر میں اسلام غالب کرے گا ۔ ۱۲ منہ ، ف ۲ یعنی اس کا حق نہیں مانتا ۔ ۱۱ منہ ،

دشتی بحث ف کفر پر اسلام کا غلبہ کسطرح ہوگا : اس کا جواب سورہ الفاطر کی آیات (۱۰، ۱۲) کے فوائد میں صفحہ (۶۰۵) پر دیا گیا ہے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم عیسیٰ کے ماننے والوں (مسلمانوں) کو عیسیٰ کے منکروں (یہودیوں) پر غالب رکھیں گے۔ (آل عمران ۵۵) اور خدا کا یہ وعدہ پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء تک پورا ہوا اور اس کے بعد مسلمانوں (عرب اور ترک) کی خانہ جنگی کے سبب فلسطین پر برطانیہ کا قبضہ اور اس عیسائی طاقت نے ۱۹۱۷ء میں اعلان بالفور کے ذریعہ فلسطین میں یہود کی قومی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا ، مسلمانوں کی سربلندی کے لئے اجتماعی طور پر اسلامی کردار پر قائم رہنے کی شرط تھی (آل عمران ۱۳۹) یہ شرط مفقود ہوگئی اور آج اس حادثہ کو تقریباً ۷۰ برس کے قریب ہو رہے ہیں اور عالم عرب کی خانہ جنگی نے یورپ کی عیسائی اور یہودی طاقت کو مسلم دنیا پر مسلط کر رکھا ہے اور خلیج کی تازہ جنگ (جنوری ۱۹۹۱ء) نے یہود و نصاریٰ کی طاقت کو عرب دنیا میں مزید استحکام دے دیا ہے۔

هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ

راہ سوجھا ف ۞ اور اگر جھگڑنے لگیں، تو تُو کہہ، اللہ بہتر جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو تم کرتے ہو ۞ اللہ چکوتی کرے گا تم میں قیامت کے دن،

فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ

جس چیز میں تم کئی راہ تھے ۞ کیا تجھ کو معلوم نہیں، کہ اللہ جانتا

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ

ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں۔ یہ ہے لکھا کتاب میں۔

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ

یہ اللہ پر آسان ہے ف ۞ اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا،

اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ

جس کی سند نہیں اُتاری اس نے، اور جس کی خبر نہیں ان کو۔

عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ

اور بے انصافوں کا کوئی نہیں مددگار ۞ اور جب سنائیے

عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا

ان کو ہماری آیتیں صاف، تو پہچانے منکروں کے منہ بری شکل۔

الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ

نزدیک ہوتے ہیں کہ دوڑ پڑیں ان پر جو پڑھتے ہیں اُن کے پاس

آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ

ہماری آیتیں۔ تو کہہ، میں تم کو بتاؤں ایک چیز اس سے بری؟ وہ آگ ہے۔

وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ ع ٩ / ١٦

اس کا وعدہ دیا ہے اللہ نے منکروں کو۔ اور بہت بری ہے پھر جانے کی جگہ ۞

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ

اے لوگو! ایک کہاوت کہی ہے، اس کو کان رکھو۔ جن کو تم پوجتے ہو

فوائد ف یعنی اصل دین ہمیشہ سے ایک ہے اور احکام ہر دین میں جدا آتے ہیں ہر حکم کا واسطہ کیوں پوچھتے ہیں ١٢ منہ رح ف یعنی بندوں کے عمل بھی ایک کتاب میں لکھے ہیں۔

تشریح ف شاہ صاحب رح نے وحدت دین کے مسئلہ پر حسب ذیل مقامات پر روشنی ڈالی ہے

المؤمنون آیت (٥٢) صفحہ (٤٤٧)
الحج (٦٧) صفحہ (٤٤١)
الشوریٰ (١٣) صفحہ (٦٢٨)
محمد (٢) صفحہ (٦٥٧)
الروم (٣٠) صفحہ (٥٢٨)

اسی کے ساتھ دین اسلام کے کمال پر شاہ صاحب رح کا فائدہ النساء (١١٦) صہ (١٣٤) بھی دیکھو

(٨) ان منکرین دین حق کی یہ حالت ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن کی وہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو واضح اور کھلے دلائل پر مشتمل ہیں، تو ان کے چہروں کے بگاڑ سے انکے دل کی خباثت پہچانی جاتی ہے اور اُن کے چہرے پر غیظ و غضب کے آثار پائے جاتے ہیں اور ان کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں اور غصے کے مارے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قریب ہے یہ ان قرآن کی تلاوت کرنیوالوں پر حملہ کر دینگے اور ان کو کھا جائینگے۔ آپ اُن سے کہہ دیجیے کہ کیا میں تم کو اس قرآن سے پڑھ کر تمہاری ناگواری اور منہ بنانے کی چیز بتاؤں وہ جہنم اور اسکی آگ ہے اور وہ بہت بڑا ٹھکانا ہے اس آگ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو دین حق کے منکر ہیں۔ سورۂ ملک میں فرمایا فلما راوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا یعنی جب اس دوزخ کے عذاب کو دیکھیں گے تو ان منکرین کے چہرے بگڑ جائیں گے آگے ایک توحید کی اور دلیل بیان ہوتی ہے۔

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَنۡ يَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّلَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَهٗ ؕ وَاِنۡ

اللہ کے سوائے، ہرگز نہ بنا سکیں ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں - اور اگر

يَّسۡلُبۡهُمُ الذُّبَابُ شَيۡـًٔـا لَّا يَسۡتَنۡقِذُوۡهُ مِنۡهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ

کچھ چھین لے ان سے مکھی، چھڑا نہ سکیں وہ اس سے - بودا ہے چاہنے والا اور

الۡمَطۡلُوۡبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ

جن کو چاہتا ہے ؛ اللہ کی قدر نہیں سمجھی جیسی اس کی قدر ہے، بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ؛ اللہ

يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ

چھانٹ لیتا ہے فرشتوں میں پیغام پہنچانے والے، اور آدمیوں میں - اللہ سنتا ہے

بَصِيۡرٌ ﴿۷۵﴾ ۚ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ

دیکھتا ف ؛ جانتا ہے جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے - اور اللہ تک پہنچ ہے

الۡاُمُوۡرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا

ہر کام کی ف ؛ اے ایمان والو ! رکوع کرو اور سجدہ کرو، اور بندگی کرو اپنے

رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۷۷﴾ ۚ۩ وَجَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ

رب کی، اور بھلائی کرو، شاید تم بھلا پاؤ ؛ اور محنت کرو اللہ کے واسطے،

حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجۡتَبٰٮكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ

جو چاہیئے اس کی محنت - اس نے تم کو پسند کیا، اور نہیں رکھی تم پر دین میں کچھ

حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ

مشکل - دین تمہارے باپ ابراہیم کا - اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار - پہلے

قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا

سے اور اس قرآن میں، تا رسول ہو بتانے والا تم پر، اور تم ہو بتانے والے

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ ۚ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا

لوگوں پر - سو کھڑی رکھو نماز، اور دیتے رہو زکوٰۃ، اور گہو - اللہ کو

بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ﴿۷۸﴾

وہ تمہارا صاحب ہے - سو خوب صاحب ہے اور خوب مددگار ف ؛

فوائد

ف چاہنے والا کافر اور جس کو چاہتا ہے ان کے بُت مکھی چاہتی ہے بُت کو نہ وہ مُورت اُڑاتی ہے نہ اس مورت کا شیطان ۱۲ منہ رح

ف یعنی ساری خلق میں بہتر وہ لوگ ہیں۔ پیغام پہنچانے والے فرشتوں میں بھی وہ فرشتے اعلیٰ ہیں اُن کو چھوڑ کر بتوں کو مانتے ہو نکمے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی وہ بھی اختیار نہیں رکھتے، اختیار ہر چیز میں اللہ کا ہے ۱۲ منہ رح

ف اس نے تمہارا نام رکھا مسلمان یعنی اللہ نے یا ابراہیم نے پہلی دعا میں کہا کہ امت مسلمان پیدا کر اور اس قرآن میں شاید انہیں کے مانگنے سے یہ نام پڑا ہو اور تا رسول بتانے والا ہو یعنی پسند کیا تم کو اسواسطے کہ تم اور امتوں کو سکھاؤ اور رسول تم کو سکھائے اور یہ امت جو سب سے پیچھے آئی سب کی غلطی اس پر معلوم ہوئی سب کو راہ صحیح بتاتی ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ (۸) گہو اللہ کی یعنی اللہ کو مضبوط پکڑو، گہو گہن سے ہے۔ بعض نسخوں میں (گہو) کے لفظ کو ہٹا کر اس کی جگہ دوسرے لفظ لکھ دیئے گئے ہیں یہ تحریف ہے۔

فائدہ

(۳) میں شاہ صاحب نے اختیار و قدرت کو اللہ تعالیٰ کی خاص صفت و شان کہہ کر اس بات کی تردید کی ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء اور دوسرے خود ساختہ دیوی دیوتاؤں کے بارے میں عطائی اختیار کا جو مشرکانہ تصور پھیلایا جاتا ہے۔ وہی دراصل شرک کی بنیاد ہے۔

سورہ الزمر (۴۵) کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح نے جو دردبھرے الفاظ تحریر کئے ہیں، وہ اس قابل ہیں کہ مسلمان ان پر بار بار غور کریں۔ فرماتے ہیں۔ افسوس یہ حال آج بہت سے مسلمانوں کا دیکھا جاتا ہے کہ خدائے واحد کی قدرت و عظمت کا بیان ہو تو ان کے چہروں پر انقباض کے آثار ظاہر ہوتے ہیں مگر جب کسی پیر فقیر کا ذکر آجائے اور جھوٹی سچی کرامات اناب شناب بیان کر دی جائیں تو ان کے چہرے کھل پڑتے ہیں بلکہ بسا اوقات توحید خالص بیان کرنے والا ان کے نزدیک منکر اولیاء سمجھا جاتا ہے

فالی اللہ المشتکی وھو المستعان

(حمائل ۶۰)

(آیاتها ۱۱۸) (۲۳) سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ (۷۴) (رکوعاتها ۶)

سورۂ مؤمنون مکی ہے اور اسمیں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو مہربان ہے نہایت رحم والا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲

کام نکال گئے ایمان والے، جو اپنی نماز میں نوے ہیں ۞

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴

اور جو نکمی بات پر دھیان نہیں کرتے ۞ اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں ۞

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں ۞ مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

مال پر، سو اُن پر نہیں اُلاہنا ۞ پھر جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوا، وہی ہیں

هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَ

حد سے بڑھنے والے ۞ اور جو اپنی امانتوں سے، اور اپنے قرار سے خبردار ہیں ۞ اور

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰

جو اپنی نماز سے خبردار ہیں ۞ وہی ہیں میراث لینے والے

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو میراث پاویں گے باغ ٹھنڈی چھاؤں کے، وہ اسی میں رہ پڑے ۞ اور ہم نے بنایا ہے

الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ

آدمی، چن لی مٹی سے ۞ پھر رکھا اس کو بوند کرکر، ایک جمے ہوئے

مَّكِيْنٍ ۝۱۳ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

ٹھہراؤ میں ۞ پھر بنائی اس بوند سے پھٹکی، پھر بنائی اس پھٹکی سے بوٹی،

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ

پھر اس بوٹی سے ہڈیاں، پھر پہنایا ان ہڈیوں پر گوشت، پھر اٹھا

تشریح المؤمنون (۲۳) خٰشِعُوْنَ (۲) نوے ہیں، جھکنے والے ہیں بلا شبہ وہ ایمان والے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے، یعنی جن کی صفات آگے بیان ہوتی ہیں (۱)۔ جو اپنی نماز میں اظہار عجز و نیاز کرنے والے ہیں۔ یعنی ہر نماز خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہوں خواہ فرائض ہوں یا نوافل (۳) اور جو بے کار اور لایعنی باتوں سے اعراض اور رُوگردانی کرتے ہیں یعنی لغو کام خواہ قولی ہوں یا فعلی ان کی طرف دھیان ہی نہیں کرتے (۴) اور جو زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں یعنی ہمیشہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ بعض مفسرین نے تزکیۂ نفس مراد لیا ہے کہ وہ اپنے اعمال اور اخلاق کو پاکیزہ رکھتے ہیں (۵) اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

فضیلت سورۂ مؤمنون بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیف کان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقالت کان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القرآن فقرأت قد افلح الخ. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا تھے۔ حضرت صدیقہؓ نے فرمایا۔ آپ کے اخلاق قرآن میں ہیں اور پھر آپ نے المؤمنون کی نو آیتیں تلاوت فرمائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ پر وحی آئی، میں موجود تھا۔ وحی کے بعد آپ قبلہ رُو کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی:۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَرْضِنَا۔ پھر فرمایا لقد انزل علی عشر آیات من اقامهن دخل الجنة۔ مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں۔ جو ان آیات پر جم جائے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ دعا کا ترجمہ یہ ہے:۔ الٰہی! ہمیں نعمت میں زیادہ کر، کم نہ کر، ہمیں عزت دے، بے عزت نہ کر، ہمیں عطا فرما، محروم نہ کر، ہمیں پسند فرما لے، ہمارے مقابلہ میں دوسروں کو پسند نہ کر، تو ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر دے۔ (ابن کثیر ج ۳ ص ۲۳۹)

(۱۲) سُلٰلَة چن لی مٹی سے یعنی از خلاصہ از گل)

وقف لازم

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۴

کھڑا کیا اس کو ایک نئی صورت میں ۔ سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ۞

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝۱۶

پھر تم اس کے پیچھے مرو گے ۞ پھر تم قیامت کے دن کھڑے کئے جاؤ گے ۞

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَاۗىِٕقَ ڰ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝۱۷

اور ہم نے بنائی ہیں تمہارے اوپر سات راہیں ، اور ہم نہیں ہیں خلق سے بے خبر ۞

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ڰ وَاِنَّا عَلٰي

اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی ماپ کر پھر اس کو ٹھہرا دیا زمین میں ، اور ہم اس کو

ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝۱۸ۚ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

لے جاویں تو سکتے ہیں ۞ پھر اگا دیئے تم کو اس سے باغ کھجور اور

اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۱۹ۙ وَشَجَرَةً

انگور کے ، تم کو ان سے میوے ہیں انہی میں سے کھاتے ہو ۞ اور وہ درخت

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَاۗءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝۲۰

جو نکلتا ہے سینا پہاڑ سے ، لے اگتا ہے تیل اور روٹی ڈبونا کھانے والوں کو ۞

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ

اور تم کو چوپایوں میں دھیان کرنا ہے ۔ پلاتے ہیں تم کو ان کے پیٹ کی چیز سے اور

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۱ۙ وَعَلَيْهَا وَعَلَي

تم کو ان میں بہت فائدے ہیں ، اور بعضوں کو کھاتے ہو ۞ اور ان پر اور کشتی

الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۲۲ۧ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

ع ۲۲

پر لدے پھرتے ہو ۞ اور ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کے پاس تو اس نے

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۲۳

کہا اے قوم ! بندگی کرو ، اللہ کی ، تمہارا کوئی حاکم نہیں اسکے سوا ، کیا تم کو ڈر نہیں ؟ ۞

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

تب بولے سردار جو منکر تھے ، اس کی قوم کے ، یہ کیا ہے ، ایک آدمی ہے ۔

تشریح

مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ (۱۸) پانی ماپ کر، یعنے آب را باندازہ ۔ (فتح الرحمٰن) لَقٰدِرُوْنَ (۱۸) اس کو لے جاویں تو سکتے ہیں یعنی اس پر قادر ہیں ۔

سبع طرائق پر ترجمان القرآن کے فاضل مصنف (مولانا ابوالکلام آزادؒ) نے جو تشریحی نوٹ تحریر کیا ہے وہ تفسیر قرآن کے باب میں مولانا کی قدیم اور جدید تحقیقات میں مہارت پر دلیل ہے اور اس قابل ہے کہ اسے قارئین کے استفادہ کیلئے بعینہٖ نقل کیا جائے ۔

طرائق کے صاف معنی عربی میں راہ کے ہیں لیکن چونکہ ہمارے مفسرین کے سامنے نظام بطلیموسی موجود تھا اور اس میں کواکب کی جگہ طبقات سماوی کی گردش تسلیم کی گئی تھی اسلئے وہ مجبور ہوئے کہ کسی نہ کسی طرح اسے طبقات کے معنوں میں لے جائیں ۔ مگر اب نظام بطلیموسی کا پورا کارخانہ ملیامیٹ ہو گیا سات بڑے ستاروں کا تعین انسانی علم کی نہایت قدیم معلومات میں ہے اسلئے قرآن جا بجا ان کی سیر گردش اور عجائب آفرینش پر توجہ دلاتا ہے خصوصیت کے ساتھ انکی خلقت پر اسلئے بھی زور دیا گیا کہ قدیم قوموں میں انکی پرستش کا اعتقاد پیدا ہو گیا تھا اس لئے ضروری تھا کہ انکی مخلوقیت کے پہلو پر بار بار زور دیا جاتا ۔

(جلد دوم ص ۵۲۸)

مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ

جیسے تم، چاہتا ہے کہ بڑائی کرے تم پر۔ اور اگر اللہ چاہتا تو اتارتا

مَلَائِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾

فرشتے - ہم نے یہ نہیں سُنا، اپنے اگلے باپ دادوں میں ۞

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ

اور کچھ نہیں یہ ایک مرد ہے کہ اس کو سودا ہے سو راہ دیکھو اسکی ایک وقت تک ۞ بولا

رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ

اے رب! تو مدد کر میری کہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا ۞ پھر ہم نے حکم بھیجا اس کو، کہ بنا کشتی ہماری

بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا

آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے، پھر جب پہنچے ہمارا حکم اور اُبلے تنور، تو تو ڈال لے اسمیں

مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ

ہر چیز کا جوڑا دُوہرا، اور اپنے گھر کے لوگ مگر جس کی قسمت میں آگے پڑ چکی بات

وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ

اور نہ کہہ مجھ سے ان ظالموں کے واسطے، ان کو ڈوبنا ہے ۞ پھر جب چڑھ چکے تو،

أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا

اور جو تیرے ساتھ ہے، کشتی پر، تو کہہ شکر اللہ کا، جس نے چھڑایا ہم کو،

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ

گنہ گار لوگوں سے ۞ اور کہہ اے رب! اتار مجھ کو برکت کا اتارنا، اور تو ہے

خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾

بہتر اتارنے والا ۞ اسمیں نشانیاں ہیں، اور ہم ہیں جانچنے والے ۞

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ

پھر اٹھائی ہم نے، ان سے پیچھے ایک سنگت اور ۞ پھر بھیجا ہم نے ان میں ایک

رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا

رسول ان میں کا، کہ بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا حاکم اس کے سوا، پھر کیا

تشریح

(۲۴) دعوت حق کے مخالفین داعیانِ کرام کے خلاف یہ پروپگنڈا کرتے تھے۔ کہ حضرات انبیاء کرام ہم پر اقتدار جمانا اور قوم کے سردار بننا چاہتے ہیں، حالانکہ یہ ہم ہی جیسے انسان ہیں روحانی اور اخلاقی رہنمائی کی صرف آڑ ہے، بہانہ ہے ورنہ سارا چکر لیڈری کا ہے حضرات انبیاء کرام پر یہ سراسر الزام تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرداران قریش نے دولت، ریاست اور ایک دوشیزہ کی برابر پیش کش کی کہ آپ توحید اور آخرت کا پیغام چھوڑ دیں اور جو چیز چاہیں وہ حاضر ہے مگر آپ نے ہر پیش کش کو ٹھکرا دیا اور انسانی اصلاح کے لئے جو تعلیمات آپ لائے تھے اس کے قبول کرانے پر جمے رہے۔

داعیان حق کو اپنی امت میں سرداری اور قیادت کا منصب خود بخود حاصل ہوتا ہے جو لوگ ان کے اصول قبول کرتے ہیں وہ انہیں اپنا امام اور مقتدا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن قوم کی سرداری اور قیادت حضرات انبیاء کرام کا مقصد و مشن نہیں ہوتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو پھر اصول و نظریات سے قطع نظر گمراہ قوم کی قیادت کے منصب پر قبضہ کرنا اتنا مشکل نہیں تھا، جبکہ وہ گمراہ لوگ اس کی پیش کش کرتے تھے۔ تذکیر بایام اللہ حضرت نوحؑ کے واقعات سورۂ ہود اور اعراف کے اندر بیان ہو چکے ہیں، یہاں موقعہ کی مناسبت سے اس واقعہ کے بعض پہلو بیان کئے گئے ہیں۔ شاہ ولی اللہ الدہلویؒ نے اس علم کو تذکیر بایام اللہ کا عنوان دیا ہے۔ یعنی پچھلی قوموں کے واقعات بیان کر کے لوگوں کو نصیحت کرنا اور انہیں عبرت حاصل کرنے کی دعوت دینا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کسی واقعہ کو بطور قصہ گوئی بیان نہیں کرتا بلکہ واقعہ کا جو حصہ جس موقعہ پر عبرت و موعظت کا کام دیتا ہے اس حصہ کو وہیں بیان کرتا ہے کیونکہ واقعات کو تفصیلی جزئیات کے ساتھ بیان کرنے سے قرآن کریم کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے اور پڑھنے والوں کا ذہن واقعات کی جزئیات میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اس بحث میں بعض عارفین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جب سے لوگوں نے تجوید کے قواعد سیکھے ہیں اسوقت سے تلاوت میں خشوع و خضوع سے محروم ہو گئے ہیں اور جب سے مفسرین نے دوراز کار نکتہ آفرینیاں شروع کی ہیں۔ علم تفسیر النادر کالمعدوم ہو گیا ہے۔

(الفوز الکبیر عربی صہ ۱۶)

تَتَّقُوْنَ ۝۳۲ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ

تم کو ڈر نہیں ؛ اور بولے سردار اس کی قوم کے، جو منکر تھے اور جھٹلاتے تھے آخرت کی

الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

ملاقات کو اور آرام دیا تھا اُن کو ہم نے دنیا کے جینے میں - اور کچھ نہیں یہ ایک آدمی ہے جیسے تم،

يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳

کھاتا ہے جس قسم سے تم کھاتے ہو ، اور پیتا ہے جس قسم سے تم پیتے ہو ؛

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴ اَيَعِدُكُمْ

اور کبھی چلے تم کہنے پر ایک آدمی کے اپنے برابر کے تو تم بیشک خراب ہوئے ؛ کیا تم کو وعدہ دیتا ہے

اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَيْهَاتَ

کہ جب تم مر گئے ، اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں ، کہ تم کو نکالنا ہے ؛ کہاں ہو سکتا ہے!

هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ

کہاں ہو سکتا ہے جو تم کو وعدہ ملتا ہے ؟ اور کچھ نہیں، یہی جینا ہے ہمارا دنیا کا، مرتے ہیں، اور

نَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى عَلَى

جیتے ہیں ، اور ہم کو پھر اُٹھنا نہیں ؛ اور کچھ نہیں، یہ ایک مرد ہے - باندھ لایا اللہ پر

اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

جھوٹ ، اور ہم اس کو نہیں ماننے والے ؛ بولا اے رب ! میری مدد کر، کہ انھوں نے

كَذَّبُوْنِ ۝۳۹ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝۴۰ فَاَخَذَتْهُمُ

مجھ کو جھٹلایا ؛ فرمایا - اب تھوڑے دنوں میں صبح کو رہ جاویں گے پچھتاتے ؛ پھر پکڑا ان کو چنگھاڑ

الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۱ ثُمَّ

نے ، تحقیق پھر کر دیا ہم نے ان کو کوڑا - سو دور ہو جاویں گنہگار لوگ ف ؛ پھر

اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۴۲ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ

اٹھائیں ہم نے ، ان سے پیچھے سنگتیں - اور ؛ نہ پہلے جاوے کوئی قوم

اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۴۳ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا

اپنے وعدے سے ، نہ پیچھے رہیں ؛ پھر بھیجتے رہے ہم اپنے رسول لگاتار - جہاں پہنچا

فوائد ف اس سے معلوم ہوتا ہے یہ قصہ ہے ثمود کا چنگھاڑ سے وہی مرے ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ۔

ع ۲ ۲

تشریح (۳۳) خوشحالی اور حصول انعام بھی ہے اور ابتلا بھی۔ اسے خدا تعالیٰ کا انعام و اکرام سمجھ کر اس دینے والے کا شکریہ ادا کیا جائے اور اس کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی جدوجہد کی جائے تو یہ دولت واقعی نعمت و رحمت ہے اور اگر دولت و سیاست کا غرور و گھمنڈ ہو جائے اور اس گھمنڈ میں مبتلا ہو کر شریعت الٰہی کی پابندی سے گریز کیا جانے لگے۔ اور اس کے پیغامبروں کی شان میں گستاخانہ روش اختیار کی جانے لگے تو یہ دولت و اقتدار فتنہ اور عذاب ہے۔ حضرات انبیاء کرام کی مخالفت میں ان کی قوم کے عام رؤسا اور اہل دولت نے حضرات انبیاء کرام کی دعوت کو یہ کہہ کر رد کیا کہ ہم اپنے جیسے آدمیوں کا حکم کیوں مانیں، یہ ہماری طرح کھاتے پیتے اور عام انسانی زندگی گذارتے ہیں اگر ہم اپنے ہی جیسوں کا حکم ماننے لگیں گے تو یہ ہمارے لئے بڑے شرم اور خسران کی بات ہوگی۔

اور پھر حکم بھی خلافِ عقل کہ مرنے کے بعد دوبارہ جینا ہوگا۔ ناممکن ہے۔ ناممکن ہے۔ گلی سڑی ہڈیاں اور مٹی میں ملا ہوا جسم دوبارہ کیسے کھڑا ہو سکتا ہے۔

یہ انبیاء خدا تعالیٰ کے نام سے اس پر افترا پردازی کرتے ہیں زندگی کی طویل جدوجہد کے بعد جب حضرات انبیاء کرام اتمام حجت کے درجہ کی تبلیغ کے بعد ناامیدی کی منزل میں آتے ہیں تو پھر خدا کی زمین کو اس ناپاک قوم کے وجود سے پاک کرنے کی درخواست کرتے ہیں اور یہ قوم عبرت ناک تباہی سے دوچار ہو جاتی ہے۔

جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ

کسی امت پاس، ان کا رسول، اس کو جھٹلا دیا، پھر چلاتے گئے ہم، ایک کے پیچھے دوسری اور

جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

کر ڈالا ان کو کہانیاں۔ سو دور ہو جاویں جو لوگ نہیں مانتے ❁ پھر بھیجا ہم نے،

مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى

موسیٰ اور اس کا بھائی ہارون، اپنی نشانیاں دے کر اور سند کھلی ❁ فرعون

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور اس کے سرداروں پاس، پھر بڑائی کرنے لگے، اور تھے وہ لوگ چڑھ رہے ❁

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾

سو بولے کیا ہم مانیں گے ایک دو آدمیوں کو ہمارے برابر کے اور انکی قوم کرتی ہیں ہماری بندگی ❁

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

پھر جھٹلایا ان دونوں کو، پھر ہوئے کھپنے والوں میں ❁ اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب،

لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ

شاید وہ راہ پاویں ❁ اور بنایا ہم نے، مریم کا بیٹا، اور اسکی ماں ایک نشانی، اور ان کو ٹھکانا دیا

اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی نتھرا ف ❁ اے رسولو! کھاؤ ستھری چیزیں،

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

اور کام کرو بھلا، جو کرتے ہو میں جانتا ہوں ف ❁ اور یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے،

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

سب ایک دین پر، اور میں ہوں تمہارا رب سو مجھ سے ڈرتے رہو ❁ پھر پھوٹ کر کر لیا اپنا کام

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ

آپس میں ٹکڑے ٹکڑے۔ ہر فرقہ جو ان کے پاس ہے اس پر ریجھ رہے ہیں ف ❁ سو چھوڑ دے

فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ

ان کو اپنی بے ہوشی میں ڈوبے ایک وقت تک ❁ کیا خیال رکھتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو دیئے جاتے ہیں مال اور

فوائد

ف۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ماں سے پیدا ہوئے اسوقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا وہ دشمن ہوا ان کی تلاش میں پڑا ان کو بشارت ہوئی کہ اس کے ملک سے نکل جاؤ، نکل کر مصر کے ملک میں گئے ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی سب رسولوں کے دین میں یہی ایک حکم ہے کہ حلال کھانا حلال راہ سے کما کر اور نیک کام کرنا نیک کام سب خلق جانتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ہر پیغمبر کے ہاتھ اللہ نے جو اس وقت کے لوگوں میں بگاڑ تھا اس کا سنوار فرمایا ہے پیچھے لوگوں نے جانا ان کا حکم جدا جدا ہے آخر ہمارے پیغمبر کے ہاتھ سب بگاڑ کا سنوار اکٹھا بتا دیا۔ اب سب دین مل کر ایک دین ہو گیا ۱۲ منہ رح

تشریح

(۴۴) پھر چلاتے گئے ہم یعنی ایک کے بعد ایک امت کو ہلاک کرتے گئے اور انہیں ماضی کا افسانہ بنا دیا (وساختیم اعتبار افسانہ فتح) (۴۷) مغلوب قوم کے مذہب کی حیثیت

فرعونی سرداروں نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کی تحقیر کرتے ہوئے کہا کہ اول تو یہ ہم ہی جیسے آدمی ہیں۔ دوسرے یہ اس قوم کے فرد ہیں جو ہماری غلامی کر رہی ہے پھر ایک محکوم اور مغلوب قوم کا مذہب ہم کیسے اختیار کر لیں، اسمیں ہمارے لئے بے عزتی کا دوہرا سامان ہے۔ مغلوب قوم کی تہذیب کبھی غالب قوم قبول نہیں کرتی، البتہ غالب اور حاکم کی تہذیب اور ان کا کلچر سیاسی طاقت کے زیر اثر محکوموں کے اندر خود بخود پھیلتا چلا جاتا ہے۔ یہ صرف اسلام کی عظیم داخلی قوت کا کرشمہ تھا کہ حاکم تاتاریوں نے محکوم مسلمانوں کا مذہب قبول کر لیا، جبکہ بدھ مذہب اور عیسائیت دونوں اس فاتح قوم کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے بیتاب و بیقرار تھے۔ مگر کامیابی اسلام کو حاصل ہوئی۔ تاتاریوں کے قبول اسلام کے مختلف سیاسی اور سماجی اسباب بیان کئے جاتے ہیں، لیکن تاریخ کے اس بےمثال واقعہ کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اسلام زندگی کا ایک مکمل ضابطہ ہے اور تاتاری حکمرانوں کو ایک ایسے نظام زندگی کی ضرورت تھی جو ایک بڑی سلطنت کو چلانے میں ان کی مدد کرے، یہ بات نہ بدھ مذہب میں ہے اور نہ عیسائیت میں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کی رہنمائی میں آکر وسط ایشیا کے ان وحشی قبائل نے اور ان کی مختلف شاخوں نے حکومت اور فرمانروائی کی شاندار مثال قائم کی۔

بَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اولاد ﴿ دوڑ دوڑ ملاتے ہیں ان کو بھلائیاں؟ کوئی نہیں اُن کو بوجھ نہیں ﴿ البتہ جو لوگ اپنے

هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

رب کے خوف سے اندیشہ رکھتے ہیں ﴿ اور جو لوگ اپنے رب کی باتیں

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ

یقین کرتے ہیں ﴿ اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے ﴿ اور جو لوگ

يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾

دیتے ہیں جو دیتے ہیں اور ان کے دلوں میں ڈر ہے کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ف۱

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾

وہ دوڑ دوڑ لیتے ہیں بھلائیاں، اور وہ ان پر پہنچے سب سے آگے ﴿

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ

اور ہم کسی پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر جو اسکی سمائی ہے اور ہمارے پاس لکھا ہے جو بولتا ہے سچ۔ اور ان پر

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ

ظلم نہ ہوگا ﴿ کوئی نہیں، ان کے دل بے ہوش ہیں اس طرف سے اور ان کو، اور کام لگے ہیں

دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ

اس کے سوا کہ وہ ان کو کر رہے ہیں ﴿ یہاں تک کہ جب پکڑیں گے، ہم ان کے

بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا

آسودہ لوگوں کو آفت میں، تبھی وہ لگیں گے چلانے ﴿ مت چلاؤ ! آج کے دن، تم ہم سے چھوٹ نہ

تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

جاؤ گے ﴿ تم کو سنائی جاتیں میری آیتیں، تو تم ایڑیوں پر اُلٹے بھاگتے

تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ڰ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

تھے ﴿ اس سے بڑائی کر کر ایک کہانی والے کو چھوڑ کر چلے گئے ﴿ سو کیا دھیان نہیں کی

الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ

یہ بات، یا آیا ہے ان پاس جو نہ آیا تھا ان کے پہلے باپ دادوں پاس ف۲ ﴿ یا پہچانا

فوائد ف۱ یعنی کیا جانے وہاں قبول ہوا یا نہ ہوا آگے کام آوے یا نہ آوے دیتے ہیں یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ۱۲منہ رح ف۲ یعنی نصیحت کرنے والے ہمیشہ ہوتے رہے ہیں پیغمبر ہونے یا پیغمبر کے تابع ہونے۔ ۱۲منہ رح

تشریح ف۱ عبادت کے ساتھ عاجزی۔ نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے والے سابقوں کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ عبادت کرنے کے باوجود خداوند عالم کی شان صمدیت واحدیت سے ڈرتے رہتے ہیں کہ اس شاہنشاہ مطلق کی جناب میں ہماری نیکیاں درجہ قبول حاصل کرنے کے قابل ہوتی ہیں یا نہیں۔ انہیں اپنی نیکیوں پر غرور نہیں ہوتا بعض تابعین کرام کا قول ہے انکسار العاصین احب الی اللہ من صولۃ المطیعین۔ خدا کو فرمانبردار بندوں کے غرور و تکبر سے کہیں زیادہ گناہگار بندوں کی عاجزی اور تواضع محبوب ہے۔

گدایاں را ازیں معنی خبر نیست
کہ سلطانِ جہاں با ماست امروز

اوپر کہا گیا۔ وھم من خشیۃ ربھم مشفقون ٥ وہ لوگ ڈرنے کے باوجود ڈرتے ہیں یعنی ان پر خدا کی عظمتِ الوہیت اس درجہ قائم ہوتی ہے کہ وہ خوف و خشیت کو بھی ناکافی سمجھ کر خدا کے حضور میں لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ اور اسی ادا و عبدیت پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں اپنے شرمسار بندوں پر قربان ہوتی ہیں۔

خدائے شیوہ رحمت کہ در لباس بہار
بعذر خواہی رندان بادہ نوش آمد

يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ

نہیں انہوں نے اپنا پیغام لانے والا، سو اس کو اوپری سمجھتے ہیں ف ؀ یا کہتے ہیں اس کو

جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ

سودا ہے۔ کوئی نہیں، وہ لایا ہے ان کے پاس سچی بات اور ان بہتوں کو سچی بات بری لگتی ہے ؀ اور اگر

اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ

سچا رب چلے ان کی خوشی پر، تو خراب ہوں آسمان و زمین ، اور جو کوئی

فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ ط

انکے بیچ ہے۔ کوئی نہیں، ہم نے پہنچائی ہے ان کو ان کی نصیحت، سو وہ اپنی نصیحت کو دھیان نہیں کرتے ؀

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ

یا تو ان سے مانگتا ہے کچھ حاصل؟ سو حاصل تیرے رب کا بہتر ہے۔ اور وہ ہے بہتر روزی

الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾

دینے والا ؀ اور تو تو بلاتا ہے ان کو سیدھی راہ پر ؀

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ

اور جو لوگ نہیں مانتے پچھلا گھر، راہ سے ٹیڑھے ہوئے ہیں ؀ اور اگر

رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾

ان کو رحم کریں اور کھول دیں جو تکلیف ہے اُن پر، مقرر لگے جاویں اپنی شرارت میں بہکے ف ؀

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾

اور ہم نے پکڑا تھا ان کو آفت میں۔ پھر نہ دبے اپنے رب کے آگے، اور نہیں گڑگڑاتے ؀

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ

یہاں تک کہ جب کھولیں گے ہم ان پر دروازہ ایک سخت آفت کا، تب اسمیں ان کی آس

مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ

ٹوٹے گی ف ؀ اور اسی نے بنا دیئے تم کو، کان اور آنکھیں اور دل۔

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

تم بہت تھوڑا حق مانتے ہو ؀ اور اسی نے تم کو بکھیر رکھا ہے زمین میں، اور اسی کیطرف

فوائد ف یعنی ہمیشہ اس رسول کی خو اور خصلت سے واقف ہیں اور اس کا سا پنچ اور نیکی جان رہے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف حضرت کی دعا سے ایک بار مکے کے لوگوں پر قحط پڑا تھا پھر حضرت ہی کی دعا سے کھلا شاید اسی کو فرمایا۔ ۱۲ منہ رح ف شاید وہ دروازہ لڑائیوں کا کھلا جس میں تھک کر عاجز ہوئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف شاہصاحب رحنے اس آیت کا تعلق مکہ کے قحط سے قائم کیا ہے۔ لیکن لفظ شاید لکھ کر دوسرے احتمال کی بھی گنجائش رکھی ہے یعنی یہ حالت ان ہٹ دھرم لوگوں کی ہے جو آنکھیں بند کر کے سوچے سمجھے بغیر حق کی مخالفت کرتے ہیں اور اگر تنبیہ کے طور پر انہیں حوادث میں گرفتار کیا جاتا ہے تو اس پر یہ روتے پیٹتے ہیں لیکن جب ان پر ترس کھا کر انہیں مصائب سے نجات دیجاتی ہے تو یہ پھر وہی سرکشی اور ہٹ دھرمی شروع کر دیتے ہیں۔ مکہ معظمہ کا قحط بھی اسی کی ایک مثال ہے جس کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے درخواست فرمائی تھی کہ ان ستم ڈھانے والوں پر سات سالہ قحط نازل کر دیا جائے تاکہ یہ ڈر کر مزید ظلم وستم سے باز آجائیں۔ چنانچہ وہ قحط شروع ہو گیا اور اہل مکہ نے گھبرا کر ابوسفیان کو مدینہ منورہ بھیجا تاکہ یہ آپ سے قحط دور ہونے کی دعا کرائے اور رحم کی درخواست کرے آپ نے ازراہِ ترحم دعا فرمائی اور وہ قحط دُور ہو گیا اور ساتھ ہی یمامہ کے حکمران ثمامہ ابن آثال کو ہدایت کی کہ وہ یمامہ سے مکہ والوں کیلئے غلہ روانہ کر دے۔ ثمامہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور غلہ روانہ کر دیا مگر ہوا وہی جو نافرمان گروہ ہمیشہ کرتے آئے ہیں یعنی قحط ختم ہوتے ہی مکہ والوں کا جبر وتشدد شروع ہو گیا اور ان پر آخری سزا دنیوی کے طور پر جہاد کا سلسلہ شروع کرا دیا گیا جس سے مکہ والوں کے ظلم و قہر کی قوت ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی اور سرزمین عرب توحید و آزادی کے نور سے بھر گئی، اگلے صفحہ پر شاہصاحب رح نے اپنے فائدہ میں اسی کیطرف اشارہ کیا ہے۔ (۷۸) انسان خدا کے احسانات کے مقابلہ میں بہت تھوڑا شکر ادا کرتا ہے۔ بے پایاں احسانات خداوندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ہر آن اور ہر لمحہ اس کی شکر گذاری کے جذبہ سے اپنے آپ کو معمور رکھے، زبان سے دل سے، عمل سے، حال سے اور قال سے خدا کے احسانات کا اعتراف کرتا رہے لیکن اول تو بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو زندگی اور اس کی راحتوں کو خدا تعالیٰ کا احسان مانیں۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (سبا ۱۳) میرے بندوں میں شکر گذار لوگ تھوڑے ہیں اکثر لوگ

بقیہ اگلے صفحہ پر

تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَ

جمع ہو کر جاؤ گے ٭ اور وہی ہے جلاتا اور مارتا ۔ اور اسی کا کام ہے بدلنا رات اور

النَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾

دن کا ۔ سو کیا تم کو بوجھ نہیں ؟ ٭ کوئی نہیں، یہ وہی کہتے ہیں جیسے کہہ چکے ہیں پہلے ٭

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾

کہتے ہیں کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں ، کیا ہم کو جلا اٹھانا ہے ؟ ٭

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

وعدہ مل چکا ہم کو ، اور ہمارے باپ دادوں کو یہی پہلے سے ، اور کچھ نہیں یہ

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ

نقلیں ہیں پہلوں کی ٭ تو کہہ کس کی ہے زمین اور جو کوئی اس کے بیچ ہے ، بتاؤ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾

اگر تم جانتے ہو ؟ ٭ اب کہیں گے اللہ کو ۔ تو کہہ ، پھر تم سوچ نہیں کرتے ؟ ٭

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾

تو کہہ کون ہے مالک سات آسمانوں کا ۔ اور مالک اس بڑے تخت کا ؟ ٭

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ

بتا دیں گے اللہ کو ۔ تو کہہ ، پھر تم ڈر نہیں رکھتے ؟ ٭ تو کہہ ، کس کے ہاتھ ہے حکومت ہر

شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

چیز کی ؟ اور وہ بچا لیتا ہے اور اس سے کوئی نہیں بچا سکتا ۔ بتاؤ اگر تم جانتے ہو ٭ اب بتا دیں گے

لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾

اللہ کو ۔ تو کہہ ، پھر کہاں سے تم پر جادو پڑ جاتا ہے ؟ ٭ کوئی نہیں ہم نے ان کو پہنچایا سچ اور وہ البتہ جھوٹے ہیں ٭

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ

اللہ نے کوئی بیٹا نہیں کیا ، اور نہ اسکے ساتھ کسی کا حکم چلے ۔ یوں ہوتا تو لے جاتا ہر

اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾

حکم والا اپنے بنائے کو اور چڑھ جاتا ایک پر ایک ۔ اللہ نرالا ہے ان کے بتانے سے ٭

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ناشکرے ہیں، وہ دولت، صحت اور قوت کو اپنی محنت اور ہوشیاری کا نتیجہ سمجھتے ہیں، یہ قارون کے ہم خیال ہیں جو کہتا تھا۔ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ، مجھے جو کچھ ملا ہے میرے علم و ہنر کی بدولت ملا ہے اسمیں خدا کے احسان کی کونسی بات ہے۔ پھر جو لوگ شکر گزار ہیں بھی وہ بھی بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ احسانات خداوندی انسان پر اسقدر ہیں کہ ان کا پورا پورا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں بس یہی کافی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح اس حقیقت کا اعتراف زبان پر جاری ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ رب کریم! میں تیری حمد و ثنا کا حق ادا نہیں کرسکتا جب تو خود اپنے کمالات کا اظہار فرماتا ہے۔

تشریح (حاشیہ صفحہ ہذا) فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ (۸۹) پھر کہاں سے تم پر جادو پڑ جاتا ہے پس از کجا فریب دادہ مے شود، شاہ ولی اللہ رح کے نزدیک سحر بمعنی فریب و مکر ہے اور عموماً سحر کے نام سے جو کچھ کہا جاتا ہے وہ مکر و فریب سے زیادہ کچھ نہیں، شاہ صاحب عبدالقادر رح نے عام تصور کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ جادو اور سحر کی حقیقت پر محاسن موضح قرآن کریم میں تفصیلی بحث کی گئی ہے (وہاں دیکھو)

(۹۱) شاہ صاحب رح نے الٰہ کا ترجمہ مصدری کیا ہے۔ الٰہ بمعنی حاکم و معبود نہیں کیا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی دوسرے حاکم کا حکم نہیں چلتا، کیونکہ دنیا میں جتنے حاکم ہیں وہ سب بے اختیار و بے قوت ہیں نظام ارض و سما پر اگر کسی کی فرماں روائی قائم ہے تو وہ صرف حضرت حق جل و علا کی ہے البتہ زمین کے انتظام کے لئے حق تعالیٰ کچھ انسانوں کو حاکم بنا کر مقرر کر دیتا ہے، ان میں کچھ جائز حاکم ہوتے ہیں جو حقیقی حاکم کی ہدایت کے مطابق زمین کا انتظام چلاتے ہیں اور کچھ ناجائز حاکم ہوتے ہیں جو خدا کے بندوں پر زبردستی مسلط ہو کر انہیں اپنا غلام بنا لیتے ہیں۔ اس کائنات کا حقیقی فرماں روا صرف خداوند قدوس ہی ہے اور اس عظیم و عجیب کارخانہ ہستی کا نظم و ضبط اور ترتیب و تنظیم یہ بتاتی ہے کہ حکم صرف ایک چل رہا ہے اور ایک ذات کی حکمرانی پر یہ نظام قائم ہے ورنہ اگر متعدد حکمران ہوتے تو اس نظام عالم میں ضرور کبھی نہ کبھی تصادم و تخالف واقع ہوتا نظر آتا۔ لیکن ایسا نہیں۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا

جاننے والا چھپے اور کھلے کا، وہ بہت اوپر ہے اس سے جو یہ شریک بتاتے ہیں ۞ تو کہہ اے رب! کبھی تو

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

دکھاوے مجھ کو، جو ان کو وعدہ ملتا ہے ۞ تو اے رب مجھ کو نہ کریو، ان گنہگار لوگوں میں ف۱ ۞

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ

اور ہم کو قدرت ہے کہ تجھ کو دکھاویں، جو ان کو وعدہ دیتے ہیں ۞ بری بات کے جواب

هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ

میں وہ کہہ جو بہتر ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو یہ بتاتے ہیں ۞ اور کہہ اے رب!

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ

میں تیری پناہ چاہتا ہوں، شیطانوں کی چھیڑ سے ۞ اور پناہ تیری چاہتا ہوں اے رب! اس سے

يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ

کہ میرے پاس آویں ف۲ ۞ یہاں تک کہ جب پہنچے ان میں کسی کو موت، کہے گا اے رب!

ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ

مجھ کو پھر بھیجو ۞ شاید کچھ میں بھلا کام کروں، اس میں جو پیچھے چھوڑ آیا۔ کوئی نہیں، یہ بات ہے

هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہ وہ کہتا ہے۔ اور ان کے پیچھے اٹکاؤ ہے جس دن تک اٹھائے جاویں ف۳ ۞

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

پھر جس وقت پھونک مارے صور میں، تو نہ ذاتیں ہیں ان میں اُس دن نہ آپس میں پوچھنا ف۴ ۞

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ

سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں، وہی لوگ کام لے نکلے ۞ اور جس کی

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ

ہلکی ہوئیں تولیں، سو وہی ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان، دوزخ میں

جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

رہا کریں گے ۞ مارتی ہے ان کے منہ پر آگ اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہیں ف۵ ۞

ع ۵ (۱۵) ۵

فوائد

ف۱ یعنی دنیا کی آفت میں شامل نہ کریو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ چھیڑ شیطان کی یہی کہ دین کے سوال وجواب میں غصہ چڑھے اور لڑائی ہو پڑے، اسی پر فرمایا کہ بُرے کا جواب دے اس سے بہتر۔ ۱۲ منہ رح ف۳ معلوم ہوا یہ جو لوگ کہتے ہیں آدمی مر کر پھر آتا ہے سب غلط ہے، قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی باپ بیٹا ایک دوسرے کے شامل نہیں ہر ایک سے اس کے عمل کا حساب ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ جلتے جلتے بدن سوج جاوے گا۔ نیچے کا ہونٹ ناف تک اور اوپر کا کھوپری تک اور زبان گھسٹتی زمین میں لوگ اس کو روندتے۔ ۱۲ منہ رح

(۹۸) شیطان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسا دخل نہیں جو کسی خلاف شریعت کام پر ابھار سکے اندیشہ اس کا ہے کہ خلاف مصلحت کسی کام پر نہ آمادہ کرے یا یہ خطاب آپ کو ہے اور مراد عام لوگ ہیں۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے محفوظ اور معصوم رکھا گیا ہے۔ پناہ مانگنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر قسم کے اثر سے محفوظ رکھا جائے۔

تشریح

وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ (۱۰۰) اور ان کے پیچھے اٹکاؤ ہے، برزخ عربی میں پردہ کو کہتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ اسی کو اٹکاؤ فرمارہے ہیں یعنی آخرت کے آنے تک آدمی یہاں اٹکا رہتا ہے۔ الفرقان ۵۳ میں اسی لفظ کا ترجمہ شاہ صاحبؒ نے "پردہ" کیا ہے۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ (۱۰۲) سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں، میزان کے معنی عربی میں ترازو اور جو چیز ترازو میں تولی جائے یعنی مقدار، تول کے معنی بھی مقدار کے آتے ہیں

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

تم کو سناتے نہ تھے ہماری آیتیں؟ پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے ۞ بولے اے رب!

غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

زور کیا ہم پر ہماری کم بختی نے، اور رہے ہم لوگ بہکے ۞ اے رب! نکال لے

مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا

ہم کو اسمیں سے، اگر ہم پھر کریں تو ہم گنہگار ۞ فرمایا، پڑے رہو پھٹکارے اس میں،

تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ

اور مجھ سے نہ بولو ۞ ایک فرقہ تھا میرے بندوں میں، جو کہتے تھے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اے رب ہمارے! ہم یقین لائے سو معاف کر ہم کو، اور مہر کر ہم پر، اور سب مہر والوں سے بہتر ہے

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ

پھر تم نے ان کو ٹھٹھوں میں پکڑا، یہاں تک کہ بھولے ان کے پیچھے میری یاد، اور تم ان

مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ

سے ہنستے رہے ۞ میں نے آج دیا ان کو بدلا، ان کے سہنے کا، کہ وہی ہیں

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

مراد کو پہنچے ۞ فرمایا، تم کتنی دیر رہے زمین میں، برسوں کی گنتی سے؟

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾

بولے، ہم رہے ایک دن، یا کچھ دن سے کم، تو پوچھ لے گنتی والوں سے ف

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ

فرمایا، تم اسمیں بہت نہیں تھوڑا ہی رہے ہو، اگر تم جانتے ہو ۞ سو کیا تم خیال

اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى

رکھتے ہو؟ کہ ہم نے تم کو بنایا کھیلنے کو، اور تم ہمارے پاس پھر نہ آؤ گے؟ ف ۞ سو بہت اوپر

اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

ہے اللہ وہ بادشاہ سچا۔ کوئی حاکم نہیں اسکے سوا۔ مالک اس خاصے تخت کا ۞

فوائد ف یعنی فرشتوں سے جنہوں نے نیکی اور بدی لکھ رکھی یہ بھی گنا ہوگا۔ زمین میں رہنا یعنی قبر میں رہنا یا دنیا کی عمر یہ بھی وہاں تھوڑی نظر آوے گی یہ پوچھنا اس واسطے کہ دنیا میں عذاب کی شتابی کرتے تھے اب جانا کہ شتاب ہی آیا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی دنیا میں تو نیکی اور بدی کا اثر نہیں ملتا۔ اگر دوسرا دن نہ ہو، بدلے کا تو یہ سب کھیل تھا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱۰) مطلب جواب کا یہ ہوا کہ تمہارا قصور اس قابل نہیں کہ سزا کے وقت اقرار کرنے سے معاف کر دیا جاوے کیونکہ تم نے ایسا معاملہ کیا جس سے ہمارے حقوق کا بھی اتلاف ہوا اور حقوق العباد بھی ضائع ہوئے۔ عباد بھی کیسے؟ ہمارے مقبول اور محبوب! جو ہم سے خاص تعلق رکھتے تھے پس اس کی سزا کے لئے دوام مناسب ہے اور مومنین کو جزائے فوز و فلاح دنیا منجملہ تمام سزا ہے ان کفار کے لئے۔ کیونکہ اعداء کی کامیابی سے رُوحانی تاذی ہوتی ہے پس اہل ایمان کا اجر و ثواب بھی ان کفار کے حق میں عذاب ثابت ہوگا۔

ان خاص بندوں (عبادی) کا خدا کے ہاں جو درجہ ہے اس کا اظہار الانعام (۵۲) صفحہ (۱۷۲) میں کیا گیا ہے۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا

اور جو کوئی پکارے، اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم، جس کی سند نہیں اس کے پاس، سو اس کا

حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ

حساب ہے اس کے رب کے نزدیک۔ بیشک بھلا نہ پاویں گے منکر ٭ اور

قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

تو کہہ اے رب! معاف کر، اور مہر کر، اور تو ہے بہتر سب مہر والوں سے ٭

(۲۴) سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۲)

آیاتہا ۶۴ — رکوعاتہا ۹

سورۂ نور مدنی ہے، اور اسمیں چونسٹھ آیتیں، اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ٭

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

ایک سورت ہے ہم نے اتاری، اور ذمہ پر لازم کی، اور اتاریں اسمیں باتیں صاف،

لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا

شاید تم یاد رکھو ٭ بدکاری کرنے والی عورت اور مرد، سو مارو

كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ

ایک ایک کو، دونوں میں سے، سَو چوٹ قمچی۔ اور نہ آوے تم کو

بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

ان پر ترس، اللہ کے حکم چلانے میں، اگر تم یقین رکھتے ہو؟ اللہ پر،

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

اور پچھلے دن پر، اور دیکھیں اُن کا مارنا۔ کوئی لوگ مسلمان ٭

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا

بدکار مرد نہیں بیاہتا مگر عورت بدکار یا شریک والی۔ اور بدکار عورت کو

يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

بیاہ نہیں لیتا مگر بدکار مرد یا شریک والا۔ اور حرام ہوا ہے ایمان والوں پر ف ٭

تشریح، فضیلت و اہمیت سورۂ نور

یوں تو تمام قرآن کریم ہی اللہ جل شانہ نے نازل کیا ہے اور اسکے احکام بندوں پر فرض کیئے ہیں لیکن سورۂ نور کو خاص طور پر اس تمہید کے ساتھ نازل فرمایا کہ ہم نے اس سورت کو اتارا ہے اور اس میں حلال و حرام اور امر و نہی اور حدود شرعی بیان کیئے ہیں اور اس سے سورۃ کی اہمیت کا اظہار مقصود ہے۔ امام مجاہد رحمۃ نے فرضناہا کا یہی مفہوم نقل کیا ہے۔ اس سورۃ میں عورت کی عفت و عصمت اور پاکیزگی سیرت کے اسلامی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ شروع میں زنا جیسی بدترین بداخلاقی اور اس کی سزا کا بیان ہے اسکے بعد آیت ۱۰ تک زنا کی تہمت لگانے اور اسکے احکام کا بیان ہے اسکے بعد واقعۂ افک کی تفصیل پیش کی گئی ہے اور حضرت صدیقہ رضہ جیسی عفیفہ خاتون پر تہمت طرازی کے سلسلہ میں منافقین کی سازش کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ پھر آیت (۲۷ تا ۳۱) تک پردہ کے احکام ہیں اسکے بعد نکاح کی ہدایت کی گئی ہے درمیان میں پند و موعظت ہے اور اس کے بعد آخر سورت تک پھر پردہ اور ستر کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اسی بنا پر حضرت عمر رضہ ہدایت فرماتے تھے کہ عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دینی چاہیئے۔

فوائد ف مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو واسطے ایک یہ کہ اس کا کفو نہیں اس کو عار ہے دوسرے یہ کہ ایک سے دوسرے کو علت نہ لگ جاوے لیکن اگر کرے تو درست ہے مگر مرد کو عورت بدکار نہیں درست جب تک بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو درست ہے۔ ۱۲ الفتح

تشریح، حدود و تعزیرات

وہ اخلاقی جرائم جن کی سزائیں قرآن کریم اور احادیث متواترہ میں متعین کر کے بیان کی گئی ہیں۔ انہیں حدود اللہ کہا جاتا ہے اور جن جرائم کی سزاؤں میں حاکم اور قاضی کو موقعہ و حال کے مناسب سزائیں تجویز کرنے کا اختیار دیا گیا ہے انہیں تعزیرات کہا گیا ہے۔ حدود اللہ کی تعریف میں فقہاء کے ہاں اختلاف نظر آتا ہے اس اختلاف سے قطع نظر اگر یہ دیکھا جائے کہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ نے کن جرائم کی سزاؤں کو متعین کر کے ان کی قباحت پر روشنی ڈالی ہے تو ہمارے سامنے سات جرم ایسے آتے ہیں اور اس لحاظ سے ان سات سزاؤں کو حدود اللہ کہا جا سکتا ہے۔ وہ یہ

بقیہ بر صفحہ ۷۹۰

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
اور جو لوگ عیب لگاتے ہیں قید والیوں کو، پھر نہ لائے چار مرد شاہد،
فَاجْلِدُوهُمْ ثَمٰنِينَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا
تو مارو ان کو، اسی چوٹ درّے کی۔ اور نہ مانو ان کی کوئی گواہی کبھی۔
وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۴﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ
اور وہی لوگ ہیں بے حکم ف ۞ مگر جنہوں نے توبہ کی اس پیچھے
ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِينَ
اور سنوار پکڑی۔ تو اللہ بخشتا ہے مہربان ۞ اور جو
يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنْفُسُهُمْ
عیب لگاویں اپنی جوروں کو، اور شاہد نہ ہوں ان کے پاس سوائے اپنی جان،
فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۶﴾
تو ایسے کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوے اللہ کے نام کی، مقرر یہ شخص سچا ہے ۞
وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ
اور پانچویں یہ، کہ اللہ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ ہو
الْكٰذِبِينَ ﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ
جھوٹا ۞ اور عورت سے ٹلتی ہے مار یوں، کہ گواہی دے چار
شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ
گواہی اللہ کے نام کی۔ مقرر وہ شخص جھوٹا ہے ۞ اور پانچویں
أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۹﴾ وَلَوْلَا
یہ کہ اللہ کا غضب آوے اس عورت پر، اگر وہ شخص سچا ہے ۞ اور کبھی نہ
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿۱۰﴾ ع
ہوتا، اللہ کا فضل تمہارے اوپر، اور اس کی مہر اور یہ کہ اللہ معاف کرنیوالا ہے حکمتیں جانتا تو کیا کچھ ہوتا ف
إِنَّ الَّذِينَ جَآءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا
جو لوگ لائے ہیں یہ طوفان، تمہیں میں ایک جماعت ہیں۔ تم اس کو نہ سمجھو برا

فوائد ف قید والیاں یعنے کبھی ان کو بری بات میں نہیں دیکھا اور یہی حکم ہے جو مرد کو عیب لگادے۔ عیب کہا ہے بدکاری کو۔ ۱۲ منہ۔ ف اس کے بعد ذکر ہے طوفان کا جو حضرت کے وقت میں اٹھا۔ حضرت سیدہ عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر پیغمبر ایک جہاد سے پھرتے آتے تھے رات سے کوچ ہوا۔ نفیری ونقارہ نہ تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشۃ الصدیقہ رضہ جنگل گئی تھیں حاجت کو پیچھے رہ گئیں، ایک مسلمان لشکر سے پیچھے چلتا تھا حضرت کے حکم سے، گرا پڑا اٹھانے کو، ان کو دیکھا تنہا رہ گئیں اونٹ پر سوار کیا آپ مہار پکڑ کر لشکر میں لا پہنچایا۔ کم بخت منافق لگے اپنا روسیاہ کرنے ایک مہینے تک یہ چرچا رہا، پیغمبر بھی سنتے اور بغیر تحقیق کچھ نہ کہتے لیکن دل میں خفا رہتے۔ مہینے کے بعد جب حضرۃ ام المومنین عائشۃ الصدیقہ رضہ نے سنا ان کو نہایت غم اٹھا تین دن تک روتے روتے دم نہ لیا تب اللہ جل شانہ نے اگلی آیتیں بھیجیں دو رکوع تک۔

تشریح حضور کی آزمائش
تہمت کا یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایک نہایت سخت آزمائش تھا آپ کو علم غیب نہ تھا لیکن آپ کے پاس ایک مومن کامل کی فراست تو تھی، ایک کامیاب مدبر کا تجربہ اور ایک صاحب فہم ونظر کی جانچ تو تھی، پھر صدیقہ کی عفت مآبی کے واضح قرائن، نبوت کا تقدس، صحابہ کرام کے تاثرات، خانوادہ صدیق کی نیکنامی، یہ سب کچھ تھا پھر بھی ایک دو دن نہیں پورے تیس دن تک آپ کا شک وتردد، اضطراب وپریشانی کا سبب خدائی امتحان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے

بقیہ اگلے صفحے پر

لَكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ

اپنے حق میں بُرا، بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں۔ ہر آدمی کو ان میں سے پہنچتا ہے، جتنا کمایا

الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَّوْلَا

گناہ، اور جن نے اٹھایا ہے اس کا بڑا بوجھ، اس کو بڑی مار ہے ف۱ ❁ کیوں

إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ

نہ جب تم نے اس کو سنا تھا خیال کیا ہوتا ایمان والے مردوں نے اور عورتوں نے اپنے لوگوں پر

خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ

بھلا خیال۔ اور کہا ہوتا یہ صریح طوفان ہے؟ ❁ کیوں نہ لائے، وہ اس بات پر

بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ

چار شاہد؟ پھر جب نہ لائے شاہد، تو وہ لوگ

عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ

اللہ کے ہاں وہی ہیں جھوٹے ف۲ ❁ اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر، اور

رَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ

اس کی مہر دنیا اور آخرت میں، البتہ تم پر پڑتی اس چرچا کرنے میں

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم

کوئی آفت بڑی ف۳ ❁ جب لینے لگے تم اس کو اپنی زبانوں پر، اور بولنے لگے اپنے منہ سے

مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا ۖ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ

جس چیز کی تم کو خبر نہیں، اور تم سمجھتے ہو اس کو ہلکی بات۔ اور یہ اللہ کے ہاں

عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن

بہت بڑی ہے ❁ اور کیوں نہ، جب تم نے اس کو سنا تھا، کہا ہوتا، ہم کو نہیں لائق کہ

نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ

منہ پر لاویں یہ بات؟ اللہ تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے ❁ اللہ تم کو

اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾

سمجھاتا ہے، کہ پھر نہ کرو ایسا کام کبھی، اگر تم یقین رکھتے ہو ❁

(بقیہ صفحۂ گذشتہ)

امتحان صبر و حوصلہ کا، اہل وفا کے اخلاص کا اہل دغا کے نفاق کا ؎

خوشا حوادث پیہم خوشا یہ اشک رواں
جو غم کے ساتھ ہو تم بھی تو غم کا کیا غم ہے

فوائد

ف۱ تم کو بہتر ہے اس واسطے کہ اللہ کے فرمانے سے تم کو بزرگی ملی، اور جتنا کمایا گناہ بعضے خوشیاں کر کر کہتے بعضے افسوس کر کر کہتے بعضے چھیڑ کر مجلس میں چرچا اٹھا دیتے آپ چپکے سنا کرتے بعضے سن کر تامل میں چپ رہ جاتے۔ اور بعضے صاف جھٹلا دیتے ان پچھلوں کو پسند کیا اور سب کو تھوڑا بہت الزام دیا اور بڑا بوجھ اٹھانے والا عبداللہ بن اُبَی تھا منافقوں کا سردار۔ ف۲ چاہیئے مسلمان جب سنے کہ لوگ ایک نیک شخص کو بری تہمتیں لگاتے ہیں ان کو جھٹلا دے۔ پیغمبر نے فرمایا جو کوئی پیٹھ پیچھے بھائی مسلمان کی مدد کرے اللہ پیٹھ پیچھے اس کی مدد کرے اور بے تحقیق تہمتیں کرنی ایمان سے بعید ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنے اللہ نے اس امت کو پیغمبر کے طفیل دنیا کے عذابوں سے بچایا ہے نہیں تو یہ بات قابل تھی عذاب کے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۳

شاہ صاحب کے اس فائدہ کی وضاحت سورہ انعام آیت (۶۵) کی تشریح ص۱۷۴ پر دیکھو۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور کھولتا ہے اللہ تمہارے واسطے پتے۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ؁ جو لوگ

يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ

چاہتے ہیں، کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں، ان کو دکھ کی مار ہے

اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

دنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ؁

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ

اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر، اور اس کی مہر، اور یہ کہ اللہ نرمی کرنے والا ہے مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

تو کیا کچھ ہوتا ؁ اے ایمان والو! نہ چلو قدموں پر شیطان کے۔

وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ

اور جو کوئی چلے گا قدموں پر شیطان کے، سو وہ یہی بتاوے گا بے حیائی

وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰي مِنْكُمْ

اور بری بات۔ اور کبھی نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر، اور اس کی مہر، نہ سنورتا تم میں

مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

ایک شخص کبھی ولیکن اللہ سنوارتا ہے جس کو چاہے۔ اور اللہ سب سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا

ہے جانتا ؁ اور قسم نہ کھاویں بڑائی والے تم میں، اور کشائش والے، اس سے کہ دیویں

اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڝ

ناتے والوں کو، اور محتاجوں کو، اور وطن چھوڑنے والوں کو، اللہ کی راہ میں۔

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور چاہیے معاف کریں اور درگذر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے؟ اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

بخشنے والا ہے مہربان ف۱ جو لوگ عیب لگاتے ہیں قید والی بے خبر

فوائد ف یعنی بتا اس کا کہ یہ طوفان اٹھایا کس نے معلوم ہوا کہ منافقوں نے جو ہمیشہ چھپے دشمن تھے اگلی آیت میں پتہ بتا دیا۔ ۱۲ منہ رہ ف۱ جب طوفان بولنے والے جھوٹے پڑے اور ان کو حد ماری گئی اسی کوڑے جو ان میں دو تین مسلمان تھے ایک شخص تھا مسطح ابوبکر صدیق کا بھانجا مفلس یہ اس کی خبر لیتے تھے اب سے قسم کھائی کہ اس کو میں کچھ نہ دوں گا اللہ نے اس کی سفارش کر دی، وہ تھا مہاجرین سے اہل بدر سے بڑائی والے۔ کہا صدیق اکبر کو جو ان کی بڑائی نہ مانے۔ وہ اللہ سے جھگڑے پھر انہوں نے قسم کھائی جو دیتا تھا وہ کبھی بند نہ کروں گا۔ منہ رہ

تشریح (۱۸) شاہ صاحبؒ نے آیات کا ترجمہ پتے کیا ہے، جو موقعہ و محل کے لحاظ سے بہت مناسب ہے، وحی الٰہی نے اس آزمائش کے بعد اپنے محترم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام لوگوں کے نام و نشان بتا دیئے جنہوں نے اس گھناؤنے پروپیگنڈہ میں حصہ لیا تھا۔ اگلی آیت میں خدا تعالےٰ نے تہمت طرازی، الزام تراشی اور بیداغ لوگوں کو بغض و حسد یا کسی مالی منفعت کے تحت بدنام و رسوا کرنے کی سخت ترین سزا بیان فرمائی اور آخرت اور دنیا۔ دونوں زندگیوں میں عذاب الیم کی وعید سنائی۔ دنیا میں عذاب الیم۔ تہمت کی شرعی سزا اور اگر اس سے بچ جائے تو معاشرہ میں بدنامی اور ہر شخص کی نظر میں تحقیر اور رذالت۔ اس آیت کی وعید میں وہ اہلِ قلم بھی داخل ہیں جو نہایت گندے اور فحش افسانے۔ ہیجان انگیز ڈرامے، اخلاق سوز کہانیاں لکھ کر قوم کے اخلاق کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ اخبارات و رسائل جو اس قسم کی بیہودگیوں کو چھاپ کر انہیں عوام تک پہنچاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ شاہ صاحبؒ نے یامر بالفحشاء میں یامر کا ترجمہ بتاوے گا، کیا حکم دے گا، نہیں کیا کیونکہ شیطان اولاد آدم کو برائی کرنے کا حکم نہیں دیتا بلکہ انہیں شوق دلاتا ہے اندر چھپی خواہشات کو ابھارتا ہے، برے کاموں پر رنگ و روغن کر کے پیش کرتا ہے انسان کی فطری کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اور شریعت الٰہی شیطان کی ان دسیسہ کاریوں سے ہشیار کرتی ہے اور شیطان کے فریب کا پردہ چاک کرتی ہے۔ (۲۲) اللہ تعالےٰ جن کو اولو الفضل فرمائے انکے فضل کا کیا ٹھکانا ہے

بود چنداں کرامت و فضلش | کہ اولو الفضل خواند ذوالفضلش
روز و شب سال و ماہ و ہمہ کار | ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

(مولانا جامی)

اس سے حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت اور آپ کا افضل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

منزل ۴ ع ۱۰ ۸

الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

ایمان والیوں کو ، ان کو پھٹکار ہے دنیا میں اور آخرت میں ، اور ان کو بڑی مار ؂

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

جس دن بتاویں گی ان کی زبانیں ، اور ہاتھ ، اور پاؤں ، جو کچھ کرتے تھے ؂

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

اس دن پوری دے گا ان کو اللہ اُن کی سزا جو چاہیئے اور جانیں گے کہ اللہ وہی ہے

الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ

سچا کھولنے والا ؂ گندیاں ہیں گندوں کے واسطے ، اور گندے واسطے گندیوں کے۔

وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ

اور ستھریاں ہیں واسطے ستھروں کے ، اور ستھرے واسطے ستھریوں کے ، وہ لوگ بے لگاؤ ہیں ان

مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

باتوں سے ، جو کہتے ہیں۔ ان کو بخشنا ہے ، اور روزی ہے عزت کی ف ؂ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا

مت جایا کرو کسی کے گھروں میں ، اپنے گھروں کے سوا۔ جب تک نہ بول چال کرو اور سلام دے

عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ

لو ان گھر والوں پر۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں ، شاید تم یاد رکھو ف ؂ پھر اگر نہ پاؤ

تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ

اس میں کوئی ، تو اسمیں نہ جاؤ ، جب تک پروانگی نہ ہو تم کو ۔ اور اگر تم کو

قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کہے ، کہ پھر جاؤ ، تو پھر جاؤ ، اسی میں خوب ستھرائی ہے تمہاری اور اللہ جو کرتے ہو

عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ

جانتا ہے ف ؂ نہیں گناہ تم پر اس میں کہ جاؤ ان گھروں میں جہاں کوئی نہیں بستا ،

فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

اس میں کچھ چیز ہو تمہاری ۔ اور اللہ کو معلوم ہے جو کھولتے ہو اور جو چھپاتے ہو ف ؂

ع ۳ ۶ ۹

بقیہ صفحہ گزشتہ

ہونا ثابت ہوا اسی لئے شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ جو ان کی بزرگی کا انکار کرے وہ اللہ تعالٰی سے جھگڑے ، شاہ صاحبؒ کا اشارہ ان لوگوں کیطرف ہے جو معاذ اللہ صدیق اکبرؓ کی تنقیص کرتے ہیں۔ ملت اسلامیہ میں صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما جیسی برگزیدہ خدا ہستیوں کے ساتھ بغض و عناد رکھنے والا فرقہ ملت کے حق میں سب سے بڑا فتنہ ثابت ہوا ہے اور یہ فرقہ اہل بیت کرام کی جھوٹی محبت کا دل فریب نعرہ لگا کر پورے اسلامی نظام عقائد و اعمال کو درہم و برہم کرنے کے درپے رہتا ہے اس فرقہ کی تخریب کن دینی اور سیاسی چالبازیوں اور تاویلات رکیکہ نے ہر عہد میں ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچایا ہے ۔ اعاذنا اللہ منہ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف ۱ ابن عباسؓ نے کہا کسی پیغمبر کی عورت بدکار نہیں ہوئی یعنی اللہ تعالٰی ان کی ناموس تھامتا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی بے خبر کسی کے گھر میں گھس جاوے کیا جانے وہ کس حال میں ہے ۔ اوّل آواز دیوے سب سے بہتر آواز سلام کی ۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ کوئی گھر میں نہ ہو تو پروانگی دے رکھی ہو ، تو خالی گھر میں چلے جاؤ اور نہ دی ہو تو نہ جاؤ اور پھر جاؤ کہے سے بُرا نہ مانو اس میں آپس میں کی ملاقات صاف رہتی ہے ایک کا دوسرے پر بوجھ نہیں پڑتا ۔ ۱۲ منہ رح ف ۴ شاید سُننے والوں کے دل میں آیا ہوگا کہ جس گھر میں کوئی نہیں رہتا تو کس سے پروانگی لیوے یہ ہر وقت پوچھ کر جانا جدے گھر والوں کو ہے اور جو ایک گھر کے لوگ ہیں جیسے لونڈی ، غلام یا اولاد ان کو ہر وقت پوچھنا ضروری نہیں مگر تین وقت خلوت کے وہ اس سورت کے آخر میں ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۶) اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ وہ لوگ بے لگاؤ ہیں ۔ بے تعلق ہیں۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

کہدے ایمان والوں کو، نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں، اور تھامتے رہیں اپنے ستر۔

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

اس میں خوب ستھرائی ہے ان کی۔ اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہیں ف پ

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

اور کہدے ایمان والیوں کو، نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں، اور تھامتی رہیں

فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

اپنی ستر۔ اور نہ دکھاویں اپنا سنگار، مگر جو کھلی چیز ہے اسمیں سے،

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

اور ڈال لیں اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر، ۔ اور نہ کھولیں اپنا

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

سنگار، مگر اپنے خاوند کے آگے، یا اپنے باپ کے، یا خاوند کے،

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

باپ کے، یا اپنے بیٹے کے، یا خاوند کے بیٹے کے، یا

اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ

اپنے بھائی کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا

نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ

اپنی عورتوں کے، یا اپنے ہاتھ کے مال کے، یا کمیروں کے، جو مر

اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا

کچھ غرض نہیں رکھتے، یا لڑکوں کے، جنہوں نے نہیں پہچانے

عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا

عورتوں کے بھید۔ اور نہ دھمکاویں اپنے پاؤں سے، کہ جانا پڑے

يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ

جو چھپاتی ہیں اپنا سنگار۔ اور توبہ کرو اللہ کے آگے سب مل کر، اے ایمان

فوائد ف تھامتے رہیں ستر یعنی نہ کسی کا ستر دیکھیں نہ اپنا دکھاویں اور خبر ہے جو کرتے ہیں کفر کی رسم میں اس بات کی قید نہ تھی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فروج کا لغوی ترجمہ شرم گاہ کرنے کے بجائے اس لفظ کا تاویلی ترجمہ ستر کیا ہے کیونکہ قرآن کریم کا مطلب محض شہوت رانی روکنا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے سامنے ستر کھولنے کی ممانعت کرنا بھی ہے۔ حدیث میں مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ تنہائی میں بھی ننگے نہ رہو۔ کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہستیاں (فرشتے) ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتیں سوائے اس وقت جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ یا اپنی بیوی کے پاس جاؤ (ترمذی) اسلام میں بدکاری کے تمام محرکات و ترغیبات سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور شرم و حیا کو ایمان کا شعبہ قرار دیا گیا ہے الحیاء شعبة من الایمان کہا گیا ہے۔

شاہ صاحبؒ نے اردو کا قدیم لفظ (ٹک) استعمال کیا ہے یعنی قرآن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر وقت نگاہیں نیچی رکھو، یہ ممکن ہی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نگاہ بھر کر نہ دیکھو۔ یہ مفہوم نظر بچانے سے ٹھیک ادا ہوتا ہے یعنی جس چیز کو دیکھنا مناسب نہ ہو اس سے نظر ہٹالی جائے خواہ نگاہ نیچی کر کے یا دوسری طرف لے جا کر، یہ من تبعیضہ کا مفہوم ہے۔

ایک حلقے کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کو چہرہ کھول کر پھرنے کی اجازت تھی تب ہی تو نظریں نیچی کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ استدلال ہر حیثیت سے غلط ہے، کیونکہ چہرہ کا پردہ ضروری ہونے کے باوجود ایسے مواقع آجاتے ہیں جہاں اچانک مرد اور عورت کا آمنا سامنا ہو جاتا ہے وہاں کے لئے غض بصر کا حکم دیا گیا، عورتوں کے لئے نگاہیں نیچی کرنے کا وہی حکم ہے جو مردوں کے لئے یعنی انہیں قصداً غیر مردوں کو نہ دیکھنا چاہیئے، نگاہ پڑ جائے تو ہٹا لینی چاہیئے اور دوسروں کے ستر کو دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے لیکن مرد کے عورت کو دیکھنے کی بہ نسبت عورت کے مرد کو دیکھنے کے معاملہ میں احکام تھوڑے سے مختلف ہیں

الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ

والو! شاید تم بھلائی پاؤ ف۱ ۞ اور بیاہ دو رانڈوں کو اپنے اندر،

مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا

اور جو نیک ہوں تمہارے غلام، اور لونڈیاں۔ اگر وہ ہوں

فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾

مفلس، اللہ ان کو غنی کرے گا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہے سب جانتا ف۲

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ

اور آپ کو تھامتے رہیں جن کو نہیں ملتا بیاہ، جب تک مقدور دے ان کو اللہ

مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اپنے فضل سے۔ اور جو لوگ چاہیں لکھا تمہارے ہاتھ کے مال میں،

فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ

تو ان کو لکھا دے دو، اگر سمجھو ان میں کچھ نیکی، اور دو ان کو اللہ کے مال سے،

الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ

جو تم کو دیا ہے۔ اور نہ زور کرو اپنی چھوکریوں پر، بدکاری کے واسطے، اگر وہ چاہیں

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ

قید سے رہنا، کہ کمایا چاہو اسباب دنیا کی زندگانی کا۔ اور جو کوئی ان پر زور کرے، تو

اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ

اللہ ان کی بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہے ف۳ اور ہم نے اتاریں تمہاری طرف

آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَ

آیتیں کھلی، اور ایک دستور ان کا، جو ہو چکے ہیں تم سے آگے، اور

مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ

نصیحت ڈر والوں کو ف۴ ۞ اللہ روشنی ہے آسمانوں کی، اور زمین کی۔ کہاوت اس کی

كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ

روشنی کی، جیسے ایک طاق اس میں چراغ۔ چراغ دھرا ایک شیشہ میں۔ شیشہ جیسے

فوائد ف۱ سنگار میں سے کھلی چیز یا ایسی چیز کو کہا جیسے چنتے کپڑے اور نہی پاپوش یا یہ کہا عورت کو منہ تھوڑا سا اور ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کا پنجہ کھولنا درست ہے۔ ناچاری کو پھر ہاتھ کی مہدی کھلے گی یا آنکھ کا کاجل یا انگلی کا چھلا اور باقی بدن اور گہنا ڈھانکنا ضرور ہے غیر سے مگر اپنے محرموں سے چھاتی سے زانوؤں تک اور اپنی عورتیں جو نیک چال کی ہوں ان سے بھی اتنا ضرور ہے اور بدراہ عورتوں سے کنارہ پکڑنا، اور کمیرے جن کو غرض نہیں وہ کہ کھانے اور سولے میں غرق ہیں۔ شوخی نہیں رکھتے اور لڑکا دس برس تک اور اپنا غلام بھی محرم ہے بہت علماء کے نزدیک اور پاؤں کی دھمکی سے معلوم ہوتے ہیں۔ گھونگھرو یا گوجری اور باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے۔ ننگے برابر ہے اور اتنا بھی نہ کھلے تو بہتر ہے۔

ف۲ رسولؐ نے فرمایا اے علیؓ! تین کام میں دیر نہ کرو۔ نماز فرض کا جب وقت آوے، جنازہ جب موجود ہو، رانڈ عورت جب مرد ملے اس کی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اس کا ایمان سلامت نہیں اور جو نیک ہوں لونڈی غلام یعنی بیاہ دینے سے مغرور نہ ہو جاویں ۱۲ منہ رح

ف۳ لکھا چاہیں یعنی کسی کا غلام یا باندی کہے کہ ہیں اتنی مدت میں اتنا تجھ کو کما دوں تو مجھ کو آزاد کر یہ اقرار لکھوا لیں، اس کو کتابت کہتے ہیں جو اس میں نیکی دیکھے تو لکھ دے نیکی یہ کہ آزاد ہو کر قید سے چھوٹ کر چوری بدکاری نہ کرے گا اور دولتمندوں کو فرمایا کہ ایسے غلام لونڈی کی مال سے مدد کرو، تا کہ آزاد ہویں خواہ مال زکوٰۃ سے اور خواہ خیرات سے اور لونڈیوں سے بدکاری کروانی مال کمانے کو بڑا وبال ہے۔ خواہ وہ خوش ہوں خواہ ناخوش ہوں ناخوشی پر اور زیادہ مال سب ناپاک ہے۔ اور ناخوشی میں لونڈی بے گناہ ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی پہلی امتوں پر بھی ایسے ہی حکم تھے۔ ۱۲ منہ

تشریح يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ (۳۱) نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں ٹک کے معنی ذرا من تبعیضیہ کا ترجمہ کیا ہے یعنی غیر محرم پر نگاہ پڑ جائے تو ذرا نیچی کر لو۔

ع ۸ ۱۰

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ
ایک تارا ہے چمکتا، تیل جلتا ہے اس میں، ایک درخت برکت کے سے، وہ زیتون ہے،
لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ
نہ سورج نکلنے کیطرف نہ ڈوبنے کیطرف، لگتا ہے اس کا تیل کر سلگ اٹھے ابھی نہ لگی
تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَ
ہو اس کو آگ۔ روشنی پر روشنی۔ اللہ راہ دیتا ہے اپنی روشنی کی جس کو چاہے۔ اور
يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۳۵ۙ
بتاتا ہے اللہ کہاوتیں، لوگوں کو۔ اور اللہ سب چیز جانتا ہے ف ۱ ۞
فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا
ان گھروں میں، کہ اللہ نے حکم دیا ان کو بلند کرنے کا اور وہاں اس کا نام پڑھنے کا، یاد کرتے ہیں
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۳۶ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
اس کی وہاں صبح و شام ۞ وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں نہ بیچنے میں
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ ۽ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ
اللہ کی یاد سے، اور نماز کھڑی رکھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈر رکھتے ہیں اس دن کا جس
فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۳۷ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ
میں الٹے جاویں گے دل اور آنکھیں ۞ کہ بدلا دے ان کو اللہ انکے بہتر سے بہتر کاموں کا، اور
يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۳۸ وَ
بڑھتی دے ان کو اپنے فضل سے، اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار ف ۲ ۞ اور
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً ۭ
جو لوگ منکر ہیں، ان کے کام جیسے ریت جنگل میں، پیاسا جانے اس کو پانی،
حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْــــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ
یہاں تک کہ جب پہنچا اس پر اس کو کچھ نہ پایا، اور اللہ کو پایا اپنے پاس، پھر اس کو پورا پہنچا دیا
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۳۹ۙ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ
اس کا لکھا اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب ۞ یا جیسے اندھیرے گہرے دریا میں چڑھی آتی ہے اس پر ایک

فوائد ف ۱ یعنی اللہ سے رونق اور بستی ہے زمین اور آسمان کی اس کی مدد نہ ہو تو سب ویران ہو جاویں اور اللہ تعالیٰ کی روشنی کی کہاوت ابن عباسؓ نے کہا یہ مومن کے دل میں روشنی ہے کتنے پردوں میں ایک ایک تیز روشنی رکھتا ہے سب سے اندر تارا سا ہے اور زیتون نہ شرق کا نہ غرب کا یعنی باغ کے بیچ کا نہ صبح کی دھوپ کھاوے نہ شام کی خوب ہرا اور چکنا ہے یا پیغمبر کو فرمایا کہ دل کا نور ملتا ہے ان سے وہ ملک عرب میں پیدا ہوئے نہ مشرق میں نہ مغرب میں اس کا تیل بن آگ سلگنے کو تیار ہے یعنی مومن کے دل میں بے ریاضت ان کی صحبت سے روشنی پیدا ہوتی ہے آگے فرمایا کہ وہ روشنی ملتی ہے اس سے کہ جن مسجدوں میں کامل لوگ بندگی کرتے ہیں صبح و شام وہاں لگا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ ایمان کی برکت سے مومن کو نیک عمل کا بدلہ ہے اور بدعمل معاف اور کفر کی شامت سے کافر کو بدعمل کی سزا ہے اور نیک عمل خراب یہی فرمایا کہ بہتر سے بہتر کام کا۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ کافر دو طرح کے ہیں ایک عیب لیطرف تاکتے پھر بہک کر اللہ کا دین چھوڑتے ہیں۔ غلط راہیں پکڑتے ہیں یہ ان کی کہاوت ہے، ریت کو پانی سمجھ کر دوڑے وہاں پانی نہ ملا آخرت میں اپنے گناہوں کی سزا ملی دوسرے وہ ہیں جو دنیا میں غرق ہیں یا پتھر پوجتے ہیں ان کی کہاوت آگے فرمائی ان پاس ریت بھی نہیں اندھیرے میں بند ہو رہے ہیں۔

فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ

لہر، اس پر ایک لہر، اسکے اوپر ایک بدلی - اندھیرے ہیں ایک پر ایک - جب

اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ

نکالے اپنا ہاتھ لگتا نہیں کہ اسکو سوجھے - اور جس کو اللہ نے نہ دی روشنی ، اس کو کہیں نہیں

نُّوْرٍ ۝٤٠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

روشنی ۞ تونے نہ دیکھا، کہ اللہ کی یاد کرتے ہیں، جو کوئی ہیں آسمان اور زمین میں ، اور

الطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا

اڑتے جانور پر کھولے ؟ ہر ایک نے جان رکھی اپنی طرح کی بندگی اور یاد - اور اللہ کو معلوم ہے جو

يَفْعَلُوْنَ ۝٤١ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝٤٢

کرتے ہیں ۞ اور اللہ کی حکومت ہے آسمان اور زمین میں، اور اللہ ہی تک پھر جانا ہے ۞

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا

تونے نہ دیکھا، کہ اللہ ہانک لاتا ہے بادل، پھر ان کو ملاتا ہے، پھر ان کو رکھتا ہے تہ بر تہ ،

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ

پھر تو دیکھے مینہ نکلتا ہے اسکے بیچ سے ، اور اتارتا ہے آسمان سے اس میں جو پہاڑ ہیں

فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اولوں کے ، پھر وہ ڈالتا ہے جس پر چاہے، اور بچا دیتا ہے جس سے چاہے-

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝٤٣ۭ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ

ابھی اس کی بجلی کی کوندلے جاوے آنکھیں ۞ اللہ بدلتا ہے رات اور دن - اس میں

فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝٤٤ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ

دھیان کی جگہ ہے آنکھ والوں کو ۞ اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والا

مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

ایک پانی سے- پھر کوئی ہے کہ چلتا ہے اپنے پیٹ پر، اور کوئی ہے کہ چلتا ہے

عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا

دو پاؤں پر ، اور کوئی ہے کہ چلتا ہے چار پر- بناتا ہے اللہ جو چاہتا

ع ۵ ۱۱

تشریح

(۴۰) ایک مشہور انگریز دانشور اس آیت پاک پر غور و فکر کرکے حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ اسکے تاثرات یہ ہیں کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم صحرا نشین تھے، آپ کا بحری سفر اور بحری سفر کے حالات سے کبھی سابقہ نہیں پڑا، پھر اس آیت میں سمندری طوفان کی جو تصویر کشی کی ہے وہ کس تجربہ کی روشنی میں کی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا تصنیف شدہ نہیں ہے بلکہ اس خداوند عالم کا کلام ہے جو خشکی اور تری اور صحرا اور سمندر کے حالات کا خالق ہے، عالم ہے، اور وہ اپنے بندوں کو بحری طوفان کی تصویر کشی کرکے انہیں اپنی قوت قاہرہ اور اپنی کبریائی و جبروت کا قائل کرنا چاہتا ہے (۴۱) كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ اپنی طرح کی بندگی اور یاد، یعنی ہر مخلوق نے فطری طور پر یہ بات جان رکھی ہے کہ اسے اپنے مالک حقیقی کی یاد کس طرح اور کس انداز سے کرنی ہے اسی انداز سے وہ یاد حق میں مشغول ہے مخلوق کی بندگی اور یاد سے مراد یہ ہے کہ ہر مخلوق کے لئے خدا تعالے نے جو قانون فطرت مقرر کر دیا ہے وہ اس کی پابندی کر رہی ہے۔ مجال نہیں کہ مخلوق میں سے کوئی شئی قانون فطرۃ سے سرتابی کرے۔ انسان بھی اس لحاظ سے اس زمرہ میں شامل ہے کیونکہ انسانی زندگی بھی خدا کے بنائے ہوئے طبعی اور فطری قانون کی پابند ہے۔ البتہ قانون شریعت کے معاملہ میں انسان کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنے اختیار تمیزی سے چاہے تو اسے قبول کرلے چاہے تو اس سے سرکشی کرے، بعض اللہ کے بندے قانون طبعی کیطرح قانون شریعت کی بھی پابندی کرتے ہیں، بعض نافرمان کی راہ پر چلتے ہیں۔

يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ

ہے - بے شک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے ۔ ہم نے اتار دیں آیتیں،

مُّبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٦﴾ وَ

کھول بتانے والی - اور اللہ لاوے جس کو چاہے سیدھی راہ پر ۔ اور

يَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ

لوگ کہتے ہیں ہم نے مانا اللہ کو، اور رسول کو، اور حکم میں آئے، پھر پھرا جاتا ہے ایک فرقہ

مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا

ان میں اس پیچھے - اور وہ لوگ نہیں ماننے والے ۔ اور جب

دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم

ان کو بلائیے اللہ اور رسول کی طرف، کہ ان میں قضیہ چکا دے، تب ہی ایک فرقہ ان میں

مُّعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾

منہ موڑتے ہیں ۔ اور اگر ان کو کچھ پہنچتا ہو، تو چلے آویں اس کیطرف قبول کر کر ۔

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ

کیا ان کے دل میں روگ ہے، یا دھوکے میں پڑے ہیں، یا ڈرتے ہیں کہ بے انصافی کرے گا ان پر اللہ

رَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ

اور رسول اس کا؟ کوئی نہیں، وہی لوگ بے انصاف ہیں ف ۔ ایمان والوں کی بات یہ تھی،

إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ

جب بلائیے ان کو اللہ اور رسول کی طرف، فیصلہ کرنے کو ان میں، کہ کہیں ہم نے سنا اور مانا -

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ

اور وہ لوگ، انہی کا بھلا ہے ۔ اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور اسکے رسول کے، اور ڈرتا ہے

اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ

اور بچکر چلے اس سے، سو وہی لوگ ہیں مراد کو پہنچے ۔ اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی اپنی تاکید کی

لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ

قسمیں، کہ اگر تو حکم کرے تو سب کچھ چھوڑ نکلیں، تو کہہ، قسمیں نہ کھاؤ، حکمبرداری چاہیے جو دستور ہے - البتہ اللہ کو

ع ۶/۱۰ ۱۲

فوائد ف دل میں روگ یہ کہ خدا و رسول کو سچ مانا لیکن حرص نہیں چھوڑتے کہ کہے پر چلیں جیسے بیمار چاہتا ہے چلے اور پاؤں نہیں اٹھتا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۸) ان آیات میں ہدایت کی گئی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم شریعت الٰہیہ کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے جب بلائیں تو اس کی تعمیل ضروری ہے اسی طرح علماء نے حکومت اسلامی کے حکام اور قضاۃ کے بارے میں تصریح کی ہے کہ ان کی طلب پر بھی مسلمانوں کا حاضر عدالت ہونا واجب ہے امام حسن بصری رح کی روایت ہے ۔ من دعی الی حاکم من حکام المسلمین فلم یجب فھو ظالم لا حق لہ: جو شخص مسلمان حکام کیطرف فیصلہ کے لئے بلایا جائے اور وہ اسے تسلیم نہ کرے، تو وہ ظالم ہے اور اس کا کوئی حق نہیں " (احکام القرآن للجصاص جلد ۳ صہ ۴۰۵) یعنی اگر وہ حاضر عدالت نہ ہوگا تو عدالت اسلامی اسکے خلاف یکطرفہ فیصلہ دینے میں حق بجانب ہوگی حضرت امام حسن بصریؒ کا مسلک حکام و امراء کی اطاعت کے معاملہ میں حسب ذیل حدیث پر عمل تھا حضرت عبادہ بن صامت کا بیان ہے کہ ہم حضورؐ کے ہاتھ پر سمع و اطاعت کی بیعت کرتے تھے اور اس بات پر بیعت کرتے تھے کہ وعلی ان لا ننازع الامر اہلہ الا ان تروا کفراً بواحاً عندکم من اللہ برہان فیہ (مشکوٰۃ ۳۱۹ بحوالہ متفق علیہ) یعنی اس بات پر بھی کہ ہم امراء کیخلاف جھگڑا نہیں کریں گے مگر اس صورت میں کہ ان سے کھلا کفر صادر ہو اور اس کے کفر ہونے پر شرعی دلیل بھی قائم ہو۔

خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا

خبر ہے جو کرتے ہو ؛ تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ۔ پھر اگر تم منہ

فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ

پھیرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا ۔ اور اگر اس کا کہا مانو، تو راہ پاؤ ۔

وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ

اور پیغام والے کا ذمہ نہیں ، مگر پہنچا دینا کھول کر ؛ وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم میں ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ

ہیں ، اور کئے ہیں نیک کام ، البتہ پیچھے حاکم کریگا ان کو ملک میں ، جیسا حاکم کیا تھا ان سے

مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَ

اگلوں کو ۔ اور جما دے گا ان کو دین ان کا ، جو پسند کر دیا ان کو ، اور

لَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي

دے گا ان کو ان کے ڈر کے بدلے امن ۔ میری بندگی کریں گے ، شریک نہ کریں گے ،

شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٥٥﴾

میرا کوئی ۔ اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس پیچھے ، سو وہی لوگ ہیں بے حکم ف ؛

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾

اور کھڑی رکھو نماز ، اور دیتے رہو زکوٰۃ ، اور حکم میں چلو رسول کے ، شاید تم پر رحم ہو ؛

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ

نہ خیال کر ، کہ یہ جو منکر ہیں ، تھکا دینگے بھاگ کر ملک میں ۔ اور ان کا ٹھکانا آگ ہے ،

وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٥٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ

اور بری جگہ ہے پھر جانے کی ؛ اے ایمان والو ! پروانگی مانگ کر آویں تم سے جو

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ

تمہارے ہاتھ کا مال ہے ، اور جو نہیں پہنچے تم میں عقل کی حد کو ، تین بار ،

مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ

فجر کی نماز سے پہلے ۔ اور جب اتار رکھتے ہو ، اپنے کپڑے دوپہر میں ،

فوائد ف خطاب فرمایا حضرۃ کے وقت کے لوگوں کو جو ان میں نیک ہیں پیچھے ان کو حکومت دے گا اور جو دین پسند ہے ان کے ہاتھ سے قائم کرے گا اور وہ بندگی کریں گے بغیر شرک یہ چاروں خلیفوں سے ہوا۔ پہلے خلیفوں سے اور زیادہ پھر جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کرے ان کو بے حکم فرمایا۔ جو کوئی ان کی خلافت سے منکر ہوا اس کا حال سمجھا گیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۵) شاہ ولی اللہ محدث الدھلویؒ نے خلافت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسلمانوں کی اجتماعی مصلحتوں کو پورا کرنے کے لئے خلیفہ اور امیر کا ہونا ضروری ہے اور وہ مصلحتیں یہ ہیں کہ مسلمانوں پر ظالم حملہ آور کے اقدام کی مدافعت کرنا اور مسلمانوں کی اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے لئے ان کے باہمی معاملات کا تصفیہ کرانا اور دین حق کے غلبہ کو قائم رکھنے کی کوشش کرنا، خلافت کے قیام کی شرعی صورتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اسلام میں اصحاب دین و دانش اور صاحب الرائے علماء، رؤساء، اور فوجی سرداروں کے مشورہ سے ایک دیندار، عقلمند اور باا‌ثر مسلمان خلیفہ منتخب کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ۔ (البقرہ، ۲۴۷) میں ذہنی، فکری اور جسمانی قوت میں دوسروں پر برتری کیطرف اشارہ کیا ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔ مشورہ اور رائے حاصل کرنے کی صورتیں حالات کے مطابق مختلف ہوسکتی ہیں البتہ کبھی کوئی مسلمان جو خلافت کی اہلیت رکھتا ہو، شوریٰ کی بجائے زور و زبردستی سے خلافت کے منصب پر قابض ہوتا ہے، جیسے خلافت راشدہ کے بعد ہوا تو اس خلیفہ کی اطاعت بھی واجب ہوتی ہے۔ کیونکہ خروج اور بغاوت (پرتشدد انقلاب) میں مزید انتشار اور فساد کا اندیشہ رہتا ہے اگر کوئی ناقص الاوصاف شخص مسلمانوں پر مسلط ہو جائے تو اسلام اسوقت بھی پرتشدد انقلاب کی اجازت نہیں دیتا جب تک کہ اس امید سے کفر بواح - اسلامی احکام سے کھلی بغاوت ظہور میں نہ آئے۔ حدیث صحیح میں فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ کی تصریح یہی بتاتی ہے (حجۃ اللہ جلد دوم ابواب سیاسۃ المدن ص ۱۴۸)

ع ۷
۱۴

تشریح، خلافت ماضی کا وعدہ

خداتعالیٰ نے اس آیت میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفقاء کو مخاطب کرکے یہ وعدہ فرمایا کہ انہیں ایمان کامل اور عمل صالح کے صلہ

بقیہ ص ۴۹۱

وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۛ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اور عشاء کی نماز سے پیچھے ، یہ تین وقت کھلنے کے ہیں تمہارے۔ کچھ گناہ نہیں تم پر،

وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

نہ ان پر، ان کے پیچھے ، پھرا ہی کرتے ہو ایک دوسرے

بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ

پاس ، یوں کھولتا ہے اللہ ، تمہارے آگے باتیں، اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف

اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ

اور جب پہنچیں لڑکے تم میں عقل کی حد کو، تو ویسی پروانگی لیں، جیسے لیتے رہے ہیں،

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

ان سے اگلے ، یوں کھول سناتا ہے اللہ تم کو اپنی باتیں۔ اور اللہ سب جانتا

حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا

ہے حکمت والا ف ۔ اور جو بیٹھ رہی ہیں تمہاری عورتوں میں، جن کو توقع نہیں بیاہ کی ،

فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ

ان پر گناہ نہیں ، کہ اُتار رکھیں اپنے کپڑے ، یہ نہیں کہ دکھاتی پھریں

بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

اپنا سنگار۔ اور اس سے بھی بچیں تو بہتر ہے ان کو۔ اور اللہ سب سنتا ہے جانتا ف

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

نہیں اندھے پر کچھ تکلیف ، اور نہ لنگڑے پر تکلیف ، اور نہ بیمار پر تکلیف ،

حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

ف اور نہیں تکلیف تم لوگوں پر ، کہ کھالو اپنے گھروں سے ، یا اپنے باپ

اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ

کے گھروں سے ، یا اپنی ماں کے گھر سے ، یا اپنے بھائی کے گھر سے ، یا اپنی بہن کے گھر سے ، یا

بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

اپنے چچا کے گھر سے ، یا اپنی پھوپھی کے گھر سے ، یا اپنے ماموں کے گھر سے ، یا اپنی خالہ

فوائد ف ان تین وقت میں لڑکوں کو اور غلام لونڈی کو بھی پروانگی لینی چاہیئے اور سارے وقتوں میں حاجت نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف ویسی پروانگی یعنی ہر وقت جیسے جدے گھر والے ہر وقت خبر کر کر آویں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی بوڑھی عورتیں گھر میں تھوڑے کپڑوں میں رہیں تو درست ہے اور پورا پردہ رکھیں تو اور بہتر۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی جو کام تکلیف کے ہیں وہ ان کو معاف ہیں، جہاد اور حج اور جمعہ اور جماعت اور ایسی چیزیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۸) پہلے بیان فرمایا تھا کہ کوئی شخص صاحب خانہ کی بلا اجازت کے مکان میں داخل نہ ہوا کرے کہ اسی حکم سے یہاں بعض صورتوں کا استثناء فرمایا کیونکہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا اظہار ناگواری خاطر کا سبب ہوتا ہے اس لئے مملوک خواہ وہ لونڈی ہو یا غلام اور نابالغ لڑکے جو خدمت کی غرض سے بے روک ٹوک مکان میں آتے جاتے ہیں۔ ان کے لئے بھی بعض اوقات تستر میں اجازت ضروری قرار دی۔ اور دوسرے اوقات میں ان کو اجازت کی ضرورت سے مستثنیٰ رکھا تاکہ بلا وجہ تکلیف پیش نہ آئے۔ چوتھے رکوع میں جو استیذان کا حکم گذرا ہے اس رکوع میں اسی کا تتمہ ہے درمیان میں اور مضامین زیر بحث آگئے۔ جو تین اوقات قرآن کریم نے بیان کئے ہیں وہ استراحت آرام اور خلوت کے مواقع ہیں جن میں لوگ عادتاً زائد کپڑے اُتار دیتے ہیں اور سونے جاگنے کا لباس تبدیل کیا کرتے ہیں اور اپنی گھر والیوں کے ساتھ اختلاط اور مباشرت وغیرہ کے بھی عموماً یہی اوقات ہیں اور اس وقت کسی لونڈی، غلام یا لڑکے بالے کا اگرچہ وہ خدمتی کیوں نہ ہو بلا اجازت آجانا تستر اور پردہ پوشی کے خلاف ہے اس لئے اجانب کیطرح ان کو بھی اجازت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا۔ باقی اوقات کھلے رکھے گئے مگر یہ کہ کوئی شخص اپنی مصلحت کی بناء پر کسی دوسرے وقت کے لئے بھی ان لوگوں کو اجازت حاصل کرنے کا پابند کردے۔ اوقاتِ مذکورہ کے علاوہ ان لونڈی غلاموں وغیرہ پر اجازت کی پابندی نہیں رکھی کیونکہ اس سے کاروبار میں دشواریاں پیش آتیں۔

خَلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

کے گھر سے، یا جس کی کنجیوں کے مالک ہوئے ہو، یا اپنے دوست کے گھر سے ۔ نہیں گناہ تم پر،

جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

کہ کھاؤ مل کر، یا جدا، پھر جب جانے لگو کبھی گھروں

فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ

میں تو سلام کہو اپنے لوگوں پر، نیک دعا ہے اللہ کے ہاں سے برکت کی ستھری،

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۶۱ اِنَّمَا

یوں کھولتا ہے اللہ تمہارے آگے باتیں، شاید تم بوجھ رکھو ف ۱ ؎

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ

ایمان والے وہ ہیں، جو یقین لائے ہیں اللہ پر، اور اسکے رسول پر، اور جب ہوتے ہیں اسکے

عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

ساتھ کسی جمع ہونے کے کام میں، تو چلے نہیں جاتے جب تک اس سے پروانگی نہ لیں ۔ جو لوگ تجھ

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

سے پروانگی لیتے ہیں، وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو، اور اسکے رسول کو،

فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

جب پروانگی مانگیں تجھ سے، اپنے کسی کام کو، تو دے پروانگی جس کو ان میں تو

مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۲

چاہے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے، اللہ بخشنے والا ہے مہربان ؎

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ

مت ٹھہراؤ بلانا رسول کا اپنے اندر برابر اسکے جو بلاتا ہے تم میں ایک کو ایک ۔ اللہ جانتا ہے

الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ

ان لوگوں کو تم میں، جو سٹک جاتے ہیں آنکھ بچا کر ۔ سو ڈرتے رہیں، جو لوگ خلاف کرتے ہیں، اس کے

اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۳ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

حکم کا، کہ پڑے ان پر کچھ خرابی، یا پہنچے ان کو دکھ کی مار ف ۲ ؎ سنتے ہو! اللہ کا ہے

ع ۱۴

فوائد ف ۱ یعنی اپنائیت کے علاقوں میں کھانے کی چیز کو ہر وقت پوچھنا ضرور نہیں نہ کھانے والا حجاب کرے نہ گھر والا دریغ کرے مگر عورت کا گھر اگر اسکے خاوند ہو اس کی مرضی چاہیئے اور مل کر کھاؤ یا جدا یعنی اس کا تکرار دل میں نہ رکھیئے کہ کس نے کم کھایا یا کس نے زیادہ، سب نے مل کر پکایا یا سب نے مل کر کھایا اور اگر ایک شخص کی مرضی نہ ہو پھر ہرگز درست نہیں کسی کی چیز کھانی اور تقید فرمایا سلام کا آپس کی ملاقات میں اس سے بہتر دعا نہیں جو لوگ اس کو چھوڑ کر اور لفظ ٹھہرا لیتے ہیں اللہ کی تجویز سے ان کی تجویز بہتر نہیں ۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ حضرت کے بلانے سے فرض ہوتا تھا حاضر ہونا جس کام کو بلا دیں پھر یہ بھی کہ وہاں سے بے حکم چلے نہ جاویں اب بھی یہی چاہیئے اپنے سرداروں سے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح يَتَسَلَّلُوْنَ ۶۳ سٹک جاتے ہیں آنکھ بچا کر، عربی میں سَلَّ تلوار سونتنا اور تسلل، چپکے سے کھسک جانا، اُردو میں سٹک جانا، سانپ کی طرح جلدی سے نکل جانا، سٹک چھوٹے سانپ کو کہتے ہیں: آنکھ بچا کر، محاورہ کے مطابق ترجمہ ہے لواذا، پناہ پکڑنا، شاہ ولی اللہ رح نے اس لفظ کی رعایت کی اور ترجمہ کیا "پناہ جویاں" ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے لکھا "چھپ کر سٹک جاتے ہیں" مولانا تھانوی رح نے لکھا کہ دوسروں کی آڑ میں ہو کر کھسک جاتے ہیں ۔ منافقین کے مجلس رسول ص سے نکلنے کی صحیح صورت حال یہی تھی ۔

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ

جو کچھ ہے آسمان و زمین میں - اس کو معلوم ہے جس حال پر تم ہو - اور جس دن

يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

پھیرے جاویں گے اسکی طرف، تو بتادے گا ان کو جو انہوں نے کیا - اور اللہ سب چیز جانتا ہے ؏

(۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲)

اٰیاتہا ۷۷ — رکوعاتہا ۶

سورۂ فرقان مکی ہے اور اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ

بڑی برکت ہے، اس کی جس نے اُتارا فیصلہ اپنے بندے پر، کہ رہے جہان والوں کو

نَذِيْرًا ﴿۱﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ

ڈر ؏ اور وہ جس کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی، اور نہیں پکڑا اس نے

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

بیٹا، اور نہیں کوئی اس کا ساجھی راج میں، اور بنائی ہر چیز، پھر

فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ

ٹھیک کیا اس کو ماپ کر ؏ اور لوگوں نے پکڑے ہیں اس سے ورے کتنے حاکم، جو نہیں بناتے

شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ

کچھ چیز، اور آپ بنتے ہیں، اور نہیں مالک اپنے حق میں برے کے، اور

لَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾

نہ بھلے کے، اور نہیں مالک مرنے کے، نہ جینے کے، اور نہ جی اٹھنے کے ؏

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ

اور کہنے لگے جو منکر ہیں، اور کچھ نہیں یہ، مگر یہ جھوٹ باندھ لایا ہے، اور ساتھ دیا ہے اس کا

قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ

اس میں اور لوگوں نے۔ سو آئے بے انصافی اور جھوٹ پر ؏ اور کہنے لگے۔ یہ نقلیں ہیں

تشریح، عالمگیر نبوت کا اعلان

سورۂ فرقان کی ابتدا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت اور آپ کے عالمگیر پیغمبر ہونے کے اعلان سے کی گئی ہے۔ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا میں عالمین سے جن وانس مُراد ہیں، اور ہر دور اور ہر ملک و قوم کے لوگوں کے لئے آپ کی نبوت کے دائرہ کی وسعت مراد ہے۔ کافۃ للناس اور رحمۃ للعالمین کے القاب بھی اسی عموم کیطرف رہنمائی کرتے ہیں۔ بعض علماء نے عالمین میں ملائکہ کو بھی داخل کیا ہے۔ لیکن یہ تکلف ہے، جو مخلوق شریعت الٰہیہ کی مکلف نہیں وہ عالمین میں داخل نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عموم رسالت کا خود بھی ان الفاظ میں اظہار خیال فرمایا بعثت الی الاسود والاحمر میں سیاہ و سُرخ ہر نسل انسانی کیطرف بھیجا گیا ہوں۔ انہ کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ پہلے نبی اپنی قوم کیطرف مبعوث کئے گئے اور مجھے تمام نوع بشر کیطرف بھیجا گیا۔ قدیم زمانہ میں انسانی آبادیاں چھوٹے چھوٹے خاندانوں اور چھوٹی چھوٹی بستیوں پر مشتمل تھیں، آمد ورفت کے ذرائع محدود اور ابتدائی تھے، اسلئے ان کی ہدایت کے لئے بھی الگ الگ رسول آتے تھے، شاہ عبدالعزیزؒ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ قدیم زمانہ میں ان (قومی پیغمبروں) کو صرف اپنی اپنی قوموں اور خاندانوں کو ہدایت کرنے کا حکم تھا اور ان قوموں اور ملکوں کو بھی صرف اپنے رسولوں پر ایمان لانے کی ہدایت تھی، لیکن جب نسل انسانی نے اپنا ابتدائی عہد طفولیت سے گذر کر جوانی کے دَور میں داخل ہوئی اور ذرائع ووسائل کی ترقی کے بعد رنگ ونسل کی حد بندیاں ٹوٹنے کا وقت آیا تو خدا نے آخری عالمگیر نبی بھیجا۔ اس عالمگیر نبی نے تمام انسانوں کو ایک فطری مذہب پر جمع ہونے کی دعوت دی، قوم ووطن کے نام پر نفرت کرنیکا خاتمہ کیا۔ انسانی محبت واخوت کا درس دیا۔ قرآن کریم نے اسے رحمۃ للعالمین کا لقب عطا کیا۔ ایک طرف اس آخری نبی نے اعلان فرمایا، الانبیاء کلھم اخوۃ من علات وامھاتھم شتی ودینھم واحد (مشکوٰۃ ص۵۰۹ بحوالہ بخاری ومسلم) تمام رسول بھائی بھائی ہیں، جیسے ایک باپ کی اولاد، جن کی مائیں مختلف ہوں اور ان کا دین ایک ہو۔ دوسری طرف اعلان کیا۔ انا شھید ان العباد کلھم اخوۃ (ابوداؤد ج۱ ص۲۱۸) خداوندا! میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہ اعلانات دراصل اس نئے دور کی آمد کا اعلان تھا جس دور میں سائنس کی ترقی تمام قوموں

الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝٥ قُلْ

اگلوں کی، جو لکھ لایا ہے، سو وہی لکھوائی جاتی ہیں اس پاس صبح و شام ف ۞ تو کہہ،

أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ

اس کو اتارا ہے اس نے، جو جانتا ہے چھپے بھید آسمانوں میں اور زمین میں۔ مقرر وہ بخشنے

غَفُورًا رَّحِيمًا ۝٦ وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَ

والا مہربان ہے ف ۞ اور کہنے لگے، یہ کیسا رسول ہے کھاتا ہے کھانا، اور

يَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ

پھرتا ہے بازاروں میں۔ کیوں نہ اترا اس کی طرف کوئی فرشتہ، کہ رہتا اس کے ساتھ

نَذِيرًا ۝٧ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ

ڈرانے کو ۞ یا اترتا اس کے پاس خزانہ، یا ہو جاتا اس کو ایک باغ، کہ کھایا کرتا اسمیں سے۔

وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۝٨ انظُرْ

اور کہنے لگے بے انصاف، تم ساتھ پکڑتے ہو یہ ایک مرد جادو مارے کا ۞ دیکھ!

كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

کیسی بٹھائیں تجھ پر کہاوتیں، اور بہکے، اب پا نہیں سکتے

سَبِيلًا ۝٩ تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن

راہ ۞ بڑی برکت ہے اس کی، جو اگر چاہے کر دے تجھ کو اس سے بہتر

ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا ۝١٠

باغ، نیچے بہتی نہریں، اور کر دے تجھ کو محل ۞

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۝١١

کوئی نہیں، وہ جھٹلاتے ہیں قیامت کو، اور ہم نے تیار کی ہے جو کوئی جھٹلاوے قیامت کو اسکے واسطے آگ ۞

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝١٢

جب وہ دیکھے گی ان کو، دور جگہ سے، سنیں گے اس کا جھنجھلانا، اور چلانا ۞

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۝١٣

اور جب ڈالے جاویں گے اس میں ایک جگہ تنگ، ایک زنجیر میں کئی بندھے پکارینگے اس جگہ موت کو

ایک نسخہ میں اس کے مطابق شخص لکھا ہوا ہے حضرت شیخ الہند نے اس لفظ کو حذف کر دیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور خاندانوں کو ایک خاندان کی شکل میں متحد کرنے والی تھی۔ بعض غیر مسلم دانشور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت پیغمبر عرب کے خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن آپ کو صادق اور سچا ماننے کے بعد آپ کو عالمگیر نبی تسلیم نہ کرنا، آپ کے ارشادات گرامی کا انکار کرنا نہیں تو کیا ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف اول نماز کا وقت مقرر تھا صبح و شام، مسلمان حضرت پاس جمع ہوتے جو نیا قرآن اترا ہوتا لکھ لیتے یاد کرنے کو اس کو کافر یوں کہنے لگے۔ ۱۲ منہ رہ ف یعنی اپنی بخشش اور مہر ہی سے یہ اتارا۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح (۵) شاہ صاحب رح نے تملیٰ (املاء) اور بکرۃ (صبح) اصیلا (شام) کو لغوی مفہوم میں لیا ہے اور املا کر لینے اور لکھوا لینے سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کو وحی الٰہی لکھوانا مُراد لیا ہے اور اس کیلئے صبح و شام کی نمازوں کے اوقات مُراد لئے ہیں۔ دوسرے حضرات تملیٰ کو تقراء کے معنی میں لیتے ہیں یعنی وہ اساطیر انہیں صبح و شام سنائی جاتی ہیں۔ صبح و شام اس صورت میں محاورہ ہوگا یعنی مسلسل اور برابر سنائی جاتی ہیں اِكْتَتَبَهَا جو لکھ لایا ہے۔ یہ کفار کا قول ہے اور وہ کفار بھی حضور رہ کو امی تسلیم کرتے تھے، پھر یہ کیوں کہا اس اشکال سے بچنے کے لئے دوسرے حضرات نے ترجمہ کیا ہے کہ یہ شخص لکھوا لاتا ہے۔ خود نہیں لکھتا، حاصل یہ کہ یہ قرآن کریم پرانی کہانیاں ہیں جو محمدؐ لکھوا کر لے آتے ہیں اور یہ کہانیاں انہیں صبح و شام سنائی جاتی ہیں۔ آگے قرآن نے اس کا جواب دیا۔ بے سمجھ لوگ نبوت کو بادشاہت پر قیاس کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ ایک بادشاہ وقت کیطرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوبصورت محلات، باغات، دولت کے خزانے اور باڈی گارڈ کیوں نہیں ہیں۔ قرآن کریم نے جواب دیا یہ نبوت ہے بادشاہت نہیں نبوت میں سچائی اور حُسنِ اخلاق کی دَولت کو دیکھنا چاہیئے اسکے پیغام کی روشنی کو پہچاننا چاہیئے۔ تب انسان اس کی حقیقت کو تسلیم کر سکتا ہے۔

فتح مکہ کے دن ابوسفیان بن حرب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی شوکت کو دیکھ کر کہا ہے عباس! تمہارے بھتیجے کی سلطنت بڑی ہوگئی حضرت عباس رض نے فرمایا۔ یہ سلطنت نہیں ہے نبوت ہے یعنی مادی شان و شوکت نہیں، روحانی عظمت و رفعت ہے۔

ع ۱ / ۹ / ۱۶

تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ أَذٰلِكَ

مت پکارو آج ایک مرنے کو، اور پکارو بہت سے مرنے کو ف۱ تو کہہ! بھلا یہ چیز

خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَّ

بہتر ہے یا باغ ہمیشہ رہنے کا جس کا وعدہ ملا پرہیزگاروں کو۔ وہ ہوگا ان کا بدلہ، اور

مَصِيرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا

پھر جانے کی جگہ ف۲ ان کو وہاں ہے، جو چاہیں، رہا کریں ہمیشہ، ہو چکا تیرے رب کے ذمہ وعدہ

مَّسْئُولًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ

مانگا پہنچتا ف اور جس دن جمع کر بلا دے گا ان کو، اور جن کو پوجتے ہیں اللہ کے سوا، پھر ان سے کہے گا

أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿۱۷﴾

یہ تم نے بہکایا میرے ان بندوں کو، یا وہ آپ بہکے راہ سے؟ ف

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ

بولیں گے تو پاک ہے، ہم کو بن نہ آتا تھا کہ پکڑیں تیرے بغیر

مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ

کوئی رفیق، لیکن تو نے ان کو برتنے دیا اور انکے باپ دادوں کو یہاں تک کہ بھول گئے

وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا

یاد اور یہ تھے لوگ کھپنے والے ف سو وہ تو جھٹلا چکے تم کو، تمہاری بات میں، اب

تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ

تم نہ پھیر سکتے ہو، نہ مدد کر سکتے ہو۔ ف اور جو کوئی تم میں گنہگار ہے اس کو ہم چکھادیں

عَذَابًا كَبِيرًا ﴿۱۹﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ

بڑی مار ف اور جتنے بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے رسول، سب

لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا

کھاتے تھے کھانا، اور پھرتے تھے بازاروں میں۔ اور ہم نے رکھا ہے

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿۲۰﴾

تم میں ایک دوسرے کے جانچنے کو، دیکھیں ثابت رہتے ہو؟ اور تیرا رب سب دیکھتا ہے ف

فوائد ف یعنی ایک بار مریں تو چھوٹ جائیں دن میں ہزار بار مرنے سے بدتر حال ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۱ یعنی عذاب پھیر دینا یا بات پلٹ ڈالنا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ پیغمبر ہیں کافروں کا ایمان جانچنے کو اور کافر ہیں پیغمبروں کا صبر جانچنے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَعْدًا مَّسْئُولًا (۱۶) وعدہ مانگا، پہنچتا، یعنی جو وعدہ بندوں کیطرف سے مانگا جائے گا اور اس کا سوال کیا جائے گا اور خدا کی طرف سے اسے پورا کیا جائے گا۔ (۱۹) فَمَا تَسْتَطِيعُونَ الخ اب تم نہ پھیر سکتے ہو یعنی تم طاقت رکھتے ہو عذاب کو پھیرنے اور ٹالنے کی اور نہ تم اپنی مدد کر سکتے ہو۔ (۱۶) مانگا پہنچتا حضرۃ شاہ صاحبؒ نے اس قرآنی فقرہ کا جو ترجمہ کیا ہے وہ ایجاز بلاغت کی مکمل شان رکھتا ہے۔ وہی شان بلاغت جو اصل عربی مبین کے فقرہ میں جلوہ گر نظر آتی ہے، شاہ صاحبؒ کے ترجمہ کا اختصار دیکھیے اور اسی کے ساتھ زور کلام پر غور کیجیے، پہلے دوسرے تراجم ملاحظہ ہوں: یہ وعدہ خدا کو پورا کرنا لازم ہے اور اس لائق ہے کہ مانگ لیا جائے۔ (فتح محمد) اے پیغمبر! یہ ایک وعدہ ہے جس کا ایفا تمہارے پروردگار نے لازم کر لیا ہے۔ اور باعتبار وعدہ اس سے طلب کیا جا سکتا ہے (ذہبی صاحب) جس کا عطا کرنا تمہارے رب کے ذمہ ایک واجب الادا وعدہ ہے۔ (مودودی صاحب) یہ ایک وعدہ ہے جو آپ کے رب کے ذمہ ہے اور قابل درخواست ہے (تھانوی صاحبؒ) ہو چکا تیرے رب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ملتا۔ (شیخ الہندؒ) تمام تراجم ایجاز سے خالی ہیں، وہ زور کلام نہیں جو قرآنی فقرہ کی جان ہے، خدا تعالیٰ جنت کے بارے میں اپنا وعدہ پورا کرنے کا یقین دلا رہا ہے پورے وثوق اور بھروسہ کے ساتھ اور اسکے لئے ماضی کا صیغہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس بلیغ اسلوب بیان نے اس قرآنی فقرہ کو ادبی بلاغت کا بہترین نمونہ بنا دیا، ترجمہ میں اگر اس فقرہ کی بلاغت کسی کے ہاں نظر آتی ہے تو وہ شاہ صاحبؒ ہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ نے مانگا ملتا کر دیا لیکن اہل زبان پر واضح ہے کہ جو بات پہنچتا کے اندر ہے وہ ملتا کے اندر کہاں؟ (۲۰) اہل باطل کی مخالفت میں تکوینی مصلحت کیا ہے؟ اس پر قرآن کریم نے جگہ جگہ روشنی ڈالی ہے اور اس مصلحت کے چہرے سے نقاب پلٹ کر حضرات انبیاء کرام اور انکے جان نثاروں کو تسلی دی ہے۔ یہاں فرمایا، اہل حق کے صبر و استقامت کا پیمانہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اہل باطل کو ان کی مخالفت میں لگایا جاتا ہے اور اسی سے ان ظالموں کے ظلم کا پیمانہ

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ

اور بولے، جو لوگ امید نہیں رکھتے کہ ہم سے ملیں گے کیوں نہ اترے ہم پر فرشتے؟

اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

یا ہم دیکھتے اپنے رب کو۔ بہت بڑائی رکھتے ہیں اپنے جی میں، اور سر چڑھ رہے ہیں بڑی شرارت میں ؁

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ

جس دن دیکھیں گے فرشتے، کچھ خوشخبری نہیں اس دن گنہگاروں کو، اور کہیں گے،

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

کہیں روک کر جاوے کوئی اوٹ ؁ اور ہم پہنچے ان کے کاموں پر جو کئے تھے۔ پھر کر ڈالا اس کو

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ

خاک اڑتی ؁ بہشت کے لوگ اس دن خوب رکھتے ہیں ٹھکانا، اور خوب جگہ

مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

دوپہر کے آرام کی ؁ اور جس دن پھٹ جاوے آسمان بدلی سے، اور اُترے فرشتے اُتارا لگاکر ؁

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

راج اس دن سچا ہے رحمٰن کا۔ اور ہے وہ دن منکروں پر

عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي

مشکل ؁ اور جس دن کاٹ کاٹ کھاوے گا گنہگار اپنے ہاتھ، کہے گا کسی طرح میں نے

اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا

پکڑی ہوتی، رسول کے ساتھ راہ ؁ اے خرابی میری کہیں نہ پکڑی ہوتی میں نے

خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ

فلانے کی دوستی ؁ اس نے بہکا دیا مجھ کو نصیحت سے، مجھ تک پہنچے پیچھے، اور ہے

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي

شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا ؁ اور کہا رسول نے، اے رب میرے! میری

اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ

قوم نے ٹھہرایا اس قرآن کو جھک جھک ؁ اور اسی طرح رکھے ہیں ہم نے ہر نبی کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) دنیا کے سامنے آجاتا ہے اسطرح ایک دوسرے کے لئے آزمائش بن جاتے ہیں۔

سورۂ مریم (۸۴) میں کہا گیا ہے۔ الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزھم ازا ہ ولا تعجل علیھم انما نعد لھم عدًا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہم شیاطین کو کافروں پر بھیجتے ہیں تاکہ وہ انہیں خوب بھڑکائیں، جوش دلائیں، پس تم اے نبی! ان کے بارے میں جلدی نہ کرنا، ہم ان کی شرارتوں کو پوری طرح شمار کر رہے ہیں۔ مطلب یہ کہ جب ان کے ظلم کا سفینہ بھر جائے گا تو قانون قدرت کے مطابق وہ سفینہ ڈوب جائے گا۔ اسی طرح جب اہل حق کا صبر و تحمل دنیا سے خراج تحسین وصول کرلے گا۔ اور ان کے ظرف کی وسعت کا لوگ اندازہ لگالیں گے تو یہ اتمام حجت ہوگا اور اس کے بعد آخری فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۲۲) کہیں روک کی جائے کوئی اوٹ، عربوں کا یہ قدیم محاورہ تھا، اس سے مراد استعاذہ (پناہ مانگنا) ہوتا تھا، ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے اس کا ترجمہ کیا "جس دن لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اسدن گنہگاروں کو کوئی خوشی نہ ہوگی اور فرشتوں کو دیکھ کر کہیں گے کہ دور، دہان"، مولانا تھانوی رہ نے ترجمہ کیا ہے "پناہ ہے پناہ ہے" شاہ صاحب نے اس کا لفظی ترجمہ کیا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں میں یہ محاورہ اب مستعمل نہیں ہے (حاشیہ جلالین بحوالہ ابو علی فارسی) ونزل الملائکۃ تنزیلًا (۲۵) اور جسدن اُترے فرشتے اُتارا لگاکر، لگاکر مسلسل اور لگاتار کے معنی میں ہے، بولا جاتا ہے یہ کام لگ کر کرو، پہلے لگاکر بولا جاتا تھا۔

غالبا یہ دیکھنا قیامت کے دن ہوگا اُسدن فرشتے ان کو کوئی بشارت اور خوشخبری نہیں دینگے، بلکہ یہ ان کی ہیبت ناک شکلیں دیکھ کر کہیں گے کہ ہمارے اور ان فرشتوں کے درمیان کوئی اوٹ اور آڑ حائل ہو جائے کہ ہم کو انکی صورتیں دکھائی نہ دیں یعنی ان کو دیکھ کر پناہ پناہ پکاریں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دیکھنا موت کے وقت کا دیکھنا ہو اور جس طرح فرشتے مؤمنین کو جنت کی بشارت دیتے ہوئے آتے ہیں۔ وہ بشارت ان کو میسر نہ ہوگی۔ اور حجرا محجورا کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ فرشتے یوں کہیں گے کہ آج تم پر فوز و فلاح کے دروازے بند کر دیئے گئے اور تم پر خدا تعالےٰ کی رحمت و شفقت سے محروم کر دیئے گئے، واللہ اعلم۔ تشریح (۲۲) عربی میں حجر (بکسر ہاء) کے معنے ترک کرنے کے آتے ہیں اور حجر (بضم ہاء) کے معنی ہذیان اور بکواس کے آتے ہیں، پہلی صورت میں آیت کے معنی یہ ہونگے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿٣١﴾

دشمن ، گنہگاروں میں سے ۔ اور بس ہے تیرا رب راہ دکھانے کو اور مدد کرنے کو ف

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ

اور کہنے لگے وہ لوگ جو منکر ہیں، کیوں نہ اترا اس پر قرآن سارا ایک جگہ ۔

كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ

اسی طرح اتارا تھا، تاکہ ثابت رکھیں ہم اس سے تیرا دل، اور پڑھ سنایا ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر ف اور نہیں لاتے

بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾ الَّذِينَ

تجھ پاس کوئی کہاوت کہ ہم نہیں پہنچاتے تجھ کو ٹھیک بات اور اس سے بہتر کھول کر ف جو لوگ

يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ

گھیرے آویں گے اوندھے پڑے منہ پر دوزخ کیطرف ، انہی کا برا درجہ ہے، اور بہت بہکے

سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ

ہیں راہ سے ۞ اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب ، اور ٹھہرایا اس کے ساتھ اس کا بھائی

هَارُونَ وَزِيرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

ہارون کام بٹانے والا ۞ پھر کہا ہم نے تم دونوں جاؤ ان لوگوں کے پاس جنہوں نے جھٹلائیں ہماری باتیں

فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ

پھر دے مارا ہم نے ان کو اکھاڑ کر ۞ اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے جھٹلایا پیغام لانیوالوں کو ہم نے انکو ڈبو دیا

وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٧﴾

اور کیا ان کو لوگوں کے حق میں نشانی ، اور رکھی ہے ہم نے گنہگاروں کے واسطے دکھ کی مار ۞

وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾

اور عاد کو، اور ثمود کو، اور کنوئیں والوں کو ، اور کتنی سنگتیں اس بیچ میں بہت ف

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ

اور سب کو کہہ سنائیں ہم کہاوتیں ، اور سب کو کھو دیا ہم نے کھپا کر ۞ اور یہ لوگ

أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا

ہو آئے ہیں اس بستی پاس، جن پر برسا برا برساؤ ۔ کیا دیکھتے نہ تھے

نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میری قوم میں سے کچھ لوگوں نے قرآن کو چھوڑ رکھا ہے اور اسے ناقابل التفات سمجھ رکھا ہے۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ میری قوم نے اس مقدس کلام کو (معاذ اللہ) بکواس سمجھ رکھا ہے یا اسے اپنی بکواس کا نشانہ بنا رکھا ہے بعض مفسرین کے نزدیک یہ شکایت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں پیش کی اور بعض کے نزدیک آخرت میں پیش فرمائیں گے۔ شاہصاحبؒ نے "جھک جھک" ترجمہ کر کے آیت کی صحیح مراد کو واضح کیا ہے یعنی یہ منکرین قرآن کریم جیسی حکیمانہ کتاب کی باتیں سن کر حضورؐ سے یہ کہتے ہیں کہ اے محمدؐ! تم ہمارے ساتھ جھک جھک کیوں کرتے ہو، تم نے ان باتوں سے ہمارا دماغ خراب کر رکھا ہے۔ لیکن قرآن کریم جیسی ادب و حکمت سے بھری کتاب کے بارے میں کفار قریش کا یہ کہنا انکے دل کی آواز نہیں تھی بلکہ وہ اپنے عوام کو قرآن کریم سے دور رکھنے کے لئے ایسی بے تکی باتیں اپنے ضمیر کے خلاف کہتے تھے تاریخ سے ثابت ہے کہ بارہا ایسا ہوا کہ عمائدین قریش ابوجہل، عتبہ، ولید اور اخنس ابن شریق رات کے اندھیرے میں چھپ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و[سلم] کی زبان مبارک سے تلاوت قرآن کریم کی حلاوت کا لطف اٹھانے آتے تھے ۔ اور آپس میں اعتراف کرتے تھے۔ ان لہ حلاوۃ وان علیہ طلاوۃ وان اعلاہ لمثمر وان اسفلہ لمغدق وما ھو بقول البشر (حاشیہ جلالین ص ۲۲۵) بیشک اسمیں مٹھاس ہے اور شگفتگی و تازگی ہے، اس کا بلند حصہ بھی پھلدار ہے اور نچلا حصہ بھی پھلدار ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد ف کافر بہکایا کریں جس کو اللہ چاہے گا راہ پر لاوے گا۔ ۱۲ منہ رہ ف یعنی ہر بات کے وقت اس کا جواب آتا رہے تو پیغمبر کا دل ثابت رہے ۱۲ منہ رہ ف کنوئیں والے کہتے ہیں ایک امت نے اپنے رسول کو کنوے میں موندا پھر ان پر عذاب آیا۔ تب وہ رسول خلاص ہوا۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح (۳۸) کنوئیں والے شاید یہ بھی کوئی قوم تھی جو اپنی نافرمانی کے باعث ہلاک ہوئی۔ شاید ثمود کی بقیہ قوم کیطرف اشارہ ہو، رس کچے کنوئیں کو کہتے ہیں جس میں اینٹ نہ لگائی جائے صرف پتھر رکھ دیئے جائیں۔ مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں حضرت شاہصاحبؒ کی تشریح اوپر گذری۔ (۴۰) اور یہ مشرکین مکہ اس بستی پر ہو کر گزرے ہیں جس پر بری طرح کی بارش برسائی گئی تھی۔ تو کیا انہوں نے اس بستی

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝٤٠ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن

اس کو ؟ نہیں پر امید نہیں رکھتے جی اٹھنے کی ۞ اور جہاں تجھ کو دیکھا کچھ کام

يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝٤١

نہیں تجھ سے ، مگر ٹھٹھے کرنے ۔ کیا یہی ہے جس کو بھیجا اللہ نے پیغام دے کر ؟ ۞

إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ

یہ تو لگا ہی تھا ، کہ بچلا دے ہم کو ہمارے ٹھاکروں سے کبھی ہم ثابت رہتے ان پر ۔ اور آگے جانیں

يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝٤٢ أَرَأَيْتَ

گے ، جس وقت دیکھیں گے عذاب کو ، کون بہت بچلا ہے راہ سے ۞ بھلا دیکھ تو ،

مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝٤٣ أَمْ

جس نے پوجا پکڑا اپنی چاؤ کا ۔ کہیں تو لے سکتا ہے اس کا ذمہ ؟ ۞ یا

تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ

تو خیال رکھتا ہے ، کہ بہت ان میں سنتے ، یا سمجھتے ہیں ؟ اور کچھ نہیں ، وہ برابر ہیں چوپایوں کے ،

بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝٤٤ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ

بلکہ وہ بہکے ہیں بہت راہ سے ۞ تو نے نہ دیکھا اپنے رب کیطرف کیسی لمبی کی پرچھائیں ؟ اور اگر

شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝٤٥ ثُمَّ

چاہتا اس کو ٹھہرا رکھتا ، پھر ہم نے ٹھہرایا سورج ، اس کا راہ بتانے والا ۞ پھر

قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝٤٦ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

کھینچ لیا اس کو اپنی طرف ، سہج سہج سمیٹ کر ۞ اور وہی ہے جس نے بنا دی تم کو

اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝٤٧ وَهُوَ الَّذِي

رات اوڑھنا ، اور نیند آرام ۔ اور دن بنایا دیا اٹھ نکلنا ۞ اور وہی ہے جس نے

أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

چلائیں باویں ، خوشخبری لاتیں اس کی مہر سے آگے ، اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی ،

طَهُورًا ۝٤٨ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَ

ستھرائی کرنے کا ، کہ جلا دیں اس سے مرگئے دیس کو ، اور پلا دیں اس کو اپنے بنائے بہت چوپایوں اور

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) کو دیکھا نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ ان کو مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا خوف ہی نہیں ہے قوم لوطؑ کی بستیوں کیطرف اشارہ ہے ، یہ بستیاں شام کے راستے میں الٹی پڑی ہیں جن پر برے کاموں کی وجہ سے عذاب آیا تھا اور پھر کھنگر کے پتھر برسے تھے پھر بھی ان کو عبرت نہیں ہوئی کہ یہ کفر سے باز آ جائیں چونکہ یہ آخرت کے منکر تھے اس لئے کفر کو موجب سزا ہی نہیں سمجھتے بلکہ اس قسم کے عذاب کو اتفاقی بات سمجھتے ہیں ایک بستی جو بڑی تھی یعنی سدوم کا ذکر فرمایا اور بستیاں جو اس مرکزی مقام کے تابع تھیں وہ بھی اس عذاب میں شامل ہوگئیں ۔ اب آگے مشرکین مکہ کو مزید تنبیہ کا ذکر ہے ۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف اول ہر چیز کا سایہ لمبا پڑتا ہے پھر جس طرف سورج چلتا ہے اس کے مقابل سایہ ہٹتا ہے جب تک کہ جڑ میں آ لگے اپنی طرف کھینچ لیا یعنی کہ اپنی اصل کو جا لگتا ہے سب کی اصل اللہ ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۵) شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ صبح کو ہر چیز کا سایہ جانب غرب دراز ہوتا ہے ، پھر وہ گھٹنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ نصف النہار کے وقت معدوم یا کالعدم ہو جاتا ہے پھر زوال کے بعد یہی سایہ اسی تدریجی رفتار کے ساتھ مشرق کی جانب پھیلنا شروع ہوتا ہے ۔ دھوپ چھاؤں کا یہ نظام اگرچہ آفتاب کے طلوع و غروب سے وابستہ ہے لیکن آفتاب کے عظیم کرہ کی پیدائش اور اسے ایک خاص نظام کے تحت چلانا یہ اسی خالق کی حکمت و قدرت کے تحت ہے جس سے نافرمانوں نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں یہ دھوپ چھاؤں اگر ایک نظام کے ساتھ ڈھلتی پھرتی نہ رہے بلکہ ہمیشہ دھوپ یا ہمیشہ چھاؤں رہے ۔ تو انسان کے لئے زندگی گذارنا مشکل ہو جائے کیا یہ قدرت کی عظیم نعمت نہیں ہے ۔

ع ۱۵ ۲

أَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ

آدمیوں کو ۞ اور طرح طرح بانٹا اس کو انکے بیچ میں تا دھیان رکھیں۔ پھر نہیں

أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ

رہتے بہت لوگ بن ناشکری کئے ۞ اور اگر ہم چاہتے، اٹھاتے ہر بستی میں

نَذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾

کوئی ڈرانے والا ف۱ ۞ سو تو کہا نہ مان منکروں کا، اور مقابلہ کر ان کا اس سے بڑے زور سے ف ۞

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَ

اور وہی ہے جس نے ملے چلائے دو دریا، یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا، اور یہ کھاری ہے کڑوا۔ اور

جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ

رکھا ان دونوں کے بیچ پردہ، اور اوٹ روکی ۞ اور وہی ہے جس نے بنایا ہے پانی سے

بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُونَ

آدمی، پھر ٹھہرایا اس کا جد اور سسرال۔ اور ہے تیرا رب سب کر سکتا ف۲ ۞ اور پوجتے ہیں

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ

اللہ کو چھوڑ کر وہ چیز، کہ نہ بھلا کرے ان کا، نہ برا۔ اور ہے منکر اپنے رب کی طرف

ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ

سے پیٹھ دے رہا ۞ اور تجھ کو ہم نے بھیجا، یہی خوشی اور ڈر سنانے کو ۞ تو کہہ، میں نہیں مانگتا تم سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٥٧﴾ وَ

اس پر کچھ مزدوری، مگر جو کوئی چاہے کہ لے رکھے اپنے رب کیطرف سے راہ ۞ اور

تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ

بھروسا کر اس جیتے پر، جو نہیں مرتا، اور یاد کرو اس کی خوبیاں۔ اور وہ بس ہے اپنے

عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي

بندوں کے گناہوں سے خبردار ۞ جس نے بنائے آسمان اور زمین، اور جو کچھ ان کے بیچ

سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾

ہے، چھ دن میں، پھر قائم ہوا تخت پر۔ وہ بڑی مہر والا، سو پوچھ اس سے جو اس کی خبر رکھتا

فوائد

ف۱ یعنی نبی کا آنا تعجب نہیں اللہ چاہے نبیوں کی بہتات کر دے ہر بستی میں ایک نبی سو تو شبہ نہ کھا کافروں کے انکار سے۔ ۱۲ منہ رح۔

ف۲ اپنی اولاد کا جد ہے اور جہاں ان کا بیاہ ہوا ان کی سسرال ہے اور رب سب کر سکتا ہے۔ یعنی مارے پھر جلائے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۵۰) اوپر پانی کی نعمت کا ذکر ہے، صرفناہ کی ضمیر اسی کیطرف راجع ہے کہ ہم نے اس پانی کو انسانوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور وہ اسے اپنی اپنی ضرورتوں کے مطابق کام میں لاتے ہیں لیکن اکثر لوگ خدا تعالے کی اس عظیم بے بدل نعمت سے فائدہ اٹھا کر نصیحت حاصل کرنے کے بجائے کفران نعمت کرتے ہیں۔ بعض علماء نے صرفناہ کی ضمیر کا مرجع قدرت کی اس کاری گری کو قرار دیا جو پانی کے اندر رکھی گئی ہے مطلب یہ کہ ہم اپنی قدرت کے اس کرشمے کو بار بار تمہارے سامنے دوہراتے ہیں مگر تم ہو کہ سرکشی سے باز نہیں آتے۔ (۵۲) جہاد بالقرآن کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے پیغام کو لوگوں تک پوری کوشش کے ساتھ پہنچاؤ۔ زبان سے قلم سے اور ان تمام وسائل سے جو تبلیغ و دعوت کیلئے اختیار کر سکتے ہو۔ یہ جہاد کبیر ہے۔ صاحب معارف القرآن کے خیال میں یہ حکم جہاد بالسیف کا حکم آنے سے پہلے کا ہے یا جہاد بالسیف کے اذن کے بعد اب جہاد کا لفظ اسی جہاد کیساتھ مخصوص ہے حالانکہ ایسا نہیں جہاد کا لفظ قرآن میں عام ہے اور اسمیں دین حق کی سربلندی کی ہر جدّ و جہد شامل ہے اور حالات اور موقع و محل کے لحاظ سے جس قسم کی جد و جہد ضروری ہو وہی جہاد کبیر اور جہاد اکبر ہے (۵۴) خدا تعالیٰ نے مختلف مادی نعمتوں کی یاد دہانی کراتے ہوئے رشتے ناطے کے انعام کو بھی یاد دلایا یعنی یہ ماں باپ کا رشتہ (نسب) اور بیوی کا رشتہ (صہر، سسرال) نسل انسانی کے چلانے اور باقی رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اور ان رشتوں کے حقوق باقاعدہ مقرر کر دیئے ہیں، انسان کے لئے ضروری ہے کہ ان حقوق کا احترام کرے اور خدا کی اس نعمت سے فائدہ اٹھائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ انسان کامل کا اسوۂ حسنہ ہے، آپ کی زندگی میں دونوں قسم کے حقوق کا مکمل نقشہ ملتا ہے۔ نسب کے رشتوں میں چچا، چچا کی اولاد اور چچی (فاطمہ زوجہ ابی طالب) کے ساتھ۔ رضاعت کے رشتہ میں دائی حلیمہ، ان کے شوہر حارث اور دودھ شریک بہن شیما کے ساتھ آپ کے حسن سلوک اور ادب احترام کے واقعات سیرت کی کتابوں میں تفصیل سے ملتے ہیں آپ کی والدہ محترمہ

مع ۸

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا

اور جب کہیئے ان کو، سجدہ کرو رحمٰن کو۔ کہیں، رحمٰن کیا ہے؟ کیا سجدہ کرنے لگیں

تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ع ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا

گے ہم، جس کو تو فرما دے گا؟ اور بڑھتا ہے ان کا بدکنا۔ بڑی برکت ہے اس کی جن نے بنائے آسمان

وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ

میں برج، اور رکھا اسمیں چراغ، اور چاند اجالا کرنے والا ف۱۔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات، اور

وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾

دن، بدلتے اس کے واسطے جو چاہے دھیان رکھنا یا شکر کرنا ف۲۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا

اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں، جو چلتے ہیں زمین پر، دبے پاؤں، اور جب بات

خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ

کرنے لگیں ان سے بے سمجھ لوگ کہیں صاحب سلامت ف۳۔ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں، اپنے رب

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا

کے آگے سجدے میں، اور کھڑے ف۴۔ اور وہ جو کہتے ہیں، اے رب! ہٹا ہم سے

عَذَابَ جَهَنَّمَ صلے اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ صلے اِنَّهَا سَآءَتْ

دوزخ کا عذاب، بیشک اس کا عذاب بڑی چیٹی ہے۔ وہ بری جگہ ہے

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ

ٹھہراؤ کی، اور بری جگہ رہنے کی۔ اور وہ کہ جب خرچ کرنے لگیں، نہ اڑائیں، اور

لَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا

نہ تنگی کریں، اور ہے اسکے بیچ، ایک سیدھی گذران۔ اور وہ جو نہیں

يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

پکارتے اللہ کے ساتھ اور حاکم کو، اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کی اللہ

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ لا

نے، مگر جہاں چاہیے، اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو کوئی کرے یہ کام، وہ بھڑے گناہ سے ف۵۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور والد محترم اور دادا صاحب شروع ہی میں وصال فرما چکے تھے۔ سسرال کے رشتوں میں بیویوں کے ساتھ خسر ابوبکرؓ وعمرؓ کے ساتھ حضرت خولہ (ہمشیرہ حضرت خدیجہؓ) کے ساتھ، ساس حضرت ام رومان کے ساتھ آپ نے جو شریفانہ سلوک اختیار کیا۔ بحیثیت داماد کے آپ کی زندگی کا یہ پہلو اسقدر پاکیزہ اور حسین ہے کہ اسے بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور آپ کی محبت اسکے مطالعہ سے دل و دماغ کے ہر خانہ کو روشن کر دیتی ہے۔ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اور مقابلہ کر ان کا اس سے بڑے زور سے (۵۲) جہاد کن با ایشاں بحکم قرآن جہاد بزرگ (فتح) شاہ ولی اللہ رح صاحب نے بہٖ کی ضمیر کا مرجع حکم قرآن کو قرار دیا ہے۔ فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا (۵۴) پھر ٹھہرایا اس کا جد اور سسرال یعنی جدی رشتہ اور سسرالی رشتہ، جدی رشتہ اور نسبی رشتہ، بیٹا اور بیٹی اور سسرالی رشتہ داماد بہو۔

ع ۵ ۱۶ ۴

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ آسمان کے بارہ حصے ان کا نام برج ہر ایک ستارہ کا پتہ یہ حدیں رکھی ہیں حساب کو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ بدلتے یا تو بڑھنا گھٹنا یا آنا جانا یا یہ کہ ایک دوسرے کا بدلا دن کا کام رہ گیا۔ رات کو کیا رات کا دن کو۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی ایسوں سے لگتے نہیں نہ ان میں شامل ہوں نہ ان سے لڑیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ رکوع کو نہیں کہا رکوع بہت لمبا نہیں ہوتا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ مگر جہاں چاہیے رسولؐ نے فرمایا مسلمان کی جان نہیں مارنی سوا تین گناہ پر خون کے بدلے میں یا بدکاری میں سنگسار کرنا یا راہ لوٹنے پر مارنا ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۱) بروج وافلاک کی تشریح کے لیئے سورۃ الحجر صفحہ ۳۴۰) دیکھو۔ شاہ صاحبؒ نے یہاں بھی قدیم علم ہیئت کی اصطلاحوں میں آیت کی تشریح کی ہے لیکن جدید علم ہیئت اور سائنسی انکشافات کی معلومات رکھنے والے علماء نے بروج کے معنے آسمانی قلعوں اور خطوں کے کیئے ہیں اور سماوات کے معنی بلندیاں لکھا ہے مطلب یہ ہے کہ خدا نے فضاء بلند میں قلعوں کیطرح محفوظ اور محصور خطے بنا دیئے ہیں اور ان میں تمام سیارات پیدا کیئے ہیں جو ان میں تیرتے رہتے ہیں یعنی حرکت کرتے رہتے ہیں۔ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۔ علماء قدیم نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ جن مسائل میں قرآن کریم کے الفاظ دونوں معانی کی گنجائش رکھتے ہوں وہاں اگر جدید مشاہدات اور انکشافات سے کسی ایک تصور کی تائید ہوتی ہو تو آیت کے الفاظ کو اس پر محمول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں (معارف ج۶ ص۱۹) لہٰذا ضروری نہیں ہے کہ سماوات سے مراد قدیم تصور کے مطابق آسمان لیا جائے اور بروج سے قدیم ہیئت کے مطابق ۱۲ برج مراد لیئے جائیں۔ كَانَ غَرَامًا (۶۵) اسکا عذاب بڑی چیٹی ہے یعنی بہت بڑا جرمانہ اور ڈنڈ ہے (توبہ ۹۸) میں تشریح دیکھو۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾

دونا ہو اس کو عذاب دن قیامت کے، اور پڑا رہے اس میں خوار ہو کر ف۱

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ

مگر جس نے توبہ کی، اور یقین لایا، اور کیا کچھ کام نیک، سو ان کو بدل دے گا

اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَ

اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ف۲ اور

مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

جو کوئی توبہ کرے، اور کرے کام نیک، سو وہ پھر آتا ہے اللہ کیطرف پھر آنے کی جگہ ف۳

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾

اور وہ جو شامل نہیں ہوتے جھوٹے کام میں، اور جب ہو نکلیں کھیل کی باتوں پر، نکل جاویں بزرگی سے ف۴

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ

اور وہ کہ جب ان کو سمجھایئے ان کے رب کی باتیں، نہ پڑیں ان پر بہرے

عُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ

اندھے ف۵ اور وہ جو کہتے ہیں، اے رب! دے ہم کو، ہماری عورتوں کی طرف سے اور

ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ

ہماری اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک، اور کر ہم کو پرہیزگاروں کے آگے ف۶ ان کو بدلا ملے گا کوٹھوں

الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ

کے جھروکے، اس پر کہ ٹھہرے رہے، اور لینے آویں گے ان کو وہاں دعا اور سلام کہتے ف۷ رہا کریں

فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا

ان میں۔ خوب جگہ ہے ٹھہراؤ کی، اور خوب جگہ رہنے کی ف۸ تو کہہ پرواہ نہیں رکھتا میرا رب تمہاری اگر تم

دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

اس کو نہ پکارا کرو۔ سو تم جھٹلا چکے، اب آگے ہوتا ہے بھیٹا ف۹

آیاتہا ۲۲۷	﴿۲۶﴾ سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ ﴿۴۷﴾	رکوعاتہا ۱۱

سورۂ شعراء مکی ہے اور اسمیں دوسو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

فوائد ف۱ یعنی اور گناہوں سے یہ گناہ بڑے ہیں ۱۲ منہ رح ف۲ بدل دیگا یعنی گناہوں کی جگہ نیکیوں کی توفیق دے گا اور کفر کے گناہ معاف کریگا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ پہلا ذکر تھا کفر کے گناہوں کا جو پیچھے ایمان لایا، یہ ذکر ہے اسلام میں گناہ کرنے کا وہ بھی جب توبہ کرے گا یعنی پھرے اپنے کام سے تو اللہ کے ہاں جگہ پاوے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی گناہ میں شامل نہیں اور کھیل کی باتوں کیطرف دھیان نہیں کرتے نہ اس میں شامل نہ ان سے لڑیں۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی دھیان سے سنیں۔ ۱۲ منہ رح ف۶ آنکھ کی ٹھنڈک یہ کہ وہ اپنی راہ پر ہوں۔ ہم پرہیزگاروں کے آگے ہوں وہ ہمارے پیچھے۔ ۱۲ منہ رح ف۷ یعنی فرشتے آگے آگے لے جاویں گے۔ ۱۲ منہ رح ف۸ یعنی ایسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرنا ملے تو بھی غنیمت ہے ان کا تو وہ گھر ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۹ یعنی بندہ مغرور نہ ہو خاوند کو اس کی کیا پرواہ مگر اس کی التجاء پر رحم کرتا ہے۔ اب ہوتا ہے بھیٹا یعنی لڑائی جہاد۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۷۲) شاہ صاحبؒ نے لغو کا ترجمہ کھیل کی باتوں کیا اور بڑے شاہ صاحبؒ نے بے ہودہ ترجمہ کیا۔ محمد ابن حنفیہ کے نزدیک لغو سے مراد گانا (غنا) ہے ابن سیرینؒ، امام ضحاکؒ وغیرہ کے نزدیک مشرک قوموں کے میلے ٹھیلے ہیں، عمرو بن قیس کے نزدیک تمام بری مجلسیں اور بری صحبتیں مراد ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودرضؓ کھیل کود کی ایک مجلس سے گذرے تو وہاں ٹھہرے نہیں۔ گذر گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن مسعود رضی اللہ کے نزدیک بڑے کریم (سنجیدہ) ہوگئے اور پھر حضورؐ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۳ ص ۳۲۹) حاصل یہ کہ جن کاموں میں احکام الٰہی کی نافرمانی اور معصیت شامل ہو اُن سے دور رہنا تو واجب ہے ہی لیکن شاہ صاحبؒ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو باتیں بیکار اور بے مقصد ہوں گو ان میں معصیت شامل نہ ہو ان سے بھی بچنا چاہیئے۔ رہے وہ تفریحی کام جن کا تعلق جسمانی ورزش اور صحت جسمانی سے ہے ان کا یہ حکم نہیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔ المؤمن القوی خیر من المؤمن الضعیف تندرست و توانا مسلمان کمزور مسلمان سے بہتر ہے اور قرآن کریم نے جس قوت و تیاری کا حکم دیا ہے اسکے تحت آنے والے تمام کام ضروریات دین میں شامل ہوں گے فرمایا گیا ہے۔ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ اور دشمنان حق کے لیے جس قدر ہو سکے قوت جمع کرو کھیل کود اور تفریح کی وہ باتیں جن سے ضیاع مال اور تضیع اوقات

ع ۴ ۱۷

المنزل ⑤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

یہ آیتیں ہیں کھول سنانی کتاب کی ❁ شاید تو گھونٹ مارے اپنی جان

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ③ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

اس پر کہ وہ یقین نہیں کرتے ❁ اگر ہم چاہیں، اتار دیں ان پر آسمان سے

اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ

ایک نشانی، پھر رہ جاویں ان کی گردنیں اس کے آگے نیچی ❁ اور نہیں پہنچتی ان پاس کوئی نصیحت

مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ⑤ فَقَدْ

رحمٰن سے نئی، جس سے منہ نہیں موڑتے ❁ سو یہ

كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥

جھٹلا چکے، اب پہنچے گی ان پر حقیقت اس بات کی، جس پر ٹھٹھے کرتے تھے ❁

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑦ اِنَّ

کیا نہیں دیکھتے زمین کو، کتنی اگائی ہم نے اس میں ہر بھانت بھانت چیزیں خاصی ❁ اس میں

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑧ وَاِنَّ رَبَّكَ

البتہ نشان ہے۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے والے ❁ اور تیرا رب وہی

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑨ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ

ہے زبردست رحم والا ❁ اور جب پکارا تیرے رب نے موسیٰ کو، کہ جا اس قوم

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ⑪ قَالَ رَبِّ

گنہ گار پاس ❁ قوم فرعون پاس۔ کیا ان کو ڈر نہیں؟ ❁ بولا اے رب!

اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ⑫ۭ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا

میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو جھٹلاویں ❁ اور رک جاتا ہے میرا جی، اور نہیں

يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ⑬ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ

چلتی میری زبان، سو پیغام دے ہارون کو ❁ اور ان کو مجھ پر ہے ایک گناہ

ع ٥

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے سوا کچھ حاصل نہیں ایک جدو جہد کرنیوالی قوم کے حق میں مفید کیسے ہوسکتی ہے قرآن کریم نے انہی باتوں کو بے کار عبث اور بے ہودہ قرار دیا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد: ف یعنی نہ ماننے پر جلد عذاب نہیں بھیجتا۔ ١٢ منہ رحمہ

تشریح (٣) اے پیغمبر آپ شاید اس بات سے کہ وہ کافر ایمان نہیں لائے اپنی جان کھو بیٹھیں گے۔ یعنی آپ ان پر اپنی شفقت کی وجہ سے اتنا غم کھاتے ہیں اور ان کے ایمان نہ لانے پر آپ اس قدر بے قرار اور غمگین ہوتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے شاید ان کے ایمان نہ لانے کے غم میں آپ کی جان جاتی رہے گی اور آپ صدمے میں اپنی جان دے بیٹھیں گے آخر شفقت کی بھی ایک حد ہوتی ہے

(۴) یعنی ہم کوئی ایسا زبردست نشان آسمان سے نازل کر دیں کہ یہ بے بس اور لاچار ہو جائیں اور ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں۔ لیکن ایمان قبول کرنے میں جبر واکراہ صحیح اور مفید ہے بلکہ ان کو دلائل سے سمجھانے کی ضرورت ہے تاکہ ایمان کا قبول کرنا بندے کے اختیار میں رہے۔

دعوت حق کا کام کرنیوالوں میں اتنی دلسوزی اور دردمندی ہونی ضروری ہے، صرف اسی قسم کے وعظ اور خطابت سے تبلیغ دین کی سنت ادا نہیں ہوسکتی۔

فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَآ اِنَّا

کا دعویٰ سو ڈرتا ہوں کہ مجھ کو مار ڈالیں ❁ فرمایا کوئی نہیں! تم دونوں جاؤ لے کر ہماری نشانیاں، ہم

مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ

ساتھ تمہارے سنتے ہیں ❁ سو جاؤ فرعون پاس اور کہو، ہم پیغام لائے ہیں

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ

جہان کے صاحب کا ❁ کہ چلا دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو ف ❁ بولا،

اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّ لَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾

ہم نے پالا نہیں تجھ کو اپنے اندر لڑکا سا؟ اور رہا تو ہم میں اپنی عمر میں سے کئی برس ❁

وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ

اور کر گیا تو اپنا وہ کام جو کر گیا، اور تو ہے ناشکر ف ❁ کہا،

فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا

کیا تو ہے میں نے وہ اور میں تھا چوکنے والا ❁ پھر بھاگا میں تم سے، جب

خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾

تمہارا ڈر دیکھا، پھر بخشا مجھ کو میرے رب نے حکم، اور ٹھہرایا مجھ کو پیغام پہنچانے والا ❁

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ

اور وہ احسان ہے جو تو مجھ پر رکھے، غلام کر لئے تو نے بنی اسرائیل بولا

فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

فرعون، کیا معنے جہان کا صاحب؟ ❁ کہا صاحب آسمان و زمین کا، اور جو

بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾

ان کے بیچ ہے۔ اگر تم یقین کرو ❁ بولا، اپنے گرد والوں سے، تم نہیں سنتے ہو؟ ❁

قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ

کہا، صاحب تمہارا، اور صاحب تمہارے اگلے باپ دادوں کا ❁ بولا، تمہارا پیغام والا، جو تمہاری طرف

اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ

بھیجا ہے، سو باؤلا ہے ❁ کہا، رب مشرق اور مغرب کا اور جو ان کے بیچ ہے۔

فوائد ف بنی اسرائیل کا وطن تھا ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے حضرت یوسف کے سبب مصر میں آرہے کئی مدت گذری اب حق تعالیٰ نے ان کو ملک شام دینا چاہا۔ فرعون ان کو نہ چھوڑتا تھا کہ ان سے کام لیتا بیگار میں۔ ۱۲ منہ رح

ف ایک قبطی کا خون ہوا تھا۔ ان سے سورۂ قصص میں آوے گا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱۹ قصص ص ۵۰۱ پر تفصیل دیکھیو۔

حاصل یہ کہ حضرت موسیٰ ع نے جان بوجھ کر اس قبطی کو ہلاک نہیں کیا اور نہ ایسا کرنا موسیٰ علیہ السلام کے لئے درست تھا معمولی جھگڑا تھا۔ حضرت موسیٰ نے صرف سرزنش کے طور پر ایک ہلکا سا گھونسا مارا۔ مگر ایک طاقتور جوان کا گھونسا اتفاق سے زیادہ قوت سے پڑ گیا وہ قبطی بھی کمزور ہوگا۔ اس کی جان نکل گئی۔ حضرت موسیٰ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ابھی تک نبی نہیں تھے، پھر بھی نبوت سے پہلے ایک نبی ظلم و معصیت کے افعال سے پاک و صاف ہوتا ہے، حضرت موسیٰ کو اپنی اس چوک پر افسوس ہوا اور خدا سے معافی طلب کی خدا نے معاف کر دیا۔ موسیٰ کو اس معافی کا علم بذریعہ الہام ہوا جس پر موسیٰ نے خدا کا شکر ادا کیا۔

اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذۡتَ اِلٰهًا غَيۡرِىۡ لَاَجۡعَلَنَّكَ

اگر تم بوجھ رکھتے ہو ف۱ ❁ بولا ، اگر تونے ٹھہرایا کوئی اور حاکم میرے سوا ، تو مقرر ڈالوں گا

مِنَ الۡمَسۡجُوۡنِيۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكَ بِشَىۡءٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ

تجھ کو قید میں ❁ کہا ، اور جو لایا ہوں تیرے پاس ایک چیز کھول دینے والی ❁ بولا

فَاۡتِ بِهٖۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ

تو وہ چیز لا اگر تو سچ کہتا ہے ❁ پھر ڈال دی اپنی لاٹھی ، تو اسی وقت وہ

ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ﴿ۚ۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ

ناگ ہو گئی صریح ❁ اور اندر سے نکالا اپنا ہاتھ ، تو اسی وقت چٹّا ہے دیکھنوں کے سامنے ❁ بولا

لِلۡمَلَاِ حَوۡلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ

اپنے گرد کے سرداروں سے ، یہ کوئی جادوگر ہے پڑھا ❁ چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو تمہارے دیس سے

بِسِحۡرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَابۡعَثۡ فِى

اپنے جادو کے زور سے سو اب کیا حکم دیتے ہو ؟ ❁ بولے ڈھیل دے اس کو اور اسکے بھائی کو ، اور بھیج شہروں میں

الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ ﴿۳۶﴾ يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيۡمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

نقیب ❁ لے آویں تیرے پاس جو بڑا جادوگر ہو پڑھا ❁ پھر اکٹھے کئے جادوگر

لِمِيۡقَاتِ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيۡلَ لِلنَّاسِ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّجۡتَمِعُوۡنَ ﴿۳۹﴾

وعدہ پر ایک مقرر دن کے ❁ اور کہہ دیا لوگوں کو ، تم بھی اکٹھے ہوتے ہو ❁

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنۡ كَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ

شاید ہم راہ پکڑیں جادوگروں کی ، اگر ہو جاویں وہی زبر ❁ پھر جب آئے جادوگر

قَالُوۡا لِفِرۡعَوۡنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ

کہنے لگے فرعون سے ، بھلا کچھ ہمارا نیگ بھی ہے اگر ہو جاویں ہم زبر ❁ بولا

نَعَمۡ وَاِنَّكُمۡ اِذًا لَّمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰٓى اَلۡقُوۡا

البتہ ! اور تم اس وقت نزدیک والوں میں ہو گے ف۲ ❁ کہا ان کو موسیٰ نے ، ڈالو جو تم

مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلۡقَوۡا حِبَالَهُمۡ وَعِصِيَّهُمۡ وَقَالُوۡا بِعِزَّةِ

ڈالتے ہو ❁ پھر ڈالیں انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں اور بولے ، فرعون کے

فوائد ف۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بات کہے جاتے تھے اللہ کی قدرتیں پتے بتانے کو اور فرعون بیچ میں اپنے سرداروں کو ابھارتا تھا کہ ان کو یقین نہ آجائے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی میرے مصاحب رہو گے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح بیضآء (۳۳) یعنی گورا چٹا، سفید اور چمک دار (۲۳) فرعون نے کہا یہ رب العالمین کیا ہے یعنی اس کی حقیقت کیا ہے۔ سورہ طٰہٰ میں تھا۔ فمن ربکما یا موسیٰ یہاں سوال بالکنہ کیا جو حضرت حق تعالیٰ کے لائق نہ تھا اس بنا پر حضرت موسیٰ ؑ نے پھر صفات سے جواب دیا کیونکہ حقیقت متعذر تھی۔ (۲۴) موسیٰ نے جواب دیا کہ وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اگر تم کو یقین حاصل کرنا ہو، یعنی ماہیت سے اس کی معرفت ہو نہیں سکتی جب سوال کرو گے صفات ہی سے جواب دیا جائے گا (۲۵) اس پر فرعون نے اپنے گرد وپیش کے لوگوں سے کہا کیا تم کچھ سنتے ہو، اپنے حاشیہ نشینوں کو توجہ دلانے لگا کہ کچھ سن بھی رہے ہو۔ سوال کچھ اور جواب کچھ (۲۶) موسیٰ نے فرمایا وہی تمہارا پروردگار ہے اور وہی تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔ چونکہ جواب بالکنہ متعذر تھا اس لئے حضرت موسیٰ ؑ نے پھر صفات سے معرفت کرانی چاہی۔ (۲۷) اس پر فرعون نے اپنے لوگوں سے کہا۔ یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یقیناً کوئی دیوانہ ہے یعنی اب تک بات کو نہیں سمجھتا ہم کنہ اور حقیقت دریافت کرتے ہیں رب العالمین کی اور یہ بالوجہ معرفت کرانی چاہتا ہے۔ (۳۵) اس کا مطلب اور مقصد یہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو ملک سے باہر نکال دے سو اب تم لوگ اس بارے میں مجھ کو کیا مشورہ دیتے ہو۔ یعنی اس ملک سے ہم کو نکال کر خود قابض ہونا چاہتا ہے۔ لہٰذا اس پر غالب آنے کے لئے کوئی مشورہ دو کہ ہم کو کیا کرنا چاہیئے (۳۶) سرداروں نے جواب دیا کہ تو موسیٰ اور اس کے بھائی کو اس وقت کچھ مہلت دیدے اور تو مختلف شہروں میں اپنے ہرکارے اور چوبدار بھیجدے (۳۷) ہر ماہر جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں یعنی ملک کے سب جادوگروں کو تیرے پاس اکٹھا کر دیں (۳۸) آخر کار وہ جادوگر مقررہ دن کے ایک خاص وقت پر جمع کر لئے گئے۔ مقررہ دن یوم الزینۃ اور خاص وقت چاشت کا وقت جیسا کہ سورہ طٰہٰ میں گزر چکا ہے (۳۹) اور لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ تم سب لوگ جمع ہوتے ہو یعنی تم کو جمع ہونا چاہیئے۔ (۴۰) یعنی اگر جادوگروں کو غلبہ حاصل ہو جائے جیسا کہ یہی امید ہے تو پھر ہم سب اسی دین کے پیرو رہیں جو جادوگروں کا دین ہے یعنی وہی دین جو فرعون نے اپنی خدائی کے لئے بنا رکھا ہے اور جس میں اہل فرعون کو اقتدار اور غلبہ حاصل ہے اور جسکے ماننے والے یہ جادوگر بھی ہیں

فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ

اقبال سے ہم ہی زبر رہے ۞ پھر ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا، پھر تبھی وہ

تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

نگلنے لگا جو سوانگ انہوں نے بنایا تھا ۞ پھر اوندھے گرے جادوگر سجدہ میں ۔ بولے، ہم نے مانا

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ

جہان کے رب کو ۔ جو رب موسیٰ اور ہارون کا ۞ بولا تم نے اس کو مان لیا، ابھی میں نے

اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ

حکم نہیں دیا تم کو ۔ مقرر وہ تمہارا بڑا ہے، جس نے تم کو سکھایا جادو ۔ سو اب معلوم

تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

کروگے ف البتہ کاٹوں گا تمہارے ہاتھ، اور دوسرے پاؤں ، اور

لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

سولی چڑھاؤں تم سب کو ۞ بولے، کچھ ڈر نہیں، ہم کو اپنے رب کی طرف

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ ۚ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ

پھر جانا ہے ۞ ہم غرض رکھتے ہیں کہ بخشے ہم کو رب ہمارا، تقصیریں ہماری اس واسطے کہ ہم

اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ ۧ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ

ہوئے پہلے قبول کرنے والے ۞ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو، کہ رات کو لے نکل میرے بندوں کو،

ع ۳ / ۷

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ

البتہ تمہارے پیچھے لگیں گے ۞ پھر بھیجے فرعون نے شہروں میں نقیب ۞

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا

یہ لوگ جو ہیں سو ایک جماعت ہیں تھوڑی سی ۔ اور وہ مقرر ہم سے جی جلے ہیں ۔ اور ہم

لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ

سارے خطرہ رکھتے ہیں ۞ پھر نکالا ہم نے ان کو باغ چھوڑ کر اور چشمے ۔ اور خزانے

وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ ؕ فَاَتْبَعُوْهُمْ

اور گھر خاصے ۔ اسی طرح! اور ہاتھ لگائیں یہ چیزیں بنی اسرائیل کو ۞ پھر پیچھے پڑے ان کے

فوائد

ف تمہارا بڑا کہا رب کو یعنی موسیٰ اور تم ایک استاد کے شاگرد ہو۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح

(۴۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ میں جادوگروں نے سچائی کا کھلی آنکھیں مشاہدہ کرلیا پھر وہ کفر کے اندھیرے میں کس طرح رہ سکتے تھے۔ چنانچہ فوراً دین حق کی سچائی کو تسلیم کرلیا اور فرعون کی دھمکی کا نہایت بے باکی کے ساتھ یہ جواب دیا جو کچھ تو کرسکتا ہے، کرگذر، پرواہ نہ کر، ہمیں تو ہر حال میں اپنے رب کریم سے ملاقات کرنی ہی ہے، طبعی موت نہ سہی، تیرے ہاتھ سے شہادت کی موت سہی، یہ تھا وہ چند لمحے کا ایمان، جس نے سالہا سال کے گناہوں کو دھو ڈالا، اب ان کا حوصلہ ایک صدیق کا حوصلہ تھا اور ان کا نعرہ ایک مجاہد کا جو رضاء حق کی خاطر جان دینے کے لئے بے تاب ہوتے۔

ف جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

مومن جادوگروں کا مؤثر جواب سورۂ (طٰہٰ ص۴۰۹) پر گذر چکا ہے ابن کثیر کہتے ہیں کہ ان جادوگروں کی تعداد تین چار ہزار کے قریب تھی، اتنی بڑی تعداد کا اسطرح ایمان لے آنا ید بیضاء اور عصاء موسوی سے بڑا معجزہ تھا یہی وجہ ہے کہ فرعون اپنی دھمکی پر عمل نہ کرسکا۔

لغائظون (۵۵) جی جلے ہیں یعنی ان کے دلوں میں ہماری طرف سے غصہ ہے۔

مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا

سورج نکلتے ٭ پھر جب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں، کہنے لگے ۔ موسیٰ کے لوگ ، ہم تو

لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ

پکڑے گئے ٭ کہا کوئی نہیں! میرے ساتھ ہے میرا رب، مجھ کو راہ بتادے گا ٭ پھر حکم بھیجا ہم نے

اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ

موسیٰ کو ، کہ مار اپنے عصا سے دریا کو ۔ پھر پھٹ گیا، تو ہو گئی ہر پھانک

فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا

جیسے بڑا پہاڑ ف۱ ٭ اور پاس پہنچایا ہم نے اس جگہ دوسروں کو ٭ اور بچا دیا ہم نے

مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ

موسیٰ کو، اور جو لوگ تھے اس کے ساتھ سارے ف۲ ٭ پھر ڈبا دیا ان دوسروں کو ٭ اس

فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

چیز میں ایک نشانی ہے۔ اور نہیں وہ بہت لوگ ماننے والے ٭ اور تیرا رب وہی

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ

ہے زبردست رحم والا ف۳ ٭ اور سنا ان کو خبر ابراہیم کی ٭ جب کہا

لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا

اپنے باپ کو اور اس کی قوم کو تم کیا پوجتے ہو؟ ٭ وہ بولے، ہم پوجتے ہیں مورتوں کو، پھر سارے دن اس

عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ

پاس لگے بیٹھے رہیں ٭ کہا کچھ سنتے ہیں تمہارا؟ جب پکارتے ہو - یا بھلا کرتے ہیں تمہارا

اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ

یا برا؟ ٭ بولے، نہیں! پر ہم نے پائے اپنے باپ دادے یہی کرتے ٭

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾

کہا، بھلا دیکھتے ہو؟ جن کو پوجتے رہے ہو ٭ تم اور تمہارے باپ دادے اگلے

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾ الَّذِىْ خَلَقَنِىْ فَهُوَ

سو وہ میرے غنیم ہیں، مگر جہان کا صاحب ٭ جس نے مجھ کو بنایا، سو وہی مجھ کو

فوائد ف۱ ایک رات اللہ کے حکم سے شہر مصر میں وبا پڑی ہر گھر بڑا بیٹا مر گیا اور بنی اسرائیل کو آگے سے حکم تھا کہ تیار رہیں۔ اس رات میں نکل کھڑے ہوئے پھر کئی دن لگے ان کو ماتم میں آخر فرعون کی تاکید سے سب نکل کر پیچھے لگے دریائے قلزم پر جا ملے۔ ۱۲ منہ رح ف پانی بہت گہرا تھا بارہ جگہ سے پھٹ کر گلیاں پڑ گئیں۔ بارہ قبیلہ بنی اسرائیل اس میں پیٹھے بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے رہ گئے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یہ سنا دیا ہمارے حضرت کو کہ مکے کے فرعون بھی مسلمانوں کے پیچھے نکلیں گے لڑائی کو پھر وطن سے باہر تباہ ہوں گے بدر کے دن جیسے فرعون تباہ ہوا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۷۸) یہ تمام باطل معبود جن کی تم پرستش کرتے ہو یہ میرے مخالف اور میری تبلیغ کے لئے باعث ضرر ہیں مگر ہاں ربّ العالمین میرا دوست اور میرا مددگار ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے نہایت عمدہ پیرایے سے بتوں کی مذمت کرتے ہوئے حق تعالیٰ کی جانب متوجہ کیا ان کو مخالف اور معاند اور دشمن قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی دوستی اور مدد کا اعلان فرمایا اور معبودان باطلہ کے وجود کو توحید کا دشمن ٹھہرایا اور آگے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان شروع کر دیا تاکہ قوم کی توجہ ناقص سے ہٹ کر کامل کی جانب لگ جائے، بتوں کی پوجا ضرر رساں ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سراسر نافع ہے۔ (۷۸) رب العالمین ایسا ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا اور عدم محض سے وجود بخشا اور وہی تمام کاموں میں میری رہنمائی فرماتا ہے یعنی جیسا حضرت موسیٰ نے فرمایا: ربنا الذی اعطی کل شیء خلقہ ثم ھدیٰ اور سب سے آخر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ فیض ترجمان سے ظاہر ہوا۔ وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى سبحان اللہ! انبیاء علیہم السلام کی تعلیم میں کیسی یکسانیت ہے۔

ع ۴

يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ

سوجھ دیتا ہے ۔ اور وہ مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے ۔ اور جب میں بیمار ہوتا

فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ أَطْمَعُ

ہوں تو وہی چنگا کرتا ہے ۔ اور وہ جو مجھ کو مارے گا، پھر جلاوے گا ۔ اور وہ جو مجھ کو توقع ہے

أَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ

کہ بخشے میری تقصیر دن انصاف کے ۞ اے رب! دے مجھ کو حکم، اور

أَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾

ملا مجھ کو نیکوں میں ۔ اور رکھ میرا بول سچا پچھلوں میں ف ۔

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِيْٓ إِنَّهٗ

اور کر مجھ کو وارثوں میں نعمت کے باغ کے ۔ اور معاف کر میرے باپ کو، وہ تھا

كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا

راہ بھولوں میں ۔ اور رسوا نہ کر مجھ کو، جس دن جی کر اٹھیں ۔ جس دن نہ

يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ

کام آوے کوئی مال نہ بیٹے ۔ مگر جو کوئی آیا اللہ پاس، لے کر دل چنگا ۞ اور

أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾

پاس لائے بہشت واسطے ڈروالوں کے ۔ اور نکالی دوزخ سامنے بے راہوں کے ۔

وَقِيْلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ

اور کہیے ان کو، کہاں ہیں؟ جن کو پوجتے تھے، اللہ کے سوا ۔ کچھ

يَنْصُرُوْنَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾

مدد کرتے ہیں تمہاری؟ یا بدلا لے سکتے ہیں؟ ۞ پھر اوندھے ڈالے آئیں وہ اور سب بے راہ ۔

وَجُنُوْدُ إِبْلِيْسَ أَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾

اور لشکر ابلیس کے سارے ۞ کہیں گے جب وہ وہاں جھگڑنے لگیں ۔

تَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ إِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾

قسم اللہ کی! ہم تھے صریح غلطی میں ۔ جب تم کو برابر کرتے تھے جہان کے صاحب کے

فوائد ف یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آخر زمان میں میرے گھرانے سے نبی ہو اور امت ہو اور میرا دین تازہ کریں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۶) حضرت ابراہیمؑ نے گھر چھوڑتے وقت اپنے ظالم باپ سے اسکے حق میں دعاءِ خیر کرنے کا وعدہ کیا تھا، یہ ایک شریف بیٹے کی طرف سے باپ کے حق کا اعتراف و احترام تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس وعدہ پر قائم رہے اور اس کے حق میں دعاء کرتے رہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے، لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام باپ کی طرف سے مایوس ہوگئے اور آذر کے کفر پر مرنے سے ایمان و یقین کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں تو پھر اس کے حق میں دعاءِ خیر بند کر دی، کیونکہ خدا تعالےٰ نے ہر شریعت میں یہ بتایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ خدا تعالےٰ مشرک کی بخشش ہرگز نہیں کرے گا۔

صاحب قصص القرآن لکھتے ہیں کہ ایک مشہور قول یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا نام تارح تھا اور آذر آپ کے چچا کا نام تھا اس نے آپ کی پرورش کی تھی اسلئے قرآن نے آذر کو باپ ہی کہکر پکارا حضور علیہ السلام کا ایک ارشاد ہے العم صنو ابیہ، چچا باپ ہی کی طرح ہے۔

(جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا

اور ہم کو راہ سے بہکایا سو ان گنہگاروں نے ۞ پھر کوئی نہیں ہمارا سفارش کرنے والا ۔ اور نہ

صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ

کوئی دوست محبت کرنیوالا ۞ سو کسی طرح ہم کو پھر جانا ، تو ہم ہوں ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

والوں میں ۞ اس بات میں نشانی ہے ۔ اور وہ بہت لوگ نہیں

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ

ماننے والے ۞ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا ۞ جھٹلایا نوح

قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا

کی قوم نے پیغام لانے والوں کو ۞ جب کہا ان کو ان کے بھائی نوح نے ، کیا تم

تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾

کو ڈر نہیں؟ ۞ میں تمہارے واسطے پیغام لانے والا ہوں معتبر ۔ سو ڈرو اللہ سے ، اور میرا کہا مانو ۞

وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

اور مانگتا نہیں میں تم سے اس پر کچھ نیگ ۔ میرا نیگ ہے اسی جہان کے صاحب پر ۞

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ

سو ڈرو اللہ سے ، اور میرا کہا مانو ۞ بولے کیا ہم تجھ کو مانیں؟ اور تیرے ساتھ ہو

الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِىْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ

رہے ہیں کمینے ۞ کہا مجھ کو کیا جاننا ہے جو کام وہ کر رہے ہیں ف ان کا

حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّىْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾

حساب پوچھنا میرے رب ہی کا کام ہے ، اگر تم سمجھ رکھتے ہو ۞ اور میں ہانکنے والا نہیں ایمان والوں کو ۞

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ

میں تو یہی ڈر سنا دینے والا ہوں کھول کر ۞ بولے ، اگر تو نہ چھوڑے گا ، اے نوح ! تو

مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِىْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾

تو سنگسار ہوگا ۞ کہا ، اے رب ! میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا ۞

فوائد ف کمینے کہا محنتی لوگوں کو ہر پیغمبر کے ساتھ اول غریب ہوئے ہیں سو فرمایا کہ مجھ کو ان کا صدق قبول ہے انکے کام سے کیا غرض کہ ان کا پیشہ کیا ہے ۔ ١٢ منہ رح

تشریح ف شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ہر پیغمبر کے ساتھ اول غریب ہوئے ہیں۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں غریب اور امیر دونوں تھے چنانچہ ابتدائی مسلمانوں میں جہاں آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ تھے وہاں عرب کے بااثر لوگوں میں آپ کی رفیقۂ حیات حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آپ کے چچیرے بھائی حضرت علی رضؓ، آپ کے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بھی تھے۔ حضرت خدیجہ رضؓ ایک مالدار خاتون تھیں۔ حضرت علی نوجوان تھے اور غریب باپ (ابوطالب) کے غریب بیٹے تھے۔ اور ابوبکر رضؓ قریش کے ایک بڑے تاجر تھے، ابوبکر رضؓ نے اپنے اثر و رسوخ سے قریش کے پانچ نامور آدمیوں کو مسلمان بنایا۔ (١) سعد بن ابی وقاص جو بعد میں مصر کے فاتح ہوئے (٢) زبیر بن عوام رضؓ (٣) طلحہ (٤) عبدالرحمٰن بن عوف (٥) حضرت عثمان غنی رضؓ۔ حضرت بلال کو امیہ بن خلف سے خرید کر آزاد کیا۔ یہ ان کے مالدار اور بااثر ہونے کی بات تھی۔ اس سلسلہ میں مشہور عیسائی فاضل مورخ مسٹر گاڈفرے ہگنس اپنی کتاب "اپالوجی آف محمدؐ" میں لکھتا ہے: "حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کی ابتدائی زندگی بہت کچھ یکساں ہے۔ لیکن بعض باتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ پر سب سے پہلے جو بارہ حواری ایمان لائے وہ ان پڑھ، بے سمجھ اور بہت کم حیثیت کے لوگ تھے اسکے برعکس حضرت محمدؐ پر سب سے پہلے جو لوگ ایمان لائے ان میں آپ کے غلام زید کے سوا سب اونچے طبقے کے لوگ تھے۔ جنہوں نے خلیفہ حاکم اور حکمران اور سپہ سالار کی حیثیت سے بڑے بڑے شاندار کارنامے انجام دیئے اور ثابت کر دیا کہ یہ لوگ ایسے سیدھے سادھے نہ تھے جو کسی کے دام فریب میں پھنس جاتے۔ بعض عیسائی علماء دین عیسوی کی یہ خوبی سمجھتے ہیں کہ آپ پر سب سے پہلے کم حیثیت کے لوگ ایمان لائے لیکن مجھ سے کوئی پوچھے تو مجھے اس سے زیادہ خوشی ہوتی کہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لانے والوں میں لاک اور نیوٹن جیسی حیثیت کے دانشور اور فلاسفر ہوئے۔ (فقرہ ١٨)

ع ٥ / ١٢٦ / ٩

النصف

فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۸﴾

سو فیصلہ کر میرے ان کے بیچ، کسی طرح کا فیصلہ اور بچالے مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ایمان والے

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ

پھر بچا دیا ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے اس لدی کشتی میں ۞ پھر ڈبا دیا پیچھے ان رہے

الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

ہوؤں کو ۞ البتہ اس بات میں نشانی ہے ۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے والے ۞

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ

اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا ۞ جھٹلایا عاد نے پیغام لانیوالوں کو ۞ جب

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

ان کو ان کے بھائی ہود نے ، کیا تم کو ڈر نہیں ؟ ۞ میں تمہارے پاس پیغام لانے والا

اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

ہوں معتبر ۔ سو ڈرو اللہ سے ، اور میرا کہا مانو ۞ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً

نیگ ۔ میرا نیگ ہے اسی جہان کے صاحب پر ۞ کیا بناتے ہو ہر ٹیلے پر ایک نشان

تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

کھیلنے کو ؟ ۞ اور بناتے ہو کاریگریاں ، شاید تم ہمیشہ رہو گے ف ۞

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اور جب ہاتھ ڈالتے ہو تو پنجہ مارتے ہو ظلم سے ۞ سو ڈرو اللہ سے ، اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ

میرا کہا مانو ۞ اور ڈرو اس سے جس نے تم کو پہنچایا ہے جو کچھ جانتے ہو ۞ پہنچائے تم کو

بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

چوپائے اور بیٹے ۔ اور باغ اور چشمے ۞ میں ڈرتا ہوں تم پر

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ

ایک بڑے دن کی آفت سے ۞ بولے ، ہم کو برابر ہے ، تو نصیحت کرے یا نہ بنے

فوائد ف ان لوگوں کو بڑا شوق تھا اونچے مضبوط منارے بنانے کا جس سے کچھ کام نہ نکلے مگر نام اور رہنے کی عمارتیں بھی بڑے تکلف سے مال خراب کرنے کو باغ ارم بھی انہیں کا مشہور ہے ۔ ۱۲ منہ رہ ۔

تشریح فتحاً (۱۱۸)

کسی طرح کا فیصلہ، شاہ صاحبؒ مفعول مطلق کے ترجمہ میں تاکید کا مفہوم ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ایک نیا مفہوم بھی ظاہر کرتے ہیں اور اس سے آیت کی مراد زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنی نافرمان قوم کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کی دعا کی، وہ مایوس ہو چکے تھے اور وحی الٰہی کا اشارہ بھی انہیں مل چکا تھا۔ (واوحی الی نوح، ہود ۳۶) اب یہ بات کر فیصلہ کیا ہو، اس درخواست میں خدا تعالیٰ کی شان صمدیت واحدیت کو ملحوظ رکھا اور عرض کیا کہ آپ مختار و مقتدر ہیں، جو چاہیں فیصلہ کریں پھر ساتھ ہی اپنی نجات اور اپنے رفقاء کی نجات کا مدعیٰ پیش کر دیا یعنی وہ فیصلہ یہ ہو، اسمیں شان احدیت کی بڑی رعایت ہے۔ (۱۲۷) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تبلیغ و دعوت کا کام بطور فرض ادا کرتے ہیں یہ ان حضرات کا مقصد حیات ہوتا ہے، اس میں عوض معاوضہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر اپنی قوم قریش سے فرمایا۔ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ ۲۳) میں تم سے تعلیم و تبلیغ پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ البتہ اس کا خواہشمند ضرور ہوں کہ تم میری اس محنت اور خدمت کا لحاظ کر کے آپس کی رشتہ داریوں اور عزیز داریوں کا احترام کرو۔ اور اختلاف رائے کی بناء پر ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار کو اذیت نہ پہنچائے۔ ایمان قبول کرنے والے رشتہ داروں کے ساتھ لسے قریش کے سردارو! تمہاری جو تکلیف دہ روش ہے، انسانیت سوز ہے۔ تم اس سے باز آجاؤ۔

تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

نصیحت کرنے والا ۔ اور کچھ نہیں یہ، عادت ہے اگلے لوگوں کی ۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور ہم کو آفت نہیں آنے والی ✿ پھر اس کو جھٹلانے لگے، تو ہم نے ان کو کھپا دیا۔ اس بات

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

میں البتہ نشان ہے۔ اور وہ لوگ بہت نہیں ماننے والے ✿ اور تیرا رب وہی ہے زبردست

الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ

رحم والا ✿ جھٹلایا ثمود نے پیغام لانے والوں کو ✿ جب کہا ان کو ان کے بھائی

صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

صالح نے، کیا تم کو ڈر نہیں؟ ✿ میں تم پاس پیغام لانے والا ہوں معتبر ۔ سو ڈرو اللہ سے، اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ

میرا کہا مانو ✿ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ نیگ ۔ میرا نیگ ہے اسی جہان کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ

صاحب پر ✿ کیا چھوڑ دیں گے تم کو یہاں کی چیزوں میں نڈر؟ ۔ باغوں میں اور

عُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ

چشموں میں ۔ اور کھیتوں میں اور کھجوروں میں جن کا گابھا ملائم ✿ اور تراشتے ہو پہاڑوں

الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا

کے گھر تکلف سے ✿ سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو ✿ اور نہ مانو حکم

اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا

بے باک لوگوں کا ۔ جو بگاڑ کرتے ہیں ملک میں اور سنوار

يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا

نہیں کرتے ✿ بولے۔ تجھ پر کسی نے جادو کیا ہے ✿ تو بھی ایک آدمی

بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ

ہے جیسے ہم ۔ سو لے آ کچھ نشانی، اگر تو سچا ہے ✿ کہا، یہ

ایک اہم مسئلہ

تشریح (۱۵۴) بشریت

انبیاء علیہم السّلام
گمراہ ذہن میں یہ بات نہیں بیٹھتی کہ ایک شخص انسان و بشر ہوتے ہوئے خدائی ہدایت کے منصب پر فائز ہو سکتا ہے بلکہ مخلوق میں صرف انسان ہی اس قابل ہے۔ جو نوع انسان کو صحیح راستہ پر چلا سکتا ہے۔ بشر ہی تمام مخلوقات میں اس صلاحیت سے آراستہ ہے جو آسمانی ہدایت کو قبول کر کے زمین والوں تک اسے پہنچائے اور اپنے عمل سے اسے سمجھائے۔

ہاں، یہ گمراہ ذہن ایک باکمال بشر کو خدا ضرور تسلیم کر لیتا ہے، خدا کا نبی و رسول تسلیم کرنے میں اسے بڑی دشواری پیش آتی ہے ان میں ایک گروہ وہ بھی ہے جو کھل کر خدا کے باکمال بندوں کو خدا تو نہیں کہتا لیکن ان کو خدا کے اوصاف سے متصف کرتا ہے اور پھر اس کے لئے ذاتی اور عطائی کا فلسفہ گھڑتا ہے۔ اقبال مرحوم نے کہا ہے ؎

تاویل بڑھ کے اقرب بالکفر ہو گئی
کچھ بھی نہیں ہے شیخ تیرے علم و فن سے دور

نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ

اونٹنی ہے! اس کو پانی پینے کی ایک باری، اور تم کو باری ایک دن کی مقرر ف ✽ اور نہ چھیڑیو اس کو بُری طرح

فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾

پھر پکڑے تم کو آفت ایک بڑے دن کی ✽ پھر کاٹ ڈالی وہ اونٹنی پھر کل کو رہ گئے پچتاتے ف۲ ✽

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

پھر پکڑا ان کو عذاب نے ۔ البتہ اس بات میں نشانی ہے ۔ اور وہ بہت لوگ نہیں

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ

ماننے والے ✽ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم کرنے والا ✽ جھٹلایا لوط کی قوم

لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾

نے پیغام لانے والوں کو ✽ جب کہا ان کو ان کے بھائی لوط نے، کیا تم کو ڈر نہیں؟ ✽

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا

میں تم کو پیغام لانے والا ہوں معتبر ۔ سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو ✽ اور مانگتا

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾

نہیں میں تم سے اس پر کچھ نیگ، میرا نیگ ہے اسی جہان کے صاحب پر ✽

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ

کیا دوڑتے ہو جہان کے مردوں پر؟ ✽ اور چھوڑتے ہو جو تم کو بناویں تمہارے

رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ

رب نے تمہاری جوروں؟ بلکہ تم لوگ ہو حد سے بڑھنے والے ✽ بولے اگر نہ

تَنتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم مِّنَ

چھوڑے گا تو اے لوط! تو تو نکالا جاوے گا ✽ کہا، میں تمہارے کام سے البتہ

الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ

بے زار ہوں ✽ اے رب! خلاص کر مجھ کو اور میرے گھر والوں کو، ان کاموں سے جو یہ کرتے ہیں ✽ پھر بچا دیا ہم

أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾

نے اسکو اور اسکے گھر والوں کو سارے ✽ مگر ایک بڑھیا رہی رہنے والوں میں ✽ پھر اکھاڑ مارا ہم نے ان دوسروں کو ✽

فوائد ف۱ اونٹنی پیدا ہوئی پتھر میں سے اللہ کی قدرت سے حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے، وہ چھوٹی پھرتی جس جنگل میں چرنے جاتی سب مواشی بھاگ کر کنارے ہو جاتے جس تالاب پر پانی کو جاتی سب مواشی وہاں سے بھاگتے. تب یوں ٹھہرا دیا کہ ایک دن پانی پر وہ جاوے ایک دن اوروں کے مواشی جاویں ۱۲ منہ رح

ف۲ ایک عورت بدکار کے گھر مواشی بہت تھے چارے اور پانی کی تکلیف سے اپنے ایک یار کو سکھایا اس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ کر ڈال دیئے اس کے دو تین دن بعد عذاب آیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۶۶)

جو تم کو بناویں۔ دال سے ہے واؤ نہیں، لڑکوں سے دل چسپی لینا، ہر شریعت میں قابل مذمت رہا ہے اسلام نے سب سے زیادہ سختی کی ہے یہاں تک کہ ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کر کے لوگوں کے لئے اپنے اندر کشش پیدا کرتے ہیں۔

صاحب قصص القرآن نے لکھا ہے کہ دو بدچلن عورتیں (صدوق اور عنیزہ) تھیں جنہوں نے بدکاری کا لالچ دے کر مصدع اور قیدار نامی بدمعاشوں کو حضرت صالح کی کراماتی اونٹنی کو ہلاک کرنے پر تیار کیا اور انہوں نے اس ظالمانہ فعل کا ارتکاب کر کے عذاب الٰہی کو دعوت دی۔

(جلد ۱ صفحہ ۱۳۰)

حضرت صالح علیہ السلام اس سرکش قوم کی ہلاکت کے بعد مکہ معظمہ تشریف لے آئے آپ کی قبر مبارک کعبۃ اللہ کے غربی جانب حرم کے اندر واقع تھی۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي

اور برسایا ان پر ایک برساؤ۔ سو کیا برا برساؤ تھا ان ڈرائے ہوؤں کا ۞ البتہ اس بات

ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

میں نشانی ہے۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے والے ۞ اور تیرا رب وہی ہے

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾

زبردست رحم والا ۞ جھٹلایا بن کے رہنے والوں نے پیغام لانے والوں کو ۞

ع ۹/۱۶ ۱۳

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾

جب کہا ان کو شعیبؑ نے، کیا تم کو ڈر نہیں؟ میں تم کو پیغام لانے والا ہوں معتبر ۞

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ

سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو ۞ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ نیگ۔ میرا

أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ

نیگ ہے اسی جہان کے صاحب پر ۞ پورا بھر دو ماپ، اور نہ ہو نقصان

الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا

دینے والے ۞ اور تولو سیدھی ترازو ۞ اور مت گھٹا دو

النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾

لوگوں کو ان کی چیزیں، اور مت دوڑو ملک میں خرابی ڈالتے ۞

وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ

اور ڈرو اس سے جس نے بنایا تم کو اور اگلی خلقت کو ۞ بولے، تجھ کو تو کسی نے

مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ

جادو کیا ہے ۔ اور تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم، اور ہمارے خیال میں تو تو

لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِن كُنتَ

جھوٹا ہے ۞ سو گرا دے ہم پر کوئی ٹکڑا آسمان کا، اگر تو سچا

مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ

ہے ۞ کہا، میرا رب خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۞ پھر اس کو جھٹلایا

تشریح (۱۸۲) ناپ تول میں کمی کرنا ہر شریعت میں بڑا گناہ قرار پایا ہے اسلام نے معاملات میں ایمانداری قائم رکھنے کی بڑی سخت ہدایت کی ہے۔ اور ایک حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لین دین میں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اظہار بے تعلقی ناراضگی اور عتاب کا سخت ترین پیرایہ ہے، اس دھوکہ میں ہر قسم کا دھوکہ شامل ہے موجودہ ترقی یافتہ دور میں دھوکہ اور فریب کی بڑی بڑی ترقی یافتہ شکلیں ایجاد ہوگئی ہیں جسے ہر شریف آدمی کا ضمیر سمجھتا ہے۔ مگر یہ کہہ کر اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ کیا کیا جائے وقت ہی ایسا ہے، اس کے بغیر زندہ رہنا مشکل ہے یہ تصور نفسانی فریب کے سوا کچھ نہیں۔ آخر خدا تعالیٰ کی طرف سے رزق کے بارے میں اتنی زوردار یقین دہانی کیوں کرائی گئی ہے ان اللہ هو الرزاق ذو القوة المتين (ذٰریٰت ۵۸) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی روزی رساں ہے جو زبردست طاقت ور اور بے حد قوی ہے، اسباب ظاہری کی ضرورت پر الروم (۶) ف صفہ (۵۲۵) دیکھو۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾

پھر پکڑا ان کو آفت نے سائبان والے دن کی۔ بیشک وہ تھا عذاب بڑے دن کا ف ۱

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ

البتہ اس بات میں نشانی ہے۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے والے ۔ اور تیرا

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾

رب وہی ہے زبردست رحم والا ۔ اور یہ قرآن ہے اتارا جہان کے صاحب کا ۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٤﴾

لے اترا ہے اس کو فرشتہ معتبر ۔ تیرے دل پر، کہ تو ہو ڈر سنانے والا ۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ

کھلی عربی زبان سے ۔ اور یہ لکھا ہے پہلوں کی کتابوں میں ف ۲ ۔ کیا ان کو

لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ

نشانی نہیں ہو چکی؟ اس کی خبر رکھتے ہیں پڑھے لوگ بنی اسرائیل کے ۔ اور اگر اتارتے ہم یہ کتاب

بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾

کسی اوپری زبان والے پر ۔ اور وہ اس کو پڑھتا، تو بھی اس کو یقین نہ لاتے ف ۳

كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ

اسی طرح بیٹھا دیا ہم نے اس کو گنہگاروں کے دل میں ۔ وہ نہ مانیں گے اس کو جب تک

يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾

نہ دیکھیں گے دکھ کی مار ۔ پھر آوے ان پر اچانک ، اور ان کو خبر نہ ہو ۔

فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ

پھر کہنے لگے ، کچھ بھی ہم کو فرصت ملے ۔ کیا ہماری مار جلد مانگتے ہیں؟ ۔ بھلا دیکھ تو!

إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ

اگر برتنے دیا ہم نے ان کو کئی برس ۔ پھر پہنچا ان پر جس کا ان سے وعدہ تھا ۔ کیا کام آوے گا

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾

ان کے جتنا برتتے رہے ۔ اور کوئی بستی نہیں کھپائی ہم نے ، جس کو نہ تھے ڈر سنانے والے ۔

ع ١٦ / ١٠ / ١٤

فوائد ف ۱ سائبان کیطرح ابر آیا اسمیں سے آگ برسی سب قوم جل گئی۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی اس قرآن کی خبر لکھی ہے اگلی کتابوں میں اور اس کا مدعا یہی ہے لکثر۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ کافر کہتے تھے کہ قرآن آیا ہے عربی زبان، اس نبی کی زبان بھی عربی ہے۔ شاید آپ ہی کہتا ہو، اگر غیر زبان والے پر عربی آتا تو یقین کرتے فرمایا کہ دھوکے والے کا جی کبھی نہیں ٹھہرتا تب اور شبہ نکالتے کہ کوئی سکھا جاتا ہے۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح عذاب الٰہی کی مختلف شکلیں۔ عہدِ قدیم میں آسمانی عذاب کی یہی سادہ شکلیں تھیں، آسمان بارش کا طوفان، ہواؤں کا طوفان، زلزلہ اور وبائی امراض، لیکن موجودہ نام نہاد ترقی یافتہ دور میں ہلاکت اور حوادث کی نت نئی اور عجیب عجیب شکلیں سامنے آتی ہیں جس کی آخری شکل ایٹم بم کی خوفناک تباہی ہے۔ عُلَمٰٓؤُا بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ (۱۹۷) پڑھے لوگ، پڑھے لکھے لوگ بنی اسرائیل کے " اور اسی طرح ہم نے اس کفر و انکار اور ایمان نہ لانے کو ان گناہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے یعنی ان کی شرارت اور انکے عناد کیوجہ سے ہم نے ان کو مہلت دی۔ لیکن یہ ہماری مہلت سے ناجائز فائدہ حاصل کرتے رہے تاآنکہ ہم نے ان سے پناہ نخر اٹھا لیا نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى اسی کو تعبیر فرمایا۔ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ اور یہ اثر ہے انتہائی بدبختی اور شقاوت کا، یہ حالت روحانی موت کے مترادف ہے۔ العیاذ باللہ۔ آخر جب گناہ کا احساس باقی نہ رہے اور کفر کا خوگر بن جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ کام ختم ہو گیا۔ اب ان کے ایمان لانے کی کوئی توقع نہیں لہٰذا ان کے ایمان نہ لانے پر افسوس نہ کیجیئے جس بد نصیب سے دست توفیق ہٹ جائے اور اس کو اس حالت پہ چھوڑ دیا جائے۔ تو اس کی شقاوت کا کیا ٹھکانا (۲۰۱) یہ لوگ اسوقت تک اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک یہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے یعنی بعض مفسرین نے سلکنٰہ کی ضمیر کا مرجع قرآن مجید کو قرار دیا ہے۔ لیکن ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کے قول پر تفسیر کی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح کے ترجمہ میں بھی انکار موجود ہے۔
یعنی ان مجرموں کے دل میں کفر و انکار داخل کر دیا، اور قرآن کے مرجع ہونے کی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے ان کے دلوں میں قرآن کی صداقت اتار دی ہے مگر ان کی زبانیں اعترافِ حق سے محروم ہیں۔

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا

یاد دلانے کو، اور ہمارا کام نہیں ظلم کرنا ۞ اور اس کو نہیں لے اترے شیطان ۞ اور ان

يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾

سے بن نہ آوے، اور وہ کر نہ سکیں ۞ ان کو تو سننے کی جگہ سے کنارے کر دیا ہے ۞

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ

سو تو مت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم، پھر تو پڑے عذاب میں ف ۞ اور ڈر سنا دے

عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

اپنے نزدیک ناتے والوں کو ف ۞ اور اپنے بازو نیچے رکھ، ان کے واسطے جو تیرے ساتھ ہوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

ایمان والے ف ۞ پھر اگر تیری بے حکمی کریں، تو کہہ دے میں الگ ہوں تمہارے کام سے ف ۞

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ

اور بھروسا کر اس زبردست رحم والے پر ۔ جو دیکھتا ہے تجھ کو، جب تو اٹھتا ہے ۔ اور

تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

تیرا پھرنا نمازیوں میں ۞ وہ جو ہے وہی ہے سنتا جانتا ف ۞ میں بتاؤں تم کو؟

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾

کس پر اترتے ہیں شیطان ۞ اترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر ۔

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ

لا ڈالتے ہیں سنی بات اور بہت ان میں جھوٹے ہیں ف ۞ اور شاعروں کی بات پر چلیں وہی،

الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ

جو بے راہ ہیں ف ۞ تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں ف ۞ اور یہ کہ

يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ۔ مگر جو یقین لائے، اور کیں نیکیاں،

وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَ

اور یاد کی اللہ کی بہت، اور بدلا لیا اس پیچھے کہ ان پر ظلم ہوا ۔ اور

فوائد ف یہ فرمایا رسول کو اور سنایا اوروں کو۔ ۱۲ منہ رح

ف جب یہ آیت اتری حضرت نے سارے قریش کو پکار کر سنا دیا۔ اور اپنی پھوپھی تک اور اپنی بیٹی تک اور چچا تک کہہ سنایا کہ اللہ کے ہاں اپنا فکر کرو خدا کے ہاں میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنے شفقت میں رکھ ایمان والوں کو، اپنے ہوں یا پرائے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی خلاف حکم خدا جو کوئی کرے، اس سے تو بے زار ہو جا اپنا ہو یا پرایا ۱۲ منہ رح

ف یعنی تو جب تہجد کو اٹھتا ہے اور یاروں کی خبر لیتا ہے کہ یاد میں ہیں یا غافل۔ ۱۲ منہ رح

ف ایک لوگ تھے کاہن کہلاتے کسی شیطان سے دوستی کر رکھتے نذر و نیاز دے کر وہ سب شیطانوں میں مل کر جاتا۔ فرشتوں کی باتیں سننے وہاں انگارے مارتے ہیں جو تارے چھوٹتے نظر آتے ہیں جو ایک دو بات کان میں پڑ گئی آکر اس اپنے دوست پر لا ڈالی اس نے لوگوں کو بتا دی لوگ اس کے قائل ہوئے جو سچا کاہن ہے سو یہ ہے اور بہت لوگ مکر بناتے ہیں بعضی چیز انسان سے چھپی ہے شیطان پر معلوم ہے جیسے سو پچاس کوس کے احوال، یا کسی جیب میں کیا ہے یا اس کے دل میں خیال کیا ہے اور اگلی خبر شیطان کو بھی معلوم نہیں مگر ایک دو بات جو فرشتوں سے سنی اور دس بیس ملا لیں اٹکل سے، اٹکل جھوٹ پڑے یا سچ، سو شیطان نیک بختوں سے بے زار ہے کہ یہ اس کو برا جانتے ہیں جھوٹے دغا بازوں سے خوش ہے جو اس کی مرضی موافق ہیں۔

ف کافر پیغمبر کو کبھی کاہن بتاتے کبھی شاعر سو فرمایا کہ شاعری کی بات سے کسی کو ہدایت نہیں ہوتی۔ اس کی صحبت میں ہزاروں خلق نیکی پر آتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی جو مضمون پکڑا اسی کو آگے بڑھا گئے سچ ہو یا جھوٹ۔ ۱۲ منہ رح

سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع

اب معلوم کریں گے ظلم کرنے والے، کس کروٹ الٹتے ہیں ف ۞

آیاتہا ۹۳ ﴿۲۷﴾ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ﴿۴۸﴾ رکوعاتہا ۷

سورہ نمل مکی ہے اور اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى

یہ آیتیں ہیں قرآن، اور کھلی کتاب کی ۔ سوجھ اور

وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

خوشخبری ایمان والوں کو ۔ جو کھڑی رکھتے ہیں نماز،

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾

اور دیتے ہیں زکوٰۃ، اور وہ پچھلا گھر یقین جانتے ہیں ۞

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ

جو لوگ نہیں مانتے آخرت کو، ان کو بھلے دکھائے ہیں ہم نے ان کے کام، سو وہ

يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

بہکے ۞ وہی ہیں جن کو بری طرح کی مار ہے، اور آخرت میں وہی

هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

ہیں خراب ۞ اور تجھ کو تو قرآن ملتا ہے ایک حکمت والے

عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

خبردار سے ۞ جب کہا موسیٰ نے اپنے گھر والوں کو میں نے دیکھی ہے ایک آگ، اب لاتا ہوں

بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا

تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر، یا لاتا ہوں انگارا سلگا کر، شاید تم تاپو ۞ پھر جب

جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا

پہنچا اس پاس، آواز ہوئی، کہ برکت رکھتا ہے جو کوئی آگ میں ہے اور جو کوئی اسکے آس پاس ہے۔

فائدہ

ف مگر جو کوئی شعر میں اللہ کو یاد رکھے یا کفر کی مذمت گناہ کی برائی یا کافر اسلام کی ہجو کریں یا اس کا جواب دے ویسا شعر عیب نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف

اچھے شعر کی تعریف میں آپ کا یہ قول مروی ہے۔ ان من البیان سحرا وان من الشعر حکمۃ (ابوداؤد عن ابن عباسؓ) بعض کلام جادو کا اثر رکھتے ہیں اور بعض اشعار میں حکیمانہ باتیں ہوتی ہیں۔

دربار رسالت کے مشہور شاعر حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہؓ مشرکین مکہ کے ہجو کے جواب میں مدحیہ اشعار کہتے تھے اور آپ سماعت فرماتے تھے اور ان کے حق میں دعا کرتے تھے (ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۲)

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

اور پاک ہے ذات اللہ کی جو صاحب سارے جہان کا فٹ ۚ اے موسیٰ! وہ میں اللہ ہوں زبردست

الْحَكِيْمُ ۙ﴿۹﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ

حکمت والا ۔ اور ڈال دے لاٹھی اپنی ۔ پھر جب دیکھا اس کو پھن پھناتے جیسے سانپ کی

وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّىْ لَا يَخَافُ

سٹک، پھرا پیٹھ دے کر، اور پیچھے نہ دیکھا ۔ اے موسیٰ! ڈر نہ کھا، میں جو ہوں میرے

لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ ۖ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا ۢ بَعْدَ

پاس نہیں ڈرتے رسول فٹ ۚ مگر جس نے زیادتی کی، پھر بدل کر نیکی کی برائی کے پیچھے

سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ

تو میں بخشنے والا مہربان ہوں فٹ ۚ اور ڈال ہاتھ اپنا اپنے گریبان میں، کہ نکلے چٹا،

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

نہ کچھ برائی سے ۔ یہ مل کر نو نشانیاں فرعون اور اس کی قوم کیطرف ۔ بے شک وہ تھے لوگ

فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ۚ

بے حکم فٹ ۚ پھر جب پہنچیں ان پاس ہماری نشانیاں سمجھانے کو، بولے، یہ جادو ہے صریح ۚ

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

اور ان سے منکر ہو گئے اور ان کو یقین جان چکے تھے اپنے جی میں بے انصافی اور غرور سے ۔ سو دیکھ کیسا ہوا آخر

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ ۧ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا

بگاڑنے والوں کا ۚ اور ہم نے دیا داؤد اور سلیمان کو ایک علم ۔ اور بولے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾

شکر اللہ کا، جس نے ہم کو بڑھایا اپنے بہت بندوں ایمان والوں پر ۚ

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ

اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا، اور بولا، لوگو! ہم کو سکھائی ہے بولی اڑتے

وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَىْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ

جانوروں کی، اور دیا ہم کو ہر چیز میں سے ۔ بے شک یہی ہے بڑائی صریح فٹ ۚ اور جمع کئے

فوائد ف آگ کے اندر اور آس پاس فرشتے، مقرب تھے آگ نہ تھی ان کا نور تھا اور آواز دی غیب سے اللہ تعالیٰ نے، ۱۲ منہ رح ف۲ اول سٹک سی بن گئی تھی پتلی جب فرعون کے آگے ڈالی تو ناگ ہو گئی بڑھ کر۔ ۱۲ منہ رح ف۳ موسیٰ علیہ السلام سے چوک کر ایک کافر کا خون ہو گیا تھا اس کا ڈر تھا ان کے دل میں ان کو وہ معاف کر دیا۔ ۱۲ منہ رح ف۴ سورۂ اعراف میں وہ سات نشانیاں ہو چکیں۔ ۱۲ منہ رح ف۵ وارث ہوا یعنی نبی ہوا اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہ اور بیٹے تھے وہ اس مقام پر نہ ہوئے اور ہر چیز میں سے دیا یعنی جو چیزیں دنیا میں درکار ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِى النَّارِ (۸) عام مفسرین نے اسے جملہ دعائیہ قرار دیا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جب آگ کے قریب آئے تو اس میں سے آواز آئی کہ برکت ہو اس میں جو اس آگ میں ہے یعنی فرشتے اور جو اس آگ کے آس پاس ہے یعنی موسیٰ لیکن حضرت ابن عباس رض اور بعض تابعین کا ایک تفسیری قول یہ بھی ہے کہ من فی النار سے مراد ذات حق ہے اس آگ کی روشنی میں ذاتِ حق کی تجلی روشن تھی اس تاویل پر بورک فعل مجہول کا ترجمہ (برکت دیا گیا) مناسب نہیں، اسلئے شاہ صاحب رح نے فائدہ میں تو مفسرین کا عام قول اختیار کیا لیکن ترجمہ میں شاہ صاحب رح نے اس کی رعایت رکھی کہ یہ ترجمہ دونوں تاویلوں پر صادق آسکے، یعنی برکت رکھتا ہے جو کوئی آگ میں ہے۔ اسمیں ملائکۃ اللہ اور ذاتِ حق دونوں شامل ہو سکتے ہیں۔

(۱۵) یعنی ان کو علم شریعت اور حکمرانی کا طریقہ سکھایا۔ اس پر انہوں نے ہمارا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کثیر کی قید شاید اس لئے لگائی کہ بندگانِ خدا کی اکثریت پر برتری ظاہر ہو نہ کہ جملہ انسانوں پر کیونکہ تمام مخلوقات پر برتری اور بزرگی حصہ ہے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ۱۲ منہ رح

ع ۱ / ۱۴ / ۱۶

لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾

سلیمان کے پاس اس کے لشکر جن اور انسان اور اُڑتے جانور پھر ان کی مثلیں بٹیں ۞

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا

یہاں تک کہ جب پہنچے چیونٹیوں کے میدان پر، کہا ایک چیونٹی نے، اے چیونٹیو! گھس جاؤ

مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾

اپنے گھروں میں۔ نہ پیس ڈالے تم کو سلیمان اور اس کے لشکر، اور ان کو خبر نہ ہو ف ۞

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

پھر مسکرا کر ہنس پڑا اس کی بات سے اور بولا اے رب! میری قسمت میں دے کہ شکر کروں تیرے

الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ

احسان کا، جو تو نے کیا مجھ پر اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں کام نیک جو تو پسند کرے، اور

اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ

ملا لے مجھ کو اپنی مہر سے اپنے نیک بندوں میں ف ۞ اور خبر لی اڑتے جانوروں کی،

فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ

تو کہا کیا ہے جو میں نہیں دیکھتا ہُدہُد کو؟ یا ہو رہا وہ غائب ۞ اس کو ماردوں

عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾

گا زور کی، یا ذبح کر ڈالوں گا یا لاوے میرے پاس کوئی سند صریح ۞

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ

پھر بہت دیر نہ کی کہ آکر کہا، میں لے آیا خبر ایک چیز کی، کہ تجھ کو اس کی خبر نہ تھی اور آیا ہوں

سَبَاٍۢ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ

تیرے پاس سبا سے ایک خبر لے کر تحقیق ف ۞ میں نے پائی ایک عورت ان کے راج پر، اور اس کو سب چیز

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

ملی ہے، اور اس کا ایک تخت ہے بڑا ف ۞ میں نے پایا کہ وہ اور اس کی قوم

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کے سوا، اور بھلے دکھائے ہیں ان کو شیطان

فوائد ف چیونٹی کی آواز کوئی نہیں سنتا ان کو معلوم ہو گئی۔ ۱۲ منہ رح ف ان کے باپ پر تو ہزاروں احسان تھے اور ماں پر بھی کچھ ہونگے ایک تو مشہور ہے کہ بڑی پارسا تھی کہتے ہیں وہی تھی جس کا ذکر ہے سورہ ص میں اس چیونٹی کی بات سمجھ کر ان کو شکر آیا اللہ کا۔ ۱۲ منہ رح ف حضرت سلیمان ؑ کو اس ملک کا حال مفصل نہ پہنچا تھا اب پہنچا سبا ایک قوم کا نام ہے ان کا وطن عرب میں تھا یمن کیطرف۔ ۱۲ منہ رح ف سب چیزیں مال واسباب اور حسن وجمال بھی آگیا اور اس کے بیٹھنے کا تخت ایسا تکلف کا تھا کہ اس وقت کسی بادشاہ پاس نہ تھا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ (۱۷) پھر ان کی مثلیں بٹیں، یعنی انسانوں، جنات اور پرندوں کی الگ الگ ٹولیاں بنائی گئیں، عربی میں مثل کے معنی مانند اور فارسی میں مثل مقدمات کے کاغذات کو کہتے ہیں، صاحب فرہنگ نے لکھا ہے، اس لفظ کو (س) سے مسل غلط لکھا جاتا ہے، یہ اپنی اصل کے لحاظ سے (ث) سے لکھنا چاہیے یہ لفظ اسی سورت میں آیت (۸۳) میں بھی آرہا ہے، وہاں شاہ صاحب رح نے فائدہ میں مثل بٹنے کا مطلب خود ہی تحریر فرما دیا ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب رح نے لکھا ہے، پس وہ مثل بمثل کھڑے کئے جائیں گے یہی مفہوم شاہ عبدالقادر صاحب رح کے ہاں بھی ہے۔

ملکہ سباء بلقیس

(۲۳) ان آیات میں حضرت سلیمان ؑ اور ملکہ سباء کا تذکرہ ہے حضرت عیسیٰ ؑ سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے سبا نام یا لقب کا ایک حکمران تھا جس کی سلطنت عرب کے جنوبی حصہ (یمن) کے مشرقی علاقہ میں تھی ملکہ سبا کا نام بائبل میں بلقیس آتا ہے۔ یہ خاتون حضرت سلیمان ؑ کے عہد میں اپنے علاقہ کی حکمران تھی حضرت داؤد ؑ نے دعا کی تھی کہ میرے بیٹے سلیمان ؑ کی سلطنت کو عروج عطا کیجیو، یہاں تک کہ سباء کا بادشاہ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر نذرانہ پیش کرے چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی۔ اور ملکہ سباء نے حضرت سلیمان کی اطاعت قبول کر لی۔ ہُدہُد سے مُراد مشہور پرندہ ہے، یہ حضرت سلیمان کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے، کچھ لوگ اسے خلاف عقل سمجھ کر اس کی تاویل کرتے ہیں اور ہُدہُد حضرت سلیمان کے ایک قاصد کا نام قرار دیتے ہیں جو انسان تھا۔ لیکن مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ پرندہ تھا۔

أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿۲۴﴾ أَلَّا

نے ان کے کام پھر روکا ہے ان کو راہ سے، سو وہ راہ نہیں پاتے۔ کیوں

يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ

نہ سجدہ کریں اللہ کو، جو نکالتا ہے چھپی چیز آسمانوں میں اور زمین میں[۱] اور جانتا ہے

مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۲۵﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

جو چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو ف۲ اللہ ہے کسی کی بندگی نہیں اسکے سوا صاحب تخت

الْعَظِيمِ ۩ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾

بڑے کا ۔ کہا ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے

اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ

لے جا میرا یہ خط اور ڈال دے ان کیطرف، پھر ان پاس سے ہٹ آ، پھر دیکھ وہ

مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ

کیا جواب دیتے ہیں ف۳ ۔ کہنے لگی، اے دربار والو! میرے پاس ڈال دیا ہے ایک خط

كَرِيمٌ ﴿۲۹﴾ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ

عزت کا ف۴ ۔ وہ خط ہے سلیمان کیطرف سے، اور وہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا

الرَّحِيمِ ﴿۳۰﴾ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ

مہربان نہایت رحم والا ۔ کہ زور نہ کرو میرے مقابل اور چلے آؤ حکمبردار ہو کر ف۵ ۔ کہنے لگی اے دربار والو!

أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿۳۲﴾

مشورہ دو مجھ کو میرے کام کا ۔ میں مقرر نہیں کرتی کوئی کام، جب تک تم حاضر نہ ہو ۔

قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي

وہ بولے ہم لوگ زور آور ہیں، اور سخت لڑائی والے ۔ اور کام تیرے اختیار ہے سو تو دیکھ لے

مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا

جو حکم کرے ۔ کہنے لگی، بادشاہ جب پیٹھیں کسی بستی میں، اس کو خراب کریں، اور کر ڈالیں وہاں

أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿۳۴﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ

کے سرداروں کو بے عزت ۔ اور یہی کچھ کریں گے ف۶ ۔ اور میں بھیجتی ہوں ان کی طرف کچھ تحفہ،

السجدۃ ۱۸

ع ۲ ۱۷

فوائد ف۱ ہُد ہُد کی روزی ہے ریت میں سے کیڑے نکال نکال کھاتا ہے نہ دانا کھاوے نہ میوہ، اس کو اللہ کی اسی قدرت سے کام ہے۔ ۱۲ منہ رحہ ف۲ یعنی آپ کو معلوم نہ کروالیکن وہاں کا ماجرا دیکھ آ۔ ہُد ہُد لے گیا بلقیس جہاں اکیلی سوتی تھی۔ روزن میں سے جا کر اس کی چھاتی پر رکھ دیا۔ ۱۲ منہ رحہ ف۳ کہتے ہیں سنہرے کاغذ پر لکھا تھا۔ ۱۲ منہ رحہ ف۴ ان کو دین حق سکھانا منظور تھا۔ ۱۲ منہ رحہ ف۵ یعنی یہ بادشاہ بھی ایسا ہی کریں گے۔ ۱۲ منہ رحہ

تشریح سیاسی انقلاب کا مزاج۔ بلقیس ایک مدبر خاتون تھی اس نے اپنے مقربین کو انقلاب کے عام نتیجہ سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی فاتح مفتوح قوم کے شہر میں داخل ہوتا ہے۔ تو وہاں کے اہل عزت کو بے عزت اور با عزت لوگوں کو ذلیل کرتا ہے تاکہ اپنا اقتدار مضبوط کرے، با اثر طبقہ سے بغاوت کا خطرہ ہوتا ہے بے اثر طبقہ اقتدار کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ لیکن بلقیس نے جو کچھ کہا وہ دنیوی بادشاہوں پر صادق آتا ہے، حضرات انبیاء کرام کے ذریعہ جو انقلاب آتا ہے اس میں یہ ظلم و عدوان نہیں کیا جاتا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو آپ نے وہاں کے نافرمان سرداروں کے ساتھ عزت واکرام کا معاملہ کیا، انتہائی ضدی لوگ بھاگ نکلے، باقی سرداران قریش کے ساتھ آپ نے معافی اور اعزاز کا برتاؤ کیا، فتح مکہ ایک ایسا سیاسی انقلاب تھا جو تاریخ انبیاء میں اپنی مثال آپ ہے۔ دنیوی انقلابات میں تو اس کی مثال ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ

پھر دیکھتی ہوں کیا جواب لیکر پھرتے ہیں بھیجے ہوئے ف۱ پھر جب پہنچا سلیمانؑ پاس، بولا کیا تم میری رفاقت

بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ

کرتے ہو مال سے؟ سو جو اللہ نے مجھ کو دیا ہے بہتر ہے اس سے جو تم کو دیا۔ نہیں تم اپنے تحفہ سے

تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ

خوش رہو ف۲ پھر جا ان کے پاس، اب ہم پہنچتے ہیں ان پر ساتھ لشکروں کے، جن کا سامنا نہ ہو سکے

لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ

ان سے، اور نکال دینگے ان کو وہاں سے بے عزت کر کر اور وہ خوار ہونگے ف۳ بولا اے دربار والو! تم میں کوئی

يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ

ہے کہ لے آوے میرے پاس اس کا تخت، پہلے اس سے کہ وہ آویں میرے پاس حکمبردار ہو کر ف۴ بولا ایک اکشش جنوں

مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ

میں سے، میں لا دیتا ہوں وہ تجھ کو، پہلے اس سے کہ تو اٹھے اپنی جگہ سے ۔ اور میں اس کے

لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ

زور کا ہوں معتبر ف۵ بولا وہ شخص جس کے پاس تھا ایک علم کتاب کا، میں لا دیتا ہوں

بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ

تجھ کو وہ پہلے اس سے کہ پھر آوے تیری طرف تیری آنکھ۔ پھر جب دیکھا وہ دھرا اپنے پاس، کہا،

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ڣ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ

یہ میرے رب کے فضل سے، میرے جانچنے کو، کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔ اور جو کوئی شکر کرے،

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾

سو شکر کرے اپنے واسطے ۔ اور جو کوئی ناشکری کرے سو میرا رب بے پرواہ ہے نیک ذات ف۶

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ

کہا روپ بدل دکھاؤ اس عورت کو اسکے تخت کا، ہم دیکھیں سوجھ پاتی ہے، یا ان لوگوں میں ہوتی ہے جنکو

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ

سوجھ نہیں ف۷ پھر جب آ پہنچی، کسی نے کہا، کیا ایسا ہی ہے تیرا تخت؟ بولی، گویا یہ وہی ہے

فوائد

ف چاہا کہ ان بادشاہ کا شوق دریافت کرے کس چیز پر ہے مال یا خوبصورت آدمی یا نادر اسباب سب قسم کی چیزیں بھیجی تھیں۔ ۱۲ منہ رح

ف اور کسی پیغمبر نے اس طرح کی بات نہیں فرمائی، ان کو حق تعالٰے کی سلطنت کا زور تھا جو یہ فرمایا۔ ۱۲ منہ رح

ف کافر جو اپنے ایمان میں نہیں اس کا مال زبردستی سے حلال ہے جب وہ مسلمان ہوا پھر حلال نہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف اپنی جگہ سے اس کو پھر ایک عرصہ لگتا اور معتبر اسواسطے کہا کہ اس میں جواہر لگے ہوئے تھے بیش قیمت ۱۲ منہ رح

ف یعنی ظاہر کے اسباب سے نہیں آیا اللہ کا فضل ہے کہ میرے رفیق اس درجے کو پہنچے جن سے کرامت ہونے لگی پھر آوے آنکھ یعنی کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اور اسکے پاس ایک علم تھا کتاب کا یعنی اللہ کے اسماء اور کلام کی تاثیر کا وہ شخص آصف تھا ان کا وزیر۔ ۱۲ منہ رح

ف روپ بدلنا یہ کہ وہ جڑاؤ کا تھا اس کا جڑاؤ اکھاڑ کر اور قرینے سے جڑا اور بلقیس کی عقل آزمانی تھی اور اپنا معجزہ دکھانا ۱۲ منہ رح

تشریح

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ (۳۹) بولا اکشش جنوں میں سے، یہ سنسکرت کا لفظ ہے اسکے معنے قوی ہیکل جن کے ہیں، شاہ ولی اللہ رح نے "تنومند" لکھا ہے یعنی آہنی جسم والا یعنے آصف نے اسم اعظم جو اس کو یاد تھا پڑھ کر دعا کی شاید وہ اسم اعظم یاحی یاقیوم ہوگا۔ عبرانی میں آہیا اشراہیا کہا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یاذالجلال والاکرام ہو۔ علماء کے مختلف قول مروی ہیں۔

هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا

اور ہم کو معلوم ہو چکا آگے سے، اور ہم ہو چکے فرمانبردار ف ۞ اور بند کیا اس کو ان

كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾

چیزوں سے، جو پوجتی تھی، اللہ کے سوا۔ البتہ وہ تھی منکر لوگوں میں ۞

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَ

کسی نے کہا، اس عورت کو، اندر چل محل میں۔ پھر جب دیکھا اس کو، خیال کیا کہ وہ پانی ہے گہرا،

كَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ

اور کھولیں اپنی پنڈلیاں - کہا، یہ تو ایک محل ہے، جڑے ہوئے اس میں شیشے

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ

بولی اے رب! میں نے برا کیا ہے اپنی جان کا، اور حکمبردار ہوئی ساتھ سلیمان کے، اللہ کے

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا

آگے جو رب سارے جہان کا ف۲ ۞ اور ہم نے بھیجا تھا ثمود کیطرف ان کا بھائی صالح،

ع ۳ ۱۴ ۱۸

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ

کہ بندگی کرو اللہ کی، پھر وہ تو دو جتھے ہو کر لگے جھگڑنے ف۳ ۞ کہا، اے قوم کیوں

تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ

شتاب مانگتے ہو برائی پہلے بھلائی سے؟ کیوں نہیں گناہ بخشواتے اللہ

اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ

سے؟ شاید تم پر رحم ہو ۞ بولے، ہم نے بدقدم دیکھا تجھ کو، اور تیرے ساتھ والوں کو۔

قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ

کہا، تمہاری بری قسمت اللہ کے پاس ہے کوئی نہیں، تم لوگ جانچے جاتے ہو ف۴ ۞ اور تھے اس

فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾

شہر میں نو شخص، خرابی کرتے ملک میں، اور سنوار نہ کرتے ۞

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا

بولے، آپس میں قسم کھاؤ اللہ کی، مقرر رات کو پڑیں ہم اس پر اور اس کے گھر پر، پھر کہہ دینگے اس کا دعویٰ کرنے

فوائد ف یعنی اس معجزہ کی حاجت نہ تھی۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ دیوان خانے میں بیٹھے تھے حضرت سلیمانؑ اس میں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا۔ دور سے لگتا پانی لہراتا اس نے پنڈلیاں کھولیں پانی میں پیٹھنے کو، حضرت سلیمانؑ نے پکارا کہ یہ شیشوں کا فرش ہے پانی نہیں اس کو اپنی عقل کا قصور اور ان کی عقل کا کمال معلوم ہوا سمجھی کر دین میں بھی جو یہ سمجھے ہیں سو وہی صحیح ہے حضرت سلیمانؑ نے سنا تھا کہ اس کی پنڈلیوں پر بال ہیں۔ بکری کی طرح اس طرح معلوم کر لیا کہ سچ تھی اس کی دوا تجویز کی جسے نورہ کہتے ہیں وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہ اثر اس کا تھا۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی ایک ایمان والے اور ایک منکر جیسے مکہ کے لوگ پیغمبر کے آنے سے جھگڑنے لگے ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی کفر کی شامت سے تم پر سختی پڑی ہے کہ دیکھیں سمجھتے ہو یا نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح حَسِبَتْهُ لُجَّةً (۴۴) خیال کیا کہ وہ پانی ہے گہرا بعض نسخوں میں کھڑا لکھا ہے یہ تحریف ہے، اہل لغت نے لجۃ کے معنے معظم الماء (زیادہ پانی) لکھے ہیں۔

شاہ صاحبؒ نے بلقیس کے قصہ میں پنڈلیوں پر بالوں کے دیکھنے کی مصلحت میں جو کچھ لکھا ہے وہ مشہور تاویل کے لحاظ سے لکھا ہے لیکن محققین نے اس تاویل کو سراسر اسرائیلی خرافات میں شامل کیا ہے۔ تفصیل کے لئے محاسن موضح قرآن کا مطالعہ کیا جائے۔ اور اسرائیلی روایات کی تحقیق صفحہ (۷۹۲) پر دیکھو۔

شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَ

والے کو، ہم نے نہیں دیکھا جب تباہ ہوا اس کا گھر اور ہم بیشک سچ کہتے ہیں ۞ اور انہوں نے بنایا ایک فریب اور

مَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

ہم نے بنایا ایک فریب، اور ان کو خبر نہیں ف۱ ۞ پھر دیکھ! کیسا ہوا آخر ان کے فریب

مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ

کا، کہ اکھاڑ مارا ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو ساری ۞ سو یہ پڑے ہیں انکے گھر

خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾

ڈھے ہوئے ان کے انکار سے، البتہ اسمیں نشانی ہے ایک لوگوں کو، جو جانتے ہیں ف۲ ۞

وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ

اور بچا دیا ہم نے ان کو جو یقین لائے تھے اور بچتے رہے تھے ۞ اور لوط کو، جب کہا اپنی

لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ

قوم کو، کیا تم کرتے ہو بے حیائی؟ اور تم دیکھتے ہو ۞ کیا تم

لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ

دوڑتے ہو مردوں پر للچا کر، عورتیں چھوڑ کر - کوئی نہیں تم لوگ

تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا

بے سمجھ ہو ۞ پھر اور جواب نہ تھا اس کی قوم کا، مگر یہی کہ بولے، نکالو

آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنجَيْنَاهُ

لوط کے گھر والوں کو اپنے شہر سے، یہ لوگ ہیں ستھرے رہا چاہتے ۞ پھر بچا دیا ہم نے

وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم

اسکو اور اسکے گھر کو، مگر اس کی عورت، ٹھہرا دیا تھا ہم نے اسکو رہ جانے والوں میں ۞ اور برسایا ہم نے ان پر

مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ

برساؤ - پھر کیا بُرا برساؤ تھا ان ڈرائے ہوؤں کا ف۳ تو کہہ، تعریف ہے اللہ کو، اور سلام ہے

عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

اسکے بندوں پر، جن کو اس نے پسند کیا - بھلا اللہ بہتر یا جن کو وہ شریک کرتے ہیں ف۴ ۞

فوائد ف۱ یعنی انکے ہلاک ہونے کے اسباب پورے ہوتے تھے جب تک شرارت حد کو نہ پہنچے جب تک ہلاک نہیں آتا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی یہی حال ہے ان کافروں کا۔ منہ رح ف۳ یعنی دیکھتے ہو کر کیسا بُرا کام ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ اللہ کی تعریف اور پیغمبر پر سلام بھیج کر اگلی بات شروع کرنی لوگوں کو سکھا دی۔ ۱۲ منہ رح ف۵ حضرت سلیمان کے قصے میں فرمایا ہم لاویں گے لشکر جن کا سامنا نہ کر سکیں گے وہی بات ہوئی رسول میں اور مکے والوں میں اور حضرت صالح ؑ پر نو شخص متفق ہوئے کہ رات کو پڑیں، اللہ نے ان کو بچایا اور ان کو کھپایا اور مکے کے لوگ یہی چاہ چکے لیکن نہ بنا جس رات حضرت نے ہجرت کی، کتنے کافر حضرت کا گھر گھیر بیٹھے تھے کہ صبح کو اندھیرے میں نکلے تو سب مل کر ماریں حضرت نکل گئے انکو نہ سوجھا اور قوم لوط نے چاہا کہ شہر سے نکال دیں یہ بھی چاہ چکے اللہ نے آپ نکلنا بتا دیا اور اسی میں کام نکالا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۹) قوم ثمود میں (۹) آدمی شرارت و سرکشی کے سرغنہ تھے جو اپنے عوام کی رہنمائی کرتے تھے انہوں نے طے کیا کہ حضرت صالح ؑ کے مکان پر سب مل کر دھاوا بولو اور انہیں ہلاک کر دو، اور جب کوئی ان کے خون کا دعوٰی کرے تو ان سے کہہ دو کہ ہمیں اس حادثہ کی کوئی خبر نہیں ہم سچ کہتے ہیں، حق تعالیٰ نے فرمایا۔ وہ دشمنان حق اس قسم کی سازشیں کر رہے تھے اور خدا تعالیٰ انہیں ہلاک کرنے کے اخلاقی اسباب کی تکمیل کا انتظار کر رہا تھا، چنانچہ جیسے ہی ان کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور اہل حق کی طرف سے اتمام حجت کا فریضہ ادا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے ان پر آسمانی ہلاکت نازل کر دی اور یہ اپنے پہاڑی محلات کے نیچے دب کر رہ گئے، حالانکہ ان کو اپنی سنگ تراشی اور پہاڑوں میں تراشے ہوئے حیرت انگیز محلات پر بڑا ناز تھا۔ لیکن وہ سب ناز و نخرے دھرے کے دھرے رہ گئے، اور جن اہل حق کو یہ فریب خوردہ لوگ حقیر اور گمراہ سمجھتے تھے ہم نے انہیں اس تباہی سے بچا لیا، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو یہ واقعہ سنا کر انہیں عبرت و موعظت کی دعوت دی۔ قریش کے سرکش سرداروں کی تعداد تقریباً (۹) کے لگ بھگ تھی۔ چنانچہ ان کا بھی یہی حشر ہوا۔ اور عذاب الٰہی کے پہلے ہی جھٹکے (ہزیمت بدر) کے موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرداران قریش کی کنوئیں میں پڑی نعشوں کو خطاب کرکے فرمایا۔ هَلْ وَجَدْتُمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا۔ کیا تم نے خدا تعالیٰ کے وعدہ کو سچا پا لیا کہ خدا تعالیٰ باطل کو نامراد اور حق کو کامیاب کرتا ہے۔ وَأَمْطَرْنَا (۵۸) اور برسایا ہم نے

ع ۴ / ۱۹

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

بھلا کس نے بنائے آسمان اور زمین ؟ اور اُتار دیا تم کو آسمان سے پانی ؟

فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ

پھر اگائے ہم نے اس سے باغ رونق کے، تمہارا کام نہ تھا کہ اُگاتے ان کے درخت۔

ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۗ ﴿۶۰﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ

اب کوئی اور حاکم ہے اللہ کے ساتھ ؟ کوئی نہیں! وہ لوگ راہ سے مڑتے ہیں ۞ بھلا کس نے بنایا زمین کو

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ

ٹھہراؤ، اور بنائیں اس کے بیچ ندیاں، اور رکھے اس میں بوجھ، اور رکھا دو

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ ﴿۶۱﴾

دریا میں اوٹ - اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ کوئی نہیں! ان بہتوں کو سمجھ نہیں ۞

أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ

بھلا کون پہنچتا ہے پھنسے کی پکار کو؟ جب اس کو پکارتا ہے، اور اٹھا دیتا ہے بُرائی، اور کرتا ہے تم کو

خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۗ ﴿۶۲﴾ أَمَّنْ

نائب زمین پر - اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ تم سوچ کم کرتے ہو ۞ بھلا کون

يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ

راہ بتاتا ہے تم کو اندھیروں میں جنگل کے اور دریا کے ؟ اور کون چلاتا ہے باویں خوشخبری

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۗ ﴿۶۳﴾

لاتیاں اس کی مہر سے آگے؟ اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ اللہ بہت اوپر ہے اس سے جو شریک بتاتے ہیں ۞

أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

بھلا کون سرے سے بناتا ہے؟ پھر اس کو دُہراتا ہے؟ اور کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے اور

الْأَرْضِ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

زمین سے ؟ اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ ؟ تو کہہ، لاؤ اپنی سند اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

سچے ہو ۞ تو کہہ، خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں

ان بُرِّ برساؤ، برساؤ، (واؤ معروف) برسنے والا، یعنی بارش، اور برسایا ہم نے اوپر ان کے ایک مینہ (شاہ رفیع الدین)

حاشیہ صفحہ ہذا

تشریح

آیت (۶۱) یعنی زمین کو ایسا بنایا کہ اس میں انسان اور حیوانات آباد ہو سکیں پھر اس زمین کے درمیان ندیاں بنائیں جس کے پانی کو پیا جا سکے اور اور کھیتی کے کام میں بھی آ سکے اور زمین کے ٹھہراؤ اور جماؤ کے لئے جگہ جگہ زمین میں بھاری پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان روک اور حاجب بنایا، تاکہ دو دریا آپس میں مل نہ جائیں اور ایک دریا دوسرے دریا کو متاثر نہ کر دے، تو بتاؤ کہ اللہ تعالٰے کے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ جو اس کا ہاتھ بٹاتا ہو، کوئی نہیں بلکہ واقعہ ہے کہ اکثر لوگ ان میں کے ان موٹی موٹی باتوں کو سمجھنے تک نہیں۔

(۶۲) بھلا کون ہے جو بے قرار کی پکار کو پہنچتا ہے اور تکلیف و مصیبت کو دُور کر دیتا ہے جب بے قرار اس کو پکارتا ہے اور کون ہے جو تم کو زمین میں اگلوں کا نائب بناتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف اور تصرف کا حقدار بناتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے اور یاد رکھتے ہو۔

الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾

چھپی چیز کی، مگر اللہ۔ اور ان کو خبر نہیں کب جلائے جائیں گے؟ ٭

بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ

بلکہ ہار گری ان کی دریافت آخرت میں۔ بلکہ ان کو دھوکا ہے اس میں۔

بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا

وہ اس سے اندھے ہیں ف ٭ اور بولے وہ جو منکر ہیں، کیا جب ہم ہو

تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَ

گئے مٹی اور ہمارے باپ دادے، کیا ہم کو زمین سے نکالنا ہے؟ ٭ وعدہ مل چکا ہے اس کا ہم کو اور

آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ

ہمارے باپ دادوں کو آگے سے، اور کچھ نہیں، یہ نقلیں ہیں اگلوں کی ٭ تو کہہ،

سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پھرو ملک میں، تو دیکھو کیسا ہوا آخر

الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا

گنہگاروں کا ٭ اور غم نہ کھا ان پر، اور نہ رہ خفگی میں ان کے

يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

داؤ بنانے سے ٭ اور کہتے ہیں، کب ہے یہ وعدہ؟ اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ

سچے ہو ٭ تو کہہ، شاید تمہاری پیٹھ پر پہنچی ہو بعضی چیز،

الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

جس کی شتابی کرتے ہو ٭ اور تیرا رب تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر،

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

پر ان میں بہت شکر نہیں کرتے ٭ اور تیرا رب جانتا ہے جو چھپ رہا ہے

صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ

انکے سینوں میں، اور جو کھولتے ہیں ٭ اور کوئی چیز نہیں، جو غائب ہو آسمان

فوائد ف یعنی عقل دوڑا کر تھک گئے آخرت کی حقیقت نہ پائی کبھی شک کرتے ہیں کبھی منکر ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ (۶۶) بلکہ ہار گری ان کی دریافت، ہار کر گر گئی، ناکام ہو گئی۔ شاہصاحبؒ نے ہارنے اور گرنے سے مرکب کیا ہے (۷۰) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن آیات میں تسلی دیتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ آپ ضدی لوگوں کی گمراہی پر غم نہ کریں، ان آیات کا اصلی مقصد حضورؐ کی دردمندی اور دلسوزی کا اظہار ہے۔ ورنہ جہاں تک آپکے غم کھانے اور پریشان ہونے کا تعلق ہے تو وہ آپ کے لئے اپنے منصب کے لحاظ سے ضروری تھا خدا تعالٰی نے آپ پر ذمہ داری عائد کی تھی کہ آپ اللہ کے دین کو تمام دینوں پر غالب کریں۔ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ اس ذمہ داری کے احساس کا تقاضا تھا کہ آپ لوگوں کی گمراہی پر افسوس کریں، رنجیدہ رہیں، اور انہیں راہِ حق پر لانے کے لئے سرتوڑ کوشش کریں۔ خدا تعالٰی ازراہِ شفقت و محبت اپنے نبی کو تسلی دیتا اور زیادہ فکرمندی سے روکتا۔ اس قسم کی آیات سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں (علماء و مشائخ) کو ان کی ذمہ داری کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ کہ وہ خدا کے بندوں کو راہِ توحید پر لانے کے لئے رسول پاکؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔ ایک بوجھ اتارنے کے طور پر دین کی تبلیغ کرنا اور محض ایک مقدس رسم پوری کرنے کے لئے تعلیم و تدریس کا فرض ادا کرنا علماء و مشائخ کو ان کی صحیح ذمہ داری کے بوجھ سے سبکدوش نہیں کر سکتا۔ جب تک علماء کرام اور مشائخ عظام کے اندر دلسوزی اور دردمندی کے جذبات نہ ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب علماء اور داعی حضرات اس احساس فرض اور آخرت کی جوابدہی کو سامنے رکھیں گے تو خدا کے دین کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے زبان سے، قلم سے، خدمت کر کے اور دلجوئی کر کے بے راہ رو بندوں کو راہ پر لانے کی جدوجہد کریں گے اور ہر اس کوتاہی سے بچیں گے جس سے تبلیغ اور دعوتِ دین کے کام کو نقصان پہنچے، جسمیں نہایت بدترین اور نقصان دہ بات آپس کا ذاتی اختلاف اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرنا ہے۔

ع ۵ ۸ ۱

وَالۡاَرۡضِ اِلَّا فِیۡ كِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَقُصُّ
اور زمین میں، مگر ہے کھلی کتاب میں ٭ یہ قرآن سناتا ہے

عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَكۡثَرَ الَّذِیۡ هُمۡ فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۷۶﴾
بنی اسرائیل کو اکثر چیز، جس میں وہ پھوٹ رہے ہیں ف ٭

وَاِنَّهٗ لَهُدًی وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ
اور یہ سوجھ ہے، اور مہر ہے ایمان والوں کو ٭ تیرا رب

یَقۡضِیۡ بَیۡنَهُمۡ بِحُكۡمِهٖ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلۡ
ان میں فیصلہ کرے اپنی حکومت سے۔ اور وہی ہے زبردست سب جانتا ٭ سو تو بھروسا کر

عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَی الۡحَقِّ الۡمُبِیۡنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَلَا
اللہ پر۔ بے شک تو ہے صحیح کھلی راہ پر ٭ تو نہیں سنا سکتا مردوں کو، اور نہیں

تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۸۰﴾ وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِی
سنا سکتا بہروں کو پکار، جب پھریں پیٹھ دے کر ٭ اور نہ تو دکھا سکے

الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمۡ
اندھوں کو، جب راہ سے بچلیں۔ تو تو سناتا ہے اس کو، جو یقین رکھتا ہو ہماری باتوں پر سو

مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً
وہ حکمبردار ہیں ٭ اور جب پڑ چکے گی ان پر بات، نکالیں گے ہم ان کے آگے

مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا لَا
ایک جانور زمین سے، ان سے باتیں کرے گا، اس واسطے کہ لوگ ہماری نشانیاں یقین

یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع وَیَوۡمَ نَحۡشُرُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ فَوۡجًا مِّمَّنۡ
نہ کرتے تھے ف ٭ اور جس دن گھیر بلاویں گے ہم، ہر فرقے میں سے ایک دل، جو

یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡ
جھٹلاتے تھے ہماری باتیں پھر ان کی مثل بٹے گی ف ٭ یہاں تک کہ جب آپہنچے،

قَالَ اَكَذَّبۡتُمۡ بِاٰیٰتِیۡ وَلَمۡ تُحِیۡطُوۡا بِهَا عِلۡمًا اَمَّاذَا كُنۡتُمۡ
فرمایا، کیوں تم نے جھٹلائیں میری باتیں؟ اور آ نہ چکی تھیں تمہاری سمجھ میں، یا کیا

فوائد ف بعضے قصے ان کے ہاں کئی طرح روایت تھے اس میں اسی طرح فرمایا جو صحیح تھا اکثر عقیدے اکثر مسئلے اس میں اس طرف اشارے کر دیئے ان پر معلوم ہوا کہ صحیح وہی تھا۔ ۱۲ منہ ف قیامت سے پہلے صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے ایک جانور نکلے گا لوگوں سے باتیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور جھوٹے منکروں کو جدا جدا کرے گا نشان دے کر۔ ۱۲ منہ رح ف یعنے ہر گناہ والے ایک جتھا ہوں گے۔ ۱۲ منہ رح۔

تشریح (۷۶) یعنی یہود و نصاریٰ کے درمیان حضرات انبیاء کرام کے واقعات اور عقائد و مسائل میں جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ ان میں قرآن کریم نے صحیح صحیح فیصلہ دیا ہے صحیح باتوں کو تسلیم کیا ہے، ان کی تصدیق کی ہے اور غلط باتوں کی تردید کی ہے۔ اہل کتاب قرآن کریم کو تسلیم کر کے آپس کے اختلافات مٹا سکتے ہیں جن اختلافات نے ان کا اعتبار ختم کر رکھا ہے۔

(۸۲) اس آیت میں قیامت کے قریب "دابۃ الارض" کی علامت و نشانی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی جب قیامت کا واقعہ رونما ہونے والا ہو گا تو صفا پہاڑی سے ایک عجیب جانور رونما ہو گا اور وہ اس وقت موجود لوگوں سے کلام کرے گا کہ اب تک جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے وہ سن لیں کہ قیامت سامنے کھڑی ہے اور حساب و کتاب کا دن آچکا ہے قیامت کی یہ علامت آفتاب کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے دن ظاہر ہو گی یہ جانور کیسا ہو گا؟ اس کا نام کیا ہو گا؟ اس کا قد کتنا بڑا ہو گا یہ ساری باتیں زائد ہیں؛ معتبر روایات میں اجمال کے ساتھ اتنا ہی آیا جتنا حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے۔

ع ۶ / ۱۶

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ بِمَا ظَلَمُوۡا فَهُمۡ لَا

کرتے تھے ٭ اور پڑ چکی ان پر بات، اس واسطے کہ انہوں نے شرارت کی، سو وہ

يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِيَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَ

کچھ نہیں بولتے ٭ کیا نہیں دیکھتے؟ کہ ہم نے بنائی رات، کہ اسمیں چین پکڑیں، اور

النَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۶﴾

دن بنایا دیکھنے کا۔ البتہ اسمیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کو، جو یقین کرتے ہیں ٭

وَيَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَفَزِعَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ

اور جس دن پھونکا جاوے نرسنگا، تو گھبرا جاوے جو کوئی ہیں آسمان و

فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوۡهُ دٰخِرِيۡنَ ﴿۸۷﴾ وَ

زمین میں، مگر جس کو اللہ چاہے، اور سب چلے آویں اس کے آگے عاجزی سے ٭ اور

تَرَى الۡجِبَالَ تَحۡسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

تو دیکھتا ہے پہاڑ، جانتا ہے وہ جم رہے ہیں اور وہ چلیں گے جیسے چلے بدلی۔

صُنۡعَ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اَتۡقَنَ كُلَّ شَىۡءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾

کاریگری اللہ کی، جس نے سادھی ہے ہر چیز۔ اس کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ف ٭

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَا ۚ وَهُمۡ مِّنۡ فَزَعٍ

جو کوئی لایا بھلائی، تو اس کو ملنا ہے اس سے بہتر۔ اور ان کو گھبراہٹ سے

يَّوۡمَئِذٍ اٰمِنُوۡنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتۡ

اس دن چین ہے ٭ اور جو کوئی لایا برائی، سو اوندھے ڈالے ہیں

وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ ؕ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۰﴾

ان کے منہ آگ میں۔ وہی بدلا پاؤ گے، جو کچھ کرتے تھے ٭

اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الۡبَلۡدَةِ الَّذِىۡ

مجھ کو یہی حکم ہے، کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی، جس نے اس

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىۡءٍ ۖ وَّاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ

کو رکھا ادب کا، اور اسی کی ہے ہر چیز۔ اور حکم ہے، کہ رہوں حکم برداروں

فوائد ف۱ ایک بار صُور پھونکے گا جس سے سب خلق مَر جاویں گے۔ دوسرا پھونکے گا تو جی اٹھیں گے اسکے بعد جو پھونکے گا تو گھبرا جاوینگے اور پھونکے گا تو بے ہوش ہو جاویں گے اور پھونکے گا تو ہشیار ہو جاویں گے صُور پھونکنا بہت بار ہے ف یہ ہوگا قیامت میں جیسے سورہ طٰہٰ میں فرمایا ہے ینسفہا ربی نسفا۔ ۱۲ منہ رح

(۸۸) اور اے مخاطِب تو پہاڑوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتا ہے کہ وہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ قیامت کے دن بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے یہ سب اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط اور مستحکم بنایا ہے یہ یقینی بات ہے کہ تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ یعنی پہاڑ اسوقت جمے ہوئے ہیں لیکن اس دن بادلوں کی طرح اُڑے اُڑے پھریں گے یہ نفخہ اولیٰ کی آخری حالت میں ہوگا۔ (۸۹) جو شخص نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس نیکی سے بہتر بدلا ملے گا اور وہ نیکی والے اس دن ہر قسم کی گھبراہٹ سے امن میں رہیں گے۔ شاید یہاں نیکی سے ایمان مُراد ہے۔ یعنے ایمان والے اس دن گھبراہٹ کے موقعوں سے مامون رہیں گے سورۂ انبیاء میں گذر چکا ہے۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰى یا یہ مطلب ہے کہ ایک نیکی کے بدلہ دس نیکیوں کا اجر و ثواب یہ کم سے کم ہوگا اور جو شخص بدی اور بُرائی لے کر حاضر ہوگا تو ایسے لوگ اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا تم کو انہی اعمال کا بدلا دیا جا رہا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔ یعنی کفر و شرک کی بُرائی میں مبتلا ہو کر آنے والے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ظلم و زیادتی نہیں جیسا کیا تھا اسی کی سزا بھگت رہے ہو۔

تشریح صُنۡعَ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اَتۡقَنَ كُلَّ شَىۡءٍ (۸۸) جس نے سادھی ہے ہر چیز، عربی میں اتقان کے معنی محکم اور مضبوط کرنے کے ہیں، شاہ ولی اللہ رہ نے ترجمہ کیا، استوار ساخت، شاہ رفیع الدین رح محکم کیا، مولانا تھانوی رہ، مضبوط بنا رکھا ہے حضرت شاہ صاحب رح نے اُردو کا نہایت جامع لفظ اختیار کیا ہے اُردو میں سادھنا، موزونیت پیدا کرنا، قابو میں رکھنا، مرتب کرنا، سنوارنا، توازن قائم رکھنا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو نہایت مضبوط، نہایت موزوں عمدہ اور اپنے حکم کا تابع پیدا کیا ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک نفخہ صرف دو مرتبہ ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایک نفخہ کی کئی حالتیں ہوں۔ پہلی حالت فزع کی ہو

باقی اگلے صفحہ پر

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

میں ۔ اور یہ کہ سُنا دوں قرآن ۔ پھر جو کوئی راہ پر آیا ،

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا

سو راہ پر آئے گا اپنے بھلے کو ۔ اور جو کوئی بہک رہا ، تو کہدے ، میں بھی ہوں

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ

ڈر سُنانے والا ۔ اور کہہ ، تعریف ہے سب اللہ کو ، آگے دکھا دے گا تم کو

اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اپنے نمونے ، تو ان کو پہچان لوگے ۔ اور تیرا رب بے خبر نہیں ان کاموں سے ، جو کرتے ہو ۔

ع ۱۱ / ۳

(۲۸) سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (۴۹) — اٰیاتہا ۸۸ — رکوعاتہا ۹

سورہ قصص مکی ہے اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ

یہ آیتیں ہیں کھلی کتاب کی ۔ ہم سناتے ہیں تجھ کو ،

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ

کچھ احوال موسیٰ اور فرعون کا ، تحقیق ایک لوگوں کے واسطے جو یقین کرتے ہیں ف ۔ فرعون

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

چڑھ رہا تھا ملک میں ، اور کر رکھے تھے وہاں کے لوگ کئی جتھے ،

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ

کمزور کر رکھا ایک فرقے کو ان میں ، ذبح کرتا ان کے بیٹے ، اور جیتی رکھتا ان کی عورتیں ۔ وہ

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ

تھا خرابی ڈالنے والا ف ۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان پر جو

اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ

کمزور پڑے تھے ملک میں ، اور کر دیں ان کو سردار ، اور کر دیں ان کو

(حاشیہ صفحہ بقیہ)

دوسری بے ہوشی کی ہو تیسری فنا کی ہو شاید اسی اعتبار سے شاہ صاحبؒ نے کئی بار فرمایا ہو۔ واللہ اعلم بگڑ جاں جس کو خدا چاہے وہ گھبراہٹ اور موت سے محفوظ رہیں گے۔ حدیث میں بلے میں سے مراد حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام اور ملک الموت اور حاملان عرش ہیں اور بعض نے شہداء کو بھی شامل کیا ہے اور بعض نے انبیاء اور صالحین کو بھی شامل کیا ہے اگر نفخہ اولیٰ ہے تو یہ مطلب نہیں کہ فرشتوں کو موت نہیں آئے گی بلکہ بعد میں ان فرشتوں کی بھی وفات ہو۔

فوائد

ف یعنی مسلمان لوگ اپنا حال قیاس کریں ظالموں کے مقابلہ میں۔ ۱۲ منہ رح ف بیٹے ذبح کرتا کہ یہ قوم بڑھ نہ جاویں کر زور پکڑیں یعنی بنی اسرائیل۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف

اللہ تعالیٰ فرعون اور حضرت موسیٰ کا قصہ اس لئے سنا رہا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مظلوم ساتھی فرعون کے انجام سے سبق لیں جس نے چالیس برس تک حضرت موسیٰ کا مقابلہ کیا اور ان پر اور ان کی قوم پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے لیکن پھر انجام کیا ہوا؟ ظالم ہلاک اور مظلوم سرخرو ہوئے۔

اور حضرت یوسفؑ کے واقعہ میں بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہمیشہ جاری رہے گی انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (۹۰) جو مظلوم تقویٰ اور صبر پر قائم رہے گا خدا تعالیٰ اسے ظالم کے مقابلہ میں سرفراز فرمائے گا۔ اس آیت پر شاہ صاحب کا تفسیری فائدہ دیکھو۔

الْوٰرِثِيْنَ ۝٥ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ

قائم مقام ۔ اور جما دیں ان کو ملک میں ، اور دکھاویں فرعون اور

وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦

ہامان کو ، اور ان کے لشکروں کو، ان کے ہاتھ سے، جس چیز کا خطرہ رکھتے تھے ف۱ ،

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ

اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کی ماں کو، کہ اس کو دودھ پلا ۔ پھر جب تجھ کو ڈر ہو

عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا

اس کا ، تو ڈال دے اس کو پانی میں ، اور نہ خطرہ کر اور نہ غم کھا ۔ ہم

رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧

پھر پہنچا دیں گے اس کو تیری طرف ، اور کریں گے اس کو رسولوں سے ف۲ ،

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ

پھر اٹھا لیا اس کو فرعون کے گھر والوں نے ، کہ ہو اُن کا دشمن اور کڑھانے والا ؕ بیشک

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝٨ وَقَالَتِ

فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر چوکنے والے تھے ف۳ ، اور بولی

امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى

فرعون کی عورت ، آنکھوں کی ٹھنڈک ہے مجھ کو اور تجھ کو ۔ اس کو نہ مارو ۔ شاید

اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩ وَ

ہمارے کام آوے یا ہم اس کو کر لیں بیٹا ، اور ان کو خبر نہیں ف۴ ، اور

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ

صبح کو موسیٰ کی ماں کے دل میں قرار نہ رہا ۔ نزدیک ہوئی کہ ظاہر کر دے بیقراری کو ،

لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠

اگر نہ ہم نے گرہ کر دی ہوتی اسکے دل پر ، اسواسطے کہ رہے ایمان والوں میں ،

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ

اور کہہ دیا اس کی بہن کو ، اسکے پیچھے چلی جا ۔ پھر دیکھتی رہی اس کو اجنبی ہو کر ، اور

فوائد

ف۱ ہامان وزیر تھا فرعون کا ۔ ظلم میں اس کا شریک ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یہ ان کی ماں کے دل میں پڑ گیا یا خواب میں دیکھا ہر گذر کے پیادے ڈھونڈھ ڈھونڈھ لاتے اور مارتے جسکے ہاں بیٹا ہوتا ۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ ایک لکڑی کے صندوق میں ڈال کر انکو بہا دیا ۔ نہر میں وہ بہتا چلا گیا ۔ فرعون کے محل میں اس کی عورت نے ان کو اٹھا لیا پالنے کو ۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ خبر نہیں کہ بڑا ہو کر کیا کرے گا لیکن جانا کہ بنی اسرائیل میں کسی نے خوف سے ڈال دیا ہے پر ایک لڑکا نہ مارا تو کیا ہوا ۔

تشریح

(۸) کڑھانے والا ، کڑھانا غمگین کرنا ، دل دکھانا

یعنی موسیٰ ؑ کی ماں کو کسی ذریعے سے اشارہ فرمایا کہ تو اس کو دودھ پلاتی رہ پھر جب فرعونی جاسوسوں اور اہل کاروں کا موسیٰ ؑ کی نسبت کوئی خطرہ محسوس کرے تو اس کو ایک صندوق میں رکھ کر اس صندوق کو دریا میں ڈال دے اور کسی قسم کا خوف نہ کر اور نہ کسی قسم کا غم اور حزن کر یعنی نہ غرق ہونے کا خوف اور نہ جدائی کا غم ، کیونکہ چند دن میں ہم اس کو تیری ہی طرف لوٹا دیں گے اور وہ تیری ہی گود میں آجائے گا اور ہم تو اس کو منصب رسالت پر فائز کرنیوالے اور اس کو پیغمبری دینے والے ہیں ، چنانچہ حضرت موسیٰ ؑ کی والدہ انکو دودھ پلاتی رہیں اور جب اُن کے متعلق خطرہ محسوس ہوا تو ان کو ایک صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا ۔ وہ صندوق بہتا بہتا فرعون کی بارہ دری کی دیوار ہی سے جا لگا ۔ اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رض نے اس صندوق کو شاہی محل میں منگا لیا ۔

هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ⑪ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

ان کو خبر نہ ہوئی ۔ اور روک رکھی تھیں ہم نے اس سے دائیاں پہلے سے،

فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ

پھر بولی، میں بتاؤں تم کو ؟ ایک گھر والے، وہ اس کو پال دیں تم کو،

لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ⑫ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ

اور وہ اس کے بھلا چاہنے والے ہیں ف۱ ۞ پھر پہنچایا اس کو اس کی ماں کیطرف، کہ ٹھنڈی رہے

عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ

اسکی آنکھ، اور غم نہ کھاوے، اور جانے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے، پر بہت

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ⑬ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ

لوگ نہیں جانتے ف۲ ۞ اور جب پہنچا اپنے زور پر، اور سنبھلا دیا

ع ۱۳

آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ⑭

ہم نے اس کو حکم اور سمجھ ۔ اور اسی طرح ہم بدلا دیتے ہیں نیکی والوں کو ۞

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا

اور آیا شہر کے اندر، جس وقت بے خبر ہوتے تھے وہاں کے لوگ، پھر پائے اس میں

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ

دو مرد لڑتے ۔ یہ اس کے رفیقوں میں، اور یہ اس کے دشمنوں میں ۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ

پھر فریاد کی اس پاس اس نے، جو تھا اسکے رفیقوں میں، اس کی جو تھا اس کے دشمنوں میں،

فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

پھر مکا مارا اس کو موسیٰ نے، پھر اس کو تمام کیا ۔ بولا، یہ ہوا شیطان کے کام سے ۔

إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ⑮ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

بیشک وہ دشمن ہے بہکانے والا صریح ف۳ ۞ بولا اے رب! میں نے برا کیا اپنی جان کا،

فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ⑯ قَالَ

سو بخش مجھ کو، پھر اس کو بخش دیا، بے شک ہے بخشنے والا مہربان ۞ بولا،

فوائد

ف۱ فرعون کی عورت تھی بنی اسرائیل میں کی۔ حضرت موسیٰ کے چچا کی بیٹی اس لفظ سے پہچان گئی کہ لڑکا ان کا ہے اور جب انکو لے پالا تو دائیاں ڈھونڈھیں کسی کا دودھ انہوں نے نہ پیا، ناچار ہو گئی تھیں۔ تب ان کی ماں کو بلایا اس کا دودھ پینے لگے اس کو حوالہ کیا پالنے کو ایک دینار روز کر دیا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی وعدہ اللہ کا پہنچ رہتا ہے بیچ میں بڑے بڑے پھیر پڑ جاتے ہیں اسمیں بہت لوگ بے یقین ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ جب حضرت موسیٰ جوان ہوئے فرعون کی قوم سے بے زار رہتے ان کے کفر سے اور ان کے ساتھ لگے رہتے بنی اسرائیل وہی دو شخص لڑتے دیکھے ظالم تھا۔ فرعونی اس کو مارا تھا ادب دینے کو اس کی اجل آگئی یہ پچھتائے کہ بے قصد خون ہو گیا اور ان کی ماں کا گھر تھا شہر سے باہر جہاں سب بنی اسرائیل رہتے تھے حضرت موسیٰ کبھی وہاں جاتے کبھی فرعون کے گھر آتے اور فرعون کی قوم انکی دشمن تھی کہ غیر قوم کا شخص ہے۔ ایسا نہ ہو کر زور پکڑ لے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۲) اور روک رکھی تھی ہم نے اس سے دائیاں۔ شاہ صاحب رح نے تحریم کا ترجمہ مجازی (لازمی) معنیٰ "روکنا" کیا، کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت بچے تھے اور بچہ حرام و حلال کا مکلف نہیں ہوتا، دوسرے حضرات نے "حرام کردیم، حرام ساختیم اور حرام کیا" ترجمہ کیا ہے، یہ شاہ صاحب رح کی نزاکت خیال ہے اور قرآن فہمی کا خداداد کمال ہے۔

رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

اے رب! جیسا تو نے فضل کیا مجھ پر، پھر میں کبھی نہ ہونگا مددگار گنہگاروں کا ف ۱

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي

پھر صبح کو اٹھا اس شہر میں ڈرتا راہ دیکھتا، پھر تبھی جس نے

اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ

کل مدد مانگی تھی اس سے، فریاد کرتا ہے اس کو۔ کہا موسیٰ نے مقرر، تو

لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِي

بے راہ ہے صریح ف ۲ پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اس پر جو دشمن تھا

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا

ان دونوں کا، بول اٹھا، اے موسیٰ! کیا چاہتا ہے، کہ خون کرے میرا؟ جیسے

قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

خون کر چکا ہے ایک جی کا کل کو۔ تو یہی چاہتا ہے، کہ زبردستی کرتا پھرے

فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

ملک میں، اور نہیں چاہتا ہے کہ ہووے ملاپ کر دینے والا ف ۳

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ؗ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ

اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا، کہا، اے موسیٰ! دربار

الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

والے مشورہ کرتے ہیں تجھ پر، کہ تجھ کو مار ڈالیں سو نکل جا، میں تیرا بھلا چاہنے والا ہوں ف ۴

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ؗ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾

پھر نکلا وہاں سے ڈرتا راہ دیکھتا، بولا اے رب! خلاص کر مجھ کو اس قوم بے انصاف سے

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ

اور جب منہ دھرا مدین کی سیدھ پر، بولا، امید ہے کہ میرا رب لے جاوے مجھ کو سیدھی

السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ

راہ پر ف ۵ اور جب پہنچا مدین کے پانی پر، پائے وہاں جمع ہوئے لوگ،

ع ۵ / ۸ / ۲

فوائد ف ۱ شاید اس فریادی کی بھی کچھ تقصیر تھی اور بخشنا انہوں نے جانا الہام سے پیغمبر لوگ نبوت سے پہلے ولی تو ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی روز ظالموں سے الجھتا ہے اور مجھ کو لڑواتا ہے راہ دیکھتے یہ کہ خون والے فرعون پاس فریاد لے گئے ہیں دیکھیے کس پر ثابت ہو اور مجھ سے کیا سلوک کریں۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ ہاتھ ڈالنا چاہا اس ظالم پر بول اٹھا، مظلوم جانا کہ زبان سے مجھ کو غصہ کیا۔ ہاتھ بھی مجھ پر چلاویں گے وہ کل کا خون چھپا رہا تھا کہ کس نے کیا آج اس کی زبان سے مشہور ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف ۴ یہ سنایا ہمارے رسول کو کہ یہ بھی وطن سے نکلیں، جان کے خوف سے کافر سب اکٹھے ہوئے تھے۔ کہ ان پر مل کر چوٹ کریں اسی رات نکلے ہجرت کر کر۔ ۱۲ منہ رح ف ۵ یہ واقف نہ تھے راہ سے اللہ تعالیٰ نے اسی راہ پر ڈال دیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح، فوائد

مجرمانہ ذہنیت کی مذمت

حضرت موسیٰؑ نے جس یہودی کی حمایت کی وہ نادان دوست نکلا۔ اس نے اس مجرمانہ ذہنیت کا مظاہرہ کیا کہ موسیٰ ہمارا آدمی ہے، ہمارا رہنما ہے، پھر یہ ہمیں کیوں کس قصور پر ڈانٹ رہا ہے، اسے تو قصور و بے قصور ہمارے مخالف ہی کو سزا دینی چاہیے۔

قرآن کریم نے اس ذہنیت کی سختی سے مذمت کی ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں بے لاگ انصاف کرنے کی ہدایت کی ہے۔ بشیر کی چوری کے واقعہ (نساء ۱۰۷) رسول پاک علیہ السلام نے بشیر کے ظاہری مسلمان ہونے کے سبب سے اس کے بارے میں بے قصور ہونے اور یہودی کے قصوردار ہونے کا محض خیال کیا فیصلہ نہیں اسی خیال پر وحی الٰہی نے سخت تنبیہ کی۔

النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ

پانی پلاتے ف اور پائیں ان کے سوا دو عورتیں روکے کھڑیں۔ بولا،

مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ

تم کو کیا کام ہے؟ بولیاں، ہم نہیں پلاتے پانی جب تک پھیر لیجاویں چرواہے اور ہمارا باپ بوڑھا

كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا

ہے بڑی عمر کا ف پھر اس نے پلا دیے انکے جانور پھر ہٹ کر آیا چھاؤں کی طرف، بولا، اے رب! تو جو

أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى

اُتارے میری طرف اچھی چیز، میں اس کا محتاج ہوں ف پھر آئی اس پاس ان دونوں میں سے ایک، چلتی

اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ

شرم سے۔ بولی، میرا باپ تجھ کو بلاتا ہے، کہ بدلے میں دے حق اس کا، کہ تو نے پلا دیے ہمارے

فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ وقفة

جانور، پھر جب پہنچا اس پاس، اور بیان کیا اس سے احوال، کہا مت ڈر۔

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ

بچ آیا تو اس قوم بے انصاف سے ف بولی ان دونوں میں سے ایک، اے باپ!

اسْتَأْجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿٢٦﴾

اس کو نوکر رکھ لے، البتہ بہتر نوکر جو تو رکھا چاہتا ہے، وہ جو زور آور ہو امانت دار ف

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ

کہا، میں چاہتا ہوں کہ بیاہ دوں تجھ کو ایک بیٹی اپنی، ان دونوں میں سے، اس پر کہ تو میری

أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ

نوکری کرے آٹھ برس۔ پھر اگر تو پوری کرے دس، تو تیری

عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ

طرف سے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر تکلیف ڈالوں۔ تو آگے پاوے گا مجھ کو، اگر اللہ

اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا

نے چاہا، نیک بختوں سے ف بولا، یہ ہو چکا میرے تیرے بیچ۔ جونسی

فوائد

ف مصر سے دس دن کی راہ سے وہاں پہنچے بھوکے پیاسے لوگ پانی پلاتے تھے بکریوں کو۔ ۱۲ منہ رح ف وہ حیاء سے کنارے کھڑی تھیں بکریاں ایک طرف لے کر اور انکو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول نکالیں اوروں سے بچا پانی پلاتیاں۔ ۱۲ منہ رح ف عورتوں نے پہچانا کہ چھاؤں پکڑ تا ہے مسافر ہے دُور سے آیا تھکا بھوکا جا کر اپنے باپ سے کہا ان کو درکار تھا۔ کوئی مرد ہو نیک بخت کہ بکریاں چرا دے اور بیٹی بھی بیاہ دیں ۱۲ منہ رح ف زور دیکھا ڈول نکال لینے سے اور امانتدار دیکھا بے طمع ہونے سے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام وطن (مصر) سے ہجرت کر کے مدین آئے اور وہاں دس برس حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت انجام دینے کے بعد پیغمبر زادی سے ان کی شادی ہوئی اور واپسی میں وادی ایمن کے اندر آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ شاہ صاحب نے اس سے یہ نکتہ پیدا کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے وطن مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے اور آپ نے ۸ھ ہجری میں آٹھ برس کے بعد اپنے وطن مالوف مکہ معظمہ کو مشرکین سے واپس لے لیا۔ مگر اُن کو وہاں سے مکمل طور پر بے دخل نہیں کیا بلکہ ازراہِ ترحم ایک سال کی مہلت دی کہ وہ شرک و کفر سے توبہ کر لیں اور ایک سال کے بعد ۹ھ میں کعبۃ اللہ کی مکمل تطہیر و تقدیس کا اعلان سورۂ براءت کے ذریعہ کرا دیا گیا۔ یہ اعلان براءت حج کے موقعہ پر کیا گیا اور یہ ذی الحجہ کا مہینہ تھا اس لحاظ سے مکمل تطہیر نو برس کے بعد ہوئی شاہ صاحب رحمہ اللہ نے دس برس فرمائے ہیں شاید اس خیال سے کہ اعلان براءت پر عملدرآمد محرم ۱۰ھ سے شروع ہوا۔ جو ذی الحجہ سے اگلا مہینہ تھا۔

الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ

مدت ان دونوں میں پوری کردوں، سو زیادتی نہ ہو مجھ پر۔ اور اللہ پر بھروسا اس کا جو ہم کہتے

وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ

ہیں ف ؎ پھر جب پوری کرچکا موسیٰ وہ مدت، اور لے کر چلا اپنے گھر والوں کو،

اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ

دیکھی پہاڑ کی طرف سے ایک آگ ۔ کہا اپنے گھر والوں کو، ٹھہرو! میں نے

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ

دیکھی ہے ایک آگ، شاید لے آؤں تمہارے پاس وہاں کی کچھ خبر، یا انگارہ آگ کا،

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ

شاید تم تاپو ؎ پھر جب پہنچا اس پاس، آواز ہوئی میدان کے

الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ

داہنے کنارے سے، برکت والے تختے سے، اس درخت سے، کہ

یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٣٠﴾ وَاَنْ اَلْقِ

اے موسیٰ! میں ہوں، میں اللہ جہان کا رب ۔ اور یہ کہ ڈال دے

عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ

اپنی لاٹھی۔ پھر جب دیکھا اس کو پھنپھناتے، جیسے سانپ کی سٹک ہے، الٹا پھرا منہ موڑ کر

یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿٣١﴾

اور نہ پیچھے دیکھا۔ اے موسیٰ آگے آ، اور نہ ڈر۔ تجھ کو خطرہ نہیں ؎

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ؗ

پیٹھا اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں، نکل آوے چٹا، نہ کچھ برائی سے ۔

وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ

اور ملا اپنی طرف اپنا بازو ڈر سے، سو یہ دو سندیں ہیں

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

تیرے رب کی طرف سے، فرعون اور اس کے سرداروں پر، بیشک وہ تھے لوگ

فوائد ف ہمارے حضرت بھی وطن سے نکلے سو آٹھ برس پیچھے آکر مکہ فتح کیا اگر چاہتے اسی وقت شہر خالی کرواتے کافروں سے لیکن اپنی خوشی سے دس برس پیچھے کافروں سے پاک کیا۔ ان بزرگ کا نام نہیں فرمایا۔ قرآن میں اور توریت میں نام کچھ اور ہے اور مشہور ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام پیغمبر تھے۔ ١٢ منہ رحم

تشریح

(٣١) سانپ کی سٹک ہے پتلا اور چھوٹا سانپ ہے۔

تشریح ف

حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کی نجات اور ہجرت کے بعد فرعون فوری طور پر ہلاک کر دیا گیا لیکن رسول پاک علیہ التحیۃ والتسلیم کے دشمنوں کو آٹھ برس کی مہلت دی گئی کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو آپ کے ہاتھ سے سبق دلوانا چاہتا تھا آپ نے اور آپ کے رفقاء نے جہاد کیا اس میں آپ کی عزت و ہزیمت کا اظہار ہوا۔ بنی اسرائیل بزدل تھے انکے دشمن کی ہلاکت غیبی طور پر کرنی پڑی۔

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

بے حکم ف ۔ بولا ، اے رب ! مَیں نے خون کیا ہے ان میں ایک جی کا ،

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ

سو ڈرتا ہوں کہ مجھ کو مار ڈالیں گے ۔ اور میرا بھائی ہارونؑ، اس کی زبان چلتی ہے مجھ سے

لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ

زیادہ ، سو اس کو بھیج ساتھ میرے مدد کو ، کہ مجھ کو سچا کرے ، میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو

يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ

جھوٹا کریں ۔ فرمایا ، ہم زور دیں گے تیرے بازو کو تیرے بھائی سے اور

نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ

دیں گے تم کو غلبہ ، پھر وہ نہ پہنچ سکیں گے تم تک ۔ ہماری نشانیوں سے

اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

تم اور جو تمہارے ساتھ ہو اُوپر رہو گے ۔ پھر جب پہنچا ان پاس موسیٰ لے کر

بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا

ہماری نشانیاں کھلی ، بولے ، اور کچھ نہیں یہ جادو ہے جوڑلیا ، اور ہم نے

سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى

سنا نہیں یہ اپنے اگلے باپ دادوں میں ۔ اور کہا موسیٰؑ نے ،

رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ

میرا رب بہتر جانتا ہے جو کوئی لایا ہے سوجھ کی بات اس کے پاس سے ، اور جس کو

تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

ملے گا پچھلا گھر ۔ بے شک بھلا نہ ہوگا بے انصافوں کا ۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ

اور بولا فرعون ، اے دربار والو ! مجھ کو معلوم نہیں تمہارا کوئی حاکم

اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ

میرے سوا ۔ سو آگ دے لے ہامان ! میرے واسطے گارے کو ۔ پھر بنا

فوائد ف بازو ملا دو سے یعنی ساتھ کر دو جاتا ہے۔

۱۲ منہ رح

تشریح (۳۴) اَفْصَحُ کا ترجمہ کیا ، زبان چلتی ہے مجھ سے زیادہ ، بہت فصیح ہے (شاہ رفیع الدین) شاہ عبد القادر صاحبؒ کے ترجمہ میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان بچپن میں جل گئی تھی ، اس کی وجہ سے بولنے میں تکلف ہوتا تھا صرف اتنی بات تھی ، ورنہ جہاں تک کلام کی فصاحت و بلاغت کا تعلق ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک صاحب وحی ہونے کی حیثیت سے حضرت ہارونؑ سے زیادہ تھی (۳۷) حضرت موسیٰؑ نے جب دیکھا کہ فرعونی ایک سیدھی سادھی اور معقول دلیل کو نہیں سمجھتے اور اس کو سحر و افتراء اور ایک انوکھی اور نئی بات بتاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا ، تم مانو یا نہ مانو ، جانو یا نہ جانو ، میرا پروردگار تو اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے دین کی روشنی اور ہدایت لے کر آیا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس دنیا کا انجام کس کے لئے اچھا ہونے والا ہے اور کس کا خاتمہ بالخیر ہونے والا ہے اور کس کی عاقبت محمود ہوگی اور پچھلا گھر کس کو ملنے والا ہے یعنی جو اسلام کا پابند ہوگا اسی کا انجام اچھا ہوگا اور پچھلا گھر اسی کو ملنے والا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ظالم اور ستم گاروں اور بد دینوں کو فلاح اور کامیابی نصیب نہیں ہونے والی ہے۔

لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ
میرے واسطے ایک محل، شاید میں جھانک دیکھوں موسیٰ کا رب، اور میری اٹکل میں تو وہ

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ
جھوٹا ہے ف۱ ، اور بڑائی کرنے لگے وہ اور اسکے لشکر، ملک میں

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ
ناحق، اور اٹکلے کہ وہ ہماری طرف پھر نہ آویں گے ، پھر پکڑا ہم نے اس کو

جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
اور اسکے لشکروں کو، پھر پھینکدیا ہم نے ان کو پانی میں ! سو دیکھ ! آخر کیسا ہوا گناہگاروں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ
کا ، اور کیا ہم نے اُن کو سردار، بلاتے دوزخ کی طرف۔ اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ
قیامت کے دن ان کو مدد نہیں ، اور پیچھے رکھی ان پر اس

الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع
دنیا میں پھٹکار۔ اور قیامت کے دن اُن پر بُرائی ہے ،

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا
اور دی ہم نے موسیٰ کو کتاب ، اس پیچھے کہ کھپا چکے

الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
اگلی سنگتیں، سوجھاتے لوگوں کو، اور راہ بتانے، اور مہر، شاید

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ
یاد رکھیں ف۲ ، اور تو نہ تھا غرب کی طرف، جب

قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ لا
ہم نے بھیجا موسیٰؑ کو حکم، اور نہ تھا تو دیکھتا ف۳ ،

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا
لیکن ہم نے اُٹھائیں کتنی سنگتیں، پھر لمبی گذری ان پر مدت۔ اور تو نہ رہتا تھا

فوائد ف۱ گارے کو آگ دے یعنی پکی اینٹ بنا کہتے ہیں، پکی اینٹ اول اسی نے نکالی کہ عمارت اُونچی بنادے تو پتھر کے بوجھ سے گر نہ پڑے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ توریت کے بعد ایسے غارت کے عذاب کم آئے کہ عالم میں ایک لوگ شریعت کے حکم پر قائم رہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ غرب کیطرف طور کے جہاں موسیٰ کو توریت ملی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۸) اور فرعون نے اپنے مشیروں اور سرداروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اے اہل دربار میں تو سوائے اپنے تمہارے لئے کسی اور معبود کو جانتا نہیں۔ پھر اپنے وزیر ہامان کو حکم دیا۔ اے ہامان! تو میرے لئے مٹی کی کچی اینٹوں کو آگ میں پکوا پھر ان پکی اینٹوں سے میرے لئے ایک محل بنوا تاکہ میں ذرا موسیٰ کے معبود کی ٹوہ لگاؤں، اور میں موسیٰ کے رب کو جھانک کر دیکھ لوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں اور میری اٹکل میں تو وہ موسیٰ جھوٹا ہے۔ یعنی فرعون کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ اہل دربار موسیٰ کے دلائل سے متاثر ہو کر موسیٰ کی صداقت کے قائل نہ ہو جائیں، اسلئے اُن کی توجہ کو ہٹانے کے لئے اہل دربار کو مخاطب کیا۔

فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

مدین والوں میں ، ان کو سناتا ہماری آیتیں - پر ہم رہے ہیں رسول بھیجتے ٭

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ

اور تو نہ تھا طور کے کنارے جب ہم نے آواز دی ، ولیکن یہ مہر سے تیرے رب

رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

کے ، ایک لوگوں کو ، جن پاس نہیں آیا کوئی ڈر سنانے والا تجھ سے پہلے ، شاید

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

وہ یاد رکھیں ٭ اور اتنے واسطے ، کہ کبھی پڑے ان پر آفت اپنے ہاتھوں کے

اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

بھیجے سے ، تو کہنے لگیں ، اے رب ہمارے ! کیوں نہ بھیج دیا ہم پاس کسی کو پیغام دے کر ؟ تو ہم چلتے

وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

تیری باتوں پر ، اور ہوتے یقین رکھنے والے ٭ پھر جب پہنچی ان کو ٹھیک بات ہمارے پاس سے

قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ

کہنے لگے ، کیوں نہ ملا اس کو ، جیسا ملا تھا موسیٰ کو ؟ کیا ابھی منکر ہو چکے موسیٰ سے

مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

اس سے پہلے - کہنے لگے ، دونوں جادو ہیں آپس میں موافق اور کہنے لگے ہم دونوں کو

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ

نہیں مانتے ف ٭ تو کہہ ، اب لاؤ کوئی کتاب اللہ کے پاس کی ، جو ان دونوں سے بہتر سوجھاتی

اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

ہو ، میں اس پر چلوں ، اگر تم سچے ہو ٭ پھر اگر نہ کر لاویں تیرا کہا ، تو جان لے

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

کہ وہ چلتے ہیں نری اپنی چاؤ پر ، اور اس سے بہکا کون ؟ جو چلے اپنی چاؤ پر ، بن

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع

راہ بتائے اللہ کے - بیشک اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو ٭

۵ ع ۸

فوائد ف مکے کے کافر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سن کر کہنے لگے کہ ویسا معجزہ اس پاس ہوتا تو ہم مانتے جب یہود سے پوچھا اور توریت کے حکم سنے اسکے موافق اپنی مرضی کے خلاف کہ بت پرستی کفر ہے اور آخرت کا جینا برحق ہے اور اللہ کے نام پر ذبح نہ ہو سو مردار ہے اور بہتیری باتیں۔ تب دونوں کو لگے جواب دینے۔ ۱۲ منہ

تشریح (۴۷) اور اگر ہم رسول نہ بھیجتے تو پھر جب کبھی انکے ہاتھوں کی کمائی کیوجہ سے ان پر کوئی مصیبت اور عذاب نازل ہوتا تو یوں کہتے ، اے ہمارے پروردگار! تو نے ہماری طرف کسی کو رسول بنا کر کیوں نہیں بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی اتباع کرتے اور ہم تیرے رسولوں پر ایمان لانیوالوں میں سے ہوتے ، یعنی فرض کرو اگر رسولوں کا بھیجنا نہ ہوتا اور لوگوں کو ان کی رائے اور ان کی عقل کے حوالے کر دیا جاتا۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی شرائع جن باتوں کو منع کرتی ہیں۔ انکی قباحت اور ان کی برائی عقل صحیح کے نزدیک مسلم ہے ، تو ان کو اگر ان کی عقل پر چھوڑ دیا جاتا اور عقل سے کام نہ لیتے اور منہیات کا ارتکاب کرتے اور ہمارا عذاب ان پر نازل ہوتا تو ان کو حسرت ہوتی کہ کوئی رہنما کیوں نہیں آیا۔ جو برے کاموں کی برائی ہمیں سمجھاتا اور ہم اس کی پیروی کر کے عذاب سے بچ جاتے۔ مطلب یہ ہوا کہ رسولوں کو بھیجنا تمہارے لئے مفید اور نافع ہے۔ ہمارا اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوری کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جہاں تمہاری عقل بے بس ہو کر رک جاتی ہے وہاں وہ تم کو سمجھا کر تمہاری عقل کو رہنمائی بخشتا ہے۔ یہ ایسی بات ہے جیسی سورہ طٰہٰ کے آخر میں مذکور ہوئی۔ ولو انا اهلكنهم بعذاب من قبله (الآية)

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾ الَّذِينَ

اور ہم لگاتے گئے ہیں ان سے بات شاید وہ دھیان میں لاویں ۞ جن کو ہم نے

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

دی ہے کتاب اس سے پہلے، وہ اس کو یقین کرتے ہیں ۞ اور جب ان کو سنائیے

قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾

کہیں ہم یقین لائے اس پر، یہی ہے ٹھیک ہمارے رب کا بھیجا ہم ہیں اس سے پہلے کے حکمبردار ۞

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ

وہ لوگ پاویں گے اپنا حق دوہرا، اس پر کہ ٹھہرے رہے، اور بھلائی

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِذَا سَمِعُوا

دیتے ہیں برائی کے جواب میں، اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں ۞ اور جب سنیں

اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ

نکمی باتیں، اس سے کنارہ پکڑیں، اور کہیں ہم کو ہمارے کام اور تم کو تمہارے کام، سلامت

عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَ

رہو، ہم کو نہیں چاہئیں بے سمجھ ف۱ ۞ تو راہ پر نہیں لاتا جس کو چاہے،

لَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾

پر اللہ راہ پر لاوے جس کو چاہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے جو راہ پر آویں گے ف۲ ۞

وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ

اور کہنے لگے، اگر ہم راہ پکڑیں تیرے ساتھ، اچک لے جاویں اپنے ملک سے۔ کیا ہم نے

نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ

جگہ نہیں دی ان کو ادب کے مکان میں پناہ کی؟ کھنچے آتے ہیں اس طرف میوے، ہر چیز کی روزی

رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ

ہماری طرف سے، پر بہت ان میں سمجھ نہیں رکھتے ف۳ ۞ اور کتنی کھپا دیں

أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ

ہم نے بستیاں، جو اترا چکی تھیں اپنی گذران میں۔ اب یہ ہیں ان کے گھر،

فوائد ف۱ یہ حبشہ کے نصاریٰ تھے، نجاشی کے رفیق اس قرآن کو سن کر یقین لائے۔ اور جس جاہل سے توقع نہ ہو کر سمجھانے پر لگے گا اس سے کنارہ ہی بہتر ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ حضرت نے اپنے چچا کے واسطے سعی کی کہ مرتے وقت کلمہ ہی کہے اُس نے قبول نہ کیا اس پر یہ اُتری۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یہ مکے کے لوگ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوں تو سارے عرب ہم سے دشمنی کریں، اللہ نے فرمایا اب ان کی دشمنی سے کس کی پناہ میں بیٹھے ہو، یہی حرم کا ادب وہی اللہ تب بھی پناہ دینے والا ہے۔

تشریح (۵۶) شاہ صاحبؒ نے ابوطالب کے ایمان لانے یا نہ لانے کے مسئلہ میں جمہور علماء کی رائے سے اتفاق کیا ہے لیکن بعض محققین اہل سیر نے سیرت ابن ہشام کی روایت سے استدلال کرکے ابوطالب کے ایمان لانے کے قول کو ترجیح دینا پسند کیا ہے۔ مفسرین میں علامہ آلوسی بغدادی نے رُوح المعانی میں یہ لکھا ہے کہ ابوطالب کے ایمان لانے یا نہ لانے کی بحث سے بچنا چاہیئے اور انہیں بُرا نہ کہنا چاہیئے، انکو بُرا کہنے سے رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہے۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے صاحب رُوح المعانی کی اس ہدایت کو نقل کرکے اپنا رجحان اسی کی رائے کی طرف ظاہر کیا ہے (معارفُ القرآن جلد۔ ص ۶۳۹) جناب ابوطالب کو رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو محبت تھی اور جس طرح انہوں نے آخر دم تک حضورؐ کا ساتھ دیا اس کا تقاضا یہی ہے کہ اس مسئلہ میں ادب کے پہلو کو اختیار کیا جائے۔ (۵۷) بعض مشرک سردار اسلام قبول نہ کرنے کے لئے یہ بہانہ بناتے تھے کہ اگر ہم نے عرب کے قدیم رسم ورواج، بُت پرستی وغیرہ کو چھوڑ کر دین توحید قبول کرلیا تو ہم پر سارا عرب حملہ کردے گا، پھر ہم کس کس سے لڑیں گے۔ قرآن نے جواب دیا کہ جس پروردگار نے حرم پاک خانہ کعبہ کی برکت سے تمہیں بیرونی حملوں سے بچا رکھا ہے، وہی پروردگار اسوقت بھی تمہاری حفاظت کا سامان پیدا کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سارے عرب پر توحید الٰہی کا پرچم لہرانے لگا اور سرزمین عرب کے اس عظیم انقلاب سے خوفزدہ ہوکر آس پاس کی حکومتوں (روم وفارس) میں اسلامی انقلاب کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع ہوگئیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے رُومی ریشہ دوانیوں کا سدِباب کرنے کے لئے تبوک کی طرف اقدام فرمایا اور رومیوں کے حوصلے پست ہوگئے۔ حضورؐ کے بعد آپکے دو جانشین خلفاء

بقیہ اگلے صفحہ پر

لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٨﴾

بسے نہیں ان کے پیچھے مگر تھوڑے دنوں۔ اور ہم ہیں آخر سب لینے والے ؁

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا

اور تیرا رب نہیں کھپانے والا بستیوں کو، جب تک نہ بھیج لے ان کی بڑی بستی میں کسی کو پیغام دیکر

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾

جو سنادے ان کو ہماری باتیں۔ اور ہم نہیں کھپانے والے بستیوں کو، مگر جبکہ وہاں کے لوگ گنہگار ہوں ؁

وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ

اور جو تم کو ملی ہے کوئی چیز، سو برتنا ہے دنیا کے جیتے، اور یہاں کی رونق۔

وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَفَمَن

اور جو اللہ کے پاس ہے، سو بہتر ہے اور رہنے والا۔ کیا تم کو بوجھ نہیں؟ ؁ بھلا ایک شخص،

وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ

جو ہم نے وعدہ دیا ہے اس کو اچھا وعدہ، سو وہ اس کو پانے والا ہے، برابر ہے اسکے، جس کو ہم نے

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ

برتوایا برتنا دنیا کے جیتے؟ پھر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا ؁ اور جس دن

يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾

ان کو پکارے گا، تو کہے گا، کہاں ہیں میرے شریک؟ جن کا تم دعویٰ کرتے تھے ؁

قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا ۚ

بولے، جن پر ثابت ہوئی بات، اے رب! یہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا۔

أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا

ان کو بہکایا، جیسے ہم آپ بہکے۔ ہم منکر ہوئے تیرے آگے، وہ ہم کو نہ پوجتے

يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ

تھے ف ؁ اور کہیں گے، پکارو اپنے شریکوں کو، پھر پکاریں گے، تو وہ

يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾

جواب نہ دیں گے ان کو، اور دیکھیں گے عذاب۔ کسی طرح وہ راہ پائے ہوتے ف

ع ۶/۱۰ ۹

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حق نے اسلامی انقلاب کی حفاظت کے لئے روم و فارس پر فوجی اقدامات کئے اور خدا تعالےٰ نے ان حضرات کی مدد فرمائی اور روم و فارس اور مصر میں توحید کا نور پھیل گیا۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ ۱۲

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف یہ شیطان بولیں گے بہکایا تو ہے انہوں نے پر نام لے نیکیوں کا اسی لئے کہا کہ ہم کو نہ پوجتے تھے۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی اسوقت یہ آرزو کریں گے جن نیکوں کو پوجتے تھے وہ جواب نہ دیں گے کہ وہ راضی نہ تھے یا خبر نہ رکھتے تھے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۳) پہلا سوال آیت (۷۰) توحید الٰہی کے متعلق تھا۔ یہ دوسرا سوال رسالت کے متعلق ہے کہ اے مشرکین! تم نے ہمارے رسولوں کی دعوت کے جواب میں کیا رویہ اختیار کیا۔ لیکن انکے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا۔ کیونکہ خوف و دہشت سے انکے اوسان خراب ہو رہے ہوں گے حدیث شریف میں قبر کے اندر بھی سوال و جواب کی یہی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ ملائکہ سوال کریں گے مَنْ رَّبُّكَ، مَنْ نَّبِيُّكَ، مَا دِيْنُكَ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، یعنی ایمان والے کلمہ شہادت پڑھ لیں گے۔ اور منکرین ہائے، ہائے ہمیں کچھ پتہ نہیں، کہکر اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے لیکن ان کا پیچھا کیسے چھوٹ سکے گا۔ انکار کی سزا ان پر مسلط ہو جائے گی۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾

اور جس دن ان کو پکارے گا، تو کہے گا، کیا جواب کہا تم نے؟ پیغام پہنچانے والوں کو ؏

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾

پھر بند ہو گئیں ان پر باتیں اس دن، سو آپس میں بھی نہیں پوچھتے ف ؏

فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَن يَكُونَ مِنَ

سو جس نے توبہ کی ہے، اور یقین لایا، اور کی بھلائی، سو امید ہے کہ ہووے چھوٹنے

الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ

والوں میں ؏ اور تیرا رب پیدا کرتا ہے، جو چاہے اور پسند کرے۔ ان کے ہاتھ نہیں

الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا

پسند۔ اور نرالا ہے، اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بتاتے ہیں ؏ اور تیرا رب جانتا ہے جو چھپ

تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ

رہا ہے ان کے سینوں میں، اور جو جتاتے ہیں ؏ اور وہی اللہ ہے، کسی کی بندگی نہیں اسکے سوا۔ اسی

الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾

کی تعریف ہے پہلے میں اور پچھلے میں۔ اور اسی کے ہاتھ حکم ہے، اور اسی پاس پھیرے جاؤ گے ؏

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ

تو کہہ، دیکھو تو! اگر اللہ رکھ دے تم پر دن ہمیشہ کو قیامت

يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا

کے دن تک، کون حاکم ہے اللہ کے سوا، کہ لاوے تم کو کہیں روشنی؟ پھر کیا

تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ

تم سنتے نہیں؟ ؏ تو کہہ، دیکھو تو! اگر رکھدے اللہ تم پر دن

سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم

ہمیشہ کو قیامت کے دن تک، کون حاکم ہے اللہ کے سوا؟ کہ لاوے تم کو

بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾ وَمِن

رات جس میں چین پکڑو۔ کیا تم نہیں دیکھتے؟ ؏ اور اپنی

فوائد ف یعنے جواب نہ آوے گا کسی کو۔ ۱۲ منہ

تشریح (۶۸) اور اللہ ہی کامل الصفات ذات ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء کے لائق دنیا اور آخرت میں وہی ہے اسی کی فرمانروائی اور حکومت ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے یعنی جو خالقیت میں منفرد، اختیارات میں منفرد، علم میں منفرد، وہی تو ذات اللہ جل جلالہٗ ہے جب وہ ہر صفت کمالیہ میں منفرد ہے تو اس کے سوا کوئی معبود بھی نہیں دنیا اور آخرت دونوں عالموں میں اس کا تصرف ہے اس لئے وہی دونوں عالموں میں ہر قسم کی حمد و ثنا کے لائق ہے۔ فرمانروائی کا یہ عالم کہ آخرت میں تو اس کے سوا کسی کی حکومت ہی نہیں دنیا میں اگر مجازاً کسی کی حکومت نظر آتی ہے تو وہ بھی محض عارضی، اس لئے حقیقی حکمران وہی ہے اور اس کی سلطنت کی قوت اور وسعت ایسی ہے کہ تم سب اسی کی طرف واپس ہوگے اس کی قوت و وسعت سلطنت سے کہیں بچ کر نہ بھاگ سکتے ہو نہ جا سکتے ہو، ولہ الحکم النافذ فی الدنیا والاٰخرۃ ومصیر الخلق کلھم فی عواقب امورھم الی حکمہ فی الاٰخرۃ آگے اس کی بے پناہ قدرت کا ذکر ہے۔ (۷۱) اے پیغمبر آپ ان سے دریافت کیجئے بھلا یہ تو بتاؤ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات ہی رہنے دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے تو کیا سنتے نہیں یعنی آفتاب کی گردش اس طور پر ہو کر زمین پر اس کی روشنی نہ پڑ سکے تو پھر زمین کو روشن کرنے اور تم کو روشنی دکھانے والا اور کونسا معبود جو تم کو روشنی سے مستفیض کر دے تو تم ان دلائلِ قدرت کو توجہ کیساتھ سن کر سمجھتے نہیں چونکہ ہمیشہ کی رات سے استدلال فرمایا تھا تاریکی کی مناسبت سے افلا تسمعون فرمایا کیونکہ تاریکی میں دکھائی نہیں دیتا البتہ سن سکتا ہے اسلئے اس وسعت قدرت کا حال سنتے نہیں آگے اس کا عکس فرمایا۔

رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

مہر سے بنا دیا تم کو رات اور دن، کہ اس میں چین بھی پکڑو اور

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧٣ وَيَوْمَ

تلاش بھی کرو کچھ اس کا فضل، اور شاید تم شکر کرو ۞ اور جس دن

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝٧٤

ان کو پکارے گا، تو کہے گا، کہاں ہیں میرے شریک؟ جن کا تم دعویٰ کرتے تھے ۞

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا

اور جدا کریں گے ہم ہر فرقہ میں سے ایک احوال بتانے والا، پھر کہیں گے لاؤ اپنی سند، تب جانیں گے

اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٧٥ اِنَّ قَارُوْنَ

کہ سچ بات ہے اللہ کی، اور کھوئی گئیں ان سے جو باتیں جوڑتے تھے ف ۞ قارون جو تھا،

كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ

سو تھا موسیٰ کی قوم سے، پھر شرارت کرنے لگا ان پر۔ اور ہم نے دیے تھے اسکو خزانے، اتنے

اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۤ اِذْ قَالَ لَهٗ

کہ اس کی کنجیوں سے تھکتے کئی مرد زور آور - جب کہا اس کو

قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝٧٦ وَابْتَغِ فِيْمَآ

اسکی قوم نے، اترا مت، اللہ کو نہیں بھاتے اترانے والے ف ۞ اور جو تجھ کو اللہ نے

اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ

دیا، اس سے پیدا کر پچھلا گھر، اور نہ بھول اپنا حصہ

الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي

دنیا سے، اور بھلائی کر جیسے اللہ نے بھلائی کی تجھ سے، اور نہ چاہ خرابی ڈالنی

الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٧٧ قَالَ اِنَّمَآ

ملک میں - اللہ کو بھاتے نہیں خرابی ڈالنے والے ف ۞ بولا، یہ تو مجھ کو

اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ

ملا ہے ایک ہنر سے جو میرے پاس ہے- کیا نہ جانا؟ کہ اللہ کھپا چکا ہے

ع ۷ ۱۵ ۱۰

فوائد ف احوال بتانے والا پیغمبر یا انکے نائب یا جو نیک بخت تھے۔ ۱۲ منہ رح ف قارون حضرت موسیٰ کے جد کی اولاد میں تھا فرعون کے سرکار میں پیش ہو گیا تھا بنی اسرائیل پر کار بیگار بھی پہنچاتا اور مزدوری اسی کے ہاتھ سے ملتی۔ اس کام میں مال بہت کمایا۔ جب بنی اسرائیل کے حکم میں آئے حضرت موسیٰ کے اور فرعون غرق ہوا اس کی روزی موقوف ہوئی اور سرداری نہ رہی دل میں ضد رکھتا موسیٰ سے۔ منافق ہو رہا پیچھے عیب دیتا اور تہمتیں لگاتا ایک روز زور زور ایک عورت کو سکھا کر لایا تہمت کی بات اس عورت نے خدا کے ڈر سے سچ کہہ دیا کہ اس نے مجھ کو سکھایا تھا تب حضرت موسیٰ کی بد دعا سے زمین میں غرق ہوا اور اس کا گھر اور خزانہ بھی ہوا۔ ۱۲ منہ رح

ف خرابی نہ ڈال یعنی حضرت موسیٰ کی ضد نہ کر اور اپنا حصہ نہ بھول دنیا سے یعنی حصہ کے موافق کھا پہن اور زیادہ مال سے آخرت کما۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ہلاکت قارون (۷۶) قارون مصر کے اندر ہلاک ہوا یا مصر سے باہر تیہ کے میدان میں، علماء تفسیر اسمیں مختلف الرائے ہیں، شاہ صاحب رح نے میدان تیہ میں فرعون کی غرقابی کے بعد لکھا ہے اور اس کا قرینہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے فرعون کی غرقابی کے بعد اس کی ہلاکت کا ذکر کیا ہے۔

دولت کے بارے میں قارونی نظریہ یہ ہے کہ ہم نے جو کمایا ہے وہ ہمارا ہے، قرآنی نظریہ یہ ہے کہ ہم دولت کے امین ہیں حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ

اس سے پہلے کتنی سنگتیں، جو اس سے زیادہ رکھتے تھے زور، اور زیادہ

جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى

مال کی جمع۔ اور پوچھے نہ جائیں گنہگاروں سے ان کے گناہ ف ۱ پھر نکلا اپنی

قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

قوم کے سامنے اپنی تیاری سے کہنے لگے، جو طالب تھے دنیا کی زندگی کے،

يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾

اے کسی طرح ہم کو ملے، جیسا کچھ ملا ہے قارون کو، بیشک اسکی بڑی قسمت ہے ف ۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ

اور بولے جن کو ملی تھی بوجھ، اے خرابی تمہاری! اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے ان کو جو یقین

وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ

لائے اور کیا بھلا کام۔ اور یہ بات انہی کے دل میں پڑتی ہے جو سہنے والے ہیں ف ۳ پھر دھنسا دیا ہم نے

بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ

اس کو اور اسکے گھر کو زمین میں۔ پھر نہ ہوئی اس کی کوئی جماعت، جو مدد کرتی اس کی اللہ کے

اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا

سوا۔ اور نہ وہ مدد لا سکا ف ۴ اور فجر کو لگے کہنے جو کل شام مناتے

مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

تھے اس کا سا درجہ، ارے خرابی! یہ تو اللہ کھولتا ہے روزی جس کو

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

چاہے اپنے بندوں میں، اور روکتا ہے۔ اگر نہ احسان کرتا ہم پر اللہ،

لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع تِلْكَ الدَّارُ

تو ہم کو دھنسا دیتا۔ اے خرابی یہ تو! بھلا نہیں پاتے منکر ف ۵ وہ گھر پچھلا ہے،

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا

ہم دینگے وہ ان کو، جو نہیں چاہتے چڑھنا ملک میں، اور نہ

ع ۱۱

فوائد ف ۱ یعنی گناہ گار کی سمجھ درست ہو تو گناہ کیوں کرے۔ جب سمجھ الٹی پڑے تو الزام دینے کا کیا فائدہ کہ یہ برا کام کیوں کرتا ہے اس کی برائی نہیں سمجھتا۔ ۱۲ منہ رح

ف ۲ یعنی دنیا سے آخرت کو بہتر وہی جانتے جن سے محنت سہی جاتی ہے اور بے صبر لوگ حرص کے مارے دنیا کی آرزو پر گرتے ہیں نادان آدمی دنیادار کی آسودگی کو جانتا ہے اس کی بڑی قسمت ہے۔ اس کی فکر کرو اور آخر کی ذلت کو اور سوجائے خوشامد کرنے کو نہیں دیکھتا اور یہ نہیں دیکھتا کہ دنیا میں آرام ہے تو دس بیس برس اور مرنے کے بعد کاٹنے ہیں ہزاروں برس۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۷۸) وَاَكْثَرُ جَمْعًا اور زیادہ مال کی جمع، مفسرین نے جمعًا للمال لکھا ہے۔ اسی کے مطابق شاہ صاحبؒ نے ترجمہ کیا ہے، لیکن دوسرے حضرات نے تعداد کی کثرت مراد لی ہے۔

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

(۸۲) اور فجر کو لگے کہنے جو کل شام مناتے تھے اس کا سا درجہ، منانا کے مختلف معنی لکھے ہیں۔ راضی کرنا، غم یا خوشی کا اظہار کرنا، چاہنا، دعا کرنا، شاہ صاحبؒ نے چاہنے اور خواہش کرنے کے معنی میں استعمال کیا ہے یہ مفہوم اب مستعمل نہیں۔ یعنی جو کل شام اسکے درجہ ومقام کی خواہش اور آرزو کرتے تھے۔ اس کا انجام دیکھ کر لرز اٹھے۔

فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۸۳ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ

بگاڑ ڈالنا ۔ اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا ف۱ ۔ جو کوئی لایا بھلائی ،

فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

اس کو ملنا ہے اس سے بہتر ۔ اور جو کوئی لایا برائی ، سو برائیاں کرنے والے

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۸۴ اِنَّ

وہی سزا پاویں گے جو کرتے تھے ف۲ ۔ جس

الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ

شخص نے حکم بھیجا تجھ پر قرآن کا ، وہ پھیرنے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ ۔ تو کہہ ، میرا رب

اَعْلَمُ مَنْ جَاۗءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۸۵

خوب جانتا ہے ، کون لایا راہ کی سوجھ ؟ اور کون پڑا ہے صریح بہکاوے میں ف۳ ۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً

اور تو توقع نہ رکھتا تھا کہ اُتاری جاوے تجھ پر کتاب ، مگر مہر ہو کر

مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۸۶ وَلَا

تیرے رب کی طرف سے ، سو تو نہ ہو مددگار کافروں کا ف۴ ۔ اور نہ

يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ

ہو کہ تجھ کو روک دیں اللہ کے حکموں سے ، جب اُتر چکے تیری طرف ، اور بُلا اپنے

اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۸۷ۚ وَلَا تَدْعُ

رب کیطرف ، اور نہ ہو شریک والوں میں ف۵ ۔ اور مت پکار

مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ

اللہ کے سوا اور حاکم ، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا ۔ ہر چیز فنا ہے ،

اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۸ۧ

مگر اس کا منہ ۔ اسی کا حکم ہے ، اور اسی کیطرف پھر جاؤ گے ف۶ ۔

وقف لازم

آیاتہا ۶۹ (۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵) رکوعاتہا ۷

سورۂ عنکبوت مکی ہے اور اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

فوائد ف۱ یعنی قارون کی دولت کو ناداوں نے کہا اس کی بڑی قسمت ہے یہ نہیں آخرت کا ملنا بڑی قسمت ہے سو وہ ان کو ہے جو دنیا کا عروج نہیں چاہتے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ نیکی پر وعدہ دیا نیکی کا دہ ملنا ہے۔ مقرر اور برائی کا وعدہ نہیں فرمایا کہ شاید معاف ہو مگر یہ فرمایا کہ اپنے کئے سے زیادہ سزا نہیں ملتی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ پھیر لاوے گا پہلی جگہ یہ آیت اُتری، ہجرت کے وقت یہ تسلی فرمائی کہ پھر مکہ میں آؤ گے سو خوب طرح آئے پورے غالب ہو کر۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اپنی قوم کو اپنا نہ سمجھ جنہوں نے تجھ سے یہ بدی کی۔ اب جو تیرا ساتھ دے وہی اپنا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی اپنی قوم کی خاطر نہ کر دیں کے کام میں اور آپ کو ان میں نہ گن گو کہ اپنے قرابتی ہوں۔ ۱۲ منہ رح ف۶ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز فنا ہونی ہے کبھی ہو مگر اس کا منہ یعنی وہ آپ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۴ و ف۵،

ان آیات میں خطاب حضور کو ہے مگر سنانا آپ کی امت کو ہے حضور نے نہ کبھی اہل کفر کی مدد کی اور نہ کبھی آپ شرک اور مشرکین کے ساتھ ملے، الزمر (۶۵) کا خطاب بھی نبی کے توسط سے امت ہی کو ہے احکام الٰہی کی اتباع میں آپ کی شان اول المسلمین (سب سے بڑے فرمانبردار) کی ہے۔

(دیکھو آیت (۱۶۳) سورہ انعام)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا

کیا یہ سمجھے ہیں لوگ ؟ کہ چھوٹ جاویں گے اتنا کہہ کر، کہ ہم یقین لائے ، اور ان کو جانچ

یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ

نہ لیں گے ؟ اور ہم نے جانچا ہے ان کو، جو اُن سے پہلے تھے، سو البتہ معلوم کریگا اللہ

الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِیۡنَ ﴿۳﴾ اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ

جو لوگ سچے ہیں، اور البتہ معلوم کرے گا جھوٹے ؟ کیا یہ سمجھے ہیں جو لوگ

یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّسۡبِقُوۡنَا ؕ سَآءَ مَا یَحۡكُمُوۡنَ ﴿۴﴾ مَنۡ كَانَ

کرتے ہیں بُرائیاں ؟ کہ ہم سے چھوٹ جاویں، بُری بات چکاتے ہیں ف ؟ جو کوئی توقع

یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾

رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کی، سو اللہ کا وعدہ آتا ہے ۔ اور وہ ہے سنتا جانتا ؟

وَمَنۡ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفۡسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶﴾

اور جو کوئی محنت اٹھاوے، سو اٹھاتا ہے اپنے ہی واسطے۔ اللہ کو پرواہ نہیں جہان والوں کی ؟

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ وَ

اور جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام ، ہم اُتار دیں گے ان سے بُرائیاں انکی، اور

لَنَجۡزِیَنَّهُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷﴾ وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ

بدلا دینگے ان کو بہتر سے بہتر کاموں کا ف ؟ اور ہم نے تقید کردیا انسان کو

بِوَالِدَیۡهِ حُسۡنًا ؕ وَاِنۡ جَاهَدٰكَ لِتُشۡرِكَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَكَ

اپنے ماں باپ سے بھلے رہنا ! اور اگر وہ تجھ سے زور کریں، کہ تو شریک کرے میرا جس کو تجھ کو خبر نہیں ،

بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ

تو ان کا کہا نہ مان ۔ مجھی تک پھر آنا ہے تم کو، سو میں جتا دوں گا جو کچھ تم

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدۡخِلَنَّهُمۡ فِی

کرتے تھے ؟ اور جو لوگ یقین لائے، اور بھلے کام کئے ، ہم ان کو داخل کریں گے نیک

فوائد ف پہلے دو آیتیں کہیں مسلمانوں کو جو گرفتار تھے کافروں کی ایذا میں اور یہ آیت کافروں کو جو ستاتے تھے مسلمانوں کو ۔۱۲

ف یعنی ایمان کی برکت سے نیکیاں ملیں گی اور بُرائیاں مُعاف ہوں گی ۔۱۲ منہ رح

تشریح (۱) الٓمّٓ کیا ان لوگوں نے سمجھ لیا اور یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے پر کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔ یعنی یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ اُوپر کی سُورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل پر فرعونی مظالم اور اس کی زیادتیوں کا ذکر تھا۔ اس سُورت میں کفار مکہ کے ان مظالم کا ذکر ہے جو وہ مسلمانوں پر کیا کرتے تھے ان مظالم کے متعلق مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ دعوت ایمانی کو قبول کرنے والے ابتلا اور امتحان و آزمائش کے لئے آمادہ رہیں۔ اور یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ایمانی دعوت کو قبول کر لینا ہر قسم کی آزمائشوں اور فتنوں سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ کافرانہ اقتدار کے فتنوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ان کا صبر و استقلال اور جوانمردی سے مقابلہ کرنا چاہیئے (۲) اور بلاشبہ ہم ان لوگوں کو بھی آزما چکے ہیں اور مختلف حوادثات و مصائب میں مبتلا کر چکے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ظاہر کر دے گا جو سچے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ظاہر کر کے رہے گا جو جھوٹے اور کاذب ہیں یعنی تم سے پہلے جو مسلمان تھے اور کافرانہ اقتدار کے دور میں اپنے زمانے کے نبی پر ایمان لائے تھے ان کے ساتھ جو مظالم ہوئے کوئی کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا۔ اور کسی کو لوہے کی کنگھیوں سے کھرچ کھرچ کر اس کی ہڈیوں کے ڈھانچے کو ننگا کیا گیا۔ کما جاء فی الحدیث یہ سب سلوک ہو چکے ہیں تو ہم ان مسلمانوں سے پہلے کے مسلمانوں کو بھی اس قسم کی آزمائشوں میں مُبتلا کر چکے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کر دے کہ صحیح اعتقاد سے مسلمان ہونے والے کون ہیں۔ کفر کے عہد اقتدار میں یہ کہنا کہ ہم دین حق پر ایمان لے آئے اور ہم نے حق کو قبول کر لیا۔ یہ کہنا ہی بہت سے امتحانات کو دعوت دینا ہے۔

(۸) وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ اور ہم نے تقید کر دیا، تاکید سے کہہ دیا ۱۲

الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ

لوگوں میں ف ۞ اور ایک لوگ ہیں، کہ کہتے ہیں کہ یقین لائے ہم اللہ پر، پھر جب اس کو

فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ

ایذا پہنچے اللہ کے واسطے، ٹھہرا دے لوگوں کا ستانا برابر اللہ کے مار کے - اور اگر آ پہنچے مدد تیرے

مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا

رب کی طرف سے، کہنے لگیں، ہم تو تمہارے ساتھ تھے - کیا یوں نہیں ؟ کہ اللہ خوب خبردار ہے جو کچھ

فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

جیوں میں ہے جہان والوں کے ۞ اور البتہ معلوم کرے گا اللہ جو یقین لائے ہیں اور

لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝١١ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

البتہ معلوم کرے گا جو لوگ دغاباز ہیں ۞ اور کہنے لگے منکر ایمان والوں کو،

اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ

تم چلو ہماری راہ ، اور ہم اٹھالیں گے تمہارے گناہ - اور وہ کچھ نہ

بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٢

اٹھاویں گے ان کے گناہ - وہ جھوٹے ہیں ۞

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔــلُنَّ يَوْمَ

اور البتہ اٹھاویں گے اپنے بوجھ، اور کتنے بوجھ ساتھ اپنے بوجھ کے اور البتہ ان سے پوچھ ہوگی

الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝١٣ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا

قیامت کے دن، جو باتیں جھوٹ بناتے تھے ف ۞ اور ہم نے بھیجا نوح کو

اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ

اس کی قوم پاس، پھر رہا اُن میں ہزار برس پچاس برس کم -

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝١٤ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ

پھر پکڑا ان کو طوفان نے، اور وہ گنہگار تھے ف ۞ پھر بچا دیا ہم نے اس کو، اور جہاز

السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٥ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ

والوں کو، اور رکھا ہم نے جہاز نشانی جہان والوں کو ف ۞ اور ابراہیم کو جب

ع ۱۳ / ۱۰ / ۱۳

فوائد

ف۱ دنیا میں ماں باپ سے زیادہ حق کسی کا نہیں پر اللہ کا حق ان سے زیادہ ان کی خاطر دین نہ چھوڑیے ۱۲ منہ رح

ف۲ کوئی چاہے رفاقت کر کر کسی کے مگر جس کو گمراہ کیا اور اسکے بہکائے سے اس نے گناہ کیا۔ وہ گناہ اس پر بھی اور اس پر بھی۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ کہتے ہیں طوفان سے پہلے تنا رہے اور پیچھے بھی ایک مدت رہے۔ ساری عمر ہوئی چودہ برس۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ جس وقت یہ سورت اتری ہے حضرت کے یار بہت سے کافروں کی ایذا سے جہاز پر بیٹھ کر حبشہ کے ملک گئے تھے حضرت جب مدینہ کو ہجرت کر آئے تب وہ بھی سلامتی سے آملے۔ فائدہ: اور جہاز نشان رکھا لوگوں کو یعنی دنیا میں ناؤ سے بڑے کام چلتے ہیں اور قدرتیں اللہ کی نظر آتی ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۴)

حضرت نوح علیہ السلام کی عمر میں چند قول ہیں۔ صاحب روح نے فرمایا ایک ہزار پچاس سال کی عمر ہوئی بعض حضرات نے اس سے بھی زیادہ بتائی ہے واللہ اعلم حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ ساری عمر چودہ سو برس۔ آج سے سات ہزار سال پہلے ہو سکتا ہے کہ انسان کی عمروں کا اوسط یہی ہو اور حضرت نوح کی یہ عمر اس دور کے لحاظ سے عام لوگوں کی عمروں کے مطابق ہو یا بطور معجزہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اہل تحقیق نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے

قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

کہا اپنی قوم کو، بندگی کرو اللہ کی، اور اس کا ڈر رکھو۔ یہ بہتر ہے تم کو،

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اگر تم سمجھ رکھتے ہو ✽ تم تو پوجتے ہو اللہ کے سوا

اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

یہی بتوں کے تھان، اور بناتے ہو جھوٹی باتیں۔ بے شک جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا،

اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ

مالک نہیں تمہاری روزی کے، سو تم ڈھونڈو اللہ کے ہاں روزی،

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا

اور اس کی بندگی کرو، اور اس کا حق مانو۔ اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۱ ✽ اور اگر تم جھٹلاؤ گے،

فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ

تو جھٹلا چکے ہیں بہت فرقے تم سے پہلے۔ اور رسول کا ذمہ یہی ہے

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ

پہنچا دینا کھول کر ✽ کیا دیکھتے نہیں! کیوں کر شروع کرتا ہے اللہ

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾

پیدائش کو؟ پھر اس کو دُہرا دے گا یہ اللہ پر آسان ہے ف۲ ✽

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ

تو کہہ، ملک میں پھرو، پھر دیکھو، کیونکر شروع کی ہے پیدائش

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

پھر اللہ اٹھا دے گا پچھلا اٹھان، بے شک اللہ ہر چیز

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ

کر سکتا ہے ✽ مار دے گا جس کو چاہے، اور رحم کرے گا جس پر

يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى

چاہے۔ اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ✽ اور تم چھپر جانے والے نہیں زمین میں

فوائد

ف۱ رزق جو فرمایا اکثر خلق روزی کے پیچھے ایمان دیتے ہیں، سو جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے سوا روزی کوئی نہیں دیتا ہے اپنی خوشی کے موافق۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی شروع تو دیکھتے ہو دُہرانا اسی سے سمجھ لو۔ ۱۲ منہ

تشریح (۱۷) کسب معاش رزق و روزی کے خزانے خداتعالیٰ کے قبضہ و قدرت میں ہیں۔ اس نے تلاش و محنت کے اسباب مقرر کر دیئے۔ انہی اسباب کی راہ سے وہ حسب مقدور و مقسوم ہر شخص کو روزی عطا فرماتا ہے۔ توہم پرست لوگ روزی اور اولاد کے لئے بُت خانوں اور درگاہوں کے چکر لگاتے ہیں۔ بے یقین لوگ رزق و روزی کے لئے بادشاہوں اور حکمرانوں کے ہاں سر جھکاتے ہیں اور اپنے ضمیر کا خون کرتے ہیں اخلاق و انسانیت سے گر کر دولت سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں جھوٹ، دغا و مکر کا سہارا لیتے ہیں۔ لیکن خدا کی ذات و صفات پر یقین رکھنے والے جائز رستوں سے محنت کرتے ہیں، جائز مقاصد کے لئے جائز وسائل استعمال کرتے ہیں اور پھر انہیں جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس پر قناعت کرتے ہیں۔ اور اسی کو تقدیر الٰہی کے مطابق اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں۔ یہی لوگ معاشرہ کے صحیح معمار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیانتدار تاجر اور محنت کش مزدور کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ

اور نہ آسمان میں ۔ اور کوئی نہیں تمہارا اللہ سے ورے

اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ

حمایتی، اور نہ مددگار ۞ اور جو لوگ منکر ہوئے اللہ کی باتوں

اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِنْ رَحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ

سے، اور اس کے ملنے سے وہ ناامید ہوئے میری مہر سے، اور ان کو دکھ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا

کی مار ہے ۞ پھر کچھ جواب نہ تھا اس کی قوم کا، مگر یہی کہ بولے،

اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي

اس کو مار ڈالو یا جلا دو، پھر اس کو بچا دیا اللہ نے آگ سے ۔ اس میں

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ

بڑے پتے ہیں ان لوگوں کو، جو یقین لاتے ہیں ف۱ ۞ اور بولا جو ٹھہرائے ہیں تم نے

مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا ۙ مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ

اللہ کے سوا بتوں کے تھان، سو دوستی کر کر آپس میں دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ

میں ۔ پھر دن قیامت کے منکر ہو جاؤ گے ایک سے ایک اور پھٹکارو گے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٢٥﴾

ایک کو ایک ۔ اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے، اور کوئی نہیں تمہارے مددگار ف۲ ۞

فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ ۘ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ

پھر مانا اس کو لوط نے ۔ اور وہ بولا، میں وطن چھوڑتا ہوں اپنے رب کی طرف ۔

إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ

بے شک وہی ہے زبردست حکمت والا ۞ اور دیا ہم نے اس کو

إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ

اسحٰق ۳ اور یعقوب ۴، اور رکھی اس کی اولاد میں پیغمبری

فوائد

ف۱ اوپر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلام چلا تھا، اسی کے موافق اللہ تعالٰے نے بیچ میں کتنی باتیں فرمائیں پھر اس قوم کا جواب ذکر کیا، نہ جلنے میں پتے ہے یہ کہ معلوم ہوا ہر چیز کی تاثیر اسکے حکم سے ہے جب حکم ہو تو آگ سی چیز نہ جلا سکے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی وہ شیطان جن کے نام کے تھان ہیں اللہ کے روبرو منکر ہوں گے کہ ہم نے نہیں کہا کہ ہم کو پوجو بت پوجنے والے ان کو پھٹکار دیں گے کہ ہماری نذر و نیاز لے کر وقت پر پھر گئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ (۲۵) سو دوستی کر کر آپس میں، مطلب یہ ہے کہ شرک و بت پرستی کوئی علم و عقل کا کام نہیں مگر چونکہ شرک تمہارا قومی مذہب بن چکا ہے اور تمہارا قومی اور معاشرتی اتحاد انہی مشرکانہ رسموں کے ذریعہ قائم ہے، خاص طور پر تمہارے سرداروں کی آقائیت اسی شرک کی بدولت قائم ہے اس لئے تم اسے سینہ سے لگائے بیٹھے ہو، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مشرک قوم سے یہ فرمایا اور یہی بات ہر مشرک قوم پر صادق آتی ہے۔

وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ

اور کتاب، اور دیا ہم نے اس کو اس کا نیگ دنیا میں۔ اور وہ آخرت میں

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ

نیکوں میں سے ہے ف ۞ اور بھیجا لوط کو، جب کہا اپنی قوم کو،

لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

تم آتے ہو بے حیائی کے کام پر۔ تم سے پہلے نہیں کیا وہ کسی نے

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ

جہان میں ف ۞ تم کیا دوڑتے ہو مردوں پر، اور

تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ

راہ مارتے ہو؟ اور کرتے ہو اپنی مجلس میں

الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا

برا کام۔ پھر کچھ جواب نہ تھا اس قوم کا، مگر یہی کہ بولے،

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

لے آ ہم پر آفت اللہ کی، اگر تو ہے سچا ۞

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا

بولا، اے رب! میری مدد کر ان شریر لوگوں پر ف ۞ اور جب

جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا

پہنچے ہمارے بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لے کر، بولے، ہم کو کھپا دینی ہے

اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ صلے

یہ بستی۔ بے شک اسکے لوگ ہو رہے ہیں گنہ گار ۞

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ

بولا، اسمیں لوط ہے۔ وہ بولے، ہم کو خوب معلوم ہے جو کوئی اسمیں ہے۔ ہم بچا لیں گے اس کو

وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّاۤ اَنْ

اور اسکے گھر والوں کو مگر اس کی عورت۔ رہی رہ جانے والوں میں ۞ اور جب کہ پہنچے

ع ۱۵ / ۳

فوائد ف دنیا میں حق تعالیٰ نے مال اور اولاد اور عزت اور ہمیشہ کا نام نیک دیا اور ملک شام ہمیشہ کو ان کی اولاد کو دیا۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف حضرت لوط علیہ السلام بھتیجے تھے حضرت ابراہیم کے اس قوم میں کسی نے نہ مانا ان کے سوا ان کا وطن شہر بابل چھوڑ نکلے خدا کے توکل پر اللہ نے ملک شام میں پہنچا کر بسایا۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف راہ مارنا بھی ان میں دستور تھا۔ یا اسی بدکاری سے مسافروں کی راہ مارتے تھے کہ اس طرف ہو کر نہ نکلیں اور مجلس میں برے کام شاید یہی بدکاری لوگوں میں کرتے ہوں گے اس بات کی شرم بھی نہ رہی تھی کہ باہم ٹھٹھے اور چھیڑ کرتے ہوں گے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۶) حضرت لوط ع کی قوم میں بہت سی برائیاں اور بہت سے عیوب تھے بالخصوص لواطت کا فعل ان کی قوم میں بہت تھا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ (۷) کیا تم مردوں یعنی لڑکوں سے خواہش کرتے ہو اور مردوں پر دوڑتے ہو اور امردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور تم راہزنی کرتے ہو اور ڈاکہ ڈالتے ہو اور اپنی مجلس میں نامعقول بات اور ناشائستہ اعمال کا ارتکاب کرتے ہو اس پر ان کی قوم کا جواب بجز اسکے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے اگر تو سچا ہے تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آ۔

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

ہمارے بھیجے لوط۴ پاس، ناخوش ہوا ان کو دیکھ کر، اور خفا ہوا دل سے،

وَّقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا

اور وہ بولے، نہ ڈر اور نہ غم کھا۔ ہم بچا دیں گے تجھ کو اور تیرے گھر کو، مگر

امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا مُنزِلُونَ عَلٰىٓ أَهْلِ

عورت تیری رہ گئی رہنے والوں میں ف ۞ ہم کو اُتارنی ہے اس بستی

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٣٤﴾

والوں پر ایک آفت آسمان سے، اس پر کہ یہ بے حکم ہو رہے تھے ۞

وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٣٥﴾ وَ

اور چھوڑ رکھا ہم نے اس کا نشان، نظر آتا بوجھتے لوگوں کو ف ۞ اور

إِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

بھیجا مدین پاس ان کا بھائی شعیب، پھر بولا، اے قوم! بندگی کرو

اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

اللہ کی، اور توقع رکھو پچھلے دن کی، اور مت پھرو زمین میں

مُفْسِدِينَ ﴿٣٦﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا

خرابی مچاتے ف ۞ پھر اس کو جھٹلایا، تو پکڑا ان کو بھونچال نے، پھر صبح کو رہ گئے

فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودَا۟ وَقَد تَّبَيَّنَ

اپنے گھر میں اوندھے پڑے ۞ اور عاد اور ثمود کو، اور تم پر کھل چکا ہے

لَكُم مِّن مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمٰلَهُمْ

اُن کے گھروں سے۔ اور رجھایا ان کو شیطان نے ان کے کاموں پر،

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿٣٨﴾

روک دیا ان کو راہ سے، اور تھے ہوشیار ف ۞

وَقٰرُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهٰمٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُم مُّوسٰى

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو۔ اور ان پاس پہنچا موسیٰ کھلے

فوائد ف۱ یہ خفا ہوئے اس سے کہ ان مہمانوں کو کس طرح بچائیں گا اپنی قوم کی بدی سے۔ ۱۲ منہ ف۲ یعنی وہ شہر اُلٹے راہ پر نظر آتے ہیں۔ ۱۲ منہ ف۳ ان میں عادت تھی دغابازی کی دین لین میں مگر شاید راہ بھی لوٹتے تھے۔ ۱۲ منہ ف۴ یعنی دنیا کے کام میں ہوشیار تھے اور اپنے نزدیک عقلمند تھے پر شیطان کے بہکاوے سے نہ بچ سکے۔ ۱۲ منہ

تشریح (۳۶) مدین نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی ان کو بھونچال نے آپکڑا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل پڑے کے پڑے رہ گئے آخر زلزلہ کا عذاب آیا اور اس عذاب نے مدین والوں کا خاتمہ کردیا۔ سورۂ ہود میں تفصیل گذر چکی ہے (۳۸) اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی ہلاک کیا اور ان کی تباہی اور ہلاکت ان کے ویران مکانوں سے تم پر ظاہر ہو چکی ہے اور ان کا ہلاک ہونا تم کو ان کے رہنے کے مقامات سے نظر آرہا ہے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوش منظر اور مستحسن بنادیا تھا یعنی دنیا کے کاموں میں ہوشیار تھے اور سوجھ بوجھ کے اچھے تھے لیکن دین کے معاملہ میں عقل سے کام نہ لیا اور شیطان کے بہکانے میں آگئے۔

قرآن مجید یہ بتانا چاہتا ہے کہ ماضی کی ہلاک ہونے والی مجرم قومیں بے وقوف اور بے ہنر نہیں تھیں، بڑی چالاک اور ہنرمند تھیں اور انہوں نے ہر تدبیر و سیاست سے اہل حق کو ناکام کرنے کی کوشش کی مگر قدرت کے آگے ان کی ایک نہ چلی۔ آج یہود و نصاریٰ اور مشرکین بھی حق کے مقابلہ میں ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح ہیں حق کمزور ہے اور بے دست و پا ہے کیونکہ حق کا علمبردار کہنے والے اقتدار کی جنگ میں مشغول ہیں اور برباد ہیں لیکن ؎

گفت رومی ہر بنائے کہنہ کآباداں کنند
مے ندانی اول آں بنیاد را ویراں کنند

بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا
نشان لے کر، پھر بڑائی کرنے لگے ملک میں، اور نہ تھے
سٰبِقِیْنَ ۝۳۹ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
پچھڑ جانیوالے ٭ پھر سب کو پکڑا ہم نے اپنے اپنے گناہ پر، پھر کوئی تھا کہ
اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ
اس پر بھیجا پتھراؤ باؤ سے۔ اور کوئی تھا کہ اس کو پکڑا چنگھاڑ نے۔
وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ
اور کوئی تھا کہ اس کو دھنسایا ہم نے زمین میں۔ اور کوئی تھا کہ اس کو ڈبا دیا۔
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے، پر تھے وہ اپنا آپ برا کرتے
یَظْلِمُوْنَ ۝۴۰ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
٭ کہاوت ان کی جنہوں نے پکڑے اللہ کو چھوڑ کر اور
اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖۚ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ؕ وَاِنَّ
حمایتی، کہاوت مکڑی کی۔ بنا لیا اس نے ایک گھر۔ اور سب
اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝۴۱
گھروں میں بودا سو مکڑی کا گھر۔ اگر ان کو سمجھ ہوتی ف۱
اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَهُوَ
اللہ جانتا ہے جس کو پکارتے ہیں اس کے سوا کوئی چیز ہو۔ اور وہ
الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۴۲ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ
زبردست ہے حکمتوں والا ف۲ ٭ اور یہ کہاوتیں بٹھاتے ہم لوگوں کے واسطے،
وَمَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۳ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ
اور ان کو بوجھتے وہی ہیں جن کو سمجھ ہے ٭ اللہ نے بنائے آسمان اور
الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۴۴ ع
زمین جیسے چاہئیں۔ اسمیں پتہ ہے یقین لانے والوں کو ف۳ ٭

وقف لازم

ع ۴ / ۱۶

فوائد ف۱ یعنے گھر اسواسطے کر جان مال کا بچاؤ ہو۔ مکڑی کا جالا کہ دامن کے جھٹکے سے ٹوٹ پڑے ویسا ہی ہے جو اللہ کے سوا کسی کو اپنا بچاؤ سمجھے۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی کبھی سننے والا تعجب کرے کہ سب کو ایک لکڑی ہانک دیا بعضے خلق بت پوجتی ہیں بعضے آگ پانی کو بعضے اولیا انبیا کو یا فرشتوں کو سو اللہ نے فرمایا کہ اللہ کو سب معلوم ہے کہ اگر کوئی کچھ کر سکتا ہے تو اللہ سب کو ایک قلم موقوف نہ کرتا اور اللہ کو کسی کی رفاقت نہیں چاہیئے زبردست ہے اور مشورہ نہیں چاہیئے حکمتیں اسی کو ہیں۔ ۱۲ منہ

ف۳ یعنی اس کام میں کوئی شامل نہ تھا تو تھوڑے کاموں میں کون شریک ہو۔ ۱۲ منہ

تشریح (۴۰) اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کیا اور بلاشبہ ان لوگوں کے پاس موسیٰ صاف صاف دلائل واحکام لے کر آیا تھا مگر انہوں نے ملک میں سرکشی اور تکبر کیا اور وہ ہم سے جیت نہ سکے اور بچ کر کہیں بھاگ نہ سکے۔ یعنی باوجودیکہ حضرت موسیٰ ان لوگوں کے پاس واضح دلائل اور صاف احکام لے کر آئے لیکن ان کی نخوت تکبر اور غرور اور سرکشی میں کمی نہ آئی۔ اور برابر اُونچے ہوتے چلے گئے بالآخر ان کے افعال ناشائستہ ان کو پہنچا سکے اور باوجود اپنی حکومت و دولت کے ہم کو ہرا نہ سکے۔ پھر ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کی پاداش میں اور جرائم کی سزا میں پکڑ لیا سو ان میں سے بعضوں پر تو ہم نے پتھر برسانے والی آندھی بھیجی اور بعض کو ان میں سے ایک ہولناک آواز اور ایک چنگھاڑ نے آپکڑا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ

تو پڑھ جو اتری تیری طرف کتاب ، اور کھڑی رکھ نماز ۔ بے شک

الصَّلٰوةَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ

نماز روکتی ہے بے حیائی سے ، اور بری بات سے اور اللہ کی یاد ہے سب سے بڑی ۔

وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡكِتٰبِ

اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو ف۱ ۞ اور جھگڑا نہ کرو کتاب والوں سے ،

اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡۤا

مگر اس طرح پر جو بہتر ہو ۔ مگر جو ان میں بے انصاف ہیں ، اور یوں کہو کہ

اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَاُنۡزِلَ اِلَیۡكُمۡ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمۡ

ہم مانتے ہیں جو اترا ہم کو ، اور اترا تم کو ، اور بندگی ہماری اور تمہاری

وَاحِدٌ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ

ایک کو ہے اور ہم اسی کے حکم پر ہیں ف۲ ۞ اور ویسے ہی ہم نے اتاری تجھ پر

الۡكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ۚ وَمِنۡ

کتاب ۔ سو جن کو ہم نے کتاب دی ہے ، وہ اس کو مانتے ہیں ۔ اور ان لوگوں

هٰۤؤُلَآءِ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۴۷﴾

میں بھی بعضے ہیں کہ اس کو مانتے ہیں ۔ اور منکر وہی ہیں ہماری باتوں سے ، جو بے حکم ہیں ف۳ ۞

وَمَا كُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنۡ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیۡنِكَ

اور تو پڑھتا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب ، اور نہ لکھتا تھا اپنے داہنے ہاتھ سے ،

اِذًا لَّارۡتَابَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ بَلۡ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیۡ

تو البتہ شبہ کھاتے یہ جھوٹے ف۴ ۞ بلکہ یہ قرآن آیتیں ہیں صاف ، سینے

صُدُوۡرِ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ ؕ وَمَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا

میں ان کے جن کو ملی ہے سمجھ ، اور منکر نہیں ہماری باتوں سے ، مگر وہی

الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ

جو بے انصاف ہیں ف۵ اور کہتے ہیں ، کیوں نہ اتریں اس پر کچھ نشانیاں ! اسکے رب سے ،

فوائد

ف۱ جتنی دیر نماز میں لگے اتنے تو ہر گناہ سے بچے امید ہے کہ آگے بھی بچتا رہے اور اللہ کی یاد کو اس سے زیادہ اثر ہے یعنی گناہ سے بچے اور اعلیٰ درجوں چڑھے ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی مشرکوں کا دین جڑ سے غلط ہے اور کتاب والوں کا دین اصل میں سچ تھا تو ان سے ان کی طرح نہ جھگڑو کہ جڑ سے ان کی بات کاٹو ، نرمی سے بات واجبی سمجھاؤ مگر ان میں جو بے انصافی پر آوے اس کو سزا وہی ہے ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ان لوگوں میں یعنی مشرکوں میں اور جن کتاب والوں نے اپنی کتاب ٹھیک سمجھی وہ اس کو بھی مانیں گے ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی جگہ تھی شبہے کی کہ اگلی کتاب پڑھ کر یہ معلوم کیں حضرت تو کبھی استاد پاس نہ بیٹھے نہ ہاتھ میں قلم پکڑا ۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی پیغمبر نے کسی سے نہیں لکھا نہیں پڑھا بلکہ یہ وحی جو اس پر آئی ہمیشہ کو بن لکھے جاری رہے گی ۔ سینہ بسینہ اور کتابیں حفظ نہ ہوتی تھیں ۔ یہ کتاب حفظ ہی سے باقی ہے ۔ لکھنا افزود ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱

شاہ صاحبؒ نے نماز کی کم سے کم تاثیر کی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ اگر صلوٰۃ اپنے تمام ظاہری اور باطنی آداب کے ساتھ پڑھی جائے تو نمازی کو ذاتِ حق کے ساتھ وابستہ کرنے کے علاوہ معاشرتی زندگی میں ایک باکردار باضابطہ اور خداترس مسلمان بنا سکتی ہے ۔

الحزب ۱۶ م

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

تو کہہ، نشانیاں تو ہیں اختیار میں اللہ کے۔ اور میں تو یہی سنا دینے والا ہوں کھول کر ﴿

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ

کیا اس کو بس نہیں، کہ ہم نے تجھ پر اتاری کتاب کہ ان پر پڑھی جاتی ہے؟ بے شک اس

ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ

میں مہر ہے، اور سمجھانا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں ﴿ تو کہہ، بس اللہ میرے تمہارے

وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ

بیچ گواہ۔ جانتا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں۔ اور جو لوگ

اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

یقین لائے ہیں جھوٹ، اور منکر ہوئے ہیں اللہ سے، انہی کا برا ہونا ہے ف ﴿ اور

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ

شتاب مانگتے ہیں تجھ سے آفت۔ اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہر رہا، تو آپہنچتی ان پر آفت،

وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

اور آوے گی ان پر اچانک، ان کو خبر نہ ہوگی ف ﴿ شتاب مانگتے ہیں تجھ سے

بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ

عذاب۔ اور دوزخ گھیر رہی ہے منکروں کو ف ﴿ جس دن گھیرے گا ان کو

الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ

عذاب، اوپر سے، اور پاؤں کے نیچے سے، اور کہے گا،

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

چکھو جیسا کچھ کرتے تھے ف ﴿ اے بندو میرے جو یقین لائے ہو!

اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ

میری زمین کشادہ ہے، سو مجھی کو بندگی کرو ﴿ جو جی ہے

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سو چکھے گا موت۔ پھر ہماری طرف پھر آؤ گے ف ﴿ اور جو لوگ یقین لائے،

فوائد ف اللہ کی گواہی یہی کہ سچوں کو دن پر دن بڑھایا اور جھوٹوں کو مٹایا۔ ۱۲ منہ رح

ف اس امت کا عذاب یہی تھا مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہونا پکڑے جانا سو فتح مکہ میں مکے کے لوگ بے خبر رہے کہ حضرت کا لشکر سر پر آ کھڑا ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی آخرت کا عذاب وعبث مانگتے ہیں، اس عذاب میں تو پڑے ہی ہیں۔ یہ کفر اور یہ بڑے کام مرے پر نظر آوے گا کہ دوزخ کی آگ ہے جلاتی۔ ۱۲ منہ رح ف یہ اللہ کہے گا یا وہ عذاب ہی بولے گا جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال سانپ ہو کر گلے میں پڑے گا، کلے چیرے گا اور کہے گا، میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔ ۱۲ منہ رح ف جب کافروں نے مکے میں بہت زور کیا تو حکم ہوا ہجرت کا اسی ترا سی گھر اٹھ گئے حبشہ کے ملک کو۔ فرمایا کوئی دن کی زندگی جہاں بنے تہاں کاٹ دو۔ پھر ہم پاس اکٹھے آؤ گے تا کہ وطن چھوڑنا دل پر مشکل نہ لگے اور حضرت سے جدا ہونا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح د. ہجرت کیا ہے؟ شاہ صاحبؒ نے ہجرت کی مصلحت پر چند لفظوں میں کتنی معنی خیز روشنی ڈالی ہے یعنی ہجرت سے دنیا کی بے ثباتی اور اپنے وطن کو سدا رہنے کی جگہ نہ سمجھنے کا تصور پیدا کرنا مقصود ہے اگر ترک وطن کرنے میں دولتِ دنیا سمیٹنے کا تصور پیدا ہو جائے تو وہ ہجرت نہیں، دنیا کے پیچھے دوڑنا ہے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ

اور کیئے بھلے کام، ان کو ہم جگہ دیں گے بہشت میں جھروکے، نیچے بہتی نہریں،

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۵۸

سدا رہیں ان میں، خوب نیگ ملا کام والوں کو ۞

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹ وَكَاَيِّنْ مِّنْ

جو ٹھہرے رہے اور اپنے رب پر بھروسا رکھا ف ۞ اور کتنے جانور ہیں

دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ

جو اٹھا نہیں رکھتے اپنی روزی۔ اللہ روزی دیتا ہے ان کو، اور تم کو،

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۰ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ

اور وہی ہے سنتا جانتا ف ۞ اور جو تو لوگوں سے پوچھے، کس نے بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ

آسمان اور زمین، اور کام لگائے سورج اور چاند؟ تو کہیں، اللہ نے۔

فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ

پھر کہاں سے اُلٹ جاتے ہیں؟ ف ۞ اللہ پھیلاتا ہے روزی، جس کے واسطے چاہے اپنے

عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۲ وَلَىِٕنْ

بندوں میں اور ماپ کر دیتا ہے جس کو چاہے۔ بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے ف اور جو تو

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

پوچھے ان سے، کس نے اُتارا آسمان سے پانی؟ پھر جلا دیا اس سے زمین کو،

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ

اس کے مرے پیچھے، تو کہیں، اللہ نے۔ تو کہہ، سب خوبی اللہ کو ہے۔ پر بہت

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۳ۧ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ

لوگ نہیں بوجھتے ف ۞ اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہے

وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا

جی بہلانا اور کھیلنا۔ اور پچھلا گھر جو ہے سو یہی ہے جینا۔ اگر یہ سمجھ

ع ۶ ۔ وقف لازم

فوائد ف یعنی اس وطن کے بدلے وہ وطن ملے گا۔ ۱۲ منہ رح ف یہ روزی کیطرف سے خاطر جمع کر دی کہ اکثر جانوروں کے گھر میں کل کا قوت نہیں ہوتا نیا دن اور نئی روزی۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی اسباب رزق کے اسی نے بنائے سب جانتے ہیں پھر اس پر بھروسا نہیں کرتے کہ وہی پہنچا بھی دے گا مگر جتنا وہ چاہے نہ جتنا تم چاہو یہ آگے سمجھا دیا۔ ۱۲ منہ ف ماپ کر دیتا ہے۔ یہ نہیں کہ نہ دے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی مینہ بھی ہر کسی پر برابر نہیں برستا اور اسی طرح حال بدلتے دیر نہیں لگتی مفلس سے دولتمند کر دے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح، فوائد

شاہ صاحب نے رزق و روزی کے معاملہ میں اعتماد علی اللہ پر زور دیا ہے لیکن توکل کا مقام تدبیر کے ساتھ ہے۔ قرآن کریم نے روزی کی تلاش کا حکم دیا (الجمعہ ۱۰، الروم ۲۳) حدیث میں آتا ہے اطلبوا الرزق فی خبایا الارض زمین کی پہنائیوں میں رزق تلاش کرو، محنت اور کوشش پر کامیابی کی راہیں کھولنے کا وعدہ کیا گیا ہے (عنکبوت ۶۹)

حضرت عمرؓ نے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھنے والوں کے متعلق فرمایا۔ ھم المتاکلون لا المتوکلون یہ لوگ حرام خور ہیں، متوکل نہیں،

يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ

رکھتے ؛ پھر جب سوار ہوئے کشتی میں، پکارنے لگے اللہ کو، نرے اسی پر

لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾

رکھ کر نیت۔ پھر جب بچا لایا ان کو زمین کی طرف، اسی وقت لگے شریک پکڑنے ؛

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾

مکرتے رہیں ہمارے دیے سے، اور برتتے رہیں۔ اب آگے جان لیں گے ؛

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ

کیا نہیں دیکھتے؟ کہ ہم نے رکھ دی ہے پناہ کی جگہ امن کی، اور لوگ اُچکے جاتے ہیں انکے آس پاس سے

أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ

کیا جھوٹ پر یقین رکھتے ہیں، اور اللہ کا احسان نہیں مانتے؟ ف ؛ اور اس سے

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ

بے انصاف کون؟ جو باندھے اللہ پر جھوٹ، یا جھٹلاوے سچی بات کو، جب اس تک

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا

پہنچے؟ کیا دوزخ میں بسنے کی جگہ نہیں منکروں کی؟ ؛ اور جنہوں نے محنت کی

فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾ ع

ہمارے واسطے، ہم سوجھاویں گے انکو اپنی راہیں۔ اور بے شک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے ف ؛

ایاتها ۶۰ (۳۰) سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ (۸۴) رکوعاتها ۶

سورہ رُوم مکی ہے اور اس کی ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا

الم ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ

دَب گئے ہیں رُوم۔ لگتے ملک میں، اور وہ اس دبنے پیچھے

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ

اب غالب ہوں گے۔ کئی برس میں ف۳ اللہ کے ہاتھ ہیں کام، پہلے اور پچھلے

فوائد ف مکے کے لوگ اللہ کے گھر کے طفیل دشمنوں سے پناہ میں تھے اور سارے ملک عرب میں فساد تھا بتوں کے جھوٹے احسان مانتے ہیں یہ سچا احسان اللہ کا نہیں مانتے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ اپنی راہیں یعنی راہ قرب کی اور رضا کی جو بہشت ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ رُوم اور فارس کے بادشاہ ملک کی سرحد پر لڑتے تھے۔ عرب سے لگتی زمین پر یعنی عراق پر کافر کہے ہیں چاہتے کہ فارس جیتیں، مسلمان چاہتے کہ رُوم واسطے اہل کتاب کے خبریں جھوٹ اڑتی تھیں حق تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ اب تو رُوم دب گئے پر کئی برس میں وہ غالب ہوں گے۔ دس برس سے کم میں اسی طرح واقع ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۷) وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور لوگ اچکے جاتے ہیں۔ یعنی رات، دن کے جھگڑے انہیں اپنی جگہ سے اکھاڑتے اور برباد کرتے رہتے ہیں۔

فِي أَدْنَى الْأَرْضِ لگتے ملک میں برابر والے ملک میں۔

بَعْدُ ۭ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۴ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ

اور اس دن خوش ہوں گے مسلمان ۔ اللہ کی مدد سے ۔ مدد کرے جس کی

يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۵ۙ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ

چاہے ۔ اور وہی ہے زبردست رحم والا ف۱ اللہ کا وعدہ ہوا خلاف نہ کرے گا

وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

اللہ اپنا وعدہ ، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۲ جانتے ہیں اوپر اوپر

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷

دنیا کا جینا ۔ اور وہ لوگ آخرت سے خبر نہیں رکھتے ف۳

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کیا دھیان نہیں کرتے اپنے جی میں ؟ اللہ نے جو بنائے آسمان و زمین ،

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

اور جو ان کے بیچ ہے سو ٹھیک ساد کر، اور ٹھہرے وعدہ پر اور بہت لوگ اپنے رب

النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

کا ملنا نہیں مانتے ف۴ کیا پھرے نہیں ملک میں ؟

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ

جو دیکھیں آخر کیسا ہوا ان سے اگلوں کا ؟ ان سے زیادہ

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا

تھے زور میں ، اور زمین اٹھائی اور بسائی ، ان کے بسانے سے زیادہ ،

وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

اور پہنچے ان پاس رسول ان کے ، لے کر کھلے حکم ۔ اور اللہ نہ تھا ان پر ظلم کرنے والا ، لیکن وہ

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا

اپنا آپ برا کرتے تھے ۔ ف۵ پھر ہوا آخر برا کرنے والوں کا برا ،

السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع

اس پر کہ جھٹلائیں باتیں اللہ کی ، اور ان پر ٹھٹھے کرتے تھے ف۶

فوائد ف۱ کئی برس پیچھے پھر دونوں میں مقابلہ ہوا تو روم غالب ہوئے اور یہ خبر عرب میں پہنچی جس دن مسلمانوں کو جنگ بدر فتح ہوئی تھی اس کی خوشی تھی ۔ ۱۲ منہ ف۲ یعنی بغیر ظاہر اسباب خدا پر بھروسہ نہیں کرتے ۔ ۱۲ منہ ف۳ یعنی ظاہر دنیا میں جس کا غلبہ دیکھیں کہیں اللہ اسی پر خوش ہوا ۱۲ منہ ف۴ یعنی ہر چیز کو ایک ابتداء ایک انتہا ہے انسان ۔ حیوان درخت کو تو نظر آتا ہے ۔ آسمان میں ہر گردش کی ایک مدت ہے ۔ مہینے یا برس یا بارہ برس پر ختم ہے جو ہر چیز میں صفت ہے سو سارے جہان میں ہے اپنے وقت پر اس کو فنا ہے ۔ پھر یہ ابتداء انتہا کھیل نہیں کچھ اس سے منظور ہے وہی آخرت میں نظر آوے گا ۔ ۱۲ منہ ف۵ یعنی بن رسول بھیجے اللہ نہیں پکڑتا ۔ ۱۲ منہ ف۶ یعنی ایک قوم کو جن باتوں پر سزا ملی سب کو وہی ملنی ہے ۔ سب کی فنا بھی ایک کی فنا سے سمجھو اور سب کی سزا بھی ایک کی سزا سے بوجھو ۔ ۱۲ منہ

تشریح (۹) کیا یہ لوگ ملک میں چلتے پھرتے نہیں چلتے پھرتے تو دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ ان سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور انہوں نے ان سے زیادہ زمین کو بویا جوتا بھی تھا اور جس قدر ان لوگوں نے سامان اور تعمیرات سے زمین کو آباد کر رکھا تھا ۔ انہوں نے ان سے کہیں زیادہ آباد کر رکھا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر کھلی اور صاف نشانیاں لے کر آئے تھے پس اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہ تھی کہ وہ ان لوگوں پر ظلم اور زیادتی کرتا لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے یعنی تم سے پہلے کے منکرین بڑے قد آور زور آور تھے کھیتی باڑی بھی خوب کرتے تھے ۔ درخت لگاتے تھے ۔ نہریں نکالتے تھے زمین کو انہوں نے مکانات بنا بنا کر خوب آباد کر رکھا تھا ۔ بڑا سامان رکھتے تھے غرض ہر بات طاقت و قوت محنت اور کاشت اور شہروں کی آبادی وغیرہ میں تم سے بڑھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کے رسول بڑے بڑے صاف دلائل اور معجزات لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے رسولوں کی مخالفت کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ۔ حضرت حق تعالیٰ کی یہ شان نہ تھی کہ وہ ان پر ظلم و زیادتی کرتا ۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی بن رسول بھیجے اللہ نہ پکڑتا ۔ ۱۲ منہ

اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝١١ وَ

اللہ بناتا ہے پہلی بار، پھر اس کو دہراوے گا، پھر اسی کیطرف پھر جاؤ گے ۞ اور

يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝١٢ وَلَمْ يَكُن لَّهُم

جس دن اُٹھے گی قیامت، آس ٹوٹے رہ جاویں گے گنہگار ۞ اور نہ ہوں گے ان کے

مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝١٣

شریکوں میں، کوئی ان کی سفارش والے، اور یہ ہوجاویں گے اپنے شریکوں سے منکر ف ۞

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝١٤ فَأَمَّا الَّذِينَ

اور جس دن اٹھے گی قیامت، اس دن لوگ بھانت بھانت ہوں گے ۞ سو جو یقین لائے،

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝١٥

اور کئے بھلے کام، سو باغ میں ہیں، ان کی آؤ بھگت ہوتی ہے ۞

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ

اور جو منکر ہوئے، اور جھٹلائیں ہماری باتیں، اور ملنا پچھلے گھر کا،

فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ۝١٦ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ

سو سنتاپ میں پکڑے آئے ہیں ۞ سو پاک اللہ کی یاد ہے، جب

تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝١٧ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ

شام کرو اور صبح کرو ۞ اور اسی کی خوبی ہے آسمان

وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝١٨ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

وزمین میں، اور پچھلے وقت اور جب دوپہر ہو ف۲ نکالتا ہے جیتا مردے سے،

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَ

اور نکالتا ہے مُردہ جیتے سے، اور جلاتا ہے زمین کو اسکے مرے پیچھے۔ اور

كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝١٩ ع وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ

اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ف۳ ۞ اور اس کی نشانیوں سے یہ، کہ تم کو بنایا مٹی سے،

ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ۝٢٠ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم

پھر اب تم انسان ہو پھیل پڑے ۞ اور اس کی نشانیوں سے یہ کہ بنا دیئے تم کو

ع ۲ ۵

فوائد ف یعنی جن کو اللہ کا شریک بتاتے تھے۔ ۱۲ منہ رہ ف۲ یعنی پاک اللہ کو یاد کرو اور اس کی خوبی آسمان وزمین میں ہو رہی ہے۔ ان چار وقتوں پر کرو، صبح کی نماز اور شام کی اسی میں مغرب اور عشا آچکیں اور پچھلے وقت عصر اور دوپہر ظہر۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ یعنی مٹی مُردہ سے جیتے جان دار۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح ناٹرلسك فی العذاب مُحضَرُونَ ۱۶ سو سنتاپ میں پکڑے آئے ہیں، سنتاپ سنسکرت کا لفظ ہے اس کے معنی دکھ، عذاب، تپش (فرہنگ ج ۳ ص ۱۰۴) بعض نسخوں میں یہ لفظ غلط لکھا ہے۔

اوقات نماز: آیات ۱۷، ۱۸ میں نماز کے چار اوقات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے فجر، مغرب، عصر، ظہر، شاہ صاحب نے عشاء اور مغرب کو ایک ہی وقت (مساء) میں شامل کر دیا، اسی سے ساتھ ہود (۱۱۴) بنی اسرائیل (۷۸) اور طٰہٰ (۱۳۰) کو ملا کر پڑھنا چاہیے تو پانچ اوقات کی طرف اشارات واضح ہو جاتے ہیں لیکن ان اوقات کی واضح حد بندی کے لئے ہم پھر بھی ہادی قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور اعمال کی احتیاج رکھتے ہیں اور حضورؐ نے اس فرض کو ادا فرمایا۔

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ

تمہاری قسم سے جوڑے، کہ چین پکڑو ان کے پاس، اور رکھا تمہارے بیچ پیار اور

رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ

مہر، اسمیں بہت پتے ہیں ان کو، جو دھیان کرتے ہیں ف ۱ ۞ اور اس کی

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ

نشانیوں سے ہے، آسمان زمین کا بنانا، اور بھانت بھانت بولیاں تمہاری،

وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ

اور رنگ - اس میں بہت پتے ہیں بوجھنے والوں کو ف ۲ ۞ اور اس کی

اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ

نشانیوں سے ہے، تمہارا سونا رات میں اور دن میں، اور تلاش کرنی اس

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

کے فضل سے - اسمیں بہت پتے ہیں ان کو، جو سنتے ہیں ف ۳ ۞

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ

اور اس کی نشانیوں سے یہ کہ دکھاتا ہے تم کو بجلی، ڈر اور امید، اور اتارتا ہے آسمان سے پانی،

مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

پھر جلاتا ہے اس سے زمین کو مر گئے پیچھے - اس میں بہت پتے ہیں ان کو،

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

جو بوجھتے ہیں ۞ اور اس کی نشانیوں سے یہ کہ کھڑا ہے آسمان اور زمین، اسکے

بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ

حکم سے - پھر جب پکارے گا تم کو ایک بار، زمین میں سے، تبھی تم نکل

تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ

پڑوگے ف ۴ ۞ اور اسی کے ہیں، جو کوئی ہیں آسمان و زمین میں - سب اس

لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

کے حکم کے تابع ہیں ۞ اور وہی ہے، جو پہلی بار بناتا ہے، اور پھر اس کو دہرا دے گا

فوائد ف ۱ حق تعالیٰ نے درخت کی نسل ایک سے چلائی اور جانور کی نسل دو سے چلائی پھر بعضے جانور کا جوڑا مقرر نہیں اور بعضوں کا مقرر ٹھہرایا اسمیں نسل کے سوا انسیت اور چین ہے اور پیار اور محبت تا جہاں کی بستی ہو جو کوئی جوڑا مقرر نہ کرے یعنی زنا کرے۔ نکاح نہ کرے وہ انسان سے حیوان ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ سب انسان ایک ماں باپ سے بنائے ملا کر بسائے پھر جدا بولیاں کر دیں ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں جیسے جانور۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ دو حالتیں بدلتی ہیں سویا تو پتھر کیطرح اور تلاش میں لگا تو ایسا ہوشیار کوئی نہیں اصل تو رات ہے سونے کو اور دن تلاش کو پھر دونوں وقت دونوں کام ہوتے ہیں۔ نشانیاں ہیں سننے والوں کو کہ اپنے سونے کا احوال نظر نہیں آتا لوگوں کی زبانی سنتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف ۴ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کھڑا ہے اس میں تارے چلتے ہیں جس کو اور جگہ فرمایا۔ تیرتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف ۲

رنگ و روپ اور زبانوں کے اختلاف کو قرآن کریم خداوند عالم کی قدرت کی نشانیاں قرار دے رہا ہے، رنگ و نسل اور زبان کی بنیاد پر اونچ نیچ مشرکانہ تصور ہے جسے دین توحید نے وحدت الوہیت اور وحدت انسانیت کا تصور دے کر ختم کر دیا۔

سورہ الحجرات (۱۳) پر شاہ صاحب کا انتہائی مختصر اور بے حد جامع فائدہ دیکھو۔ صفحہ (۶۷۰)

وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ
اور وہ آسان ہے اس پر۔ اور اس کی کہاوت سب سے اوپر، آسمان اور
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا
زمین میں۔ اور وہ ہے زبردست حکمتوں والا ف۔ بتائی تم کو ایک کہاوت،
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
تمہارے اندر سے۔ تمہارے جو ہاتھ کے مال ہیں، انہیں ہیں کوئی
شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
ساجھی تمہارے؟ ہماری دی روزی ہیں کہ تم سب اس ہیں برابر رہو، خطرہ رکھو ان کا
كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
جیسے خطرہ رکھو اپنوں کا۔ یوں کھولتے ہیں ہم پتے، ان لوگوں کو جو
يَّعْقِلُوْنَ ۝ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
بوجھتے ہیں ف۔ بلکہ چلے ہیں یہ بے انصاف اپنے چاؤ پر، بن سمجھے۔
فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝
سو کون سوجھاوے جس کو اللہ نے بہکایا؟ اور کوئی نہیں ان کے مددگار۔
فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ
سو تو سیدھا رکھ اپنا منہ دین پر ایک طرف کا ہو کر۔ وہی تراش اللہ کی، جس پر تراشا لوگوں کو۔
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
بدلنا نہیں اللہ کے بنائے کو۔ یہی ہے دین سیدھا، اور لیکن بہت لوگ نہیں
يَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ
سمجھتے ف۔ سب رجوع ہو کر اسکی طرف اور اس سے ڈرتے رہو اور کھڑی رکھو نماز اور مت ہو
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا
شریک والوں میں ف۔ جنہوں نے پھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہو گئے انمیں بہت سے جتھے۔ ہر فرقہ جو ان کے پاس
لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ
ہے اس پر ریجھ رہے ہیں۔ اور جب لگے لوگوں کو کچھ سختی، پکاریں اپنے رب کو اس کی طرف رجوع

فوائد ف یعنی آسمان کے لوگ نہ کھاویں نہ پیویں نہ حاجت بشری رکھیں سوائے بندگی کچھ کام نہیں اور زمین کے لوگ سب چیزوں میں آلودہ پر اللہ کے صفت نہ ان سے ملے نہ ان سے اور وہ پاک ذات ہے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی تم جھوٹے مالک ہو لونڈی غلام کے سب روزی کھاتے ہو اللہ کی پھر بھی برابر ساجھی نہیں ہو سکتے تمہارے جیسے اپنے بھائی بند اور تم کو کچھ پرواہ نہیں ان کی کہ مرضی لے کر کام کرو تو وہ سچا مالک کیا پروا رکھے اپنے غلام کی جس کو اس کا ساجھی گنو۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی اللہ سب کا حاکم مالک سب سے نرالا کوئی اسکے برابر نہیں۔ کسی کا زور اس پر نہیں۔ یہ باتیں سب جانتے ہیں اس پر چلنا چاہیے ایسے ہی کسی کے جان مال کو ستانا ناموس میں عیب لگانا ہر کوئی برا جانتا ہے ایسے ہی اللہ کو یاد کرنا، غریب پر ترس کھانا حق پورا دینا، دغا نہ کرنی ہر کوئی اچھا جانتا ہے اس پر چلنا وہی دین سچا ہے ان چیزوں کا بندوبست پیغمبروں کی زبان سے اللہ نے سکھلا دیا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی اصل دین پکڑو، اس کی طرف رجوع ہو کر اگر صلاح دنیا کے واسطے یہ کام کیے تو دین درست نہ ہوا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۸)
اس آیت میں بل لکم استفہام انکاری ظاہر ہے اس لئے یہاں اخبار تساوی (مساوات رزق) کی توجیہ کا احتمال نہیں ہے البتہ آیت النحل (۷۱) میں اس توجیہ کا احتمال ہے۔ وہ آیت صفحہ (۳۵۵) پر گذر چکی ہے۔

إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ

ہو کر، پھر جہاں چکھائی ان کو اپنی طرف سے کچھ مہر، تبھی ایک لوگ اُن میں اپنے رب کا شریک

يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ

لگے بتانے ف کہ منکر ہو جاویں ہمارے دینے سے۔ سو کام چلا لو اب۔ آگے جان لوگے ۞ کیا

أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِۦ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾ وَ

ہم نے ان پر اُتاری ہے کوئی سند؟ سو وہ بولتی ہے جو یہ شریک بتاتے ہیں ۞ اور جب

إِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

چکھاویں ہم لوگوں کو کچھ مہر، اُس پر پھولنے لگیں۔ اور اگر آ پڑے ان پر کوئی برائی، اپنے ہاتھوں

أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ

کے بھیجے پر، تبھی آس توڑ دیویں ۞ کیا نہیں دیکھ چکے؟ کہ اللہ پھیلاتا ہے روزی

لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾

جس پر چاہے اور ماپ کر دیتا ہے۔ اسمیں پتے ہیں ان لوگوں کو، جو یقین رکھتے ہیں ف ۞

فَـَٔاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ

سو تو دے ناتے والے کو اس کا حق، اور محتاج کو، اور مسافر کو۔ یہ بہتر

خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾

ہے ان کو، جو چاہتے ہیں اللہ کا منہ۔ اور وہی ہیں جن کا بھلا ہے ۞

وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِىٓ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِندَ

اور جو دیتے ہو بیاج پر، کہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں، وہ نہیں بڑھتا اللہ کے

ٱللَّهِ ۖ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن زَكَوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ فَأُولَٰٓئِكَ

ہاں۔ اور جو دیتے ہو پاک دل سے چاہ کر منہ اللہ کا، سو وہی ہیں جن

هُمُ ٱلْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ

کے دونے ہوئے ۞ اللہ وہی ہے جس نے تم کو بنایا، پھر تم کو روزی دی، پھر

يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ

تم کو مارتا ہے، پھر تم کو جلاوے گا۔ کوئی ہے تمہارے شریکوں میں؟ جو کر سکے

× یہ الف نہ پڑھا جاوے

فوائد ف یعنی جیسے پہلے کام ہر انسان کی جبلت پہچانتی ہے اللہ کیطرف رجوع ہونا بھی ہر ایک کی جبلت جانتی ہے ڈر کے وقت کھل جاتا ہے۔۱۲ منہ رح

ف یعنی جس کو چاہے ماپ دے روزی جس کو چاہے پھیلا دے۔۱۲ منہ رح۔

تشریح (۳۰) پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی وساطت سے ہر ایک مخاطب کو خطاب فرماتے ہیں سو اے مخاطب تو سب طرف سے یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین حق کی طرف رکھ اور تم سب لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس صلاحیت و قابلیت کی پیروی کرو جس قابلیت و صلاحیت پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اسمیں تبدیلی نہیں، یہی صحیح دین ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے یعنی جو گمراہی میں مبتلا رہنا چاہتا ہے اسکو نظر انداز کرو اور تم سب طرف سے اور تمام ادیان باطلہ سے منہ موڑ کر اپنا رخ دین حق کی جانب کر لو اور صرف دین حق کے ہو کر رہو اور اسی صلاحیت کی اتباع کرو جس صلاحیت اور جبلت پر اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے یعنی اللہ نے ہر بچہ کی طبیعت میں ہدایت کا ایک ایسا مادہ رکھا ہے کہ اگر اس سے کام لیا جائے تو دین حق کی روشنی میسر آسکتی ہے ہر شخص کی فطرت میں ایسی استعداد موجود ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ ماں باپ کا اثر اور بعض دفعہ دوسرے گمراہوں کا اثر اس کو سوچنے سمجھنے کا موقعہ نہیں دیتے اور گمراہی کو اختیار کر لیتا ہے اور اس کی استعداد اور صلاحیت کی روشنی ماند اور مدھم پڑ جاتی ہے اسکو احادیث صحیحہ میں فرمایا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام یعنی ہر پیدا شدہ بچہ فطرۃ اسلام پر پیدا ہوتا ہے اگر عارضی اور خارجی اثرات سے اس کو محفوظ رکھا جائے تو اس کی طبیعت خود اسی کی طرف مائل ہو گی۔

مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۴۰ ع

ان کاموں میں ایک ۔ وہ ایک وہ نرالا ہے، اور بہت اُوپر ہے اس سے، جو شریک بتاتے ہیں ۝

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

کھل پڑی ہے خرابی جنگل میں اور دریا میں، لوگوں کے ہاتھ کی کمائی سے،

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۴۱ قُلْ

چکھایا چاہیے ان کو کچھ مزہ انکے کام کا کہ شاید یہ پھر آویں ف ۝ تو کہہ،

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

پھرو ملک میں، تو دیکھو آخر کیسا ہوا

مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝۴۲ فَاَقِمْ وَجْهَكَ

پہلوں کا؟ بہت اُن میں تھے شریک والے ۝ سو تو سیدھا کر اپنا منہ

لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ

سیدھی راہ پر، اس سے پہلے کہ آپہنچے ایک دن، جس کو پھرنا نہیں اللہ کیطرف

اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝۴۳ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ

سے اس دن لوگ جدا جدا ہوں گے ف۲ ۝ جو منکر ہوا، سو اس پر پڑے اسکا منکر ہونا اور

عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝۴۴ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

جو کرے بھلے کام، سو اپنی راہ سنوارتے ہیں ۔ کہ وہ بدلا دے ان کو جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۴۵

یقین لائے اور بھلے کام کئے، اپنے فضل سے ۔ بیشک اس کو نہیں بھاتے انکار والے ۝

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ

اور اس کی نشانیوں میں ایک یہ کہ چلاتا ہے باویں خوش خبری لانیوالی، اور تا چکھاوے تم کو کچھ مزہ

رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

اپنی مہر کا، اور تا چلیں جہاز اسکے حکم سے، اور تلاش کرو اس کے فضل سے، اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۴۶ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى

شاید تم حق مانو ف۳ ۝ اور ہم بھیج چکے ہیں تجھ سے پہلے، کتنے رسول، اپنی اپنی

فوائد ف یعنی کفر اور ظلم پھیل پڑا ہے زمین میں اور جہازوں میں لوٹ مار ہر طرف اس کا وبال پڑا چاہے سارا تو آخرت میں ہے پر کچھ یہاں بھی شاید ڈر کر راہ پر آویں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی دین کا غلبہ ہو اور سزا پانے والے الگ ہوں اور مقبول الگ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی باؤ چلنے سے اتنے فائدے ہیں مینہ کی خبر اور جہاز چلنے کا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۱) اس آیت میں خشکی و تری کے جس فساد و بربادی کا تذکرہ ہے اس کا اشارہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب جاہلیت اور دنیا کی دوسری متمدن قوموں کے اندر پھیلے ہوئے اخلاقی اور سیاسی زوال اور سماجی ابتری کیطرف ہے۔ اس دنیا میں تین بڑی حکومتیں اور بڑے ملک تھے، رُوم، فارس اور ہندوستان ان تینوں حکومتوں اور قوموں کا حال بد سے بدتر تھا، ہر طرف کفر و شرک کی آندھیاں چل رہی تھیں ظلم و ستم کا دَور دَورہ تھا، امن و سلامتی اور اخلاق و تہذیب نام کی کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ اسی ظلمت و ضلالت کے عالم میں نبی آخر الزمان ع کی نبوت کا آفتاب طلوع ہوا اور اس آفتاب عالمتاب کی روشنی نے چند سال کے اندر تمام سرزمین عرب کو روشن کر دیا اور آپ کے بعد حضرات خلفاء راشدین کے ہاتھوں رُوم اور فارس کی سرزمین سے کفر و ظلم کا جنازہ نکل گیا! ور اسلامی عدل و توحید کی روشنی پھیل گئی۔ لیذیقھم الخ یعنی دنیا اپنے تباہ کن اعمال کی وجہ سے ہلاکتوں میں گھری ہوئی تھی اور ہر عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ تباہ کن حالات ہمارے اعمال کی سزا ہے۔ وہ لوگ جن کا اخلاقی احساس مُردہ ہو چکا تھا وہ انہی حالات میں مگن تھے۔ اور اسی طبقہ نے اسلامی انقلاب کا راستہ روکا اور اسلام کے ذریعہ پھیلنے والی روشنی میں انہیں اپنی مَوت نظر آئی۔ اسی طبقہ نے اسلام کے مقابلہ میں تلوار اٹھائی اور آخر کار توحید و عدل کی قوت سے شکست کھا کر اس میدان سے ہٹ گیا۔ البتہ زندہ ضمیر لوگ آہستہ آہستہ اسلام قبول کرتے رہے روم و فارس کی لڑائیوں میں ایسے موقعہ بھی آئے کہ وہاں کے عوام نے مجاہدینِ اسلام کا خیر مقدم کیا اور اپنے ظالم حکمرانوں کے مقابلہ میں مجاہدین اسلام کا ساتھ دیا۔ (۴۳) شاہصاحبؒ کے فائدہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہصاحبؒ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ سے دنیا کا وہ دن مُراد لے رہے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غلبہ عطا کرنیوالا تھا۔ اگلی آیات میں خوشخبری دینے والی ہواؤں سے بھی شاہصاحبؒ نے دینِ اسلام کے غلبہ کیطرف

قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

قوم پاس، پھر آئے ان پاس پتے لے کر، پھر بدلا لیا ہم نے اُن سے جو گنہگار تھے۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

اور حق ہے ہم پر مدد ایمان والوں کی ف ۞ اللہ ہے، جو چلاتا ہے باویں،

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ

پھر ابھارتیاں ہیں بدلی، پھر پھیلاتا ہے اس کو آسمان میں جس طرح چاہے، اور رکھتا ہے

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ

اسکو تہ بر تہ، پھر تو دیکھے مینہ نکلتا ہے اس کے بیچ سے۔ پھر جب اس کو پہنچایا جس کو

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ

چاہے اپنے بندوں میں، تبھی وہ لگے خوشیاں کرنے ف ۞ اور پہلے ہو رہے تھے

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ

کہ اس کے اترنے سے پہلے ہی نا امید ۞ سو دیکھ، اللہ کی مہر کے

اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ

نشان، کیونکر جلاتا ہے زمین کو، اسکے مرے پیچھے۔ بیشک وہ ہے مُردے جلانے والا۔

وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ

اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ۞ اور اگر ہم بھیجیں ایک باؤ، پھر دیکھیں وہ

مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿٥١﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ

کھیتی زرد پڑگئی، تو لگیں اس پیچھے ناشکری کرنے ف۳ ۞ سو تو سنا نہیں سکتا

الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٢﴾

مُردوں کو، اور نہیں سُنا سکتا بہروں کو، پکارنا، جب پھریں پیٹھ دے کر ۞

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ

اور نہ تو راہ سوجھاوے اندھوں کو، انکے بھٹکنے سے۔ تو تو سناوے اس کو، جو یقین مانے

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ

ہماری باتیں، سو وہ مسلمان ہوتے ہیں ۞ اللہ ہے جس نے بنایا تم کو کمزوری سے، پھر

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اشارہ کیا ہے مطلب یہ کہ قرآن کریم ایمان والوں کو قدرت کی مادی بشارتوں پر متوجہ کر کے دین برحق کی کامیابی کا یقین دلا رہا تھا اور صبر آزما حالات میں انہیں تسلی دے رہا تھا۔ دوسرے حضرات نے اس دن سے قیامت کا دن مُراد لیا ہے آیت نمبر (۴۷) میں خدا تعالیٰ نے اس اشارہ کو واضح کر دیا ہے کہ ہم مجرموں سے بدلہ لیں گے۔ اور ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا لازم ہے

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف۱ بیچ میں باؤ کا مذکور اس واسطے کہ جیسے مینہ کی خبر لاتی ہیں باویں ایسے دین کے غلبہ کی نشانیاں روشن ہوتی جاتیاں ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ پھیلاتا ہے جس طرح چاہے یعنی پہلے کسی طرف پیچھے کسی طرف اسی طرح دین بھی پھیلا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی غرض کے ساتھی ہیں ان کا شکر اور ناشکری اور یہاں اس پر فرمایا کہ مراد پا کر بندہ منکر ہو گئے اللہ کی قدرت رنگا رنگ ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح آیت ۵۲ سو تو سنا نہیں سکتا۔ الخ مفسرین نے لا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى میں اختیار فعل کی نفی کی ہے۔ انك ليس فى قدرتك ان تُسْمِعَ الْاَمْوَات (ابن کثیر رح جلد ۳ ص ۲۶۸) اسی کے مطابق شاہ ولی اللہ رح اور شاہ عبدالقادر صاحب رح اور بعد والے اکثر اہل تراجم نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے بریلوی ترجمہ کا مفہوم بھی یہی ہے! "تمہارے سنائے نہیں سنتے مُردے" اگرچہ اس ترجمہ میں قرآن کریم کے الفاظ کی نحوی ترکیب قائم نہیں رہتی لیکن بہرحال مفہوم وہی نفی اختیار کا ہے۔ مطلب یہ کہ زندہ انسان اپنی آواز مُردہ انسانوں مرحوم بزرگوں تک نہیں پہنچا سکتے البتہ اللہ تعالیٰ جس آواز کو پہنچانا چاہتا ہے اسے ان تک پہنچا دیتا ہے۔ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آواز کون سی ہے؟ ایک دفن کر کے واپس ہونے والے رشتہ داروں کے قدموں کی آواز ہے جو مردہ سنتا ہے اور دوسری۔ السلام علیکم دار قوم مومنین کی آواز ہے اس دعاء سلامتی اور رحمت و مغفرت کے جواب میں اہل مزارات بھی اپنے حق میں دعاء کرنے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ رہا بدر کے مقتولین کو خطاب کا واقعہ، تو وہ ایک خاص واقعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے موقعہ کی مصلحت کے مطابق قریش کے مُردہ سرداروں تک اپنی آواز پہنچائی تاکہ عذاب برزخ کے ساتھ ساتھ انہیں ذہنی اذیت کی سزا بھی پہنچے۔ ارباب تحقیق کا یہی مسلک ہے۔ شاہ صاحب نے الفاطر (۱۲، ص ۵۶۷) پر جو تفسیری حاشیہ لکھا ہے۔ اسے بھی اسی تحقیقی رائے کے مطابق سمجھنا چاہیئے۔

ع ۵ / ۱۴ / ۸

جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا

دیا کمزوری پیچھے زور، پھر دے گا زور پیچھے کمزوری ۔

وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ

اور سفید بال ۔ بناتا ہے جو چاہے ۔ اور وہ ہے سب جانتا کر سکتا ۞ اور جس دن اٹھے گی

السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ

قیامت، قسمیں کھاویں گے گنہگار ۔ کہ ہم نہیں رہے ایک گھڑی سے زیادہ، اسی طرح

كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ

تھے الٹے جاتے ف ۞ اور کہیں گے جن کو ملی سمجھ اور

الْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَهٰذَا

یقین، تمہارا ٹھہراؤ تھا اللہ کے لکھے میں، جی اٹھنے کے دن تک ۔ سو یہ

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ

جی اٹھنے کا دن، پر تم نہ تھے جانتے ۞ سو اس دن کام نہ آوے گی

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

ان گنہگاروں کو، تقصیر بخشوانی، اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے ۞ اور ہم نے بٹھائی ہے

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ

آدمیوں کو، اس قرآن میں ہر طرح کی کہاوت ۔ اور جو تو لاوے ان پاس

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

کوئی آیت، تو مقرر کہیں وہ منکر، تم سب جھوٹ بناتے ہو ۞ یوں مہر

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ

کرتا ہے اللہ ان کے دلوں پر، جو سمجھ نہیں رکھتے ۞ سو تو ٹھہرا رہ، بیشک

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے، اور اچھال نہ دیں تجھ کو، جو یقین نہیں لاتے ۞

آیاتہا ۳۴ (۳۱) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ (۵۷) رکوعاتہا ۴

سورۂ لقمان مکی ہے، اور اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

فوائد ف یعنی قبر کا رہنا تھوڑا معلوم ہوگا اور ایسی غلط باتیں جانتے تھے مفسرین نے دنیا کی زندگی اور قبر کی (برزخ) کی زندگی دونوں کیطرف اشارہ مُراد لیا ہے یعنی آخرت کی ناقابل بیان تکلیفوں کو دیکھ کر دنیا اور قبر کی زندگی یاد آئے گی اور وہ اسے بہت تھوڑا تصور کریں گے۔ تکلیف کے دور میں راحت کا دور ایک خواب وخیال معلوم ہوتا ہے اسی کا اظہار مقصود ہے۔ دنیا کی زندگی ایک غفلت شعار انسان کی ایمان والوں کی زندگی کے مقابلہ میں عیش وعشرت کی زندگی ہوتی ہے البتہ قبر کی زندگی سزاء وعقوبت سے گذرتی ہے لیکن یہ سزاء قبر آخرت کی مکافات سے بہرحال ہلکی ہوتی ہے اس لئے منکر حق برزخ کی سزاء کو بھی آخرت کی ہولناک سزاء کے مقابلہ میں راحت کے دور کی طرح یاد کرے گا۔ شاہ صاحبؒ نے قبر کی زندگی والا قول راجح قرار دیا ہے کیونکہ انسان اسی دور سے اٹھ کر آخرت کے دور میں داخل ہوگا، یہ اس کے لئے آخرت کے لحاظ سے قریبی دور ہے۔

تشریح وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ (۵۷) یہ لفظ تین جگہ آیا ہے اور شاہ صاحبؒ نے تینوں جگہ الگ الگ ترجمہ کیا ہے۔

(۱) اور ان سے توبہ نہ مانگے (النحل ۸۴)

(۲) اور نہ ان سے چاہیں توبہ (الجاثیہ ۳۵)

(۳) اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے (الروم ۵۷) لغت میں عتاب کے معنی غصہ۔ باب افعال میں لاکر ہمزہ سلب لگایا اور اعتب کے معنی خوش کرنا ہوگئے، اسی سے استعتب ہے یعنی خوش کرنے اور منانے کی خواہش کرنا (محاسن موضح القرآن میں تفصیل دیکھو)

يَسْتَخِفَّنَّكَ (۶۰) اچھال نہ دیں تجھ کو، یعنی خفیف اور ہلکا نہ کردیں۔ ہلکی چیز اچھل جاتی ہے یہ مجازی لازمی معنی ہوئے مطلب یہ کہ مخالف آپ کو بے برداشت اور بے صبر نہ کریں۔

فوائد ف ایک کافر تھا جس کو دیکھتا کہ دل نرم ہوا مسلمانی کی طرف جھکا اپنے گھر لے جاتا، شراب پلاتا اور راگ اور ناچ دکھاتا اس رندی کی مجلس سے ایمان کا اثر مٹ جاتا اس کو یہ فرمایا۔

ع ۶ / ۹

تشریح (۶) وَمِنَ النَّاسِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ اگلے صفحہ پر شاہ صاحبؒ نے جس کافر کا ذکر کیا ہے وہ قریشی سردار نضر بن حارث تھا۔ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مؤثر پند وموعظت اور تلاوت قرآن کریم سے لوگوں کو روکنے کے لئے ایرانی تاریخ کے قصے کہانیاں سنانے کا انتظام کیا تھا اور کچھ گانے والی باندیاں مقرر کردی تھیں جو لوگوں کو گانا سنا کر رسول اکرمؐ کیطرف

(باقی اگلے صفحہ پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

یہ باتیں ہیں پکی کتاب کی — سوجھ ہے اور مہر نیکی والوں کو —

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

جو کھڑی رکھتے ہیں نماز، اور دیتے ہیں زکوٰۃ، اور وہ ہیں، جو آخرت کو وہ

يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

یقین کرتے ہیں :: یہ ہیں سوجھ پر اپنے رب کی طرف سے، اور وہ ہیں جن کا بھلا ہے ::

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور ایک لوگ ہیں، کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے، تا بچلاویں اللہ کی راہ سے

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا

بن سمجھے، اور ٹھہراویں اس کو ہنسی۔ وہ جو ہیں ان کو ذلت کی مار ہے ف :: اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ

سنائیے اس کو ہماری باتیں، پیٹھ دے جاوے غرور سے، گویا ان کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے دو

وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کان بہرے ہیں۔ سو خوشخبری دے اس کو دکھ والی مار کی۔ جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام،

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ

ان کو ہیں نعمت کے باغ — رہا کریں ان میں — وعدہ ہو چکا اللہ کا سچا — اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى

زبردست ہے حکمتوں والا :: بنائے آسمان بن ٹیکی اسے دیکھتے ہو، اور ڈالے

فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ

زمین پر بوجھ، کہ تم کو لے کر جھک نہ پڑے، اور بکھیرے اس میں سب طرح کے جانور،

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾

اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی، پھر اگائے زمین میں ہر قسم کے جوڑے خاصے ::

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

جلنے سے باز رکھتی تھیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کا نام لئے بغیر اسس کی ان بے ہودہ اور بے اثر کارستانیوں کی مذمت کی ہے، آیت کا اُسلوب عام رکھا گیا ہے کیونکہ عیش پرست طبقہ ہر عہد میں ایسا ہی کرتا ہے۔ اخلاق و عبادت کی باتوں سے لوگوں کو دُور رکھنے کے لئے بیحیائی اور نفس پرستی کی باتوں کو عوام کے اندر پھیلایا جاتا ہے فواحش کی اشاعت کیجاتی ہے۔ قرآن کریم نے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ (النور۔ ۱۹) میں ان لوگوں کے لئے دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں کی سزا کا اعلان کیا ہے، دنیا کی سزا یہ ہے کہ بد اخلاقی پھیلانے والوں کی اولاد جب اسمیں مبتلا ہوتی ہے تب ان لوگوں کی آنکھیں کھلتی ہیں اور اولاد کی بدکرداری سے ان کی زندگیاں موت سے بدتر ہوجاتی ہیں۔ ولّٰی مستکبرا (۷) پیٹھ دے جائے غرور سے، یعنی پیٹھ پھیر کر چلا جائے۔ لہو الحدیث انہی باتوں کو فرمایا جو لوگوں کو مشغول کردے اور صحیح چیز سے غافل کردے۔ فرماتے ہیں کل ما شغل عن عبادة الله وذكره من السمر والاضاحيك والخرافات والغناء ونحوها فهو لهو۔ یعنی جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی یاد سے غافل کرے خواہ وہ کہانیاں ہوں یا اور ہنسنے ہنسانے کی باتیں اور خرافات ہوں گانا اور راگ ہو سب لہو ہے، یہ ضرور ہے کہ لہو کے مختلف درجات ہیں جو لہو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کا سبب بنے وہ کفر ہے اور کوئی لہو معصیت کا سبب ہو وہ معصیت ہے اور جو لہو کسی امر شرعی کا فوت کرنیوالا نہ ہو اور اسمیں کوئی شرعی غرض اور مصلحت بھی نہ ہو وہ اگرچہ مباح ہے لیکن خلافِ اولیٰ ضرور ہے البتہ گھوڑے پر چڑھنا اور گھوڑے کو دوڑانا، تیر اندازی کرنا اور اسی میں سابقت اور اپنی اہل سے ملاعبت یہ لہو باطل سے مستثنیٰ ہیں۔ بعض حضرات نے غنا کو بھی اس آیت سے لہو میں داخل کیا ہے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ

یہ کچھ بنایا ہے اللہ کا، اب دکھاؤ مجھ کو، کیا بنایا ہے اوروں نے جو اُسکے سوا ہیں ؟ کوئی نہیں

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

پر بے انصاف صریح بہکتے ہیں ۔ اور ہم نے دی ہے لقمان کو عقل مندی،

اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

کہ حق مان اللہ کا ۔ اور جو کوئی حق مانے اللہ کا تو مانے گا اپنے بھلے کو ۔ اور جو کوئی منکر ہوگا،

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ

تو اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا ۔ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو، جب اس کو سمجھانے لگا،

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ

اے بیٹے! شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا ۔ بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے ۔ اور

وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ

ہم نے تاکید کی انسان کو اسکے ماں باپ کے واسطے، پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تھک تھک کر،

وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ

اور دودھ چھڑانا ہے اسکا دو برس میں، کہ حق مان میرا، اور اپنے ماں باپ کا ۔ آخر مجھی

الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ

تک آنا ہے ف۱ ۔ اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس پر، کہ شریک مان میرا جو تجھ کو معلوم

لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ز

نہیں، تو ان کا کہا نہ مان، اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور سے ۔

وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

اور راہ چل اس کی جو رجوع ہوا میری طرف ۔ پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا،

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ

پھر میں جتا دوں گا تم کو، جو کچھ تم کرتے تھے ف۳ ۔ اے بیٹے! اگر کوئی چیز ہووے برابر رائی

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ

کے دانے کے، پھر رہی ہو کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا

ع ۱۰ — النصف — وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم

فوائد ف۱ حضرت لقمانؑ غلام تھے حبشی حضرت داؤد کے وقت میں اللہ نے ان کو حکمت دی یعنی عقل کی راہ سے وہ باتیں کھولیں جو موافق ہوں پیغمبروں کے حکم کے ۔۱۲ منہ رح

ف۲ یہ کلام بیچ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقمان نے بیٹے کو ماں باپ کا حق نہ کہا تھا کہ اپنی غرض معلوم ہوتی اللہ صاحب نے شرک سے پیچھے اور نصیحتوں سے پہلے ماں باپ کا حق فرمادیا کہ بعد اللہ کے حق کے ماں باپ کا حق ہے باپ نے اللہ کا حق بتایا، اللہ نے باپ کا اور رسول کا اور مرشد کا حق اللہ ہی کیطرف میں ہے کہ اسی کے نائب ہیں ۔۱۲ منہ رح ف۳ شریک نہ مان جو معلوم نہیں یعنی شبہے میں بھی نہ مان اور یقین سمجھ کر تو کیوں مانے

تشریح وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ (۱۴) تھک تھک کر ۔

وھن کے معنی کمزوری اور ضعف چونکہ کمزوری کے لئے تھکن لازمی ہے اسلئے شاہ صاحبؒ نے لازمی معنی کئے اور آیت کے مفہوم کو اُردو محاورہ میں ڈھال دیا ۔

ف۳ میں مذکور شاہ صاحبؒ کے اس مختصر مگر انتہائی معنی خیز فائدہ کو مولانا شبیر احمد عثمانی رح اور مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ دونوں نے اپنے حواشی میں نقل کیا ہے مگر اسکی تشریح اور وضاحت نہیں کی جو ضروری تھی ۔ ناچیز کے نزدیک شاہ صاحب کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کم علمی اور کم فہمی کی وجہ سے کسی کو کسی مخلوق ہستی کے شریک خدائی ہونے میں شبہ ہو تو اسے اس شبہ پر نہیں چلنا چاہیے کیونکہ یہ ایک مسلمہ علمی اور مشاہداتی حقیقت ہے کہ یہ عاجز اور بے اختیار مخلوق خداوند عالم کی ذات وصفات میں شریک ہونے کے قابل ہی نہیں ۔

فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾

زمین میں، لا حاضر کرے اس کو اللہ۔ بیشک اللہ چھپے جانتا ہے خبردار ۞

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ

اے بیٹے! کھڑی رکھ نماز، اور سکھلا بھلی بات، اور منع کر بُرائی سے۔ اور سہار

عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

جو تجھ پر پڑے۔ بیشک یہ ہیں ہمت کے کام ف ۞ اور اپنے گال نہ پُھلا

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

لوگوں کی طرف، اور مت چل زمین پر اِتراتا، بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا

فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ

بڑائیاں کرتا ف۲ ۞ اور چل بیچ کی چال، اور نیچی کر اپنی آواز، بیشک بُری سے

الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي

بُری آواز گدھوں کی آواز ہے ۞ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کام لگائے تمہارے

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ

جو کچھ ہیں آسمان اور زمین میں، اور بھر دیں تم کو اپنی نعمتیں کھلی اور چھپی،

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا

اور ایک آدمی وہ ہیں، جو جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں، نہ سمجھ رکھیں اور نہ سوجھ، نہ

كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ

کتاب چمکتی ۞ اور جب ان کو کہیے، چلو اس حکم پر جو اُتارا اللہ نے، کہیں، نہیں ہم تو

نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ

چلیں گے اس پر جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو۔ بھلا اور جو شیطان بُلاتا ہو اُن کو

إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ ۞ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ

دوزخ کی مار کو، تو بھی؟ ۞ اور جو کوئی تابع کرے اپنا منہ اللہ کیطرف، اور وہ ہو

مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ

نیکی پر، سو اس نے کہا پکڑا مستحکم کڑا — اور اللہ کیطرف ہے آخر

فوائد ف نماز کے ساتھ زکوٰۃ نہیں کہی، ایسے لوگوں پاس مال کہاں رہتا ہے ۱۲ منہ رح ف۲ گال نہ پُھلا یعنی غرور سے نہ دیکھ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ (۱۸) گال نہ پُھلا عربی میں صعر، تصعیر کے معنی رخسارے کو پھیرنا۔ رُخ پھیرنا، گال پُھلانے منہ پُھلانے کے معنی اُردو میں ناراض ہونے کے آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ شاہ صاحبؒ کے وقت میں یہ محاورہ تکبر کے معنی میں استعمال ہوتا ہو لیکن ہمیں کسی لغت میں یہ معنے نہیں ملے، بڑے شاہ صاحبؒ نے ترجمہ کیا ہے "و متاب رخسارہ خود را از طرف مردماں یعنے متکبر"، مولانا تھانویؒ نے لکھا، اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر۔

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لقمان نبی نہ تھے، البتہ ان کو حکمت و دانائی سے نوازا گیا تھا انہوں نے بہت سے انبیاءِ کرام علیہم السلام کی شاگردی کی تھی اور عمر بھی بڑی پائی تھی۔ وہ سیاہ رنگ تھے بعض نے کہا وہ غلام تھے پھر آزاد ہوئے بنی اسرائیل میں مفتی تھے چونکہ انکے عام نصائح توحید پر مشتمل ہیں اسلئے ان کا یہاں ذکر فرمایا اور چونکہ انبیاءِ علیہم السّلام کی صحبت میں رہے تھے اسلئے ان کی باتوں میں آسمانی دین کی جھلک ہے وہ حکیم تھے مردِ صالح تھے۔ بنی اسرائیل کو پند و نصائح کیا کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے لقمان کا ایک قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں، میں نے بہت سے نبیوں کی خدمت کی ہے اور ان کے کلام میں سے میں نے آٹھ باتیں محفوظ کی ہیں (۱) اگر تو نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کر۔ (۲) اگر کھانے پر ہو تو اپنے حلق کی حفاظت کر یعنی زیادہ نہ کھا۔ (۳) اور جب تو کسی غیر کے گھر میں ہو تو اپنی آنکھوں کی حفاظت کر (۴) اور جب تو لوگوں میں ہو تو اپنی زبان کی حفاظت کر۔ (۵، ۶) دو چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھ (۷، ۸) اور دو چیزوں کو بھلا دے، یاد رکھنے والی دو چیزیں یہ ہیں ایک اللہ تعالےٰ کو، دوسرے موت کو ہمیشہ یاد کیا کر، بھول جانے والی دو چیزیں یہ ہیں ایک تو جب کسی اپنے یا کسی غیر کے ساتھ احسان کرے تو اس احسان کو بھول جا، دوسرے جو کوئی تیرے ساتھ برائی کرے تو اس کی بُرائی کو بُھلا دے۔

ع ۲ / ۸ / ۱۱

الْأُمُورِ ﴿۲۲﴾ وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

کام کا ۞ اور جو کوئی منکر ہوا، تو تو غم نہ کھا اس کے انکار سے ۔ ہماری طرف پھر آنا ہے اُن کو،

فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۲۳﴾

پھر ہم جتا دیں گے ان کو، جو انہوں نے کیا ہے۔ مقرر اللہ جانتا ہے جو بات ہے جیوں میں ۞

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِن

کام چلاویں گے ہم ان کا تھوڑے دنوں، پھر پکڑ بلاویں گے ان کو گاڑھی مار میں ۞ اور جو تو

سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ

پوچھے ان سے، کس نے بنائے آسمان و زمین؟ تو کہیں اللہ نے ۔ تو کہہ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۵﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

سب خوبی اللہ کو ہے۔ پر وہ بہت لوگ نہیں سمجھ رکھتے ۞ اللہ کا ہے، جو کچھ ہے آسمان

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي

و زمین میں ۔ بیشک اللہ ہی ہے بے پرواہ سب خوبیوں سراہا ۞ اور اگر جتنے درخت ہیں

الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ

زمین میں ، قلم ہوں، اور سمندر ہو اس کی سیاہی، اس کے پیچھے

سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۷﴾

سات سمندر، نہ نبڑیں باتیں اللہ کی ۔ بے شک اللہ زبردست ہے حکمتوں والا ۞

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

تم سب کا بنانا اور مرے پر جلانا، وہی جیسا ایک جی کا ۔ بیشک اللہ سنتا ہے،

بَصِيرٌ ﴿۲۸﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ

دیکھتا ۞ تو نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ پیٹھاتا ہے رات کو دن میں، اور پیٹھاتا ہے دن کو

فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

رات میں، اور کام لگائے ہیں سورج اور چاند، ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہرے ہوئے

وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۲۹﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ

وعدہ تک، اور یہ کہ اللہ خبر رکھتا ہے جو کرتے ہو ف ۞ یہ اس پر کہ کہی کہ اللہ وہی ٹھیک ہے،

فوائد ف: ٹھہرا وعدہ یا قیامت ہے یا ہر ایک کا دورہ ۱۲۰ منہ رح

تشریح (۲۲) فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ اس نے گہا محکم کڑا گہا گرہن سے ہے۔ یعنی پکڑا مضبوط کڑا، بعض نسخوں میں گہا، کو پکڑ لے سے بدل دیا گیا ہے یہ لفظی تحریف ہے۔

(۲۷) بعض علماء یہود نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اے محمدؐ! قرآن میں یہ کہا گیا ہے وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (اسراء - ۸۵) اے لوگو! تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ قلیل اور تھوڑا ہے۔ اس آیت کا خطاب آپ کو ہے یا ہمیں، حضورؐ نے فرمایا، ہمیں اور تمہیں دونوں کو ہے، وہ بولے، ہماری تورات کے متعلق تو قرآن یہ تسلیم کرتا ہے۔ فِيهَا تِبْيَانُ لِكُلِّ شَيْءٍ اس میں ہر شیء کا بیان موجود ہے، آپ نے جواب دیا کہ تمہاری ضرورت کے لحاظ سے کہا گیا کہ تورات میں ہر بات کا بیان موجود ہے جہاں تک علم الٰہی کا تعلق ہے وہ اس محدود اور متناہی عالم کی کسی کتاب اور کسی دفتر میں نہیں سما سکتا۔

اس گفتگو پر قرآن کریم کی یہ آیت آئی کہ دنیا کے تمام سمندر بھی اگر دوات کے طور پر استعمال کئے جائیں اور تمام درختوں کو قلم بنا لیا جائے اور پھر قدرت کے کمالات اس کی کاریگریاں اس کی جمالی اور جلالی صفات اور شئون الوہیت و ربوبیت کو قلمبند کرنے کی کوشش کی جائے تو سمندر خشک ہو جائیں گے اور قلمیں ٹوٹ جائیں گی اور علم الٰہی تحریر کے احاطہ میں نہیں آ سکے گا۔ مقام الوہیت کے سب سے بڑے عارف کا ارشاد گرامی ہے۔ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكَ

وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

اور جو پکارتے ہیں اس کے سوا، سو وہی جھوٹ ہے - اور اللہ وہی ہے سب سے اوپر

الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

بڑا ؀ تو نے نہ دیکھا؟ کہ جہاز چلتے ہیں سمندر میں، اللہ کی نعمت لے کر،

لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾

کہ دکھائے تم کو کچھ اپنی قدرتیں - البتہ اس میں پتے ہیں ہر ٹھہرنے والے حق بوجھنے والے کو ؀

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ

اور جب سر پر آوے ان کے لہر جیسے بدلیاں، پکاریں اللہ کو نری کر کر اسی کو بندگی -

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا

پھر جب بچا دیا ان کو جنگل کی طرف تو کوئی ہوتا ہے ان میں بیچ کی چال پر ؀ اور منکر وہی ہوتے ہیں ہماری قدرتوں

كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا

سے جو قول کے جھوٹے ہیں، حق نہ بوجھنے والے ؀ لوگو! بچتے رہو اپنے رب سے اور ڈرو اس دن سے،

لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـــًٔا ۭ

کہ کام نہ آوے کوئی باپ اپنے بیٹے کے بدلے، اور نہ کوئی بیٹا ہو جو کام آوے اپنے باپ کی جگہ کچھ -

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے، سو تم کو نہ بہکا دے دنیا کا جینا - اور نہ دھوکا دے تم کو

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ

اللہ کے نام سے وہ دغا باز ؀ اللہ جو ہے، اس پاس ہے قیامت کی خبر اور اُتارتا ہے مینہ -

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا

اور جانتا ہے جو ہے ماں کے پیٹ میں ؀ اور کوئی جی نہیں جانتا، کیا کرے گا کل - اور کوئی

تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

جی نہیں جانتا، کس زمین میں مرے گا - تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہے خبردار ؀

(آیاتہا ۳۰) (۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۷۵) (رکوعاتہا ۳)

سورۂ سجدہ مکی ہے اور اس کی تیس (۳۰) آیتیں اور تین رکوع ہیں -

فوائد ف کوئی ہے بیچ کی چال پر یعنی وہ حال جو خوف کے وقت تھا سو وہ تو کسی کو نہیں رہتا مگر ذرا بھول بھی نہ جاوے۔ ایسے بھی کم ہیں نہیں تو اکثر منکر ہوتے ہیں قدرت سے اپنی تدبیر پر رکھتے ہیں یا کسی ارواح کی مدد پر ۔۱۲ منہ رح

ف یعنی شیطان دھوکا دے کہ اللہ غفور رحیم ہے اور دنیا کا جینا بہکا دے کہ جس کو یہاں بھلا ہے اس کو وہاں بھی بھلا ہے ۔۱۲ منہ رح

تشریح (۳۲) زندگی کے خوفناک حوادث ہیں، سمندری طوفان ہو، ہوائی جہاز کے حادثے ہوں، بیماری کی مایوس کن حالت ہو غربت وافلاس کا گھیراؤ ہو، عورتوں کے لئے جاپے کی تکلیف ہو۔ ان حوادث میں جب انسان گھرتا ہے تو اس کا اندر والا اس وقت صرف خدا کی ہستی کو پکارتا ہے اس وقت اسے نہ کوئی دیوی دیوتا یاد آتا ہے اور نہ کوئی پیر اور ولی،

لیکن جب خدا تعالیٰ کی نصرت فرمائی کی بدولت وہ شخص ان حوادث سے نجات پاتا ہے تو پھر اسے اپنی ہوشیاری اور تدبیر کی طرف منسوب کرنے لگتا ہے یا یہ کہتا ہے کہ فلاں بزرگ کی روح نے مجھے بتایا یا فلاں بزرگ کی مدد سے میں بچ گیا۔ یہ انسان کی ناشکر گذاری کا حال بیان کیا گیا ہے لیکن اگر انسان کے ساتھ مذہب حق کی رہنمائی موجود ہوتی ہے تو وہ تعلیم اسے خدا تعالیٰ کی کارفرمائی کے یقین پر قائم رکھتی ہے اور وہ ہر حال میں اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ حوادث کے عالم میں انسان کے اندر خوف خدا کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ بعد میں (اہل اللہ کے سوا) کسی میں باقی نہیں رہتی، زندگی کی راحتیں اسے غفلت میں ڈال دیتی ہیں لیکن ہر انسان کو چاہیئے کہ اپنے دل کو مکمل طور پر غفلت کے حوالے نہ کرے۔ خوف خدا اپنے دل میں رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾ اَمۡ
اُتارا کتاب کا ہے، اسمیں کچھ دھوکا نہیں۔ جہان کے صاحب سے ٭ کیا،

یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ۚ بَلۡ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا
کہتے ہیں یہ باندھ لایا؟ کوئی نہیں! وہ ٹھیک ہے تیرے رب کیطرف سے، کہ تو ڈر سنا دے ایک

مَّاۤ اَتٰىہُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۳﴾
لوگوں کو، جن کو نہیں آیا کوئی ڈرانے والا تجھ سے پہلے۔ شاید وہ راہ پر آویں ٭

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ
اللہ ہے، جس نے بنائے آسمان و زمین، اور جو ان کے بیچ ہے، چھ دن میں پھر

اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیۡعٍ ؕ اَفَلَا
قائم ہوا عرش پر۔ کوئی نہیں تمہارا اس کے سوا حمایتی نہ سفارشی۔ پھر تم

تَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ
کیا سوچ نہیں کرتے؟ ٭ تدبیر سے اُتارتا ہے کام، آسمان سے زمین تک، پھر چڑھتا ہے

اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗۤ اَلۡفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۵﴾ ذٰلِکَ
اسکی طرف، ایک دن میں جس کا پیانا ہزار برس ہیں تمہاری گنتی میں ف ٭ یہ ہے

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ
جاننے والا چھپے اور کھلے کا، زبردست رحم والا۔ جس نے خوب بنائی جو چیز

شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ
بنائی، اور شروع کی انسان کی پیدائش ایک گارے سے ٭ پھر بنائی اس کی

نَسۡلَہٗ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ۚ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىہُ وَ نَفَخَ فِیۡہِ
اولاد، نچڑے پانی بے قدر سے۔ پھر اس کو برابر کیا، اور پھونکی اس میں

مِنۡ رُّوۡحِہٖ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا
اپنی جان میں سے، اور بنا دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل۔ تم تھوڑا شکر

فوائد ف بڑے بڑے کام عرش سے مقرر ہو کر نیچے حکم اُترتا ہے، سب اسباب اسکے آسمان و زمین سے جمع ہو کر بن جاتا ہے پھر ایک مدت جاری رہتا ہے پھر اُٹھ جاتا ہے اللہ کی طرف دوسرا رنگ اترتا ہے جیسے بڑے بڑے پیغمبر جن کا اثر قرنوں رہا یا بڑی قوم میں سرداری جو عمروں میں چلی ۔ ہزار برس اللہ کے ہاں ایک دن ہے ۱۲ مز

تشریح (۵) اس آیت کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں، شاہ صاحب کی تشریح کا حاصل یہ ہے کہ خدا تعالٰی رسولوں کی ہدایت اور قوموں کو اقتدار پر لانے کے لئے جو فیصلہ کرتا ہے اس فیصلہ کو بروئے کار لانے کے لئے آسمان و زمین کے تمام مادی اور روحانی وسائل متوجہ ہو جاتے ہیں اور یہ انتظام جب تک خدا چاہتا ہے زمین پر قائم رہتا ہے اسکے بعد اٹھا لیا جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرا دور شروع ہوتا ہے اور بڑے رسولوں کی ہدایت اور بڑی قوموں کی سیادت و سرداری کا عہد ہزار ہزار برس قائم رہا ہے اور یہ ہزار برس خدا کے انتظامی حساب سے ایک دن کے برابر ہیں، چنانچہ مرتب عرض کرتا ہے کہ اس آخری امت (امت مسلمہ) کا عالمی اقتدار ہزار برس کے قریب قائم رہا، اسکے بعد یہ اقتدار مغرب کی مادہ پرست قوموں کے ہاتھ میں چلا گیا البتہ نبوت محمدی کی ہدایت (اسلام) کا دور وقتی اور عارضی نہیں یہ قیامت تک قائم رہے گا۔ شاہ صاحبؒ نے اسلام کے علمی اور نظریاتی دائمی غلبہ پر الفتح (۲۸) کے فائدہ میں جو مختصر بات کہی ہے۔ اسے دیکھو۔

تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ

کرتے ہو ف ؎ اور کہتے ہیں، کیا جب ہم رَل گئے زمین میں ؟ کیا ہم کو نیا بننا ہے ،

جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ

کوئی نہیں! وہ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں ؎ تو کہہ ، بھر لیتا ہے تم کو فرشتہ

الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَلَوْ تَرَىٰ

موت کا، جو تم پر تعین ہے، پھر اپنے رب کی طرف پھر جاؤ گے ف ؎ اور کبھی تو دیکھے،

إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا

جس وقت منکر سر ڈالے ہوں گے اپنے رب کے پاس ۔ ۔۔ اے رب!

أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾

ہم نے دیکھ لیا، اور سن لیا! اب ہم کو پھر بھیج ہم کریں بھلائی ، ہم کو یقین آیا ؎

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي

اور اگر ہم چاہتے، تو دیتے ہر جی کو سوجھ اپنی راہ کی، لیکن ٹھیک پڑی میری کہی بات،

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٣﴾ فَذُوقُوا

کہ مجھ کو بھرنی ہے دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے ؎ سو اب چکھو مزہ،

بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ

جیسے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کا ملنا ۔ ہم نے بھلا دیا تم کو، اور چکھو مار سدا

الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا

کی، بدلا اپنے کئے کا ؎ ہماری باتوں کو مانتے وہ ہیں، کہ جب ان کو

ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا

سمجھائیے ان سے ، گر پڑیں سجدہ کر کر، اور پاک ذات کو یاد کریں اپنے رب کی خوبیاں اور وہ

يَسْتَكْبِرُونَ ۩ ﴿١٥﴾ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ

بڑائی نہیں کرتے ؎ الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے ۔ پکارتے ہیں اپنے رب

رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ

کو ڈر سے ۔ اور لالچ سے ۔ اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں ف ؎ سو کسی جی کو

فوائد ف اپنی جان میں سے جو مخلوق ہے اسی کا مال ہے مگر جس کو عزت دی اس کو اپنا کہا جیسے فرمایا. ان عبادی سو انسان کی جان غیب سے آئی ہے مٹی پانی سے نہیں بنی اس کو اپنی کہا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ اللہ کی جان جان ہو تو بدن بھی ہو بدن ہو تو ترکیب ہو ذات پاک کہاں رہی۔ ۱۲منہ رح ف۲ یعنی تم آپ کو دھڑ سمجھتے ہو کہ خاک میں رل گئے تم جان ہو وہ فرشتہ لے جاتا ہے فنا نہیں ہو جاتے ہو۔ ۱۲منہ رح ف۳ اللہ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر اور اسو اسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف و رجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں۔ ۱۲منہ رح

ع
۱۱
۱۴

تشریح أَءِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ (۱۰) کہتے ہیں، کیا جب ہم رَل گئے زمین میں، رَلنا بفتح را کے معنی ملنا، آمیز ہونا، گڈ مڈ ہونا کے آتے ہیں، بعض نسخوں میں رُل گئے لکھا ہے۔ یہ غلط ہے، اردو میں رُلنا کے معنی پھٹکنا، چھانٹنا کے آتے ہیں۔ داغ کہتے ہیں ؎

گرتے ہیں جو لے داغ زمین پر گہر اشک
ان موتیوں کو خاک میں رولا نہیں جاتا۔

(۱۶) ابن رواحہ کے قصیدے میں ہے جو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھا ہے:

یَبِیْتُ یجافی جنبہ عن فراشہ
اذا استثقلت بالکافرین المضاجع

یعنی جب رات کو کافر اپنے بچھونوں پر بھاری اور بوجھل بنے ہوئے پڑے رہتے ہیں تو یہ پیغمبر اس طرح رات گذارتا ہے کہ اس کا پہلو اپنے بچھونے کو خالی کر دیتا ہے گویا آپ شب بھر عبادت الٰہی میں گذارتے ہیں اور کافر پڑے سویا کرتے ہیں۔

بہ نیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند
من وخیال تو و نالہائے درد آلود

حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والا ایسی آواز سے پکارے گا جس کو تمام خلائق سنے گی وہ کہے گا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو اپنے بچھونوں سے علیحدہ رہتے تھے یعنی شب میں نماز پڑھنے والے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے وہ تھوڑے ہوں گے پھر آواز دے گا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو مصیبت اور درد میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کیا کرتے تھے اس پر کچھ اور تھوڑے لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔

السجدۃ

نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا

معلوم نہیں، جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھوں کی۔ بدلا اس کا جو کرتے

يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَّا

تھے ۞ بھلا ایک جو ہے ایمان پر، برابر اس کے جو بے حکم ہے! نہیں

يَسْتَوُۥنَ ﴿١٨﴾ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ فَلَهُمْ جَنَّٰتُ

برابر ہوتے ۞ سو وہ جو یقین لائے، اور کئے کام بھلے تو ان کو باغ ہیں رہنے

الْمَأْوَىٰ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا

کے۔ مہمانی اس پر جو کرتے تھے ۞ اور وہ جو بے حکم ہوئے،

فَمَأْوَىٰهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَآ أَرَادُوٓا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَآ أُعِيدُوا فِيهَا

سو ان کا گھر ہے آگ۔ جب چاہیں کہ نکل پڑیں اس میں سے، الٹے جاویں پھر اس میں،

وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾

اور کہیئے ان کو، چکھو آگ کی مار، جس کو تم جھٹلاتے تھے ۞

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ

اور البتہ چکھاویں گے ہم ان کو تھوڑا سا عذاب، ورے اس بڑے عذاب سے، کہ شاید وہ

يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا

پھر آویں ف۱ ۞ اور کون بے انصاف اس سے جس کو سمجھایا اسکے رب کی باتوں سے، پھر انسے منہ موڑ گیا۔ مقرر

مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَٰبَ فَلَا

ہم کو ان گنہگاروں سے بدلا لینا ہے ۞ اور ہم نے دی ہے موسیٰ کو کتاب، سو تو مت

تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآئِهِۦ ۖ وَجَعَلْنَٰهُ هُدًى لِّبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿٢٣﴾

رہ دھوکے میں اسکے ملنے سے، اور وہ کی ہم نے سوجھ بنی اسرائیل کو ف۲ ۞

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِـَٔايَٰتِنَا

اور کئے ہم نے ان میں سردار، جو راہ چلاتے ہمارے حکم سے، جب وہ ٹھہرے رہے اور رہے ہماری باتوں

يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا

پر یقین کرتے ف۳ تیرا رب جو ہے وہی چکاوے گا ان میں دن قیامت کے، جس بات میں

فوائد ف۱ یعنی دنیا میں لوٹ مار بندے دیکھ لیں گے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ دھوکا نہ کر اسکے ملنے میں یعنی کتاب کے یا موسیٰ کے معراج کی رات میں ان سے ملے تھے اور بھی کئی بار۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی تم بھی ٹھہرے رہو تو تم میں بھی وہی چال ہو جو آخر ہوئی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۱) تھوڑے سے عذاب سے مراد شاہ صاحب رح کے نزدیک دنیا کی لوٹ مار ہے، یعنی قتل و غارت گری اور اقتصادی اور معاشی لوٹ کھسوٹ، جو روحانی اقدار کے انکار اور اخلاقی آوارگی کے نتیجہ میں مسلط ہوتی ہے آج کی نام نہاد مہذب دنیا اسی عذاب میں گرفتار ہے۔ اصحاب اقتدار ہوں یا اصحاب دولت۔ اپنے کمزوروں کے استحصال اور لوٹ کھسوٹ میں لگے ہوئے ہیں، نعرے ہر طرف سے اقتصادی اور سماجی انصاف کے لگائے جا رہے ہیں۔ مگر جو قوم جتنے زیادہ زور کے ساتھ یہ نعرے لگا رہی ہے۔ وہ اتنی ہی زیادہ ظالم و جابر ثابت ہو رہی ہے۔

سورہ طٰہٰ (۱۲۴) میں قانون الٰہی سے روگردانی کا انجام، معیشت ضنک "تنگ معیشت کو قرار دیا گیا ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ تنگ معیشت اور تنگ گذران وہ ہے جس میں خیر و بھلائی کا گذر نہ ہو، اسمیں خیر و بھلائی داخل نہ ہو سکے۔ شر و فساد اور برائیوں کا اس قدر غلبہ ہو کہ بھلائیوں کے لئے اسمیں جگہ و گنجائش باقی نہ رہی ہو۔ یہ وہ معاشی نظام ہے جس میں دولت و تعیش کی فراوانی ضرور نظر آتی ہے مگر اس میں ذہنی سکون قلبی اطمینان اور سماجی خیر و برکت اور باہمی ہمدردی اور اتفاق کی روح موجود نہیں ہوتی اور پھر اس کا انجام ایک خوفناک انقلاب کی صورت میں نمودار ہوتا ہے

معاشی لوٹ مار اور معاشی فساد کا عذاب اصحاب ثروت کے ہاتھوں عوام پر مسلط ہوتا ہے لیکن پھر یہ عذاب اپنی ہلاکت انگیزیوں میں اس طبقہ کو بھی شامل کر لیتا ہے۔

اسی کے ساتھ بنی اسرائیل (۱۶) صفحہ (۳۶۷) دیکھو

نصف ۱۲ | ع ۲ / ۱۱ / ۱۵

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

کر وہ جھوٹ رہے تھے ۞ کیا ان کو سوجھ نہ آئی اس سے کہ کتنی کھپا دیں ہم نے ان سے پہلے

الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسٰكِنِهِمْ ط اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ط اَفَلَا

سنگتیں، پھرتے ہیں ان کے گھروں میں - اس میں بہت پتے ہیں - کیا

يَسْمَعُونَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ

سنتے نہیں؟ ۞ کیا دیکھا نہیں انہوں نے؟ کہ ہم ہانک دیتے ہیں پانی ایک زمین چٹیل کو،

فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ط اَفَلَا

پھر نکالتے ہیں اس سے کھیتی، کہ کھاتے ہیں اسمیں سے ان کے چوپائے اور آپ - پھر کیا

يُبْصِرُونَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۲۸﴾

دیکھتے نہیں؟ ۞ اور کہتے ہیں، کب ہے یہ فیصلہ؟ اگر تم سچے ہو ۞

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ

تو کہہ، دن فیصلہ کے، کام نہ آوے گا منکروں کو ان کا ایمان لانا، اور نہ ان کو

يُنْظَرُونَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُونَ ﴿۳۰﴾

ڈھیل ملے گی ۞ سو تو خیال چھوڑ ان کا، اور راہ دیکھ، وہ بھی راہ دیکھتے ہیں ۞

(آیاتہا ۷۳) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (۹۰) (۳۳) (رکوعاتہا ۹)

سورۂ احزاب مدنی ہے، اور اسمیں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ط

اے نبی! ڈر اللہ سے، اور کہا نہ مان منکروں کا، اور دغا بازوں کا۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ

مقرر اللہ ہے سب جانتا حکمتوں والا ف ۞ اور چل اسی پر، جو حکم آوے تجھ کو

مِنْ رَّبِّكَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّ

تیرے رب سے۔ مقرر اللہ تمہارے کام کی خبر رکھتا ہے ۞ اور

فوائد

ف کافر چاہتے تھے اپنی طرف نرم کرنا اور منافق چاہتے تھے اپنی چال سکھانی اور پیغمبر کو اللہ پر بھروسہ ہے اس سے دانا کون ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۹)

قیامت کے دن ان حقائق غیب کے ظاہر ہونے کا دن ہوگا اس لئے ان پر ایمان لانا معتبر نہ ہوگا اسیطرح دنیا میں جب عذاب الٰہی کے آثار ظاہر ہونے لگے تو اس وقت کی توبہ قبول نہ کی گئی۔ موت کے وقت جب عالم برزخ کا مرنے والے کو مشاہدہ ہونے لگے تو اسوقت کا ایمان اور توبہ قبول نہیں۔ مزید تشریح سورہ یونس ص۲۸۵ پر دیکھو

استقامت کا حکم

سورہ احزاب مدنی ہے، مدینہ میں حضور علیہ السلام کو تقویٰ اختیار کرنے کفار و منافقین کے طرز عمل سے ہوشیار رہنے اور وحی کی اتباع کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ راہ حق سے کچھ ہٹنے لگے تھے بلکہ ان احکام کا مقصد ان پر قائم رہنا (استقامت) ہے اور نبی کو خطاب کر کے امت کو ہدایت کرنی ہے۔

السجدۃ ۳ ع ۱۶

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
بھروسا رکھ اللہ پر۔ اور اللہ بس ہے کام بنانے والا ❁ اللہ نے رکھے نہیں،
لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ
کسی مرد کے دو دل، اس کے اندر۔ اور نہیں کیا تمہاری جوروں کو۔
الّٰٓئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ
جن کو ماں کہہ بیٹھے ہو، سچ تمہاری مائیں۔ اور نہیں کیا تمہارے لے پالکوں کو،
اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ
تمہارے بیٹے، یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی۔ اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات۔
وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ
اور وہی سوجھاتا ہے راہ ف ❁ پکارو لے پالکوں کو انکے باپ کر کر، یہی پورا انصاف
عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ
ہے اللہ کے ہاں۔ پھر اگر نہ جانتے ہو انکے باپ کو، تو تمہارے بھائی ہیں دین میں۔ اور
وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ
رفیق ہیں۔ اور گناہ نہیں تم پر، جس چیز میں چوک جاؤ، پر وہ جو
مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵
دل سے ارادہ کیا۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ف ❁
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ
نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں۔
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ
اور ناتے والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں، اللہ کے حکم میں، زیادہ سب
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ
ایمان والوں اور وطن چھوڑنے والوں سے، مگر یہ کہ کیا چاہو اپنے رفیقوں سے
مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَاِذْ اَخَذْنَا
احسان۔ یہ ہے کتاب میں لکھا ف۳ ❁ اور جب لیا ہم نے

فوائد ف۱ کفر کے وقت کوئی جورو کو ماں کہتا تو ساری عمر وہ اس سے جدا ہوتی ہے اور کسی کو بیٹا کر بولتا تو سچا بیٹا ہو جاتا۔ اللہ تعالٰے نے یہ دونوں حکم بدل دیئے جورو کو ماں کہنا سورہ قد سمع اللہ میں آوے گا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہے ان دو کے ساتھ تیسری بات یہ بھی سنادی کہ ایسی باتیں کہنے کی بہتیری ہیں ان پر عمل نہیں ہو سکتا جیسے مستقل مرد کو کہتے اسکے دو دل ہیں چھاتی چیر کر دیکھو تو کسی کے دو دل نہیں۔ ۱۲ منہ رح
ف۲ یعنی چوک کا گناہ تو کسی چیز میں نہیں اور ارادے کا ہے اس میں بھی اللہ چاہے تو بخشے چوک یہ کہ منہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلانا ۱۲ منہ رح
ف۳ نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان اور مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنی روا نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے اور اس کی عورتیں سب کی ماں ہیں حرمت میں پردے میں نہیں اور حضرت کے ساتھ جنہوں نے وطن چھوڑا بھائی بندوں سے ٹوٹے ان کو حضرت نے آپس میں بھائی کر دیا تھا دو دو کو پیچھے ان کے ناتے والے مسلمان ہوئے فرمایا کہ اس بھائی چارے سے ناتا مقدم ہے میراث ہے ناتے ہی پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک اس کا بھی لئے جاؤ، یہ کتاب میں لکھا ہے یعنی قرآن میں ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا یا توریت میں بھی یہی حکم ہوگا۔

تشریح آیت (۶) کی شاہ صاحب نے جو تشریح کی ہے اس کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے "نبی کو زیادہ لگاؤ ہے ایمان والوں سے زیادہ ان کی جانوں سے"۔

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَ

نبیوں سے اُن کا قرار، اور تجھ سے، اور نوح سے، اور ابراہیم سے، اور

مُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

موسیٰ سے اور عیسیٰ سے، جو بیٹا مریم کا، اور لیا ہم نے ان سے گاڑھا

غَلِيْظًا ۝۷ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ

قرار ف ۱ تاکہ پوچھے اللہ سچوں سے ان کا سچ۔ اور رکھی ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

منکروں کو دکھ کی مار ف ۲ اے ایمان والو! یاد کرو

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

احسان اللہ کا اپنے اُوپر، جب آئیں تم پر فوجیں، پھر ہم نے بھیجی ان پر

رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۹ۚ

باؤ، اور وہ فوجیں جو تم نے نہیں دیکھیں۔ اور ہے اللہ جو کچھ کرتے ہو دیکھتا ف ۳

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ

جب آئے تم پر اُوپر کی طرف سے، اور نیچے سے، اور جب ڈگنے لگیں

الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰

آنکھیں، اور پہنچے دل گلوں تک، اور اٹکلنے لگے تم پر اللہ کئی کئی اٹکلیں ف ۴

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۱

وہاں جانچے گئے ایمان والے، اور جھڑ جھڑائے گئے زور کا جھڑ جھڑانا ف

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا

اور جب کہنے لگے منافق، اور جن کے دلوں میں روگ ہے، جو وعدہ دیا تھا

وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲ وَاِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ

ہم کو اللہ نے، اور اس کے رسول نے، سب فریب تھا ف ۵ اور جب کہنے لگے ایک لوگ اُن میں،

يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ

اے یثرب والو! تم کو ٹھکانا نہیں، سو پھر چلو، اور رخصت مانگنے لگے ایک لوگ اُن میں

فوائد

ف ۱ اور پیغمبر کو فرمایا کہ سب لوگوں پر تصرف رکھتا ہے اُن کی جان سے زیادہ یہاں فرمایا کہ یہ درجہ نبیوں کو ملا ان پر محنت بھی زیادہ ہے ساری خلق سے مقابل ہونا اور کسی سے خوف ورجا نہ رکھنا ان پانچ پیغمبروں کو کہتے ہیں اولوالعزم کہ ان کی ہدایت کا اثر ہزاروں برس رہا اور جب تک دنیا ہے رہے گا ان میں پہلے نام فرمایا ہمارے نبیؐ کا۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف ۲ یعنی ان کی زبانی اپنے حکم خلق کو پہنچائے تب ہر ایک سے پوچھ کرے گا اور منکروں کو سزا دے گا۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف ۳ ہجرت سے چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورہ حشر میں آوے گا ہر قوم میں پھرے اور قریش کو اور فزارہ اور غطفان کو اور بنو قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کرکر حضرت پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی مسلمان کم تھے تین ہزار آدمی مدینے سے باہر لشکر پڑا۔ گرد خندق کھود لی جب فوجیں آئیں۔ دُور دُور سے لڑتے رہے۔ قریب ایک مہینے تک پھر ایک رات اللہ نے پروا باؤ بھیجی، تند کافروں کی آگیں بجھ گئیں، بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے، گھوڑے چھوٹ گئے، سب لشکر برباد ہوا، ناچار اُٹھ کر چلے گئے۔ یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی جاڑے کے موسم میں اناج کی تنگی، لڑائی لڑنی اور خندق کھودنی اور گرد سب مخالف اسمیں منافق دل کی باتیں بولنے لگے اور مومن ثابت رہے اس جنگ میں حضرت نے فرمایا اب سے ہم جاویں گے کفار پر وہ ہم پر نہ آویں گے وہی ہوا۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف ۴ اُوپر سے اور نیچے سے یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اُونچی ہے اور غربی طرف سے جو نیچی ہے اور آنکھیں ڈگنے لگیں یعنی تیور بدلنے لگے لوگوں کے۔ دوستی جتانے والے لگے آنکھیں چرانے اور دل پہنچے، گلوں تک دھڑک دھڑک کرتے ڈر سے اور کئی، کئی اٹکلیں مسلمانوں نے سمجھا کہ اب کے اور سخت آزمائش آئی اور کچے ایمان والوں نے سمجھا کہ اب کے بار نہ بچیں گے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف ۵ بعضے منافق کہنے لگے۔ پیغمبر کہتا ہے کہ میرا دین پہنچے گا مشرق مغرب یہاں جائے ضرور کو نکل نہیں سکتے۔ مسلمان کو چاہیئے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی باتیں نہ بولے۔

تشریح

زَاغَتِ الْاَبْصَارُ (۱۰) ڈگنے لگیں آنکھیں آنکھیں پھر گئیں، خوف کیوجہ سے،
وَتَظُنُّوْنَ (۱۰) اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی کئی اٹکلیں، ظن بمعنے گمان، اٹکل کے معنی بھی گمان، قیاس شاہ صاحبؒ نے اسی سے مصدر بنایا، اٹکلنا یعنی گمان کرنا۔

ع ۸ / ۱۷

مغ

النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ

نبی سے، کہنے لگے، ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں۔ اور وہ کھلے نہیں پڑے۔

اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ

غرض اور نہیں مگر بھاگنا ف۱ ۞ اور اگر شہر میں کوئی پیٹھ آوے کناروں

اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا

سے، پھر ان سے چاہے دین سے بچلنا، تو لے لیں، اور ڈھیل نہ کریں اس میں مگر

یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ

تھوڑی ۞ اور اقرار کر چکے تھے اللہ سے آگے، کہ نہ پھیریں گے پیٹھ۔

الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ

اور اللہ کے اقرار کی پوچھ ہونی ہے ف۲ ۞ تو کہہ کام نہ آوے گا

الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ

تم کو بھاگنا، اگر بھاگو گے مرنے سے، یا مارے جانے سے، اور پھر بھی پھل نہ پاؤ گے،

اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ

مگر تھوڑے دنوں ف۳ ۞ تو کہہ، کون ہے کہ تم کو بچاوے اللہ سے، اگر چاہے تم پر

سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

برائی، یا چاہے تم پر مہر، ۔ اور نہ پاویں گے اپنے واسطے اللہ کے

اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ

سوا کوئی حمایتی نہ مددگار ف۴ ۞ اللہ کو معلوم ہیں جو اٹکاتے ہیں تم میں اور

الْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾

کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو، چلے آؤ ہمارے پاس۔ اور لڑائی میں نہیں آتے۔ مگر کبھی ۞

اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ

دریغ رکھتے ہیں تمہاری طرف سے پھر جب آوے ڈر کا وقت، تو تو دیکھے تکتے ہیں تیری

تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ

طرف، ڈگراتی ہیں آنکھیں ان کی، جیسے کسی پر آوے بے ہوشی موت کی۔۔ پھر جب جاتا رہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ، وزلزلوا (۱۱) اور جھڑ جھڑائے گئے یعنی ہلائے گئے (شاہ رفیع الدینؒ) جھاڑنا، درخت اور کسی چیز کا یعنی اسے ہلا کر صاف کرنا اسی سے شاہ صاحبؒ نے جھڑجھڑانا بنایا ہے لغت میں ان لفظوں کا ذکر نہیں ملتا۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف۱ یثرب نام تھا مدینے کا یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہم کو رہنے کا ٹھکانا کہاں سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھ باہر کھڑے تھے شہر میں محکم حویلیوں کو نا کے بند کر کر زنانے ان میں رکھ دیئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہیں اور وہ جھوٹ بات تھی ۱۲ منہ رح ف۲ جنگ اُحد کے بعد اقرار کیا تھا کہ پھر ہم ایسی حرکت نہ کرینگے ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی جس کی قسمت میں موت ہے اس کو بچاؤ نہ ہو گا بھاگنے سے اور اگر موت نہیں تو بھاگ کر بچا کئی دن ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم دے تو مسلمان اب تم کو قتل کر ڈالیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ (۱۹) ڈگراتی ہیں آنکھیں، آنکھیں ڈگر ڈگر کر رہی ہیں۔ یہ محاورہ ہے۔ خوف و دہشت کی حالت بیان کی جا رہی ہے جو موت کے وقت طاری ہوتی ہے۔ دریغ رکھتے ہیں یعنی تمہارا ساتھ دینے میں بخل اور تنگدلی سے کام لیتے ہیں۔ عربی لفظ شح کے معنی بخیلی، تنگدلی اور حرص و لالچ کے آتے ہیں کیونکہ بخل اور حرص لازم و ملزوم ہیں اس آیت میں یہ لفظ دو معنی میں استعمال کیا گیا ہے پہلا بخیلی کے معنی میں دوسرا حرص کے معنی میں۔

الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ

ڈر کا وقت، چڑھ چڑھ بولیں تم پر تیز تیز زبانوں سے ڈھکے پڑتے ہیں مال پر ۔ وہ لوگ

لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ

یقین نہیں لائے، پھر اکارت کر ڈالے اللہ نے ان کے کئے ۔ اور یہ ہے اللہ پر آسان

يَسِيرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ

ف ۱ جانتے ہیں، فوجیں نہیں گئیں ۔ اور اگر آ جاویں

الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ

فوجیں، تو آرزو کریں، کسی طرح باہر گئے ہوں گاؤں میں، پوچھا کریں

عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾ ع

تمہاری خبریں ۔ اور اگر ہوویں تم میں، لڑائی نہ کریں مگر تھوڑے ف ۲

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ

تم کو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال، جو کوئی امید رکھتا

يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى

ہے اللہ کی، اور پچھلے دن کی، اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا ف ۳ اور جب دیکھیں

الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

مسلمانوں نے فوجیں، بولے، یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ نے اور اسکے رسول

وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾

نے، اور سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے، اور ان کو اور بڑھا یقین اور اطاعت کرنا ف ۴

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم

ایمان والوں میں کتنے مرد ہیں، کہ سچ کر دکھایا جس پر قول کیا تھا اللہ سے ۔ پھر کوئی ہے

مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾

ان میں جو پورا کر چکا اپنا ذمہ، اور کوئی ہے ان میں راہ دیکھتا ۔ اور بدلا نہیں ایک ذرہ ف ۵

لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن

تا بدلا دے اللہ سچوں کو ان کے سچ کا، اور عذاب کرے منافقوں کو اگر

فوائد ف ۱ یعنی بُرے وقت رفاقت سے جی چراتے اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہے اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے ہیں سب سے زیادہ اور غنیمت پر ڈھکتے ہیں۔ فائدہ: جہاں حبطِ اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ پر آسان ہے یعنی حکمت میں اللہ کے کسی کی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب حبط کرنے پر آوے اس عمل ہی میں ایسا نقصان پکڑے جس سے وہ درست ہی نہیں ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر عمل کی۔ ف ۲ یعنی نامردی کے مارے یقین نہیں آتا کہ فوجیں پھر گئیں اور باتوں میں تمہاری خیرخواہی جتا دیں اور لڑائی میں کام نہ کریں۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ یعنی رسول کو دیکھو ان سختیوں میں کیا استقلال رکھتا ہے۔ سب سے زیادہ محنت اور اندیشہ اس پر ہے ۱۲ منہ رح ف ۴ وعدہ اللہ کا یہی کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤ گے کافروں کے ہاتھ سے آخر تم کو غلبہ ہے اور یہ بھی کہ رسول نے فرمایا تھا آٹھ دس دن میں تم پر فوجیں آتی ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف ۵ ذمہ پورا کر چکا یعنی جہاد ہی میں جان دے چکا جیسے شہدائے بدر و اُحد اور راہ دیکھتے اصحاب جو جہاد پر مستعد ہیں۔ موت کی راہ دیکھتے لیکن رسول نے فرمایا کہ طلحہ ان میں سے ہے جو شہید ہو چکے۔ ۱۲ منہ رح

ع ۲/۱۸

تشریح اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ (۱۹) ڈھکے پڑتے ہیں، گرے پڑتے ہیں۔ ڈھکنا کے ہندی لغت میں کئی معنی لکھے ہیں داخل ہونا، حملہ کرنا، ٹوٹ پڑنا، گھات میں رہنا، چھپ کر کوئی بات سُننا، شاہ صاحب رح نے جھکنے اور ٹوٹے پڑنے کے مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اسی کو حرص اور لالچ کہتے ہیں (آ ورش ہندی شبد کوش) یہ لفظ سورہ تطفیف میں بھی آرہا ہے۔ فلیتنافس المتنافسون۔ چاہیئے کہ ڈھکیں ڈھکنے والے، یعنی جنت کی نعمتوں پر جھکیں اور شوق و رغبت سے ان پر ٹوٹیں بعض نسخوں میں یہ لفظ غلط لکھا ہوا ہے۔

شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ

چاہے، یا توبہ ڈالے ان کے دل پر۔ بیشک اللہ ہے بخشتا مہربان ۞ اور پھیر دیا اللہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

نے منکروں کو، اپنے غصہ میں بھرے ہاتھ نہ لگی کچھ بھلائی۔ اور آپ اٹھا لی اللہ نے مسلمانوں کی

الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ

لڑائی۔ اور ہے اللہ زور آور زبردست ۞ اور اُتار دیا ان کو جو ان کے رفیق ہوئے تھے

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

کتاب والے، ان کی گڑھیوں سے، اور ڈالی ان کے دل میں دھاک،

الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ

کتنوں کو تم جان سے مارنے لگے، اور کتنوں کو بندی کیا ف ۞ اور تم کو دلائی ان کی

اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ

زمین، اور ان کے گھر، اور ان کے مال، اور ایک زمین جس پر نہیں پھیرے تم نے اپنے قدم،

اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

ع ۳ ۱۹

اور ہے اللہ سب چیز کر سکتا ف۲ ۞ اے نبی! کہہ دے اپنی عورتوں کو،

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ

اگر تم ہو چاہتیاں دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق، تو آؤ کچھ فائدہ دوں تم کو،

وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ

اور رخصت کروں بھلی طرح سے ۞ اور اگر تم ہو چاہتیاں اللہ کو، اور اسکے

رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

رسول کو، اور پچھلے گھر کو، تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے ان کو جو تم میں نیکی پر

عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

ہیں نیگ بڑا ثواب ف۳ ۞ اے نبی کی عورتو! جو کوئی کر لاوے تم میں کام بے حیائی کا صریح،

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

دونی ہو اس کو مار دوہری۔ اور ہے یہ اللہ پر آسان ۞

فوائد ف یہ یہود تھے بنی قریظہ نزدیک رہتے مدینے کے پہلے حضرت سے صلح رکھتے تھے اس ہنگامہ میں پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبریل ع حکم لائے جلد ان کو جا گھیرا جو بیس دن گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہیں جو ہمارے حق میں سعد بن معاذ کہے سو قبول رکھو حضرت نے قبول کیا سعد نے یہی حکم کیا کہ جوانوں کو قتل کرنا اور عورتیں لڑکے بندی لینے خدا اور رسول کی مرضی یہی تھی اور انکی بدعہدی کی سزا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ زمین جو مدینے کے نزدیک ہاتھ لگی حضرت نے مہاجرین کو بانٹی ان کو گذران کا ٹھکانا ہو گیا اور انصار پر سے ان کا خرچ ہلکا ہوا اور اس دوسری زمین سے مُراد ہے۔ زمین خیبر کی دو برس کے پیچھے ان یہود ہی سے وہ ہاتھ لگی اس سے حضرت کے سب اصحاب آسودہ ہو گئے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ حضرت کی ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوں بعضوں نے بول چال کی حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینے گھر میں نہ جاویں پھر مہینہ کے بعد یہ آیت اُتری حضرت گھر میں آئے اول حضرت عائشہ رض سے کہا انھوں نے اللہ اور رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سب نے حضرت کے ہاں ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار رہوتا تھا۔ شتاب اُٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا۔ یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہیں ان کو بڑا نیگ ہے حضرت کی ازواج سب نیک ہی رہیں مگر حق تعالٰے صاف خوشخبری کسی کو نہیں دیتا تا نڈر نہ ہو جائے خاتمہ کا ڈر لگا رہے۔ ۱۲ منہ رح

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا

اور جو کوئی تم میں اطاعت کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی اور کرے کام نیک ، دیں ہم اس کو اسکا نیگ

مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ

دو بار ، اور رکھی ہے ہم نے اسکے واسطے روزی عزت کی ف۱ ۞ اے نبی کی عورتو ! تم نہیں ہو جیسے

مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ

ہر کوئی عورتیں ، اگر تم ڈر رکھو ، سو تم دب کر نہ کہو بات ، پھر لالچ کرے کوئی جس کے

قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

دل میں روگ ہے ، اور کہو بات معقول ف۲ ۞ اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھاتی نہ پھرو ،

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ

جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے ف۳ اور کھڑی رکھو نماز ، اور دیتی رہو زکوٰۃ ، اور

اَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

اطاعت میں رہو اللہ کی اور اسکے رسول کی ۔ اللہ یہی چاہتا ہے ، کہ دور کرے تم سے گندی باتیں ۔

اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

اس گھر والو ۔ اور ستھرا کرے تم کو ایک ستھرائی سے ف۴ ۞ اور یاد کرو ، جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع اِنَّ

اللہ کی باتیں اور عقل مندی ۔ مقرر اللہ ہے بھید جانتا خبردار ۞ تحقیق

الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَ

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ، اور ایمان دار مرد اور ایماندار عورتیں ، اور بندگی کرنیوالے مرد اور

الْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَ

بندگی کرنیوالی عورتیں ، اور سچے مرد اور سچی عورتیں ، اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتیں ،

الْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَ

اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتیں ، اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں ، اور روزہ دار مرد ، اور

الصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ

روزہ دار عورتیں ، اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہ اور تھامنے والی عورتیں ، اور یاد کرنیوالے مرد اللہ کو

الجزء ۲۲

ع ۷

فوائد ف۱ یہ بڑے درجہ کا لازمہ ہے نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا پیغمبر کو بھی فرمایا ۔ اذقناک ضعف الحیٰوۃ ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اس طرح سے کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی تھیں عورتیں ۱۲ منہ رح ف۴ یہ خطاب ہے ۔ ازواج مطہرات کو اور داخل ہیں حضرت کے سب گھر والے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ (۳۲) پس تم دب کر نہ کہو بات ۔ خضوع کے معنی عاجزی اور فروتنی کرنا مراد ہے ، مت نرمی کرو بات میں (شاہ رفیع الدین رح) دبی زبان سے بات نہ کیا کرو ۔ (ڈپٹی صاحبؒ) بولنے میں نزاکت مت کرو ۔ (مولانا تھانویؒ)

ان آیات میں بظاہر خطاب ازواج مطہرات کو کیا گیا ہے لیکن ان آیات کا حکم (پردہ اور شرم و حیا) پوری امت کی خواتین کیلئے عام ہے اسکی دلیل (شاید بعض حضرات کو عجیب لگے یہ ہے کہ ازواج مطہرات و بنات طیبات و اہل بیت) کا نسوانی اسوہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے قائم مقام ہے ۔ رسول پاکؐ کے اسوۂ حسنہ کو تمام انسانیت کیلئے واجب الاطاعت نمونہ قرار دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ آپؐ کی زندگی ایک مرد کامل کی زندگی تھی اس میں انسانیت کے دوسرے اہم بازو (صنف نازک) کے فرائض زوجیت کا نمونہ موجود نہیں تھا ۔ یہ خانہ اسوۂ اہل بیت سے پُر ہوتا ہے ، صاحب مشکوٰۃ نے صحیح مسلم کے حوالے سے اہل بیت کی فضیلت میں حضورؐ کے وداعی خطبہ (غدیر خم) کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں انا تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله واهل بيتي (جلد ۲ ص ۵۶۸)

كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

بہت سا اور یاد کرنے والی عورتیں، رکھی ہے اللہ نے ان کے واسطے معافی اور نیگ بڑا ف ۱ ؀

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

اور کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا، جب ٹھہرا دے اللہ اور اس کا رسول

اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ

کچھ کام، کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا - اور جو کوئی

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ

بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے، سو راہ بھولا صریح چوک کر ف۲ ؀ اور جب

تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ

تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا، اور تو نے احسان کیا، رہنے دے

عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ

اپنے پاس اپنی جورو، اور ڈر اللہ سے، اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز، جو اللہ اس کو

مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ

کھولا چاہتا ہے، اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے - اور اللہ سے زیادہ چاہیئے ڈرنا تجھ کو -

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ

پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض، ہم نے وہ تیرے نکاح میں دی، تا نہ رہے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا

سب مسلمانوں پر گناہ، نکاح کر لینا جوروئیں اپنے لے پالکوں کی، جب وہ تمام کریں

مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ

ان سے اپنی غرض - اور ہے اللہ کا حکم کرنا ف۳ ؀ نبی پر کچھ

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ

مضائقہ نہیں اس بات میں، جو ٹھہرا دی اللہ نے اسکے واسطے، دستور رہا ہے اللہ کا،

فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

ان لوگوں میں جو گذرے پہلے - اور ہے حکم اللہ کا مقرر،

فوائد

ف۱ حضرت کی ایک بی بی نے کہا تھا کہ قرآن میں سب ذکر ہے مردوں کا، عورتوں کا کہیں نہیں۔ اس پر یہ آیت اُتری نیک عورتوں کی خاطر کو نہیں تو حکم جو مردوں پر کہا سو عورتوں پر بھی آیا، ہر بار جدا کہنے کی حاجت نہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ حضرت زینبؓ رسولِ خدا کی پھوپھی کی بیٹی اور قوم میں اشراف حضرت نے چاہا کہ ان کو نکاح کر دیں زید بن حارث سے یہ زید اصل عرب تھے ظالم پکڑ لے گیا۔ لڑکپن میں شہر مکے میں بکے۔ حضرت نے مول لیا۔ دس برس کی عمر میں ان کے باپ بھائی خبر پا کر آئے مانگنے کو، حضرت دینے پر آمادہ ہوئے، یہ گھر جانے پر راضی نہ ہوئے حضرت کی محبت سے پھر حضرت نے ان کو بیٹا کر لیا۔ اسلام سے پہلے اس وقت کے رواج کے موافق حضرت زینبؓ اور ان کا بھائی راضی نہ ہوئے اس پر یہ آیت اُتری پھر راضی ہوئے اور نکاح کر دیا۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ حضرت زینبؓ زید کے نکاح میں آئیں تو وہ ان کی آنکھوں میں حقیر لگتا۔ مزاج کی موافقت نہ ہوئی۔ جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر شکایت کرتے اور کہتے میں اسے چھوڑتا ہوں حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اس نے تجھ کو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہے جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل میں آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑ دے گا تو زینبؓ کی دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن منافقوں کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہیں گے اپنے بیٹے کی جورو گھر میں رکھی حالانکہ لے پالک کو حکم بیٹے کا نہیں کسی بات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح میں دیدیا اللہ کے فرمانے ہی سے نکاح بندھ گیا۔ ظاہر میں نکاح کی حاجت نہ ہوئی جیسے اب کوئی مالک اپنی لونڈی غلام کا نکاح باندھ دے۔ غرض تمام کر لی یعنی چھوڑ دی۔ ۱۲ منہ رح

مَّقْدُوْرًا ۝۳۸ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ

ٹھہر چکا ۞ وہ جو پہنچاتے ہیں پیغام اللہ کے ، اور ڈرتے ہیں اس سے

وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۳۹

اور نہیں ڈرتے کسی سے سوا اللہ کے - اور بس ہے اللہ کفایت کرنے والا ف ۞

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں لیکن رسول ہے اللہ کا، اور مہر

النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

سب نبیوں پر - اور ہے اللہ سب چیز جانتا ف ۞ اے ایمان والو!

اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝۴۱ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۴۲ هُوَ

یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد - اور پاکی بولو اس کی صبح اور شام ۞ وہی ہے

الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے، کہ نکالے تم کو اندھیروں سے

اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۴۳ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

اجالے میں - اور ہے ایمان والوں پر مہربان ۞ دعا ان کی، جس دن

يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝۴۴ يٰٓاَيُّهَا

اس سے ملیں گے، سلام ہے۔ اور رکھا ہے اُن کے واسطے نیگ عزت کا ف ۞ اے نبی!

النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۴۵ وَّدَاعِيًا

ہم نے تجھ کو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا - اور بلانے والا

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝۴۶ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ

اللہ کی طرف، اسکے حکم سے اور چراغ چمکتا ۞ اور خوشی سنا ایمان والوں کو کہ ان کو ہے

مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝۴۷ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

خدا کی طرف سے بڑی بزرگی ف ۞ اور کہا نہ مان منکروں کا اور دغا بازوں کا،

وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۴۸

اور چھوڑ دے ان کا ستانا، اور بھروسا کر اللہ پر - اور اللہ بس ہے کام بنانے والا ۞

فوائد

ف یعنی پیغمبر کو ایک کام کرنا جو شرع میں روا ہو گیا مضائقہ رہتا ہے۔ ہمیشہ پیغمبروں کو اسکے سوا کسی کا ڈر نہیں رہا، یا یہ کہ بعضے حکم ہمیشہ پیغمبروں کو خاص رہے ہیں۔ جیسے عورتوں کی گنتی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو سو عورتیں تھیں اور کوئی اپنی حد سے زیادہ کرے تو گناہ ہے اور جن کو روا ہوا۔ ان کو خاص بعضے حکم اس سے ہیں کہ خدا کے خلاف حکم نہیں کرتے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ حضرت کی اولاد یا لڑکے گذر گئے یا بیٹیاں رہیں کوئی مرد ہوا نہیں۔ یعنی کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو۔ مگر رسول اللہ کا ہے اس حساب سے سب اسکے بیٹے ہیں اور پیغمبروں پر مہر ہے اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں یہ بڑائی اس کو سب پر ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی اللہ ان پر سلام بھیجے گا اور آپس میں بھی یہی دعا ہے اور ہوگی۔ ۱۲ منہ رح ف۴ سب امتوں سے برتر یہی امت ہے۔ ۱۲ منہ رح

ع ۵ / ۲

تشریح

ف۲ شروع اسلام سے آج تک پوری امتِ مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں خاتم النبیین اور ختم نبوت کی تشریح اور تعبیر میں بھی پچھلے تیرہ سو برس میں (سوائے انگریزی دور کے مدعی نبوت مرزا غلام احمد کے) امت کے درمیان کسی قسم کا اختلاف رونما نہیں ہوا۔ اور پوری امت اس تشریح پر متفق رہی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی و رسول مبعوث ہونے والا نہیں اور آپ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ بالکل بند ہو گیا ہے ختم نبوت کی تعبیر و تشریح مسلمانوں کے ہر فرقہ سنی، شیعہ، حنفی، شافعی حنبلی مالکی اور بریلوی اور دیوبندی مقلد اور غیر مقلد کے نزدیک قرآن کریم، سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت اور منقول ہے۔ قرآن کریم نے رسولِ عربی کو صاف الفاظ میں خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

(سورۂ احزاب آیت ۴۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ

اے ایمان والو ! جب تم نکاح کرو مسلمان عورتوں کو، پھر ان کو چھوڑ دو ،

مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ ان کو سو ان پر حق نہیں تمہارا عدت میں

تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾

بیٹھنا، کہ گنتی پوری کراؤ، سو ان کو دو کچھ فائدہ، اور رخصت کرو بھلی طرح سے ف۱

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا

اے نبی ! ہم نے حلال رکھیں تجھ کو تیری عورتیں ، جن کے مہر تو دے چکا ، اور جو

مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ

مال ہو تیرے ہاتھ کا، جو ہاتھ لگا دے تجھ کو اللہ، اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں،

وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً

اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا تیرے ساتھ ، اور جو کوئی عورت ہو

مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا

مسلمان ، اگر بخشے اپنی جان نبی کو ، اگر نبی چاہے کہ اس کو نکاح میں لے ۔

خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ

نری تجھی کو ، سوا سب مسلمانوں کے ۔ ہم کو معلوم ہے ، جو ٹھہرا دیا ہم نے ان پر

فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ

ان کی عورتوں میں ، اور ان کے ہاتھ کے مال میں ، تا نہ رہے تجھ پر تنگی ۔

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي

اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ف۲ ۔ پیچھے رکھ دے تو جس کو چاہے ان میں، اور جگہ دے

إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ

اپنے پاس جس کو چاہے ۔ اور جس کو جی چاہے تیرا ان میں سے جو کنارے کر دی تھیں، تو کچھ گناہ

عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَ

نہیں تجھ پر ۔ اسمیں لگتا ہے کہ ٹھنڈی رہیں آنکھیں ان کی ، اور غم نہ کھاویں اور

فوائد

ف۱ بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اس کا مہر بندھا تھا تو آدھا دے اگر نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور اسی وقت چاہے تو اور نکاح کر لے عدت نہیں اور اگر خلوت ہوئی گو صحبت نہ ہوئی تو مہر پورا دینا اور عدت بھی بیٹھنا یہ مسئلہ یہاں فرمایا، حضرت کے ازواج کے ذکر میں شاید اسواسطے کہ حضرت نے ایک عورت نکاح کی تھی۔ جب اسکے نزدیک گئے۔ کہنے لگی اللہ تجھ سے پناہ دے حضرت نے اس کو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی ۔ اس پر یہ حکم فرمایا ہو اور خطاب فرمایا ایمان والوں کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کو خاص حکم نہیں، سب مسلمانوں پر یہی حکم ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جو عورتیں تیری ہیں جن کا مہر دیا یعنی اب نکاح میں ہیں خواہ قریش سے ہوں اور مہاجر ہوں یا نہ ہوں یہ حلال ہیں اور ماموں چچا کی بیٹیاں یعنی قریش میں کی بشرط ہجرت کے اگر ہجرت نہ کی تو حلال نہیں اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان، یعنی بن مہر آپ کو نیاز کرے یہ خاص پیغمبر کو ہے اور مسلمانوں پر وہی حکم ہے۔ ان تبتغوا باموالکم بن مہر نکاح نہیں خواہ ذکر میں آیا خواہ پیچھے ٹھہرا لیا خواہ نہ ٹھہرایا تو جو قوم کا مہر ہے سو لازم آیا حضرت کی بیبیاں دس مشہور ہیں حضرت خدیجہ رض اول تھیں انکے بعد سب نکاح میں آئیاں، نو بیبیاں رہیں وفات کے بعد حضرت عائشہ رض، حضرت حفصہ رض، حضرت سودہ بنت زمعہ حضرت ام سلمہ رض، حضرت زینب رض حضرت ام حبیبہ رض، حضرت جویریہ رض حضرت میمونہ رض، حضرت صفیہ رض پچھلی تین ام المومنین رض قریشی نہیں۔ ۱۲ منہ رح

يَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ

راضی رہیں اس پر جو تو نے دیا ساریاں۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے ۔ اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ

ہے اللہ سب جانتا تحمل والا ف۱ حلال نہیں تجھ کو عورتیں اس پیچھے ، اور نہ یہ کہ ان کے

تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا

بدلے اور کرلے عورتیں، اگرچہ خوش لگے تجھ کو ان کی صورت ، مگر جو مال

مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾

ہو تیرے ہاتھ کا ۔ اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان ف۲ ش

ع ۶/۴ ۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ

اے ایمان والو! مت جاؤ گھروں میں نبی کے، مگر جو تم کو حکم ہو کھانے

اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا

کے واسطے، نہ راہ دیکھتے اس کے پکنے کی، لیکن جب بلائے تب جاؤ،

فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ

پھر جب کھا چکو، تو آپ آپ کو چلے جاؤ، اور نہ آپس میں جی لگاتے باتوں میں ۔

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ز

اس بات سے تمہاری تکلیف تھی پیغمبر کو، پھر تم سے شرم کرتا ،

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

اور اللہ شرم نہیں کرتا ٹھیک بات بتانے میں ۔ اور جب مانگنے جاؤ بیبیوں سے کچھ چیز کام کی

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ

تو مانگ لو پردہ کے باہر سے ۔ اس میں خوب ستھرائی ہے تمہارے دل کو،

وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ

اور ان کے دل کو۔ اور تم کو نہیں پہنچتا، کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو، اور نہ

اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ

یہ کہ نکاح کرو اس کی عورتوں کو اس کے پیچھے کبھی ۔ البتہ یہ بات تمہاری اللہ کے

فوائد ف۱ کسی مرد کو جو کوئی عورتیں ہوں اس پر واجب ہے باری سے سب پاس رہنا برابر حضرت پر یہ واجب نہ رکھا اسواسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں تو جو دیں راضی ہو کر قبول کریں، پر حضرت نے فرق نہیں کیا سب کی باری برابر رکھی ہے ایک حضرت سودہ رضؓ نے اپنی باری بخش دی تھی حضرت عائشہ رضؓ کو۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی جتنی قسمیں کہہ دیں اس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں ان کو بدلنا نہیں۔ حلال یہ ضرور ہیں اور ہاتھ کا مال حضرت کی دو حرم مشہور ہیں یا تین ایک ماریہ جن کے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم ایک ریحانہ یا شمعونہ یا دونوں حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا سب عورتیں حلال ہوگئیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح:۔ فانتشروا الخ یعنی تم خود ہی چلے جاؤ، صاحب خانہ کو کہنے کا موقعہ نہ دو۔ آپ آپ کو چلے جاؤ کا یہی مطلب ہے۔ شاہ صاحبؒ کے دور کا محاورہ ہے:

اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ

ہاں بڑا گناہ ہے ۞ اگر کھول کر کہو تم کسی چیز کو، یا اس کو چھپاؤ، سو اللہ ہے

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ

ہر چیز جانتا ف ۞ گناہ نہیں ان عورتوں کو سامنے ہونے کا اپنے باپوں سے

وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَا

اور نہ اپنے بیٹوں سے، اور نہ اپنے بھائیوں سے، اور نہ اپنے بھائی کے بیٹوں سے، اور نہ

اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ

اپنے بہن کے بیٹوں سے، اور نہ اپنی عورتوں سے، اور نہ اپنے ہاتھ کے مال سے،

وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾

اور ڈرتی رہو اللہ سے، بے شک اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ف ۞

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

رحمت بھیجو اس پر، اور سلام بھیجو سلام کہہ کر ف ۞ جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو،

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ

اور اسکے رسول کو، ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں، اور رکھی ہے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

انکے واسطے ذلت کی مار ۞ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردوں کو، اور

الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا

مسلمان عورتوں کو، بن کئے کام، تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور

وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ

صریح گناہ کا ف ۞ اے نبی! کہہ دے اپنی عورتوں کو، اور اپنی بیٹیوں کو،

وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ

اور مسلمانوں کی عورتوں کو، نیچی لٹکالیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔

فوائد ف ۱ یہ اللہ تعالیٰ نے ادب سکھائے مسلمانوں کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر میں جمع ہوتے تو پیچھے باتیں کرنے لگ جاتے۔ حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا، شرم سے نہ فرماتے کہ اٹھ جاؤ، ان کے واسطے اللہ نے فرما دیا اور اس آیت میں حکم ہوا پردے کا کہ مرد حضرت کے ازواج کے سامنے نہ جاویں سب مسلمانوں کی عورتوں پر یہ حکم واجب نہیں اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑوں میں ڈھکا تو گناہ نہیں اور اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہے۔ ۱۲ منہ ف ۲ اپنی عورتوں کا اور ہاتھ کے مال کا ذکر ہو چکا سورۂ نور میں۔ ۱۲ منہ ف ۳ یہ حکم ادا ہوتا ہے نماز میں السلام علیک ایہا النبی اللھم صل علی محمد اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور دس رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر جتنا چاہے اتنا حاصل کرے۔ ۱۲ منہ ف ۴ یہ منافق تھے کہ پیچھے پیچھے بدگوئی کرتے رسول کی یا ان کی زوجہ پر طوفان لگایا۔ سورۂ نور میں ان کے کلام ذکر ہو چکے۔ ۱۲ منہ

تشریح (۵۶) مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاصہ سے اپنے پیغمبر کو نوازتا ہے اور اسکے فرشتے اس رحمت خاصہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے ہیں لہٰذا مسلمانو! تم بھی ہمارے پیغمبر کے لئے اس رحمت خاصہ کی دعا کیا کرو اور آپ پر بکثرت سلام بھیجا کرو، یعنی اللھم صل علی سیدنا محمد و علی سیدنا محمد کہہ کر آپ پر درود و سلام بھیجا کرو، حدیث میں آیا جو شخص ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر دس مرتبہ درود (یعنی اپنی رحمت) نازل فرماتا ہے احادیث میں درود کے مختلف الفاظ منقول ہیں، عراقی نے ان سب الفاظ کو اس طرح جمع کیا ہے اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك النبی الامی وعلیٰ اٰل محمد وازواجه امهات المومنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انك حمید مجید ط اللھم بارك علی محمد ن النبی الامی وعلی ابراهیم فی العالمین انك حمید مجید یہ الفاظ ان سب احادیث صحیحہ کے جامع ہیں جو نماز میں درود پڑھنے کے متعلق وارد ہیں۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
اس میں لگتا ہے کہ پہچانی پڑیں، تو کوئی نہ ستادے۔ اور ہے اللہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
بخشنے والا مہربان ف ۞ کبھی باز نہ آئے منافق، اور جن کے دل میں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ
روگ ہے، اور جھوٹ اڑانے والے مدینہ میں، تو ہم لگا دیں

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ
گے تجھ کو ان کے پیچھے، پھر نہ رہنے پاویں گے تیرے ساتھ اس شہر میں مگر تھوڑے دنوں ۞ پھٹکارے ہوئے

اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
جہاں پائے گئے پکڑے گئے، اور مارے گئے جان سے ۞ دستور پڑا ہوا اللہ کا، ان

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾
لوگوں میں جو آگے ہو چکے ہیں، اور تو نہ دیکھے گا اللہ کی چال بدلتی ف ۞

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا
لوگ پوچھتے ہیں تجھ سے قیامت کو۔ تو کہہ اس کی خبر ہے اللہ ہی پاس۔ اور تو

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ
کیا جانے، شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو ف۳ ۞ بیشک اللہ نے پھٹکارا ہے منکروں کو،

وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا
اور رکھی ہے انکے واسطے دہکتی آگ۔ رہا کریں اسمیں ہمیشہ۔ نہ پاویں کوئی حمایتی اور نہ

نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ
مددگار ۞ جس دن اوندھے ڈالے ان کے منہ آگ میں، کہیں گے کسی طرح ہم نے

اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا
کہا مانا ہوتا اللہ کا۔ اور کہا مانا ہوتا رسول کا ۞ اور کہیں گے اے رب ہم نے کہا مانا اپنے سرداروں کا،

وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ
اور اپنے بڑوں کا، پھر انہوں نے چوکا دی ہم سے راہ ۞ اے رب! ان کو دے دونی مار،

فوائد ف پہچانی پڑیں کہ لونڈی نہیں بی بی ہے صاحب ناموس یا بدذات نہیں، نیک بخت ہے تو بدنیت لوگ اس سے نہ الجھیں، گھونگھٹ اس کا نشان دکھا یہ حکم بہتری کا ہے آگے فرما دیا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ جو لوگ بدنیت تھے مدینے میں عورتوں کو چھیڑتے ٹوکتے اور جھوٹی خبریں اڑاتے۔ مخالفوں کے زور کی اور مسلمانوں کے نیچے کی ان کو یہ سزا پایا اور توریت میں بھی تقید ہے کہ مفسدوں کو اپنے بیچ سے باہر کر دو۔ ۱۲ منہ رح ف۳ شاید یہی منافقوں نے ہتھ کنڈا پکڑا ہوگا۔ کہ جس چیز کا جواب نہیں وہی سوال کریں بار بار، اس پر یہاں ذکر کر دیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۲ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آباد یہود کے قبیلہ بنی نضیر کو ان کی مسلسل فساد انگیزیوں کے سبب جلا وطن کر دیا دوسرے قبیلہ بنی قریظہ کو بدعہدی کے سبب ختم کر دیا گیا! اسی طرح جزیرۃ العرب یہودیوں کے ناپاک وجود سے پاک ہوگیا۔ نجران کے عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا خیبر کے یہود سے جنگ ہوئی اور مسلمان فتحیاب ہوئے، پھر ان سے جزیہ وصول کیا گیا بعد میں حضرت عمرؓ نے یہ علاقہ بھی ان سے خالی کرا لیا اسطرح حضور کی یہ وصیت پوری ہوئی اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب۔ مفسدین کو جلا وطن کرنے کا حکم توراۃ کے اندر بھی موجود ہے۔ آپ نے اس کے مطابق ہی ان کے ساتھ برتاؤ کیا۔ مدینہ میں یہ یہودی شام سے منتقل ہو کر آباد ہوئے تھے۔

وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

اور پھٹکار اُن کو بڑی پھٹکار ۔ اے ایمان والو ! تم مت ہو ویسے جنہوں نے

آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾

ستایا موسیٰؑ کو، پھر بے عیب دکھایا اُن کو اللہ نے اُنکے کہنے سے اور تھا اللہ کے ہاں آبرو رکھتا ف ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾

اے ایمان والو ! ڈرتے رہو اللہ سے ، اور کہو بات سیدھی ۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ

کہ سنوار دے تم کو تمہارے کام ، اور بخشے تم کو تمہارے گناہ ۔ اور جو کوئی کہے پر چلا

اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ

اللہ کے اور اسکے رسول کے، اس نے پائی بڑی مُراد ۔ ہم نے دکھائی امانت

عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَ

آسمان کو ، اور زمین کو ، اور پہاڑوں کو ، پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اسکو اٹھاویں اور

أَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾

اس سے ڈر گئے ، اور اٹھا لیا اس کو انسان نے ۔ یہ ہے بڑا بے ترس نادان ف ۔

لِّيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ

تا عذاب کرے اللہ منافق مردوں کو، اور عورتوں کو، اور شریک والے مردوں کو ، اور عورتوں کو ،

وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ

اور معاف کرے اللہ ایمان دار مردوں کو اور عورتوں کو ۔ اور ہے

اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٣﴾

اللہ بخشنے والا مہربان ۔

آیاتہا ۵۴ (۳۴) سُورَةُ سَبَإٍ مَكِّيَّةٌ (۵۸) رکوعاتہا ۶

سورہ سبا مکی ہے، اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۔

فوائد

ف بعضے مُفسد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تہمت لگانے لگے کہ حضرت ہارون کو جنگل میں لے جا کر مار آئے تا کہ شریک ریاست نہ رہیں، پھر ان کا جنازہ آسمان سے نظر آیا اور انکی آواز آئی کہ میں اپنی موت سے مرا ہوں۔ اور کتوں نے کہا یہ جو چھپ کر نہاتے ہیں انکے بدن میں کچھ عیب ہے بدن کی سفیدی یا خصیہ پھولا ایک روز حضرت موسیٰ اکیلے نہانے لگے کپڑے رکھے ایک پتھر پر، وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگا حضرت موسیٰؑ عصا لے کر اسکے پیچھے دوڑے جہاں سب لوگ دیکھتے تھے کھڑا ہو گیا سب نے ننگے دیکھ لیا بے عیب پھر اس پتھر کو کئی عصا مارے اسمیں نقش پڑ گیا۔۱۲ منہ رح ف یعنی اپنی جان پر ترس نہ کھایا۔ امانت کیا پرائی چیز رکھنی اپنی خواہش کو روک کر زمین و آسمان میں اپنی خواہش کچھ نہیں یا ہے تو وہی ہے جس پر قائم ہیں آسمان کی خواہش پھرنا۔ زمین کی خواہش ٹھہرنا انسان میں خواہش اور ہے اور حکم خلاف اسکے اس پرائی چیز کو برخلاف اپنے جی کے تھامنا بڑا زور چاہتا ہے اس کا انجام یہ کہ منکروں کو قصور پر پکڑنا اور ماننے والوں کا قصور معاف کرنا۔ اب بھی یہی حکم ہے کسی کی امانت کوئی جان کر ضائع کرے تو بدلا ہے اور بے اختیار ضائع ہو تو بدلا نہیں۔۱۲ منہ

بارِ امانت کی تشریح

شاہ صاحب رح نے فوائد میں لکھا ہے کہ امانت کیا ہے؟ خواہش کو روک کر پرائی چیز کی حفاظت کرنا، مطلب یہ ہے کہ حضرت حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کو مخاطب کر کے فرمایا، تم میں کون اسکے لئے تیار ہے کہ اسے با اختیار اور آزاد خواہش کے ساتھ احکام شریعت پر چلنے کی ذمہ داری سونپی جائے تا کہ اطاعت کی صورت میں وہ میری محبت اور کرم کا حقدار ہو اور نافرمانی کی صورت میں میرے غضب اور غصہ کا مستحق بنے، آسمان و زمین خدا کے غصہ اور خفگی کے پہلو سے ڈر گئے اور انکار کر دیا۔ جناب انسان نے بارِ امانت اٹھا لیا، یعنی آزاد خواہش اور با اختیار ارادہ کے ساتھ شریعت پر چلنے کی ذمہ داری قبول کر لی اور دونوں شکلوں کے لئے تیار ہو گیا، اس شکل کے لئے بھی کہ جو افراد اطاعت کریں وہ رحم و کرم پائیں، اور جو نافرمانی کریں وہ ناراضگی (سزا) پائیں۔ خدا تعالیٰ اپنی دونوں قسم کی صفات کا ظہور چاہتا تھا، صفات رحم و کرم کا ظہور بھی اور صفات جلالی، غیض و غضب کا ظہور بھی، اور یہ تب ہی ہو سکتا تھا کہ جب ایک مخلوق بارِ امانت اٹھا لیتی، جیسے انسان نے اُٹھا لیا۔ اس پر

باقی اگلے صفحہ پر

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَلَهُ الۡحَمۡدُ

سب خوبی اللہ کی ہے، جس کا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں۔ اور اسی کی تعریف

فِی الۡاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ① یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَمَا

ہے آخرت میں۔ اور وہی ہے حکمتوں والا سب جانتا ف۱ ؛ جانتا ہے جو پیٹھتا ہے زمین میں، اور جو

یَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعۡرُجُ فِیۡهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیۡمُ

نکلتا ہے اس سے، اور جو اترتا ہے آسمان سے، اور جو چڑھتا ہے اسمیں۔ اور وہی ہے رحم والا

الۡغَفُوۡرُ ② وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَا تَاۡتِیۡنَا السَّاعَةُ ؕ قُلۡ بَلٰی وَ

بخشتا ف۲ ؛ اور کہنے لگے منکر، نہ آوے گی ہم پر وہ گھڑی۔ تو کہہ، کیوں نہیں!

رَبِّیۡ لَتَاۡتِیَنَّکُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَیۡبِ ۚ لَا یَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ

قسم ہے میرے رب کی، البتہ آوے گی تم پر اس چھپے جاننے والے کی۔ غائب نہیں ہو سکتا اس سے کچھ ذرہ

فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَلَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِکَ وَلَاۤ

بھر، آسمانوں میں نہ زمین میں، اور کوئی چیز نہیں اس سے چھوٹی، اور نہ اس

اَکۡبَرُ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ③ ۙ لِّیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

سے بڑی، جو نہیں ہے کھلی کتاب میں ؛ تا بدلا دیوے ان کو، جو یقین لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ④

کیئے بھلے کام۔ وہ جو ہیں، ان کو ہے معافی اور روزی عزت کی ف۳ ؛

وَالَّذِیۡنَ سَعَوۡ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ

اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے کو، ان کو بلا کی مار ہے

رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ⑤ وَیَرَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ

دکھ والی ؛ اور دیکھ لیں جن کو ملی ہے سمجھ، کہ جو تجھ پر اترا تیرے

اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ هُوَ الۡحَقَّ ۙ وَیَهۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ

رب سے، وہی ٹھیک ہے، اور سوجھاتا ہے راہ اس زبردست خوبیوں

الۡحَمِیۡدِ ⑥ وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا هَلۡ نَدُلُّکُمۡ عَلٰی رَجُلٍ

والے کی ف۴ ؛ اور کہنے لگے منکر، ہم بتاویں تم کو ایک مرد،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بقول شاہ صاحبؒ قدرت کو رحم آگیا اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے انسان کو ظلوم و جہول کہا گیا یعنی انسان بڑا بھولا ہے، اس نے اپنی جان پر ترس نہ کھایا۔ شاہ صاحبؒ کے نزدیک ظلوم و جہول کہنا مذمت کا اعلان نہیں رحم و محبت کا اظہار ہے۔ (۴) کسی فارسی شاعر نے کہا ہے ؎

آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

یہ ایک تمثیلی پیرایہ ہے، جس میں خدا تعالیٰ نے انسان کی حیثیت اور عالم ہستی میں اسکے مقام کو بیان فرمایا ہے۔ یہاں قضاء و قدر کی بحث پیدا ہوتی ہے جسمیں غور و خوض کرنے سے اہلِ شریعت نے سختی سے روکا ہے۔ حضرات صوفیہ رح نے امانت کے تین درجہ بتائے۔ اول احکامِ شرعیہ اور اوامر و نواہی۔ دوم محبت و عشق اور انجذاب الٰہی، جیسا عارف شیرازی نے فرمایا ؎

شبِ تاریک بیم موج گرداب چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحل ہا

جمہور مفسرین کہتے ہیں کہ انسان بالفعل ظالم اور جاہل ہے مطلب ہے کہ امانت کی ذمہ داری لینے کو تو لے لی۔ لیکن اب انسان اپنے اوپر بڑا ظلم کرنیوالا اور انجام سے بہت غافل ہے، چنانچہ اس امانت میں خیانت کا انجام یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ منافقوں کو اور مشرکوں کو عذاب کرے گا کہ یہ لوگ امانت میں خیانت کرنے والے اور احکام الٰہیہ کو پسِ پشت ڈالنے والے ہیں منافق خیانت کو چھپاتے ہیں اور مشرک علانیہ خیانت کرتے ہیں اور اسی حملِ امانت کا انجام یہ بھی ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر خاص توجہ مبذول فرمائی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف۱ دنیا میں ظاہر اور کسی کی بھی تعریف ہوتی ہے کہ وہ پردہ ہے اللہ کے فعل کا آخرت میں پردہ نہیں۔ جو ہے سو اسی کی طرف سے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ زمین میں پیٹھتے ہیں جانور، کیڑے اور مینہ نکلتا ہے۔ سبزہ کھیتی آسمان سے اترتا ہے مینہ قرآن تقدیر چڑھتا ہے عمل اور دعا اور روح مُردے کی اور سب بستی اسی کی رحمت سے ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی قیامت اس واسطے آنی ضرور ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اس واسطے قیامت آنی ہے کہ جن کو یقین تھا وہ آنکھوں سے دیکھ لیں۔ ۱۲ منہ رح

يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ
کہ تم کو خبر دیتا ہے، جب تم پھٹ کر ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے، تم کو پھر نیا بننا

جَدِيدٍ ۝٧ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ
ہے ❁ کیا بنا لایا ہے اللہ پر جھوٹ ؟ یا اس کو سودا ہے۔ کوئی نہیں

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ
پر جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا، آفت میں ہیں، اور صریح

الْبَعِيدِ ۝٨ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ
غلطی میں ❁ کیا دیکھتے نہیں ؟ جو کچھ ان کے آگے ہے اور پیچھے ہے،

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ
آسمان اور زمین، اگر ہم چاہیں، دھنسا دیں ان کو زمین میں، یا

نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ
گرا دیں اُن پر ٹکڑا آسمان سے۔ اس میں پتا ہے ہر بندے،

عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝٩ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي
کو جو رجوع رکھتا ہے ❁ اور ہم نے دی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی۔ اے پہاڑو! رجوع

مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝١٠ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَ
سے پڑھو اسکے ساتھ اور اڑتے جانورو! اور نرم کر دیا ہم نے اسکے آگے لوہا ❁ کہ بنا کشادہ زرہیں، اور

قَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝١١
اندازے سے جوڑ کر کڑیاں، اور کرو تم سب کام بھلا۔ میں جو کرتے ہو دیکھتا ہوں ف ❁

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ
اور سلیمان کے آگے باؤ، صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ، اور شام کی منزل ایک مہینہ۔ اور بہا دیا ہم نے

عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ
اسکے واسطے چشمہ پگھلے تانبے کا اور جنوں میں سے، کتنے لوگ، جو لوگ محنت کرتے اسکے سامنے، اسکے رب کے

رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝١٢
حکم سے۔ اور جو کوئی پھرے ان میں ہمارے حکم سے، چکھاویں ہم اس کو آگ کی مار ف ❁

فوائد ف حضرت داؤدؑ چوتھے دن جنگل میں نکلتے اپنے گناہ پر روتے اور زبور پڑھتے، خوش آواز اس کے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آبیٹھ کر اسی طرح آواز کرتے اس مجلس میں لوگوں کے بہت جنازے نکلتے اور کڑیوں کی زرہ پہلے انہیں سے نکلی کہ کشادہ ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا باد اس کو لے چلتی، شام سے یمن اور یمن سے شام آدھے دن میں لے پہنچتی اور پگھلے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکالدیا یمن کیطرف اس کو سانچوں میں ڈال کر جن باسن بناتے بہت بڑے۔ لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بٹتا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۰)
حضرت داؤد اور انکے صاحبزادے حضرت سلیمان قرآن کی وضاحت کے لحاظ سے نبی و رسول اور بادشاہ دونوں حیثیتیں رکھتے تھے۔ یہودی انہیں صرف بادشاہ کہتے ہیں اور ان کے بارے میں نہایت بیہودہ باتیں بیان کرتے ہیں جو اسرائیلی روایات کا نہایت شرمناک حصہ ہے۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ

بناتے اس کے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویریں اور لگن جیسے

كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ

تالاب، اور دیگیں چولہوں پر جمیں - کام کرو داؤد کے گھر والو! حق مان کر۔ اور

قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

تھوڑے ہیں میرے بندوں میں حق ماننے والے ۞ پھر جب تقدیر کی ہم نے اس پر موت،

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ

نہ جتایا ان کو اس کا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے، کھاتا رہا اس کا عصا۔

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا

پھر جب وہ گر پڑا، معلوم کیا جنوں نے، کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی، نہ

لَبِثُوْا فِى الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ ؕ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ

رہتے ذلت کی تکلیف میں ف۱ ۞ قوم سبا کو تھی ان کی بستی میں

اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ

نشانی - دو باغ داہنے اور بائیں - کھاؤ روزی اپنے رب

رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا

کی، اور اس کا شکر کرو، دیس ہے پاکیزہ، اور رب ہے گناہ بخشتا ف۲ ۞ پھر دھیان میں

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ

نہ لائے پھر چھوڑ دیا ہم نے ان پر نالہ زور کا، اور دئیے بدلے ان دو باغوں کے دو اور باغ

ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

جس میں کچھ ایک میوہ کسیلا اور جھاؤ، اور کچھ بیر تھوڑے سے ف۳ ۞

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

یہ بدلا دیا ہم نے ان کو، اس پر کہ ناشکری کی۔ اور ہم بدلا اسکو دیتے ہیں جو ناشکر ہو ۞ اور رکھی تھی ہم نے ان میں

وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ

اور ان بستیوں میں جہاں ہم نے برکت رکھی ہے، بستیاں راہ پر نظر آتیں اور منزلیں ٹھہرا دیں ہم نے ان میں چلنے کی۔

فوائد

ف۱ حضرت سلیمانؑ جنوں کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے۔ جب معلوم کیا کہ میری موت پہنچی جنوں کو عمارت کا نقشہ بتا کر آپ شیشے کے مکان میں در بند کر کر بندگی میں مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن بناتے رہے کہ پوری بن چلی۔ جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گرا تب سب پر وفات معلوم ہوئی۔ اور جن جو آدمیوں پاس دعویٰ کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی۔ ملک یمن میں اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی۔ پانی جھیلوں کا سب سمیٹ کر ایک جگہ روکا، اوپر نیچے تین کھڑکیاں رکھیں، اونچی اور نیچی زمینوں کے واسطے سارے برس مینہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہتے خرچ کرتے خوب سرسبز و آباد ملک ہوا۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ جب اللہ نے چاہا کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی اس پانی کے بند میں اس کی جڑ کھرید ڈالی، ایک بار پانی نے زور کیا، بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا، سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا۔ کام سے جاتی رہی، پیچھے وہ قوم ویران ہو کر جدا جدا ہو گئی اور کچھ جو رہے ان باغوں کے بدلے یہ چیزیں پانے لگے۔ ۱۲ منہ رح

سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ

پھرو ان میں راتوں اور دنوں امن سے ف ❁ پھر کہنے لگے اے رب! فرق ڈال ہمارے

أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ

سفر میں، اور اپنا برا کیا ، پھر کر ڈالا ہم نے ان کو کہانیاں ، اور چیر کر ڈالا

مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ

ٹکڑے ۔ اسمیں پتے ہیں ہر ٹھہرنے والے کو، جو حق سمجھے ف ❁ اور سچ کر دکھائی

عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾

ان پر ابلیس نے اپنی اٹکل ، پھر اسی کی راہ چلے ، مگر تھوڑے سے ایماندار ف ❁

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ

اور اس کا ان پر کچھ زور نہ تھا ، مگر اتنے واسطے تا معلوم کریں ہم، کون یقین لاتا ہے

مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾

آخرت پر، الگ اس سے جو رہتا ہے اسکی طرف سے دھوکے میں ۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ❁

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ

تو کہہ، پکارو ان کو، جن کو دعویٰ کرتے ہو، سوا اللہ کے ۔ وہ نہیں مالک

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا

ایک ذرہ بھر کے ، آسمانوں میں نہ زمین میں ، اور نہ ان کا ان دونوں میں

مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ

ساجھا ، اور نہ ان میں کوئی اس کا مددگار ❁ اور کام نہیں آتی سفارش اس کے

عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ

پاس ، مگر اس کو جس کے واسطے حکم دیا۔ یہاں تک کہ جب گھبراہٹ اٹھائی جاوے انکے دل سے

قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾

کہیں، کیا فرمایا تمہارے رب نے؟ وہ کہیں، جو واجبی ہے ۔ اور وہ ہے سب سے اوپر بڑا ف ❁

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ وَإِنَّا

تو کہہ، کون روزی دیتا ہے تم کو، آسمانوں سے اور زمین سے؟ بتا کہ اللہ اور یا ہم

ع ۲ ۸

فوائد ف برکت والی بستیاں یعنی ملک شام ان کے ملک سے شام تک راہ امن کی آباد بستیاں پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ۱۲ منہ ف آرام میں مستی یہ آئی لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکوں کی خبر سنتے ہیں۔ سفروں میں پانی نہیں ملتا آبادی نہیں ملتی ویسا ہم کو بھی ہو۔ یہ بڑی ناشکری ہوئی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک میں ۱۲ منہ رح ف پہلے دن ابلیس نے کہا تھا لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا ویسے ہی نکلے ۱۲ منہ ف یعنی اللہ تعالے کے ہاں سفارش عوام چاہتے ہیں اولیاء سے وہ انبیاء سے وہ فرشتوں سے، فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہیں جب تسکین آئی اور کلام اتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہیں نیچے کھڑوں کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہے اور آگے سے قاعدہ معلوم ہے وہی حکم ہوا ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۱)
شیطان کا زور کن لوگوں پر چلتا ہے۔ النحل (۱۰۰) ف ۳ صفحہ (۳۶۰) دیکھو۔

أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا

یا تم بیشک سوجھ پر ہیں ، یا پڑے ہیں بہکاوے میں صریح ف ٭ تو کہہ ، تم سے

تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ

نہ پوچھیں گے جو ہم نے گناہ کیا ، اور ہم سے نہ پوچھیں گے جو تم کرتے ہو ٭ تو کہہ ،

يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ

جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا ، پھر فیصلہ کرے گا ہم میں انصاف کا ۔ اور وہی ہے نیاؤ چکانے والا

الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ

سب جانتا ٭ تو کہہ ، مجھ کو دکھاؤ تو ، جن کو اس سے ملاتے ہو ساجھی ٹھہرا کر ۔

بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً

کوئی نہیں ! وہی ہے اللہ زبردست حکمتوں والا ٭ اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا ، سو سارے لوگوں کے

لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

واسطے ، خوشی اور ڈر سنانے کو ، لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے ٭

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ

اور کہتے ہیں ، کب ہے یہ وعدہ ؟ اگر تم سچے ہو ٭ تو کہہ ، تم کو

مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

وعدہ ہے ایک دن کا ، نہ دیر کرو گے اس سے ایک گھڑی ، نہ شتابی ٭

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ

اور کہنے لگے منکر ، ہم ہرگز نہ مانیں گے یہ قرآن ، اور نہ اس سے

بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ

اگلا ۔ اور کبھی تو دیکھے ، جب گنہگار کھڑے کئے گئے ہیں اپنے رب

رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کے پاس ، ایک دوسرے پر ڈالتا ہے بات ، کہتے ہیں جن کو کمزور

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾

سمجھا تھا ، بڑائی کرنے والوں کو ، اگر تم نہ ہوتے تو ہم ایمان دار ہوتے ٭

فوائد ف یعنی دونوں فرقے تو یکساں نہیں رکھتے ایک مقرر سچا ہے ایک مقرر جھوٹا ہے تو لازم ہے کہ سوچو اور سچی بات پکڑو۔ اس میں ان کا جواب ہے جو اس زمانے میں بعضے لوگ کہتے ہیں دونوں فرقے ہمیشہ سے چلے آئے ہیں کیا ضرور ہے جھگڑنا۔ ١٢ منہ رحمہ

تشریح وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ نیاؤ چکانے والا ، سب جانتا۔ انصاف کرنے والا ۔ فیصلہ چکانے والا۔ شاہ صاحبؒ نے دوسرے معنی مراد لئے ہیں۔ نیاؤ کے معنی انصاف اور فیصلہ دونوں آتے ہیں ۔ (٧) اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے واسطے بشارت اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ تمام لوگ یعنی عرب و عجم اور ہر احمر و اسود ، موجود یا آئندہ آنے والے بلکہ ہر مکلف کی جانب آپ رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں خواہ وہ انسان ہوں یا جنات اتباع کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی خوش خبری دیتے ہیں اور نافرمانی کرنے والوں کو ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے لیکن اکثر لوگ آپ کی بزرگی اور آپ کے مراتب علیا کی قدر و منزلت کو نہیں سمجھتے۔

حضرت قتادہ رضؓ نے مرفوعاً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب اور عجم یعنی سب کیطرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بزرگ وہ ہے جو ان کی بہت اتباع اور پیروی کرنے والا ہے حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : میں تمام لوگوں کیطرف بھیجا گیا ہوں خواہ وہ عرب ہوں یا عجم اور نبی صرف اپنی قوم کیطرف بھیجے جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرا رعب مہینہ بھر کی راہ سے دشمن پر پڑتا ہے۔ اور مال غنیمت میری امت کے لئے حلال کر دیا گیا' اور میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی مقرر کیا گیا اور میں شفاعت دیا گیا جس کو میں نے اپنی امت کے گناہ گاروں کے لئے قیامت تک محفوظ کر رکھا ہے البتہ وہ شفاعت اہل شرک کو نہیں پہنچے گی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مُحَبَّتَهٗ وَشَفَاعَتَهٗ وَاَدْخِلْنَا فِيْ زُمْرَةِ اَتْبَاعِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ آگے قیامت کے متعلق ایک اعتراض کا جواب فرمایا۔

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ

کہنے لگے بڑائی کرنے والے ، کمزور گنے گیوں کو ، کیا ہم نے روک رکھا تم کو

عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾

سوجھ کی بات سے ؟ تمہارے پاس پہنچے پیچھے ، کوئی نہیں ! تمہیں تھے گنہ گار ؂

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ

اور کہنے لگے کمزور گنے گئے ، بڑائی کرنے والوں کو ، کوئی نہیں ! پر فریب

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ

سے رات دن کے ، جب تم ہم کو حکم کرتے ، کہ ہم نہ مانیں اللہ کو ، اور ٹھہراویں اس کے

أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَجَعَلْنَا

ساتھ برابر کے - اور چھپے چھپے پچھتانے لگے ، جب دیکھا عذاب - اور ہم نے ڈالے

الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا

ہیں طوق ، گردنوں میں منکروں کے - وہی بدلا پاتے ہیں ، جو

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا

کرتے تھے ؂ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا ، مگر

قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوا

کہنے لگے ہیں وہاں کے آسودہ لوگ ، ہم تمہارے ہاتھ بھیجا نہیں مانتے ؂ اور کہنے لگے ،

نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ

ہم کو زیادہ ہے مال اور اولاد ، اور ہم پر آفت نہیں آنی ؂ تو کہہ ،

إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

میرا رب ہے ، جو پھیلا دیتا ہے روزی جس کو چاہے ، اور ماپ کر دیتا ہے ، لیکن بہت لوگ

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ

سمجھ نہیں رکھتے ؂ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ، وہ نہیں کہ نزدیک کریں

عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ

ہمارے پاس تمہارا درجہ ، پر جو کوئی یقین لایا ، اور بھلا کام کیا ، سو ان کو ہے -

ع ٤ ٦ ١٠

توحید کی کامل حفاظت

تشریح (٣٨) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نوع انسانی کی ہدایت کے لئے کافی قرار دیا گیا ، کیونکہ آپ نے بندوں پر خدا کے واحد حق (توحید) کی حفاظت کیلئے آخری اور کامیاب جدوجہد فرمائی اور شرک وکفر کے لئے عقل وعلم کی رو سے زندہ رہنے کی قطعی طور پر گنجائش باقی نہیں رکھی اس سلسلہ میں پیغمبر اسلام نے اپنے لئے عبدہ ورسولہ کا لقب اختیار کیا جبکہ صف انبیاء کرام میں آپ کی ہستی جملہ کمالات کا مجموعہ ہے ہر امکانی حسن وجمال آپ کی ذات انور پر سجتا ہے ، ہر خوبی آپ کو زیب دیتی ہے پھر بھی آپ خداوند عالم کی جلالت وکبریائی کا اظہار کرنے کیلئے اعلان فرماتے ہیں کہ میں اسکا بندہ ہوں ، میں بشر ہوں میں بے اختیار ہوں ، میں اس کے فضل وکرم کا محتاج ہوں ، اقبال مرحوم نے آپ کی عبدیت مطلقہ کو عام عبدیت سے ممتاز کرنے کیلئے یہ اشارہ ضرور کیا ؏

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر
آں سراپا انتظار او منتظر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے شرکیہ اعمال کے ساتھ شرک کے شبہ والی باتوں سے بھی اپنی امت کو روکا ۔ ہر قسم کے سجدہ کی ممانعت کی ، صفات الٰہی (علم ، قدرت ، اختیار رحمت وربوبیت) کے غیر خدا کے حق میں مجازی استعمال کو بھی پسند نہیں کیا ، کیونکہ مجاز کے پردہ ہی میں شرک نے فروغ پایا ہے ۔

جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾

بدلا دُونا ان کے کئے پر ، اور وہ جھروکوں میں بیٹھے ہیں خاطر جمع سے ۞

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

اور جو لوگ دوڑتے ہیں ہماری آیتوں کے ہرانے کو، وہ مار میں پکڑے

مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

آتے ہیں ۞ تو کہہ، میرا رب پھیلا دیتا ہے روزی، جس کو چاہے اپنے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ

بندوں میں ، اور ماپ کر دیتا ہے اس کو۔ اور جو خرچ کرتے ہو کچھ چیز، وہ اس کا عوض دیتا ہے

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ

اور وہ بہتر ہے روزی دینے والا ۞ اور جس دن جمع کرے گا ان سب کو پھر کہے گا

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

فرشتوں کو، کیا یہ لوگ تھے تم کو پوجتے ؟ ۞ وہ بولے، پاک ذات ہے

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

تیری، ہم تیری طرف ہیں، نہ ان کی طرف۔ نہیں پر پوجتے تھے جنوں کو ۔ یہ اکثر انہی

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ

پر یقین رکھتے ہیں ۞ سو آج تم مالک نہیں ایک دوسرے کے بھلے کے، نہ برے

لَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ

کے ۔ اور کہیں گے ہم ان گنہ گاروں کو، چکھو تکلیف اس آگ کی، جس کو تم

بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ

جھوٹ بتاتے تھے ۞ اور جب پڑھی جاویں ان پاس ہماری آیتیں کھلی، کہیں اور نہیں،

اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا

مگر یہ ایک مرد ہے کہ چاہتا ہے، روک دے تم کو ان سے جن کو پوجتے رہے تمہارے باپ دادے۔ اور کہیں،

مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ

اور نہیں، یہ جھوٹ ہے باندھ لیا ۔ اور کہتے ہیں منکر ٹھیک بات کو،

تشریح (۳۷) اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو درجے اور مرتبے میں تم کو ہم سے قریب کر دیں۔ مگر ہاں جو شخص ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے تو یہ ایمان اور عمل صالح بیشک ہم سے قریب ہونے کا ذریعہ اور سبب ہیں سو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا دوگنا یعنی عمل سے زیادہ صلہ ملے گا اور وہ جنت کے بالاخانوں میں بے خوف بیٹھے ہوں گے۔ حدیث میں آیا ہے ان فی الجنۃ غرفا یری ظاھرھا من باطنھا وباطنھا من ظاھرھا یعنی جنت میں کچھ بالاخانے ہیں جو اپنی صفائی کے اعتبار سے اتنے شفاف ہیں جن کے اندر سے باہر کی تمام چیزیں نظر آتی ہیں اور باہر سے اندر کی تمام چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ یہ بالاخانے ان مسلمانوں کے لئے ہیں جو نرم کلام کرتے ہیں اور فقراء کو کھانا کھلاتے ہیں اور پے در پے روزے رکھتے ہیں اور رات میں جب لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں یعنی تہجد کی نماز پڑھا کرتے ہیں (۳۸)۔ اور جو لوگ ہمارے ہرانے اور عاجز کرنے کو ہماری آیتوں کے خلاف کوشش کرتے اور دوڑے دوڑے پھرتے ہیں تو وہ لوگ گرفتار کر کے عذاب میں لائے جائیں گے۔ بہرحال آج تم میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ کوئی کسی کو نقصان اور ضرر پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور ہم ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم اور ناانصافی کا ارتکاب کیا تھا۔ فرمائیں گے کہ جس آگ کے عذاب کی تم تکذیب کیا کرتے تھے اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

(۴۳) اور ان منکرین دین حق کے سامنے جب ہماری واضح اور روشن آیات پڑھی جاتی ہیں تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ منکر لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں، محض ایک آدمی ہے جو یہ چاہتا ہے کہ تم کو ان چیزوں کی پرستش اور ان معبودوں کی پوجا سے روک دے اور باز رکھے جن کو تمہارے بڑے اور بوڑھے اور تمہارے باپ دادا پوجا کرتے تھے اور قرآن کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کچھ نہیں محض ایک جھوٹ ہے گھڑا ہوا اور یہ منکر اس امر حق کے متعلق جب وہ امر حق ان کے پاس پہنچا، یوں کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں، صرف ایک صریح جادو ہے

لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ

جب پہنچے ان تک ، اور نہیں، یہ جادو ہے صریح ❁ اور ہم نے دی نہیں ان کو

كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ ط

کچھ کتابیں ، جن کو پڑھتے ہیں، اور بھیجا نہیں ان پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا ف ❁

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ

اور جھٹلایا ہے ان سے اگلوں نے ، اور یہ نہیں پہنچے دسویں حصہ کو، جو ہم نے ان کو

فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ

دیا تھا، پھر جھٹلایا میرے بھیجوں کو، تو کیسا ہوا بگاڑ میرا ؟ ❁ تو کہہ ! میں تو ایک ہی نصیحت

بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫

کرتا ہوں تم کو، کہ اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک ، پھر دھیان کرو -

مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ

اس تمہارے رفیق کو کچھ سودا نہیں یہ تو ایک ڈر سنانے والا ہے تم کو ، آگے آگے

يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ

ایک بڑی آفت کے ❁ تو کہہ ، جو میں نے تم سے مانگا تھا کچھ نیگ سو تمہیں کو

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

پہنچے - میرا نیگ ہے اسی اللہ پر ، اور اس کے سامنے ہے ہر چیز ❁

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ

تو کہہ ، میرا رب پھینکتا جاتا ہے سچا دین - وہ جاننے والا چھپی چیزیں ف ❁ تو کہہ ،

جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ

آیا دین سچا ، اور جھوٹ کو نہ پہلا وار اور نہ دوسرا ❁ تو کہہ ، اگر میں

ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا

بہکا ہوں ، تو یہی کہ بہکوں گا اپنے برے کو ، اگر میں سوجھا ہوں ، تو اس سبب سے

يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

کہ وحی بھیجتا ہے مجھ کو میرا رب - وہ سنتا ہے نزدیک ❁ اور کبھی تو دیکھے ، جب یہ

ع ۵ / ۱۱

فوائد ف یعنی چاہیئے غنیمت جانیں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی اوپر سے اتارتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ (۴۵) کیسا ہوا بگاڑ میرا، بگاڑ، ناراضگی بگڑنا، ناراض ہونا۔ شاہ صاحب رح نے لغوی معنے کئے ہیں اور دوسرے حضرات نے (عقوبت اور سزا) مجازی معنی اختیار کئے ہیں۔

یقذف کا ترجمہ لغوی کیا گیا اور ف میں اس کا مطلب (اتارنا) بیان کردیا گیا وما یبدئ الباطل کا ترجمہ بھی لغوی کیا گیا۔ یہ عربی کا محاورہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ باطل کا نہ پہلا وار چلا اور نہ آخری وار چلا ہر وار ناکام ہوگیا۔

اہل زبان کے نزدیک محاورہ کا لفظی ترجمہ نہ ہونا چاہیئے، شاہ صاحب اس اصول کا لحاظ رکھتے ہیں اب یہ بشریت ہے کہ کہیں شاہ صاحب سے بھی چوک ہو جاتی ہے تذہب ریحکم (انفال ۴۶) کا لفظی ترجمہ کرتے ہیں کہ جاتی رہے گی باؤ تمھاری حالانکہ اردو میں اسکے لئے محاورہ موجود تھا یعنی تمھاری ہوا اکھڑ جائیگی۔

ہو سکتا ہے کہ ابتداء میں اردو کا یہ محاورہ نہ بولا جاتا ہو۔

فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا

گھبراویں گے، پھر بھاگ کے نہیں بچتے، اور پکڑے آئے نزدیک جگہ سے ☆ اور کہنے لگے

آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا

ہم نے اسکو یقین مانا، اور اب کہاں ان کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے دُور جگہ سے ف ☆ اور اس سے منکر

بِهِ مِنْ قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾

ہو رہے آگے سے۔ اور پھینکتے رہے بن دیکھے نشانے پر، دور جگہ سے ☆

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ

اور اٹکاؤ پڑ گیا ان میں، اور جو ان کا جی چاہے ان میں، جیسا کیا گیا ہے ان کے راہ

مِّنْ قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

والوں سے پہلے۔ وہ لوگ تھے دھوکے میں، جو چین نہ لینے دیتا ☆

آیاتها ٤٥ (٣٥) سُورَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ (٤٣) رکوعاتها ٥

سورہ فاطر مکی ہے اور اسمیں پینتالیس (٤٥) آیتیں ہیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ☆

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ

سب خوبی اللہ کو ہے، جس نے بنا نکالے آسمان و زمین، جس نے ٹھہرائے فرشتے

رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي

پیغام لانے والے، جن کے پَر ہیں دو دو اور تین تین اور چار چار، بڑھاتا ہے پیدائش

الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ مَا

میں جو چاہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے ف ☆ جو

يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا

کھول دے اللہ لوگوں پر کچھ مہر، تو کوئی نہیں اس کو روکنے والا۔ اور جو

يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾

روک رکھے، تو کوئی نہیں اس کو بھیجنے والا اسکے سوا۔ اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا ☆

فوائد

ف۱ یعنی ایمان لانے کا وقت نہ رہا ۱۲ منہ
ف۲ بڑھاتا ہے یعنی چار سے زیادہ پَر ہیں بعضوں کے جبرئیل کے چھ سو ہیں ۱۲ منہ ر

تشریح

فاطر السموٰت والارض (۱) کے معنے ہیں آسمان و زمین کا بنانے والا حضرت عبداللہ بن عباس رض فرماتے ہیں۔ میں فاطر کے معنے میں الجھا ہوا تھا۔ پہلی مرتبہ میرے سامنے دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے، جھگڑا ایک کنوئیں کا تھا دونوں میں سے ایک نے کہا۔ انا فطرتہا یعنی میں نے اس کنوئیں کو بنایا ہے۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ فاطر کے معنی بنانے والا آگے اسکے قدرت کی وسعت اور اس کے قدیر ہونے کا ذکر ہے (۲) جو کچھ کھولدے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے رحمت اور مہر سے تو اس کو کوئی روکنے اور بند کرنے والا نہیں اور وہ جو کچھ روک لے اور بند کرلے تو اسکے بند کئے پیچھے کوئی بھیجنے والا اور جاری کرنے والا نہیں اور وہی ہے کمالِ قوت کمالِ علم کا مالک، یعنی اس کی قدرت کاملہ کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ مہربانی سے اپنے بندوں کو نوازنا چاہے تو اس کی مہربانی کو کوئی روکنے والا نہیں اور اگر وہ خود اپنی کسی مصلحت سے کوئی چیز روک لے تو اسکے روکنے کے بعد کوئی جاری کرنے والا نہیں۔ مثلاً اگر وہ بارش اور نباتات کی روئیدگی اور ارزانی کا دروازہ کھول دے تو کوئی ان نعمتوں کو روک نہیں سکتا اور اگر کبھی حضرت حق تعالیٰ ہی اپنی مصلحت اور حکمت کے ماتحت کوئی چیز روک لیں تو ان کے روکنے کے بعد کوئی جاری کرنے والا نہیں وہ غالب کرنے والا بھی ہے اور صاحب حکمت بھی۔ حدیث میں آتا ہے اللّٰهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد یعنے تو جو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب کے مقابلے میں نفع نہیں دے سکتی (۱) قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ملائکہ پر ایمان لانے اور اُن کے وجود اور انکے افعال و اعمال کو تسلیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح ہر آسمانی تعلیم میں فرشتوں کے وجود کو ماننے کی ہدایت ملتی ہے ملائکہ ایک لطیف نورانی وجود رکھنے والی مخلوق ہے جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زبردست روحانی قوت عطا کی گئی ہے اور اسی روحانی قوت اور سرعت رفتار کو خدا تعالیٰ نے پرندوں کو بازؤں اور پروں سے تشبیہ دے کر انسانوں کو سمجھایا ہے۔ یہ ایمان بالغیب کا مسئلہ ہے اور متشابہات میں داخل ہے، صحیح کیفیت کیا ہے۔ پروں اور بازوؤں کی حقیقت کیا ہے ؟ واللہ (باقی صفحہ ...)

ع ۹ / ۱۲

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ

لوگو! یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر۔ کوئی ہے

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ

بنانے والا اللہ کے سوا؟ روزی دیتا تم کو آسمان اور زمین سے۔

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣﴾ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ

کوئی حاکم نہیں مگر وہ۔ پھر کہاں سے اُلٹے جاتے ہو؟ اور اگر تجھ کو جھٹلاویں، تو جھٹلائے

كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤﴾

گئے کتنے رسول تجھ سے پہلے۔ اور اللہ تک پہنچتے ہیں سب کام۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ

لوگو! بے شک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے، سو نہ بہکاوے تم کو دنیا کا

الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٥﴾ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ

جینا، اور دغا نہ دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغاباز۔ تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے،

فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ

سو تم سمجھ رکھو اس کو دشمن۔ وہ تو بلاتا ہے اپنے گروہ کو اسی واسطے، کہ ہوویں دوزخ

السَّعِيرِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ

والوں میں۔ جو منکر ہوئے، ان کو سخت مار ہے۔ اور جو یقین

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ أَفَمَنْ

لائے اور کیے بھلے کام، ان کو ہے معافی اور نیگ بڑا۔ بھلا ایک شخص

زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ

کہ بھلی سوجھائی اس کو اسکے کام کی بُرائی، پھر دیکھا اس نے اُسکو بھلا۔ کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہے جس کو

يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

چاہے اور سوجھاتا ہے جس کو چاہے۔ سو تیرا جی نہ جاتا رہے ان پر پچھتا پچھتا

حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾ وَاللَّهُ الَّذِي

کر۔ اللہ کو سب معلوم ہے جو کرتے ہیں۔ اور اللہ ہے جس نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، حدیث میں آتا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت جبرئیل کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے اور ان کے وجود نے سارے اُفق کو چھپا رکھا تھا۔ ملائکہ کائنات عالم میں قدرت کے کارکن اور خادم ہیں، وحی الٰہی پہنچانا، پانی ہوا اور روزی رزق موت اور حوادث کا انتظام کرنا اور خدا کے احکام نافذ کرنا اسی مخلوق کا کام ہے۔ ہمارے محاورے میں بھاگ دوڑ کرنے والوں کے متعلق یہ محاورہ استعمال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ اُڑے پھرتے ہیں اسی انسانی محاورہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے عربی زبان میں ملائکہ کی تیز رفتار کارکردگی اور جدوجہد کا اظہار کیا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا — تشریح — فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ (۸) سو تیرا جی نہ جاتا رہے
مطلب یہ کہ آپ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان منکروں کی سرکشی کو دیکھ کر غم اور افسوس سے اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لیں۔
پچھتا پچھتا کر: پچھتانا۔ افسوس کرنا اپنی غلطی پر افسوس کرنا یا دوسرے کی غلطی پر۔ قدیم زبان میں پچھتانا دونوں معنی میں آتا تھا لیکن آجکل صرف اپنی غلطی پر افسوس کرنے کو پچھتانا کہتے ہیں دوسرے کی غلطی پر افسوس کیا جاتا ہے۔
تشریح، سورہ الفاطر (۳۵) قرآن کریم میں (۵) سورتیں الحمد للہ سے شروع ہوتی ہیں۔ الفاتحہ (۱) الانعام (۶) الکہف (۱۸) سبا (۳۴) فاطر (۳۵)
کہف میں روحانی انعام (وحی) پر خدا کی حمد و ثناء ہے اور باقی چار سورتیں مادی انعامات پر خدا کا شکر بجالانے کی تعلیم دیتی ہیں۔

ع ۱ ۱۳

أَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ

چلائیں ہیں باویں، پھر ابھارتیاں ہیں بدلی، پھر ہانک لے گئے ہم اس کو ایک مر گئے

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ⑨

دیس کو، پھر جلائی ہم نے اس سے زمین اسکے مرگئے پیچھے۔ اسی طرح ہے جی اٹھنا

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ

جس کو چاہیئے عزت، تو اللہ کی ہے عزت ساری۔ اس کی طرف چڑھتا

الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ

ہے کلام ستھرا، اور کام نیک اس کو اٹھا لیتا ہے، اور جو لوگ داؤ میں ہیں

السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩

برائیوں کے، ان کو سخت مار ہے۔ اور ان کا داؤ ہی ٹوٹے گا ف

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَ

اور اللہ نے تم کو بنایا مٹی سے، پھر بوند پانی سے، پھر بنایا تم کو جوڑے جوڑے۔ اور

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا

نہ پیٹ رہتا ہے کسی مادہ کو، اور نہ وہ جنتی ہے بن خبر اسکے۔ اور نہ عمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا، اور نہ

يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑪

گھٹتی ہے کسی کی عمر، مگر لکھا ہے کتاب میں۔ یہ اللہ پر آسان ہے ف

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ

اور برابر نہیں دو دریا، یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا ہے، پینے میں رچتا اور

هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ

یہ کھارا کڑوا۔ اور دونوں میں سے کھاتے ہو گوشت تازہ، اور نکالتے ہو

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

گہنا جس کو پہنتے ہو۔ اور تو دیکھے جہاز، اسمیں چلتے ہیں پھاڑتے، تا تلاش کرو اسکے

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑫ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ

فضل سے، اور شاید تم حق مانو ف رات پیٹھاتا ہے دن میں، اور دن پیٹھاتا

فوائد ف یعنی عزت اللہ کے ہاتھ ہے تمہارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہیں جب اپنی حد کو پہنچیں گے تب بدی پر غلبہ کریں گے کفر دفع ہوگا اسلام کو عزت ہوگی۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی ہر کام سچ سچ ہوتا ہے جیسے آدمی بننا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی کفر اور اسلام برابر نہیں، خدا کفر کو مغلوب ہی کرے گا اگرچہ تم کو دونوں سے فائدہ ملے گا مسلمانی سے قوت دین اور کافروں سے جزیہ، خراج گوشت میٹھے کھاری دونوں سے نکلتا ہے یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی مونگا اور جواہر اکثر کھاری سے اور کبھی میٹھے سے، یہ جو فرمایا گہنا جو پہنتے ہو معلوم ہوا جواہر زیور پہننا مردوں کو حرام نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف یعنی دعوت حق اور اتباع حق کا عمل برابر جاری رکھو، جب یہ دونوں عمل ایک خاص حد تک (جس کا علم و اندازہ خدا ہی کے پاس ہے) پہنچ جائیں گے تو کفر کی طاقت مغلوب ہو جائے گی اور نظام حق غالب ہو جائے گا۔

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ

ہے رات میں، اور کام لگایا سورج اور چاند ۔ ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہرائے

مُسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ

وعدہ پر ۔ یہ اللہ ہے تمہارا رب، اسی کی بادشاہی ہے ۔ اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے

دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا

سوا، مالک نہیں ایک چھلکے کے ف۱ ؞ اگر تم ان کو پکارو سنیں نہیں تمہاری

دُعَاءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

پکار ۔ اور اگر سنیں، پہنچیں نہیں تمہارے کام پر ۔ اور دن قیامت کے

يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

منکر ہوں گے تمہارے شریک ٹھہرانے سے ۔ اور کوئی نہ بتاوے گا تجھ کو جیسا بتاوے خبر رکھنے والا ف۲ ؞ اے لوگو!

أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾

تم محتاج ہو اللہ کیطرف ۔ اور اللہ وہی ہے بے پروا سب خوبیوں سراہا ؞

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ

اگر چاہے تم کو لے جاوے، اور لے آوے ایک نئی خلقت ؞ اور یہ اللہ پر مشکل

بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

نہیں ؞ اور نہ اٹھاوے گا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا ۔ اور اگر پکارے کوئی بوجھوں مرتا

إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ

اپنا بوجھ بٹانے کو، کوئی نہ اٹھاوے اسمیں سے کچھ، اگرچہ ہو ناتے والا ۔

إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا

تو تو ڈر سنا دیتا ہے ان کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے، اور کھڑی رکھتے

الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ

ہیں نماز ۔ اور جو کوئی سنورے گا، تو یہی کہ سنورے گا اپنے بھلے کو ۔ اور اللہ کیطرف ہے

الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا

پھر جانا ؞ اور برابر نہیں اندھا ۔ اور دیکھتا ؞ اور نہ

فوائد ف۱ یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہے کبھی اسلام اور سورج چاند کی ہر چیز کی مدت بندھی دیر سویر نہیں ہوتی۔ پھر اسمیں سے اللہ کی واحد وحدانیت نکلی۔ قطمیر کہتے ہیں چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہے کہ یہ شریک غلط ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۸) اگر پکارے کوئی بوجھوں مرتا اپنا بوجھ بٹانے کو، شاہصاحب رح نے اُردو کا بہترین محاورہ استعمال کیا ہے، دوسرے اردو تراجم سے موازنہ کرکے اس محاورہ کی لطافت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (محاسن موضح قرآن میں اُردو محاورہ کی بحث دیکھو۔)

تشریح ف۱ غلبۂ اسلام کے بارے میں شاہ صاحب کے مذکورہ تینوں تفسیری فائدہ نہایت اہم اور معنی خیز ہیں ان کے ساتھ سورۂ نساء (۱۳۴) ف۲ صفحہ (۱۲۸) بھی دیکھو۔

الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا

اندھیرا اور نہ اجالا ۔ اور نہ سایہ اور نہ لوں ؀ ٭ اور

يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ

برابر نہیں جیتے نہ مردے ۔ اور اللہ سناتا ہے جس کو چاہے ۔

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ

اور تو نہیں سنانے والا قبر میں پڑوں کو ٭ تو تو یہی ہے ڈر کی خبر سنانے والا ف ٭ ہم نے

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا

بھیجا ہے تجھ کو سچا دین کر، خوشی سناتا اور ڈر سناتا ۔ اور کوئی فرقہ نہیں، جس میں نہیں

خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

ہو چکا کوئی ڈر سنانے والا ف ٭ اور اگر وہ تجھ کو جھٹلاویں، تو آگے جھٹلا چکے ہیں ان سے

قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ

اگلے ۔ پہنچے ان پاس رسول ان کے، لے کر کھلی باتیں اور ورق اور چمکتی

الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ ع

کتاب ٭ پھر پکڑا میں نے منکروں کو، تو کیسا ہوا بگاڑ میرا ؟ ٭

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا

تو نے نہ دیکھا ؟ کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی پھر ہم نے نکالے اس سے میوے، طرح طرح

اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ

ان کے رنگ ۔ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور سرخ طرح طرح انکے رنگ، اور بھجنگ

سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَاۗبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ

کالے ف ٭ اور آدمیوں میں اور کیڑوں میں اور چوپایوں میں کئی رنگ کے ہیں اسی طرح ۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ

اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اسکے بندوں میں، جن کو سمجھ ہے ۔ تحقیق اللہ زبردست ہے بخشنے والا ف ٭ جو

الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

لوگ پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی، اور سیدھی کرتے ہیں نماز، اور خرچ کیا کچھ ہمارا دیا

فوائد ف یعنی سب خلق برابر نہیں جن کو ایمان دینا ہے انہی کو ملے گا تو بہتیری آرزو کرے تو کیا ہوتا ہے اور یہ جو فرمایا نہ اندھیرا نہ اجالا ۔ یعنی نہ اندھیرا برابر اجالے کے نہ اجالا برابر اندھیرے کے اور فرمایا تو نہیں سناتا قبر میں پڑوں کو اور حدیث میں ہے کہ مردوں سے سلام علیک کرو، وہ سنتے ہیں اور بہت جگہ مُردے کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ کہ مُردے کی رُوح سنتی ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑ وہ نہیں سن سکتا ۔ ۱۲ منہ رح ف ڈرانے والا خواہ نبی ہو، خواہ نبی کی راہ پر ۔ ۱۲ منہ رح ف سفید بھی کئی درجے اور سُرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہے قدرت رنگا رنگ کا اسی طرح انسان میں ہر ایک طرح جدا ہے مومن اور کافر ایک دوسرا سا کب ہو سکے یہ تسلی ہے حضرت کو ۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہیں، ڈرنا اللہ سے سمجھ والوں کی صفت ہے اور اللہ کی معاملت بھی دو طرح ہے زبردست بھی ہے کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہے کہ گنہگار کو بخشے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۷) کالے بھجنگ، گہرے سیاہ بعض بزرگوں نے اس لفظ کو بدل کر بھجنگے کر دیا ہے ۔ یہ لفظ یوپی میں بولا جاتا ہے ۔ دلی میں اس کا وہی تلفظ ہے جو شاہ صاحب نے لکھا ہے ۔ (۲۸) مفسرین نے لکھا ہے کہ خوف و خشیت کی صفت کیلئے علم لازم ہے اس آیت کا حصر یہی بتاتا ہے شاہ صاحب رح نے اس سے مختلف بات کہی ہے اور بتایا ہے کہ خشیت کیلئے علم لازم نہیں ہے عرفان لازم ہے اسی لئے شاہ صاحب نے علماء کا ترجمہ کیا ہے جن کو سمجھ ہے یعنی دانشور اور سمجھدار لوگ ہی خدا سے ڈرتے ہیں ۔ اہل اللہ میں ایک بڑی تعداد ان کی ہے جو علم میں کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتے مگر انکا تقوٰی اور خشیت اکابر علماء سے بڑھا ہوا تھا ۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ علوم شریعت کے امام تھے اور ان کے مُرید حبیب عجمی اَن پڑھ تھے ۔ ایک روز امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حبیب عجمی کی قراءت کو ناپسند کر کے ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا ۔ حضرت حق کیطرف سے القاء ہوا ۔ اے حسن ! تم نے میری رضا کا ایک موقع کھو دیا ۔

ع ۳ ‏ ۱۲ ‏ ۱۵

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ

چھپے اور کھلے ، امیدوار ہیں ایک بیوپار کے ، جو کبھی نہ ٹوٹے - تا پورے دے ان کو نیگ اُن کے

وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ

اور بڑھتی دیوے اپنے فضل سے - تحقیق وہ ہے بخشنے والا قبول کرتا ٭ اور جو ہم نے

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ

تجھ پر اُتاری کتاب ، وہی ٹھیک ہے سچا کرتی آپ سے اگلی کو -

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ

مقرر اللہ اپنے بندوں سے خبر رکھتا ہے دیکھتا ٭ پھر ہم نے وارث کئے کتاب کے وہ ، جو

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ

چنے ہم نے اپنے بندوں میں سے - پھر کوئی ان میں بُرا کرتا ہے اپنی جان کا - اور کوئی ان میں

مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

ہے بیچ کی چال پر - اور کوئی ان میں ہے کہ آگے بڑھ گیا ، لے کر خوبیاں اللہ کے حکم سے - یہی ہے بڑی

الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

بزرگی ف ٭ باغ ہیں بسنے کے ، جن میں جاویں گے ، وہاں گہنا پہنائے گا

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾

ان کو کنگن سونے کے ، اور موتی اور ان کی پوشاک وہاں ریشمی ہے ف ٭

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا

اور کہیں گے شکر اللہ کا ، جس نے دور کیا ہم سے غم - بیشک ہمارا رب

لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

بخشتا ہے قبول کرتا ف ٭ جس نے اُتارا ہم کو رہنے کے گھر میں ، اپنے فضل سے -

لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ

نہ پہنچے اس میں ہم کو مشقت ، اور نہ پہنچے ہم کو اس میں تھکنا ف ٭ اور جو منکر ہیں ،

كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا

ان کو ہے آگ دوزخ کی - نہ ان پر تقدیر پہنچتی ہے کہ مر جاویں ،

فوائد ف۱ یعنی پیغمبر خدا کے بعد کتاب کے وارث کئے اور ایک اور چنے بندے یعنی یہ اُمت ان میں تین درجے بنائے - ایک گنہگار ، ایک میانہ اور ایک اعلیٰ سب کو گنے چنے بندوں میں - امید ہے کہ آخر سب بہشتی ہیں - رسولؐ نے فرمایا ہمارا گنہگار معافی ہے اور میانہ سلامت ہے اور آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہے اس کے ہاں کمی نہیں - ۱۲ منہ ف۲ سونا اور ریشم مسلمانوں کو وہاں ہے رسولؐ نے فرمایا جو ریشم پہنے دنیا میں نہ پہنے آخرت میں ۱۲ منہ ف۳ غم دنیا کا دفع کیا بخشتا ہے گناہ قبول کرتا ہے طاعت - ۱۲ منہ ف۴ رہنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا ، ہر جگہ چل چلاؤ اور روزی کا غم اور دشمنوں کا اور رنج اور مشقت وہاں پہنچ کر سب گئے - ۱۲ منہ

تشریح (۳۲) اگرچہ یہ اُمت محمدیہ اصطفا اور اجتبا میں سب مشترک ہے لیکن اعمال کے اعتبار سے اس اُمت کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو گناہ کرتے رہتے ہیں اور گناہ کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں دوسرے وہ جو درمیانہ روی اختیار کرتے ہیں یعنی گناہ کم اور نیکیاں زیادہ دونوں چیزیں مخلوط ہیں - پھر نیکیاں بھی طاعات ضروریہ سے متجاوز نہیں یہ متوسط اور درمیانی درجے کے حضرات ہیں - تیسری قسم سابقٌ بالخیرات باذن اللہ کی جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی توفیق سے طاعات اور عبادات میں بڑھتے اور ترقی کرتے چلے جاتے ہیں - حضرت عمرؓ نے فرمایا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر یہ آیت پڑھی اور اسکے بعد فرمایا ہمارے آگے بڑھنے والا تو آگے بڑھنے والا ہی ہے اور ہمارا درمیانی بھی نجات پانے والا ہے اور ہمارا ظالم بخشا گیا ہے - حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ سابق داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے اور متوسط سے حساب لیا جائے گا مگر حساب یسیر یعنی آسان حساب اور ظالم لنفسہ کو میدان حشر میں روکا جائے گا - یہاں تک کہ اس کو گمان ہوگا کہ میری نجات نہ ہوگی پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچے گی اور وہ جنت میں داخل ہوگا - حضرة ابوالدرداءؓ نے مرفوعًا روایت کیا ہے

وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ

اور نہ ان پر ہلکی ہوتی ہے وہاں کی کچھ کلفت - یہی سزا دیتے ہیں ہم ہر ناشکر

كُلَّ كَفُوْرٍ ۝۳۶ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

کو ۞ اور وہ چلاتے ہیں اس میں ، اے رب! ہم کو نکال،

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا

کہ ہم کچھ بھلا کام کریں ، وہ نہیں جو کرتے تھے - کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو جتنے

يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا

میں سوچ لے جس کو سوچنا ہو؟ اور پہنچا تم کو ڈر سنانے والا - اب چکھو کہ کوئی

فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝۳۷ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ

نہیں گنہ گاروں کا مددگار ف ۞ اللہ بھید جاننے والا ہے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۳۸

کا، اور زمین کا - اس کو خوب معلوم ہے، جو بات ہے دلوں میں ۞

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ

وہی ہے جس نے کیا تم کو قائمقام زمین میں - پھر جو کوئی ناشکری کرے

فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

تو اس پر پڑے اسکی ناشکری. اور منکروں کو نہ بڑھے گا ان کے انکار سے . ان کے رب کے

اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝۳۹

آگے مگر بیزاری - اور منکروں کو نہ بڑھے گا ان کے انکار سے ، مگر نقصان ف ۞

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ

تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اپنے شریک جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوائے - دکھاؤ تو مجھ کو،

مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

کیا بنایا انہوں نے زمین میں ؟ یا کچھ ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں ؟ یا ہم نے دی ہے

فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا

ان کو کوئی کتاب، سو یہ سند رکھتے ہیں اس کی؟ کوئی نہیں! پر جو وعدہ بتاتے ہیں گنہ گار ایک دوسرے کو، سب

ع ۱۱ / ۱۶

فوائد ف وہ نہیں جو کرتے تھے یعنی اس وقت تو اسی کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نہ کریں گے ۔۱۲ منہ رہ ف قائمقام کیا زمین میں یعنی رسولوں کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتوں کے پیچھے اب اس کا حق ادا کرو۔۱۲ منہ رہ

تشریح (۲) یعنی جانشین کیا پہلوں کا اور تم کو زمین میں آباد کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا احسان مانو اور اس کی نافرمانی اور کفر نہ کرو اور یہ بات ذہن نشین کرلو کہ جو کفر اختیار کرتا ہے تو اسکے کفر کا وبال اسی پر پڑتا ہے اور کافروں کا کفران کے پروردگار کے نزدیک بیزاری اور غضب میں ہی اضافہ کرتا ہے اور کافروں کا کفر اور منکروں کا انکار ان کے لئے نقصان ہی کا موجب ہوتا ہے۔ مَقْت کا ترجمہ سخت غضب کیا گیا ہے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں قائم مقام کیا زمین میں یعنی رسولوں کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتوں کے پیچھے اب اسکا حق ادا کرو۔ یعنی شاہ صاحب نے خلیفہ (جانشین) کے دونوں مفہوم بیان کر دیئے، حضرت آدم کی خلافت کا ترجمہ نائب کیا (البقرہ ۳۰) حضرت داؤد کی خلافت کا ترجمہ بھی نائب کیا (ص ۲۶) کیونکہ ان دونوں جگہ خلیفہ کے معنی خدا کے احکام نافذ کرنیوالا نائب و نمائندہ ہے یخلفنی فی تنفیذ احکامی فیہا (جلالین) اس آیت میں قائم مقام ترجمہ کیا جو دونوں مفہوم رکھتا ہے۔

غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ

فریب ہے ۔ تحقیق اللہ تھام رہا ہے آسمانوں کو اور زمین کو ، اور ٹل نہ جاویں ۔ اور اگر ٹل

زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾

جاویں ، تو کوئی نہ تھام سکے ان کو اس کے سوا ۔ وہ ہے تحمل والا بخشتا ۔

وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدٰى

اور قسم کھاتے تھے اللہ کی تاکید کی قسمیں اپنی ، اگر آوے ان پاس کوئی ڈر سنانے والا ، البتہ بہتر راہ

مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾

چلیں گے ، اور کسی ایک امت سے ۔ پھر جب آیا ان پاس ڈر سنانے والا ، اور زیادہ ہوا ان کا بدکنا ،

اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا

غرور کرنا ملک میں ، اور داؤ کرنا برے کام کا ۔ اور برائی کا داؤ الٹے گا اسی داؤ والوں

بِأَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ

پر ۔ پھر اب وہی راہ دیکھتے ہیں اگلوں کے دستور کی ۔ سو تو نہ پاوے گا اللہ

اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا

کا دستور بدلتا ۔ اور نہ پاوے گا اللہ کا دستور ٹلتا ۔ کیا پھرے نہیں

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ

ملک میں ، کہ دیکھیں ، کہ آخر کیسا ہوا ان کا جو ان سے پہلے تھے ؟ اور

كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ

تھے ان سے سخت زور میں ۔ اور اللہ وہ نہیں جس کو تھکا دے کوئی چیز

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهٗ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾

آسمانوں میں اور نہ زمین میں ۔ وہی ہے سب جانتا کر سکتا ۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا

اور اگر پکڑ کرے اللہ لوگوں کو ان کی کمائی پر ، نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر

مِنْ دَابَّةٍ وَّلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَإِذَا

ایک ہلنے چلنے والا ، پر ان کو ڈھیل دیتا ہے ایک ٹھہرے ہوئے وعدہ تک ۔ پھر جب

فوائد ف عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیں اپنے نبی سے تو کہتے ۔ کبھی ہم میں ایک نبی آوے تو ہم ان سے بہتر رفاقت کریں ۔ سو منکروں نے اور عداوت کی ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح آیت (۴۲) میں اہلِ عرب کے جس قول کا ذکر کیا گیا ہے اس کی تفصیل حسبِ ذیل آیات میں بھی کی گئی ہے الانعام آیات (۱۵۶-۱۵۷) صفحہ (۱۹۲)

الصافات آیات (۱۶۷-۱۶۹) صفحہ (۵۸۶)

مجرم قوموں کے حق میں ان کے جرائم کی پاداشں دو طرح نازل ہوئی ۔

۱:۔ عاد و ثمود کی قومیں ہلاکت عام میں ختم کر دی گئیں ۔

۲:۔ یہود و نصاریٰ مختلف بربادیوں میں گرفتار کئے گئے ۔

مشرکین مکہ اسی دوسری قسم کی بربادیوں کا شکار ہوئے ۔ مکہ میں قحط نازل ہوا ، بدر کے میدان میں کمزور حق پرستوں کے ہاتھوں شکست کھائی اور بالآخر فتح مکہ کے دن شرک کی قوت کا مکمل خاتمہ ہو گیا ۔

عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ (۴۵) زمین کی پیٹھ پر ایک ہلنے چلنے والا ، یعنی زمین پر حرکت کرنے والا اور چلنے والا ۔ شاہ صاحبؒ کے اس مرکب لفظ میں انسان چرند اور حشرات الارض سب شامل ہو گئے ۔ اردو کا مشہور محاورہ ہے ہل چل یعنی سرگرمی ، حرکت ، پہلے ہلنا کو ہاء کے زبر سے بولتے تھے ۔

جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

آیا ان کا وعدہ، تو اللہ کی نگاہ میں ہیں اس کے سب بندے ؂

آیاتہا ۸۳ ﴿۳۶﴾ سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ ﴿۴۱﴾ رکوعاتہا ۵

سورہ یٰسٓ مکی ہے، اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ؂

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾

قسم ہے اس پکے قرآن کی۔ تو تحقیق ہے بھیجے ہوؤں میں سے۔

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾

اوپر سیدھی راہ کے ؂ اُتارا زبردست رحم والے کا ؂

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾

کہ تو ڈراوے ایک لوگوں کو، کہ ڈر نہیں سُنا ان کے باپ دادوں نے، سو وہ خبر نہیں رکھتے ؂

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾

ثابت ہو چکی ہے بات ان بہتوں پر، سو وہ نہ مانیں گے ؂

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ

ہم نے ڈالے ہیں ان کی گردنوں میں طوق، سو وہ ہیں ٹھوڑیوں تک،

فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ

پھر انکے سر اُلل رہے ہیں ؂ اور بنائی ہم نے ان کے آگے دیوار، اور ان کے

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ

پیچھے دیوار، پھر اوپر سے ڈھانک دیا، سو ان کو نہیں سوجھتا ؂ اور برابر ہے،

عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

تو نے ان کو ڈرایا یا نہ ڈرایا یقین نہیں کرتے ؂

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ

تو تو ڈر سناوے اس کو، جو چلے سمجھانے پر، اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے، سو اس کو دے خوشخبری

عٰ ۵ / ۸ / ۱۷

تشریح فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ (۸) پھر انکے سر اُلل رہے ہیں، یعنی سر اوپر کو اُٹھ رہے ہیں بولا جاتا ہے گاڑی اُلالو ہو گئی، یعنی آگے سے اُوپر کو اُٹھ گئی صاحب فرہنگ نے اسے الاڑو ہونا لکھا ہے، اُلل رہے ہیں کا محاورہ اب یوپی میں بولا جاتا ہے مولانا تھانوی نے استعمال کیا ہے۔

فضائل سورہ یٰسٓ صحیح حدیث میں آتا ہے کہ یٰسٓ قرآن کریم کا دل ہے جو مسلمان خدا کی رضا جوئی اور آخرت طلبی کے احساسات وجذبات کے ساتھ اس کی تلاوت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیگا۔ پس تم اپنے مرنے والوں کے سامنے اس کی تلاوت کیا کرو، حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس سورت کی یہ خصوصیت ہے کہ جب اسے کسی مصیبت کے وقت اور کسی مشکل کام میں پڑھا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے آسان کر دیتا ہے اور اسکی تلاوت سے مرنے والے کے اوپر رحمت و برکت کا نزول ہوتا ہے اور رُوح آسانی سے نکل جاتی ہے۔ (ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۶۳) لِتُنْذِرَ قَوْمًا سے مُراد اہل عرب ہیں، کیونکہ اولادِ اسمٰعیل میں حضرت اسمٰعیل کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تک کوئی رسول ونبی نہیں آیا، رہا یہ سوال کہ پانچ ہزار برس کے عرصہ میں بنی اسمٰعیل کے اندر کوئی رسول کیوں نہیں آیا جبکہ حضرت ابراہیمؑ کے دوسرے بیٹے حضرت اسحٰق کی اولاد میں اس عرصہ کے اندر کافی تعداد میں نبی آتے رہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل ؑ کے بعد ان کی اولاد دین حنیف اور ملت ابراہیمی پر قائم رہی اور ان کی اصلاح کے لیئے کسی نبی کی ضرورت نہیں پڑی حضرت شاہ ولی اللہؒ نے فوز الکبیر میں لکھا ہے کہ اولاد اسمٰعیل کے اندر بت پرستی کی گمراہی عمرو بن لحی سردار قریش نے پھیلائی اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسکے درمیان تین سو سال کا وقفہ ہے۔ یعنی آخری تین صدیوں کو نکال کر باقی پانچ ہزار سال کی طویل مدت میں بنی اسمٰعیل دین حق پر قائم رہے، تاریخ میں اہل عرب کیطرف جو اعتقادی اور اخلاقی برائیاں منسوب کی جاتی ہیں ان کی عمر تین صدیوں سے زیادہ نہیں، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر اہل مکہ کیطرف سے آپ کی مخالفت کی گئی توحید اور آخرت کے عقیدہ کو تعجب کے ساتھ سنا گیا۔ لیکن بہت جلد ان کے دل میں حضورؐ کی صداقت اتر گئی۔ خدا ترس لوگ آپ کے ساتھ آتے گئے اور اقتدار پرست طبقہ آپ کا مقابلہ کرتا رہا اور یہ لڑائی صرف اسلئے جاری رہی کہ اگر حضورؐ کو نبی تسلیم کر لیا گیا تو ابوجہل، ولید، ابولہب وغیرہ کی سرداری پر زوال

بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ⑪ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا

معافی کی ، اور عزت کے نیگ کی ؛ ہم ہیں جو جلاتے ہیں مُردے ، اور لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے ،

وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ⑫ وَاضْرِبْ

اور انکے پیچھے نشان رہے ، اور ہر چیز گن لی ہے ہم نے ایک کھلی اصل میں ف۱ ؛ اور بیان کر انکے

لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ⑬ اِذْ

واسطے ایک کہاوت لوگ اس گاؤں کے ، جب آئے اس میں بھیجے ہوئے ؛ جب

اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

بھیجے ہم نے ان کی طرف دو ، تو ان کو جھٹلایا ، پھر ہم نے زور دیا تیسرے سے ،

فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ⑭ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ

تب کہا ، ہم تمہاری طرف آئے ہیں بھیجے ف۲ ؛ وہ بولے ، تم تو یہی انسان ہو

مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ⑮

جیسے ہم ، اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا ، تم سارا جھوٹ کہتے ہو ؛

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ⑯ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا

کہا ، ہمارا رب جانتا ہے ، ہم بے شک تمہاری طرف بھیجے آئے ہیں ؛ اور ہمارا ذمہ یہی ہے

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑰ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

پہنچا دینا کھول کر ؛ بولے ، ہم نے نامبارک دیکھا تم کو ۔ اگر تم نہ چھوڑو گے ، تو ہم تم کو

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑱ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ

سنگسار کریں گے ، اور تم کو لگے گی ہمارے ہاتھ سے دکھ کی مار ؛ کہنے لگے ، تمہاری نامبارکی تمہارے

مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ⑲ وَجَآءَ مِنْ

ساتھ ہے ۔ کیا اس سے کہ تم کو سمجھایا ؟ کوئی نہیں ؛ پر تم لوگ ہو کہ حد پر نہیں رہتے ف۳ اور آیا شہر کے

اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ⑳

پرلے سِرے سے ایک مرد دوڑتا ، بولا ، اے قوم ! چلو راہ پر ان بھیجے ہوؤں کے ۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ㉑

چلو راہ پر ایسوں کی ، جو تم سے نیگ نہیں مانگتے ، اور راہ سوجھے ہیں ؛

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) آجائے گا ۔ قریش کے یہ سرغنے اسلام کی مخالفت کرتے تھے ۔ مگر انکے دلوں میں توحید و آخرت اور نبوت محمدی کا اعتراف موجود تھا چنانچہ کئی موقعوں پر ان کی زبان سے اس کا اظہار ہوا ، یہ مخالفین اپنے عوام کو فریب دینے کے لئے باپ دادا کے قدیم مذہب (بت پرستی) کی حمایت کا نعرہ لگاتے تھے ، مذہب اور عقیدہ صرف ایک آڑ تھا ، ورنہ درحقیقت قریش مکہ کی لڑائی سرداری کے غرور ، اقتدار کے گھمنڈ اور اپنی گدیوں اور عہدوں کو بچانے کی لڑائی تھی ۔ حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم برابر اس کا یقین دلاتے رہتے تھے کہ مجھے عرب کی سرداری مطلوب نہیں ۔ دولت و اقتدار مطلوب نہیں ، صرف توحید و آخرت کا قرآنی پیغام پھیلانا میرا مشن ہے اور زمانہ جاہلیت میں جو سردار تھا ۔ اس کی عزت قائم رہے گی ، اس کی سابقہ عزت کے مطابق اس کے ساتھ برتاؤ کیا جائے گا اور آپ نے ایسا ہی کیا ۔ خدا تعالیٰ نے نبی آخر الزمان اور دین آخری کے لئے اہل عرب کا انتخاب اسی لئے کیا کہ اس قوم میں شرک و معاصی کی جڑیں زیادہ گہری نہیں تھیں ، جیسا کہ بنی اسرائیل کی حالت ہوگئی تھی ۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ جو بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشان اولاد اور عمارات اور رسم نیک یا بد ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ شہر تھا انطاکیہ حضرت عیسیٰؑ کے دو یار وہاں پہنچے شہر والوں نے ٹال دیئے ۔ پھر تیسرے یار بھی پہنچے یہ تیسرے بڑے یار تھے ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا ۔ اس کو نامبارکی سمجھے یا آپس میں اختلاف ہوا کسی نے مانا اور کسی نے نہ مانا ۔ اس کو کہا ہر طرح شامت انہی کی تھی ۔ ۱۲ منہ رح

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ

اور مجھ کو کیا ہے کہ میں بندگی نہ کروں اس کی جس نے مجھ کو بنایا اور اسی کیطرف پھر جاؤ گے ؛ بھلا میں پکڑوں

مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي

اس کے سوا اوروں کو پوجنا، کہ اگر مجھ پر چاہے رحمٰن تکلیف، کچھ کام نہ آوے مجھ کو ان کی

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾

سفارش، اور نہ وہ مجھ کو چھڑاویں ؛ تو تو میں بھٹکا رہوں صریح ؛

إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ

تو میں یقین لایا تمہارے رب پر، مجھ سے سن لو ف ؛ حکم ہوا کہ چلا جا بہشت میں - بولا

يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ

کسی طرح میری قوم معلوم کریں - کہ بخشا مجھ کو میرے رب نے، اور کیا مجھ کو عزت

الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ

والوں میں ف ؛ اور اتاری نہیں ہم نے اس کی قوم پر اسکے پیچھے کوئی فوج

مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

آسمان سے، اور اتارا نہیں کرتے ہم ؛ یہی تھی ایک چنگھاڑ،

فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن

پھر تبھی سب بجھ رہے ؛ کیا افسوس ہے بندوں پر ! کوئی رسول نہیں آیا

رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا

ان پاس، جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے ؛ کیا نہیں دیکھتے؟ کتنی کھپا چکے

قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ

ہم ان سے پہلے سنگتیں؟ جو کروہ ان پاس پھر نہیں آتے ؛ اور ساروں میں

لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ

کوئی نہیں، جو اکٹھے نہ آویں ہمارے پاس پکڑے ؛ اور ایک نشانی ہے ان کو زمین مردہ ،

أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا

اس کو ہم نے جلایا اور نکالا اسمیں سے اناج سو اسی میں سے کھاتے ہیں ؛ اور بنائے ہم نے اس میں

فوائد ف آگے نقل کرتے ہیں کہ قوم نے اس کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا اٹھالیا۔ ۱۲ منہ رح

ف قوم نے اس سے دشمنی کی کہ مار ڈالا اس کو بہشت میں بھی قوم کی خیر خواہی رہی کہ اگر معلوم کریں میرا حال تو سب ایمان لاویں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فاذا ھم خٰمدون (۲۹) پھر تبھی وہ بجھ رہے، بجھ کر رہ گئے، ختم ہوگئے فنا ہوگئے۔

(۲۷) حضرت عیسیٰ کے یہ حواری حبیب ابن اسرائیل نجار تھے حضرت ابن عباس مجاہد وغیرہ کا یہی قول ہے یہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی چھ سو برس پہلے ایمان لائے اور حضرات انبیاء میں یہ خصوصیت صرف آپ کو حاصل ہے کہ آپ کے ظہور سے پہلے آپ پر ایمان لایا گیا (جلالین ۳۶۹)

وقف غفران

ربع

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾

باغ، کھجور کے اور انگور کے، اور بہائے اس میں بعضے چشمے -

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

کہ کھاویں اس کے میووں سے، اور وہ بنایا نہیں ان کے ہاتھوں نے۔ پھر کیوں شکر نہیں کرتے ۞

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

پاک ذات ہے جس نے بنائے جوڑے سب چیز کے، اس قسم سے جو اگتا ہے زمین میں،

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ

اور آپ ان میں، اور جن چیزوں میں ان کو خبر نہیں ۞ اور ایک نشانی ہے ان کو رات، ادھیڑ لیتے ہیں

مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ

ہم اس سے دن، پھر تبھی یہ رہ جاتے ہیں اندھیرے میں ۞ اور سورج چلا جاتا ہے اپنی ٹھہری راہ پر -

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ

یہ سادھا ہے اس زبردست باخبر کا ۞ اور چاند کو ہم نے بانٹ دی منزلیں،

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ

یہاں تک کہ پھر آ رہا جیسے ٹہنی پرانی ف ۞ نہ سورج کو پہنچے کہ

اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

پکڑ لے چاند کو، اور نہ رات آگے بڑھے دن سے - اور ہر کوئی ایک ایک گھیرے

يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ

میں پھرتے ہیں ف ۞ اور ایک نشانی ہے ان کو کہ ہم نے اٹھا لی ان کی نسل اس بھری کشتی میں

الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ

ف ۞ اور بنا دیئے ہم نے ان کو اس طرح کے جس پر چڑھتے ہیں ۞ اور اگر ہم چاہیں

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا

تو ان کو ڈبا دیں، پھر کوئی نہ پہنچے ان کی فریاد کو، اور نہ وہ خلاص کئے جاویں ۞ مگر ہم اپنی مہر سے،

وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ

اور کام چلانے کو ایک وقت تک ۞ اور جب کہیے ان کو، بچو اپنے سامنے آئے

فوائد ف چاند اور سورج ملتے ہیں مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل منزل بڑھتا چلا۔ جب تک پھر اسی طرح آ پہنچا ٹہنی سا نظر آیا پھر ٹہنی سا ہو کر چھپا بیچ میں بڑھ کر پورا ہوا اور گھٹا منزلیں ہیں اٹھائیس۔ ۱۲ منہ رح ف سورج چاند ملتے ہیں تو چاند پکڑ آتا ہے سورج کو، سورج نہیں پکڑتا چاند کو اور رات دن میں کوئی آگے بڑھے یہ کہ دن پر دوسرا دن آوے بن بیچ رات آوے اور ہر ستارہ ایک ایک گھیرا رکھتا ہے اسی راہ پر پھرتا ہے معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آسمان میں گڑے ہیں اور آسمان چلتا ہے نہیں تو پیرنا نہ فرماتے ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی حضرت نوح ؑ کے وقت نہیں تو انسان کا تخم نہ رہتا ۱۲ منہ رح

تشریح (۴۰) یعنی نہ آفتاب کو یہ طاقت کہ وہ چاند کو رات میں آ پکڑے نہ رات کی یہ مجال کہ وہ قبل از وقت دن سے آگے آ جائے، ان میں سے ہر ایک یعنی چاند سورج اور سیارے غرض تمام اجرام علویہ اپنے اپنے دائرے پر اس طرح چلتے رہتے ہیں جیسے وہ تیر رہے ہیں. شاید فلک کہنے سے افلاک سبعہ کیطرف اشارہ ہو کیونکہ اجرام علویہ کے دوائر مختلف افلاک میں بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم غرض جملہ اجرام علویہ اور اجسام فلکیہ اس کے حکم کے ماتحت اور اسکے تابع ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

جملہ ذرات زمین و آسمان
مظہر سر حیاتست لے جوان
کے تو اندیافتن آں را خرد
ہست او سرے خرد کے بے پرد

أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ

سے ، اور اپنے پیچھے چھوڑے سے ، شاید تم پر رحم ہو ۞ اور کوئی حکم نہیں

مِّنْ ءَايَةٍ مِّنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا۟ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾

پہنچتا ان کو اپنے رب کے حکموں سے ، جس کو ٹلا نہیں رہتے ف۱ ۞

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا۟ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ قَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟

اور جب کہیئے ان کو ، خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا ، کہتے ہیں منکر ایمان والوں کو ،

لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ أَطْعَمَهُۥٓ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

ہم کیوں کھلاویں ایسے کو ، کہ اللہ چاہتا ہے تو اس کو کھلاتا ، تم لوگ تو نرے

فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

بہک رہے ہو ف۲ ۞ اور کہتے ہیں ، کب ہے یہ وعدہ ؟ اگر تم

صَٰدِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَ

سچے ہو ۞ یہی راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی ، جو ان کو پکڑے گی ، اور

هُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَآ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ

آپس میں جھگڑ رہے ہونگے ف۳ ۞ پھر نہ سکیں گے کہ کچھ کہہ مریں ، اور نہ اپنے گھر کو پھر جاویں

يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ ٱلْأَجْدَاثِ إِلَىٰ

گے ۞ اور پھونکا جاوے نرسنگا ، پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کیطرف

رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا۟ يَٰوَيْلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا

پھیل پڑیں گے ۞ کہیں گے ، اے خرابی ہماری ! کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے

مَا وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً

یہ وہ ہے جو وعدہ دیا تھا رحمٰن نے ، اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤں نے ۞ یہی ہوگی ایک چنگھاڑ ،

وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَٱلْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ

پھر تبھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے ۞ پھر آج کے ظلم نہ ہوگا

نَفْسٌ شَيْـًٔا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ

کسی جی پر کچھ ، اور وہی بدلا پاؤ گے جو کرتے تھے ۞ تحقیق بہشت

فوائد

ف۱ سامنے آتا ہے جزا کا دن پیچھے چھوڑے اپنے اعمال۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یہ گمراہی ہے نیک کام میں تقدیر کا حوالہ اور اپنے مزے میں لالچ پر دوڑنا۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی قیامت ناگہاں آوے گی اپنے معاملات میں غرق ہوں گے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۲

تقدیر کے مختلف پہلوؤں پر شاہ صاحب نے اپنے مقام پر روشنی ڈالی ہے فہرست مضامین میں اس عنوان سے حوالے دیکھو۔

أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فٰكِهُونَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

کے لوگ ، آج ایک دھندے ہیں ہیں باتیں کرتے ❊ وہ اور ان کی عورتیں ،

فِي ظِلٰلٍ عَلَى الْأَرَآئِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيهَا فٰكِهَةٌ وَّ

سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں ، تکیے لگائے ❊ ان کو وہاں ہے میوہ ، اور

لَهُمْ مَّا يَدَّعُونَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿۵۸﴾

ان کو ہے جو مانگ لیں ❊ سلام ، بولنا ہے رب مہربان سے ❊

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۹﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِي آدَمَ

اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہ گارو! ❊ میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو؟ اے آدم کی

أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۰﴾ لا وَّأَنِ

اولاد! کہ نہ پوجو شیطان کو - وہ کھلا دشمن ہے تمہارا - اور یہ کہ

اعْبُدُونِي ط هٰذَا صِرٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا

پوجو مجھ کو ، یہ راہ ہے سیدھی ❊ اور وہ بہکا لے گیا تم میں سے بہت

كَثِيرًا ط أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ

خلق کو - پھر کیا تم کو بوجھ نہ تھی؟ ❊ یہ دوزخ ہے، جس کا تم کو

تُوعَدُونَ ﴿۶۳﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۶۴﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ

وعدہ تھا ❊ پیٹھو اسمیں آج کے دن، بدلا اپنے کفر کا ❊ آج ہم مہر کردینگے

عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا

ان کے منہ پر ، اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ ، اور بتاویں گے ان کے پاؤں ، جو کچھ وہ

يَكْسِبُونَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا

کماتے تھے ❊ اور اگر ہم چاہیں ، مٹا دیں اُن کی آنکھیں ، پھر دوڑیں راہ

الصِّرٰطَ فَأَنّٰى يُبْصِرُونَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

لینے کو ، پھر کہاں سے سوجھے ❊ اور اگر ہم چاہیں، صورت بدل دیں ان کی جہاں کی

فَمَا اسْتَطٰعُوا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ﴿۶۷﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ

تہاں ، پھر نہ سکیں گے چلنا ، نہ وہ اُلٹے پھریں ❊ اور جس کو ہم بوڑھا کریں ، اوندھا کریں

تشریح (۵۵) شاہ صاحب نے شغل کا ترجمہ دھندے کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ اہل جنت جنت کی پُرعیش زندگی کی راحتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے اور اس میں مگن ہوں گے۔ مستقبل کا کوئی فکر انہیں لاحق نہیں ہوگا۔ بخلاف دنیا کی عشرتوں کے یہاں ہر وقت ایک نہ ایک فکر لاحق رہتا ہے۔ عیش و مسرت کی ساعتوں میں اگر ایک لمحہ کیلئے کوئی فکر قلب و دماغ کو چھو جاتا ہے تو سارا مزا کرکرا ہو جاتا ہے۔ سارا نشہ ہرن ہو جاتا ہے جنت اسی پُرمسرت زندگی کا نام ہے جہاں اہل جنت پر فکر نام کی کسی چیز کا سایہ بھی نہیں پڑے گا۔

فِي الْخَلْقِ ۗ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي

خلقت میں ۔ پھر کیا بوجھ نہیں رکھتے؟ ف۱ ۞ اور ہم نے نہیں سکھایا اس کو شعر کہنا، اور یہ اس کے

لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِيُنْذِرَ مَنْ

لائق نہیں، یہ تو نری سمجھوتی ہے، اور قرآن ہے صاف ۔ ۞ تا ڈر سناوے اس کو

كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا

جس میں جان ہو، اور ثابت ہو بات منکروں پر ف۲ ۞ اور کیا نہیں دیکھتے؟ کہ ہم نے بنادئے

لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧١﴾

ان کو، اپنے ہاتھوں بنائے سے چو پائے، پھر وہ ان کا مال ہیں ۞

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَ

اور عاجز کر دیا ان کو انکے آگے، پھر ان میں کوئی ہے ان کی سواری اور کسی کو کھاتے ہیں ۞ اور

لَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا

ان کو ان میں فائدے ہیں، اور پینے کے گھاٹ ۔ پھر کیوں شکر نہیں کرتے؟ ۞ اور پکڑے

مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ

ہیں اللہ کے سوا اور حاکم، کہ شاید ان کو مدد پہنچے ۞ نہ سکیں گے ان کی

نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ

مدد کرنی، اور یہ ان کی فوج ہو کر پکڑے آویں گے ۞ اب تو غم نہ کھا ان کی بات سے ۔

إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا

ہم جانتے ہیں جو چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں ۞ کیا دیکھتا نہیں آدمی؟ کہ ہم نے

خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا

اس کو بنایا ایک بوند سے، پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا ۞ اور بٹھاتا ہے ہم پر

مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ

کہاوت، اور بھول گیا اپنی پیدائش ۔ کہنے لگا کون جلاوے گا ہڈیاں جب کھوکھری ہوگئیں ۞ تو کہہ،

يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

ان کو جلاوے گا، جس نے بنایا ان کو پہلی بار ۔ اور وہ سب بنانا جانتا ہے ۞

فوائد ف۱ یعنی جیسا لڑکا سست تھا بوڑھا پھر ویسا ہی ہوا یہ بھی نشان ہے پھر پیدا ہونے کا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جس میں جان ہو یعنی نیک اثر پکڑتا ہو اسکے فائدے کو اور منکروں پر الزام اتارنے کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۹) حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ شاعر اور کاہن وغیرہ کہتے تھے اور مطلب ان کا یہ ہوتا تھا کہ قرآن کو آپ کی شعر گوئی کا نتیجہ بتائیں۔ حضرت حق نے آپ کے متعلق شاعری کی نفی فرمادی۔ شعر گوئی یا تو کسی ماہر فن سے حاصل کی جاتی یعنی اکتسابی ہوتی اور یا حضرت حق تعالیٰ کی جانب سے وہبی ہوتی ظاہر ہے کہ اس فن میں آپ کا کوئی استاد نہیں، اور وہبی کی نفی حضرت حق تعالیٰ نے خود ہی فرمادی۔ بس معلوم ہوا کہ آپ فن شاعری کو نہیں جانتے تھے۔ اسی لئے اگر کسی شاعر کا شعر پڑھتے تھے تو لبا اوقات غلط پڑھ دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت حسن بصری رضؓ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ یہ بیت پڑھا۔ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیًا۔ یعنی اسلام اور بڑھاپا۔ دونوں چیزیں آدمی کو بری باتوں سے روکنے کے لئے کافی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ شاعر نے یوں کہا ہے۔ کفی الشیب والاسلام للمرء ناھیًا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر جب دوبارا اس بیت کو پڑھا تب بھی اسی طرح وزن شعری کے خلاف پڑھا۔ تب صدیق اکبر رضؓ نے عرض کیا بلا شبہ اللہ نے سچ فرمایا وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ۔ بہر حال فن شاعری سے حضورؐ واقف نہ تھے اور اگر بلا قصد کبھی کوئی مصرعہ یا شعر زبان سے نکل گیا ہو تو اس کو شاعری نہیں کہتے (۷۱) کیا ان لوگوں نے یعنے منکرین توحید نے اس بات پر غور نہیں کیا اور اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے مواشی پیدا کئے ہیں پھر یہ لوگ ان مواشی کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ یعنی ہم نے اپنی بنائی ہوئی اور اپنی ساختہ چیزوں میں سے ان کے نفع کے لئے مواشی مثلاً گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ بھی بنائے ہیں پھر ان چوپایوں کا ان کو مالک بنادیا ہے جن سے یہ مختلف فوائد اور منافع حاصل کرتے ہیں انہی فوائد کا آگے بیان فرمایا اور ہم نے ان مواشی کو ان کا مطیع اور تابع کردیا۔ پھر ان مواشی میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اور ان میں سے بعض کو وہ کھاتے ہیں (۷۳) اور ان مواشی میں ان لوگوں کے لئے اور بھی بہت سے فوائد اور منافع ہیں اور ان میں کئے

وقف غفران

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ

جس نے بنادی تم کو سبز درخت سے آگ ، پھر اب تم اسی سے

تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ

سلگاتے ہو ف ؛ کیا جس نے بنائے آسمان و زمین ، نہیں سکتا

عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ

کہ بناوے ایسے آدمی ؟ کیوں نہیں! اور وہ ہے اصل بنانے والا سب جانتا ؛ اس کا حکم یہی ہے

اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ

جب چاہے کسی چیز کو، کہ کہے اس کو ہو وہ ہو جاوے ؛ سو پاک ہے وہ ذات،

بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

جس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی ، اور اسی کیطرف پھر جاؤ گے ؛

ایاتہا ۱۸۲ ﴿۳۷﴾ سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّیَّةٌ ﴿۵۶﴾ رکوعاتہا ۵

سورۂ والصّٰفّٰت مکی ہے، اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ؛

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ

قسم صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر۔ پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر۔ پھر پڑھنے والوں کی یاد کر۔ بے شک

اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ

حاکم تمہارا ایک ہے ف ؛ رب آسمانوں کا اور زمین کا ، اور جو ان کے بیچ ہے، اور

الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾

رب مشرقوں کا ف ؛ ہم نے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق ، جو تارے ہیں ف ؛

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ

اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے ف ؛ سن نہیں سکتے اوپر کی

الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ

مجلس تک، اور پھینکے جاتے ہیں ہر طرف سے ؛ ہانکے گئے اور ان کو مار ہے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) لئے پینے کی چیزیں بھی ہیں۔ سو یہ لوگ کیوں شکر نہیں بجالاتے۔ نفعوں سے مُراد ان چوپایوں کی کھال ہڈی اور ان کے سینگ اور اون وغیرہ سے فائدہ حاصل کرنا ہو سکتا ہے۔ ان کا دُودھ پیا جاتا ہے یہ تمام احسانات اور انعامات اس امر کے مقتضی ہیں کہ حضرت حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حیوانات کو مسخر کر دیا ہے۔ انسان جس طرح چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے مواشی کو استعمال کرتا ہے اور پھر اس خالق حقیقی اور منعم حقیقی کا شکر نہیں بجالاتا (۷۴) اور دین حق کے منکروں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود قرار دے رکھے اور بنا رکھے ہیں کہ شاید ان کو ان معبودان باطلہ سے کچھ مدد پہنچ سکے اور وہ معبودان کی کسی وقت مدد کریں (۷۸) وَهِیَ رَمِیْمٌ ہڈیاں جب کھوکھری ہو گئیں، یعنی بوسیدہ ہو گئیں، گل گئیں، بھربھری ہو گئیں۔

وقف غفران

۵ ع ۱۶ ۴

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ یعنی اول پتھر سے نکالتے ہیں یا بعضے درخت سے سرسبز ٹہنیاں اس کی آپس میں رگڑتی ہیں تو آگ نکلتی ہے جیسے بانس یا مرخ یا عفار۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ فرشتے کھڑے ہوتے ہیں قطار ہو کر سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہیں شیطانوں کو جو سننے کو جا لگتے ہیں پھر جب اُتر چکا اس کو پڑھتے ہیں ایک دوسرے کے بتلانے کو۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقیں ہیں سورج کو ہر روز جدا اور ہر ستارے کو جدا اور دوسری طرف اتنی ہیں مغربیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ معلوم ہوتا ہے تارے سب سے ورلے آسمان میں ہیں اگرچہ پھیر ہر ایک کا اوپر ہو یا نیچے۔ ۱۲ منہ رح

ف۵ انہی تاروں کی روشنی سے آگ نکلتی ہے جس سے شیطانوں کو مار پڑتی ہے جیسے سورج سے اور آتشی شیشے سے۔ ۱۲ منہ رح

منزل ۲ ع

وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

ہمیشہ ۔ مگر جو اچک لایا جھپ سے، پھر پیچھے لگا اس کو انگارا چمکتا ؀

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

اب پوچھ ان سے، یہ مشکل ہیں بنانے، یا جتنی خلقت ہم نے بنائی۔ ہم ہی نے ان کو بنایا ہے

طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا

ایک گارے چپکتے سے ؀ بلکہ تو رہتا ہے اچنبھے میں اور وہ کرتے ہیں ٹھٹھے ف۱ ؀ اور جب سمجھائیے، نہیں

يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا

سوچتے ؀ اور جب دیکھیں کچھ نشانی، ہنسی میں ٹال دیتے ہیں ؀ اور کہتے ہیں،

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

اور کچھ نہیں، یہ جادو ہے کھلا ؀ کیا جب ہم مرگئے؟ اور ہو گئے مٹی

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور ہڈیاں؟ کیا ہم کو پھر اٹھانا ہے؟ ؀ کیا اور ہمارے باپ دادوں کو اگلے؟ ؀

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

تو کہہ، ہاں! اور تم ذلیل ہو گئے ؀ سو تو وہ تو یہی ہے ایک جھڑکی،

فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾

پھر تبھی یہ لگیں گے دیکھنے ؀ اور کہیں گے، اے خرابی ہماری! یہ آیا دن جزا کا ؀

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا

یہ ہے دن فیصلے کا، جس کو تم جھٹلاتے تھے ؀ جمع کرو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

گنہگاروں کو، اور ان کے جوڑوں کو، اور جو کچھ پوجتے تھے ۔ اللہ کے سوا،

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

پھر چلاؤ ان کو راہ پر دوزخ کی ف۲ ؀ اور کھڑا رکھو ان کو، ان سے پوچھنا ہے ف۳ ؀

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ

کیا ہوا تم کو؟ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ؀ کوئی نہیں، وہ آج آپ کو پکڑواتے ہیں ؀ اور

ع ۱ / ۵

الربع

فوائد ف۱ یعنی تجھ کو ان سے تعجب آتا ہے کہ ایمان کیوں نہیں لاتے اور ان کو تجھ سے ٹھٹھے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ حکم ہوگا فرشتوں کو ان کے جوڑے یا تو جوروؤں کو کہا یا ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہیں ان کو کہا ۱۲ منہ رح ف۳ حکم کے بعد ٹھہرا کر آپس میں لڑوا دیں گے۔ ۱۲ منہ

تشریح الا من خطف الخطفة (۱۰) مگر جو اچک لایا، جھپ سے یعنی جلدی سے فوراً اچک لایا، موقعہ پاکر اچک لایا۔

ظالموں کے ساتھ انکی مجرم بیویاں بھی شریک سزا ہونگی دونوں قسم کی بیویوں کی مثالیں التحریم (۲۸) میں دیگئی ہیں۔

أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ

منہ کیا بعضوں نے بعضوں کیطرف، لگے پوچھنے ۞ بولے، تم ہی تھے کہ آتے

تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾ قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾

تھے ہم پر داہنے سے ف ۞ وہ بولے کوئی نہیں! پر تم ہی نہ تھے یقین لانے والے ۞

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا

اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا - پر تم ہی تھے لوگ بے حد

طَاغِينَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ﴿٣١﴾

چلنے والے ۞ سو ثابت ہوئی ہم پر بات ہمارے رب کی۔ ہم کو مزہ چکھنا ف ۞

فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ﴿٣٢﴾ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

پھر ہم نے تم کو گمراہ کیا، ہم تھے آپ گمراہ ۞ سو وہ اس دن تکلیف میں

مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهُمْ

شریک ہیں ۞ ہم ایسا کچھ کرتے ہیں گنہگاروں کے حق میں ۞ وہ تھے،

كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾

کہ ان سے جب کوئی کہتا، کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے، تو غرور کرتے -

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ

اور کہتے، کیا ہم چھوڑ دیں گے اپنے ٹھاکروں کو؟ کہے سے ایک شاعر دیوانے کے ۞ کوئی نہیں وہ لایا ہے

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا

سچا دین اور سچ مانا ہے سب رسولوں کو ۞ بیشک تم کو چکھنی دکھ والی مار ۞ اور وہی

تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ أُولَٰئِكَ

بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے ۞ مگر جو بندے اللہ کے ہیں چنے ہوئے ف ۞ وہ جو ہیں

لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِي جَنَّاتِ

ان کی روزی ہے مقرر ۞ میوے، اور ان کی عزت ہے ۞ باغوں میں

النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن

نعمت کے۔ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے ۞ لوگ لئے پھرتے ہیں انکے پاس پیالے شراب

فوائد ف یعنی ہم پر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رُعب سے داہنا ہاتھ زور کا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف بات رب کی وہی لاملئن جہنم منک۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی ان کے گناہوں کا بدلا نہیں معاف ہوئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۸) تابع متبوع سے کہیں گے تم ہی تو ہو جو ہمارے پاس داہنی جانب سے آتے تھے یعنی پوری قوت اور زور سے چڑھ چڑھ کر آتے تھے۔ یعنی ہمارے گمراہ کرنے کو پورا زور ہم پر ڈالتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی ہم پر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رُعب سے داہنا ہاتھ زور کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مطلب ہو کہ تم ہر طرف سے دباؤ ڈالتے تھے۔ دائیں سے اور بائیں سے یا یہ مطلب کہ تم قسم کھا کر ہم سے کہتے تھے۔ کہ ہمارا ہی دین سچا ہے یا یہ کہ دین کا نام لیکر ہم کو گمراہ کرتے تھے۔ (۲۹) وہ متبوع یعنی سردار اور بڑے لوگ کہیں گے نہیں یہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے۔ (۳۰) اور ہمارا تم پر کچھ زور اور غلبہ تو تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی حد سے نکل جانیوالے لوگ تھے، یعنی گمراہ کرنا تو جب ہوتا کہ تم مؤمن ہوتے تم تو اہل ایمان ہی نہ تھے تو ہم پر گمراہ کرنے کا الزام ہی غلط ہے پھر کوئی حکومت بھی ہماری تم پر نہ تھی کہ ہم تم پر دباؤ ڈالتے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم خود ہی سرکش اور حد سے نکل جانے والے لوگ تھے (۳۱) سو اب ہم سب پر ہمارے پروردگار کا وہ قول اور وہ کلمہ ثابت ہو کر رہا جس کا خلاصہ اور جس کا ماحصل یہ ہے کہ ہم سب عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں۔ یعنی وہی ازلی بات کہ لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین یعنی اس نے اپنے علم ازلی کی بنا پر جو فرمایا تھا کہ میں جہنم کو شیاطین اور انسانوں سے بھر دوں گا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم سب خواہ تابع ہوں۔ یا متبوع سب ہی عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں اور اسکے اسباب یوں ہوئے (۳۲) کہ ہم نے تم کو بھی بہکایا اور ہم خود بھی گم کردہ راہ تھے۔ یعنی جو بات ہونے والی تھی۔ اسکے اسباب یہ ہوئے کہ ہم نے تم کو بہکایا اور تم بلا جبر واکراہ اپنے ارادے سے گمراہ ہوئے اور ہم خود بھی اپنے اختیار اور ارادے سے گمراہ ہوگئے تھے آگے حضرت حق جل مجدہٗ کا ارشاد ہے (۳۳) پس وہ سب کے سب اس دن عذاب میں مشترک ہونگے (۳۴) ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں (۳۵) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا اور کوئی حقیقی معبود نہیں تو یہ

مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ

نتھری کے ۔ سفید رنگ مزہ دینے تھے پینے والوں کو ٭ نہ اس میں سر پھرتا ہے ، اور نہ وہ

عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾

اس سے بہکتے ہیں ٭ اور ان کے پاس ہیں عورتیں نیچی نگاہ رکھتیاں ، بڑی آنکھوں والیاں ۔

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے ف۱ ٭ پھر منہ کیا ایک نے دوسرے کی طرف ،

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ

لگے پوچھنے ٭ بولا ایک بولنے والا ان میں ، مجھ کو تھا ایک ساتھی ۔ کہتا ،

اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ

کیا تو یقین کرتا ہے ؟ ٭ کیا جب مر گئے اور ہو گئے مٹی اور

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

ہڈیاں ، کیا ہم کو بدلا ملنا ہے ؟ ٭ کہنے لگا ، بھلا تم جھانک کر دیکھو گے ف۲ ٭

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ

پھر جھانکا ، تو اس کو دیکھا بیچوں بیچ دوزخ کے ٭ بولا ، قسم اللہ کی ! تو تو لگا تھا کہ مجھ کو گرا دے

لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

میں ڈالے ٭ اور اگر نہ ہوتا میرے رب کا فضل ، تو میں بھی ہوتا ان میں ، جو پکڑے آئے ٭

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾

کیا اب ہم کو نہیں مرنا ٭ مگر جو پہلی بار مر چکے ، اور ہم کو تکلیف نہیں پہنچتی ف۳ ،

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

بے شک یہی ہے بڑی مراد ملنی ٭ ایسی چیزوں کے واسطے ، چاہیے محنت کریں محنت والے ٭

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً

بھلا یہ بہتر ہے مہمانی ، یا درخت سیہنڈ کا ٭ ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنا

لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا

ظالموں کا ف۴ ٭ وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں ٭ اس کا شگوفہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ تکبر کا اظہار کیا کرتے تھے (۳۶) اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے چھوڑ دینے والے ہیں یعنی چونکہ کفر میں اشتراک تھا تابع اور متبوع کا لہٰذا عذاب میں بھی دونوں شریک ہونگے ۔ نافرمانوں اور مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا **فوائد**

ف۱ بعضے کہتے ہیں مراد ہیں شتر مرغ کے انڈے کہ بہت خوش رنگ ہوتے ہیں ۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی وہ ساتھی پڑا ہے دوزخ میں اس کو جھانک کر دیکھیں کس حال میں ہے ۱۲ منہ

ف۳ یہ کہنے لگا اپنی خوشی سے ۔ ۱۲ منہ

ف۴ یعنی آخرت میں اس کو پاویں گے اور گلے میں پھنسے گا ایک عذاب بھی ہوگا یا عذاب کرنا دنیا میں کہ سن کر گمراہ ہوتے ہیں کہ سبز درخت دوزخ میں کیونکر اُگا ۔ ۱۲ منہ

تشریح ف۲

سورۂ اعراف ۴۴ تا ۵۱ میں اہل جنت اہل جہنم اور اصحاب الاعراف کی مفصل بات چیت نقل کی گئی ہے ۔ اس گفتگو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم آخرت کی زندگی کے قوانین موجودہ مادی زندگی کے قوانین سے مختلف ہوں گے وہاں انسانی حواس میں اتنی قوت پیدا کر دی جائے گی کہ ان تینوں طبقوں کے لوگ جب چاہیں گے ایک دوسرے سے بات کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ لیں گے ۔ موجودہ طبعی عالم کی ہر چیز محدود ہے ۔ اور عالم آخرت اپنی راحتوں اور تکلیفوں دونوں میں غیر محدود ہے اور عالم آخرت کی یہ وسعت قبر (برزخ) کی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے ۔

كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيٰطِينِ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِـُٔونَ

جیسے سر شیطانوں کے ف۱ ۞ سو وہ کھاویں گے اس میں سے، پھر بھریں گے

مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾

اس سے پیٹ ۞ پھر ان کو اس کے اوپر ملونی جلتے پانی کی ۞

ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ

پھر ان کو لے جانا آگ کے ڈھیر میں ف۲ ۞ انہوں نے پائے اپنے باپ دادے

ضَآلِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ

بہکے ہوئے ۞ سو وہ انہیں کے قدموں پر دوڑتے ہیں ۞ اور بہک چکے ہیں ان سے آگے

أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُّنْذِرِينَ ﴿٧٢﴾

بہت لوگ پہلے ۞ اور ہم نے بھیجے ہیں ان میں ڈر سنانے والے ۞

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

اب دیکھ! کیسا ہوا آخر ڈر لئے ہوؤں کا ۞ مگر جو بندے ہیں

الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٥﴾ وَ

اللہ کے ہیں چنے ف۳ ۞ اور ہم کو پکارا تھا نوح نے، سو کیا خوب پہنچنے والے ہیں پکار کر ۞ اور

نَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ

بچا دیا اس کو اور اس کے گھر کو، اس بڑی گھبراہٹ سے ۞ اور رکھی اس کی اولاد

هُمُ الْبٰقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِينَ ﴿٧٨﴾

وہی رہ جانے والی ف۴ ۞ اور باقی رکھا اس پر پچھلی خلق میں ۞

سَلٰمٌ عَلٰى نُوحٍ فِي الْعٰلَمِينَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾

کہ سلام ہے نوح پر سارے جہان والوں میں ف۵ ۞ ہم یوں بدلا دیتے ہیں نیکی والوں کو ۞

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِينَ ﴿٨٢﴾ وَإِنَّ

وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں ۞ پھر ڈبویا ہم نے دوسروں کو ۞ اور اسی

مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرٰهِيمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَآءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٤﴾

کی راہ والوں میں ہے ابراہیم ۞ جب آیا اپنے رب پاس، لے کر دل نروگا ف۶

وقف لازم

فوائد

ف۱ یعنی بدنما یا شیطان کہا سانپوں کو۔ ١٢ منہ رح

ف۲ یعنی بہت بھوکے ہوں گے تو آگ سے ہٹا کر یہ کھانا پانی کھلا پلا کر پھر آگ میں ڈالیں گے۔ ١٢ منہ رح

ف۳ ڈر سبھی کو سناتے ہیں ان میں نیک بچتے ہیں اور بد کھپتے ہیں۔ ١٢ منہ رح

ف۴ کشتی میں اسی یا اسی آدمی بچے تھے ان کی اولاد نہیں چلی۔ انہی کے تین بیٹوں سے چلی سام، بسا بیچ زمین کے عرب اور توران اور ایران پیدا ہوئے۔ یافث بسا شمال کو ترک اور خلج یاجوج ماجوج پیدا ہوئے۔ حام بسا جنوب کو ہند اور حبش پیدا ہوئے۔ ١٢ منہ رح

ف۵ یعنی ہمیشہ خلق ان پر سلام بھیجتے ہیں سارا جہان۔ ١٢ منہ رح

ف۶ یعنی گمراہی اور عیب سے پاک۔ ١٢ منہ رح

تشریح

بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۸۴ دل نروگا، بے روگ اور صحت مند دل، قلب سلیم کو قلب منیب بھی کہا گیا ہے یعنی خدا کی طرف لو لگائے رکھنے والا دل (ق ۳۳) اس کے مقابلے میں قلب متکبر ہے یعنی خدا کو بھول کر اپنی خودی میں مغرور ہے والا دل (مومن ۳۵)

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً

جب کہا اپنے باپ کو، اور اس کی قوم کو تم کیا پوجتے ہو؟ ❁ کیوں جھوٹ بنائے حاکموں

دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾

کو اللہ کے سوا چاہتے ہو؟ ❁ پھر کیا خیال ہے تم نے جہان کے صاحب کو؟ ❁

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ

پھر نگاہ کی ایک بار تاروں میں۔ پھر کہا، میں بیمار ہوں ❁ پھر اُلٹے گئے اس سے

مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ

پیٹھ دے کر ف ❁ پھر جا گھسا اُن کے بتوں میں، پھر بولا، تم کیوں نہیں کھاتے ف ❁ تم کو کیا ہے؟

لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ

کہ نہیں بولتے ❁ پھر گھسا ان پر مارتا داہنے سے ف ❁ پھر لوگ آئے اس پر

یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ اللّٰهُ

دوڑ کر گھبراتے ف ❁ بولا: کیوں پوجتے ہو؟ جو آپ تراشتے ہو۔ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا

بنایا تم کو، اور جو تم بناتے ہو ❁ بولے، چنو اسکے واسطے ایک چنائی،

فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

پھر ڈالو اس کو آگ کے ڈھیر میں ❁ پھر چاہنے لگے اس پر برا داؤ، پھر ہم نے ڈالا

الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾

انہی کو نیچے ❁ اور بولا، میں جاتا ہوں اپنے رب کیطرف، وہ مجھ کو راہ دیگا ف ❁

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾

اے رب! بخشش مجھ کو کوئی نیک بیٹا ❁ پھر خوشخبری دی ہم نے اسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا ف ❁

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ

پھر جب پہنچا اسکے ساتھ دوڑنے کو، کہا اے بیٹے! میں دیکھتا ہوں خواب میں، کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں،

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِیْۤ

پھر دیکھ تو، تو کیا دیکھتا ہے؟ بولا، اے باپ! کر ڈال جو تجھ کو حکم ہوتا ہے۔ تو مجھ کو پاوے گا،

فوائد ف وہ لوگ نجومی تھے ان کے دکھانے کو تاروں کیطرف دیکھ کر کہا یا نجوم کی کتاب میں دیکھ کر کہا، میں بیمار ہوں یعنے ہوا چاہتا ہوں وہ شہر سے باہر نکلے تھے ایک عید کو اور بت پوجنے کو اُن کو چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ ایک جھوٹ ہے اللہ کی راہ میں عذاب نہیں ثواب ہے۔ ۱۲ منہ رح ف ان کے آگے کھانے رکھ گئے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی زور سے مار مار کر توڑا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی الزام دینے لگے جب ثابت ہو چکا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی جب باپ نے گھر سے نکالا بادشاہ کی خاطر سے۔ ۱۲ منہ رح ف اس سے بڑا تحمل کیا کہ آپ کو ذبح کروایا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۹۹) حضرت ابراہیمؑ نے ہجرت کے موقعہ پر کہا انی ذاھبٌ الخ حضرت موسیٰ نے مصر سے ہجرت کرتے وقت دریائے نیل کے کنارے کہا کلا ان معی ربی الخ (شعراء ۶۲) رسول معظم نے ہجرت کے موقعہ پر اپنے یارِ غار کو تسلی دیتے ہوئے کہا لا تحزن ان اللہ معنا (توبہ ۴۰) دونوں محترم رسولوں کی زبان پر پہلے اپنی ذات کا ذکر آیا پھر خدا کا، اور نبی آخر الزماں کی زبان پر پہلے خدا کا ذکر آیا پھر اپنی ذات کا یہ تعلق مع اللہ کے بلند معیار کیطرف اشارہ ہے۔ اس کے باوجود آپ کی شانِ عبدیت کا یہ حال ہے ؎
چہ عظمت دادہ یارب بخلق آں عظیم الشاں
کہ انی عبدہ گوید بجائے قول سبحانی

إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝١٠٢ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ۝١٠٣ وَ

اگر اللہ نے چاہا، سہارنے والا ف ۞ پھر جب دونوں نے حکم مانا، اور پچھاڑا اسکو ماتھے کے بل ف۱ اور

نَٰدَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۝١٠٤ قَدْ صَدَّقْتَ ٱلرُّءْيَآ ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى

ہم نے پکارا اس کو یوں کہ اے ابراہیم! ۞ تو نے سچ کر دکھایا خواب، ہم یوں دیتے ہیں بدلا نیکی

ٱلْمُحْسِنِينَ ۝١٠٥ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْبَلَٰٓؤُا۟ ٱلْمُبِينُ ۝١٠٦ وَفَدَيْنَٰهُ

کرنے والوں کو ف۲ ۞ بے شک یہی ہے صریح جانچنا ۞ اور اس کا بدلا دیا ہم

بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝١٠٧ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْءَاخِرِينَ ۝١٠٨ سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ

نے ایک جانور ذبح کو بڑا ف۳ اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلی خلق میں ۞ کہ سلام ہے

إِبْرَٰهِيمَ ۝١٠٩ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ۝١١٠ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا

ابراہیم پر ۞ ہم یوں دیتے ہیں بدلا نیکی کرنے والوں کو ۞ وہ ہے ہمارے بندوں

ٱلْمُؤْمِنِينَ ۝١١١ وَبَشَّرْنَٰهُ بِإِسْحَٰقَ نَبِيًّا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ۝١١٢ وَبَٰرَكْنَا

ایماندار میں ۞ اور خوشخبری دی ہم نے اس کو اسحٰق کی، جو نبی ہوگا نیک بختوں میں ف۴ اور برکت دی ہم

عَلَيْهِ وَعَلَىٰٓ إِسْحَٰقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ

نے اس پر، اور اسحاق پر۔ اور دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں، اور بدکار بھی ہیں اپنے حق

مُبِينٌ ۝١١٣ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ۝١١٤ وَنَجَّيْنَٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا

میں صریح ف۵ ۞ اور ہم نے احسان کیا موسیٰ اور ہارون پر ۞ اور بچا دیا ان کو اور ان کی قوم کو

مِنَ ٱلْكَرْبِ ٱلْعَظِيمِ ۝١١٥ وَنَصَرْنَٰهُمْ فَكَانُوا۟ هُمُ ٱلْغَٰلِبِينَ ۝١١٦ وَ

اس بڑی گھبراہٹ سے ۞ اور ان کی مدد کی، تو رہے وہی زبر ۞ اور

ءَاتَيْنَٰهُمَا ٱلْكِتَٰبَ ٱلْمُسْتَبِينَ ۝١١٧ وَهَدَيْنَٰهُمَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ۝١١٨

دی ان کو کتاب واضح ۞ اور سوجھائی ان کو سیدھی راہ پر

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى ٱلْءَاخِرِينَ ۝١١٩ سَلَٰمٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ۝١٢٠

اور باقی رکھا ان پر پچھلی خلق میں ۔ کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ۞

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ۝١٢١ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُؤْمِنِينَ ۝١٢٢ وَ

ہم یوں دیتے ہیں بدلا نیکی کرنے والوں کو ۞ وہ دونوں ہیں ہمارے بندوں ایماندار میں ۞ اور

(ع ۳ / ۷)

فوائد ف۱ کہتے ہیں آٹھویں شب ذی الحجہ کی خواب دیکھا ہے کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہوں کل کو فکر میں رہے کہ اس کی تعبیر کیا پھر نویں شب دیکھا ذبح کرتے تو سمجھا کہ ذبح ہی کرنا ہے پھر رہے تدبیر میں پھر دسویں شب دیکھا وہی خواب تب بیٹے پاس کہا انہوں نے شتاب قبول کر لیا ہزار رحمت اس باپ پر اور بیٹے پر ۱۲ منہ رح

ف۲ تا منہ سامنے نظر نہ آوے بیٹے کا کہ محبت جوش کرے کہتے ہیں یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا اس کے دل پر اور فرشتوں پر ۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہیں پھر ان کو قائم رکھتے ہیں تب درجے بلند دیتے ہیں ۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی بڑا درجے کا بہشت سے آیا ایک دُنبہ حضرت ابراہیم نے اپنی آنکھیں پٹی سے باندھ کر چھری چلائی زور سے اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا۔ جبریل لے بیٹے کو سرکا دیا اور ایک دنبہ رکھ دیا، آنکھیں کھولیں تو دنبہ ذبح پڑا تھا۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ معلوم ہوا وہ پہلے خوشخبری اسمٰعیل کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا انہیں پر تھا یہود کہتے ہیں ذبح کیا اسحاق کو لیکن خلاف ہے اسحاق کی خوشخبری کے ساتھ خبر تھی یعقوب کی بھی سورۂ ہود میں ہو چکا اور خبر نبی ہونے کی یہ سُن کر حضرت ابراہیم نہ پوچھتے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیوں کر ہوگا۔ ۱۲ منہ رح

ف۵ یہ دونوں کہا دونوں بیٹوں کو دونوں سے بہت اولاد پھیلی، اسحاق کی اولاد میں نبی گذرے بنی اسرائیل کے اور اسمٰعیل کی اولاد میں عرب جن میں ہمارے پیغمبر ہوئے۔ ۱۲ منہ رح

إِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾ أَتَدْعُونَ

تحقیق الیاس ہے رسولوں میں ۔ ❊ جب کہا اپنی قوم کو، کیا تم کو ڈر نہیں؟ ❊ کیا تم پکارتے

بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿۱۲۵﴾ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ

ہو بعل کو؟ اور چھوڑتے ہو بہتر بنانے والے کو ۔ جو اللہ ہے رب تمہارا اور رب تمہارے

الْأَوَّلِينَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۲۷﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۲۸﴾

اگلے باپ دادوں کا ف ❊ پھر اسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہیں۔ مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے ❊

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۲۹﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿۱۳۰﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ

اور باقی رکھا اس پر پچھلی خلق میں ۔ کہ سلام ہے الیاس پر ف۲ ❊ ہم یوں ہی بدلا

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۱﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾ وَإِنَّ لُوطًا

دیتے ہیں نیکی والوں کو ❊ وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں ❊ اور تحقیق لوط ہے

لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۳﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳۴﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي

رسولوں میں ❊ جب بچا دیا ہم نے اسکو اور اسکے گھر والوں کو سارے ۔ مگر ایک بڑھیا رہ گئی

الْغَابِرِينَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۳۶﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم

رہنے والوں میں ❊ پھر اکھاڑ مارا ہم نے دوسروں کو ❊ اور تم گزرتے ہو ان پر

مُصْبِحِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۳۸﴾ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ

صبح کے وقت ۔ اور رات کو ۔ پھر کیا نہیں بوجھتے ف۳ ❊ اور تحقیق یونس ہے

الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۹﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ

رسولوں میں ❊ جب بھاگ کر پہنچا اس بھری کشتی ۔ پھر قرعہ ڈلوایا تو ہو گیا

الْمُدْحَضِينَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ

الزام کھایا ف۴ ❊ پھر لقمہ کیا اس کو مچھلی نے، اور وہ الاہنا کھایا تھا ❊ پھر اگر نہ ہوتا کہ وہ تھا

مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنَاهُ

یاد کرتا پاک ذات کو ۔ تو رہتا اسکے پیٹ میں، جس دن تک مردے جیویں ❊ پھر ڈال دیا ہم نے

بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ﴿۱۴۶﴾

اس کو چٹیل میدان میں، اور وہ بیمار تھا ❊ اور اگایا ہم نے اس پر ایک درخت بیل کا ف۵ ❊

فوائد

ف۱ حضرت الیاسؑ اولاد میں حضرت ہارونؑ کے ہیں بعلبک کیطرف ان کو اللہ نے بھیجا وہ پوجتے تھے بت اس کا نام بعل تھا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ الیاس کو الیاسین بھی کہتے ہیں جیسے طور سینا اور طور سینین اور آل یاسین بھی پڑھا ہے کسی نے تو یاسین ان کے باپ کا نام ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ قوم لوط کی بستیاں الٹی ہوئی نظر آتی تھیں شام کی راہ میں۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ کشتی دریا میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا اسمیں کوئی غلام ہے مالک سے بھاگا ہر ایک کے نام پر قرعہ ڈالا ان کا نام نکلا۔ ۱۲ منہ رح

ف۵ کہتے ہیں وہ کدو کی بیل تھی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

من المسبحین (۱۴۳) ایک مطلب یہ ہے کہ چونکہ یونس ہمیشہ سے شکر کرنیوالوں، عبادت کرنیوالوں، نماز پڑھنے والوں، پاکی بیان کرنیوالوں میں سے تھا جبھی اس ابتلا کے موقع پر اس کی دعا بہت جلد قبول کر لی گئی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کو رخا اور آسانی میں یاد رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت اس کی دعا جلد قبول کر لیتا ہے اور جو بندہ عیش میں اس سے غافل رہتا ہے تو مصیبت میں اللہ تعالیٰ بھی اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر سے کام لیتا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں کتنے دن رہنا ہوا۔ اسمیں مختلف اقوال ہیں۔ تین دن یا سات دن یا چالیس دن۔ حضرت شعبیؒ کا قول ہے کہ دن کے ابتدائی حصے میں مچھلی نے نگلا اور دن کے آخری حصے میں اگل دیا۔

وَأَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ مِا۟ئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾ فَـَٔامَنُوا۟ فَمَتَّعْنَٰهُمْ

اور بھیجا اس کو لاکھ آدمیوں پر یا زیادہ ف۱ ۞ پھر وہ یقین لائے، پھر ہم نے ان کو

إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَٱسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ ٱلْبَنَاتُ وَلَهُمُ ٱلْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾

برتنے دیا ایک وقت تک ف۲ ۞ اب ان سے پوچھ، کیا تیرے رب کے ہاں بیٹیاں اور انکے ہاں بیٹے؟

أَمْ خَلَقْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ إِنَٰثًا وَهُمْ شَٰهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ

یا ہم نے بنایا فرشتوں کو عورت، اور یہ دیکھتے تھے ۞ سنتا ہے! یہ اپنا جھوٹ

إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى

بنایا کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی اولاد ہوئی، اور یہ بے شک جھوٹے ہیں ۞ کیا پسند کیں

ٱلْبَنَاتِ عَلَى ٱلْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا

بیٹیاں بیٹوں سے ۞ کیا ہوا ہے تم کو؟ کیا انصاف کرتے ہو؟ ۞ کیا تم

تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبِكُمْ إِن

دھیان نہیں کرتے ہو؟ ۞ یا تم پاس کوئی سند ہے کھلی ۞ تو لاؤ اپنی کتاب، اگر

كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا۟ بَيْنَهُۥ وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَ

ہو تم سچے ۞ اور ٹھہرایا ہے اس میں اور جنوں میں ناتا۔ اور

لَقَدْ عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا

جنوں کو معلوم ہے کہ وہ پکڑے آتے ہیں۔ اللہ نرالا ہے ان باتوں سے

يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾

جو بناتے ہیں۔ مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے ۞ سو تم، اور جن کو تم پوجتے ہو۔

مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَٰتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ ٱلْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا

اسکے ہاتھ سے بہکا نہیں لے سکتے۔ مگر اسی کو جو پیٹھنے والا ہے آگ میں ف۳ اور

مِنَّآ إِلَّا لَهُۥ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلصَّآفُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَ

ہم میں جو ہے، اس کو ایک ٹھکانا ہے مقرر ف۴ اور ہم جو ہیں، ہم ہی ہیں قطار باندھنے والے ف۵ ۞ اور

إِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِن كَانُوا۟ لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ

ہم جو ہیں ہم ہی ہیں پاکی بولنے والے ف۶ ۞ اور یہ تو کہتے تھے۔ اگر ہم پاس

فوائد

ف۱ یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سب کو شامل گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ وہی قوم جن سے بھاگے تھے ان پر ایمان لا رہے تھے ڈھونڈھتے تھے کہ یہ جا پہنچے انکو بڑی خوشی ہوئی ۱۲ منہ رحمہ

ف۳ یعنی تم انسان اور تمہارے تئیں شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہیں کر سکتے گمراہ وہی ہوگا جس کو اس نے دوزخی لکھ دیا ۱۲ منہ رحمہ

ف۴ یہاں سے اللہ نے فرشتوں کی زبان سے فرمایا جیسے دعائیں فرمائیں ہیں آدمیوں کی زبان سے ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد ہے اس سے آگے نہیں بڑھنا یہ اس پر فرمایا کہ کافر کہتے، فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں جنوں کی عورتوں سے پیدا ہو یاں سو جنوں کو اپنا حال معلوم ہے اور فرشتے یوں کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۵ یعنی اپنی اپنی حد پر ہر کوئی کھڑا رہتا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۶ یہاں تک ہو چکا فرشتوں کا کلام۔ ۱۲ منہ رحمہ

عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾

احوال ہوتا پہلے لوگوں کا - تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے ف ⁂

فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

سو اس سے منکر ہو گئے، اب آگے جان لیں گے ⁂ اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُندَنَا

بندوں کے حق میں جو رسول ہیں ⁂ بے شک انہی کو مدد ہونی ہے ⁂ اور ہمارا لشکر جو ہے،

لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ

بے شک وہی زبر ہے ⁂ سو تو ان سے پھر یا ایک وقت تک - اور ان کو دیکھتا رہ، کہ آگے دیکھ

يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

لیں گے ⁂ کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہیں؟ ⁂ پھر جب آ اترے گی ان کے میدان میں،

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ

تو بُری صبح ہو گی ڈرائے گیوں کی ف۲ ⁂ اور پھر یا ان سے ایک وقت تک - اور دیکھتا رہ،

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾

اب آگے دیکھ لیں گے ف۳ ⁂ پاک ذات ہے تیرے رب کی، عزت کا صاحب، پاک ہے ان باتوں سے

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾

جو کرتے ہیں ⁂ اور سلام ہے رسولوں پر ⁂ اور سب خوبی اللہ کو، جو رب ہے سارے جہان کا ⁂

ع ۹ ۵

آیاتہا ۸۸ ﴿۳۸﴾ سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ ﴿۳۸﴾ رکوعاتہا ۵

سورۂ صٓ مکی ہے، اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ⁂

صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿٢﴾

قسم ہے اس قرآن سمجھانے والے کی ⁂ بلکہ جو لوگ منکر ہیں، غرور میں ہیں اور مقابلہ میں ⁂

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾

بہت کھپا دیں ہم نے ان سے پہلے سنگتیں، پھر لگے پکارنے، اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا ⁂

فوائد ف۱ عرب لوگ انبیاء کا نام سنتے تھے ان کے علم سے خبردار نہ تھے تو یہ کہتے تھے اب جو اپنے اندر نبی پیدا ہو تو پھر گئے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ ہوا فتح مکہ کے دن۔ ۱۲ منہ رح ف۳ شاید پہلا وعدہ دنیا کے عذاب کا اور پچھلا آخرت کا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ۱۸۰ تا ۱۸۲ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ ثواب کا پورا پیمانہ بھر کر ثواب حاصل کرے تو وہ جب اپنی مجلس سے اٹھے تو یہ والصّافات کی آیتیں پڑھ کر کھڑا ہوا کرے۔ حضرت انس رض کی روایت میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سلام بھیجو مجھ پر تو سلام بھیجو اور رسولوں پر اس لئے کہ میں بھی ہوں میں مگر رسولوں میں۔ حضرت قتادہ جب ان آیتوں کو سناتے تو یہ حدیث بیان کرتے۔ ابن ابی حاتم نے شعبی سے نقل کیا ہے۔ جو پورا پیمانہ بھر کر ثواب حاصل کرنا چاہے قیامت کے دن تو وہ مجلس سے اٹھتے وقت ان آیتوں کو پڑھ لیا کرے۔ ابن عباس رض، ابو سعید اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز سے فارغ ہونا انہی آیتوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا یعنی ہر نماز سے فارغ ہوتے ہی یہ آیتیں پڑھا کرتے تھے نماز سے اس قدر متصل ان آیتوں کا پڑھنا ہوتا تھا کہ بعض صحابہ کرام کو یہ شبہ ہوتا تھا کہ شاید سلام پھیرنے سے پہلے آپ نے ان کو پڑھا۔ ورنہ سلام کے بعد تو یقینی تھا کہ آپ سلام پھیرتے ہی ان آیات کو پڑھتے تھے۔

تمت سورة والصّافات

وَعَجِبُوٓا أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ

اور اچنبھا کرنے لگے اس پر کہ آیا ان کو ایک ڈر سنانے والا انہی میں سے۔ اور لگے کہنے منکر، یہ جادوگر ہے

كَذَّابٌ ﴿۴﴾ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾

جھوٹا ۞ کیا اس نے کر دی اتنوں کی بندگی کے بدلے ایک ہی کی بندگی؟ یہ بھی ہے بڑے تعجب کی بات

وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا

اور چل کھڑے ہوئے کئی پنچ ان میں کہ چلو اور ٹھہرے رہو اپنے ٹھاکروں پر۔ بے شک اس

لَشَيْءٌ يُرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا

بات میں کچھ غرض ہے ۞ یہ نہیں سنا ہم نے اس پچھلے دین میں۔ اور کچھ نہیں! یہ بنائی

اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ

بات ہے ف۱ کیا اسی پر اتری سمجھوتی؟ ہم سب میں سے۔ کوئی نہیں! ان کو دھوکا ہے

مِّن ذِكْرِي ۖ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ﴿۸﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ

میری نصیحت میں۔ کوئی نہیں! ابھی چکھی نہیں میری مار ۞ کیا ان کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کی

رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

مہر کے جو زبردست ہے بخشنے والا ف۲ ؟ یا ان کی حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں؟ اور جو

بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ

ان کے بیچ ہے؟ تو چاہیئے چڑھ جاویں رسیاں تان کر ۞ ایک لشکر یہ ہے وہاں تباہ ہوا ان سب

مِّنَ الْأَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ

لشکروں میں ف۳ ۞ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون

ذُو الْأَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

میخوں والا ف۴ ۞ اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے لوگ۔ وہ فوجیں

الْأَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا يَنظُرُ

۞ یہ جتنے تھے، سب نے یہی جھٹلایا رسولوں کو، پھر ثابت ہوئی میری طرف سے سزا ۞ اور راہ نہیں

هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا

دیکھتے یہ لوگ بھی مگر یہی ایک چنگھاڑ کی، جو بیچ میں دم نہ لے گی ف۵ ۞ اور کہتے ہیں اے رب شتاب دے

ع

فوائد ف۱ پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادوں کو یعنی آگے تو سنے ہیں کہ اگلے لوگ ایسی باتیں کہتے پر ہمارے بزرگ تو یوں نہیں کہہ گئے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ وہ جو کہتے تھے کہ ہم پر کیوں نہ اترا۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ یعنی اگلی قومیں برباد ہوئیں اگر چڑھ جاویں تو انہیں ایک یہ بھی برباد ہوں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۴ وہ ظالم آدمی کو جو میخا کر مارتا تھا اس کا یہ نام پڑ گیا ہے۔ بعضے کہتے ہیں لشکر کے گھوڑوں کی میخیں رکھتا تھا سونے اور روپے کی۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۵ یعنی صور کی آواز ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۶) چل کھڑے ہوئے کئی پنچ ملا کا ترجمہ پنچ کیا، یعنی سردار مراد قریش کے بڑے لوگ ہیں، جو دار الندوہ میں بیٹھ کر قوم کی قسمت کے فیصلے کرتے تھے (۷) ملۃ اور ملت کے دو معنے آتے ہیں، جماعت اور مذہب۔ شاہ صاحب کسی جگہ امت اور ملت کا ترجمہ دین کرتے ہیں اور کہیں جماعت اور قوم۔

قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا

ہم کو چٹھی ہماری، پہلے حساب کے دن سے ؀ ف۱ ؀ تو سہتا رہ جو کہتے رہیں، اور یاد کر ہمارے بندے

دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ

داؤد کو ہاتھ کے بل والا، وہ تھا رجوع رہنے والا ف۲ ؀ ہم نے تابع کئے پہاڑ اسکے ساتھ پاکی بولتے

بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾

شام کو اور صبح کو ۔ اور اُڑتے جانور جمع ہو کر، سب تھے اس کے آگے رجوع رہتے ؀

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

اور زور دیا ہم نے اسکی سلطنت کو، اور دی اس کو تدبیر اور فیصلہ بات کا ؀ اور پہنچی ہے تجھ

نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ

کو خبر دعوٰی والوں کی، جب دیوار کود کر آئے عبادتخانہ میں ف۳ جب پیٹھ آئے داؤد پاس، تو اُن سے

مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا

گھبرایا ۔ وہ بولے مت گھبرا ۔ ہم دو جھگڑتے ہیں، زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر، سو فیصلہ کر دے

بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۣ

ہم میں انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو، اور بتا دے ہم کو سیدھی راہ ؀ یہ جو ہے بھائی ہے میرا

لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۣ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا

اسکے ہاں ہیں ننانوے دنبیاں، اور میرے ہاں ایک دُنبی ۔ پھر کہتا ہے، حوالے کر دو مجھ کو وہ، اور

وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى

زبردستی کرتا ہے مجھ سے بات میں ؀ بولا وہ بے انصافی کرتا ہے تجھ پر، کہ مانگتا ہے تیری دنبی ملانے کو، اپنی

نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا

دنبیوں میں ۔ اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر، مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا

جو یقین لائے ہیں، اور کام کئے اچھے، اور تھوڑے لوگ ہیں ویسے ۔ اور خیال میں آیا داؤد کے

فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ

کہ ہم نے اسکو جانچا، پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھک کر اور رجوع ہوا ف۴ ؀ پھر ہم نے معاف کر دیا اسکو وہ کام

فوائد ف۱ جب وعدہ قیامت کا سنتے تو کہتے ہمارا حصہ ابھی ہم کو دے تو یہ ٹھٹھے تھے اُن کے ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ اس جگہ اُن کو یاد دلوایا کہ انہوں نے بھی طالوت کی حکومت میں بہت صبر کیا آخر حکومت ان کو ملی اور مخالفوں کو ہاتھ سے زیر کیا یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل والا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم ہونا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نہ کھاتے تھے اپنے ہاتھ کا کسب کھاتے ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ حضرت داؤد نے باری رکھی تھی، تین دن کی ایک دن دربار کا ایک دن اپنی عورتوں پاس، ایک دن عبادت کا ۔ اس دن خلوت میں رہتے تھے دربان کسی کو آنے نہ دیتے کئی شخص دیوار کود کر اُن کے پاس آئے ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یہ جھگڑنے والے فرشتے تھے پردے میں ان کو سنا گئے انہیں کا ماجرا ان کے گھر میں ننانوے عورتیں تھیں ایک ہمسایہ کی عورت نظر پڑ گئی چاہا کہ اس کو بھی گھر میں رکھیں ۔ اس کا خاوند موجود تھا اُنکے لشکر میں اس کو تعین کیا تابوتِ سکینہ سے آگے جہاں بڑے مردانہ لوگ لڑائی میں بڑھتے تھے وہ شہید ہوا پیچھے اس عورت کو نکاح کیا اس میں کسی کا خون نہیں کیا، بے ناموسی نہیں کی مگر کسی کی چیز لے لی تدبیر سے پیغمبروں کی ستھرائی کو اتنا بھی داغ عیب تھا اس پر جانچ ہوئی ۔ ۱۲ منہ رح

وقف لازم

تشریح وَلَا تُشْطِطْ (۲۲) اور دور نہ ڈال بات کو، شطط کے معنی دور کرنا، اور زیادتی کرنا ۔ دونوں معنی آتے ہیں ۔ شاہ صاحبؒ نے پہلے معنی اختیار کئے ۔ یعنی آپ ہمیں ٹلنے گا نہیں، فیصلہ جلدی کر دیجئے ۔ شاہ ولی اللہ رح نے "جور مکن"، شاہ رفیع الدین رح نے مت زیادتی کر، مولانا تھانوی رح نے "بے انصافی نہ کیجئے"، لکھا ہے، مگر حضرت شاہ صاحبؒ کے ذوق لطیف نے ایک رسول معصوم کیطرف ظلم وجور کی نسبت کو بھی مناسب نہیں سمجھا ۔ (۲۴) حضرت داؤد علیہ السلام سے کونسی لغزش ہوئی جس پر یہ واقعہ پیش آیا اور آپ نے متنبہ ہو کر خدا کی جناب میں توبہ و استغفار کیا ۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ اوریا اور اس کی بیوی کا یہودی روایات سے منقول ہے جسے عام شہرت کی وجہ سے حضرت شاہ صاحبؒ نے فوائد میں نقل کر دیا ہے لیکن اہل تحقیق نے اس واقعہ کو یہودی خرافات قرار دے کر مسترد کر دیا ہے ۔ آثار صحابہ میں ایک تاویل یہ ہے کہ حضرت داؤد کے اندر اپنی عبادت کے بارے میں عجب و اعجاب پیدا ہو گیا تھا، ایک تاویل یہ ہے کہ آپ نے صرف ایک فریق کی داستان سن کر فیصلہ صادر

بقیہ اگلے صفحہ پر

وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝٢٥ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ

اور اس کو ہمارے پاس مرتبہ ہے، اور اچھا ٹھکانا ۞ اے داؤد! ہم نے کیا تجھ کو

خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ

نائب ملک میں، سو تو حکومت کر لوگوں میں انصاف سے، اور نہ چل

الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ

جی کی چاہ پر، پھر تجھ کو بچلاوے اللہ کی راہ سے مقرر۔ جو لوگ بچلتے ہیں اللہ کی

سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝٢٦

راہ سے، ان کو سخت مار ہے اس پر، کہ بھلا دیا دن حساب کا ۞

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ

اور ہم نے نہیں بنایا آسمان اور زمین کو، اور جو ان کے بیچ ہے نکما۔ یہ خیال ہے ان کا جو منکر

كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝٢٧ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

ہیں۔ سو خرابی ہے منکروں کو آگ سے ف ۞ کیا ہم کریں گے ایمان والوں کو۔ جو

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ

کرتے ہیں نیکیاں، برابر ان کے جو خرابی ڈالیں ملک میں؟ کیا ہم کرینگے ڈر والوں کو،

كَالْفُجَّارِ ۝٢٨ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو

برابر ڈھیٹھ لوگوں کے؟ ۞ ایک کتاب ہے جو اتاری ہم نے تیری طرف برکت کی، تا دھیان کریں لوگ اسکی باتیں، اور تا

الْأَلْبَابِ ۝٢٩ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝٣٠ إِذْ

سمجھیں عقل والے ۞ اور دیا ہم نے داؤد کو سلیمان۔ بہت خوب بندہ، وہ ہے رجوع رہنے والا ۞ جب

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ۝٣١ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ

دکھانے کو آئے اسکے سامنے شام کو گھوڑے خاصے ۔ تو بولا، میں نے چاہی محبت مال

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝٣٢ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ

کی اپنے رب کی یاد سے یہاں تک کہ چھپ گیا اوٹ میں ۞ پھیر لاؤ ان کو میرے پاس پھر لگا

مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۝٣٣ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ

جھاڑنے پنڈلیاں اور گردنیں ف ۞ اور ہم نے جانچا سلیمان کو، اور ڈال دیا اس کے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کر دیا۔ ایک تاویل یہ ہے کہ آپ نے اپنے اوقات کو تقسیم کر لیا تھا۔ ایک دن عبادت کے لئے خاص کر لیا تھا جو منشاء الٰہی کے خلاف تھا، پھر یہ آنے والے دو فرشتے تھے جنہوں نے آپ کو متنبہ کرنے کے لئے ایک فرضی داستان سنائی یا واقعی دو انسان تھے جن کے درمیان یہ جھگڑا واقع ہوا تھا بہرحال اس واقعہ میں ظلم و جبر کی ایک عام صورت کا اظہار کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ (۹۹) دنبیوں والا ایک دنبی والے پر ہر میدان میں ظلم کر رہا ہے ۔ سیاست و حکمرانی کا میدان ہو، یا دولت اور معیشت کا میدان ۔۔۔ عددی اکثریت کے رنگ میں ہو، یا جسمانی قوت کے رنگ میں ۔۔۔ طاقتور کمزور پر ظلم و جبر کرنے پر تلا ہوا ہے ۔ اور قانون و انصاف کے ذمہ داروں کا فرض ہے کہ وہ کمزور کی حمایت کے لئے ہر وقت سینہ سپر رہیں اور بڑی سے بڑی مصلحت کے تحت بھی اس ذمہ داری سے کنی نہ کاٹیں، ایک پیغمبر و رسول کے لئے عبادت الٰہی کی غرض سے اپنے آپ کو یکسو و گوشہ نشین بنا لینا بھی درست نہیں، اگر اس سے مظلوموں کی دادرسی میں فرق پڑتا ہو،

ع ۲ / ۱۲ / ۱۱

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) **فوائد** ف۱ نکما یعنی جس کا اثر کچھ نہ نکلے آگے بلکہ اس دنیا کا اثر ہے آخرت میں۔ ۱۲ منہ ف۲ حضرت سلیمانؑ نے سنا کہ سمندر کے کنارے پر دریائی گھوڑے نکلتے ہیں خاصی گھوڑیاں وہاں باندھ رکھیں وہ ان سے جفت ہوئے بچے ہوئے تحفہ ان کا قدم جیسے پرندہ و طیار ہو کر آئے دیکھنے میں بے خبر ہو گئے۔ وظیفے کا وقت جاتا رہا عصر کا سورج اوٹ میں آگیا پھر غصہ ہوئے ان گھوڑوں کو پھر منگا کر کاٹ ڈالا، یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا۔ ان کی تعریف فرمائی۔ ۱۲ مترجمؒ

تشریح (۲۷) باطلاً ۔ نکما، یعنی ہم نے آسمان اور زمین کو ناکارہ، بے مقصد اور بے نتیجہ پیدا نہیں کیا۔

فُجّار (۲۸) ڈھیٹھ، بے غیرت، جس پر کسی بات کا اثر نہ ہو۔ متقی، ڈرنے والے کے مقابلہ میں، فجار کا ترجمہ ڈھیٹھ بڑا موزوں ہے۔

كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ

تخت پر ایک دھڑ، پھر وہ رجوع ہوا ف۱ بولا، اے رب میرے! معاف کر مجھ کو اور بخش مجھ کو

مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

وہ بادشاہی، کہ نہ چاہیئے کسی کو میرے پیچھے - بے شک تو ہے بخشنے والا ف۲ ۞

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَ

پھر ہم نے تابع کی اسکے باؤ، چلتی اسکے حکم سے نرم نرم، جہاں پہنچا چاہتا -

الشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي

اور تابع کئے شیطان سارے عمارت کرنیوالے اور غوطے لگانے والے - اور کتنے اور بندھے ہوئے

الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

بیڑیوں میں ف۳ یہ ہے بخشش ہماری، اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ، کچھ نہیں حساب ف۴ ۞

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى

اور اس کو ہمارے پاس مرتبہ ہے، اور اچھا ٹھکانا ۞ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو، جب پکارا

رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ

اپنے رب کو، کہ مجھ کو لگا دی شیطان نے ایذا اور تکلیف لات مار ۞ اپنے پاؤں سے،

هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو ۞ اور دیئے ہم نے اس کو اس کے گھر والے، اور انکے برابر ان

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا

کے ساتھ، اپنی طرف کی مہر سے، اور یاد رہنے کو عقل والوں کے ف۵ اور پکڑ اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا،

فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

پھر اس سے مار لے، اور قسم میں جھوٹا نہ ہو ہم نے اس کو پایا سہارنے والا، بہت خوب بندہ، وہ ہے رجوع رہنے والا

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

ف۶ ۞ اور یاد کر ہمارے بندوں کو، ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب، ہاتھوں والے اور آنکھوں والے

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ

ہم نے امتیاز دیا ان کو ایک چنی بات کا اور یاد اس گھر کی ۞ اور وہ سب ہمارے پاس ہیں چنے

فوائد

ف۱ حضرت سلیمانؑ استنجے کو جاتے تو انگشتری ایک خادمہ کو سپرد کر جاتے اس میں لکھا تھا اسم اعظم ایک جن صخر نام اس خادمہ کو بہکا کر انگشتری لے گیا۔ اپنی صورت بنائی سلیمان کی سی تخت پر بیٹھ کر لگا حکم کرنے حضرت سلیمانؑ یہ معلوم کر کر نکل گئے کہ مجھ کو مروا نہ ڈالے۔ ایک گاؤں میں چھپ کر رہے۔ چھ مہینے کے بعد صخر تھا شراب کی مستی میں انگشتری دریا میں گر پڑی ایک مچھلی نگل گئی وہ شکار ہوئی حضرت سلیمان کے ہاتھ، پیٹ میں سے انگشتری لے کر پھر آئے اپنے تخت سلطنت پر یہ جانچ ہوئی اس پر کہ ان کے گھر میں ایک عورت تھی اپنے باپ مر گئے کو یاد کر کر رویا کرتی تھی، اس کو بنا دی جنوں نے تصویر اس کے باپ کی کہ چین پکڑے وہ لگی پوجنے انہوں نے خبر نہ لی یا خبر پا کر تغافل کیا بعضے کہتے ہیں جانچ یہ کہ اپنے امیروں سے خفا ہوئے کہ جہاد میں کمی کرتے تھے چاہا کہ ایک رات جاویں اپنی ستر عورتوں پاس ہر ایک سے ایک ایک بیٹا ہو وہ خاطر خواہ جہاد کریں فرشتہ نے دل میں ڈالا، انشاء اللہ انہوں نے تغافل کیا، ستر عورتوں میں ایک کو حمل ہوا وقت پر جنی آدھا آدمی وہ لا کر ان کے تخت پر رکھ دیا یہ نادم ہوئے انشاء اللہ نہ کہنے پر۔ ۱۲ منہ رہ ف۲ یعنی کسی کا حوصلہ نہ ہو کہ وہ لے سکے۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ ساری دنیا میں جہاں معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے آدمیوں کو اس کو قید کرتے تھے یا دریا میں بند کر کر ڈال دیا یا زمین میں گاڑ دیا بعضے اب تک بند ہیں۔ ۱۲ منہ رہ ف۴ یہ اور مہربانی کر اتنی دنیا دی اور مختار کر دیا حساب معاف کر کر لیکن وہ کھاتے تھے اپنے ہاتھ کی محنت سے ٹوکرے بنا کر۔ ۱۲ منہ رہ ف۵ جب اللہ نے چاہا کہ ان کو چنگا کرے ایک چشمہ نکالا اُن کے لات مارنے سے اسی سے نہایا کرتے اور پیتے وہی ان کی شفا ہوئی اور ان کے بیٹے بیٹیاں چھت کے نیچے دب مرے تھے اُن کو جلایا اور اتنی اولاد اور دی۔ ۱۲ منہ رہ ف۶ مرض میں خفا ہو کر قسم کھائی تھی کہ اپنی عورت کو سو لکڑیاں ماریں اگر چنگے ہوں، وہ بی بی اس حال کی رفیق تھی اور بے تقصیر اللہ تعالٰے نے قسم اس طرح سچی کروا دی۔ ۱۲ منہ رہ

الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَ

نیک لوگوں میں ؁ اور یاد کر اسمٰعیل کو اور الیسع کو اور ذو الکفل کو اور

كُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾

ہر ایک تھا خوبی والا ف ؁ یہ ایک مذکور ہو چکا، اور تحقیق ڈر والوں کو ہے اچھا ٹھکانا۔

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا

باغ ہیں بسنے کے، کھول رکھے ان کے واسطے دروازے ف۲ ؁ تکیہ لگائے بیٹھے ان میں، منگواتے

بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

ہیں ان میں میوے بہت اور شراب ؁ اور ان کے پاس عورتیں ہیں، نیچی نگاہ والیاں ایک عمر کی ؁

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

یہ وہ ہے، جو تم کو وعدہ ملتا ہے حساب کے دن پر ؁ یہ ہے روزی ہماری دی، اس کو نہیں نبڑنا ؁

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

یہ سن چکے! اور تحقیق شریروں کیواسطے ہے برا ٹھکانا۔ دوزخ ہے، جسمیں پیٹھیں گے، سو کیا بری تیاری ہے

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ ؕ هٰذَا

یہ ہے، اب اس کو چکھیں گرم پانی اور پیپ ؁ اور کچھ اور اسی شکل کا، طرح طرح کی چیزیں ؁

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ

یہ ایک فوج ہنستی آتی ہے تمہارے ساتھ، جگہ نہ ملیو ان کو، یہ ہیں پیٹھے آگ میں ؁ وہ بولے، بلکہ تم ہی ہو

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ

کہ جگہ نہ ملیو تم کو، تم ہی پیش لائے ہمارے یہ بلا۔ سو کیا برا ٹھہراؤ ہے ؁ وہ بولے! اے رب ہمارے!

قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا

جو کوئی ہمارے پیش لایا یہ سو بڑھتی دے اس کو مار دونی آگ میں ف۳ اور کہیں گے، کیا ہوا؟ کیا ہم نہیں دیکھتے

كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ ؕ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

کتنے مردوں کو، کہ ہم ان کو گنتے تھے برے لوگوں میں؟ کیا ہم نے ان کو ٹھٹھے میں پکڑا؟ یا چوک گئیں ان سے

الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا

آنکھیں ف۴ ؁ یہ بات ٹھیک ہونی ہے، جھگڑا آپس میں دوزخیوں کا ؁ تو کہہ، میں تو یہی ہوں

تشریح ۶ صفحہ گذشتہ
حضرت ایوبؑ کی قسم پوری کرانے کی تدبیر کو بعض مفسرین (مولانا عثمانی حمائل ۵۹۲، نے حیلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے لیکن شاہ صاحب نے اس لفظ سے احتراز کیا ہے اور اسے خدا کی طرف تخفیف اور آسانی قرار دیا ہے، مولانا تھانوی رح نے بھی اسی کی پیروی کی ہے۔

فوائد ف۱ الیسع خلیفہ تھے۔ حضرت الیاس کے بعد نبی ہوئے۔ ۱۲ منہ رح
ف۲ جب بہشت میں داخل ہونگے ہر کوئی بن بتائے اپنے گھر میں چلا جاوے گا ۱۲ منہ رح
ف۳ دوزخ کے کنارے پر دوزخیوں کو فرشتے لالا کر جمع کرتے ہیں۔ اس تنگی اور بے قراری میں پہلے پیٹھنے پچھلوں کو کوسنے لگے اور پہلے وہ تھے جو دنیا میں سردار تھے۔ پچھلے وہ جو ادنیٰ تھے آپس میں پھٹکار بولیں گے۔ ۱۲ منہ رح
ف۴ وہاں دیکھیں گے سب پہچانے لوگ ادنیٰ اور اعلیٰ دوزخ کے واسطے جمع ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو پہچانتے تھے اور سب سے برا جانتے تھے وہ نظر نہیں آتے۔ تو حیران ہو کر کہیں گے کہ ہم نے ان کو غلط پکڑا تھا۔ ٹھٹھے میں وہ اس قابل نہ تھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہیں یا اسی جگہ کہیں ہیں پر ہماری آنکھیں چوک گئیں ہمارے دیکھنے میں نہیں آتے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح لَا مَرْحَبًا بِهِمْ، لَا مَرْحَبًا بِكُمْ، جگہ نہ ملیو ان کو، جگہ نہ ملیو تم کو، یعنی ان کے لئے جگہ کشادہ ہو، یہ کلمہ استقبال ہے۔ دعا مقصود ہوتی ہے، لائے نفی سے بد دعا ہو گئی یعنی تنگ ہو ان کے لئے جگہ، مولانا تھانوی رح نے ترجمہ کیا۔ "ان پر خدا کی مار"۔

الربع ۴ ع

مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

ڈر سنانے والا۔ اور حاکم کوئی نہیں مگر اللہ اکیلا، دباؤ والا ۞ رب آسمانوں کا اور

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ

زمین کا، اور جو ان کے بیچ ہے زبردست گناہ بخشنے والا ۞ تو کہہ! یہ ایک بڑی خبر ہے۔ کہ تم

عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ

اس کو دھیان میں نہیں لاتے ف۱ ۞ مجھ کو کچھ خبر نہ تھی اوپر کی مجلس کی، جب آپس میں

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ

تکرار کرتے ہیں ف۲ ۞ مجھ کو تو یہی حکم آتا ہے، کہ اور نہیں میں ڈر سنانے والا ہوں کھول کر ۞ جب کہا

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ

تیرے رب نے فرشتوں کو، میں بناتا ہوں ایک انسان مٹی کا ف۳ ۞ پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

پھونکوں اسمیں ایک اپنی جان، تو تم گر پڑو اسکے آگے سجدہ میں ف۴ ۞ پھر سجدہ کیا فرشتوں نے سارے اکٹھے

اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

۔ مگر ابلیس نے۔ غرور کیا اور تھا وہ منکروں میں ف۵ ۞

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ

فرمایا، اے ابلیس! تجھ کو کیا اٹکاؤ ہے، کہ سجدہ کرے اس چیز کو، جو میں نے بنائی اپنے دونوں ہاتھوں سے۔ یہ تو نے

مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ

غرور کیا، یا تو بڑا تھا درجے میں ف۶ بولا، میں بہتر ہوں اس سے۔ مجھ کو بنایا تو نے آگ سے اور اس کو بنایا

طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

مٹی سے ف۷ ۞ فرمایا، تو تو نکل یہاں سے، کہ تو مردود ہوا۔ اور تجھ پر میری پھٹکار ہے، اس جزا کے

الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ

دن تک ف۸ ۞ بولا، تو اے رب! مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک مُردے جیویں ۞ فرمایا، تجھ کو ڈھیل

الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ

ہے۔ اسی وقت کے دن تک جو معلوم ہے ۞ بولا، تو قسم ہے تیری عزت کی ابھی گمراہ کرونگا

فوائد

ف۱ یعنی قیامت کے احوال یا اس دین کا نازل ہونا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی اعلیٰ فرشتے جو تدبیریں کرتے ہیں مجھ کو کیا خبر تھی کہ تم پاس بیان کرتا اللہ کی وحی سے کہتا ہوں اس مجلس میں جھگڑا نہیں مگر ہر کوئی اپنے کام کی تکرار کرتا ہے ۱۲ منہ رح

ف۳ ایک یہ بھی فرشتوں کی تکرار تھی جو بیان فرمائی۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ اپنی ایک جان یعنی آب و خاک کی نہیں بنی غیب سے آئی۔ ۱۲ منہ رح

ف۵ یہ جن تھا وہ اکثر خدا کے حکم سے منکر تھے لیکن اب رہنے لگا تھا فرشتوں میں۔ ۱۲ منہ رح

ف۶ دو ہاتھوں سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے اللہ غیب کی چیزیں بناتا ہے ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی چیزیں ایک طرح کی قدرت سے اس انسان میں دونوں طرح کی قدرت خرچ کی۔ ۱۲ منہ رح

ف۷ آگ گرم ہے پرجوش اور مٹی سرد اور خاموش اس نے اس کو خوب سمجھا اور اللہ نے اس کو پسند رکھا۔ ۱۲ منہ رح

ف۸ یعنی تب تک پھٹکار بڑھتی جاوے گی تیرے اعمال سے۔ یہاں سے نکل یعنی بہشت سے فرشتوں کی صحبت میں جاتا تھا اب نکالا گیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۶ دونوں ہاتھوں سے بنانے کی ایک تاویل اوپر شاہ صاحب نے کی، دوسرے حضرات نے کہا کہ یہ محاورہ ہے یعنی یہ کام ہم نے خود کیا، اپنے ہاتھوں سے کیا بلا واسطہ کیا، اس سے انسان کی عظمت کا اظہار مقصود ہے اہل تصوف کہتے ہیں کہ صفات جمالی اور صفات جلالی کی طرف اشارہ ہے یعنی ہم نے انسان کو اپنی دونوں صفات کا مظہر بنایا۔

أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ

ان سب کو ۔ مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چنے ۞ فرمایا، تو ٹھیک بات یہ ہے اور میں

أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ

ٹھیک ہی کہتا ہوں؛ مجھ کو بھرنا دوزخ تجھ سے، اور جو ان میں تیری راہ چلے، ان سے سارے ۞ تو کہہ،

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ

میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کچھ نیگ، اور میں نہیں آپ کو بنانے والا ۞ یہ تو ایک

إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

سمجھوتی ہے سارے جہان والوں کو ۞ اور معلوم کر لوگے اس کا حال تھوڑی دیر کے پیچھے ۞

ع ۵ / ۲۴ / ۱۴

آیاتها ۷۵ ﴿۳۹﴾ سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ ﴿۵۹﴾ رکوعاتها ۸

سورہ زمر مکی ہے، اور اس میں پچھتر (۷۵) آیتیں اور آٹھ (۸) رکوع ہیں ۞

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا

اتارا ہے کتاب کا اللہ سے، جو زبردست ہے حکمتوں والا ۞ ہم نے اُتاری ہے

إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾

تیری طرف کتاب ٹھیک، سو بندگی کر اللہ کی، نری کر کر اسکے واسطے بندگی ۞

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا

سنتا ہے! اللہ ہی کو ہے بندگی نری۔ اور جنہوں نے پکڑے ہیں اس سے ورے حمایتی، کہ ہم ان کو

نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ

پوجتے ہیں اس واسطے کہ ہم کو پہنچا دیں اللہ کی طرف پاس کے درجے۔ بیشک اللہ چکا دیگا ان میں جس چیز میں

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ

جھگڑ رہے ہیں ۔ البتہ اللہ راہ نہیں دیتا اس کو، جو ہو جھوٹا حق نہ ماننے والا ۞ اگر اللہ چاہتا کہ

أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ

اولاد کرے تو چن لیتا اپنی خلق میں جو چاہتا ، وہ پاک ہے وہی ہے اللہ اکیلا

وقف لازم

تحریک اور دعوت میں فرق

تشریح (۸۶) یعنی میں دین توحید کی دعوت پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا اور نہ میرے سامنے کسی قسم کے معاشی اور سیاسی مفاد کا حصول ہے اور یہ بات میں پوری سنجیدگی کے ساتھ کہہ رہا ہوں بناوٹ اور دکھاوے کے طور پر نہیں کہہ رہا اسی تعلیم کے تحت محتاط علماء کے نزدیک اسلام کو سیاسی تحریک کے طور پر قائم کرنے کی جدوجہد حضرات انبیاء کرام کی زندگی اور ان کے طریقۂ دعوت سے جوڑ نہیں کھاتی۔ اسلام کا حقیقی مقصد رضاء الٰہی ہے، اسلام کے مکمل طور پر قائم اور نافذ ہونے کے صلہ میں بطور انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو سیاسی غلبہ اور حکومت عطا کر دیجاتی ہے اس معاملہ کو اسطرح بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ اسلام کی مکمل تابعداری ہیں روزہ نماز اور حج زکوٰۃ کے علاوہ جہاد بالسیف بھی شامل ہے یعنی تلوار و اسلحہ کی قوت سے شر و فساد کی طاقتوں کے ہاتھ سے سیاسی اقتدار چھین کر اہل ایمان کے ہاتھ میں منتقل کیا جائے تاکہ وہ سیاسی قوت کے ذریعہ ظلم و فساد کو رفع کریں اور حدود اللہ قائم کئے جائیں لیکن اس مقصد کے لئے پہلے جہاد بالسیف کی ہر زمانہ کے حالات کے مطابق تیاری ضروری ہے قاعدہ واعدوا لهم ما استطعتم الخ کے مطابق فوجی انتظامات ضروری ہیں۔ اور پھر بھی اس جہاد میں کامیابی اور ناکامی کے دونوں امکان موجود ہیں، خدا تعالیٰ چاہے تو فتح مند کردے اور نہ چاہے تو منزل مقصود حاصل نہ ہو۔ ناکامی کی صورت میں بھی مسلمان رضائے الٰہی کو مقصد ملی جان کر جدوجہد میں مشغول رہیں۔

الْقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

دباؤ والا ف۲ بنائے آسمان اور زمین ٹھیک لپیٹتا ہے رات کو دن پر، اور لپیٹتا ہے

النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

دن کو رات پر، اور کام لگائے سورج اور چاند۔ ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری مدت پر۔

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا

وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا ف۳ بنایا تم کو ایک جی سے، پھر بنایا اس سے ایک اس کا

زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ

جوڑا، اور اُتارے تمہارے واسطے چوپایوں سے آٹھ نر و مادہ۔ بناتا ہے تم کو ماں کے پیٹ میں

اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

طرح پر طرح بنانا، تین اندھیروں کے بیچ ف۴ وہ اللہ ہے رب تمہارا

لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اسی کا راج ہے۔ کسی کی بندگی نہیں سوا اُسکے۔ پھر کہاں سے پھیرے جاتے ہو؟ اگر تم منکر ہو گے، تو اللہ پروا نہیں

غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ

رکھتا تمہاری، اور پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کی منکری۔ اور اگر حق مانو گے تو وہ پسند کریگا اس کو تمہارے

لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

لئے۔ اور نہ اُٹھاوے گا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا۔ پھر اپنے رب کیطرف تم کو پھر جانا ہے،

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

تو وہ جتاوے گا تم کو جو کرتے تھے۔ مقرر اس کو خبر ہے جیوں کی بات کی۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

اور جب لگے انسان کو سختی، پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر اسکی طرف، پھر جب بخشے اس کو نعمت

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا

اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا اس کام کو پہلے سے، اور ٹھہراوے اللہ کے برابر اوروں

لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

کو، تا بہکاوے اسکی راہ سے، تو کہہ، برت لے ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دنوں۔ تو ہے آگ والوں میں

فوائد ف بٹیاں کیوں لیتا چنی چیز لیتا بیٹے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ لپیٹتا ہے یعنی ایک پر دوسرا چلا آتا ہے توڑ نہیں پڑتا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ایک پیٹ ایک رحم ایک جھلی، وہ جھلی ساتھ نکلتی ہے ۱۲ منہ رح

تشریح (۴) یعنی پسندیدہ مخلوق تو بیٹے ہیں بیٹیوں کو تو ناپسند کیا جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ ایسا گیا گذرا کیوں ہوا کہ اپنے لئے بیٹیاں پسند کرے اور تمہیں بیٹے عطا کرے، خدا کے ساتھ یہ کیا مذاق کیا جا رہا ہے۔ (۵) کمالِ قوت کا مالک ہے یعنی سب پر حکمران ہے، قوموں کا پست و بالا کرنا اسکے اختیار میں ہے۔ غفار ہے یعنی باوجود طاقت کے کسی کو فوراً نہیں پکڑتا بلکہ مہلت دیتا ہے اور بہت سے گناہگاروں کو معاف کرتا رہتا ہے۔ ولیکن خداوند بالا و پست۔ بعصیاں در رزق بر کس نہ بست۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ لپیٹتا ہے یعنی ایک پر دوسرا چلا آتا ہے توڑا نہیں پڑتا۔ اس نے تم کو پیدا کیا ایک نفس واحدہ سے اور اسی نے اس نفس واحدہ سے اس کا جوڑا بنایا اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے یعنی نر مادہ پیدا کئے، وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بتدریج ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت اور دوسری کیفیت کے بعد تیسری کیفیت پر تین تاریکیوں میں بناتا ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ تو تمہارا پروردگار ہے۔ اسی کی سلطنت اور اسی کا راج ہے اس کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں ہے تو پھر اب تم کہاں پھرے چلے جا رہے ہو، یعنی نفس واحدہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان سے ان کا جوڑا یعنی حضرت حوا کو بنایا اور ان دونوں سے اولادِ آدمؑ کا سلسلہ شروع ہوا۔ چوپایوں کا ذکر آٹھویں پارے میں مفصلاً گذر چکا ہے۔ مُراد اُن سے بیل، اُونٹ، بکری اور بھیڑ ہیں چونکہ انسانی زندگی میں یہ چوپائے بہت ضروری ہیں، اسلئے فرمایا۔ انزل لکم۔ چونکہ ہر چیز کی پیدائش کے اسباب آسمان سے ہی ہوتے ہیں۔ اسلئے شاید انزل فرمایا۔ ہم نے ترجمہ میں پیدا کئے، کیا ہے۔ پھر عام انسانی پیدائش کا ذکر فرمایا کہ اس نے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں مختلف کیفیات کے ساتھ پیدا کیا یعنی پہلے نطفہ پھر خون پھر لوتھڑا وغیرہ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۔ تین تاریکیوں سے مُراد ماں کا پیٹ۔ رحم اور شیمہ یعنی جھلی جو بچے کے ساتھ نکلتی ہے۔ پیدائش کا یہ سلسلہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جو پروردگار ان صفات عامہ سے متصف ہے۔ وہی تو تمہارا پروردگار اور رب ہے۔ اسی کی ہر جگہ حکومت ہے اسکے سوا کوئی دوسرا (بقیہ صفحہ آئندہ)

النَّارِ ۝۸ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
٭ بھلا ایک جو بندگی میں لگا ہے گھڑیوں رات کی، سجدے کرتا، اور کھڑا، خطرہ رکھتا ہے آخرت کا،

وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا
اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی مہر کی۔ تو کہہ، کوئی برابر ہوتے ہیں سمجھ والے اور بے سمجھ؟

يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا
وہی سوچتے ہیں جن کو عقل ہے ٭ تو کہہ، اے بندو میرے جو یقین لائے ہو!

رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ
ڈرو اپنے رب سے۔ جنہوں نے نیکی کی اس دنیا میں ان کو ہے بھلائی، اور زمین اللہ کی کشادہ

وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ قُلْ اِنِّىْٓ
ہے۔ ٹھہرنے والوں ہی کو ملتا ہے ان کا نیگ ان گنت ٭ تو کہہ، مجھ کو

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝۱۱ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ
حکم ہے کہ بندگی کروں اللہ کو، نری کر کر اسی کی بندگی۔ اور حکم ہے کہ میں ہوں سب

اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۲ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ
سے پہلے حکمبردار ٭ تو کہہ، میں ڈرتا ہوں، اگر حکم نہ مانوں اپنے رب کا، ایک بڑے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۳ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝۱۴ۙ فَاعْبُدُوْا مَا
دن کی مار سے ٭ تو کہہ: میں تو اللہ کو پوجتا ہوں، نری کر کر اپنی بندگی اسی کے واسطے۔ اب تم پوجو جس

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
کو چاہو اس کے سوا۔ تو کہہ، بڑے ہارے وہ، جو ہار بیٹھے اپنی جان،

وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝۱۵
اور اپنا گھر قیامت کے دن۔ سنتا ہے! یہی ہے صریح ٹوٹا ٭

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ
ان کے اوپر سے بادل ہیں آگ کے، اور نیچے سے بادل۔ اس چیز سے ڈراتا ہے

اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝۱۶ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ
اللہ اپنے بندوں کو۔ اے بندو میرے! تو مجھ سے ڈرو ٭ اور جو لوگ بچے شیطانوں سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) لائق عبادت نہیں۔ پھر تم راہ حق معلوم کر لینے کے بعد کہاں پھرے جاتے ہو اور منہ پھیر کر بھاگے جاتے ہو (۷) اگر تم کفر اختیار کرو گے اور کافرانہ روش پر چلو گے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ تم سے مستغنی ہے اور وہ تمہاری عبادت کا محتاج نہیں ہے اور وہ بندوں کیلئے کفر و ناسپاسی کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر بجالاؤ گے یعنی اسلام قبول کرو گے تو وہ تمہارے لئے اس شکر کو پسند کرے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے بوجھ کو نہیں اٹھائیگا پھر تم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کیطرف ہوگی اور تم کو اپنے پروردگار کیطرف لوٹ کر جانا ہوگا پس جو اعمال تم دنیا میں کرتے رہے ہو وہ ان سب کی حقیقت سے تم کو آگاہ کر دے گا اور تم کو بتلا دیگا۔ یقیناً وہ لوگوں کے سینوں تک کی باتوں سے بخوبی واقف ہے اور ان کو جانتا ہے۔

ع ۹ ۱۵

اول المسلمین، پہلے حکم بردار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رتبہ کے اعتبار سے بھی اول مسلم ہیں اور زمانہ کے اعتبار سے بھی اول مسلم ہیں شاہ صاحبؒ نے لفظ پہلے کہا جس سے درجہ اور مرتبہ کی اولیت کی طرف اشارہ ہے پہلا فرماتے تو زمانہ کی اولیت مراد ہوتی اور حقیقت یہ ہے کہ آپ ہر لحاظ سے خدا کے اول حکم بردار ہیں سورہ انعام (۱۶۳) میں بھی یہ اعلان کیا گیا ہے وہاں کی تشریح دیکھو۔

شاہ صاحبؒ نے عالم ظاہری کا حساب کیا ہے جس میں آپ آخر و خاتم ہیں، عالم حقیقت اور ازل کے لحاظ سے آپ بے شک اول و اقدم ہیں۔

أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾

کہ ان کو پوجیں، اور رجوع ہوئے اللہ کیطرف، ان کو ہے خوشخبری. سو تو خوشی سنا میرے بندوں کو

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

جو سنتے ہیں بات، پھر چلتے ہیں اسکے نیک پر - وہی ہیں، جن کو راہ دی

هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ

اللہ نے، اور وہی ہیں عقل والے ف ❊ بھلا جس پر ٹھیک ہو چکا

الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

عذاب کا حکم۔ بھلا تو خلاص کریگا آگ میں پڑے کو؟ ❊ لیکن جو ڈرتے رہے اپنے رب سے، ان

غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ

کو ہیں جھروکے، ان پر اور جھروکے چنے ہوئے۔ ان کے نیچے چلتی ہیں ندیاں - وعدہ ہوا

اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

اللہ کا - اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ ❊ تو نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے

مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا

پانی، پھر چلایا وہ پانی چشموں میں زمین کے، پھر نکالتا ہے اس سے کھیتی، کئی کئی رنگ

أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي

بدلتے اس پر، پھر آئی تیاری پر، تو تو دیکھے اس کا رنگ زرد، پھر کر ڈالتا ہے اس کو چورا - بے شک اسمیں

ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ

نصیحت ہے عقل مندوں کو ❊ بھلا جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے

لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ

مسلمانی پر، سو وہ اُجالے میں ہے اپنے رب کیطرف سے - سو خرابی ہے ان کو، جن کے دل سخت ہیں

مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾

اللہ کی یاد سے - وہ پڑے پھرتے ہیں بہکے صریح ❊

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ

اللہ نے اُتاری بہتر بات کتاب، آپس میں ملتی، دُہرائی ہوئی، بال کھڑے ہوتے

ع ۲ ۱۲ ۱۶

فوائد ف چلتے ہیں اسکے نیک پر یعنی حکم پر چلنا کہ اس کو کرتے ہیں منع پر چلنا کہ اس کو نہیں کرتے اُس کا کرنا نیک ہے اس کا نہ کرنا نیک ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۲) حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے شرح صدر کی علامت دریافت کی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الانابة الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والتاھب للموت قبل نزول الموت یعنی آخرت کے ساتھ رجوع ہونا اور دار آخرت سے وابستہ رہنا اور دار غرور یعنی دنیا سے الگ رہنا اور بے توجہی برتنا اور موت کے آنے سے پہلے موت کے لئے سامان جمع کرنا، یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح شرح صدر ہدایت الہٰی اور فیض الہٰی کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے اس طرح گمراہی اور شقاوت کے درجات میں سے قساوت قلبی بھی ایک درجہ ہے. جیسے غلف غشاوہ اور ختم اور طبع وغیرہ ہیں۔ اسی طرح قساوت بھی ایک بدقسمتی کا درجہ ہے۔ اس قساوت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ قرآن سُن کر دل کی سختی اور قساوت زیادہ ہوتی ہے سورہ توبہ میں ہے۔ فزادتھم رجسًا الی رجسھم۔ اللّٰھم اھدنا الی مرضاتک وجنبنا عن موجبات سخطك۔ امین آگے اس نور اور ذکر کا بیان ہے۔

شاہ صاحب نے القول (۱۸) سے قول الہٰی مراد لیا ہے اور احسن کا ترجمہ اسم تفضیل کا نہیں کیا، بلکہ صفت بمعنی عمدہ اور اچھا کیا، تفضیل کے صیغہ کے لحاظ سے یہ کہا جائیگا کہ جو حکم الہٰی ثواب کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہے (مثلاً عزیمت) اس پر عمل کرتے ہیں اور جو حکم کم اچھا ہے (رخصت) اسکو اختیار نہیں کرتے

مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ

ہیں اس سے کھال پر، ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے ۔ پھر نرم ہوتی ہیں ان کی کھالیں ، اور

قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

انکے دل اللہ کی یاد پر ۔ یہ ہے راہ دینا اللہ کا ، اس طرح راہ دیتا ہے جس کو چاہے ۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ

اور جس کو راہ بھلاوے اللہ، اسکو کوئی نہیں سوجھانے والا۔ ف۱ بھلا ایک، جو وہ روکتا ہے اپنے منہ پر

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ

برا عذاب دن قیامت کے ۔ اور کہیئے بے انصافوں کو، چکھو جو تم کماتے

تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

تھے ۞ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے ، پھر پہنچا ان پر عذاب ، جہاں

حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

سے خبر نہ رکھتے تھے ۞ پھر چکھائی ان کو اللہ نے رسوائی ، دنیا کے جیتے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

اور عذاب آخرت کا تو اور بڑا ہے، اگر یہ سمجھ رکھتے ۞ اور ہم نے بیان کی

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ

لوگوں کو اس قرآن میں ، سب چیز کی کہاوت ، کہ شاید وہ سوچیں ۞

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

قرآن ہے عربی زبان کا جسمیں کجی نہیں، کہ شاید وہ بچ چلیں ۞ اللہ نے بتائی ایک کہاوت،

رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

ایک مرد ہے کہ اسمیں کئی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا ۔ کوئی برابر ہوتی ہے

مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

انکی کہاوت ۔ سب خوبی اللہ کو ہے، پر وہ بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے ف۲ ۞ بے شک تو بھی مرتا ہے اور وہ بھی

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

مرتے ہیں ۞ پھر مقرر تم دن قیامت کے ، اپنے رب کے آگے جھگڑو گے ف۳ ۞

ع ۳ / ۱۷

فوائد ف۱ کتاب آپس میں ملتی یعنی خوبی میں کوئی آیت کم نہیں دوہرائی ہوئی یعنے ایک مدعا کئی کئی طرح تقریر کیا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اسکو اپنا نہ سمجھے تو اس کی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اس کو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال ہے جو ایک رب کے بندے ہیں اور جو کئی رب کے بندے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ کافر منکر ہونگے کہ ہم کو کسی نے حکم نہیں پہنچایا پھر فرشتوں کی گواہی سے اور آسمان زمین کی اور ہاتھ پاؤں کی گواہی سے ثابت ہوگا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دشمنوں کے لئے ایک ہی لفظ میت (مردہ) استعمال کیا گیا ہے لیکن مولانا محمد قاسم نانوتویؒ آب حیات میں لکھتے ہیں کہ حضورؐ کی موت ایسی جیسے چراغ پر پوش ڈھانک دیا جائے اور دوسرے انسانوں کی موت ایسے جیسے چراغ بجھا دیا جائے (آب حیات صفحہ ۲۳۰)

مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۳ھ تاریخی نام ہے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
پھر اس سے ظالم کون؟ جس نے جھوٹ بولا اللہ پر، اور جھٹلایا سچی بات کو۔ جب پہنچی

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِىْ جَآءَ
اس پاس۔ کیا نہیں دوزخ میں ٹھہراؤ منکروں کا ف ؟ ۞ اور جو لایا

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
سچی بات اور سچ مانا اس کو، وہی لوگ ہیں ڈر والے ف ۞ ان کو ہے، جو چاہیں

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ
اپنے رب کے پاس۔ یہ ہے بدلا نیکی والوں کا ۞ تا اتارے اللہ ان سے برے کام

الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا
جو کیے تھے، اور بدلے میں دے ان کا نیگ بہتر کاموں کا، جو کرتے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ
تھے ۞ کیا اللہ بس نہیں اپنے بندے کو؟ اور تجھ کو ڈراتے ہیں ان سے

مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ
جو اس کے سوا ہیں۔ اور جس کو راہ بھلاوے اللہ تو کوئی نہیں اسکو راہ دینے والا ۞ اور جس کو راہ سوجھاوے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ
اللہ، اس کو کوئی نہیں بھلانے والا۔ کیا نہیں ہے اللہ زبردست بدلہ لینے والا ف ۞ اور جو تو ان

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ
سے پوچھے، کس نے بنایا آسمان اور زمین کو؟ تو کہیں، اللہ نے۔

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
تو کہہ، بھلا دیکھو تو! جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا، اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
وہ ہیں کہ کھول دیں تکلیف اس کی ڈالی؟ یا وہ چاہے مجھ پر مہر، وہ ہیں کہ روک دیں اس کی

رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ
مہر؟ ۔ تو کہہ، مجھ کو بس ہے اللہ۔ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسا رکھنے والے ۞ تو کہہ،

فوائد ف یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اس سے برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے جھٹلایا تو تم سے برا کون ۱۲ منہ رح ف لایا سچ تو نبی اور مانا سچ یہ مؤمن۔ ۱۲ منہ رح ف تجھ کو ڈراتے ہیں یعنی تو بتوں کو نہیں مانتا وہ تو تجھ پر غضب ہونگے کچھ تیرا برا کردیں گے سو جس کی مدد پر اللہ ہو اس کا برا کون کر سکے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۶) حدیث میں حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی سے مرفوعاً مروی ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح کی نماز کے بعد دس (۱۰) کلمے پڑھے گا تو اللہ کے نزدیک ان کلموں کو کفایت کرنے والا پائے گا۔ ان دس میں پانچ دنیا کے لئے ہیں اور پانچ آخرت کے لئے۔ وہ دس کلمے یہ ہیں۔ ۱۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لِدِيْنِىْ ۲۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِىْ ۳۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَىَّ ۴۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِىْ۔ ۵۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِىْ بِسُوْٓءٍ ۱۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ۲۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِى الْقَبْرِ ۳۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ ۴۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ ۵۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ۔ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾

اے قوم! کام کئے جاؤ اپنی جگہ، میں بھی کام کرتا ہوں۔ اب آگے جان لوگے ٭

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾

کس پر آتی ہے آفت، کہ اس کو رسوا کرے، اور اترتی ہے اس پر سدا کی مار ف۱ ٭

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

ہم نے اُتاری ہے تجھ پر کتاب، لوگوں کے واسطے سچے دین کے ساتھ۔ پھر جو کوئی راہ پر آیا،

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

سو اپنے بھلے کو۔ اور جو کوئی بہکا، سو یہی کہ بہکا اپنے برے کو۔ اور تجھ پر ان کا

بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ

ذمہ نہیں ٭ اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں، جب وقت ہو ان کے مرنے کا، اور جو نہیں مریں ان

مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى

کی نیند میں۔ پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرایا، اور بھیجتا ہے دوسروں کو

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمِ

ایک ٹھہرے وعدہ تک۔ البتہ اس میں پتے ہیں، ان لوگوں کو جو دھیان کریں ف۲ ٭ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ

انہوں نے پکڑے ہیں اللہ کے سوا کوئی سفارش والے! تو کہہ، اگرچہ ان کو اختیار نہ ہو کسی چیز کا،

شَيْــــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٣﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ

نہ بوجھ، تو بھی؟ ٭ تو کہہ، اللہ کے اختیار ہے سفارش ساری۔ اسی کا راج ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ

آسمان اور زمین میں۔ پھر اسی کیطرف پھیرے جاؤگے ف۳ اور جب نام لیجئے اللہ کا نرا،

اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ

رُک جاویں دل انکے، جو یقین نہیں رکھتے پچھلے گھر کا۔ اور جب نام لیجئے

الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

اسکے سوا اوروں کا، تبھی وہ لگیں خوشیاں کرنے ٭ تو کہہ، اے اللہ!

فوائد ف۱ وہ دنیا میں یہ آخرت میں۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنے نیند میں ہر روز جان کھینچتا ہے پھر بھیجتا ہے یہی نشان ہے آخرت کا معلوم ہوا نیند میں بھی جان کھینچتی ہے جیسے موت میں اگر نیند میں کھینچ کر رہ گئی وہی موت ہے مگر یہ جان وہ ہے جس کو ہوش کہتے ہیں اور ایک جان جس سے دم چلتا ہے اور نبضیں چلتی ہیں اور کھانا ہضم ہوتا ہے وہ دوسری ہے وہ موت سے پہلے نہیں کھنچتی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی اللہ کے رُو برُو سفارش ہے پر اللہ کے حکم سے نہ تمہارے کہے سے جب موت آوے کسی کے کہے سے عزرائیل نہیں چھوڑتا۔ ۱۲ منہ رح

ع ۴ / ۱۰ / ۱

تشریح (۴۲) یعنی اللہ ہی قبض کرتا ہے ان جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو بھی جن کو موت نہیں آئی انکے سونے کے وقت پھر ان جانوں کو دنیا میں واپس بھیج دیتا ہے، ایک مقررہ وقت تک کیلئے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رض کا قول یہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ابن آدم میں نفس ہے اور رُوح ہے ان دونوں کے درمیان ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا آفتاب کا تعلق شعاع سے پس نفس تو وہ ہے کہ بسبب اسکے عقل و تمیز ہے اور روح وہ ہے کہ بسبب اُسکے سانس لیتا ہے اور حرکت کرتا ہے پس جب سو جاتا ہے بندہ تو قبض کرتا ہے اللہ تعالےٰ نفس اس کا اور نہیں قبض کرتا رُوح اس کی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ نکل جاتی ہے روح اور باقی رہتی شعاع اسکی بدن میں پس ساتھ اسکے خواب دیکھتا ہے۔ پس جب جاگنے لگتا ہے نیند سے پھر آتی ہے رُوح اسکے بدن کیطرف جلد تر پلک مارنے سے۔ بہرحال یہ تو ظاہر ہے کہ نیند موت کی بہن ہے نیند میں بھی کوئی چیز قبض ضرور ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ آدمی رات کو سویا اور سویا کا سویا رہ گیا۔ جیسا کہ پچھلے دنوں انگلستان کا بادشاہ سویا کا سویا رہ گیا تھا۔ اور لاکھوں مخلوق رات کو سو کر صبح اُٹھ بیٹھتی ہے اگر من کل الوجوہ موت نہیں آتی تو من بعض الوجوہ حیات رہتی ہے اور اسی حیات کو شعاع سے صحابہ رض نے تعبیر کیا ہے سونے میں جو تصرف ہوتا رہتا ہے وہ شعاعوں کا اثر ہوتا ہے اور من کل الوجوہ موت وہ ہے جسمیں حیات کا کوئی اثر نہ رہے۔ نبی کریم (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ

پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے، جاننے والے چھپے اور کھلے کے، تو ہی

تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

فیصلہ کرے اپنے بندوں میں، جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے ٭

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

اور اگر گنہگاروں کے پاس ہو، جتنا کچھ کہ زمین میں ہے سارا، اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ،

لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ

سب دے ڈالیں اپنی چھڑوائی میں، بری طرح کی مار سے، دن قیامت کے۔ اور نظر آیا ان کو اللہ کی طرف

اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

سے، جو خیال نہ رکھتے تھے ٭ نظر آئے ان کو برے کام اپنے، جو کمائے تھے،

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

اور الٹ پڑا ان پر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ٭ سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف،

ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ

ہم کو پکارے۔ پھر جب ہم بخشیں اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت، کہے، یہ تو مجھ کو ملی کہ آگے سے

عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

معلوم تھی۔ کوئی نہیں! یہ جانچ ہے، پر وہ بہت لوگ نہیں سمجھتے ف ٭

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

کہہ چکے ہیں یہ بات ان سے اگلے، پھر کچھ کام نہ آیا ان کو، جو کماتے تھے ٭

يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ

پھر پڑیں ان پر برائیاں، جو کمائی تھیں۔ اور جو گنہگار ہیں ان میں

هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

سے، ان پر بھی اب پڑتی ہیں برائیاں، جو کمائی ہیں، اور وہ نہیں تھکانے والے ٭

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ

اور کیا نہیں جان چکے؟ کہ اللہ پھیلاتا ہے روزی جس کو چاہے، اور ماپ کر دیتا ہے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) صلے اللہ علیہ وسلم سوتے وقت فرمایا کرتے تھے۔ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصَّالِحِيْنَ۔ یعنی تیرے ہی نام کے ساتھ اے پروردگار اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام کے ساتھ اس کو اٹھاتا ہوں۔ اگر آپ میرے نفس کو روک لیں تو اس پر رحم فرمائیں اور اگر اس کو تو چھوڑ دے تو پھر نفس کی ان باتوں سے حفاظت کر جن باتوں سے نیک بندوں کی حفاظت کیا کرتا ہے۔

(۴۴) تو کیا انہوں نے اللہ کے سوا کچھ سفارش کرنے والے تجویز کر رکھے ہیں آپ فرما دیجئے اگرچہ یہ مفروضہ سفارشی نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں تب بھی یہ سفارش کریں گے اور سفارش کے اہل ہوں گے یعنی ان مشرکوں نے کچھ چیزوں کو اللہ کے علاوہ یہ سمجھ کر معبود بنا رکھا ہے کہ وہ ان کی اللہ تعالٰے کے روبرو سفارش کریں گے اور ان کو عذاب سے بچا لیں گے جیسا کہ سورۂ یونس میں گذر چکا ہے۔ هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف آگے سے معلوم تھی یعنے قیاس یہی چاہتا تھا کہ یوں ہو اللہ کی قدرت کا قائل نہ ہو یہ جانچ ہے کہ عقل اس کی دوڑنے لگتی ہے تاکہ اپنی عقل پر بہکے، وہی عقل رہتی ہے اور آفت آ پہنچتی ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح، ف ۱

یعنی گمراہ انسان کی یہ سوچ کہ وہ ہر پریشانی کو حالات کے حوالہ کر دیتا ہے (خدا کی قدرت کی طرف توجہ نہیں کرتا)، اس کے حق میں سخت آزمائش ثابت ہوتی ہے اور اسے توبہ اور رجوع کی توفیق نہیں ملتی۔ (الاعراف (۹۵) دیکھو)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ ع قُلْ يَا عِبَادِيَ

البتہ اس میں پتے ہیں ان لوگوں کو جو جانتے ہیں ف ⁂ کہہ دے، اے بندو میرے!

الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ

جنہوں نے زیادتی کی اپنی جان پر، نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے۔ بے شک

اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾

اللہ بخشتا ہے سب گناہ۔ وہ جو ہے، وہی ہے معاف کرنے والا مہربان ⁂

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ

اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اسکی حکمبرداری کرو، پہلے اس سے کہ آوے تم پر عذاب، پھر

لَا تُنْصَرُونَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ

کوئی تمہاری مدد کو نہ آوے گا ⁂ اور چلو بہتر بات پر، جو اتری تم کو تمہارے رب سے، پہلے اس

قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٥٥﴾ أَنْ تَقُولَ

سے کہ پہنچے تم پر عذاب اچانک، اور تم کو خبر نہ ہو — کہیں کہنے لگے

نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ

کوئی جی، اے افسوس! جس سے میں نے کمی کی اللہ کی طرف سے، اور میں تو ہنستا

السَّاخِرِينَ ﴿٥٦﴾ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾

ہی رہا۔ یا کہنے لگے، اگر اللہ مجھ کو راہ دیتا، تو میں ہوتا ڈر والوں میں ـ

أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ

یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح مجھ کو پھر جانا ہے، تو میں ہوں نیکی

الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ

والوں میں ⁂ کیوں نہیں! پہنچ چکے تھے تجھ کو میرے حکم، پھر تو نے ان کو جھٹلایا اور غرور کیا، اور

كُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ

تو تھا منکروں میں ⁂ اور قیامت کے دن تو دیکھے، ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر، ان کے

مُسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ

منہ سیاہ۔ کیا نہیں دوزخ میں ٹھکانا غرور والوں کو؟ ⁂ اور بچادے گا اللہ ان کو،

فوائد ف یعنی عقل دوڑانے میں کوئی کمی نہیں کرتا پھر ایک کو روزی کشادہ ہے ایک کو تنگ جان لو کہ عقل کا کام نہیں۔ ۱۲منہ

ف جب اللہ تعالیٰ نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی میں لگے یہی سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہے اور پہچانے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوتے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی۔ دشمنی کی لڑائی لڑتے جانیں ماریں۔ تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ نہ قبول کرے نا امید مت ہو توبہ لاؤ اور رجوع ہو بخشے جاؤ گے مگر جب سر پر عذاب آیا موت نظر آنے لگی تب کی توبہ قبول نہیں۔ ۱۲منہ

تشریح (۵۹) ہاں یہ واقعہ ہے کہ میرے احکام تجھ تک پہنچے تھے پھر تو نے ان کو جھٹلایا اور تو نے میری آیتوں کے مقابلہ میں تکبر کا اظہار کیا اور تو منکروں میں شامل رہا یعنی تو غلط کہتا ہے کہ تو ہدایت نہیں کیا گیا بلکہ پیغمبروں کا بھیجنا اور آیات کا نزول یہ سب کچھ ہدایت کے اسباب تھے تو خود ہی تکذیب کرتا رہا اور خود ہی تو نے تکبر کا اظہار کیا اور تو خود ہی کافروں میں شامل رہا پھر ہم پر کیوں الزام لگاتا ہے جبکہ قاعدہ یہ ہے کہ جبر فی الہدایت نہیں کیا جاتا یہی جواب پہلے اور تیسرے جملے کا بھی ہو سکتا ہے مگر ذرا تفصیل کے ساتھ جس کی گنجائش نہیں، چونکہ لو ان اللہ ھدٰنی کا جواب ظاہر تھا اسلئے ہم نے اسی پر کفایت کیا۔ (۶۰) اے مخاطب تو قیامت کے دن لوگوں کے چہرے کالے اور سیاہ دیکھے گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا کیا ان تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کیطرف ایسی باتوں کا اثبات کیا جس کا اس نے انکار کیا اور ان باتوں کا انکار کیا جس کا اس نے حکم دیا تو ایسے لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور ان منکروں کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا دستری میں مفسروں کے دو قول ہیں اسلئے دونوں کی رعایت کی گئی۔

اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ

جنہوں نے ڈر رکھا انکے بچاؤ کی جگہ۔ نہ لگے ان کو برائی ، اور نہ وہ غم کھاویں ۞ اللہ بنانے والا

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

ہے ہر چیز کا ۔ اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہے ۞ اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾

کی اور زمین کی ۔ اور جو منکر ہوئے ہیں اللہ کی باتوں سے ، وہ جو ہیں ، وہی ہیں ٹوٹے میں پڑے ۞

ع ۶ ۱۱ ۳

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾

تو کہہ ، اب اللہ کے سوا کسی کو بتاتے ہو کہ پوجوں ، اے نادانو ؟ ۞

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ

اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو ، اور تجھ سے اگلوں کو ۔ اگر تو نے شریک مانا ،

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ

اکارت جاویں گے تیرے کئے اور تو ہووے گا ٹوٹے میں آیا ۞ نہ بلکہ اللہ ہی کو پوج اور

كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

رہ حق ماننے والوں میں ۞ اور نہیں سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہے ۔ اور زمین ساری ایک

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

مٹھی ہے اس کی ، دن قیامت کے ، اور آسمان لپٹے ہیں اسکے داہنے ہاتھ میں ۔ وہ پاک ہے اور بہت اوپر

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

ہے اس سے کہ شریک بتاتے ہیں ف ۞ اور پھونکا جاوے نرسنگا ، پھر بے ہوش ہو گرا ، جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ

میں ، مگر جس کو اللہ نے چاہا ۔ پھر پھونکا گیا دوسری بار ، پھر تبھی وہ کھڑے ہو

يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَ

گئے دیکھتے ف ۞ اور چمکی زمین اپنے رب کے نور سے ، اور لا دھرا دفتر ، اور

جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا

حاضر آئے پیغمبر اور گواہ ، اور فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے ، اور ان پر

فوائد ف اللہ کے فرمائے موافق اللہ کا داہنا ہاتھ کہئے اور بایاں نہ کہئے۔ ۱۲ منہ رح ف ایک بار نفخ صور ہے عالم کی فنا کا دوسرا زندہ ہونے کا ، یہ تیسرا ہے بے ہوشی کا بعد حشر کے ، چوتھا خبردار ہونے کا اس کے بعد اللہ کے سامنے ہو جاویں گے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۶۱) اور جو لوگ کفر اور شرک سے بچتے تھے اللہ تعالیٰ ان متقیوں کو کامیابی کے ساتھ جہنم سے بچائے گا نہ ان کو کسی طرح کی تکلیف چھوئے گی نہ وہ کبھی غمگین ہونگے ، تقویٰ کے مختلف درجے ہیں ۔ کم از کم یہ کہ شرک سے بچتا رہے ، تو اس آیت میں عام مسلمانوں کو بڑی بشارت ہے اور جو تقویٰ کے اعلیٰ درجات کو طے کر چکے ہیں ۔ تو ان کی تو کامیابی کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے ۔ بہر حال اہل تقویٰ کو کامیابی کے ساتھ محفوظ رکھا جائے گا ان کو نہ برائی اور تکلیف اور عذاب مس کرینگے اور نہ وہ غم زدہ اور غمگین ہوں گے کیونکہ وہ جنت میں ہونگے ۔

(۶۸) شاہ صاحب نے اوپر چار دفعہ صور پھونکنے کا ذکر کیا ہے اور سورہ نمل (۸۸) کے فائدہ ۲ میں پانچ مرتبہ ذکر کیا ہے اور پھر لکھا ہے کہ صور پھونکنا بہت بار ہے یعنی اسکی تعداد متعین نہیں محققین نے لکھا ہے کہ نفخ صور صرف دو دفعہ ہوگا ۔

الا من شاء اللہ کے استثناء میں حضرات انبیاء اور شہداء اور اکابر ملائکہ شامل ہیں ۔ ایک حدیث میں حضور ؐ نے حضرت موسیٰ ؑ کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ قیامت کے دن بے ہوشی سے محفوظ رہیں گے کیونکہ دنیا میں طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں ۔

يُظْلَمُونَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا

ظلم نہ ہوگا ف؂ ؛ اور پورا ملا ہر جی کو ، جو کیا ، اور اس کو خوب خبر ہے جو

يَفْعَلُونَ ﴿٧٠﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا

کرتے ہیں ف؂ ؛ اور ہانکے گئے جو منکر تھے ، دوزخ کو جتھے جتھے ۔ یہاں تک کہ جب

جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ

پہنچے اس پر ، کھولے گئے اُسکے دروازے اور کہنے لگے ان کو داروغہ اس کے ، کیا نہ پہنچے تھے تم پاس

مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

رسول تم ہی میں کے ؟ پڑھتے تم پر باتیں تمہارے رب کی ، اور ڈراتے تم کو تمہارے دن کی ملاقات سے ۔

هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

یہ ؟ بولے ، کیوں نہیں ! پر ثابت ہوا حکم عذاب کا منکروں پر ؛

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى

حکم ہوا ، کہ پیٹھو دروازوں میں دوزخ کے ، سدا رہنے کو اسمیں ، سو کیا بُری جگہ ہے رہنے کی

الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ

غرور والوں کو ؟ ؛ اور ہانکے گئے ، جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے ۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ

یہاں تک کہ جب پہنچے اس پر ، اور کھولے گئے اسکے دروازے ، اور کہنے لگے ان کو داروغہ اُسکے سلام پہنچے

عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ

تم پر ، تم لوگ پاکیزہ ہو ، سو پیٹھو اسمیں سدا رہنے کو ؛ اور وہ بولے شکر اللہ کا ،

الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ

جس نے سچ کیا ہم سے اپنا وعدہ ، اور وارث کیا ہم کو اس زمین کا گھر ، پکڑ لیں بہشت میں

حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ

سے جہاں چاہیں ، سو کیا خوب نیگ ہے محنت کرنے والوں کا ف؂ ؛ اور تو دیکھے فرشتے

حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ

گھر رہے ہیں عرش کے گرد ، پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں ۔ اور فیصلہ ہوتا ہے

فوائد ف؂ گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتادیں گے بروں کی بُرائی اور بھلوں کی بھلائی جو دیکھتے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف؂ یعنی گواہ آتے ہیں ان کے الزام کو نہیں تو اللہ پر کیا چھپا ہے۔ ۱۲ منہ ف؂ ان کو حکم ہے کہ جہاں چاہیں رہیں لیکن ہر کوئی وہی جگہ چاہے گا جو اسکے واسطے رکھی ہے۔ ۱۲ منہ ع

تشریح وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ (۶۹) اور حاضر آئے پیغمبر، یعنی پیغمبران علیہم السلام خدا کے حضور میں حاضر کئے گئے اور پیش کئے گئے، کسی بڑے کے سامنے آنے کے لئے یہ محاورہ استعمال کیا جاتا ہے۔ (۷۰) یعنی حضرت حق جل مجدہٗ کے نزول جلال کے ساتھ ہی نامۂ اعمال ہر شخص کا اُسکے سامنے رکھ دیا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ جیسا کہ سورۂ نساء میں گذر چکا ہے سب موجود ہو جائیں گے اور سب بندوں کا بلکہ سب مکلفین کا فیصلہ کر دیا جائے گا یہ فیصلہ حق اور انصاف کے ساتھ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا ہے اس کے کئے ہوئے کاموں کا پورا پورا بدلا ملے گا اور وہ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے ان کاموں کو خوب جانتا ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں۔ یعنی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی آگے فیصلے کے بعد نتائج مذکور ہیں حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی گواہ آتے ہیں اُنکے الزام کو نہیں تو اللہ پر کیا چھپا ہے۔ (۷۱) اور وہ لوگ جو کفر کا شیوہ اختیار کئے رہے، نہایت ذلت کے ساتھ جہنم کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب یہ اس جہنم کے پاس پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ اور دوزخ کی حفاظت کرنے والے فرشتے ان سے دریافت کریں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے اور تمہارے اسدن کی ملاقات سے تم کو ڈرایا کرتے تھے وہ منکر کہیں گے ہاں آئے تھے لیکن عذاب کا کلمہ اور عذاب کا وعدہ منکروں پر ثابت ہو کر رہا یعنی جن کے خلاف فیصلہ ہو گیا ان کو ہنکا کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا جب وہ جہنم پر پہنچیں گے تو ان سے فرشتے یہ باتیں دریافت کریں گے اور وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے کلمۃ العذاب سے شاید مراد ہے لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ہو[۲] ان کو کہا جائیگا داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں میں ہمیشہ اسمیں رہنے کو پس وہ دوزخ بری جگہ اور برا ٹھکانا ہے۔ غرور کرنے والوں کا یعنی دوزخ کے دروازوں میں

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٥﴾

ان میں انصاف کا، اور یہی بات ہوئی، کہ سب خوبی ہے اللہ کو، جو صاحب ہے سارے جہان کا ف ۱

ایاتها ۸۵ (۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۶۰) رکوعاتها ۹

سورۂ مؤمن مکی ہے۔ اور پچاسی (۸۵) آیتیں اور نو (۹) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ

اتارا کتاب کا اللہ سے ہے، جو زبردست ہے

الْعَلِيمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ

خبردار - گناہ بخشنے والا، اور توبہ قبول کرتا، سخت مار

الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٣﴾

دیتا، مقدور کا صاحب - کسی کی بندگی نہیں سوا اسکے۔ اسی کیطرف پھر جانا ہے

مَا يُجَادِلُ فِي آيٰتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ

وہی جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں، جو منکر ہیں، سو تو نہ بہک اس پر،

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ

کہ چلتے پھرتے ہیں شہروں میں ف ۱ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے قوم نوح کی، اور کتنے فرقے

مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَ

ان سے پیچھے - اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول پر، کہ اس کو پکڑ لیں، اور

جٰدَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ

لانے لگے جھوٹے جھگڑے، کہ اس سے ڈگاویں سچا دین، پھر میں نے ان کو پکڑا، تو کیسی ہوئی

كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

میری سزا دینی؟ اور ویسے ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی، منکروں پر،

كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ

کہ یہ ہیں دوزخ والے جو لوگ اٹھا رہے ہیں عرش اور جو

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ان منکروں کو داخل ہونیکا حکم ہوگا اور ہمیشہ رہنے کا حکم دیا جائیگا۔ آخر میں فرمایا سو کیا ٹھکانا ہے دوزخ تکبر کرنے والوں کا۔ یہ بات یا تو فرشتے کہیں گے یا حضرت حق تعالیٰ کا کلام ہے (۷۳) اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کو بھی گروہ گروہ بنا کر جنت کی طرف روانہ کیا جائیگا یہاں تک کہ جب یہ لوگ جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور جنت کے محافظ فرشتے ان سے کہیں گے تم پر سلام پہنچے تم خوشحال رہو۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف ۱ فرشتوں میں فیصلہ یہ کہ ہر ایک اپنے قاعدے پر ایک تدبیر بولتا ہے پھر اللہ تعالےٰ ایک کی بات جاری کرتا ہے وہی ہوتی ہے حکمت کے موافق یہ ماجرا اب بھی ہے اور قیامت میں بھی ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی آشنائیاں رکھتے ہیں سرداروں سے اس کا اندیشہ نہ کر ۱۲ منہ رح

تشریح (۳) حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا، توبہ کرنیوالے کے گناہ بخشنے والا اور توبہ کرنیوالے کی توبہ کو قبول فرمانیوالا ثابت بنانی حضرت مصعب بن عمیر کیساتھ کوفہ کے نواحی میں گشت کر رہے تھے تو ثابت ایک باغ میں دو رکعتیں پڑھنے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے نماز میں سورہ مؤمن کی ابتدائی آیتیں پڑھنی شروع کیں تو انہوں نے ایک شخص کو سفید خچر پر سفید چادر اوڑھے ہوئے دیکھا کہ ان کے پاس آیا اور اس نے کہا اے شخص جب تو کہے غافر الذنب تو کہہ یَا غَافِرَ الذَّنْبِ اغفر ذنبی اور جب تو کہے قابل التوب تو یوں کہہ یَا قَابِلَ التَّوْبِ اِقْبَلْ تَوْبَتِیْ اور جب کہے شدید العقاب تو یوں کہہ یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ اور جب تو کہے ذی الطول، تو کہہ یَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَیَّ بِخَیْرٍ۔ ثابت کہتے ہیں میں نے اسی طرح کہا، بعد میں میں نے اس شخص کو تلاش کیا تو نہیں پایا تو آس پاس کے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس شخص کے دیکھنے سے انکار کیا۔ یا آیت میں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں فرما کر پھر اس کی توحید و قیامت کا اعلان کیا۔ آگے اہل باطل کا رد ہے۔

حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

اسکے گرد ہیں، پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں، اور اس پر یقین رکھتے ہیں، اور گناہ بخشواتے ہیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

ایمان والوں کے۔ اے رب ہمارے! ہر چیز سمائی ہے تیری مہر میں اور خبر میں،

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں، اور چلیں تیری راہ، اور بچا ان کو آگ کی مار

الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ

سے ❊ اے رب ہمارے! اور داخل کر ان کو بسنے کے باغوں میں، جن کا وعدہ دیا تو نے

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ

ان کو، اور جو کوئی نیک ہو ان کے باپوں میں، اور عورتوں میں اور اولاد میں۔ بے شک

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ

تو ہی ہے زبردست حکمت والا ف۱ ❊ اور بچا ان کو برائیوں سے۔ اور جس کو تو بچاوے

السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ ع

برائیوں سے، اس دن اس پر مہر کی تو نے۔ اور یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد پانی ف۲ ❊

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ

جو لوگ منکر ہیں، ان کو پکار کے کہیں گے۔ اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے، کہ تم بیزار ہوئے ہو

اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰ قَالُوْا

اپنے جی سے، جس وقت تم کو بلاتے تھے یقین لانے کو، پھر تم منکر ہوتے تھے ف۳ ❊ بولے

رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

اے رب ہمارے! تو موت دے چکا ہم کو دو بار، اور زندگی دے چکا دو بار، اب ہم قائل ہوئے اپنے

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۱۱ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ

گناہوں کے۔ پھر اب بھی ہے نکلنے کو کوئی راہ ف۴ ❊ یہ تم پر اسواسطے کہ جب کسی

اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ

نے پکارا اللہ کو اکیلا، تو تم منکر ہوئے، اور جب اسکے ساتھ شریک پکارئیے، تو تم یقین لانے لگے۔ اب

ع ۹ / ۶

فوائد

ف۱ یعنی اگرچہ بہشت ہر کسی کو ملنی ہے اپنے عمل سے جورو بیٹا اور ماں باپ کام نہیں آتا لیکن تیری حکمتیں ایسی بھی ہیں کہ ایک کے سبب سے کتنوں کو اعلیٰ درجے میں پہنچا دے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہو اپنے ہی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہوں کہ ہم بھی اسی کی چال چلیں یہ نیت قبول پڑ جاوے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی تیری مہر ہی ہو کہ برائیوں سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی آج تم اپنے جی کو دھتکارتے ہو، دنیا میں جب کفر کرتے تھے اللہ اس سے زیادہ تم کو دھتکارتا تھا اسی کا بدلہ آج پاؤ گے۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مر کے پھر جئیے، یہ ہوتیں دو موتیں اور دو جیاتیں۔ ۱۲ منہ رح

لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ

حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا ۞ وہی ہے، تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں، اور اتارتا تمہارے واسطے آسمان

مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا

سے روزی - اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو ۞ سو پکارو

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ رَفِيْعُ

اللہ کو، نری کر کر اس کے واسطے بندگی، اور پڑے برا مانیں منکر ۞ صاحب

الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ

اونچے درجوں کا، مالک تخت کا - اتارتا ہے بھید کی بات اپنے حکم سے، جس پر

يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ

چاہے اپنے بندوں میں، کہ وہ ڈراوے ملاقات کے دن سے - جس دن وہ لوگ نکل کھڑے

لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ

ہونگے چھپی نہ رہے گی اللہ پر ان کی کوئی چیز - کس کا راج ہے اس دن ؟ -

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا

اللہ کا ہے، جو اکیلا ہے دباؤ والا ۞ آج بدلا پاوے گا ہر جی، جیسا کمایا -

كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

ظلم نہیں آج بے شک - اللہ شتاب لینے والا ہے حساب ۞

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَـنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ

اور خبر سنا دے ان کو، اس نزدیک آنے والے دن کی، جس وقت دل پہنچیں گے گلوں کو، دبا رہے ہونگے -

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ ۭ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ

کوئی نہیں گنہگاروں کا دوست، اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جاوے ۞ وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ،

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

اور جو چھپا ہے سینوں میں ۞ اور اللہ چکاتا ہے انصاف - اور جن کو پکارتے ہیں اس کے

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ

سوا، نہیں چکاتے ہیں کچھ - بے شک اللہ جو ہے، وہی ہے سنتا،

تشریح

(١٧) حضرت عبداللہ بن انیس رضؓ نے فرمایا۔ ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دلوائی جائیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو برائیاں مظلوم کی ظالم پر ڈالی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ حساب میں جلدی کرنے والا ہے یعنی یہ کہ بیک وقت سب سے حساب لے لے گا اس کا حساب لینا ایک سے دوسرے سے حساب لینے کو بیک وقت مانع نہ ہوگا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لاظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہیں، گناہ تین قسم کے ہیں ایک قسم وہ جو بخش دیئے جائیں گے دوسری قسم وہ جو نہیں بخشے جائیں گے۔ تیسری قسم وہ جو جن میں سے کچھ چھوڑا نہیں جائے گا۔ جن گناہوں کی بخشش ہو جائے گی وہ گناہ وہ ہیں جن کے کرنے والے نے توبہ کر لی ہو گی جو نہیں بخشا جائے گا وہ گناہ شرک ہے اور جو نہیں چھوڑا جائے گا وہ حقوق کا گناہ ہے۔ جو پورا دلوایا جائے گا۔ ظالم سے مظلوم کو، غاصب سے مغصوب کو، اگر کسی نے ناحق کسی کو طمانچہ مارا ہے تو اس کا بھی بدلہ دلوایا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تاکید فرمایا کرتے تھے جس پر کسی کا کوئی حق ہو تو وہ اس کو اس دن سے پہلے پہلے معاف کرالے جس دن درہم و دینار نہ ہوں گے بلکہ حقوقِ اعمال سے ادا کرائے جائیں گے (١٨) اور اے پیغمبر آپ ان کو اس قریب آنے والے دن کی مصیبت سے ڈرا دیجئے جس وقت مارے غم اور خوف کے گھٹ گھٹ کر لوگوں کے کلیجے منہ کو آتے ہوں گے اس وقت ان ظالموں کا نہ کوئی غم خوار ہوگا نہ دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی ہوگا جس کی بات مان لی جائے۔ کلیجہ منہ کو آنا ایک محاورہ ہے ہماری زبان کا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ دن قریب ہی آنے والا ہے کیونکہ ہر روز قریب ہوتا جاتا ہے اس دن کی گھبراہٹ اور خوف اور نفسا نفسی کا قرآن میں بہت جگہ ذکر آچکا ہے۔

الْبَصِيرُ ﴿۲۰﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ
دیکھتا ۞ کیا پھرے نہیں ملک میں ؟ کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا ان کا ؟ جو

عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
تھے ان سے پہلے ۔ وہ تھے ان سے سخت زور میں، اور جو نشان

وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ
چھوڑ گئے زمین میں، پھر ان کو پکڑا اللہ نے ان کے گناہوں پر ۔ اور نہ ہوا

لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿۲۱﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم
ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا ۞ یہ اس پر، کہ ان پاس آتے تھے ان کے رسول،

بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾
کھلے نشان لے کر، پھر منکر ہوئے، پھر ان کو پکڑا اللہ نے ۔ بے شک وہ زور آور ہے، سخت مار دینے والا ۞

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۲۳﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
اور ہم نے بھیجا موسیٰ ؑ کو، اپنی نشانیاں دے کر، اور کھلی سند ۔ ۞ فرعون،

وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم
اور ہامان، اور قارون پاس، پھر کہنے لگے، یہ جادوگر ہے جھوٹا ف ۞ پھر جب پہنچا ان پاس لے کر

بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
سچی بات، ہمارے پاس سے، بولے، مارو بیٹے ان کے، جو یقین لائے اس کے ساتھ

وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿۲۵﴾
اور جیتی رکھو ان کی عورتیں ۔ اور جو داؤ ہے منکروں کا سو غلطی میں ۞

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ
اور بولا فرعون، مجھ کو چھوڑو کہ مار ڈالوں موسیٰ کو، اور پڑا پکارے اپنے رب کو ۔ میں ڈرتا

أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ
ہوں کہ بگاڑے تمہاری راہ، یا نکالے ملک میں خرابی ف ۞ اور کہا موسیٰ نے،

مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ
میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی، ہر غرور والے سے جو یقین نہ کرے

فوائد ف قارون تھا قوم بنی اسرائیل میں لیکن مرضی میں موافق تھا فرعون والوں کے اور انہی کی دولت سے کما تا تھا مال ۱۲ منہ رحمہ ف فرعون نے کہا مجھ کو چھوڑو شاید اس کے ارکان مشورہ نہ دیتے ہوں گے مارنے کا اس سے کہ معجزہ دیکھ کر ڈر گئے تھے کہیں اس کا رب بدلا نہ لے ۱۲ منہ رحمہ

ع ۲ / ۱۱

تشریح (۲۱) **مجرموں کا انجام**

توکیا زمین پر چل پھر کر ان منکروں نے ان منکروں کا انجام نہیں دیکھا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑا اور اللہ تعالیٰ کی گرفت کے وقت کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوا (۲۲) یہ گرفت اور مؤاخذہ اس سبب سے ہوا کہ ان کے پیغمبران کے پاس واضح دلائل اور کھلے نشان لے کر آگئے مگر وہ کفر اور انکار ہی کرتے رہے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا بلاشبہ وہ بڑی قوت والا سخت عذاب کرنے والا ہے یعنی ان کے پاس بھی رسول آئے تھے ۔ اور دلائل پیش کئے تھے مگر وہ اپنے کفر پر قائم رہے آخر کار اللہ تعالےٰ نے ان کو پکڑا کیونکہ بڑا قوی اور سخت عذاب کرنے والا ہے اسی مناسبت سے آگے فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۔ (۲۳) اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ ؑ کو اپنی نشانیاں اور بڑی واضح دلیل دے کر (۲۴) فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا ۔ سو انہوں نے کہا جادوگر ہے جھوٹا ۔ یعنی احکام عطا فرمائے اور معجزے عطا فرمائے یہ سب کچھ ان لوگوں نے دیکھا مگر موسیٰ ؑ کو جھوٹا جادوگر کہا غرض جب موسیٰ ہمارے پاس سے دین حق لے کر ان کے پاس آیا تو ان لوگوں نے کہا کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں ۔ ان کے بیٹوں کو قتل کرے اور ان کی عورتوں یعنی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو ۔ اور کافروں کی یہ تدبیر اور یہ داؤں نہ ہوا مگر بے سود ، یعنی جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئے اور فرعون عاجز ہوا تو یہ حکم دے دیا تاکہ بنی اسرائیل کی قوت کمزور ہو جائے اور ان کو بغاوت کرنے کا موقع نہ ملے ایک قتل لڑکوں کا حضرت موسیٰ کی پیدائش سے پہلے تھا لیکن موسیٰ پیدا ہوئے اور پیغمبر بن گئے ۔ اب کی دفعہ شاید بنی اسرائیل کی قوت کمزور کرنے کی غرض سے یہ تدبیر اختیار کی ہوگی لیکن انقلاب آکر رہا اور فرعون کی حکومت ختم کر دی گئی ۔ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

آگے خود موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی گفتگو کا ذکر ہے ۔

يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

حساب کا دن ف۱ ۞ اور بولا ایک مرد ایماندار فرعون کے لوگوں میں، جو چھپاتا تھا

اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

اپنا ایمان، کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، اور لایا ہے تم پاس

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ

کھلی نشانیاں تمہارے رب کی۔ اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس پر پڑے گا اس کا جھوٹ۔ اور اگر وہ سچا

صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ

ہوگا تو تم پر پڑے گا کوئی وعدہ، جو دیتا ہے۔ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اس کو جو

هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي

ہو بے لحاظ جھوٹا ف۲ ۞ اے قوم میری! تمہارا راج ہے آج، چڑھ رہے ہو ملک میں،

الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَاۗءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ

پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت سے، اگر آگئی ہم پر۔ بولا فرعون،

مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

میں وہی سوجھاتا ہوں تم کو جو سوجھا مجھ کو، اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں

الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ

بھلائی ہے ۞ اور کہا اس ایماندار نے، اے قوم میری! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر آوے دن

يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَ

ان فرقوں کا سا۔ جیسے رسم پڑی قوم نوح کی، اور عاد اور ثمود کی، اور

الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾

جو ان کے پیچھے ہوئے۔ اور اللہ بے انصافی نہیں چاہتا بندوں پر ۞

وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ

اور اے قوم میری! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر آوے دن ہانک پکار کا۔ جس دن بھاگو گے پیٹھ دے کر،

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

کوئی نہیں تم کو اللہ سے بچانے والا۔ اور جس کو غلطی میں ڈالے اللہ، تو کوئی نہیں اس کو

ع ۳ / ۸

فوائد ف۱ جس کو حساب کا یقین ہو وہ ظلم کاہے کو کرے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی اگر جھوٹا ہے تو جس پر جھوٹ بولتا ہے وہی سزا دے رہے گا اور شائد سچا ہو تو اپنا فکر کرو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ (۳۲) میں ڈرتا ہوں کہ تم پر آوے دن ہانک پکار کا، یہ اُردو محاورہ ہے ہانک پکار کا دن، غل شور کا دن ہانکنا چلانے اور چلانے دونوں معنی دیتا ہے، ہانک دے لو، آواز دے لو، ہانک دو، چلا دو۔ مفسرین نے لکھا ہے اسمیں (ی متکلم) محذوف ہے۔ ای یوم التنادی یعنی میری چیخ و پکار کا دن۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی مراد اُوپر فائدہ میں مذکور ہے لیکن جمہور کے نزدیک یوم التناد قیامت کا دن ہے اس دن ایک دوسرے کو پکارے گا، یا فرشتے پکارینگے، یا اہل دوزخ اہل جنت کو پکارینگے حساب وکتاب اور نامۂ اعمال کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کریں گے لیکن بھاگنے کی کوئی جگہ نہ ہوگی یا یہ مطلب کہ حساب کی جگہ سے پیٹھ پھیر کر عذاب کیطرف چلو گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں جو تم کو میدانِ حشر کی پریشانیوں سے بچالے یا عذاب بچالے۔ اور جو شخص باوجود دلائل کو دیکھنے اور سمجھنے کے پھر بھی گمراہی کو نہیں سمجھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی نہیں فرماتا اور اس کی عدم استعداد اور سرکشی کے باعث گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ

سوجھانے والا ف ۞ اور تم پاس آچکا ہے یوسف اس سے پہلے کھلی باتیں لے کر،

فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ

پھر تم رہے دھوکے ہی میں ان چیزوں سے جو وہ لایا۔ یہاں تک کہ جب مر گیا، کہنے لگے،

لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ

ہرگز نہ بھیجے گا اللہ اسکے بعد کوئی رسول۔ اسی طرح بہکاتا ہے اللہ اس کو،

هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

جو ہو زیادتی والا شک کرتا ف ۞ وہ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں،

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ

بغیر کچھ سند کے، جو پہنچی ہو ان کو۔ بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں، اور ایمان داروں

اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

کے ہاں۔ اسی طرح مہر کرتا ہے اللہ ہر دل پر غرور والے سرکش کے ۞

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

اور بولا فرعون، کہ اے ہامان! بنا میرے واسطے ایک محل، شاید میں پہنچوں رستوں میں۔

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ

رستوں میں آسمان کے، پھر جھانک دیکھوں موسیٰ کے معبود کو، اور میری اٹکل میں تو وہ

كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ

جھوٹا ہے۔ اور اسی طرح بھلے دکھائے گئے فرعون کو اس کے برے کام، اور روکا گیا

عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ

راہ سے۔ اور جو داؤ تھا فرعون کا، سو کھپنے کے واسطے ۞ اور کہا اس

الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾

ایماندار نے، اے قوم! میری راہ چلو، پہنچا دوں تم کو نیکی کی راہ پر ۞

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ

اے قوم! یہ جو زندگی ہے دنیا کی، سو برت لینا ہے اور وہ گھر جو پچھلا ہے، وہی ہے

ع ۴ ۹

فوائد ف ہانک پکار کا دن ان پر آیا جبکہ غرق ہوئے قلزم میں ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔ ڈوبتے میں یہ اسکو کشف سے معلوم ہوا ہوگا یا قیاس سے کہ ہر قوم پر عذاب اسی طرح آتا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی ہر قائل نہ ہوئے۔ بعد انکی موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسف کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا۔ ایسا نبی کوئی نہ ہوگا۔ یا وہ انکار یا یہ اقرار یہی زیادہ گوئی ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح چنانچہ ایک بڑا اونچا منار بنایا گیا اور اسکو اتنا بلند کیا کہ تمام عمارتوں سے وہ اونچا تھا چنانچہ فرعون اس پر چڑھا مگر دیکھا کہ آسمان اتنا ہی اونچا ہے جتنا نیچے سے نظر آتا تھا اس نے لوگوں کو یہ دھوکا دیا کہ اونچا ہو کر ذرا موسیٰ کے خدا کا پتا چلاؤں گا۔ اور اس کی ٹوہ لگاؤں گا اور یہ بھی کہا تھا کہ میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں لیکن جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اس کا جھوٹ تم پر آشکار کر دوں اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکے عمل کی برائی اسکو دکھائی نہ دیتی تھی بلکہ اعمال کی برائی اس کے لئے دیدہ زیب بنا دی گئی۔ اور یہی مرض کی انتہائی خوفناک حالت ہے کہ مریض کو مرض کا احساس جاتا ہے اور وہ باوجود مرض کے اپنے کو تندرست سمجھنے لگے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ راہ حق سے روکا گیا۔ اسی ناگفتہ بہ حالت کی وجہ سے فرمایا کہ اسکا ہر داؤں تباہ و برباد ہونے والا ہے۔

دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ

ٹھہراؤ کا گھر ✿ جس نے کی ہے برائی ، تو وہی بدلا پاوے گا اس کے برابر - اور جس نے

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

کی ہے بھلائی ، مرد ہو یا عورت ، اور وہ یقین رکھتا ہو ، سو وہ لوگ جاویں گے

الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ

بہشت میں ، روزی پاوینگے وہاں بے شمار ✿ اے قوم ! مجھ کو کیا ہوا ہے ؟ بلاتا ہوں تم کو

اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ

بچاؤ کیطرف ، اور تم بلاتے ہو مجھ کو آگ کی طرف ف ✿ تم بلاتے ہو مجھ کو ، کہ منکر ہوں

بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى

اللہ سے اور شریک ٹھہراؤں اس کا جس کی مجھ کو خبر نہیں - اور میں بلاتا ہوں تم کو ، اس

الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ

زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف ✿ آپ ہی ہوا ، کہ جس کی طرف مجھ کو بلاتے ہو اس کا بلاوا کہیں نہیں

دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ

دنیا میں اور نہ آخرت میں ، اور یہ کہ ہم کو پھر جانا ہے اللہ کے پاس ، اور یہ

الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ

کہ زیادتی والے وہی ہیں دوزخ کے لوگ ✿ سو آگے یاد کرو گے ، جو میں کہتا ہوں تم کو -

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو - بے شک اللہ کی نگاہ میں ہیں سب بندے ✿

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ

پھر بچا لیا موسیٰ کو اللہ نے ، برے داؤں سے جو کرتے تھے ، اور الٹ پڑا فرعون والوں پر بری طرح

الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ

کا عذاب ✿ آگ ہے ، کہ دکھا دیتے ہیں ان کو صبح اور شام - اور جس دن

تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

اٹھے گی قیامت - داخل کرو فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں ف۲ ✿

فوائد ف اپنے اُوپر دھر کر کہا ان کو سنایا۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ یہ عالم قبر کا حال ہے کافر کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور قیامت کو اسمیں پیٹھے گا اور مؤمن کو بہشت۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۴۲) یہ یقینی بات ہے کہ تم مجھ کو اس کی طرف بلاتے ہو جو اپنی طرف بلانے اور دعوت دینے کی صلاحیت نہ دنیا میں رکھتا ہے اور نہ آخرت میں یعنی اس کا بلاوا کہیں نہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ ہم سب کی بازگشت اللہ تعالےٰ ہی کیطرف ہے اور کچھ شک نہیں کہ جو حد سے تجاوز کرنے والے اور زیادتی کرنے والے ہیں وہی اہل جہنم ہیں (۴۳) لیس لہٗ دعوۃ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ نہ دنیا میں کسی ضرورت کے وقت پکارے جانے کے قابل ہیں اور نہ آخرت میں پکارے جانے کے لائق ہیں اور جب ہم سب کی بازگشت یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کیطرف ہے تو ہم کو صرف ایسے معبود کی ضرورت ہے جو دنیا میں تو کام آتا ہی ہے وہ آخرت میں بھی کام آئے۔ نہ وہ کہ نہ یہاں کسی کی سُنے اور نہ آخرت میں کسی کی سنے اور کسی پکار کو قبول کرنے کے قابل ہی نہ ہو، غرض جب یہ بات صاف ہو گئی کہ جو لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں یعنی توحید کی حد سے گزر کر شرک کی حد میں داخل ہو جانے والے ہی لوگ اہل جہنم میں سے ہیں اب آگے اس نے پھر تہدید کے طور پر انجام سے ڈرایا۔ (۴۴) پس میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری اس بات کو آگے چل کر یاد کرو گے اور میں اپنا کام اور اپنا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں بلاشبہ اللہ تعالےٰ سب بندوں کا نگراں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں سب بندے یعنی جب عذاب آ جائے گا اسوقت میری باتوں کو یاد کرو گے اگرچہ اس وقت یاد کرنا مفید نہ ہوگا، رہا یہ کہ مجھ کو جو فرعون کی گرفت سے ڈرا رہے ہیں تو میں اپنا معاملہ اور تمام مقدمہ اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ تمام بندے اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہیں۔ وہ سب کا نگران ہے یہ مقام تفویض ہے جو اللہ تعالےٰ کے اچھے وفاشعار اور اطاعت گذار بندوں کو میسر ہوتا ہے حزقیل کی تقریر بالعباد تک ختم ہو چکی آگے پھر فرعون کا ذکر ہے (۴۵) چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس مؤمن مرد کو یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان لوگوں کی بدی اور شرارت آمیز چالوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو بُرے اور بدترین عذاب نے آگھیرا۔

النصف

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ

اور جب آپس میں جھگڑیں گے آگ میں ، پھر کہیں گے کمزور غرور کرنے والوں

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا

کو ، ہم تھے تمہارے پیچھے ، پھر کچھ تم ہم پر سے اٹھا لوگے حصہ

مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ

آگ کا ؟ ✽ کہیں گے جو غرور کرتے تھے ، ہم سبھی پڑے ہیں اسمیں ، اللہ فیصلہ

قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

کرچکا بندوں میں ف ✽ اور کہیں گے جو لوگ پڑے ہیں آگ میں ، دوزخ کے

جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾

داروغوں کو ، مانگو اپنے رب سے ، کہ ہم پر ہلکا کرے ایک دن تھوڑا عذاب ✽

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا

وہ بولے ! کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول کھلے نشان لے کر ؟ کہیں گے ، کیوں نہیں ! بولے

فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ

پھر پکارو - اور کچھ نہیں پکارنا کافروں کا ، مگر بھٹکنا ف ✽ ہم مدد کرتے ہیں

رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ

اپنے رسولوں کی ، اور ایمان والوں کی دنیا کے جیتے ، اور جب کھڑے ہوں گے

الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ

گواہ - جس دن کام نہ آویں منکروں کو ان کے بہانے ، اور ان کو

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى

پھٹکار ہے ، اور ان کو برا گھر ✽ اور ہم نے دی موسیٰ کو راہ کی سوجھ ،

وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ ۙ هُدًى وَّذِكْرٰى

اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا ✽ سوجھائی اور سمجھائی

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

عقل مندوں کو ✽ سو تو ٹھہرا رہ ، بے شک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور

فوائد

ف۱ یعنی اب جگہ نہیں رہی کہ کوئی کسی کے کام آوے - ۱۲ منہ رح

ف۲ دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش ہمارا کام نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں۔ سفارش کام ہے رسولوں کا۔ سو رسولوں سے تو تم بخلاف ہی تھے - ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۰) کافروں کی دعاء آخرت میں مقبول نہیں، لیکن دنیا میں مومن اور کافر دونوں کی دعائیں حسب مصلحت خداوندی قبول کی جاتی ہیں۔ ابلیس جو سب سے بڑا کافر ہے اسکی دعاء قبول کر لی گئی ، (بیان القرآن سورہ مومن جلد ۱۰ ص۳۹) عنایہ شرح ہدایہ میں تصریح کے ساتھ لکھا ہے دعوۃ المظلوم وان کان کافراً لیس دونھا حجاب. جلد ۸ ص۳۵۶) اور خدا کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں اگرچہ وہ کافر ہو۔

مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے مجالس حکیم الامت میں لکھا ہے کہ حضرت تھانویؒ نے فرمایا مدت سے میرا یہ خیال ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ جسطرح باقاعدہ زبانی یا تحریری معاہدہ ہوتا ہے اور اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ مسلم اور غیر مسلم آپس میں لین دین کرتے ہیں، آپس میں معاشرتی معاملات ہوتے ہیں اس لین دین اور رہن سہن میں ایکدوسرے پر اعتماد کرتا ہے۔ عملی زندگی میں یہ میل جول ایک طرح کا عملی معاہدہ ہے اس معاہدہ کی رعایت کرنا ضروری ہے اور اس صورت حال میں لوگوں پر اچانک کرنا بد عہدی ہے، یہ لوگ ایکدوسرے سے اپنے آپ کو بے خطر سمجھتے ہیں اور یہ بد عہدی شریعت اسلامیہ میں کسی حال غیر مسلموں کے ساتھ جائز نہیں حضرت تھانویؒ نے یہ اجتہاد حضرت موسیٰ کے قبطی کو ہلاک کرنے اور پھر اس فعل پر خدا کے حضور میں معذرت کرنے سے کیا ہے، (مطبوعہ کراچی)

اِسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

بخشوا اپنا گناہ ، اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں ، شام کو اور صبح کو ف۱

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ

جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں ، بغیر کچھ سند کے جو پہنچی ہو ان کو ، اور کچھ

فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ

نہیں ان کے جی میں ، غرور ہے کہ کبھی نہ پہنچیں گے اس تک ۔ سو تو پناہ مانگ اللہ کی ۔ بے شک وہ

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ

ہے سنتا دیکھتا ف۲ ؛ البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا ، بڑا ہے لوگوں کے بنانے

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

سے ، لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے ف۳ ؛ اور برابر نہیں اندھا

وَالْبَصِيْرُ ۥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا

اور دیکھتا ۔ اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہیں ، اور نہ بد کار ۔ تم تھوڑا

مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

سوچ کرتے ہو ف۴ ؛ تحقیق وہ گھڑی آنی ہے ، اس میں دھوکا نہیں ۔ لیکن بہت

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ

لوگ نہیں مانتے ؛ اور کہتا ہے تمہارا رب ، مجھ کو پکارو کہ پہنچوں تمہاری پکار کو ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ

بے شک جو لوگ بڑائی کرتے ہیں میری بندگی سے ، اب پیٹھیں گے دوزخ

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا

میں ذلیل ہو کر ف۵ ؛ اللہ ہے جس نے بنادی تم کو رات ، کہ اس میں چین

فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ

پکڑو ، اور دن دیا دکھاتا ۔ اللہ تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر ،

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

لیکن بہت لوگ حق نہیں مانتے ؛ وہ اللہ ہے رب تمہارا ،

ع ۶/۱۰ ۱۱

فوائد

ف۱ حضرت رسول خدا دن میں سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہے اسکے موافق ہر کسی کو ضرور ہے استغفار ۱۲ منہ رح ف۲ غرور یہ کہ اس پیغمبر سے ہم اوپر رہیں یہ ہونا نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی ایک دن چاہیے کہ ان کا فرق کھلے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہنچتا ہے سو برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اس کی مرضی موافق مالک ہے اپنی خوشی کرتا ہے۔

تشریح

(۵۷) البتہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے بڑا کام ہے قدرت کا مگر اکثر لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔ اوپر کی آیت میں رسالت پر اعتراض کرنے والوں کا رد اور ان کا جواب تھا اس آیت میں منکرین توحید اور منکرین بعث کا رد ہے۔ یعنی آسمان و زمین کا پہلی مرتبہ پیدا کرنا انسانوں کے دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں بہت بڑی قدرت کا اظہار ہے یعنی انسانوں کے دوبارہ پیدا کر دینے کا انکار کرتے ہو اور آسمان و زمین کے ابتداءً پیدا کرنے کا اقرار کرتے ہو حالانکہ اتنی بات نہیں سمجھتے کہ جو آسمان و زمین کا موجد ہے اس کو انسان کا دوبارہ پیدا کرنا اور انسانوں کا اعادہ کر لینا کیا مشکل ہے۔ (۵۸) اور اندھا اور دیکھتا دونوں برابر نہیں ہوتے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ اور بدکار دونوں برابر نہیں ہو سکتے تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو۔ چونکہ دو نظریوں پر بحث ہو رہی ہے بعض لوگ غور کرتے ہیں سوچتے ہیں اور حق بات کو مان لیتے ہیں اور بعض نہ غور کرتے ہیں نہ سوچنے کے عادی ہیں اور نہ مانتے ہیں اس لئے دو فرقے بن گئے ہیں۔ دونوں کے عدم مساوات کا اعلان ہے، غور کرنے اور سوچنے اور ایمان لانے والے کو آنکھوں والا اور سوجھا کا فرمایا ہے اور عدم تدبر والوں کو اندھا فرمایا۔ دوسری بات میں صراحتاً فرمایا کہ اہل ایمان جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند بھی رہے اور دوسرے بدکردار یعنی کفر و شرک میں مبتلا اور دین حق کے مخالف یہ دونوں برابر نہیں آخر میں کم غور کرنے اور کم سوچ بچار کو بتلا فرمایا کہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾

ہر چیز بنانے والا ، کسی کی بندگی نہیں اسکے سوا ، پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو؟

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾

اسی طرح پھیرے جاتے ہیں جو لوگ رہتے ہیں اللہ کی باتوں سے منکر ہوتے

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَ

اللہ ہے جس نے بنا دی تم کو زمین ٹھہراؤ ، اور آسمان عمارت ، اور

صَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذٰلِكُمُ

تم کو صورت بنائی، پھر اچھی بنائی صورتیں تمہاری ، اور روزی دی تم کو ستھری چیزوں سے ۔ وہ اللہ

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ

ہے رب تمہارا ۔ سو بڑی برکت ہے اللہ کی، جو رب ہے سارے جہان کا ف ۔ وہ ہے زندہ رہنے والا

إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

کسی کی بندگی نہیں اسکے سوا، سو اس کو پکارو نری کرکر اس کی بندگی ۔ سب خوبی اللہ کو ،

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ

جو رب ہے سارے جہان کا ۔ تو کہہ ، مجھ کو منع ہوا کہ پوجوں جن کو تم

تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي

پکارتے ہو سوا اللہ کے ۔ جب پہنچ چکیں مجھ کو کھلی نشانیاں میرے رب سے

وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ

اور حکم ہوا کہ تابع رہوں جہان کے صاحب کا ۔ وہی ہے جس نے بنایا تم کو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ

خاک سے ۔ پھر پانی کی بوند سے ، پھر لہو کی پھٹکی سے ۔ پھر

يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا

تم کو نکالتا ہے لڑکے پھر جب تک پہنچو اپنے زور کو ، پھر جب تک ہو جاؤ

شُيُوخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا

بوڑھے ۔ اور کوئی ہے تم میں کہ بھر لیا اس سے پہلے ، اور جب تک کہ پہنچو لکھے وعدے

فوائد

ف سب جانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور روزی ستھری ہے ۔ ۱۲ منہ رح

نبی معصوم کا استغفار

تشریح (۵۶)

قرآن کریم میں کئی مقام پر رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس آیت میں صرف اپنے گناہ کے لئے اور سورۂ محمد (۱۹) میں اپنے اور اپنی امت دونوں کے گناہوں پر استغفار کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور سورہ الفتح میں بطور بشارت یہ کہا گیا ہے کہ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کرے رسول نبی معصوم (بیگناہ) ہوتے ہیں پھر یہ استغفار کیا؟ اس کے کئی جواب دیئے گئے ہیں۔

(۱) ذنب کا لفظ عام گناہوں کے لئے نہیں لایا گیا بلکہ معمولی لغزشوں اور غیر ردی باتوں (جو کسی نہ کسی دینی مصلحت کے تحت نبی سے صادر ہوتے ہیں) استعمال کیا گیا۔

(۲) استغفار مطلق عبادت ہے اور حضور بطور عبادت استغفار فرماتے تھے۔ گناہ کی معافی کا تصور ایک الگ بات ہے۔

شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ جب قرآن کریم میں اولیاء اللہ کو بے خوف بے غم قرار دیا گیا ہے تو پھر یہ حضرات اسقدر آہ وزاری اور خشیت الٰہی میں کیوں مبتلا رہتے ہیں، آپ نے فرمایا خدا کا خوف مستقل عبادت ہے جو کسی حالت میں بھی بندہ سے ساقط نہیں ہوتی۔ شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی نے اپنی تفسیر میں اس مسئلہ پر بڑی مفصل بحث کی ہے۔

مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ

اور شاید تم بوجھو ف ٭ وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے،

فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ

پھر جب حکم کرے کسی کام کو، تو یہی کہے اس کو کہ ہو۔ وہ ہو جاتا ہے ٭ تو نے نہ دیکھے

اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾

جو جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں، کہاں سے پھرے جاتے ہیں؟

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ﵜ فَسَوْفَ

جنہوں نے جھٹلائی یہ کتاب، اور جو بھیجا ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ، سو آخر جان

یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾

لیں گے۔ جب طوق پڑے ہیں ان کی گردنوں میں، اور زنجیریں۔ گھسیٹے جاتے ہیں

فِی الْحَمِیْمِ ۙ۬ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا

جلتے پانی میں۔ پھر آگ میں ان کو جھونکتے ہیں ٭ پھر ان کو کہا ہے، کہ کہاں گئے

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ

جن کو شریک بناتے تھے؟ ٭ اللہ کے سوا۔ بولے، ہم سے چوک گئے، کوئی نہیں!

نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾

ہم تو پکارتے نہ تھے پہلے کسی چیز کو۔ اسی طرح بچلاتا ہے اللہ منکروں کو ف ٭

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا

یہ بدلا اس کا، جو تم رتجھتے پھرتے تھے زمین میں ناحق، اور اس کا جو

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ

تم اترانے تھے ٭ پیٹھو دروازوں میں دوزخ کے، سدا رہنے کو اسمیں۔

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

سو کیا بد ٹھکانا ہے غرور والوں کا ٭ سو تو ٹھہرا رہ، بے شک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے،

فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا

پھر اگر کبھی ہم دکھاویں تجھ کو کوئی وعدہ، جو ان کو دیتے ہیں، یا بھر لیں تجھ کو، پھر ہماری طرف

فوائد ف یعنی لتنے احوال تم پر گذرے شاید ایک حال اور بھی گذرے وہ مر کر جینا ۱۲ منہ۔ ف۲ اول منکر ہو چکے تھے کہ ہم نے شریک نہیں پکڑا اب گھبرا کر منہ سے نکل جاویگا پھر سنبھل کر انکار کریں گے تو وہ انکار ان کا اللہ نے بچلا دیا اس حکمت سے ۔ ۱۲ منہ۔

ع ۸ ۱۲

تشریح (۶۷) وہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تم کو یعنی آدم کو ابتداءً مٹی سے بنایا۔ پھر بتدریج نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے بنایا پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تم کو باقی رکھتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ پھر تم کو باقی رکھتا ہے یہاں تک کہ بوڑھے ہو جاؤ اور بعض تم میں سے وہ ہے جو اس سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور تم میں سے ہر ایک کو ایک خاص عمر دیتا ہے تاکہ تم سب اپنے معین اور مقررہ وقت تک پہنچو اور تاکہ تم عقل وسمجھ سے کام لو۔ مطلب یہ ہے کہ تمہاری پیدائش اور تمہارے بنانے میں مٹی اور خاک کا بڑا عنصر ہے۔ ابتداءً تم کو خاک ہی سے بنایا۔ یعنی حضرت آدم ؑ کو پھر ان کی نسل کو نطفہ سے جو مٹی کا ایک جوہر یا ست ہے اس سے پیدا کیا۔ یہ سلسلہ تدریجی ہے۔ انسان جو کھاتا ہے اس کی غذا مٹی سے نکلتی ہے پھر اس غذا سے خون پیدا ہوتا ہے اس سے نطفہ پھر وہ نطفہ رحم مادر میں جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے پھر یہ جما ہوا خون مختلف شکلیں اختیار کر کے بچہ بن جاتا ہے پھر تم کو بچہ کی شکل میں نکالتا اور پیدا کرتا ہے پھر تم کو زندہ رکھتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ پھر تم کو زندہ رکھتا ہے تاکہ بڑھاپے کو پہنچو اور بوڑھے ہو جاؤ اور بعض تم میں سے اس سے پہلے یعنی جوانی سے یا بڑھاپے سے۔ یا جوانی اور بڑھاپے دونوں سے پہلے ہی مر جاتا ہے بہر حال مقررہ عمر تک پہنچنے میں سب برابر ہیں جو عمر مقرر کر دی ہے اس کو سب پورا کرتے ہیں اور اس سلسلہ کو جاری رکھنے کا منشا یہ ہے کہ تم سمجھو کہ جو یہ کام کرتا ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی لتنے احوال تم پر گذرے شاید ایک حال اور بھی گذرے وہ مر کر جینا، وہی ہے جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور جب وہ کسی کام کو پورا کرنا چاہتا ہے تو بس اس کو اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے یعنی پیدائش کا تدریجی سلسلہ مذکور ہوا اور اگر وہ کسی کام کو دفعتاً کرنا چاہتا ہے تو اس کو کہتا ہے کہ ہو جا وہ اسی وقت ہو جاتا ہے ہم پہلے پارے کی تسہیل میں اور سورۂ یٰسین کی تیسیر میں عرض کر چکے ہیں۔

يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن

پھرے آویں گے ۔ اور ہم نے بھیجے ہیں بہت رسول تجھ سے پہلے، کوئی ان میں ہیں

قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ

کہ سنایا تجھ کو ان کا احوال ، اور کوئی ہیں کہ نہیں سنایا ۔ اور کسی

لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ

رسول کو مقدور نہ تھا کہ لے آتا کوئی نشانی، مگر اللہ کے حکم سے ۔ پھر جب آیا حکم اللہ کا،

اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ ع

فیصلہ ہو گیا انصاف سے، اور ٹوٹے میں آئے اس جگہ جھوٹے ۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا

اللہ ہے جس نے بنا دیئے تم کو چوپائے، تا سواری کرو کتوں پر ۔ اور کتوں کو

تَأْكُلُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً

کھاتے ہو ۔ اور ان میں تم کو بہت فائدے ہیں، اور تا پہنچو ان پر چڑھ کر کسی کام

فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَ

تک جو تمہارے جی میں ہو اور ان پر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو ۔ اور

يُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

دکھاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں، پھر کون کون نشانیاں اپنے رب کی نہ مانو گے؟ کیا پھرے نہیں

فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

ملک میں ؟ کہ دیکھتے، آخر کیسا ہوا ان سے

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي

پہلوں کا ؟ وہ تھے ان سے زیادہ، اور زور میں سخت، اور نشانیوں میں

الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾

جو چھوڑ گئے ہیں زمین پر، پھر کام نہ آیا ان کو جو کماتے تھے ۔

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ

پھر جب پہنچے ان پاس رسول انکے، کھلی نشانیاں لے کر، ریجھنے لگے اس پر جو انکے پاس تھی ۔

ع ۸ ۱۳

تشریح

(۷۹) یعنی اُن کا دودھ پیتے ہو ان کی اُون کا استعمال کرتے ہو، ان کا چمڑا کام میں لاتے ہو اور وہ حاجتیں اور ضرورتیں جو تمہارے جی میں ہوتی ہیں، ان حاجتوں کو ان پر سوار ہو کر پورا کرتے ہو اور صرف چوپایوں پر کیا منحصر ہے بلکہ سواریوں پر اور کشتیوں پر چڑھے پھرتے ہو ۔ مطلب یہ ہے کہ خشکی اور تری دونوں قسم کے سفروں کے لئے آسانیاں اور سہولتیں پیدا کر دی ہیں اور ایسی چیزیں مہیا کر دی ہیں جس سے بحر و بر کا سفر کرتے ہو ۔

(۸۱) اور وہ تم کو اپنی اور نشانیاں بھی دکھاتا رہتا ہے ۔ پھر تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے یعنی اُسکی توحید اور اسکی قدرت کی بیشمار نشانیاں جلوہ گر ہیں جو وہ تم کو دکھاتا ہے پھر تم کس کس نشانی کا انکار کرو گے کہ یہ نشانی اس کی نہیں ہے

(۸۲) کیا یہ لوگ ملک چلے پھرے نہیں جو دیکھتے کہ وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا ۔ وہ لوگ تعداد میں ان سے بہت زیادہ تھے اور با عتبار قوت و طاقت کے بھی سخت تھے اور باعتبار ان یادگاروں کے بھی جو وہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں ان سے سخت تھے پھر انکی وہ کمائی جو وہ کمایا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آئی ۔

مطلب یہ ہے ان لوگوں نے اپنے سے پہلے مشرکین کا انجام نہیں دیکھا اگر ملک میں چلتے پھرتے اور سیر کرتے تو دیکھتے کہ ان کے شرک اور کفر و عناد کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ ان کفار عرب سے ہر اعتبار سے زیادہ اور سخت تھے، باعتبار تعداد خواہ باعتبار قوت و زور اور خواہ باعتبار محلات اور عمارات غرض ہر اعتبار سے بڑھے ہوئے تھے لیکن ہوا کیا کہ عذاب کے وقت ان کا کوئی کسب اور کوئی ہنر انکو عذاب الٰہی سے بچا نہ سکا پھر یہ کس بات پر مغرور ہیں ۔

الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾
خبر اور الٹ پڑی ان پر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ۞

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا
پھر جب دیکھی انہوں نے ہماری آفت، بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر، اور چھوڑیں

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ
جو چیزیں شریک بتاتے تھے ۞ پھر نہ ہوا، کہ کام آوے

اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ط سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ
ان کو یقین لانا ان کا، جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب۔ رسم پڑی ہوئی اللہ کی، جو

خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ج وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع
چلی آئی ہے اسکے بندوں میں۔ اور خراب ہوئے اس جگہ منکر ۞

ع ۹ ۷ ۱۴

(۴۱) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۱)
اٰیاتہا ۵۴ — رکوعاتہا ۶

سورہ حم سجدہ مکی ہے، اس میں چون (۵۴) آیتیں اور ۶ چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ ج تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ ج كِتٰبٌ
اُتارا ہے بڑے مہربان رحم والے سے ۞ کتاب ہے،

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ لا
جدی جدی کی ہیں اس کی آیتیں قرآن عربی زبان کا، ایک سمجھ والے لوگوں کو۔

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ج فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ
سناتا خوشی اور ڈر۔ پھر دھیان میں نہ لائے وہ بہت لوگ، پھر وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا
نہیں سنتے ۞ اور کہتے ہیں، ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا
جس کیطرف تو ہم کو بلاتا ہے، اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور ہمارے

تصحیح الاغلاط

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (حم سجدہ ۱۰۰) کچھ اتارا ہے بڑے مہربان، رحم والے سے۔ (تاج کمپنی لاہور) مطبوعہ نعمانی دلی، مطبوعہ آگرہ کے نسخوں میں (کچھ) کا لفظ تحریف واضافہ ہے، قدیم نسخوں میں یہ لفظ نہیں ہے، کچھ کے لفظ کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ سارا اور پورا خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ فاش غلطی کتابت کا سہو نہیں ہے بلکہ اہل باطل کی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ تنزیل کے مفہوم میں تھوڑا تھوڑا اتارنے کیطرف تو اشارہ ملتا ہے لیکن (کچھ) کا مفہوم بالکل غلط ہے۔ کراچی کے ایک اڈیشن کے موجودہ نسخے مطبوعہ ۱۹۷۴ء میں یہ فحش غلطی موجود ہے۔

وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ
تیرے بیچ میں اوٹ ہے، سو تو اپنا کام کر، ہم اپنا کام کرتے ہیں ف تو کہہ،

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
میں بھی آدمی ہوں جیسے تم، حکم آتا ہے مجھ کو کہ تم پر بندگی

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ
ایک حاکم کی ہے، سو سیدھے رہو اس کی طرف، اور اس سے گناہ بخشواؤ۔

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
اور خرابی ہے شریک والوں کو۔ جو نہیں دیتے زکوٰۃ،

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ
اور وہ آخرت سے منکر ہیں ف ف البتہ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ ع
یقین لائے، اور کئے بھلے کام، ان کو نیگ ملنا ہے جو بس نہ ہو ؛

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ
تو کہہ! کیا تم منکر ہو؟ اس سے، جس نے بنائی زمین دو دن میں،

وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹ وَجَعَلَ
اور برابر کرتے ہو اسکے ساتھ اوروں کو؟ وہ ہے رب جہان کا ف اور رکھے

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا
اس میں بوجھ اوپر سے، اور برکت رکھی اس کے اندر، اور ٹھہرائیں اس

اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۱۰ ثُمَّ
میں خوراکیں اس کی چار دن میں۔ پوری پوچھنے والوں کو ف پھر

اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ
چڑھا آسمان کو، اور وہ دھواں ہو رہا تھا، پھر کہا اس کو اور زمین کو،

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝۱۱
آؤ دونوں خوشی سے یا زور سے۔ وہ بولے، ہم آئے خوشی سے ؛

ع ۸ ۱۵

فوائد

ف بعضے کہتے ہیں یہاں زکوٰۃ سے کلمہ کہنا مراد ہے زکوٰۃ کے معنی ستھرائی۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (۸) ان کو نیگ ملنا ہے جو بس نہ ہو۔ یعنے وہ حق ملے گا جو ختم نہ ہوگا۔
آسمان وزمین کی پیدائش پر مکمل تشریح (اعراف) ۵۴ ص ۲۰۳ پر دیکھی جائے۔ استواء علی العرش عرش پر قائم ہونا متشابہات میں سے ہے۔ اس کی کیفیت کا اللہ ہی کو علم ہے۔ چڑھنے سے مراد متوجہ ہونا اور ارادہ کرنا ہے۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ

پھر ٹھہرائے وہ سات آسمان دو دن میں ، اور اتارا ہر آسمان

سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَ

میں حکم اس کا ۔ اور رونق دی ہم نے، ورلے آسمان کو چراغوں سے ۔ اور

حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ

نگہبانی ۔ یہ سادھا ہے زبردست خبردار کا ف ؕ پھر اگر

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ

وہ ٹلا دیں ، تو تو کہہ ، میں نے خبر سنا دی تم کو ایک کڑاکے کی، جیسے کڑاکا آیا عاد اور

وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

ثمود پر ؕ جب آئے ان کے پاس رسول ، آگے سے

وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ

اور پیچھے سے ، کہ پوجو کسی کو سوا اللہ کے ۔ کہنے لگے ۔ اگر ہمارا رب

رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

چاہتا، تو اتارتا فرشتے ، سو ہم تمہارے ہاتھ بھیجا نہیں مانتے ف ؕ

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا

سو وہ جو عاد تھے غرور کرنے لگے ملک میں ناحق کا ، اور کہنے لگے ،

مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ

کون ہے ہم سے زیادہ زور میں ؟ کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ جس نے ان کو بنایا،

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا

وہ زیادہ ہے ان سے زور میں ۔ اور تھے ہماری نشانیوں سے منکر ف ؕ پھر بھیجی ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

ان پر باؤ ٹھری زور کی ، کئی دن مصیبت کے ، کہ چکھاویں ان کو رسوائی کی مار ،

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

دنیا کے جیتے ۔ اور آخرت کی مار میں تو پوری رسوائی ہے اور ان کو کہیں مدد نہیں ف ؕ

فوائد

ف ۱ دو دن میں زمین بنائی اور دو دن میں پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہے پھر آسمان سارا ایک تھا دھواں سا اس کو بانٹ کر سات کئے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا۔ پھر آسمان و زمین کو بلایا خوشی سے آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونوں کے ملاپ سے دنیا بسا دے اپنی طبیعت سے ملیں تو اور زور سے ملیں تو وہ دونوں آملے۔ طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادیں اٹھیں ان سے گرد اور بھاپ اوپر چڑھے پانی ہو کر برسے، چار عنصر زمین پر جمع ہوں مخلوقات پیدا ہوں اور پہلے زمین میں رکھی تھیں خوراکیں یعنی اس میں قابلیت تھی ان چیزوں کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا، یہ سب کو معلوم ہے کہ وہاں کون خلق بستے ہیں ان کا کیا اسلوب ہے اتنی زمین میں ہزاروں ہزار کارخانہ ہیں اس قدر آسمان کب خالی پڑے ہوں گے ۱۲ منہ رح

ف ۲ رسول آتے آگے سے اور پیچھے سے یعنی ہر طرف سے شاید رسول بہت آئے ہوں گے مشہور سے دو رسول ہیں حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ ان کے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر غرور آیا، غرور کا دم مارنا اللہ کے ہاں وبال لاتا ہے ۱۲ منہ رح ف ۴ ان کا غرہ توڑنے کو کمزور مخلوق سے ان کو تباہ کروا دیا۔ کہتے ہیں دلو کے مہینے میں آخر کے آٹھ دن تھے جن میں وہ باؤ آئی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (۱۲) یہ سادھا ہے زبردست خبردار کا، شاہ صاحبؒ نے تقدیر کا ترجمہ سادھا کیا ہے۔ یہ سادھنا کا حاصل مصدر بنایا ہے، اس جامع لفظ کا مطلب یہ ہے کہ آسمانوں کے اس عجیب و غریب نظام میں بڑا توازن، بڑا حسن اور بڑی ترتیب ہے۔ بڑے شاہ صاحبؒ نے تقدیر کا ترجمہ تدبیر کیا ہے اور شاہ رفیع الدین رحؒ نے "اندازہ کیا" لکھا ہے، مولانا تھانوی رحؒ نے "تجویز" لکھا ہے، شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے لفظ کی جامعیت ظاہر ہے۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

اور وہ جو ثمود تھے سو ہم نے ان کو راہ بتائی، پھر ان کو خوش لگا اندھا رہنا سوجھنے سے،

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر پکڑا اُن کو کڑکے نے ذلت کی مار کے، بدلا اس کا جو کماتے تھے ف۱

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ

اور بچا دیئے ہم نے جو یقین لائے تھے، اور بچ چلتے تھے ۔ اور جس دن جمع ہونگے

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا

دشمن اللہ کے دوزخ پر، پھر ان کی مثلیں بنیں گی ۔ یہاں تک کہ جب

مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ

پہنچے اس پر، بتادیں گے ان کو ان کے، کان، اور ان کی آنکھیں، اور ان کے چمڑے

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ

جو کچھ وہ کرتے تھے ۔ اور وہ کہیں گے اپنے چمڑوں کو، تم نے کیوں بتایا

عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ

ہم کو۔ وہ بولے، ہم کو بلوایا اللہ نے، جس نے بلوایا ہے ہر چیز کو،

وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور اسی نے بنایا تم کو پہلی بار، اور اسی کی طرف پھر جاتے ہو ف۲ ۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ

اور تم پردہ نہ کرتے تھے اس سے، کہ تم کو بتادیں گے تمہارے کان، نہ

اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ

تمہاری آنکھیں، نہ تمہارے چمڑے، پر تم کو یہ خیال تھا، کہ اللہ نہیں جانتا

كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ

بہت چیزیں جو کرتے ہو ف۳ ۔ اور یہ وہی تمہارا خیال ہے، جو رکھتے تھے اپنے رب کے

بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا

حق میں، اسی نے تم کو کھپایا، پھر آج رہ گئے ٹوٹے میں ۔ پھر اگر وہ صبر کریں،

ع ۱۰ / ۱۶

فوائد ف۱ زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اس آواز سے جگر پھٹ گئے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ کافر کے اعمال جب فرشتے لاوینگے لکھے ہوئے وہ منکر ہوں گے۔ کہ یہ ہمارے دشمن ہیں دشمنی سے ہم پر جھوٹ لکھ دیا تب آسمان وزمین سے گواہی دلوا دے گا۔ کہیں گے یہ بھی دشمن ہیں یارب تیرے ہاں ظلم نہیں کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہے تب ان کے ہاتھ پاؤں بولیں گے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ ہاتھ پاؤں بتادیں گے ان سے بھی پردہ کریں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۲

میدان حشر میں ابتدائً خوف ودہشت طاری ہوگی اور مجرم انکار جرم کریں گے۔ الانعام پھر جب بھلائی اور برائی اچھی اور بری صورتوں میں آنکھوں کے سامنے آئے گی الطارق (۱۰) تو پھر نہ صرف زبانیں بلکہ جسم کا ہر حصہ گواہی دینے پر مجبور ہوگا۔ ایک مرحلہ ایسا بھی آئے گا کہ خدا تعالیٰ غصہ میں آکر مجرموں کی زبانیں بند کردیں گے (یسین ۶۵) اور ہر ہر حصہ کو زبان دے کر اسے گویا کردیں گے

ربنا ما وعدتنا علی رسلك ولا تخزنا یوم القیمة انك لا تخلف المیعاد، آمین یارب العلمین

(اضافہ ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ ۲۴ مارچ ۱۹۹۱ء شیخ چاند لال کنواں دہلی

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾

تو آگ ان کا گھر ہے - اور اگر وہ منایا چاہیں، تو ان کو کوئی نہیں مناتا ف ؀

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

اور لگا دیئے ہم نے ان پر تعیناتی، پھر انہوں نے بھلا دکھایا ان کو، جو ان کے آگے اور

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

جو اُن کے پیچھے، اور ٹھیک پڑی ان پر بات، مل کر سب فرقوں میں، جو ہو چکے

مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ ع

ہیں ان سے آگے، جنوں کے اور آدمیوں کے۔ وہ تھے ٹوٹے والے ف۲

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا

اور کہنے لگے منکر، نہ کان دھرو اس قرآن کے سننے کو، اور بک

فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

بک کرو اسکے پڑھنے میں، شاید تم غالب ہو ف۳ ؀ سو ہم کو ضرور چکھانی منکروں کو

عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾

سخت مار، اور ان کو بدلا دینا بُرے سے بُرے کاموں کا، جو کرتے تھے ؀

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی آگ - ان کو اسی میں گھر ہے سدا

الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾

کا - بدلا اس کا، جو ہماری باتوں سے انکار کرتے تھے ؀

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ

اور کہیں گے جو لوگ منکر ہیں، اے رب ہمارے! ہم کو دکھا وہ دونوں جنہوں نے ہم کو بہکایا،

الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا

جو جن ہے اور جو آدمی، کہ ڈالیں ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے، کہ وہ رہیں

مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ

سب سے نیچے ؀ تحقیق جنہوں نے کہا، رب ہمارا اللہ ہے، پھر

فوائد

ف یعنی دنیا میں بعضے بلا صبر سے آسان ہوتی ہے وہاں صبر کریں یا نہ کریں دوزخ گھر ہو چکا اور بعضے بلا ٹلتی ہے منت کرنے سے وہاں بہتیرا چاہیں کہ منت کریں کوئی قبول نہیں کرتا۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی ان پر شیطان تعینات تھے کہ ان کو بُرے کام بھلے دکھائے پہلے کئے اور آگے کرتے اور ٹھیک پڑی بات لاملئن۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یہ جاہلوں کا زور ہے شور مچا کر سننے نہ دینا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ: ﴿۲۵﴾ اور لگا دیئے ہم نے ان پر تعیناتی۔ اُردو میں تعیناتی کے دو معنی ہیں، ایک وہ عملہ جو مقرر کیا جاتا ہے۔ اور مصدری معنی یعنی مقرر کرنا، عربی میں قرناء کے معنی شاہ ولی اللہ رح نے ہمنشیناں کئے ہیں اور شاہ رفیع الدین صاحب رح نے بھی یہی لفظ رکھا ہے، اس لحاظ سے یہاں تعیناتی مقرر شدہ عملہ، کے معنی میں ہے، بعض نسخوں میں لگا دی، کا لفظ ہے یہ تحریف معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں تعیناتی مصدری معنی میں ہوگا۔

ع ۳ / ۱۷

اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوا
اسی پر ٹھہرے رہے ، ان پر اترتے ہیں فرشتے ، کہ تم نہ ڈرو

وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾
نہ غم کھاؤ ، اور خوشی سنو اس بہشت کی ، جس کا تم کو وعدہ تھا ☆

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
ہم ہیں تمہارے رفیق ، دنیا میں اور آخرت میں -

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا
اور تم کو وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہاں ہے جو

تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ
منگواؤ ☆ مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان سے ف ☆ اور اس سے بہتر کس

قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِي
کی بات ؟ جس نے بلایا اللہ کی طرف ، اور کیا نیک کام ، اور کہا میں

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ
حکمبردار ہوں ☆ اور برابر نہیں نیکی نہ بدی -

اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
جواب میں تو کہہ اس سے بہتر ، پھر جو تو دیکھے ، تو جس میں تجھ میں دشمنی

عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِينَ
تھی ، جیسے دوست دار ہے ناتے والا ف ☆ اور یہ بات ملتی ہے انہیں کو ، جو سہار

صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۳۵﴾
رکھتے ہیں - اور یہ بات ملتی ہے اس کو ، جس کی بڑی قسمت ہے ف ☆

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ
اور کبھی چوک لگے تجھ کو شیطان کے چوکنے سے ، تو پناہ پکڑ

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
اللہ کی - بے شک وہی ہے سنتا جانتا ف ☆ اور اس کی قدرت کے نمونے ہیں

فوائد ف فرشتے اترتے ہیں حشر کے دن جس دن ہر کسی کو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اُترتے ہیں یہ کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف برابر نہیں نیکی بُرائی کے اور نہ برائی برابر نیکی کے کوئی سخت کلام کہے یا بُرا معاملہ کرے تو اسکے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہیں جیسے دوست اگرچہ دل میں نہ ہوں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی حوصلہ کشادہ چاہیئے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہیئے یہ اقبال مندوں کو ملتا ہے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی کبھی بے اختیار غصہ چڑھ آوے تو یہ شیطان کا دخل ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح تُوْعَدُوْنَ (۳۰) بلاشبہ جن لوگوں نے اس امر کا اقرار کیا اور یوں کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہے تو ایسے لوگوں پر فرشتے اترتے ہیں کہ آئندہ آنیوالی چیزوں سے خوف نہ کرو اور پچھلی چیزوں کا کچھ غم نہ کرو اور چھوٹی ہوئی چیزوں پر غمگین نہ ہو اور تم اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ یعنی اُوپر کی آیتوں میں دین حق کے منکروں کا ذکر تھا اور ان کے افعال شنیعہ کا بیان تھا اس آیت میں مسلمانوں کا ذکر ہے کہ جنہوں نے توحید کا اقرار کیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے رہے تو ایسے لوگوں پر فرشتے اترتے ہیں یعنی مرتے وقت اور قبر میں اور قبر سے دوبارہ زندہ ہوتے وقت یہ تینوں وقت فرشتوں کے آنے کا ہے جو یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ جو چیزیں آئندہ تم کو پیش آنیوالی ہیں ان کا بالکل خوف نہ کرو اور جو چیزیں دنیا میں چھوڑ کر آئے ہو مثلاً مال اور اولاد وغیرہ ان کا غم نہ کرو اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے حصول پر خوش ہو یعنی وہ حاصل ہونے والی ہی ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا تم ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے کیا معنی سمجھتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ توحید کا اعلان کرنے کے بعد کوئی گناہ نہ کرے آپ نے فرمایا تم نے دین کو ایک مشکل بات پر حمل کیا لوگوں نے کہا آپ اس کا مطلب بیان کیجیے حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا۔ توحید کا اقرار کرنے کے بعد پھر بُت پرستی اور شرک کو اختیار نہ کیا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ توحید قبول کرنے کے بعد منافقت اختیار نہ کی۔

تشریح وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ (۳۶) اور کبھی چوک لگے تجھ کو شیطان کے چوکنے سے، چوک کے معنی غلطی، شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے یہ ترجمہ کیا ہے، اور اگر چوک دے تجھ کو شیطان کیطرف سے کوئی چوک دینے والا تو پناہ پکڑ اللہ کی، چوکنا شاہ صاحب کے وقت میں لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہوگا، اب صرف لازم استعمال ہوتا ہے، اس لئے شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمہ کا مطلب یہ ہوگا، اگر

(باقی اگلے صفحے پر)

ع ۱۸ ۳

الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوْا
رات اور دن ، اور سورج اور چاند ۔ سجدہ نہ کرو

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ
سورج کو ، اور نہ چاند کو ، اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے وہ بنائے ،

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا
اگر تم اسی کو پوجتے ہو ف پھر اگر غرور کریں ،

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَ
تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں ، پاکی بولتے ہیں اس کی رات اور

النَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ
دن ، اور وہ نہیں تھکتے ف ف اور ایک اس کی نشانی یہ کہ تو

تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ
دیکھتا ہے زمین کو دبی پڑی ، پھر جب اُتارا ہم نے اس پر پانی ،

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ط اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ط
تازی ہوئی اور ابھری ۔ بیشک جس نے اس کو جلایا ، وہ جلاوے گا مُردے ۔

اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ
وہ سب چیز کر سکتا ہے ف جو لوگ ٹیڑھے چلتے ہیں

فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ط اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي
ہماری باتوں میں ، ہم سے چھپے نہیں ۔ بھلا ایک جو پڑتا ہے آگ

النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط
میں ، بہتر یا ایک ، جو آوے گا بچ کر اس سے دن قیامت کے ۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ لا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾
جاؤ ، جو چاہو ، بے شک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہے ف

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ج وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ
جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے ، جب اُن پاس آئی ۔ اور یہ کتاب ہے ۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

تجھے چوک لگے شیطان کے چوک میں ڈالنے سے ، یعنی اگر شیطان تجھے گناہ میں ڈالے ،، شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے نَزْغٌ کو اسم فاعل کے معنی میں لیا ہے ، صاحب جلالین نے بھی یہی لکھا ہے (صفحہ ۳۹۹) اور بڑے شاہ صاحبؒ نے اسکے مطابق ترجمہ کیا ہے

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف یعنی یہ کیا چیز ہیں اور ان کا غرور کیا چیز ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۳۹) اور منجملہ اسکے نشان ہائے قدرت اور دلائل توحید کے یہ بات بھی ہے کہ اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ وہ دبی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ترو تازہ ہوتی اور ابھرنے لگتی ہے ۔ بیشک جس اللہ تعالیٰ نے اس دبی ہوئی زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر اور قدرت رکھنے والا ہے ۔ یعنی گرمی کے موسم میں جب زمین خشک ہو جاتی ہے اس کو فرمایا کہ دبی پڑی ہوتی ہے اور ایسی ہوتی ہے جیسے مُردہ کہ اس میں نمو ہی نہیں اور کسی چیز کو اگانے کی صلاحیت ہی نہیں لیکن جہاں بارش کا چھینٹا پڑا اور زمین میں ایک حرکت اور ابھار پیدا ہوا ۔ زمین کی فصل کٹ جانے کے بعد اس کی موت اور بارش سے اس میں دوبارہ آثار حیات پیدا ہونا یہ ہر سال کا مشاہدہ ہے ۔ پھر جو خدا اتنی بڑی زمین کو خشک ہونے کے بعد از سر نَو زندہ اور تَر و تازہ کر دیتا ہے ۔ وہی خدا انسان کو بھی اس کے مَرے پیچھے زندہ کرنے والا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی بہت بڑی دلیل ہے اور جس طرح توحید کی دلیل ہے اسی طرح اس زمین کا مَرنا اور زندہ ہونا قیامت کے قائم ہونے اور مُردوں کے زندہ ہونے کی بھی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر قادر ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مُردوں کے زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے (۴۰) بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی اختیار کرتے ہیں وہ لوگ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں اور ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۔ بھلا ایک شخص جو آگ میں ڈالا جائے ، وہ شخص اچھا اور بہتر ہے یا وہ اچھا ہے جو قیامت کے دن بے خوف و مامون ہو کر آئے تم جو چاہو کرتے رہو بیشک تم جو کچھ کر رہے ہو اس سب کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ توحید الٰہی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار اور تکذیب کرتے ہیں اور ہماری آیات میں رکیک اور باطل تاویلات کرتے ہیں اور ہماری آیات میں تحریف کرتے ہیں ان کی یہ حرکات شنیعہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں یعنی ہم ان کی ان حرکات سے بخوبی واقف ہیں ۔

عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
نادر ۞ اس پر جھوٹ کا دخل نہیں ۔ آگے سے

وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾
نہ پیچھے سے ۔ اتاری ہے حکمتوں والے سب خوبیوں سراہے کی ۞

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ
تجھ سے وہی کہتے ہیں، جو کہہ دیا سب رسولوں سے تجھ سے پہلے ۔ تیرے

رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ
رب کے ہاں معافی بھی ہے، اور سزا بھی ہے دکھ والی ۞ اور اگر

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
ہم اس کو کرتے قرآن اوپری زبان کا، تو کہتے، اس کی باتیں کیوں نہ کھولی گئیں ۔

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ
اوپری زبان اور عرب کا آدمی ۔ تو کہہ، یہ ایمان والوں کو سوجھ ہے، اور

شِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ
روگ کا دفع ۔ اور جو یقین نہیں لاتے، ان کے کانوں میں بوجھ ہے، اور یہ

عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع
ان کو اندھاپا ۔ ان کو پکار ہوتی ہے دور کی جگہ سے ۞

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا
اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب، پھر اس میں پھوٹ پڑی ۔ اور اگر نہ ہوتی

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ
ایک بات، جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے، تو ان میں فیصلہ ہو جاتا ۔ اور وہ

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
دھوکے میں ہیں اس سے جو چین نہیں دیتا ف ۞ جس نے کی بھلائی، سو اپنے واسطے

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾
اور جس نے کی برائی، وہ بھی اسی پر ۔ اور تیرا رب ایسا نہیں، کہ ظلم کرے بندوں پر ۞

فوائد

ف بات وہی نکل چکی کہ فیصلہ ہے آخرت میں ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۷) اس آیت میں شرعی سجدہ مراد ہے، مرفوع حدیث عن ابن عباسؓ یہ ہے:۔ امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ اشار بیدہٖ الی انفہ والیدین والرکبتین واطراف القدمین۔
(ابن کثیر ج ۴ ص۱۱۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کیطرف اشارہ کیا۔

یہ سجدہ شرعی نہ بطور تعظیم جائز ہے اور نہ بطور عبادت۔ اور اہل تحقیق کے نزدیک پہلی شریعتوں میں بھی کسی قسم کا سجدہ جائز نہیں تھا سورہ نحل (۴۸) صفحہ (۳۵۲) پر اس کی وضاحت گذر چکی ہے۔

ع ۵ ۱۴ ۱۹

الجزء ۲۵

الیہ یرد

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ

اسی کی طرف حوالہ ہے خبر قیامت کی ۔ اور کوئی میوے نہیں، جو نکلتے ہیں

اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ

اپنے غلاف سے ۔ اور گابھ نہیں رہتا کسی مادہ کو، اور نہ وہ جنے جس کی اس کو خبر نہیں ۔ اور جس دن

يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ؀ۚ

ان کو پکارے گا، کہاں ہیں میرے شریک ؟ بولیں گے، ہم نے تجھ کو کہہ سنایا ہم میں کوئی نہیں اقرار کرتا ؀

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ

اور چوک گیا ان سے جو پکارتے تھے پہلے، اور اٹکلے کہ ان کو نہیں

مَّحِيْصٍ ؀ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ

کہیں خلاصی ؀ نہیں تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی، اور اگر لگ جاوے

الشَّرُّ فَيَـــُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ؀ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ

اسکو برائی، تو آس توڑے ناامید ہو کر ؀ اور اگر ہم چکھاویں اس کو کچھ اپنی مہر، پیچھے ایک

بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ

تکلیف کے جو اس کو لگی تھی، تو کہنے لگے گا، یہ ہے میرے لائق، اور میں نہیں سمجھتا قیامت

قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ

اٹھنی ہے، اگر میں پھر گیا اپنے رب کیطرف، بے شک مجھ کو ہے اسکے پاس خوبی ۔

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ

سو ہم جتاویں گے منکروں کو، جو انہوں نے کیا ہے اور چکھاویں گے ان کو

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ؀ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ

ایک گاڑھی مار ؀ اور جب ہم نعمت بھیجیں انسان پر،

اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاۗءٍ

ٹلا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ ۔ اور جب لگے اس کو برائی تو دعائیں کرے

عَرِيْضٍ ؀ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ

چوڑی ف ؀ تو کہہ، بھلا دیکھو تو ! اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے، پھر

فوائد ف یہ سب بیان ہے انسان کے نقصان کا نہ سختی میں صبر ہے نہ نرمی میں شکر۔ ۱۲ منہ رحم

تشریح (۴۷)

ماتحمل کے ترجمہ میں گابھ حمل کے معنی میں ہے اسی سے گیابھن ہے، سورہ ق (۱۰) میں طلع کا ترجمہ گابھ کیا ہے اس کے معنی شگوفے کے ہیں۔ (۴۸) اور جن معبودوں کو قیامت سے پہلے یہ لوگ پکارا کرتے تھے اور جن کی پوجا کیا کرتے تھے وہ سب ان کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے۔ اور یہ مشرک اس بات کو جان لیں گے کہ انکے واسطے فرار کی اور بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے یعنی وہ سب شرکاء ان کی نظروں سے غائب اوجھل اور گم ہو جائیں گے اور مشرک اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں گے کہ اب کہیں خلاصی اور بھاگ نکلنے کی جگہ اور بچاؤ کی جگہ نہیں آگے منکروں کی اخلاقی کمزوری کا ذکر فرمایا (۴۹) انسان بھلائی مانگنے سے تھکتا نہیں اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو ناامید ہو کر آس کو توڑ بیٹھتا ہے۔ یعنی دین حق کے منکر کی یہ حالت ہے کہ مال کی فراخی کے مانگنے سے اس کا پیٹ ہی نہیں بھرتا اور بھلائی مانگنے سے تھکتا ہی نہیں اور اگر اتفاقاً تنگدستی یا مرض وغیرہ کی کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے اور آس توڑ دیتا ہے۔ (۵۰) اور اگر ہم اس تکلیف اور دکھ کے بعد جو اس کو پہنچا تھا اپنی کسی مہربانی کے مزے سے اس کو لذت اندوز کر دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے یہ تو میرا حق تھا جو مجھے ملنا ہی چاہیئے تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت اٹھنی ہے اور قیامت کبھی قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کیطرف لوٹایا بھی گیا، تو بھی میرے لئے اس کے ہاں خوبی اور بہتری ہے سو ہم ان کافروں کو ان کے ان تمام اعمال کی جو یہ کرتے رہتے ہیں۔ پوری حقیقت سے آگاہ کر دیں گے اور ہم ان کو سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ اس قسم کا کفران نعمت دین حق کے منکروں کی عادت میں داخل ہے مال کی محبت کا یہ عالم کہ کبھی سیر نہ ہوں عدم اعتماد کی یہ حالت کہ کوئی نقصان ہوا تو مایوس اور ناامید۔ غلط فہمی اور بے وفائی کی یہ حالت کہ دکھ اور مصیبت کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی کا مزہ چکھائے تو کہے یہ تو مجھے ملنا ہی تھا یعنی میرا حق تھا جو مجھ کو مل کر رہا۔

كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

تم نے اس کو نہ مانا، اس سے بہکا کون؟ جو دور چلتا جاوے مخالف ہو کر ؛

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

اب ہم دکھاویں گے ان کو اپنے نمونے دنیا میں، اور آپ ان کی جان میں جب تک کہ

لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

کھل جاوے ان پر، کہ یہ ٹھیک ہے۔ کیا تیرا رب تھوڑا ہے ہر چیز پر گواہ؟

شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ

سنتا ہے! وہ دھوکے میں ہیں اپنے رب کی ملاقات سے۔ سنتا ہے!

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

وہ گھیر رہا ہے ہر چیز کو ؛

ع ۶ / ۱۰ / ۱

آیاتها ۵۳ (۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (۶۲) رکوعاتها ۵

سورہ شوریٰ مکی ہے اور اس میں ترپن (۵۳) آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ؛

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف، اور تجھ سے پہلوں

مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

کی طرف، اللہ زبردست حکمت والا ؛ اسی کا ہے، جو کچھ ہے آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

میں اور زمین میں۔ اور وہی ہے سب سے اوپر بڑا ؛ قریب ہے، کہ آسمان پھٹ

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

پڑیں اوپر سے، اور فرشتے پاکی بولتے ہیں خوبیاں اپنے

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

رب کی، اور گناہ بخشواتے ہیں زمین والوں کے۔ سنتا ہے! وہی ہے اللہ

تشریح (۵)

شوریٰ میں تمام اہل زمین (مومن ہوں یا غیر مومن) کے لئے فرشتوں کی دعاء مغفرت کا ذکر ہے اور سورہ مومن (آیت ۷) صفحہ ۶۰۶ میں ملائکہ کی دعاء صرف ایمان والوں کے لئے خاص کی گئی ہے، غیر مومنوں کے لئے فرشتوں کی دعاء کا اثر اس دنیا میں چند صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے آخرت میں کفر کی سزا یقینی ہے۔

(۱) ایمان سے محروم لوگوں کو ایمان و اسلام کی سعادت نصیب ہوتی ہے تاکہ وہ خدائی عفو و کرم کے مستحق ہو جائیں۔

(۲) کفار کو ان کے ظلم و ستم کی سزا میں جلدی نہیں کی جاتی بلکہ انہیں دنیا میں پوری پوری مہلت دی جاتی ہے۔

(۳) دنیا میں ظلم و عدوان کی سزا محدود پیمانہ میں دیجاتی ہے، سابق مجرم قوموں کی طرح عذاب عام کے ذریعہ ہلاک نہیں کیا جاتا۔

شیخ ابن عربی رحؒ نے لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت خواہ امت اجابت (اہل ایمان) ہو یا امت دعوت (غیر مسلم قومیں) ہوں، تمام قوموں سے افضل ہے۔ یعنی دور محمدیؐ کے کفار پچھلے کفار سے بہتر ہیں اور ان کی بہتری اس معنی میں ہے کہ یہ عاد و ثمود کی طرح ہلاکت سے محفوظ رہتے ہیں حالانکہ جرائم و معاصی میں آج کی کافر قومیں پچھلوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٥ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

معاف کرنے والا مہربان ف اور جنہوں نے پکڑے ہیں اس کے سوا رفیق،

اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝٦

اللہ کو وہ یاد ہیں۔ اور تجھ پر نہیں ان کا ذمہ ۞

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ

اور اسی طرح اتارا ہم نے تجھ پر قرآن عربی زبان کا، کہ تو ڈر سناوے بڑے گاؤں کو،

وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ

اور آس پاس والوں کو، اور خبر سناوے جمع ہونے کے دن کی، اسمیں دھوکہ نہیں۔ ایک فرقہ

فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝٧ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ

بہشت میں، اور ایک فرقہ آگ میں ف۲ ۞ اور اگر چاہتا اللہ، تو سب لوگوں

أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي

کو کرتا ایک ہی فرقہ پر، وہ داخل کرتا ہے جس کو چاہے اپنی

رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝٨ أَمِ

مہر میں۔ اور گنہگار جو ہیں، ان کا کوئی نہیں رفیق نہ مددگار ۞ کیا

اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي

انہوں نے پکڑے ہیں اس سے ورے کام بنانے والے؟ سو اللہ جو ہے، وہی کام بنانے والا اور وہی

الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٩ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ

جلاتا ہے مردے۔ اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ۞ اور جس بات میں پھوٹے

ع ۱

فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ

ہو تم لوگ، کوئی چیز ہو، اس کی چکوتی ہے اللہ پر حوالہ۔ وہ اللہ ہے رب میرا، اسی پر

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝١٠ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

مجھ کو بھروسا، اور اسی کیطرف میری رجوع ۞ بنا نکالنے والا آسمان کا۔ اور زمین کا۔

جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ

بنائے تم کو تم ہی میں سے جوڑے، اور چوپایوں میں سے

فوائد

ف آسمان پھٹ پڑیں رب کی عظمت کے زور سے یا فرشتوں کے ذکر کی کثرت سے تاثیر ہو اور پھٹ پڑیں حضرت نے فرمایا۔ آسمانوں میں چار انگشت جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ سر نہیں رکھ رہا سجدے میں۔ ۱۲ منہ رح

ف بڑا گاؤں فرمایا مکے کو کہ سارے عرب کا مجمع وہاں ہوتا ہے اور ساری دنیا میں گھر اللہ کا وہاں ہے آس پاس اسکے اول عرب بعد اسکے ساری دنیا۔ ۱۲ منہ رح

أَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ
جوڑے ۔ بکھیرتا ہے تم کو اسی طرح ۔ نہیں اس کی طرح کا سا کوئی ۔ اور وہی ہے سنتا
الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ
دیکھتا ۞ اسی پاس ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی ۔ پھیلا دیتا ہے
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٢﴾
روزی جس کو چاہے، اور ماپ دیتا ہے ۔ وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے ۞
شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
راہ ڈال دی تم کو دین میں، وہی جو کہہ دیا تھا نوح کو، اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف
وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا
اور وہ جو کہہ دیا ہم نے ابراہیمؑ کو، اور موسیٰ کو، اور عیسیٰ کو، یہ کہ قائم رکھو دین، اور
تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ
پھوٹ نہ ڈالو اسمیں ۔ بھاری پڑتا ہے شریک والوں کو جس طرف تو بلاتا ہے ان کو ۔ اللہ
يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوا
چن لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع لائے ف ۞ اور پھوٹ
إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
جو ڈالی، سو سمجھ آچکے پیچھے، آپس کی ضد سے ۔ اور اگر نہ ہوتی ایک بات،
مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا
جو نکل گئی ہے تیرے رب سے، ایک ٹھہرے وعدے تک، تو فیصلہ ہو جاتا ان میں ۔ اور جن کو ہاتھ لگی ہے
الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذَٰلِكَ
کتاب ان کے پیچھے، وہ دھوکے میں ہیں اس سے، جو چین نہیں دیتا ف ۞ سو تو اسی طرف
فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنْتُ
بلا ۔ اور قائم رہ جیسا فرما دیا ۔ اور نہ چل ان کے چاؤں پر ۔ اور کہہ، میں یقین لایا
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ
ہر کتاب پر، جو اتاری اللہ نے ۔ اور مجھ کو حکم ہے کہ انصاف کروں تمہارے بیچ ۔ اللہ

فوائد ف۱ اصل دین ہمیشہ ایک ہے اس کو قائم کرنے کے طریق ہر وقت میں جدا ٹھہرا دیئے ہیں اللہ نے ۱۲۔ منہ رحمہ
ف۲ یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے والے مختلف باتیں دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ معنی اس طرح یا اس کی طرح اختلاف بڑا ہے جن معنوں میں خلاف نکلتا ہو اور اگر کوئی طرح معنی کھینچے جن میں خلاف نہیں نکلتا اس کا منع نہیں۔

تشریح ف۱ اس آیت میں فائدے نمبر ایک کے ساتھ سورۂ محمدؐ آیت (۲) کا فائدہ سامنے رکھو ۔ اور سورۃ الانبیاء آیت (۹۲) کی تشریح فتح الرحمٰن حسب ذیل سامنے رہنی چاہیئے ۔ آیت کا ترجمہ شاہ ولی اللہ نے یہ کیا ہے ۔ این است ملت شما ۔ ملت یکتا ۔ (فتح الرحمٰن حاشیہ) میں لکھتے ہیں، یعنی اصل دین واحد است واختلاف در فروع مے باشد ۔ وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ یعنی در اصل دین (فتح)
وحدت دین کے حوالہ سے ایک خاص حلقہ مولانا ابوالکلام آزادؒ کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ مرحوم دارا شکوہی وحدت کے قائل ہیں حالانکہ یہ بات سراسر بے بنیاد ہے۔ البتہ اس مفہوم کی وحدت سرسید مرحوم کے دست راست ڈپٹی نذیر احمد نے اپنی کتاب حقوق و فرائض میں پیش کی ہے، مولانا آزاد اسی تصور کی تشریح کرتے ہیں جو شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادرؒ کے ہاں ملتی ہے دیکھو محاسن موضح قرآن اور مولانا آزاد کی قرآنی بصیرت۔

رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ

رب ہے ہمارا اور تمہارا۔ ہم کو ملتے ہیں ہمارے کام، اور تم کو تمہارے کام ۔ کچھ جھگڑا نہیں

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

ہم میں اور تم میں ۔ اللہ اکٹھا کرے گا ہم سب کو۔ اور اسی کی طرف پھر جانا ہے ف۱

وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ

اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کی بات میں، جب خلق اس کو مان چکی، ان کا جھگڑا ڈگ

دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾

رہا ہے ان کے رب کے ہاں، اور ان پر غصہ ہے، اور ان کو سخت مار ہے ف۲

اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ

اللہ وہ ہے جس نے اُتاری کتاب سچے دین پر، اور ترازو ۔ اور تجھ کو کیا

لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

خبر ہے! شاید وہ گھڑی پاس ہو ف۳ ۔ شتابی کرتے ہیں اسکی، جو یقین نہیں رکھتے

بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ

اس پر۔ اور جو یقین رکھتے ہیں، ان کو اس کا ڈر ہے، اور جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے

أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾

سنتا ہے جو لوگ جھگڑتے ہیں اس گھڑی کے آنے میں، وہ بہکے ہیں صریح ۔

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ

اللہ نرمی رکھتا ہے اپنے بندوں پر، روزی دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور وہ ہے زور آور

الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ

زبردست ف۴ ۔ جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی، بڑھا دیں ہم اس کو اس کی کھیتی ۔

ع ۲

وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ

اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی، اس کو دیں ہم اس میں سے ، اور اس کو نہیں

فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ

آخرت میں کچھ حصہ ف۵ ۔ کیا ان کے اور شریک ہیں جو راہ ڈالی ہے انہوں نے

فوائد

ف۱ پہلی کتاب والوں سے اس طرح کلام کرنی چاہیئے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ ان کتاب والوں کو کہا جو شبہے ڈال کر لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ترازو فرمایا دین حق کو جس میں بات پوری ہے نہ کم نہ زیادہ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ جس کو چاہے جتنی چاہے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اس محنت کا فائدہ آخرت میں نہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ (۱۶) ان کا جھگڑا ڈگ رہا ہے، حجت کے معنی دلیل جھگڑا اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے ڈگ رہا ہے لڑکھڑا رہا ہے۔ ڈانواں ڈول ہے۔ (۱۸) قیامت کو وہی لوگ جلدی چاہتے ہیں جو اسکے آنے کا یقین نہیں رکھتے اور جو لوگ اسپر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ اس قیامت کا وقوع ایک غیر مشتبہ حقیقت ہے آگاہ رہو جو لوگ قیامت کے بارے میں اور قیامت کے وقوع میں جھگڑا کرتے ہیں وہ یقیناً پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ یعنی قیامت کے آنے کی وہی لوگ تعجیل کرتے ہیں اور جلدی مچاتے ہیں جن کا قیامت پر ایمان نہیں اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ ڈرتے اور کانپتے رہتے ہیں اور اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ قیامت کا وقوع ایک غیر مشتبہ حقیقت ہے اور وہ یقینی طور پر آنے والی ہے پھر تاکیداً فرمایا کہ جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربانی اور نرمی کرنے والا ہے جس کو جس قدر چاہے روزی دیتا ہے اور وہ بڑی قوت والا بڑا غلبے والا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ دنیا میں عام طور سے سب کے ساتھ نرم برتاؤ ہے وہ جس کو جس قدر چاہے رزق دیتا ہے اور چونکہ وہ کمال قوت اور کمال غلبہ کا مالک ہے اس لئے اس کے معاملات میں کوئی مزاحمت نہیں کر سکتا لطیف کے بہت سے معنی کئے گئے ہیں مثلاً مناقب پھیلانے والا، عیبوں کو چھپانے والا، گناہوں کو معاف کرنے والا ضرورت سے زیادہ رزق دینے والا، طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنے والا، مہربان نرمی کرنے والا حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں جس کو چاہے جتنی چاہے

مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ
لنکے واسطے دین کی؟ جس کا حکم نہیں دیا اللہ نے ۔ اور اگر نہ ہوتی بات فیصلہ کی،

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾
تو فیصلہ ہو جاتا ان میں ۔ اور بے شک جو گنہگار ہیں، ان کو دکھ کی مار ہے ف ۱

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ
تو دیکھے، گنہ گار ڈرتے ہونگے اپنی کمائی سے، وہ پڑتا ہے ان پر ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ
اور جو یقین لائے، اور بھلے کام کیئے، باغوں میں ہیں بہشت کے ۔ ان کو ہے

مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾
جو چاہیں اپنے رب کے پاس ۔ یہی ہے بڑی بزرگی ف ۱

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ
یہ خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندوں کو، جو کرتے ہیں بھلے کام ۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کچھ نیگ، مگر دوستی چاہیئے ناتے میں ۔ اور جو کوئی کماوے گا

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
نیکی، ہم اس کو بڑھا دینگے اس کی خوبی ۔ بیشک اللہ معاف کرتا ہے حق مانتا ف کیا کہتے ہیں،

افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ
اس نے باندھا اللہ پر جھوٹ؟ سو اگر اللہ چاہے، مہر کردے تیرے دل پر ۔ اور مٹا دے

الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَ
اللہ جھوٹ کو، اور ثابت کرتا ہے سچ کو اپنی باتوں سے ۔ اس کو معلوم ہے جو دلوں میں ہے ف ۲ اور

هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّـيِّاٰتِ وَ
وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے، اور معاف کرتا ہے برائیاں، اور

يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ ۙ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جانتا ہے جو کرتے ہو ف ۳ اور دعا سنتا ہے ایمان والوں کی، جو بھلے کام کرتے ہیں

فوائد ف ۱ یعنی فیصلہ کا وعدہ ہے اپنے وقت پر ۔ ۱۲ منہ رح

ف ۱ یعنی قرآن پہنچانے کا نیگ نہیں چاہتا مگر قرابت کی دوستی یعنی میں تمہارا بھائی ہوں ۔ ذات کا مجھ سے بدی نہ کرو ۔ ۱۲ منہ رح

ف ۲ یعنی اللہ اپنے اوپر کیوں جھوٹ بولنے دے ۔ دل کو بند کر دے مضمون نہ آوے جس کو باندھے اور چاہے تو کفر کو مٹاوے بن پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتوں سے دین ثابت کرتا ہے اسواسطے نبی پر کلام بھیجتا ہے ۔ ۱۲ منہ رح

ف ۳ یعنی نبی پیغام پہنچاتا ہے ۔ اور بندوں کو سب معاملت اپنے رب سے ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۳)

شادی بیاہ کے موقعوں پر بہن بیٹیاں اپنا جو رسمی حق مانگتی ہیں اسے اردو میں نیگ کہتے ہیں یہ عربی لفظ اجر کا بہترین ترجمہ ہے ۔

فائدہ (۴) کا مطلب یہ ہے کہ نبی ورسول کا منصب وشن خدا کے پیغام کی اپنے قول اور اپنے عمل واسوۂ حسنہ سے تبلیغ وشہادت ہے، باقی تمام معاملات خدا تعالیٰ بلا شرکت غیرے خود انجام دیتا ہے بندوں کی روزی ورزق عزت ذلت بیماری اور صحت کا سارا انتظام اسی کے ہاتھ میں ہے ۔ خدا تعالیٰ نے الاعراف (۱۸۸) میں رسول پاک علیہ السلام کی زبان مبارک سے جو اعلان کر دیا ہے وہ ہر قسم کے نفع ونقصان سے بے اختیاری پر حجت قاطعہ ہے ۔

وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾

اور بڑھتی دیتا ہے ان کو اپنے فضل سے - اور جو منکر ہیں ، ان کو سخت مار ہے ❊

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ

اور اگر پھیلاوے اللہ روزی اپنے بندوں کو، تو دھوم اٹھاویں ملک میں ، پر

يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اتارتا ہے ماپ کر جتنی چاہتا ہے - بے شک وہ اپنے بندوں پر خبر رکھتا ہے دیکھتا ❊ اور وہی ہے، جو

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ

اتارتا ہے مینہ، پیچھے اس سے کہ آس توڑ چکے، اور پھیلاتا ہے اپنی مہر- اور وہی ہے کام

الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ

بنانے والا، خوبیوں سراہا ❊ اور ایک اسکی نشانی ہے بنانا آسمانوں کا اور زمین کا، اور جتنے بکھیرے

فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ع ۳

ہیں ان میں جانور- اور وہ جب چاہے ان سب کو اکٹھا کر سکتا ہے ❊

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

اور جو پڑے تم پر کوئی سختی ، سو بدلا اس کا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے ،

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَ

اور معاف کرتا ہے بہت ف ❊ اور تم تھکانے والے نہیں بھاگ کر زمین میں - اور

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ

کوئی نہیں تم کو اللہ کے سوا کام بنانے والا، نہ مددگار ❊ اور ایک اس کی نشانی ہے،

فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ

چلتے جہاز دریا میں جیسے پہاڑ ❊ اگر چاہے تھام دے باؤ، پھر رہ جاویں سارے دن

عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ لا

ٹھہرے اس کی پیٹھ پر- مقرر اس میں پتے ہیں ہر ٹھہرنے والے کو جو حق مانے ❊

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ

یا تباہ کر دے ان کو لوگوں کی کمائی سے ، اور معاف بھی کرے بہتوں کو - اور جان لیویں

فوائد ف۱ یہ خطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہے گنہگار ہوں یا نیک مگر نبی نہیں داخل اور لڑکے اُنکے واسطے کچھ اور ہوگا اور سختی دنیا کی بھی آگئی اور قبر کی اور آخرت کی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۲) اور تم کو جو مصیبت اور سختی پہنچتی ہے سو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے پہنچتی ہے اور بہت سے گناہ تو وہ معاف ہی کر دیتا ہے اور درگزر فرما دیتا ہے۔ یہ خطاب مکلفین کو ہے کہ جو مصیبت یا آلام تم کو پہنچتے ہیں وہ تمہاری تقصیرات اور خطاؤں کی وجہ سے پہنچتے ہیں خواہ وہ نافرمانی کا کوئی گناہ ہو یا طاعات میں کسی کوتاہی کی پاداش ہو، ان تکالیف سے ان تقصیرات کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ تکالیف میں دنیا۔ قبر اور حشر مُراد ہو سکتے ہیں۔ پانچویں پارے میں مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ میں مفصلاً تحریر کیا گیا ہے۔ اگر کسی مؤمن کو کانٹا چبھتا ہے یا وہ کوئی چیز رکھ کر بھول جاتا ہے اور اس چیز کی تلاش کرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔ تو یہ باتیں بھی تقصیرات کی معافی کا سبب بن جاتی ہیں۔ عام طور سے ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی رفع درجات کے لئے بھی اس قسم کی تکالیف کا اثر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تو اس کی بحث یہاں نہیں ہے۔ بہرحال معمولی سی تکلیف بھی کفارۂ سیات کا موجب ہوتی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ کوئی کھرنچ لگ جائے یا پاؤں پھسل جائے یا بخار ہو جائے یہ سب چیزیں کسی گناہ کی پاداش میں ہوتی ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ یہ آیت قرآن میں بڑی امید کی آیت ہے کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ جب کسی گناہ کی سزا دیدے گا تو آخرت میں اسکا مؤاخذہ نہیں فرمائے گا مؤمنوں کے لئے اس آیت میں بڑی بشارت ہے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یہ خطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہے گنہگار ہوں یا نیک مگر نبی داخل نہیں اور سختی دنیا کی بھی آگئی اور قبر کی اور آخرت کی۔ ۱۲ منہ رح

(۳۳) اسمیں ہر صابر اور شاکر کے لئے نشانیاں ہیں اور توحید الٰہی کے دلائل ہیں صابر اور شاکر سے مؤمن مُراد ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے سبق حاصل کرتے ہیں یا یہ کہ ان جہازوں کو بالکل تباہ کر دے اور بیٹھنے والے اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیئے جائیں اور بہتوں کو مُعاف فرما دے اور اسوقت غرق نہ کرے ان کو پھر کسی اور سفر میں غرق کرے یا آخرت میں عذاب کرے یا خشکی میں کسی اور عذاب سے ہلاک کر دے جیسا کہ بنی اسرائیل میں گذر چکا ہے اور ہماری نشانیوں اور ہماری

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۵ فَمَآ

جو جھگڑتے ہیں ہماری قدرتوں میں ۔ کہ نہیں ان کو بھاگنے کی جگہ ف ۞ سو جو

اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ

ملا ہے تم کو کچھ چیز ہو، سو برتنا ہے دنیا کے جیتے ۔ اور جو اللہ کے ہاں ہے

خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ۚ

بہتر ہے، اور رہنے والا، واسطے ایمان والوں کے، جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ۞

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا

اور جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے، اور بے حیائی سے، اور جب

مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷ۚ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ

غصہ آوے وہ معاف کرتے ہیں ۞ اور جنہوں نے حکم مانا اپنے رب کا، اور

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

کھڑی کی نماز ۔ اور ان کا کام ہے مشورہ سے آپس کے ۔ اور ہمارا دیا کچھ خرچ

يُنْفِقُوْنَ ۝۳۸ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝۳۹

کرتے ہیں ف ۞ اور وہ لوگ کہ جب ہووے ان پر چڑھائی، تو وہ بدلا لیتے ہیں ف ۞

وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَي

اور برائی کا بدلا، برائی ویسی ہے ۔ پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے، سو اس کا ثواب

اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۰ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ

ہے اللہ کے ذمے، بیشک اسکو خوش نہیں آتے گنہگار ۞ اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر، سو ان پر بھی

مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۴۱ۭ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ

نہیں اُلاہنا ۞ اُلاہنا تو ان پر، جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر،

وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴۲ وَ

اور دھوم اٹھاتے ہیں ملک میں ناحق ۔ ان لوگوں کو ہے دکھ کی مار ۞ اور

لَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۴۳ۧ وَمَنْ يُّضْلِلِ

البتہ جس نے سہا اور معاف کیا، بے شک یہ کام ہمت کے ہیں ۞ اور جس کو راہ نہ دے

ع ۴ ۵

(بقیہ صفحہ گزشتہ) قدرتوں میں بلا وجہ جھگڑنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کو کہیں بچ کر نکلنے کی شکل نہیں ہے اور کہیں بھاگنے کا موقعہ نہیں ہے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں جو لوگ ہر چیز کو اپنی تدبیر سے سمجھتے ہیں اس وقت عاجز ہو جائیں گے۔ خلاصہ یہ کہ جن لوگوں کو اپنی تدبیر پر ناز ہے وہ عاجز ہو جائیں اور ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو جیسا کہ ہم اس ترقی یافتہ دَور میں بھی روزمرہ دیکھتے اور سنتے رہتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف۱ جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہیں اس وقت عاجز رہ جاویں گے۔ ۱۲ منہ رہ ف۲ مشورے سے کام کرنا پسند ہے دین کا یا دنیا کا۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ یعنی کافروں سے جہاد کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح (۳۶) سو تم لوگوں کو جو کچھ دیا گیا وہ محض دنیوی زندگی کے لئے برتنا ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ بدرجہا اس سے بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ یعنی یہاں جو کچھ عطا ہوا ہے وہ عارضی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ ربّ العزت کے ہاں جو سامان اہلِ ایمان اور اہلِ توکل کو ملنے والا ہے وہ ہر اعتبار سے بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے اوپر دنیا کی کھیتی اور آخرت کی کھیتی کا ذکر آیا تھا یہ اسی کا شاید تتمہ ہو۔ دنیوی مال و متاع کی اور یہاں کے فوائد جس میں مؤمن اور منکر دونوں برابر ہیں بلکہ منکر کچھ زائد ہیں اس کی تفصیل ظاہر کی کہ یہاں کی نعمتوں کا کوئی اعتبار نہیں آخرت کی نعمتیں بہتر بھی ہیں اور پائیدار بھی۔ (۳۷) اور وہ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیا کاموں سے بچتے اور اجتناب کرتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو قصوروار کو معاف کر دیتے ہیں۔ کبائر الاثم سے حضرت ابن عباسؓ نے شرک مُراد لیا ہے اور جس میں برائی ہو وہ فاحشہ ہے جیسے زنا۔ اور مقاتل نے فرمایا، بے حیائی اور فواحش وہ گناہ ہیں جن پر شریعت نے حد مقرر فرمائی ہے اور جب ان کو غصہ آئے تو غضب کی حالت میں معاف کر دیا کرتے ہیں۔ یعنی اپنے ذاتی معاملات میں اور دنیاوی قصّوں میں انتقام کی خواہش نہیں کرتے بلکہ عفو اور درگذر کر دیا کرتے ہیں۔

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

اللہ، تو کوئی نہیں اس کا کام بنانے والا اس کے سوا۔ اور تو دیکھے گنہ گاروں کو، جس وقت دیکھیں گے

یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا

عذاب، کہیں گے، کسی طرح پھر جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ؟ ۞ اور تو دیکھے ان کو، سامنے لائے گئے ہیں

خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

آگ کے، نوی آنکھیں ذلت سے، دیکھتے ہیں چھپی نگاہوں سے۔ اور کہتے ہیں جو ایماندار تھے

اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ

مقرر ٹوٹے والے وہی ہیں، جنہوں نے گنوائی اپنی جان، اور اپنا گھر قیامت کے دن۔ سنتا ہے

اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ

گنہ گار پڑے ہیں سدا کی مار میں ۞ اور کوئی نہ ہوئے ان کے حمایتی جو

یَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۶﴾

مدد کرتے ان کی اللہ کے سوا۔ اور جس کو بھٹکا دے اللہ، اس کو کہیں نہیں راہ ۞

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ

مانو اپنے رب کا حکم، اس سے پہلے کہ آوے ایک دن، جو پھرنا نہیں اللہ کے

اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ﴿۴۷﴾

ہاں سے۔ نہ ملے گا تم کو بچاؤ اس دن، اور نہ ملے گا الوپ ہو جانا ۞

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا

پھر اگر وہ ٹلا دیں، تو تجھ کو نہیں بھیجا ہم نے اُن پر نگہبان۔ تیرا ذمہ یہی ہے

الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ

پہنچا دینا۔ اور جب ہم چکھاتے ہیں آدمی کو اپنی طرف سے مہر، اس پر رجھتا ہے۔ اور

اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ

اگر پہنچتی ہے ان کو کچھ برائی، بدلا اپنی کمائی کا، تو انسان بڑا

كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ

ناشکر ہے ۞ اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔

تشریح

نکیر (۴۷) اور نہ ملے گا الوپ ہو جانا، چھپ جانا، اجنبی ہو جانا خدا کے حضور میں انسان نہ اجنبی اور غیر معروف ہو سکتا ہے اور نہ غائب اور لاپتہ ہو سکتا ہے، یہ سنسکرت کا لفظ ہے۔ لوپ، وجود و ہستی اور الوپ، اس کی نفی۔

(۴۸) اس آیت میں حضورؐ کے حفیظ (نگران) ہونے کی نفی کی اور سورۃ الغاشیہ مصیطر (داروغہ) ہونے کی نفی کی اور سورۃ ق (۴۵) میں جبار (زبردستی کرنیوالے) کی نفی کی اور ان تینوں الفاظ کا حاصل یہ ہے کہ آپ ایمان و اسلام قبول کرانے میں جبر و اکراہ کرنے والے نہیں صرف دعوت و تبلیغ اور شہادت علی الناس پر مامور ہیں اور یہی ذمہ داری آپ کی امت کی ہے۔

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ

بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں، اور بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹے - یا

يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۗ اِنَّهٗ

ان کو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیاں - اور کرتا ہے جس کو چاہے بانجھ - وہ ہے

عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ

سب جانتا کرسکتا ۞ اور کسی آدمی کی حد نہیں، کہ اس سے باتیں کرے اللہ، مگر اشارہ سے یا

مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ

پردہ کے پیچھے سے، یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا، پھر پہنچاوے اس کے حکم سے جو چاہے

اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا

وہ سب سے اوپر ہے حکمتوں والا ۞ اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے - تو نہ

كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ

جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب، اور نہ ایمان، پر ہم نے رکھی ہے

نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ

یہ روشنی، اس سے راہ دیتے ہیں جس کو چاہیں اپنے بندوں میں - اور تو البتہ سوجھاتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي

سیدھی راہ - راہ اللہ کی، جس کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿٥٣﴾

میں اور زمین میں - سنتا ہے! اللہ ہی تک پہنچ ہے کاموں کی ۞

(۴۳) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (۶۳) — آیاتہا ۸۹ — رکوعاتہا ۷

سورۂ زخرف مکی ہے، اور اس میں نواسی (۸۹) آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

قسم ہے اس کتاب واضح کی - ہم نے رکھا اس کو قرآن عربی زبان کا، شاید تم

فوائد ف حضرت موسیٰ سے کلام ہوئے ہیں پردہ کے پیچھے سے - ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۵۱) بعض کفار کہا کرتے تھے کہ اگر یہ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ خود ہم کو کہہ کر یہ ہمارے رسول ہیں اور بھی ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے رُوبرُو آنے اور اس سے کلام کرنے اور فرشتوں کے سامنے آنے کی خواہش کیا کرتے تھے جیسا کہ انیسویں پارے میں گذر چکا ہے اسی پر یہ بات فرمائی کہ کسی بشر کی یہ طاقت نہیں کہ اس سے موجودہ حالت میں کلام کرے یعنی دنیا میں بات چیت کرے مگر ہاں اسکے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں یا تو اشارے سے کوئی بات فرمائے اشارہ سے مراد ہے الہام یا خواب۔ خواب میں کوئی چیز دکھا دیجائے یا قلب میں کوئی بات ڈال دیجائے جیسا حدیث میں نفث فی روعی آتا ہے یا حضرت ابراہیم نے فرمایا تھا انی اری فی المنام۔ ایک طریقہ تو یہ ہوا۔ دوسرا طریقہ یہ فرمایا کہ پردے کے پیچھے سے یعنی آواز سنائی دے لیکن کوئی چیز نظر نہ آئے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ سے جو کلام ہوا۔ تیسرا طریقہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی پیغام فرشتہ لے کر آئے اور اس کے حکم سے وہ پیغام پہنچا دے موجودہ حالت میں اللہ تعالیٰ کا کسی بشر سے کلام کرنا ان تین طریقوں سے ہی ہوسکتا ہے ان کے علاوہ ممکن نہیں۔ من وراء حجاب کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ پردہ میں ہوتا ہے بلکہ خود بات کرنیوالا پردے میں ہوتا ہے یعنی بات کرنیوالے کے ادراک کا ضعف اسکے لئے پردہ بن جاتا ہے اور حدیث میں جو ندا آتا ہے۔ یا انا ربی تبارک وتعالیٰ آتا ہے۔ وہاں بھی نورانی حجاب کے ساتھ گفتگو ہے۔ موجودہ جسد عنصری اور قوائے بشری حضرت حق تعالیٰ کا معائنہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پہلا طریقہ جو اشارے اور الہام کا فرمایا وہ ظاہر ہے کہ اگر نبی کو ہو خواہ یقظہ میں خواہ منام میں تو وہ بمنزلہ وحی کے ہے اور اگر غیر نبی کو ہو یعنی ولی کو تو وہ ظنی ہے قطعی نہیں۔ یہ منکر چونکہ کفر میں مبتلا ہیں اسلئے ان کے لئے پہلی صورت بھی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہ اسکے اہل ہی نہیں۔ بہرحال دنیا میں حضرت حق تعالیٰ کے کلام فرمانے کے یہ تین طریقے ہیں جو آیت میں مذکور ہوئے اور ان لوگوں کو ناامید کر دیا گیا جو بڑھ بڑھ کر حضرت حق تعالیٰ کو دیکھنا اور اس سے کلام کرنا چاہتے تھے۔

تَعْقِلُونَ ﴿۳﴾ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿۴﴾

بوجھو ۞ اور یہ بڑی کتاب میں ہم پاس ہے اونچا محکم ۞

أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿۵﴾ وَ

کیا پھیر دینگے ہم تمہاری طرف سے یہ سمجھوتی موڑ کر، اس سے کہ تم ہو لوگ جو حد پر نہیں رہتے ف۱ اور

كَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ﴿۶﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا

بہت بھیجے ہیں ہم نے نبی پہلوں میں ۞ اور نہیں آتا لوگوں کو کوئی پیغام لانے والا

كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۷﴾ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَ

جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے ۞ پھر کھپا دیے ہم نے ان سے سخت زور والے اور

مَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

چلی آئی ہے حقیقت پہلوں کی ۞ اور اگر تو نے ان سے پوچھے، کس نے بنائے آسمان

وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿۹﴾ الَّذِي جَعَلَ

اور زمین ؟ تو کہیں، بنائے اس زبردست خبردار نے ۞ وہی ہے جس نے

لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۰﴾

بنا دی تم کو زمین بچھونا، اور رکھ دیں تم کو اس میں راہیں، شاید تم راہ پاؤ ف۲ ۞

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً

اور جس نے اتارا آسمان سے پانی ماپ کر، پھر ابھارا ہم نے اس سے ایک دیس

مَّيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ

مردہ۔ اسی طرح تم کو نکالیں گے ۞ اور جس نے بنائے سب چیز کے

كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿۱۲﴾

جوڑے، اور بنا دیے تم کو کشتی اور چوپائے، جس پر سوار ہوتے ہو ۞

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا

تا چڑھ بیٹھو اس کی پیٹھ پر، پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان، جب

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا

بیٹھ چکو اس پر، اور کہو، پاک ذات ہے وہ جس نے بس میں دیا ہمارے یہ، اور ہم

فوائد

ف۱ یعنی اس سبب سے کہ تم نہیں مانتے کیا بھیجنا موقوف کریں گے حکم کا۔ ۱۲ منہ

ف۲ یعنی جہاں تک انسان بستے ہیں آپس میں مل سکیں ایک دوسرے تک راہ پاویں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۲)

سب چیز کے جوڑے یعنی انسان حیوان، نباتات وجمادات میں ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ اسی جوڑے کے ملنے سے نئی نئی چیزیں وجود میں آتی ہیں اور اسی انتظام پر یہ عالم قائم ہے، یہ وہ قانون زوجیت ہے جس کے عجائبات پر غور کرنے کے بعد اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کارخانہ ہستی کو چلانے والا ایک قادر و قدیر، صانع، موجد اور مدبر وحکیم پروردگار ہے۔

كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا

نہ تھے اسکے مقابل ہونے والے۔ اور ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے ف۱ ۞ اور ٹھہرائی ہے انہوں

لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ

نے اس کو اولاد اس کے بندوں سے۔ تحقیق انسان بڑا ناشکر ہے صریح ۞ کیا

ع ۱۵

اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ

رکھ لیں اپنی پیدائش سے بیٹیاں؟ اور تم کو دیئے چن کر بیٹے ۞ اور جب ان میں

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ

کسی کو خوشخبری ملے اس چیز کی، جو رحمٰن پر نام دھرا، سارے دن رہے اس کا منہ سیاہ اور وہ

كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ

دل میں گھٹ رہا ۞ اور ایسا شخص کہ پلتا ہے گہنے میں، اور وہ جھگڑے میں بات

غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ

نہ کہہ سکے ۞ اور ٹھہرایا فرشتوں کو جو بندے ہیں رحمٰن کے،

إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾

عورت۔ کیا دیکھتے تھے ان کا بننا؟ اب لکھ رکھیں گے ان کی گواہی اور ان سے پوچھ ہوگی ف۲

وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ

اور کہتے ہیں، اگر چاہتا رحمٰن، ہم نہ پوجتے ان کو۔ کچھ خبر نہیں ان کو اس کی۔

مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا

یہ سب اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳ ۞ کیا ہم نے کوئی کتاب دی ہے ان کو

مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا

اس سے پہلے؟ سو یہ اس پر مضبوط ہیں ف۴ ۞ بلکہ کہتے ہیں، ہم نے

وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾

پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم انہیں کے قدموں پر ہیں راہ پائے ۞

وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا

اور اسی طرح، جو بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے ڈر سنانے والا کسی گاؤں میں سو کہنے لگے وہاں کے

فوائد

ف۱ اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو، حضرت سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یہ جو فرمایا کہ بندے رحمٰن کے ہیں یعنی بیٹیاں نہیں اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ نہ مرد نہ عورت پہ بولی مردانی بولیئے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ خبر نہیں یعنی یہ تو سچ ہے کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہیں پر اس کا بہتر ہونا نہیں نکلتا اسی نے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی، زہر کون کھاتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی بہتر ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ (۱۳) اور ہم نہ تھے اس کے مقابل ہونے والے: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا، "نبودیم برآں توانا"، یعنی ہم ان سواریوں پر قابو پانے والے نہ تھے، خدا ہی نے ہمارے لئے انہیں مسخر کیا ہے" شاہ صاحبؒ نے مقابل ہونے والے بمعنی طاقت پانے والے، استعمال کیا ہے۔

إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ

آسودہ لوگ، ہم نے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر، اور ہم انہی کے قدموں پر چلتے ہیں ۞ وہ بولا

أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا

اور جو میں لا دوں تم کو اس سے زیادہ سوجھ کی راہ جس پر تم نے پائے اپنے باپ دادے، تو بھی کہنے لگے ہم کو

أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا ۞ پھر ہم نے ان سے بدلا لیا، سو دیکھ آخر کیسا ہوا

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾ ع وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي

جھٹلانے والوں کا ؟ ۞ اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اس کی قوم کو، میں الگ

بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾

ہوں ان چیزوں سے جن کو پوجتے ہو۔ مگر جس نے مجھ کو بنایا، سو وہ مجھ کو راہ دے گا ف ۞

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ

اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد میں، شاید وہ رجوع رہیں ۞ کوئی نہیں!

مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَ

پر میں نے برتنے دیا ان کو، اور ان کے باپ دادوں کو، یہاں تک کہ پہنچا ان کو دین سچا اور رسول کھول سنانے والا ۞

لَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا

اور جب پہنچا ان کو سچا دین، کہنے لگے، یہ جادو ہے، اور ہم نہ مانیں گے ۞ اور کہتے ہیں

لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾

کیوں نہ اترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیوں کے ف ؟

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ

کیا وہ بانٹتے ہیں تیرے رب کی مہر؟ ہم نے بانٹی ہے ان میں روزی ان کی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ

دنیا کے جیتے، اور اونچے کئے درجے ایک کے ایک سے، کہ ٹھہراتا ہے

بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾

ایک دوسرے کو کمیرا۔ اور تیرے رب کی مہر بہتر ہے ان چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں ف۳ ۞

فوائد

ف یہاں یہ قصہ اس پر کہا کہ تمہارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھ کر چھوڑ دی تم بھی وہی کرو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی مکے اور طائف کے کسی سردار پر۔ ۱۲ منہ ف۳ اللہ نے روزی دنیا کی تو ان کی تجویز پر نہیں بانٹی پیغمبری کیوں کرے ان کی تجویز پر۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۳۰) اور جب انکے پاس یہ سچا قرآن آیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے ماننے سے انکار کرنے والے ہیں یعنی ہمارے احسانات کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور قرآن کو جادو بتاکر اس کو ماننے سے انکار کر دیا۔ (۳۱) اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ یعنی مکہ اور طائف دونوں بڑے شہروں کے کسی بڑے آدمی پر اُترتا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی مالدار اور بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا۔ بڑے آدمی سے شاید ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود ثقفی ہوں اور کیونکہ پہلا مکہ کا بڑا تھا اور دوسرا طائف کا سردار تھا۔ گویا نبوت بھی ایسی چیز ہے جو ان کے مشورے اور اُن کی رائے سے دی جاتی (۳۲) کیا آپ کے پروردگار کی رحمت یعنی نبوت کو یہ لوگ تقسیم کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کی دنیوی زندگی میں بھی ان کی روزی ان میں ہم ہی نے تقسیم کر رکھی ہے اور ہم نے باعتبار مراتب اور درجات ایک کو دوسرے پر فوقیت اور بلندی عطا کر رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے کو خدمت کے لئے استعمال کر سکے اور اپنا کمیرا بنا سکے اور آپ کے رب کی رحمت اس چیز سے بدرجہا بہتر ہے جو یہ سمیٹتے اور جمع کرتے پھرتے ہیں۔ قرآن میں عام طور سے روحانی ترقی اور روحانی مرتبے کو رحمت سے تعبیر کیا ہے خواہ یہ روحانیت نبوت کی ہو، یا ولایت اور امامت کی ہو، اسی طرح یہاں بھی رحمت ربک سے مُراد نبوت ہے چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے پر کفار معترض تھے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ خود نبوت کو تقسیم کرنے کے خواہشمند تھے حضرت حق تعالیٰ نے اس کا جواب فرمایا کہ نبوت جو آپ کے پروردگار کی رحمت کا ایک شعبہ ہے، یہ کفار مکہ خود اس کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نبوت تو بہت بلند اور بڑی اونچی چیز ہے اسکی تقسیم تو انکے کیا سپرد ہوتی ہم نے تو دنیوی زندگی میں بھی ان کی روزی کی تقسیم ان کے ہاتھوں میں نہیں دی بلکہ اپنی مصلحت کے موافق ہر شخص کی روزی ہم نے خود ہی تقسیم فرمائی۔

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ

اور اگر یہ نہ ہوتا، کہ لوگ ہو جاویں ایک دین پر، تو ہم دیتے ان کو، جو منکر ہیں

بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝۳۳

رحمٰن سے، ان کے گھروں کو چھت روپے کے، اور سیڑھیاں جن پر چڑھیں

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝۳۴ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ

اور ان کے گھروں کو دروازے اور تخت، جن پر لگ بیٹھیں۔ اور سونے کے۔ اور یہ سب کچھ

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۵

نہیں، مگر برتنا دنیا کے جیتے۔ اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہاں انہیں کو ہے جو ڈر رکھیں ف

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ

اور جو کوئی آنکھیں چرائے رحمٰن کی یاد سے، ہم اس پر تعین کریں ایک شیطان، پھر وہ رہے

قَرِيْنٌ ۝۳۶ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ

اسکا ساتھی ❁ اور وہ ان کو روکتے ہیں راہ سے، اور یہ سمجھتے ہیں

اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۳۷ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ

کہ ہم راہ پر ہیں ❁ یہاں تک کہ جب آوے ہم پاس، کہے، کسی طرح مجھ میں اور

بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝۳۸ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ

تجھ میں فرق ہو مشرق مغرب کا سا، کہ بُرا ساتھی ہے ف۲ ❁ اور کچھ فائدہ نہیں تم کو

الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۳۹ اَفَاَنْتَ

آج کے دن، جب تم ظالم ٹھہرے، اس سے کہ تم مار میں شامل ہو ف۳ ❁ سو کیا تو

تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۰

سناوے گا بہروں کو؟ یا سوجھاوے گا اندھوں کو؟ اور صریح غلطی میں بھٹکتوں کو؟ ❁

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝۴۱ اَوْ نُرِيَنَّكَ

پھر اگر کبھی ہم تجھ کو لے گئے، تو ہم کو ان سے بدلا لینا۔ ❁ یا تجھ کو دکھاویں،

الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝۴۲ فَاسْتَمْسِكْ

جو ان کو وعدہ دیا ہے، تو یہ ہمارے بس میں ہیں ❁ سو تو مضبوط رہ اسی پر،

ع ۱۰ / ۹

فوائد ف یعنی کافر کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا کہیں تو اس کو آرام دے آخرت میں تو عذاب ہے دنیا ہی میں آرام ملتا مگر ایسا ہو تو سب وہی کفر پکڑ لیں۔ ۱۲ منہ رہ

ف۲ یعنی دنیا میں شیطان کے مشورے پر چلتا ہے اور وہاں اسکی صحبت سے پچھتاوے گا اسی طرح کا شیطان کسی کو جن ملتا ہے کسی کو آدمی۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ یعنی کافر کہیں گے خوب ہوا کہ انہوں نے ہم کو عذاب میں ڈلوایا یہ بھی نہ بچے۔ لیکن اسکو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا۔ ۱۲ منہ رہ

بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾

جو تجھ کو حکم آیا - تو ہے بے شک سیدھی راہ پر ؎

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ

اور یہ مذکور رہے گا تیرا اور تیری قوم کا - اور آگے تم سے پوچھ ہوگی ؎ اور پوچھ دیکھ ، جو رسول

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے - کبھی ہم نے رکھے ہیں رحمٰن کے سوا اور

اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ

حاکم کہ پوجے جاویں؟ ف۱ اور ہم نے بھیجا موسیٰ اپنی نشانیاں دے کر ، فرعون اور اس

وَمَلَا۠ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ

کے سرداروں پاس، تو کہا، میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا ؎ پھر جب لایا ان پاس ہماری

اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ

نشانیاں، وہ تو لگے ان پر ہنسنے ؎ اور جو دکھاتے گئے ہم ان کو نشانی، سو دوسری سے بڑی

مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

اور پکڑا ہم نے ان کو تکلیف میں، شاید وہ باز آویں ؎ اور

قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

کہنے لگے، اے جادوگر! پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھ کو، ہم مقرر راہ پر آوینگے ؎

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰی

پھر جب اٹھالی ہم نے ان پر سے تکلیف ، تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے ؎ اور پکارا

فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ

فرعون اپنی قوم میں ، بولا اے میری قوم ! بھلا مجھ کو نہیں حکومت مصر کی ، اور یہ

الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ط اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا

نہریں چلتی ہیں میرے نیچے - کیا تم نہیں دیکھتے ف۲؟ بھلا میں ہوں بہتر؟ اس شخص سے،

الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۵ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ

جس کو عزت نہیں - اور صاف نہیں بول سکتا ف۳؟ پھر کیوں نہ آ پڑے اس پر

فوائد

ف۱ یعنی کسی دین میں شرک روا نہیں رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی جس وقت ان کی ارواح سے ملاقات ہو یا ان کے احوال کتابوں سے تحقیق کر۔ ۱۲ منہ رح ف۲ اس گرد و پیش کے ملکوں میں مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہریں اسی نے بنائی تھیں نیل دریا کا پانی اپنے باغ میں لایا کاٹ کر۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یہ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱

سابق رسولوں سے پوچھ دیکھو کا مطلب ان سے تحقیق کرنا ہے اور چونکہ وہ رسول اب دنیا میں موجود نہیں رہے اسلئے انکی کتابوں سے تحقیق کرنا مراد لیا گیا ہے اور یہ اس کے مجازی معنی ہیں یہ عام مفسرین کی تاویل ہے شاہ صاحب کو روحانی علم میں خاص امتیاز حاصل تھا اور آپ نے قرآن کریم کا یہ ترجمہ اور فوائد کتابی علم کے ساتھ روحانی علم کی روشنی میں تحریر فرمائے اسلئے شاہ صاحب کی نظر آیت کے اس پہلو پر بھی گئی اور شاہ صاحب نے آیت کے حقیقی مفہوم کی طرف بھی اشارہ کیا یعنی سابق رسولوں کی پاک روحوں سے تحقیق کرلو، انبیاء علیہم السلام اپنی جسمانی حیات کے ساتھ اس دنیا میں موجود نہ ہوں لیکن ان کی روحیں تو عالم ارواح میں موجود ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی تر روحانیت کیلئے آسان ہے کہ وہ عالم ارواح میں ارواح انبیاء سے ملاقات کرکے توحید کی صداقت کی تحقیق کرلے معراج کے موقع پر حضورؐ کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معراج کے علاوہ بھی ہوئی (دیکھو السجدۃ آیت ۲۳ ف۲ صفحہ ۵۰۳) ہوسکتا ہے کہ اس آیت میں معراج کی ملاقات کی طرف اشارہ کیا گیا ہو جو اس آیت کے بعد ہونے والی تھی، یہ

اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

کنگن سونے کے، یا آتے اسکے ساتھ فرشتے پرا باندھ کر ف ۱ ؏

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾

پھر عقل کھو دی اپنی قوم کی پھر اسی کا کہا مانا مقرر وہ تھے لوگ بے حکم ؏

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ

پھر جب ہم کو بھی جھنجھلا دلائی، تو ہم نے ان سے بدلا لیا، پھر ڈبا دیا ان سب کو ؏ پھر کر ڈالا ان کو گئے

مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ

گذرے، اور کہاوت پچھلوں کے واسطے ؏ اور جب کہاوت لائے مریم کے بیٹے کی، تو تبھی قوم تیری لگتے ہیں اس

يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا

سے چلانے ف ۲ ؏ اور کہتے ہیں ہمارے ٹھاکر بہتر ہیں یا وہ ؟ یہ نام جو دھرتے ہیں تجھ پر سب

جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

جھگڑنے کو۔ بلکہ یہ لوگ ہیں جھگڑالو ؏ وہ کیا ہے ؟ ایک بندہ ہے کہ ہم نے اس پر

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ ؕ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ

فضل کیا، اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے ؏ اور اگر ہم چاہیں نکالیں تم میں سے

مَّلٰٓئِكَةً فِى الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا

فرشتے، رہیں زمین میں تمہاری جگہ ف ۳ ؏ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا، سو اس

تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ

میں دھوکا نہ کرو، اور میرا کہا مانو۔ یہ ایک سیدھی راہ ہے ف ۴ ؏ اور نہ روکے

الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

تم کو شیطان۔ وہ تمہارا دشمن ہے صریح ؏ اور جب آیا عیسیٰ نشانیاں لے کر،

قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ

بولا، میں لایا ہوں تمہارے پاس پکی باتیں، اور بتانے کو بعضے چیز، جس میں تم جھگڑتے تھے

فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ

سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو ؏ بیشک اللہ جو ہے وہی ہے رب میرا اور رب تمہارا۔

فوائد ف ۱ وہ آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے مکلف اور جس امیر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا تھا اور اس کے سامنے فوج کھڑی ہوتی تھی پرا باندھ کر۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی قرآن میں ان کا ذکر آوے تو اعتراض کرتے ہیں کہ ان کو بھی خلق پوجتے ہیں انہیں کیوں خوبی سے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجوں کو برا کہتے ہو۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ یعنی عیسیٰ میں آثار فرشتوں کیسے تھے اس سے معبود نہیں ہوتا اگر چاہیں تو تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کریں۔ ۱۲ منہ رح ف ۴ حضرت عیسیٰ کا آنا نشان ہے قیامت کا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۷) اور جب ابن مریم کے متعلق بعض معترضین نے ایک مضمون بیان کیا تب ہی آپ کی قوم کے لوگ، اس مضمون پر خوشی کے مارے شور مچانے لگے، چونکہ قرآن میں اکثر بتوں کی برائی اور غیر اللہ کی پرستش کے مضامین بیان ہوتے تھے اسلئے دین حق کے منکر اس فکر میں رہتے تھے کہ کوئی ایسی بات نکال کر لاؤ جو ہمارے بتوں کا الزام اور ان کی برائی ہلکی ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی موقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجا جائے اس میں خیر نہیں۔ یا ایک موقعہ پر سورۂ انبیاء کی آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنی جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ اسی قسم کے اور مضامین جن میں عمومی طور پر معبودان غیر اللہ کی مذمت ہوتی تھی اس پر عبداللہ بن زبعری یا کسی دوسرے شخص نے یہ بات کہی کہ جب آپ معبودان غیر اللہ میں خیر نہیں پاتے اور ان کو دوزخ کا ایندھن کہتے ہیں تو اس طرح حضرت عیسیٰ اور عزیر اور بہت سے فرشتے بھی سب خیر سے خالی ہوئے اور اگر ان میں خیر ہے تو پھر ہمارے اصنام ہی کا کیا قصور ہے کہ ان میں خیر نہ ہو یہ اعتراض جب کیا گیا تو دین حق کے منکر اس پر خوشی کے مارے شور مچانے اور قہقہے لگانے لگے، عبداللہ بن زبعری نے جو اعتراض کیا یا جو معارضہ کیا اس کا منشا صرف یہ تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ابطال شرک کا جواب دیا جائے اور توحید کو غلط بتایا جائے اور شرک کی صحت کو ثابت کیا جائے کہ جب عیسیٰ ابن مریم کو بھی لوگ پوجتے ہیں تو بس شرک کرنا اللہ کے ساتھ صحیح ہے بہر حال آگے کی آیتوں میں عبداللہ بن زبعری کے انہی شبہات کا جواب ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ یعنی قرآن میں انکا ذکر آوے تو اعتراض کرتے ہیں کہ ان کو بھی خلق پوجتے ہیں انہیں کیوں خوبی (بقیہ)

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ

اس کی بندگی کرو، یہ ایک سیدھی راہ ہے ۞ پھر پھٹ گئے فرقے ان کے

بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ

بیچ سے، سو خرابی ہے گنہ گاروں کو، آفت سے دکھ والے دن کی ۞ اب

يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

یہی راہ دیکھتے ہیں اس گھڑی کی، کہ آکھڑی ہو ان پر اچانک، اور ان کو خبر نہ ہو ۞

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ

جتنے دوست ہیں اس دن دشمن ہونگے، مگر جو ہیں ڈر والے ۞ اے بندو میرے!

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

نہ ڈر ہے تم پر آج کے دن، اور نہ تم غم کھاؤ ۞ وہ جو یقین لائے ہماری باتوں پر،

كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور رہے حکمبردار ۞ چلے جاؤ بہشت میں، تم اور تمہاری عورتیں، کہ تمہاری عزت کریں ۞

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ

لئے پھرتے ہیں ان پاس رکابیاں سونے کی، اور آبخورے۔ اور وہاں ہے جو دل چاہے،

الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ

اور جس سے آنکھیں آرام پاویں، اور تم کو ان میں ہمیشہ رہنا ۞ اور یہ وہی بہشت ہے

الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ

جو میراث پائی تم نے بدلے ان کاموں کے جو کرتے تھے ۞ تم کو ان میں میوے ہیں بہت

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا

ان میں سے کھاتے ہو ۞ البتہ جو گنہگار ہیں، دوزخ کی مار میں ہمیشہ رہتے ۞ نہ

يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا

ہلکی ہوتی ہے ان پر، اور وہ اسی میں پڑے ہیں نا امید ۞ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن تھے

هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ

وہی بے انصاف ۞ اور پکاریں گے، اے مالک! کہیں ہم کو فیصل کر چکے تیرا رب۔ وہ کہے گا، تم کو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجوں کو بُرا کہتے ہو، خلاصہ یہ کہ معبود بغیر اللہ سب ہی بُرے ہونے چاہئیں۔ ہمارے بتوں کو تو بُرا کہتے ہو اور مسیح علیؑ کی تعریف کرتے ہو۔ ابن مریم کو بُرا کیوں نہیں کہتے (۵۸) اور کہنے لگے ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ یعنی ابن مریم یہ بات اور یہ مضمون اور یہ کہاوت انہوں نے آپ سے محض جھگڑا کرنے کی غرض سے بیان کی ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ جھگڑالو واقع ہوئے ہیں، یعنی یہ اعتراض عبداللہ بن زبعری کا محض جھگڑا کرنے کی بناء پر ہے اور یہ لوگ جھگڑالو واقع ہوئے ہیں اور جھگڑالو ہی ہیں (۵۹) وہ عیسیٰؑ بن مریم محض ایک ایسا بندہ ہے جس پر ہم نے اپنا انعام اور فضل کیا تھا اور بنی اسرائیل کے لئے اس کو ایک نمونہ قدرت بنایا تھا اور جو بندہ ہمارا منعم علیہ ہو ظاہر ہے کہ وہ خیر ہونے سے خالی نہ ہوگا بخلاف اصنام، اور شیاطین کے کہ ان میں یہ خیریت نہیں اور خاص طور پر شیاطین میں تو ایک بھی

اور وہ ان کا کفر ہے پس ابن مریمؑ چونکہ اللہ تعالیٰ کے منعم علیہ ہیں اسلئے ان کے خیر ہونے پر ان کا معبود من غیر اللہ ہونا موثر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابن مریمؑ میں اور دوسرے اصنام اور شیاطین میں فرق ہے اور آپ کی قوم کا خوش ہو کر غل مچانا اور یہ سمجھنا کہ ہم نے محمدؐ کو لاجواب کر دیا محض جہالت اور ناسمجھی ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ابن مریم، یا حضرت عزیر یا جلیل القدر فرشتے ان سب میں خیر ہے اور دوسرے اصنام اور شیاطین وغیرہ میں خیر نہیں باقی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ پر جو اعتراض تھا اس کا جواب سورۂ انبیاء میں گذر چکا ہے۔ الغرض تفصیل کے بعد امید ہے کہ عبداللہ بن زبعری اور اسکے ساتھیوں کے اعتراض اور اس کا جواب سمجھ میں آگیا ہوگا۔ بنی اسرائیل کے نمونہ قدرت کا مطلب یہ ہے کہ ابتداءً بنی اسرائیل کے لئے اور بعد میں تمام امتوں کے لئے انکی ذات گرامی ایک نمونہ قدرت تھی اور ہم تو اگر چاہیں تو اس سے بھی زیادہ اپنی قدرت کے کرشموں کا اظہار کر سکتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد**

ف یہود اُن کے منکر ہوئے اور نصاریٰ نے قائل ہوئے پھر نصاریٰ پیچھے کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بتاویں کوئی خدا کو تین جگہ کوئی اور کچھ کہیں ۱۲ منہ

ف اس دن دوست سے دوست بھاگے گا کہ اسکے سبب سے میں نہ پکڑا جاؤں ۱۲ منہ

مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ

رہنا ہے ف۱ ٭ ہم لائے ہیں تمہارے پاس سچا دین، پر تم بہت لوگ سچی بات سے

كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ

بُرا مانتے ہو ٭ کیا انہوں نے ٹھہرائی ہے ایک بات تو ہم بھی کچھ ٹھہراویں گے ف۲ ٭ کیا خیال رکھتے ہیں

أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾

کہ ہم نہیں جانتے ان کا بھید اور مشورہ؟ کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے انکے پاس ہیں لکھتے ف۳ ٭

قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾

تو کہہ، اگر ہو رحمٰن کو اولاد! تو میں سب سے پہلے پوجوں ٭

سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾

پاک ذات ہے وہ رب آسمانوں کا اور زمین کا، صاحب تخت کا ان باتوں سے جو بناتے ہیں ٭

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾

اب چھوڑ دے ان کو بک بک کریں اور کھیلیں جب تک ملیں اپنے اس دن سے جس کا ان کو وعدہ ہے ٭

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ

اور وہی ہے جس کی بندگی ہے آسمان میں، اور اس کی بندگی ہے زمین میں۔ اور وہی ہے حکمت والا

الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

سب جانتا ٭ اور بڑی برکت ہے اس کی، جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جو انکے بیچ ہے

وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ

اور اسی پاس ہے خبر قیامت کی۔ اور اسی تک پھر جاؤ گے ٭ اور اختیار نہیں رکھتے، جن کو

يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ

یہ پکارتے ہیں، سفارش کا، مگر جس نے گواہی دی سچی، اور ان کو

يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ

خبر تھی ف۴ ٭ اور اگر تو ان سے پوچھے، کہ ان کو کس نے بنایا؟ تو کہیں گے اللہ نے، پھر کہاں سے

يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

الٹے جاتے ہیں؟ ٭ قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب! یہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لاتے ف۵ ٭

وقف لازم

فوائد ف۱ مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا فیصل کر چکے یعنے مار ڈال چکے عذاب کر کر۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ کافروں نے مل کر مشورہ کیا کہ تمہارے تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب سے جو اس دین میں آوے اسکے ناتے والے اس کو مار مار کر الٹا پھیر دو اور جو شہر میں اوپری آوے اسکو پہلے سنا دو کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سو اللہ نے ٹھہرایا ان کا خراب کرنا۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہیں ہر کام اس کا لکھتے ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۴ یعنی اتنی سفارش کر سکتے ہیں کہ جس نے کلمۂ اسلام کہا انکی خبر میں اس کی گواہی دیتے ہیں بغیر کلمۂ اسلام کسی کے حق میں نہیں کہہ سکتے سو اتنی سفارش بھی نیک کریں گے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۵ اس کی قسم ہے یعنی اس پر رحم کرتا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

سو تو مڑ آ اُن کی طرف سے، اور کہہ، سلام ہے اب آخر کو معلوم کرلیں گے ۞

آیاتہا ۵۹ (۴۴) سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴) رکوعاتہا ۳

سورۂ دخان مکی ہے، اور انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

قسم ہے اس کتاب واضح کی۔ ہم نے اس کو اتارا ایک برکت کی رات ہیں،

اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ﴿۳﴾ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ ﴿۴﴾

ہم کہہ سنانے والے ف ۞ اسی میں جُدا ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا ف ۞

اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۚ ﴿۵﴾ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

حکم ہو کر ہمارے پاس سے، ہم ہیں بھیجنے والے ف۳ ۞ مہر ہے تیرے رب کی۔ وہی ہے

السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۙ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۘ

سُنتا جانتا - رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو ان کے بیچ ہے۔

اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ

اگر تم کو یقین ہے ۞ کسی کی بندگی نہیں سوا اس کے، جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ رب تمہارا اور رب

اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸﴾ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ ﴿۹﴾ فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ

تمہارے اگلے باپ دادوں کا ۞ کوئی نہیں! وہ دھوکے میں ہیں کھیلتے ۞ سو تو راہ دیکھ جس دن

تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ ۙ ﴿۱۰﴾ يَّغۡشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ

کہ لاوے آسمان دھواں صریح - جو گھیر لے لوگوں کو - یہ ہے دُکھ کی

اَلِيۡمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ

مار ۞ اے رب! کھول دے ہم سے یہ آفت، ہم یقین لاتے ہیں ۞ کہاں ملے ان کو

الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ۙ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا مُعَلَّمٌ

سمجھنا؟ اور آچکا ان پاس رسول کھول سُنانے والا۔ پھر اس سے پیٹھ پھیری، اور کہنے لگے سکھایا

فوائد ف یعنی ہمیشہ دستور رہا ہے رات برکت کی شب قدر ہے جیسے انا انزلنٰہ میں فرمایا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جُدا ہوتا ہے یعنی لوح محفوظ میں سے جُدا کر کر اس کام والوں کو لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی فرشتوں کو ہر کام پر۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳) برکت والی رات سے مُراد لیلۃ القدر ہے اور لیلۃ القدر کو برکت والی فرمایا چونکہ اس رات کو دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر خاص توجہ فرماتا ہے۔ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ آخر میں نزول قرآن کی علت فرمائی کہ ہماری شفقت اور مہربانی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم اپنے بندوں کو خیر اور شر سے آگاہ کردیں تاکہ وہ نقصان کی چیزوں سے بچیں اور نفع کی چیزوں پر عمل کریں۔ بعض حضرات نے برکت والی رات سے لیلۃ البراءت مُراد لی ہے یعنی شعبان کی پندرھویں شب۔ کیونکہ اس رات میں سال بھر کے ہونیوالے تمام اُمور طے کئے جاتے ہیں۔ لیکن جمہور کا قول وہی ہے جو ہم نے اختیار کیا۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں۔ یعنی ہمیشہ دستور رہا ہے۔ رات برکت کی شب قدر ہے جیسے انا انزلنٰہ میں فرمایا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ واقعات تو شب قدر میں لکھے جاتے ہیں لیکن شب براءت میں دیئے جاتے ہیں اس طرح شاید دونوں قول جمع ہوسکتے ہیں۔ کما قال ابن عباس رض۔ (۱۰) حضرت شاہ صاحب رح نے دخان کی یہ تاویل حضرت ابن عباس رض، ابن عمر رض، ابوہریرہ رض اور زید بن علی کے اختیار کردہ قول کی بناء پر قبوں کی ہے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رض اس تاویل سے شدید اختلاف کرتے تھے۔ چنانچہ مسروق تابعی کوفہ میں یہ تفسیر سُن کر عبداللہ ابن مسعود رض کے پاس تحقیق کے لئے حاضر ہوئے، آپ لیٹے ہوئے تھے، یہ تاویل سُن کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا ان من العلم ان یقول الرجل لما لا یعلم اللہ اعلم یہ بھی علم کی بات ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی بات معلوم نہ ہو تو اُسکے بارے میں وہ یہ کہدے کہ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے پھر آپ نے بتایا کہ اس دھوئیں سے قحطِ مکہ کے وقت مکہ والوں کی پریشانی اور بھوک اور پیاس کی حالت میں آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانے کے واقعہ کیطرف اشارہ ہے۔ بھوک پیاس کی شدت میں وہ لوگ ہڈیاں اور مُردار جانور کھانے لگے تھے اور اس حالت میں وہ چکر کھا کر گر پڑتے تھے۔ پھر حضور رض کی دعا سے وہ حالت ختم

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مَجْنُونٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُونَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ
ہے باؤلا ف ٭ ہم کھولتے ہیں عذاب تھوڑے دنوں، تم پھر وہی کرتے ہو ف ٭ جس دن

نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ
پکڑیں گے ہم بڑی گہہ، ہم بدلا لینے والے ہیں ف ٭ اور جانچ چکے ہیں ہم ان سے پہلے

فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّي
فرعون کی قوم کو، اور آیا ان پاس رسول عزت والا۔ کہ حوالے کرو میرے، بندے خدا کے۔ میں تم پاس

لَكُمْ رَسُولٌ اَمِينٌ ﴿۱۸﴾ وَاَنْ لَّا تَعْلُوا عَلَى اللّٰهِ اِنِّي اٰتِيكُمْ بِسُلْطٰنٍ
آیا ہوں بھیجا معتبر ف ۔ اور یہ کہ چڑھے نہ جاؤ اللہ کے مقابل۔ میں لاتا ہوں تم پاس ایک

مُّبِينٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ
سند کھلی ٭ اور میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی، اس سے کہ مجھ کو سنگسار کرو ف ٭ اور اگر تم

تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿۲۲﴾
یقین نہیں کرتے مجھ پر، تو مجھ سے پرے ہو جاؤ ف ٭ پھر پکارا اپنے رب کو، کہ یہ لوگ گناہگار ہیں ٭

فَاَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا
پھر لے نکل رات سے میرے بندوں کو، البتہ تمہارا پیچھا کریں گے۔ اور چھوڑ جا دریا کو تھم رہا ۔

اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُونَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ﴿۲۵﴾ وَّ
البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہیں ٭ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے ! ٭ اور

زُرُوعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فٰكِهِينَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ
کھیتیاں اور گھر خاصے ؟ ٭ اور آرام جس میں تھے باتیں بناتے ؟ ٭ اسی طرح ۔

وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِينَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَ
اور وہ سب ہاتھ لگایا ہم نے ایک اور قوم کو ف ٭ پھر نہ رویا ان پر آسمان اور زمین، اور

مَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيٓ اِسْرَآءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ
نہ ملی ان کو ڈھیل ف اور ہم نے نکالا بنی اسرائیل کو، ذلت کی مار

الْمُهِينِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۱﴾
سے ۔ ٭ جو فرعون سے تھی ۔ بے شک وہ تھا چڑھ رہا، حد سے بڑھنے والا ٭

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ہوئی، دخان کی یہی تاویل امام مجاہدؒ، ابوالعالیہؒ ضحاکؒ اور ابراہیم نخعیؒ نے اختیار کی ہے اور ابن جریر طبریؒ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۹)

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دھوئیں کا مذکور ہے کہ اس وقت سمجھانا کام نہیں آتا۔ قیامت میں یہ دھواں گھیرے گا نیک آدمی کو زکام سا ہوگا اور بد کو سر میں چڑھے گا۔ بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ ۱۲ منہ رحؒ

ف یعنی عادت یوں ہی ہے۔ ۱۲ منہ رحؒ ف یعنی آخرت کا عذاب نہیں ٹلتا۔ ۱۲ منہ رحؒ ف یعنی بنی اسرائیل کو رخصت کرو۔ ۱۲ منہ رحؒ ف شاید وہ ڈراتے ہونگے اس سے ۱۲ منہ رحؒ ف یعنی اپنی قوم کو لے جاؤں تم راہ نہ روکو۔ ۱۲ منہ رحؒ ف یعنی بنی اسرائیل کو جیسے سورۂ شعراء میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے فرعون کے غرق ہونے پیچھے بنی اسرائیل کا دخل ہوا مصر میں۔ ۱۲ منہ رحؒ ف حدیث میں فرمایا مسلمان کے مرنے پر روتا ہے، دروازہ آسمان کا جس سے اس کی روزی اترتی اور زمین جہاں وہ نماز پڑھتا۔ ۱۲ منہ رحؒ

تشریح (۱۶) بڑی گہہ، یعنی سخت پکڑ ایک اور نسخہ میں شاہ صاحبؒ کے اصلی الفاظ کی جگہ بڑی پکڑ لکھ دیا گیا ہے لیکن اس طرح کی تبدیلی کسی مصنف کے الفاظ میں درست نہیں، حضرت شیخ الہندؒ نے تو اس طرح کی تبدیلی کا اظہار کیا اور اپنے ترجمہ کا نام موضح قرآن کی جگہ موضح فرقان رکھا۔

وقف لازم · وقف لازم · الثلثة · ع ۱۴

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۚ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ

اور ان کو ہم نے پسند کیا جان بوجھ کر، جہان کے لوگوں سے ف۱ ☆ اور دیں ان کو نشانیاں،

الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ ﴿۳۴﴾

جن میں مدد تھی صریح ف۲ ☆ یہ لوگ کہتے ہیں -

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور کچھ نہیں، ہمارا یہی مرنا ہے پہلا، اور ہم کو پھر اٹھنا نہیں ☆

فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ

بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادے، اگر تم سچے ہو ☆ اب یہ بہتر ہیں یا تبع کی

تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

قوم ؟ اور جو ان سے پہلے تھے - ہم نے ان کو کھپا دیا، وہ تھے گناہگار ف۳ ☆

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

اور ہم نے جو بنایا آسمان اور زمین، اور جو ان کے بیچ ہے، کھیل نہیں بنایا ☆

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

ان کو بنایا ہم نے ٹھیک کام پر - ، پر بہت لوگ نہیں سمجھتے ☆

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى

تحقیق فیصلے کا دن، وعدہ ہے ان سب کا - جس دن کام نہ آوے، کوئی رفیق

عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ

کسی رفیق کے کچھ، اور نہ ان کو مدد پہنچے ☆ مگر جس پر، مہر کرے اللہ ☆

اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ

بے شک وہی ہے زبردست رحم والا ☆ مقرر، درخت سینڈھ کا، کھانا ہے

الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ

گناہگار کا ☆ جیسے پگھلا تانبا - کھولتا ہے پیٹوں میں - جیسے کھولتا پانی ☆ پکڑو اس کو

فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ

اور دھکیل لے جاؤ بیچوں بیچ دوزخ کے - پھر ڈالو اس کے سر پر جلتے پانی کا

ع ۱۵ ۲ ۱۳

فوائد

ف۱ یعنی اگرچہ ان میں برائیاں بھی معلوم تھیں - ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی حضرت موسٰی علیہ السلام کے ہاتھ سے - ۱۲ منہ رح ف۳ تبع بادشاہ تھا یمن کا سب قوم اس کی بت پرست اس کو یقین آیا توریت پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ سچا دین کون سا بڑی آگ لگائی دو حبر یہود کے توریت بغل میں لے کر اسمیں گھس گئے نہ جلے، دو بت پرست بت کو بغل میں لے کر چلے جلنے لگے، الٹے بھاگے اس کی قوم اس کی دشمن ہوئی آخر خراب ہوئے - ۱۲ منہ رح

تشریح

(۴۳) بلاشبہ زقوم یعنے سینڈ یا تھوہر - یا ناگ پھنی کا درخت مطلب یہ ہے کہ زقوم کا درخت جس کی تفصیل سورۂ الصافات میں گزر چکی یہ اہل جہنم کی خوراک ہوگی ہندوستان میں اسکے تین نام لئے گئے ہیں - کہتے ہیں مکہ معظمہ کے کسی جانب میں پیدا ہوتا ہے اس کا مزا سخت کڑوا ہوتا ہے - جہنم میں زقوم کی کیا شکل ہوگی وہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے - قرآن میں سیاہ تیل کی تلچھٹ سے تشبیہ دیگئی ہے - پھر پیٹ میں جا کر اس کا کھولنا بیان کیا گیا ہے - جس طرح گرم پانی کھولتا اور جوش مارتا ہے -

الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا

عذاب ۞ یہ چکھ - تو ہی ہے بڑا عزت والا سردار ف ۞ یہ وہی ہے جس میں

كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي

تم دھوکا رکھتے تھے ۞ بے شک ڈر والے، گھر میں ہیں چین کے ۞ باغوں

جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

میں اور چشموں میں - پہنتے ہیں پوشاک ریشمی، پتلی اور گاڑھی،

مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ

ایک دوسرے کے سامنے - اسی طرح - اور بیاہ دیں ہم نے انکو گوریاں بڑی آنکھوں والیاں ۞ منگواتے ہیں

فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا

وہاں ہر میوہ خاطر جمع سے - نہ چکھیں گے وہاں مرنا، مگر جو

الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن

پہلے مر چکے، اور بچایا ان کو دوزخ کی مار سے - فضل سے

رَّبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ

تیرے رب کے - یہی ہے بڑی مراد ملنی - ۞ یہ سو قرآن آسان کیا ہم نے تیری

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

بولی میں، شاید وہ یاد رکھیں ۞ اب تو راہ دیکھ، وہ بھی راہ تکتے ہیں ۞

ع ۳ ۱۷ ۱۲

آیاتہا ۳۷ ﴿٤٥﴾ سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ﴿٦٥﴾ رکوعاتہا ۴

سورۂ جاثیہ مکی ہے، اور یہ سینتیس (۳۷) آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

حم ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَ

۞ اُتارا کتاب کا اللہ سے، جو زبردست ہے حکمت والا ۞ بے شک آسمانوں میں اور

الْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ

زمین میں، بہت پتے ہیں ماننے والوں کو۔ اور تمہارے بنانے میں، اور جتنے بکھیرتا ہے جانور، پتے

فوائد ف وہ آپ کو دنیا میں ایسا ہی سمجھتا تھا۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۵۸) ہر نبی کو اسکی قومی اور مادری زبان میں آسمانی ہدایت نامہ دیا گیا، تب ہی خدا کی طرف سے حق کی حجت تمام ہوئی۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ نے لکھا ہے کہ دین حق کے ابلاغ مُبین کے لئے ہر زبان میں مخاطب قوم کے قومی مزاج کے مطابق اسلام کا پیغام پہنچانا خیرامت کی تبلیغی ذمہ داری ہے اور جن لوگوں پر اتمام حجت کے درجہ کی تبلیغ و دعوت نہ ہو، ان لوگوں سے خدا تعالیٰ کا معاملہ عذاب آخرت کے سلسلہ میں اتنا شدید نہیں ہوگا۔ جتنا کہ منکر قوموں کے ساتھ کیا جائیگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سطحی اور رسمی قسم کی تبلیغ سے خیرامت اپنے فرض منصبی سے سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ ۱۲ منہ رحمہ

لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ

ہیں ایک لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں ۔ اور بدلنے میں رات دن کے ، اور وہ جو اتاری اللہ نے آسمان سے

رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵

روزی ۔ پھر جلایا اس سے زمین کو مر گئے پیچھے ، اور بدلنے میں باؤں کے ۔ پتے ہیں ایک لوگوں کو جو بوجھتے ہیں

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ

یہ باتیں ہیں اللہ کی ، ہم سناتے ہیں تجھ کو ٹھیک ۔ پھر کون سی بات کو ، اللہ اور اس کی باتیں

اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ

چھوڑ کر ، مانیں گے ؟ ۞ خرابی ہے ہر جھوٹے گناہ گار کی ۔ کہ سنے باتیں اللہ کی ، اس پاس پڑھی جاویں

يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ

پھر ضد کرے غرور سے ، جیسے وہ سنی نہیں ۔ سو خوشی سنا اس کو ۔ ایک دکھ کی مار کی ۞ اور جب خبر پاوے

اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ

ہماری باتوں میں کسی چیز کی ، اس کو ٹھہراوے ٹھٹھا ۔ ایسوں کو ذلت کی مار ہے ۞ پرے

وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ

ان کے دوزخ ہے ۔ اور کام نہ آوے گا ان کو جو کمایا تھا کچھ ، اور نہ وہ جو پکڑے تھے

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰ۭ هٰذَا هُدًى ۚ وَ

اللہ کے سوا رفیق ۔ اور ان کو بڑی مار ہے ۞ یہ سوجھا دیا ۔ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۱۱ ع

جو منکر ہیں اپنے رب کی باتوں سے ، ان کو مار ہے ایک بلا کی دکھ والی ۞

ع ۱ / ۱۷

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا

اللہ وہ ہے جس نے بس میں دیا تمہارے دریا کہ چلیں اسمیں جہاز اس کے حکم سے ، اور تلاش کرو

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

اس کے فضل سے ، اور شاید تم حق مانو ۞ اور کام لگائے تمہارے جو کچھ ہیں آسمانوں میں

الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۳

اور زمین میں سب اپنی طرف سے ۔ اس میں پتے ہیں ایک لوگوں کو ، جو دھیان کرتے ہیں ۞

تشریح

(۶) یعنی جب اللہ تعالیٰ اس کی باتوں کو نہیں مانتے تو ان کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں سے بڑھ کر اور کون سی بات ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (۷) ہر اس جھوٹے دروغ گو گنہگار کے لئے بڑی خرابی اور تباہی ہے (۸) جو اللہ تعالےٰ کی آیتوں کو سنتا ہے جب وہ آیتیں اس کے رو برو پڑھی جاتی ہیں ۔ پھر بھی وہ تکبر اور غرور کی راہ سے اس طرح کفر پر اڑا رہتا ہے اور کفر کو لازم پکڑتا ہے کہ گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں ۔ پس ایسے شخص کو آپ ایک دردناک عذاب کی خبر دیجیے شاید یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی ہے جیساکہ سورۂ لقمان میں تفصیل گذر چکی ہے ۔ یہ شخص بڑا سخت کافر تھا قرآن کو پہلے لوگوں کی قصہ کہانیاں کہا کرتا تھا اور گانے والی عورتوں کی تجارت کیا کرتا تھا اسکے حق میں یہ وعید فرمائی ۔ (۹) اور جب وہ ہماری آیات میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے اور اس کو ٹھٹھا ٹھہراتا ہے اور اس کی ہنسی اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ہے ۔ مطلب یہ کہ جب کسی آیت کے نزول کا لوگوں سے اس کو علم ہو جاتا ہے مثلاً کوئی اس سے کہہ دیتا ہے کہ آج محمدؐ پر فلاں آیت اُتری ہے تو اس کو سُن کر ہنسی اڑاتا ہے (۱۰) ان کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا تھا نہ تو وہ کمائی ان کو کچھ نفع دے گی اور نہ وہ معبود اور رفیق ان کے کچھ کام آئیں گے جن کو اللہ تعالےٰ کے سوا معبود اور رفیق اور کارساز بنا رکھا تھا اور ان لوگوں کو بڑا عذاب ہوگا ۔ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ہم مشربوں کا یہ حال ہوگا کہ آگے ان کے دوزخ ہے پھر وہاں نہ تو ان کے اعمال ان کے کچھ کام آئیں گے اور نہ وہ ان کے معبود اور کارساز ہی کچھ ان کے کام آسکیں گے جن کو انہوں نے اللہ تعالےٰ کے علاوہ اپنا کارساز اور معبود بنا رکھا تھا اور ان کو بڑا سخت عذاب ہوگا ۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ

کہہ دے ایمان والوں کو، کہ معاف کریں اُنکو، جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی کہ وہ سزا

قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

دے ان لوگوں کو بدلا اسکا جو کماتے تھے ف۱ جس نے بھلا کیا تو اپنے واسطے۔ اور جس نے

اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ

بُرا کیا، تو اپنے حق میں۔ پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ۞ اور ہم نے دی ہے بنی اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

کو، کتاب اور حکومت اور پیغمبری، اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں،

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا

اور بزرگی دی ان کو جہان پر ۞ اور دیں ان کو کھلی باتیں دین کی۔ پھر پھوٹ

اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ

جو ڈالی، تو سمجھ آچکے پیچھے، آپس کی ضد سے۔ تیرا رب

رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾

چکوتی کرے گا، ان میں قیامت کے دن، جس بات میں وہ جھگڑتے تھے ۞

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

پھر تجھ کو رکھا ہم نے ایک رستے پر اس کام کے سو تو اسی پر چل، اور نہ چل چاؤں

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَ

پر نادانوں کے ۞ وہ کام نہ آویں گے تیرے اللہ کے سامنے کچھ۔ اور

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾

بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اللہ رفیق ہے ڈر والوں کا ۞

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ

یہ سوجھ کی باتیں ہیں لوگوں کے واسطے اور راہ کی، اور مہر ہے ان لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں ۞ کیا خیال

الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

رکھتے ہیں جنہوں نے کمائی ہیں برائیاں کہ ہم کر دینگے ان کو، برابر ان کے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام؟

فوائد ف۱ معاف کریں یعنی آپ بدلے کا فکر نہ کریں، اللہ پر چھوڑ دیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۴) لِيَجْزِيَ کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ دشمنوں کو ان کے کسب اور ان کی کمائی کا بدلا دے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کے صبر کا صلہ عطا فرمائے۔ بہرحال آیت کا کئی طرح سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو کسی مشرک نے جو قبیلہ غفار کا تھا اس نے بُرا اور سخت وسست کہا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے انتقام لینا چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض نے کہا مسلمان مکہ معظمہ میں کفار کے ہاتھوں سخت ایذاء برداشت کرتے تھے۔ اس کا شکوہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ وہ ان لوگوں کی زیادتیوں سے درگذر کریں، جو ایام خداوندی اور اس کی سزا و جزا کے قائل نہیں ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صبر کا صلہ اور ایذاء رسانوں کو ان کی ایذاء کا بدلا خود ہی عطا فرمائے۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں معاف کریں یعنی بدلے کی فکر نہ کریں اللہ پر چھوڑ دیں آگے اسی کی تفصیل ہے (۱۵) جو شخص نیک عمل کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے کو کرتا ہے اور جو شخص بُرا کرتا ہے تو اس برائی کا وبال اسی پر پڑتا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تمہاری بازگشت تمہارے پروردگار ہی کی جانب ہوگی۔ وہاں ظالموں کو ان کے ظلم کا بدلا دیا جائے گا اور صبر کرنے والے اور درگذر کرنے والے مظلوم اپنا صلہ پائیں گے۔ آگے نبوت کا مسئلہ مذکور ہے۔ (۱۶) اور بلاشبہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور دانشمندی اور نبوت عطا فرمائی تھی۔ اور ہم نے اُنکو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں تھیں اور ہم نے ان کو اقوام عالم پر برتری اور فضیلت عطا فرمائی تھی حکم کے بہت سے معنی کئے گئے ہیں، حکمت، فقہ اور صحیح سمجھ۔ فیصلہ خصومات۔ حکومت۔ ہم نے ترجمہ اور تیسیر میں سب کی رعایت رکھی ہے۔ فیصلہ خصومات میں بادشاہت بھی آجاتی ہے۔ چھٹے پارے میں فرمایا اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَاءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا انبیاء کا سلسلہ بھی ان میں بکثرت رہا اور بادشاہ بھی بہت ہوئے۔ عمدہ اور نفیس روزی سے شاید من اور سلویٰ کی طرف اشارہ ہو یا ملک شام کے میوے اور وہاں کے برکات ہوں۔ اقوام عالم سے مراد اسی زمانے کی اقوام ہوسکتی ہیں (۱۸) نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جانشین اُمت کا

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

ایک سا ان کا جینا اور مرنا - برے دعوے ہیں جو کرتے ہیں ؒ اور بنائے اللہ نے آسمان اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

زمین جیسے چاہئیں، اور تا بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا، اور ان پر ظلم نہ ہوگا ؒ

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى

بھلا دیکھ تو! جس نے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاؤ کو، اور راہ سے کھویا اس کو اللہ نے جانتا بوجھتا، اور مہر

سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ

کی اسکے کان پر اور دل پر، اور ڈالی اس کی آنکھ پر اندھیری - پھر کون راہ پر لاوے اس کو اللہ

اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا

کے سوا؟ کیا تم سوچ نہیں کرتے؟ ؒ اور کہتے ہیں؟ اور نہیں، یہی ہے ہمارا جینا دنیا کا، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں

يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾

اور مرتے ہیں ہم سو زمانے سے ۔ اور ان کو کچھ خبر نہیں اس کی - نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف ؒ

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

اور جب سنائیے ان کو ہماری آیتیں کھلی، اور جھگڑا نہیں ان کو، مگر یہی کہتے ہیں،

ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ

لے آؤ ہمارے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو ؒ تو کہہ، اللہ جلاتا ہے تم کو،

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ

پھر مارے گا تم کو، پھر اکٹھا کرے گا تم کو، قیامت کے دن تک، اس میں کچھ شک نہیں، پر

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

بہت لوگ نہیں سمجھتے ؒ اور اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور

الْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾

زمین میں۔ اور جس دن اٹھے گی قیامت، اس دن خراب ہوں گے جھوٹے ؒ

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہیں۔ ہر فرقہ بلایا جاتا ہے اپنے اپنے دفتر پر۔ آج بدلا پاؤ گے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) فرض ہے کہ وہ شریعت کے محکم اصولوں پر قائم رہے، بے علم لوگ اگر اپنی رائے اور خواہش پر چلانے کی کوشش کریں تو انہیں ناکام کر دیا جائے۔ علم کی روشنی شریعت کے پاس ہے اس سے باہر سب جہل و نادانی ہے تہذیب جدید میں بظاہر علم و عقل کی چکاچوند نظر آتی ہے لیکن جو تہذیب آسمانی علم کی روشنی سے خالی ہو وہ سراسر جہل کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف یعنی زمانہ نام ہے دہر کا وہ کچھ کام کرنے والا نہیں مگر کسی اور چیز کو کہتے ہیں جو معلوم نہیں ہوتی، اور دنیا میں تصرف اس کا چلتا ہے پھر اللہ ہی کو کیوں نہ کہیں۔ ایسے معنی پر حدیث میں آیا کہ دہر اللہ ہے اس کو برا نہ کہیے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۴) مطلب یہ ہے دوسری زندگی کے قائل نہیں ہیں اس لئے دعویٰ کرتے ہیں کہ بس یہی دنیا کی زندگی ہے۔ پیدا ہوئے جیئے اور مر گئے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں اور ہمارا مرنا بھی کیا۔ مرور زمان کی وجہ قویٰ مضمحل ہوئے اور مر گئے۔ تو گردش زمانہ ہم کو مار دیتی ہے۔ یہ قول ان کا قائم مقام دلیل کے تھا گویا اپنے جینے اور مرنے پر یہ جملہ بطور دلیل پیش کیا کہ یہاں کا مرنا گردش زمانہ سے ہے۔ حضرت حق تعالیٰ نے فرمایا ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ محض اٹکل کی باتیں کرتے ہیں اور امور طبعیہ پر موت و حیات کو محول کرتے ہیں چونکہ حیات ثانیہ کے اسباب ان کی سمجھ میں نہیں آتے اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں یعنی زمانہ نام ہے دہر کا وہ کچھ کام کرنے والا نہیں مگر کسی اور چیز کو کہتے ہیں جو معلوم نہیں ہوتی اور دنیا میں تصرف اس کا چلتا ہے پھر اللہ ہی کو کیوں نہ کہیں اس معنے پر حدیث میں آیا کہ دہر اللہ ہے اس کو برا نہ کہیئے حضرت شاہ صاحب رح نے خوب بات فرمائی کہ زمانہ خود متصرف نہیں بلکہ متصرف تو کوئی اور پوشیدہ طاقت ہے، لوگ زمانے کو کبھی اچھا کبھی برا کہتے ہیں۔ حدیث میں زمانے کو برا کہنے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا جس کو تم زمانے کا اثر سمجھتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا اثر ہے اسلئے وہی زمانہ ہے بہرحال بعض حضرات نے یہاں بہت سی بحثیں کی ہیں۔ تناسخ کے مسئلے کو بھی چھیڑا ہے۔ صور نوعیہ کا فاعل ہونا اور ہیولیٰ کا قابل ہونا اس قسم کی بہت سی بحثیں کی ہیں۔ لیکن ہم نے صرف آیت کا عام فہم مطلب عرض کر دیا ہے۔

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا

جیسا تم کرتے تھے ف ❁ یہ ہمارا دفتر ہے بولتا ہے تمہارے کام پر ٹھیک ، ہم لکھواتے

نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ❁ سو جو یقین لائے ہیں ، اور بھلے کام کیئے ،

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

سو انکو داخل کریگا ان کا رب اپنی مہر میں ۔ یہ جو ہے یہی ہے صریح مراد ملنی ❁ اور جو منکر ہوئے ،

كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا

کیا تم کو سنائی نہ جاتی تھیں باتیں میری ؟ پھر تم نے غرور کیا ، اور ہو رہے تم لوگ

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ

گناہ گار ❁ اور جب کہیئے ، کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور اس گھڑی میں دھوکا نہیں تم کہتے ہو،

مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

ہم نہیں سمجھتے کیا ہے وہ گھڑی ؟ ہم کو آتا ہے تو ایک خیال سا اور ہم کو یقین نہیں ہوتا ❁

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ

اور کھلیں ان پر برائیاں ان کاموں کی جو کیئے تھے اور الٹ پڑی ان پر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے ❁ اور حکم ہوا

الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

کہ آج ہم تم کو بھلا دیں گے جیسے تم نے بھلا دیا اپنے اس دن کا ملنا اور گھر تمہارا دوزخ ہے ۔ اور کوئی نہیں

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ

تمہارے مددگار ف ❁ یہ تم پر اسواسطے کہ تم نے پکڑا اللہ کی باتوں کو ٹھٹھا ، اور بہکے دنیا کے

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

جینے پر ۔ سو آج نہ ان کو نکالنا ہے وہاں سے ، اور نہ ان سے چاہیں توبہ ف ❁

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

سو اللہ کو ہے سب خوبی ، جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا ، رب سارے جہان کا ❁ اور

لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

اسی کو بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں ۔ اور وہی ہے زبردست حکمت والا ❁

ع ۴ ۱۱ ۲۰

فوائد ف زانو پر بیٹھے عاجزی کرنے کو اور دفتر دیکھی اعمال جو لکھے گئے ہیں ۔۱۲ منہ ۲ ف بھلا دیں گے یعنی تم پر مہربانی نہ کریں گے ۔۱۲ منہ ۳ ف دنیا کے جینے پر بہکے جانا کہ جیسے ہم دنیا میں مسلمان اور کافر مقابل ہیں وہاں بھی ہمارا یہی زور چلے گا ۔۱۲ منہ

تشریح (۲۹) یعنی ہر شخص کو اس کے نامۂ اعمال کیطرف بلا کر یہ فرمائیں گے ۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے مقابلے میں صحیح صحیح بات بتائے گی کیونکہ تمہارے تمام اعمال اس میں مکتوب و محفوظ ہیں نَسْتَنْسِخُ ہم ثابت رکھتے ہیں ، ہم لکھواتے تھے ، ہم محفوظ رکھتے تھے ۔ (۳۰) سو جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے تھے ان کو ان کا پروردگار اپنی مہر اور اپنی رحمت میں داخل کرے گا ۔ یہ رحمت میں داخل کر لینا کھلی ہوئی کامیابی ہے ۔ یعنی رحمت میں داخل فرمالینا اس سے بڑھ کر اور کیا کامیابی ہوسکتی ہے ۔ یہی بڑی مراد تھی جو حاصل ہوگئی ۔ (۳۱) اور جو لوگ کفر و انکار کرتے رہے ان سے کہا جائے گا کیا تم کو میری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں پھر تم نے ان کے قبول کرنے سے غرور اور تکبر کیا ۔ (۳۴) دنیا کی زندگی کا یہ بڑا ابتلاء ہے کہ یہاں منکر اور مؤمن شانہ بشانہ نظر آتے ہیں ۔ بلکہ دنیوی شان و شوکت میں منکرین ترقی یافتہ ہیں ۔ اور مؤمن پسماندہ اور خستہ حال ہیں ۔ یہ صورت حال آخرت میں قائم نہیں رہے گی ۔ وہاں ایمان و عمل کی شان دوبالا ہوگی اور کفر و انکار ذلت و ندامت میں غرق ہوں گے ۔۱۲

(اٰیاتہا ۳۵) ﴿۴۶﴾ سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ﴿۶۶﴾ (رکوعاتہا ۴)

سورۂ احقاف مکی ہے، اس کی پینتیس (۳۵) آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ مَا

اُتارا کتاب کا ہے اللہ سے، جو زبردست ہے حکمت والا ۔ ہم نے

خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ

جو بنائے آسمان و زمین، اور جو ان کے بیچ ہے، سو ایک کام پر، اور ایک ٹھہرے

مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝۳ قُلْ

وعدے پر۔ اور جو منکر ہیں، ڈر سُنایا نہیں دھیان کرتے ۔ تو کہہ!

اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ

بھلا دیکھو تو! جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا، دکھاؤ تو مجھ کو، انہوں نے کیا بنایا زمین

الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ

میں؛ یا کچھ ان کو ساجھا ہے آسمانوں میں؟ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے

قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴ وَ

پہلے کی، یا چلا آتا کوئی علم، اگر ہو تم سچے ۔ اور

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ

اس سے بہکا کون؟ جو پکارے اللہ کے سوا ایسے کو، کہ نہ پہنچے اس کی

لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا

پکار کو دن قیامت تک، اور ان کو خبر نہیں ان کے پکارنے کی ۔ اور جب

حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

لوگ جمع ہوں گے، وہ ہوں گے ان کے دشمن، اور ہوں گے ان کے پوجنے سے

كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ

منکر ۔ اور جب سُنائیے ان کو ہماری باتیں کھلی، کہتے ہیں منکر،

تشریح (۳) یعنی عالم علوی ہو یا عالم سفلی جو کچھ بنایا ہے وہ سب مبنی بر حکمت اور مبنی بر مصلحت ہے نیز یہ کہ یہ سارا نظامِ شمسی ایک خاص وقت اور خاص میعاد تک کے لئے ہے۔ میعاد آنے پر اور وقت پورا ہونے پر یہ تمام نظام درہم برہم کر دیا جائے گا۔ منکروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے یعنی قیامت کے واقعات سُنا کر یا قرآن سنا کر جب ان کو ڈرایا جاتا ہے اور خوف دلایا جاتا ہے تو یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور بے توجہی کرتے ہیں۔ (۴) اے پیغمبر! آپ ان سے فرما دیجیئے، بھلا دیکھو تو سہی جن کو تم اللہ تعالےٰ کے سوا پکارتے ہو اور جن کی تم عبادت کرتے ہو ذرا مجھ کو یہ تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا اور پیدا کیا ہے یا آسمانوں کے بنانے میں انکی کوئی شرکت اور ساجھا ہے یا تو کوئی کتاب لاؤ جو اس قرآن سے پہلے کی ہو یا انبیاءِ سابقین کی کوئی معتبر روایت جو نقل ہوتی چلی آئی ہو وہ پیش کرو اگر تم سچے ہو، یعنی بطورِ احتجاج ان سے کہو کہ تمہارے ان معبودوں نے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور پوجا کرتے ہو انہوں نے زمین کا کوئی حصہ بنایا ہو تو ان کی بنائی ہوئی زمین مجھ کو دکھاؤ، آسمانوں کے پیدا کرنے میں کوئی شرکت اور ساجھا ہو تو مجھ کو بتاؤ۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی دلیل عقلی ہو تو وہ لاؤ، دلیل عقلی تو ہے نہیں کیونکہ تم خود ان معبودان باطلہ کی خالقیت کے قائل نہیں اور الوہیت جو بلا شرکت غیرے مستلزم ہے اسکو بھی نہیں مانتے بلکہ شرک کرتے ہو تو اچھا کوئی نقلی دلیل لاؤ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی کتاب لے آؤ جو قرآن سے پہلے کی ہو کیونکہ قرآن تو خدا کے سوا دوسرے کی خالقیت کی نفی کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا مدعی ہے اس میں تو یہ چیز مل نہیں سکتی لہٰذا کوئی دوسری کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی کتبہ ہو وہ لاکر دکھاؤ یا کوئی روایت ہی پہلے پیغمبروں کی نقل ہوتی چلی آتی ہو یا علوم اوّلین میں سے کوئی علم تواتر کے ساتھ نقل ہوتا ہوا چلا آتا ہو جس میں ان معبودوں کے زمین یا آسمانوں کو پیدا کرنے کا ذکر ہو وہی مجھ کو دکھا دو یا بتاؤ کہ ان غیر اللہ نے زمین کا کوئی حصہ بنایا ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کی شرکت تھی اگر تم ان غیر اللہ کی پرستش کرنے میں سچے ہو تو ان کی خالقیت کا ثبوت پیش کرو۔

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۷ ؕ

سچی بات کو جب ان تک پہنچی ، یہ جادو ہے صریح ⁂

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ

کیا کہتے ہیں ؟ یہ بنا لایا - تو کہہ ، اگر میں بنا لایا ہوں ، تو تم میرا بھلا نہیں کر سکتے ، اللہ

اللّٰهِ شَيْئًا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَ

کے سامنے کچھ - اس کو خوب خبر ہے ، جن باتوں میں لگے ہو - وہ بس ہے حق بتانے والا میرے اور

بَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ

تمہارے بیچ - اور وہی ہے گناہ بخشتا مہربان ف۱ ⁂ تو کہہ : میں کچھ نیا رسول نہیں آیا ، اور مجھ کو

وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ

معلوم نہیں کیا ہونا ہے مجھ سے ، اور نہ تم سے ؛ میں اسی پر چلتا ہوں ، جو حکم آتا ہے مجھ کو ،

اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اور میرا کام یہی ہے ڈر سنا دینا کھول کر ⁂ تو کہہ ، بھلا دیکھو تو ! اگر یہ ہو اللہ کے ہاں سے ، اور

وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى

تم نے اس کو نہیں مانا ، اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی کتاب

مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کی ، پھر وہ یقین لایا ، اور تم نے غرور کیا - بے شک اللہ راہ نہیں دیتا گناہ گاروں

الظّٰلِمِيْنَ ۱۰ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا

کو ف۲ ⁂ اور کہنے لگے منکر ایمان والوں کو ، اگر یہ کچھ بہتر ہوتا ، تو یہ

مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ

نہ دوڑتے اس پر پہلے ہم سے - اور جب راہ پر نہیں آئے اس کے بتانے سے تو یہ اب کہیں گے یہ

اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۱۱ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَ

جھوٹ ہے مدت کا ف۳ اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی ہے ، راہ ڈالتی اور مہر - اور

هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ ق

ایک کتاب ہے اس کو سچا کرتی ، عربی زبان میں ، کہ ڈر سنا دے گناہ گاروں کو -

فوائد

ف۱ یعنی اب بھی باز آؤ تو بخشے جاؤ - ۱۲ منہ

ف۲ مکے میں کوئی عالم یہود کا آیا تھا کام کو اس سے پوچھا کافروں نے اس نے بتایا کہ ایک رسول اور کتاب آنی مقرر ہے اس شہر میں اور یہ وہی لگتا ہے - ۱۲ منہ ر

ف۳ مدت کا یعنی ہمیشہ لوگ ایسی باتیں کہا کرتے ہیں - ۱۲ منہ ر

تشریح سورہ احقاف (۴۶)

قرآن کریم میں دس سورتیں حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں ان سب کا آغاز وحی الٰہی کی ضرورت و اہمیت سے کیا گیا ہے ، غافر ، مؤمن (۴۰) فصلت ، حٰمٓ سجدہ (۴۱) شوریٰ (۴۲) زخرف (۴۳) دخان (۴۴) جاثیہ (۴۵) احقاف (۴۶) اور حجرات۔

وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

اور خوش خبری نیکی والوں کو ۔ مقرر جنہوں نے کہا، رب ہمارا اللہ ہے،

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾

پھر ثابت رہے، تو نہ ڈر ہے ان پر، اور نہ وہ غم کھاویں گے ۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَ

وہ ہیں بہشت کے لوگ، سدا رہیں گے اس میں ۔ بدلا اس کا جو کرتے تھے ۔ اور

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ

ہم نے تقید کیا ہے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کا۔ پیٹ میں رکھا اس کو اسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اسکو

كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ

تکلیف سے۔ اور حمل میں رہنا اس کا، اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے میں ہے یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو، اور پہنچا

اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ

چالیس برس کو، کہنے لگا اے رب میرے! میری قسمت میں کر کہ شکر کروں احسان تیرے کا، جو

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ

مجھ پر کیا، اور میرے ماں باپ پر، اور یہ کہ کروں نیک کام، جس سے تو راضی ہو، اور نیک

فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ

دے مجھ کو اولاد میری۔ میں نے توبہ کی تیری طرف، اور میں ہوں حکمبردار ف ۔ وہ لوگ ہیں،

الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ

جن سے ہم قبول کرتے بہتر سے بہتر کام جو کئے ہیں، اور معاف کرتے ہیں ہم برائیاں ان کی،

فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾

جنت کے لوگوں میں ۔ سچا وعدہ جو ان کو ملتا تھا ۔

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ

اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو، میں بیزار ہوں تم سے، کیا مجھ کو وعدہ دیتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا

خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ

قبر سے؟ اور گذر چکی ہیں اتنی سنگتیں مجھ سے پہلے۔ اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں اللہ سے کہ اے خرابی تیری تو ایمان لا،

فوائد ف پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے میں لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے میں دودھ چھوڑتا ہے اور نو مہینے ہیں حمل کے یہ آیت کسی کے حال کا بیان نہیں حضرت نے ماں باپ کے حق میں دعا نہیں کی۔ صدیق اکبرؓ چالیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور ان کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے یہ بات اور کسی صحابی کو نہیں میسر ہوئی لیکن باپ اسوقت نہیں مسلمان ہوا تو یہ احوال ہے فرضی یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ

تشریح (١٦) یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے نیک اور بہتر سے بہتر اعمال جو انہوں نے کئے ہیں، ہم قبول کرلیں گے اور ان کی برائیوں سے ہم درگذر کردیں گے درآنحالیکہ یہ لوگ بہشت میں ہونگے اور ان کا شمار اہل جنت میں سے ہوگا۔ ان سے یہ سلوک اس سچے وعدہ کی بنا پر ہوگا جو اُن سے کیا جاتا تھا۔ اکثر مفسرین نے اس آیت متعلق فرمایا ہے کہ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے بعض نے فرمایا سعد بن ابی وقاص رضؓ سے مُراد ہے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی سعادت مند لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ بہرحال ہوسکتا ہے شان نزول کسی مقتدر صحابی کے متعلق ہو، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں بہت ممتاز درجہ رکھتے تھے ان کے بارے میں نازل ہوئی ہو یا کسی اور صحابی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہر سعادت مند اور ماں باپ کی خدمت گذار اولاد اس سے مُراد لی جا سکتی ہے بڑے خوش قسمت ہیں وہ ماں باپ جن کی اولاد ایسی ہو اور بڑی خوش نصیب ہے، وہ اولاد جو اس آیت کی مصداق ہو۔ آگے اسکے مقابلہ میں کافر کا ذکر فرمایا۔

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے۔ پھر کہتا ہے، یہ سب نقلیں ہیں پہلوں کی ف ؎

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

وہ لوگ ہیں، جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقوں میں، جو گزرے ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾

ان سے پہلے جنوں کے اور آدمیوں کے۔ بے شک وہ تھے ٹوٹے میں آئے ؎

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

اور ہر فرقے کے کئی درجے ہیں، اپنے کئے کاموں سے۔ اور تا پورے دے انکو کام انکے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ؎

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي

اور جس دن لائے جاویں گے منکر، آگ کے سرے پر۔ ضائع کئے تم نے اپنے مزے، اپنی

حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا

دنیا کے جیتے، اور ان کو برت چکے، اب آج سزا پاؤ گے ذلت کی مار، بدلا

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ ع

اس کا جو تم غرور کرتے تھے ملک میں ناحق، اور اس کا جو تم بے حکمی کرتے تھے ف۵ ؎

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ

اور یاد کر عاد کے بھائی کو۔ جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف میں، اور گزر چکے تھے ڈرانے والے،

بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

آگے سے اور پیچھے سے، کہ بندگی نہ کرو کسی کی اللہ کے سوا۔ میں ڈرتا ہوں تم پر آفت سے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا

ایک بڑے دن کی ف ؎ بولے، کیا آیا ہے ہم پاس کہ پھیرے ہم کو ہمارے ٹھاکروں سے؟

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ

سو لے آ ہم پر جو وعدہ دیتا ہے، اگر ہے تو سچا ؎ کہا، یہ خبر تو

عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا

اللہ ہی کو ہے، اور میں پہنچا دیتا ہوں جو کچھ دیا میرے ہاتھ، لیکن میں دیکھتا ہوں تم لوگ

فوائد ف۱ یہ اس کا حال ہے جو کافر ہے اور ماں باپ سمجھاتے ہیں ایمان کی بات نہیں سمجھتا۔ ۱۲ منہ ف۲ یہ جنت والے بھی کئی درجے ہیں اور دوزخ والے بھی اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے۔ ۱۲ منہ ف۳ جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی فقط دنیا ہی چاہی ان کی نیکیوں کا بدلا اسی دن میں مل چکا۔ ۱۲ منہ ف۴ یعنی حضرت ہودؑ نے عاد کو ڈرایا۔ احقاف ایک ضلع ہے یمن میں اس کے معنی ریت کی تھل۔ ۱۲ منہ

تشریح (۱۷) اور وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ کو کہا کہ تف ہے تم پر، کیا تم مجھ کو یہ وعدہ اور یہ خبر دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں اور طبقے اور امتیں گذر چکی ہیں اور ماں باپ کا یہ حال ہے کہ وہ دونوں اللہ تعالٰی سے فریاد کرتے ہیں اور لڑکے سے کہتے ہیں ارے تیرا برا ہو تو ایمان لے آ۔ اور یقین جان کہ اللہ تعالٰی کا وعدہ سچا اور برحق ہے مگر وہ جواب دیتا ہے کچھ نہیں یہ محض اگلے لوگوں کی بے سرو پا کہانیاں ہیں۔ یعنی ماں باپ کو مسلمان ہونے کی بناء پر ڈانٹتا ہے۔ کفر اور عقوق یعنی ماں باپ کی نافرمانی دونوں کا ارتکاب کرتا ہے ہو سکتا ہے کہ یہ آیت کسی خاص اور بدبخت کے حق میں نازل ہوئی ہو جیسا کہ حسن بصری رح سے منقول ہے یا ہر وہ شخص مراد ہے جو اس مذموم صفت سے متصف ہو۔

تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

نادانی کرتے ہو ۞ پھر جب دیکھا اس کو ابر سامنے آیا ان کے نالوں کے ، بولے ، یہ ابر

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا

ہے ، ہم پر برسے گا ۔ کوئی نہیں ! یہ وہ ہے جس کی تم شتابی کرتے تھے ۔ باؤ ہے ، جس میں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ ۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا

دکھ کی مار ہے ۔ اوکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے ، پھر کل کو رہ گئے ،

لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾

کوئی نظر نہیں آتا سوائے ان کے گھروں کے ۔ یوں ہم سزا دیتے ہیں گناہ گار لوگوں کو ۞

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ

اور ہم نے مقدور دیئے تھے ان کو ، جو تم کو مقدور نہیں دیئے ، اور ان کو دیئے تھے کان اور

اَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۟ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ

آنکھیں ، اور دل ۔ پھر کام نہ آئے ان کو کان ان کے ، نہ آنکھیں ان کی ،

وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

نہ دل ان کے ، کسی چیز میں ، کہ تھے اس پر منکر ہوتے اللہ کی باتوں سے ،

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ ع وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا

اور الٹ پڑی ان پر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے ف ۞ اور ہم کھپا چکے ہیں جتنی

مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾

تمہارے آس پاس ہیں بستیاں ، اور پھیر پھیر سنائیں ان کی باتیں ، شاید وہ پھر آویں ۞

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ

پھر کیوں نہ مدد پہنچی ان کی ، جن کو پکڑا تھا اللہ تعالےٰ سے ورے درجہ پانے کو پوجنا ۔

بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾

کوئی نہیں ! گم ہوئے ان سے ۔ اور یہی جھوٹ تھا ان کا ، اور جو باندھتے تھے ۞

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ

اور جب متوجہ کر دیئے ہم نے تیری طرف کتنے لوگ جنوں میں سے ، سننے لگے قرآن ۔

فوائد

ف ان کو دل اور کان اور آنکھ دی تھی یعنی دنیا کے کام میں عقل مند تھے وہ عقل کام نہ آئی ۔ ١٢ منہ

تشریح (٢٨)

اسی مفہوم کی آیت الزمر (٣) ص ٥٩٣ پر ہے

مطلب یہ ہے کہ مشرکین کہ اپنے بتوں کو مستقل معبود نہیں سمجھتے تھے بلکہ انہیں خدائے حقیقی کی بارگاہ میں سفارشی سمجھ کر ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان پر نذریں اور چڑھاوے چڑھاتے تھے اور ان کی پوجا پاٹ کرتے تھے ۔

ع ٣

فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم

پھر جب وہاں پہنچے، بولے چپ رہو ۔ پھر جب تمام ہوا الٹے گئے اپنی قوم کو

مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن

ڈر سناتے ف۱ ۞ بولے اے قوم ہماری! ہم نے سنی ایک کتاب، جو اتری ہے

بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

موسیٰ کے بعد، سچا کرتی سب اگلیوں کو، سوجھاتی سچا دین،

وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا

اور ایک راہ سیدھی ف۲ ۞ اے قوم ہماری! مانو اللہ کے بلانے والے کو اور اس پر یقین

بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾

لاؤ، کہ بخشے تم کو کچھ گناہ تمہارے اور بچادے تم کو ایک دکھ کی مار سے ۞

وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن

اور جو کوئی نہ مانے گا اللہ کے بلانیوالے کو، تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین میں، اور کوئی نہیں اس کو

دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي

اسکے سوا مددگار۔ وہ لوگ بھٹکتے ہیں صریح ف۳ ۞ کیا نہیں دیکھتے، کہ وہ اللہ جس نے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ

بنائے آسمان اور زمین، اور نہ تھکا ان کے بنانے میں، وہ سکتا ہے کہ جلائے

الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا

مُردے۔ کیوں نہیں؟ وہ ہر چیز کر سکتا ہے ۞ اور جس دن سامنے لائیے منکروں کو،

عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا

آگ کے۔ اب یہ ٹھیک نہیں؟ کہیں گے، کیوں نہیں، قسم ہے ہمارے رب کی۔ کہا تو چکھو

الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

مار، بدلا اس کا جو تم منکر ہوتے تھے ۞ سو تو ٹھہرا رہ، جیسے ٹھہرے رہے ہیں ہمت والے رسول،

وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا

شتابی نہ کر ان کے واسطے۔ یہ لوگ جس دن دیکھیں گے جس چیز کا ان سے وعدہ ہے جیسے ڈھیل

فوائد

ف۱ حضرت نکلے تھے حج کے دنوں میں شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یاروں کے ساتھ اسوقت کتنے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اس بار حضرت سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکہ سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا۔ سورۂ جن میں ان کی باتیں مفصل ہیں اور جب سے حضرت کو وحی آئی تب سے جنوں پر خبر آسمان کی بند ہوئی ان کو سبب معلوم نہ تھا قرآن جب سنا تو جانا اس کا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہے ۱۲ منہ رح ف۲ حضرت سلیمانؑ کے وقت سے توریت ان میں مشہور تھی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ بھاگ کر زمین میں اُوپر سے فرشتے مارتے ہیں تو زمین ہی کو بھاگتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

حقیقت جنّات (۳۰) اس سورہ میں جنات کے قرآن کریم سننے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا تذکرہ آیا ہے۔ زیادہ تفصیل سورۂ جن میں آئے گی جن ایک لطیف مخلوق ہے جو اپنی لطافت کے سبب ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتی، حکماء قدیم نے جنات کی تعریف میں لکھا ہے جسم ناری تتشکل باشکال مختلفہ۔ یہ آتشی جسم والی مخلوق ہے جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتی ہے۔ لطیف اجسام میں کثیف اجسام کے مقابلہ میں طاقت زیادہ ہوتی ہے اسلئے یہ لطیف مخلوق انسانوں سے زیادہ طاقتور بھی ہوتی ہے اور زیادہ باقی رہنے والی بھی قرآن کریم کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں نے جنات کے وجود کو تسلیم کیا ہے اور ہر نبی کے ساتھ جنات کے واقعات کا تعلق ملتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اگلے صفحہ پر لکھا ہے کہ حضورؐ کی تشریف آوری کے بعد شیطانوں (خبیث جنات) کا آسمانوں سے خبروں کا اچکنا بند ہو گیا۔ تب جنات میں کھلبلی مچی کہ یہ کیوں ہوا؟ اس کی تحقیقات کیلئے جنات کی مختلف ٹکڑیاں اِدھر اُدھر نکلیں۔ جو ٹکڑی مکہ کی طرف آئی اس نے بطن نخلہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے رفقاء کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے سنا اور اس کلام سے متأثر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ احادیث میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں جنات کے آنے کے کئی واقعے مروی ہیں۔ جنات باوجود طاقتور ہونے کے انسانی مخلوق کے جسم میں کوئی تصرف نہیں کر سکتے، انہیں بیمار نہیں ڈال سکتے۔

إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٣٥﴾

نہ پائی تھی، مگر ایک گھڑی دن - پہنچا دینا - اب وہی کھپیں گے جو لوگ بے حکم ہیں ف ۱ ۞

آیاتہا ۳۸ ‹۴۷› سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ ‹۹۵› رکوعاتہا ۴

سورہ محمدؐ مدنی ہے، اس کی اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾

جو لوگ منکر ہوئے، اور روکا اللہ کی راہ سے، کھو دیئے اس نے اُنکے کئے ۞

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

اور جو یقین لائے، اور کئے بھلے کام، اور مانا جو اُترا محمدؐ پر،

وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾

اور وہی ہے سچا دین اُنکے رب کیطرف سے، ان سے اتاریں ان کی بُرائیاں اور سنوارا انکا حال ف۲ ۞

ذٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

یہ اس پر کہ جو منکر ہیں، وہ چلے جھوٹی بات پر - اور جو یقین لائے، انہوں نے

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾

مانی سچی بات اپنے رب کیطرف سے۔ یوں بتاتا ہے اللہ لوگوں کو ان کے احوال ۞

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى إِذَا

سو جب تم بھڑو منکروں سے، تو گردنیں ہیں مارنی - یہاں تک کہ جب

أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً

کاٹ ڈال چکے ان میں، تو مضبوط باندھو قید، پھر یا احسان کر لیجیو پیچھے، اور یا چھڑوائی لیجیو،

حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ

جب تک کہ رکھ دے لڑائی اپنا راچھ - یہ سن چکے! اور اگر چاہے اللہ، تو

لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ

بدلا لے ان سے، پر جانچنے کو تمہارے ایک سے دوسرے کو - اور جو لوگ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) انہیں ہلاک نہیں کر سکتے۔ ایک شعبدہ باز گنڈہ فروش طبقہ نے جنات کے اثر اور ایذا رسانی پر طرح طرح کے افسانے گھڑ رکھے ہیں اور ان میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھانستے رہتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے صرف اتنی بات کا ثبوت ملتا ہے کہ شیاطین اور خبیث جنات انسانی خیالات پر اثر انداز ہوتے ہیں، جسے وسوسہ اندازی کہا جاتا ہے۔

ع ۹ / ۴

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ ڈھیل نہ پائی تھی دنیا میں یعنے اب تو دیر سمجھتے ہیں کہ عذاب جلد کیوں نہیں آتا اس دن جانیں گے کہ بہت شتاب آیا دنیا میں ہم ایک ہی گھڑی رہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا۔ یہ دستور ہے کہ گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ پہلے زمانے میں سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی۔ اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہے اب سچا دین یہی ہے اور کام بھلے بڑے مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی۔ لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہے کہ نیکی ثابت اور برائی مُعاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہے کہ نیکی برباد اور گناہ لازم۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۵) یوں تو سب ہی رسول اولوالعزم ہیں لیکن انمیں جو مخصوص طور پر صفت صبر کے ساتھ متصف ہیں ان کی طرف اشارہ ہے کہ آپ بھی ان کی طرح صبر اور سہار کا شیوہ اختیار کیجئے اور عذاب الٰہی کی جلدی نہ کیجئے کیونکہ جب وہ عذاب موعود آئے گا تو یہ بدبخت یہی سمجھیں گے کہ بہت جلد آیا کیونکہ ان کو دنیا میں یا قبر میں یا دونوں جگہ رہنے کی مدت کا یہ اندازہ ہوگا کہ دن کی ایک گھڑی رہے اور عذاب جلدی آگیا۔ آپ کا کام اس قرآن کو یا ہمارے پیام کو یا دین برحق کو پہنچا دینا ہے سو آپ نے پہنچا دیا۔ اب حق پہنچنے کے بعد وہی لوگ ہلاک و تباہ کئے جائیں گے جو نافرمانی کے خوگر ہیں کیونکہ اتمام حجت ہو چکا۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں ڈھیل نہ پائی تھی۔ دنیا میں یعنی اب تو دیر سمجھتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اس دن جانیں گے کہ بہت شتاب آیا دنیا میں رہنا ایک گھڑی یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا، دستور ہے کہ گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔

ع ۳ / ۱۲

تم تفسیر سورۃ

الاحقاف

قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝٤ سَيَهْدِيهِمْ

مارے گئے اللہ کی راہ میں، تو نہ کھووے گا ان کے کئے ؂ ان کو راہ دے گا

وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يَا أَيُّهَا

اور سنوارے گا ان کا حال ؂ اور داخل کرے گا ان کو بہشت میں، معلوم کروا دی ہے وہ ان کو ف۲ ؂ اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝٧

والو ! اگر تم مدد کرو گے اللہ کی، تو وہ تمہاری کرے گا۔ اور جما دیگا تمہارے پاؤں ف۳ ؂

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝٨

اور جو لوگ منکر ہوئے، ان کو لگی ٹھوکر، اور کھو دیئے ان کے کئے ؂

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝٩

یہ اس پر کہ انہوں نے پسند نہ رکھا جو اُتارا اللہ نے، پھر اکارت کر دیئے ان کے کئے ؂

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کیا پھرے نہیں ملک میں؟ کہ دیکھیں آخر کیسا ہوا ان کا جو پہلے تھے ان سے؟

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۝١٠

اکھاڑ مارا اللہ نے اُن کو۔ اور منکروں کو ملتی ہیں ایسی چیزیں ؂

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۝١١

یہ اس پر کہ اللہ رفیق ہے ان کا جو یقین لائے، اور یہ جو منکر ہیں ان کا رفیق نہیں کوئی ؂

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن

مقرر اللہ داخل کرے گا ان کو جو یقین لائے اور کئے بھلے کام، باغوں میں، نیچے بہتی ان کے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ

ندیاں - اور جو منکر ہیں، برتتے ہیں اور کھاتے ہیں، جیسے کھاویں ڈھور،

الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝١٢ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً

اور آگ ہے گھر ان کا ف۳ ؂ اور کتنی تھیں بستیاں، جو زیادہ تھیں زور میں

مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝١٣ أَفَمَن

اس تیری بستی سے۔ جس نے تجھ کو نکالا۔ ہم نے ان کو کھپا دیا۔ پھر کوئی نہیں ان کا مددگار؛ بھلا ایک

فوائد

ف۱ جب تک کافروں کا زور نہیں ٹوٹا تب تک قتل ہی چاہیئے اور جب زور ٹوٹ چکا۔ تب قید بھی کفایت ہے تا ڈر کر مسلمان ہوں یا احسان کر کر چھوڑ دیجیئے تو ہمیشہ احسان مانیں اور دین کی محبت آوے یا چھڑوائی لے کر چھوڑ دیجئے تو دو فائدے اب اختلاف ہے کہ کافر قید میں آوے تو اس کو پھر اپنے گھر جانے دیجیئے یا نہیں اگر چھوڑ دیجیئے تو اس طرح کر رعیت ہو کر رہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ اللہ چاہے تو آپ ہی کافروں کو مسلمان کر ڈالے۔ پر یہ بھی منظور نہیں۔ جانچنا منظور ہے سو بندے کیطرف سے کمر باندھنی اور اللہ کیطرف سے کام بنانا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاویں دفع حاجت کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

اذا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ (۴) کٹا ڈال چکے یعنی اچھی طرح دشمنوں کو کاٹ چکے قتل کر چکے، عربی میں ثخن کے معنی کسی کام میں شدت پیدا کرنا ہیں۔ حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا (۴) جب تک کہ رکھ دیوے لڑائی اپنا راچھ، راچھ کے معنی اوزار، سامان جنگ، یہ لفظ پنجاب میں اب بھی بولا جاتا ہے بعض نسخوں میں ”بوجھ“ لکھا ہے یہ تحریف کیگئی ہے شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا لفظ کسی نے لکھ دیا ہے فَتَعْسًا لَّهُمْ (۸) انکو لگے ٹھوکر، تعس کے معنی ٹھوکر کھانا، گرنا، ہلاک ہونا، شاہ صاحبؒ نے اصلی لغوی معنی اختیار کئے، دوسرے حضرات نے مجازی معنے ”ہلاک باد ایشاں را“ (شاہ ولی اللہؒ) ان کے لئے تباہی ہے (مولانا تھانوی رح) اختیار کئے ہیں بعض نسخوں میں ”لگی“ لکھا ہے۔ یہ غلط ہے۔ (۱۰) یعنی زمین پر چل کر دیکھو کہ پہلی قوموں کے ساتھ کیا سلوک ہوا اُن کی انہی حرکات نے اور رسولوں کی مخالفت نے ان کو مبغوض ٹھہرایا۔ یہی حرکات تم کر رہے ہو ان کو اسی مبغوض ہونے کی سزا ملی۔ اسی سزا کا یہ استحقاق پیدا کر رہے ہیں۔ پھر جو سلوک ان کے ساتھ ہوا اسی کی مانند اُن کے ساتھ ہونے والا ہے۔ آگے پھر اس کا سبب بیان فرما دیا۔ (۱۱) اس سلوک کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اَہلِ ایمان اور ماننے والوں کا رفیق ہے۔ اور اہلِ کفر اور نہ ماننے والوں کا کوئی رفیق اور مددگار نہیں۔ یعنی ولایت عامہ بمعنے مالک اور رب اگرچہ تمام بندوں کو حاصل ہے۔ لیکن یہاں اس ولایت کا ذکر ہے جو کفر کے مقابلہ میں دین حق کی حمایت اور نصرت سے تعلق رکھتی ہے۔ یہاں اس ولایت کا اظہار ہے اور وہ مسلمانوں کو خصوصیت کے ساتھ حاصل ہے اور منکر اس سے محروم ہیں اور منکرین کا عارضی غلبہ اسکے [illegible]

ع ۱ / ۱۱ / ۵

كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا

جو چلتا ہے سوجھی راہ پر اپنے رب کی، برابر اسکے جس کو بھلا دکھایا اس کا بُرا کام؟ اور چلتے ہیں اپنے

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ

چاؤں پر ۞ احوال اس بہشت کا، جو وعدہ ہے ڈر والوں کو۔ اس میں نہریں ہیں پانی

مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ

کی، جو بُو نہیں کر گیا۔ اور نہریں ہیں دودھ کی جس کا مزہ نہیں پھرا۔ اور نہریں ہیں شراب کی،

لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ۬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

جسمیں مزہ ہے پینے والوں کو۔ اور نہریں ہیں شہد کی، جھاگ اُتارا ہوا۔ اور ان کو وہاں سب طرح کے

الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَسُقُوْا

میوے، اور معافی ہے اُن کے رب سے۔ برابر اسکے جو سدا رہتا ہے آگ میں، اور پلایا ہے

مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓی اِذَا

ان کو کھولتا پانی، تو کاٹ نکالا ان کی آنتیں ف ۞ اور بعضے ان میں ہیں کہ کان رکھتے ہیں تیری طرف۔ یہاں تک

خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫

کہ جب نکلیں تیرے پاس سے۔ کہتے ہیں ان کو جن کو علم ملا۔ کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی؟

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

یہ وہی ہیں، جن کے دل پر مہر رکھی ہے اللہ نے، اور چلے ہیں اپنی چاؤں پر ف ۞

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

اور جو لوگ راہ پر آئے ہیں، ان کو اور بڑھی اس سے سوجھ اور انکو اس سے ملا بچ کر چلنا ف ۞ اب یہی راہ

اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا

دیکھتے ہیں اس گھڑی کی کہ آ کھڑی ہو ان پر اچانک۔ کیونکہ آچکی ہیں اس کی نشانیاں۔ سو کہاں ملے گی ان کو

جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ

جب وہ آپہنچی، سمجھ پکڑنی ف ۞ سو تو جان رکھ کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے، اور معافی مانگ اپنے

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع

گناہ کو، اور ایماندار مردوں کو اور عورتوں کو۔ اور اللہ کو معلوم ہے گشت تمہاری، اور گھر تمہارا ف ۞ اور

ع ۲ / ۶

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) منافی نہیں فهو مولى المؤمنين والكافرين من جهة الاختراع والتصرف فيهم ومولى المؤمنين خاصة من جهة النصرة۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف وہاں کی شراب بامزہ ہے جیسے یہاں کی بے مزہ بہشت میں ہر کسی کے گھر میں چار نہریں مقرر ہیں اور بعضوں کو زیادہ۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی کند ذہن جن کو نہ سمجھ نہ یاد۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گناہوں سے بچ چلنے لگے۔ ف بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی جتنے پردوں میں پھروگے پھر بہشت میں یا دوزخ میں پہنچوگے اپنے گھر میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۵) آخرت کی نعمتوں اور تکلیفوں کے نام دنیا کے ناموں جیسے ہیں کیونکہ اہل دنیا کو انہی کی زبان سے سمجھایا جا سکتا ہے اس کے علاوہ دونوں کے درمیان کوئی اشتراک نہیں۔

يَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ

کہتے ہیں ایمان والے، کیوں نہ اتری ایک سورت ؟ پھر جب اتری ایک سورت جانچی

مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ

ہوئی، اور ذکر ہوا اس میں لڑائی کا، تو تو دیکھتا ہے جن کے دل میں روگ ہے،

يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٠﴾

تکتے ہیں تیری طرف، جیسے تکتا ہے کوئی بے ہوش پڑا مرنے کے وقت۔ سو خرابی ہے انکی ف۱ ؛

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ

حکم ماننا ہے اور بھلی بات کہنی، پھر جب تاکید ہو کام کی، تو اگر سچے رہیں اللہ سے، تو ان کا

خَيْرًا لَهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

بھلا ہے ف۲ ؛ پھر تم سے یہ بھی توقع ہے، اگر تم کو حکومت ہو، کہ خرابی ڈالو ملک میں،

وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ

اور توڑو اپنے ناتے ف۳ ؛ ایسے لوگ وہی ہیں، جن کو پھٹکارا اللہ نے، پھر کر دیا ان کو بہرا اور

أَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ

اندھی ان کی آنکھیں ف۴ ؛ کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں ؟ یا دلوں پر لگ رہے ہیں

أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ

ان کے قفل ف۵ ؛ جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر، پیچھے اس سے کہ

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾

کھل چکی ان پر راہ، شیطان نے بات بنائی ان کے دل میں اور دیر کے وعدے دیئے ف۶ ؛

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي

یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہا ان سے جو بیزار ہیں اللہ کے اتارے سے، ہم تمہاری بات بھی مانیں گے بعضے

بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ

کام میں۔ اور اللہ جانتا ہے ان کا مشورہ کرنا ف۷ ؛ پھر کیسا ہو گا، جب کہ فرشتے جان

الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا

نکالیں گے ان کی، مارتے جاتے ہیں ان کے منہ پر اور پیٹھ پر ف ؛ یہ اس پر کہ وہ چلے اس راہ

فوائد

ف۱ مسلمان سورت مانگتے تھے یعنی کافروں کی ایذاء سے عاجز ہو کر آرزو کرتے تھے کہ اللہ حکم دے جہاد کا تو جو ہو سکے کر گزریئے جب حکم آیا جہاد کا تو کچے لوگوں پر بھاری پڑا مُردے کی طرح بے رونق آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہم کو کاش اس حکم سے معاف رکھیں بسبب خوف میں بھی آنکھ کی رونق نہیں رہتی جیسے مرنے وقت۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی شرع کا حکم نہ ماننے سے کافر ہو ہر طرح ماننا ہی چاہیئے پھر رسول بھی جانتا ہے کہ نامردوں کو کیوں لڑوا لیجئے اور جو بہت ہی تاکید آ پڑی اسی وقت ضرور ہو گا لڑنا نہیں تو لڑنے والے بہت ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ یعنی آرزو کرتے ہو جہاد کی جان سے تنگ ہو کر اور اگر اللہ تم ہی کو غالب کرے تو فساد نہ کرو۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی حکومت کے غرور میں ظلم کرنے لگے پھر کسی کا سمجھایا نہ سمجھے۔ ۱۲ منہ رح

ف۵ یعنی منافق قرآن کو نہیں سمجھتے کہ جہاد میں کتنے فائدے ہیں اور اقرار ایمان سے پھرے جاتے ہیں کہ لڑائی میں نہ جاوینگے تو دیر تک جیوینگے ۱۲ منہ رح

ف۶ منافقوں نے کافروں سے کہا کہ ہم مسلمان ہوئے ہیں لیکن تم سے نہ لڑیں گے۔ ۱۲ منہ رح

ف۷ یعنی تب موت سے کیوں کر بچیں گے اور تب نفاق کا مزہ چکھیں گے۔ ۱۲ منہ رح

مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ اَمْ

جس سے اللہ بیزار اور ناپسند کی اس کی خوشی، پھر اس نے اکارت کر دیئے ان کے کیئے ❁ کیا خیال

حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾

رکھتے ہیں جن کے دل میں روگ ہے، کہ اللہ نہ کھولے گا ان کے جیوں کے بیر ❁

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ

اور اگر ہم چاہیں، تجھ کو دکھاویں ان کو سو پہچان تو چکا ہے تو انکے چہرے سے۔ اور آگے پہچان لے گا

لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ

بات کے ڈھب سے۔ اور اللہ کو معلوم ہیں تمہارے کام ❁ اور البتہ ہم تم کو جانچیں گے، تا معلوم کریں جو تم

الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

میں لڑائی والے ہیں، اور ٹھہرنے والے، اور تحقیق کریں تمہاری خبریں ❁ جو لوگ منکر

كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ

ہوئے، اور روکا اللہ کی راہ سے، اور خلاف ہوئے رسول سے، پیچھے اس کے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ

کہ کھل چکی ان پر راہ، نہ بگاڑیں گے اللہ کا کچھ۔ اور وہ اکارت کر دے

اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

گا ان کے کیئے ❁ اے ایمان والو! حکم پر چلو اللہ کے، اور حکم پر چلو رسول کے،

وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

اور ضائع مت کرو اپنے کیئے ف ❁ جو لوگ منکر ہوئے، اور روکا اللہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾

کی راہ سے، پھر مر گئے، اور وہ منکر ہی رہے، تو ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ ❁

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ

سو تم بودے نہ ہوئے جاؤ اور پکارنے لگو صلح۔ اور تم ہی رہو گے اوپر۔ اور اللہ تمہارے ساتھ

وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

ہے اور نقصان نہ دے گا تم کو تمہارے کاموں میں ف ❁ یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہے اور

فوائد — ف یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کی اللہ کی راہ میں جب قبول ہے کہ موافق حکم ہو اپنی چاؤ پر کام نہ کرے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف محنت سے بھاگ کر صلح نہ چاہیئے اور اگر صلح نظر آوے تو درست ہے۔ آگے آوے گا سورۂ فتح میں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح — (۳۳) شریعت نے جہاد کے جو اصول مقرر کر دیئے ہیں۔ ان کے مطابق جو لڑائی ہوگی وہ شرعی جہاد کہلائے گا۔ تاج و تخت اور قومی وقار کی خاطر جو لڑائیاں ہوتی ہیں۔ انہیں جہاد کہنا جہاد کو بدنام کرنا ہے۔

وَلَهُوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔــلْكُمْ

تماشا۔ اور اگر تم یقین لاؤ گے اور بچ چلو گے، دے گا تم کو تمہارے نیگ، اور نہ مانگے گا تم سے

اَمْوَالَكُمْ ۝۳۶ اِنْ يَّسْـَٔــلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ

مال تمہارا ف۱ ۞ اگر مانگے تم سے وہ مال، پھر تنگ کرے تو بخیل ہو جاؤ، اور کھول دے

اَضْغَانَكُمْ ۝۳۷ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا

تمہارے دل کی خفگیاں ۞ سنتے ہو تم لوگ! تم کو بلاتے ہیں، کہ خرچ کرو اللہ کی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ

راہ میں۔ پھر تم میں کوئی ہے کہ نہیں دیتا۔ اور جو کوئی نہ دے گا، سو نہ دیگا

عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

آپ کو۔ اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج۔ اور اگر تم پھر جاؤ گے،

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝۳۸ ع

بدل لے گا کوئی لوگ سوا تمہارے، پھر وہ نہ ہوں گے تمہاری طرح کے ف۲ ۞

ع ۱۰ / ۸

(۴۸) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۱) — آیاتہا ۲۹ — رکوعاتہا ۴

سورۂ فتح مدنی ہے، اس کی انتیس (۲۹) آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا

ف۳ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ ۞ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ

ہوئے تیرے گناہ، اور جو پیچھے رہے، اور پورا کرے تجھ پر اپنا احسان، اور

يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ۙ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳

چلادے، تجھ کو سیدھی راہ ۞ اور مدد کرے تجھ کو اللہ زبردست مدد ف۴ ۞

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا

وہی ہے جس نے اتارا چین دل میں ایمان والوں کے۔ کہ اور بڑھے ان کو

فوائد

ف۱ حق تعالیٰ نے ملک فتح کر دیئے مسلمانوں کو زر خرچ کرنا تھوڑے ہی دنوں پڑا سو جتنا خرچ کیا تھا اس سے سو سو برابر ہاتھ لگا اسی واسطے فرمایا ہے کہ اللہ کو قرض دو۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ تاکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی یہ نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہے۔ یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہے پھر ایک ایک کے ہزار ہزار پاؤ گے اور اللہ کو کیا پروا اور اس کے رسول کو۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ ہجرت سے چھ برس پر حضرت نے خواب دیکھا کہ مکے میں گئے ہیں عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہیں۔ ارادہ کیا عمرہ کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی۔ لیکن دستور تھا کہ دشمن کو بھی حج اور عمرہ سے مانع نہ ہوتے تھے۔ احرام میں بیر نہ لیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھ چلے قریش نے لوگ جمع کئے شہر سے باہر جا پڑے لڑنے کو جب حضرت پہنچے قریب جہاں سے مکہ نظر آیا۔ سواری کی اونٹنی بیٹھ گئی ہرگز نہ اٹھی جب حضرت نے قسم کھائی کہ میں ادب کعبہ کا رکھوں گا اگرچہ یہ لوگ چڑھ چڑھ بولیں تب اٹھی حضرت مقابلہ چھوڑ کر حدیبیہ کے میدان میں اترے پیغام دیا کہ اگر چاہو مجھ سے صلح کرو۔ ایک مدت دم لو۔ اتنے ہم اوروں کو مسلمان کریں پھر چاہو گے مسلمان ہو جیو اور چاہو گے لڑیو آخر صلح ہوئی لیکن اس برس عمرہ نہ کرنے دیا۔ اگلے سال قضا کیا۔ اس صلح کے بعد یہ سورت اتری ۱۲ منہ رح

ف۴ یعنی تجھ کو اس تحمل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ نے کسی بندے کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اگرچہ بہت بندے ہیں بخشے اسمیں نڈر کر دینا ہے۔ ۱۲ منہ رح

اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

ایمان اپنے ایمان کے ساتھ - اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے - اور اللہ ہے خبردار

عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

حکمت والا ؕ تا پہنچادے ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو باغوں میں، نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ یُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ ؕ وَ

بہتی ہیں ان کے نہریں، سدا رہیں ان میں، اور اُتارے ان سے ان کی برائیاں۔ اور

كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ

یہ ہے اللہ کے ہاں بڑی مراد ملنی ف ؛ اور تا عذاب کرے دغاباز مردوں کو

وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ

اور عورتوں کو، اور شرک والے مردوں کو اور عورتوں کو، جو اٹکلتے ہیں اللہ پر بری اٹکلیں۔

السَّوْءِ ؕ عَلَیْهِمْ دَآىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ

انہیں پر پڑے پھیر مصیبت کا - اور غصے ہوا اللہ ان پر، اور ان کو پھٹکارا، اور

اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ

رکھا انکے واسطے دوزخ - اور بُری جگہ پہنچے ف ؛ اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور

الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

زمین کے - اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ؛ ہم نے تجھ کو بھیجا احوال بتانے والا اور

مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ

خوشی اور ڈر سناتا - تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اسکی مدد کرو اور اس کا ادب رکھو،

وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ

اور اس کی پاکی بولو صبح اور شام ؛ اور جو لوگ ہاتھ ملاتے ہیں تجھ سے، وہ ہاتھ ملاتے ہیں

اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ

اللہ سے - اللہ کا ہاتھ ہے اوپر انکے ہاتھ کے - پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہے اپنے بُرے کو -

وَ مَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾ ع

اور جو کوئی پورا کرے جس پر اقرار کیا اللہ سے، دے گا اس کو نیگ بڑا ف ؛

فوائد ف یعنی چین سے رسول کے حکم پر رہے۔ ضدیوں کے ساتھ ضد نہ کرنے لگے اس میں ان کو ایمان کا درجہ بڑھا۔ ۱۲ منہ رح ف جو لوگ کہتے ہیں جنت کی طلب نقصان ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں یہی بڑا کمال ہے ۱۲ منہ رح ف بُری اٹکلیں یہ کہ مدینے سے چلتے وقت منافق بہانے کر کر بیٹھ رہے۔ جانا کہ یہ لڑائی میں تباہ ہوں گے وطن سے دور ہیں اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور کافروں نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے ہیں چاہتے ہیں دغا سے شہر مکہ لے لیں۔ ۱۲ منہ رح ف ہاتھ ملاتے تھے وقت قول کے اول مسلمانی کا قول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہو الرائیوں میں قول مرتے دم تک نہ بھاگنے کا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵) حضرت شاہ صاحبؒ کے زمانے میں کچھ جاہل پیر ایسے بھی تھے جو اپنے مُریدوں کو جنت کی دعا مانگنے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے جنت مانگ کر ہم اپنا نقصان نہیں کرنا چاہتے۔ ہم تو وصال چاہتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے وکان ذٰلک عند اللہ فوزًا عظیمًا سے اس کا رد فرمایا۔

تشریح (۹) بعض حضرات نے تعزروہ وتوقروہ کی ضمیریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور تسبحوہ کی ضمیر خدا کی طرف پھیری ہے یہ ضمائر کا انتشار صحیح نہیں ہے بلکہ ارجح یہی ہے کہ تینوں ضمیریں حضرت حق جل مجدہٗ کی جانب پھرتی ہیں بعض نے ابتداء کی دو ضمیریں دونوں کیطرف راجع کی ہیں یعنی اللہ اور اس کے رسول کیطرف اور تیسری ضمیر تسبحوہ کی طرف اللہ کیطرف راجع کی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بکرۃ سے مُراد صبح کی نماز اور اصیلا سے باقی چاروں نمازیں مراد ہوں جیسا کہ بعض مفسرین نے فرمایا ہے بہر حال اعمال نیک کی اس آیت میں ترغیب ہے حضرت صدیق اکبرؓ کا یہ قول مشہور ہے صنائع المعروف تقی مصارع السوء یعنی افعال پسندیدہ اور برگزیدہ کا بجالانا چاہیئے تاکہ ان افعال کی برکت سے ڈر اور ہلاکت کے مواقع سے محفوظ رہے

تشریح انّ الذین یبایعونك (۱۰) جو لوگ ہاتھ ملاتے ہیں تجھ سے "بیعت کرنے کے مرادی معنی بیان کئے ہیں، بیعت میں مُرید ہونے والا اپنے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے دوسرے حضرات نے بیعت کا ترجمہ بیعت ہی کیا ہے کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے، عربی میں بیع کے معنی بیچنا آتے ہیں بایع مبایعہ کے معنی عہد کرنا آتے ہیں۔

ع ۱۰ / ۹

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَ

اب کہیں گے تجھ کو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالوں میں اور

أَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ

گھروں میں سو ہمارا گناہ بخشوا - کہتے ہیں اپنی زبان سے ، جو نہیں ان کے دل میں -

قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ

تو کہہ، کس کا کچھ چلتا ہے اللہ سے تمہارے واسطے؟ اگر وہ چاہے تم پر تکلیف، یا چاہے

أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ

تم کو فائدہ - بلکہ اللہ ہے تمہارے کام سے خبردار ⁂ کوئی نہیں

ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ

تم نے خیال کیا، کہ پھر کر نہ آوے گا رسول، اور مسلمان اپنے گھر کبھی

أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ

اور بھلا نظر آیا تمہارے دل میں یہ اور اٹکل کی تم نے بری اٹکلیں، اور تم لوگ

قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا

تھے کھپنے والے ⁂ اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اسکے رسول پر، تو ہم نے رکھی ہے

لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

منکروں کے واسطے دہکتی آگ ⁂ اور اللہ کا ہے راج آسمانوں کا اور زمین کا.

يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

بخشے جس کو چاہے، اور مار دے جس کو چاہے - اور ہے اللہ بخشنے والا

رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ

مہربان ⁂ اب کہیں گے پیچھے رہ گئے جب چلو گے غنیمتیں لینے کو

لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ

چھوڑو ہم چلیں تمہارے ساتھ - چاہتے ہیں کہ بدلیں اللہ کا کہا -

قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ

تو کہہ، ہمارے ساتھ نہ چلو گے ، یوں ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے .پھر اب کہیں گے،

تشریح (۱۰)

بیعت و قرار

آیت مذکورہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور قول و قرار کرنے کا ذکر ہے اور اس میں رسول کی بیعت کو اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت کہا گیا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہے اور وہ اللہ کے بندوں سے اللہ کے احکام پر چلنے کا عہد لیتا ہے۔

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ میں بھی اللہ اور نبی کے درمیان اسی تعلق کا اظہار ہے۔ حدیبیہ میں صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر جہاد کرنے کا عہد کیا تھا۔

صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کبھی جہاد کی اور کبھی دوسرے اعمال خیر (وعلی الخیر مسلم شریف) کی بیعت کی حضرات مشائخ طریقت کی بیعت بھی اسی سنت نبوی کے تحت ہے بشرطیکہ اتباع شریعت کی بیعت لی جائے اور جن صوفیاء کا یہ خیال ہو کہ شریعت الگ اور طریقت الگ اور اس خیال کے تحت وہ خلاف شرع باتوں پر اسرار طریقت کا پردہ ڈالتے ہوں وہ مشائخ اس قابل نہیں کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کی جائے۔

حاصل یہ کہ صرف دکھاوے کے زبانی ایمان سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوسکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ غیب اور باطن کے حال سے خوب واقف ہے۔

ریاکاری کے ایمان و عمل سے انبیاء علیہم السلام کچھ وقت کے لئے راضی ضرور ہوئے مگر جب وحی الٰہی نے حقیقت حال کو واضح کیا تو وہ بھی منافق ریاکاروں سے بیزار ہو گئے۔

آج کل دین حق اور شریعت فقہ کے قیام اور نفاذ کے بارے میں اس دور جمہوریت کے حکمراں لمبے چوڑے اعلانات اور کاغذی فیصلے کرتے ہیں حالانکہ ان کا مجموعی کردار ان اعلانات سے ہم آہنگ نظر نہیں آتا۔

عہد رسالت کے منافقین کے متعلق جو آیات نازل ہوئی ہیں یہ حکمراں اپنے آپ کو اس کا مصداق ثابت کرتے ہیں۔ (خدا ہماری حفاظت فرمائے)

بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾

نہیں تم جلتے ہو ہمارے بھلے سے۔ کوئی نہیں ! پر وہ سمجھتے نہیں ہیں مگر تھوڑا ف ۚ

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ

کہہ دے پیچھے رہ گئے گنواروں کو ، آگے تم کو بلاویں گے ایک لوگوں پر ، بڑے سخت

شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا

لڑویے ، تم ان سے لڑوگے یا وہ مسلمان ہوں گے ۔ پھر اگر حکم مانو گے ۔ دے گا تم کو اللہ نیگ

حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا

اچھا ۔ اور اگر پلٹ جاؤ گے ، جیسے پلٹ گئے پہلی بار ، مار دے تم کو ایک دکھ کی

أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى

مار ف ۚ اندھے پر تکلیف نہیں ، اور نہ لنگڑے پر تکلیف ، اور نہ

الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي

بیمار پر تکلیف ۔ اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اسکے رسول کا اس کو داخل کریگا باغوں میں جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ

نیچے بہتی ندیاں ۔ اور جو کوئی پلٹ جاوے اس کو مارے دکھ کی مار ف ۚ اللہ

ع ۱۰ / ۲

رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ

خوش ہوا ایمان والوں سے ، جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے پھر جانا

مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَ

جو ان کے جی میں تھا ، پھر اتارا ان پر چین ، اور انعام دی ان کو ایک فتح نزدیک ف ۚ اور

مَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾

بہت غنیمتیں جو ان کو لیں گے ۔ اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ف ۚ

وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ

وعدہ دیا ہے تم کو اللہ نے بہت غنیمتوں کا ، تم ان کو لوگے ، سو شتاب ملا دی تم کو یہ ،

وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَ

اور روکے لوگوں کے ہاتھ تم سے ۔ اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانوں کے واسطے اور

فوائد ف۱ جب مکے سے پھرے وہاں سے حکم ہوا کہ خیبر پر چلو اور ان لوگوں کے سوا کوئی ساتھ نہ چلے۔ مدینے میں تین دن رہ کر ارادہ کیا۔ جو لوگ پہلے سفر میں ڈر کر رہ گئے تھے۔ اس سفر میں لالچ کو طیار ہوئے ان کو اللہ کا منع سنا دیا۔ خیبر میں یہود تھے جو جنگ احزاب میں قوموں کو چڑھا لائے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ بڑے بڑے لڑویے حق تعالیٰ فرماتا ہے فارس کے لوگوں کو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن لڑے، وہاں سے بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی جہاد ان معذور لوگوں پر فرض نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ جب صلح کا جواب و سوال تھا حضرت نے بھیجا مکہ میں حضرت عثمانؓ کو، یہاں خبر جھوٹی اڑی کہ ان کو مار ڈالا۔ حضرت نے کہا اب مجھ کو لڑنا حلال ہوا کہ پہل انہوں نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو ماریں وہ سب جیتے پکڑ لئے اس پر حضرت نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھ قول کرو کہ مرنے تک کوتاہی نہ کرو سب نے قول دیا۔ ایک منافق تھا۔ جد بن قیس اسکے سوا کوئی نہیں رہا۔ وہ بیعت اللہ کے ہاں قبول پڑی۔ اللہ نے جانا جو ان کے دل میں یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل اور انعام دی یہ فتح خیبر اس سے مسلمان آسودہ ہوئے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یہ بھی انعام میں داخل ہے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نہ جاویگا دوزخ میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۶) اُولی بأسٍ شدید سخت لڑویے بڑے جنگجو اور اچھے لڑنے والے۔

يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا

چلاوے تم کو سیدھی راہ ف ۞ اور ایک فتح اور جو تمہارے بس میں نہ آئی،

قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾

وہ اللہ کے قابو میں ہے - اور ہے اللہ ہر چیز کر سکتا ف۲ ۞

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا

اور اگر لڑتے تم سے کافر، تو پھیرتے پیٹھ، پھر نہ پاوینگے کوئی حمایتی

وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ

نہ مددگار ۞ رسم پڑی اللہ کی، جو چلی آتی ہے پہلے سے۔ اور تو نہ دیکھے گا

لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَ

اللہ کی رسم بدلتی ۞ اور وہی ہے جس نے روک رکھے اُنکے ہاتھ تم سے، اور

أَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَ

تمہارے ہاتھ ان سے، بیچ شہر مکے کے، پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیئے وہ۔ اور

كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ

ہے اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ف۳ ۞ وہی ہیں جنہوں نے انکار کیا اور روکا تم کو

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ

ادب والی مسجد سے، اور نیاز کی قربانی کو، بند پڑی نہ پہنچے اپنی جگہ تک۔

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن

اور اگر نہ ہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتیں ایمان والیاں، جو تم کو معلوم نہیں، یہ

تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ

خطرہ کہ ان کو پیس ڈالتے، پھر تم پر خرابی پڑتی بے خبری سے۔ کہ اللہ کو داخل کرنا اپنی

فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا

مہر میں جس کو چاہے - اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکروں

مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ

کو دکھ کی مار ف۴ ۞ جب رکھی منکروں نے اپنے دل میں

فوائد

ف روکے لوگوں کے ہاتھ یعنی لڑائی نہ ہونے دی۔ ۱۲ منہ رح ف۲ اس بیعت کے انعام میں فتح خیبر دی اور فتح مکہ جو اسوقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ وہ آدمی جو پکڑے گئے بیچ شہر مکے کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اس ماجرا میں ساری ضد اور بے ادبی کعبے کی انہیں سے ہوئی۔ تم با ادب رہے انہوں نے عمرے والوں کو منع کیا اور قربانی نہ پہنچنے دی۔ وہ قابل تھے کہ اسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہوتی مگر بعضے مسلمان چھپے تھے۔ مرد اور زن اور بعضے ابھی مسلمان ہونے مقدر تھے اس روز کی فتح میں وہ پسے جاتے آخر دو برس کی صلح میں جتنے مسلمان ہونے تھے سب ہو چکے اور وہ نکلنے والے نکل آئے تب اللہ نے مکہ فتح کروایا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۸ تا ۲۱) یہ بیعت ایک کیکر کے درخت کے نیچے کی گئی۔ اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کے صدق و خلوص کا یہ کہہ کر اظہار فرمایا فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ اس موقعہ پر سکینہ نازل فرمایا اور مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان پیدا کر دیا اور یہ جو فرمایا فتح قریب تو اس سے مراد خیبر کی فتح ہے اور مغانم کثیرۃ وہاں سے حاصل ہوئیں اللہ تعالٰی نے فتح بھی دی اور غنائم بھی بکثرت عطا فرمائے اللہ تعالٰی بکمال قوت و طاقت کا مالک ہے اور بڑی حکمت والا ہے جب کسی کو چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور جب چاہتا ہے غنائم سے مالا مال کر دیتا ہے اور ایک خیبر پر کیا موقوف ہے یہ تو اللہ تعالٰی نے تم کو جلدی عطا کر دی ہے اس نے تو تم سے اور بھی غنائم کا وعدہ کر رکھا ہے شاید ان غنائم سے مراد فارس اور روم کے غنائم ہوں۔ یا قیامت تک جو غنائم حاصل ہوتے ہیں اس انعام کے بعد اور انعام فرمائے کہ تم پر حملہ کو روکا اور لوگوں کو تم پر ہاتھ نہیں اٹھانے دیا۔ ان لوگوں سے مراد خیبر اور ان کے حلفاء مراد ہیں بنی اسد اور بنی غطفان ان کے حلفاء تھے وہ مدد کو خیبر والوں کی آئے تھے۔ لیکن مرعوب ہو کر واپس ہو گئے ان انعامات میں اگرچہ بہت سی مصلحتیں تھیں اور بہت سے منافع مقصود تھے اور ان منافع اور مقاصد کے علاوہ یہ بات بھی تھی۔ کہ مسلمانوں کے لئے یہ کافروں کے ہاتھوں کو روکنا ایک نمونہ اور نشانی ہو کہ اللہ تعالٰی ان کا حامی اور مددگار ہے اور مسلمان اللہ کے

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ
پچ ، نادانی کی ضد ، پھر اُتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے
رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا
رسول پر، اور مسلمانوں پر ، اور لگے رکھا ان کو ادب کی بات پر، اور یہی تھے
أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾
اس کے لائق، اور اس کام کے ۔ اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار ف ۞
لَّقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
اللہ نے سچ دکھایا ہے اپنے رسول کو خواب ۔ تحقیق تم داخل ہو رہو گے ادب والی مسجد میں،
إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ
اگر اللہ نے چاہا، چین سے ، بال مونڈتے اپنے سروں کے، اور کترتے ، بے خطرہ ۔ پھر جانا جو تم
تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
نہیں جانتے پھر ٹھہرا دی اس سے ورے ایک فتح نزدیک ۞ وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ پر،
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ
اور سچے دین پر، کہ اوپر رکھے اس کو ہر دین سے ۔ اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنیوالا ف ۞ محمد رسول
اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا
اللہ کا ۔ اور جو اس کے ساتھ ہیں، زور آور ہیں کافروں پر، نرم دل ہیں آپس میں، تو دیکھے ان کو رکوع میں
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ
اور سجدے میں، ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی ۔ پانا ان کا ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے
ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ
یہ کہاوت ہے ان کی توریت میں، اور کہاوت ان کی انجیل میں، جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا،
فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ
پھر اس کی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا، پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر، خوش لگتا کھیتی والوں کو، تا جلاوے ان سے جی
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾
کافروں کا ۔ وعدہ دیا ہے اللہ نے ان میں سے جو یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام ، معافی کا اور بڑے نیگ کا ف ۞

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) نزدیک ذی مرتبت ہیں اور وہ ان کا ضامن ہے یا ہاتھ روکنے سے مراد کفار مکہ کے ہاتھوں کو روکنا ہے کہ وہاں صلح ہو گئی اور تم سب سلامت واپس آئے۔ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ (٢٦) "اور لگا رکھا ان کو ادب کی بات پر (یعنے لگائے رکھا، قائم رکھا۔)

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف ایک ضد یہ کہ اب کے برس عمرہ نہ کرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے اس کو پھر بھیجو اور اگلے سال عمرے کو آؤ تو تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتھیار کھلے نہ لاؤ۔ حضرت نے یہ سب قبول کر لیا۔ ۱۲ منہ رح ف اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سے غالب ہے ہمیشہ۔ ۱۲ منہ رح ف جو تندی اور نرمی اپنی خو ہو وہ سب جگہ برابر چلے اور جو ایمان سے سنور کر آوے۔ وہ تندی اپنی جگہ اور نرمی اپنی جگہ ان کا پانا یعنی تہجد کی نمازوں سے صاف نیت سے چہرے پر اُنکے نور ہے حضرت کے اصحاب اور لوگوں میں پہچانے پڑتے چہرے کے نور سے اور کھیتی کی کہاوت یہ کہ اول ایک آدمی تھا اس دین پر پھر دو ہوئے پھر قوت بڑھتی گئی حضرت کے وقت اور خلیفوں کے اور یہ وعدہ دیا ان کو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہیں حضرت کے اصحاب سب ایسے ہی تھے مگر خاتمہ کا اندیشہ رکھا حق تعالیٰ بندوں کو ایسی خوشخبری نہیں دیتا کہ نڈر ہو جاویں مالک سے اتنی شاباشی بھی غنیمت ہے۔

تشریح أَخْرَجَ شَطْأَهُ (٢٩) "نکالا اپنا پٹھا، شاہ رفیع الدین اور تھانوی رح صاحبان نے "سوئی" ترجمہ کیا ہے، اسے کونپل بھی کہتے ہیں۔ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ "اور پس کھڑا ہوا اپنی نال پر"، شاہ رفیع الدین صاحب نے اپنی جڑ پر اور تھانوی صاحب رح اپنے تنے پر ترجمہ کیا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ایاتہا ۱۸ (۴۹) سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۶) رکوعاتہا ۲

سورہ حجرات مدینہ میں نازل ہوئی اس کی اٹھارہ (۱۸) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ
اے ایمان والو! آگے نہ بڑھو اللہ سے

اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①
اور اس کے رسول سے، اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اللہ سنتا ہے جانتا ف ۞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ
اے ایمان والو! اونچی نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر، اور

لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ
اس سے نہ بولو کھک کر، جیسے کھکتے ہو ایک دوسرے پر، کہیں اکارت نہ ہو جاویں تمہارے کئے،

وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
اور تم کو خبر نہ ہو ف ۞ جو لوگ دبی آواز بولتے ہیں رسول اللہ کے پاس،

رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ
وہی ہیں جن کے دل جانچے ہیں اللہ نے ادب کے واسطے۔

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ
ان کو معافی ہے اور نیگ بڑا ۞ جو لوگ پکارتے ہیں تجھ کو دیوار کے

الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى
باہر سے، وہ اکثر عقل نہیں رکھتے ف ۞ اور اگر وہ صبر کرتے جب تک تو

تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰٓاَيُّهَا
نکلتا ان کی طرف، تو ان کو بہتر تھا۔ اور اللہ بخشتا ہے مہربان ۞ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا
ایمان والو! اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لے کر، تو تحقیق کرو، کہیں جا نہ پڑو

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) حضرت حسن بصری رح فرماتے ہیں۔ ذدع محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اخرج شطأہ ابوبکر رض۔ فآزرہ عمر رض فاستغلظ عثمان فاستوی علیٰ سوقہ علی بن ابی طالب رض۔ آیت کے آخری حصے میں بعض نے من کو بیانیہ کہا اور بعض نے بے تبعیضیہ فرمایا بعض نے زائدہ کہا۔ بہرحال صحابہ کرام کے دشمنوں کی موشگافیوں کیلئے آیت میں کوئی گنجائش نہیں۔ صحابہ کرام رض سب کے سب قابل تعظیم اور لائق ادب ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ان کی اتنی بڑی اکثریت میں سے اگر کوئی ایک دو فرد جن کو صحبت پیغمبر کم میسر آئی ہو، خارج بھی ہو جائیں تو تمام صحابہ پر کوئی حرف گیری نہیں کی جاسکتی۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا — فوائد

ف ۱ یعنی مجلس میں کوئی کچھ پوچھے تو حضرت کی راہ دیکھو کیا فرماویں تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ دے بیٹھو۔ ۱۲ منہ رح ف ۲ اس سورہ میں حق تعالٰے نے آداب سکھائے رسول کے اور آپس کے ایک ادب یہ ہے کہ مجلس میں شور نہ کرو کہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے، دوسرے یہ کہ خطاب کرو ادب سے کھک کر نہ بولو۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر میں تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیئے آدمی کی زبانی خبر کرنا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ (۲) نہ بولو کھک کر یعنی چہک کر بے تکلفی کے ساتھ، بلکہ ادب سے بولو۔ (۵) اور اگر یہ لوگ ذرا صبر کرتے اور صبر سے کام لیتے یہاں تک کہ آپ خود حجرے سے نکل کر ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنے والا بہت مہربان ہے حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر میں تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیئے تھا کہ آدمی کی زبانی خبر کرتے ۱۲ یہ بھی ایک ادب کی بات سکھائی کہ اگر کبھی پیغمبر کی خدمت میں آؤ اور پیغمبر کسی ضرورت سے مکان میں تشریف رکھتے ہوں تو آپ کو یا محمد اخرج الینا کہہ کر پکارنا نامناسب اور آپ کی شان کے خلاف ہے اطلاع کے اور ذرائع بھی ہوسکتے ہیں یا یہ کہ صبر اور انتظار کرو یہاں تک کہ حضور رح خود ہی باہر تشریف لائیں تو اس وقت ملاقات کرلو۔ کیونکہ جو لوگ عوام سے رابطہ رکھتے ہیں وہ گھر میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرتے اکثر اس لئے کہا کہ شاید کچھ لوگوں نے اس کی ابتدا کی ہو اور کچھ نے دیکھا دیکھی یہ حرکت کی ہو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیلولے کا وقت ہو کیونکہ آپ گھر میں آرام فرماتے تھے۔

قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝٦ وَاعْلَمُوْٓا

کسی قوم پر نادانی سے، پھر کل کو لگو اپنے کئے پر پچھتانے ف ۞ اور جان لو،

اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ

کہ تم میں رسول ہے اللہ کا - اگر تمہاری بات مانا کرے بہت کاموں میں، تو تم پر مشکل

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ

پڑے، پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دل میں ایمان کی اور اچھا دکھایا اس کو تمہارے دلوں میں اور

اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

بُرا لگایا تم کو کفر اور گناہ اور بے حکمی - وہ لوگ وہی ہیں نیک

الرّٰشِدُوْنَ ۝٧ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٨

چال پر - اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف

وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ

اور اگر دو فرقے مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں - تو ان میں ملاپ کرا دو -

فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى

پھر اگر چڑھا جاوے ایک ان میں دوسرے پر، تو سب لڑو اس چڑھائی والے سے،

تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ

جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر۔ پھر اگر پھر آیا، تو ملاپ کراؤ ان میں برابر اور انصاف کرو ف

اَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

بے شک اللہ کو خوش آتے ہیں انصاف والے ف ۞ مسلمان جو ہیں سو

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٠ۧ

بھائی ہیں، ملا دو اپنے دو بھائیوں کو - اور ڈرتے رہو اللہ سے، شاید تم پر رحم ہو ۞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا

اے ایمان والو! ٹھٹھا نہ کریں ایک لوگ دوسرے سے شاید وہ بہتر

خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا

ہوں ان سے، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے، شاید وہ بہتر ہوں

فوائد

ف ایک شخص کو حضرت نے بھیجا ایک قوم پر زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اس قوم میں اور اسکی قوم میں بیر تھا۔ یہ ڈرا کہ میرے مارنے کو نکلے۔ الٹا بھاگا مدینے میں آکر مشہور کر دیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت ان پر فوج بھیجتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہیں۔ فاسق جس پر بے شرع کام عیاں ہوں۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی تمہارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول عمل کرتا ہے اللہ کے حکم پر اسی میں تمہارا بھلا ہے اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کس کی بات پر چلے ۱۲ منہ رح

ف یعنی جب حکم شرع کے تابع ہوں تو انصاف سے صلح کرو اور ایک کی طرفداری نہ کرو یہ حکم ہے خانہ جنگی کا جو مسلمان آپس میں لڑ پڑیں۔ ۱۲ منہ رح

ع ۱۳

مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوٓا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ

ان سے ۔ اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو، اور نام نہ ڈالو چڑ ایک دوسرے کی ۔

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰٓئِكَ

برا نام ہے گنہگاری پیچھے ایمان کے ۔ اور جو کوئی توبہ نہ کرے، تو وہی

هُمُ الظَّٰلِمُونَ ﴿١١﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا

ہیں بے انصاف ف۱ اے ایمان والو! بچتے رہو بہت تہمتیں

مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب

کرنے سے ۔ مقرر بعضے تہمت گناہ ہے، اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا، اور بد نہ کہو

بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ

پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو ۔ بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو، کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی

مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

کا جو مردہ ہو، سو گھن آئے تم کو اس سے ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے ۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے ف۲

يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ

اے آدمیو! ہم نے تم کو بنایا ایک نر اور مادہ سے، اور رکھیں تمہاری

شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ

ذاتیں اور گوتیں تا آپس کی پہچان ہو ۔ مقرر عزت اللہ کے ہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا

اللہ سب جانتا ہے خبردار ف۳ ۞ کہتے ہیں گنوار، ہم ایمان لائے ۔ تو کہہ، تم ایمان نہیں لائے

وَلَٰكِن قُولُوٓا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ ۖ

پر کہو مسلمان ہوئے، اور ابھی نہیں پیٹھا ایمان تمہارے دلوں میں ۔

وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ

اور اگر حکم پر چلو گے اللہ کے اور اسکے رسول کے ۔ کاٹ نہ لے گا تمہارے کاموں میں سے کچھ ۔

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ ءَامَنُوا

اللہ بخشتا ہے مہربان ف۴ ۞ ایمان والے وہ ہیں، جو یقین لائے اللہ

فوائد

ف۱ جہاں کسی پر برا نام ڈالا پہلے تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا مومن اس پر عیب لگا یا نہ لگا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ تہمت اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بد کہنا کسی جگہ نہیں بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے یا جہاں اس میں کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی برائیاں ذات کی اور قوم کی عبث ہیں صفت نیک چاہئے نری ذات کس کام کی۔ ۱۲ منہ رح ف۴ ایک کہنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں یعنی دین مسلمانی ہم نے قبول کیا اس کا مضائقہ نہیں، ایک کہنا کہ ہم کو پورا یقین ہے جو یقین پورا ہے تو اسکے آثار کہاں جس کو سچ یقین ہے اس کو دعوی سے ڈر آتا ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہ قول مشہور ہے اَلبَلَاءُ موکل بالقول لو سخرت من کلب لخشیت ان احول کلبًا یعنی ہر قسم کی بلا قول پر سونپی گئی ہے۔ اکثر بلائیں زبان کی بدولت نازل ہوتی ہیں۔ میں تو کسی کتے سے بھی مذاق نہیں کرتا اگر کتے سے بھی تحقیر آمیز مذاق کروں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں میں کتا نہ بنا دیا جاؤں۔ بہرحال وہ شخص جو اپنی حقارت اور ذلت پر نظر رکھتا ہے وہ ہمیشہ دوسرے آدمی کو ذلیل کرنے سے احتیاط کرتا ہے۔ تَلْمِزُوا کو میم کے زیر سے اور میم کے پیش سے دونوں طرح کی قرأت ہے خواہ کسی طرح پڑھئے مطلب یہ ہے کہ کسی پر طعن نہ کرو اور عیب نہ لگاؤ۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ ایسا کوئی فعل اختیار نہ کرو جسکی وجہ سے تم کو طعن کیا جائے انسان اگر اپنے آپ کو خود حقیر سمجھے تو دوسروں پر عیب لگانے کی جرأت نہ کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا مشہور ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا یعنی اللہ مجھ کو صبر کرنیوالا اور شکر کرنیوالا بنادے اور مجھ کو اپنی آنکھوں میں چھوٹا اور دوسروں کی آنکھوں میں بڑا بنادے یعنی جب میں خود اپنے پر نظر کروں تو اپنے کو چھوٹا سمجھوں اور دوسرے جب مجھ کو دیکھیں تو بڑا سمجھیں۔ فَکَرِھْتُمُوْہُ (۱۲) سو گھن آوے تم کو اس سے گھن آنا، نفرت ہونا مردار گوشت کی مناسبت سے گھن کا لفظ کتنا موزوں ہے (۱۳) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ جو عمل میں پیچھے رہا اس کا نسب اس کو آگے نہ بڑھا سکے گا۔ شاہ صاحبؒ کے فائدہ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

پر اور اس کے رسول پر، پھر شبہ نہ لائے، اور لڑائی کی اللہ کی راہ میں اپنے مال اور

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۟ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ

جان سے۔ وہ جو ہیں وہی ہیں سچے ٭ تو کہہ! کیا جتاتے ہو اللہ کو

بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ

اپنی دینداری؟ اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ

ہر چیز جانتا ہے ف ٭ تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوئے۔ تو کہہ

لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ

مجھ پر احسان نہ رکھو اپنی مسلمانی کا۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے۔ کہ تم کو

هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۟ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

راہ دی ایمان کی، اگر سچ کہو ف۲ ٭ اللہ جانتا ہے چھپے

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۟

بھید آسمانوں کے اور زمین کے۔ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہو۔ ٭

ایاتہا ۴۵ ﴿۵۰﴾ سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ﴿۳۴﴾ رکوعاتہا ۳

سورۂ ق مکی ہے، اور اس کی پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ٭

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۟ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ

قسم ہے اس قرآن بڑی شان والے کی ٭ بلکہ ان کو تعجب ہوا، کہ آیا ان کے پاس ایک ڈرسنانے

مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۟ ءَاِذَا مِتْنَا وَ

والا ان ہی میں کا، تو کہنے لگے منکر، یہ تعجب کی چیز ہے۔ کیا جب ہم مرگئے

كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۟ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ

اور ہو گئے مٹی۔ یہ پھر آنا بہت دور ہے ٭ ہم کو معلوم ہے جتنا گھٹاتی ہے زمین ان میں

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۲ میں جامعیت کے ساتھ رنگ ونسل کی برتری کے تصور کا ابطال کیا ہے یہ نظریہ اسلام کی عظیم دین ہے جس پر اسلام کا سارا معاشرتی نظام قائم ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) فوائد ف یعنی اگر سچا دین تم کرتے تو کہنے سے کیا ہوگا جس سے معاملت ہے وہ آپ خبردار ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ جو نیکی اپنے ہاتھ سے ہو اپنی تعریف نہیں رب کی تعریف ہے جس نے کروائی۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (ف۲) یعنی انسان کو اگر نیکی کی توفیق ملتی ہے تو یہ خدا کا فضل وکرم ہے نیکی کرکے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے بعض بزرگوں کا قول ہے کہ جس نیکی کے بعد انسان میں کبر وغرور پیدا ہو اس نیکی سے وہ گناہ اچھا ہو جس کے بعد انسان میں ندامت اور تواضع پیدا ہو۔

ع ۸ ۲ ۱۴

المنزل ۷

مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

سے - اور ہمارے پاس لکھا ہے جسمیں سب یاد ہے ف۱ کوئی نہیں ! پر جھٹلانے لگے ہیں سچے دین کو

جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ

جب ان تک پہنچا سو وہ پڑے ہیں الجھی بات میں ؛ کیا نگاہ نہیں کی آسمان کو اپنے اوپر ؟

كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٦﴾ وَالْاَرْضَ

کیسا ہم نے اس کو بنایا ! اور رونق دی ؛ اور اسمیں نہیں کوئی سوراخ ؛ اور زمین کو

مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ

پھیلایا ، اور ڈالے اس میں بوجھ ، اور اگائی اس میں ہر قسم

زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٧﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٨﴾ وَ

رونق کی چیز - سوجھانے کو اور یاد دلانے کو اس بندے کو جو رجوع رکھے ؛ اور

نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ

اتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت کا ، پھر اگائے اس سے باغ ، اور اناج

الْحَصِيْدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا

کھیت کا ف۲ - اور کھجوریں لمبی ، ان کا گابھا ہے تہ بر تہ - روزی دینے

لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿١١﴾

کو بندوں کے ، اور جلایا اس سے ایک مُردہ دیس - یوں ہی نکل کھڑے ہونا ف۳

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَّ

جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم ، اور کنوئیں والے اور ثمود اور عاد - اور

فِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿١٣﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ

فرعون اور لوط کے بھائی - اور بَن کے رہنے والے اور تبع کی قوم - سب نے جھٹلایا

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ

رسولوں کو پھر ٹھیک پڑا میرا ڈر کا ؛ کیا اب ہم تھک گئے پہلی بار بنا کر ؟ کوئی نہیں ! ان

لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا

کو دھوکا ہے ایک نئے بننے میں ؛ اور ہم نے بنایا انسان کو اور جانتے ہیں جو

فوائد ف۱ یعنی سارے مٹی نہیں ہو جاتے - جان سلامت ہے - ۱۲ منہ رح
ف۲ اناج وہی جس کے ساتھ اس کا کھیت بھی کٹ جاوے اور درخت قائم رہتا ہے پھل ٹوٹ کر - ۱۲ منہ رح
ف۳ یعنی قبر سے - ۱۲ منہ رح

تشریح طَلْعٌ نَّضِيْدٌ (۱۰) ان کا گابھا تہ بر تہ خوشہ اور گپھا ، مولانا تھانوی رح نے لکھا ، گپھے خوب گندھے ہوئے - حَبُّ الْحَصِيْدِ کی ترکیب ایسی ہے جیسے مسجد الجامع - یعنی صفت کی اضافت موصوف کیطرف (۵) یہی نہیں بلکہ جب سچی بات اور امر حق ان کو پہنچا اور ان کے پاس آیا تو وہ اس کی تکذیب کرنے لگے - غرض یہ لوگ تردد و اضطراب کی حالت میں مبتلا ہیں اور الجھی بات میں پڑے ہیں - مطلب یہ ہے کہ ایک بعث بعد الموت کے کیا منکر ہیں - امر حق اور دین حق کی تکذیب کرتے ہیں جس میں نبوت اور قرآن بھی داخل ہے یہ تو سب کی ہی تکذیب کرتے ہیں - نبوت کو جھٹلاتے ہیں - قرآن کی تکذیب کرتے ہیں - بعث کی تکذیب کرتے ہیں - غرض عقائد حقہ کے مکذب ہیں اور ان کو قرار نہیں یہ ایک حالت پر نہیں رہتے - مَرِيْجٍ مرج الخاتم فی اصبعه کے محاورے سے ہے یعنی انگلی میں انگوٹھی ڈھیلی ہو تو وہ ایک حالت پر نہیں رہتی بلکہ ہرتی پھرتی اور آگے پیچھے ہوتی رہتی ہے ، یہی ان کی حالت ہے کہ کسی بات پر قائم نہیں بلکہ ڈانواں ڈول ہیں ، آگے حضرت حق تعالٰی اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرماتے ہیں - کیا ان لوگوں نے آسمان کی جانب جو انکے اوپر ہے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا اور کس طرح اس کو آراستہ کیا اور

ع ۱۵ ‏ ۱۵

تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾

باتیں آتی ہیں اسکے جی میں ۔ اور ہم اس سے نزدیک ہیں دھڑکتی رگ سے زیادہ ف ۞

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ

جب لینے جاتے ہیں دو لینے والے، داہنے بیٹھا اور بائیں بیٹھا ف ۞ نہیں بولتا

مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

ایک بات جو نہیں اس پاس ایک راہ دیکھتا تیار ف ۞ اور آئی بے ہوشی موت کی

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ

تحقیق ۔ یہ وہ ہے جس سے تو ٹل رہا کرتا تھا ۞ اور پھونکا گیا نرسنگا ۔ یہ ہے دن

الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ

ڈر کے کا ۞ اور آیا ہر ایک جی اس کے ساتھ ہے ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتانے والا ف ۞

كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ

تو بے خبر رہا اس دن سے اب کھول دی ہم نے تجھ پر سے تیری اندھیری ، اب تیری نگاہ

الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا

آج تیز ہے ۞ اور بولا اسکے ساتھ والا ، یہ ہے جو میرے پاس تھا حاضر ف ۞ ڈالو تم

فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ

دونوں دوزخ میں ہر ناشکر مخالف کو ۔ نیکی سے اٹکانے والا ، حد سے بڑھنے والا ، شبہے نکالتا ۔

جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

جس نے ٹھہرایا اللہ کے ساتھ اور کوئی پوجنا ، تو ڈالو اس کو سخت مار میں ۞

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾

بولا ، اسکا ساتھی ، اے رب ہمارے ! میں نے اس کو شرارت میں نہیں ڈالا ، پر یہ تھا بھولا راہ سے دور ف ۞

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

فرمایا جھگڑا نہ کرو میرے پاس ، اور میں بھیج چکا پہلے ہی تم کو ڈر کا

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ ع يَوْمَ

بدلتی نہیں بات میرے پاس ، اور میں ظلم نہیں کرتا بندوں پر ف ۞ جس دن

ع ۲ ۱۴ ۱۶

فوائد

ف۱ گردن کی رگ مراد ہے جس میں جان پھرتی ہے دل سے دماغ تک اسکے کٹنے سے موت ہے اللہ اندر سے نزدیک ہے اور رگ آخر باہر ہے جان سے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جو اسکے منہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں نیکی داہنے والا اور بدی بائیں والا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی لکھنے کو ۱۲ منہ رح ف۴ ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہے اور ایک پاس نامۂ اعمال ساتھ ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ وہ فرشتہ اعمال حاضر کریگا۔ ۱۲ منہ رح ف۶ یہ ساتھی شیطان ہے، آپ کو بے گناہ کیا چاہتا ہے ۱۲ منہ رح

(فائدہ ۷) بدلتی نہیں بات یعنی کافر بخشا نہیں جاتا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

حَبْلِ الْوَرِيْدِ (۱۶) دھڑکتی رگ یعنی از رگِ جاں (شاہ ولی اللہ رح) یہ دو رگیں گردن میں ہوتی ہیں اور دونوں دھڑکتی رہتی ہیں، جو فرمایا ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ۔ اگر یہ صرف منکر قیامت کو کہا جائے تب تو ظاہر ہے کہ کافر موت سے بہت گھبراتا ہے اور اگر عام لیا جائے تو یہ اس لئے کہ فاسق و فاجر اپنے گناہوں کی وجہ سے بچتا ہے اور موت سے ٹلنا چاہتا ہے اور نیک بندے طبعاً موت نہیں چاہتے یہ طبیعتِ انسانی کا مقتضا ہے کہ انسان مرنے کو پسند نہیں کرتا اور شاید فرشتے مرتے وقت مرنے والے کو خطاب کرکے یہ کہتے ہوں کہ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ۔ جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ (۲۰) اور پھونکا گیا نرسنگا، یہ بگل ہے جو سینگ کی شکل ہوتا ہے۔ (۲۷) یعنی شیطان اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرے گا اور یہ کہے گا کہ میں نے اس شخص کو گناہ پر مجبور نہیں کیا میں نے تو صرف گناہ کا راستہ دکھایا ہے گناہ پر عمل اس نے اپنے ارادہ سے کیا۔ یہ شخص اگر ارادہ نہ کرتا تو میں اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے گناہ کی راہ پہ چلنے کے لئے مجبور نہ کرتا۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ
جس دن ہم کہیں دوزخ کو، تو بھر چکی، اور وہ بولے گی کچھ اور بھی ہے ف ۞ اور

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ
نزدیک لائی گئی بہشت، ڈر والوں کے واسطے، دور نہیں ۞ یہ ہے، جس کا وعدہ ہے تم کو

لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ
ہر ایک رجوع رہتے یاد رکھنے والے کو ۞ جو ڈرا رحمن سے بن دیکھے، اور لایا

بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا
دل جسمیں رجوع ہے۔ چلے جاؤ اسمیں سلامت۔ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا ف ۞ ان کو ہے

يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ
وہاں جو چاہیں، اور ہمارے پاس ہے کچھ زیادہ بھی ف ۞ اور کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے سنگتیں،

هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾
ان کی قوت زبردست تھی ان سے، پھر لگے کرید کرنے شہروں میں۔ کہیں ہے بھاگنے کو ٹھکانا ۞

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ
اس میں سوچنے کی جگہ ہے اس کو، جس کے اندر دل ہے، یا لگا دے کان دل

شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ
لگا کر ۞ اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین، اور جو ان کے بیچ ہے

سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
چھ دن میں۔ اور ہم کو نہ آئی کچھ ماندگی ۞ سو تو سہتا رہ جو کہتے ہیں،

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾
اور پاکی بول خوبیاں اپنے رب کی، پہلے سورج نکلنے سے اور پہلے ڈوبنے سے ف ۞

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ
اور کچھ رات میں بول اس کی پاکی، اور پیچھے سجدے کے ف ۞ اور کان رکھ جس دن پکارے پکارنے

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ
والا نزدیک کی جگہ سے ف ۞ جس دن سنیں گے چنگھاڑ تحقیق۔ وہ ہے دن

فوائد ف دوزخ کا پھیلاؤ اس قدر لوگوں سے نہ بھرے گا۔ ۱۲ منہ رہ ف اس دن جس کو جو ملا سو ہمیشہ ہے اس سے پہلے ایک بات پر ٹھہراؤ نہ تھا۔ ۱۲ منہ رہ ف جو نعمتیں ان کے خیال میں نہیں۔ ۱۲ منہ رہ ف یہ دو وقت یاد کے ہیں دعا اور عبادت بہت قبول ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ رہ ف یعنی نماز کے بعد۔ ۱۲ منہ رہ ف کہتے ہیں صور پھونکا جاوے گا بیت المقدس کے پتھر پر یا اس کی آواز ہر جگہ نزدیک لگے گی۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح (۴۰) اور کچھ رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح و تقدیس کیا کیجیے اور نمازوں کے بعد بھی یعنی اس کی تسبیح و تقدیس کیا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس اور اس کی تحمید علاج ہے دل کے مضبوط اور قلب کے مطمئن ہونے کا۔ اہل علم نے فرمایا اس میں پانچوں نمازوں کا ذکر ہے اور نماز کے بعد سنن اور نوافل کیطرف اشارہ ہے مثلاً سورج کے طلوع سے پہلے صبح کی نماز اور غروب سے قبل ظہر اور عصر کی نمازات میں مغرب اور عشاء کی نماز ادبار السجود یعنی نماز کے بعد نوافل وغیرہ، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ومن الیل میں تہجد بھی داخل ہو، بہرحال جب یہ لوگ اتنے دلائل واضحہ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کو دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز کہتے ہیں تو آپ صبر سے کام لیجیے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس اور تحمید میں مشغول رہیے اس میں نماز بھی آ گئی۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھے یہ ننانوے کلمے ہوئے آخر میں ایک مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کلمے پر سو کی تعداد پوری کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یہ دو وقت یاد کے ہیں اس وقت دعا اور عبادت بہت قبول ہوتی ہے۔ اور فرماتے ہیں یعنی نماز کے۔ خلاصہ یہ کہ طلوع و غروب سے قبل کا وقت قبولیت کا ہے اور ہر نماز کے بعد پاکی بیان کیا کرو (۴۱) اور اے مخاطب اس دن کی بات پوری توجہ کے ساتھ سن جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا۔ اس دن سب لوگ یقینی طور پر اس چیخ کو سن لیں گے۔ یہ دن قبروں سے نکلنے کا ہو گا۔

الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَاِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾ یَوْمَ تَشَقَّقُ

نکل پڑنے کا ٭ ہم ہیں جلاتے، اور مارتے، اور ہم تک ہے پہنچنا - جس دن زمین پھٹ

الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

کر نکل پڑیں وہ دوڑتے - یہ اکٹھے کرنا ہم کو آسان ہے ٭ ہم خوب جانتے ہیں جو

یَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ﴿۴۵﴾

کچھ وہ کہتے ہیں، اور نہیں تو ان پر زور کرنے والا - سو تو سمجھا قرآن سے اس کو، جو ڈرے میرے ڈر کے سے

آیاتہا ۶۰ ﴿۵۱﴾ سُوْرَةُ الذّٰرِیٰتِ مَكِّیَّةٌ ﴿۶۷﴾ رکوعاتہا ۳

سورۂ ذاریات مکی ہے یہ ساٹھ آیتیں (۶۰) ہیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ

قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اڑا کر - پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو - پھر چلنے والیاں

یُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾

نرمی سے - پھر بانٹنے والیاں حکم سے ف۱ - بیشک جو وعدہ دیا تم کو سو سچ ہے -

وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ

اور بیشک انصاف ہونا ہے ٭ قسم ہے آسمان جالی دار کی - تم پڑے

لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾ قُتِلَ

رہے ہو ایک جھگڑے کی بات میں - اس سے باز رہے وہی جو پھیرا گیا ف۲ ٭ مارے گئے

الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَسْـَٔلُوْنَ

اٹکل دوڑانے والے - وہ جو غفلت میں ہیں بھول رہے ہیں ف۳ - پوچھتے ہیں کب

اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

ہے دن انصاف کا ؟ - جس دن وہ آگ پر اُلٹے سیدھے پڑیں گے ٭

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ

چکھو مزہ اپنی شرارت کا، یہ ہے جس کی تم شتابی کرتے تھے ٭ البتہ

فوائد ف۱ یہ قسم ہے باؤں کی اول آندھی چلتی ہے کہ غبار اڑتا ہے اور بادل بنتے ہیں پھر ان میں پانی بنتا ہے اس بوجھ کو لئے پھرتیاں ہیں پھر برسنے کے قریب نرم باد چلتی ہے پھر ہانک کر اور جگہ کا حصہ وہاں پہنچاتی ہے موافق حکم کے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ آسمان جالی دار یعنے تارے ہیں اس میں جال سا اور جھگڑے کی بات آخرت کا جینا جو اس کو نہ مانے وہ در گاہ سے پھیر اگیا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ دین کی بات میں اٹکل دوڑاتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ع ۱۶ / ۱۷

تشریح وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (۷) قسم ہے آسمان جالی دار کی، شاہ صاحبؒ نے فائدہ میں خود اس کی تشریح فرمائی، آسمان جالی دار یعنی تارے ہیں اسمیں جال سا، عربی میں حبک بمعنے راستہ جبکہ اس کا واحد ہے، یہ سیاروں کے راستے ہیں (۱) قسم ہے ان ہواؤں کی جو بکھیرنے اور اُڑا کر پراگندہ کرنے والی ہیں (۲) پھر ان بدلیوں کی قسم جو بوجھ کو اٹھانے والی ہیں (۳) پھر ان کشتیوں کی قسم جو نرم رفتار سے چلنے والی ہیں (۴) پھر ان تقسیم کرنے والے فرشتوں کی قسم جو امر الٰہی سے تقسیم کرتے ہیں (۵) یقیناً تم لوگوں سے جس کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے، اور یقیناً اعمال کی جزا ضرور ملنے والی ہے۔ یعنی بارش سے پہلے جو بادلوں کو ابھارنے کے لئے تیز ہوا چلتی ہے جس سے خاک اور غبار اڑتا ہے اس کی قسم۔ پھر جب پانی سے بھرے ہوئے بادل اُٹھ آتے ہیں، ان بدلیوں کی قسم اور سازگاری ہوا کے ساتھ جو نرم رفتار کے ساتھ کشتیاں چلتی ہیں ان کی قسم اور ان فرشتوں کی قسم جو ارزاق وغیرہ کی تقسیم پر مؤکل ہیں، یا اللہ تعالےٰ کے حکم کے موافق مختلف علاقوں میں بارش کی تقسیم کرتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ چاروں قسمیں ہوا کی ہوں۔ مثلاً یوں ترجمہ کیا جائے قسم ہے ان ہواؤں کی جو اڑا کر بکھیرتی ہیں جن سے غبار اور خاک وغیرہ اڑتی ہے۔ پھر وہ ہوائیں جو بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں اور بدلیوں کی حامل ہوتی ہیں پھر وہ نرم رفتار ہوائیں جو بارش سے پہلے آہستہ اور سبک خرام ہوتی ہیں پھر ان ہواؤں کی قسم جو حکم الٰہی کے موافق پانی کو بانٹتی اور تقسیم کرتی ہیں ان تمام قسم کا جواب قسم یہ ہے اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ۔

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ

ڈر والے باغوں میں ہیں اور چشموں میں ۔ پاتے ہیں جو دیا ان کو انکے رب نے ۔ وہ تھے

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

اس سے پہلے نیکی والے ٭ وہ تھے رات کو تھوڑا سونے ٭

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ

اور صبح کے وقتوں معافی مانگتے ٭ اور ان کے مال میں حصہ تھا مانگتے کا

وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ

اور ہارے کا ف ٭ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کو ۔ اور خود تمہارے اندر ۔

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

کیا تم کو سوجھ نہیں ٭ اور آسمان میں ہے روزی تمہاری اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا ف

فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾

سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کی، یہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم بولتے ہو ف

ع ۲۳/۱۸

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ

کیا پہنچی ہے تم کو بات ابراہیم کے مہمانوں کی، جو عزت والے تھے ٭ جب اندر آئے اسکے

فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

پاس تو بولے، سلام! وہ بولا سلام ہے، یہ لوگ ہیں اوپرے ٭ پھر دوڑا اپنے گھر کو،

فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

تو لایا ایک بچھڑا گھی میں تلا۔ پھر ان کے پاس رکھا۔ کہا، کیوں تم کھاتے نہیں؟ ٭

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

پھر جی میں ہڑبڑایا انکے ڈر سے ۔ بولے تو نہ ڈر ۔ اور خوشخبری دی اسکو ایک لڑکے ہشیار کی ٭

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾

پھر سامنے سے آئی اس کی عورت بولتی، پھر پیٹا اپنا ماتھا، اور کہا کہیں بڑھیا بانجھ ف

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

وہ بولے، یوں ہی کہا ہے رب نے ۔ وہ جو ہے وہی ہے حکمت والا خبردار ٭

فوائد ف ہارا وہ جو محتاج ہے اور مانگتا نہیں پھرتا ۱۲ منہ رحمہ ف آنے والی جو بات ہے اس کا حکم آسمان ہی سے اُترتا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف یعنے اپنی بولی میں شبہ نہیں ویسا ہی اس کلام میں شبہ نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف یعنے کیوں کر جینے کی۔ ۱۲ منہ

تشریح (۱۹) تک الرسل میں تفصیل گزر چکی ہے سائل کی دو قسمیں بیان فرمائیں۔ ایک وہ جو عام طور سے سوال کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو سفید پوش ہیں اور شرم حیا کی وجہ سے سوال نہیں کرتے پھرتے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ہارا وہ جو محتاج ہے اور مانگتا نہیں پھرتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ پہلی آیتوں میں منکروں کا ذکر تھا ان آیتوں میں متقیوں کا ذکر فرمایا آگے دلائل توحید اور رزق کے وعدہ کی تاکید ہے (۲۰) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے بہت سے دلائل موجود ہیں (۲۱) اور خود تمہاری ذات میں بھی دلائل موجود ہیں پھر کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا۔ (۲۲) کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کا رزق آسمانوں میں ہے کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں اور یہ کلام اسی طرح حق ہے جس طرح انسان کا بولنا اور اس کی بات چیت ایک حقیقت ہے انسان اپنی گفتگو کو ایک حقیقت کے طور پر جانتا ہے اسی سے تشبیہ دی ہے۔ قرآن کریم انسانی مشاہدات سے استدلال کر کے اسے عقائد حقہ کی تصدیق کی دعوت دیتا ہے۔ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً (۲۸) پھر جی میں ہڑبڑایا۔ ان کے ڈر سے ہڑبڑانا گھبرا جانا، بدحواس ہونا، ہاتھ پاؤں پھول جانا، کہا جاتا ہے، ہاتھ نہ تھی، بیوی ہڑبڑا کر اٹھی۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۞ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا

بولا۔ پھر کیا مطلب ہے تمہارا؟ اے بھیجے ہوؤ! ۞ وہ بولے، ہم کو بھیجا ہے

إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ﴿٣٣﴾

ایک لوگوں گنہگار پر ۔ کہ چھوڑیں ان پر پتھر مٹی کے ۔

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ

نشان پڑے تیرے رب کے ہاں، بیحد چلنے والوں کو ۞ پھر بچا نکالا ہم نے، جو تھا وہاں

فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ

ایمان والا ۞ پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ سوا ایک گھر کے

الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ

مسلمانوں کا ۞ اور رکھا اس میں نشان ان لوگوں کو، جو ڈرتے ہیں دکھ کی مار

الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ

سے ۞ اور نشانی ہے موسیٰ کے حال میں، جب بھیجا ہم نے اس کو فرعون پاس،

مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ

دیکر سند کھلی ۞ پھر اس نے منہ موڑا اپنے زور پر اور بولا، یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ۞ پھر پکڑا ہم نے

وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا

اس کو اور اسکے لشکروں کو، پھر پھینکدیا انکو دریا میں اور اس پر پڑا الاہنا ۞ اور نشانی ہے عاد میں جب بھیجی ہم نے

عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ

ان پر باؤ بے خیر ۞ نہ چھوڑتی کوئی چیز جس پر گذرتی کہ نہ کر ڈالتی اسکو

كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا

جیسے چورا ۞ اور نشانی ہے ثمود میں، جب کہا ان کو برتو ایک وقت تک ۞ پھر شرارت

عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا

کرنے لگے اپنے رب کے حکم سے، پھر پکڑا ان کو کڑاکے نے اور وہ دیکھتے تھے ۞ پھر نہ سکے

مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

کہ اٹھیں اور نہ ہوئے کہ بدلا لیں ۔ اور نوح کی قوم کو اس سے پہلے۔ مقرر وہ تھے

تشریح

حِجَارَةً مِّن طِينٍ (۳۳) پتھر مٹی کے۔ مراد کھنگر ہے، پکی ہوئی اینٹوں کے ٹکڑے جو پتھر کی مانند ہوتے ہیں۔

(۴۱) الرِّيحَ الْعَقِيمَ باؤ بے خیر، عقیم عربی میں بانجھ عورت کو کہتے ہیں۔ ہوا کا بانجھ ہونا، اس کا خیر و برکت سے خالی ہونا، مہلک ہونا۔

(۳۷) اور ہم نے ان تباہ شدہ بستیوں میں ایسے لوگوں کے لئے ایک سبق آموز نشان باقی رکھا جو دردناک عذاب سے ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ یعنی عذاب الیم سے جو لوگ ڈرتے ہیں ان کے لئے اب تک وہ الٹی ہوئی بستیاں پڑی ہیں اور مکان الٹے پڑے ہیں اور وہاں سڑا ہوا بدبودار پانی بہتا ہے (۳۸) اور موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی عبرت آموز نشانی ہے جب کہ ہم نے فرعون کیطرف واضح اور کھلی دلیل دے کر بھیجا یعنی معجزہ دے کر بھیجا۔ (۳۹) پھر فرعون نے اپنی فوجی طاقت کے بل پر روگردانی اور سرتابی کی اور کہنے لگا یا تو یہ جادوگر ہے یا یہ دیوانہ ہے یعنے جب موسیٰ علیہ السلام آئے اور اس کا معجزہ دیکھا تو اس کو شعبدہ باز، جادوگر اور دیوانہ وغیرہ کہنے لگے۔ برکنہ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے ارکان سلطنت کے ساتھ اس نے سرتابی کی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روگردانی اس طرح کی کہ بازو اور کھوئے تک پھیر لئے، یعنی اعضا بھی پھیر لئے لیکن ہم نے فوجی قوت کا بل کیا ہے اور ہم اسی کو اس موقعہ پر مناسب سمجھتے ہیں فرعون کے وقت سے لے کر آج کے دم تک ہم دیکھ رہے ہیں کہ فوجی طاقت کو حکمرانوں کی گمراہی میں بڑا دخل ہے۔ واللہ اعلم (۴۰) پھر ہم نے اس فرعون کو اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا اور ان سب کو دریا میں جا پھینکا اور اس کی حالت یہ تھی کہ وہ ملامت زدہ تھا اور اس نے کام ہی ایسا کیا تھا جو اولاہنے اور ملامت کا موجب تھا۔ (۴۱) اور عاد کے واقعہ میں بھی عبرت اور سبق آموز نشانی ہے جب ہم نے ایک نامبارک اور بے منفعت ہوا بھیجی۔

ع ۲ ۲۳ ۱

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

لوگ بے حکم ۞ اور آسمان کو بنایا ہم نے ہاتھ کے بل سے اور ہم کو سب مقدور ہے ۞

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

اور زمین کو بچھایا ہم نے، سو کیا خوب بچھانا جانتے ہیں ۞ اور ہر چیز کے بنائے ہم نے جوڑے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ۚ

شاید تم دھیان کرو ۞ سو بھاگو اللہ کیطرف، میں تم کو اس کی طرف سے ڈر سناتا ہوں کھول کر ۞

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ۚ كَذٰلِكَ

اور نہ ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ اور کوئی پوجنے کا، میں تم کو اسکی طرف سے ڈر سناتا ہوں کھول کر ۞ اسی طرح

مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾

ان سے پہلوں کو جو رسول آیا، یہی کہا، کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ۞

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ۚ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ۡ وَّ

کیا یہی کہہ مرے ہیں ایک دوسرے کو، کوئی نہیں، پر یہ لوگ شریر ہیں ۞ سو تو ہٹ گیا ان کیطرف سے، اب

ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ

تجھ پر نہیں اولاہنا ۞ اور سمجھاتا رہ، کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو ۞ اور میں نے جو بنائے ہیں جن

الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ

اور آدمی سو اپنی بندگی کو ۞ میں نہیں چاہتا ہوں اُن سے روزینہ، اور نہیں چاہتا

يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ

کہ مجھ کو کھلاویں ۞ اللہ جو ہے، وہی ہے روزی دینے والا، زور آور، مضبوط ۞ سو ان

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

گنہگاروں کا بھی ڈول بھرا ہے، جیسے ڈول بھرا ان کے ساتھیوں کا، اب مجھ سے شتابی نہ کریں ۞

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

سو خرابی ہے منکروں کو، اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ ہے ۞

ع ۳ ۱۴ ۲

تشریح (۴۹) قانون زوج - خدا تعالٰے نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ اسی قانونِ زوجیت پر دنیا کا نظام قائم ہے اندھیرے اور اُجالے کا جوڑا، رات اور دن کا جوڑا، مرد اور عورت کا جوڑا پھر دُنیا اور آخرت کا جوڑا۔ اس جوڑے سے انکار کیوں کیا جاتا ہے۔ موت اور حیات کا جوڑا جس طرح افراد کی زندگی میں ایک حقیقت ہے اسی طرح نوعِ انسانی کی زندگی کے بعد اس کی موت پر کیوں شبہ کیا جاتا ہے۔ ایک دن آئے گا جب پوری نوعِ انسانی پر موت طاری ہو گی اور خدا تعالٰے اسے دوبارہ حساب وکتاب کے لئے زندہ کرے گا۔ اسی کا نام آخرت اور قیامت ہے۔ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا (۵۹) سو ان گناہگاروں کا بھی ڈول بھرا ہے۔ عربی میں ذنوب اس بڑے ڈول کے معنی میں آتا ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہو اور مجازی طور پر حصہ کے معنی میں مستعمل ہے۔ اسی کے مطابق شاہ ولی اللہؒ نے ترجمہ کیا۔ "آناں را کہ ستم کردہ اند نصیبہ است از عقوبت مانند نصیبہ یاراں"۔ شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ دونوں نے لغوی ترجمہ کیا ہے مطلب یہ ہے کہ ان ظالموں کا ڈول بھر چکا ہے۔ بس اب ڈوبنے ہی والا ہے۔ اُردو کا محاورہ اسی معنی، انکی ناؤ بھر چکی ہے۔ آتا ہے۔ وہ عربی کا محاورہ ہے۔

عبادت کے لئے پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالٰے نے جن وانس کو اپنے احکام کی پیروی کے لئے پیدا کیا ہے۔ عبادت کے معنی صرف نماز روزہ کے نہیں، یہ عبادت کا محدود تصور ہے۔ اسلام میں ہر وہ کام عبادت ہے جو احکام الٰہی کے مطابق ہو۔ تجارت، کسب، سونا، آرام کرنا، شادی بیاہ، یہ تمام کام عبادت ہیں، اگر مطابق شریعت ہوں۔

اٰیاتھا ۴۹ ﴿۵۲﴾ سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ﴿۷۶﴾ رکوعاتھا ۲

سورہ طور مکہ میں نازل ہوئی، اس کی انچاس (۴۹) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّوْرِ ۝۱ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝۲ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝۳

قسم ہے طور کی۔ اور لکھی کتاب کی ۔ کشادہ ورق میں ف

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝۴ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝۵ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝۶

اور آباد گھر کی ف۲ ۞ اور اونچی چھت کی ف۳ ۞ اور ابلتے دریا کی ف۴

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۷ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۸ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ

بے شک عذاب تیرے رب کا ہونا ہے۔ اس کو کوئی نہیں ہٹانے والا! جس دن لرزے آسمان کپکپا کر۔

مَوْرًا ۝۹ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝۱۰ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱

اور پھریں پہاڑ چل کر ۞ سو خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کو۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝۱۲ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝۱۳

جو باتیں بناتے ہیں کھیلتے ۞ جس دن دھکیلے جاویں دوزخ کو دھکیل کر

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۴ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا

یہ ہے وہ آگ، جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ۞ اب بھلا یہ جادو ہے، یا تم کو نہیں

تُبْصِرُوْنَ ۝۱۵ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا

سوجھتا! ۞ پیٹھو اس میں، پھر صبر کرو یا نہ صبر کرو، تم کو برابر ہے ، وہی بدلا

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝۱۷ فٰكِهِيْنَ

پاؤ گے جو کرتے تھے ۞ جو ڈر والے ہیں، باغوں میں ہیں اور نعمت میں، میوے

بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۱۸ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

کھاتے، جو دیئے انکو رب نے، اور بچایا انکے رب نے دوزخ کی مار سے ۞ کھاؤ اور پیو

هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۹ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ

رچ سے، بدلا اس کا جو کرتے تھے ۔ لگے بیٹھے تختوں پر برابر بچھے قطار۔ اور بیاہ دیں

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝۲۰ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ

ہم نے انکو گوریاں، بڑی آنکھوں والیاں ۞ اور جو یقین لائے اور ان کی راہ چلی ان کی اولاد ایمان سے،

فوائد

ف۱ شاید لوح محفوظ کو کہا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی آسمان کی۔ ۱۲ منہ رح ف۴ اوپر ایک دریا ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۵) یہ قسمیں مجازاۃ عمل کی غرض سے ارشاد فرمائیں کیونکہ منکرین قیامت اور جزائے اعمال کے منکروں کا جس قدر انکار بڑھتا جاتا ہے اسی قدر اسکے اثبات کو مؤکد فرماتے ہیں طور سے مراد وہی پہاڑ ہے جس پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ لکھی ہوئی کتاب جو کشادہ کاغذ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس سے مُراد بظاہر صحائف اعمال ہیں جن کو نامۂ اعمال کہتے یا مُراد توریت ہے یا قرآن ہے یا تمام کتب سماویہ یا لوح محفوظ مُراد ہے۔ اس بارے میں علماء کرام کے کئی قول ہیں۔ آباد گھر سے مُراد بظاہر خانہ کعبہ ہے یا بیت معمور جو اس کعبہ کے بالکل محاذ میں آسمان کے اُوپر کوئی عمارت ہے۔ فرشتے جس کی زیارت اور طواف کرتے ہیں۔ خواہ وہ ساتویں آسمان میں ہو یا پہلے آسمان پر یا کسی اور آسمان پر جیسے اختلاف الاقوال کہتے ہیں، ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے ہیں۔ بلند اور اونچی چھت سے مُراد آسمان ہے اور یا عرش الٰہی ہے۔ جوش مارتا ہوا سمندر۔ یہ شاید اس لئے فرمایا کہ جس طرح سمندر میں پانی جوش مارتا ہے اسی طرح جہنم میں آگ جوش مارتی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ اوپر کوئی دریا ہو اس کی طرف اشارہ ہو۔ جواب قسم ہے کہ پروردگار کا عذاب ضرور واقع ہوگا اس کو کوئی ہٹانے والا اور دفع کرنے والا نہیں۔ ہم نے تفسیر میں عذاب سے پہلے اسدن کا لفظ بڑھا دیا ہے تاکہ یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ سے ربط کی عبارت درست ہو جائے یعنی وہ دن عذاب کا ہے جس دن آسمان لرزنے لگے اور جھٹکے کھانے لگے یعنی پھٹنے سے پہلے ایسا ہوگا۔ پہاڑ ابتدا میں اپنی جگہ سے ہٹ کر چلنے لگیں گے پھر اڑنے لگیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اسدن اُن منکروں کو دھکے دیدیکر جہنم میں لے جایا جائے گا۔

فٰکِهِیْنَ کا ترجمہ بعض حضرات نے خوشدل اور خوش حال کیا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے فاکہین کا ترجمہ میوے کھانے کیا ہے۔ میوے کھانا بھی اطمینان کے ساتھ خوشحالی کی دلیل ہے اس لئے مطلب ایک ہی ہے۔

أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنٰهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ

پہنچا دیا ہم نے ان تک انکی اولاد کو، اور گھٹا یا نہیں ان سے ان کا کیا کچھ ۔ ہر آدمی

امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنٰهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا

اپنی کمائی میں پھنسا ہے ف ۞ اور ریل لگا دیئے ہم نے ان کو میوے اور گوشت،

يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنٰزَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾

جس چیز کا جی چاہے ۞ جھپٹتے ہیں وہاں پیالہ، نہ بکنا ہے اس شراب میں نہ گناہ میں ڈالنا ۞

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ

اور پھرتے ہیں انکے پاس چھوکرے ان کے گویا وہ موتی ہیں غلاف میں دھرے ۞ اور منہ کیا

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوٓا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيٓ أَهْلِنَا

ایکوں نے دوسروں کی طرف، آپس میں پوچھتے ۞ بولے ہم بھی تھے اپنے گھر میں

مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا

ڈرتے رہتے ۞ پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر اور بچایا ہم کو لوؤں کے عذاب سے ۞ ہم آگے

مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ أَنتَ بِنِعْمَتِ

سے پکارتے تھے اس کو۔ بیشک وہی ہے نیک سلوک رحم والا ۞ اب تو سمجھا کر تو اپنے رب کے

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِۦ رَيْبَ

فضل سے پریوں والا نہیں نہ دیوانہ ۞ کیا کہتے ہیں؟ یہ شاعر ہے، ہم راہ دیکھتے ہیں

الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ

اس پر گردش زمانے کی ۞ تو کہہ: تم راہ دیکھو، کہ میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں ۞ کیا ان کی عقلیں

أَحْلٰمُهُم بِهٰذَآ ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طٰغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُۥ ۚ بَل

یہی سکھاتی ہیں ان کو، یا وہ لوگ شرارت پر ہیں؟ ۞ یا کہتے ہیں کہ یہ بات بنا لایا، کوئی نہیں،

لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِۦٓ إِن كَانُوا صٰدِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ

پر انکو یقین نہیں؟ ۞ پھر چاہیئے لے آویں کوئی بات اسی طرح کی، اگر وہ سچے ہیں ۞ کیا

خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخٰلِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ

وہ بن گئے ہیں آپ ہی آپ، یا وہی ہیں بنانے والے؟ ۞ یا انہوں نے بنائے آسمان اور

فوائد ف نیکوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں۔ نیکوں کا عمل ان کو نہیں بانٹ دینے پر ان کی خوشی کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور۔ ۱۲ منہ رح ف یعنے دوزخ کی بھاپ بھی نہ لگی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَأَمْدَدْنٰهُم بِفَاكِهَةٍ (۲۲) اور ریل لگا دیئے ہم نے ان کو میوے اور گوشت، ریل لگانا، کسی چیز کی ریل پیل کرنا، کثرت سے دینا، بڑے شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں پے درپے عطا کنیم ایشاں را۔ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (۲۵) اور منہ کیا ایکوں نے دوسروں کی طرف، ایکوں جمع بنائی ہے ایک کی فَمَآ أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ (۲۹) تو اپنے رب کے فضل سے پریوں والا نہیں اور نہ دیوانہ، کاہن عرب میں بقول اُن کے جنات سے خبریں حاصل کرکے عوام کو بتانے والے تھے شاہ رفیع الدینؒ نے ترجمہ کیا، جنوں سے خبر لینے والا، شاہ عبدالقادرؒ نے، پریوں والا، ترجمہ کیا۔ (۱) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ کے متعلق سوال کیا تھا انھوں نے جواب دیا آپ کا خلق قرآن تھا یعنی قرآن نے جو اخلاق حسنہ بتاتے ہیں اور قرآن نے جو بلند تعلیم دی ہے وہ سب آپ کے اخلاق تھے کیونکہ ہر بات آپ کی شریعت اور طریقت مروت اور عقل کے موافق تھی یہی وہ خلق عظیم ہے جسکی طرف قرآن نے اشارہ فرمایا ان کفار مکہ کو یہ نہیں معلوم کہ یہ ایک مجسمہ خلق عظیم کو دیوانہ اور مجنون کہتے ہیں اگرچہ دل ان کے بھی جانتے ہیں لیکن عنقریب اپنی آنکھوں سے بھی اپنے قول کی غلطی دیکھ لیں گے کسی نے کیا خوب کہا ہے،

بود ہم بحر مکرمت ہم کان
گوہرش کان خلقہ القرآن!
القرآن، وصف خلق کسی کہ قرآن است
خلق را نعت او چہ امکان است

ع ۲۸ / ۳

الْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ

زمین ؟ کوئی نہیں پر یقین نہیں کرتے ۞ کیا ان کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کے ؟ یا وہی

الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم

داروغے ہیں ؟ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے ؟ جس پر سن آتے ہیں تو لے آوے جو

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا

سنتا ہے ان میں ایک سند کھلی ۞ کیا اسکے ہاں بیٹیاں اور تمہارے ہاں بیٹے ؟ کیا تو مانگتا ہے ان سے کچھ

فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾

نیگ سو ان پر چٹی کا بوجھ ہے ۞ کیا ان کو خبر ہے بھید کی سو وہ لکھ رکھتے ہیں ۞

أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ

کیا چاہتے ہیں کچھ داؤ کرنا ؟ سو جو منکر ہیں وہی آتے ہیں داؤ میں ۞ کیا ان کا

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ

کوئی حاکم ہے اللہ کے سوا ؟ وہ اللہ نرالا ہے انکے شریک بتانے سے ۞ اور اگر دیکھیں ایک تختہ آسمان سے

السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ

گرتا، کہیں یہ بدلی ہے گاڑھی ۞ سو تو چھوڑدے ان کو جب تک ملیں اپنے

الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ

دن سے جس میں ان پر کڑکا پڑے گا ۞ جس دن کام نہ آوے گا ان کو ان کا داؤ کچھ، اور نہ ان کو

يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ

مدد پہنچے گی ۞ اور ان گنہ گاروں کو ایک مار ہے اس سے ورے پر وہ بہت

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ

لوگ نہیں جانتے ۞ اور تو ٹھہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے

بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے ۞ اور کچھ رات میں بول اس کی پاکی اور پیٹھ دیتے وقت تاروں کے ۞

ایاتہا ٦٢ ﴿٥٣﴾ سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ﴿٢٣﴾ رکوعاتہا ٣

سورہ نجم مکہ میں نازل ہوئی، اس کی باسٹھ (٦٢) آیتیں ہیں اور تین رکوع ہیں

فوائد ف چھوڑ دے ان کو یعنی باتیں بنا دیں اور کھیلیں۔ ١٢ منہ رح

تشریح (٣٨) کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر چڑھ کر آسمان کی باتیں سُن آتے ہیں اگر ایسا ہے تو اُن میں سے جو سُننے والا ہے وہ کوئی واضح دلیل پیش کرے، آسمانی باتوں کی دو ہی شکلیں ہیں یا تو وحی آئے یا صاحب وحی خود آسمان پر جائے وحی تو ان پر آتی نہیں اب یہ اگر مدعی ہیں تو کیا انہوں نے آسمان پر صعود کیا ہے وہاں سے سُن کر آئے ہیں کہ فلاں شخص نبی نہیں ہے۔ یا قرآن ہم نے نہیں اُتارا، تو اگر ان میں سے کوئی شخص سن کر آیا ہے تو اس کو چاہیئے کہ واضح دلیل کے ساتھ اپنا صاحب وحی ہونا اور اپنی وحی کو بیان کرے اور پیش کرے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مشرف بہ وحی ہونا دلائل ظاہرہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح یہ آسمان پر چڑھنے والے بھی اپنے سُن کر آنے کو ثابت کریں۔ آگے مشرکوں کے ایک اور دعویٰ پر تنقید ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں تجویز کی جائیں اور تمہارے لئے بیٹے۔ یعنی اول تو اللہ تعالےٰ کے لئے اولاد کا قول کرنا پھر اولاد میں سے بیٹیوں کی نسبت کرنا جس کو اپنے لئے پسند نہ کریں یہ کس قدر بہتان اور ظلم ہے۔ (٤٠) کیا آپ ان سے تبلیغ پر کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ وہ اس تاوان میں دبے جاتے ہیں اور وہ تاوان ان کو گراں معلوم ہوتا ہے۔ مَغْرَمٍ لازمی ٹیکس یا تاوان جس کو چٹی کہتے ہیں اور جب آپ ان سے کوئی مزدوری اور معاوضہ نہیں طلب کرتے تو پھر آپ کی نبوت کا ان پر کیا بار ہے (٤١) کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جس کو یہ لکھ لیتے ہیں یعنے یہ جو آپ کے مقابلے میں بے سر و پا بکواس بکتے رہتے ہیں کہ ہم کو قیامت میں بھی مزے ہونگے اور مسلمان یہاں بھی تکلیف میں ہیں وہاں بھی دکھ بھریں گے تو کیا اُن کے پاس غیب کا علم ہے کہ یہ اس کو محفوظ رکھنے کی غرض سے لکھ لیا کرتے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ کیا اُنکے پاس غیب کا علم ہے جو انہوں نے لوح محفوظ سے لکھ لیا ہے یعنی جب کوئی بات بھی نہیں تو پھر عالم آخرت کے متعلق کیوں بے کار یاوہ گوئی کرتے ہیں (٤٢) کیا یہ لوگ کوئی چال یا داؤں کرنا چاہتے ہیں سو جو لوگ منکر اور کافر ہیں وہ خود ہی چال میں گرفتار ہونگے یعنی اگر ان کا مقصد ان باتوں سے کوئی چال چلنی اور داؤ کرنا ہے تو فکر نہ کرو اور جو لوگ بداندیش ہیں وہ اپنے داؤں میں خود ہی پھنس جایا کرتے ہیں (٤٩) اور بعض اوقات شب میں بھی اور ستاروں کے بقیہ

ع ٢ / ٢

یعنی اور رضا دو دونوں پر رضا دار ہے ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی ۝۲ وَمَا يَنْطِقُ

قسم ہے تارے کی جب گرے ف۱ بہکا نہیں تمہارا رفیق، اور بے راہ نہیں چلا ۞ اور نہیں بولتا

عَنِ الْهَوٰی ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی ۝۴ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰی ۝۵

اپنی چاؤ سے ۞ یہ تو حکم ہے جو پہنچتا ہے - اس کو سکھایا سخت قوتوں والے نے

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰی ۝۶ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۝۷ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝۸

زور آور نے - پھر سیدھا بیٹھا ۔ اور وہ تھا اونچے کنارے آسمان کے ۞ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝۹ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ۝۱۰

پھر رہ گیا فرق دو میان کا میانہ، یا اس سے بھی نزدیک ۞ پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر، جو بھیجا ۞

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝۱۱ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰی ۝۱۲ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً

جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا ۞ اب تم کیا اس سے جھگڑتے ہو اس پر جو اس نے دیکھا ف۲ اور اسکو اس نے دیکھا ہے

اُخْرٰی ۝۱۳ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝۱۴ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ۝۱۵ اِذْ

ایک دوسرے اتارے میں - پرلی حد کی بیری پاس ۞ اس پاس ہے بہشت رہنے کی ۞ جب

يَغْشَی السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰی ۝۱۶ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝۱۷ لَقَدْ رَاٰی مِنْ

چھا رہا تھا اس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا - بہکی نہیں نگاہ اور حد سے نہیں بڑھی ۞ بے شک دیکھے

اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ۝۱۸ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝۱۹ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

اپنے رب کے بڑے بڑے نمونے ف۳ ۞ بھلا تم دیکھو تو! لات اور عزیٰ - اور مناۃ وہ تیسری

الْاُخْرٰی ۝۲۰ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ۝۲۱ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰی ۝۲۲

پچھلی ۞ کیا تم کو بیٹے، اور اس کو بیٹیاں ۞ تو تو یہ بانٹا بھونڈا ف۴

اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

یہ سب نام ہیں، جو رکھ لئے تم نے، اور تمہارے باپ دادوں نے، اللہ نے نہیں

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ ۚ

اتاری ان کی کوئی سند - نری اٹکل پر چلتے ہیں، اور جو جیوں کے چاؤ ہیں ۞

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) غائب ہوئے پیچھے بھی اس کی تسبیح کیا کیجیے حضرت حق تعالٰی نے اپنے پیغمبر کو صبر کی تلقین فرمائی یعنی آپ انتقام میں جلدی نہ کیجیے اگرچہ آپ کی یہ جلدی اپنے نفس کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اسلام کی برتری اور دین حق کی بلندی کے لئے ہوتی ہے کہ جس قدر جلد کفر کی شوکت پارہ پارہ ہوگئی۔ اسی قدر جلدی اسلام بلند ہوگا پھر بھی اپنے رب کے حکم کے منتظر رہیں اور اس کا فکر نہ کریں کہ مہلت کے زمانے میں کفار آپ کو اذیت پہنچا ئیں گے کیونکہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا حضرت نوحؑ کو فرمایا تھا لیکن فانک باعیننا میں اور واصنع الفلک باعیننا میں بڑا فرق ہے بہرحال آپ تسبیح اور تحمید کرتے رہیں یعنی حمد و ثناء کے ساتھ پاکی بیان کیا کریں جب آپ اٹھیں یعنی صبح کے وقت یا تہجد کے وقت نیند سے اٹھیں یا مجلس سے یا نماز کو اٹھیں اور رات کے اوقات میں بھی اس سے عشاء کی اور مغرب کی نماز شاید مراد ہیں یا تہجد کی نماز مراد ہو اور ستاروں کے غائب ہوئے پیچھے یعنی صبح صادق ہو جانے کے بعد یہی تاروں کے غائب ہونے کا وقت ہے اسوقت علی الترتیب تارے غائب ہونا شروع ہو جاتے ہیں یعنی صبح کی نماز پڑھا کیجیے یا فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں مراد ہیں۔ مفسرین کے تسبیح کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یہ الفاظ مجلس سے اٹھتے وقت پڑھنا مسنون ہیں بہرحال جو آسان ہو وہ اختیار کی جائے اور اوقات مذکورہ میں خاص اہتمام کیا جائے

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ یعنی ڈوبے - ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ حضرت کو اول نبوت میں جبریل نظر آئے اپنی اصل صورت پر ایک کرسی پر بیٹھے آسمان ان سے بھر رہا کنارے سے کنارے تک یہ دیکھ کر گھبرا گئے تو سورہ مدثر اتری یہ صفتیں شدید القوی ذو مرۃ سورہ کورت میں جبریل کی کہی ہیں

ف۳ دوسری بار جبریل کو اپنی صورت پر دیکھا معراج کی رات میں سات آسمان سے اوپر جہاں درخت ہے بیری کا وہ حد ہے نیچے اور اوپر میں نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر والے نیچے نہیں اترتے اسی کے پاس بہشت کو دیکھا اور اس بیری پر چھا رہے ہیں، پروانے سنہرے ایسے خوش رنگ جس کے دیکھنے سے دل کھنچا جاوے اور نمونے جو دیکھے وہ اللہ ہی کو

وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾

اور پہنچی ان کو ان کے رب سے راہ کی سوجھ ❁ کہیں آدمی کو ملتا ہے جو چاہے ❁

فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا

سو اللہ کے ہاتھ ہے پچھلی اور پہلی ف ❁ اور بہت فرشتے ہیں آسمانوں میں، کام نہیں

تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ

آتی ان کی سفارش کچھ، مگر جب حکم دے اللہ، جس کے واسطے چاہے اور پسند

وَيَرْضَىٰ ﴿٢٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ

کرے ❁ جو لوگ یقین نہیں رکھتے پچھلے گھر کا، وہ نام رکھتے ہیں

الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِن

فرشتوں کو نام زنانہ ❁ اور ان کو اس کی کچھ خبر نہیں - نری

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾

اٹکل پر چلتے ہیں، اور اٹکل کام نہ آوے ٹھیک بات میں کچھ ❁

فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾

سو تو دھیان نہ کر اس پر، جو منہ موڑے ہماری یاد سے، اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا ❁

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ

یہاں ہی تک پہنچی ان کی سمجھ - تیرا رب ہی بہتر جانے، جو بہکا اس کی راہ سے،

وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ

اور وہی بہتر جانے، جو آیا راہ پر ❁ اور اللہ کا ہے، جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، تا وہ بدلا

الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴿٣١﴾ الَّذِينَ

دیوے برائی والوں کو ان کے کئے کا، اور بدلا دے بھلائی والوں کو بھلائی ❁ جو لوگ

يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ

بچتے ہیں بڑے گناہوں سے، اور بے حیائی کے کاموں سے، مگر کچھ آلودگی - بیشک تیرے رب کی

الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ

بخشش میں سمائی ہے۔ وہ تم کو خوب جانتا ہے، جب نکالا تم کو زمین سے اور جب تم بچے تھے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) خبر ہے۔ ۱۲ منہ رح ف یہ نام ہیں بتوں کے کافر کہتے تھے۔ یہ بیٹیاں ہیں اللہ کی اُن کی یا جنوں کی بیٹیاں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح نَزْلَةً أُخْرٰى (۱۳) اس نے دیکھا ہے ایک دوسرے اُتارے میں یعنے یک بار دیگر،، (شاہ ولی اللہ رح) اور ایک بار اور،، شاہ رفیع الدین) شاہ صاحبؒ نے ۱۰ اتارے ،، کو اُتارنے کے حاصل مصدر کے طور پر استعمال کیا ہے اب سے یوں کہیں گے،، دوسری اترائی میں،، (۹) دو کمان کا میانہ یعنی دو کمان یا دو ہاتھ کے برابر یا اس سے بھی نزدیک (اَوْ) کا لفظ شک کے طور پر نہیں لایا گیا۔ عام محاورہ کے مطابق تاکید و مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے۔ یغشی السدرۃ یعنی وقتیکہ انوار الٰہی از ہر جانب سدرہ را احاطہ کردہ،، (فتح الرحمٰن) (۲۲) یعنی یہ کتنی بھونڈی اور بے ڈھب تقسیم ہے کہ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں اور خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔

ع ۲۵ / ۵

فوائد (حاشیہ صفحہ ہٰذا) ف یعنی بُت پوجے سے کیا ملتا ہے ملے وہی جو اللہ دے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۶) میں شفاعت کا قانون بیان فرمایا کہ کسی بڑی سے بڑی ہستی کی سفارش بھی خدا کے حضور میں بغیر اذن الٰہی کے نہیں کیجائے گی۔ قبول ہونے کا درجہ تو بعد کا ہے وہاں تو بے اجازت زبان کھولنا ممکن نہیں۔ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ۔ (۳۱) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملک اور اسی کے اختیار میں ہے تاکہ انجام کار ان لوگوں کو جنہوں نے بُرے عمل کئے ہیں اور برائیوں کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے کئے کا ان کو بدلا دے اور جنہوں نے بھلے کام کئے اور بھلائیاں کیں۔ ان کو اچھا صلہ عنایت فرمائے۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ اللہ تعالےٰ ہر گمراہ اور ہدایت یافتہ کو خوب جانتا ہے تو اب یہ بات فرمائی کہ وہ مالک الملک ہونے کی وجہ سے ہر ایک کو سزا اور جزا بھی دے گا ورنہ نیکی اور بدی بے کار اور عبث ہو کر رہ جائے گی اسلئے فرمایا کہ وہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اس سب کا مالک ہے اسلئے انجام کار یہ ہوگا کہ ہر برائی کے مرتکب کو اسکی بُرائی کا بدلا اور جزا دیجائے گی۔ اور جو محسن اور نیکو کار ہیں ان کو اچھا صلہ یعنی جنت ملے گی بعض حضرات نے یجزی کا تعلق انّ ربك هو اعلم تا بمن اهتدى سے بیان کیا ہے اور ولله ما في السموات وما في الارض کو جملہ معترضہ بنایا ہے اس تقدیر پر مطلب بالکل صاف ہے اور اس تقدیر پر لیجزی کے لام کو لام عاقبت رکھنے کی

بقیہ اگلے صفحہ پر

فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوٓا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾

ماں کے پیٹ میں ، سو مت بولو اپنی ستھرائیاں۔ وہ بہتر جانتا ہے اسے جو بچ کر چلا ؏

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَأَعْطٰى قَلِيلًا وَأَكْدٰى ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُۥ عِلْمُ الْغَيْبِ

بھلا تو نے دیکھا وہ جس نے منہ پھیرا ، اور لایا تھوڑا سا اور سخت نکلا ف ؏ کیا اس کے پاس خبر ہے

فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسٰى ﴿٣٦﴾ وَإِبْرٰهِيمَ الَّذِي وَفّٰى ﴿٣٧﴾

غیب کی سو وہ دیکھتا ہے ؏ کیا اس کو خبر نہیں پہنچی جو ہے ورقوں میں موسیٰ کے۔ اور ابراہیم کے جن نے پورا اتارا ف۲

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسٰنِ إِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَ

کہ اٹھاتا نہیں اٹھانے والا بوجھ کسی دوسرے کا ۔ اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا ۔ اور

أَنَّ سَعْيَهُۥ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْأَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلٰى

یہ کہ اس کی کمائی اس کو دکھانی ہے ؏ پھر اس کو بدلا دینا ہے اس کا پورا بدلا ۔ اور یہ کہ تیرے

رَبِّكَ الْمُنتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُۥ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُۥ هُوَ أَمَاتَ وَ

رب تک پہنچنا ۔ اور یہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رلاتا ۔ اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور

أَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُۥ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثٰى ﴿٤٥﴾

جلاتا ۔ اور یہ کہ اس نے بنایا جوڑا نر اور مادہ ۔

مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُۥ

ایک بوند سے جب ٹپکائے ؏ اور یہ کہ اس پر لازم ہے دوسرا اٹھانا ۔ اور یہ کہ اس نے

هُوَ أَغْنٰى وَأَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُۥ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُۥٓ أَهْلَكَ عَادًا

دولت دی اور پونجی ۔ اور یہ کہ وہی ہے رب شعریٰ کا ف۳ اور یہ کہ اس نے کھپا دیئے

الْأُولٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَا۟ فَمَآ أَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا۟

عاد اگلے۔ اور ثمود ، پھر باقی نہ چھوڑا ۔ اور نوح کی قوم اس سے پہلے ۔ وہ تو تھے

هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾

اور بھی ظالم اور شریر ۔ اور الٹی بستی کو پٹکا ۔ پھر اس پر چھایا جو چھایا ف۴

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ﴿٥٦﴾

اب تو کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاوے گا ؟ یہ ایک ڈر سنانے والا ہے پہلے سنانے والوں میں کا ؏

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ضرورت نہ ہو گی الا اللمم میں دو قول ہیں اگر استثنا منقطع ہو تو مطلب یہ ہے کہ معمولی اور صغیرہ گناہ اگر کبھی اتفاقیہ ہو جائے تو وہ درگذر ہو جاتے ہیں بشرطیکہ ان پر اصرار نہ ہو اور ان پر دوام نہ ہو کہ ہمیشہ لاپرواہی کے ساتھ صغیرہ گناہ کرتا رہے کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے گناہ بھی مل کر ایک دن بڑا گناہ ہو جاتا ہے۔ بہرحال بعض متقدمین نے استثناء کو متصل کہا ہے اس تقدیر پر کبائر سے استثناء ہو گا یعنی اگر کبھی کسی گناہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو توبہ کرتے ہیں اور دوبارہ گناہ نہیں کرتے اور استثناء منقطع لیا جائے تو مطلب صاف ہے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ الذین احسنوا کا جو وصف الذین یجتنبون میں بیان کیا گیا ہے اسمیں کبیرہ کے مرتکب کو حسنیٰ یا کوئی صلہ ہی نہیں ملے گا آیت کا یہ مطلب نہیں بلکہ نیک کاموں کا بدلہ ضرور دیا جائے گا اور حسنیٰ ان کو ضرور ملے گی یہ دوسری بات ہے کہ کچھ تاخیر سے ملے۔ یہ نہیں کہ کسی گناہ کی وجہ سے نیکیوں کا اجر ہی ختم کر دیا جائے گا۔

ع ٢٠ / ٦

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ یعنی تھوڑا سا ایمان لانے لگا پھر سخت ہو گیا اس کا دل۔ ١٢ منہ رح

ف۲ یعنی اللہ کا حق۔ ١٢ منہ رح

ف۳ شعریٰ ایک تارا ہے بہت بڑا اسکو بعضے عرب پوجتے تھے۔ ١٢ منہ رح

ف۴ یعنی پتھروں کا مینہ۔ ١٢ منہ رح

تشریح (٣٩)

عام اصول یہی ہے کہ ہر انسان کو اسکی ذاتی محنت ہی کام آتی ہے لیکن کبھی کبھی بڑوں اور دوستوں کی مہربانی سے بھی فائدہ پہنچتا ہے آخرت میں بھی ایسا ہو گا، البتہ ایمان کی شرط ہو گی۔

(سورہ طور (٢١) ف۱ صفحہ ٦٨٠ دیکھو)

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ

آ پہنچی آنے والی ۞ کوئی نہیں اس کو اللہ کے سوا کھول دکھانے والا ۞ کیا تم اس

هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنْتُمْ

بات سے اچنبھا کرتے ہو؟ ۞ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ۞ اور تم

سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾

کھلاڑیاں کرتے ہو ۞ سو سجدہ کرو اللہ کے آگے، اور بندگی ۞

آیاتہا ۵۵ (۵۴) سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۳۷) رکوعاتہا ۳

سورہ قمر مکہ میں نازل ہوئی، یہ پچپن (۵۵) آیات ہیں اور تین رکوع ہیں ۞

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَ

پاس آ لگی وہ گھڑی ، اور پھٹ گیا چاند ۞ اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی، ٹالدیں، اور

يَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ

کہیں کہ یہ جادو ہے چلا آتا ف۱ ۞ اور جھٹلایا، اور چلے اپنی چاؤں پر، اور ہر کام ٹھہر رہا ہے

مُسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾

وقت پر ف۲ ۞ اور پہنچ چکے ہیں ان کو احوال جتنے میں ڈانٹ ہو سکتی ہے۔

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ

پوری عقل کی بات ہے پھر کام نہیں کرتے ڈر سناتے۔ سو تو ہٹ آ ان کیطرف سے جس دن پکارے پکارنیوالا

شَيْءٍ نُكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ

ایک ان دیکھی چیز کو ف۳ نیوی آنکھیں، نکل پڑیں قبروں سے جیسے

جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ

ٹڈی بکھر پڑی ۞ دوڑتے جاویں پکار کر ۔ کہتے منکر

هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا

یہ دن مشکل آیا ۞ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم، پھر جھوٹا کہا

فوائد

ف۱ حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر جمع تھے حضرتؐ ان کو سمجھاتے تھے۔ انہوں نے مانگی کچھ نشانی حضرتؐ نے کہا دیکھو آسمان کیطرف چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ان سے مشرق کو آیا ایک مغرب کو۔ جب تک خوب طرح دیکھ لیا۔ پھر آپس میں مل گیا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ آگے سب کچھ یوں ہی پھٹے گا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی ان کا عذاب بھی ایک وقت آوے گا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی حساب کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح معجزہ شق القمر

حضرت شاہ صاحبؒ نے شق القمر کے معجزہ کی وضاحت فرمائی ہے وہ صحیح احادیث کے مطابق ہے امام طحاوی اور محدث ابن کثیر نے اس واقعہ کی روایت کو متواتر قرار دیا ہے۔ تاریخی اور عقلی طور پر چاند کے پھٹ جانے پر جو اشکالات پیدا ہوتے ہیں انکا جواب محققین کیطرف سے بڑی وضاحت سے دیا جاچکا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ چاند کا پھٹ جانا قوانین طبعی کے خلاف ہے اور معجزہ اسی واقعہ کا نام ہے جو طبعی قوانین کے خلاف ہو، رہا تاریخوں میں اس کا ذکر نہ ہونا تو در اصل یہ واقعہ صرف اہل مکہ کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ ان کی آنکھوں نے دیکھا اس کی شہادت تاریخ سے ثابت ہے۔ مکہ سے باہر والوں کا دیکھنا۔ نہ اس کا دعویٰ کیا گیا ہے اور نہ یہ ضروری تھا۔ خدا تعالٰے نے مکہ والوں کی فرمائش پر ان کے لئے یہ غیر معمولی واقعہ رونما کیا۔ اور ان کی آنکھوں نے اسے دیکھا اور نقل کیا۔ یہ واقعہ اگر تمام دنیا کے لئے ہوتا تو اسے ساری دنیا دیکھتی چونکہ صرف اس شہر والوں کے لئے تھا اس لئے صرف انہوں نے دیکھا، ساری دنیا اگر دیکھ لیتی تو پھر اس واقعہ کی معجزانہ حیثیت کمزور پڑ جاتی یہ کہا جا سکتا کہ چاند کا شق ہونا کسی بڑے طبعی تغیر کی وجہ سے ہوا ہوگا جیسے کہ ابتدائے آفرینش سے اب تک اجرام فلکی اور فضا و خلا میں سینکڑوں تغیرات واقع ہو چکے ہیں۔ حضرت امام ولی اللہؒ اور امام غزالی رح کا میلان اسطرف ہے کہ خدا تعالٰے نے اہل مکہ کی آنکھوں میں تصرف کیا اور ان کی آنکھوں نے یہ صورت حال دیکھی، فی الواقع چاند کے اندر تغیر رونما نہیں ہوا تاریخوں میں تاریخ فرشتہ مشہور تاریخ ہے۔ اس تاریخ میں لکھا ہے کہ عرب سے باہر ہندوستان کی حدود میں مالا بار جزیرہ کے حکمران مہاراجہ مالابار نے چاند کو شق ہوتے ہوئے دیکھا اور اسی واقعہ کو

عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ

ہمارے بندے کو اور بولے دیوانہ ہے، اور جھڑک لیا ؎ پھر پکارا اپنے رب کو، کہ میں دب گیا

فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَّ

ہوں تو بدلا لے ؎ پھر ہم نے کھول دیئے دہانے آسمان کے، ریل سے پانی کے ؎ اور

فَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾

بہا دیئے زمین سے چشمے، پھر مل گیا پانی ایک کام پر، جو ٹھہر رہا تھا ؎

وَحَمَلْنَٰهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا

اور سوار کیا اس کو ایک تختوں اور کیلوں والی پر ۔ بہتی ہماری آنکھوں کے سامنے،

جَزَاءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَٰهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ

بدلا اس کی طرف جس کی قدر نہ جانی تھی ؎ ف اور اس کو ہم نے رہنے دیا نشان کر ۔ پھر کوئی ہے

مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

سوچنے والا؟ ؎ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرکانا؟ ؎ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ

کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا؟ ؎ جھٹلایا عاد نے، پھر کیسا ہوا میرا عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ

اور میرا ڈرکانا؟ ؎ ہم نے بھیجی ان پر باؤ تُھری سناٹے کی۔ ایک نحوست کے

مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

دن جو چلی گئی ف اکھاڑ مارتی لوگوں کو، جیسے وہ جڑیں کھجور کی ہیں اکھڑی پڑی ؎

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرکانا؟ ؎ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا

سوچنے والا؟ ؎ جھٹلائے ثمود نے ڈر سناتے ؎ پھر کہنے لگے، کیا ایک

مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ

آدمی ہم ہی میں کا اکیلا ہم اسکے کہے پر چلیں گے تو تو ہم غلطی میں پڑے اور سودا میں ؎ کیا اتری

ع ۲ / ۸

حاشیہ صفحہ گذشتہ) دیکھ کر وہ ایمان نے آیا (واللہ اعلم) بعض مفسرین نے چاند پھٹ جانے سے قیامت کے قریب پیش آنے والا حادثہ مراد لیا ہے۔ جیسا کہ پہلے جملے میں فرمایا کہ قیامت قریب آ گئی اور پھر فرمایا چاند شق ہو گیا۔ عزیز لکھنوی کا شعر ہے ۔

معجزہ شق القمر کا ہے مدینہ سے عیاں
مہ نے شق ہو کر لیا ہے دین کو آغوش میں
لفظ مدینہ میں دین مہ کے آغوش میں ہے

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد ف یعنی حضرت نوح ؑ ۱۲ منہ رح ف یعنی دنیا میں تب سے کشتی رہی یا وہ کشتی رہ گئی جودی پہاڑ پر نظر آتی قرنوں تک اس امت کے لوگوں نے بھی دیکھی ۔۱۲ منہ رح ف یعنی نحوست نہ اٹھی جب تک تمام ہو چکے نحوست کا دن انہیں پر تھا یہ نہیں کہ ہمیشہ کو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ریحا صرصرا (۱۹) سورہ حم السجدہ (۱۶) پھر بھیجی ہم نے ان پر باؤ تھری زور کی، باؤ تھری سناٹے کی، ٹھر سردی۔ اس سے شاہ صاحب نے ٹھری صفت کا صیغہ بنایا ہے صاحب فرہنگ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ صرف مصدر کا ذکر کیا ہے۔ (۱۹) شاہ صاحب نے منحوس و مبارک کے جاہلانہ تصور کی تردید کی ہے عوام میں کسی دن کو مبارک اور کسی کو منحوس کہا جاتا ہے یہ خیال جاہلانہ اور توہم پرستانہ ہے سب دن اللہ کے ہیں۔ برکت اور نحوست اعمال اور کردار سے وابستہ ہے اچھے کاموں میں برکت ہے اور برے کاموں میں نحوست ہے۔ اسلام میں بدشگونی لینے کی مخالفت آئی ہے، البتہ اچھے ناموں سے اچھا اور نیک شگون لینا حضور سے ثابت ہے

أَءُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ

اسی پر سمجھوتی ہم سب میں سے؟ کوئی نہیں یہ جھوٹا ہے بڑائی مارتا ۞ اب جان لیں گے

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً

کل کو، کون ہے جھوٹا بڑائی مارتا ۞ ہم بھیجتے ہیں اونٹنی ان کے جانچنے کو،

لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ

سو دیکھتا رہ ان کو اور ٹھہرا رہ ۞ اور سنا دے ان کو، کہ پانی کا بانٹا ہے ان میں،

بَيْنَهُمْ ۖ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ

ہر باری پر پہنچنا ہے ف۱ ۞ پھر پکارے اپنے رفیق کو، پھر ہاتھ چلایا

فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

اور کاٹا ف۲ ۞ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ۞ ہم نے بھیجی ان پر ایک

صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

چنگھاڑ ۔ پھر رہ گئے ۔ جیسے روندی باڑ کانٹوں کی ۞ اور ہم نے آسان کیا

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ

قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا ؟ ۞ جھٹلائے لوط کی قوم نے

لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ

ڈر سناتے ۞ ہم نے بھیجی ان پر باؤ پتھراؤ کی، سوا لوط کے گھر کے ۔

نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

ان کو بچایا ہم نے پچھلی رات سے ۔ فضل سے اپنی طرف کے ۔ ہم یوں بدلا دیتے ہیں اس کو، جو

مَن شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

حق مانے ۞ اور وہ ڈرا چکا ان کو ہماری پکڑ سے، پھر لگے مکرانے ڈر کا ۞

وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَ

اور اس سے لینے لگے اس کے مہمان، پھر ہم نے مٹا دیں ان کی آنکھیں، اب چکھو میرا عذاب اور

نُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي

میرا ڈر کا ۞ اور پڑا ان پر صبح کو سویرے عذاب جو ٹھہر رہا تھا ۞ اب چکھو میرا عذاب

مکرانے سے مراد انکار کرنا۔

فوائد

ف۱ اونٹنی جس پانی پر جاتی سب جانور بھاگتے تو اللہ نے باری ٹھہرا دی ایک دن وہ جائے اور ایک دن سب جانور۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ ایک بدکار عورت تھی اسکے مواشی بہت تھے اپنے ایک آشنا کو سکھایا۔ اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح

(۳۴) ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا کو بھیجا مگر ہاں لوطؑ کے متعلقین کو ہم نے اخیر شب میں۔ (۳۵) اپنے فضل سے بچا نکالا جو شکر بجا لاتا ہے اور حق مانتا ہے ہم اس کو ایسا ہی صلہ اور ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں یعنی لوط کی قوم پر پتھراؤ ہوا پتھروں کا مینہ برسا۔ آندھی آئی پتھراؤ کی۔ البتہ جو لوگ اس پر ایمان لائے تھے وہ بچائے گئے ایمان والوں کو آل فرمایا۔ ان کو سحر کے وقت بچا نکالا۔ آخر میں فرماتے ہیں ہم شکر گذاروں کو ایسا ہی صلہ عطا فرماتے ہیں۔ کَذٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَر۔ (۳۶) اور بلاشبہ حضرت لوطؑ نے ان کو ہماری گرفت اور ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا سو انہوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے نکال کھڑے کئے اور جھگڑے پیدا کئے اور مکابرہ کیا۔ یعنی اس کی بات کو غلط ثابت کرنے لگے اور ٹکرانے لگے۔ (۳۷) اور انہوں نے بری نیت اور نیت بد سے لوط کے مہمانوں کو لوط سے حاصل کرنا چاہا۔ پھر ہم نے آنکھیں بے نور کر دیں اور ان کی آنکھیں مٹا دیں اور کہا گیا کہ لو اب میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو یعنی حضرت لوط کے ہاں جو فرشتے مہمان بن کر آئے تھے ان مہمانوں پر حملہ آور ہوئے اور چاہا کہ ان مہمانوں کو لوط سے چھین کر لے جائیں اور یہ یورش ان کی بدنیتی اور برے ارادے سے تھی۔ تو ہم نے ان کو اندھا کر دیا۔ آنکھیں چٹ ہو گئیں اور ارشاد ہوا اب میری سزا اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو کہتے ہیں حضرت جبرئیل نے اپنا پر ان کی آنکھوں پر مارا جس سے وہ اندھے ہو گئے (۳۸) اور بلاشبہ صبح سویرے ہی ان پر ایک دائمی عذاب آ پہنچا۔

وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ

اور میرا ڈرکا ؟ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا ؟ اور پہنچے

جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ

فرعون والوں پاس ڈر کے ؟ جھٹلائیں ہماری نشانیاں ساری، پھر پکڑی ہم نے ان کو پکڑ

عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي

زبردست کی قابو میں لے کر ؟ اب تم میں جو منکر ہیں کچھ بہتر ہیں ان سب سے ؟ یا تم کو فارغ خطی

الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ

لکھی گئی ورقوں میں ؟ کیا کہتے ہیں ؟ ہم سب کا میل ہے بدلہ لینے والے ؟ اب شکست کھاوے گا میل

يُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَ

اور بھاگیں گے پیٹھ دیکر ؟ بلکہ وہ گھڑی ہے ان کے وعدہ کا وقت اور وہ گھڑی بڑی آفت ہے اور

أَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ

بہت کڑوی ؟ جو لوگ گنہگار ہیں، غلطی میں ہیں اور سودا میں ؟ جس دن گھسیٹے جاویں گے آگ

عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ

میں اوندھے منہ - چکھو مزہ آگ کا ؟ ہم نے ہر چیز بنائی پہلے ٹھہرا کر

بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ

؟ اور ہمارا کام یہی ایک دم کی بات ہے، جیسے لپک نگاہ کی ؟ اور کھپا

أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي

چکے ہیں تمہارے ساتھ والوں کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا ؟ اور جو چیز انہوں نے کی ہے لکھی

الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

گئی ورقوں میں ؟ اور ہر چھوٹی اور بڑی لکھنے میں آچکی ؟ جو لوگ ڈر والے ہیں، باغوں میں

جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

ہیں اور نہروں میں - بیٹھے سچی بیٹھک میں، نزدیک بادشاہ کے جس کا سب پر قبضہ ہے ؟

آیاتہا ۷۸ (۵۵) سُورَةُ الرَّحْمَٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) رکوعاتہا ۳

سورہ رحمٰن مکی ہے، اور اس کی اٹھتر (۷۸) آیتیں ہیں اور تین رکوع ہیں

کہ ہم نے قرآن کریم کو آسان کر دیا نصیحت کے لئے تو کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا مذکر کے ترجمے میں حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور شاہ عبد القادر صاحبؒ نصیحت حاصل کرنا اور سوچنا کرتے ہیں۔

(۳۹) کہا گیا اب تم میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو (۴۰) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے سہل اور آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا اور سوچنے والا ہے یعنی یورش کے وقت تو اندھا کر دیا گیا۔ اور صبح ہونے کے وقت ٹھہر جانے والا عذاب نازل ہو گیا جو برزخ میں بھی رہا اور جہنم میں بھی ہو گا یعنی تمام بستیاں الٹ دی گئیں اور کھنگر کا پتھراؤ ہوا جیسا کہ سورہ ہود اور سورہ حجر میں گزر چکا ہے آخر میں پھر فرمایا۔

حاشیہ صفحہ ہذا

تشریح

ام لکم براۃ فی الزبر (۴۳)

یا تم کو فارغ خطی لکھی گئی ورقوں میں، نجات نامہ، شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے، چھٹی خلاصی کی ترجمہ کیا، سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ (۴۵) شکست کھاوے گا میل، میل بمعنی جتھہ بندی اور اتحاد یہی آیت پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک پر جاری تھی، جب آپ بدر کے غزوہ میں ساری رات ایک چھپر کے نیچے خدا کے سامنے نصرت حق کی دعا مانگتے رہے اور صبح ہوئی تو آپ کے یار غار حضرت صدیق اکبرؓ آپ کے پاس پہنچے اور آپ کو تسلی دی اور آپ اپنی آہ وزاری ختم کر کے باہر آئے یہ اعلان کرتے ہوئے کہ مشرکین مکہ کا لشکر شکست کھائے گا اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ اس موقع پر حضور کی دعا یہ تھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ لَنْ تُعْبَدَ اَبَدًا۔ خداوندا اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو قیامت تک تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ علامہ اقبال نے کہا ہے ؎

میری ہستی پیرہن عریانی عالم کی ہے
میرے مٹ جانے سے رسوائی بنی آدم کی ہے

محبوب خدا نے یہ فقرے غلبۂ محبت اور غلبۂ ناز کی حالت میں فرمائے جو اس نازک ترین آزمائش کا تقاضا تھا ورنہ خدا کی شان حاکمیت و معبودیت ہمیشہ سے بغیر کسی سہارے کے بلند و بالا ہے اور ہمیشہ سے ارفع و اعلیٰ رہے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝٤

رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی، پھر سکھائی اس کو بات ۞

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند کو ایک حساب ہے ۞ اور جھاڑ اور درخت لگے ہیں سجدے میں ۞ اور آسمان

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ۝٨ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ

کو اونچا کیا اور رکھی ترازو - کہ مت زیادتی کرو ترازو میں ۞ اور سیدھی ترازو تولو

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠ فِيْهَا

انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول ۞ اور زمین کو رکھا واسطے خلق کے - اس میں

فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝١٢

میوہ ہے اور کھجوریں، جن کے میوے پر غلاف ۞ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہے ۞ اور پھول خوشبو ۞

فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٣ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝١٤

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ف۱ ۞ بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا -

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝١٥ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٦ رَبُّ

اور بنایا جان آگ کی ڈیگ سے ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۞ مالک

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٨ مَرَجَ

دو مشرق کا، اور مالک دو مغرب کا ۞ ف۲ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۞ چلائے دو

الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝٢٠ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

دریا بھڑ چلتے، ان میں ہے ایک پردہ زیادتی نہیں کرتے ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ۝٢١ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝٢٢ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ۞ نکلتا ہے ان سے موتی اور مونگا ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ۝٢٣ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝٢٤

جھٹلاؤ گے ۞ اور اسی کے ہیں جہاز، اونچے، کھڑے دریا میں جیسے پہاڑ ۞

النصف

فوائد

ف۱ یعنی جن اور انس۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ یعنی جاڑے گرمی کی دو مشرقین ہیں اسی طرح دو مغربین ۱۲ منہ رحمہ

تشریح

المیزان، بمعنے ترازو مُراد ہے توازن اور مناسبت، مطلب یہ ہے کہ آسمان وزمین کا پورا نظام بہتر سے بہتر توازن پر قائم ہے اسی طرح شریعت کے احکام میں بھی توازن قائم رکھا ہے نہ افراط ہے اور نہ تفریط ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر ہیں۔ دوسری طرف بندوں پر بندوں کے حقوق بھی ہیں دونوں قسم کے حقوق کی ادائیگی کا نام عبادت ہے۔ حقوق میں جو فطری توازن قائم ہے اسلام نے مکمل طور پر اس کی رعایت کی ہے اور یہی اسلام کی امتیازی اور تکمیلی شان ہے

وَالرَّيْحَانُ (۱۲) اور پھول، خوشبو، اچھی بو والا پھول، اُردو میں خوشبو دار بولتے ہیں حالانکہ فارسی ترکیب کے لحاظ سے دار بڑھانے کی ضرورت نہیں، یہ صفت کا صیغہ ہے۔

مَرَجَ البحرین یلتقیٰن (۱۹) چلائے دو دریا بھڑ چلتے، مل کر چلنے والے۔

قرآنی ادب کے اس شہ پارے میں فبای آلاء ربکما کی تکرار پر بعض عقل پرستوں نے کلام کیا ہے لیکن لفظ آلاء کے مفہوم کا تنوع اور سورۃ کی (۷۴) آیتوں میں جن جن نعمتوں قدرتوں، عجائبات، نشانات اور اوصاف الٰہی کی مختلف صورتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس پر نظر رکھکر اس بلیغ فقرہ کو (۳۱) دفعہ لانے کا حسن سمجھ میں آتا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؛ جو کوئی ہے زمین پر نبڑنے والا ہے ؛ اور رہے گا منہ تیرے

رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ

رب کا، بزرگی اور تعظیم والا ؛ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؛ اس سے

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ

مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ، ہر دن اس کو ایک دھندا ہے ؛ پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؛ ہم فارغ ہوتے ہیں تمہاری طرف اے دو بوجھل قافلو ؛ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ

جھٹلاؤ گے؟ ؛ اے فرقے جنوں اور انسانوں کے ! اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ

آسمان اور زمین کے کناروں سے ، تو نکل بھاگو ۔ نہیں نکل سکنے کے بن سند ؛ پھر کیا کیا

اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا

نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؛ چھوٹتے ہیں تم پر شعلے آگ کے صاف؟ اور دھواں ملے پھر تم بدلا

تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ

نہیں لے سکتے ؛ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؛ پھر جب پھٹ جاوے آسمان، تو

فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ

ہو جاوے گلابی جیسے تیل کی تلچھٹ ؛ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؛ پھر اس دن پوچھ

لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَاۗنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا

نہیں اسکے گناہ کی کسی آدمی سے نہ جن سے ؛ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ

جھٹلاؤ گے؟ ؛ پہچانے پڑیں گے گناہ گار اپنے چہرے سے پھر پکڑا جاوے گا ماتھے کے بال

الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ

اور پاؤں سے ؛ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؛ یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹ بتاتے

تشریح کل یوم ھو فی شان (۲۹) عربی میں شان کے دو معنے آتے ہیں ایک کام اور حالت دوسرے ، اہم کام اور بڑا معاملہ ، الشان ما عظم من الاموال والاحوال ، صاحب جلالین نے اس آیت کے تحت لکھا ہے امر یظھر فی العالم یعنی خدا تعالیٰ ہر آن اور ہر لمحہ ایک بڑی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے ۔ یوم کے معنے مطلق وقت کے ہیں ، دن مراد نہیں ہے ۔ شاہ صاحبؒ نے شان کا ترجمہ کیا ہے ۔ ہر دن اس کو دھندا ہے دھندا بمعنی کام ، شاہ ولی اللہ رہ نے ۔ حالتے ، لکھا ہے لیکن شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے شان کا ترجمہ شان ہی کیا ہے کیونکہ عربی کے اس لفظ کا صحیح قرآنی مفہوم کسی دوسری زبان میں ادا نہیں ہو سکتا ۔ مولانا ابوالاعلیٰ صاحبؒ کے ہاں بھی اچھا ترجمہ ہے " ہر آن وہ نئی شان میں ہے " انکے علاوہ تمام اُردو مترجمین کے ہاں کام ہی کا لفظ ملتا ہے کل یوم ھو فی شان کا مطلب یہ ہے کہ عالم میں جملہ تصرفات اسکے ہی حکم سے ہوتے ہیں اور وہ کسی وقت بھی اپنی مخلوقات سے بے خبر اور غافل نہیں ہے ۔ یہ مطلب نہیں کہ صدور افعال اس سے ہوتا ہے یا صدور افعال اسکی ذات کے لوازم سے ہے بعض نے کہا یہود کے ایک اعتراض کا جواب ہے وہ کہتے تھے ایک روز اللہ تعالیٰ کے آرام کرنے کا ہے اس کا جواب ہے کل یوم ھو فی شان ۔ خلاصہ یہ کہ اس کی شئونات بیحد و بے حساب ہیں ۔ کسی کو جلانا اور کسی کو مارنا کسی کو فقیر بنانا اور کسی کو مالدار بنانا کسی کو پست کسی کو بلند کرنا اور یہی اسکے شئون ہیں وہ کسی وقت بھی معطل اور بے کار نہیں ہے آسمان و زمین کی مخلوقات کے سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوقات زبان حال یا زبان قال سے اسی کی محتاج ہے اور ہر ایک کا حاجت روا اور مشکل کشا وہی ہے (۲۶) نبڑنے والا ہے یعنی فنا ہونے والا ہے نبڑنا پرانی اُردو ہے ختم ہونے کے معنی میں اب بھی بولتے ہیں (۲۸) سو تم اے جن و انس اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور تکذیب کرو گے اول انسان کی ذات پر جو احسان تھے ان کو فرمایا پھر باہمی معاملات کے سلسلے میں عدل و انصاف کا ذکر فرمایا پھر عالم علوی کے احسانات بتلائے پھر عالم سفلی یعنی زمین کے بعض احسانات ظاہر فرمائے اس کے بعد فرمایا کہ اے گروہ جن و انس تم اپنے پروردگار کی نعمتوں کو اور اس کے احسانات کو کہاں تک جھٹلاؤ گے ۔ بھوسے والا اناج اور

(بقیہ صفحہ ۶۹۲)

بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾

گناہ گار ؎ پھرتے ہیں بیچ اس کے، اور کھولتے پانی کے ؎

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎ اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے اسکو ملیں دو باغ

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎ جن میں بہت سی ٹہنیاں ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾

جھٹلاؤ گے؟ ؎ ان میں دو چشمے بہتے ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾

ان میں ہر میوے کی قسم قسم ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾

لگے بیٹھے بچھونوں پر، جن کے استر تافتہ کے۔ اور میوہ ان باغوں کا جھک رہا ؎

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎ ان میں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں، نہیں بیاہا ان کو کسی آدمی

إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ

نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎ وہ کیسی

الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ

جیسے لعل اور مونگا ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎ اور کیا بدلہ ہے

الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ

نیکی کا؟ مگر نیکی ف ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؎ اور ان

دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

دو باغ کے سوا اور دو باغ ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎ گہرے سبز جیسے سیاہ ؎ پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ؎ ان میں دو چشمے ہیں اُبلتے ؎ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

بقیہ صفحہ گذشتہ

غلے جن کو روند کر چھلکا اتارتے ہیں۔ پھول خوشبودار جن کی ہزارہا قسمیں اور ہزارہا منافع ہیں۔ فبای آلاء شاید اکتیس مرتبہ اس سورت میں آیا ہے اور چونکہ ہر جگہ نعمت کی حیثیت جداگانہ ہے اور مصداق الگ ہے اس لئے ہر نعمت کے بعد فرمایا ہے کہ تم اے جنات و انسان ہماری کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور کس کس نعمت کا انکار کرو گے (٣٢) اے جن وانس کی دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہارے حساب وکتاب کے لئے فارغ ہوئے جاتے ہیں۔ فراغت کو یہاں مجازاً اور مبالغتاً فرمایا ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک کام چھوڑ کر اور اس سے فارغ ہوکر تمہاری جانب متوجہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ قصد اور توجہ تام کے معنی میں ہے اور حضرت حق تعالیٰ کا ہر قصد اور ہر توجہ تام ہی ہے فراغت کے مشہور معنے لینا مستلزم ہے کہ اس سے قبل کا شغل مانع عن التوجہ تھا۔ حالانکہ ذات باری تعالیٰ میں یہ معنی محال ہیں اس لئے یہاں محض مبالغہ اور مجاز کے طور پر فرمایا۔ سنفرغ ثقلان سے مراد جن وانس ہیں اس آیت میں اطلاع دینا ہے عالم آخرت کے حساب وکتاب وغیرہ کی اور یہ حضرت حق تعالیٰ کا احسان ہے۔

ع ٢ — ٢٠ — ١٢

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب۔ ١٢ منہ رح

تشریح بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ (٥٤) جن کے استر تافتے کے، تافتہ موٹا ریشم۔ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ (٥٦) نہیں بیاہا ان کو کسی آدمی نے، بیاہنا نکاح میں لینا شادی بیاہ کرنا بولا جاتا ہے۔ بعض نسخوں میں، نہیں ساتھ سلایا لکھا ہوا ہے یہ تحریف ہے طمث کے معنی چھونا۔ شاہ ولی اللہؒ نے اس کا ترجمہ کیا۔ جماع نہ کردہ است۔ شاہ رفیع الدین نے، نہیں نزدیک ہوا لکھا ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے نہایت شائستہ انداز میں یہ بتایا ہے کہ حوران بہشتی اس قدر محفوظ ہیں کہ انہیں ہاتھ لگانا تو کجا کسی نے ان سے جائز طور پر بیاہ بھی نہیں کیا ہے۔

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے؟ ۞ ان میں میوہ اور کھجوریں اور انار ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾

جھٹلاؤ گے؟ ۞ سب باغوں میں نیک عورتیں ہیں خوبصورت ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ۞

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ

گوریاں رکی رہتیاں خیموں میں ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ۞ نہیں

يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾

بیاہا ان کو کسی آدمی نے ان سے پہلے، نہ کسی جن نے ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ ۞

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

لگے بیٹھے سبز چاندنیوں پر اور چھاپے کی خوشنما طرح ۞ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

کی جھٹلاؤ گے؟ ۞ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے، جو بزرگی رکھتا ہے، تعظیم والا ف ۞

ع ۳ ۱۳

ایاتہا ۹۶ ﴿٥٦﴾ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ ﴿٤٦﴾ رکوعاتہا ۳

سورۂ واقعہ مکی ہے اس کی چھیانوے (۹۶) آیات اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی۔ نہیں اسکے ہو پڑنے میں جھوٹ ۞ اُتارتی ہے چڑھاتی -

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

جب لرزے زمین کپکپا کر - اور ٹکڑے ہوں پہاڑ ٹوٹ کر - پھر ہو جاویں گرد

مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

اڑتی - اور تم ہو جاؤ تین قسم ۞ پھر داہنے والے - کیسے داہنے

الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

والے؟ ۞ اور بائیں والے - کیسے بائیں والے؟ ۞ اور اگاڑی والے

فوائد ف ہر آیت میں نعمت جتائی کوئی آپ نعمت ہے اور کسی کی خبر دینی نعمت ہے کہ اس سے بچیں۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح (۷۰) یہ تعریف ان بیویوں کی ہے جو دنیا کی زندگی میں رفیقۂ حیات تھیں۔ اس سے اگلے فقرہ میں حوران بہشتی کی تعریف کی گئی ہے جو جنت کی مخلوق ہے۔ حوروں کے مقابلہ میں بیویوں کی تعریف زیادہ کی گئی ہے۔ علماء نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے کہ بیویوں کا حسن انکے کردار کا بدلہ ہوگا نیک بیویوں نے دنیا میں اطاعت اور قناعت کی جو روش اختیار کی جنت میں اسی کا حسن نکھر کر سامنے آئے گا حوروں کے اندر وہ حسن کہاں، وہ تو جنت ہی کی مخلوق ہیں۔

قرآنی ادب

سورہ رحمن قرآنی ادب کا شہ پارہ ہے چھوٹے چھوٹے فقروں میں تمام نعمتوں کا تذکرہ کر دیا گیا۔ فاصلہ اور قافیہ نون اور میم کا اختیار کیا گیا ہے جس سے صوتی ترنم ہے۔ تجوید کی رعایت سے پڑھنے والے پر روحانی کیف و مستی طاری ہو جاتی ہے توجہ کے ساتھ سننے والے جھوم اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا تصور بندہ کو بارگاہ حق میں جھکا دیتا ہے نعمتوں کے تذکرہ میں دوزخ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اس کی توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ دوزخ جیسی بری چیز سے آگاہ کرنا اور اس سے ہشیار کرنا بھی خدا تعالیٰ کا بڑا انعام ہے تاکہ انسان اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی کوشش کرے۔

السّٰبِقُوْنَ (۱۰) اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (۱۱) فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (۱۲) ثُلَّةٌ مِّنَ

سو اگاڑی والے ۔ وہ لوگ ہیں پاس والے ٭ باغوں میں نعمت کے ٭ انبوہ ہے

الْاَوَّلِيْنَ (۱۳) وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (۱۴) عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ (۱۵) مُّتَّكِـِٕيْنَ

پہلوں میں ۔ اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں ف ٭ بیٹھے ہیں پلنگوں پر سونے سے بنے تکیے

عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ (۱۶) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ (۱۷)

دیئے ان پر ایک دوسرے کے سامنے ، لئے پھرتے ہیں ان پاس لڑکے سدا رہنے والے ۔

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۥ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ (۱۸) لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا

آب خورے اور تنتہیان ۔ اور پیالہ نتھری شراب کا ۔ سر نہ دکھے جس سے ،

وَلَا يُنْزِفُوْنَ (۱۹) وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ (۲۰) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا

اور نہ بکنا لگے ۔ اور میوہ جونسا چن لیویں ۔ اور گوشت اڑتے جانوروں کا ،

يَشْتَهُوْنَ (۲۱) وَحُوْرٌ عِيْنٌ (۲۲) كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ (۲۳) جَزَآءً

جس قسم کو جی چاہے ٭ اور گوریاں بڑی آنکھوں والیاں ۔ کسی برابر لپیٹے موتی کے ٭ بدلا اس

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۲۴) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا (۲۵) اِلَّا قِيْلًا

کا جو کرتے تھے ٭ نہیں سنتے وہاں بکنا اور نہ جھوٹ لگانا ۔ مگر ایک

سَلٰمًا سَلٰمًا (۲۶) وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۥ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ (۲۷) فِيْ سِدْرٍ

بولنا سلام سلام ٭ اور داہنے والے ۔ کیسے داہنے والے ؟ ٭ بیری کے

مَّخْضُوْدٍ (۲۸) وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ (۲۹) وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (۳۰) وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ (۳۱)

درختوں کانٹے جھاڑے ہوؤں میں ۔ اور کیلے تہ بر تہ ۔ اور چھاؤں لمبی ۔ اور پانی بہایا ۔

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ (۳۲) لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (۳۳) وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (۳۴)

اور میوہ بہت ۔ نہ ٹوٹا اور نہ روکا ۔ ف اور بچھونے اونچے ٭

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً (۳۵) فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا (۳۶) عُرُبًا اَتْرَابًا (۳۷) لِّاَصْحٰبِ

ہم نے وہ عورتیں اٹھائیں ایک اٹھان پر ۔ پھر کیاں ان کو کنواریاں ۔ پیار دلاتیاں ایک عمر کی ۔ واسطے

الْيَمِيْنِ (۳۸) ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ (۳۹) وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (۴۰) وَاَصْحٰبُ

داہنے والوں کے ٭ انبوہ ہے پہلوں میں اور انبوہ ہے پچھلوں میں ف۲ ٭ اور بائیں

فوائد

ف۱ پہلے کہا پہلی امتوں کو اور پچھلے یہ امت یا پہلے پچھلے اسی امت کے یعنی اعلیٰ درجے کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہیں پیچھے کم ہوئے ہیں۔۱۲ منہ رحمہ ف۲ یعنی اس میں سے کچھ ٹوٹ نہیں چکا۔۱۲ منہ رحمہ ف۳ داہنا اور بایاں یہ کہ کاغذ اعمال کا جس کے داہنے میں آیا وہ بہشتی اور بائیں میں آیا تو دوزخی۔۱۲ منہ رحمہ

تشریح

ان مقربین کا بہت بڑا گروہ تو پہلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے لوگ یعنی امم سابقہ کے حضرات اور تھوڑے لوگ اس امت کے صحابہ اور اولیاء رحمہم اللہ چونکہ سابقہ امتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور پیغمبروں کی تعداد بھی بہت ہے اس لئے ان میں مقربین زیادہ ہوں گے اور اس امت کے مقربین کم ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امت محمدیہ ہی کے متقدمین اور متاخرین مراد ہوں کما قال المفسرین یہ آگے بڑھنے والے بھلائیوں میں یا اسلام میں سبقت کرنے والے ہیں یا ہجرت میں آگے بڑھنے والے مراد ہیں۔ بعض نے کہا اس سے حافظ قرآن اور عالم باعمل مراد ہیں واللہ اعلم آگے ان کے آرام و آسائش اور ان کی نعمتوں کا ذکر ہے۔ علیٰ سُرُرٍ مَّوضونۃ

(۱۵) بیٹھے ہیں پلنگوں پر سونے سے بنے یعنی سونے کے تاروں سے بنے ہوئے پلنگ جنت میں ہوں گے بعض نسخوں میں "جڑاؤ تختوں پر" لکھا ہوا ہے، یہ سید عبداللہ کے اصلاح شدہ نسخہ سے نقل ہوا ہے شاہ صاحبؒ کا اصل ترجمہ اوپر والا ہے۔

(۱۸) باکواب و اباریق آب خورے اور تنتہیاں کوب کی جمع اکواب بمعنے گلاس، ابریق کی جمع اباریق وہ لوٹا جس میں پکڑنے کا دستہ بھی ہو اردو میں اسے "آفتابہ" کہتے ہیں۔ شاہ رفیع الدینؒ نے یہی لفظ لکھا ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے ہندی کا یہ لفظ آفتابہ کے معنے میں استعمال کیا ہے لغت میں تنتی چھوٹے لوٹے (لٹیا) کے معنی ہیں۔

(۳۳) جنت لافانی نعمتوں کے گھر کا نام ہے۔ وہ نعمتیں نہ کبھی ختم ہوں گی اور نہ ان میں سے کچھ خرچ کیا گیا ہے لافانی مسرتوں کا محفوظ ذخیرہ ہے جو صحیح العقیدہ انسان اور نیک سیرت بندہ کو عطا کیا جائے گا۔

الشِّمَالِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّن يَّحْمُومٍ ﴿۴۳﴾

والے۔ کیسے بائیں والے ❁ آنچ کی بھاپ میں جلتے پانی میں اور چھاؤں میں دھوئیں کی

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿۴۴﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوا

نہ ٹھنڈی اور نہ عزت کی ❁ وہ لوگ تھے اس سے پہلے آسودہ ❁ اور ضد

يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ ۙ أَئِذَا مِتْنَا وَ

کرتے اس بڑے گناہ پر ❁ اور تھے کہتے، کیا جب ہم مرگئے اور

كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۴۷﴾ أَوَ اٰبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۴۸﴾

ہوگئے مٹی اور ہڈیاں، کیا ہم کو پھر اٹھانا ہے؟ ❁ کیا ہمارے باپ دادوں کو بھی اگلے؟

قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوعُونَ ۙ إِلٰى مِيقَاتِ يَوْمٍ

تو کہہ، اگلے اور پچھلے - سب اکٹھے ہونے ہیں - ایک دن مقرر

مَّعْلُومٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّآلُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُونَ مِنْ

کے وقت پر ❁ پھر تم جو ہو، لے بہکو جھٹلانے والو! ❁ البتہ کھاؤ گے ایک

شَجَرٍ مِّنْ زَقُّومٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ

درخت سینڈھ کے سے۔ پھر بھرو گے اس سے پیٹ ❁ پھر پیو گے اس پر ایک

الْحَمِيمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ

جلتا پانی ❁ پھر پیو گے جیسے پیویں اونٹ تونسے ❁ یہ مہمانی ہے ان کی انصاف کے دن ❁ ہم نے

خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿۵۷﴾ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُونَ ﴿۵۸﴾ ءَأَنْتُمْ

تم کو بنایا، پھر کیوں نہیں سچ مانتے ف ❁ بھلا دیکھو جو پانی ٹپکاتے ہو ❁ اب تم اس کو

تَخْلُقُونَهٗ أَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُونَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا

بناتے ہو، یا ہم ہیں بنانے والے؟ ❁ ہم نے ٹھہرا دیا تم میں مرنا، اور ہم ہار

نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۶۰﴾ عَلٰى أَنْ نُّبَدِّلَ أَمْثٰلَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا

نہیں رہے - اس سے کہ بدل لاویں تمہاری طرح کے اور اٹھا کھڑا کریں تم کو،

تَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۲﴾

جہاں تم نہیں جانتے ف ❁ اور جان چکے ہو پہلا اٹھان - پھر کیوں نہیں یاد کرتے؟ ❁

حاشیہ صفحہ ۶۹۳

فوائد ف یعنی دوسرا بنانا۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی تم کو اور جہان میں لے جاویں تمہاری جگہ یہاں اور خلقت بساویں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح شرب الھیم (۵۵) جیسے پیویں اونٹ تونسے، تونس پیاس کی شدت تونسے بہت پیاسے۔ دوسرا بنانا، یعنی جب پہلی تخلیق کا مشاہدہ کر رہے ہو۔ اور تسلیم کرتے ہو کہ خالق عالم وہی ہے، تو پھر دوسری تخلیق یعنی موت کے بعد بعث اور جی اٹھنے سے کیوں انکار کرتے ہو۔

آیت (۵۶) میں جہنم کے عذاب کو خدائی مہمانی کہا۔ یہ طنز ہے ورنہ حقیقت میں خدائی مہمانی جنت ہے جو غفور رحیم کی طرف سے ایمان والوں کے لئے ہوگی۔ نزلا من غفور رحیم (فصلت ۳۲) اسی طرح عذاب جہنم کی اطلاع کو لفظ بشارت سے تعبیر کرنا بطور طنز ہے (النساء ۱۳۸) ورنہ حقیقت میں تو یہ خوشخبری نہیں بلکہ بدخبری ہے۔ ذلك يوم الوعيد (ق ۲۰)

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ

بھلا دیکھو تو! جو بوتے ہو ۞ کیا تم اس کو کرتے ہو کھیتی ؟ یا ہم ہیں کھیتی کرنے

ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا

والے ۞ اگر ہم چاہیں کر ڈالیں اس کو روندن، پھر تم سارے دن رہو باتیں بناتے

لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى

ہم قرضدار رہ گئے - بلکہ ہم بے نصیب ہوگئے ۞ بھلا دیکھو تو! پانی جو تم پیتے ہو

تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾

۞ کیا تم نے اتارا اس کو بادل سے؟ یا ہم ہیں اُتارنے والے ؟ ۞

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾

اگر ہم چاہیں اس کو کر دیں کھارا، پھر کیوں نہیں حق مانتے ؟ ۞

أَفَرَءَيْتُمُ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ

بھلا دیکھو تو! آگ جو سُلگاتے ہو ۞ کیا تم نے اٹھایا اس کا درخت

شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنشِـُٔونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً

یا ہم ہیں اٹھانے والے ف۱ ہم نے بنائے وہ یاد دلانے کو،

وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ

اور برتنے کو جنگل والوں کے ف۲ ۞ سو بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ۞ سو میں

أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾

قسم کھاتا ہوں تارے ڈوبنے کی ف۳ - اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم -

إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا

بے شک یہ قرآن ہے عزت والا - لکھا چھپی کتاب میں - اس کو وہی چھوتے ہیں جو

ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ

پاک بنے ہیں ف۴ ۞ اُتارا ہے جہان کے صاحب سے - اب کیا اس بات میں

أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾

تم سستی کرتے ہو؟ اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جھٹلاتے ہو ۞

فوائد ف۱ کئی درخت ہیں سبز ان کو رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یاد کہ اس آگ سے دوزخ کی آگ یاد آوے اور جنگل والوں کو آگ سے بہت کام ہیں جاڑے میں اور کام سبھی کا چلتا ہے اس سے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ایک معنی یہ ہیں کہ آیتیں اترنے کی کئی برس کے دل میں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنے فرشتے اس کتاب کو ہاتھ لگاتے ہیں وہ کتاب میں قرآن لکھا ہوا ہے فرشتوں کے ہاتھ میں یا لوح محفوظ میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح حطامًا (۶۵) اگر ہم چاہیں کر ڈالیں اس کو رُوندن، رُوندنا پاؤں سے مسلنا، رُوندن، رُوندی ہوئی چیز، عربی میں حطم کے معنی توڑنا۔ حطام سوکھی چیز کے ٹکڑے مراد ہے وہ سوکھی گھاس جو پیروں تلے روندی ہوئی ہو۔ مغرم کے معنی تاوان اور قرض کئے گئے ہیں تاوان کو شاہ صاحبؒ نے کہیں کہیں چٹی بھی لکھا ہے۔ شاید سرکاری محصول زمین کا خراج یا بیج کا نقصان مراد ہو، بادلوں سے پانی کا برسنا اور اترنا یہ بھی علاوہ ضروری ہونے کے قدرت کاملہ کی ایک بہت بڑی نشانی ہے جو ہر سال دیکھنے میں آتی ہے اور چونکہ اس پانی کے برسنے میں کسی کو مجازاً بھی دخل نہیں نہ کوئی ایک قطرہ بادلوں سے گرا سکتا ہے اور نہ برستے ہوئے بادلوں کو روک سکتا ہے۔ اسلئے فرمایا کہ اگر ہم چاہیں تو میٹھے پانی کی بجائے اس کو کڑوا اور کھاری کر دیں۔ بہرحال تم شکر کیوں نہیں کرتے اور افراد شکر میں سے بڑا فرد توحید الٰہی ہے اس کے قائل کیوں نہیں ہوتے (۷۹) بعض حضرات نے لایمسّہ سے قرآن کریم مراد لیا ہے اور نفی سے نہی مراد لی ہے۔ یعنی اس قرآن کو حدث اور جنابت سے پاک لوگ ہاتھ لگائیں یعنی اگر وضو نہ ہو تو وضو کرکے اور اگر کوئی ناپاک ہو تو غسل کرکے ہاتھ لگائے۔ یہ مسائل کتب فقہ میں دیکھے جائیں۔

ع ۲ ۱۵

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ

پھر کیوں نہ جس وقت جان پہنچے حلق کو - اور تم اس وقت دیکھتے ہو - اور ہم

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ

اس کے پاس ہیں تم سے زیادہ، پر تم نہیں دیکھتے ۞ پھر کیوں اگر تم نہیں کسی کے

مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ

حکم میں - کیوں نہیں پھیر لیتے اس کو؟ اگر ہو تم سچے سو جو اگر وہ ہوا

مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ

پاس والوں میں - تو راحت ہے اور روزی ہے - اور باغ نعمت کا ۞ اور جو

اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

اگر وہ ہوا داہنے والوں میں - تو سلامتی پہنچے تجھ کو داہنے

الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾

والوں سے ف ۞ اور جو اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں بہکوں میں -

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا

تو مہمانی ہے جلتا پانی - اور پیٹھنا آگ میں ۞ بے شک

لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

یہ بات، یہی ہے لائق یقین کے سو بول پاکی اپنے رب کے نام سے جو سب سے بڑا ۞

آیاتہا ۲۹ 〈۵۷〉 سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ 〈۹۴〉 رکوعاتہا ۴

سورہ حدید مدنی ہے اس کی انتیس (۲۹) آیات اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے، جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں - اور وہی ہے زبردست

الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ

حکمت والا ۞ اسی کو راج ہے آسمانوں کا اور زمین کا، جلاتا ہے اور مارتا ہے،

ف یعنی خاطر جمع رکھو ان کی طرف سے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸۶) یعنی وقوع قیامت اور بعث بعد الموت حق ہے جیسا کہ قرآن ناطق ہے اور دلائل عقلی و نقلی سے ثابت ہے لیکن تم نہیں مانتے اور انکار کئے جاتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ روح پر اپنا قابو مانتے ہو یا تمہارے انکار کو یہ مستلزم ہے کہ روح تمہارے بس میں ہے اور خالق الارواح کے بس میں نہیں ہے تو اچھا بعث کے وقت تو روح اجسام میں داخل کی جائے گی اور اب نکالی جا رہی ہے اور تمہاری آنکھوں کے گرد یہ ہو رہا ہے اور تم غمگین اور پریشان بھی ہو تو اچھا اس روح کو واپس لے آؤ کہ ہم تمہاری طاقت اور زور آزمائی کا حال معلوم کر لیں اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو اور خود مختار ہو تو جان کو واپس کر لو تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ نہ کوئی جان نکال سکتا ہے اور نہ جان کو کوئی تمہاری منشاء کے خلاف جسم میں داخل کر سکتا ہے اور تم واپس کر نہیں سکتے لہٰذا معلوم ہوا تم کو جان پر کوئی دسترس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہے اس کو جسم سے نکال دے اور جب چاہے داخل کر دے یہ ہوا مطلب کیونکہ یہی خلاصہ ہے بعث بعد الموت کا، آگے مرنے والوں کی تقسیم ہے جو بات ابتدائے سورت میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے اسی کو سورت کے ختم پر اجمالاً بیان کرتے ہوئے سورت کو ختم کرتے ہیں۔ (۹۰) خاطر جمع رکھ یعنی خدا تعالیٰ نیک بندوں کی مغفرت اور اخروی انعام و اکرام کا اعلان کر رہا ہے اور ان کی طرف سے اپنے نبی کو اطمینان دلا رہا ہے۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے اس قدر خوش ہے کہ ان کی طرف سے اپنے نبی کو سلام پہنچا رہا ہے۔ یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل ایمان کی طرف سے اپنے نبی محترم کی خدمت میں جتنا درود و سلام پیش کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وہ سلام اور رحمتیں برابر آپ تک پہنچاتا ہے اور قیامت کے دن بھی ایمان والوں کا سلام خصوصی اعلان کے ساتھ پیش کرے گا۔

۳۰ ع ۲۲ ۱۶

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ

اور وہ سب چیز کر سکتا ہے ۞ وہ ہے پہلا اور پچھلا ، اور باہر

وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ

اور اندر ، اور وہ سب چیز جانتا ہے ۞ وہی ہے، جس نے بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی

آسمان اور زمین چھ دن میں ، پھر بیٹھا تخت پر،

الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا

جانتا ہے جو پیٹھتا ہے زمین میں، اور جو اس سے نکلتا ہے،

وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ

اور جو اس سے اترتا ہے آسمان سے، اور جو اسمیں چڑھتا ہے - اور وہ تمہارے ساتھ ہے

اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ لَهٗ

جہاں کہیں تم ہو-، اور اللہ! جو کرتے ہو دیکھتا ہے ۞ اسی کو ہے راج.

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

آسمانوں کا اور زمین کا - اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام ۞

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ عَلِیْمٌ

داخل کرتا ہے رات کو دن میں، اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں - اور اس کو خبر

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ

ہے جیوں کی بات کی ۞ یقین لاؤ اللہ پر، اور اسکے رسول پر، اور خرچ کرو جو کچھ تمہارے ہاتھ

مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ

میں دیا اپنا نائب کر کر- سو جو لوگ تم میں یقین لائے ہیں، اور خرچ کرتے ہیں ان کو

اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ

نیگ بڑا ہے۔ ۞ اور تم کو کیا ہوا کہ یقین نہ لاؤ گے اللہ پر، اور رسول بلاتا ہے تم کو کہ

لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

یقین لاؤ اپنے رب پر، اور لے چکا ہے تم سے تمہارا اقرار، اگر ہو تم مانتے

تشریح معیت الٰہی

(۴) میں جس معیت کا ذکر کیا گیا ہے وہ معیت عام ہے سو وہ علم و بصیرت کی معیت ہے۔ خدا تعالیٰ ہر بُرے اور بھلے بندہ کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور سب اس کے علم میں ہے۔ معیت خاص نیک بندوں کو حاصل ہوتی ہے اور یہ معیت خصوصی توجہ اور لطف و کرم کے مفہوم میں ہے حضرت موسیٰ اور ہارون سے فرمایا انني معكما اسمع واریٰ، تم جاؤ دشمنوں کے پاس تم اکیلے نہیں ہو۔ میں تمہارے دم کے ساتھ ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا ان معی ربی سیهدین میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راستہ دے گا۔ ہمارے حضورؐ نے فرمایا ان الله معنا۔ ابوبکرؓ! غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے، یہ معیت خاصہ اور رفاقت خاصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی پرورش کے لئے دشمن کی گود میں پہنچایا اور اس خطرہ کی حالت کو اپنی نظر کے سامنے سے تعبیر فرمایا ولتصنع علی عینی (طٰہٰ ۳۹) تاکہ اے موسیٰؑ تو میری آنکھوں کے سامنے پروان چڑھے، ؎

یہ کیوں کہوں کہ مجھ زندگی گراں گذرا
وہ ساتھ رہے میں جہاں جہاں گذرا

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

ف ۞ وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر آیتیں صاف، کہ

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ

نکال لاوے تم کو اندھیروں سے اجالے میں ۔ اور اللہ تم پر نرمی رکھتا ہے

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مہربان ۞ اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خرچ نہ کرو گے اللہ کی راہ میں،

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ

اور اللہ کو بچ رہتا ہے ہر کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ۔ برابر نہیں تم میں،

مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً

جس نے خرچ کیا فتح سے پہلے، اور لڑا ۔ ان لوگوں کا درجہ بڑا ہے،

مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ

ان سے جو خرچ کریں اس سے پیچھے، اور لڑیں ۔ اور سب کو وعدہ دیا

اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۰ ع مَنْ ذَا الَّذِىْ

ہے اللہ نے خوبی کا ۔ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ف ۞ کون ہے ایسا جو قرض دے

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۱

اللہ کو اچھی طرح قرض، پھر وہ اس کو دونا کر دے اسکے واسطے، اور اس کو ملے نیگ عزت کا ف۲

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ

جس دن تو دیکھے ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو، دوڑتی چلتی ہے انکی روشنی

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ

ان کے آگے، اور ان کے داہنے، خوشخبری ہے تم کو آج کے دن، باغ ہیں

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ

نیچے بہتیں جن کے نہریں، سدا رہیں ان میں ۔ یہ جو ہے،

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

یہی ہے بڑی مراد ملنی ف ۞ جس دن کہیں گے دغاباز مرد

ع ۱ ۱۰ ۱۷

فوائد ف۱ قرار اللہ لے چکا ہے دنیا میں آنے سے پہلے اور اس کا اثر رکھ دیا ہے دل میں۔ ۱۲ منہ رہ ف۲ ہر کچھ بچ رہتا ہے یعنی مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ کو بچ رہتی ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا۔ فتح سے پہلے یعنی فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بڑے درجے لے گئے۔ ۱۲ منہ رہ ف۳ قرض کے معنی یہ کہ اسوقت خرچ کرو جہاد میں۔ پھر تم ہی دولتیں برتو گے اور یہی معنی دونے کے مالک میں اور غلام میں بیاج نہیں، جو دیا سو اس کا اور جو نہ دیا سو اس کا ۱۲ منہ رہ ف۴ جس وقت پلصراط پر چلنا ہے سخت اندھیرا ہوگا۔ اپنے ایمان کی روشنی ساتھ ہے آگے اور داہنے کہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہیں۔

تشریح (۱۱) یہود نے اس آیت کے اترنے پر اعتراض کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا مفلس ہو گیا اب وہ اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے۔

اس کا جواب سورہ المائدہ (۶۴) صفحہ (۱۵۲) پر دیا گیا ہے (۱۲) یہ روشنی توحید کامل کے عقیدہ کی ہوگی، اس سے منافق محروم رہتے ہیں۔

مولانا محمد علی جوہر نے توحید کامل کی تشریح کی ہے ؎

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ

اور عورتیں ، ایمان والوں کو، ہماری راہ دیکھو، ہم بھی سلگا لیں، تمہاری

نُّوْرِکُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ

روشنی سے ، کسی نے کہا الٹے جاؤ پیچھے ، پھر ڈھونڈھ لو روشنی ۔

فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ

پھر کھڑی کر دی ان کے بیچ میں ایک دیوار جس کو ایک دروازہ ۔ اسکے اندر میں مہر ہے ،

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ یُنَادُوْنَهُمْ

اور باہر کی طرف عذاب ؛ یہ ان کو پکارتے ہیں ،

اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ

کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ ، وہ بولے کیوں نہ تھے ؟ لیکن تم نے بچلا دیا آپ کو ،

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی

اور راہ دیکھتے رہے اور دھوکے میں پڑے ، اور بہکے خیالوں پر ، جب تک

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ

آ پہنچا حکم اللہ کا ، اور تم کو بہکایا اللہ کے نام سے اس دغا باز نے ف۱ ؛ سو آج تم

لَا یُؤْخَذُ مِنْکُمْ فِدْیَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ

سے نہیں قبول چھڑوائی دینی ، اور نہ منکروں سے ۔

مَاْوٰىکُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىکُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾

تم سب کا گھر دوزخ ہے ۔ وہی ہے رفیق تمہاری ۔ اور بری جگہ جا پہنچے ؛

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

کیا وقت نہیں پہنچا ایمان والوں کو کہ گڑگڑاویں ان کے دل اللہ کی یاد سے ، اور جو اترا

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

سچا دین اور نہ ہوں جیسے جن کو کتاب ملی اس سے پہلے ، پھر لمبی گذری

عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَکَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا

ان پر مدت ، پھر سخت ہو گئے ان کے دل ف۲ اور بہت ان میں بے حکم ہیں ف۳ ؛ جان رکھو !

فوائد ف۱ پل صراط پر کافر نہ چلیں گے وہ پہلے ہی دوزخ میں پڑیں گے مگر جو امت ہے کسی نبی کی سچی یا کچی جب اندھیر گھیرے گا ایمان والوں کے ساتھ روشنی ہوگی ۔ منافق ان کی روشنی میں چلیں گے وہ شتاب نکل گئے یہ پیچھے رہے پکارتے کہ ہم کو بھی روشنی دو، کسی نے کہا پیچھے سے روشنی لاؤ وہ پیچھے ہٹے ان کے ، ان کے بیچ دیوار کھڑی ہوگئی یعنی روشنی دنیا میں کمائی جاتی ہے وہ جگہ پیچھے چھوڑ آئے ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو، پیغمبروں کی صحبت میں یہ پلتے تھے مدت کے بعد سخت ہو گئے اور اب یہ صفت مسلمانوں کو چاہیئے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۶) کیا مسلمانوں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے قلوب اللہ تعالٰی کے ذکر کے سامنے جھک جائیں ۔ اور ان لوگوں کیطرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دیگئی تھی، پھر ان پر ایک لمبی مدت گذر گئی سو ان کے دل سخت ہو گئے —— اور اب ان کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر فاسق اور دین سے خارج ہیں ۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو پیغمبروں کی صحبت میں یہ پاتے تھے مدت کے بعد سخت ہو گئے اور اب یہ صفت مسلمانوں کو چاہیئے ۔ شاید مکہ میں جب مسلمان رہتے تھے اور تنگی سے گذر ہوتی تھی ۔ اور مدینے میں اگر وہ عسرت دور ہوگئی اور مسلمانوں میں کچھ سستی پیدا ہوئی اس پر یہ آیت اتری حضرت ابن مسعود رضہ فرماتے ہیں ۔ ہمارے اسلام لانے اور اس سرزنش اور تنبیہ میں عرصہ چار سال کا ہے ۔ یعنی اتنے جلدی ہم کو تنبیہ کیگئی ۔ بہرحال شان نزول کچھ بھی ہو ۔ عام طبائع کا یہ حال ہے کہ جوں جوں زمانہ گذرتا ہے دلوں سے ایمانی قوت اور اعمال صالحہ کا شوق اور مستحبات کی رعایت کم ہوتی جاتی ہے اسلئے فرمایا کہ مسلمانوں کو خشوع سے کام لینا چاہیئے اور اللہ تعالٰی کی عبادت اور دین حق کی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ اور جھکے رہنا چاہیئے ۔ اہل کتاب کیطرح زمانے اور مدت دراز کے گذرنے سے تمہارے دل اہل کتاب کی طرح سخت نہ ہو جائیں اور اللہ تعالٰی کے ذکر اور دین حق کی محبت کم نہ ہو جائے ۔ آجکل کا دور تو اس کا مقتضی ہے کہ اس آیت پر مسلمان بار بار غور کریں اور اپنی مجالس میں پڑھیں اور دیکھیں کہ ان کی حالت کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے ۔

اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

کہ اللہ جلاتا ہے زمین کو اسکے مرے پیچھے - ہم نے کھول سنائے تم کو پتے ۔ اگر تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

کو بوجھ ہے ف۱ ۞ تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے مرد اور عورتیں، اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح

حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

قرض، ان کو ملتی ہے دونی، اور ان کو نیگ عزت کا ۞ اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور

وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ

سب اسکے رسولوں پر، وہی ہیں سچے ایمان والے - اور احوال بتانے والے اپنے رب کے پاس-

لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ

ان کو ہے ان کا نیگ اور ان کی روشنی - اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائیں ہماری باتیں، وہ ہیں

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّ

دوزخ کے لوگ ۞ جان رکھو! کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا، اور

زِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ

بناؤ، اور بڑائیاں کرنی آپس میں، اور بہتات ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ

جیسے کہاوت ایک مینہ کی، جو خوش لگا کسانوں کو، ان کا سبزہ اگتا، پھر زور پر آتا ہے۔

يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

پھر تو دیکھے زرد ہو گیا - پھر ہو جاتا ہے روندن - اور پچھلے گھر میں سخت مار ہے اور معافی بھی ہے اللہ

وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

سے اور رضامندی - اور دنیا کا جینا تو یہی ہے جنس دغا کی ف۲ ۞

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ

دوڑو اپنے رب کی معافی کو، اور بہشت کو جس کا پھیلاؤ ہے جیسے پھیلاؤ زمین اور آسمان

وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ

کا، رکھی ہے واسطے ان کے، جو یقین لائے اللہ پر اور اسکے رسولوں پر - یہ بڑائی

ع ۲ / ۹ / ۱۸

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف۱ یعنی عرب لوگ جاہل تھے جیسے مُردہ زمین اب ان کو جلایا ان میں سب کمال پیدا کر دیئے ۱۲ منہ رح ف۲ آدمی کو اول عمر میں کھیل چاہیئے پھر تماشا پھر بناؤ درست کرنا۔ پھر ساکھے کرنے اور نام حاصل کرنا اور مرنا قریب آوے تب فکر مال اور اولاد کا کہ پیچھے میرا گھر بنا رہے ہو آسودہ۔ یہ سب دغا کی جنس ہے آگے کام آوے گا کچھ اور یہ کچھ کام نہ آوے گا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۰) کُفّار، کسان کفر جمع کفور زمین، مٹی، اسی سے کافر بمعنے زراعت کرنے والا۔ اس کی جمع کفار۔ ساکھے کرنے یعنی ساکھ قائم کرتے اور آبرو بنانے۔

اس سورت میں لوہے کا ذکر کتاب الٰہی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس سے اشارہ شرپسند طاقتوں کے مقابلہ میں جہاد کی اہمیت کیطرف ہے۔ اسی لئے سورہ کا نام بھی الحدید رکھا گیا تاکہ لوہے اور سامان جہاد کی تیاری کی ضرورت واضح کی جائے۔

مولانا آزاد نے لکھا ہے اگر مسلمانوں نے اس آیت (دفاع کی تیاری کا حکم توبہ ۶۰) کی روح کو سمجھا ہوتا تو اس اپاہج پنے میں مبتلا نہ ہوتے جو ڈیڑھ سو برس سے تمام مسلمانانِ عالم پر طاری ہے (ترجمان القرآن ج ۲ ص ۹۵) اور اسکی انتہا خلیج عرب کی موجودہ جنگ (جنوری ۹۱ء) میں یہود و نصاریٰ کا جزیرۃ العرب میں فوجی جماؤ ہے جسے عرب حکمران اسلام کی مدد کہنے پر مجبور ہیں

(شیخ زائد ۲ اپریل ۹۱ء)

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

اللہ کی ہے، دیوے جس کو چاہے۔ اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۞

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

کوئی آفت نہیں پڑی ملک میں، اور نہ آپ تم میں،

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي

جو نہیں لکھی ایک کتاب میں، پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اس کو دنیا میں۔ بے شک یہ اللہ

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَ

پر آسان ہے۔ تا تم غم نہ کھایا کرو اس پر، جو ہاتھ نہ آیا، اور

لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

نہ ریجھا کرو اس پر، جو تم کو اس نے دیا۔ اور اللہ نہیں چاہتا ہے کسی اتراتے

فَخُوْرِۨ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ

بڑائی مارتے کو۔ وہ جو آپ نہ دیں، اور سکھاویں لوگوں کو نہ دینا۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ

اور جو کوئی منہ موڑے، تو اللہ تعالیٰ آپ ہے بے پرواہ سب خوبیوں سراہا؛ ہم نے

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

بھیجے ہیں اپنے رسول نشانیاں دے کر، اور اُتاری ان کے ساتھ کتاب اور

وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ

ترازو، کہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر، اور ہم نے اُتارا لوہا،

فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

اس میں سخت لڑائی ہے، اور لوگوں کے کام چلتے ہیں، اور تا معلوم کرے اللہ کون مدد

يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع

کرتا ہے اسکی اور اسکے رسولوں کی، بن دیکھے؟ بے شک اللہ زور آور ہے زبردست ف

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا

اور ہم نے بھیجے نوح اور ابراہیم، اور رکھی دونوں کی اولاد میں

فوائد ف کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو کہا تولنے کی یہ اسباب ہے انصاف کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جھوٹا سچا کھل جائے ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۴) جو ایسے ہیں کہ خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے گا۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سب خوبیوں سے متصف ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تقاضا یہ تھا کہ مخلوق کے آگے جھکتا یعنی تواضع کرتا اور مخلوق کی خدمت کرتا لیکن کسی نے اگر بخل کیا اور اللہ تعالیٰ کے شکر سے روگردانی کی اور دین حق کے قبول کرنے سے پھرا، تو اللہ تعالیٰ کا کوئی ضرر اور نقصان نہ ہوگا کیونکہ وہ غنی بھی ہے۔ اور حمید بھی ہے یعنی غیر محتاج اور سب صفات کمالیہ سے متصف اگر نقصان ہوگا تو اس روگردانی کرنے اور پھر کر چلے جانے والے ہی کا ہوگا۔ (۲۵) بلاشبہ ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل واحکامات دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ہمراہ اور ان کی معرفت کتابیں اور ترازو یعنی عدل کا طریقہ نازل کیا تاکہ لوگ انصاف واعتدال پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا نازل کیا یعنی پیدا کیا اسمیں سخت لڑائی کا سامان اور لوگوں کے اور منافع بھی اس سے وابستہ ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس امر کو ظاہر کر دے کہ اس کو بن دیکھے اس کی اور اسکے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت قوی اور زبردست ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے دلائل یعنی صاف صاف احکام بھیجے اور اس نے رسولوں کے ساتھ کتابیں بھی نازل کیں اور ترازو اتاری یعنے احکام میں خاص طور پر انصاف وعدل کرنے کا حکم بھی اُتارا۔ تاکہ لوگ افراط وتفریط سے بچ کر انصاف اور اعتدال پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اُتارا یعنے لوہے کو زمین سے پیدا کیا ہے اور مخلوق کو لوہا دریافت کرا دیا ہے اس لوہے میں شدید جنگ اور سخت ہیبت ہے یعنی اس سے سامان جنگ بنتا ہے اور سامان جنگ کے علاوہ اور بھی لوگوں کے ... طرح طرح کے فائدے ہیں اور آجکل کی مادی اور ترقی یافتہ دنیا میں تو لوہے کی ضروریات اور اسکے منافع کا حصر ہی کیا ہو سکتا ہے یہ ٹیکنالوجی اور سائنس کی دنیا اسی لوہے اور فولاد پر قائم ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم مادی ترقی کے موجودہ دور میں مذہب اور اخلاق کا جو تصور پیش کرتا ہے وہ اسی کا خاص مشن ہے اور اسلام

ع ۳ ع ۱۹

النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

پیغمبری اور کتاب، پھر کوئی ان میں راہ پر ہے، اور بہت ان میں بے حکم ہیں ؂

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

پھر پیچھے بھیجے ان کی پچھاڑی پر اپنے رسول، اور پیچھے بھیجا عیسیٰ مریم کا بیٹا،

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

اور اس کو دی انجیل، اور رکھی اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں

رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا

نرمی اور مہر - اور ایک دنیا چھوڑنا انہوں نے نیا نکالا، ہم نے ان پر نہ

عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

لکھا تھا، مگر چاہنے کو رضامندی اللہ کی، پھر نہ نباہا اس کو جیسا چاہیئے نباہنا،

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

پھر دیا ہم نے ان کو، جو ان میں ایمان دار تھے، ان کا نیگ، اور بہت ان میں بے حکم

فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا

ہیں ف ؂ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے، اور یقین لاؤ

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ

اس کے رسول پر، دیوے تم کو دو بوجھے اپنی مہر سے، اور رکھ دے تم میں

لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

روشنی، جس کو لئے پھرو، اور تم کو معاف کرے۔ اور اللہ معاف

رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ

کرنے والا ہے مہربان ف تا نہ جانیں کتاب والے، کہ پا نہیں سکتے

عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

کچھ اللہ کا فضل، اور یہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے، دیتا ہے جس کو چاہے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۳ ؂

ع ۴ / ۲۰

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) اس دنیا جدید کا کامیاب مذہب ہے۔

فوائد (بقیہ حاشیہ صفحہ ہذا) ف یہ فقیری اور تارک دنیا بننا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھتے نہ جورو رکھتے نہ بیٹا نہ کماتے نہ جوڑتے محض عبادت میں رہتے خلق سے نہ ملتے اللہ نے بندوں پر یہ حکم نہیں رکھا مگر جب اپنے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اس پردے میں دنیا چاہنی بڑا وبال ہے ۱۲ منہ رحمہ ف۲ یعنی اس رسول کے تابع ہو کر یہ نعمتیں پاؤ اوروں سے دونا ثواب ہر عمل کا اور روشنی لئے پھرو یعنی تمہارا وجود نورانی ہو جاوے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ یعنی اہل کتاب پیغمبروں کا احوال سن کر پچھتاتے کہ ہم ان سے دور پڑے ہم کو وہ درجے ملنے محال ہیں سو یہ رسول اللہ نے کھڑا کیا اس کی صحبت میں وہ مل سکتا ہے آگے سے دونا کمال اور اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح ف۱ عیسائیت کے زوال کا بڑا سبب یہ تھا کہ عیسائی راہبوں اور صوفیوں نے ترک دنیا کا روپ دکھایا اور اسکے پردے میں دولت جمع کی۔ حضرت سلمان فارسی نے جس عیسائی راہب کی شہرت سن کر اس کے پاس کافی وقت گزارا جب آپ نے اس کی خلوت دیکھی اور خلوت میں سونے چاندی کی اینٹیں دیکھیں تو نفرت ہو گئی وہ ظاہر، یہ باطن۔ یہیں سے سلمان رضی اللہ عنہ اسلام کی طرف آئے۔

آیاتہا ۲۲ ﴿۵۸﴾ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۱۰۵﴾ رکوعاتہا ۳

سورہ مجادلہ مدنی ہے، اور اس کی بائیس (۲۲) آیات اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ

سن لی اللہ نے بات اس عورت کی، جو جھگڑتی ہے تجھ سے اپنے خاوند پر، اور جھینکتی ہے

اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

اللہ کے آگے، اور اللہ سنتا ہے سوال وجواب تم دونوں کا، بے شک اللہ سنتا ہے دیکھتا ؎ ۞

الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ

جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں تم میں اپنی عورتوں کو وہ نہیں ان کی مائیں۔

اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ

مائیں وہی جنہوں نے ان کو جنا - اور وہ بولتے ہیں ایک ناپسند بات،

الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ

اور جھوٹ - اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا ۞ اور جو ماں کہہ بیٹھیں اپنی

مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

عورتوں کو، پھر وہی کام چاہیں جس کو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ،

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

پہلے اس سے کہ آپس میں ہاتھ لگاویں۔ اس سے تم کو نصیحت ہوگی - اور اللہ خبر رکھتا

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

ہے جو کچھ تم کرتے ہو ؎ ۞ پھر جو کوئی نہ پاوے تو روزہ دو مہینے کا

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

لگاتار، پہلے اس سے کہ آپس میں چھوئیں - پھر جو کوئی نہ کر سکے،

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ

تو کھانا دینا ہے ساٹھ محتاج کا - یہ اس واسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور اسکے رسول کا۔

فوائد ؎ اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر وہ اس پر حرام گنتے حضرت کے وقت میں ایک مسلمان کہہ بیٹھا اپنی عورت کو پھر دونوں پچتائے عورت آئی حضرت ؐ کے پاس۔ حضرت نے فرمایا اب کیوں کر تم مل سکتے ہو وہ شکوہ کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے اس میں یہ حکم اترا۔ فرمایا کہ جس نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہو۔ مگر اپنی گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت پاس جاوے نہیں تو نہ جاوے پر عورت اسی کی رہی اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔ ؎ پھر وہی کام جس کو کہا ہے یعنی یہ لفظ کہا ہے صحبت موقوف کرنے کو پھر چاہیں صحبت کریں تو پہلے بردہ آزاد کریں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۴) خلاصہ یہ کہ کفارے میں ترتیب ہے اگر کسی عاقل بالغ مسلمان نے اپنی بیوی سے ظہار کیا، ظہار یہ کہ اپنی بیوی کے پیٹ یا پیٹھ کو یا سر کو یا کسی اور عضو کو جس کو چھپانا اور مستور رکھنا ضروری ہے اس عضو کو اپنی ماں یا بہن یا کسی ذی رحم محرم کے عضو سے تشبیہ دے یہ ذی رحم محرم نسب سے ہو یا رضاعت سے یا مصاہرت سے یا جماع سے بہر حال یہ ظہار ہے مثلاً کوئی مسلمان اپنی بیوی سے یوں کہے انت علی کظہر اختی من الرضاع۔ او عمتی من النسب او امراۃ ابنی او ابی او ام امراتی او ابنتہا یعنی تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری دودھ شریک بہن کی پیٹھ یا میری پھوپھی کی پیٹھ یا میرے بیٹے کی بیوی یا میرے باپ کی بیوی کی پیٹھ یا میری بیوی کی ماں کی پیٹھ یا میری مدخول بہا بیوی کی لڑکی کا پیٹ، غرض یہ تمام صورتیں ظہار کی ہیں ظہار کے بعد اگر عورت سے ملنے کا قصد کرے یعنی پھر اس کو بیوی بنا کر رکھنا چاہے تو ہاتھ لگانے سے قبل کفارہ ادا کرے کفارہ یہی پہلے غلام یا لونڈی آزاد کرے، اگر اس کی توفیق نہ ہو یعنے قوت خرید نہ ہو یا اسکے ملک میں لونڈی غلام کا دستور نہ ہو تو پے در پے روزے رکھے اگر بیچ میں کوئی روزہ رہ گیا تو از سر نو شروع کرے۔ دو مہینے کے روزوں کی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مساکین کو دو وقت کھانا کھلائے۔ اگر کفارہ ادا کرنے کے درمیان عورت سے مل لیا تو کفارہ پھر سے ادا کرنا ہوگا۔

تشتکی الی اللہ (۱) جھینکتی ہے اللہ کے آگے شکایت کرتی ہے، جھینکنا عورتوں کے لئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
بولا جاتا ہے اس لئے شاہ صاحبؒ نے محاورہ کا بہترین لفظ لکھا ہے۔

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④
اور یہ حدیں باندھی ہیں اللہ کی ۔ اور منکروں کو دکھ کی مار ہے ف ۞

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ
جو لوگ مخالف ہوتے ہیں اللہ سے اور اسکے رسول سے، وہ رد ہوئے جیسے رد ہوئے

مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
ہیں ان سے پہلے اور ہم نے اُتاریں ہیں آیتیں صاف ۔ اور منکروں کو ذلت

مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ
کی مار ہے ۞ جس دن اٹھاوے گا اللہ ان سب کو، پھر جتاوے گا ان کو ان کے کئے۔

اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللہ نے وہ گن رکھے ہیں اور وہ بھول گئے ۔ اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ۞ تو نے نہ دیکھا

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ
کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں ۔ کہیں نہیں ہوتا مشورہ

نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ
تین کا، جہاں وہ نہیں ان میں چوتھا، اور نہ پانچ جہاں وہ نہیں ان میں چھٹا،

وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ
اور نہ اس سے کم نہ زیادہ، جہاں وہ نہیں ان کے ساتھ جہاں کہیں ہوں ۔

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
پھر جتاوے گا ان کو، جو انہوں نے کیا قیامت کے دن ۔ بیشک اللہ کو معلوم ہے ہر

عَلِيْمٌ ⑦ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ
چیز ۞ تو نے نہ دیکھے جن کو منع ہوئی کانا پھوسی، پھر وہی کرتے ہیں جو منع

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
ہو چکا ہے، اور کان میں باتیں کرتے ہیں گناہ کی، اور زیادتی کی، اور رسول کی بے حکمی

الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ
کی ۔ اور جب آویں تیرے پاس، تجھ کو دعا دیں جو دعا نہیں دی تجھ کو

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف بڑھاپے کا معذور ہو تو روزہ نہیں۔ روزہ ہو سکے تو کھانا نہیں آخر کو کھانا ہے اگر پکا کر کھلاوے تو سالن روٹی دو وقت کھلاوے پیٹ بھر کر اور اگر اناج دے تو ہر ہر کو دو سیر گیہوں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح، حاضر و ناظر

آیت (٦) میں خدا تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا مطلب واضح کیا گیا ہے کہ تمام کائنات اس کے سامنے ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ قرآن کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی شہید کا وصف بیان کیا ہے ویکون الرسول علیکم شہیدًا (البقرہ ۱۴۳) یعنی آپ خدا کے احکام بتانے والے (شہادت قولی) اور عمل سے ثابت کرنے والے (شہادت عملی) ہیں۔ محض لفظی اشتراک پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عطائی اور ذاتی کے خود ساختہ فلسفہ کی آڑ میں حاضر و ناظر کا تصور شرک آلودہ عقیدہ ہے یا نہیں؟

پھر مسلمانوں کے لئے بھی اسی آیت میں شہداء کا لفظ آیا ہے، کیا اس لفظ کو بھی اسی معنی میں لیا جائیگا!

(کنز الایمان ص۲۵) میں فاضل مرادآبادی کی تاویل بازی ملاحظہ ہو۔

ع ٦ / ١

بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا

اللہ نے ، اور کہتے ہیں اپنے دل میں ، کیوں نہیں عذاب کرتا ہم کو اللہ اس پر

نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞۸

جو ہم کہتے ہیں۔ بس ہے ان کو دوزخ پیٹھیں گے اس میں ، سو بری جگہ پہنچے ف ۱ ؁

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اے ایمان والو ! جب کان میں بات کرو ، تو مت کرو بات گناہ کی اور زیادتی کی

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ

اور رسول کی بے حکمی کی ، اور بات کرو احسان کی اور ادب کی۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے جس

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۞۹ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے پاس جمع ہو گے ف ۲ ؁ یہ جو ہے کانا پھوسی ، سو شیطان کا کام ہے کہ دلگیر کرے ایمان والوں کو ،

وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَـيْــــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اور وہ ان کا کچھ نہ بگاڑے گا بن حکم اللہ کے ۔ اور اللہ پر چاہیئے بھروسا

الْمُؤْمِنُوْنَ ۞۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ

کریں ایمان والے ف ۳ ؁ اے ایمان والو ! جب تم کو کہیئے کھل بیٹھو مجلسوں میں ،

فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

تو کھل جاؤ ، اللہ کشادگی دے تم کو ۔ اور جب کہیئے ، اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو ، اللہ اونچے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

کرے ان کے جو ایمان رکھتے ہیں تم میں ، اور علم ، بڑے درجے ۔ اللہ خبر رکھتا

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ

ہے جو کرتے ہو ف ۴ ؁ اے ایمان والو ! جب تم کان میں بات کہو رسول سے ،

فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ

تو آگے دھر لو اپنی بات کہنے سے پہلے خیرات ۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں ،

وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞۱۲

اور بہت ستھرا ۔ پھر اگر نہ پاؤ تو اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے ف ۵ ؁

فوائد ف ۱ حضرت کی مجلس میں بیٹھ کر منافق کان میں باتیں کرتے مجلس کے لوگوں پر ٹھٹھے کرتے اور عیب پکڑتے اور حضرت کی بات سن کر کہتے یہ مشکل کام ہم سے کب ہو سکے پہلے سورۂ نساء میں اس کا منع آچکا تھا پھر وہی کرتے تھے اور دعا یہ کہ یہود آتے تو سلام علیک کے بدلے السام علیک کہتے یہ بد دعا ہے کہ تجھ پر پڑے مرگ پھر آپس میں کہتے کہ اگر یہ رسول ہے تو اس کہنے سے ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا اور کوئی منافق بھی کہتا ہوگا ۱۲ منہ رح ف ۲ سورۂ نساء میں ہو چکا کہ کان میں بات کہنی کون سی چاہیئے ۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ مجلس میں دو شخص کان میں بات کریں تو دیکھنے والے کو غم ہو کہ مجھ سے کیا حرکت ہوئی جو چھپ کر کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ رح ف ۴ یہ آداب ہیں مجلس کے کوئی آوے اور جگہ نہ پاوے تو چاہیئے سب تھوڑا تھوڑا ہٹیں تا کہ مکان حلقے کا کشادہ ہو جاوے یا اٹھ کر پرے حلقہ کرلیں اتنی حرکت کرنے میں عذر نہ کریں خوئے نیک پر اللہ مہربان ہے اور بد خو سے اللہ بیزار ۔ ۱۲ منہ رح ف ۵ منافق بے فائدہ باتیں حضرت سے کان میں کرتے کہ لوگوں پر اپنی بڑائی جتاویں حضرت خلق کے سبب منع نہ کرتے یہ حکم اترا ۔ جب بخل کے مارے منافقوں نے وہ عادت چھوڑی پیچھے یہ حکم موقوف ہوا ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۸) المر تر میں بعض لوگوں نے عام خطاب رکھا ہے اور بعض نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنایا ہے (۹) بنجوی بمعنی التناجی کالشکوی بمعنی الشکایۃ ۔ بنجاہ بنجوی سلمۃ والنجوی السر الذی یکتم اور یہ جو فرمایا ھو معھم این ما کانوا ۔ حضرت حق تعالےٰ کے قرب علمی کی طرف اشارہ ہے حضرت عارف رومی رح نے فرمایا ہے ۔

این معیت در نیابد عقل و ہوش
زیں معیت دم مزن بنشیں خموش
قرب حق با بندہ دور است از قیاس
ہر قیاس خود منہ آں را اساس

معیت کی پوری تشریح اوپر گذر چکی ہے ۔ (۱۱) مطلب یہ ہے کہ جب میر مجلس یا صدر مجلس حکم دے کہ جگہ آنے والوں کے لئے کشادہ کر دو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو یعنی تھوڑے تھوڑے سمٹ کر جگہ کھول دیا کرو تا کہ آنے والوں کو جگہ مل جائے اور وہ مجلس میں بیٹھ سکیں ۔ اور اگر میر مجلس کی طرف سے کہا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ یعنی جگہ دینے کرنے کی غرض سے کھڑے ہو جاؤ کیونکہ جب لوگ کھڑے ہو کر بیٹھتے ہیں تو جگہ وسیع ہو جاتی ہے اور جگہ

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ

کیا تم ڈر گئے ؟ کہ آگے رکھا کرو کان کی بات سے پہلے خیراتیں - سو جب

لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

تم نے نہ کیا ، اور اللہ نے معاف کیا تم کو ، تو اب کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو

الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

زکوٰۃ ، اور حکم پر چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے - اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو ف۱

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ

تو نے نہ دیکھے ؟ وہ جو رفیق ہوئے ہیں ایک لوگوں کے جن پر غصے ہوا ہے اللہ - نہ وہ تم میں

مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ

ہیں نہ ان میں رہیں ، اور قسمیں کھاتے ہیں جھوٹ بات پر ، اور

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ

خبر رکھتے ہیں ف۲ رکھی ہے اللہ نے سخت مار - بے شک وہ برے کام

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا

ہیں جو کرتے رہے ہیں - ٭ بنایا ہے اپنی قسموں کو ڈھال ، پھر روکتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

اللہ کی راہ سے ، تو ان کو ذلت کی مار ہے ٭ کام نہ آویں گے ان کو

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

ان کے مال اور نہ ان کی اولاد ، اللہ کے ہاتھ سے کچھ - وہ لوگ ہیں دوزخ

النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

کے - اسی میں رہ پڑے ٭ جس دن جمع کریگا اللہ ان کو سارے ،

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

پھر قسمیں کھاویں گے اسکے آگے جیسے کھاتے ہیں تمہارے آگے ، اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ کچھ

عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ

بھلی راہ پر ہیں - سنتا ہے وہی ہیں اصل جھوٹے ٭ قابو میں کر لیا ہے ان کو

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) نکل آتی ہے پھر میر مجلس اگر چاہے تو دوسری جگہ بیٹھنے کو کہہ دے یا مجلس سے بالکل علیحدہ کر دے یا وہیں بیٹھ جانے کو کہہ دے کیونکہ بعض دفعہ خلوت یا خاص مشورے یا آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو واجب الاطاعت ہر حال میں تھے لیکن یہ حکم آپ کے بعد بھی ہے کہ ہر مجلس میں مجلس کے منتظم کے حکم کی پابندی کرنی چاہیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں منافق بھی تھے اور مسلم بھی مسلمانوں میں کچھ اہل علم لوگ تھے۔ کچھ عوام یعنی بے پڑھے لکھے والذین آمنوا منکم فرمانے سے منافق خارج ہو گئے اور عدم ایمان کی وجہ سے رفع درجات سے محروم رہے باقی مسلمان خواہ وہ عالم ہوں یا غیر عالم ان سب کو رفع درجات کی توقع دلائی اور وعدہ فرمایا۔ اہل علم کا ذکر فرما کر اہل علم کے مراتب علیا کا اظہار فرمایا۔ احادیث میں علم اور اہل علم کی بہت فضیلت آئی ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد

ف۱ یعنی وہ حکم جو ہرگز موقوف نہیں انہیں پر لگے رہو معلوم ہوتا ہے کسی نے یہ حکم نہیں کیا کہ موقوف ہوا۔ ۱۲ منہ رہ

ف۲ اللہ غصے ہوا کافروں پر خصوصاً یہود پر اور ان کے رفیق منافق۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح ف۱

صدقہ کے اس حکم (۱۲) پر عام طور پر عمل کرنے کی نوبت آنے سے پہلے ہی اسے منسوخ کر دیا گیا، کیونکہ منافق اور مومن کے درمیان امتیاز قائم ہونے کی مصلحت پوری ہوگئی، ایک روایت میں حضرت علی رض کا یہ قول ملتا ہے کہ صرف میں نے اس پر عمل کیا ہے۔

الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ

شیطان نے، پھر بھلائی ان کو اللہ کی یاد ۔ وہ لوگ ہیں جتھا شیطان کا ۔

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سنتا ہے جو جتھا ہے شیطان کا وہی خراب ہوتے ہیں ۔ جو لوگ مخالف

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ

ہوتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے، وہ لوگ ہیں سب سے بےقدر لوگوں میں ۔ اللہ لکھ چکا کہ

اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

میں زبر رہوں گا اور میرے رسول ۔ بے شک اللہ زور آور ہے زبردست ۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ

تو نہ دیکھے گا کوئی لوگ، جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور پچھلے دن پر، پھر دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے

وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ

اللہ کے اور اسکے رسول کے، پڑے وہ اپنے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے ۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ

ان کے دلوں میں لکھ دیا ہے ایمان، اور انکی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے ۔ اور داخل کریگا

جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

ان کو باغوں میں، جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں، سدا رہیں ان میں ۔ اللہ ان سے راضی اور

رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

وہ اس سے راضی ۔ وہ ہیں جتھا اللہ کا ۔ سنتا ہے! جو جتھا ہے اللہ کا، وہی مراد کو پہنچے ف۱

ایاتہا ۲۴ ‏ ﴿۵۹﴾ سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۱۰۱﴾ ‏ رکوعاتہا ۳

سورہ حشر مدنی ہے، اور اس کی چوبیس (۲۴) آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور وہی ہے زبردست حکمت والا ف۲

فوائد

ف۱ یعنی جو دوستی نہیں رکھتے اللہ کے مخالف سے اگرچہ باپ یا بیٹا ہو وہی سچے ایمان والے ہیں ان کو یہ درجے ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ مدینے کے چار پانچ کوس ایک قوم یہود کی کثرت تھی بنی نضیر ان کا نام اول حضرت سے صلح رکھتے تھے پھر مکے کے کافروں سے پیغام کرنے لگے اور حضرت جہاں بیٹھتے تھے۔ اوپر سے بھاری چکی ڈال دی۔ اگر لگے تو آدمی مرجاوے اللہ نے بچایا۔ حضرت نے مسلمانوں کو جمع کیا۔ ارادہ یہ کہ ان سے لڑیئے جب ان کے گرد گھیر لئے وہ ڈر گئے التجا کی حضرت نے ان کی جان بخشی اور جو مال اٹھا سکے۔ اور گھر اور باغ اور کھیت قبضے میں آئے۔ حق تعالیٰ نے وہ زمین غنیمت کی طرح نہ تقسیم کروائی حضرت کے اختیار پر رکھی حضرت نے مہاجرین کو جن کا خرچ انصار کے ذمہ تھا۔ اکثر تقسیم کی مہاجر و انصار دونوں کو فائدہ ہوا اور اپنے گھر کا خرچ اور وارد کا خرچ اسی پر مقرر رکھا وہی ذکر ہے اس سورت میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۹) حاذ یحوذ حوذا۔ جانور کو جلدی ہانکنا، اسی سے استحوذ ہے اسکے معنی (بصلة علیٰ) کسی پر غالب ہونا، قابو پانا۔ بعض حضرات نے ویحسبون انہم علی شی مکو دنیا کے ساتھ رکھا ہے اور بعض نے قیامت کے ساتھ رکھا ہے، یعنی دنیا میں ہم کسی بھلی بات پر ہیں یا قیامت میں یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں کہ جھوٹی قسمیں کھا کر بچ جائیں گے

(۲۱) اللہ تعالیٰ یہ بات لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بلاشبہ اللہ بڑا زور آور اور زبردست ہے یعنی غلبہ تو انبیاء کو حاصل ہوتا ہے اور ان کے متبعین اللہ تعالیٰ کا ذکر یہاں تشریفا کیا گیا ہے جیسا کہ سورہ مؤمن میں گزر چکا ہے۔ جب انبیاء علیہم السلام کو غلبہ ہوگا تو مؤمنین کی بھی عزت بلند ہوگی یہاں تک منافقین کی اس دوستی اور محبت کی مذمت تھی جو وہ خفیہ طور پر یہود اور کافروں کے ساتھ رکھتے تھے اور مسلمانوں کے بھید دشمنوں تک پہنچایا کرتے تھے اب آگے مخلصین اہل ایمان کا ذکر فرماتے ہیں

ع ۳ ‏ ۳

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

وہی ہے جس نے نکال دئیے ، جو منکر ہیں کتاب والوں سے ، ان کے

دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

گھروں سے ، پہلے ہی بھیڑ ہوتے - تم نہ اٹکلتے تھے کہ وہ نکلیں گے ، اور وہ خیال رکھتے

مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ

تھے کہ ان کا بچاؤ ہے انکے قلعے اللہ کے ہاتھ سے ، پھر پہنچا ان پر اللہ جہاں سے ان کو

يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ

خیال نہ تھا ، اور ڈالی ان کے دل میں دھاک ، اجاڑنے لگے اپنے گھر

بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝٢

اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں ، سو دہشت مانو اے آنکھ والو ! ف١ ؎

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي

اور اگر نہ ہوتا کہ لکھا تھا اللہ نے ان پر اجڑنا تو ان کو مار دیتا دنیا میں ، اور آخرت میں ہے اُن کو

الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ

آگ کی مار ف٢ ؎ اس پر کہ وہ مخالف ہوئے اللہ سے اور اسکے رسول سے ، اور جو

يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٤ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ

کوئی مخالف ہوا اللہ سے ، تو اللہ کی مار سخت ہے ؎ جو کاٹ ڈالا تم نے

لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ

کھجور کا پیڑ ، یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر ، سو اللہ کے حکم سے ، اور تا رسوا

الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ

کرے بے حکموں کو ف٣ اور جو ہاتھ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو ان سے ، سو تم نے نہیں دوڑائے

مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ ، لیکن اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولوں کو ، جس پر چاہے

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ مَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ

اور اللہ سب چیز کر سکتا ہے ف ؎ جو ہاتھ لگا دے اللہ اپنے رسول کو بستیوں والوں

وقف النبی علیہ السلام

فوائد ف١ اپنے گھر اجاڑنے لگے کڑی تختہ کواڑ لگے اکھاڑنے لے جانے کو اور مسلمانوں نے بھی مدد کی اللہ پہنچا جہاں سے خیال نہ تھا یعنی دل کے اندر سے رعب ڈال دیا - ١٢ منہ رح ف٢ جب یہ قوم شام کے ملک سے بھاگی تھی نصاریٰ کے غلبہ میں تو ان کے بڑوں نے کہا تھا کہ تم کو یہاں سے ویران ہو کر پھر جانا ہوگا شام میں اس وقت اجڑ کر خیبر میں رہے پھر وہاں سے اجڑ کر شام کو گئے -

١٢ منہ رح ف٣ جب وہ قلعہ میں بند ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ انکے باغ کاٹو اور کھیت اجاڑ دو تا کہ اسکے درد سے باہر نکل کر لڑیں پھر کاٹنے لگے ، وہ لگے طعن کرنے کہ ہم کو تو کافر کہتے ہو اس سے مارتے ہو - کیا درخت بھی کافر ہے جو کاٹتے ہو بعضے مسلمانوں کو شبہ آنے لگا یہ آیت اتری - ١٢ منہ رح ف٤ یہی فرق رکھا غنیمت میں اور فئے میں جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت - پانچواں حصہ اللہ کی نیاز اور چار حصے لشکر کو بانٹے اور جو بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سارا خزانے میں مسلمانوں کے جو کام ضرور ہو اس پر خرچ کرو - ١٢ منہ رح

تشریح (٢) لاول الحشر ، پہلے ہی بھیڑ ہوتے - یعنے پہلی مڈبھیڑ میں اپنے گھر اور قلعہ چھوڑ کر بھاگنے کے لئے تیار ہو گئے مفسرین نے اس لفظ کے اور معنی بھی کئے ہیں جو تفسیروں میں دیکھے جائیں -

یسلط رسلہ علیٰ من یشاء (٦) اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے - جتانا - فتح مند کرنا - شاہ صاحبؒ نے تسلط کا اردو میں بہترین ترجمہ کیا ہے - شاہ ولی اللہ صاحب رح نے " غالب مے گرداند " لکھا ہے - یہ بھی اچھا لفظ ہے -

الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

سے، سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والے کے اور بن باپ کے لڑکوں کے

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ

اور محتاجوں کے اور مُسافر کے، تا نہ آوے لینے دینے میں دولتمندوں کے تم میں

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا

سے۔ اور جو دے تم کو رسول، سو لے لو۔ اور جس سے منع کرے، سو چھوڑ دو۔ اور ڈرتے رہو

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۷ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ

اللہ سے۔ بے شک اللہ کی مار سخت ہے ف۱ واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں کے،

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ

جو نکالے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور مالوں سے، ڈھونڈھتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور

رِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۸

اسکی رضامندی، اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اسکے رسول کی۔ وہ لوگ وہی ہیں سچے

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ

اور جو گھر پکڑ رہے ہیں اس گھر میں، اور ایمان میں، ان سے پہلے، محبت کرتے ہیں اس سے جو

اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ

وطن چھوڑ آوے ان کے پاس، اور نہیں پاتے اپنے دل میں غرض اس چیز سے جو ان کو ملا اور اول رکھتے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر بھوک۔ اور جو بچایا گیا اپنے جی کے لالچ سے،

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۹ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے ف۲ اور واسطے ان کے جو آئے ان سے پیچھے کہتے ہوئے اے رب

اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ

بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہنچے ایمان میں، اور نہ رکھ ہمارے دل

قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۱۰ اَلَمْ تَرَ

میں بیر ایمان والوں کا، اے رب! تو ہی ہے نرمی والا مہربان ف۳ تو نے نہ دیکھے

وقف لازم

ع ۱۰/۴

فوائد ف۱ یعنی فے پر قبضہ رسول کا اور رسول کے پیچھے سردار کا کہ سردار پر یہ خرچ پڑتے ہیں اللہ سب ہی کا مالک ہے، مگر کعبہ کا خرچ اور مسجدوں کا بھی اسمیں آگیا اور ناتے والے حضرت کے رُوبرُو ان کے ناتے والے اور پیچھے بھی وہی لوگ ان پر چاہیئے خرچ کرنا دولت مند کو اگر سردار دے تو لے لے منع نہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہیں اور اس آیت سے انصار جو اس گھر میں رہتے ہیں پہلے سے یعنی مدینے میں اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں اپنی حاجت بند رکھ کر اور ان کو ملے تو حسد نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۹) مدینہ منورہ میں بعض وہ مسلمان بھی تھے جو ہجرت شروع ہونے سے پہلے اسلام کی خبر سُن کر اسلام لے آئے تھے یا مکہ جاکر مسلمان ہوئے اور اپنے گھر واپس چلے آئے ان کو من قبلھم فرمایا یہ مطلب نہیں کہ مہاجرین سے بھی پہلے اسلام لائے بہر حال یہ مدنی مسلمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل مسلمانوں کی جو خدمت کیا کرتے تھے اس خدمت کو آیت میں سراہا گیا ہے۔ کہ یہ لوگ جو مہاجر مکہ چھوڑ کر آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور ان کو اگر کہیں سے کچھ ملتا ہے۔ تو اس پر ان کے دل میں کوئی خلش نہیں ہوتی اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر ان کو کھلاتے ہیں۔ اپنے ہاں فاقہ ہو تب بھی بچوں کو بھوکا سلا دیتے ہیں اور مہاجر بھائی کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔ آخر میں فرماتے ہیں ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون۔ شح بخل آمیز حرص یا حرص آمیز بخل۔ جو شخص اپنی طبیعت کے بخل و حرص سے محفوظ رکھا گیا اور بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب (ہیں)

إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

وہ جو دغا باز ہیں، کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو، جو منکر ہیں کتاب والوں

أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ

میں سے، اگر تم کو کوئی نکال دے گا، تو ہم بھی نکلیں گے تمہارے ساتھ اور کہا نہ مانیں گے

فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ط وَاللَّهُ

کسی کا تمہارے حق میں کبھی، اور اگر تم سے لڑائی ہوگی، تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ

يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ

گواہی دیتا ہے وہ جھوٹے ہیں ف۱ اگر وہ نکالے جاویں گے، یہ نہ نکلیں گے

مَعَهُمْ ج وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ ج وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ

انکے ساتھ، اور اگر ان سے لڑائی ہوگی، یہ نہ مدد کریں گے انکی۔ اور اگر مدد کریں گے،

لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي

تو بھاگیں گے پیٹھ دے کر۔ پھر کہیں مدد نہ پاویں گے ؛ البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے ان کے

صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ط ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾

دل میں اللہ سے۔ یہ اس سے کہ وہ لوگ بوجھ نہیں رکھتے ؛

لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ط بَأْسُهُمْ

لڑ نہ سکیں گے تم سے سب مل کر، مگر بستیوں کے کوٹ میں یا دیواروں کی اوٹ میں۔ ان کی لڑائی

بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ط تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ط ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا

آپس میں سخت ہے۔ تو جانے، وہ اکٹھے ہیں اور ان کے دل پھوٹ رہے ہیں۔ یہ اس سے کہ وہ

يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ ج كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ ج

لوگ عقل نہیں رکھتے ؛ جیسے کہاوت ان کی، جو ہو چکے ہیں ان سے پہلے پاس ہی، چکھی سزا اپنے کام

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ ج كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ ج

کی؛ اور ان کو دکھ کی مار ہے ف۲۔ جیسے کہاوت شیطان کی، جب کہے انسان کو، تو منکر ہو۔

فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾

پھر جب وہ منکر ہوا، کہے، میں الگ ہوں تجھ سے، میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب سارے جہان کا ف۳

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور مُراد کو پانے والے ہیں۔ بہر حال آیت میں جہاں مہاجرین کو مال فے کا حقدار قرار دیا تھا وہاں اس قسم کے مخلص اور وفادار انصار کو بھی مال فے میں حقدار ٹھہرایا، اسی بنا پر شاید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض انصار کو بھی مال فے میں سے کچھ عطا فرمایا بڑی بات یہ کہ اگر ان مہاجرین کو کچھ دیا جاتا ہے تو ان انصار کے دل میں ذرا سی خلش بھی نہیں ہوتی کہ ان کو کیوں ملا اور ہم کو کیوں نہیں ملا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

فوائد

ف۱ یہ منافق ان کافروں کو چھپے چھپے پیغام دیتے تھے آخر وہ نکالے گئے ان سے کچھ نہ ہوا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی نزدیک ہی مکے والے بدر کے دن سزا پا چکے ہیں وہی ڈھل ان کا بھی ہوگا ۱۲ منہ رح ف۳ شیطان آخرت میں یہ کہے گا اور بدر کے دن بھی ایک کافر کی صورت میں لوگوں کو لڑواتا تھا جب فرشتے نظر آئے تو بھاگا سورۃ انفال میں ہو چکا یہ کہاوت ہے منافقوں کی ۱۲ منہ رح

تشریح

الا فی قرًی محصّنة او من وراءِ جدر (۱۴) مگر بستیوں کے کوٹ میں یا دیواروں کی اوٹ میں"، پرانی مقفّٰی اردو نثر کا نمونہ ہے۔ شاہ صاحب نے اس قسم کی نثر کو چھوڑ کر سادہ پر کار نثر کا اسلوب اپنایا تھا۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

پھر آخر ان دونوں کا یہی کہ وہ دونوں ہیں آگ میں سدا رہیں اس میں ۔ اور یہی ہے سزا

الظّٰلِمِينَ ﴿١٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا

گناہگاروں کی ۔ اے ایمان والو ! ڈرتے رہو اللہ سے ، اور چاہیئے دیکھ لے کوئی جی ، کیا

قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا

بھیجا ہے کل کے واسطے ، اور ڈرتے رہو اللہ سے ۔ بیشک اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو ۔ اور مت

تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنسٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولٰٓئِكَ هُمُ

ہو ویسے ، جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو ، پھر اس نے بھلا دیئے ان کو انکے جی ۔ وہ لوگ وہی

الْفٰسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيٓ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

ہیں بے حکم ف ۔ برابر نہیں لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت کے ۔

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى

بہشت کے لوگ وہی ہیں مراد کو پہنچے ۔ اگر ہم اتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر ،

جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ

تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے ۔ اور یہ

الْأَمْثٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

کہاوتیں ہم سناتے ہیں لوگوں کو ، شاید وہ دھیان کریں ف ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهٰدَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمٰنُ

وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی ، جانتا ہے چھپا اور کھلا ۔ وہ ہے بڑا مہربان

الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ

رحم والا ۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی ، وہ بادشاہ پاک ذات چنگا

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

امان دیتا ، پناہ میں لیتا زبردست دباؤ والا صاحب بڑائی کا ۔ پاک ہے اللہ اس سے

يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخٰلِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ

جو شریک بتاتے ہیں ۔ وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرتا صورت کھینچتا ، اسی کے ہیں سب نام خاصے

فوائد ف ان کے جی بھلا دیئے یعنی اپنے جی کے بچاؤ کی فکر نہ کی ۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی کافروں کے دل بڑے سخت ہیں کہ یہ کلام سن کر ایمان نہیں لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جائے ۔ ۱۲ منہ رح

ع ۵

تشریح ۱۷ پھر ان دونوں یعنی شیطان اور انسان کا انجام یہ ہوا کہ دونوں آگ میں گئے اور یہی سزا ہے گناہ گاروں کی ۔ یعنی دونوں کا انجام جہنم ہوا شیطان کا بھی اور کافر انسان کا بھی ۔ یہی انجام مدینے کے منافقین اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کا ہوا کہ وہ دنیا میں تباہ و برباد ہوئے اور آخرت میں جہنم واصل ہونگے ۔ اے دعوت ایمانی کو قبول کرنے والو ! اللہ تعالٰے سے ڈرتے رہو اور ہر متنفس اور ہر شخص اور ہر جی کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور تم اللہ تعالٰے سے ڈرتے رہو یقین جانو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالی کو اس سب کی خبر ہے ۔ اوپر منافقین اور بنی نضیر وغیرہ کا بیان تھا اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا ۔ چنانچہ ارشاد فرمایا اے ایمان والو ! اللہ تعالٰے سے ڈرا کرو یعنے طاعات اور اعمال صالحہ کے بجالانے میں خوب سعی کیا کرو ، اور تم میں سے ہر شخص اس امر کا خیال رکھے کہ کل کیلئے اس نے آگے کیا بھیجا ۔ کل سے مراد قیامت ہے یعنی عالم آخرت کے لئے جو بھیج رہا ہے اس پر کڑی نظر رکھے ۔ موت کے لئے جو تیاری کر رہا ہے اس کو دیکھتا رہے پھر فرمایا اللہ تعالٰے سے ڈرتے رہو ۔ یعنی معاصی اور گناہوں سے بچو کیونکہ تم جو کچھ کر رہے ہو ۔ ان سب اعمال سے اللہ تعالٰے واقف اور خبردار ہے اعمال پر نظر کرتے رہنا یہی وہ چیز ہے جس کو صوفیا کرام کی اصطلاح میں مراقبہ کہتے ہیں اور ان مراقبات کی مختلف صورتیں ہیں جو شیخ کامل سے معلوم کی جا سکتی ہیں حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے " حاسبوا قبل ان تحاسبوا " یعنے اس سے پہلے کہ تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے تم خود آپ اپنا حساب لے لیا کرو ۔

يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۶

(٦٠) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ (٩١)

اٰیاتہا ١٣ ۔۔۔ رکوعاتہا ٢

سورہ ممتحنہ مدنی ہے اور اس میں تیرہ (١٣) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

ف اے ایمان والو! نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست،

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ

ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے، اور وہ منکر ہوئے ہیں اس سے جو تم کو آیا

الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ

سچا دین۔ نکالتے ہیں رسول کو، اور تم کو اس پر، کہ تم مانو اللہ اپنے رب کو۔

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ

اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ میں، اور چاہ کر میری رضامندی،

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ

تم ان کو چھپے پیغام بھیجتے ہو دوستی کے۔ اور مجھ کو خوب معلوم ہے جو چھپایا تم نے اور جو

اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١﴾

کھولا تم نے۔ اور جو کوئی تم میں یہ کام کرے، وہ بھولا سیدھی راہ ۳

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ

اگر تم کو وہ پاویں، دشمن ہوں تمہارے، اور چلاویں تم پر اپنے ہاتھ، اور

اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٢﴾ ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ

اپنی زبانیں، برائی کو، اور چاہیں کسی طرح تم منکر ہو جاؤ ۴ ہرگز کام نہ آویں گے تم کو تمہارے ناتے

لَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور نہ تمہاری اولاد، قیامت کے دن۔ وہ فیصلہ کریگا تم میں۔ اور اللہ جو کرتے ہو

فوائد ف حضرت کو مکے والوں سے صلح ہوئی، اناَ فتحنا میں ہو چکا ع دو برس رہی پھر کافروں کی طرف سے ٹوٹی۔ ۳ ۶ تب حضرت نے فوج جمع کر کر ارادہ کیا مکے کا اور خبر بند کی کہ کبھی کہیں کافر پھر نہ لڑنے لگیں کہ حرم میں لڑنا ناضرور ہوا ایک مسلمان تھے حاطب مکے والوں کو خط لکھ بھیجا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اس کو راہ سے پکڑ منگایا حاطب نے عذر میں کہا کہ میرے اہل عیال ہیں مکے میں ان کافروں سے سلوک رکھتا ہوں تا عیال کی خبر لیتے رہیں یہ خطا بڑی ہوئی لیکن حاطب بہشتی ہیں بدر کے لوگوں میں اس پر یہ سورت اتری۔ ١٢ منہ

تشریح ف آپ نے حضرت علیؓ عمارؓ عمرؓ زبیرؓ طلحہؓ، مقداد اور ابو مرثد کو روانہ کیا اور ان کو حکم دیا کہ تم روضہ خاخ پر پہنچو وہاں تم کو ایک عورت ملے گی تم اس سے خفیہ خط کی تحقیق کرو اور اسکے پاس سے وہ خط لے کر آجاؤ اور اس عورت کو چھوڑ دو چنانچہ ان لوگوں نے روضہ خاخ پر پہنچ کر اس عورت کو پکڑا اس نے انکار کیا اور اس کے سامان کی تلاشی میں بھی وہ خط نہ ملا حضرت علیؓ نے اس کو قتل کی دھمکی دی، تب اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے نکال کر وہ خط دیا یہ لوگ خط لے کر واپس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطبؓ سے دریافت کیا، حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کسی قسم کے نفاق یا خیانت کی وجہ سے یہ خط نہیں لکھا۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے خیال سے یہ خط لکھا تاکہ کفار مکہ اس احسان کی بنا پر میرے اہل و عیال کو قتل کر دیں اور میرا مکان نہ لوٹ لیں کیونکہ میں ایک پردیسی آدمی ہوں اور مکہ میں میرا کوئی رفیق نہیں ہے۔ آپ نے حاطب بن بلتعہ کا عذر قبول فرما لیا حضرت عمرؓ نے حاطب کے قتل کی اجازت طلب کی مگر آپ نے منع فرما دیا اور فرمایا کہ حاطب جنگ بدر کے شرکا میں سے ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

حضرات صحابہ پر تنقید اس واقعہ پر حضرات صحابہ کے معاملہ کی نزاکت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ صحابہ کرام انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم عن الخطا نہیں تھے یقیناً اندر بشری کمزوریوں نے راہ پائی لیکن حضرات کے پاس ایمان کی پختگی اور خدمت رسول اللہ اور خدمت دین کی وہ عظیم خدمات اور بے مثال کارنامے تھے کہ ان کے مقابلے میں بشری کمزوریوں کی کوئی حقیقت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بَصِيْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ

دیکھتا ہے ﴿ تم کو چال چلنی ہے اچھی، ابراہیم کی اور جو اس کے ساتھ تھے، جب

قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا

کہا اپنی قوم کو، ہم الگ ہیں تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، ان سے ہم منکر

بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا

ہوئے تم سے اور کھل پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بیر ہمیشہ کو جب تک تم یقین نہ لاؤ

بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ

اللہ اکیلے پر، مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو، میں مانگوں گا معافی تیری، اور مالک نہیں

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

میں تیرے بھلے کو اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا۔ اے رب ہمارے! ہم نے تجھ پر بھروسا کیا۔ اور تیری طرف

الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ

رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر آنا ہے ﴿ اے رب ہمارے! نہ جانچ ہم پر کافروں کو اور ہم کو معاف کر اے رب ہمارے

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تو ہی ہے زبردست حکمت والا ف ﴿ البتہ تم کو بھلی چال چلنی ہے ان کی - جو

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

کوئی امید رکھتا ہو اللہ کی، اور پچھلے دن کی۔ اور جو کوئی منہ پھیرے، تو اللہ وہی ہے

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶﴾ ع عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

بے پرواہ خوبیوں سراہا ﴿ امید ہے کہ کر دے اللہ تم میں اور جو دشمن ہیں

عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾

تمہارے ان میں دوستی۔ اور اللہ سب کرسکتا ہے اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ف ﴿

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ

اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر۔ اور نکالا نہیں تم کو

مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

تمہارے گھروں سے - کہ ان سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک۔ اللہ چاہتا ہے

ع ۲ ۷

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

نہیں رہ جاتی. خدا تعالیٰ کو خود بھی ان حضرات کی قربانیوں کا اعتراف کرنا پڑا ہے اور ان کی کمزوریوں کو درگزر کیا ہے پھر ہماری کیا حقیقت ہے. اہل بیت رسول ﷺ کی محبت کے نام پر یا اس نسب پاک سے تعلق رکھنے کے گھمنڈ میں حضرات صحابہ کی طرف سے دل میں کینہ رکھنا بڑے حرمان کی بات ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف یعنی حضرت ابراہیم نے ہجرت کی پھر اپنی قوم کی طرف منہ نہ کیا تم بھی وہی کرو ایک ابراہیم نے دعا چاہی تھی باپ کے واسطے جب تک معلوم نہ تھا تم کو معلوم ہو چکا تم کافر کی بخشش نہ مانگو۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی ان کو مسلمان کر دے پھر تمہاری دوستی بجا ہے ایسا ہی ہوا اس سفر میں مکہ کے لوگ سارے مسلمان ہو گئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵) اہل حق کی سخت ترین آزمائش ہے کہ خدا ظالموں کی آزمائش کرتا ہے اور اہل حق اس کا نشانہ بنتے ہیں اور بحکم الٰہی بننا پڑتا ہے (آل عمران ۱۸۶) اور پھر یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ اس آزمائش سے بچنے کی مجھ سے دعا کیا کرو، یہ بندگی ہے، سورہ یونس میں حضرت موسیٰؑ کی دعا منقول ہے وہاں مختلف بزرگوں کے تراجم یہ ہیں۔

(۱) مکن مارا لگد کوب قوم ستمگاراں یعنی جس تختہ پر تانگے کا گھوڑا دُلتیاں مارتا ہے ہمیں وہ نہ بنا۔ شاہ ولی اللہ رح

(۲) نہ آزما ہم پر زور اس ظالم قوم کا۔ (شاہ عبدالقادر)

(۳) ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا۔ (تھانوی رح)

الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

انصاف والوں کو ف۸ ۞ اللہ تو منع کرتا ہے تم کو ان سے جو لڑے تم سے دین پر

وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ

اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور میل باندھا تمہارے نکالنے پر کہ ان سے کرو دوستی اور

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ

جو کوئی ان سے دوستی کرے، سو وہ لوگ وہی ہیں گناہ گار ف۹ ۞ اے ایمان والو! جب آویں

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ

تم پاس ایمان والی عورتیں وطن چھوڑ کر تو ان کو جانچ لو۔ اللہ بہتر جانتا ہے ان کے ایمان۔ پھر اگر

عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ

جانو کہ وہ ایمان پر ہیں تو نہ پھیرو ان کو کافروں کیطرف ۔ نہ یہ عورتیں حلال ہیں

وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ

ان مردوں کو اور نہ وہ مرد حلال ہیں ان عورتوں کو، اور دے دو ان مردوں کو جو ان کا خرچ ہوا۔ اور گناہ نہیں تم

تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

کو، کہ نکاح کر لو ان عورتوں سے جب ان کو دو ان کے مہر۔ اور نہ رکھو قبضہ میں ناموس کافر

وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ

عورتوں کے اور مانگ لو جو تم نے خرچ کیا اور وہ کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا۔ یہ اللہ کا فیصلہ

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ

ہے تم میں فیصلہ کرتا ہے، اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ف۱۰ ۞ اور اگر جاتی رہیں تمہارے ہاتھ سے کوئی

اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ

تمہاری عورتیں کافروں کیطرف پھر تم کھپا مارو تو دو ان کو جن کی عورتیں جاتی رہیں جتنا انہوں

مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱

نے خرچ کیا تھا۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم کو یقین ہے ف۱۱ ۞

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا

اے نبی! جب آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں، اقرار کرنے کو اس پر کہ شریک

فوائد

ف۸ مکے کے لوگوں میں بعضے ایسے بھی تھے کہ آپ مسلمان نہ ہوئے اور ہونے والوں سے ضد بھی نہ کی۔ ۱۲ منہ رح ف۹ اس صلح کے وقت قرار ہوا تھا کہ جو کوئی ہمارا تمہارے پاس جاوے اس کو پھیر بھیجو حضرت نے قبول کیا تھا کئی مرد آئے ان کو پھیر دیا۔ پھر کئی عورتیں آئیاں ان کو پھیریں تو کافر مرد کے گھر میں مسلمان عورت کو حرام کروانا پڑے، تب یہ آیت اتری ۱۲ منہ رح ف۱۰ حکم ہوا کہ کسی کافر کی عورت مسلمان ہو کر آوے اس مرد نے جو اس پر خرچ کیا تھا وہ پھیر دینا چاہیئے جو مسلمان اس کو نکاح کرے وہ پھیر دے اور اس عورت کو جدا مہر دے تب نکاح کرے اور اس کے مقابل یہ حکم ہوا کہ جس مسلمان کی عورت رہ گئی ہے وہ اس کو چھوڑ دے پھر جو کافر اس کو نکاح کرے اس مسلمان کا خرچ کیا ہوا پھیر دے یہ حکم اترا تو مسلمان موجود ہوئے دینے کو بھی اور لینے کو بھی لیکن کافروں نے دینا قبول نہ کیا تب اگلی آیت اتری۔ ۱۲ منہ رح ف۱۱ یعنی جس مسلمان کی عورت گئی اور کافر اس کا خرچ کیا نہیں پھیرتے تو جس کافر کی عورت آئی اس کا خرچ دینا تھا۔ اس کو نہ دیں اسی مسلمان کو دیں، یہ مال گھیے میں لکھا اس مال کے۔ یہ حکم جب تھا کہ کافروں سے صلح ٹھیر گئی تھی پھیر دینے پر اب یہ حکم نہیں، مگر کہیں ایسی صلح کا اتفاق ہو جائے اور عورتوں کا جانچنا فرما دیا کہ دل کی خبر اللہ کو ہے مگر ظاہر میں جانچنا یہ کہ اگلی آیت میں جو حکم ہیں یہ قبول کریں تو ان کا ایمان ثابت رکھو۔ یہ آیت ہے بیعت کی حضرت کے پاس بیعت کرتیاں تھیں عورتیں تو یہی اقرار لیتے تھے۔

تشریح

وظاهروا علی اخراجکم (۹) اور میل باندھا تمہارے نکالنے پر۔ میل باندھا یعنی دوسرے قبائل اور دشمنان رسولؐ سے نکالنے پر تعاون کیا، میل باندھا، معاہدہ کیا۔ شاہ صاحبؒ۔ فائدہ (۱) میں جن کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک حضرت معاویہ رض ابن ابوسفیان رض بھی ہیں۔ ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں، معاویہؓ کو کبھی اسلام سے عناد نہ رہا، ان کے باپ ابوسفیان جس دور میں اسلام کی سرگرم مخالفت کر رہے تھے۔ معاویہ رض اس دور میں بھی اپنے باپ سے الگ رہے (تاریخ کامل ۶/۴) اور ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقعہ پر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئے

فعاقبتم (۱۱) پھر تم کھپا مارو، یعنی ان پر حملہ کرو اور انہیں کھپا ڈالو، شکست دو، بعض نسخوں میں "گہا مارو"

يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ

نہ ٹھہراویں اللہ کا کسی کو، اور چوری نہ کریں، اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد

اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ

ماریں، اور طوفان نہ لاویں باندھ کر اپنے ہاتھوں پاؤں میں، اور

اَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ

تیری بے حکمی نہ کریں کسی بھلے کام میں، تو ان سے اقرار کرا اور معافی مانگ

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

انکے واسطے اللہ سے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۔ اے ایمان والو! مت

تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ

دوستی کرو ان لوگوں سے، کہ غصہ ہوا اللہ ان پر، وہ آس توڑ چکے ہیں پچھلے گھر سے،

كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

جیسے آس توڑی منکروں نے قبر والوں سے ف۲۔

آیاتہا ۱۴ — (۶۱) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۹) — رکوعاتہا ۲

سورہ صف مدنی ہے اور اس میں چودہ (۱۴) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں۔ اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا

اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے؟ بڑی بیزاری ہے

عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اللہ کے ہاں، کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو ف۳۔ اللہ چاہتا ہے ان کو،

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر جیسے وہ دیواریں سیسہ پلائی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) لکھا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے بعض حضرات اب ان احکام کے قائل نہیں اور ان کو منسوخ بتاتے ہیں لیکن حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ کی رائے یہ ہے کہ ان احکام کا نسخ ثابت نہیں اب بھی اگر کسی موقعہ پر اہل حرب سے صلح ہو تو ان احکام پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ طوفان باندھنا ہاتھ پاؤں میں یہ کہ کسی پر جھوٹا دعویٰ کریں یا جھوٹی گواہی دیں یا کسی معاملہ میں جھوٹی قسم کھا جاویں اپنی عقل سے بنا کر اور ایک معنی یہ کہ بیٹا جنا کسی اور سے اور لگا دیں کسی کو یا ان جنا ڈال لیویں اور باپ پر لگا دیں۔ حدیث میں فرمایا جو عورت بیٹا لگاوے کسی کا کسی کو اس پر بہشت کی بو حرام ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ یعنی منکروں کو توقع نہیں کہ قبر سے کوئی اٹھے گا یہ کافر بھی ویسے ہی ناامید ہیں ۱۲ منہ رحمہ ف۳ بندے کو دعویٰ کی بات سے ڈرا چاہیے کہ اس کا نباہنا مشکل پڑتا ہے ایک جگہ مسلمان جمع تھے کہنے لگے ہم اگر جانیں کہ اللہ کو بہت کیا کام بھاتا ہے تو وہی اختیار کریں۔ تب یہ آیت اتری اگلی ۱۲ منہ رحمہ

تشریح اَن تقولوا مالا تفعلون (۳) یعنے با خدا عہد کنید و لوفا نکنید۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے رحمہ قول سے دعویٰ مراد لیا ہے اور اس پر بڑا حکیمانہ فائدہ تحریر فرمایا ہے۔ یعنی یہ بات اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت ناپسندیدہ اور مبغوض ہے کہ تم جو بات زبان سے کہتے ہو اس کو کرتے نہیں یا جو بات دوسروں سے کہتے ہو وہ خود نہیں کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ امر بالمعروف کرو لیکن خود بھی اس پر عمل کرو، حضرت عبداللہ بن عباس رضہ سے ایک شخص نے وعظ کہنے کی اجازت طلب کی کہ میں لوگوں کو نصیحت کرنے اور وعظ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ تونے قرآن کریم کی تین آیتوں پر غور کر لیا ہے اس نے عرض کیا کہ وہ تین آیتیں کون سی ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو سورۂ بقرہ کی آیت ہے۔ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم یعنی کیا تم لوگوں کو حکم کرتے ہو، بھلائی کا اور خود اپنے نفسوں کو فراموش کر دیتے ہو، اور دوسری آیت سورۂ ہود کی ہے وما ارید ان اخالفکم الی ما انہاکم یعنی حضرت شعیب نے اپنی قوم فرمایا تھا کہ میرا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ جس بات سے تم کو روکتا اور منع کرتا ہوں وہ خود کرنے لگوں، تیسری آیت سورہ صف کی ہے۔ لم تقولون مالا تفعلون یعنے اے مسلمانو! لوگوں سے وہ بات

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو، اے قوم میری! کیوں ستاتے ہو مجھ کو؟ اور جانتے ہو کہ میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا

اللہ کا بھیجا آیا ہوں تمہارے پاس۔ پھر جب وہ پھر گئے، پھیر دیئے اللہ نے ان کے دل۔ اور اللہ راہ

يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ

نہیں دیتا بے حکم لوگوں کو ف۱ ۞ اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے بنی

اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ

اسرائیل! میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف، سچا کرتا اس کو جو مجھ سے آگے ہے

التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا

توارات اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی، جو آوے گا مجھ سے پیچھے اس کا نام ہے احمد

جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

پھر جب آیا ان کے پاس کھلے نشان لے کر، بولے یہ جادو ہے صریح ف۲ ۞ اور اس سے بے انصاف

عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کون ہے جو باندھے اللہ پر جھوٹ، اور اس کو بلاتے ہیں مسلمان ہونے کو۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا

الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ

بے انصاف لوگوں کو ف۳ ۞ چاہتے ہیں کہ بجھاویں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے۔ اور اللہ کو پوری کرنی

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ

اپنی روشنی، اور پڑے برا مانیں منکر ۞ وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھ لے کر، اور سچا

الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ ع يٰٓاَيُّهَا

دین، کہ اس کو اوپر کرے دینوں سے سب سے، اور پڑے برا مانیں شریک والے ۞ اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

میں بتاؤں تم کو ایک سوداگری، کہ بچاوے تم کو ایک دکھ کی مار سے ۞

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے

ع ۹ / ۱ / ۶

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے اس شخص نے کہا میں نے تو ان آیتوں پر کبھی غور نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے فرمایا تجھ کو وعظ کہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، خلاصہ یہ کہ آیت امر بالمعروف سے نہیں روکتی بلکہ عالم کو اپنے علم پر عمل کرنے کی تاکید کرتی ہے جو لوگ آیت کا تعلق جہاد سے بتاتے ہیں ان کا مطلب ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جن کو پورا نہیں کیا کرتے، جہاد کا شوق ظاہر کرتے ہو اور جہاد کے موقعہ پر کوتاہی کرتے ہو۔ بعض حضرات نے فرمایا آیت عام ہے اور ایسے لوگوں کے لئے تہدید ہے جو محض لفاظی اور بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے کے عادی ہیں اور عمل کے اعتبار سے کمزور اور تہی دامن ہیں۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ یعنی بنی اسرائیل ہر بات میں ضد کرتے اپنے رسول سے آخر مردود ہوگئے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ حضرتؐ کا نام دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا اور فرشتوں میں احمد ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ یہ فرمایا احوال کتاب والوں کا جو حضرتؐ کی خبر چھپاتے تھے ۱۲ منہ رحمہ

تشریح ف۲

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس واضح پیشین گوئی کی تحقیق اگلے صفحہ (ضمیمہ) میں دیکھو۔

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

مال سے اور جان سے - یہ بہتر ہے تمہارے حق میں، اگر تم سمجھ رکھتے ہو ٭

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ

بخشے وہ تمہارے گناہ، اور داخل کرے تم کو باغوں میں، جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں، اور

طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ

ستھرے گھروں میں بسنے کے باغوں میں - یہ ہے بڑی مراد ملنی - اور ایک اور چیز دے جس کو تم چاہتے

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ہو، مدد اللہ کی طرف سے، اور فتح شتاب - اور خوشی سنا ایمان والوں کو ٭ اے ایمان

اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ

والو! تم ہو مددگار اللہ کے، جیسے کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے یاروں کو،

مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

کون ہے کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ میں؟ بولے یار، ہم ہیں مددگار اللہ کے،

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ

پھر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل میں، اور منکر ہوا ایک فرقہ -

فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع

پھر زور دیا ہم نے ان کو، جو یقین لائے تھے، انکے دشمنوں پر، پھر ہو رہے غالب ٭ ف ا

ع ۵ ۱

(۶۲) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۰)

اٰيَاتُهَا ۱۱ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورہ جمعہ مدنی ہے، اور اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں اور دو رکوع ہیں ٭

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں، بادشاہ، پاک ذات، زبردست،

الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ

حکمت والا ٭ وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول، ان ہی میں کا، پڑھتا ان پاس

فوائد

ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کیں ہیں تب ان کا دین نشر ہوا جیسے ہمارے حضرت کے پیچھے بھی خلیفوں نے اس سے زیادہ کیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۱۳) اور ان نعمتوں اور اس بڑی کامیابی کے علاوہ تمہارے لئے ایک اور نعمت بھی ہے جس کو تم چاہتے اور دوست رکھتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مدد اور قریب الحصول فتح ہے اور اے پیغمبر! آپ ان مسلمانوں کو بشارت دیدیجئے۔ یعنی ان ثمرات اور نتائج حقیقیہ کے علاوہ جو تمہارے ایمان اور جہاد پر مرتب ہونگے ایک اور نعمت عاجلہ بھی ہے جو تم کو محبوب ہے۔ تحبونہا فرمایا کیونکہ عام طور سے انسانی طبائع فوائد عاجلہ کو محبوب اور مرغوب رکھتی ہیں وہ محبوب نعمت کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے غیبی مدد اور قریب ملنے والی فتح آخر میں اپنے پیغمبر کی زبانی اس فتح کی بشارت دلوائی اس فتح سے اشارہ یا تو مکہ کی فتح کی طرف ہے یا شاید روم کی فتح مراد ہو یا فارس کی بہرحال ایک بڑی فتح کی بشارت اور خوشخبری فرمائی چونکہ سورت کی ابتدا میں صف باندھ کر اور جم کر لڑنے کا ذکر فرمایا تھا۔ اسلئے اسی مضمون کا یہاں تتمہ فرمایا اور آخر ایک پیغمبر کی امت اور اس کے جاں نثار حواریوں کی کامیابی کا ذکر فرمایا، (۱۴) اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے یعنی اسکے دین کے اسی طرح مددگار ہو جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کام میں کون میرا مددگار ہوتا ہے اس پر حواریوں نے جواب دیا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے یعنی اس کے دین کے مددگار ہیں پھر ان کی کوشش کے بعد بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لے آئے اور کچھ لوگ منکر ہوگئے۔ پھر جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے ان کی مدد کی اور ان کو ان کے دشمن کے مقابلہ میں قوت عطا فرمائی، سو وہ ایمان والے غالب ہوگئے، حواری کے معنے مخلص اور برگزیدہ اور صفیہ کہتے ہیں، حور کے لفظی معنی سفیدی اور بیاض کے ہیں۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگرد تھے اور کپڑے دھویا کرتے تھے ان دھوبیوں کی تعداد بارہ تھی۔ پوری تفصیل آل عمران میں ملاحظہ کیجئے۔

يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ

اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے تھے وہ صریح بھلاوے

مُّبِينٍ ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳﴾

میں ف۔ اور ایک اوروں کے واسطے انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا ف

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۴﴾

یہ بڑائی اللہ کی ہے، دیتا ہے جس کو چاہے ۔ اور اللہ کا فضل بڑا ہے ٭

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ

کہاوت ان کی جن پر لادی تورات، پھر نہ اٹھائی انہوں نے جیسے کہاوت گدھے کی، پیٹھ پر لے چلتا ہے کتابیں۔

يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ

بری کہاوت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے جھٹلائیں اللہ کی باتیں۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوٓا

اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو ف ٭ تو کہہ، اے یہود ہونے والو!

إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا

اگر تم دعویٰ کرتے ہو، کہ تم دوست ہو اللہ کے سب لوگوں کے سوا، تو مناؤ مرنے

الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۶﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ أَبَدًا ۢ بِمَا

کو، اگر تم سچے ہو ف ٭ اور کبھی نہ مناویں گے مرنا، جس واسطے آگے

قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ ۢ بِالظّٰلِمِينَ ﴿۷﴾ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ

بھیج چکے ہیں ان کے ہاتھ۔ اور اللہ کو خوب معلوم ہیں گناہ گار ٭ تو کہہ، موت وہ ہے

الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلٰقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلٰى عٰلِمِ

جس سے تم بھاگتے ہو، سو وہ تم سے ملنی ہے، پھر پھیرے جاؤ گے اس چھپا اور

الْغَيْبِ وَالشَّهٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۸﴾

کھلا جاننے والے پاس، پھر جتا دے گا تم کو جو کرتے تھے ف ٭

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

اے ایمان والو! جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کے

ع ۸ / ۱۱

فوائد

ف ان پڑھے عرب کے لوگ تھے ان کے پاس نبی کی کتاب نہ تھی۔ ۱۲ منہ رح

ف یعنی یہی رسول دوسرے ان پڑھوں کے واسطے بھی ہے رہے فارس کے لوگ وہ بھی نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے۔ حق تعالےٰ نے اول عرب پیدا کئے اس دین کو تھامنے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے ۱۲ منہ رح۔ ف یہود کے عالم ایسے تھے کتاب پڑھی اور دل میں کچھ اثر نہ ہوا اللہ ہم کو پناہ دے۔ ۱۲ منہ رح

ف جس کو معلوم ہو کہ مجھ کو اللہ کے ہاں درجہ ہے اور خطرہ نہیں تو بیشک وہ مرنے سے خوش ہو نہ ڈرے۔ ۱۲ منہ رح ف یہود کی خرابی یہی تھی کہ دین سمجھتے بوجھتے دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے ایسی بات سے ہم کو منع کیا۔ جمعہ کا تقید بھی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام میں نہ لگو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ (۵) جن پر لادی تورات، لفظی ترجمہ یہ ہے، جو اٹھوائے گئے تورات، مراد یہ ہے کہ جنہیں تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔ چونکہ آگے ان یہود کو گدھے سے تشبیہ دیگئی ہے اس لئے شاہ صاحبؒ نے اسکی مناسبت سے حملوا کا ترجمہ لادی کیا ہے "لادنا" جانور پر بوجھ رکھنا، کے معنے میں آتا ہے

(۶) تو مناؤ مرنے کو، یعنی مرنے کی خواہش کرو، منانا بمعنی چاہنا خواہش کرنا، اب نہیں بولا جاتا۔

خلاصہ یہ کہ بعض روایات میں چونکہ آخرین کی تفسیر میں فارس کا ذکر آیا ہے۔ اس بناء پر حضرت شاہ صاحب نے وہ قول اختیار کیا ہے۔ لیکن اس امر کی گنجائش ہے کہ تفسیر میں عام مفہوم کو اختیار کیا جائے تاکہ عموم میں اہل فارس بھی داخل ہو جائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت کی یہ قوی دلیل ہے کہ آپ کے پیغام کو سربلند کرنے کے لئے عرب کے بعد عجم کی بڑی بڑی بہادر قومیں کھڑی ہوئیں اور دنیا کی ہر قوم نے اسلام کی عظمت کے پرچم بلند کرنے کا حق ادا کیا۔ حد یہ ہے کہ جس جنگجو قوم (تاتاری مغل) نے پچاس سال تک مسلمانوں پر جبر و تشدد کی تلوار چھائی اس نے بھی اسلام کے آگے سر جھکا دیا۔ اقبال مرحوم نے کہا ؎

ہے عیاں فتنۂ تاتار کے افسانہ سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے

شاہ ولی اللہ رح نے ہندوستان کے بارے میں تفہیمات حصہ دوم میں عجیب پیشگوئی کی ہے، دیکھئے وہ کس رنگ میں پوری ہوتی ہے واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون۔ (۶) یعنی بے عمل کی یہ حالت کہ توریت کے احکام کی صریح خلاف ورزی کے مرتکب

بقیہ اگلے صفحہ پر

فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ

تو دوڑو اللہ کی یاد کو ، اور چھوڑ دو بیچنا - یہ بہتر ہے تمہارے حق میں ، اگر تم کو

تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا

سمجھ ہے ! ف١ پھر جب تمام ہو چکے نماز ، تو پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو

مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾

فضل اللہ کا ، اور یاد کرو اللہ کو بہت سا ، شاید تمہارا بھلا ہو ف٢ ٭

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا

اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا ، کھنڈ جاویں اس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جاویں کھڑا -

عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾

تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے بہتر ہے تماشے سے اور سودے سے . اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا ف٣

ع ٢ / ١٢

آیاتہا ١١ ﴿٦٣﴾ سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ مَدَنِيَّةٌ ﴿١٠٤﴾ رکوعاتہا ٢

سورۂ منافقون مدنی ہے اور اس میں گیارہ (١١) آیتیں اور دو رکوع ہیں -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ٭

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ

جب آویں تیرے پاس منافق ، کہیں ہم قائل ہیں ، تو رسول ہے اللہ کا ، اور اللہ

يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿١﴾

جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے ، اور اللہ گواہی دیتا ہے ، کہ یہ منافق جھوٹے ہیں ، ٭

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ

رکھی ہیں اپنی قسمیں ڈھال بنا کر پھر روکتے ہیں اللہ کی راہ سے - یہ لوگ برے کام ہیں

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ

جو کر رہے ہیں ٭ یہ اس پر کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے ، پھر مہر ہو گئی ان

قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَ

کے دل پر ، اب وہ نہیں بوجھتے ٭ اور جب تو دیکھے ان کو ، خوش لگیں تجھ کو ان کے ڈیل ڈول اور

وقف لازم

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہو اور دعویٰ یہ کرتے ہو کہ نحن ابناء الله واحباؤہ اور لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ اور لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاریٰ . غرض یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کی نگاہ محبت اور الفت اور بخشش میں تم ہی تم ہو کوئی دوسرا یعنی مسلمان اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے مستحق ہی نہیں ہیں تو تم موت کی تمنا کرو .

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف١ ہر اذان کا یہ حکم نہیں کیونکہ جماعت پھر بھی ملے گی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا پھر کہاں ملے گا . اللہ تعالیٰ کی یاد کہا خطبہ کو ایسے وقت جاوے کہ خطبہ سنے ١٢ منہ رح

ف٢ یہود کے ہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا سارے دن سودا منع تھا اس امت کو فرما دیا کہ تم نماز کے بعد روزی تلاش کرو ، اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کی یاد نہ بھولو . ١٢ منہ رح

ف٣ ایک بار جمعہ میں حضرت خطبہ فرما رہے تھے . اسی وقت بنجارا آیا اس کے ساتھ نقارہ بجتا پہلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی لوگ دوڑے کہ اس کو ٹھہراویں نماز پھر پڑھ لیں گے حضرت کیساتھ بارہ آدمی رہ گئے انہی سے نماز پڑھی یہ اس پر اترا . ١٢ منہ رح

تشریح

انفضوا الیھا (١١) کھنڈ جاویں اس کی طرف ، پھیل جاویں ، بکھر جاویں جمعہ کی نماز مسلمانوں کی اجتماعیت کے مظاہرہ اور ملی شوکت کے اظہار کی مصلحت پر مشتمل ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ یہ ہفتہ واری عبادتی اجتماع ہر ہر محلہ کی مسجد میں نہ ہو بلکہ جامع شہر میں یا ضرورت کے پیش نظر دو ایک بڑی مسجدوں میں جمعہ کی نماز ادا کی جائے ، یہ حقیقت ہر حال میں پیش نظر رہے کہ ملت کی اجتماعی شوکت کے اظہار کو نقصان نہ پہنچے .

اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ

اگر بات کہیں، سُننے تو ان کی بات - کیسے ہیں جیسے لکڑی لگا دی دیوار سے - جو کوئی چیخے جانیں

صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى

ہم ہی پر بلا آئی - وہی ہیں دشمن، ان سے بچتا رہ - گردن مارے ان کی اللہ، کہاں

يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سے پھرے جاتے ہیں ٭ اور جب کہیئے ان کو، آؤ! معاف کروا دے تم کو رسول اللہ کا،

لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾

مٹکاتے ہیں اپنے سر، اور تو دیکھے کہ وہ رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں ٭

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ

برابر ہے ان پر، تو معافی چاہے ان کی یا نہ معافی چاہے - ہرگز نہ معاف کرے گا

اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾ هُمُ

ان کو اللہ - مقرر اللہ راہ نہیں دیتا بے حکم لوگوں کو ٭ وہی ہیں جو

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى

کہتے ہیں، مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے، جب تک

يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

کہ کھنڈ جاویں - اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے، و لیکن منافق نہیں

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

بوجھتے ٭ کہتے ہیں، البتہ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو،

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ

تو نکال دے گا جس کا زور ہے بے قدر لوگوں کو - اور زور اللہ کا ہے، اور اس کے رسول کا،

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ ع

اور ایمان والوں کا، لیکن منافق نہیں سمجھتے ف ٭

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ

اے ایمان والو! نہ غافل کریں تم کو تمہارے مال اور تمہاری

فوائد ف ایک سفر میں دو شخص لڑ پڑے ایک مہاجرین میں کا ایک انصار کا پھر انکو حضرت نے ملا دیا۔ منافق پیٹھ کے پیچھے کہنے لگے، ہم ان کو اپنے شہر میں جگہ نہ دیتے تو ہم سے مقابلہ کیوں کرتے۔ ایک نے کہا تمہیں خبرگیری کرتے ہو تو یہ لوگ رسول کے ساتھ جمع رہتے ہیں۔ خبرگیری چھوڑ دو آپ ہی متفرق ہو جاویں۔ ایک نے کہا۔ اب کے سفر سے ہم مدینہ پہنچیں تو جس کا اس شہر میں زور ہے چاہیئے بے قدروں کو نکال دے ایک صحابی نے یہ باتیں سُنیں حضرت پاس نقل کیں حضرت نے بلایا پوچھا تو قسمیں کھا گئے کہ اس نے ہماری دشمنی سے جھوٹ کہا اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کیا۔ ۱۲ منہ

تشریح تعجبك اجسامهم (۴) خوش لگیں تجھ کو ان کے ڈیل، ڈیل یعنی جسم، یعنی ان کے جسم آپ کو اچھے معلوم ہوں ؛؛ فتح الرحمٰن صفحہ ۹۲۰ الامین یعنی عرب و اٰخرین یعنی فارس و سائر عجم۔ فتح الرحمٰن صفحہ ۹۲۴ ليخرجن الاعز یعنی توانگران اہل نفاق، فقراءِ مسلمین، شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے ترجمہ کیا۔ البتہ نکال دیں گے عزت والے ان میں سے ذلت والوں کو لیکن شاہ عبدالقادر صاحبؒ کا ترجمہ لفظ (اعزّ) کے لغوی معنی اور قولِ منافقین کی صحیح مُراد کو زیادہ واضح کر رہا ہے۔ یعنی دیکھنے میں بڑے متین ڈیل ڈول ایسا کہ دیکھ کر اچنبھا ہو، ظاہری قد و قامت کے اعتبار سے خوش نما باتیں ایسی دلچسپ اور شیریں کہ آپ کان لگا دیں، لچھے دار گفتگو کریں، حالت یہ کہ اندر سے بالکل کھوکھل اور بے کار جیسے خشک لکڑیاں کہ دیوار کے سہارے رکھی ہیں۔ محض بے کار کسی کام کے نہیں سوائے اس کے کہ ایندھن کے کام آئیں اور آگ میں جلائے جائیں۔ ڈرپوک ایسے کہ ذرا غل غپاڑہ ہو کوئی چیخ کر بولے، یا کہیں سے غل کی آواز آئے تو سمجھیں کہ ان پر ہی کوئی آفت آئی خلاصہ یہ کہ دیکھنے میں مرد معقول اور دل سے منافقین کی صحیح تصویر ہے، ہیجڑوں جیسے بزدل اور نامرد ،(۶) سورۂ برات میں گزر چکا ہے کہ اگر آپ ستر بار بھی استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف نہیں کرے گا اس موقعہ پر منقول ہے کہ آپنے بعض صحابہ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ستر بار فرمایا ہے میں ستر بار سے زیادہ استغفار کی دعا کروں گا شاید پھر قبول ہو جائے گی۔ سورۂ منافقون میں فرمایا استغفار کرنا یا نہ کرنا ان کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں سورۂ برات میں ہم مفصل عرض کر چکے ہیں کہ اس استغفار کی وجہ کیا تھی اور لوگوں کی تالیف قلوب کے لئے اس کی

ع ۱ ۸ ۱۴

بقیہ اگلے صفحہ پر

أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ

اولاد، اللہ کی یاد سے - اور جو کوئی یہ کام کرے، تو وہی لوگ ہیں

الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَأَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ

ٹوٹے میں آئے ؛ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا، اس سے پہلے کہ

يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ أَخَّرْتَنِيْٓ إِلٰٓى

پہنچے کسی کو تم میں موت، تب کہے اے رب! کیوں نہ ڈھیل دی مجھ کو

أَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ

ایک تھوڑی مدت، کہ میں خیرات کرتا، اور ہوتا نیک لوگوں میں ؛ اور ہرگز نہ ڈھیل

اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

دے گا اللہ کسی جی کو جب پہنچا اس کا وعدہ - اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو ؛

(آیاتہا ۱۸) (۶۴) سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۸) (رکوعاتہا ۲)

سورۂ تغابن مدنی ہے، اور اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ

پاکی بولتا ہے اللہ کی، جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اسی کا راج ہے اور اسی کو تعریف ہے

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ

اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ؛ وہی ہے جس نے تم کو بنایا - پھر کوئی تم میں منکر ہے - اور کوئی تم میں

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ

ایماندار - اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ؛ بنائے آسمان اور زمین تدبیر سے ، اور صورت کھینچی

فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

تمہاری، پھر اچھی بنائی تمہاری صورت اور اسی کیطرف پھر جانا ہے ف ؛ جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور

وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ أَلَمْ

زمین میں اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو - اور اللہ کو معلوم ہے جیوں کی بات ؛ کیا

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) ضرورت کیوں پیش آئی تھی بعض منافقوں کے رشتہ دار پختہ مسلمان ہوگئے تھے ان کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ اگر حضور ﷺ ہمارے عزیزوں کے حق میں جو نفاق میں مبتلا ہیں، دعا کر دیں اور استغفار کر دیں، تو اللہ تعالٰے ان کو مخلص مسلمان بنا دے اور وہ بھی ہماری طرح پختہ مؤمن ہو جائیں۔ غرض بعض اور بھی اسی قسم کی وجوہات تھیں جن کی بنا پر دربار رسالت سے استغفار کی جاتی تھی۔ بالآخر منافقوں کی بڑھتی ہوئی شرارت اور اسلام کش پالیسی کے پیش نظر ان کی عدم مغفرت کا صاف اعلان فرما دیا گیا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف سب جانوروں سے انسان کی خلقت اچھی ہے۔

تشریح (۳) اس نے آسمانوں کو اور زمین کو کمال حکمت کے ساتھ بنایا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں۔ سو تمہاری صورتیں بہت اچھی بنائیں۔ اور سب کی بازگشت اسی کیطرف ہے یعنی آسمان و زمین کی ساخت اور بناوٹ میں کمال حکمت کی رعایت رکھی گئی ہے۔ تمام مخلوق اسی رعایت کی وجہ سے فائدہ اٹھا رہی ہے اور تمام خلق کی ضروریات زندگی اسی زمین و آسمان سے وابستہ ہے پھر تمام مخلوق میں سے انسان کو بہترین صورت بنایا اور قد و قامت اور ناک نقشے کے اعتبار سے اس کو خوشنما اور موزوں طریق پر ترتیب دیا، حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں سب جانوروں سے انسان کی خلقت اچھی ہے اس خوبی اور کمال حسن کو انسان بھی سمجھتا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان کسی اور مخلوق کی صورت میں تبدیل ہونے کی خواہش نہیں کرتا۔ الیہ المصیر کا مطلب ظاہر ہے کہ اس سارے کارخانے کو بیکار نہ سمجھو کیونکہ سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے اور تمام امور کا فیصلہ اسی کے حکم سے ہونے والا ہے۔ (۴) وہ اللہ تعالٰے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ

پہنچا نہیں تم کو احوال ان لوگوں کا ؟ جو منکر ہو چکے ہیں پہلے، پھر چکھی سزا اپنے کام کی اور ان کو دکھ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا

کی مار ہے ؂ یہ اس پر کہ لاتے تھے ان پاس ان کے رسول نشانیاں، پھر کہتے،

أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا ۚ وَاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝٦

کیا آدمی ہم کو راہ سوجھاویں گے ؟ پھر منکر ہوئے اور منہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں

زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ

سراہا ؂ دعویٰ کرتے ہیں منکر، کہ ہرگز ان کو اٹھانا نہیں تو کہہ، کیوں نہیں ! قسم ہے میرے رب کی، تم کو بے

لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝٧ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ

شک اٹھانا ہے، پھر تم کو جتانا ہے جو تم نے کیا۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے ؂ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور

رَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٨

اسکے رسول پر، اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔ اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے ؂

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَ

جس دن تم کو اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن، وہ دن ہے ہار جیت کا۔ اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر

يَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اور کرے کام بھلا، اُتارے اس سے اس کی برائیاں اور داخل کرے اس کو باغوں میں، جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

بہتی ندیاں، رہا کریں ان میں ہمیشہ۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی ؂ اور جو منکر ہوئے اور

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝١٠

جھٹلائیں ہماری آیتیں، وہ ہیں دوزخ والے، رہا کریں اسمیں۔ اور بری جگہ پہنچے ف ؂

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ

نہیں پڑتی کوئی تکلیف بن حکم اللہ کے۔ اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر، راہ بتاوے اسکے

قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝١١ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ

دل کو۔ اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے ف ؂ اور حکم مانو اللہ کا، اور حکم مانو رسول کا۔ پھر اگر

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

آسمانوں کی اور زمین کی ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور وہ ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ اور پوشیدہ رکھتے ہو اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ تعالےٰ سینوں کی پوشیدہ باتوں تک کو خوب جاننے والا ہے۔

فوائد ف دن ہار جیت کا یہ کہ ہر آدمی کا ایک گھر ہے۔ بہشت میں ایک دوزخ میں، بہشت والوں نے لے لیے گھر لیے اور دوزخیوں کے بھی، دوزخی ہارے بہشتی جیتے۔ ۱۱ منہ رح ف۲ راہ بتاوے صبر کی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵) کیا تم کو ان کی خبر نہیں پہنچی جواب سے پہلے یعنی تم سے پہلے کفر کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے اعمال کے وبال کا مزا چکھا اور ان کے لئے اور بھی دردناک عذاب ہونے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم سے پہلے جنہوں نے کفر کیا تھا ان کی خبر تم کو نہیں پہنچی اور کیا ان کی خبر تم تک نہیں آئی کہ ان کو انکے اعمال کا بدلا دنیا میں بھی ملا۔ اور انہوں نے اپنے اعمال کے وبال کا مزہ چکھا یہ مزا چکھنا تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب موجود ہے۔ اور ان کو ابھی اور دردناک عذاب ہونے والا ہے۔ یعنی یہاں تو جو وبال پڑا وہ تو پڑا ابھی آخرت میں اور دردناک عذاب تیار ہے۔

یوم التغابن

(۹) وہ دن ہے ہار جیت کا، لغت میں غبن کے معنی نقصان پہنچانا اور دھوکا دینا۔ شاہ ولی اللہ نے ترجمہ کیا "ظہور غبن"، شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے "غبن دینے کا دن" لکھا اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے تغابن کے مجازی (لازم) معنی کئے، کیونکہ جب دو آدمی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے تو ان میں سے ایک جیتے گا اور ایک ہارے گا۔ شاہ صاحب کے بعد اردو والوں کو اس سے بہتر لفظ نہیں مل سکا۔

ع ۱ ‏ ۱۰ ‏ ۱۵

تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

تم منہ موڑو، تو ہمارے رسول کا کام یہی ہے پہنچا دینا کھول کر ۔ اللہ ! اس بن کسی کی بندگی نہیں ۔ اور اللہ پر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ

چاہیئے بھروسا کریں ایمان والے ۔ اے ایمان والو ! بعضے تمہاری جوروئیں اور اولاد دشمن

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

ہیں تمہارے، سو ان سے بچتے رہو ۔ اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو، تو اللہ ہے بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

مہربان ف ۔ تمہارے مال اور اولاد یہی ہے جانچنے کو ۔ اور اللہ جو ہے اسکے پاس ہے نیگ بڑا ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

سو ڈرو اللہ سے جہاں تک سکو، اور سنو اور مانو، اور خرچ کرو اپنے بھلے کو ۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ

اور جس کو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے، سو وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے ۔ اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ لا

قرض دینا، وہ دونا کر دے تم کو، اور تم کو بخشے ۔ اور اللہ قدردان ہے تحمل والا ۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع

جاننے والا چھپے اور کھلے کا، زبردست حکمت والا ۔

ع ۲ ۸ ۱۶

آیاتہا ۱۲ ﴿۶۵﴾ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۹۹﴾ رکوعاتہا ۲

سورہ طلاق مدنی ہے، اور اس میں بارہ (۱۲) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی ! جب تم طلاق دو عورتوں کو، تو ان کو طلاق دو ان کی عدت پر، اور گنتے رہو

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

عدت ۔ اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا ۔ مت نکالو ان کو انکے گھروں سے اور وہ بھی نہ نکلیں

فوائد ف یعنی جورو بیٹے کے واسطے بہت نیکی کھوتا ہے بہت برائی میں پڑتا ہے مگر تو بھی سلوک ان سے نیک ہی رکھو اور آپ بچتے رہو ۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (۱۵) خلاصہ یہ کہ تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے حق میں دشمن ہیں کہ تم کو نیک کاموں سے روکتے ہیں پھر اگر تمہاری تنبیہ پر وہ اظہار معذرت کریں اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں تو تم درگزر کرو اور معاف کردو، اور بخش دو، بیشک اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے ۔ بخشنے والوں کو پسند کرتا ہے اور بہرحال بیوی بچے حسن سلوک کے مستحق ہیں چنانچہ جب ہجرت کرنے کے بعد گھر والوں نے اپنی غلطی تسلیم کرلی تو خاوندوں نے اور باپوں نے معاف کردیا ۔ آگے اموال اور اولاد کی طرف سے پھر آگاہ فرمایا کہ بسا اوقات ان چیزوں کا انہماک اور شغل آخرت کے کاموں میں سستی اور کاہلی کا موجب ہوتا ہے ۔ چنانچہ ارشاد فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ایک آزمائش کی چیز ہیں اور اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے یعنی جس طرح مصیبت میں صبر کا امتحان ہے ۔ اسی طرح اموال و اولاد میں بھی شکر کا امتحان ہے یوں تو اس عالم میں ہر چیز ایک دوسرے کے لئے آزمائش ہے ۔ وجعلنا بعضکم لبعض فتنہ سورہ فرقان میں فرمایا ہے لیکن ہر نعمت حضرت حق تعالیٰ کی جانب سے آزمائش اور موجب امتحان ہے کہ اس نعمت کا شکر کون ادا کرتا ہے اور نعمت میں منہمک ہو کر آخرت کو کون فراموش کرتا ہے ۔

إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ

مگر جو کریں صریح بے حیائی - اور یہ حدیں ہیں باندھی اللہ کی - اور جو کوئی بڑھے

حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ

اللہ کی حدوں سے، تو اس نے برا کیا اپنا - اس کو خبر نہیں شاید اللہ نیا نکالے اس

بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴿١﴾ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ

پیچھے کچھ کام ف ۱ پھر جب پہنچیں اپنے وعدہ کو، تو رکھ لو ان کو دستور سے، یا

فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟

چھوڑ دو ان کو دستور سے، اور گواہ کر لو دو معتبر اپنے میں کے، اور سیدھی کہو

ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ

گواہی اللہ کے واسطے، یہ بات جو ہے، اس سے سمجھ جاوے گا، جو کوئی یقین رکھتا ہوگا اللہ پر،

وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ

اور پچھلے دن پر - اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے، وہ کر دے اس کا گذارہ - اور روزی دے اس

مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ

کو، جہاں سے اس کو خیال نہ ہو - اور جو کوئی بھروسہ رکھے اللہ پر، تو وہ اس کو بس ہے -

إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾

اللہ مقرر پورا کر لیتا ہے اپنا کام - اللہ نے رکھا ہے ہر چیز کا اندازہ ف

وَٱلَّٰٓـِٔى يَئِسْنَ مِنَ ٱلْمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمْ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ

اور جو عورتیں نا امید ہوئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں، اگر تم کو شبہ رہ گیا، تو

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَٰثَةُ أَشْهُرٍ وَٱلَّٰٓـِٔى لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُو۟لَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ

ان کی عدت ہے تین مہینے اور ایسے ہی جن کو حیض نہیں آیا اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے انکی عدت

أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مِنْ أَمْرِهِۦ يُسْرًا ﴿٤﴾

یہ کہ جن لیں پیٹ کا بچہ - اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے، کر دے اس کو اسکے کام میں آسانی ف ۴

ذَٰلِكَ أَمْرُ ٱللَّهِ أَنزَلَهُۥٓ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّـَٔاتِهِۦ وَ

یہ حکم ہے اللہ کا جو اتارا تمہاری طرف - اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے اتار دے اس سے اسکی برائیاں، اور

فوائد ف ۱ طلاق دو عدت پر، عدت تین حیض ہیں، حیض سے پہلے دو کہ سارا حیض گنتی میں آوے اور اس پاکی میں نزدیکی نہ کی ہو اور جس جگہ وہ عورت رہتی تھی، طلاق کے وقت اسی گھر میں عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے یہ نکلنا بے حیائی ہے اسواسطے یہ فرمایا کہ شاید پھر دونوں میں صلح ہو جاوے اللہ یہ نیا کام نکالے ۱۲ منہ رح ف ۲ طلاق دے کر عدت ہو چکنے سے پہلے اگر چاہے رکھ لینا تو رجعت پر دو گواہ کر لے تا لوگوں میں متہم نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح ف ۳ یعنی تین حیض عدت فرمائی اگر شبہ رہا ہو کہ جس کو حیض نہیں آیا یا بڑی عمر سے موقوف ہوا اس کی عدت کیا ہوگی تو بتادی تین مہینے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳) اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے کافی ہوتا ہے بیشک اللہ تعالےٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ میاں، بیوی کے تعلقات میں چونکہ تقوٰی اور پرہیزگاری کو بڑا دخل ہے کیونکہ اسکے بغیر حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا امکان ہے اسلئے تقوٰی کی تاکید کرتے ہوئے اوپر فرمایا تھا کہ پرہیزگاروں کے لئے مخلصی اور کشائش کی راہ نکالدی جاتی ہے۔ اب فرمایا رزق رسانی بھی بے گمان ہوتی ہے اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے تمام امور میں کافی ہو جاتا ہے۔ یعنی متوکل کی تمام ضرورتوں اور حاجتوں کا ذمے دار ہوتا ہے بشرطیکہ توکل صحیح ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم اللہ تعالےٰ پر ایسا توکل کرو جو توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اس طرح تم کو رزق دے جس طرح پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس ہوتے ہیں۔ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر لیتا ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ اپنے کام پر پوری طرح قابو یافتہ ہے۔ سورہ یوسف میں فرمایا تھا واللہ غالب علیٰ امرہٖ یہاں غالب کو مقلوب کر کے فرمایا۔ بالغ امرہٖ۔ اللہ نے ہر شئی کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے یعنی جو چیز نازل فرماتا ہے وہ اندازہ کے ساتھ نازل فرماتا ہے اگرچہ ہر شئے کے خزانے موجود ہیں۔

يُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝٥ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ

بڑا دے اس کو نیگ ٭ گھر دو ان کو رہنے کو، جہاں تم آپ رہو، اپنے مقدور کے

وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ

موافق ، اور ایذاء نہ چاہو ان کی، تا تنگ پکڑو ان کو۔ اور اگر رکھتی ہوں پیٹ میں

فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ

بچہ، تو ان پر خرچ کرو، جب تک جنیں پیٹ کا بچہ۔ پھر اگر دودھ پلاویں تمہاری خاطر،

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ

تو دو ان کو ان کے نیگ ۔ اور سکھاؤ آپس میں نیکی ۔ اور اگر

تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝٦ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ

آپس میں ضد کرو، تو دودھ دے رہے گی اسکی خاطر اور کوئی عورت ف ٭ چاہیے خرچ کرے کشائش والا اپنی

سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ

کشائش سے۔ اور جس کو ماپی ملتی ہے اس کی روزی، تو خرچ کرے جیسا دیا اس کو اللہ نے

اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ

کسی پر ذمہ نہیں رکھتا مگر اتنا جو اس کو دیا۔ اب کر دے گا اللہ کچھ سختی کے پیچھے

عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ

آسانی ٭ اور کتنی بستیاں اچھل چلیں اپنے رب کے حکم سے، اور اسکے رسولوں

فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨

کے، پھر ہم نے حساب میں پکڑا ان کو سخت حساب میں اور آفت ڈالی ان پر ان دیکھی آفت ٭

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ

پھر چکھی سزا اپنے کام کی، اور آخر اس کے کام میں ٹوٹا آیا ٭ رکھی ہے

اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ڤ الَّذِيْنَ

اللہ نے ان کے واسطے سخت مار۔ سو ڈرتے رہو اللہ سے، اے عقل والو ! ٭ جن کو

اٰمَنُوْا ڕ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ

یقین ہے۔ اللہ نے اتاری ہے تم پر سمجھوتی ۔ رسول ہے جو پڑھتا ہے تم پاس

فوائد

ف بچے کا خرچ باپ پر ہے پیٹ میں ہو تو اس کی ماں کو کھلاوے پہناوے دودھ پیوے تو جو اور کو دیتا ہے نوکری اس کو دے جب تک ماں قبول کرے اور کو نہ دے اگر وہ قبول نہ کرے تب اور کو دے اور عدت تک مکان دینا ضرور ہے گو بچہ نہ ہو پیٹ میں ۱۲ منہ رح

تشریح

عتت (۸) اچھل چلیں، یعنی سرکش ہو گئیں اور خدا کے حکم کے سامنے غرور اور تکبر کرنے لگیں، ذو سعۃ من سعتہ (۷) کشائش والا اپنی کشائش سے، کشائش کے معنی فراخی، خوشحالی، سید عبداللہ نے اسے "وسعت والا، اپنی وسعت سے" کر دیا ہے۔ یہ ان کی اصلاح ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ (۱۰) اس نے تمہاری ہدایت کے لئے ایک نصیحت یعنی قرآن شریف یا رسول بھیجا ہے یا وہ نصیحت اور وہ قرآن دے کر ایک رسول بھیجا ہے۔ وہ ایسا رسول ہے جو تم پر اللہ تعالیٰ کی وہ آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ جو احکام الٰہی کو واضح کرنے والی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا اور نیک اعمال کا پابند رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو اچھی روزی عطا کی اور خوب دی اللہ نے ان کو روزی۔ آیت کا ترجمہ کئی طرح سے کیا گیا ہے ہم نے ایک طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ ذکر کو رسول سے بدل قرار دے کر ترجمہ کرنا سہل ہے اور ذکر بمعنی ذاکر کرنا چاہیئے اسی طرح آیات جنت کے ترجمہ میں بعض بعض حضرات نے آیات بینات کا ترجمہ واضح احکام کیا ہے مگر ہم نے الفاظ کی رعایت کیساتھ ترجمہ کیا ہے اسی لئے لیخرجکم میں بعض حضرات نے فاعل کی ضمیر رسول کیطرف راجع کی ہے بہرحال اہل ایمان اور اعمال صالح کے بجالانے والے مسلمانوں کو تاریکی سے نور کیطرف نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ایمان پر قائم رکھے اور مزید اعمال صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کو دنیوی تاریکیوں سے نکال کر ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل فرمائے یا بناوٹ اور ریاء سے محفوظ رکھ کر خلوص کیطرف لیجائے۔ اچھی روزی تو ظاہر ہے کہ جنت کے رزق سے بہتر اور کون سا رزق ہوگا آگے حضرت حق تعالیٰ نے

ع ۱ / ۱۷

مع ۱۴

ایٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ
آیتیں اللہ کی، کھلی سنانے والی، کہ نکالے ان کو جو یقین لائے، اور کیے بھلے کام اندھیروں

الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْہُ
سے اجالے میں۔ اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر، اور کرے کچھ بھلائی، اس کو داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ
کرے باغوں میں، نیچے بہتی جن کے نہریں، سدا رہیں ان میں ہمیشہ۔ البتہ خوب دی اللہ نے

لَہٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ
اس کو روزی ؐ اللہ وہ ہے جس نے بنائے سات آسمان اور زمینیں بھی

مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ
اتنی۔ اترتا ہے حکم ان کے بیچ، تا تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع
سکتا ہے، اور اللہ کی خبر میں سمائی ہے ہر چیز کی ؐ

ع ۵ ۱۸

آیاتها ۱۲ ﴿۶۶﴾ سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّةٌ ﴿۱۰۷﴾ رکوعاتها ۲

سورۂ تحریم مدنی ہے، اور اس میں بارہ (۱۲) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ
اے نبی! تو کیوں حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر۔ چاہتا ہے

مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾
رضا مندی اپنی عورتوں کی۔ اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ؐ

قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰہُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ
ٹھہرا دیا ہے اللہ نے تم کو کھول ڈالنا اپنی قسموں کا۔ اور اللہ صاحب ہے تمہارا۔ اور

الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
وہی ہے سب جانتا حکمت والا ؐ اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

اپنی خالقیت اپنی قدرت اور اپنے واجب الاطاعت ہونے کا اظہار فرمایا۔

حاشیہ صفحہ ہذا

فوائد ف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے ہاں سے شہد پینا موقوف کر دیا۔ خاطر سے اور بیبیوں کی اس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا اب جو کوئی اپنے مال کو کہے مجھ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی کفارہ دے تو اس کو کام میں لاوے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی ۱۲ منہ رحمہ

تشریح سورہ التحریم کا شان نزول

ان آیتوں میں بہت سے مسائل کا انکشاف ہو گیا۔ اگر کسی حلال چیز کو کوئی حرام کرے اگرچہ اعتقاداً اس کی حرمت کا قائل نہ ہو مگر اس کا استعمال حرام کرے تو اس کو چاہیئے کہ قسم کا کفارہ دیدے اور اسے حلال کرے ایسا کرنا معمولی بات ہے اور علمائے کرام اس کو خلاف اولیٰ کہتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس چونکہ خلاف اولیٰ کے ارتکاب سے بھی ارفع و اعلیٰ ہے اسلئے فرمایا اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

یہ مقام ان پانچ مقامات میں سے ایک ہے جس میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فہمائش کی گئی ہے، اور بقول شاہ صاحب کے تربیت فرمائی گئی ہے۔

(آل عمران (۱۲۸) صفحہ ۸۵ پر اسکی وضاحت گذر چکی ہے۔

حَدِيثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ

ایک بات ۔ پھر جب اس نے خبر کر دی اس کی، اور اللہ نے جتا دیا نبی کو یہ، جتائی نبی نے

وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ

اس میں سے کچھ اور ٹلا دی کچھ ۔ پھر جب وہ جتایا عورت کو، بولی! تجھ کو کس نے بتایا یہ؟

هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٣﴾ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ

کہا، مجھ کو بتایا اس خبر والے واقف نے ف ؎ اگر تم دونوں توبہ کرتیاں ہو تو جھک

صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَ

پڑے ہیں دل تمہارے ۔ اور اگر تم دونوں چڑھائی کرو گیاں اس پر، تو اللہ ہے اس کا رفیق اور

جِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿٤﴾

جبرئیل اور نیک ایمان والے ۔ اور فرشتے اس پیچھے مددگار ف ؎

عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ

ابھی اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو، اس کا رب بدلے میں دے اسکو عورتیں تم سے بہتر، حکمبردار

مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ﴿٥﴾

یقین رکھتیاں، نماز میں کھڑی، توبہ کرتیاں، بندگی بجالاتیاں، روزہ دار بیاہیاں اور کنواریاں ؎

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا

اے ایمان والو! بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جسکی چھپٹیاں

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ

ہیں آدمی اور پتھر، اس پر مقرر ہیں فرشتے تندخو زبردست، بے حکمی نہیں کرتے

اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اللہ کی جو بات ان کو فرمائی، اور وہی کرتے ہیں جو حکم ہو ف ؎ اے منکر ہونے

كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ ع ۱ ۱۹

والو! مت بہانے بناؤ آج کے دن ۔ وہی بدلا پاؤ گے جو کرتے تھے ؎

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ

اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ کیطرف، صاف دل کی توبہ ۔ شاید تمہارا رب اتارے

فوائد ف بعضے کہتے ہیں اس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ رض کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی تھا پھر انہوں نے حضرت عائشہ رض کو خبر دی کہ دونوں باتوں میں مطلب تھا دونوں کا پھر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہ رض کو الزام دیا حرم کی بات کا اور دوسری بات ذکر میں نہ لائے ۔ وہ دوسری بات کیا تھی شاید یہ تھی کہ تیرا باپ خلیفہ ہوگا بعد اس کے باپ کے العیب عند اللہ جو بات اللہ اور رسول نے ٹلا دی ہم کیا جانیں، اسی واسطے ٹلا دی کہ چرچے میں نہ آوے تا اور لوگ برا نہ مانیں ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جھک پڑے ہیں دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والوں کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دے کر ڈر دکھا کر پیار سے مار سے اس پر بھی اگر نہ آویں راہ پر تو ان کی کم بختی یہ بے گناہ ہے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴) حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں جھک پڑے ہیں تمہارے دل یعنی توبہ ضرور ہے اور اس آیت کا ترجمہ فتح الرحمٰن میں یوں ہے اگر رجوع کرو اللہ کیطرف تو بہتر ہو تحقیق کج ہوا ہے دل تمہارا ۔ شاہ صاحب کی عبارت سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ دلوں کے جھکاؤ سے مراد توبہ کی طرف جھکنا ہے گناہ کی طرف جھکنا نہیں ہے ۔ یعنی جب تمہارے دلوں میں رجوع و توبہ کا میلان پیدا ہو چکا ہے تو پھر اب عملاً توبہ و استغفار کرنے میں دیر کیوں کرتی ہو۔

يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ

تم سے تمہاری برائیاں، اور داخل کرے تم کو باغوں میں، جن کے نیچے بہتی نہریں، جس دن اللہ

لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ

ذلیل نہ کرے گا نبی کو، اور جو یقین لائے ہیں اسکے ساتھ۔ ان کی روشنی دوڑتی ہے ان کے آگے اور

بِأَيْمَٰنِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَٱغْفِرْ لَنَآ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ

ان کے داہنے، کہتے ہیں اے رب ہمارے! پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی، اور معاف کر ہم کو۔ تو ہر چیز

قَدِيرٌ ﴿٨﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَ

سکتا ہے ف۔ اے نبی! لڑائی کر منکروں سے اور دغا بازوں سے اور سختی کر ان پر۔ اور

مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟

ان کا گھر دوزخ ہے اور بری جگہ پہنچے ف۔ اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکروں کے واسطے،

ٱمْرَأَتَ نُوحٍ وَٱمْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَٰلِحَيْنِ

عورت نوح کی اور عورت لوط کی۔ گھر میں تھیں دونوں نیک بندوں کے ہمارے بندوں میں سے،

فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا وَقِيلَ ٱدْخُلَا ٱلنَّارَ

پھر ان سے چوری کی، پھر وہ کام نہ آئے ان کو اللہ کے ہاتھ سے کچھ، اور حکم ہوا کہ جاؤ دوزخ میں

مَعَ ٱلدَّٰخِلِينَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱمْرَأَتَ

ساتھ جانے والوں کے ف۔ اور اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایمان والوں کو، عورت فرعون

فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ٱبْنِ لِى عِندَكَ بَيْتًا فِى ٱلْجَنَّةِ وَنَجِّنِى

کی، جب بولی، اے رب! بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں، اور بچا نکال مجھ کو

مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ

فرعون سے، اور اس کے کام سے اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے ف۔ اور مریم

ٱبْنَتَ عِمْرَٰنَ ٱلَّتِىٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَ

بیٹی عمران کی، جس نے روکی اپنی شہوت کی جگہ، پھر ہم نے پھونک دی اس میں ایک اپنی طرف کی

صَدَّقَتْ بِكَلِمَٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِۦ وَكَانَتْ مِنَ ٱلْقَٰنِتِينَ ﴿١٢﴾

جان اور سچ جانی اپنے رب کی باتیں، اور اس کی کتابیں، اور تھی بندگی کرنے والوں میں۔

فوائد ف صاف دل کی توبہ یہ کہ دل میں پھر خیال نہ رہے اس گناہ کا، روشنی ایمان کی دل میں ہے۔ دل سے بڑھے تو سارے بدن میں پھر گوشت پوست میں۔ ۱۲ منہ رح ف حضرت کا خلق یہاں تک ہے کہ اللہ صاحب اوروں کو فرماتا ہے تحمل کرو فرماتا ہے سختی کرو۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی اپنا ایمان درست کرو، نہ خاوند بچاسکے نہ جورو یہ سب کو سنا دیا ہے نہ جانیو کہ حضرت کی بیبیوں پر کہا ان پر وہ کہا ہے الطیبات للطیبین چوری کی یعنی منافق رہیاں۔ ۱۲ منہ رح ف حضرت موسیٰ کو انہوں نے پالا اور ان کی مددگار تھیں ایماندار کہتے ہیں آخر ان کو فرعون نے قتل کیا سیاست سے شہید ہوگئیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فنفخنا فیه من روحنا (۱۲) یعنی روح حضرت عیسیٰؑ در رحم مادر در آمد، و فرج کنایتست از رحم۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کے حکم سے حضرت عیسیٰؑ کی روح رحم مادر میں داخل ہوگئی۔ اس نسبت کا بس اتنا ہی مطلب ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ نفخ روح کے فاعل حضرت جبرئیل تھے چونکہ خدا تعالیٰ خالق کل ہے اسلئے اسے اپنی طرف منسوب کر لیا۔ (۱) اے دعوت ایمانی کو قبول کرنیوالو! اللہ تعالیٰ کی جناب میں خالص اور سچی توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہارے گناہ کو دور کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اس دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ان مسلمانوں کو جو اُسکے ساتھ ہیں رسوا نہیں کریگا اور ان کو میدان حشر کی رسوائی سے محفوظ رکھیگا اور ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی دائیں طرف تیز رفتار سے چلتا ہوگا اور وہ یوں دعا کرتے ہونگے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اس نور کو پورا کر دے اور ہمارے لئے اس نور کو آخر تک قائم رکھ اور ہماری مغفرت کر دے، بیشک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ خالص اور سچی توبہ یہ کہ اسکے بعد گناہ کا دھیان نہ آئے اور اسکے بعد گناہ کرنا ایسا ہی مشکل ہو جائے جیسا کہ تھنوں میں سے دودھ نکل کر پھر تھن میں واپس ہونا یعنی جس طرح تھن میں دودھ کا واپس ہونا مشکل ہے۔ اسی طرح توبۂ نصوح کے بعد گناہ کا وقوع مشکل ہو جائے یعنی توبہ عدم عود کی نیت کے ساتھ ہو۔ گناہ کو ترک کرے اسکی برائی کے سبب، گزشتہ گناہوں پر ندامت ہو، آئندہ کے لئے عزم ہو عدم عود کا، اور اعمال متروکہ کا تدارک اور تلافیٔ مافات ہو یہ چار باتیں علماء نے توبۂ نصوح کی شرطیں بیان کی ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اگر بندہ سے توبہ ٹوٹ

ع ٢ ‏ ۵ ‏ ٢٠

(اٰیاتہا ۳۰) سُوْرَۃُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۷۷) (۶۷) (رکوعاتہا ۲)

سورۂ ملک مکی ہے، اور اس کی تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ۝۱

بڑی برکت ہے اس کی، جس کے ہاتھ ہے راج۔ اور وہ سب چیز کر سکتا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَ

جس نے بنایا مرنا اور جینا، کہ تم کو جانچے، کون تم میں اچھا کرتا ہے کام۔ اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا

وہ زبردست ہے بخشنے والا ف۱؛ جس نے بنائے سات آسمان تہ بر تہ۔ کیا دیکھتا

تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى

ہے رحمن کے بنائے میں کچھ فرق؟ پھر دہرا کر نگاہ کر، کہیں دیکھتا ہے

مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ

دراڑ ف۲؟؛ پھر دہرا کر نگاہ کر، دو دو بار الٹی آوے تیرے پاس

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا

تیری نگاہ رد ہو کر تھک کر؛ اور ہم نے رونق دی ورلے آسمان کو

بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ

چراغوں سے، اور ان سے رکھی پھینک مار شیطانوں کی، اور رکھی ہے ان کو مار

عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ

دہکتی آگ کی؛ اور جو منکر ہوئے اپنے رب سے، ان کو ہے مار دوزخ کی؛

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا

اور بری جگہ پہنچے؛ جب اس میں ڈالے جاویں، سنیں اس کا دھاڑنا، اور

وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا

وہ اچھلتی ہے۔ ابھی لگتا ہے کہ پھٹ پڑے جوش سے۔ جس بار پڑا اس میں ایک

(بقیہ صفحہ گذشتہ) جائے تو پھر مایوس ہو جائے اور دوبارہ اور سہ بارہ توبہ کرنے کے لئے شرمائے مولانا رومیؒ نے کہا۔ باز آ باز آ، ہر آنچہ کردی باز آ، ایں در گہ ما در گہ نا امیدی نیست، گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ؛ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔ (۱۱) وہ عورت موسیٰ پر ایمان رکھتی تھی۔ فرعون نے اپنے آخری دور میں اس نیک بیوی پر طرح طرح کے مظالم برپا کئے انہی مظالم کی حالت میں جبکہ فرعون نے ان کے چاروں طرف آگ رکھ چھوڑی تھی۔ انہوں نے دعا کی کہ اپنے قرب میں میرے لئے جنت کے اندر ایک مکان بنا دے یعنی میرا مسکن جنت میں آپ کے بالکل قریب ہو یعنی مرتبہ قرب وہ میسر ہو جو اعلیٰ درجے کے لوگوں کو عطا ہوتا ہے یا شاید یہ مطلب ہو کہ بغیر کسی استحقاق کے محض اپنے فضل اور اپنے پاس سے میرے لئے جنت میں مکان بنا دیجیئے چنانچہ اس دعا کے بعد ان کا وہ محل جو جنت میں ان کے لئے تیار تھا ان کو دکھایا گیا اور ان کی جان جان آفرین نے لے لی یعنی فرعون نے ان کو شہید کر دیا۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ یعنی مرنا نہ ہوتا تو بھلے برے کام کا بدلہ کہاں ملتا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ فرق یعنی جیسا چاہیئے ویسا نہ ہو۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فضیلت سورۂ ملک، حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم میں تیس آیات والی ایک سورت جو اپنے قاری اور پڑھنے والی کی سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرا دے گی۔ اور وہ سورہ تبارک الذی ہے حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ الم تنزیل (السجدہ) اور سورہ تبارک کی تلاوت کئے بغیر رات کو سوتے نہیں تھے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۹۵) سورہ ملک کی ان تیس آیتوں میں موت اور آخرت کی یاد دہانی کرائی گئی ہے اور فکر عقبیٰ پیدا کر کے حسن عمل کیطرف متوجہ کیا گیا ہے۔ موت کے اخلاقی فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ موت و زندگی کا سلسلہ برائی اور بھلائی کی آزمائش کے لئے ہے۔ پھر موت کے بعد دوبارہ زندگی کو بعید از عقل سمجھنے والوں کے لئے نظام عالم کی حکمتوں اور اس میں کار فرما خالق عالم کی قدرت و طاقت کا مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ اور آخر میں آخرت کے منکرین کا انجام دکھایا گیا ہے اور جس حسرت سے وہ اپنی سرکشی پر ندامت کا اظہار کرینگے اس سے آگاہ کیا گیا ہے

فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾

دل، پوچھا ان سے اس کے داروغوں نے، کیا نہ پہنچا تم کو کوئی ڈر سنانے والا؟ ٭

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

وہ بولے کیوں نہیں ہم پاس پہنچا تھا ڈر سنانے والا۔ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا، کوئی نہیں اتاری اللہ نے

شَیْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ

کچھ چیز۔ تم پڑے ہو بڑے بہکاوے میں ٭ اور بولے، اگر ہم ہوتے سنتے، یا

نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

بوجھتے، نہ ہوتے دوزخ والوں میں ٭ سو قائل ہوئے اپنے گناہ کے۔ اب دفع

لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ

ہوں دوزخ والے ٭ جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے، بن دیکھے، ان کو

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿١٢﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ

معافی ہے اور نیگ بڑا ٭ اور تم چھپی کہو اپنی بات، یا کھول کر، وہ جانتا ہے جیوں کے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿١٤﴾

بھید ٭ بھلا وہ نہ جانے جس نے بنایا؟ اور وہی ہے بھید جانتا خبردار ٭

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ

وہی ہے جس نے کیا تمہارے آگے زمین کو پست، اب پھرو اسکے کندھوں پر، اور

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ

کھاؤ کچھ روزی دی اس کی، اور اسی کیطرف جی اٹھنا ہے ٭ کیا نڈر ہوئے اس سے، جو آسمان میں ہے؟

اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

کر دھنسا دے تم کو زمین میں، پھر دیکھو وہ لرزتی ہے - یا نڈر ہوئے ہو اس سے،

فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ

جو آسمان میں ہے؟ کہ چھوڑ دے تم پر پتھراؤ باؤ کا - سو اب جانو گے، کیسا ہے

نَذِیْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ

میرا ڈرانا ٭ اور جھٹلا چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے، پھر کیسا ہوا میرا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ موت اور آخرت کا وقوع اسلئے ضروری ہے کہ اچھے برے اعمال کا اور اچھے برے کردار کا بدلہ دیا جا سکے، کیونکہ دنیا فانی اور عارضی ہے، یہاں تھوڑا بہت بدلہ فہمائش و تنبیہ کے طور پر ضرور مل جاتا ہے لیکن مکمل جزا و سزا کے لئے ایک غیر فانی اور دائمی زندگی کا آنا ضروری تھا۔ (۵) رجم شیاطین کیا ہے؟ آسمان کے تاروں سے شیاطین پر آتشبازی کا تذکرہ سورہ حجر آیت ۱۸ اور سورہ صافات آیت (۷) میں گذر چکا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شیاطین آسمانوں کے اندر ہونیوالے امور تکوینی کے تذکرہ کو سن کر دنیا والوں میں سے پھیلانے کی کوشش کرتے تھے۔ اور اس کام کے لئے کاہنوں اور نجومیوں کو استعمال کرتے تھے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد سے یہ سلسلہ بند کر دیا گیا اور اب شیاطین جب آسمانوں کیطرف رُخ کرتے ہیں تو ان پر ستاروں کے اندر سے شعلے نکلتے ہیں، جو انہیں جھلس دیتے ہیں اور یہ وہاں سے بھاگ نکلتے ہیں۔ اس طرح انسانوں کو گمراہ کرنے کا یہ سلسلہ حضورؐ کی بعثت کی برکت سے ختم ہو گیا۔ **جہنم کا غیض و غضب**، مجرموں کو دیکھ کر جہنم کا غیظ و غضب حق بجانب ہو گا ان مجرموں نے اپنے اعمال بد سے دنیا کی زندگی کو جہنم بنا دیا تھا، بادشاہوں کے ظلم و ستم نے زر پرستوں کے تعیش و اسراف نے گمراہ مذہبی پیشواؤں کی غلط رہنمائی نے عوام کو تباہی کی آگ میں جھلسا رکھا تھا، یہی آگ قیامت کے دن جہنم کی آگ کی شکل میں نمودار ہو گی اور ان مجرموں کو دیکھ دیکھ کر جوش مارے گی اور شیر کی طرح دھاڑے گی اور اہل شقاوت کو اسکے پیٹ میں جس قدر جھونکا جائے گا اسی قدر اس کی بھوک بڑھے گی۔ استاد داغ دہلویؒ نے اپنی حمد و مناجات میں اپنی عاجزی اور جہنم کے جوش و خروش پکنے کو انوکھے انداز سے شعر کہا ہے

بے طلب جو ملا مجھ کو، بے غرض جو دیا، دیا تو نے،
مجھ گنہگار کو جو بخش دیا، تو جہنم کو کیا دیا تو نے

یعنی ایک میں ہی ایسا بڑا گنہگار تھا جس سے جہنم کا پیٹ بھرتا اور اسے سیری ہوتی، جب اے رحمٰن! تو نے مجھ ہی کو بخش دیا تو پھر جہنم کا پیٹ تو خالی رہا۔ **خوفِ خدا کا مقام** (۱۲) خدا تعالیٰ سے بن دیکھے ڈرنے والوں کے لئے زندگی میں سعادت و ہدایت ہے اور آخرت میں مغفرت اور نجات ہے ہماری آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہیں لیکن وہ ہماری ہر چھپی سے چھپی بات کی خبر رکھتا ہے صحیح حدیث میں آتا ہے کہ جن سات خوش نصیبوں کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہو گا ان میں ایک وہ

نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۚ

بگاڑ؟ ٭ اور کیا نہیں دیکھے اڑتے جانور اپنے اوپر؟ پر کھولے اور جھپکتے ، ان کو

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمٰنُ ۚ إِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾

کوئی نہیں تھام رہا رحمٰن کے سوا۔ اس کی نگاہ میں ہے ہر چیز ٭

أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُونِ الرَّحْمٰنِ ۚ

بھلا وہ کون ہے؟ جو فوج ہے تمہاری، مدد کرے تمہاری رحمٰن کے سوا۔

إِنِ الْكٰفِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ

منکر پڑے ہیں نرے بہکاوے میں ٭ بھلا وہ کون ہے؟ جو روزی دے گا تم کو،

إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَّنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ يَّمْشِي

اگر وہ رکھ چھوڑے اپنی روزی۔ کوئی نہیں! پر اڑ رہے ہیں شرارت اور بدکنے پر ٭ بھلا ایک جو

مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ أَهْدٰىٓ أَمَّنْ يَّمْشِي سَوِيًّا عَلٰى صِرٰطٍ

چلے اوندھا اپنے منہ پر، وہ سیدھی راہ پاوے؟ یا وہ جو چلے سیدھا ایک سیدھی

مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيٓ أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ

راہ پر؟ ٭ تو کہہ، وہی ہے جس نے تم کو نکال کھڑا کیا، اور بنا دیئے تم کو کان اور

الْأَبْصٰرَ وَالْأَفْـِٕدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ

آنکھیں اور دل۔ تم تھوڑا حق مانتے ہو ٭ تو کہہ وہی ہے جس نے

ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا

کھنڈایا تم کو زمین میں، اور اسی کیطرف اکٹھے کئے جاؤ گے ٭ اور کہتے ہیں، کب ہے یہ وعدہ؟

الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَإِنَّمَآ

اگر تم سچے ہو ٭ تو کہہ، خبر تو ہے اللہ ہی پاس ۔ اور میں

أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيٓـَٔتْ وُجُوهُ الَّذِينَ

تو یہی ڈر سنانے والا ہوں کھول کر ٭ پھر جب دیکھیں گے وہ پاس آلگا، برے بن جاویں گے منہ

كَفَرُوا وَقِيلَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾

منکروں کے، اور کہے گا، یہی ہے جس کو تم مانگتے تھے ٭

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نوجوان ہوگا جسے کوئی صاحب جمال بڑے درجہ کی عورت ہوس رانی کے لئے بلائے مگر وہ جوان صالح یہ کہہ کر اس کی اس دعوت عیش کو ٹھکرا دے انی اخاف اللہ۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ یہ خوف آخرت کی نہایت اونچی مثال ہے اسی طرح حدیث پاک میں آتا ہے کہ پچھلی امتوں میں تین شخص آندھی کے طوفان سے بچنے کے لئے ایک غار میں چھپ گئے طوفانی ہواؤں نے ایک پتھر اس غار کے منہ پر ڈالا اور یہ لوگ اس میں پھنس کر رہ گئے اب انہوں نے اس غار سے نجات پانیکی دعا کرنی شروع کی اور اپنی اپنی خاص نیکیوں کو وسیلہ بنایا۔ اس میں آخری شخص نے کہا خداوندا! تو جانتا ہے کہ میں نے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی سے محبت کی اور اسے خوب کھلایا پلایا میرے نفس کی شرارت نے جب ایک روز اس کی عصمت کو خراب کرنا چاہا تو اس نے کہا یا اخی اتق اللہ اے بھائی! خدا سے ڈر اور میری عصمت کو برباد نہ کر۔ بس اتنا کہنا تھا کہ میں خوف خدا سے کانپنے لگا اور اسے چھوڑ دیا، الٰہی! اگر یہ نیکی خالص تیرے لئے تھی تو اس کے وسیلہ سے غار کا منہ کھول دے چنانچہ خداتعالیٰ نے پتھر ہٹا دیا اور ان سب کو نجات مل گئی۔

حاشیہ صفحہ ہذا۔ تشریح: صٰفّٰت و یقبضن (١٩) اور کیا نہیں دیکھے اڑتے جانور اپنے اوپر، پر کھولے اور جھپکتے۔ پرندہ اڑتے وقت پر کھولتا ہے اور اترتے وقت سمیٹتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اسے جھپکنا لکھا ہے۔ **اللہ تعالیٰ کی قوت قاہرہ:۔** خداتعالیٰ اپنی قوت قاہرہ کا اظہار کر کے انسانوں کو انکی غفلت شعاری کے بدترین نتائج سے آگاہ کر رہا ہے۔ انسان اسباب دنیا کا فریب خوردہ ہے یہ دولت کا فریب، شوکت و حشمت کا فریب، جوانی کا فریب، فرضی اور خود ساختہ دیوتاؤں اور بنی سنوری پرستش گاہوں کا فریب۔ ان سے انسان دھوکہ کھا جاتا ہے۔ دھوکہ باز شیطان اسے دھوکہ میں رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے مگر خداتعالیٰ کی قوت قاہرہ اسباب دنیا کے اس فریب کو توڑتی رہتی ہے۔ کبھی آسمان سے پانی رک جاتا ہے، کبھی پانی کا سیلاب آجاتا ہے، بیمار پڑتا ہے۔ اور تمام سہولتوں کے باوجود ہر علاج اور ہر معالج ناکام ہو جاتا ہے۔ سیاسی انقلابات بڑے بڑے فرعون صفت بادشاہوں کو تخت و تاج سے محروم کر دیتے ہیں اور قوت قاہرہ کی یہ ساری مثالیں

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَن

تو کہہ : بھلا دیکھو تو : اگر کھپاوے مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ والوں کو ، یا ہم پر مہر کرے ، پھر کون ہے

يُجِيرُ الْكٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهِ

جو بچاوے منکروں کو دکھ کی مار سے ؟ ؏ تو کہہ ، وہی رحمٰن ہے ، ہم نے اس کو مانا ،

وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۹﴾

اور اسی پر بھروسہ کیا - سو اب جان لوگے کون پڑا ہے صریح بہکاوے میں ؟ ؏

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ﴿۳۰﴾ ع

تو کہہ ، بھلا دیکھو تو ! اگر ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک ہے پھر کون جو لاوے تم کو پانی نتھرا ؟ ؏

اٰیاتہا ۵۲ ﴿۶۸﴾ سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ﴿۲﴾ رکوعاتہا ۲

سورۂ قلم مکی ہے ، اور اس میں باون (۵۲) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۔

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿۱﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿۲﴾ ج

قسم ہے قلم کی ، اور جو کچھ لکھتے ہیں ۔ تو نہیں اپنے رب کے فضل سے دیوانہ ؏

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿۳﴾ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿۴﴾

اور تجھ کو نیگ ہے بے انتہا ؏ اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿۵﴾ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿۶﴾ إِنَّ رَبَّكَ

سو اب تو بھی دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے ۔ کون ہے کہ بچل رہا ہے ؟ ؏ تیرا رب وہی بہتر

هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۷﴾

جانے جو بہکا اس کی راہ سے ۔ اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانے والوں کو ؏

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۸﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿۹﴾ وَ

سو تو کہا نہ مان جھٹلانے والوں کا ؏ وہ چاہتے ہیں کسی طرح تو ڈھیلا ہو تو وہ بھی ڈھیلے ہوں ۔ اور

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿۱۱﴾

کہا نہ مان کسی قسم کھانے والے کا بے قدر ۔ طعنے دیتا ، چغلی لئے پھرتا ،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) تاریخ کے صفحات پر زندہ جاوید نظر آتی ہیں ۔ اور روزمرہ کی زندگی میں بھی انسان دنیوی اسباب کی ناکامی اور واللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ ۔ کا تماشا دیکھتا ہے ۔ زندہ ضمیر لوگ اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے شکر گزار بندے بن کر رہنے کی کوشش کرتے ہیں مگر مردہ ضمیر لوگ اپنی آنکھیں اور اپنے کان بند رکھتے ہیں اور بالآخر ابدی سزا کے جہنم میں جھونک دیئے جاتے ہیں ۔ اللھم احفظنا من شرور انفسنا ۔ (۲۸) حضرات انبیاء کی عبدیت وخشیت ، خدا تعالیٰ کی قوت قاہرہ کا اسکے بندوں کے دل میں اثر قائم کرنے کے لئے خدا کے سب سے بڑے اور پیارے بندے حضرات انبیاءؑ ورسولؑ اپنے آپ کو بطور ایک عاجز بندہ کے پیش کرتے ہیں ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ تم یوں کہو لوگو ! اگر خدا تعالیٰ مجھے اور میرے رفقاء کو ہلاک کرنا چاہے یا ہم پر مہربانی فرمائے تو اسے پورا پورا اختیار ہے اسے کوئی رد کرنے والا نہیں پھر اگر وہ ان مجرم انسانوں کو ان کے اعمال بد کی سزا میں عذاب الیم دینا چاہے تو انہیں کون بچا دے گا ۔ اگر ہم اس کے اطاعت گذار بندے اسکے رحم وکرم پر ہیں تو وہ اسکے نافرمان بندے ہو کر اسکی گرفت سے کیسے بچ سکتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ حضرات انبیاء کرام کی زبان سے اپنی قوت قاہرہ کا اظہار ہر ہر موقعہ پر کر رہا ہے اور مشرکین کو ان کی غلط فہمی سے نکالا ہے کہ ان کے خود ساختہ دیوتا ان کے کام آئیں گے مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے والے مسیحؑ کے ہاتھوں نجات پالیں گے ، اولیاء وانبیاء زبردستی سفارش کرکے اپنی امت کے گناہ گاروں کو بخشوا لیں گے ۔ یہ غلط فہمی محبت کی راہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے خدا اپنے محبوب بندوں کی زبان سے اپنی عاجزی اور عبدیت کا اظہار کراتا ہے اور ان کی خوش فہمی کو دور کرتا ہے

حاشیہ صفحہ ہذا ، سورۂ نٓ **فوائد** ف یعنی تو ان کے بتوں کو بھلا کہہ تو تیری باتوں کو پسند کریں ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح انک لعلیٰ خلق عظیم (۴) اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر ، خلق کے معنی کردار ، یعنی آپ فطری طور پر بلند کردار ہیں خلق عظیم (۴) حضرت عائشہ رضؓ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا : کان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن ۔ حضورؐ کے اخلاق قرآن کریم میں مذکور ہیں اور پھر آپ نے سورۂ المؤمنون کی نو آیتیں تلاوت فرمائیں جن آیات میں اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے دیکھو صفحہ (۴۴۳) لو تدھن فیدھنون (۹) کسی طرح تو ڈھیلا ہو ، تو وہ بھی ڈھیلے ہوں ۔ فائدہ میں لکھتے ہیں ، یعنی تو ان کے

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَن

بھلے کام سے روکتا، حد سے بڑھتا گناہ گار ، اجڈ ، اس سب کے پیچھے بدنام ف ؏ اس سے کر

كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ

رکھتا ہے مال اور بیٹے ف ؏ جب سنایئے اس کو ہماری باتیں، کہے، یہ نقلیں ہیں

الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا

پہلوں کی ؏ اب داغ دینگے ہم اس کو سونڈ پر ف ؏ ہم نے ان لوگوں کو جانچا ہے

بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾

جیسے جانچا اس باغ والوں کو، جب سب نے قسم کھائی کہ اس کا میوہ توڑیں گے صبح کو ۔

وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ

اور انشاء اللہ نہ کہا ف ؏ پھر پھیرا گیا کر گیا اس پر کوئی پھیرے والا، تیرے رب کی طرف سے،

نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾

اور وہ سوتے رہے ؏ پھر صبح تک ہو رہا جیسے ٹوٹ چکا ف پھر آپس میں پکارے صبح ہوتے

أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانطَلَقُوا

کہ سویرے چلو اپنے کھیت پر، اگر تم کو توڑنا ہے ؏ پھر چلے ، اور

وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم

آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے - کہ اندر نہ آنے پائے اس میں آج تمہارے پاس کوئی

مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا

محتاج - اور سویرے چلے لپکے زور پر ؏ پھر جب اس کو دیکھا، بولے

إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ

ہم راہ بھولے - نہیں! ہماری قسمت نہ ہوئی ف ؏ بولا ان میں بیچ کا، میں

أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا

نے تم کو نہ کہا تھا، کیوں نہیں پاکی بولتے اللہ کی ف ؏ بولے پاک ذات ہے ہمارے رب کی،

ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾

ہم ہی تقصیر وار تھے ؏ پھر منہ کر کر ایک دوسرے کی طرف لگے اولاہنا دینے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بتوں کو بھلا کہہ تو تیری باتوں کو پسند کریں۔

حاشیہ صفحہ ہذا — فوائد

ف۱ یہ کافر کے وصف ہیں آدمی اپنے اندر دیکھے اور یہ خصلتیں چھوڑے بدنام یعنی بدی کر مشہور۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یعنی دنیا میں طالعمند ہے۔ ۱۲ منہ رح

ف۳ کہتے ہیں یہ ولید تھا قریش میں ایک سردار ناک پر داغ شاید دنیا میں پڑا ہو یا آخرت میں پڑے گا جلنے کا۔ ۱۲ منہ رح

ف۴ پانچ بھائی تھے ان کا باپ چھوڑ مرا ایک باغ میوہ کا اس کی پیدائش سے سارا گھر آسودہ تھا جس دن ٹھہرا اتنا میوہ توڑنا شہر کے فقیر سب جمع ہو آتے سب کو کچھ کچھ دیتا اس سے برکت تھی پیچھے بیٹوں نے سمجھا کہ اتنا جو فقیر لے جاویں اپنے ہی کام آوے پھر مشورہ کیا کہ سویرے توڑ کر گھر لے آئیں فقیر جاویں گے وہاں کچھ نہ پاویں گے اور ایسا یقین کیا کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ ۱۲ منہ رح

ف۵ رات کو آگ لگی یا دھاڑ پڑی سب صاف ہو رہا۔ ۱۲ منہ رح

ف۶ پہلے اپنا مکان نہ پہچانا جانا کہیں اور جا نکلے، پیچھے سمجھا کہ ہم بے نصیب ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۷ یعنی اللہ کیطرف سے سمجھتے یہ نعمت اور فقیر سے دریغ نہ رکھتے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح عتل بعد ذٰلک زنیم: (۱۳) اجڈ اس سب کے پیچھے بدنام، اجڈ جاہل، اکھڑ، بدتمیز، بدمزاج، بعض نسخوں میں اجڑ لکھا ہے، یہ غلط ہے۔ سنسمہ علی الخرطوم اب داغ دیں گے ہم اس کی سونڈھ پر، درندے کی ناک خاص طور پر ہاتھی اور خنزیر کی ناک کو خرطوم کہتے ہیں۔ تذلیل کے طور پر ولید سردار قریش کی ناک کی طرف اشارہ ہے۔ دغدوا علی حرد قادرین (۲۵) اور سویرے چلے لپکے زور پر، لپکنا، جلدی چلنا۔ (۱۹) بعض تابعین کے نزدیک یہ واقعہ یمن کے علاقہ کا ہے خدا تعالیٰ نے اس واقعہ کو قریش کے نافرمان سرداروں کے سامنے بطور مثال پیش کر رہا ہے کہ اگر وہ شکر گذار انسانوں کیطرح رہیں اور پیغام حق کو قبول کرلیں تو ان پر خدا تعالیٰ کے انعامات نازل ہوتے رہیں گے اور کعبۃ اللہ شریف کے محافظ ہونے کی حیثیت جو اعزاز و اکرام انہیں حاصل ہے اور جو رزق و روزی انہیں مل رہی ہے وہ قائم رہے گی اور اگر انہوں نے نافرمانی کا راستہ اختیار کیا تو وہ تباہی کا شکار ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ فرماں بردار اسلام میں داخل ہو کر عزت و خوشحالی کے مالک ہوئے اور سرکشی کرنے والے افراد کو بے عزت کر کے بدر و اُحد میں ہلاک کر دیا گیا۔

قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طٰغِينَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا

بولے ، ملے خرابی ہماری ! ہم تھے حد سے بڑھنے والے ﴿ شاید ہمارا رب بدل دے ہم کو اس

خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ

سے بہتر ، ہم اپنے رب سے آرزو رکھتے ہیں ﴿ یوں آتی ہے آفت - اور

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ ع

آخرت کی آفت سو سب سے بڑی - اگر ان کو سمجھ ہوتی ﴿

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ

البتہ ڈر والوں کو اپنے رب کے پاس باغ ہیں نعمت کے ﴿ کیا ہم کریں گے

الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾

حکمبرداروں کو برابر گنہگاروں کے ؟ ﴿ کیا ہوا تم کو کیسی بات ٹھہراتے ہو ؟ ﴿

أَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا

کیا تم پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھ لیتے ہو - اس میں ملتا ہے تم کو

تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمٰنٌ عَلَيْنَا بٰلِغَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

جو پسند کرو ﴿ کیا تم نے ہم سے قسمیں لی ہیں پوری ؟ قیامت کے دن تک پہنچتی -

إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ

کہ تم کو ملے گا جو ٹھہراؤ گے ﴿ پوچھ ان سے ، کونسا ان میں اس کا ذمہ لیتا ہے ﴿ کیا

لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صٰدِقِينَ ﴿٤١﴾

ان کے کوئی شریک ہیں ؟ تو چاہیئے لے آویں اپنے شریک ، اگر وہ سچے ہیں ﴿

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا

جس دن کھولی جاوے پنڈلی ، اور بلائے جاویں سجدہ کو ، پھر نہ

يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خٰشِعَةً أَبْصٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَ

کر سکیں - نیچی ہیں ان کی آنکھیں ، چڑھی آتی ہے ان پر ذلت - اور

قَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِي

پہلے ان کو بلاتے تھے سجدہ کو اور وہ چنگے تھے ف ﴿ اب چھوڑ دے

فوائد ف حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتی تھی اس کے ساتھ جاوے گی مسلمان کھڑے رہ جاویں گے۔ پروردگار آویگا۔ جس صورت میں نہ پہچانیں گے فرماوے گا۔ میں تمہارا رب ہوں۔ میرے ساتھ آؤ، کہیں گے کہ نعوذ باللہ ہمارا رب آوے گا تو ہم پہچان لیں گے فرماوے گا کچھ اس کا نشان جانتے ہو۔ کہیں گے جانتے ہیں پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان کے موافق اور پنڈلی کھولے گا تو سجدہ میں گریں گے جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا اس کی پیٹھ نہ مڑے گی الٹا گرے گا یہ ان کا اعتقادِ توحید آزمانے کو کر صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہیں۔ ۱۲ منہ رح

ع ٢٣ — ٤

تشریح (٣٦) قیامت کی مصلحت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر عدل و انصاف کے ظہور تام کا دن واقع نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجرم اور محسن، نیک اور بد دونوں برابر ہو گئے؟ حالانکہ یہ بات خدا تعالیٰ کے انصاف سے بعید ہے۔ نیک و بد اور اچھے و برے انسانوں کے درمیان امتیاز قائم کرنے کے لئے ایک ایسے دن کا آنا ضروری ہے جس میں نیکوں کے لئے ان کے نیک اعمال باغ و بہار کی زندگی کی صورت میں سامنے آئیں اور فسادی انسانوں کے لئے ان کا ظلم و ستم اور عیش پرستی جہنم کی بدحال اور تکلیف دہ زندگی کی صورت میں ان پر مسلط کی جائے۔

١٥ مع

تشریح کشف ساق (٤٢) ایں کلمہ کنایت است از شدت حال، مفسرین نے لکھا ہے یقال کشف الحرب عن ساق اذا اشتد الامر فیھا۔ یعنی پنڈلی کھولنے کی بات ایک عربی محاورہ ہے جس سے حالات کی سختی کیطرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ رح نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ صحیح حدیث میں کشف ساق کی جو صورت حال بیان کی گئی ہے اسے شاہ صاحب نے اگلے صفحہ پر بیان کیا ہے ابو سعید خدری رض کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول، یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن ومؤمنۃ ویبقٰی من کان یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذھب یسجد فیعود ظھرہ طبقا واحدا (ابن کثیر بحوالہ بخاری ج ۴ ص٤٠٤) (٢)

فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ

مجھ کو، اور جھٹلانے والوں کو اس بات کے۔ کر ہم سیڑھی سیڑھی اتاریں گے ان کو جہاں سے

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ

یہ نہ جانیں گے۔ اور ان کو ڈھیل دیتا ہوں۔ بے شک میرا داؤ پکا ہے ۞ کیا تو

تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

مانگتا ہے ان سے کچھ نیگ؟ سو ان پر چٹی بوجھ پڑتی ہے ۞ کیا ان کے پاس

الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ

خبر ہے غیب کی سو وہ لکھ لاتے ہیں ۞ اب تو ٹھہرا راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی، اور مت ہو

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰی وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ﴿۴۸﴾ لَوْ لَاۤ اَنْ

جیسے مچھلی والا، جب پکارا اور وہ غصہ میں بھرا تھا ف۱ ۞ اور اگر نہ سنبھالتا

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

اس کو احسان تیرے رب کا، تو پھینکا گیا ہی تھا چٹیل میدان میں الزام کھا کر ۞

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنْ یَّكَادُ

پھر نوازا اس کو اس کے رب نے، پھر کر دیا اس کو نیکوں میں ف۲ اور منکر تو لگے ہی

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ

ہیں، کر ڈگاویں تجھ کو اپنی نگاہوں سے، جب سنتے ہیں سمجھوتی، اور

یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾

کہتے ہیں، وہ باؤلا ہے ف۳ ۞ اور یہ تو یہی سمجھوتی ہے سارے جہان والوں کو ۞

آیاتہا ۵۲ (۶۹) سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ مَكِّیَّۃٌ (۷۸) رکوعاتہا ۲

سورہ الحاقہ مکی ہے، اور اس میں باون (۵۲) آیتیں، اور دو رکوع ہیں ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ

وہ ثابت ہو چکی۔ کیا ہے وہ ثابت ہو چکی؟۔ اور تو نے کیا بوجھا کیا ہے وہ ثابت ہو چکی ف۴ ۞ جھٹلایا

فوائد ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم دیکھے تو بد دعا کر اور دیر سے جھنجھلا کر نہ کر حضرت یونس ع کی طرح۔ ۱۲ منہ رح ف۲ حضرت نے فرمایا جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس سے وہ جھوٹا ہے ۱۲منہ ف۳ یعنی گھور گھور دیکھتے کر ڈر کر چھوڑ دے۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی قیامت۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵۱) شاہ صاحبؒ نے اس آیت کی تفسیر عام محاورے کے مطابق کی ہے دشمنانِ اسلام حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گھور گھور کر غصہ کے ساتھ دیکھتے تھے تاکہ آپ ڈر جائیں اور تبلیغ و دعوت کا کام چھوڑ دیں۔ شاہ صاحبؒ نے یہی تفسیر کی ہے بعض مفسرین نے اس آیت کا تعلق "نظر بد" لگ جانے سے کیا ہے اور ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے ایک بدنظر شخص کے ذریعہ آپ کو نظر بد کا نشانہ بنانے کی کوشش کی، لیکن آپ ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ۔ پڑھتے رہے اور وہ نظر بد لگانے والا ناکام و نامراد ہو کر چلا گیا۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ العین حق۔ نظر لگ جانا حق ہے۔ علامہ ابن کثیر رح نے نظر بد کے سلسلہ میں کافی روایات نقل کی ہیں اور اس کے شر سے بچنے کے لئے جواذکار نقل کئے ہیں ان کا حاصل اللہ کا نام پاک لینا ہے، اسی کے نام پاک کے ذریعہ اس قسم کے توہمات سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے البتہ نظر لگ جانے کو ایک گروہ نے شعبدہ بازی کا ذریعہ بنا لیا ہے اور وہ نظر کے مسئلہ کو اس قدر بھیانک بنا کر پیش کرتے ہیں کہ عوام اس میں بری طرح پھنس جاتے ہیں۔ نظر لگ جانے کی جو حقیقت بھی ہو اس کا تریاق اللہ تعالیٰ کا ذکر، ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ ہے جو حضورؐ سے منقول ہے۔ اکابر سلف کے ہاں نظر لگ جانے، جنات کی جھپیٹ میں آ جانے اور پری ہو جانے کے عام خیالات کو زیادہ اہمیت دینے کی مثالیں نہیں ملتیں، وہ حضرات نقش و تعویذ کا عمل ضرور کرتے تھے لیکن اسے باقاعدہ ایک دھندے اور کاروبار کی شکل دینے سے گریز کرتے تھے آج کے لوگوں نے نقش و تعویذ کے کاروبار کو جتنی اہمیت دیدی ہے اور جس طرح ہر مسجد، و خانقاہ نقوش اور تعویذات لینے والوں کے قطار در قطار ہجوم سے پُر رونق نظر آتی ہے اور پھر اس کے لئے جو توہم پرستانہ ہتھکنڈے اختیار کئے جاتے ہیں وہ مسلم معاشرہ کے ان پڑھ مرد اور عورتوں کے عقیدۂ توحید کے حق میں فتنہ بنتے جا رہے ہیں۔ ایک علمبردار توحید امت کے لئے یہ مشغلہ نہایت افسوسناک معلوم ہوتا ہے۔

وقف لازم ۔ ع ۱۹ ۔ ۲

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾

ثمود اور عاد نے اس کھڑکے والی کو ⁂ سو وہ جو ثمود تھے، سو کھپائے گئے اوچھال سے ف ⁂

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا

اور وہ جو عاد تھے، سو کھپائے گئے ٹھنڈی سناٹے کی باؤ سے، ہاتھوں سے نکلی جاتی ف ⁂ تعین کی

عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ

ان پر سات رات اور آٹھ دن کٹنے، پھر تو دیکھے لوگ ان میں بچھڑ گئے،

فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى

جیسے وہ ڈھنڈ ہیں کھجور کے کھوکھرے ⁂ پھر تو دیکھتا ہے کوئی

لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَ

ان کا بچ رہا؟ ⁂ اور آیا فرعون، اور جو اس سے پہلے تھے، اور

الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

الٹی بستیاں، تقصیر کرتے ⁂ پھر حکم نہ مانا اپنے رب کے رسول کا، پھر پکڑی

اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾

ان کو پکڑ دم چڑھتی ⁂ ہم نے جس وقت پانی ابلا، لادیا تم کو بہتی ناؤ میں ـ

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى

تا رکھیں اس کو تمہاری یادگاری کو اور سینتے اس کو کان سینتنے والا ⁂ پھر جب پھونکے نرسنگے

الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا

میں ایک پھونک ـ اور اٹھائے زمین اور پہاڑ، پھر چپکے جاویں

دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ

ایک چوٹ ـ پھر اس دن ہو پڑے ہو پڑنے والی ـ اور پھٹ جاوے

السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ

آسمان، پھر وہ اس دن بکس (بودا ہو) رہا ہے ـ اور فرشتے ہیں اس کے کناروں پر ـ اور اٹھا رہے

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ

ہیں تخت تیرے رب کا اپنے اوپر، اس دن آٹھ شخص ف۳ ⁂ اس دن سامنے جاؤ گے،

فوائد ف یعنی بھونچال سے ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی فرشتوں کے ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ اب چار کے کندھے پر ہے چار اس دن اور لگیں گے ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵) طاغیہ کے معنی حد سے گذر جانے والی، بعض نے صیحۃ طاغیہ کہا ہے بعض نے رجفۃ طاغیۃ فرمایا ہے بہرحال کڑکے کی آواز بھی تھی اور زلزلہ بھی تھا۔ (۶) اور رہے عاد تو وہ ایک ایسی تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے جس کو اللہ تعالٰے نے ان پر سات رات اور آٹھ دن برابر لگاتار مسلط کر دیا تھا۔ ثمانیۃ ایام حسومًا (۷) آٹھ دن کٹتے ہی یعنی لگاتار دن کٹتے گئے، گذرتے گئے، کٹ جانا، گذر جانا جس میں توقف نہ ہو، یہ لفظ مختلف نسخوں میں غلط لکھا ہوا ہے کہیں کٹیئے کہیں کٹے، کسی نسخے میں اسے ہٹا کر اس جگہ لگے تار اور تاج کمپنی کے نسخہ میں، جڑ کاٹنے والے لکھا ہوا ہے، یہ تحریف لفظی ہے۔ کانھم اعجاز نخل خاویۃ (۷) جیسے وہ ڈھنڈ ہیں ۔ کھجور کے کھوکھرے، بوسیدہ اور بے وزن تنے ڈھنڈ یعنی ٹھنٹھ، ڈھنڈ پرانا لفظ ہے۔ فاخذھم اخذۃً رابیۃ (۱۰) پھر پکڑی ان کو پکڑ دم چڑھتی، "رابیۃ" ربا، ربوۃ سے ہے۔ ربوا کے دو معنی آتے ہیں۔ زیادہ ہونا، گھوڑے کا سانس چڑھنا۔ شاہ صاحب نے دوسرا مفہوم لیا ہے، دوسرے حضرات سخت گرفت، ترجمہ کر رہے ہیں، یعنی ان کو سانس چڑھانے والی، پکڑنے پکڑ لیا۔ سانس پھولنا، سخت پریشانی اور گھبراہٹ کی علامت ہے اور بعض نسخوں میں "بڑی پکڑ" لکھا ہوا ہے یہ تحریف ہے۔ وتعیھا (۱۲) اور سینتے اس کو کان سینتنے والا سینتنا، حفاظت کرنا اور سنبھال کر رکھنا۔ واھیۃ (۱۶) پھر وہ اس دن بکس رہا ہے۔ گوشت اور کھانا جب سڑ جاتا ہے تو بکھرنے لگتا ہے، اسے بکسنا کہتے ہیں، مراد ہے کہ آسمان کمزور پڑ جائے گا اس کی مضبوطی ختم ہو جائے گی، اسکے اجزا بکھرنے لگیں گے۔

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

چھپ نہ رہے گا تم میں کوئی چھپنے والا ﴿ سو جس کو ملا اس کا لکھا داہنے ہاتھ میں،

فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ

وہ کہتا ہے لیجیو ! پڑھیو میرا لکھا ف ﴿ میں نے خیال رکھا، کہ مجھ کو ملنا ہے میرا

حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾

حساب ﴿ سو وہ ہے گذران میں من مانتی ۔ اونچے باغ میں ﴿

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي

جس کے میوے جھک رہے ہیں ﴿ کھاؤ اور پیو رچ سے، بدلا اس کا جو آگے بھیجا

الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

تم نے پہلے دنوں میں ﴿ اور جس کو ملا اس کا لکھا بائیں ہاتھ میں۔ وہ کہتا ہے،

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا

کسی طرح مجھ کو نہ ملتا میرا لکھا ﴿ اور مجھ کو خبر نہ ہوتی، کیا ہے حساب میرا؟ کسی طرح

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ

وہی موت نبڑ جاتی ! کچھ کام نہ آیا مجھ کو مال میرا ﴿ کھپ گئی مجھ

عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾

سے حکومت میری ف اس کو پکڑو، پھر طوق ڈالو ۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو پیٹھاؤ۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾

پھر ایک زنجیر میں جس کا ماپ ستر گز ہے، اس کو پرو دو ﴿

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى

وہ تھا یقین نہ لاتا اللہ پر، جو سب سے بڑا ۔ اور تاکید نہ کرتا فقیر

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّ

کے کھانے پر ﴿ سو کوئی نہیں اس کا آج یہاں دوستدار ﴿ اور

لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾

نہ کچھ کھانا مگر زخموں کا دھووَن ۔ کوئی نہ کھاوے اس کو، مگر وہی گناہ گار ﴿

ع ۱ / ۵

فوائد ف یعنی خوشی سے ہر کسی کو دکھاتا ہے۔ ۱۲ منہ رہ ف ہر ایک کے اعمال کے کاغذ اڑا دیں گے جس کے داہنے ہاتھ میں آیا۔ نشان ہوا بھلائی کا اگر بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے تو نشان ہے برائی کا ۱۲ منہ رہ

تشریح (۲۴) قیامت اور روزِ جزا کا قائل تھا غرض وہ ایک من مانی اور عیش کی زندگی گزارے گا۔ جو اونچے اونچے باغ یعنی بہشت بریں میں ہوگی ان اونچے باغوں کے میوے اس قدر قریب اور نیچے جھکے ہوئے ہوں گے جو بآسانی حاصل کئے جاسکیں گے اور ان کے استعمال میں کوئی دشواری نہ ہوگی اور ارشاد ہوگا جو اعمال تم نے گزشتہ زمانے میں اس امید پر کئے تھے کہ اس کا صلہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے ملے گا تو ان اعمال کے صلے میں خوب رچ کر کھاؤ پیو یا ان اعمال کے بدلے میں جو تم آگے بھیج چکے ہو، خوب رچ کر کھاؤ۔ کئی طرح ترجمہ کیا گیا ہے اگرچہ خلاصہ مطلب ایک ہی ہے۔ اور اگر آیت کا تعلق روزہ داروں سے ہو جیسا کہ مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے تو مطلب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھوکے پیاسے رہے، خاص کر گرمی کے زمانے میں لہٰذا ان خواہشات کو روکنے کے بدلے میں جو دنیا میں کر چکے ہو آج خوب کھاؤ پیو یعنی بے روک ٹوک کھاؤ اور پیو آگے ان کا ذکر مذکور ہے جن کے نامۂ اعمال الٹے ہاتھ میں دیئے جائیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ (۲۵) اور بہر حال جس کا نامۂ اعمال اسکے بائیں اور الٹے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش میرا نامۂ اعمال اور میرا لکھا مجھ کو نہ ملتا اور مجھ کو دیا ہی نہ جاتا۔ یعنی حسرت سے کہے گا کہ کیا اچھا ہوتا کہ میرا اعمال نامہ مجھ کو دیا ہی نہ جاتا۔ (۲۶) اور مجھ کو یہ خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ

سو قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی، جو دیکھتے ہو۔ اور جو چیزیں نہیں دیکھتے ۔ یہ کہا ہے

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا

ایک پیغام لانے والے سردار کا ۔ اور نہیں یہ کہا کسی شاعر کا ۔ تم تھوڑا

تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾

یقین کرتے ہو ۔ اور نہ کہا پریوں والے کا ۔ تم تھوڑا دھیان کرتے ہو ؛

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

یہ اتارا ہے جہان کے رب کا ؛ اور اگر بنا لاتا ہم پر کوئی

الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

بات ۔ تو ہم پکڑتے اس کا داہنا ہاتھ ۔ پھر کاٹ ڈالتے

مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٧﴾

اس کی ناڑ ؛ پھر تم میں کوئی نہیں اس سے روکنے والا ف ؛

وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم

اور یہ سمجھوتی ہے ڈر والوں کو ؛ اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعضے

مُّكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّهُ لَحَقُّ

جھٹلاتے ہیں ؛ اور وہ جو ہے، پچھتاوا ہے منکروں پر ؛ اور وہ جو ہے،

الْيَقِينِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٥٢﴾

قابل یقین کرنے کے ہے ؛ اب بول پاکی اپنے رب کے نام کی، جو سب سے بڑا ؛

ع ٥٢ ٦

(آیاتها ٤٤) ﴿٧٠﴾ سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ﴿٧٩﴾ (رکوعاتها ٢)

سورہ معارج مکی ہے، اور اس میں چوالیس (٤٤) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ﴿٢﴾

مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب پڑنے والا، منکروں کے واسطے کوئی نہیں اسکو ہٹانے والا۔

فوائد ف یعنی اگر جھوٹ بناتا اللہ پر تو اول اس کا دشمن اللہ ہوتا اور ہاتھ پکڑتا، یہ دستور ہے گردن مارنے کا کہ جلاد اس کا داہنا ہاتھ پکڑ رکھتا ہے اپنے بائیں میں تا سرک نہ جاوے ۱۲ منہ رح

تشریح (٤٦) یہ آیت ان آیتوں میں سے ہے جن میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرتا ہے کہ نبی و رسول جیسی عظیم ہستیاں بھی خدا تعالیٰ کی حاکمانہ شان کے مقابلہ میں عام مخلوق کیطرح ہیں۔ وہ مرتبہ میں اعلیٰ و افضل ہیں اور اسی وجہ سے ان ہستیوں کو مخاطب بنا کر خدا تعالیٰ اپنے حاکمانہ اقتدار و اختیار کا اظہار کرتا ہے۔ یہ آیت دلیل ہے کہ رسول محترم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے کلام میں کوئی رد و بدل نہیں کیا، آپ ایک امین و صدیق پیغامبر تھے اور پوری امانت و دیانت کے ساتھ آپ نے خدا کا کلام اور اس کا دین اس کے بندوں تک پہنچایا۔ آیت کے اُسلوب کی سختی اور اس کا تیکھا انداز خدا تعالیٰ کی شانِ حاکمیت اور رسول پاکؐ کی شان عبدیت و نیازمندی کا بہترین نمونہ پیش کرتا ہے۔ اس انداز بیان میں رسول محترمؐ کی شان میں کوئی سوءِ ادب نہیں، حاکم مطلق کو حق ہے کہ وہ اپنے خاص پیارے بندوں کو جس انداز سے چاہے مخاطب کرے۔

وتین (٤٦) ناڑ، گردن، دیہات میں اب بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ

اللہ کی طرف کا، جو چڑھتے درجوں کا صاحب ٭ چڑھیں گے اس کیطرف فرشتے اور روح، اس

یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

دن میں جس کا لنباؤ پچاس ہزار برس ہے ٭ سو تو صبر کر، بھلی طرح

جَمِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا ﴿۷﴾ یَوْمَ تَكُوْنُ

کا صبر کرنا ف ٭ وہ دیکھتے ہیں اسکو دور، اور ہم دیکھتے ہیں اس کو نزدیک ٭ جس دن ہوگا آسمان

السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا یَسْـَٔلُ

جیسے تانبا پگھلا۔ اور ہوں گے پہاڑ۔ جیسے اون رنگی۔ اور نہ پوچھے

حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ

دوستدار دوستدار کو ٭ سب نظر آجاوینگے ان کو۔ مناوے گا گناہ گار، کسی طرح چھڑوائی میں

عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِیْلَتِهِ

دے اس دن کی مار سے اپنے بیٹے، اور ساتھ والی، اور بھائی، اور اپنا گھرانا

الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ﴿۱۴﴾

جس میں رہتا تھا، اور جتنے زمین پر ہیں سارے، پھر آپ کو بچاوے ف۲

كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ

کوئی نہیں! وہ تپتی آگ ہے، کھینچ لینے والی کلیجہ ٭ پکارتی ہے اس کو، جس نے پیٹھ دی اور

تَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾

پھر گیا۔ اور اکٹھا کیا اور سینتا ٭ بے شک آدمی بنا ہے جی کا کچا۔

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

جب لگے اس کو برائی، تو گھبرا۔ اور جب لگے اس کو بھلائی، تو ان دیوا ٭

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

مگر وہ نمازی، جو اپنی نماز پر قائم ہیں،

وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

اور جن کے مال میں حصہ ٹھہر رہا ہے، مانگتے کا اور ہارے کا،

فوائد

ف۱ یعنی پیغمبر نے تم پر عذاب مانگا ہے وہ کسی سے نہ ہٹایا جائے گا اور پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہے جب سے قبروں سے نکلیں اور جب تک دوزخ بہشت بھر چکیں۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ سب نظر آجاوینگے یعنی دوستی ان کی نکمی تھی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

(۵) شاہ صاحبؒ نے جمہور مفسرین کا قول اختیار کر کے پچاس ہزار سال کے دن سے مراد قیامت کا دن لیا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن کی یہ ہوش ربا طوالت کافروں کے حق میں ہوگی۔ رہا معاملہ اہل حق کا، تو حدیث شریف میں اس کی وضاحت آئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایک مؤمن کے لئے قیامت کا دن اتنا چھوٹا اور مختصر ہوگا جتنے وقت میں وہ ایک فرض نماز ادا کرتا ہے۔ اخف علیه من صلوٰة مكتوبة. دنیا کے پچاس ہزار برس کے برابر قیامت کے دن کا ہونا یہ اس کی ہولناکی اور دہشت و وحشت کے اعتبار سے ہوگی چونکہ ایمان کی برکت سے اہل حق لاخوف علیهم ولا هم یحزنون کی منزل میں ہوں گے اس لئے وہ قیامت کی دہشتناکی سے محفوظ رہیں گے۔ ملائکہ اور ارواح کے عروج کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی تباہی کے بعد دنیا کا انتظام چلانے والے ملائکہ اور پاک روحیں عدالت خداوندی میں پیش ہونے کے لئے وہاں پہنچیں گی۔ سورۂ مریم کے آخر میں کہا گیا ہے۔ ان كل من فی السموات والارض الا اٰتی الرحمٰن عبدا آسمان و زمین کی تمام مخلوق رحمٰن کے حضور میں بندوں کی طرح حاضر ہوگی اور پھر خدا تعالیٰ کا بے لاگ عدل شروع ہوگا۔ اذا مسه الشر جزوعا (۲۰) جب لگے اس کو برائی تو گھبرا گھبرانے والا، بے صبرا۔ لغت میں یہ لفظ نہیں ملا۔ بعض نسخوں میں (ڑ) سے لکھا ہوا ہے۔ یہ غلط ہے۔ منوعا (۲۱) ان دیوا، بخیل، ہاتھ روکنے والا۔ امانا تهم (۳۲) دھروڑیں، دھری ہوئی اور رکھی ہوئی چیزیں۔ وما نحن بمسبوقین (۴۱) اور ہم سے پچھڑ نہ جاویں گی، پچھڑ جانا، آگے بڑھ جانا، غالب ہو جانا۔ یہ لفظ شاہ صاحبؒ نے کئی جگہ استعمال کیا ہے اور پرانے ہونے کی وجہ سے کاتبوں نے اسے بہت نسخوں میں غلط لکھا ہے۔ سورۂ عنکبوت (۴) (۳۹، ۲۸) میں یہ لفظ موجود ہے ۸ مُھْل، پگھلا ہوا تانبا۔ پگھلا ہوا سیسا پگھلی ہوئی چاندی کو کہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ

اور جو یقین کرتے ہیں انصاف کے دن کو ، اور جو اپنے رب کے عذاب سے

رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

ڈرتے ہیں ۔ بے شک ان کے رب کے عذاب سے نڈر نہ ہوا جاوے ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں ، مگر اپنی جوروں سے ، یا

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى

اپنے ہاتھ کے مال سے ، سو ان پر نہیں اولاہنا ۔ پھر جو کوئی ڈھونڈھے

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ

اسکے سوا ، سو وہی ہیں حد سے بڑھتے ۔ اور جو کوئی اپنی دھروہڑیں

وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور اپنا قول نباہتے ہیں ۔ اور جو کوئی اپنی گواہی پر سیدھے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ

اور جو اپنی نماز سے خبردار ہیں ۔ وہ ہیں باغوں میں

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ

عزت سے ۔ پھر کیا ہوا ہے منکروں کو ! تیری طرف دوڑتے آتے ہیں داہنے

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

سے اور بائیں سے جٹ کے جٹ ۔ کیا لالچ رکھتا ہے ہر ایک ان میں

اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

کہ داخل کر لیے نعمت کے باغ میں ۔ کوئی نہیں ! ہم نے ان کو بنایا ہے جس چیز سے جانتے ہیں ف۱

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

سو میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی ۔ ہم سکتے ہیں کہ ،

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾

بدل کر لے آویں ان سے بہتر ، اور ہم سے چیز نہ جاویں گے ۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہیں تیل کی تلچھٹ کو بھی کہتے ہیں اور زیتون کے تیل کی تلچھٹ کے ساتھ بھی تفسیر کی گئی ہے بہرحال آسمان کی مختلف حالتیں ہوں گی اسلئے یہ سب باتیں جمع ہوسکتی ہیں۔ عہن رنگین اُون کو کہتے ہیں چونکہ دوسری جگہ کالعھن المنفوش آیا ہے اس لئے ترجمہ دھنکی ہوئی رنگین اون کردیا گیا ہے بہرحال پہاڑ آخر میں اڑتے پھریں گے رنگین شاید اسلئے فرمایا کہ پہاڑ مختلف الالوان ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سورۂ فاطر میں گذر چکا ہے جب رنگ برنگ کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ملیں گے تو رنگین نظر آئیں گے کوئی دوست اور قرابتدار کسی دوست اور قرابتدار کو نہ پوچھے گا ایسی افراتفری ہوگی کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی حمیم۔ گہرا دوست اور قریبی رشتہ دار حالانکہ ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہونگے یعنی دوست اور قرابتدار سامنے ہوں گے اور پھر کام نہ آئیں گے سورۂ یونس میں تعارف کی بحث گذر چکی ہے اور کہیں کہیں جو قرآن میں تساءل کا ذکر آیا ہے یعنی آپس میں گفتگو کریں گے اور ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کریں گے یہ اس لایسئل کے منافی نہیں ہے۔ مجرم، کافر اور مشرک اس دن اس بات کی تمنا اور خواہش کرے گا اور اس بات کو دوست رکھے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے سب کو فدیے میں دے ڈالے خواہ وہ بیٹے ہوں یا بیوی ہو بھائی ہو یا کنبے والے ہوں جن میں رہتا سہتا تھا اور وہ اس کو ٹھکانا اور پناہ دیتے تھے۔ بلکہ روئے زمین کے تمام لوگوں کو کسی طرح فدیے میں دے ڈالے۔ پھر یہ فدیہ دینا اس مجرم کو عذاب سے بچالے اور چھڑا دے۔ غرض عذاب سے بچنے کے سیکڑوں جتن کریگا لیکن کوئی کارگر نہ ہوگا یبصرونہم اور سورۂ یونس میں یتعارفون فرمایا یعنی قیامت کے طویل دن میں مختلف حالات ہونگے۔ ایسا بھی ہوگا کہ دوست اور اقارب کو آمنے سامنے کردیا جائے گا اور ایک کو دوسرے کی حالت دکھائی جائیگی۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے بھی اور ایسا بھی ہوگا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہوگی۔ کوئی کہیں ہوگا اور کوئی کہیں ہوگا سورہ معارج میں اسوقت کا ذکر ہے جب آپس میں ایک کو دوسرا دکھایا جائے گا اور ایک دوسرے کو دیکھتا ہوگا اور ہر شخص اپنی بے بسی کو محسوس کرتا ہوگا آگے مجرم کی اس تمنا اور لغو خواہش کا جواب ہے (۱۵) یہ ہرگز نہیں ہوگا یعنی عذاب سے نجات نہیں ملے گی وہ آگ ایک دہکتی ہوئی اور خاص شعلہ مارتی ہوئی ایک ایسی آگ ہے (۱۶) جو جسم کی یا خاص طور پر دماغ کی کھال کھینچنے والی ہے

ع ۲۵/۱

فوائد

ف۱ یعنی منی سی گھن کی چیز سے وہ کہاں لائق ہے بہشت کے مگر جب ایمان سے پاک ہو۔ ۱۲ منہ

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي
سو چھوڑ دے باتیں بناویں، اور کھیلیں، جب تک بھڑیں اپنے اس دن سے، جس کا
يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ
ان سے وعدہ ہے ۔ جس دن نکل پڑیں گے قبروں سے دوڑتے، جیسے کسی
إِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
نشانے پر دوڑے جاتے ہیں۔ نیچی ہیں ان کی آنکھیں، چڑھی آتی ہے
ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾
ان پر ذلت۔ یہ ہے وہ دن، جس کا ان سے وعدہ ہے ۔

آیاتہا ۲۸ ﴿۷۱﴾ سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ ﴿۷۱﴾ رکوعاتہا ۲

سورہ نوح مکی ہے، اور اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ
ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف، کہ ڈرا اپنی قوم کو اس سے پہلے،
أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ
کہ پہنچے ان پر دکھ والی آفت ۔ بولا اے قوم میری! میں تم کو ڈر سناتا ہوں
مُبِينٌ ﴿۲﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ
کھول کر۔ کہ بندگی کرو اللہ کی، اور اس سے ڈرو، اور میرا کہا مانو۔ کہ بخشے تم کو
مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا
کچھ گناہ تمہارے، اور ڈھیل دے تم کو ایک ٹھہرے وعدہ تک۔ وہ جو وعدہ رکھا اللہ نے جب
جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ
آپہنچے اس کو ڈھیل نہ ہوگی۔ اگر تم کو سمجھ ہے ف ۔ بولا اے رب! میں بلاتا رہا
قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿۵﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾
اپنی قوم کو رات اور دن۔ پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے ہی رہے ۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ ۱۱) وہ آگ ہر اس شخص کو خود اپنی طرف بلاتی ہوگی جس نے پیٹھ پھیری ہوگی اور منہ موڑا ہوگا۔ (۱۸) اور جس نے مال جمع کیا ہوگا۔ اور اس مال کو محفوظ جگہ میں سینت سینت کر رکھا ہوگا یعنی یہ اگر اختیار ہو کہ اس دن کوئی فدیہ دیدے اور تمام روئے زمین کا مال یا انسان اپنے کو عذاب سے چھڑانے کیلئے پیش کرے تب بھی عذاب سے نجات نہیں مل سکے گی (۱۵) لظیٰ، بھڑکتی ہوئی، دہکتی ہوئی خالص شعلے اور لپٹ کہتے ہیں جس میں دھواں وغیرہ کچھ نہ ہو بلکہ خالص آگ کا شعلہ ہو، درکات جہنم میں سے دوسرے درک کا نام بھی لظیٰ ہے (۱۶) شویٰ آدمی کے اطراف مثلاً ہاتھ پاؤں یا انسان کی کھال، دماغ کی کھال، کلیجہ نکال لینے والی۔ کھینچ لیتی ہے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے یہ چونکہ اعمال سیئہ کا عادی تھا اور اعمال سیئہ کی مداومت نے اس میں آگ کی خاصیت پیدا کر دی تھی اس لئے الجنس یمیل الی الجنس آگ کو آگ کھینچ لے گی۔

ع ۲ / ۸

حاشیہ صفحہ ہذا — **فوائد** ف یعنی بندگی کرو کہ نوح انسان بیٹھے رہو دنیا میں قیامت تک اور قیامت کو دیر نہ لگے گی اور جو سب مل کر بندگی چھوڑ دو تو سارے ابھی ہلاک ہو جاؤ، طوفان آیا تھا ایسا ہی کہ ایک آدمی نہ بچے حضرت نوح کی بندگی سے ان کا بچاؤ ہو گیا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۴) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور معاف کر دے گا اور ایک مقررہ وقت تک تم کو مہلت دے گا اور جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پھر اس کو پیچھے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ کاش تم اس بات کو سمجھ لیتے۔ یعنی اگر تم ایمان لے آئے تو جس عذاب سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ عذاب نہیں آئے گا اور موت کے وقت تک عذاب سے محفوظ رہو گے۔ بلکہ موت کے بعد جو عذاب ہونے والا ہے۔ ایمان اور تقویٰ کی برکت سے اس عذاب سے بھی محفوظ رہو گے یعنی عذاب عاجل اور عذاب آجل دونوں سے تمہاری حفاظت ہوگی۔ البتہ موت کا جو وقت مقرر ہے وہ مؤخر نہیں کیا جا سکتا اس میں مؤمن اور غیر مؤمن دونوں یکساں ہیں۔ ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ایمان نہ لانے کی حالت میں اگر عذاب عاجل کا وعدہ سر پر پہنچ گیا۔ تو پھر ٹالے نہیں ٹلے گا اس وقت ایمان لانا بھی غیر نافع ہوگا۔ بہرحال مفسرین کے چند اقوال ہیں۔ ہم نے سہل اور آسان طریق پر تفسیر کر دی ہے اس موقعہ پر قضاء مبرم اور معلق کی لاطائل بحثوں میں الجھنے سے بچ کر ایک آسان طریقہ اختیار کر لیا ہے تاکہ سمجھنے والوں کو قرآن سمجھنے میں آسانی ہو جائے

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ

اور میں نے جس بار ان کو بلایا، تا انکو تو معاف کرے، ڈالنے لگے اپنی انگلیاں کانوں میں،

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ

اور اوپر لپیٹے اپنے کپڑے، اور ضد کی، اور غرور کیا بڑا غرور ف پھر

إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ

میں نے ان کو بلایا اجاگر- پھر میں نے ان کو کھول کر کہا، اور چھپ کر کہا

إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾

چپکے سے- تو میں نے کہا، گناہ بخشواؤ اپنے رب سے- بے شک وہ ہے بخشنے والا-

يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَ

چھوڑ دے آسمان کی تم پر دھاریں- اور بڑھتی دے تم کو مال اور

بَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾ مَّا لَكُمْ لَا

بیٹوں سے اور بنا دے تم کو باغ اور بنا دے تم کو نہریں ف کیا ہوا ہے تم کو؟

تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ

کیوں نہیں امید رکھتے اللہ سے بڑائی کی؟ اور اسی نے تم کو بنایا طرح طرح سے ف کیا تم نے نہیں دیکھا

خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ

کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان تہ بر تہ؟ اور رکھا چاند ان میں

نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ

اجالا، اور رکھا سورج چراغ جلتا ف اور اللہ نے اگایا تم کو زمین سے

نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ

جماکر- پھر دہرا کر ڈالے گا تم کو اس میں، اور نکالے گا تم کو باہر ف اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا

بنا دی تم کو زمین بچھونا- تاکہ چلو اس میں کشادہ

فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ

رستے ف کہا نوح نے، اے رب میرے! انہوں نے میرا کہا نہ مانا اور مانا ایسے کا،

(بقیہ صفحہ گزشتہ) لو کنتم تعلمون. یعنی اگر تم اتنی بات کر سمجھ لیتے تو تمہارے حق میں بہتر ہوتا اور عذاب عاجل یعنی دنیوی عذاب اور عذاب آجل یعنی اخروی عذاب سے بچ جاتے۔ حضرت شاہ صاحب نے جو خلاصہ بیان فرمایا وہ بہت صاف ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ ہی کا حصہ ہے جس دن زمین پر کوئی اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا نہ ہوگا اس دن قیامت ہی آجائے گی۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا **فوائد** ف کپڑے اوڑھنے لگے کہ اس کی بات ہمارے دل میں نہ لگ جائے۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی ایسے کام کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنی بڑائی سے تم پر عذاب نہ بھیجے اور طرح طرح بنایا یعنی ماں کے پیٹ میں بھانت بھانت رنگ بدلے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فضیلت استغفار: حضرت نوح علیہ السلام نے آیت ۱۰ میں توبہ و استغفار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سرکش قوم کو یقین دلایا کہ اس وقت تم لوگ قحط و خشک سالی کے جس عذاب میں گرفتار ہو اگر تم کفر و بدکرداری سے توبہ کر لو اور فرماں برداری کی زندگی کا عہد و پیمان کر لو تو خدا تعالیٰ اس پریشانی کو خوشحالی سے بدل دے گا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نافرمان بندہ کی توبہ و استغفار سے بڑا خوش ہوتا ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال دے کر فرمایا جس طرح کسی اونٹ والے کا اونٹ مع سامان کے گم ہو جائے اور وہ اس لق و دق صحرا میں بھوک پیاس کی شدت سے مایوس ہو کر موت کا انتظار کرنے لگے۔ ایسی حالت میں اچانک وہ دیکھے کہ اس کا اونٹ مع سامان کے اس کے پیچھے کھڑا ہے کس قدر خوشی ہوگی اس اونٹ والے کو۔ اتنی ہی خوشی حضرت حق تعالیٰ کو اس وقت ہوتی ہے جب گناہ گار بندہ توبہ و استغفار کر کے اپنے آپ کو جہنم کی سزا سے بچا لیتا ہے۔

ع ۱ ۹

يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾

جس کو اس کے مال اور اولاد سے اور بڑھا ٹوٹا ف۱ ؛ اور داؤ کیا ہے بڑا داؤ ف۲

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَ

اور بولے، نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکروں کو، اور نہ چھوڑیو وَدّ کو اور نہ سواع کو، اور نہ یغوث اور

يَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

یعوق اور نسر کو ف۳ ؛ اور بہکا دیا بہتوں کو۔ اور نہ تو بڑھائیو بے انصافوں کو مگر بہکاوا ف۴

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کچھ وہ اپنے گناہوں سے ڈبائے گئے، پھر پیٹھائے (پہنچائے) گئے آگ میں۔ پھر نہ پائے اپنے واسطے

اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

اللہ کے سوا کوئی مددگار ؛ اور کہا نوح نے اے رب! نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا ایک گھر بسنے والا ؛

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

مقرر اگر تو چھوڑے ان کو، بہکاویں تیرے بندوں کو، اور جو جنیں سو ڈھیٹھ حق نہ سمجھتا ؛

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ

اے رب! معاف کر مجھ کو، اور میرے ماں باپ کو، اور جو آوے میرے گھر میں ایمان دار، اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو۔ اور گنہگاروں پر یہی بڑھتا رکھ ؛

آیاتہا ۲۸ (۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰) رکوعاتہا ۲

سورہ جن مکی ہے اور اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں۔ اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ؛

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

تو کہہ، مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے، پھر کہا، ہم نے سنا ہے

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ

قرآن عجیب ؛ سوجھاتا نیک راہ پھر ہم اس پر یقین لائے۔ اور ہرگز نہ شریک

فوائد ف۱ یعنی اپنے مالداروں کا کہا مانا اور ان کا مال اور اولاد کچھ خوبی نہیں بلکہ ان پر ٹوٹا ہے انہیں کے سبب دین سے محروم رہے ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی سب کو سمجھا دیا کہ اس کی بات نہ مانو۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی تدبیریں نہ لائیو یہ نام تھے ان کے بتوں کے ہر ہر مطلب کا ایک ایک بت تھا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲۴) حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا ہے ولا تزد الظالمین الا ضلالا۔ یعنی اے پروردگار ان میں سوائے گمراہی کے اور کچھ نہ بڑھا یعنی ان نابکاروں میں گمراہی اور بے راہ روی ہی بڑھتی رہے اسی طرح کی ایک بددعا سورہ یونس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی بھی گذر چکی ہے۔ جو فرعون کے حق میں انہوں نے کی تھی، اس قسم کی دعا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان پر عذاب آئے تو بھرپور عذاب آئے اور ان کی گرفت میں نہ تو تاخیر ہو اور نہ رعایت اور اس قسم کی دعا کوئی پیغمبر جب ہی کرتا ہے جب اس کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ میری قوم ایمان لانے والی نہیں پھر ایسے افراد کو جن کی ہدایت سے مایوسی ہو چکی ہو اور وہ قوم کے لئے ایک عضو فاسد کا حکم رکھتے ہوں۔ ان کو ختم کرنے اور جسم سے علیحدہ کرنے کے سوا چارہ کار اور ہے بھی کیا حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح استدراجاً کسی کافر کو مہلت دی جاتی ہے وہ بھی ان کو ملے ان کے پیمانے میں اگر کچھ کمی ہے تو اس کو پورا کرکے ان کو ٹھکانے لگائیے آخر ایک ہزار یا ساڑھے نو سو برس تک سمجھانے کے بعد بھی جس قوم کی یہ حالت ہو کہ وما آمن معہ الا قلیل تو وہ سوائے تباہ اور برباد ہونے کے اور کس چیز کی مستحق ہو سکتی ہے۔ آگے ان کے غرق ہونے کا ذکر ہے۔

ع ۲ / ۸

بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا

بتاویں گے اپنے رب کا کسی کو ف۱ - اور یہ کہ اونچی ہے شان ہمارے رب کی، نہیں رکھی اس نے جورو نہ

وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾

بیٹا ف۲ - اور یہ کہ ہمارا بے وقوف کہتا ہے اللہ پر بڑھا کر باتیں ف۳ -

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾

اور یہ کہ ہم کو خیال تھا، کہ نہ بولیں گے انس اور جن اللہ پر جھوٹ ف۴ -

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

اور یہ کہ تھے کتنے مرد آدمیوں کے پناہ پکڑتے ہیں کتنے مردوں کی جنوں میں

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ

پھر ان کو بڑھا اور سر چڑھنا ف۵ - اور یہ کہ ان کو بھی خیال تھا جیسا تم کو خیال تھا کہ ہرگز نہ اٹھاوے

اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا

گا اللہ کسی کو ف۶ - اور یہ کہ ہم نے ٹٹول دیکھا آسمان کو، پھر پایا اس کو بھر رہے اس میں چوکیدار سخت

وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ

اور انگارے ف۷ - اور یہ کہ ہم بیٹھتے تھے آسمان کے ٹھکانوں میں سننے کو - پھر جو کوئی اب سننے چاوے

الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ

پاوے اپنے واسطے ایک انگارا گھات میں - اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ کچھ برا ارادہ ٹھہرا ہے

فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ

زمین کے رہنے والوں پر، یا چاہا ان کے حق میں انکے رب نے راہ پر لانا - اور یہ کہ کوئی ہم میں نیک ہیں اور

مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ

کوئی اسکے سوا، ہم تھے کئی راہ پر پھٹ رہے - اور یہ کہ ہمارے خیال میں آیا کہ ہم

نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا

بچیر نہ جاویں گے اللہ سے زمین میں اور نہ تھکا دینگے اس کو بھاگ کر - اور یہ کہ جب ہم نے سنی راہ کی

الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾

بات، ہم نے اس کو مانا - پھر جو کوئی یقین لاوے اپنے رب پر، سو نہ ڈریگا نقصان سے اور زبردستی سے

فوائد ف۱ سورۂ احقاف میں گذرا کہ حضرت نماز صبح پڑھتے تھے کئی جن سُن کے ایمان لائے اپنی قوم سے جاکر بیان کیا۔ یہ ان کے بیان اللہ نے وحی فرمائے رسول پر بعد اس کے بہت بار حضرت پاس جن آکر ملے اور ایمان لائے قرآن سیکھا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ جو گمراہیاں آدمیوں میں تھیں وہ جنوں میں بھی تھیں اللہ کے جورد، بیٹا بتاتے تھے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی ہم میں جو بیوقوف تھے وہ ایسی باتیں کہتے تھے یا ابلیس کو کہا ہو۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اس سے ہم بھی بہک گئے۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی جتنا آدمی جنوں کے آگے التجا کرتے ہیں اتنا وہ مغرور ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ ف۶ یعنی قبروں سے نہ اٹھاوے گا یا رسول نہ اٹھاوے گا پہلے رسول ہو چکے۔ ۱۲ منہ رح ف۷ یعنی جنوں کو انگارے پڑتے اور خبر سننے نہیں دیتے چوکیدار۔ ۱۲ منہ رح

تشریح جنات کا ایمان۔ اس سورت میں جنات کے آنے اور ان کے ایمان لانے کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ بطن نخلہ میں جنات نے نماز کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنا اور وہاں سے واپس جاکر اپنی قوم میں اس کا ذکر کیا اور جن تاثرات کا اظہار کیا، وحی الٰہی نے ان سے حضورؐ کو آگاہ فرمایا۔ قرآن سننے والے جنوں نے کہا۔ اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے خدا کی کتاب قرآن حکیم کی تلاوت سنی، وہ کتنا عمدہ کلام ہے، نیکیوں کی راہ دکھاتا ہے، ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم آئندہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور اسکے لئے بیوی اور بیٹے کا عقیدہ باطل کبھی قائم نہیں کرینگے، ہمارے گمراہ افراد خدا کے بارے میں گمراہ کن عقیدے رکھتے ہیں اور ہم یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ انسان اور جنات خدا کے بارے میں اتنی غلط باتیں بیان کرینگے جو وہ کرتے ہیں اور بہت سے انسان جنات سے مدد چاہتے ہیں اور ان سے خوفزدہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ جنات غلط فہمی کا شکار ہوگئے ہیں اور سر چڑھ گئے ہیں اور یہ ہماری قوم جنات کو قیامت کا یقین نہ تھا۔ ہم پہلے آسمان سے خبریں اچک لاتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو ختم کردیا اور ہم نے یہ سمجھ لیا کہ ہم خداوند عالم کو ہرا نہیں سکتے اور نہ اسے عاجز کرسکتے ہیں۔ (۱۳) ہم نے جب ہدایت کی بات سن لی تو ہم نے اس کا یقین کرلیا اور اس کو فوراً مان لیا لہٰذا جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لے آئیگا تو اس کو نہ کسی کمی کا اور نقصان کا خوف ہوگا اور نہ کسی زیادتی

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ

اور یہ کہ کوئی ہم ہیں حکمبردار ہیں اور کوئی بے انصاف ۔ سو جو حکم میں آئے ، سو انہوں نے

تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ

اٹکلی نیک راہ ٭ اور جو بے انصاف ہیں وہ ہوئے دوزخ کا ایندھن ٭ اور

اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

یہ حکم آیا ، کہ اگر لوگ سیدھے رہتے راہ پر ، تو ہم پلاتے ان کو پانی بھر کر ٭

لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

تاکہ ان کو جانچیں اس میں ۔ اور جو کوئی منہ موڑے اپنے رب کی یاد سے وہ پیٹھا دیوے اسکو چڑھتے عذاب میں

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ

اور یہ کہ سجدہ کے ہاتھ پاؤں حق اللہ کا ہے سو مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو ٭ اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ

اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا

اس کو پکارتا ، لوگ ہونے لگتے ہیں اس پر ٹھٹھ ٭ تو کہہ ، میں تو یہی پکارتا ہوں

رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ

اپنے رب کو اور شریک نہیں کرتا اس کا کسی کو ٭ تو کہہ ، میرے ہاتھ نہیں تمہارا برا ، اور نہ

لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ

راہ پر لانا ٭ تو کہہ ، مجھ کو نہ بچاوے گا اللہ کے ہاتھ سے ، اور نہ پاؤں گا اس کے

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ

سوا کہیں سرک رہنے کو جگہ ٭ مگر پہنچانا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے پیغام دینے اور جو

یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ ؕ

کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا ، سو اسکے لئے آگ ہے دوزخ کی رہا کریں انہیں ہمیشہ ٭

حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ

یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو ان سے وعدہ ہوا ، تب جان لیں گے ، کس کی مدد کمزور ہے ، اور

اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ

گنتی میں تھوڑے ٭ تو کہہ ، میں نہیں جانتا ، نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہے ، یا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کا اور ظلم کا۔کمی کا مطلب یہ کہ اس کی کوئی نیکی کم کر دیجائے اور اس کی کوئی نیکی لکھی نہ جائے یا مال کا نقصان۔آبرو کا نقصان اور زیادتی یہ کہ کوئی گناہ جو نہ کیا ہو وہ لکھ دیا جائے۔یا ایمان لانے کی وجہ سے اس کو ثواب سے محروم کر دیا جائے۔ھدٰی کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے جب قرآن کے عجیب و غریب مضامین سنے تو ہم اس رسول پر جس پر یہ کلام معجز نظام نازل ہوا ہے اس پر ایمان لے آئے۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا — **تشریح** (۱۴) اور یہ کہ ہم میں سے بعض تو فرمانبردار بن گئے اور مسلمان ہو گئے ہیں اور بعض ہم میں سے ظالم ہیں اور بے راہ ہیں پس جنہوں نے اسلام قبول کر لیا اور مسلمان ہو گئے تو انہوں نے بھلائی کا راستہ اختیار کر لیا اور بھلی راہ ڈھونڈ لی (۱۵) اور جو ظلم پر قائم رہے تو وہ جہنم کا ایندھن ہوئے۔مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے قرآن سنا اور قرآن سن کر ہم میں سے مسلمان ہو گئے تو انہوں نے بھلائی کی راہ تلاش کر لی اور بھلائی کا راستہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے یعنی وہ اس بھلائی کا اجر پائیں گے اور جو ظلم پر قائم رہے اور ہدایت کی راہ سے بے راہ رہے وہ دوزخ کا ایندھن ہیں اور وہ دوزخ میں جھونکے جائیں گے۔ (۱۶) اور میری جانب یہ بھی وحی کیگئی ہے کہ اگر لوگ سیدھی راہ اور سیدھے طریقے پر قائم ہو جاتے یعنی اسلام کے پابند ہو جاتے تو ہم ان کو کثیر اور وافر پانی سے خوب سیر کرتے۔ (۱۷) تاکہ ہم انہیں ان کا امتحان کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی حکم برداری اور اسلام سے روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت اور ناقابل برداشت عذاب میں داخل کرے گا۔

آیت میں اشارہ فرمایا۔مکے والوں کے لئے یعنی اگر مکے والے راہِ راست پر قائم ہو جاتے تو ہم ان کو کثرت باراں اور پانی کی کثرت سے سیراب کرتے اور ان کو قحط میں مبتلا نہ کرتے۔اور اس نعمت اور کرم سے ان کی آزمائش کرتے اور ان کو جانچتے۔جیسا کہ ہمارا قاعدہ ہے کہ ہم انسانوں پر احسان فرما کر آزماتے ہیں جیسا کہ بلا بھیج کر آزماتے ہیں۔ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ اور اگر کوئی شخص خواہ وہ مکے والوں میں سے ہو یا کوئی اور ہو یعنی بنی نوع انسان میں سے کوئی شخص اپنے پروردگار کی یاد یعنی ایمان اور اطاعت وانقیاد سے روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا۔ولا اشرک بہ احدا تک جنات کے خیالات تھے جو خدا تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے۔اب آگے حضور مخاطب ہیں ان آیات میں حضور علیہ السلام کی زبان پاک سے اپنی عبدیت کا اعلان کرایا اور حضرت مسیح کی قوم اپنے

بقیہ اگلے صفحہ پر

يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى

کر دے اس کو میرا رب ایک مدت کی حد ۔ جاننے والا بھید کا ، سو نہیں خبر دیتا اپنے بھید

غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ

کی کسی کو ۔ مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول ، تو وہ چلاتا ہے اس

مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

کے آگے اور پیچھے چوکیدار ف ۔ تا جانے کہ انہوں نے پہنچائے

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

پیغام اپنے رب کے ، اور قابو میں رکھا ہے جو ان کے پاس ہے اور گن لی ہے ہر چیز کی گنتی ۔

ع ۲ ۹ ۱۲

(۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) — آیاتہا ۲۰ — رکوعاتہا ۲

سورۂ مزمل مکی ہے اور اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں اور دو رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے جھرمٹ مارنے والے ! ۔ کھڑا رہ رات کو ، مگر کسی رات ف ۔ آدھی رات ، یا اس سے کم کر

مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا

تھوڑا سا ۔ یا زیادہ کر اس پر ، اور کھول کھول پڑھ قرآن کو صاف ۔ ہم آگے

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ

ڈالیں گے تجھ پر ایک بھاری بات ف ۔ البتہ اٹھان رات کا سخت روندتا ہے ،

وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ

اور سیدھی نکلتی ہے بات ف ۔ البتہ تجھ کو دن میں شغل رہتا ہے لمبا ف ۔ اور پڑھ

اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ

نام اپنے رب کا اور چھوٹ جا اس کی طرف سب سے الگ ہو کر ۔ مالک مشرق اور مغرب کا ! اس بن کسی کی

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ

بندگی نہیں ، سو پکڑ اس کو کام سونپا ۔ اور سہتا رہ جو کہتے رہیں ، اور چھوڑ ان کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) رسول کے بارے میں خدائی تصورات قائم کر کے جس طرح گمراہ ہوئی اس سے آپ کی امت کو بچایا گیا۔ راہ پر لانا ، نبی و رسول کے اپنے اختیار کی چیز نہیں ، اس کا تعلق توفیق الٰہی سے ہے نبی کا کام پیغام پہنچانا ، تربیت کرنا ۔ اپنے قول و فعل سے خدا کے دین کو غالب کرنا ، اپنے بعد دین کو غالب رکھنے کے لئے ایک اچھی جماعت تیار کرنا چنانچہ یہ کام تمام رسولوں میں سب سے کامیاب درجہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام دیا ، اسلئے آپ افضل الرسل قرار پائے ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف یعنی رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی پھر چوکیدار رکھتا ہے اس کے ساتھ کہ اس میں شیطان دخل نہ کرنے پاوے اور اپنا نفس غلط نہ سمجھے یہی معنی ہیں اس بات کے کہ پیغمبروں کو عصمت ہے اوروں کو نہیں اور ان کا معلوم بیشک ہے اوروں کے معلوم میں شبہ ہے ۱۲ منہ ر۔ ف یہ سورت اول میں اتری ہے جب وحی کی دہشت سے حضرت کو جاڑا لگا اپنے اوپر کپڑے لپیٹے اللہ نے یہی نام لے کر پکارا ، رات کو کھڑا رہ یعنی نماز پڑھو رات کو اول اس دین میں نماز رات ہی کی فرض ہوئی مگر کسی رات نہ ہو تو معاف ہے ۱۲ منہ ر۔ ف یعنی ریاضت کر تو بھاری بوجھ آسان ہو ۔ ۱۲ منہ ر۔ ف یعنی بڑی ریاضت ہے یہ کہ نفس روندا جاتا ہے اور اس وقت دعا اور ذکر سیدھا ادا ہوتا ہے دل سے ۱۲ منہ ر۔ ف۵ یعنی دن کو لوگوں کو سمجھاتا ہے عبادت کا وقت رکھ رات کو ۔ ۱۲ منہ ر۔

تشریح (۲۶) غیب دانی ، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی کے مسئلہ کو نزاعی بنا دیا گیا ہے قرآن کریم نے مختلف مقامات پر اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام انبیاء سے زیادہ غیبی علوم حضورؐ کو عطا فرمائے لیکن جہاں تک علم الٰہی کا تعلق ہے اسکے مقابلہ میں تمام مخلوق کا علم ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ ، یہی حال تمام صفات حمیدہ کا ہے ، حضور رحمت للعالمین ہیں ، رؤف رحیم ہیں لیکن رحمت الٰہی کے مقابلہ میں آپ کی رحمت کو وہی نسبت حاصل ہے جو اوپر بیان ہوئی ۔ پھر خدا کی تمام صفات ذاتی ہیں ، مخلوق کی صفات عطائی ہیں ۔ اسلئے خدا ہی حقیقت کے اعتبار سے عالم و علیم ہے

هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ

بھلی طرح چھوڑ نا ف ۱ اور چھوڑ دے مجھ کو اور جھٹلانے والوں کو جو آرام میں ہیں اور ڈھیل

قَلِيلًا ﴿١١﴾ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَ

دے ان کو تھوڑی سی ۔ البتہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور آگ کا ڈھیر ۔ اور کھانا گلے میں اٹکتا، اور

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ

دکھ کی مار ۔ جس دن کانپے زمین اور پہاڑ، اور ہو جاویں

الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۵

پہاڑ ریت پھسلتی ۔ ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسول،

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

بتانے والا تمہارا، جیسے بھیجا فرعون پاس رسول ۔

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ

پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا، پھر پکڑی ہم نے اسکو پکڑ وبال کی ۔ پھر کیوں کر

تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾

بچو گے؟ اگر منکر ہو گئے اس دن سے، جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا ف ۔

السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ

آسمان پھٹتا ہے اس میں ہے اس کا وعدہ ہونا ۔ یہ تو سمجھوتی ہے ۔

فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ

پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب کی طرف راہ ف۲ ۔ تیرا رب جانتا ہے، کہ تو اٹھتا

تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ

ہے نزدیک دو تہائی رات کے، اور آدھی رات اور تہائی رات، اور کتنے لوگ تیرے ساتھ

مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ

کے ۔ اور اللہ ماپتا ہے رات کو اور دن کو ۔ اس نے جانا کہ

لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ

تم اس کو پورا نہ کر سکو گے، پھر تم پر معافی بھیجی، سو پڑھو جتنا آسان ہو قرآن ۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) رحمٰن ورحیم ہے، معطی ومنعم ہے حضرات انبیاءِ کرام خدا کی سب سے اعلیٰ مخلوق ہے اور اسمیں حضور علیہ السلام کو سب سے بڑا درجہ حاصل ہے ۔ لیکن آپ بھی اپنے کمالات وصفات میں حق تعالیٰ کے ممنون ومشکور ہیں، مختار و بے نیاز نہیں ۔

فوائد
(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف ۱ یعنی خلق سے کنارہ کر۔ لیکن لڑ بھڑ کر نہیں سلوک سے ۱۲ منہ رحمہ ف۲ اس دن کی شدت سے یا درازی سے اگرچہ وہاں جیسے ہیں ویسے رہیں گے پر مدت اتنی ہے کہ لڑکے بوڑھے ہو جائیں گے ۔ ۱۲ منہ رحمہ ف ۲ رات جاگنے کا حکم ایک برس رہ کر موقوف ہوا ۔ اگلی آیت اتری ۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح

یاایھا المزمل (۱) اے جھرمٹ مارنے والے، حضور تہجد کے وقت ایک بڑا کمبل اوڑھ لیا کرتے تھے تاکہ سردی سے محفوظ رہیں اور قیام وقعود میں دشواری نہ ہو، جھرمٹ مارنا اسی حالت کی طرف اشارہ ہے ۔ چادر اوڑھنے والے یا کپڑا لپیٹنے والے ۔ الفاظ میں وہ کیف کہاں ۔ جھرمٹ مارنا ۔ چادر کو اپنے پورے بدن پر لپیٹنا ایک خاص ادا ہے ۔ والرجز فاھجر (۵) اور کتھری کو چھوڑ دے کتھری کا لفظ ناگ پھنی یا پرانے چیتھڑوں کو جوڑ کر بنائے ہوئے بچھونے یعنی گدڑی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لغت میں کتاب آدرش ہندی شبد کوش میں یہی لکھا ہوا ہے، شاہ صاحب نے اس لفظ کو بت کے معنی میں استعمال کیا ہے اور فائدہ میں لکھا ہے کہ، کتھری کہا بت کو، وہ اکثر دودھ اور تیل میں آلودہ رہتا ہے ۔ ہندو پجاریوں کے پاس اس قسم کا بت دیکھا جا سکتا ہے ۔ (۱۰) یعنی وہ ضدی اور عناد پسند مخالف جو کسی طرح معقولیت کا راستہ اختیار نہیں کرتے ان سے کنارہ کشی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور ان کو وعظ ونصیحت کرنے میں وقت ضائع کرنے سے روکا گیا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو ہدایت کرنے میں وقت لگایا جائے لیکن اسکے ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ کنارہ کشی میں تلخی اور خفگی کے آثار نہ ہوں تاکہ وہ طبقہ بالکل مایوس نہ ہو اور کسی موڑ پر بھی ان کے پلٹ آنے کا راستہ کھلا رہے ویسے اسلام امید ورجاء کا مذہب ہے اس میں خلق سے مایوس ہو کر راہبانہ زندگی اختیار کرنا منع ہے، ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو مسلمان مخلوق کی ایذاء رسانی سے گھبرا کر کنارہ کشی کی زندگی اختیار کر لیتا ہے اس سے وہ مسلمان افضل ہے جو مخلوق میں رہ کر ان کے ہاتھوں سے تکلیف اٹھاتا ہے اور ان کی خیر خواہی میں لگا رہتا ہے ۔ (۱۹) یعنی آخرت کی زندگی تغیر پذیر نہیں، وہاں انسان ایک ہی حالت میں رہیں گے، اگر ایسا ہو تا تو آخرت کے

ع ۱ ۱۳

عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى

جانا کہ آگے ہوں گے تم میں کتنے بیمار، اور کتنے اور پھریں گے ملک میں؛

الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ

ڈھونڈتے اللہ کا فضل ، اور کتنے اور لڑتے اللہ کی راہ

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

میں - سو پڑھو جتنا آسان اس میں سے ، اور کھڑی رکھو نماز ، اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۗ وَ مَا تُقَدِّمُوْا

دیتے رہو زکوٰۃ ، اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا - اور جو آگے بھیجو

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ

گے اپنے واسطے کوئی نیکی ، اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر ، اور ثواب

اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

میں زیادہ - اور معافی مانگو اللہ سے - بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؛

﴿۷۴﴾ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ﴿۴﴾

اٰیاتہا ۵۶ — رکوعاتہا ۲

سورہ مدثر مکی ہے ، اور اس میں چھپن (۵۶) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَ ثِيَابَكَ

اے لحاف میں لپٹنے ! کھڑا ہو ، پھر ڈر سنا - اور اپنے رب کی بڑائی بول - اور اپنے کپڑے

فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَ لِرَبِّكَ

پاک رکھ - اور کھتری کو چھوڑ دے - اور نہ کر کہ احسان کرے اور بہت چاہے - اور اپنے رب کی

فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۹﴾

راہ دیکھ ف ؛ پھر جب کھڑکھڑائے وہ کھکھراٹ - پھر وہ اس دن مشکل دن ہے

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِىْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّ

منکروں پر نہیں آسان ؛ چھوڑ دے مجھ کو اور اس کو ، جو میں نے بنایا اکیلا ف - اور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) دہشت و شدت ایسی ہوگی کہ بچے بوڑھے ہو جاتے۔ (۲۰) شروع اسلام میں رات کی نماز فرض تھی، اس شب بیداری میں صحابہ کرام نے بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیں، ان حضرات کے پیر سوج جاتے بعض حضرات اپنے آپ کو رسیوں سے باندھ دیتے تاکہ نیند کا جھونکا آئے تو فوراً ہشیار ہو جائے یہ حضرات صحابہ رضی کی آزمائش تھی۔ ایک سال کے بعد شب بیداری کی فرضیت ختم ہو گئی کیونکہ پانچ وقت کی نماز باقاعدہ طریقہ پر فرض کر دیگئی تھی اور ایک ایسی جماعت کو تبلیغ و دعوت کی ذمہ داری، معاشی جدوجہد کا بار اور پھر جہاد فی سبیل اللہ کی ہنگامی زندگی کا بوجھ اٹھانا تھا۔ اسکے لئے یہ آسانی ضروری تھی۔ روزہ کی فرضیت میں بھی یہ آسانی کی گئی ہے وہاں بھی ابتدا میں سختی تھی۔

حاشیہ صفحہ ہذا **فوائد** ف یہ سورت اتری تب خلق کو دعوت کا حکم ہوا اور نماز کا اور نماز کے ساتھ تکبیر ہے اور کپڑے پاک رہنے اور کھتری سے بچنا۔ یا کھترا کہا بت کو وہ اکثر دودھ اور تیل میں آلودہ رہتا ہے اور یہ ہمت سکھائی کہ جو کسی کو دے اس سے بدلا نہ چاہ اپنے رب کے دیئے پر شاکر رہ۔ ۱۲ منہ رحمہ ف یعنی پھونکے صور۔ ۱۲ منہ رحمہ ف اپنے باپ کے ہاں ایک بیٹا جس کا شریک نہ ہوا اور بھائی یا اکا یا قت ہیں دنیا کی۔ ۱۲ منہ رحمہ

ع ۲ / ۱ / ۱۴

تشریح جس طرح پہلی سورت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تلطف اور مہربانی کے ساتھ خطاب فرمایا تھا اسی طرح اس سورت میں بھی حضور ہی کو خطاب فرمایا ہے۔ دثار اوپر کے کپڑے کو کہتے ہیں جس طرح شعار۔ نیچے کے کپڑے کو کہتے ہیں جو جسم سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے الانصار شعار والناس دثار مدثر اس شخص کو کہتے ہیں جو سردی اور ٹھنڈ کی وجہ سے اپنے کپڑوں پر کوئی کپڑا اوپر سے اوڑھ لے، پہلی سورت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا تھا۔ عبادت کرنے اور رات میں قیام کرنے کا۔ تاکہ نفس میں استعداد پیدا ہو، یہاں ارشاد ہے کھڑے ہو اور خدا کی مخلوق کو احکام سناؤ اور آنے والی آفات سے بچاؤ۔ گویا پہلی سورت میں ارشاد تھا کمال کا اور اس سورت میں ارشاد ہے تکمیل کا۔ یعنی جب تم میں ہر قسم کا کمال پیدا ہو گیا اور تم ہر اعتبار سے اکمل ہو گئے۔ تو اب دوسروں کو بھی اپنے کمال کا فیض پہنچاؤ۔ اور دوسروں کی اصلاح کرو۔ جمہور علماء کا قول ہے کہ سب سے پہلے غار حرا میں سورۂ اقراء کی چند آیتیں نازل ہوئیں۔ اسکے بعد کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ جسکو فترۃ الوحی کا زمانہ کہتے ہیں اسکے بعد سورہ مدثر کی آیات نازل ہوئیں۔ اِکا یعنی اکیلا۔

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ

دیا اس کو مال پھیلا کر۔ اور بیٹے مجلس میں بیٹھنے والے۔ اور تیاری کر دی اس کو

تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا

خوب تیاری۔ پھر لالچ رکھتا ہے کہ اور دوں ف۱۔ کوئی نہیں۔ وہ ہے آیتوں کا

عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ

مخالف ۔ اب اس سے چڑھواؤں گا بڑی چڑھائی ف۲۔ اس نے سوچ کیا اور دل میں ٹھہرایا۔ سو مارا جائیو! کیسا

قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾

ٹھہرایا؟ پھر مارا جائیو! کیسا ٹھہرایا؟ پھر نگاہ کی۔ پھر تیوری چڑھائی ف۳ اور منہ تھتھایا۔

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ

پھر پیٹھ دی، اور غرور کیا۔ پھر بولا۔ اور نہیں، یہ جادو ہے چلا آتا۔ اور نہیں، یہ

اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

کہا ہے آدمی کا۔ اب اس کو ڈالوں گا آگ میں۔ اور تو کیا بوجھا کیسی ہے وہ آگ؟

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

نہ باقی رکھے، نہ چھوڑے۔ نظر آتی ہے پنڈے پر ف۱۔ اس پر مقرر ہیں انیس شخص۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً

اور ہم نے جو رکھے ہیں دوزخ پر لوگ اور نہیں فرشتے ہیں، اور ان کی جو گنتی رکھی سو جانچنے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ

کو منکروں کے، تا یقین کریں جن کو ملی ہے کتاب، اور بڑھے ایمان داروں

اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ

کو ایمان، اور دھوکا نہ کھاویں جن کو ملی ہے کتاب، اور مسلمان، اور

لِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا

تا کہیں جن کے دل میں روگ ہے، اور منکر، کیا غرض تھی اللہ کو اس

مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ

کہاوت سے! یوں بچلاتا ہے اللہ جس کو چاہے۔ اور راہ دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور کوئی نہیں

تشریح (بقیہ صفحہ سابقہ) فاذا نقر فی الناقور (۸) پھر جب کھڑکھڑائے وہ کھوکھرا، فائدہ میں لکھا۔ یعنی پھونکے صُور، صور سے مُراد بگل ہے جو اعلان کے وقت بجایا جاتا ہے وہ اندر سے خالی ہوتا ہے اس لئے اسے کھوکھرا (کھوکھلا) کہا۔ خلقت وحیدا (۱۱) میں نے بنایا اکا یعنی ماں باپ کا اکلوتا یا قابلیت میں یکتا۔ یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہے۔

فوائد ف۱ کہتے ہیں یہ ولید کو فرمایا وہ دور دور ملک دیکھ آیا تھا کافروں نے اس کو کہا کہ تو سن محمد کیا پڑھتا ہے تجویز کر کہ کیا ہے حضرت نے پڑھا تب اس نے منہ بنا کر کہا کہ یہ جادو ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

ف۲ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے سیدھا کافر کو اس پر ہمیشہ چڑھوا دیں گے ۱۲ منہ رحمہ ف۳ جیسا لوہا دہکتا سُرخ نظر آتا ہے آدمی کے پنڈے پر وہ سُرخ نظر آوے گی۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح (منہ ہذا) ثم عبس وبسر (۲۲) پھر تیوری چڑھائی، منہ بگاڑا۔ تھتھنی بگاڑی تحقیر کے طور پر منہ کو تھوتھنی کہا ان هوالا سحر یوثر۔ (۲۴) نہیں یہ جادو ہے، چلا آتا۔ اثر کے معنی نقل کرنا۔ شاہ رفیع الدینؒ نے ترجمہ کیا۔ جادو کہ نقل کیا جاتا ہے۔ شاہ صاحبؒ کا مطلب بھی ہے کہ یہ جادو ہے جو اوپر سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔ لواحۃ للبشر (۲۹) نظر آتی ہے پنڈے پر لاح یلوح ظاہر ہونا لوح بدل ڈالنا۔ لوح بالنار، جھلس دینا۔ اس لئے اردو تراجم مختلف ہیں، جھلس دینے والی ہے چمڑے کو۔ (شاہ رفیع الدینؒ) سوزندہ است آدمیاں را (شاہ ولی اللہ رحمہ) لبشر بمعنی آدمی لیا، دونوں بھائیوں نے بشر جمع بشرہ بمعنی چمڑہ لیا، پنڈے پر نظر آنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ پنڈے کو شدت سے جھلس دیگی اور اسکا اثر دور سے نظر آئیگا (۳۰) دوزخ کے عذاب کا انتظام کرنیوالے فرشتوں کی تعداد (۱۹) بیان کی گئی ہے حضرت شاہ صاحبؒ نے ۱۹ کا عدد بیان کرنے کی جو وجہ بتائی وہ بعض احادیث کے مطابق ہے حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت جابرؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ بعض اہل کتاب نے آپ سے سوال کیا کہ دوزخ کے کارندہ فرشتے کتنے ہیں آپ نے فرمایا۔ ۱۹ ہیں یہ سوال انہوں نے آپکی آزمائش کیلئے کیا تھا کیونکہ انکی کتابوں میں بھی تعداد مذکور ہے، اس تعداد کی مصلحت کیا ہے؟ شاہ عبدالعزیزؒ نے تفسیر عزیزی میں اسکی مصلحتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جہنم میں ۱۹ قسم کی تکلیفیں ہوں گی۔ اعاذنا اللہ منہ۔ ان تکلیفوں میں سے ہر تکلیف و ایذاء کا انتظام ایک خاص فرشتہ کے ذمہ ہوگا۔ ان فرشتوں کے سردار کا نام مالک ہے۔ اسی طرح جنت کی راحتوں کا معاملہ ہے۔ ان آسائشوں کے مختلف شعبوں پر الگ الگ فرشتے مقرر ہوں گے اور ان کے سردار کا نام رضوان ہے۔

جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝۳۱ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝۳۲ وَ

جانتا تیرے رب کے لشکر - مگر وہی آپ - اور وہ تو سمجھوتی ہے لوگوں کے واسطے ۔ سچ کہتا ہوں قسم ہے چاند کی ؎

الَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝۳۳ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝۳۴ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝۳۵ نَذِيْرًا

اور رات کی جب پیٹھ پھیرے ! اور صبح کی جب روشن ہووے ! وہ دوزخ ایک ہے بڑی چیزوں میں - ڈراوا ہے

لِّلْبَشَرِ ۝۳۶ لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝۳۷ كُلُّ نَفْسٍۢ

لوگوں کو - جو کوئی چاہے تم میں کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ف ؛ ہر جی اپنے کئے

بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝۳۸ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝۳۹ فِيْ جَنّٰتٍ

میں پھنسا ہے - مگر داہنے والے ؛ باغوں میں ہیں -

يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝۴۰ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۱ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝۴۲ قَالُوْا

مل کر پوچھتے ہیں - گنہگاروں کا احوال - تم کاہے سے پڑے دوزخ میں ؟ وہ بولے

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝۴۳ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝۴۴ وَكُنَّا

ہم نہ تھے نماز پڑھتے - اور نہ تھے کھلاتے محتاج کو - اور تھے

نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۝۴۵ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴۶ حَتّٰٓى

بات میں دھنستے ساتھ دھنسنے والوں کے - اور ہم تھے جھٹلاتے انصاف کے دن کو - جب تک

اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝۴۷ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝۴۸

آ پہنچی ہم پر یقین آنے والی ف ، پھر کام نہ آوے گی ان کو سفارش سفارش کرنے والوں کی ف ؛

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝۴۹ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝۵۰

پھر کیا ہوا ہے ان کو سمجھوتی سے منہ موڑتے ہیں ؟ جیسے وہ گدھے ہیں بدکے -

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝۵۱ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِۍٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا

بھاگے غل کرنے سے ف ؛ بلکہ چاہتا ہے ہر مرد ان میں کہ اس کو ملیں ورق

مُّنَشَّرَةً ۝۵۲ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝۵۳ كَلَّآ اِنَّهٗ

کھلے ف - کوئی نہیں ! پر ڈرتے نہیں آخرت سے ؛ کوئی نہیں ! یہ تو سمجھوتی

تَذْكِرَةٌ ۝۵۴ فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ۝۵۵ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ

ہے ؛ پھر جو کوئی چاہے یہ یاد کرے ف ؛ اور وہ یاد جب ہی کریں ، کہ

فوائد ف یہ جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہیں انیس شخص کافر ٹھٹھے کرنے لگے کہ ہم ہزاروں ہیں، انیس ہمارا کیا کرینگے تب یہ فرمایا کہ وہ آدمی نہیں فرشتے ہیں تم سب کو ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتائی ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اسکے سچ کی دلیل ہو - ۱۲ منہ رح ف آگے بڑھے بہشت کو پیچھے رہے دوزخ - ۱۲ منہ رح ف یعنی موت . بات میں دھنستے یعنی ایمان کی باتوں پر انکار کرتے سب کے ساتھ مل کر - ۱۲ منہ رح ف کافر کے حق میں کوئی سفارش نہ کریگا اور کریگا تو قبول نہ ہوگی - ۱۲ ف جنگل کے گدھے کھٹکے سے بھاگتے ہیں - ۱۲ منہ رح ف یعنی ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب پاوے آسمان سے ۱۲ منہ رح ف یعنی ایک پر اتری تو کیا ہوا کام تو سب کے آتی ہے - ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۳) خدا تعالیٰ نے گردش لیل و نہار کی شہادت پیش کرکے کہا کہ وہ دوزخ نظام کائنات کی ایک بڑی اہم چیز ہے - اگر پاداش عمل نظام عالم کی ایک اہم ضرورت ہے تو اچھے عمل کی جزا (جنت) اور برے عمل کی سزا (دوزخ) کا ہونا بھی ضروری ہے اب جو چاہے حسن عمل کی راہ اختیار کرکے آگے بڑھ جائے اور جنت کی آرام دہ زندگی کا مالک بن جائے اور جو چاہے پیچھے رہ جائے اور دوزخ کی لعنت کا حقدار ہو جائے - یہ انسان کے اختیار پر ہے - خدا کی طرف سے توفیق و اعانت بھی اسی کو حاصل ہوتی ہے جو عزم و ارادہ سے آگے بڑھتا ہے - (۴۸) شاہ صاحب نے بطور فرض یہ کہا کہ اگر کوئی کسی کافر کی شفاعت کریگا تو وہ قبول نہیں ہوگی - درحقیقت خدا تعالیٰ کے قانون اور اس کی رضامندی پائے بغیر کوئی بڑے سے بڑا شخص بھی کسی کے حق میں لب نہیں ہلا سکے گا - لا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن یشفاعت بالاذن ہے - خدا کی جناب میں شفاعت بالجبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ قادر مطلق ہے ، نہ اس پر کسی کی طاقت کا زور چل سکتا ہے اور نہ محبت کا زور - یہی دو زور اور دو دباؤ ہیں - جنکے بل پر دنیوی حکام سفارش قبول کرتے ہیں - خدا پر کوئی زور آور نہیں - وھو القاھر فوق عبادہ اور نہ اپنے بندوں سے وہ ایسی محبت کرتا ہے کہ اس محبت کا دباؤ مانے ، اسکے محبوب بندے ، بہرحال اسکے بندے ہیں اور وہ سب کا مولیٰ و مالک ہے وہ مالک حقیقی قیامت کے دن حضرات انبیاء اور اولیاء کو شفاعت کا حق دیگا ! اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے سردار ہیں اسلئے آپکے سر پر شفاعت کبریٰ کا سہرا بندھے گا ، لیکن یہ سفارشیں تحت رضامندی ہونگی

اِنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع

چاہے اللہ۔ وہ ہے جس سے ڈر چاہیئے، اور وہ ہے بخشنے کے لائق ۔

(اٰیاتہا ٤٠) ﴿٧٥﴾ سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ ﴿٣١﴾ (رکوعاتہا ٢)

سورہ قیامت مکی ہے اور اس میں چالیس (٤٠) آیتیں اور دو رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ ﴿٢﴾

قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ۔ اور قسم کھاتا ہوں جی کی، جو اولاہنا دیتا ہے ف ۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ ؕ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى

کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ جمع نہ کریں گے ہم اس کی ہڈیاں ؟ کیوں نہیں سکتے ہیں ہم کہ ٹھیک

اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿٥﴾ ج

کردیں اس کی پوریاں ۔ بلکہ چاہتا آدمی کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ ؕ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ لا وَخَسَفَ

پوچھتا ہے کہ کب ہے دن قیامت کا ؟ ۔ پھر جب چوندھ لانے لگے تیور ۔ اور گہہ جاوے

الْقَمَرُ ﴿٨﴾ لا وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ لا يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ

چاند ۔ اور اکٹھے ہوں سورج اور چاند ٹ ۔ کہے گا آدمی اس دن کہاں جاؤں

الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ ج كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ ؕ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ ؕ

بھاگ کر؟ کوئی نہیں کہیں نہیں ہے بچاؤ ۔ تیرے رب تک اس دن جا ٹھہرنا ۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ ؕ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى

جتاویں گے انسان کو اس دن، جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ۔ بلکہ آدمی اپنے واسطے

نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ لا وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ ؕ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

آپ سوجھ ہے ۔ اور پڑا لا ڈالے اپنے بہانے ف ۔ نہ چلا تو اسکے پڑھنے پر اپنی زبان، کہ شتاب

بِهٖ ﴿١٦﴾ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ ج فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ج ثُمَّ

اس کو سیکھ لے ۔ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو سمیٹ رکھنا اور پڑھنا ۔ پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ رہ اسکے پڑھنے کے ۔

(حاشیہ صفحۂ گذشتہ) آزادانہ نہیں ہونگی۔ کنا نخوض (٤٥) اڑتے بات میں دھنستے، بات کی گہرائی میں جاتے بال کی کھال نکالتے۔ حمر مستنفرۃ (٥٠) گدھے ہیں بدکے۔ وحشی گدھے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بھاگے جارہے ہیں (تھانوی ؒ) قسورہ کا ترجمہ شاہ صاحب ؒ نے غل کرنے، کیا ہے جبکہ لغت میں اسکے معنی شیر اور بہادر انسان کے لکھے ہوئے ہیں۔ قسر مجبوری، تمام مترجم حضرات نے بھی اس کا ترجمہ شیر ہی کیا ہے۔ شاہ صاحب ؒ نے مجازی معنی اختیار کئے یعنی وہ جنگلی گدھے معمولی غل و شور سے بھاگ نکلتے ہیں۔ شیر کی دہشت تو بڑی چیز ہے۔

ع ٢٥ / ١٦ ٢

(حاشیہ صفحۂ ہذا) **فوائد** ف آدمی کا جی اول کھیل میں اور مزوں میں غرق ہوتا ہے ہرگز نیکی کی رغبت نہیں ایسے جی کو کہیں امارہ بالسوء پھر ہوش پکڑی نیک و بد سمجھا تو باز آیا کبھی اپنی خو پر دوڑ پڑا پیچھے آپ کو اولاہنا دیا۔ ویسا جی ہے لوامہ پھر جب پورا سنور گیا۔ دل سے رغبت نیکی ہی پر رہی بے ہودہ کام سے آپ ہی بھاگے اور ایذا کھینچے ویسے کا نام ہے مطمئنہ۔ ١٢ منہ رح ف تیور چوندھلاوے۔ یعنی آدمی کی آنکھ روشنی سے عاجز ہوجاوے یہ قیامت کا وقت ہے سورج پاس آویگا۔ ١٢ منہ رح ف یعنی اپنے احوال میں غور کرے تو رب کی وحدانیت جانے، اور جو کہے میری سمجھ میں نہیں آتا یہ بہانے ہیں۔ ١٢ منہ

تشریح لیفجر امامہ (٥) ڈھٹائی کرے اسکے سامنے، فجور کے معنی میں ظہور ہے، اسلئے شاہ صاحب ؒ ڈھٹائی ترجمہ کررہے ہیں یعنی وہ کھل کر علی الاعلان گناہ کے کام کرنا چاہتا ہے اگر قیامت کو مان لے گا تو اسمیں خوف و اندیشہ پیدا ہوجائے گا اسکے سامنے، یعنی خدا کے سامنے، جو ہر وقت دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب ؒ نے لکھا، گناہ کرر کھے آگے اپنے، یعنی آئندہ زندگی میں (مولانا تھانوی ؒ) ٢) مفسرین نے نفس کی تین قسمیں بیان کی ہیں (١) نفس امارہ۔ جو عالم سفلی (خواہشات و مرغوبات) کیطرف مائل رہتا ہے۔ (٢) نفس مطمئنہ جو عالم علوی (رُوحانی سرور و ترقی) کی طرف راغب رہتا ہے (٣) نفس لوامہ، جو کبھی اس طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی اس طرف جھک جاتا ہے اور کبھی اس طرف جھک جاتا ہے۔ شاہ صاحب نے ہر نفس کی تین حالتیں بیان فرمائی ہیں نفس انسانی کی ایک ابتدائی حالت ہے، کھیل کود اور کھانے پینے کے انہماک کی حالت، حضرت یوسف ؑ نے کہا وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء دوسری حالت عقل و ہوش شروع ہوا، نیک و بد کے درمیان تمیز ہونے لگی، اب بری عادت میں پڑا تو احساس ہوا اور اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا۔ یہ نفس لوامہ ہے جس کا سورہ قیامہ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ تیسری حالت آخری دور کی ہے، جب انسان برائیوں سے بھاگتا ہے اور نیکیوں میں مشغول ہو کر راحت و اطمینان محسوس کرتا ہے، موت کے وقت اس نفس کو خطاب کرکے حق تعالیٰ اپنی ملاقات کی دعوت

إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝١٩ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠ وَتَذَرُونَ

پھر مقرر ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول بتانا ؛ ف کوئی نہیں! پر تم چاہتے ہو شتاب ملتی - اور چھوڑتے ہو

الْآخِرَةَ ۝٢١ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝٢٢ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣ وَوُجُوهٌ

دیر آتی ؛ کتنے منہ اس دن تازے ہیں - اپنے رب کیطرف دیکھتے ف۲ ؛ اور کتنے منہ

يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝٢٤ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝٢٥ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ

اس دن اداس ہیں - خیال میں ہیں کہ ان پر وہ ہوئے جس سے کمر ٹوٹے ؛ کوئی نہیں جس وقت جان

التَّرَاقِيَ ۝٢٦ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝٢٧ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝٢٨ وَالْتَفَّتِ

پہنچی ہانس تک - اور لوگ کہیں کون ہے جھاڑنے والا ؟ اور وہ اٹکلا کہ اب آیا چھوٹنا - اور لپٹ گئی

السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝٢٩ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝٣٠ فَلَا صَدَّقَ

پنڈلی پر پنڈلی - تیرے رب کی طرف ہے اس دن کھچ جانا ؛ پھر نہ یقین لایا ہے

وَلَا صَلَّىٰ ۝٣١ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝٣٢ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝٣٣

نہ نماز پڑھی - پر جھٹلایا ہے، اور منہ موڑا - پھر گیا اپنے گھر کو اکڑتا ؛

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝٣٤ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝٣٥ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ

خرابی تیری ! خرابی پر - خرابی تیری پھر خرابی تیری! خرابی پر خرابی تیری ؛ کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ

يُتْرَكَ سُدًى ۝٣٦ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝٣٧ ثُمَّ كَانَ

چھوٹا رہے گا بے قید ؛ بھلا نہ تھا ایک بوند منی کی ، جو ٹپکے - پھر تھا

عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝٣٨ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

لہو کی پھٹکی ، پھر اس نے بنایا ، اور ٹھیک کر اٹھایا - پھر کیا اس میں جوڑا ، نر اور

الْأُنْثَىٰ ۝٣٩ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۝٤٠

مادہ ؛ کیا ایسا خدا نہیں سکتا ؟ کہ جلاوے مردے ؛

سورۃ الدھر مکیۃ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | آیاتھا ۳۱ رکوعاتھا ۲

سورہ دہر مکی ہے | شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا | اسمیں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا ۝١ إِنَّا

کبھی ہوا ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں، جو نہ تھا کچھ چیز تکرار میں آتی ؛ ہم نے

شاہ صاحب نے اسوقت کی زبان کے لحاظ سے شخص کا لفظ لکھا ہے۔ شیخ الہندؒ نے اسکی جگہ خدا کا لفظ رکھدیا ہے ہم نے بھی حضرت شیخ کی پیروی کی ہے موجودہ زبان میں خدا کیلئے شخص کا استعمال درست نہیں۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) دے گا۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك۔ اے میری ملاقات کا اشتیاق رکھنے والے نفس! اپنے رب کیطرف لوٹ آ، وہ تجھ سے خوش ہے اور تو اس سے خوش ہے۔ ظاہر ہے کہ جو نفس نیکیوں سے خوش رہے گا اور برائیوں سے متنفر و نالاں رہے گا۔ اسکے اندر اپنے مالک سے ملنے کا ہر وقت شوق ہوگا اور موت اس پر آسان ہوگی سورۂ یوسف۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء اگر حضرت یوسفؑ کا قول ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس انسانی کی عام حالت اور اکثر حالت یہ ہے کہ وہ نفسانی لذتوں کیطرف دوڑتا ہے مگر یہ کہ خدا کی توفیق اسے سنبھال لے اور اگر یہ مقولہ زلیخا کا ہے جیسا کہ حافظ ابن تیمیہؒ، ابن کثیرؒ اور ابوحیان اندلسی نے کہا ہے تو اس کا اشارہ اسکے اپنے نفس کی طرف ہے کہ میرے نفس نے تو برائی میں ڈال ہی دیا تھا مگر دوسرے فریق (حضرت یوسفؑ) پر خدا نے رحم فرمایا اور وہ برائی سے بچ کر بھاگ نکلے! اور اسی طرح میں بھی نفس کی گندگی میں ڈوبنے سے محفوظ ہوگئی۔

ع ۱ ۱۷

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) **فوائد** ف۱ جس وقت جبرائیل قرآن لاتے انکے پڑھنے کے ساتھ حضرت بھی جی میں پڑھتے تو جب تک پہلا لفظ کہیں اگلا سننے میں نہ آتا تو گھبراتے اللہ نے فرمایا کہ اس وقت پڑھنے کی حاجت نہیں، سننا ہی چاہیئے۔ پھر جی میں یاد رکھوانا۔ پھر زبان سے پڑھوانا لوگوں پاس ہمارا ذمہ ہے اور معنی تحقیق کرنے بھی حاجت نہیں یہ بھی ہمارا ذمہ ہے وقت پر بیان سمجھانا۔ جبرئیل کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا کہ وہ نائب ہے اسی طرح والنجم میں فاوحیٰ الی عبدہ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یقین ہے کہ آخرت میں اللہ کو دیکھنا ہے گمراہ لوگ منکر ہیں کہ ان کے نصیب میں نہیں۔ ۱۲ منہ

تشریح وظن انه الفراق (۲۸) اور وہ اٹکلا کہ اب آیا چھوٹنا۔ چھوٹنا۔ جدا ہونا، رخصت ہونا، چھٹنا بھی اسی معنی میں بولا جاتا ہے، چھٹی اسی سے بنا ہے (۲۱) دنیا اور اس کی منفعت کو "شتاب ملتی" کہا اور آخرت اور اسکے فائدوں کو "دیر آتی"، کتنی اچھی تعبیر ہے۔

ع ۲ ۱۰ ۱۸

حدیث کی حجیت: (۱۹) اس کا کھول دینا ہمارا بھی ذمہ ہے، یعنی معنی تحقیق کرنے بھی حاجت نہیں یہ بھی ہمارا ذمہ ہے الخ مطلب یہ کہ قرأت قرآن اور قرآن کریم کی صحیح مراد اور مطلب واضح کرنا، دونوں خدا کی طرف سے ہیں، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صاحب زبان تھے، عربی الفاظ و محاورات کو خوب سمجھتے تھے لیکن متکلم کی صحیح مراد کبھی الفاظ و عبارت کے مفہوم عام کو سمجھ لینے کے باوجود مخاطب پر پوشیدہ رہتی ہے اور وہاں متکلم کو اپنی مراد واضح کرنی پڑتی ہے۔ اسی تشریح کو قرآن کریم نے بیان کہا ہے اور یہ بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قرآن کے الفاظ و عبارت اور اسکے مطالب دونوں میں ناقل اور امین ہے، مدعی اور موجد نہیں۔ دوسری آیات میں اس بیان و تبیین کو حضور علیہ السلام کا منصب قرار دیا گیا ہے۔ وانزلنا الیك الذكر لتبین للناس ما نزل الیھم

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

بنایا آدمی ایک بوند کے لچھے سے، پلٹتے رہے اس کو، پھر کر دیا سنتا

بَصِيْرًا ۞٢ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۞٣ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

دیکھتا ۞ ہم نے اس کو سوجھائی راہ، یا حق مانتا یا ناشکر ۞ ہم نے رکھی ہیں

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۞٤ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

منکروں کو زنجیریں، اور طوق، اور آگ دہکتی ۞ البتہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ جس کی

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۞٥ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

ملونی ہے کافور ۞ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے، چلاتے ہیں

تَفْجِيْرًا ۞٦ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۞٧

اسکی نالیاں ف۱ پوری کرتے ہیں منت، اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ اسکی برائی پھیل پڑے گی ۞ اور

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۞٨ اِنَّمَا

کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر محتاج کو، اور بن باپ کے لڑکے کو، اور قیدی کو ۞ ہم جو تم کو

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۞٩ اِنَّا نَخَافُ

کھلاتے ہیں، نرا اللہ کا منہ چاہنے کو، نہ تم سے ہم چاہیں بدلا نہ چاہیں شکرگزاری ۞ ہم ڈرتے ہیں اپنے

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۞١٠ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

رب سے ایک دن اداس سے سختی کے ۞ پھر بچایا ان کو اللہ نے برائی سے اس دن کی،

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۞١١ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۞١٢

اور ملائی ان کو تازگی اور خوش وقتی ۞ اور بدلا دیا ان کو، اس پر کہ وہ ٹھہرے رہے، باغ اور پوشاک ریشمی

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۞١٣

لگے بیٹھیں اس میں تختوں پر، نہیں دیکھتے وہاں دھوپ نہ ٹھر

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۞١٤ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

اور جھک رہیں ان پر اس کی چھاؤں اور پست کر رکھے ہیں اسکے گچھے لٹکا کر ۞ اور لوگ لئے پھرتے ہیں

بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ۞١٥ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ

ان پاس باسن روپے کے، اور آبخورے، جو ہو رہے ہیں شیشے ۞ شیشے پر روپے کے،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) النحل، ۴۴) الا لتبین لھم اختلفوا فیہ (النحل ۶۴) بہر حال اس سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ بیان رسول قرآن کریم سے الگ کوئی چیز ہے جو قرآن کریم کے حقائق اور متکلم کی مراد و مطلب واضح کرتا ہے، اسی بیان کا نام خواہ وہ قولی ہو یا عملی سکوتی ہو یا تقریری قرآن کی اصطلاح میں بیان ہے اور رسالت کی اصطلاح میں اس کا نام حدیث یا سنت ہے جو حدثوا عنی یا علیکم بسنتی سے واضح ہوتا ہے اس بیان کی مختلف قسمیں ہیں، جو اصول حدیث میں بیان کیگئی ہیں۔ حدیث کے دینی حجت ہونے پر علماء حق نے وضاحت سے کلام کیا ہے، اسے دیکھا جائے ۲۔ ایک بوند کے لچھے سے، یعنی مخلوط بوند سے، فی نفسہ بھی وہ مختلف غذاؤں کا مجموعہ اور خلاصہ ہوتا ہے اور پھر عورت کے بوند سے ملتی ہے، یہی مطلب ہے لچھے کا، لچھا، مرکب، ملا ہوا، پلٹتے رہے۔ ابتلاء کا ترجمہ کیا، یعنے پھر اس بوند کو رحم مادر میں الٹتے پلٹتے رہے اور مختلف منزلوں سے گزار کر انسان کامل بنا دیا۔ دوسرے مفسرین نے آزمائش ترجمہ کیا یعنی پیدائش کا مقصد انسان کو آزمانا اور امتحان میں ڈالنا ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے، بیشک زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا یعنی انسان کا کہیں وجود نہ تھا وجود ذہنی نہ خارجی۔ خدا جانے کتنی الٹ پلٹ اور کتنے دور گزرنے اور کتنے اطوار طے کرنے کے بعد نطفہ کی شکل اختیار کی۔ نطفہ کی حالت بھی کوئی قابل ذکر شئی نہ تھا۔

فوائد ف۱ ایک شراب کی ندیاں ہیں ہر کسی کے گھر میں اور ایک اس میں ملتی ہے تھوڑی سی وہ اعلیٰ قسم ہے کسی کی ملونی کافور ہے ٹھنڈا خوشبو کسی کی ملونی سونٹھ ہے گرم چرپرا یہ چشمے ہیں خاص۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۱ چرپرا، یعنی چٹ پٹا۔ جنت کی نعمتوں کے نام دنیا کی نعمتوں سے ملتے جلتے بیان کئے جاتے ہیں حالانکہ جنت کی نورانی اور غیر فانی نعمتوں کا دنیا کی کثیف مادی نعمتوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ خدا تعالیٰ اہل دنیا کو ان کی زبان و محاورات میں سمجھاتا ہے، انہی کی بول چال کے مطابق انہیں جنت کی نعمتوں کا وعدہ دیتا ہے اور یقین دلاتا ہے سورۂ بقرہ میں واتوا بہ متشابھا میں یہ بتایا گیا ہے کہ جنت کے بعض میوے پھل پھول صورت و شکل میں دنیا کے پھلوں سے کچھ ملتے جلتے ہوں گے اس صوری مشابہت کی وجہ سے اہل جنت کو غلط فہمی ہوگی۔ مگر جلدی ہی وہ غلط فہمی دور ہو جائے گی جب وہ بہشتی میووں کو لذت و ذائقہ میں بالکل نئی چیز محسوس کرینگے، بقرہ کی آیت بالا میں ایک قول یہ ہے کہ وہ مشابہت جنت ہی کے پھلوں میں ہوگی، اہل جنت کو بہشتی میووں کے درمیان صوری مشابہت سے غلط فہمی ہوگی حالانکہ وہاں ہر نعمت دوسری نعمتوں سے مختلف ہوگی اور جنت کی نعمتوں میں۔ کل یوم ھو فی شان کی عجیب و غریب جلوہ گری نظر آئے گی۔

قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾

ماپ رکھا ان کا ماپ ف۱ ۞ اور ان کو وہاں پلاتے ہیں پیالہ، جس کی ملونی ہے سونٹھ ۞

عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا

ایک چشمہ ہے اسمیں، اس کا نام کہتے ہیں سلسبیل ف۲ ۞ اور پھرتے ہیں ان پاس لڑکے سدا رہنے والے، جب

رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا

تو ان کو دیکھے، خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے ۞ اور جب تو دیکھے وہاں، تو دیکھے نعمت اور سلطنت

كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ

بڑی ۞ اوپر کی پوشاک ان کی، کپڑے ہیں باریک ریشم کے سبز اور گاڑھے، اور ان کو پہنائے ہیں کنگن

مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً

روپے کے۔ اور پلائی ان کو انکے رب نے شراب، جو دل کو دھو دیگی ۞ یہ ہے تمہارا بدلا، اور کمائی تمہاری

وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾

نیگ لگی ۞ ہم نے اتارا تجھ پر قرآن، سہج سہج اتارنا ۞

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ

سو تو راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی، اور کہا نہ مان ان میں کسی گنہگار یا ناشکر کا ۞ اور یاد کر نام اپنے رب

رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

کا صبح و شام ۞ اور کچھ رات میں سجدے کر اس کو، اور پاکی بول اس کی بڑی رات

طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا

تک ۞ یہ لوگ چاہتے ہیں شتاب ملنے والی، اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک دن

ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ

بھاری ۞ ہم نے ان کو بنایا ف۱ اور مضبوط باندھی انکی گرہ بندی۔ اور جب ہم چاہیں بدل لادیں ان کی طرح کے

تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾

لوگ بدل کر ۞ یہ تو سمجھوتی ہے پھر جو کوئی چاہے کر رکھے اپنے رب تک راہ ۞

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾

اور تم نہ چاہو گے، مگر جو چاہے اللہ۔ بے شک اللہ ہے سب جانتا حکمت والا ۞

فوائد

ف۱ یعنی انکی پیاس برابر روپے کے اور شیشے یعنی روپا ایسا شفاف جیسے شیشہ۔ ۱۲ منہ رح ف۲ اس نام کے معنی پانی صاف بہتا ۱۲ منہ رح

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

تشریح

بانیۃ مّن فضّۃ (۱۵) ان پاس باسن روپے کے یعنی چاندی کے برتن۔ روپے سے چاندی مراد ہے، کیونکہ روپیہ چاندی کا ہوتا تھا، اہل جنت کی پیاس اس آبخورے کے برابر ہوگی جتنا پانی اس میں آئے گا بس اس سے ان کی پیاس بجھ جائیگی، نہ برتن میں پانی بچے گا اور نہ کم پڑے گا۔ پیاس برابر روپے کا مطلب یہی بنتا ہے۔ اس فقرہ میں کچھ الفاظ کاتب سے رہ گئے ہیں۔ سونٹھ کا پانی ذائقہ میں بڑا اچھا ہوتا ہے ہر ملک میں سونٹھ زیرہ کا پانی ہضم کے لئے پیا جاتا ہے عرب بھی اسے پسند کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے اسی پسندیدہ چٹ پٹے مشروب کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس پانی کا ایک مستقل چشمہ ہوگا۔ ان تمام نعمتوں کو بھی قرآن کریم نے دنیا کی نعمتوں کے ناموں سے متعارف کرایا اور آخر میں کہا ہے۔ نعیما وّملکا کبیرا۔ یہ انعام واکرام ایک بڑی شاہنشاہی ہے، غیر فانی بادشاہت اس بادشاہت میں رہن وسہن، خدام واہل کار، رفیقۂ حیات، بیگمات اور زرق وبرق لباس اور بچھونے ہونگے! وران کا صحیح تعارف وتعریف جس سے ان کی حقیقت دنیا والوں پر آشکارا ہو جائے ممکن نہیں، مالا عین رأت ولا اذن سمعت آنکھوں نے ان جیسی چیزوں کو کبھی دیکھا نہ ہو، کانوں نے کبھی سنا نہ ہو تو ایسی ان دیکھی حقیقتوں کا صحیح تعارف کیسے ہو، اب اسکی یہی صورت ہے کہ دنیا میں ان جیسی چیزوں کے لئے جو نام ونشان ہیں ان کے ذریعہ دنیا والوں کو ان سے تھوڑا بہت متعارف کرا دیا جائے تاکہ اُن کے دل میں انہیں حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو۔ سعیکم مشکورًا (۲۲) اور کمائی تمہاری نیگ لگی، یعنی ٹھکانے لگی اور قبول ہوگئی وسعی سعیًا قبول کردہ شد (شاہ ولی اللہ) شددنا اسرہم (۲۸) اور ہم نے ان کو بنایا اور مضبوط باندھی ان کی گرہ بندی، اسر، عربی میں وہ تسمہ جس سے کسی کو باندھا جاتا ہے یعنی بندھن انسانی جوڑوں کو خدا تعالیٰ نے رگوں اور پٹھوں سے باندھ رکھا ہے اسلئے شاہ ولی اللہ رح نے ترجمہ کیا ہے محکم کردیم رگ ایشاں را، شاہ رفیع الدین رح نے "بندھن" ترجمہ کیا شاہ عبدالقادر رح نے گرہ بندی یعنی جوڑ بندی ترجمہ کیا۔ اسر کے معنی باندھنا آتے ہیں۔ شاہ صاحب نے حاصل مصدر بناکر "گرہ بندی" کردیا ہے، ڈپٹی صاحب نے جوڑ بند مضبوط کئے، لکھا ہے اور اسی کو مولانا تھانوی رح نے اختیار کیا ہے (۲۱) اہل جنت کا بالائی لباس باریک ریشم کے سبز رنگ کے ہونگے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو شراب طہور پلائے گا: سورۂ حج میں اور سورۂ کہف میں موتیوں کے زیور اور سونے کے کنگنوں کا ذکر بھی آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں اہل جنت کو پہنائی جائیں گی یا باری باری سے یہ چیزیں پہنائی جائینگی۔ کبھی یہ اور کبھی یہ، باریک ریشم کے سبز کپڑے شاید خلعت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

داخل کرے جس کو چاہے اپنی مہر میں۔ اور جو گنہگار ہیں، رکھی ہے ان کو دکھ کی مار ❊

سورہ مرسلٰت مکیۃ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اٰیاتہا ۵۰ رکوعاتہا ۲

سورہ مرسلٰت مکی ہے | شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا | پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے چلتی باؤں کی، دل کو خوش آتی ❊ پھر جھوکا دینے والیاں زور سے۔ پھر ابھارنے والیاں اٹھا کر۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا

پھر پھاڑنے والیاں بانٹ کر۔ پھر فرشتوں کی اتارنے والی سمجھوتی۔ الزام اتارنے کو یا ڈر سنانے کو۔ مقرر جو تم سے

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾

وعدہ ہوا سو ہونا ہے ف ❊ پھر جب تارے مٹائے جاویں۔ اور جب آسمان میں جھروکے پڑیں۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾

اور جب پہاڑ اڑائے جاویں۔ اور جب رسولوں کا وعدہ ٹھہرے ف ❊ کس دن کی ان کو دیر ہے؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اس فیصلہ کے دن کی ❊ اور تو کیا بوجھا؟ کیا ہے فیصلہ کا دن؟ خرابی ہے اس دن جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

والوں کی ❊ کیا ہم کھپا نہیں چکے اگلے؟ پھر ان کے پیچھے بھیجتے ہیں پچھلے ❊

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

ہم یہی کچھ کرتے ہیں گنہگاروں سے ❊ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ❊ کیا ہم نے نہیں

مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

بنایا تم کو ایک بےقدر پانی سے ❊ پھر رکھا اس کو ایک جمے ٹھہراؤ میں۔ ایک وعدہ مقرر تک

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾

پھر ہم کر سکے، سو کیا خوب سکت والے ہیں ❊ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ❊

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سمیٹنے والی؟ جیتوں کو اور مردوں کو۔ اور رکھے اس میں بوجھ

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) کی جگہ استعمال ہونگے یا جیسا کہ ہمارے ہاں کا دستور ہے کہ نیچے کے لباس پر دوسرا لباس ہوتا ہے جیسے اچکن یا چغہ یا کوٹ اسی طرح اہل جنت کا اندرونی اور باطنی لباس دبیز ریشم کا نرم ہوگا جس کا رنگ سبز اور ہرا ہوگا۔ شراب طہور ایک خاص قسم ہے شراب کی جو ظاہری اور باطنی کدورتوں سے پاک کریگی شاید حظیرۃ القدس کے اجتماع میں یہ شراب عطا ہوگی اور وہ مجلس بڑی مبارک اور بڑی اعلیٰ ہوگی؛ اللھم ارزقنا بمنك وكرمك۔

ع ۹ / ۲ / ۲۰

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ایک بادیں چلتی ہیں ٹھنڈی مینہ کا نشان ایک تند آندھی جو دبی مٹی کو ابھاریں ایک جو ابر کو ملک ملک بانٹیں اور فرشتے اتارتے ہیں۔ قرآن کافروں سے الزام اتارنا منظور ہے کہ نہ کہیں ہم کو خبر نہ تھی اور جس کی قسمت میں ایمان ہے ان کو ڈرسنانا تا ایمان لاویں۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی ہر امت کا حساب باری باری لینا ٹھہرے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح خداوند عالم نے ہواؤں کے انقلابی نظام کو بطور شہادت پیش کرکے آخرت کے انقلابی واقعہ کی یاددہانی کرائی، شاہ صاحب نے مرسلات، عاصفات اور ناشرات سے ہوائیں مراد لی ہیں، مفسرین کے دوسرے اقوال بھی ہیں، جن میں بعض نے ملائکۃ اللہ مراد لئے ہیں اور بعض نے قرآنی آیات سے تشریح کی ہے اور پھر آگے قیامت کے حالات بیان کئے ہیں۔ (۱۸) ہم گناہگاروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں یعنی کیا ہم پہلی امتوں کو نافرمانی اور دین حق کی تکذیب کی وجہ سے ہلاک نہیں کر چکے۔ پھر ہم ان پچھلوں یعنی آپ کی امت کے نافرمانوں کو بھی انہی کے ساتھ لگا دینگے یعنی ان کو بھی تباہ و برباد کر دینگے جب ہم سب مخلوق کو قیامت میں یک وقت فنا کر سکتے ہیں تو تھوڑی آبادی کو فنا کر دینا ہمارے نزدیک کیا مشکل ہے خواہ یہ تباہی دونوں جہان میں ہو یا صرف دار آخرت میں ہو۔ باوجود اسکے بھی یہ لوگ قیامت کی تکذیب کرتے ہیں حالانکہ (۱۹) اس دن جھٹلانے والوں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے آگے بعث اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی اور تقریر فرماتے ہیں۔ (۲۰) کیا ہم نے تم کو ایک بےقدر پانی سے نہیں بنایا یعنی نطفے سے پھر ہم نے اس نطفہ کو ایک جمے ہوئے محفوظ مقام میں (۲۱) ایک مقررہ اندازے تک رکھا۔ مضبوط اور جما ہوا ٹھکانا فرمایا ماں کے رحم کو (۲۲) غرض ہم نے اس کی بناوٹ کا ایک اندازہ کیا سو ہم کیسے اچھے اندازہ کرنے والے ہیں۔ یعنی اتنی مدت رحم میں رکھا کر پورا پاٹھا ہو کر پیدا ہوا نہ کوئی چیز کم ہوئی اور نہ زیادہ۔ بہرحال جب ہم نے ایک پانی کی بوند کو بتدریج انسان بنا دیا تو ہمارے نزدیک مردہ انسان کو زندہ کر لینا کیا مشکل ہے لہٰذا تم بعث بعد الموت کی تکذیب نہ کرو کیونکہ (۲۴) اس دن جھٹلانے والوں اور تکذیب کرنیوالوں کے لئے بڑی تباہی ہے (۲۵) کیا ہم نے زمین کا سب کو سمیٹنے والا نہیں بنایا۔ (۲۶) زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔

شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾

کو پہاڑ اونچے، اور پلایا تم کو پانی میٹھا پیاس بجھاتا ؛ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ؛

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ

چلو دیکھو ! جو چیز تم جھٹلاتے تھے ؛ چلو ایک چھاؤں میں، جس کی تین

شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ

پھانکیں ۔ نہ گھن کی اور نہ کام آوے تپش میں ؛ وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریاں،

كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾

جیسے محل ف ؛ جیسے وہ اونٹ ہیں زرد ؛ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ؛

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ

یہ وہ دن ہے، کہ نہ بولیں گے ۔ اور نہ ان کو حکم ہو کہ توبہ کریں ؛ خرابی ہے

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

اس دن جھٹلانے والوں کی ؛ یہ ہے دن فیصلے کا، جمع کیا ہم نے تم کو اور اگلوں کو ؛

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۱ / ۲۱

پھر اگر کچھ داؤ ہے تمہارا، تو چلا لو مجھ پر ؛ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ؛

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا

جو ڈر والے ہیں، وہ چھاؤں میں ہیں اور ندیوں میں ۔ اور میوے، جس قسم کے جی چاہے ؛ کھاؤ ؛

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور پیو رچ سے، بدلا اس کا جو کرتے تھے ؛ ہم یوں ہی دیتے ہیں بدلا نیکی والوں کو ؛

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ؛ کھالو اور برت لو تھوڑے دنوں، تم مقرر گناہ گار ہو ؛

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ؛ اور جب کہیے ان کو نِوو، نہیں نوتے ؛

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ / ۲۲

خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ؛ اب کس بات پر اسکے بعد یقین لاویں گے ؟ ؛

فوائد ف چھاؤں کی تین پھانکیں یعنی پھٹی ہوئی جس میں سے گرمی آتی ہے۔ (مترجم)

تشریح (۲۷) اور ہم نے اس زمین میں اونچے اونچے بوجھل پہاڑ بنائے اور ہم نے تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔ یعنی زمین زندوں کو لپٹے اور بساتی ہے اور مرنے کے بعد مرنے والے کے اجزاء اسی زمین میں سما جاتے ہیں خواہ کوئی دفن ہو یا غرق ہو یا جل جائے بہرحال سب کے اجزاء زمین میں ہی مل جاتے ہیں پہاڑوں کا قائم ہونا اور میٹھے پانی کا پینا ظاہر ہی ہے۔ یہ امور اسی کی توحید کے مقتضی ہیں مگر تم توحید الٰہی کو جھٹلاتے ہو یاد رکھو (۲۹) اس عذاب کو دیکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ (۳۴) امام تفسیر حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میدان محشر میں کفار ہر قسم کے سائے سے محروم رہیں گے البتہ جہنم کے اندر سے ایک دھواں اٹھے گا، جو تین حصوں میں تقسیم ہو جائے گا اور یہ تینوں ٹکڑے ہر جہنمی کو تین طرف سے گھیریں گے جب تک کہ وہ لوگ حساب سے فارغ نہ ہو جائیں گے۔ رہا معاملہ اہل ایمان کا، تو انہیں حضرت حق تعالیٰ ان کے ایمان و یقین کی برکت سے اپنے عرش عظیم کے سایہ میں کھڑا کرے گا۔ اور ان کا حساب بھی، "آسان حساب" کے طور پر جلدی نمٹ جائے گا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِحَقِّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اٰیاتہا ٤٠ ﴿٧٨﴾ سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ﴿٨٠﴾ رکوعاتہا ٢

سورۂ نبا مکی ہے، اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ② الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں؛ وہ بڑی خبر ۔ جس میں وہ کئی طرف ہو رہے ہیں۔

مُخْتَلِفُوْنَ ③ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ

ف ۞ یوں نہیں! اب جان لیں گے۔ پھر بھی یوں نہیں! اب جان لیں گے ۞ ہم نے نہیں

نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ⑥ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ⑦ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ⑧

بنائی زمین بچھونا ؟ اور پہاڑ میخیں ؟ اور تم کو بنایا جوڑے جوڑے ۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ⑩ وَّجَعَلْنَا

اور بنائی نیند تمہاری دفع ماندگی ۔ اور بنائی رات اوڑھنا ۔ اور بنایا

النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

دن روزگار کو اور چنی تم سے اوپر سات چنائی مضبوط ۔ اور بنایا ایک چراغ

وَّهَّاجًا ⑬ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ⑭ لِّنُخْرِجَ بِهٖ

چمکتا ۔ اور اتارا نچڑتی بدلیوں سے پانی کا ریلا ۔ کہ نکالیں اس سے

حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ⑯ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ⑰

اناج اور سبزہ اور باغ پتوں میں لپٹ رہے ۞ بے شک دن فیصلہ کا ہے ایک وقت ٹھہر رہا ۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ⑱ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ

جس دن پھونکیں نرسنگا ۔ پھر چلے آؤ جٹ جٹ ۔ اور کھولا جاوے آسمان ، تو ہو جاویں

اَبْوَابًا ⑲ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ⑳ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ

دروازے ۔ اور چلائے جاویں پہاڑ ، تو ہو جاویں ریتا ۞ بے شک دوزخ ہی تاک

مِرْصَادًا ㉑ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ㉒ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ㉓ لَا يَذُوْقُوْنَ

میں ۔ شریروں کا ٹھکانا ۔ رہتے ہیں اسمیں قرنوں ۞ نہ چکھیں وہاں

فوائد ف کوئی مانتا ہے کوئی منکر ہے کوئی کہتا ہے بدن اٹھے گا کوئی کہتا ہے روح پر خوشی اور غم گذرے گا۔ ۱۲ منہ رہ

تشریح (۲) عام مفسرین کی رائے یہی ہے کہ نبا عظیم سے مراد قیامت ہے جیسا کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپ نے قیامت کا ذکر تفصیل کے ساتھ فرمایا تو کفار ازراہ تعجب و استہزاء کہنے لگے کہ بھلا سڑی اور گلی ہوئی ہڈیاں بھی زندہ ہو سکتی ہیں کسی نے کہا کہ یہی دنیا کی زندگی ہے اسکے بعد کچھ نہیں، بعض نے یہ بھی کہا کہ اچھا اگر یہ ہوگا تو کب ہوگا۔ اور یہ دن کب آئیگا نبأ عظیم، بڑی خبر، مراد قیامت کی خبر ہے یہی اس سورت کا موضوع ہے، شاہ صاحبؒ کے فائدہ کا مطلب یہ ہے کہ آخرت کی زندگی کے بارے میں منکرین کے درمیان اختلاف رائے ہے کیونکہ انکے پاس انکار آخرت کی کوئی ٹھوس دلیل اور یقینی علم نہیں محض اندازے اور قیاس ہیں۔ کوئی علمی دلیل ہوتی تو ان کے درمیان اختلاف رائے نہ ہوتا قرآن کریم نے آخرت کے ثبوت میں ایک واضح دلیل پیش کی اور ایک واضح نقشہ بیان کیا۔ عیسائی آخرت کی زندگی کو تسلیم کرتے ہیں مگر جزا و سزا کو روحانی قرار دیتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ آخرت کی جزا و سزا جسم اور روح دونوں پر طاری ہو گی، خدا تعالیٰ انسانی جسموں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ ہندو فلاسفی تناسخ اور آواگون کا تصور پیش کرتی ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ دنیوی مادی زندگی صرف ایک دفعہ ملے گی۔ اور ایک بار موت طاری ہوگی۔ بار بار آنے جانے کا چکر عقل و علم کی بنیاد پر باطل عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ دہریے موت کو فنا قرار دیتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے موت فنا محض نہیں ہے بلکہ عارضی گھر سے مستقل اور غیر فانی گھر کیطرف منتقل ہونے کا نام ہے۔ ؎

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی، صبح دوام زندگی

عرب میں بھی اس خیال کے لوگ تھے جو کہتے تھے کہ من یحیی العظام وھی رمیم (یس ۷۸) ان بوسیدہ اور گلی سڑی ہڈیوں کو کون دوبارہ زندہ کریگا۔؟ موت و زندگی تو صرف گردش ایام کا نام ہے (الجاثیہ ۲۴) عرب میں کچھ لوگ قیامت کے بارے میں شک و تردد میں مبتلا تھے یقین کے ساتھ نہ اقرار کرتے تھے اور نہ انکار (الجاثیہ ۳۲) قرآن کریم نے تمام لوگوں کو آخرت کی زندگی کا یقین دلایا۔ اور مختلف علمی دلائل، مشاہدات اور ماضی کے واقعات سے استدلال کر کے لوگوں کو انکار اور شک کی دلدل سے نکالا۔ نومکم سباتا (۹) نیند تمہاری دفع ماندگی، لغت میں سبت کے معنی قطع، توڑنا، کاٹنا۔ سبات گہری نیند، کیونکہ اسمیں حواس سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے پھر مجازاً منزل، راحت و آرام کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے لغوی معنی (قطع) کی رعایت سے "دفع ماندگی" یعنی آرام و راحت ترجمہ کیا، فارسی والوں نے "راحتے"، شاہ رفیع الدین رحمہ نے "سبب آرام کا" اور مولانا تھانوی رحمہ نے "راحت کی چیز" ترجمہ کیا۔ لیکن شاہ صاحبؒ نے لفظ کی حقیقت کو بیان کیا اور ہندی میں کوئی لفظ نہیں ملا

فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾

کچھ مزہ ٹھنڈک کا۔ اور نہ کچھ پینا، مگر گرم پانی اور بہتی پیپ ۔ بدلا ہے پورا ؋

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَ

وہ تھے توقع نہ رکھتے حساب کی ۔ اور جھٹلائیں ہماری آیتیں مکرا کر ؋ اور

كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا

ہر چیز ہم نے گن رکھی لکھ کر ۔ اب چکھو، کہ ہم بڑھاتے ۔ نہ جاوینگے

عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَ

تم پر مگر مار ؋ بیشک ڈروالوں کو مراد ملنی ہے باغ ہیں اور انگور ۔ اور

كَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا

نوجوان عورتیں ایک عمر سب کی۔ اور پیالہ چھلکتا ؋ نہ سنیں گے وہاں بکنا

لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَبِّ

اور نہ مکرانا ف ؋ بدلا ہے، تیرے رب کا دیا، حساب سے ۔ جو رب

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾

ہے آسمانوں کا اور زمین کا ، اور جو ان کے بیچ ہے بڑی مہر والا قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے ف

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ

جس دن کھڑی ہوگی روح اور فرشتے قطار ہو کر ف۲ ۔ کوئی نہیں بولتا ۔ مگر جس کو،

أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ

حکم دیا رحمٰن نے ، اور بولا بات ٹھیک ف۳ ؋ وہ دن ہے تحقیق، پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے

اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ

اپنے رب کے پاس ٹھکانا ؋ ہم نے خبر سنادی تم کو ایک آفت نزدیک کی، جس دن دیکھ لیوے

الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

آدمی ، جو آگے بھیجا اس کے ہاتھوں نے ، اور کہے منکر ، کسی طرح میں مٹی ہوتا ف۵ ؋

آیاتہا ٤٦ ﴿٧٩﴾ سُورَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ﴿٨١﴾ رکوعاتہا ٢

سورہ نازعات مکی ہے، اور اس میں چھیالیس (٤٦) آیتیں اور دو رکوع ہیں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) لباسًا (۱۰) اوڑھنا، اور بنائی رات اوڑھنا، شاہ ولی اللہؒ اور شاہ رفیع الدینؒ نے "پردہ" ترجمہ کیا۔ شاہ صاحبؒ نے اوڑھنا۔ یہ مصدر بھی ہے بمعنی کوئی کپڑا اپنے اوپر ڈالنا اور بمعنی اوڑھنے کی چیز بھی آتا ہے۔ یہاں دوسرے معنی مراد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے رات کو اوڑھنے کی چیز بنایا ہے۔ وبنینا فوقکم (۱۲) اور چنی تم سے اوپر سات چنائی مضبوط۔ شاہ رفیع الدینؒ لکھتے ہیں اور بنائے ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان سخت۔ شاہ صاحبؒ نے چننے کا لفظ رکھا۔ اردو میں چننا تعمیر کرنا، دیوار چننا، ترتیب دے کر لگانا، دسترخوان چننا، چنائی حاصل مصدر ہے بمعنی تعمیر، عمارت کی ساخت۔ من المعصرات (۱۴) نچڑتی بدلیوں سے نچوڑنے والی بدلیوں سے (شاہ رفیع الدینؒ) یعنی وہ بدلیاں جو پانی برسانے والی تھیں۔ بعض نسخوں میں نچوڑتی لکھا ہوا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے یا کسی نے تبدیلی کی ہے۔ معصرات کو بعض حضرات نے فرمایا یہ ہوائیں ہیں جو بارش لاتی ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ معصرات کے معنی ابر کے ہیں جس میں خوب پانی بھرا ہوا ہو چنانچہ ابن عباسؓ، ابوالعالیہ، ربیع اور ضحاک اسی کے قائل ہیں۔ اسی بناء پر شاہ صاحبؒ نے نچوڑنے والی کی جگہ۔ نچڑتی بدلیوں کے ساتھ ترجمہ کیا ہے یہ فعل لازم کا ترجمہ ہے۔ ماءً ثجاجًا (۱۴) پانی کا ریلا ثج، ثجا، پانی کا بہنا، ثجاجًا کثرت سے بہنے والا پانی۔ مبالغہ کا صیغہ ہے اس کے محاورہ میں بہترین ترجمہ "پانی کا ریلا" ہو سکتا ہے معصرات کا لفظی ترجمہ نچوڑنے والی بدلیاں، اور محاورہ میں نچڑتی بدلیاں۔ مولانا تھانوی نے لکھا۔ پانی بھرے بادل۔ مرصادًا (۲۱) تاک میں، یہ مبالغہ کا صیغہ ہے انتظار کرنے والی (راصدہ) اس کا بہترین ترجمہ محاورہ میں، تاک میں ہی ہو سکتا ہے شاہ رفیع الدینؒ نے گھات میں ترجمہ کیا بعض حضرات نے اسم ظرف کا ترجمہ کیا۔ "گھات کی جگہ" (تھانوی) آیت (۲۳) رہتے ہیں اس میں قرنوں۔ دوسرے حضرات نے لکھا رہیں گے شاہ صاحبؒ نے تمام صیغوں کا ترجمہ مستقبل کے بجائے فعل حال کا کیا ہے اس میں اشارہ ہے کہ قیامت کے تمام احوال اس قدر یقینی ہیں کہ گویا اس وقت پیش آ رہے ہیں۔

تشریح صفحہ ہذا برد (۲۴) ٹھنڈک شاہ صاحبؒ نے حضرت ابراہیمؑ کے قصہ (الانبیاء ۶۹) میں بھی برد کا ترجمہ ٹھنڈک کیا ہے (وہاں تفصیل دیکھو) عطاءً حسابًا (۳۶) رب کا دیا حساب سے، عام مفسرین نے حساب کے معنی کافی اور کثرت لیا ہے جیسے حسبی اللہ، اللہ میرے لئے کافی ہے، مولانا تھانویؒ نے قول جمہور کے مطابق ترجمہ کیا، بدلہ ملیگا جو کافی انعام ہوگا۔ مترجمین میں شاہ ولی اللہؒ اور ان کے دونوں صاحبزادوں نے یہ مفہوم اختیار کیا ہے کہ خدا تعالیٰ رتی رتی کا حساب کر کے بدلہ عطا فرمائے گا۔

فوائد ف۱ کوئی کسی سے جھگڑتا نہیں کہ اس کی بات کرا دے ۱۲ منہ ف۲ عوام لوگ جو اس کو نہیں دیکھتے جو جا ہیں اس سے دنیا میں کہہ لیں آخرت میں اس کا جلال وہ بردہ ہے کہ بن حکم کوئی نہیں بول سکتا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ روح کہا جاندار وں کو یا نام جبرئیل کا ہے۔ ۱۲ منہ ف۴ یعنی جو قابل سفارش کے ہیں مسلمان اسی کے واسطے کہا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی مٹی ہی رہتا آدمی نہ بنتا کہ اس حساب عذاب میں گرفتار نہ ہوتا۔ ۱۲ منہ رح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ٭

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳

قسم ہے گھسیٹ لانیوالوں کی ڈوب کر۔ اور بند چھڑا دینے والوں کی کھول کر۔ اور پیرنے والوں کی پیرنے پر۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ

پھر آگے بڑھتے دوڑ کر۔ پھر کام بناتے حکم سے ف ٭ جس دن کانپے

الرَّاجِفَةُ ۝۶ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ

کانپنے والی ف۲ ۔ اس کے پیچھے دوسری ف۳ ٭ کتنے دل اس دن

وَّاجِفَةٌ ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

دھڑکتے ہیں ۔ ان کے تیور نوے ہیں ٭ لوگ کہتے ہیں، کیا ہم پھر آویں گے

فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا

الٹے پاؤں؟ کیا جب ہو چکیں ہم ہڈیاں کھوکھری؟ ٭ بولے تو تو یہ پھر

كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳

آنا ٹوٹا ہے ف۴ ٭ سو وہ تو ایک جھڑکی ہے

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۱۵

پھر تبھی وہ آ رہے میدان میں ٭ کچھ پہنچی ہے تجھ کو بات موسیٰ کی؟

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۶ اِذْهَبْ اِلٰى

جب پکارا اس کو اسکے رب نے پاک میدان میں جس کا نام طُوٰی ٭ جا فرعون پاس،

فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۱۷ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝۱۸ وَ

اس نے سر اٹھایا ٭ پھر کہہ، تیرا جی چاہتا ہے؟ کہ تو سنور ے۔ اور

اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝۱۹ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝۲۰

راہ بتاؤں تجھ کو تیرے رب کی طرف، پھر تجھ کو ڈر ہو ٭ پھر دکھائی اس کو وہ بڑی نشانی ٭

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝۲۱ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝۲۲ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝۲۳ فَقَالَ

پھر جھٹلایا اور نہ مانا ٭ پھر چلا پیٹھ کر تلاش کرتا ٭ پھر سب کو جمع کیا، پھر پکارا ٭ تو کہا،

فوائد ف۱ ایک فرشتے کافر کی جان گھسیٹ کر نکالیں اس کی رگوں میں ڈوب کر ایک مسلمان کی جان کو بدن سے گرہ کھول دیں وہ اپنی خوشی سے عالم پاک کو دوڑے جیسے کسی کے بند کھول دیئے، لیکن بدن کی تکلیف اور ہے اس میں دونوں برابر ہیں، یہ ذکر ہے روح کا نیک خوشی سے دوڑتا ہے، بد بھاگتا ہے پھر گھسیٹا جاتا ہے ایک فرشتے تیرتے پھرتے ہوا میں ایک سے درجہ زیادہ چاہتے جب کچھ حکم پہنچا دوڑے اس کام کے بنانے کو۔ فائدہ: یہ قسمیں کھا کر اگلا مدعا جتانا منظور ہوتا ہے اور کبھی ان چیزوں کی خوبی اور نُدرت جتانے کو قسم کھاتے ہیں ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی زمین کو بھونچال آوے۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی لگاتار بھونچال چلے آویں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ کہتے تھے اگر پھر آویں تو ایک ایک حویلی کے ہزار ہزار مدعی ہوں۔ ۱۲ منہ ع

تشریح سورہ نازعات، سورہ کے پہلے لفظ کو سورہ کا نام مقرر کر دیا گیا ہے، اس سورۃ کا موضوع بھی قیامت کی زندگی کا اثبات ہے۔ درمیان میں فرعون اور اس کی قوم کا انجام بیان کیا ہے۔ جو آخرت کے انکار کا نتیجہ تھا۔ (۹) نوے ہیں۔ یعنی جھکے ہوئے اس سے شرمندگی اور ذلت کیطرف اشارہ ہے فی الحافرۃ (۱۰) کیا ہم پھر آویں گے اُلٹے پاؤں، حافرہ کے لغوی معنی پہلی حالت، اول امر۔ تمام حضرات نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ شاہ صاحب رح نے محاورہ کی رعایت سے اردو محاورہ استعمال کیا ہے۔

فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٤﴾ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾

میں ہوں رب تمہارا سب سے اوپر ٭ پھر پکڑا اس کو اللہ نے، سزا میں پچھلی کے اور پہلی کے ف۱ ٭

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٢٦﴾ ءَأَنتُمْ أَشَدُّ

بیشک اس میں سوچ کی جگہ ہے، جس کو ڈر ہے ٭ کیا تم مشکل ہو بنانے

خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ﴿٢٨﴾

یا آسمان؟ اس نے وہ بنایا ٭ اونچی کی اس کی بلندی، پھر اس کو صاف کیا۔

وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ﴿٢٩﴾ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ

اور اندھیری کی رات اس کی ٭ اور کھول نکالی اس کی دھوپ ٭ اور زمین کو اس پیچھے صاف

دَحَاهَا ﴿٣٠﴾ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿٣٢﴾

بچھایا ٭ نکالا اس سے اس کا پانی اور چارا ٭ اور پہاڑوں کو بوجھ رکھا ف۲ ٭

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٤﴾

کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے ٭ پھر جب آوے وہ بڑا ہنگامہ ٭

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن

جس دن یاد کرے آدمی جو کمایا ۔ اور نکال رکھی دوزخ، جو چاہے

يَرَىٰ ﴿٣٦﴾ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَإِنَّ

دیکھے ٭ سو جس نے شرارت کی ۔ اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا ۔ سو دوزخ

الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى

ہی ہے ٹھکانا ٭ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب پاس کھڑے ہونے سے اور روکا

النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾ يَسْأَلُونَكَ

جی کو چاؤ سے ۔ سو بہشت ہی ہے ٹھکانا ٭ تجھ سے پوچھتے ہیں،

عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾ إِلَىٰ

وہ گھڑی، کب ہے ٹھہراؤ اس کا؟ ٭ تو کس بات میں ہے اس کے مذکور سے؟ ٭ تیرے

رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾ كَأَنَّهُمْ

رب تک ہے پہنچ اس کی ف۳ ٭ تو تو ڈر سنانے کو ہے، اس کو جو اس سے ڈرتا ہے ٭ ایسا لگے گا

ع ۲۶/۳

فوائد ف۱ یعنی آخرت میں بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی عذاب پایا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ سورۂ فصلت یعنی سجدہ میں آسمان کو پیچھے کہا۔ یہاں زمین کو پیچھے، سو یہاں آسمان کا بنانا ہے اونچا اور دن رات ٹھہرانا یہ شاید زمین سے پہلے ہو وہاں ان کو سات کرنا بانٹ کر پھر ہر ایک میں جدا دستور چلانا شاید زمین سے پیچھے ہو۔ ۱۲ منہ رح ف۳ پوچھتے پوچھتے اسی تک پہنچتا ہے بیچ میں سب بے خبر ہیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح یعنی آسمان میں جو قدرت نمایاں ہے اس کا احاطہ کرنا تو بہت مشکل ہے آسمان کے ساتھ زمین کا ذکر بھی فرمایا کہ اسکے عجائبات روز آنکھوں سے دیکھنے میں آتے ہیں۔ آسمان کے بعد ہم نے اس کو پھیلا دیا یعنی اگرچہ زمین کا وجود پہلے قائم ہوا لیکن اس کا پھیلاؤ آسمانوں کے بعد ہوا۔ سورہ فصلت میں اس کی تشریح گزر چکی ہے۔

شاہ صاحب نے منذر اور انذار کا ترجمہ ڈر سنانا کیا ہے، ڈرانا نہیں کیا تاکہ تحصیل حاصل کا اعتراض نہ ہو ڈر سنانا یعنی ڈرنے کی بات سنانا ڈرنے کی بات سے خبردار کرنا، مولانا عثمانیؒ نے بے وجہ تاویل کا تکلف کیا ہے یعنی کہا ہے۔

(۱) جن میں ڈرنے کی استعداد ہے انہیں ڈراتے ہو، (۲) دوسری جگہ شاہ صاحب کا ترجمہ ہے انما تنذر الذین یخشون ربھم بالغیب (فاطر ۱۸)

تو تو ڈر سنا دیتا ہے ان کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے، یعنی ڈرنے والوں کو ڈرنے کی باتیں سنا کر انہیں خوف وخشیت پر قائم رکھتا ہے

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا ﴿٤٦﴾ ع

جس دن دیکھیں گے اس کو، کر دیر نہیں لگی ان کو، مگر ایک شام یا صبح اس کی ف ؏

(٨٠) سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (٢٤)

اٰیاتہا ٤٢ — رکوعہا ١

سورہ عبس مکی ہے، اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ؏

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿١﴾ أَن جَآءَهُ ٱلْأَعْمَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُۥ يَزَّكَّىٰٓ ﴿٣﴾

ف تیوری چڑھائی اور منہ موڑا ﴿ اس سے کہ آیا اسکے پاس اندھا ف ﴿ اور تجھ کو کیا خبر ہے؟ شاید کہ وہ سنورتا۔

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ ٱلذِّكْرَىٰٓ ﴿٤﴾ أَمَّا مَنِ ٱسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾ فَأَنتَ

یا سوچتا، تو کام آتا اسکے سمجھانا ؏ وہ جو پرواہ نہیں کرتا۔ سو تو اس

لَهُۥ تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَن جَآءَكَ

کی فکر میں ہے ؏ اور تجھ پر گناہ نہیں کہ وہ نہیں سنورتا ؏ اور وہ جو آیا تیرے پاس

يَسْعَىٰ ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾ كَلَّآ إِنَّهَا

دوڑتا۔ اور وہ ڈرتا ہے۔ سو تو اس سے تغافل کرتا ہے ف یوں نہیں! یہ تو

تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ﴿١٢﴾ فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

سمجھوتی ہے ؏ پھر جو کوئی چاہے اس کو پڑھے ؏ لکھی ہے ادب کے ورقوں میں۔

مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِى سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

اونچے دھرے ستھرے۔ ہاتھوں میں لکھنے والوں کے۔ جو سردار ہیں نیک ف ؏

قُتِلَ ٱلْإِنسَـٰنُ مَآ أَكْفَرَهُۥ ﴿١٧﴾ مِنْ أَىِّ شَىْءٍ خَلَقَهُۥ ﴿١٨﴾ مِن

مارا جائیو آدمی کیسا ناشکر ہے ؏؟ کس چیز سے بنایا اس کو؟ ایک

نُّطْفَةٍ خَلَقَهُۥ فَقَدَّرَهُۥ ﴿١٩﴾ ثُمَّ ٱلسَّبِيلَ يَسَّرَهُۥ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُۥ

بوند سے۔ بنایا، پھر اندازہ رکھا اس کا ف، پھر راہ آسان کر دی اس کو ف ؏ پھر اس کو مُردہ کیا،

فَأَقْبَرَهُۥ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ

پھر قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہا اس کو اٹھا نکالا ؏ کوئی نہیں! پورا نہ کیا جو اس کو

ع ٢ / ٤

فوائد

ف١ یعنی شتاب مانگتے ہیں قیامت اس وقت معلوم ہوگا کہ بہت شتاب آئی، بیچ میں دیر کچھ نہیں لگی۔ ١٢ منہ رح ف٢ حضرت ایک کافر کو سمجھاتے تھے اس میں ایک مسلمان آیا نابینا، وہ اپنی طرف مشغول کرنے لگا کہ وہ آیت کیونکر ہے اسکے معنی کیا ہیں حضرت پر گراں لگا بے وقت کا پوچھنا اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیتیں بھیجیں۔ ١٢ منہ رح ف٣ یہ کلام گویا اوروں پاس گلہ ہے رسول کا آگے رسول کو خطاب فرمایا۔ ١٢ منہ رح ف٤ وہ ڈرتا ہے اللہ سے یا ڈر لگا ہے کہ تیری ملاقات پاوے یا نہ پاوے۔ ١٢ منہ رح ف٥ یعنی فرشتے اس کو لکھتے ہیں۔ اسکے موافق وحی اترتی ہے۔ ١٢ منہ رح ف٦ یعنی ہاتھ پاؤں اسلوب پر رکھے نہ کہ ایک بہت بڑا ایک بہت چھوٹا۔ ١٢ منہ رح ف٧ یعنی ایمان اور کفر کی سمجھ دی یا پیٹ میں سے نکالا آسانی سے۔ ١٢ منہ رح

تشریح

نابینا سے مراد عبداللہ بن ام مکتوم ہیں اسکے بعد ابن ام مکتوم سے جب کبھی ملاقات ہوتی تو آپ فرمایا کرتے مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی کئی دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں جاتے وقت ان کو مسجد نبوی میں امام بھی مقرر کیا ہے یہ جنگ قادسیہ میں جہاد کی غرض سے شریک ہوئے ہیں۔ اور جنگ قادسیہ ہی میں ان کی شہادت ہوئی ہے۔ اس مسئلہ کی تشریح سورۂ انعام (٥٢) میں دیکھی جائے وہاں بتایا گیا ہے کہ اسلام میں سماجی مساوات کی اہمیت ہے۔ سورۃ کے پہلے لفظ کو علامت کے طور پر سورہ کا نام تجویز کر دیا گیا ہے، اس سورہ کا موضوع اخلاص اور تکبر کی صفات کا انجام بیان کرنا ہے۔ سردارانِ قریش نے تکبر کی وجہ سے پیغام حق کو قبول کرنے سے گریز کیا۔ حالانکہ انکے دل میں اس پیغام کی سچائی کا اعتراف موجود تھا اور فقراء صحابہ نے ہر قسم کی آزمائشوں کے باوجود پیغام الٰہی کے سامنے سر جھکا دیا۔ یہ سرفراز ہوئے اور وہ ذلیل و نامراد، شاہ صاحبؒ نے مذکورہ فائدہ (٢) صـ (١٦٢) پر فہمائش خداوندی کا جو سبب بیان کیا ہے وہ عام مفسرینؒ کا اختیار کردہ ہے لیکن امام مجاہدؒ کی تاویل میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کو ان کا ایسے وقت میں آنا ناگوار ہوا کہ یہ قریشی سردار، ابن ام مکتوم کو دیکھ کر کہیں گے کہ محمدؐ کی اتباع اس قسم کے اندھے، بہرے اور غریب و بے کس لوگ کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ متکبر سردار فقراء صحابہؓ کی توہین کرینگے اور ان کا مذاق اڑائیں گے اور حضور علیہ السلام کو اپنے غریب رفقا کی توہین سے سخت تکلیف پہنچتی تھی آپ کی ناگواری کا سبب یہ تھا یہ نہیں تھا کہ عبداللہ نے گفتگو کے دوران کوئی بات کیوں پوچھی بلکہ یہ تھا کہ وہ ایسے وقت میں کیوں آ گئے کہ سردارانِ قریش کو حضورؐ کے غریب رفقاءؓ کی توہین کرنے کا موقعہ مل گیا اور استہزاء کا بہانہ ہاتھ لگ گیا۔ عام منزل، مفسرین نے اسے حضور علیہ السلام کی پانچ اجتہادی لغزشوں میں سے ایک لغزش قرار دیا ہے اور شاہ صاحبؒ اس قسم کی فہمائشوں کے لئے عتاب کا سخت لفظ اختیار کرنے کے بجائے تربیت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

وقف لازم

أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا

فرمایا - اب نگاہ کرے آدمی اپنے کھانے کو ۔ کہ ہم نے ڈالا

الْمَاءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا

پانی اوپر سے - پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر - پھر اگایا اس میں

حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَائِقَ

اناج - اور انگور اور ترکاری - اور زیتون، اور کھجوریں - اور باغ

غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾

گھن کے - اور میوہ، اور دوب - کام چلانے کو تمہارا ، اور تمہارے چوپایوں کا ۔

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾

پھر جب آوے وہ غل ۔ جس دن بھاگے مرد اپنے بھائی سے -

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ

اور اپنے ماں باپ سے - اور اپنی ساتھ والی سے، اور بیٹوں سے ۔ ہر مرد کو ان میں سے اس

يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ

دن ایک فکر لگا ہے ، جو اس کو بس ہے۔ کتنے منہ اس دن روشن ہیں۔ ہنستے خوشیاں

مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا

کرتے ۔ اور کتنے منہ اس دن ان پر گرد پڑی ہے - چڑھی آتی ہے

قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾ ع

ان پر سیاہی ۔ وہ لوگ وہی ہیں جو منکر ہیں ڈھیٹھ ۔

ع ۱ ۲ ۵

آیاتها ۲۹ (۸۱) سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ (۷) رکوعها ۱

سورہ تکویر مکی ہے اور اس کی انتیس (۲۹) آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ

جب سورج کی دھوپ تہ ہو جاوے - اور جب تارے میلے ہو جاویں - اور جب پہاڑ چلائے

تشریح تکویر سورت کے پہلے لفظ کورت سے مشتق ہے، تکویر کے معنی کسی چیز کا لپیٹنا اس سے مراد قیامت کے دن آسمان اور زمین کو لپیٹ کر دنیا کے موجودہ نظام کو ختم کرنا ہے اس سورت کا موضوع بھی سابق کیطرح آخرت کا اثبات ہے۔

وفاکهة وَّابًّا (۳۱) اور میوہ اور دوب
دوب گھانس، چارہ

آسمانوں کے لئے لپیٹنے کا استعارہ استعمال کیا گیا ہے اور آسمانوں کو کاغذوں اور خطوط سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ الانبیاء (۱۰۴) میں کطی السجل للکتب، کہا گیا ہے یعنی جس طرح کاغذات کو طومار مٹھے کی طرح لپیٹ دیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں قبالہ اور سندات کو لپیٹا جاتا ہے۔ الزمر (۶۷) میں مطویات بیمینہ کہا یعنی خدا کے داہنے ہاتھ (قدرت کاملہ) میں آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے۔

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾

جاویں - اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں ف۱ - اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑے -

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا

اور جب دریا جھونکے جاویں ف۲ - اور جب جیوں کے جوڑ بندھیں ف۳ - اور جب

الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ

بیٹی جیتی گاڑ دی کو پوچھے کہ کس گناہ پر ماری گئی؟ اور جب کاغذ کھولے

نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾

جاویں - اور جب آسمان کا چھلکا اتارے - اور جب دوزخ دہکائی جاوے -

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا

اور جب بہشت پاس لائی جاوے - جان لے جی جو لے کر آیا ۔ سو قسم

أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾

کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جاتے، سیدھے چلتے، دبک جانے والوں کی ف۴ اور رات کی جب اس کا اٹھان ہو -

وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ

اور صبح کی، جب دم بھرے - مقرر یہ کہا ہے ایک بھیجے ہوئے عزت والے کا - قوت رکھتا، تخت

عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُم

کے مالک پاس درجہ پایا - سب کا مانا، وہاں کا معتبر ہے ف۵ ۔ اور یہ تمہارا رفیق

بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

کچھ نہیں دیوانہ ۔ اور اس نے دیکھا ہے اسکو کھلے کنارے آسمان کے ۔ اور غیب کی بات پر

بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾

نہیں بخیل ۔ اور یہ کہا نہیں کسی شیطان مردود کا - پھر تم کدھر چلے جاتے ہو؟

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾

یہ تو ایک سمجھوتی ہے جہان کے واسطے - جو کوئی چاہے تم میں کہ سیدھا چلے ۔

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

اور تم جبھی چاہو، کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب ۔

فوائد ف۱ بیانے کے قریب اونٹنی بہت عزیز ہوتی ہے، بچے کی توقع سے اور دودھ کی۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۲ جیسے تنور جھونکے سے ابلتا ۱۲ منہ رحمہ ف۳ یعنی قسم قسم کے گنہگار اکٹھے ہوں گے۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۴ سات ستارے آسمان میں جدی چال چلتے ہیں ان میں پانچ جو ہیں سورج چاند کے سوا زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد ان کی چال اس ڈھب سے ہے کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں، یہ سیدھی راہ ہوئی کبھی ٹھٹک کر الٹے پھریں، کبھی سورج کے پاس آکر غائب رہیں کتنے دنوں تک۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۵ یہ جبرئیل کی صفت ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح حشرت (۵) جب جنگل کے جانوروں میں، رول پڑے، یعنی بھگدڑ مچ جائے زوجت (۷) اور جب جیوں کے جوڑ بندھیں، فائدہ میں لکھا ہے، یعنی قسم قسم کے گناہ گار اکٹھے ہوں؛

(۵) اور جب وحوش یعنی وحشی جانور گھبرا کر اکٹھے ہو جائیں، یعنی وحشی جانور جو آبادیوں سے دور رہتے ہیں اور انسانوں سے گھبراتے ہیں۔ اس دن سب میں رول پڑ جائے اور وہ شہروں کیطرف گھبرا کر بھاگیں اور آبادیوں میں آکر پالتو جانوروں سے مل جائیں۔ دوسری طرف انسان بھاگے۔ غرض یہ کہ شیر بکری اور چوہا بلی سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے جیسا کہ اب بھی سیلاب اور سردی کے موسم میں دیکھا جاتا ہے کہ جنگلی جانور وحشت و نفرت کو چھوڑ کر آبادیوں کیطرف بھاگ آتے ہیں ہو سکتا ہے کہ حشرت کے معنی وحوشِ صحرائی کا جمع کرنا ہو اور ہو سکتا ہے کہ جانوروں کو مار کر دوبارہ قصاص کے لئے زندہ کرنا ہو، کیونکہ بعض موذی جانوروں کا جہنم میں ہونا اور بعض اچھے جانوروں کا جنت میں ہونا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے جمہور کا مشہور قول اختیار کر لیا ہے۔

(۶) اور جب دریا بھڑکائے جائیں یعنی دریا کا پانی آگ بن جائے، پہلے ہوا بن جائے۔ پھر ہوا آگ کی شکل میں تبدیل ہو جائے، حضرت قتادہ رض کا قول ہے کہ سجرت کا مطلب یہ ہے کہ دریاؤں کا تمام پانی خشک ہو جائے اور ایک قطرہ بھی نام کو نہ رہے۔ بہرحال یہ چھ باتیں تو نفخہ اولیٰ کی ہیں اور یہ جب ہوں گی جب دنیا آباد ہوگی اور نفخہ اولیٰ سے عالم تہ و بالا ہو گا۔ آگے کی چھ باتیں اس عالم کی ہیں جو نفخہ ثانیہ کے بعد ہوں گی۔

ع ۱ ۲۹ ۶

آیاتہا ۱۹ ﴿۸۲﴾ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ﴿۸۲﴾ رکوعہا ۱

سورہ انفطار مکی ہے، اور اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَاِذَا

جب آسمان چر جاوے - اور جب تارے جھڑ پڑیں - اور جب

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا

دریا بہہ پڑیں ف۱ - اور جب قبریں اٹھائی جاویں - جان لیوے جی، جو آگے

قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ

بھیجا اور پیچھے چھوڑا ۞ اے آدمی! کاہے سے بہکا تو اپنے رب

الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْۤ اَيِّ

کریم پر ؟ ۞ جس نے تجھ کو بنایا، پھر تجھ کو ٹھیک کیا، پھر تجھے برابر کیا ف۲ - جس صورت میں

صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹

چاہا تجھ کو جوڑ دیا ۞ کوئی نہیں! پر تم جھوٹ جانتے ہو انصاف ہونا-

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا

اور تم پر نگہبان مقرر ہیں - سردار لکھنے والے - جانتے ہیں جو

تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ

کرتے ہو ۞ بے شک نیک لوگ آرام میں ہیں ۞ اور بے شک گناہگار دوزخ

جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶

میں ہیں - پیٹھیں گے اس میں انصاف کے دن ۞ اور نہ ہوں گے اس سے چھپ رہنے والے

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۸

اور تجھ کو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا؟ ۞ پھر بھی تجھ کو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا؟

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹ ع

جس دن بھلا نہ کر سکے کوئی جی کسی جی کا کچھ - اور حکم اس دن اللہ کا ہے ۞

فوائد

ف۱ یعنی سمندر کا پانی زمین پر زور کرے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ ٹھیک کیا بدن میں برابر کیا خصلت میں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح انفطار کے معنی پھٹ جانا۔ سورہ کے پہلے لفظ انفطرت کے مصدر کو سورہ کا نام مقرر کر دیا گیا ہے اس سورۃ کا موضوع بھی آخرت کا اثبات اور قیامت کی علامات کا بیان ہے مَا غَرَّكَ الخ خدا تعالیٰ اپنے گناہ گار بندوں سے سوال کریگا اور سوال اس انداز سے کریگا کہ اس میں جواب بھی موجود ہوگا میرے بندے! تجھے رب کریم کیطرف سے کس نے بھلاوے اور غفلت میں ڈالا۔ رب کی صفت کریم اس سوال کے جواب کیطرف اشارہ کر رہی ہے کہ بندہ یوں کہے، اے مالک! تیرے فضل و احسان کی وجہ سے میں غلط فہمی میں پڑ گیا۔ تو نے ہر حال میں اپنے بندہ کو نوازا، اس کی غلطیوں پر فوراً اس کی پکڑ نہیں کی، ڈھیل دی، رزق و روزی برابر پہنچاتا رہا، اس کرم نوازی سے میں غفلت میں پڑ گیا یعنی میری غفلت مجرمانہ بغاوت نہ تھی، میں گناہ گار تھا، باغی نہ تھا مرزا صاحبؒ کیا خوب کہا ہے:

رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ٹھیک کیا بدن میں برابر کیا خصلت میں یعنی تمام اخلاط میں اعتدال رکھا جمے ہوئے خون سے جو لوتھڑا بنایا۔ اس لوتھڑے کو جو ایک گلی کی شکل میں تھا اس گلی کو درست کیا پھر اس سے جو اعضا پھوٹے اور نکلے وہ نہایت تناسب سے نکلے پھر جس صورت میں چاہا ترکیب دیدیا یعنی بچہ کبھی ماں کی شکل پر اور کبھی باپ کی صورت پر پیدا ہوتا ہے کبھی ننھیال اور کبھی ددھیال میں سے کسی کی شکل پر پیدا ہوتا ہے اور ہر ملک اور ہر مقام کے اعتبار سے بہترین شکل و صورت عطا فرمائی هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ایسے رب کریم سے جس کے احسانات ہیں۔ اے انسان! تو دھوکے میں پڑا ہوا ہے اور غفلت و بھول میں مبتلا ہے۔

ع ۱۹ ۱ / ۷

(۸۳) سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ (۸۶) — اٰیاتھا ۳۶ — رکوعھا ۱

سورۂ تطفیف مکی ہے اور اس کی چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

خرابی ہے گھٹانے والوں کی ۔ وہ کہ جب ماپ لیں لوگوں سے،

يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣

پورا بھر لیں ۞ اور جب ماپ دیں ان کو، یا تول دیں، تو گھٹا کر دیں ۞

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥

کیا خیال نہیں رکھتے وہ لوگ ؟ کہ ان کو اٹھنا ہے، ایک بڑے دن میں ۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ

جس دن کھڑے رہیں لوگ، راہ دیکھتے جہان کے صاحب کی ۞ کوئی نہیں ! لکھا گناہ گاروں

الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨

کا پہنچا بندی خانہ میں ۞ اور تجھ کو کیا خبر ہے کیسا بندی خانہ ؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠

ایک دفتر ہے لکھا ہوا ف ۞ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ

جو جھوٹ جانتے ہیں انصاف کا دن ۞ اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے، جو

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

بڑھ چلنے والا گنہگار ہے ۔ جب سنائیے اس کو ہماری آیتیں، کہے نقلیں ہیں پہلوں کی ۞

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤

کوئی نہیں ! پر زنگ پکڑ گیا ہے انکے دلوں پر، وہ جو کچھ کماتے تھے

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥ ثُمَّ اِنَّهُمْ

کوئی نہیں ! وہ اپنے رب سے اس دن روکے جاویں گے ۞ پھر مقرر وہ

فوائد ف یعنی ان کے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مگر وہاں پہنچیں گے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح سورۂ مطففین، سورہ کا پہلا لفظ اس کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ طفیف کے معنی حقیر اور تھوڑی چیز۔ اسی سے تطفیف تفعیل کا مصدر ہے اس سے مراد ناپ تول میں تھوڑا تھوڑا کم کر کے کسی کی حق تلفی کرنا ہے۔ اس سورہ کا موضوع آخرت کے عقیدہ کا اخلاقی زندگی سے تعلق ہے یعنی معاملات میں وہی لوگ خیانت کرتے ہیں جو آخرت کی زندگی کے یقین سے محروم ہوتے ہیں **حق تلفی کی مذمت** : یہ سورت حق تلفی کی مذمت سے شروع ہوتی ہے، ناپ تول میں کمی کرنا، لوگوں کو دھوکہ دے کر برا مال ان کے حوالے کرنا اور اس پر مزید ہٹ دھرمی یہ کہ اپنا حق پورا پورا وصول کرنا، یہ عادت انتہائی بری ہے۔ کاروبار اور لین دین میں اس طرح کی بد دیانتی کرنا اسلام میں اتنی بڑی سماجی برائی ہے کہ قرآن کریم نے نہایت درد ناک پیرایہ میں اس پر تنبیہ کی اور کہا کہ ان بے ایمان تاجروں کے لئے جہنم کا بدترین حصہ (ویل) مقرر کیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا جو دھوکہ دہی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ بعض مفسرین نے تطفیف کو تمام حقوق کے لئے عام رکھا ہے یعنی انسان اپنا حق تو وصول کرے مگر اپنا فرض پورا نہ کرے، ان میں ماں باپ ہوں یا حاکم و امیر۔ جو اپنے ماتحتوں اور اپنے چھوٹوں سے اپنا حق وصول کرنے کے لئے تو پوری کوشش کرتے ہیں مگر ان کے اوپر جو فرائض ہیں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حدیث میں حق تلفی اور ظلم کے گناہ کو ناقابل معافی گناہ قرار دیا گیا ہے جو خدا کی راہ میں جام شہادت نوش کرنے والے سب سے بڑے سعادت مند انسان کے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا جب تک کہ حق دار معاف نہ کریں اور اسکے مقابلہ میں صادق اور امین تاجر کو حضرات انبیاء و شہداء کا ہم نشین قرار دیا گیا ہے۔ **سجّین و علّیین** سجّین کا لفظ سجن (جیل خانہ) سے مشتق ہے اور علّیین کا لفظ علو (بلندی) سے ماخوذ ہے۔ شاہ صاحب نے سجّین سے وہ دفتر اعمال مراد لیا ہے جس میں اہل جہنم کے نام درج ہوں گے اور علّیین سے وہ دفتر اعمال جن میں اہل جنت کے نام تحریر ہوں گے اور یہ قول حضرت ابن عباس رض کا ہے حضرت ابن عمر رض کا قول یہ ہے کہ سجّین اور علّیین دونوں مقامات کے نام ہیں۔ سجّین وہ تاریک مقام جو ارواح کفار کا جیل

بقیہ اگلے صفحہ پر

لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

پیٹھنے والے ہیں دوزخ میں ۔ پھر کہے گا ، یہ ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ

کوئی نہیں لکھا نیکوں کا ہے اوپر والوں میں ۔ اور تجھ کو کیا خبر ہے

مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾

کیا ہیں اوپر والے ؟ ایک دفتر ہے لکھا ۔ اس کو دیکھتے ہیں فرشتے نزدیک والے ۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

بے شک نیک لوگ ہیں آرام میں ۔ تختوں پر بیٹھے ، دیکھتے ۔

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ

پہچانے تو ان کے منہ پر تازگی آرام کی ۔ ان کو پلائی جاتی ہے شراب

رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

مہر میں دھری ۔ جس کی مہر جمتی ہے مشک پر ، اور اس پر چاہیئے ڈھکیں

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ

ڈھکنے والے ف ۔ اور اس کی ملونی اوپر سے پڑی ۔ ایک چشمہ ، جس سے

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

پیتے ہیں نزدیک والے ۔ وہ جو گنہگار ہیں ، اور تھے ایمان والوں سے

اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾

ہنستے ۔ اور جب ہو نکلتے ان پاس آپس میں سین کرتے ۔

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا

اور جب پھر کر جاتے اپنے گھر ، پھر جاتے باتیں بناتے ۔ اور جب ان کو دیکھتے ، کہتے

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾

بیشک یہ لوگ بہک رہے ہیں ۔ اور ان کو بھیجا نہیں ان پر نگہبان ۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

سو آج ایمان والے منکروں سے ہنستے ہیں ۔ تختوں پر بیٹھے

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) خانہ ہے اور علیین وہ بلند و بالا مقام جو اہل ایمان کی ارواح طیبہ کا مسکن ہے اور ایک تاویل یہ ہے کہ دفتر اور مسکن دونوں کو ان ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ زنگ پکڑ گیا ہے ۔ یعنی زنگ چڑھ گیا ہے اور یہ زنگ برائیوں کا اثر ہے ۔ جس سے دل پر تاریکی چھا جاتی ہے ۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ انسان جب برائی کرتا ہے تو اس کے اثر سے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے ۔ اگر اس سے توبہ کر کے اسے چھوڑ دیتا ہے تو وہ نقطہ دور ہو جاتا ہے اور اگر برائیاں بڑھتی رہتی ہیں تو ایک دن ایسا آتا ہے کہ دل تاریکیوں میں ڈوب جاتا ہے اسی کو قرآن کریم نے مہر لگ جانے سے تعبیر کیا ہے ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) **فوائد** ف شراب کی نہریں ہیں ہر کسی کے گھر ہیں لیکن یہ شراب نادر ہے جو زیر مہر رہتی ہے اور اس کی قدر کے موافق مہر جمتی ہے مشک پر ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ڈھکیں ، رغبت کریں ، ڈھکنا سنسکرت کا لفظ ہے اسکے معنی رغبت کرنا شوق و اشتیاق پیدا کرنا آتے ہیں بعض نسخوں میں یہ لفظ غلط لکھا ہوا ہے ، جیسے تاج کمپنی کے نسخہ میں ڈھوکیں لکھا ہوا ہے ۔ یہ بے معنی لفظ ہے ظفر کا شعر ہے ۔

تو نے ڈھکا کے ہمیں غیر کو ساغر جو دیا
ساقیا پی گئے ہم آنکھوں میں بھر کر آنسو

مجازی پیرایہ میں شاہ ظفر اپنی زبوں حالی کی شکایت اپنے رب کریم سے کر رہے ہیں ۔ شاہ ظفر کا ایک دوسرا شعر بھی اسی مفہوم کو ادا کر رہا ہے ۔

جنہیں پیاس ہو انہیں کم سے کم ، جو نہ پی سکیں انہیں دم بدم ، میرے ساقیا تیرے میکدے کا نظام ہے کہ مذاق ہے : اوپر والے فائدہ میں شاہ صاحب نے بہشتی شراب کی تعریف میں کہا ہے اور بتایا ہے کہ جنت کی شراب کیسی نفیس اور پاکیزہ ہوگی ، دنیا کی ناپاک شراب میں بدبو اور ترشی ہوتی ہے اور یہ شیشے کی بوتلوں میں بند رہتی ہے ۔ جنت کی شراب میں خوشبو ہوگی ، لذت ہوگی اور پینے والوں میں اس سے تروتازگی پیدا ہوگی جنت کی شراب طہور جن برتنوں میں ہوگی ان پر مشک کی مہریں لگی ہوئی ہونگی ، دنیا میں لاکھ پر مہریں لگائی جاتی ہیں ، وہاں لاکھ کی جگہ مشک ہوگی ۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں ، بہشتی شراب کی قدر و قیمت کے مطابق اس کی مہر بھی مشک پر جمتی ہے ۔

يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

دیکھتے ہیں ۞ اب بدلا پایا منکروں نے، جیسا کرنے تھے ۞

آیاتہا ۲۵ — (۸۴) سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳) — رکوعها ۱

سورۃ انشقاق مکی ہے، اور اس پچیس (۲۵) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَ

جب آسمان پھٹ جاوے - اور سن لے حکم اپنے رب کا، اور وہ اسی لائق ہے ف - اور

إِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَ

جب زمین پھیلائی جاوے ۞ اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے، اور خالی ہو جاوے ف ۞ اور

أَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ

سن لے حکم اپنے رب کا، اور اسی لائق ہے ۞ اے آدمی! تجھ کو پچنا ہے اپنے رب تک پہنچنے میں

إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

پیچ پیچ کر، پھر اس سے ملنا ۞ سو جس کو ملا لکھا اس کا داہنے ہاتھ

بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ وَ

میں - تو اس سے حساب لینا ہے آسان حساب - اور

يَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٩﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

پھر کر آوے اپنے لوگوں پاس خوشی وقت ۞ اور جس کو ملا اس کا لکھا پیٹھ کے

وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ﴿١١﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿١٢﴾

پیچھے سے - سو پکارے گا وہ موت موت - اور پیٹھے گا آگ میں ف ۞

إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿١٣﴾ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿١٤﴾ بَلَىٰ

وہ رہا تھا اپنے گھر خوشی وقت ف ۞ اس نے خیال کیا کہ پھر نہ جاوے گا ۞ کیوں نہیں!

إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ﴿١٥﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ وَمَا

اس کا رب اس کو دیکھتا تھا ف ۔ سو قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی - اور رات کی اور جو اس

فوائد ف ۱ یعنی آسمان بے حکم نہیں - ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی مُردے - ۱۲ منہ رح ف ۳ یعنے عذاب کے درد سے موت مانگے گا - ۱۲ منہ رح ف ۴ یعنی دنیا میں آخرت سے بے فکر تھا - ۱۲ منہ رح ف ۵ یعنی اسکے عمل کی سزا دیا چاہیے - ۱۲ منہ رح

تشریح انشقاق کے معنی پھٹ جانے کے ہیں اور اس سورہ کے پہلے لفظ - انشقت کی مناسبت سے اس سورہ کا نام رکھا گیا ہے - اس سورۃ کا موضوع بھی آخرت و قیامت کی زندگی کا اثبات ہے -

اِنَّكَ كَادِحٌ (۶) تجھ کو پچنا ہے اپنے رب تک پہنچنے میں - پیچ پیچ کر، پھر اس سے ملنا ہے پچنا کے کئی معنی ہیں، سخت محنت کرنا، ہضم ہونا، یہاں پہلے معنی مراد ہیں - کدح کے معنے کسی چیز میں نہایت مشقت کے ساتھ کوشش کرنے کے ہیں عرب کا محاورہ ہے کدح جلدہٗ مطلب یہ ہے کہ مرنے کے وقت تک اے انسان تو ہر کام میں خواہ وہ اچھا ہو یا برا - پوری کوشش اور محنت کرتا ہے اور مرنے کے وقت تک تیری پوری کوشش جاری ہے بالآخر تو اس عمل کی جزا سے ملنے والا اور ملاقات کرنے والا ہے

وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾

میں سمٹتا ہے۔ اور چاند کی جب پورا بھرے ۞ تم کو چڑھنا ہے کھنڈ پر کھنڈ ۞

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ

پھر کیا ہوا ہے ان کو یقین نہیں لاتے ؟ اور جب پڑھیئے ان پاس قرآن ،

لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿۲۲﴾ وَاللَّهُ

سجدہ نہیں کرتے ، اوپر سے یہ منکر جھٹلاتے ہیں ۞ اور اللہ

أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۴﴾ إِلَّا الَّذِينَ

خوب جانتا ہے جو اندر بھر رکھتے ہیں ۞ سو خوشی سنا ان کو دکھ والی مار کی ۔ مگر جو یقین

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۲۵﴾

لائے ، اور کیں بھلائیاں ، ان کو نیگ ہے بے انتہا ۞

آیاتہا ۲۲ ﴿۸۵﴾ سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ ﴿۲۷﴾ رکوعہا ۱

سورۂ بروج مکی ہے اور اس میں بائیس (۲۲) آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿۳﴾

قسم ہے آسمان کی ، جس میں برج ہیں ۔ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ۔ اور حاضر ہونیوالے کی اور جس

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ﴿۵﴾ إِذْ هُمْ

پاس حاضر ہوں ف ۞ مارے جائیو ، کھائیاں کھودنے والے ۔ آگ بھری ایندھن سے ۔ جب وہ اس پر

عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿۶﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿۷﴾

بیٹھے ۔ اور جو کچھ وہ کرتے مسلمانوں سے ، سامنے دیکھتے ۞

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿۸﴾

اور ان سے بدلا نہ لیتے تھے مگر اسی کا کہ یقین لائے اللہ پر ، جو زبردست ہے خوبیوں سراہا ۞

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں ۔ اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز

طبقا عن طبق (۱۹)
تم کو چڑھنا ہے کھنڈ پر کھنڈ، یعنی درجہ بدرجہ، یعنی زندگی کی تمام منزلوں سے درجہ بدرجہ گزرنا ہے۔

تشریح (۱۹) خدا تعالیٰ نے کائنات عالم میں ہونے والے پے در پے تغیرات طبعی حالات و انقلابات اور انسانی زندگی کے مختلف حالات اور درجہ بدرجہ بچپن سے بڑھاپے اور موت تک پہنچنے سے آخرت کے وقوع پر استدلال کیا ہے، کھنڈ کے معنی درجہ کے ہیں۔ اجر کا ترجمہ شاہ صاحب بدلا اور صلہ کے بجائے نیگ کرتے ہیں۔ نیگ اردو میں حق کو کہتے ہیں، شادی بیاہ کے موقعہ پر بہن بھانجیوں کو حق دیا جاتا ہے۔ مزدوری اور بدلہ کے مقابلہ میں نیگ کا لفظ یہ تصور پیدا کرتا ہے کہ ایمان والوں کو جو اجر و ثواب ملے گا وہ انکا حق ہوگا اور خداوند عالم کیطرف سے یہ انکا اعزاز و اکرام ہوگا۔ (سورۃ البروج) یہ نام بھی سورہ کے پہلے لفظ سے ماخوذ ہے اس سورۃ کا موضوع "اہل حق پر ظلم و ستم کا انجام" ہے اس میں تذکیر بایام اللہ کے اصول پر مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ باطل پرستوں کے ظلم و ستم سے گھبرانے کی ضرورت نہیں، یہ آزمائشی دور ہے، انجام کی کامیابی اہل حق کے لئے ہے اور ظلم و تشدد بالآخر دم توڑ کر رہے گا۔

فوائد ف سب شہروں میں حاضر ہوتا ہے، جمعہ کا دن اور سب حاضر ہوتے ہیں عرفے کے دن حج پر۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۲) حدیث ترمذی میں مرفوعاً ہے کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن، لیکن علیٰ قول المشہور وہ یوم عرفہ ہے جس میں حجاج اپنے اپنے مقامات سے سفر کر کے عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ تو گویا وہ دن مقصود اور دوسرے لوگ حاضری کا قصد کرنے والے ہیں۔

شَهِيدٌ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ

جو دین سے بچلانے لگے ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو ، پھر

لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾

توبہ نہ کی ، تو ان کو عذاب ہے دوزخ کا، اور ان کو عذاب ہے آگ لگی کا ؞

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

جو یقین لائے، اور کیں بھلائیاں ، انکو باغ ہیں جن کے نیچے بہتی

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

نہریں ، یہ ہے بڑی مراد ملنی ف ؞ بے شک تیرے رب

لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ

کی پکڑ سخت ہے ؞ بیشک وہی کرے پہلی مرتبہ اور دوسری ف ؞ اور وہی ہے بخشتا محبت

الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾

کرتا ؞ مالک تخت کا ، بڑی شان والا - کرڈالتا جو چاہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾

کچھ پہنچی تجھ کو بات ان لشکروں کی ؟ ؞ فرعون اور ثمود کی ؞

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِنْ

کوئی نہیں ؛ بلکہ منکر جھٹلا تے ہیں - اور اللہ نے ان کے گرد سے

وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

گھیرا ہے ؞ کوئی نہیں ؛ یہ قرآن ہے بڑی شان والا - لکھا تختی میں جسکی نگہبانی ہے ؞

۱ ع ۲۲ ۱۰

(۸۶) سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (۳۶)

آیاتہا ۱۷ — رکوعہا ۱

سورۃ الطارق مکی ہے ، اور اس میں سترہ (۱۷) آیتیں ہیں ، اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾

قسم ہے آسمان کی، اور اندھیرا پڑے آنیوالے کی - اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنے والا ؟

آگ لگی کا یعنی آگ کا عذاب ، جلانے والا عذاب

فوائد ف ۱ ایک بادشاہ کا لے پالک بیٹا تھا ، بادشاہ اس کو بھیجتا ساحر کے پاس کہ سحر سیکھے وہ بیٹھتا ایک راہب پاس کہ انجیل سیکھے اللہ نے اس کو کمال دیا کہ شیر اور سانپ اس کا کہا مانیں اور کوڑھی اندھے اس کے ہاتھ چھونے سے چنگے ہوں - اس کے ہاتھ سے بہت خلق اللہ پر اور حضرت عیسٰی پر ایمان لائی ، بادشاہ تھا بُت پرست اس لیے پالک کو مار ڈالا - پھر شہر میں ہر محلے کے آگے کھائی کھودی آگ سے بھری ، ہر محلے میں سے مرد اور عورتیں پکڑا منگا تا جو بُت کو سجدہ نہ کرتا آگ میں ڈالتا - ہزاروں خلق شہید کیے جب اللہ کا غضب آیا وہی آگ پھیل پڑی بادشاہ اور امیروں کے گھر سارے پھونک دیئے ۱۲ منہ رح ف ۲ یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا - ۱۲ منہ رح

تشریح (۱۱) حضرت شاہ صاحب نے اصحاب الاخدود کا جو واقعہ نقل کیا ہے وہ حضرت صہیب رومی رض کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ ہے جسے مسلم ، ترمذی اور نسائی وغیرہ نے نقل کیا ہے . اس واقعہ کے علاوہ بھی سابق قوموں میں آگ کے گڑھوں میں اھل حق کو ڈالنے اور انہیں آگ میں جلانے کے واقعات مذکور ہیں مثلاً حضرت علی رض نے ایران کے حق پرستوں کی مظلومیت کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے حضرت ابن عباس رض نے بنی اسرائیل کا واقعہ نقل کیا ہے اور اسلامی مورخین ابن ہشام طبری وغیرہ نے نجران کے عیسائیوں کا ایک واقعہ بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے .

سورۃ الطارق ، اس سورت کا موضوع بھی آخرت کی زندگی اور پاداش عمل کا اثبات ہے ، جانچے جائیں بھید ، یعنی عقیدہ و عمل کی مخفی باتیں کھل کر سامنے آئیں اور ان کے حسن و قبح کو آزمایا جائے اور اس پر جزا اور سزا کا فیصلہ کیا جائے .

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ

وہ تارا چمکتا - کوئی جی نہیں جس پر نہیں ایک نگہبان ف۱ ؛ اب دیکھ لے

الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ

آدمی ، کاہے سے بنا ؛ بنا ایک اچھلتے پانی سے - جو نکلتا ہے پیٹھ اور

بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ

چھاتی کے بیچ سے ف۲ ؛ بیشک وہ اس کو پھیر لا سکتا ہے ف۳ جس دن

تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

جانچے جاویں بھید - تو کچھ نہ ہوگا اس کو زور ، نہ کوئی مدد کرنے والا ؛ قسم ہے آسمان چکر مارنے

الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾

والے کی - اور زمین دراڑ کھانے والی کی ف۴ ؛ یہ بات دو ٹوک ہے -

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّاَكِيْدُ

اور نہیں یہ بات ہنسی کی ؛ البتہ وہ لگے ہیں ایک داؤ کرنے میں - اور میں لگا ہوں ایک

كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

داؤ کرنے میں ؛ سو ڈھیل دے منکروں کو ، فرصت دے ان کو تھوڑے دن ؛

ایاتہا ١٩ ﴿٨٧﴾ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ﴿٨﴾ رکوعہا ١

سورۃ الاعلیٰ مکی ہے ، اس میں انیس (١٩) آیتیں ، اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ

پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر - جس نے بنایا ، پھر ٹھیک کیا ، اور جس نے ٹھہرایا ،

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

پھر راہ دی ف۵ - اور جس نے نکالا چارا - پھر کر ڈالا اس کو کوڑا کالا

اَحْوٰى ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ

ہم پڑھا دیں گے تجھ کو ، پھر تو نہ بھولے گا ف۶ ؛ مگر جو چاہے اللہ - وہ جانتا ہے

فوائد

ف۱ فرشتے رہتے ہیں آدمی کے ساتھ بلاؤں سے بچاتے یا اسکے عمل لکھتے ، ۱۲ منہ رح ف۲ کہتے ہیں مرد کو منی آتی ہے پیٹھ سے عورت کو سینہ سے ۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی اللہ پھر لاوے گا مرنے کے بعد ۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی اسمیں سے پھوٹ نکلتے ہیں کھیتی اور درخت ۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی اول تقدیر لکھی پھر اسی موافق دنیا میں لایا ۔ ۱۲ منہ رح ف۶ یعنی تو زبان سے نہ پڑھنے لگ ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

والارض ذات الصدع (۱۲) قسم ہے ۔ ۔ ۔ ۔ زمین دراڑ کھانے والی کی . وہ زمین جو پودا نکلتے وقت پھٹتی ہے ۔ صَدْع بمعنی پھٹنا ، شق ہونا ۔ اسے شاہ صاحبؒ نے دراڑ کیا ہے . تصحیح الاغلاط : سورہ طارق نمبر ۸ میں فرمایا ۔ وانہٗ علٰی رجعہٖ لقادر ۔ ترجمہ : بے شک وہ اس کو پھیر لا سکتا ہے . اس آیت پر فائدہ نمبر ۳ بعض نسخوں میں اس طرح ہے ۔ یعنی ، اللہ دنیا میں پھیر لاوے گا مرنے کے بعد ، حد ہے کہ یہ غلطی سید عبداللہ صاحب والے نسخہ میں موجود ہے جو قدیم ترین نسخہ ہے اسی سے دوسرے نسخوں نے نقل کیا ہے ۔ دنیا میں دوبارہ زندہ ہوکر آنا . قرآن کریم کی تمام تصریحات کے خلاف ہے اسلئے نہیں کہا جاسکتا کہ یہ فحش غلطی کس طرح شاہ صاحبؒ کے حواشی میں داخل ہوئی اس غلطی سے ہندو تصورات کے مطابق آواگون ثابت کیا جاسکتا ہے . حالانکہ حضرت شاہ صاحبؒ نے المؤمنون (۱۰۰) کے تحت جو فائدہ لکھا ہے اسمیں وضاحت کے ساتھ آواگون کے تصور کو باطل قرار دیا ہے . شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ؛ معلوم ہوا یہ جو لوگ کہتے ہیں . آدمی مر کر پھر آتا ہے ، سب غلط ہے ، قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں ؛ مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنے تشریحی نوٹ میں شاہ صاحبؒ کا یہ فائدہ پورا تحریر کیا ہے اسمیں یہ اضافہ درج نہیں ہے . مولانا لکھتے ہیں ، یعنی اللہ پھیر لاویگا مرنے کے بعد ، (موضح قرآن) اب یا تو مولانا کے سامنے موضح کا جو نسخہ تھا اس میں یہ اضافہ نہیں تھا یا مولانا نے غلط سمجھ کر اسے حذف کردیا . موجودہ نسخوں میں تاج کمپنی لاہور اور مطبوعہ ۱۳۱۸ھ بمبئی اور سید احمد حسن ڈپٹی کلکٹر حیدرآباد کے نسخوں میں یہ اضافہ نہیں ہے البتہ دلی کے کتب خانوں کے مطبوعہ نسخوں میں یہ غلطی نظر آتی ہے ۔ تشریح سورۃ الاعلیٰ : اس سورۃ میں خداوند عالم کی کامل قدرت سے استدلال کرکے نبوت اور آخرت کا اثبات کیا گیا ہے ۔

ع ۱ / ۱۱

يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ⑦ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ⑧

پکارا اور چھپا ف۱ ؂ اور سہج سہج پہنچاویں گے ہم تجھ کو آسانی کی ف۲ ؂

فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ⑨ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ⑩

سو تو سمجھا اگر کام کرے سمجھانا ؂ سمجھ جاوے گا جس کو ڈر ہو گا ۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ⑪ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ⑫ ثُمَّ

اور سرک رہے گا اس سے بڑا بدبخت ۔ وہ جو بیٹھے گا بڑی آگ میں ؂ پھر

لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيٰى ⑬ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ⑭ وَ

نہ مرے گا اس میں نہ جیوے گا ؂ بے شک بھلا ہوا اس کا جو سنورا اور

ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ⑮ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ⑯

پڑھا نام اپنے رب کا، پھر نماز کی ؂ کوئی نہیں! تم آگے رکھتے ہو دنیا کا جینا ۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ⑰ إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

اور پچھلا گھر بہتر ہے اور رہنے والا ؂ یہ کچھ لکھا ہے پہلے ورقوں میں

الْأُولٰى ⑱ صُحُفِ إِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى ⑲

؂ ورق ابراہیم کے اور موسیٰ کے ؂

ع ١٩ ١٢

اٰیاتہا ٢٦ (٨٨) سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (٦٨) رکوعہا ١

سورہ غاشیہ مکی ہے، اس میں چھبیس (٢٦) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ؂

هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ① وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ②

کچھ پہنچی تجھ کو بات اس چھپا لینے والی کی؟ کتنے منہ اس دن لوٹے ہیں ۔ ف۳

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ③ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ④ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

محنت کرتے تھکتے ف۳ ۔ پیٹھیں گے دہکتی آگ ہیں ۔ پانی ملے گا ایک چشمہ

اٰنِيَةٍ ⑤ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ⑥ لَّا يُسْمِنُ وَلَا

کھولتے کا ؂ نہیں اس پاس کھانا مگر جھاڑ کانٹے ۔ نہ موٹا کرے نہ

فوائد ف۱ مگر جو چاہے اللہ یعنی نسخ کیا چاہے اسی صورت سے کر بھلاوے۔ ۱۲ منہ رح
ف۲ یعنی وحی یاد رکھنا آسان ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی کافر جو ریاضت کرتے ہیں دنیا میں، کچھ قبول نہیں ہوتی۔ ۱۲ منہ رح

تشریح وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى (۱۱) اور سرک رہے گا اس سے بڑا بدبخت، سرکنا، دور ہونا، بچنا یعنی اس نصیحت سے گریز کریگا۔
سورۃ الغاشیہ، موضوع و عنوان اس سورۃ میں بھی آخرت کی زندگی کے عقیدہ کو ذہن نشین کیا گیا ہے۔ آخرت کی مصیبتیں اور اس کی راحتیں کیا ہیں۔ اس زندگی کا لانے والا کون ہے؛ اس کی قدرت کیسی بے مثال ہے جو ہم سب کی آنکھوں کے سامنے ہے، اسکے باوجود اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو اسے اسکے انجام بد کے حوالے کر دیا جائے۔ شاہ صاحب نے فائدہ میں بتایا کہ محنت کرنے والوں اور تھکنے والوں سے اشارہ کفار کیطرف ہے جن کی عبادت و ریاضت آخرت کے لحاظ سے بے کار اور بے نتیجہ ہے۔ اس کے برخلاف اہل ایمان کی معمولی سی محنت بھی آخرت میں بار آور اور نتیجہ خیز ہوگی۔ کفار آخرت میں تھکے تھکے اور پژمردہ نظر آئینگے اور اہل توحید خوش حال، تروتازہ اور شگفتہ رُو باغوں میں آرام کرتے ہونگے۔

تشریح سورۃ الاعلیٰ (۸۷)
قرآن کریم میں (۷) سورتیں خدا تعالیٰ کی تنزیہ و تسبیح سے شروع ہوتی ہیں اور ان سب میں خدا تعالیٰ کی حاکمانہ قدرت کا اظہار ہے، اسریٰ (۱۷)، حدید (۵۷)، حشر (۵۹)، صف (۶۱)، جمعہ (۶۲)، تغابن (۶۴)، اعلیٰ (۸۷)، انہیں مسبحات کہا جاتا ہے۔

يُغْنِي مِن جُوعٍ ۷ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۸ لِّسَعْيِهَا

کام آوے بھوک میں ؛ کتنے منہ اس دن آسودہ ہیں . اپنی کمائی سے

رَاضِيَةٌ ۹ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۱۰ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۱۱

راضی . اونچے باغ میں - نہیں سنتے اس میں بکنا ؛

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۱۲ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۱۳ وَأَكْوَابٌ

اس میں ایک چشمہ ہے بہتا - اس میں تخت ہیں اونچے بچھے - اور آب خورے

مَّوْضُوعَةٌ ۱۴ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۱۵ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۱۶

دھرے - اور قالیچے قطار پڑے - اور مخمل کے نہالیچے کھنڈر رہے ؛

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۱۷ وَإِلَى

بھلا کیا نہیں نگاہ کرتے اونٹوں پر ، کیسے بنائے ہیں ؟ اور آسمان

السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۱۸ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۱۹

پر ، کیسا بلند کیا ہے ؟ اور پہاڑوں پر ، کیسے کھڑے کئے ہیں ؟

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۲۰ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ

اور زمین پر ، کیسی صاف بچھائی ہے ؟ سو تو سمجھا ، تیرا کام یہی ہے

مُذَكِّرٌ ۲۱ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۲۲ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَ

سمجھانا ؛ تو نہیں ان پر داروغہ . مگر جس نے منہ موڑا اور

كَفَرَ ۲۳ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۲۴ إِنَّ إِلَيْنَا

منکر ہوا - تو عذاب کرے گا اس کو اللہ ، وہ بڑا عذاب - بیشک ہم پاس

إِيَابَهُمْ ۲۵ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۲۶

ہے ان کو پھر آنا - پھر بے شک ہمارا ذمہ ہے ان سے حساب لینا ؛

آیاتها ۳۰ (۸۹) سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰) رکوعها ۱

سورۃ الفجر مکی ہے ، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

تشریح

نمارق . وزرابی قالیچے اور نہالیچے بعض نسخوں میں غالیچے ہے - ایران میں (ق) کو (غ) سے بدل لیتے ہیں . نہالیچے ، گدے . توے ہیں . عاجز ہیں

سورۃ الفجر : اس سورت کا موضوع کائنات عالم کے تغیرات اور اسکے نتائج سے استدلال کرکے آخرت کی جزا و سزاء کا اثبات ہے اگر مادی زندگی کا کوئی طبعی عمل نتیجہ سے خالی نہیں ہے تو انسانی زندگی کے اچھے بُرے اخلاقی اعمال کیسے بے نتیجہ ہوسکتے ہیں . شاہ صاحب نے چار قسموں کی جو تشریح کی ہے وہ حضرت ابن عباس رضہ اور امام مجاہد سے منقول ہے . بعض تابعین نے فجر اور دس راتوں سے نظام شمسی مُراد لیا ہے اور رات دن کے انقلاب و تغیر کیطرف اشارہ کیا ہے .

شاہ صاحب کی تاویل کے مطابق مطلب یہ ہوگا کہ ملت ابراہیمی اور دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخی عظمت گواہ ہے کہ آخرت میں جزاء و سزاء کا نفاذ ہوگا . کیونکہ مکافات عمل کا عقیدہ ملت ابراہیمی کا بنیادی عقیدہ ہے ، یہود و نصاریٰ کی شریعت بھی اسے تسلیم کرتی ہے اور بنی اسمٰعیل میں آنے والے عالمگیر نبی کی تعلیم بھی یہی ہے اس کے بعد صرف ظن و گمان کے ذریعہ اس عقیدہ کا انکار ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں -

وقف لازم

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ وَالَّيْلِ

قسم ہے فجر کی - اور دس راتوں کی - اور جفت اور طاق کی - اور اس رات کی،

اِذَا يَسْرِ ۝٤ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝٥ اَلَمْ تَرَ

جب رات کو چلے ف۱ ؛ ہے ان چیزوں کی قسم پوری عقلمندوں کے واسطے ؛ تو نے نہ دیکھا

كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧

کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے ؟ وہ جو ارم تھے بڑے ستونوں والے ف۲

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا

جو بنی نہیں ویسی سارے شہروں میں - اور ثمود سے، جنہوں نے تراشے

الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي

پتھر وادی میں ف۳ اور فرعون سے، وہ میخوں والا ف۴ - یہ سب جنہوں نے سر اٹھایا

الْبِلَادِ ۝١١ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

ملکوں میں - پھر بہت ڈالی ان میں خرابی - پھر پھینکا ان پر تیرے رب نے کوڑا

عَذَابٍ ۝١٣ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا

عذاب کا - تیرا رب لگا ہے گھات میں ؛ سو آدمی جو ہے، جب جانچے

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۵ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝١٥

اس کو رب اس کا پھر اس کو عزت دے اور اس کو نعمت دے، تو کہے میرے رب نے مجھے عزت دی،

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۵ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ

اور وہ جس وقت اس کو جانچے، پھر کھینچ کرے اس پر روزی کی، تو کہے، میرے رب نے

اَهَانَنِ ۝١٦ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝١٧ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ

مجھے ذلیل کیا ف۵ کوئی نہیں! پر تم عزت نہیں کرتے یتیم کو - اور تاکید نہیں رکھتے آپس

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝١٨ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝١٩ وَّ

میں محتاج کے کھانے کی - اور کھاتے ہو مُردے کا مال سمیٹ کر سارا - اور

تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝٢٠ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا

پیار کرتے ہو مال کو جی بھر کر ؛ کوئی نہیں! جب پست کریں زمین کو کوٹ

فوائد ف۱ فجر عید قربان کی یا ۱۰ ذی الحج ادا ہوتا ہے اور دس رات اس سے پہلے اور جفت اور طاق رمضان کے آخر دہے ہیں اور جب رات کو چلے پیغمبر معراج کو۔ ۱۲ منہ رح ف۲ عاد ایک قوم تھی ارم اس قوم میں ایک قبیلہ تھا سلطنت تھی ان میں عمارتیں بناتے تھے بڑی بڑی اونچی۔ ۱۲ منہ رح ف۳ وادی ان کے مکان کا نام ہے پہاڑ کو کرید کر گھر بناتے تھے ۱۲ منہ رح ف۴ سونے کی میخیں رکھتا لشکر کے گھوڑوں کی۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی رب پر الزام رکھے اپنے فعل نہ دیکھے ۱۲ منہ رح

تشریح لم یخلق مثلها فی البلاد (۸) سے یا تو قبیلہ مراد ہے یا عمارتیں ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ اس وقت یا اس زمانے میں ایسی عجیب وغریب اور اونچی عمارتیں کسی اور شہر میں تعمیر نہ ہوئی تھیں یا یہ مطلب ہے کہ اس زمانے میں لمبے قد اور لمبے تڑنگے آدمی عاد ارم کے علاوہ کہیں اور نہیں پیدا کیے گئے اور ثمود جو ارم کے لڑکے عابر کی اولاد تھے۔ یہ ایک وادی میں جس کا نام وادی قری ہے اس میں آباد تھے اور پہاڑوں کو کاٹ کر اور تراش کر اندر ہی اندر بڑے بڑے مکان اور حویلیاں بنا کر رہتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ حجر سے لے کر وادی قری تک ایک ہزار سات سو بستیاں ان کے زیر تصرف تھیں۔

دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ

کوٹ کر۔ اور آوے تیرا رب، اور فرشتے آویں قطار قطار ؛ اور لائے اس

يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

دن دوزخ کو ۔ اس دن سوچے آدمی ، اور کہاں ملے اس کو

الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ

سوچنا ؟ کہے، کسی طرح میں کچھ آگے بھیجتا اپنے جیتے ؛ پھر اس دن مار

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

نہ دے اس کی سی کوئی ۔ اور باندھ نہ رکھے اس کا سا کوئی ؛

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً

اے جی چین پکڑے ! پھر چل اپنے رب کی طرف، تو اس سے راضی

مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

وہ تجھ سے راضی ؛ پھر مل میرے بندوں میں ۔ اور پیٹھ میری بہشت میں ؛

آیاتہا ۲۰ ﴿۹۰﴾ سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ﴿۳۵﴾ رکوعہا ۱

سورۂ بلد مکی ہے، اس کی بیس (۲۰) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّ

قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ف۱ ۔ اور تجھ کو قید نہ رہے گی اس شہر میں ف۲ ۔ اور جنتے کی اور

مَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ

جو جنا ف۳ ؛ ہم نے آدمی بنایا محنت میں ف۴ ؛ کیا خیال رکھتا ہے، کہ

لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾

اس پر بس نہ چلے گا کسی کا ؟ کہتا ہے میں نے کھپایا مال ڈھیروں ؛

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾

کیا خیال رکھتا ہے کہ دیکھا نہیں اس کو کسی نے ف۶؟ بھلا ہم نے نہیں دیں اس کو دو آنکھیں ؟

فوائد ف۱ یعنی شہر مکہ کی۔ ۱۲ منہ رح ف۲ مکہ میں لڑائی کی قید ہے ہر شخص کو مگر حضرت کو فتح مکہ کے دن معاف ہوئی تھی جو کوئی آپ سے لڑا۔ اس کو مارا پھر وہی قید قائم ہے تا قیامت۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی آدم اور بنی آدم۔ ۱۲ منہ رح ف۴ ساری عمر محنت سے خالی کبھی نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۵ شادیوں میں ماتموں میں نام کے جایوں میں مال خرچنے کو بڑائی گنتا ہے اور خرچنے کی جگہ اور ہے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۳۰) اور میری بہشت میں جا داخل ہو، یہ خطاب خود حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یا فرشتے حاضر ہو کر کہتے ہیں۔ نفس امارہ اور لوامہ کا ذکر سورۂ یوسف اور سورۂ قیامت میں گزر چکا ہے یہاں نفس مطمئنہ سے مراد وہ شخص ہے جس کو امر حق پر پختہ یقین تھا اور جس کی گردن اللہ کی اطاعت اور اسکے امر کے سامنے جھکی رہتی تھی یا ذکر الٰہی سے اس کا قلب مطمئن تھا ایمان پر ثابت تھا، اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا تھا۔ بہر حال اے نفس مطمئنہ! اپنے پروردگار کے قرب اور اسکے جوار رحمت میں چل اور اگر یہ خطاب مرتے وقت ہو جیسا کہ علماء نے فرمایا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اپنے پروردگار کیطرف لوٹ چل۔ درآں حالیکہ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی، علماء کرام فرماتے ہیں۔ تین احتمال ہیں۔ مرتے وقت یہ خطاب ہوتا ہے یا قبروں سے نکلتے وقت یا میدان حشر میں حساب سے فارغ ہونے کے بعد۔ وہ تیری اطاعت و فرماں برداری سے خوش اور تو اس کی بیکراں شفقت و رحمت سے خوش۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں نفس مطمئنہ وہ شخص ہے جو قضاء الٰہی پر راضی رہتا تھا اس کو یہ خطاب ہوگا۔ حق تعالیٰ کا یہ خطاب ایسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کو خطاب فرمایا تھا۔ پھر میرے مخصوص بندوں کی جماعت میں داخل ہو، جیسا کہ پیغمبروں کی دعا میں آتا ہے واد خلنی برحمتك فی عبادك الصالحين۔ یہ بھی بڑی مہربانی ہے کہ انسان کو اسکے احباب کے ساتھ جمع کر دیا جائے اور میری جنت میں داخل ہو جا کہتے ہیں حضرت حمزہ رضؓ ابن عبد المطلب، یا حبیب بن عدی الانصاری یا حضرت عثمانؓ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے بعض حضرات نے فرمایا یہ آیت صدیق اکبرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ سورۃ البلد اس سورت کا موضوع ہے انسانی زندگی کی حقیقت اور اس کا انجام۔ اسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ خالق عالم نے انسان کو پیدا کر کے اسکے سامنے خیر اور شر کے دونوں راستے کھول کر رکھ دیئے ہیں اب اس میں اسکے ارادہ اور عمل کا امتحان ہے کہ وہ کونسی راہ کا انتخاب کرتا ہے۔ شاہ صاحبؒ اردو محاورہ کے لحاظ سے ہمکنے کا لفظ

ع ۳۰ ۱ ۱۴

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ

اور زبان اور دو ہونٹ - اور سوجھا دیں اس کو دو گھاٹیاں ف۱ ٭ سو نہ ہمک سکا

الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾

گھاٹی پر ٭ اور تو کیسا بوجھا کیا ہے وہ گھاٹی ٭ چھڑانا گردن کا ف۲

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾

یا کھلانا بھوک کے دن میں - بن باپ کے لڑکے کو جو ناتے دار ہے ف۳ ٭

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ

یا محتاج کو، جو خاک میں رلتا ہے ٭ پھر ہوا ایمان والوں میں،

اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾

جو تقید کرتے ہیں سہارنے کا، اور تقید کرتے ہیں رحم کھانے کا ٭

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

وہ لوگ ہیں بڑے نصیب والے ٭ اور جو منکر ہوئے ہماری آیتوں سے، وہ

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ہیں کم بختی والے ٭ انہی کو آگ ہیں موندا ہے ٭

ع ۱ ۲۰ ۱۵

ایاتها ۱۵ ﴿۹۱﴾ سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ﴿۲۶﴾ رکوعها ۱

سورہ شمس مکی ہے، اس میں پندرہ آیتیں ہیں - اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ٭

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ

قسم ہے سورج کی اور اسکی دھوپ چڑھنے کی - اور چاند کی جب آوے اسکے پیچھے ف۴ - اور دن کی جب اس

اِذَا جَلّٰىهَا ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا

کو روشن کرے - اور رات کی، جب اس کو ڈھانک لیوے - اور آسمان کی، اور جیسا اس کو

بَنٰىهَا ﴿٥﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا

بنایا - اور زمین کی، اور جیسا اس کو پھیلایا - اور جی کی، اور جیسا اس کو

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) اختیار کر کے یہ بتایا ہے کہ انسان جب ایک بے بس بچے کیطرح ماں کی گود میں تلنے کے لئے ہاتھ پیر مارتا ہے تو ماں لسے گود میں اٹھا کر چھاتی سے لگا لیتی ہے۔ خداوند عالم بھی مشکلات و شدائد سے عاجز بندہ کو جب نیکی کے لئے ہاتھ پیر مارتا دیکھتا ہے تو اسکی رحمت لسے اپنے آغوش میں لے کر منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہے۔ ہدایت کے درجات ہدایت کے معنی ہیں، ہر مخلوق کو اسکے مناسب حال زندہ رہنے اور مقصد زندگی کے حاصل کرنے کیطرف رہنمائی کرنا کہ اس لحاظ سے قرآن کریم میں ہدایت تین معنی میں استعمال کیگئی ہے۔ (۱) ہدایت فطری، جس کا فیضان تمام مخلوق پر ہوتا ہے، خواہ نباتات ہوں یا جمادات حیوانات ہوں یا جن وانس اعطیٰ کل شیٍٔ خلقہٗ ثم ھدی۔ اس نے ہر شی کو پیدا کیا، پھر جینے کا طریقہ سکھایا۔ (۲) آسمانی ہدایت جو شریعت کے ذریعہ دی جاتی ہے، یہ درجہ ہدایت صرف جن وانس یعنی مکلف مخلوق کے لئے خاص ہے (۳) ہدایت بمعنی توفیق خداوندی، جو اہل ایمان ویقین اور اہل تقوٰی کو عطا کی جاتی ہے ومن یومن باللہ یھد قلبہ۔ قرآن کریم میں کہیں ہدایت کا لفظ پہلے مفہوم میں کہیں دوسرے مفہوم میں اور کہیں تیسرے مفہوم میں بولا گیا ہے۔ ہدایت کے ان درجات کو پیش نظر رکھنے کے بعد قرآن کریم کی تمام آیات اپنی جگہ صحیح نظر آتی ہیں اور مختلف آیات کے درمیان کوئی تعارض باقی نہیں رہتا۔

فوائد (حاشیہ صفحہ ہذا) ف۱ یعنی کفر اور ایمان یا دودھ کے پستان۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی بردہ آزاد کرنا یا قرضدار کو خلاص کروانا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یتیم کا ایک حق ناتے دار کا ایک حق جو دونوں ہووے تو دو حق۔ ۱۲ منہ رح ف۴ یعنی سورج ڈوبنے کیساتھ نکلے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح فلا اقتحم العقبۃ (۱۱)

سو نہ ہمک سکا گھاٹی پر، ہمکنا، بچہ کا اٹھنے کے لئے ہاتھ پیر مارنا اور دوسرے معنی حملہ کرنا، دھاوا کرنا مراد ہے پوری کوشش کرنا۔ یعنی اس انسان نے ان اعمال خیر پر چلنے کی پوری کوشش کیوں نہ کی۔ او مسکینا ذا متربہ (۱۶) یا محتاج کو جو خاک میں لتا ہے خاک میں آلودہ رہتا ہے خاک میں پڑا رہتا ہے، بعض نسخوں میں را پر پیش لگا ہوا ہے۔

الشمس، اس سورہ کا موضوع ہے نیکی اور بدی کا امتیاز اور دونوں کے الگ الگ انجام سے آگاہی، فالھمھا فجورھا پھر سمجھ دی اس کو ڈھٹائی کی اور بچ چلنے کی یعنی خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے لسے یوں ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ اسے خیر وشر دونوں کو پہچاننے کی سمجھ عطا فرمائی جسے عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کہا جاتا ہے۔ یہ عقل سلیم انسان کو بھلی بری بات سمجھاتی ہے۔

سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ

ٹھیک بنایا - پھر سمجھ دی اس کو ڈھٹائی کی، اور بچ چلنے کی - مراد کو پہنچا، جس نے

مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝١٠ كَذَّبَتْ

اس کو سنوارا - اور نامراد ہوا، جس نے اس کو خاک میں ملایا ۞ جھٹلایا ثمود نے

ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ

اپنی شرارت سے - جب اٹھ کھڑا ہوا ان میں بڑا بدبخت - پھر کہا ان کو اللہ کے

رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوْهُ

رسول نے، خبردار ہو اللہ کی اونٹنی سے اور اسکے پینے کی باری سے ۞ پھر انہوں نے اس کو

فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

جھٹلایا، پھر وہ کاٹ ڈالی، پھر الٹ مارا ان پر ان کے رب نے، ان کے گناہ سے،

فَسَوّٰىهَا ۝١٤ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥

پھر برابر کر دیا - اور وہ نہیں ڈرتا کہ پیچھا کریں گے ۞

(٩٢) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (٩)

(اٰیاتہا ٢١) (رکوعہا ١)

سورۂ واللیل مکی ہے، اور اس کی اکیس (٢١) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝١ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝٢ وَمَا خَلَقَ

قسم رات کی جب چھا جاوے - اور دن کی جب روشن ہو - اور اس کی جو اس نے پیدا

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝٣ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝٤ فَاَمَّا

کئے نر اور مادہ - تمہاری کمائی بھانت بھانت ہے ۞ سو جس نے

مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهٗ

دیا اور ڈر رکھا - اور سچ جانا بھلی بات کو - تو اس کو ہم سہج سہج

لِلْيُسْرٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝٨ وَكَذَّبَ

پہنچا دینگے آسانی میں ۞ اور جس نے نہ دیا، اور بے پرواہ رہا - اور جھوٹ جانا

تشریح

(٨) پھر انبیاء کو بھیج کر مزید کرم فرمایا۔ اور برائی اور بھلائی میں فرق بتادیا اور نہایت واضح طور پر انبیاء و مرسلین نے نیکی اور بدی کا راستہ دکھادیا۔ پھر جب یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور بندہ نیکی اور بدی کا عزم کرلیتا ہے کیونکہ بنی آدم کے تمام افعال اسکے ارادے اور نفس کے داعیہ سے ہوتے ہیں پس جب عزم تک نوبت پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس فعل کو خلق فرمادیتا ہے اور بندہ اس کا کسب کرتا ہے اور جب بندہ کسب کرلیتا ہے تو اس کسب کی وجہ سے سزاء و جزاء کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اسی کو قرآن کریم نے لفظ الہام سے تعبیر کیا ہے۔ مسئلے کے بہت سے گوشے ہم نے بخوف تطویل چھوڑ دیئے ہیں، مزید تفصیل تفسیر عزیزی سے معلوم ہوسکتی ہے

(١٥) اور اللہ تعالیٰ کو قوم ثمود کی ہلاکت کے انجام سے ذرا اندیشہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ڈرتا پیچھا کرنے سے یعنی جس طرح دنیوی بادشاہ ڈرتے ہیں کہ کسی کو سزا دینے سے ہمارے ملک میں بغاوت ہوجانے گی یا مقتول کے حمائتی کھڑے ہوجائیں گے اور ہمارا پیچھا کریں گے اور اس آیت کی تفسیر اور بھی کئی طرح کی گئی ہے لیکن عبداللہ ابن عباس رضؓ سے یہی معنی مروی ہیں؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کے بعد قد افلح من زکٰھا کی مناسبت سے فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنّی اعوذبك من العجز والکسل والبخل والھم وعذاب القبر اللّٰھم اٰتِ نفسی تقوٰھا وزکّھا انت خیر من زکّٰھا انت ولیّھا ومولاھا اللّٰھم انی اعوذبك من علم لاینفع ومن قلب لَاَیخشع ومن نفس لاتشبع ومن دعوۃ لایستجاب لھا۔

ع ١/١٥ ١٦

سورۃ الیل۔ اس سورۃ کا موضوع بھی سورۃ الشمس سے ملتا جلتا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ نوع انسانی کی کوششیں مختلف ہیں۔ پس جو کوشش خیر و فلاح کی راہ میں کیجاتی ہے۔ اس کا انجام بھی بہتر ہوتا ہے اور جو محنت شر و فساد کے راستہ میں اختیار کی جاتی ہے وہ بربادی کیطرف لے جاتی ہے۔ خیر و فلاح کی راہ یہ ہے کہ دین کی سچائیوں پر ایمان لائے، خدا کی راہ میں مال خرچ کرے، خدا سے ڈرتا رہے، بدی کی راہ اس سے مختلف ہے جو انسان کو دنیا اور آخرت دونوں میں رسوائی کا سبب ہے

ان سعیکم لشتّٰی (٤) تمہاری کمائی بھانت بھانت ہے، یعنی طرح طرح کی ہے۔ تمہاری کوششیں مختلف ہیں (تھانوی رح)

بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ

بھلی بات کو۔ سو اس کو ہم سہج سہج پہنچاویں گے سختی میں ‹ اور کام نہ آوے گا اس کو مال اسکا،

اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا

جب گڑھے میں گریگا ‹ ہمارا ذمہ ہے سوجھا دینا ‹ اور ہمارے ہاتھ ہے

لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾

پچھلی اور پہلی ‹ سو میں نے سُنا دی تم کو خبر ایک "بھڑکتی آگ کی ‹

لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

اس میں وہی پیٹھے گا جو بڑا بدبخت ہے۔ جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا ‹

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

اور بچاویں گے اس سے بڑے ڈروالے کو ‹ جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو ‹

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ

اور نہیں کسی کا اس پر احسان، جس کا بدلا دے۔ مگر چاہ کر منہ

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

اپنے رب کا، جو سب سے اُوپر ‹ اور آگے وہ راضی ہوگا۔

ع ۱۷/۲۱

آیاتها ۱۱ (۹۳) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (۱۱) رکوعها ۱

سورہ والضحیٰ مکی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں، اور ایک رکوع ہے ‹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ

قسم دُھوپ چڑھتے وقت کی۔ اور رات کی جب چھا جاوے۔ نہ رخصت کیا تجھ کو تیرے رب نے، نہ بیزار ہوا ‹ ف۱

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

اور البتہ پچھلی بہتر ہے تجھ کو پہلی سے ‹ اور آگے دے گا تجھ کو تیرا رب، پھر تو راضی ہوگا ‹

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَ

بھلا نہ پایا تجھ کو یتیم پھر جگہ دی ف۲ ‹ اور پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ دی ف۳ ‹ اور

فوائد ف۱ حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی، دل مکدر رہا۔ تہجد کو نہ اٹھے، کافروں نے کہا۔ اس کو چھوڑ دیا اسکے رب نے۔ پھر یہ نازل ہوا پہلے قسم فرمائی دُھوپ روشن کی اور رات اندھیری کی یعنی ظاہر میں بھی اللہ کی دو قدرتیں ہیں اور باطن میں کبھی چاندنا ہے، کبھی اندھیرا دونوں اللہ کے ہیں اللہ سے دور کبھی نہیں بندہ۔ ۱۲منہ رح ف۲ حضرت کا باپ مرگیا۔ پیٹ میں چھوڑ کر دادا نے پالا وہ مرگیا آٹھ برس کا چھوڑ کر چچا نے پالا جب تک جوان ہوئے۔ ۱۲منہ رح ف۳ جب حضرت جوان ہوئے قوم کی رسم راہ سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی رسم وراہ نہ تھی اللہ نے دین حق نازل کیا۔ ۱۲منہ رح

تشریح سورۃ الضحیٰ۔ حق کی آزمائش ضرور ہوتی ہے لیکن خداوندِ عالم حق کو ہمیشہ کمزوری کی حالت میں نہیں رکھتا، ایک وقت آتا ہے کہ حق نصرت الٰہی سے ہمکنار ہوتا ہے، وحی موقوف ہونے کا زمانہ ایک قول کی بناء پر پندرہ روز رہا، بعض چالیس دن کہتے ہیں، بھٹکتا۔ کی تشریح شاہ صاحبؒ نے قرآن کریم کی آیت نمبر ۵۲ سورۃ الشوریٰ کے مطابق کی ہے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دین حق کی رسم وراہ اور تفصیلی احکامات سے واقف نہ تھے، ایک مالک وخالق کی ہستی کا عرفان آپکے اندر موجود تھا، دین حنیف اور ملت ابراہیمی کی روشنی سے آپ کا دل منور تھا البتہ ملت حنیفیہ کی مکمل شکل وصورت (اسلام) آپکے ہاتھوں ظاہر ہونے والا تھا اور آپ کو اسی کی جستجو اور اسی کا انتظار تھا اس انتظار نے آپ کو بے قرار و بے چین کر رکھا تھا۔ (۷) پایا تجھ کو بھٹکتا۔ یعنی تلاش حق میں سرگرداں اور حیران۔ یہاں ضلال گمراہی کے مفہوم میں نہیں ہے۔ پوری وضاحت اس مسئلہ کی محاسن موضح قرآن میں دیکھو۔

وَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى ۝٨ فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩

پایا تجھ کو مفلس، پھر محظوظ کیا ف ، سو جو یتیم ہو، اس کو نہ دبا

وَأَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

اور جو مانگتا ہو، اس کو نہ جھڑک، اور جو احسان ہے تیرے رب کا، سو بیان کر

ع ۱۱ / ۱۸

آیاتہا ۸ ‏ (۹۴) سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ (۱۲) ‏ رکوعہا ۱

سورۃ الانشراح مکی ہے، اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢

کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ ف اور اُتار رکھا تجھ سے بوجھ تیرا؟

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤

جس نے کڑکائی پیٹھ تیری ف اور اونچا کیا مذکور تیرا ف

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَاِذَا

سو البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے، پھر جب

فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

تو فارغ ہو، تو محنت کر۔ اور اپنے رب کیطرف دل لگا ف۔

ع ۱ / ۸ / ۱۹

آیاتہا ۸ ‏ (۹۵) سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ (۲۸) ‏ رکوعہا ۱

سورہ والتین مکی ہے اور اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣ لَقَدْ

قسم انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی۔ اور اس شہر امن والے کی ف ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝٥

بنایا آدمی خوب سے خوب اندازہ پر، پھر پھینک دیا اس کو نیچوں سے نیچے ف

فوائد ف حضرت خدیجہ رضی اپنی بھی قوم میں اشراف تھیں اور مالدار ان سے نکاح ہوا۔ سب مال انہوں نے حاضر کیا ۱۲ منہ رح ف یعنی حوصلہ کشادہ دیا اتنا بڑا کام اٹھانے کو اور ظاہر میں بھی فرشتوں نے حضرت کا سینہ چاک کیا دل میں سے سیاہی نکال کر دھو ڈالا۔ ۱۲ منہ رح ف وحی کا اترنا اول سخت مشکل تھا پھر آسان ہوگیا۔ ۱۲ منہ رح ف یعنی پیغمبروں میں اور فرشتوں میں تیرا نام بلند ہے ۱۲ منہ رح ف یعنی خلق کے سمجھانے سے فراغت پاوے تو خلوت کی عبادت میں لگ۔ ۱۲ منہ رح ف یہ شہر فرمایا مکہ کو اور انجیر اور زیتون کے دو باغ ہیں دو پہاڑ پر بیت المقدس کے آس پاس وہ مکان ہے اور طور سینین جہاں حضرت موسیٰ سے کلام ہوا یہ چار مکان فرمائے بہت برکت کے۔ ۱۲ ف یعنی اس کو لائق بنایا فرشتوں کے مقام کا پھر جب منکر ہوا۔ تو جانوروں سے بدتر۔ ۱۲ منہ رح

تشریح الذی انقض ظهرك جس نے کڑکائی پیٹھ تیری، کڑکنا بمعنی آواز دینا، بجلی کی کڑک مراد ہے، کڑ کا آواز دینا، زیادہ بوجھ کی وجہ سے، الم نشرح لك صدرك ایک ایسی باطنی اور روحانی قوت کا نام شرح صدر ہے جس سے تمام کمالات اور عبادات شاقہ کا حصول آسان ہو جاتا ہے اور قوت برداشت بڑھ جاتی ہے اور شیطانی وسواس کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور باطنی اسرار اور روحانی انوار کے حصول میں آسانی ہو جاتی ہے دل سے ہر قسم کی برائیاں اور خباثت وحسد کا مادہ نکال دیا جاتا ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾ فَمَا

مگر جو یقین لائے اور کیں بھلائیاں، سو ان کو نیگ ہے بے انتہا ۞ پھر اس

يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾

پیچھے تو کیوں جھٹلاوے بدلا ملنا ۞ کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بہتر حاکم ۞

آیاتہا ١٩ (٩٦) سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (١) رکوعہا ١

سورۃ العلق مکی ہے اور اس میں اُنیس (١٩) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے بنایا ۞ بنایا آدمی لہو کی پھٹکی

عَلَقٍ ﴿٢﴾ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ

سے ۞ پڑھ، اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا قلم سے۔ سکھایا

الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ﴿٦﴾ أَنْ

آدمی کو جو نہ جانتا تھا ف ۞ کوئی نہیں! آدمی سر چڑھتا ہے۔ اس سے

رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ﴿٧﴾ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ﴿٨﴾ أَرَأَيْتَ الَّذِي

کہ دیکھے آپ کو محظوظ ۞ بیشک تیری رب کی طرف پھر جانا ہے ۞ تو نے دیکھا وہ جو

يَنْهَىٰ ﴿٩﴾ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ﴿١٠﴾ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ﴿١١﴾

منع کرتا ہے ۞ ایک بندے کو جب نماز کرے ف۲ ۞ بھلا دیکھ تو! اگر ہوتا نیک راہ پر

أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ﴿١٢﴾ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٣﴾ أَلَمْ يَعْلَمْ

یا سکھاتا ڈر کے کام ۞ بھلا دیکھ تو: گر جھٹلایا اور منہ موڑا ف۳ یہ نہ جانا کہ

بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾

اللہ دیکھتا ہے ۞ کوئی نہیں، اگر باز نہ آوے گا۔ ہم گھسیٹیں گے چوٹی پکڑ کر

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ

کیسی چوٹی، جھوٹی گناہ گار ۞ اب بلاوے اپنی مجلس کو۔ ہم بلاتے ہیں

فوائد ف اول جبرائیل وحی لائے یہی پانچ آیتیں حضرت نے کبھی لکھا پڑھا نہ تھا فرمایا کہ قلم سے بھی علم وہی دیتا یوں بھی وہی دے گا۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یہ ابوجہل کافر حضرت کو نماز پڑھتے دیکھتا تو چڑھ آتا۔ ۱۲ منہ رح ف۳ یعنی نیک راہ پر ہوتا بھلے کام سکھاتا تو کیا اچھا آدمی ہوتا۔ اب منہ موڑا تو ہمارا کیا بگاڑا۔ ۱۲ منہ رح

تشریح سورہ علق کا موضوع مخالفین حق کی ناکامی اور حق کا عروج واقبال ہے۔ اس سورت میں پہلی پانچ آیات پہلی وحی کی آیات ہیں اور باقی حصہ بعد میں اس وقت نازل ہوا جب پیغام الٰہی سن کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر قریش نے جبر و تشدد شروع کیا۔ اور حرم پاک میں آپ کو عبادت الٰہی کرنے سے روکا، قرآن حکیم نے بتایا کہ اس طبقہ کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں بد سے بدتر ہونے والا ہے۔ قرآن کریم نے تعلیم بالوحی کے موقعہ پر خدا تعالےٰ کا تعارف تعلیم بالقلم سے کرایا، اسی حکمت پر شاہ صاحب نے روشنی ڈالی کہ جو خدا قلم وکتاب کے ذریعہ علم عطا فرماتا ہے وہ اسکے بغیر بھی عطا فرما سکتا ہے قرآن کریم کا علم اس کی دلیل ہے۔ جو ایک نبی الامی کو قلم وکتاب کے بغیر وحی کے ذریعہ علم عطا فرما رہا ہے۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (۱۸) ہم بلاتے ہیں پیادے، سیاست کرنے کو، آخری الفاظ تفسیر کے طور پر بڑھائے گئے ہیں، ورنہ متن میں ایسا کوئی لفظ نہیں۔

سیاست کرنے کو یعنی انتظام کرنے کو،

الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾

پیادے سیاست کرنے کو۔ کوئی نہیں! نہ مان اس کا کہا، اور سجدہ کر، اور نزدیک ہو ف۔

(آیاتہا ۵) ﴿٩٧﴾ سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ﴿٢٥﴾ (رکوعہا ۱)

سورۃ القدر مکی ہے اور اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾

ہم نے یہ اتارا شب قدر میں۔ ف اور تو کیا بوجھا کیا ہے شب قدر؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ

شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے ف اترتے ہیں فرشتے اور روح

فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

اس میں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام پر۔ امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک ف۔

(آیاتہا ۸) ﴿٩٨﴾ سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ﴿١٠٠﴾ (رکوعہا ۱)

شروع سورۃ البینہ مدنی ہے اور اسمیں آٹھ (۸) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

نہ تھے وہ لوگ، جو منکر ہیں کتاب والے اور

وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾

شریک والے، باز آتے، جب تک کہ پہنچے ان کو کھلی بات۔ ف۳

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ فِيهَا كُتُبٌ

ایک رسول اللہ کا، پڑھتا ورق پاک۔ ان میں لکھی کتابیں

قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ

مضبوط ف۔ اور پھوٹے جو ہیں، جن کو ملی ہے کتاب، سو جب آ چکی

فوائد ف ایک بار ابوجہل حضرت کو نماز میں دیکھ کر چلا کہ بے ادبی کرے وہاں نہ پہنچا کہ چھپکا لگا پروں کا ڈر کر الٹے پاؤں پھرا۔ پھر کبھی خیال نہ کیا۔ معلوم ہوا کہ سجدہ میں بندہ اللہ سے نزدیک ہے۔

ف شاید اول اسی شب میں شروع ہوا قرآن اترنا پھر ہمیشہ اس میں یہ تین صفتیں اللہ نے رکھیں۔ بس رات میں جو نیکی کرے گویا ہزار مہینے کی اور کام دنیا کے جو مقدر ہیں اسمیں نیچے اترتے ہیں اور اللہ کی طرف سے چین اور دل جمعی اترتی رہتی ہے ساری رات عبادت حلاوت ہوتی ہے۔ وہ شب قرآن سے معلوم ہوا کہ رمضان میں ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے آخر دہے میں طاق راتوں میں اکیسویں سے ستائیسویں العیب عند اللہ۔ ۱۲ منہ

ف حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے۔ ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور اب چاہیئے کہ کسی حکیم کے یا ولی یا بادشاہ عادل کے سمجھائے پر آویں۔ سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھ کتاب اللہ کے اور مدد قوی کے کئی برس میں ملک ملک ایمان سے بھر گئے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح (۵) شاہ صاحب رح نے شاید کے ساتھ لکھا ہے کہ قرآن کریم کا نزول دنیا میں بھی شب قدر سے شروع ہوا۔ حضرت ابن عباس رض کے نزدیک قرآن کے دو نزول ہیں، پہلا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر، دوسرا آسمان دنیا سے بتدریج رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ یہ دونوں نزول رمضان کی شب قدر میں ہوئے ہیں، تفسیر کی کتابیں اگرچہ خاموش ہیں مگر سیرت کی کتابوں میں اس کی تصریح کی گئی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں اقرا باسم ربک الذی خلق کی پہلی وحی آئی تو وہ ماہ رمضان اور شب قدر تھی۔ حضور ماہ رمضان میں روزہ رکھتے تھے اور بعثت کے سال آپ نے پورے مہینہ رمضان کے روزے رکھے اور غار حرا

مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ

ان کو کھلی بات ف ؀ اور ان کو حکم یہی ہوا، کہ عبادت کریں اللہ کی،

مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَ

نری کرکر اس کے واسطے بندگی۔ ابراہیم کی راہ پر، اور کھڑی کریں نماز، اور

يُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ ۝۵ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟

دیں زکوٰۃ، اور یہ ہے راہ مضبوط لوگوں کی ف۲ ؀ وہ جو منکر ہوئے کتاب

مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ فِى نَارِ جَهَنَّمَ خَـٰلِدِينَ

والے، اور شریک والے، دوزخ کی آگ میں، سدا رہیں اس

فِيهَآ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ ٱلْبَرِيَّةِ ۝۶ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟

میں۔ وہ لوگ ہیں بدتر سب خلق کے ؀ وہ لوگ جو یقین لائے، اور کئے

ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ ۝۷ جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ

بھلے کام، وہ لوگ ہیں بہتر سب خلق کے ؀ بدلا ان کا ان کے رب کے ہاں

جَنَّـٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ

باغ ہیں بسنے کے، نیچے بہتی ان کے نہریں، سدا رہیں ان میں ہمیشہ۔

رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ ۝۸ ع

اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ یہ ملتا ہے اس کو جو ڈرا اپنے رب سے ؀

آیاتها ۸ ﴿۹۹﴾ سُورَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۹۳﴾ رکوعها ۱

سورۃ الزلزال مدنی ہے اور اس میں آٹھ (۸) آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ؀

إِذَا زُلْزِلَتِ ٱلْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَأَخْرَجَتِ ٱلْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝۲

جب ہلا ڈالے زمین کو اسکے بھونچال سے ؀ اور نکال ڈالے زمین اپنے بوجھ ف۳ ؀

وَقَالَ ٱلْإِنسَـٰنُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝۴

اور کہے گا آدمی اس کو کیا ہوا؟ اس دن بتادے گی اپنی باتیں ؀

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ) میں اعتکاف کیا۔ پھر ۲ھ میں خدا کی طرف سے اسی ماہ رمضان میں روزے فرض کئے گئے تاکہ یہ تاریخی مہینہ نزول قرآن اور بعثت نبوی کی یادگار کے طور پر ہمیشہ امت کے لئے برکت کا پیغام لاتا رہے۔ صاحب سیرۃ المصطفےٰ نے حافظ ابن حجر عسقلانی اور زرقانی شرح شفاء کے حوالوں سے ابن اسحاق کے اسی قول کو ترجیح دی ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ بعثت نبوی ربیع الاول کے مہینہ میں ہوئی لیکن یہ قول مرجوح ہے۔ اب یہ سوال کہ خدا تعالیٰ نے شب نزول کو شب قدر کس وجہ سے کہا؟ اس رات میں پہلے ہی سے قدر و عزت کی کون سی بات تھی! اسے خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ شب نزول قرآن کو ما یؤل اور مستقبل کے لحاظ سے شب قدر کہا گیا ہے۔ اور روزوں کے لئے ماہ رمضان کا انتخاب اسلئے کیا گیا کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم قبل از نبوت اپنی عبادت روزہ اور اعتکاف کی برکات سے اس رات کو مشرف فرما چکے تھے۔

فوائد (حاشیہ صفحۂ ہذا) ف۱ یعنی یہ رسول اور یہ کتاب آئے پیچھے شبہ نہیں رہا۔ اور اہل کتاب ضد سے مخالف ہیں شبہ سے نہیں ۱۲ منہ رحمہ ف۲ یعنی یہ چیزیں ہر دین میں پسند ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ ف۳ قیامت سے پہلے زمین میں سے نکل پڑیگا جو مال سونا روپا اسکے اندر دبا ہے تب لینے والے نہ رہیں گے۔ ۱۲ منہ رحمہ

تشریح زلزال، عادیات، پہلی سورہ کا موضوع موت اور بعد الموت آخرت کی زندگی کے حالات اور انجام کار کا اظہار، دوسری سورۃ کا موضوع انکار آخرت کا دنیوی نتیجہ اخلاقی پستی اور اخروی نتیجہ عذاب الٰہی، العادیات کی قسموں کے بارے میں شاہ صاحب نے دوسرے مفسرین کی اتباع کی ہے اور ان گھوڑوں کو مجاہدین کے گھوڑے قرار دیا ہے لیکن بعض مفسرین کے نزدیک ان قسموں سے عرب جاہلیت کے کشت و خون کیطرف اشارہ ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جواب قسم میں کہا گیا ہے کہ انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ مجاہدین کی جد و جہد اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ بلکہ مشرکین عرب کا کشت و خون اور قتل غارتگری کرنا واقعتاً ناشکری اور نافرمانی کی دلیل تھا۔ شاہ صاحبؒ کے نزدیک مجاہدین اسلام کے گھوڑوں کیطرف اشارہ ہے اور شاہ صاحبؒ کے نزدیک وجہ ترجیح یہ ہے کہ انسانی زندگی کا سب سے بڑا عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے اور یہی اس قابل ہے کہ اسکی قسم کھائی جائے۔

ع ۱ ۸ ۲۴

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ۙ

اسواسطے کہ اسکے رب نے حکم بھیجا اسکو ف۱ اس دن ہو پڑیں گے لوگ بھانت بھانت ،

لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷

کہ ان کو دکھلائیے ان کے کیئے ؛ سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی ، وہ دیکھ لے گا ؛

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

اور جس نے کی ذرہ بھر برائی ، وہ دیکھ لے گا ؛

ع ۱ — ۸ — ۲۴

ایاتہا ۱۱ — (۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۴) — رکوعہا ۱

سورۃ العٰدیٰت مکی ہے ، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِيْرٰتِ

قسم ہے دوڑتے گھوڑوں کی ، ہانپتے ۔ پھر آگ سلگانے جھاڑ کر ۔ پھر دھاڑ دیتے

صُبْحًا ۝۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ

صبح کو ۔ پھر اٹھاتے اس میں گرد ۔ پھر پیٹھ جاتے اس وقت

جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝۶ وَ

فوج میں ف۲ ۔ بے شک آدمی اپنے رب کا ناشکر ہے ؛ اور

اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ

وہ یہ کام سامنے دیکھتا ہے ؛ اور آدمی محبت پر

الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا

مال کے مضبوط ہے ؛ کیا نہیں جانتا وہ وقت ؛ کہ کریدے جاویں

فِى الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝۱۰ اِنَّ

جو قبروں میں ہیں ۔ اور تحقیق ہو جو جیوں میں ہے ۔ بے شک

رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

ان کے رب کو ان کی اس دن سب خبر ہے ؛

ع ۱ — ۱۱ — ۲۵

فوائد

ف۱ یعنی بندوں کے گناہ بتا دے گی حساب کے وقت ۔ ۱۲ منہ رح

ف۲ یہ جہاد والے سواروں کی قسم ہے اس سے بڑا کون عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کام پر اپنی جان دینے کو حاضر ۔ ۱۲ منہ رح

تشریح

فالمغیرات (۳) پھر دھاڑ دیتے صبح کو ، دھاڑ مارنا ، حملہ کرنا ، پہلے دھاڑ دینا بولتے ہونگے ۔

پیٹھ جاتے ، جا گھستے ، داخل ہو جاتے

حب الخیر ، میں مال کو خیر کہا گیا البقرہ (۱۹۸) میں فضل ربی کہا گیا الجمعہ (۱۰) میں فضل اللہ کہا گیا اور آل عمران (۱۴) ، میں مال کی محبت کو فطری جذبہ کہا گیا اور اس جذبہ کی تخلیق کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ۔ (زین للناس) ، کیونکہ مال و دولت فی نفسہٖ خدا کی بڑی نعمت ہے لیکن جب یہ نعمت انسان کو اس کے منعم و محسن سے غافل کر دے تو یہ زحمت و عذاب ہے ۔

(العلق (۷) دیکھو)

آیاتہا ۱۱ ‏ (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) ‏ رکوعہا ۱

سورۃ القارعہ مکی ہے اسمیں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳

وہ کھڑکھڑاتی - کیا ہے وہ کھڑکھڑاتی؟ اور تو کیا بوجھا! کیا ہے وہ کھڑکھڑاتی ؂

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

جس دن ہوویں لوگ جیسے پتنگے بکھرے - اور ہوویں پہاڑ جیسے

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ

رنگی اون دھنی ؂ سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں - تو اس کا

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸

گذران ہے من مانی ؂ اور جس کی ہلکی ہوئیں تولیں -

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

تو اس کا ٹھکانا گڑھا ؂ اور تو کیا بوجھا وہ کیا ہے؟ آگ ہے دہکتی ؂

ع ۱۱ / ۲۶

آیاتہا ۸ ‏ (۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶) ‏ رکوعہا ۱

سورۃ التکاثر مکی ہے اور اس میں آٹھ (۸) آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ

غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے - جب تک جا دیکھیں قبریں ؂ کوئی نہیں! آگے

تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

جان لوگے - پھر بھی کوئی نہیں! آگے جان لوگے ؂ کوئی نہیں اگر جانو

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

یقین کر جاننا ؂ بے شک تم کو دیکھنا دوزخ - پھر دیکھنا یقین کی آنکھ

تشریح کالفراش المبثوث (۴) جیسے پتنگے بکھرے پروانے جو شمع کے اوپر گرتے اور بکھرتے ہیں۔ شاہ صاحب رح نے قارعہ کا ترجمہ کھڑکھڑاتی کیا ہے، ایک چیز کو جب کسی چیز پر مارتے ہیں تو کھڑ کھڑ کی آواز نکلتی ہے۔ لغت میں اس مارنے کو قرع کہتے ہیں۔ اور وہ آواز قارعہ ہے اس لفظ کو عرب حادثہ اور بڑے ہولناک واقعہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں شاہ صاحب رح نے موازین کا ترجمہ تول کیا ہے۔ تول کے معنی وزن، اس صورت میں یہ لفظ موزون کی جمع ہوگا، بڑے شاہ صاحب رح نے "پلہائے حسنات" لکھا ہے، اس وقت یہ میزان کی جمع ہوگا شروع میں پانچ آیتوں میں قیامت کے پہلے مرحلہ کا تذکرہ ہے کہ یہ سارا نظام عالم کس طرح درہم برہم ہو جائے گا اور اسکے بعد خدا تعالیٰ کے حضور میں لوگوں کے پیش ہونے اور اچھے برے کا بدلہ ملنے کا تذکرہ ہے۔

سورۃ التکاثر، موضوع: حرص دنیا کا انجام تکاثر کا ترجمہ بہتایت کی حرص، کتنا اچھا کیا، مال و دولت اور اولاد وغیرہ کی کثرت کا شوق کس کے اندر نہیں ہوتا۔ یہ ایک فطری جذبہ ہے لیکن یہ شوق جب حرص کے درجہ میں آجائے تو بڑا تباہ کن ہے اس سورت میں آخرت کی زندگی کو اس طرح زور دیکر اور بے نقاب کرکے بیان کیا ہے کہ قیامت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے اسی لئے صحابہ کرام رض فرماتے ہیں کہ اس سورت کے نزول کے بعد لوگوں کے اندر سے قیامت کے بارے میں ہر قسم کا شک و تردد دور ہو گیا۔

الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

سے ۔ پھر پوچھیں گے تم سے اس دن آرام کی حقیقت ۝

ایاتہا ۳ ﴿۱۰۳﴾ سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ﴿۱۳﴾ رکوعہا ۱

سورۃ العصر مکی ہے، اور اس میں تین آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

قسم اترتے دن کی۔ مقرر انسان پر ٹوٹا ہے۔ مگر جو یقین لائے، اور کئے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

بھلے کام، اور آپس میں تقید کیا سچے دین کا، اور آپس میں تقید کیا سہار کا ۝

ایاتہا ۹ ﴿۱۰۴﴾ سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ﴿۳۲﴾ رکوعہا ۱

سورۃ الہمزہ مکی ہے اور اس میں نو (۹) آیتیں ہیں۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

خرابی ہے ہر طعنے دینے عیب چننے کی۔ جس نے سمیٹا مال اور گن گن رکھا۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ

خیال رکھتا ہے کہ اس کا مال سدا رہے گا اسکے ساتھ ۝ کوئی نہیں! اس کو پھینکنا ہے اس روندنے والی میں ۝ اور تو

اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى

کیا بوجھا! کون ہے روندنے والی؟ آگ ہے اللہ کی سلگائی۔ وہ جو جھانک لیتی ہے

الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

دل ف ۝ ان کو اس میں موندا ہے ۝ لمبے لمبے ستونوں میں ۝

ایاتہا ۵ ﴿۱۰۵﴾ سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ ﴿۱۹﴾ رکوعہا ۱

سورۃ الفیل مکی ہے اور اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

فوائد

ف یعنی جس دل میں ایمان ہے تو نہ جلاوے کفر ہے تو جلا دے ۱۲ منہ رح

تشریح

سُوْرَةُ الْعَصْر:

موضوع۔ (انسانی فلاح کی راہ) یہ سورہ قرآن کریم کی جامع ترین سورہ ہے اور قرآنی بلاغت کے اعجاز کا بہترین نمونہ ہے۔

قرآن کریم نے صرف تین فقروں میں انسانی تاریخ کو شہادت میں پیش کرکے یہ بتا دیا کہ انسانی فلاح و کامیابی کا راستہ کون سا ہے۔ امام شافعی رح فرماتے ہیں کہ اگر لوگ صرف اس چھوٹی سی سورت پر غور کریں تو یہ ان کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔ صحابہ کرام کا معمول بن گیا تھا کہ جب دو صحابی آپس میں ملاقات کرتے تو اسوقت تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے جب تک اس سورۃ کی تلاوت کرکے اپنے ایمان ویقین کو تازہ نہ کر لیتے، شاہ صاحبؒ نے عصر سے عصر کا وقت مراد لیا ہے۔ اور بڑے شاہ صاحبؒ نے عصر کو زمانہ (انسانی تاریخ) کے معنی میں لیا ہے۔

تَطَّلِعُ (۷)، عربی لغت میں طَلَع کے دو معنی آتے ہیں ایک طلوع بمعنے بلند ہونا دوسرے اطلاع بمعنے خبردار ہونا تمام مفسرین اور مترجمین نے پہلے معنی کئے ہیں کہ وہ آگ جسم سے سرایت کرکے دلوں پر چڑھ جائیگی، شاہ صاحبؒ نے اللہ کی آگ کے اسلوب سے رحمت وشفقت کا پہلو نکالا اور وہ مفہوم بیان کیا جو اوپر فائدہ میں مذکور ہے کہ یہ آگ اللہ کی ہے جو اللہ پر ایمان والوں کو نہیں جلائے گی مطلع ہونے کے بجائے جھانک لینا فرمایا جو اردو کا بڑا حسین محاورہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١

تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں سے ؟

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣

کردیا ان کا داؤ غلط ؟ اور بھیجے ان پر اڑتے جانور تنک تنک۔

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

پھینکتے ان پر پتھریاں کھنگر کی ؟ پھر کر ڈالا ان کو جیسے بھس کھایا ہوا ف

رکوعہا ١ ﴿١٠٦﴾ سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ﴿٢٩﴾ آیاتہا ٤

سورہ قریش مکی ہے، اور اس کی چار (۴) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢

اسواسطے کہ ہلا رکھا قریش کو ۞ ہلا رکھنا اُن کو کوچ سے جاڑے کے اور گرمی کے ۞

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِىْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ

تو چاہیئے بندگی کریں اس گھر کے رب کی - جس نے ان کو کھانا دیا بھوک

جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

میں۔ اور امن دیا ڈر میں ف ۞

رکوعہا ١ ﴿١٠٧﴾ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ ﴿١٧﴾ آیاتہا ٧

سورہ ماعون مکی ہے اور اس کی سات (۷) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ

تو نے دیکھا ؟ وہ جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونا ۞ سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے

ع ١ ٥ ٢٠ ۔ ع ١ ٦ ٢١

فوائد

ف یمن کے ملک پر حبشی غالب رہے ایک مدت دیکھا کہ سارے عرب حج کرتے ہیں کعبہ کا چاہا کہ سب ہمارے پاس جمع ہوا کریں۔ کعبے کی نقل ایک کعبہ بنایا، دنیا کا تکلف یہاں سے زیادہ کوئی نہ آیا زیارت کو جھنجھلا کر فوج چڑھائی کعبہ شریف پر اور ساتھ کتنے ہاتھی لائے، ڈھانے کو بیچ میں کئی قوم عرب کے مزاحم ہوئے سب کو مارا جب حرم کی حد میں پیٹھے آسمان سے جانور آئے، سبز چڑیا برابر تین تین کنکرے کردو پنجوں میں ایک منہ میں لاکھوں جانور لگے مارنے کنکر چلتے، جیسے گولی بندوق کی۔ اگر اونٹ کی پیٹھ میں لگا پیٹ سے نکلا آدمی تو کیا چیز ہے۔ ساری فوج میں ایک نہ بچا اسی سال میں حضرت پیچھے پیدا ہوئے ١٢ منہ رح ف حضرت سے بارہویں پشت میں ایک شخص تھا نضر بن کنانہ اس کی اولاد قریش ہیں سب جمع تھے مکے میں عرب جو حج کو آتے ان کو دیکھتے کعبے کے خادم جب قریش جاتے ان کے گھر تو عزت کرتے اور سلوک کرتے وہی ان کی معاش تھی۔ جاڑے میں یمن کی طرف۔ گرمی میں شام کو اور آپس میں بیرے لڑتے قریش پر حرم کے ادب چور دھاڑی کوئی نہ آتا، فرمایا کہ اسکے گھر کے طفیل تم کو روزی ہے اور امن ہے، پھر اس گھر والے کی بندگی کیوں نہیں کرتے ناشکر۔ ١٢ منہ رح

تشریح

طیرًا ابابیل (۳) اڑتے جانور تنک تنک چھوٹا، بہار عجم والے نے لکھا ہے کہ یہ لفظ اصل میں فارسی ہے تنک ت اور ن دونوں کا پیش ہے یعنی چھوٹا، فارسی سے یہ لفظ ہندی میں آیا ہے۔ ہندی میں اس کا تلفظ تنک ت اور ن دونوں کا زبر ہے۔ لایلف قریش (۱) اسواسطے کہ ہلا رکھا قریش کو،

الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ

یتیم کو ۞ اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر ۞ پھر خرابی ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾

ان نمازیوں کی ۔ جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں ۔ ف۱ وہ جو

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

دکھاوا کرتے ہیں اور مانگے نہ دیں برتنے کی چیز ۞

آیاتہا ۳ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵) (۱۰۸) رکوعہا ۱

سورۂ کوثر مکی ہے، اور اس میں تین (۳) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ اِنَّ

ہم نے تجھ کو دی کوثر ف۲ ۞ سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر ف۳ بیشک

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

جو بیری ہے تیرا، وہی رہا پیچھا کٹا ف۴ ۞

آیاتہا ۶ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۱۸) (۱۰۹) رکوعہا ۱

سورۂ کافرون مکی ہے، اور اس کی چھ (۶) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَ

تو کہہ، اے منکرو! میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجو ۔ اور

لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾

نہ تم پوجو، جس کو میں پوجوں ۞ اور نہ مجھ کو پوجنا جس کو تم نے پوجا ۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

اور نہ تم کو پوجنا جس کو میں پوجوں ۞ تم کو تمہاری راہ، اور مجھ کو میری راہ ف۵

فوائد

ف۱ یعنی قضا کرتے ہیں یا تنگ وقت پڑھتے ہیں جان کر۔ ۱۲ منہ رح ف۲ کوثر نام ہے ایک نہر کا بہشت میں اس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا جو کوئی ایک بار پیئے محشر میں ساری عمر پیاس نہ لگے، اس کا پانی ایک حوض میں بھرتا ہے، محشر میں دو پنالے گرتے ہیں ایک سونے کا ایک روپے کا حوض چورس دو دو مہینے کی راہ چار طرف پرے اسکے ایک فرش ہے تختوں سے روپے اور سونے کے اور کنارے پر بنگلے ہیں ایک ایک موتی کے اندر سے خالی حوض میں آبخورے ترتے ہیں سونے روپے کے جتنے آسمان کے تارے حضرت اور ان کے یار وہاں کھڑے ہیں، امت پہنچتی جاتی ہے، جو وہاں جا پہنچا، اس کا پانی پیا، پھر ساری مدت محشر کی پیاس نہ لگے اور اپنے گروہ میں جا ملا۔ امن میں آیا جو نہ پہنچا اس پر افسوس۔ ۱۲ منہ رح ف۳ قربانی حضرت پر ضرور تھی اور امت میں مالدار پر ہے مفلس کو ضرور نہیں۔ ۱۲ منہ رح ف۴ کافر کہتے ہیں اس شخص کے بیٹا نہیں۔ زندگی تک اس کا نام ہے پیچھے کون نام لے گا سو ان کا نام روشن ہے قیامت تک اس کافر کو کوئی نہیں جانتا۔ ۱۲ منہ رح ف۵ یعنی تم نے ضد باندھی ہے اب سمجھانا کیا فائدہ جب تک اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف۴

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آپ کے نواسوں کے ذریعہ اور آپ کی امت کے ذریعہ قیامت تک قائم اور دائم رہے گا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

ع ۷/۳۲ — ع ۱/۳۳ — ع ۱/۳۴

(١١٠) سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (١١٤)

اٰيَاتُهَا ٣ — رُكُوْعُهَا ١

سورۂ نصر مدنی ہے، اور اس کی تین (٣) آیتیں ہیں اور اس کا ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ

جب پہنچ چکی مدد اللہ کی، اور فیصلہ۔ اور تو نے دیکھے

النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿٢﴾

لوگ، پیٹھتے اللہ کے دین میں فوج فوج۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؑ﴿٣﴾

اب پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اس سے۔ بیشک وہ معاف کرنے والا ہے ف ؎

ع ٢٤ — ٣٥ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(١١١) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (٦)

اٰيَاتُهَا ٥ — رُكُوْعُهَا ١

سورہ لہب مکی ہے اور اس کی پانچ (٥) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿١﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ

ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ ؎ کام نہ آیا اس کو مال اس کا، اور جو

وَمَا كَسَبَ ؕ﴿٢﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ﴿٣﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ

وہ کمایا ؎ اب پیٹھے گا ڈیک مارتی آگ میں ؎ اور اس کی جورو۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿٤﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ؑ﴿٥﴾

سر پر لئے پھرتی ایندھن ؎ اس کی گردن میں، رسی ہے مونج کی ف ؎

ع ٥ — ٣٦

(١١٢) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (٢٢)

اٰيَاتُهَا ٤ — رُكُوْعُهَا ١

سورہ اخلاص مکی ہے، اور اس کی چار (٤) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

فوائد

ف یعنی قرآن میں ہر جا وعدہ ہے فیصلے کا اور کافر شتابی کرتے تھے۔ حضرت کی آخر عمر میں مکہ فتح ہو چکا ملک عرب مسلمان ہونے لگا۔ دل کے دل وعدہ سچا ہوا اب امت کے گناہ بخشوا کر، درجہ شفاعت کا ملے یہ سورت اتری۔ آخر عمر میں حضرت نے پہچانا کہ میرا کام تھا دنیا میں سو کر چکا اب سفر ہے آخرت کا ۱۲ منہ رح

ف ابولہب حضرت کا چچا تھا کفر کے مارے حضرت کی ضد میں پڑا ایک بار حضرت نے جمع کیا سب قریش کو پکار کر اس نے پتھر پھینکا کہ دیوانہ سب لوگوں کو ناحق پکارتا ہے اور اس کی عورت سخت دشمنی کرتی خست کے مارے ایندھن جنگل سے آپ لاتی اور کانٹے حضرت کے راہ میں ڈالتی کہ آتے جاتے کو چبھیں۔ ۱۲ منہ رح

تشریح ف شاہ صاحب رح نے استغفار کے حکم کا مطلب یہ لیا ہے کہ امت کے گناہ بخشوایا کر، لیکن مفسرین نے بخاری عن عائشہ رض کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رکوع کی حالت میں کثرت سے سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفر لی یتاول القراٰن یہ کلمات پڑھتے تھے اور اپنے لئے دعاء مغفرت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ قرآن کریم کے حکم کا یہی مطلب ہے۔

(جلالین ٥٠٨)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ

تو کہہ، وہ اللہ ایک ہے ۔ اللہ نرادھار بے نیاز ہے ۔ نہ کسی کو جنا ۵ اور نہ کسی

يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

سے جنا، اور نہیں اسکے جوڑ کا کوئی ف ۔

آیاتہا ۵ ﴿١١٣﴾ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ﴿٢٠﴾ رکوعہا ١

سورۃ الفلق مکی ہے، اور اس کی پانچ (۵) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ②

تو کہہ، میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی ۔ ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی ۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آوے ف اور بدی سے عورتوں کی، جو گرہوں میں

فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

پھونکیں ف ۔ اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ہونسنے ف

آیاتہا ٦ ﴿١١٤﴾ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ﴿٢١﴾ رکوعہا ١

سورۃ الناس مکی ہے، اور اس کی چھ (٦) آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ

تو کہہ، میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی ۔ لوگوں کے بادشاہ کی ۔ لوگوں کے

النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ

پوجے کی ۔ بدی سے اس کی، جو سنکارے، اور چھپ جاوے ف ۔ وہ جو خیال

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں ۔ جنوں میں اور آدمیوں میں ف ۔

عه فائدہ یعنی کسی کا باپ نہیں،

فوائد ف یعنی اس کی قسم کا کوئی نہیں کہ جورو رکھے یا بیٹیا ۔ ١٢ منہ رح ف یعنی رات کا اندھیرا یا چاند کا گہن اور اسمیں آگئیں سب تاریکیاں ظاہر و باطن کی اور تنگدستی پریشانی گمراہی ۔ ١٢ منہ رح ف یعنی جادوگر ۔ ١٢ منہ رح ف اس وقت اس کی ٹوک لگ جاتی ہے ۔ ١٢ منہ رح ف شیطان گناہ پر سنکارے اور آپ نظر نہ آوے ۔ ١٢ منہ رح ف حدیث میں فرمایا ان سورتوں برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی ۔ ١٢ منہ رح

ع ١ ٤ ٣٧

تشریح الصَّمد، نرادھارا، جو کسی آدھار اور کسی سہارے کے بغیر زندہ قائم ہو ۔ واجبُ الوجود ، بے نیاز اور قیوم ، سب کو تھامنے والا ۔ کے لئے نرادھارا ۔ بہترین جامع لفظ ہے

شر الوسواس (۴) بدی سے اس کی جو سنکارے، سنکارنا، اکسانا، بہکانا،

(۴) یعنی اس مُوسوِس کا کام یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید میں شکوک وشبہات ڈالتا ہے کبھی عبادت میں شبہ پیدا کرتا ہے ۔ حدیث میں آتا ہے ان الشیطٰن یجری من ابن اٰدم مجری الدم یعنی شیطان ان رگوں تک میں اپنا اثر ڈالتا ہے جہاں جہاں خون جاری ہوتا ہے ۔ بہر حال یہ ایسا دشمن ہے جو پردے میں چھپ کر حملہ کرتا رہتا اور ان کے حملوں کی آماجگاہ اور نشانہ قلبِ انسانی ہے اللّٰھم انا نعوذ بك من مکائد الشیطٰن ووسوسہ اے اللہ! ہم شیطان کے فریب اور اس کی وسوسہ اندازیوں سے پناہ مانگتے ہیں ۔

ع ١ ٥ ٣٨

خداوندا! یہ بندۂ ناچیز!

تیرے مقبول بندوں کی اس علمی کاوش کی حفاظت اور خدمت کے کام سے تیری توفیق واحسان کے سہارے فارغ ہوا ۔ یہ درحقیقت تیرے مقدس کلام ہی کی خدمت تھی جو تو نے اس بندۂ ناچیز سے لی ۔ خداوندا! یہ فقیر بے نوا، جو کچھ کر سکتا تھا وہ حاضر کر دیا ۔ اب تیری ذات بے نیاز ہی اسکی اشاعت کا انتظام کریگی ۔ اور اس فقیر محتاج ومسکین کو یقین ہے کہ اسکی یہ محنت رائیگاں نہیں جائے گی دنیا میں درجہ قبولیت حاصل ہوگا اور آخرت میں تیری اور تیرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا شرف ملے گا"

ع ١ ٦ ٣٩

بندۂ ناچیز اخلاق حسین قاسمی دہلوی

نظر ثانی، ضیا منزل، کراچی ۔ شب جمعۃ المبارک ٧ شعبان المعظم ١٤٠٦ھ مطابق ١٧ اپریل ١٩٨٦ء

دعاءِ ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّ
هُدًی وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ
الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ اٰمِیْن۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۚ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّبِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّبِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّبِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِیْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً
وَّبِالْخَآءِ خَیْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِیْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّیْنِ سَعَادَةً وَّ
بِالشِّیْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِیَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَیْنِ غِنًی
وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِیْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ
وُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَایَةً وَّبِالْیَآءِ یَقِیْنًا۔ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَارْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ
الْحَكِیْمِ ۝ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِیْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْیَانٍ اَوْ تَحْرِیْفِ
كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْ تَقْدِیْمٍ اَوْ تَاْخِیْرٍ اَوْ زِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَیْهِ اَوْ
رَیْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْٓءِ اِلْحَانٍ اَوْ تَعْجِیْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَیْغِ
لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ
اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَیْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰیَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰیَاتِ الْعَذَابِ
فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَیِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ
وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا
وَّفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَی الْخَیْرَاتِ كُلِّهَا
دَلِیْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَی التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ
مِنَ الْاِیْمَانِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَمَظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ۝

بقیہ حاشیہ ص۴۱۲ اور صحیح قرار دیا ہے (تفسیر کبیر ج۶ ص) حافظ ابن کثیر رحمہ نے جمہور کی اختیار کردہ توجیہ کو صرف مشہور کہہ کر نقل کر دیا ہے اس توجیہ کی وکالت میں ایک لفظ نہیں کہا البتہ ابو مسلم کی توجیہ کو نقل بھی نہیں کیا۔ ابوحیان اندلسی نے البحر المحیط میں ابو مسلم کی تفسیر کو قیل کہہ کر نقل کر دیا ہے مگر اس پر تنقید سے گریز کیا ہے۔ صاحب رُوح کے علاوہ ان جلیل القدر مفسرین کے اس اندازِ بیان کا مطلب اسکے سوا کچھ نہ کہ وہ جمہور کی توجیہ ہونیکی وجہ سے اسے قبول کرتے ہیں اور ابو مسلم کی توجیہ کو معتزلی مفسر کیطرف منسوب ہونے کیوجہ سے اہمیت نہیں دیتے لیکن اس پر تنقید کر کے اسے غلط ثابت کرنے کیلئے بھی آمادہ نظر نہیں آتے۔ صاحب قصص القرآن بھی گومگو کی حالت میں نظر آتے ہیں اور یہ کہہ کر جمہور کا ساتھ دیتے ہیں کہ اگر قرآن کریم کا مقصد وہی تھا جو ابو مسلم کے نزدیک ہے تو پھر قرآن نے واضح پیرایہ چھوڑ کر یہ مبہم اور ذو معنی الفاظ اور عبارت کیوں اختیار کی؟ جدید مفسرین میں مولانا ابوالکلام آزاد نے کھل کر ابو مسلم کی توجیہ اختیار کی ہے اور اس تفسیر کے راجح ہونے پر مختلف دلائل دیئے ہیں مولانا شبیر احمد عثمانی رح نے صاحب رُوح کی پیروی میں جمہور کی توجیہ کے خلاف جانے والوں کو زائغین کے لفظ سے یاد کیا ہے مولانا تھانوی رح نے ابو مسلم کی توجیہ اختیار کرنیوالوں کو ظاہر پرست کے لفظ سے یاد فرمایا ہے اور صاحب رُوح کی توثیق کی ہے قدیم علماء میں مفتی محمد شفیع کی معارف القرآن سب سے آخر میں لکھی گئی ہے اور مرحوم کے سامنے یہ ساری تفصیل موجود ہے مگر آپ نے جمہور کی تشریح نقل کرنیکے بعد اسکے متعلق یہ الفاظ لکھنے پر اپنے آپ کو مجبور پایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ یہ سب روایات تفسیر قرطبی وغیرہ میں مذکور ہیں اور ظاہر ہے کہ اسرائیلی روایات ہیں جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا مگر ان کو غلط کہنے کی بھی کوئی دلیل موجود نہیں ہے (معارف ج۶ ص۱۳۹) مفتی صاحب کے انداز کو بھی واضح اور دو ٹوک نہیں کہا جا سکتا لیکن یہ بھی غنیمت ہے کہ مفتی صاحب نے بائبل کی حکایات پر مشتمل توجیہ کی پرزور وکالت کی راہ اختیار نہیں کی۔ اب آخر میں ایک مشہور جدید تفسیر کی تحقیق پر غور کرو؟ ایک گروہ جسمیں قدیم مفسرین کی بڑی اکثریت شامل ہے اسکا مطلب یہ بیان کرتا ہے کہ سامری نے رسول یعنی حضرت جبرائیل کو گذرتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور انکے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھالی تھی اور یہ اسی مٹی کی کرامت تھی کہ جب اسے بچھڑے کے بُت میں ڈالا گیا تو اسمیں زندگی پیدا ہوگئی۔ حالانکہ قرآن یہ نہیں کہہ رہا کہ فی الواقع ایسا ہوا تھا، وہ صرف یہ کہہ رہا ہے کہ موسیٰ کے جواب میں سامری نے یہ بات بتائی پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ مفسرین اسکو ایک امر واقعی اور قرآن کی بیان کردہ حقیقت کیسے سمجھ بیٹھے؟ اسکے بعد یہ مفسر ابو مسلم کی تفسیر نقل کر کے لکھتے ہیں:۔ اب نئے طرز کے مفسرین بالعموم اسی کو ترجیح دے رہے ہیں لیکن یہ حضرات اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ قرآن معموں اور پہیلیوں کی زبان میں نازل نہیں ہوا بلکہ عام فہم عربی زبان میں نازل ہوا ہے (اس قسم کی تاویل) زبان دانی تو نہیں ہو سکتی، سخن سازی کا کرتب ضرور مانا جا سکتا ہے۔ (تفہیم القرآن) اس کے بعد یہ مفسر اپنی تحقیق پیش کرتے ہیں "جو شخص بھی اس سلسلۂ کلام میں اس آیت کو پڑھے گا وہ آسانی کے ساتھ سمجھ لے گا کہ سامری ایک فتنہ پرداز شخص تھا جس نے خوب سوچ سمجھ کے ایک زبردست مکروفریب کی اسکیم تیار کی تھی اس نے صرف یہی نہیں کیا کہ سونے کا بچھڑا بنا کر کسی تدبیر سے بچھڑے کی سی آواز پیدا کردی بلکہ اس پر مزید جسارت یہ بھی کی کہ خود حضرت موسیٰؑ کے سامنے ایک پُرفریب داستان گھڑ کر رکھدی، قرآن کریم اس سارے معاملہ کو سامری کے فریب کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے بعد کے فقرہ میں حضرت موسیٰؑ نے جس طرح اس کو پھٹکارا ہے اور اسکے لئے سزا تجویز کی ہے اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اسکے گھڑے ہوئے پُرفریب افسانے کو سنتے ہی اس کے منہ پر مار دیا گیا (تفہیم جلد۳ ص۱۱ سورۂ طٰہٰ) سامری کون تھا۔ سامری اس شخص کا نام نہیں بلکہ اس کی قومی نسبت ہے۔ یہ سیمری قبائل کا آدمی تھا، ان قبائل کا اصل وطن عراق تھا۔ اسی قوم کا ایک فرد مصر میں آباد تھا۔ یہ شخص بنی اسرائیل کے ساتھ ہی حضرت موسیٰؑ کے ساتھ نکل آیا۔ گائیں کی پوجا کا تصور سیمریوں اور مصریوں دونوں میں مشترک تھا۔ اس شخص نے بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کے لئے جو کچھ کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ شخص سچا مومن نہ تھا بلکہ منافق تھا اس نے مصری بُت خانوں کی شعبدہ گری کو دیکھا تھا۔ اسی کے مطابق اس نے یہ بچھڑا بنایا اور اسمیں ایسی کاریگری رکھی جس میں سے ہوا کے آر پار ہونے کے سبب ایک آواز نکلتی تھی۔ یہودیوں نے اپنے اسلاف کی حماقت کو چھپانے کے لئے یہ افسانہ گھڑ لیا کہ بچھڑے کی گویائی حضرت جبریل کے سموں کی کرامت تھی اور اس میں روحانی طاقت کارفرما تھی، ورنہ ہمارے اسلاف اتنے بے وقوف نہ تھے کہ ایک مصنوعی بچھڑے میں مصنوعی آواز سن کر ان کو معبود سمجھنے لگے۔ تفسیری روایات میں یہی یہودی حکایات داخل ہوگئیں اور شہرت پکڑ گئیں۔

بقیہ حاشیہ ص۴۲۳ بے سروپا واقعہ ہمارے تفسیری ذخیرہ میں داخل ہوا۔ علماء کرام نے اگرچہ اس کی یہ تاویل کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہؓ کو دینی رشتہ سے بہن کہا۔ جو جھوٹ نہیں صرف جھوٹ کی شکل ہے لیکن امام صاحب اس درجہ میں بھی لفظ کذب کی نسبت سیدنا خلیل اللہ کیطرف مناسب نہیں سمجھتے، دوسرے دو جھوٹ یہ بتلائے ہیں (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قومی میلہ میں شرکت سے معذوری ظاہر کرتے ہوئے فرمایا اِنِّیْ سَقِیْمٌ مَیں بیمار ہوں، لیکن اس میں کیوں فرض کر لیا گیا کہ حضرت ابراہیم بالکل صحیح و تندرست تھے اس کے لئے قرآن کریم کے اندر کونسا قرینہ ہے؟ کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام واقعی طور پر کچھ علیل ہوں گے، اسی کا انہوں نے عذر کیا۔ (۲) تیسری بات یہ ہے کہ قوم کے سوال کرنے پر آپ نے فرمایا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ بلکہ ان کے بڑے نے یہ کہا۔ اسے جھوٹ وہی کہہ سکتا ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور ان کی قوم کے درمیان ہونے والے اس مباحثہ اور مناظرے کے انداز سے آنکھیں بند کر لے گا۔ سیدنا ابراہیمؑ علی الاعلان یہ فرما چکے تھے کہ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ مَیں تمہارے بتوں کو اپنے داؤ کا نشانہ ضرور بناؤں گا۔ پھر آپ بُت شکنی کے فعل سے انکار کیسے کر سکتے تھے؟ یہ جملہ بَلْ فَعَلَهٗ الخ استدلال الزامی کے طور پر آپ نے فرمایا یعنی مجھ سے کیا سوال کرتے ہو۔ اس بڑے مہادیو سے پوچھو، اس نے توڑ پھوڑ کی ہوگی اسے علم المناظرہ میں فرض الباطل مع الخصم حتی تَلْزِمَهُ الحُجَّة کہا جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ اس استدلال میں کامیاب ہوگئے۔ اور قوم کی زبان سے نکلا اے ابراہیمؑ! تو جانتا ہے کہ یہ بُت بولنے کی صلاحیت سے محروم ہیں بس کیا تھا حضرت ابراہیمؑ ان مشرکین پر چڑھ گئے اور انہیں عاجز کر کے میدان مناظرہ میں مکمل شکست دیدی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم اعلیٰ درجہ کے زباندان تھے، کیا آپ نے قرآن کریم کے اس مناظرانہ اسلوب کو نہ سمجھا ہوگا۔ پھر آپ ان دونوں باتوں کو لفظ کذب سے کیسے تعبیر کر سکتے تھے؟

بقیہ حاشیہ صہ ۴۳۸

ملاقات کی جگہ یاد نہ رہی اور وہ آگے نکل گئے۔ پھر حضرت موسیٰؑ سے کہا: مجھے شیطان نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا تھا۔ یوشعؑ اول تو نبی ورسول نہیں تھے دوسرے کسی خاص کام کو بھلا دینا اور نبی کی رائے اور اجتہاد میں بھول ڈالنا دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ پہلا ایک جزوی واقعہ ہوگا اور دوسرا دین و شریعت کی حفاظت سے متعلق معاملہ ہوگا جس کی حیثیت بنیادی ہے۔ بہرحال شاہ صاحبؒ کی اس منفرد توجیہہ کا ماخذ بڑے شاہ صاحبؒ کے ہاں حجۃ اللہ البالغہ میں ہے اور یہ توجیہ عصمت نبوت کے شایان شان معلوم ہوتی ہے۔ بڑے شاہ صاحبؒ نے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے اس سے یہ آیت ہر قسم کی الجھن سے محفوظ نظر آتی ہے فرماتے ہیں: "ونہ فرستادہ ایم پیش از تو ہیچ فرستادہ ونہ ہیچ نبی مگر چوں آرزوئے بخاطر بست بافگند شیطان در آرزوئے وے پس دور مے کند، خدا آنچہ شیطان انداختہ است"، اس کا اردو ترجمہ یہ ہے "اور اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تم سے پہلے جتنے رسول و نبی آئے۔ سب کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا کہ جوں ہی انہوں نے (اپنے مشن کی کامیابی کی) آرزو کی، شیطان نے ان کی آرزو کی راہ میں کوئی نہ کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی، پھر اللہ نے شیطان کی رکاوٹ کو دور کیا اور اسے مٹا دیا، پھر اپنی نشانیوں کو مضبوط کر دیا، یعنی نبی کی کامیابی کے لئے راہ صاف کر دی"۔

اردو والوں میں شاہ رفیع الدین صاحب اور مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈپٹی نذیر احمد اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے بھی یہی توجیہہ اختیار کی ہے۔ اس صورت میں تمنیٰ کے معنی وہی ہوں گے جو اردو میں ہیں۔ عربی لغت میں اس معنی کے علاوہ دوسرے معنی تلاوت کرنے اور پڑھنے کے بھی ہیں۔ شاہ ولی اللہ نے پہلے معنی اختیار کئے ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے خلاف عادت اس آیت پر ایک طویل حاشیہ لکھا ہے جس میں شاہ ولی اللہ رح کے لفظ آرزو اور شاہ عبدالقادر صاحب رح کے دل کا خیال (اجتہاد نبوی) دونوں کو خلط ملط کر دیا ہے اور اس سے اس واضح آیت کا مطلب بجائے سلجھنے کے الجھ کر رہ گیا ہے جن حضرات نے تمنیٰ کے معنی قرأت کے لئے ہیں وہ اس آیت کا اس طرح ترجمہ کرتے ہیں جب اس نے (یعنی نبی و رسول نے) اللہ تعالےٰ کے احکام میں سے کچھ پڑھا تب ہی شیطان نے اس کے پڑھنے میں کفار کے قلوب میں شبہ ڈالا پھر اللہ تعالےٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو جوابات قاطعہ سے نیست و نابود کر دیتا ہے یہ مولانا تھانوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ ہے۔ اس توجیہ کے مطابق فی امنیتہ کا صحیح ترجمہ یہ ہو سکتا ہے۔ اسکے پڑھنے کیطرف سے یا اس کے پڑھنے کے بارے میں کفار کے دلوں میں شبہات پیدا کر دیتا ہے۔ اب اس آیت کی مراد واضح ہوگئی۔

اس آیت کی تفسیر اور اسکے شان نزول میں "حدیث غرانیق"، روایت کی گئی ہے جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت و تلاوت میں شیطانی القاء ہوا اور قرآن کریم میں اس کی دخل اندازی کامیاب ہوئی۔ محدثین کی اکثریت نے اس روایت کو ضعیف موضوع اور خرافات و زندقہ قرار دیا ہے۔

اسلئے مولانا آزاد اور مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اسے موضوع بحث بنانا مناسب نہیں سمجھا اور اسے بالکل نظرانداز کر دیا چونکہ بعض جلیل القدر محدثین و مفسرین (حافظ ابن حجر، ابوبکر جصاص رح، علامہ زمخشری) نے کثرت طرق کیوجہ سے اس روایت کو تسلیم کر لیا ہے اسلئے عصر حاضر کے بعض محققین و مفسرین نے اس روایت کی داخلی اور اندرونی کمزوریوں، معنوی تضاد اور تاریخ نزول میں عدم تطابق کیوجہ سے اس روایت پر نہایت مدلل جرح کی ہے۔

بقیہ حاشیہ صہ ۴۵۳

ہیں:-

(۱) زنا — سورۂ نور ۲

(۲) قتل — سورہ نساء ۹۲، ۹۳

(۳) چوری — المائدہ ۳۸

(۴) تہمت — سورۂ نور ۱ تا ۴

(۵) ڈاکہ زنی — المائدہ ۳۳

(۶) شراب نوشی کی مذمت قرآن کریم المائدہ (۹۰) سزا کا حکم احادیث متواترہ (حاشیہ کنز بحوالہ عینی صہ ۱۸۷)

(۷) ارتداد — احادیث متواترہ

سماجی نقطہ نظر سے زنا بدترین اخلاقی گناہ ہے اسلئے اسلام نے اس کی سزا بھی تمام سزاؤں سے زیادہ سخت مقرر کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں تو انہیں سنگسار کر دیا جائے اور اگر کنوارے ایسا کریں تو انہیں (۱۰۰) سو عدد کوڑے یا درے مارے جائیں۔ قرآن کریم میں صرف درے کی سزا کا بیان ہے، دوسری سزا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث متواتر کے ذریعہ منقول ہے اور یہ دونوں سزائیں یکساں طور پر حدود اللہ میں داخل ہیں، تمام سلف کا اس پر اتفاق ہے۔ اسلام نے حدود اللہ کے نفاذ میں تدریج سے کام لیا ہے، زنا کی ابتدائی سزا صرف تعزیر کے طور پر مجرموں کو ایذاء دینا تھا، جیساکہ النساء (۱۵، ۱۶) میں آچکا ہے، اس کے بعد جب مسلم معاشرہ میں زنا و بدکاری کے تمام محرکات و دواعی کی روک تھام ہوگئی تب مستقل حد جاری کر دی گئی۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں زنا کی سزا کے پانچ واقعات پیش آئے۔ یہ کمزور تربیت کے لوگ تھے، ان میں ماعز بن مالک اسلمی، اسی قبیلہ کی شاخ غامدی کی ایک غیر معروف خاتون وغیرہ،

زنا کی جتنی سخت سزا ہے اس کے ثبوت کے لئے قانون شہادت بھی اتنا ہی سخت ہے یعنی زنا، بالجبر ہو یا بالرضا اسکے لئے چار گواہ ثقہ عادل اور عینی جنہوں نے سرمہ دانی اور سلائی کیطرح اس فعل کو دیکھا ہو اور اس کی گواہی دیں یا وہ مجرم چار دفعہ اقرار کرلے اور وہ عاقل، باشعور اور شادی شدہ ہو، اگر اس درجہ کی شہادت موجود نہ ہو اور حاکم سمجھتا ہو کہ جرم ہوا ہے تو وہ دوسری کوئی سزا جاری کرے گا۔ اور یہ تعزیر ہوگی۔ تفصیل کیلئے راقم کی کتاب "اسلام کا فوجداری نظام" دیکھا جائے۔

تشریح، حد قذف

قرآن کریم نے حد زنا کیساتھ

ہی زناء کی تہمت لگانے والوں کی سزا بھی بیان کر دی، اوپر بتایا گیا ہے کہ زنا کی سزا ء چونکہ نہایت سخت مقرر کی گئی ہے اسلئے اسکے ثبوت کی شرطیں بھی نہایت سخت مقرر کی گئی ہیں۔ اور وہ چار عادل اور عینی گواہوں کی شہادت ہے یہ گواہ اگر سچے نہ ہونگے اور کسی دشمنی کی بناء پر کسی پاکدامن پر تہمت صریح لگائیں گے تو ان پر اسی کوڑے مارے جائیں گے اسے حدِ قذف کہا جاتا ہے اس قانون کے بعد اب کوئی شخص جھوٹی شہادت دینے کی جرأت نہ کرے گا اور جب چار عادل شاہد جمع ہو جائیں گے تب وہ ایسی بات منہ سے نکالیں گے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ قانون شہادت کی اس سختی سے جرائم کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ کیونکہ قانون کی یہ سختی حد شرعی کے لئے ہے، اگر شہادت کمزور ہوگی تو اس صورت میں حاکم دوسری مناسب سزائیں دیگا۔ شبہ کی بناء پر حد ساقط ہوتی ہے، تعزیر حاکم کی صوابدید پر ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مرد کا مرد کے ساتھ خلاف وضع فطرت فعل زناء کی تعریف میں داخل نہیں ہے البتہ اس فعل کی تعزیر بڑی سخت رکھی گئی ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضؓ نے اس بدفعل شخص کو زندہ جلا دینے کا حکم دیا ہے۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ ان پر دیوار گرا دیجائے۔ سابق قوموں میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم (اہلِ سدوم) اسی فعل کے عادی تھے خداتعالےٰ نے انہیں زمینی زلزلہ کے عذاب میں گرفتار کر لیا۔ ان کی بستی کا بالائی حصہ نیچے آگیا اور نیچے کا حصہ اُوپر ہو گیا اور پھر ان پر پتھراؤ کی سزا مسلط ہوئی، سزا کی یہ شکل انکے فعل بد کی مناسبت سے تھی۔ اور یہ زنا کے مجرموں کیطرح سنگ سار بھی کیے گئے۔

تشریح لعان

آیت (۶ تا ۱۰) تک لعان کا حکم بیان کیا گیا ہے لعان کی صُورت یہ ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور عورت انکار کرے تو شوہر کو چار گواہ پیش کرنے ہونگے، گواہ پیش کر دیئے تو عورت پر حدِ زناء نافذ کی جائے گی۔ اور اگر گواہ پیش نہ کر سکا تو ان دونوں سے چار چار قسمیں لی جائیں گی اور پانچویں مرتبہ جھوٹ بولنے کی صورت میں اپنے اوپر لعنت کرائی جائے گی پھر اسی طرح عورت سے کرایا جائے گا۔ اب یہ دونوں دنیوی سزا سے بچ جائیں گے البتہ دونوں کے درمیان جدائی ہو جائے گی اور ایک دوسرے کے لئے حرام ہو جائیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لعان کے دو واقعے پیش آئے، ایک واقعہ حضرت سعد بن معاذ اور دوسرا واقعہ ہلال ابن امیہ کا۔

تشریح واقعہ افک

حضرت شاہ صاحبؒ نے افک کے واقعہ کی تفصیل فوائد میں بیان فرمائی ہے۔ یہ واقعہ غزوہ بنی المصطلق (غزوہ مریسیع) سے واپسی میں پیش آیا جو ۶ھ میں ہوا، جن صحابی کے ساتھ آپ واپس آئیں ان کا نام صفوان ابن معطل تھا۔ خانوادہ نبوت اور خانوادہ صدیق اکبر رضؓ پر تہمت طرازی کا یہ واقعہ کیوں پیش آیا۔؟ حقیقت یہ ہے کہ مشرکین اور یہود غزوۂ خندق میں ناکامی کے بعد سیاسی میدان میں مسلمانوں کو شکست دینے سے مایوس ہو گئے تھے اس مایوسی کے بعد اب انہوں نے مسلم معاشرہ میں اندرونی فتنہ پردازیاں شروع کیں اور مسلمانوں کے دو عظیم خاندانوں خاندانِ نبوت اور خاندانِ ابوبکر صدیق رضؓ کو بدنام کرنے کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی، اس طوفان بدتمیزی میں عبداللہ ابن اُبی نمایاں تھا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رُفقاءِ کرام رضؓ ایک مہینہ تک اس غلط پروپیگنڈہ کیوجہ سے سخت پریشان رہے اور خداتعالےٰ نے ایک ماہ کے بعد امتحان کی شدت سے نجات دلائی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت اور صفائی میں قرآن نازل فرمایا۔

منافقین کے اس غلط پروپیگنڈہ سے تین مسلمان بھی متاثر ہوئے اور وہ اس چرچے میں شریک ہو گئے۔ ایک مشہور شاعر حضرت حسان بن ثابت رضؓ، دوسرے حضرت ابوبکر رضؓ کے بھانجے حضرت مسطح، تیسرے عورتوں میں حضرۃ زینب کی بہن حمنہ، ان لوگوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے حکم کے مطابق حدِ قذف جاری فرمائی، یہ دونوں مرد شرکاءِ بدر میں سے تھے۔ اس لئے اللہ جل شانہٗ نے ان کی مغفرت کا اعلان فرمایا علماءِ اسلام نے تصریح کی ہے کہ قرآن کریم میں حضرۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت کے واضح اعلان کے بعد جو شخص آپ کے ساتھ بدگمانی کرے گا اور آپ کی شان اقدس میں سُوءِ ادب سے پیش آئے گا وہ منکرِ قرآن مجید ہونے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے نکل جائے گا۔

بقیہ حاشیہ ص۷۶۳

میں زمین کی حکمرانی عطا فرمائے گا اور ان کے خوف کو امن وامان سے بدل دیگا۔ تاریخ گواہی دیتی ہے کہ خداتعالےٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمام جزیرۃ العرب، خیبر، بحرین اور یمن پر اسلامی حکومت قائم ہو گئی عجم کے بڑے بڑے تاجداروں نے، رُومۃ الکبریٰ کے حکمراں ہرقل نے مصر کے مقوقس نے، عمان کے امیروں نے، مسیحی سلطنت حبش کے حاکم نجاشی نے آپ کے سفراء کا احترام کیا اور آپ کی تعظیم وتکریم کی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضؓ کی قیادت میں ملک شام، فارس اور مصر پر دفاعی اقدامات ہوئے اور بعض حصے فتح ہو گئے۔ آپ ہی کے ہاتھوں اندرونی فتنوں کی مکمل طور پر سرکوبی ہوئی، خلیفہ اول کو صرف دو سال امت کی سربراہی کا موقعہ ملا، اسکے بعد دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضؓ کا دَور آیا۔ آپ کی قیادت میں مصر، شام اور فارس کا اکثر حصہ فتح ہوا اور دنیا کی دو بڑی شہنشاہتیں رُوم وفارس پر توحید اسلامی کا پرچم لہرایا۔ آپ کا عہد خلافت دس سال رہا۔ آپ کے بعد خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضؓ کا دَور آیا اور آپکے بارہ سالہ عہد خلافت کے ابتدائی چھ سال میں فتوحات اسلامی کا سلسلہ آگے بڑھا اور افریقہ میں الجزائر اور مراکش فتح ہوا، طرابلس فتح ہوا، بحیرۂ رُوم کا اہم جزیرہ قبرص (سائپرس) اور اسپین کا کچھ حصہ فتح ہوا۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی فتوحات کو دیکھ کر فارس کے نومسلم مجوسیوں اور نومسلم منافق یہودیوں نے مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو ہوا دے کر مسلمانوں کو ان میں اُلجھا دیا اور اسلامی فتوحات کا سلسلہ رک گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ سال حکومت کرکے خدا کو پیارے ہو گئے، آپ کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علی رضؓ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی، آپ کا چھ سالہ عہد بھی منافقوں کی لگائی ہوئی آگ اور باہمی خانہ جنگی کا مقابلہ کرتے ہوئے گذرا اور یہ دَور ابتلاء حضرت امام

حسن رضہ کے چھ ماہ خلافت کے منصب پر قائم رہ کر حضرت امیر معاویہ رضہ کے حق میں دست بردار ہونے کے بعد ختم ہوا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق خلافت راشدہ کا تیس سالہ دور ختم ہوگیا۔ یہ دور منہاج نبوت پر قائم تھا اس کے بعد عرب خاندانوں کی حکومت کا سلسلہ شروع ہوا اور ان خاندانوں میں حضرت معاویہؓ کے خاندان (بنو اُمیّہ) کا دور سیاسی فتوحات کے لحاظ سے نہایت کامیاب گذرا۔ اس ۹۲ سالہ دور میں اسلامی فتوحات مشرق کیطرف سندھ اور چینی ترکستان تک اور شمال میں آذر بائیجان اور بلادِ رُوم تک اور مغرب میں اندلس تک پہنچ گئیں اسی عہد میں (۱۷) سالہ نوعمر سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ سے لے کر ملتان تک اسلامی پرچم لہرادیا، خاندانی حکومتوں کے اس طویل دور میں ملت اسلامیہ پر بڑے بڑے نازک دور آئے مگر خدا تعالیٰ ایک مسلم قوم کے بعد دوسری مسلم قوم کو اسلامی اقتدار تھامنے کے لئے کھڑا کرتا رہا۔ اس طرح ایک ہزار سال تک مسلمانوں کو دنیا میں وہی عروج حاصل رہا۔ جو آج یورپ کی بڑی قوموں کو حاصل ہے۔ اسکے بعد یورپ نے دو سو سال تک صلیبی جنگوں میں مسلمانوں سے شکست کھانے کے بعد تلوار میان میں رکھ دی۔ اور مسلمانوں کے علوم سائنس و تمدن حاصل کر کے کھڑا ہوگیا۔ اور خلافت عثمانیہ کو بے جان کر کے برطانیہ نے سارے مشرق کو اپنا غلام بنالیا۔ اس طرح تیرھویں صدی ہجری مسلمانوں کے لئے بڑے ابتلاء کی صدی ثابت ہوئی۔ لیکن چودھویں صدی کے وسط میں یورپ باہمی خانہ جنگی اور دوسری جنگ عظیم کے نتیجہ میں کمزور ہوا اور برطانیہ نے برصغیر کو آزاد کیا، اور پھر تمام مسلم قوموں نے آزادی حاصل کرنی شروع کی۔

مصر اور سوڈان برطانوی غلامی سے آزاد ہوئے انڈونیشیا ہالینڈ کی غلامی سے نکلا، ایران رُوس اور برطانیہ کے اثر سے نکلا، ترک جو یورپ کا مرد بیمار کہلاتا تھا وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا۔ افریقہ کا مسلم ملک تیونس فرانس کی غلامی سے آزاد ہوا، شام برطانیہ اور فرانس کی فوجوں کو اپنے ملک سے نکالنے میں کامیاب ہوا، عراق نے انگریزی فوجوں سے چھٹکارا حاصل کیا۔ لیبیا اٹلی کی غلامی سے آزاد ہوا مراکش نے فرانس سے چھٹکارا پایا، اور الجزائر نے بھی بڑی عظیم قربانی دے کر فرانس سے نجات حاصل کی، خلیج کی عرب ریاستوں، بحرین، مسقط، عمان اور ابوظہبی کو انگریزی فوجوں نے خالی کیا۔ اور سعودی عرب اور کویت کو خدا تعالیٰ نے تیل کی دولت سے مالا مال کر کے افلاس زدگی سے نجات دی۔ اب یورپ کو مسلم حکومتوں پر سائنسی برتری حاصل ہے اور اس برتری کی وجہ سے یورپ مسلمانوں کی دولت کا استحصال کر رہا ہے اور سیاسی سازشوں سے مسلمان حکومتوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش میں مصروف ہے لیکن شاعرِ مشرق کہہ گیا ہے ؎

عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہ ترکمانی، ذہن ہندی، نطق اعرابی
اثر کچھ خواب کا غنچوں میں باقی ہے تو اے بلبل
نوارا تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی

شیعی تصور

شیعی تصور یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہونا باقی ہے اور یہ امام مہدی کے ذریعہ پورا ہوگا۔ یہ کتنا عجیب اور نامعقول تصور ہے، گویا اسلام پر چودہ صدیاں گذر گئیں اور پندرہویں صدی شروع ہوگئی مگر خدا کا وعدہ صرف کاغذ میں لکھا ہوا ہے اور اسکے پورا ہونے کے لئے قیامت کا انتظار کیا جائے۔

"تاریخ کی کھلی شہادت ہے کہ خلفاء راشدین حضور ؐ کے بعد ایمان و عمل صالح کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور اسی کے صلہ میں ان کے ذریعہ اسلام کو سیاسی سربلندی حاصل ہوئی۔ شیعہ فرقہ کی مشہور کتاب نہج البلاغہ میں حضرت علی رضہ کی وہ گفتگو نقل کی گئی ہے جس میں آپ نے قادسیہ کی جنگ میں حضرت عمر رضہ کے خود شرکت کرنے کے خلاف کی اور آپ کو مدینہ کے اندر جمے بیٹھے رہنے کا مشورہ دیا۔ فرماتے ہیں "اسلام میں خلیفہ کا مقام وہی ہے جو موتیوں کے ہار میں رشتے کا ہوتا ہے، رشتہ ٹوٹتے ہی موتی بکھر جاتے ہیں آپ مدینہ میں قطب بن کر جمے بیٹھے رہیں اور عرب کی چکی کو اپنے گرد گھماتے رہیں۔ اگر آپ یہاں سے ہٹ گئے تو ہر طرف سے عرب کا نظام ٹوٹنا شروع ہو جائے گا۔ کیا اس مشورہ میں حضرت علی رضہ کا خلوص نہیں جھلک رہا۔ اور کتنا ایک غاصب حکمران کے ساتھ آپ کا یہ برتاؤ ہو سکتا تھا۔

(نوٹ) افسوس کہ موجودہ جنگ خلیج جنوری ۹۱ء میں عرب طاقتوں کے آپسی تصادم سے فائدہ اٹھا کر اہل یورپ (یہود و نصاریٰ) نے ایک دفعہ پھر عرب دنیا پر اپنا سیاسی و اقتصادی تسلط مضبوط کر لیا اور پندرھویں صدی ہجری کے بارے میں اسلام کی صدی ہونے کا جو خوش آئند تصور قائم کیا جارہا تھا وہ پاش پاش ہوگیا۔

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۳

اسرائیلی روایات

مولانا ابو الکلام آزادؒ نے حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلویؒ کے تفسیری فوائد کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ ان فوائد کا معیار جلالین اور بیضاوی سے اونچا نہیں اور شاہ صاحب نے ناقابل قبول اسرائیلی روایات کو فوائد میں درج کر دیا ہے

(مکاتیب ابو الکلام آزاد ص۱۶۷ اردو اکیڈمی سندھ کراچی)

یہ اعتراض دراصل صرف شاہ صاحب پر ہی نہیں ہے بلکہ اکثر مفسرین کی تفسیروں پر وارد ہوتا ہے اس سلسلہ میں علامہ ابن تیمیہ نے اصول تفسیر میں جو فیصلہ کیا ہے وہ نقل کیا جاتا ہے اس سے اسرائیلی روایات کو قبول کرنے اور قبول نہ کرنے کا صحیح معیار واضح ہو جاتا ہے، علامہ فرماتے ہیں اسرائیلی روایات تین قسم کی ہیں۔

(۱) وہ روایات و حکایات جو ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ پہنچی ہیں مثلاً آپ نے حضرت موسیٰؑ کے رفیق سفر کا تعین کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے۔

(فتح الباری کتاب التفسیر جلد ۸ ص۲۹۷)

یہ نام قرآن کریم میں مذکور نہیں، تورات اور دوسری اسرائیلی کتابوں میں مذکور ہے حضورؐ نے اسے قبول فرمایا۔

(۲) وہ روایات جو قرآن کریم اور حدیث نبوی اور عقل سلیم کے خلاف ہیں، یہ ناقابل قبول اور قابل تردید ہیں۔

(۳) وہ روایات جو ان دونوں قسموں بقیہ

داخل نہیں ہیں۔ نہ تو وہ صحیح سند سے منقول
ہیں اور نہ خلاف نقل وعقل ہیں، اسی قسم کی
روایات کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ ایسی
روایات وقصص کی نہ تصدیق کی جائے نہ تکذیب
کیجائے اور توقف وسکوت سے کام لیا جائے
اس قسم کی روایات کو نقل کرنے میں کوئی مضائقہ
نہیں کیونکہ ان روایات سے کوئی دینی مسئلہ وابستہ
نہ سہی لیکن انبیاء سابقین اور امم سابقہ کے بارے
میں قرآن کریم کے مجمل بیانات کی تفصیل ان روایات
سے معلوم ہو جاتی ہے۔ مثلاً اصحاب کہف کے
نام کیا ہیں؟ ان کے کتے کا رنگ کیا تھا؟

تیسری قسم کی روایات اگر کسی صحابی سے
سند صحیح کے ساتھ پہنچیں یعنی آثار صحابہؓ تو
ان پر غور کیا جائے گا اگر وہ صحابی پورے وثوق
کے ساتھ یہ روایت بیان کر رہا ہے تو اسے
قبول کیا جائے گا۔

کیونکہ اس بات کا احتمال بہت کم ہے
کہ حضورؐ کی ممانعت کے باوجود اس صحابی نے
اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے یہ روایت کر کے
نقل کی ہو بلکہ اس کا احتمال قوی ہے کہ اس نے
حضور سے سنکر اسے نقل کیا ہو۔

اس قسم کی روایات اگر تابعین سے منقول
ہوں تو ہمیں توقف سے کام لینا ہوگا اور ان روایات
پر غور وفکر کر کے فیصلہ کرنا ہوگا کیونکہ تابعین کرام
اہل کتاب علماء سے استفادہ کرنے میں مشہور
ہیں (مقدمہ اصول تفسیر ص۱۳)

اسلام میں اسرائیلی روایات چار حضرات
کے ذریعہ پھیلی ہیں (۱) حضرت عبداللہ بن سلام
یہ صحابی ہیں اور یہود کے بہت بڑے عالم تھے،
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ (۲) کعب احبار
(۳) وہب ابن منبہ (۴) ابن جریج۔

یہ تینوں بزرگ تابعی ہیں، محدثین کرام
ان حضرات کی عدالت وثقاہت کے بارے
میں مختلف الرائے ضرور ہیں لیکن صحیح فیصلہ وہ ہے
جو تاریخ تفسیر ومفسرین کے فاضل مصنف
نے کیا ہے کہ ان حضرات نے اہل کتاب کی
کتابوں میں جو واقعات مذکور تھے اور ان کے
علم میں تھے ان واقعات کو بطور واقعہ مسلمانوں
میں نقل کیا۔ ان واقعات کی روشنی میں
قرآن کریم کی تفسیر نہیں کی۔

البتہ متاخرین مفسرین نے ان واقعات
کا تفسیر قرآن سے جوڑ لگایا۔ اگر قصور ہے تو
ان مفسرین کا ہے ص۹۱

حضرت شاہ صاحب کے تفسیری فوائد
میں یہ کمزوری ضرور نظر آتی ہے کہ نقل وعقل کے
خلاف بعض روایات آپ نے قبول کرلیں کیونکہ
تفسیروں میں ان کا ذکر عام تھا اسی شہرت کی وجہ
سے آپ نے تنقید وتحقیق کو ضروری نہیں سمجھا۔

انجیل میں نبی آخر الزماں کی پیشین گوئی
تاریخی تحقیق

(۶) یہ قرآن مجید کی ایک بڑی اہم آیت ہے
جس پر مخالفین اسلام کی طرف سے بڑی لے دے
بھی کی گئی ہے۔ اور بدترین خیانت مجرمانہ سے
بھی کام لیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا صاف صاف نام لیکر آپ کی آمد
کی بشارت دی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ
اس پر تفصیل کے ساتھ بحث کیجائے (۱) اس میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی احمد بتایا
گیا ہے۔ احمد کے دو معنی ہیں، ایک وہ شخص جو
اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنیوالا ہو، دوسرے
وہ شخص جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو
یا جو بندوں میں سب سے زیادہ قابل تعریف ہو۔
احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ یہ بھی حضورؐ کا
ایک نام تھا۔ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک صرف محمد ہی نہ تھا
بلکہ احمد بھی تھا۔

(۲) انجیل یوحنا اس بات پر گواہ ہے کہ مسیح
کی آمد کے زمانے میں بنی اسرائیل تین شخصیتوں
کے منتظر تھے ایک مسیح۔ دوسرے ایلیاہ (یعنی
حضرت الیاس کی آمد ثانی)، اور تیسرے "وہ
نبی" انجیل کے الفاظ یہ ہیں۔ "اور یوحنا (حضرت
یحییٰ علیہ السلام) کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں
نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس
کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا
اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں
انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ
ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟
اس نے جواب دیا کہ نہیں پس انہوں نے اس
سے کہا پھر تو ہے کون؟ .... اس نے کہا میں
بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں
کہ تم خداوند کی راہ سیدھی کرو ..... انہوں
نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے، نہ
ایلیاہ، نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟
(باب ۱- آیات ۱۹-۲۵)

یہ الفاظ اس بات پر صریح دلالت کرتے
ہیں کہ بنی اسرائیل حضرت مسیح اور حضرت
الیاس کے علاوہ ایک اور نبی کے بھی منتظر تھے
اور وہ حضرت یحییٰ نہ تھے۔ اس نبی کی آمد کا عقیدہ
بنی اسرائیل کے ہاں اسقدر مشہور ومعروف تھا کہ
"وہ نبی" کہدینا گویا اسکی طرف اشارہ کرنے کے لئے
بالکل کافی تھا، یہ کہنے کی ضرورت بھی نہ تھی کہ
"جس کی خبر توراۃ میں دی گئی ہے" مزید برآں
اس سے معلوم ہوا کہ جس نبی کی طرف وہ اشارہ
کر رہے تھے اس کا آنا قطعی طور پر ثابت
تھا کیونکہ جب حضرت یحییٰ سے یہ سوالات کئے
گئے تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کوئی اور نبی آنے
والا نہیں ہے، تم کس نبی کے متعلق پوچھ رہے ہو

(۳) اب وہ پیشین گوئیاں دیکھئے جو انجیل
یوحنا میں مسلسل باب ۱۴ سے ۱۶ تک منقول ہوئی
ہیں "اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ
تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ
رہے یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی
کیونکہ نہ اسے دیکھتی ہے نہ جانتی ہے۔ تم اسے جانتے
ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے
اندر رہے گا"
(۱۴: ۱۶-۱۷)

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم
سے کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ
میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں
سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے
وہ سب یاد دلائے گا" (۱۴: ۲۵-۲۶)

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں" (۱۴:۳۰)

"لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا" (۱۵:۲۶)

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا، لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا (۱۶:۷)

"مجھے تم سے اور بھی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کرکے تمہیں خبریں دے گا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے اس لئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دیگا۔" (۱۶: ۱۲-۱۵)

(۴) ان عبارتوں کے معنی متعین کرنے کیلئے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ مسیح علیہ السلام اور ان کے ہم عصر اہل فلسطین کی عام زبان آرامی زبان کی وہ بولی تھی جسے سُریانی (SYRIAC) کہا جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح ؑ نے اپنے شاگردوں سے جو کچھ کہا تھا وہ لامحالہ سریانی زبان میں ہی ہوگا۔ دوسری بات یہ جاننی ضروری ہے کہ بائیبل کی چاروں انجیلیں اُن یونانی بولنے والے عیسائیوں کی لکھی ہوئی ہیں جو حضرت عیسیٰ ؑ کے بعد اس مذہب میں داخل ہوئے تھے۔ اُن تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال واعمال کی تفصیلات سریانی بولنے والے عیسائیوں کے ذریعہ سے کسی تحریر کی صورت میں نہیں بلکہ زبانی روایات کی شکل میں پہنچی تھیں اور ان سریانی روایات کو انہوں نے اپنی زبان میں ترجمہ کرکے درج کیا تھا ان میں سے کوئی انجیل بھی ۷۰ء سے پہلے کی لکھی ہوئی نہیں ہے اور انجیل یوحنا تو حضرت عیسیٰ ؑ کے ایک صدی بعد غالباً ایشیائے کوچک کے شہر افسس میں لکھی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ان انجیلوں کا بھی کوئی اصل نسخہ اُس یونانی زبان میں محفوظ نہیں ہے جس میں ابتداءً یہ لکھی گئی تھیں۔ اس لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ تین صدیوں کے دوران میں ان کے اندر کیا کچھ ردوبدل ہوئے ہوں گے اس معاملہ کو جو چیز خاص طور پر مشتبہ بنادیتی ہے وہ یہ ہے کہ عیسائی اپنی انجیلوں میں اپنی پسند کے مطابق دانستہ تغیر وتبدل کرنے کو بالکل جائز سمجھتے رہے ہیں' انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (ایڈیشن ۱۹۴۶ء) کے مضمون "بائیبل" کا مصنف لکھتا ہے

"اناجیل میں ایسے نمایاں تغیرات دانستہ کئے گئے ہیں جیسے مثلاً بعض پوری پوری عبارتوں کو کسی دوسرے ماخذ سے لیکر کتاب میں شامل کردینا .... یہ تغیرات صریحاً کچھ ایسے لوگوں نے بالقصد کئے ہیں جنہیں اصل کتاب کے اندر شامل کرنے کے لئے کہیں سے کوئی مواد مل گیا، اور وہ اپنے آپ کو اس کا مجاز سمجھتے رہے کہ کتاب کو بہتر یا زیادہ مفید بنانے کیلئے اُس کے اندر اپنی طرف سے اس مواد کا اضافہ کردیں..... بہت سے اضافے دوسری صدی ہی میں ہوگئے تھے اور کچھ نہیں معلوم کہ ان کا ماخذ کیا تھا، اس صورت حال میں قطعی طور پر یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ انجیلوں میں حضرت عیسیٰ ؑ کے جو اقوال ہمیں ملتے ہیں وہ بالکل ٹھیک ٹھیک نقل ہوئے ہیں اور ان کے اندر کوئی ردوبدل نہیں ہوا ہے۔

تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح کے بعد بھی تقریباً تین صدیوں تک فلسطین کے عیسائی باشندوں کی زبان سریانی رہی اور کہیں نویں صدی عیسوی میں جاکر عربی زبان نے اس کی جگہ لے لی۔ ان سریانی بولنے والے اہل فلسطین کے ذریعہ سے عیسائی روایات کے متعلق جو معلومات ابتدائی تین صدیوں کے مسلمان علماء کو حاصل ہوئیں وہ اُن لوگوں کی معلومات کے بہ نسبت زیادہ معتبر ہونی چاہئیں، جنہیں سریانی سے یونانی اور پھر یونانی سے لاطینی زبانوں میں ترجمہ در ترجمہ ہوکر یہ معلومات پہنچیں، کیونکہ مسیح کی زبان سے نکلے ہوئے اصل سریانی الفاظ اُن کے ہاں محفوظ رہنے کے زیادہ امکانات تھے۔ (۵) ان ناقابل انکار تاریخی حقائق کو نگاہ میں رکھکر دیکھئے کہ انجیل یوحنا کی مذکورہ بالا عبارات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بعد ایک آنے والے کی خبر دے رہے ہیں جس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ وہ "دنیا کا سردار" (سرورِ عالم) ہوگا" ابد تک" رہے گا" سچائی کی تمام راہیں دکھائے گا" اور خود ان کی (یعنی حضرت عیسیٰ کی) گواہی دے گا"

یوحنا کی ان عبارتوں میں "روح القدس" اور "سچائی کی روح" وغیرہ الفاظ شامل کرکے مدعا کو خبط کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے مگر اسکے باوجود ان سب عبارتوں کو اگر غور سے پڑھاجائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس آنے والے کی خبر دی گئی ہے وہ کوئی روح نہیں بلکہ کوئی انسان اور خاص شخص ہے جسکی تعلیم عالمگیر اور قیامت تک باقی رہنے والی ہوگی، اس شخص خاص کے لئے اردو ترجمے میں "مددگار" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور یوحنا کی اصل انجیل میں یونانی زبان کا جو لفظ استعمال کیا گیا تھا اس کے بارے میں عیسائیوں کو اصرار ہے کہ وہ (PARACLETUS) تھا۔ مگر اس کے معنی متعین کرنے میں خود عیسائی علماء کو سخت زحمت پیش آئی ہے۔ بائیبل میں اس لفظ کو جہاں جہاں استعمال کیا گیا ہے' ان سب مقامات پر اس کے کوئی معنی بھی ٹھیک نہیں بیٹھتے (ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا آف ببلیکل لٹریچر، لفظ پیریکلیٹس) اب دلچسپ بات یہ ہے کہ یونانی زبان ہی میں ایک دوسرا لفظ (PERICLYTOS) موجود ہے جس کے معنی ہیں "تعریف کیا ہوا" یہ لفظ بالکل "محمد" کا ہم معنی ہے، اور تلفظ میں اس کے اور PARACLETUS کے درمیان بڑی مشابہت پائی جاتی ہے۔ کیا بعید ہے کہ جو مسیحی حضرات اپنی مذہبی کتابوں میں اپنی مرضی اور پسند کے مطابق بے تکلف ردوبدل کرلینے سے نہ چوکتے رہے ہیں انہوں نے یوحنا کی نقل کردہ پیشین گوئی کے اس لفظ کو اپنے عقیدے کے خلاف پڑتا دیکھکر اسکے املا میں یہ تغیر کردیا ہو۔ اس کی پڑتال کرنے کیلئے

یوحنا کی لکھی ہوئی ابتدائی یونانی انجیل بھی کہیں موجود نہیں ہے جس سے یہ تحقیق کیا جاسکے کہ وہاں ان دونوں الفاظ میں سے دراصل کونسا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔

(۷) لیکن اس فیصلہ پر بھی موقوف نہیں ہے کہ یوحنا نے یونانی زبان میں دراصل کون سا لفظ لکھا تھا، کیونکہ بہرحال وہ بھی ترجمہ ہی تھا اور حضرت مسیح کی زبان، جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہیں فلسطین کی سریانی تھی، اسلئے انہوں نے اپنی بشارت میں جو لفظ استعمال کیا ہوگا وہ لامحالہ کوئی سریانی لفظ ہی ہونا چاہیئے۔ خوش قسمتی سے وہ اصل سریانی لفظ ہمیں ابن ہشام کی سیرت میں مل جاتا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی اسی کتاب سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کا ہم معنی یونانی لفظ کیا ہے۔ محمد بن اسحاق کے حوالہ سے ابن ہشام نے یُحنّس (یوحنا) کی انجیل کے باب ۱۵، آیات ۲۳ تا ۲۷ اور باب ۱۶ آیت ۱ کا پورا ترجمہ نقل کیا ہے اور اس میں یونانی فارقلیط کے بجائے سریانی زبان کا لفظ مُنْحَمَنّا استعمال کیا گیا ہے۔ پھر ابن اسحاق یا ابن ہشام نے اسکی تشریح یہ کی ہے کہ مُنْحَمَنّا کے معنی سریانی میں محمد اور یونانی میں برقلیطس ہیں۔
(ابن ہشام جلد اول ص ۲۴۸)

اب دیکھئے کہ تاریخی طور پر فلسطین کے عام عیسائی باشندوں کی زبان نویں صدی عیسوی تک سریانی تھی۔ یہ علاقہ ساتویں صدی کے نصف اول سے اسلامی مقبوضات میں شامل تھا۔ ابن اسحاق نے ۷۶۸ء میں اور ابن ہشام نے ۸۲۸ء میں وفات پائی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ان دونوں کے زمانے میں فلسطینی عیسائی سریانی بولتے تھے اور ان دونوں کے لئے اپنے ملک کی عیسائی رعایا سے ربط پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ نیز اُس زمانے میں یونانی بولنے والے عیسائی بھی لاکھوں کی تعداد میں اسلامی مقبوضات کے اندر رہتے تھے اس لئے ان کے لئے یہ معلوم کرنا بھی مشکل نہ تھا کہ سریانی کے کس لفظ کا ہم معنی یونانی زبان کا کونسا لفظ ہے۔ اب اگر ابن اسحاق کے نقل کردہ ترجمے میں سریانی لفظ مُنْحَمَنّا استعمال ہوا ہے اور ابن اسحاق یا ابن ہشام نے اسکی تشریح یہ کی ہے کہ عربی میں اس کا ہم معنی لفظ محمد اور یونانی میں برقلیطس ہے تو اس امر میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ حضرت عیسیٰؑ نے حضورؐ کا نام مبارک لے کر آپ ہی کے آنے کی بشارت دی تھی اور ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ یوحنا کی یونانی انجیل میں دراصل لفظ (Periclytos) استعمال ہوا تھا جسے عیسائی حضرات نے بعد میں کسی وقت ست (Paracletus) سے بدل دیا۔

(۸) اس سے بھی قدیم تاریخی شہادت حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ روایت ہے کہ مہاجرین حبشہ کو جب نجاشی نے اپنے دربار میں بلایا، اور حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سنیں تو اس نے کہا مَرْحَبًا بِكُمْ وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهٖ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّهُ الَّذِي نَجِدُ فِي الْإِنْجِيلِ وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهٖ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (مسند احمد) یعنی "مرحبا تم کو اور اس ہستی کو جس کے ہاں سے تم آئے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہی ہیں جن کا ذکر ہم انجیل میں پاتے ہیں اور وہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ ابن مریم نے دی تھی"۔ یہ قصہ احادیث میں خود حضرت جعفرؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے بھی منقول ہوا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ ساتویں صدی کے آغاز میں نجاشی کو یہ معلوم تھا کہ حضرت عیسیٰؑ ایک نبی کی پیشین گوئی کرگئے ہیں بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس نبی کی ایسی صاف نشاندہی انجیل میں موجود تھی جس کی وجہ سے نجاشی کو یہ رائے قائم کرنے میں کوئی تامل نہ ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ نبی ہیں۔ البتہ اس روایت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس بشارت کے متعلق نجاشی کا ذریعہ معلومات یہی انجیل یوحنا تھی یا کوئی اور ذریعہ بھی اس کو جاننے کا اس وقت موجود تھا۔

(۹) حقیقت یہ ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ کی پیشین گوئی کو نہیں، خود حضرت عیسیٰ کے اپنے صحیح حالات اور آپ کی اصل تعلیمات کو جاننے کا بھی معتبر ذریعہ وہ چار انجیلیں نہیں ہیں جنکو مسیحی کلیسا نے معتبر و مسلم اناجیل (CANONICAL GOSPELS) قرار دے رکھا ہے، بلکہ اس کا زیادہ قابل اعتماد ذریعہ وہ انجیل برنا باس ہے جسے کلیسا غیر قانونی اور مشکوک الصحت APOCRYPHAL کہتا ہے، عیسائیوں نے اسے چھپانے کا بڑا اہتمام کیا ہے۔ صدیوں تک یہ دنیا سے ناپید رہی ہے۔ سولہویں صدی میں اس کے اطالوی ترجمے کا صرف ایک نسخہ پوپ سکسٹس (SIXTUS) کے کتب خانے میں پایا جاتا تھا اور کسی کو اس کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی اٹھارویں صدی کے آغاز میں وہ ایک شخص جان ٹولینڈ کے ہاتھ لگا۔ پھر مختلف ہاتھوں میں گشت کرتا ہوا ۱۷۳۸ء میں ویانا کی امپیریل لائبریری میں پہنچ گیا۔ ۱۹۰۷ء میں اسے نسخے کا انگریزی ترجمہ آکسفورڈ کے کلیرنڈن پریس سے شائع ہوگیا تھا مگر غالباً اسکی اشاعت کے بعد فوراً ہی عیسائی دنیا میں یہ احساس پیدا ہوگیا کہ یہ کتاب تو اس مذہب کی جڑ ہی کاٹے دے رہی ہے، جسے حضرت عیسیٰ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے، اس لئے اس کے مطبوعہ نسخے کسی خاص تدبیر سے غائب کردیئے گئے اور پھر کبھی اسکی اشاعت کی نوبت نہ آسکی دوسرا ایک نسخہ اسی اطالوی ترجمے سے اسپینی زبان میں منتقل کیا ہوا اٹھارویں صدی میں پایا جاتا تھا جس کا ذکر جارج سیل نے اپنے انگریزی ترجمۂ قرآن کے مقدمہ میں کیا ہے مگر وہ بھی کہیں غائب کردیا گیا اور آج اسکا بھی کہیں پتہ نشان نہیں ملتا۔ مجھے آکسفورڈ سے شائع شدہ انگریزی ترجمے کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے اسے لفظ بلفظ پڑھا ہے، میرا احساس یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جس سے عیسائیوں نے محض تعصب اور ضد کی بنا پر اپنے آپ کو محروم کر رکھا ہے۔ مسیحی لٹریچر میں اس انجیل کا جہاں کہیں ذکر آتا ہے اسے یہ کہکر رد کردیا جاتا

ہے کہ یہ ایک جعلی انجیل ہے جسے شاید کسی مسلمان نے تصنیف کرکے برناباس کی طرف منسوب کر دیا ہے لیکن یہ ایک بہت بڑا جھوٹ ہے جو صرف اس بنا پر بول دیا گیا کہ اس میں جگہ جگہ بصراحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشین گوئیاں ملتی ہیں۔ سب سے بڑی دلیل اس بات کے جھوٹ ہونے کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے بھی ۷۵ سال پہلے پوپ گلاسس اول (GALASIUS) کے زمانے میں بدعقیدہ اور گمراہ کن (HERATICAL) کتابوں کی جو فہرست مرتب کی گئی تھی اور ایک پاپائی فتوے کے ذریعہ سے جن کا پڑھنا ممنوع کر دیا گیا تھا ان میں انجیل برناباس (EVANGELIUM BARNABE) بھی شامل تھی۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت کون سا مسلمان تھا جس نے یہ جعلی انجیل تیار کی تھی یہ بات تو خود عیسائی علماء نے تسلیم کی ہے کہ شام، اسپین، مصر وغیرہ ممالک کے ابتدائی مسیحی کلیسا میں ایک مدت تک برناباس کی انجیل رائج رہی ہے اور چھٹی صدی میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(۱۰) بائبل میں جو چار انجیلیں قانونی اور معتبر قرار دے کر شامل کی گئی ہیں ان میں سے کسی کا لکھنے والا بھی حضرت عیسیٰؑ کا صحابی نہ تھا بخلاف اس کے انجیل برناباس کا مصنف کہتا ہے کہ میں مسیح کے اولین بارہ حواریوں میں سے ایک ہوں، شروع سے آخر وقت تک مسیح کے ساتھ رہا ہوں اور اپنی آنکھوں دیکھے واقعات اور کانوں سنے اقوال اس کتاب میں درج کر رہا ہوں۔ یہی نہیں بلکہ کتاب کے آخر میں وہ کہتا ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضرت مسیح نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میرے متعلق جو غلط فہمیاں لوگوں میں پھیل گئی ہیں ان کو صاف کرنا اور صحیح حالات دنیا کے سامنے لانا تیری ذمہ داری ہے اس انجیل کو اگر کوئی شخص تعصب کے بغیر کھلی آنکھوں سے پڑھے اور نئے عہد نامے کی چاروں انجیلوں سے اس کا مقابلہ کرے تو وہ یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ ان چاروں سے بدرجہا برتر اور معتبر ہے۔ اس انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی اور آپ کی تعلیمات ٹھیک ٹھیک ایک نبی کی زندگی اور تعلیمات کے مطابق نظر آتی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ایک نبی کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ تمام پچھلے انبیاء اور کتابوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ صاف کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا معرفتِ حق کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے اور جو انبیاءؑ کو چھوڑتا ہے وہ دراصل خدا کو چھوڑتا ہے۔ توحید، رسالت اور آخرت کے ٹھیک وہی عقائد پیش کرتے ہیں جن کی تعلیم تمام انبیاءؑ نے دی ہے۔ نماز روزے اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے ہیں۔

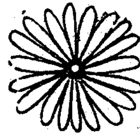
(۱۱) اس بحث کے بعد ہم پورے اطمینان (کے ساتھ ان بہت سی بشارتوں میں سے بطور نمونہ چند بشارتیں نقل کرتے ہیں) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں برناباس نے حضرت عیسیٰؑ سے روایت کی ہیں۔

"تمام انبیاء جن کو خدا نے دنیا میں بھیجا جن کی تعداد ایک لاکھ ۴۴ ہزار تھی انہوں نے ابہام کے ساتھ بات کی۔ مگر میرے بعد تمام انبیاء اور مقدس ہستیوں کا نور آئے گا جو انبیاء کی کہی ہوئی باتوں کے اندھیرے پر روشنی ڈال دے گا کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔" (باب ۱۷)

بالیقین میں تم سے کہتا ہوں کہ ہر نبی جو آیا ہے وہ صرف ایک قوم کے لئے خدا کی رحمت کا نشان بن کر پیدا ہوا ہے۔ اس وجہ سے ان انبیاء کی باتیں ان لوگوں کے سوا کہیں اور نہیں پھیلیں جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے، مگر خدا کا رسول جب آئے گا، خدا گویا اس کو اپنے ہاتھ کی مہر دے دے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کو جو اس کی تعلیم پائیں گی، نجات اور رحمت پہنچا دے گا۔ وہ بے خدا لوگوں پر اقتدار لے کر آئے گا اور بت پرستی کا ایسا قلع قمع کرے گا کہ شیطان پریشان ہو جائے گا حضرت عیسیٰؑ تصریح کرتے ہیں کہ وہ بنی اسمٰعیل میں سے ہوگا (باب ۴۳)

(تلخیص: بشارت: احمدی۔ تفسیر حقانی)





رُموزِ اوقاف عکسی قرآن مجید سعیدی

بول چال میں ہم کہیں زیادہ، کہیں کم ٹھہرتے ہیں. کہیں باتیں ملا کر کہتے کہیں ایک بات کہہ کر ٹھہر جاتے اور دوسری نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ سمجھ کر پڑھنے کے لیے بھی یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ وصل کہاں کرنا ہے، وقف کہاں۔ پھر وقف کی صورت میں خیال رکھنا چاہیے کہ زیادہ وقف کن کن مقامات پر کرنا ہے، کم کہاں کہاں. قرآن مجید کی صحیح اور با فہم قراوت کے لیے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں، جنھیں رُموزِ اوقاف کہتے ہیں۔ ان رموز کی مفصّل کیفیت درج ذیل ہے۔

م وقفِ لازم کی علامت ہے، اسے ترک کر دینے سے معنوں میں خلل پڑ جاتا ہے یہاں ٹھہر جانا نہایت ضروری ہے، ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو جائے گا۔

ط وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ چونکہ اس وقف پر ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھنے کی وجہ نہایت ضعیف بلکہ ناپید ہوتی ہے اس لیے یہاں سے گزرنا نہیں چاہیے، بلکہ احسن یہی ہے کہ یہاں وقف کر کے مابعد سے ابتدا کی جائے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے یہاں وقف اور وصل دونوں روا ہیں لیکن ٹھہر جانا بہتر، نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز وقف مُجوّز کی علامت ہے یہاں وقف کی وجہ بھی موجود ہوتی ہے، وصل کی بھی لیکن وصل کی بہت زیادہ قوی و واضح ہوتی ہے۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے، یہاں سے گزر ہی جانا چاہیے۔

ص وقف مُرخّص کی علامت ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہاں دو باتوں کا باہمی تعلق ہے۔ ہاں، معنوں کے لحاظ سے ہر بات مستقل حیثیت بھی رکھتی ہے یہاں چاہیے تو ملا کر پڑھنا لیکن اگر پڑھنے والا تھک کر ٹھہر جائے، تو رخصت ہے۔ وقفِ مُرخّص میں بہت وقف ضعیف ہوتی ہے۔

وقفِ مُجوّز کی بہ نسبت وقفِ مُرخّص میں وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔

ق قَدْ قِیْلَ (کہا گیا ہے) یا قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت

ہے۔ بعض علما کے نزدیک یہاں ٹھہر جانا جائز ہے، لیکن یہ علامت ضعفِ وقف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

لا لَاوَقْفَ عَلَیْہِ (اس مقام پر کوئی وقف نہیں) کی علامت ہے۔ اِس میں اِس بات کیطرف اشارہ ہے کہ قاری یہاں ہرگز وقف نہ کرے۔ بعض علما نے لکھا ہے کہ اگر وقف ہو جائے، تو اعادہ واجب ہے۔

قف (أ) یُوْقَفُ عَلَیْہِ (اس مقام پر ٹھہرا جاتا ہے) کی علامت ہے (أأ) جہاں یہ گمان ہو کہ پڑھنے والا وصل کرے گا وہاں قِفْ (ٹھہر جا) کی علامت لکھی جاتی ہے۔

سکتة سانس لیے بغیر تھوڑا سا ٹھہر جانا۔ پڑھنے والا یہاں ذرا سا ٹھہر جائے، سانس نہ توڑے۔

وقفة لمبے سکتے کی علامت ہے یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں پڑھنے والا اس سے کم ٹھہرے۔ علم قراءت کی اصطلاح میں سکتہ اور وقفہ قریب المعنیٰ ہیں لیکن سکتہ وصل سے قریب تر ہوتا ہے اور وقفہ وقف سے۔

صل قَدْ یُوْصَلُ (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت ہے، یعنی، پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھہر جاتا ہے کبھی نہیں ٹھہرتا۔ یہاں ترک وصل اَولیٰ اور وقف کرنا احسن ہے۔

صلے اَلْوَصْلُ اَوْلیٰ کی علامت ہے یعنی، ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

جہاں ایک سے زیادہ علامتیں ہوں، وہاں اُوپر کی علامت کا اعتبار ہوتا ہے اسی طرح اگر ایک سے زیادہ علامتیں ایک سیدھ میں ہوں، تو آخری علامت کا اعتبار رہو گا۔

○ مطلق آیت کی علامت ہے جہاں فقط یہی علامت ہو، وہاں وقف کیا جائے اگر آیت پر لا ہو تو ترک وقف اولیٰ ہے۔ ہاں ضرورۃً ٹھہر جائے، تو مضائقہ بھی نہیں۔ قاریوں میں یہی مشہور ہے کہ نہ ٹھہرا جائے۔ اگر آیت پر لا کے سوا کوئی اور رمزِ وقف ہو، تو وقف و وصل کیلئے اسی علامت کا اعتبار ہو گا۔

∴ ∴ اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو، تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وصل کرے یا پہلے تین نقطوں پر وصل کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔ اِس قسم کی عبارت کو مُعَانَقَة یا مُرَاقَبَة کہتے ہیں۔

ك كذٰلك کی علامت ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھا جائے۔



سورتوں کی فہرست مع حوالہ پارہ وصفحہ

نمبر شمار	نام سورة		صفحہ	رکوع	آیات	نمبر نزول	نام پارہ مع نمبر	
۲۲	الحج	مدنية	۴۲۹	۱۰	۷۸	۱۰۳	۱۷	اقترب للناس
۲۳	المؤمنون	مكية	۴۴۳	۶	۱۱۸	۷۴	۱۸	قد افلح
۲۴	النور	مدنية	۴۵۳	۹	۶۴	۱۰۲	۱۸	قد افلح
۲۵	الفرقان	مكية	۴۶۶	۶	۷۷	۴۲	۱۸	قد افلح
۲۶	الشعرآء	مكية	۴۷۴	۱۱	۲۲۷	۴۷	۱۹	وقال الذين
۲۷	النمل	مكية	۴۸۸	۷	۹۳	۴۸	۱۹	وقال الذين
۲۸	القصص	مكية	۴۹۹	۹	۸۸	۴۹	۲۰	امن خلق
۲۹	العنكبوت	مكية	۵۱۳	۷	۶۹	۸۵	۲۰	امن خلق
۳۰	الروم	مكية	۵۲۴	۶	۶۰	۸۴	۲۱	اتل مآ اوحی
۳۱	لقمٰن	مكية	۵۳۲	۴	۳۴	۵۷	۲۱	اتل مآ اوحی
۳۲	السجدة	مكية	۵۳۸	۳	۳۰	۷۵	۲۱	اتل مآ اوحی
۳۳	الاحزاب	مدنية	۵۴۱	۹	۷۳	۹۰	۲۱	اتل مآ اوحی
۳۴	سبا	مكية	۵۵۴	۶	۵۴	۵۸	۲۲	ومن يقنت
۳۵	فاطر	مكية	۵۶۳	۵	۴۵	۴۳	۲۲	ومن يقنت
۳۶	يٰسٓ	مكية	۵۷۱	۵	۸۳	۴۱	۲۲	ومن يقنت
۳۷	الصّٰٓفّٰت	مكية	۵۷۸	۵	۱۸۲	۵۶	۲۳	ومالی
۳۸	صٓ	مكية	۵۸۷	۵	۸۸	۳۸	۲۳	ومالی
۳۹	الزمر	مكية	۵۹۴	۸	۷۵	۵۹	۲۳	ومالی
۴۰	المؤمن	مكية	۶۰۵	۹	۸۵	۶۰	۲۴	فمن اظلم
۴۱	حٰمٓ السجدة	مكية	۶۱۷	۶	۵۴	۶۱	۲۴	فمن اظلم
۴۲	الشورٰے	مكية	۶۲۶	۵	۵۳	۶۲	۲۵	اليه يرد
۴۳	الزخرف	مكية	۶۳۴	۷	۸۹	۶۳	۲۵	اليه يرد
۴۴	الدخان	مكية	۶۴۳	۳	۵۹	۶۴	۲۵	اليه يرد
۴۵	الجاثية	مكية	۶۴۶	۴	۳۷	۶۵	۲۵	اليه يرد

نمبر شمار	نام سورة		صفحه	رکوع	آیات	نمبر نزول	نام پارہ مع نمبر	
۴۶	الاحقاف	مکیة	۶۵۱	۴	۳۵	۶۶	۲۶	حٰمٓ
۴۷	محمد	مدنیة	۶۵۷	۴	۳۸	۹۵	۲۶	حٰمٓ
۴۸	الفتح	مدنیة	۶۶۲	۴	۲۹	۱۱۱	۲۶	حٰمٓ
۴۹	الحجرات	مدنیة	۶۶۸	۲	۱۸	۱۰۶	۲۶	حٰمٓ
۵۰	قٓ	مکیة	۶۷۱	۳	۴۵	۳۴	۲۶	حٰمٓ
۵۱	الذّٰریٰت	مکیة	۶۷۵	۳	۶۰	۶۷	۲۶	حٰمٓ
۵۲	الطور	مکیة	۶۷۸	۲	۴۹	۷۶	۲۷	قال فما خطبکم
۵۳	النجم	مکیة	۶۸۲	۳	۶۲	۲۳	۲۷	قال فما خطبکم
۵۴	القمر	مکیة	۶۸۵	۳	۵۵	۳۷	۲۷	قال فما خطبکم
۵۵	الرحمٰن	مدنیة	۶۸۹	۳	۷۸	۹۷	۲۷	قال فما خطبکم
۵۶	الواقعة	مکیة	۶۹۲	۳	۹۶	۴۶	۲۷	قال فما خطبکم
۵۷	الحدید	مدنیة	۶۹۶	۴	۲۹	۹۴	۲۷	قال فما خطبکم
۵۸	المجادلة	مدنیة	۷۰۳	۳	۲۲	۱۰۵	۲۸	قد سمع اللہ
۵۹	الحشر	مدنیة	۷۰۷	۳	۲۴	۱۰۱	۲۸	قد سمع اللہ
۶۰	الممتحنة	مدنیة	۷۱۲	۲	۱۳	۹۱	۲۸	قد سمع اللہ
۶۱	الصف	مدنیة	۷۱۵	۲	۱۴	۱۰۹	۲۸	قد سمع اللہ
۶۲	الجمعة	مدنیة	۷۱۷	۲	۱۱	۱۱۰	۲۸	قد سمع اللہ
۶۳	المنٰفقون	مدنیة	۷۱۹	۲	۱۱	۱۰۴	۲۸	قد سمع اللہ
۶۴	التغابن	مدنیة	۷۲۱	۲	۱۸	۱۰۸	۲۸	قد سمع اللہ
۶۵	الطلاق	مدنیة	۷۲۳	۲	۱۲	۹۹	۲۸	قد سمع اللہ
۶۶	التحریم	مدنیة	۷۲۶	۲	۱۲	۱۰۷	۲۸	قد سمع اللہ
۶۷	الملك	مکیة	۷۲۹	۲	۳۰	۷۷	۲۹	تبٰرك الذی
۶۸	القلم	مکیة	۷۳۲	۲	۵۲	۲	۲۹	تبٰرك الذی
۶۹	الحاقّة	مکیة	۷۳۵	۲	۵۲	۷۸	۲۹	تبٰرك الذی

نمبرشمار	نام سورة		صفحه	ركوع	آيات	نمبر نزول	نام پاره مع نمبر	
۹۴	الانشراح	مكية	۷۷۸	۱	۸	۱۲	۳۰	عم
۹۵	التين	مكية	۷۷۸	۱	۸	۲۸	۳۰	عم
۹۶	العلق	مكية	۷۷۹	۱	۱۹	۱	۳۰	عم
۹۷	القدر	مكية	۷۸۰	۱	۵	۲۵	۳۰	عم
۹۸	البينة	مدنية	〃	۱	۸	۱۰۰	۳۰	عم
۹۹	الزلزال	مدنية	۷۸۱	۱	۸	۹۳	۳۰	عم
۱۰۰	العٰديٰت	مكية	۷۸۲	۱	۱۱	۱۴	۳۰	عم
۱۰۱	القارعة	مكية	۷۸۳	۱	۱۱	۳۰	۳۰	عم
۱۰۲	التكاثر	مكية	〃	۱	۸	۱۶	۳۰	عم
۱۰۳	العصر	مكية	۷۸۴	۱	۳	۱۳	۳۰	عم
۱۰۴	الهمزة	مكية	〃	۱	۹	۳۲	۳۰	عم
۱۰۵	الفيل	مكية	〃	۱	۵	۱۹	۳۰	عم
۱۰۶	قريش	مكية	۷۸۵	۱	۴	۲۹	۳۰	عم
۱۰۷	الماعون	مكية	〃	۱	۷	۱۷	۳۰	عم
۱۰۸	الكوثر	مكية	۷۸۶	۱	۳	۱۵	۳۰	عم
۱۰۹	الكٰفرون	مكية	〃	۱	۶	۱۸	۳۰	عم
۱۱۰	النصر	مدنية	۷۸۷	۱	۳	۱۱۴	۳۰	عم
۱۱۱	اللهب	مكية	〃	۱	۵	۶	۳۰	عم
۱۱۲	الاخلاص	مكية	〃	۱	۴	۲۲	۳۰	عم
۱۱۳	الفلق	مكية	۷۸۸	۱	۵	۲۰	۳۰	عم
۱۱۴	الناس	مكية	〃	۱	۶	۲۱	۳۰	عم

سُوَرُ الْقُرْاٰنِ - ۱۱۴
اَلسُّوَرُ الْمَكِّيَّةُ - ۸۶
اَلسُّوَرُ الْمَدَنِيَّةُ - ۲۸

اٰيَاتُ الْقُرْاٰنِ - ۶۲۳۶
رُكُوْعَاتُهٗ - ۵۵۸
اَجْزَاءُهٗ ۳۰ مَنَازِلُهٗ ۷

مطبوعہ: ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک۔ کراچی